

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن یو پی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

دینوں پر قابض جنات سے نمٹنے کے روحانی

ماہنامہ

دیوبند

دفعینہ نمبر

طلسماتی دنیا

جنوری فروری ۲۰۱۷ء

فسانوں کے شور و غل میں ایک ٹھوس حقیقت

عاطف ہاشمی

دفعینہ کی کھوج اور دفعینہ نکالنے کے معتبر طریقے

RS.60/=

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان سے
زیر تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زیر تعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے



دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

جلد نمبر ۲۳
شمارہ نمبر ۱۲

جنوری، فروری ۲۰۱۷ء
سالانہ زیر تعاون ۳۰۰ روپے سادہ
ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۶۰ روپے

آفس ہاشمی روحانی مرکز

موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01338-224455
E-mail: hrmarkaz19@gmail.com

پوسٹنگ نیجر:
ابوسفیان عثمانی

موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلمی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کر نیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (نیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

کپوزنگ:
(عمر الہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالعالی، دیوبند
فون 09359882674

بنک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے غوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
بحرین قانون، ملک اور اسلام کے فرائض
سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق تنازعہ امور میں مقدمہ کی
سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو
ہوگا۔

(نیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زناب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

کیا اور کہاں

- ۹۵۱..... اس ماہ کی شخصیت
- ۱۰۰..... صرف ایک راستہ صدقہ، صدقہ، صدقہ
- ۱۰۱..... جواب حاضر ہے
- ۱۱۷..... نبیوں سے شیطان کی ملاقات
- ۱۲۲..... عجیب و غریب فارمولے
- ۱۲۳..... کیا فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے
- ۱۲۴..... دفینے کی حفاظت اور دفینہ نکالنے کے لئے
- ۱۲۵..... ناقلہ: دفینہ نکالنے والوں پر کیا گزری
- ۱۳۷..... شیخ عبدالقادر جیلانی کے نادر عملیات
- ۱۵۱..... شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہے؟
- ۱۵۳..... بازی کس کے ہاتھ؟
- ۱۵۵..... ۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات
- ۱۵۶..... نظرات
- ۱۵۷..... انسان اور شیطان کی کشمکش
- ۱۶۱..... آٹھ آیتوں کا مجرب عمل
- ۱۶۲..... خبرنامہ
- ۵..... ادارہ
- ۶..... مختلف پھولوں کی خوشبو
- ۱۱..... ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے
- ۱۲..... نماز استغاثہ
- ۱۵..... دفینے کی کھوج
- ۱۵..... روحانی ڈاک
- دفینہ نکالنے کے لئے جن، ہمزاد اور موکل
- ۴۵..... خدمت لینا ضروری
- ۵۳..... عکس سلیمانی
- ۶۵..... دنیا کے عجائب و غرائب
- ۶۸..... استخارہ ذات الرقات
- ۶۹..... حضرت لقمان کی نصیحتیں
- ۸۳..... اللہ کے نیک بندے
- ۸۷..... اسلام الف سے ی تک
- ۹۰..... چاند کی تاریخ اور خواب کی تعبیر
- ۹۱..... فقہی مسائل
- ۹۳..... جنات بارگاہ رسالت میں

دعوت غور و فکر

بقلم خاص

طلسماتی دنیا کا ”دفینہ نمبر“ آپ کے ہاتھوں میں ہے، یہ نمبر بے شمار قارئین کی فرمائش پر نکالا گیا ہے۔ دفینے سے متعلق یہ علمی مواد ”صنم خانہ عملیات“ کا جزو بھی بنے گا، اس لئے بھی اسے پیش کرنا ضروری تھا اور قارئین کی فرمائش کا احترام بھی اپنی جگہ تھا۔ یہ موضوع غیر ضروری تو نہیں ہے لیکن ہمیں اس موضوع سے کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔ پھر بھی قارئین کے حکم کی تعمیل اور ”صنم خانہ عملیات“ کی تکمیل کے لئے ہم نے اس نمبر کو مرتب کیا، جس کو ہم عملیات کی سب سے بڑی کتاب بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں اور جس کی تیاری مکتبہ روحانی دنیا پورے زور و شور کے ساتھ کر رہا ہے۔

قارئین کو یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ دفینے کے بارے میں فریب اور مکاری عام ہے۔ جو عالمین اس بارے میں کچھ بھی سوچے بوجھ نہیں رکھتے وہ بھی عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور ازراہ فریب ان سے پیسے بٹورتے ہیں۔ جب کہ دفینے اگر موجود ہوں اور عامل اس کو نکالنے کے فن سے واقف ہو تو اس کو نکالنے میں کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ بے شک بعض جگہوں پر بھیٹ دینی ضروری ہوتی ہے لیکن بھیٹ کا دینا ہر جگہ ضروری نہیں ہوتا۔ لیکن دھوکے باز قسم کے عالمین بھیٹ کے نام پر اچھا خاصا پیسہ پہلے ہی وصول کر لیتے ہیں اور چوں کہ وہ دفینہ نکالنے کے ماہر نہیں ہوتے اس لئے بالآخر انہیں کوئی پتہ نہ دے کر روفو چکر ہو جاتے ہیں۔ اس طرح عوام الناس کے پیسے بھی برباد ہوتے ہیں اور دفینہ نکلنے کا خواب بھی ان کا پورا نہیں ہوتا۔ بہت سے غریب لوگ جن کو عامل یہ سنہرے خواب دکھا دیتا ہے تمہارے گھر میں مال دبا ہوا ہے اور یہ مال اتنی تعداد میں ہے کہ تمہارے سارے قرض بھی ادا ہو جائیں گے اور تمہاری آنے والی نسلیں بھی لکھ پٹی اور کروڑ پتی بن جائیں گی، یہ سن کر وہ قرضوں پر رقمیں اٹھا لیتے ہیں اور عامل کی جیب بھر دیتے ہیں۔ عامل تو ناکامی کے بعد اپنی راہ لیتا ہے اور یہ بے چارے مزید مقروض ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد یہ کسی دوسرے عامل کی تلاش شروع کر دیتے ہیں۔

اس سلسلے میں یہ بھی ایک فریب کافی حد تک پھیلا ہوا ہے کہ عامل شعبدوں کے ذریعہ بھی لوگوں کا بے وقوف بناتے ہیں اور انہیں مزید کنکال کر دیتے ہیں۔ کرتے یہ ہیں کہ کسی بھی جگہ چند سکے دبا دیتے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں یہ فن ہوتا ہے کہ ان سکوں کو دوسری کسی بھی جگہ نکال دیتے ہیں۔ مثلاً عامل نے زید کے گھر میں سو پچاس سکے سونے یا چاندی کے گاڑ دیئے، پھر ان کو بکر کے گھر سے نکال دیا۔ یہ ایک طرح کا شعبدہ ہے اور اس شعبدے سے اچھے خاصے سمجھ دار حضرات بھی بے وقوف بن جاتے ہیں۔ عامل ان سکوں کو جو اس نے کسی اور جگہ دبائے تھے اُس گھر سے نکال دیتا ہے جہاں لوگوں کو دفینے کا یقین ہے۔ ان سکوں کو دیکھ کر جو اصلی ہوتے ہیں صاحب خانہ کی آنکھیں چکا چوندھ ہو جاتی ہیں، عامل ان سکوں کو اس لئے صاحب خانہ کے حوالے کر دیتا ہے کہ چوں کہ وہ اتنے پیسے کو صاحب خانہ سے بھیٹ کے نام پر وصول کر ہی چکا ہوتا ہے۔ اس کے بعد عامل صاحب خانہ سے کہتا ہے کہ اب جو مال میں نکالوں گا اس کو نکالنے کے لئے مجھے اپنے موکلوں کو بڑا نذرانہ پیش کرنا پڑے گا، ورنہ بات نہیں بنے گی۔ چاندی سونے کے سکے دیکھ کر گھر والوں کو پورا یقین ہو جاتا ہے عامل فن کار ہے اور وہ سکوں سے بھری ہوئی پوری دیگ نکال دے گا۔ چنانچہ وہ لاکھوں کا انتظام کر کے عامل کو تمنا دیتے ہیں اور عامل کسی پتلی گلی سے نکل جاتا ہے، یہ فریب بھی پورے زور و شور کے ساتھ چل رہا ہے۔

ہم ان تمام حضرات کو متنبہ کرتے ہیں جن کے گھروں میں دفینہ کا گمان ہے کہ دھوکے باز عاملوں سے ہوشیار رہیں اور خدا ترس عاملوں کی جستجو کریں۔ اگر عامل سچ مچ کا فن کار ہوگا تو وہ دفینے سے اپنا حصہ طے کرے گا، خرچ کے نام پر فریب نہیں دے گا۔ آپ خود سوچئے کہ جس عامل کو آدھا یا اس سے کچھ کم یا زیادہ مال ملنے والا ہو وہ بیس ہزار یا پچیس ہزار کی بات کیوں کرے گا؟ جب اس مال میں وہ شریک ہو گیا ہے تو اس کو خود اس کے نکالنے میں دلچسپی ہوگی اور وہ دفینہ نکالنے میں اپنی ساری صلاحیت کھپا دے گا۔ دفینے دنیا میں موجود ہیں لیکن اس سلسلے میں مکاریاں بہت پھیلی ہوئی ہیں۔ عوام و خواص کو چوکنار ہونا چاہئے اور کسی لالچ میں آکر بیوقوف نہیں بننا چاہئے۔

مختلف اصول

دوستی

☆ دوست پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے مگر بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار اور دوستوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ دوست وہ نہیں ہے جو جان دیتا ہو، دوست وہ بھی نہیں جو مسکان دیتا ہو، دوست تو وہ ہے جو پانی میں گرا آنسو پہچان لے۔

☆ ایک اچھا دوست پہلے آنسو کو دیکھ لیتا ہے، دوسرے کو صاف کرتا ہے اور تیسرے کو روک لیتا ہے۔

☆ دوست کی کوئی بات بری لگے تو خاموش ہو جاؤ اگر وہ تمہارا دوست ہوا تو سمجھ جائے گا اور اگر نہ سمجھ سکا تو پھر تم سمجھ لینا کہ وہ تمہارا دوست نہیں۔

رہنما باتیں

☆ زندگی کے حسین لمحات واپس نہیں آتے لیکن اچھے لوگوں سے تعلقات اور ان سے وابستہ اچھی یادیں ہمارے دلوں میں زندہ رہتی ہیں۔

☆ شہد کے سوا ہر میٹھی چیز میں زہر ہے اور زہر کے سوا ہر کڑوی چیز میں شفا ہے۔

☆ رب کی محبت گناہ سے دور کر دیتی ہے اور گناہ کی محبت رب سے۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ کامیابی حوصلوں سے ملتی ہے اور حوصلے دوستوں سے ملتے ہیں، دوست مقدر سے ملتے ہیں اور مقدر انسان خود بناتا ہے۔

لفظ لفظ موتی

☆ جب نیکی کر کے تجھے خوشی ہو اور برائی کر کے پچھتاوا ہو تو، تو مومن ہے۔ (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ اللہ پاک ہے اور صرف پاک مال قبول کرتا ہے۔

☆ آخرت کی لذت ہرگز اس کو نہیں ملتی جو شہرت اور عزت کا چاہنے والا ہو۔ (حضرت بشر حافی)

☆ تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا دکھ بھی کرتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ صدقہ رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔ (ترمذی)

☆ یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

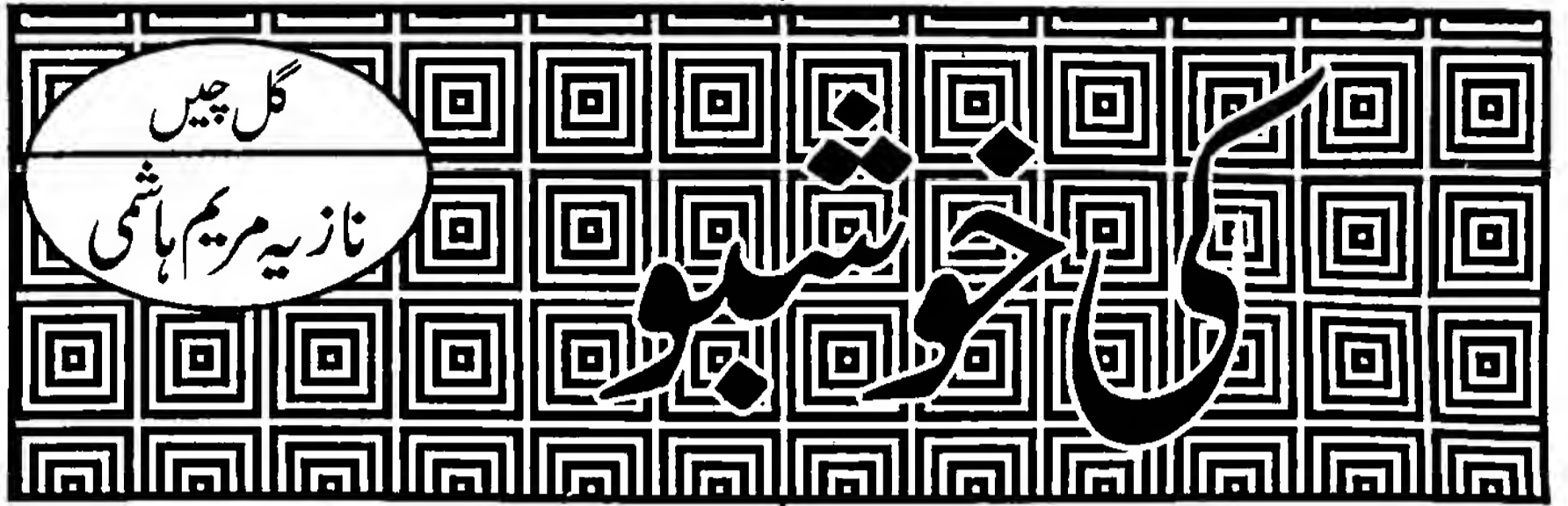
ان باتوں پر عمل کریں اور خوش ہو جائیں

☆ اپنی زندگی میں ہر کسی کو "اہمیت دو جو اچھا ہوگا" وہ خوشی دے گا اور جو برا ہوگا وہ سبق سکھائے گا۔

☆ ہمیشہ خوش رہیں اور دوسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کریں۔

☆ غلطی معاف کر دیں بدلہ نہ لیں، کیوں کہ بدلہ لینے والا اور بددعا دینے والا کمزور ہوتا ہے۔

☆ صرف اللہ سے مانگیں دوسروں سے کوئی امید نہ رکھیں، دینے والا اللہ ہی ہے۔



اقوال زرین

☆ مظلوم کی آہ سے بچو یہ سیدھی عرش تک جاتی ہے۔
 ☆ اللہ سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ اگر تم بات کرو تو وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔
 ☆ گھڑی اگر رک بھی جائے تو وقت نہیں رکتا۔
 ☆ خوبصورتی شکل و صورت سے نہیں علم و ادب سے ہوتی ہے۔
 ☆ زمین کے اوپر عاجزی کے ساتھ رہنا سیکھ لو زمین کے نیچے سکون سے رہ پاؤ گے۔
 ☆ عورت کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے۔
 ☆ مال کو ضائع نہ کرو مال ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

☆ ڈوبنے والے کے ساتھ ہمدردی کا یہ مطلب نہیں کہ تم خود بھی ڈوب جاؤ بلکہ تیر کر اس کو بچانے کی کوشش کرو۔
 ☆ تم اپنے کردار کو اتنا بلند کرو کہ دوسرے لوگ دیکھ کر کہیں اگر امت ایسی ہے تو نبی کیسے ہوں گے۔
 ☆ دنیا میں آزادی انسان کا بنیادی حق ہے۔
 ☆ کم کھانا، کم سونا، کم بولنا زندگی کے بہترین اصول ہیں۔
 ☆ جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو۔
 ☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔
 ☆ دوسروں کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول۔
 ☆ گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔
 ☆ صدقہ دینے کے لئے اگر کچھ نہ ہو تو اچھی بات کہہ دیا کرو اگر

☆ کوئی پیار کرنے والا اگر دکھ دے اور آپ کی آنکھوں میں آنسو آجائیں تو اس یقین کے ساتھ آنسو صاف کر لینا کہ اس پل میں وہ تم سے کہیں زیادہ رویا ہوگا۔
 ☆ عروج اور زوال زندگی کا حصہ ہیں کیوں کہ جب آپ عروج پر ہوتے ہیں تو آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کے دوست کون ہیں؟
 ☆ خوبصورت کل کبھی نہیں آتا، جب وہ آتا ہے تو وہ آج ہی ہوتا ہے، خوبصورت کل کی تلاش میں آج کے خوبصورت دن کو ضائع مت کرو۔
 ☆ عقل مند کی پہچان غصے کے وقت ہوتی ہے۔
 ☆ خوش کلامی ایسا ہتھیار ہے جس سے دل جینا جاتا ہے۔
 ☆ دنیا میں وہی لوگ عظیم ہوتے ہیں جن کی محبت سچی ہوتی ہے۔

انمول موتی

☆ کوشش کرنے سے نیند آتی ہے اور بغیر کوشش کے موت۔
 ☆ موت سے نہ ڈرو کہ یہ ایک بار آتی ہے، زندگی کی فکر کرو جو دوبارہ نہیں ملے گی۔
 ☆ میت نے قبر میں اترتے ہوئے کوئی مزاحمت نہیں کی جب کہ اس کی یادوں نے دفن ہونے سے انکار کر دیا۔
 ☆ اگر کفن کا رنگ مرنے والے کے کردار کی مناسبت سے ہوتا تو بیشتر لوگوں کے کفن کا رنگ کالا ہوتا۔
 ☆ عورتیں اپنا سادہ ترین لباس مرنے کے بعد پہنتی ہیں۔
 ☆ دولت مند موت سے اور غریب زندگی سے گھبراتا ہے۔
 ☆ انسان کے لئے چمھر مارنا جتنا آسان تھا اب چمھر کے لئے بھی انسان کو مارنا اتنا ہی آسان ہے۔

یہ توفیق بھی نہ ہو تو کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

☆ کمزور انسان کبھی معاف نہیں کر سکتا، معاف کرنا مضبوط لوگوں کی صفت ہوتی ہے۔

☆ جب تمہیں ذکر اللہ سننا اچھا لگنے لگے تو جان لو کہ تمہیں اللہ سے اور اللہ کو تم سے محبت ہو گئی ہے۔

☆ دولت سے کتابیں خرید سکتے ہو علم نہیں۔

☆ ایک اوزنیک بنو، غازی اور نمازی بنو۔

☆ دوستی ایک آسمان ہے جس پر پیار کے تارے چمکتے ہیں۔

☆ دوستی ایک سورج ہے جس کی کرنیں ہر سو پھیلی ہوئی ہیں۔

☆ مقابلے کا پہلا میدان تمہارا اپنا نفس ہے، اس سے جنگ کر کے خود کو آزاد مالو کہ تم آزاد ہو یا غلام۔

☆ دوستی ایک چاند ہے جس سے پوری دنیا میں اجالا ہے۔

☆ دوستی ایک دریا ہے جس میں خلوص کا پانی بہتا ہے۔

☆ زبان اکثر آدمی کو مصیبت تک پہنچاتی ہے۔

☆ بدکلامی جانوروں کو بھی پسند نہیں۔

سنہری باتیں

☆ ہر اچھی بات بننے کا ثواب صدقہ کے برابر ہے۔

☆ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ

شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔

☆ گناہ کو پھیلانے کا ذریعہ بھی مت بنو کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ

آپ تو توبہ کر لو، مگر جس کو آپ نے گناہ پر لگایا ہے وہ آپ کی آخرت کی

تباہی کا سبب بن جائے۔

☆ لوگوں سے اس طریقہ سے ملو کہ اگر مر جاؤ تو تم پر روئیں اور

زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ کسی اور کے دکھ اور

تکلیف کو محسوس کر کے نکلیں۔

☆ بچہ دنیا میں صرف ایک ”ہنر“ لے کر آتا ہے اور وہ ہے ”رونا“

بچہ رو کر اپنی ماں سے ہر بات منوالیتا ہے مگر کتنے بد نصیب ہوں گے ہم

لوگ اگر ہم رو کر اس رب سے اپنے گناہوں کی بخشش نہ کروا سکیں جو

ایک ماں سے ستر گنا زیادہ محبت ہم سے کرتا ہے۔

☆ نماز نہیں تو زندہ رہنا بیکار ہے۔

☆ زندگی میں لوگ کوشش نہیں کرتے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

☆ انسان کی پہچان اچھا لباس نہیں، اچھا اخلاق اور اس کا

ایمان ہے۔

☆ گناہ کا موقع نہ ملنا بھی اللہ کی نعمتوں میں سے ایک ہے۔

☆ جہاں اپنی بات کی قدر نہ ہو وہاں چپ رہنا بہتر ہے۔

☆ لوگ پیار کے لئے ہوتے ہیں اور چیزیں استعمال کے لئے

بات تب بگڑتی ہے جب چیزوں سے پیار کیا جائے اور لوگوں کو استعمال

کیا جائے۔

☆ ہر رشتہ معصوم پرندے کی طرح ہوتا ہے اگر سختی سے پکڑو گے تو

مر جائے گا، نرمی سے پکڑو گے تو اڑ جائے گا لیکن محبت سے پکڑو گے تو

ساری عمر ساتھ نبھائے گا۔

☆ ہمیشہ اپنے خالق سے مانگو جو دے تو ”رحمت“، نہ دے تو

”حکمت“، مخلوق سے مت مانگو جو دے تو ”احسان“ نہ دے تو ”شرمندگی“

☆ اس رب سے ڈرتے رہو جس کی صفت یہ ہے کہ تم بات کرو تو

وہ سنتا ہے اور اگر دل میں رکھو تو وہ جانتا ہے۔

مشعل راہ

☆ اگر تم کسی کو اپنانا چاہتے ہو تو اپنے دل میں قبرستان کھود لو تا کہ

اس میں اس کی برائیاں دفن کر سکو۔

☆ کسی سے محبت کرنا اور اسے کھودینا محبت نہ کرنے سے بہتر ہے۔

☆ جو محبتوں کی قدر نہیں کرتے وہ نفرت کا نشانہ بنتے ہیں۔

☆ جو لوگ درد کو سمجھتے ہیں وہ کبھی درد کی وجہ نہیں بنتے۔

☆ اس شخص کا دل کبھی مت توڑو جو آپ سے محبت کرتا ہو۔

☆ بے کار محبت ہوتی ہے وہ جس میں خلوص نہ ہو۔

سنہری باتیں

☆ امام کعبہ سمیت دنیا کے ۷۰ علماء کرام نے ”ہیلو“ کرنے یا

کہنے کو حرام قرار دیا ہے کیوں کہ ”ہل“ کے معنی ”جہنم“ کے ہیں اور ہیلو کے

معنی ”جہنمی“

☆ دنیا کے سب سے دکھی الفاظ سب سے مزاحیہ شخص چارلی نے کہے تھے اس نے کہا۔

”مجھے بارش میں چلنا بہت پسند ہے اس لئے کہ کوئی میرے آنسو نہ دیکھ لے۔“

☆ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ”تم اپنی انگلیوں پر تیج کیا کرو کیوں کہ قیامت والے دن یہ تمہاری گواہی دیں گی۔“

انسان

☆ انسان کا دل بھرتا ہے تو وہ برسات کی صورت میں رو دیتا ہے۔
☆ پہاڑ جب غموں کا بوجھ برداشت نہیں کر پاتا تو آتش فشاں کے روپ میں اپنا زہرا اگل دیتا ہے۔

☆ پھول غموں کی دھوپ میں مرجھا جاتا ہے۔
☆ دنیا میں جاندار اور بے جان چیزیں اندر کے دکھ نکال باہر کرتی ہے مگر انسان کتنا بے بس ہے وہ بادل نہیں کہ برس پڑے، وہ پہاڑ نہیں کہ پھٹ جائے، پھول نہیں کہ مرجھا جائے، آخر انسان ہے کیا؟

خوب صورت بات

امام غزالی فرماتے ہیں:

☆ سب انسان مردہ ہیں، زندہ وہ ہیں جو علم والے ہیں۔
☆ سب علم والے سوئے ہوئے ہیں مگر بیدار وہ ہیں جو عمل والے ہیں۔

☆ تمام عمل والے گھائے میں ہیں، فائدے میں وہ ہیں جو اخلاص والے ہیں۔

☆ سب اخلاص والے خطرے میں ہیں صرف وہ کامیاب ہیں جو تکبر سے پاک ہیں۔

حضرت عمر بن خطابؓ کی نصیحتیں

- (۱) جو آدمی زیادہ ہنستا ہے اس کا رعب ختم ہو جاتا ہے۔
- (۲) جو مذاق زیادہ کرتا ہے لوگ اس کو ہلکا اور بے حیثیت سمجھتے ہیں۔
- (۳) جو باتیں زیادہ کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔

(۴) جس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں اس کی حیا کم ہو جاتی ہے۔

(۵) جس کی حیا کم ہو جاتی ہے اس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے۔

(۶) جس کی پرہیزگاری کم ہو جاتی ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

اشک جو تونے دیئے تھے ہیں ابھی تک محفوظ
میری آنکھوں کی ذرا دیکھ امانت داری
☆

لازم نہیں کہ شب کو ملے ایک سا جواب
آؤنا ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی
☆

ملے کوئی بھی ترا ذکر چھیڑ دیتے ہیں
کہ جیسے سارا جہاں رازدار اپنا ہے
☆

کہہ رہا ہے موج دریا سے سمندر کا سکوت
جس میں جتنا ظرف ہے وہ اس قدر خاموش ہے
☆

آگئے ذرا دیکھو اشک تعزیت کرنے
شہر دل میں لگتا ہے پھر سے مر گیا کوئی
☆

ہوئی جو شام تو آنکھوں میں بس گیا پھر تو
کہاں گیا ہے مرے شہر کے مسافر تو

بڑی باتیں

☆ خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔ (سقراط)
☆ آپ سیکھنا چاہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دے سکتی ہے۔
(ارسطو)

☆ دنیا میں کئی عجوبے ہیں لیکن انسان سے بڑا عجوبہ کوئی نہیں ہے۔
(سٹونکس)

☆☆☆☆☆

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کار کردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سر زمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

یاد کا مقام کیا ہے؟

اگر آپ غور کریں تو کسی کی یاد ہمیشہ انسان کے دل میں ہوتی ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، آپ غور کیجئے! جب کوئی ماں اپنے بچے کو خط لکھوائے جو دور گیا ہوا ہو تو ہمیشہ یہ لکھواتی ہے کہ بیٹا! میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے، اس نے کبھی یہ نہیں لکھوایا کہ بیٹا! میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے، کبھی کسی دوست نے دوسرے دوست کو لکھا کہ میری زبان تجھے بہت یاد کرتی ہے؟ ہمیشہ یہی بات کہی جائے گی کہ بھائی میرا دل تجھے بہت یاد کرتا ہے تو یہاں سے معلوم ہوا کہ یاد کا مقام انسان کا دل ہے، زبان سے تو اس کا اظہار ہوتا ہے، اصل یاد دل میں ہوتی ہے۔

وہ جن کا عشق صادق ہو وہ کب فریاد کرتے ہیں
لبوں پہ مہر خاموشی دلوں میں یاد کرتے ہیں
تو جب انسان کے دل میں سچی محبت ہوتی ہے تو زبان تو خاموش ہوتی ہے اور دل میں یاد ہوتی ہے۔

ذکر کی قسموں کا قرآن پاک سے ثبوت

قرآن مجید میں بھی ذکر کی یہی دو قسمیں بتائی ہیں، چنانچہ قرآن مجید کی ایک آیت ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَإِذْ نُنْفِثُكَ فِي بَطْنِ امْرِئٍ مِّنْ دُونِهَا) ”اے نبی! میں نے تجھے اپنے دل میں اپنی سوچ میں، اپنے دھیان میں۔ اُنْیٰ فِیْ قَلْبِکَ“ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہاں مقصد یہ ہے کہ تو اپنے دل میں اللہ کو یاد کر، اب دل میں اللہ تعالیٰ کو کیسے یاد کریں؟ آگے اس کی تفصیل بتائی گئی (تَضَرُّعًا وَخِيفَةً) گڑ گڑاتے ہوئے اور بہت خفی انداز سے، کسی کو پتہ ہی نہ چلے، چنانچہ تفسیر معارف القرآن میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ قرآن پاک کے ان الفاظ سے ذکر قلبی کا ثبوت ملتا ہے۔

لفظ ذکر کا استعمال

ذکر کا لفظ اللہ تعالیٰ یاد کے لئے بھی استعمال ہوا، چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (فَاذْكُرُونِيْ اَذْکُرْکُمْ) تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا، چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے ”وَانْ ذَکُرْنِیْ فِیْ مَلَا ذَکُرْتِہِ فِیْ مَلَا خَیْرٍ اَمْنِہِ“ اور اگر مجھے کسی محفل میں بندہ یاد کرتا ہے تو میں اس بندہ کو اس سے بہتر یعنی فرشتوں کی محفل میں یاد کرتا ہوں۔ ”وَانْ ذَکُرْنِیْ فِیْ نَفْسِہِ ذَکُرْتِہِ فِیْ نَفْسِیْ“ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس بندے کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں تو یہاں ذکر سے مراد (یاد) ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ) نماز قائم کر! میری یاد کی خاطر، تو نماز کا بھی اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

ذکر کی دو قسمیں ہیں

آج ذکر کے جو معنی ہم اس محفل میں لیں گے اس کا مطلب اللہ کی یاد ہے، اب اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ انسان زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔

(۲) اور دوسرا یہ کہ انسان اپنے دل میں اللہ کو یاد کرے۔

زبان سے یاد کرنے کو لسانی ذکر کہتے ہیں اور دل میں یاد کرنے کو قلبی ذکر کہتے ہیں، لسانی ذکر تو یہ ہوا کہ انسان کی زبان سے خیر کی باتیں نکلیں، سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ، استغفار، درود شریف، یہ جتنے کلمات زبان سے نکلتے ہیں یہ سب ذکر میں داخل ہیں تو اس کو لسانی ذکر کہا جاتا ہے اور جب انسان اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے تو اس کو قلبی ذکر کہا جاتا ہے، حدیث پاک میں قلبی ذکر کے لئے ذکر سری کا لفظ بھی آیا ہے۔ ذکر خفی کا بھی لفظ آیا ہے، ذکر خال کا بھی لفظ آیا ہے تو یہ تمام الفاظ قلبی ذکر کے لئے حدیث پاک میں استعمال ہوئے ہیں۔

کام کرے گا۔

تو اس کا یہ مطلب ہوا، ہم اس وقت زبان سے ذکر نہیں کر سکتے، ہاں دل میں اللہ کو یاد ضرور کر سکتے ہیں، زبان سے بیٹھ کر بھاؤ طے کریں گے اور دل میں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ ہوں، یہ اصل چیز ہے۔
زبان ذکر کا لوگوں کو پتہ چل سکتا ہے لیکن قلبی ذکر کا کسی کو پتہ نہیں چل سکتا، جب تک کہ ذکر کرنے والا خود ہی نہ بتائے، اچھا کسی کو کیا پتہ کہ کون کیا سوچ رہا ہے، کوئی بتا سکتا ہے؟ پتہ نہیں چلتا۔

دل دریا سمندروں ڈھونڈے کون دلا دیاں جانے ہو
دل تو دریا ایسے کہ دل تو سمندر سے بھی زیادہ گہرے ہیں تو دلوں کی گہرائی تو کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ کے، تو اس لئے ذکر قلبی سے مراد دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت کیسے ذکر کرتے تھے؟

آپ یہ جو دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے، یہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت مبارکہ تھی۔ چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قلبی طور پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے۔ ”کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ تعالیٰ فی کل احیان“ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”ننام عینای ولا ینام قلبی“ میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں میرا دل نہیں سوتا، دل ذکر کرتا رہتا ہے۔

اس ذکر قلبی کا کرنا ہمارے لئے بھی ضروری ہے، زبان کے تو اور بھی کام ہیں، دل کا کیا کام، تو دل لیٹے بیٹھے ہر وقت اللہ کو یاد کر سکتا ہے، اب اس کی ذرا مثال سمجھ لیں! تاکہ یہ بات سمجھنا آسان ہو جائے۔

ایک مثال

دو بھائی ہیں ان پر کوئی مقدمہ بن گیا، اب ان میں سے بڑا بھائی کہتا ہے کہ بھائی میں تو جاتا ہوں عدالت میں، آپ پیچھے گھر کے کام کاج سنبھال لیتا، تو بڑا بھائی تو چلا گیا، چھوٹا بھائی اب اپنی دوکان پر جا رہا ہے تو راستے بھر گاڑی میں یہی سوچتا ہے کہ آج مقدمے کا کیا فیصلہ ہوتا ہے، آج پتہ نہیں ہمارے جو گواہ ہیں وقت پر پہنچتے ہیں یا نہیں، آج جج صاحب کیا کہتے ہیں؟ وکیل کیا کہتے ہیں؟ آج ہمارے مخالف کیا کہتے ہیں؟

اور اس کے بعد فرمایا کہ (ذون النہر من النہول) اور تم آہستہ مناسب آواز میں بھی ذکر کر سکتے ہو تو یہ ذکر لسانی کا ثبوت ملتا ہے مگر وہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی کا تذکرہ چونکہ پہلے کیا گیا اس لئے ذکر قلبی کو ذکر لسانی کے اوپر فضیلت ہے، حدیث پاک میں آتا ہے جس ذکر کو فرشتے سنتے ہیں اور جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے یعنی ذکر لسانی کو وہ سنتے ہیں، ذکر قلبی کو نہیں سنتے، تو حدیث پاک میں فرمایا کہ جس ذکر کو فرشتے نہیں سنتے اس ذکر سے جس کو وہ سن لیتے ہیں ۷۰ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو گویا دل میں اللہ کو یاد رکھنا اس کی ۷۰ گنا فضیلت زیادہ ہے۔

ذکر قلبی ہر حال میں

یہ ذکر قلبی انسان لیٹے، بیٹھے، چلتے، پھرتے، ہر وقت کر سکتا ہے، لیکن زبان کو تو اور بہت سارے کام کرنے ہیں۔

مثال کے طور پر ایک آدمی کھانا کھا رہا ہے تو وہ کھانے کے دوران زبان سے کیسے اللہ کا ذکر کر سکتا ہے، وہ کھانا کھائے گا یا پھر زبان سے ذکر کرے گا، لیکن آپ غور کریں کہ کھانا کھانے کے دوران دل تو سوچتا رہتا ہے، دل میں خیالات کا تانا بانا تو چلتا رہتا ہے، اچھا اسی طرح ایک آدمی لیکچر دے رہا ہے، اب وہ لیکچر کے دوران زبان سے کیسے ذکر کر سکتا ہے، زبان تو مصروف ہے، ایک آدمی اپنا کاروبار کر رہا ہے، اب وہ کاروبار کے دوران اپنی زبان سے ذکر کیسے کر سکتا ہے، اس کو تو گا ہک سے بات کرنی ہے اس کو تو سودا طے کرنا ہے، اس کو تو بھاؤ طے کرنا ہے، لہذا وہ تو زبان سے ذکر نہیں کر سکتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے وہ نیک بندے جن کو خرید و فروخت میری یاد سے غافل نہیں کرتی، یہ بھی شرط لگادی اور زبان سے خرید و فروخت کے دوران ذکر کر بھی نہیں کر سکتے، فرض کرو بندہ کیڑے بیچتا ہو، اب اس کا ایک (Customer) اس کے پاس آئے اور کہے جی! آپ کو کیڑا بیچنا ہے، یہ کہے اللہ اللہ جناب میں کیڑا خریدنے کے لئے آیا ہوں، بتائیں کہ آپ کو کیڑا بیچنا ہے یا نہیں وہ کہے اللہ اللہ وہ کہے گا جناب آپ کیا (Rate) لگائیں گے، یہ کہے اللہ اللہ کہ مجھے تو یہ کہا گیا کہ میں خرید و فروخت کے دوران اللہ کے ذکر سے غافل نہ رہوں، اب یہ اللہ اللہ ہی ہر سوال کے جواب میں کہتا رہے تو وہ تو پھر کہے گا جھٹلا جھٹلا بے وقوف آدمی ہے تو کیسے

تو تھک جائے گی، تھوڑی دیر بعد دل تو نہیں تھکتا، دل تو جتنا یاد کرے اپنے محبوب کو اتنا زیادہ سکون پاتا ہے اس لئے کہنے والے نے کہا۔
نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے
تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے سے دل کو تسلی مل جاتی ہے، سکون مل جاتا ہے، اطمینان نصیب ہو جاتا ہے، اس کو طمانیت قلب کہتے ہیں۔

دنیا والے سکون کی خاطر کیا کرتے ہیں؟

آج دنیا کے لوگ دنیا کی پریشانیوں سے چھٹکارا پانی کے لئے (Meditation) کرتے پھرتے ہیں، اب (Meditation) کرنے والوں سے ذرا پوچھیں کہ کیا کرتے ہیں، یہ اپنے کلب میں جائیں گے اور آنکھیں بند کر کے یہ اپنے جسم کے کسی ایک حصہ پر غور کرنا شروع کر دیں گے، اپنی توجہ کسی ایک نقطے پر مرکوز کر لیں گے، اب اپنی توجہ کسی ایک نقطہ پر مرکوز کر لینے سے تھوڑی دیر میں دماغ کے اندر جو (Stress) (تناؤ) ہوتے ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں تو وہ سوچتے ہیں کہ ہمیں سکون مل گیا، تو یہ کتنی ادھوری سی بات ہے۔

☆☆☆☆☆

خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا

کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

پھوٹا دروازہ محلہ خولیش گیان گج کی مسجد سے خریدیں

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 9319982090

اب وہ جا تو رہا ہے اپنی دوکان پر لیکن پورے راستے میں یہ (Story) اس کے دماغ میں چل رہی ہے وہ بیٹھے سارے تانے بانے بن رہا ہے حتیٰ کہ شام کو جب یہ واپس آتا ہے تو آتے ہی اپنے بھائی سے مل کر پوچھتا ہے کہ بتاؤ کیا فیصلہ ہوا؟ میں تو سارا دن آپ ہی کو یاد کرتا رہا اس کا کیا مطلب ہوا؟ اس نے بھائی کا نام عبداللہ عبداللہ رٹا تھا؟ نہیں، اس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے دل میں بھائی کا دھیان رہا۔

جس طرح اس بندے کے دل میں سارا دن اپنے بھائی کا دھیان رہا اسی طرح مومن کے دل میں سارا دن اللہ کا دھیان رہنا چاہئے، اب اس میں کوئی بات ہے جو سمجھ میں نہیں آتی، ہم تو حیران ہوتے ہیں جو پوچھتے ہیں جی یہ ذکر قلبی کیا چیز ہوتی ہے؟ بھائی اگر آپ اس نعمت سے محروم ہیں اور آپ کو نہیں ملی تو اس کا کیا مطلب ہے اس نعمت کے وجود سے انکار کر دیا جائے، یہ کہاں کا انصاف ہوا۔

کس کی اطاعت نہ کرنے کا حکم ہے

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَلَا تُطِيعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا) تم اس کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا، یہ قرآن مجید میں ذکر قلبی کا ثبوت ہے کہ نہیں؟ کوئی انکار کر سکتا ہے اس کا؟ ماں نے بیٹا نہیں جنا، جو کہہ سکے کہ قرآن پاک میں قلبی ذکر کا تذکرہ نہیں ہے۔ (وَلَا تُطِيعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا) اور یہ الفاظ تو اردو میں بھی استعمال ہوتے ہیں، ہر اردو سمجھنے والا بھی اس آیت کا ترجمہ سمجھ سکتا ہے (وَلَا تُطِيعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا) آپ اس کی بات ہی نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا تو معلوم ہوا کہ دل ذکر سے غافل بھی ہو جاتا ہے اور دل ذکر مشاغل بھی بن جاتا ہے اس لئے اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت ترغیب دی جاتی ہے، چونکہ ذکر قلبی حاصل ہو جاتا ہے تو لیٹے بیٹھے، کھاتے پیتے، ہر وقت انسان کو اللہ تعالیٰ کا دھیان ہو جاتا ہے، پھر گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے، پھر انسان خلاف شرع کوئی کام نہیں کرتا کیوں کہ دل میں ہر وقت اللہ کی یاد، اللہ کا دھیان رہتا ہے، اس ذکر قلبی کو حاصل کرنے کے لئے مشائخ محنت بتاتے ہیں کہ کیسے محنت کی جائے، تو ذکر قلبی نصیب ہوتا ہے اور یہ بھی ذہن میں رکھئے کہ زبان تو ذکر کرے گی

تحریر: احمد علی نقوی

فُحْشِ اسْتِغَاثَہ

سجدہ میں سر رکھ کر سومرتبہ پڑھو۔ ”يَا مُوَلَّا تِي يَا فَاطِمَةُ اَغِيثِي“ اے میری محترمہ اے فاطمہ میری فریاد کو پہنچیں“ پھر اپنا سر دایاں رخسار زمین پر رکھ کر سومرتبہ یہی کہو۔ بعد اُپیشانی زمین پر رکھو اور سومرتبہ یہی کہو۔ پھر اپنا بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سومرتبہ یہی کہو پھر سر سجدے میں سر رکھو اور سومرتبہ یہی کہو اس کے بعد اپنی حاجات بیان کرو، یقیناً خداوند عالم یہ دعائیں ضرور قبول فرمائیں گے۔

مؤلف کہتے ہیں: شیخ حسن بن فضل بطریؒ مکارم الاخلاق میں فرماتے ہیں کہ نماز استغاثہ حضرت بتولؑ کی ترکیب یہ ہے کہ دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد سر سجدے میں رکھ کر سومرتبہ ”یا فاطمہ“ کہو پھر دایاں رخسار زمین رکھ کر سومرتبہ یہی کہو۔ پھر بایاں رخسار زمین پر رکھ کر سومرتبہ یہی کہو، اب باریک سر سجدے میں رکھ کر ایک سو دس مرتبہ یہی کہو اور پھر سجدے میں ہی یہ دعا پڑھو ”يَا اِمْنَامِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ خَافَتْ خَلْدًا اَسْئَلُكَ بِاَمْنِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ خَوْفِ كُلِّ شَيْءٍ مِنْكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُطَيِّبَنِي اَمَانًا لِّنَفْسِيْ وَ اَهْلِيْ وَ مَالِيْ وَ وَلَدِيْ حَتّٰى لَا اَخَافُ اَحَدًا وَ لَا اَخْذَرَ مِنْ شَيْءٍ اَبَدًا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“

ایک ہر چیز سے امان میں رکھنے والے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی اور ڈرتی ہے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہر چیز سے امن میں ہے اور ہر چیز تجھ سے خوف کھاتی یہ کہ تو رحمت فرما سرکار محمد و آل محمد ﷺ پر اور یہ کہ تو امان میں رکھ مجھ کو میرے خاندان میرے مال اور اولاد کو یہاں تک کہ کسی سے نہ ڈروں نہ کبھی کسی چیز سے خوف کھاؤں ہمیشہ تک بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔“ نیز اسی کتاب میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص اللہ کی بارگاہ میں استغاثہ و فریاد کرے تو اسے دو رکعت نماز ادا کرنا چاہئے اور نماز کے بعد سر سجدے میں رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

ملکی حالات بیرونی و اندرونی انتہائی خراب ہیں۔ دعا ہے کہ اس وطن کو ہمیشہ رب ذوالجلال قائم دوائم رکھے دشمنوں کو منہ کی کھائی پڑے جب میں یہ مضمون لکھ رہا تھا تو سننے کو بہت خوفناک اور عجیب و غریب خبریں مل رہی تھیں۔ اس دور میں ہر شخص پریشان ہے چاہے روزگار کا مسئلہ ہو، صحت، عزت یا بچوں کی شادی ایسی تمام پریشانیوں سے نجات اور حل کے لئے نماز استغاثہ ارسال کر رہا ہوں جس سے ہر مومن فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

نماز استغاثہ: مکارم الاخلاق میں ہے کہ جب تم رات کو سونے لگو تو ایک پاک صاف برتن پانی سے بھر کے اپنے پاس اور پاک کپڑے سے اس کا منہ باندھ دو۔ جب رات کے آخری حصے میں نماز تہجد کے لئے اٹھے تو اس برتن میں سے تین گھونٹ پانی پیو اور بقایا پانی سے وضو کر کے قبلہ رخ ہو کر اذان و اقامت کہو اور دو رکعت نماز ادا کرو۔ ان دو رکعتوں میں سورہ حمد کے بعد جو سورہ چاہو پڑھو، جب حمد اور سورہ پڑھ لو تو رکوع میں جا کر پچیس مرتبہ کہو ”يَا غِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ“ اے فریاد کرنے والوں کے فریاد رس، پھر رکوع سے سر اٹھا کر ذکر پچیس مرتبہ کرو اور سجدے میں جا کر بھی پچیس مرتبہ یہی کہو پھر دوسرے سجدے میں جا کر پچیس مرتبہ یہی کہو۔ اس کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور اسے بھی مذکورہ طریقے سے پورا کرو۔ اس طرح اس ذکر کی مجموعی تعداد تین سو ہو جاتی ہے۔ پھر تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو تمام کرو۔ سلام کے بعد اپنا سر آسمان کی طرف بلند کر کے تیس مرتبہ کہو: ”مِنْ عَبْدٍ الذَّلِيلِ اِلَى الْمَوْلٰى الْجَلِيلِ“ ناچیز بندے کی طرف سے مرتبے والے مولا کی خدمت میں، اس کے بعد اللہ سے اپنی حاجت طلب کرو۔ جلد پوری ہوگی۔

نماز استغاثہ حضوت بتول: ایک روایت میں ہے کہ جب تمہیں کوئی حاجت درپیش ہو اور اس سے تمہارا دل گھبرا رہا ہو تو دو رکعت نماز ادا کرو، تشہد و سلام کے بعد تسبیح حضرت زہراؑ پڑھو اور پھر

صنم خانہ عملیات کا ایک باب

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

دینی کی کھوج

ایک روایت کے مطابق زیر زمین جو کچھ بھی خزانوں مدفون ہیں وہ سب جنات کے ہیں اور جنات ہی ان کی حفاظت کرتے ہیں، لہذا اگر ان خزانوں کے چکر میں اپنی عمر اور صلاحیتیں نہ ضائع کی جائیں تو اچھا ہے۔ لیکن چونکہ ہماری زیر ترتیب کتاب ”صنم خانہ عملیات“ کو ہمیں ایک مکمل کتاب بنا کر ہدیہ قارئین کرنا ہے۔ اس لئے اس موضوع کو بالکل نظر انداز کرنا مناسب نہیں تھا۔ صنم خانہ عملیات کی تکمیل کے پیش نظر ہمیں اس موضوع پر علمی مواد اکٹھا کرنا پڑا کہ جس موضوع سے ہمیں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

آج کل یہ موضوع بہت گرم ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بے شمار جگہوں پر خزانے مدفون ہیں۔ ہمارے ملک میں راجہ مہاراجہ اور شاہان مغل کے بتائے ہوئے بہت سے قلعوں میں آج بھی اتنے خزانے مدفون ہیں کہ ان سے ایک دنیا خریدی جاسکتی ہے لیکن ان خزانوں تک انسانوں کی رسائی نہیں ہو پاتی، اکثر عالمین اس علم سے نااہل ہیں جو خزانہ تک پہنچنے اور اسے نکالنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ عالمین انکل بچو سے کام کرتے ہیں اور اکثر اس بارے میں ناکام ہی رہتے ہیں، سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ عامل کو یہ اندازہ ہونا چاہئے کہ خزانہ کس جگہ ہے تاکہ خزانہ نکالنے کی کارروائی اسی جگہ کی جاسکے۔

دوسری بات یہ کہ خزانہ صرف کھدائی سے نہیں نکالا جاسکتا، جب تک اس خزانہ کا حصار نہ کر دیا جائے کیوں کہ خزانوں پر اکثر و بیشتر جنات کا پہرہ ہوتا ہے اور انہیں خزانے کو ادھر ادھر کرنے کی مہارت ہوتی ہے۔ عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ زمین کی کھدائی سے پہلے خزانہ کا حصار کرے تاکہ خزانہ اسی جگہ موجود رہے جہاں وہ زیر زمین محفوظ ہے، جنات کو گرفتار کرنے یا انہیں ہٹانے اور جنات کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے فن سے بھی عامل کو بہرہ ور ہونا چاہئے ورنہ عامل کو بھی نقصان اٹھانا پڑے گا

اور صاحب مکان کو بھی جانی نقصان برداشت کرنا پڑ سکتا ہے۔ خزانہ نکالنے کے لئے بھیٹ بھی دی جاتی ہے، وہ بچے بھی بھیٹ چڑھائے جاتے ہیں جو اگلے پیدا ہوتے ہیں، بچہ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو پہلے اس کا سر باہر آتا ہے جو بچے اگلے پیدا ہوتے ہیں پہلے ان کے پیر باہر آتے ہیں، ان بچوں کی بھیٹ دینے سے جنات پر قابو پایا جاسکتا ہے، کالے بھرے جن پر کوئی سفید دھبہ تک نہ ہو وہ بھی بھیٹ میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کی بھیٹ سے بھی جنات کی شرارتوں کی روک تھام کی جاسکتی ہے، بھیٹ کے اور بھی طریقے اس سلسلہ میں رائج ہیں لیکن بھیٹ کسی بھی انسان کی ہو یا جانور کی شرعاً حرام ہے، مال و منال کی خاطر کسی بھی انسان یا جانور کی جان لینا ایک ظلم ہے اور دین اسلام کسی بھی صورت میں کسی پر بھی کسی طرح کے ظلم و ستم ڈھانے کی اجازت نہیں دیتا۔ بھیٹ سے مراد وہ قتل ہے جو غیر اللہ کے نام پر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی کو بھیٹ پر چڑھاتے وقت اللہ کا نام لے لیا تو پھر وہ بھیٹ کارگر نہیں ہوتی اور شریر قسم کے جنات اس بھیٹ کو رد کر دیتے ہیں اور غیر اللہ کے نام پر کسی بھی جانور کی گردن پر چھری چلانا ناجائز ہے اور جہاں تک انسان کو قتل کرنے کا معاملہ ہے تو وہ اللہ کا نام لے کر بھی قتل نہیں کیا جاسکتا، جنگ میں جو کافر مشرک تلوار یا گولی کا نشانہ بنتے ہیں ان کو اپنا دفاع کرنے کی غرض سے ختم کیا جاتا ہے نہ کہ ان کو کسی مالی منفعت کی بنا پر، چنانچہ کسی کا مال ہڑپنے یا مال غنیمت کی خاطر کسی کافر کا قتل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

بہر کیف عالمین کے لئے ضروری ہے کہ دینیہ نکالتے وقت وہ شرعی حدود میں کام کریں اور ناجائز امور سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں۔

ہم نے دینیہ کی نشاندہی کے کافی طریقے اس باب میں جمع

پڑھیں اور اس کمرے ہی میں تنہا سو جائیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس عمل کو عروج ماہ میں لگاتار تین راتوں تک کرنا چاہئے اور اگر پہلی ہی رات میں رہنمائی ہوگئی تو پھر عمل کی ضرورت نہیں۔

طریقہ: (۴) سورہ شعراء کا نقش لکھ کر اس کے نیچے یہ آیت لکھ دیں۔ **وَإِذْ قُلْتُمْ نَفْسًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ فِيهَا وَاللَّهُ مُخْرِجُ مَا تَكْتُمُونَ**۔ **فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِنَعْصِهَا كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى وَيُؤَيِّنْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ**۔

یہ لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو وہاں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا شک ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

سورہ شعراء کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۴۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۴۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

طریقہ: (۵) بعض ماہرین ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگر پوری شعراء لکھ کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں تو مرغ صحیح طور پر دفینے کی نشاندہی کرتا ہے اور بار بار اسی جگہ پر جا کر بیٹھتا ہے جہاں دفینہ گڑا ہو۔

طریقہ: (۶) کلام ذیل کو ایک کاغذ پر لکھ کر کسی کنواری لڑکی کے پہنے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر ایسے مرغ کے گلے میں ڈال دیں جس کے دو تاج ہوں پھر اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی مقام پر بیٹھے گا جہاں دفینہ ہوگا، اس کام کو اتوار کے دن عروج ماہ میں کریں تو بہتر ہے۔

سورہ شعراء کی یہ آیت لکھ کر مرغ کے گلے میں ڈالیں۔

وَإِنَّهُ لَنَزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ **نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ**۔ **بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ**۔ **وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ**۔ **أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةٌ أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَآئِيلَ**۔

کر دیئے ہیں اور دفینے نکالنے کے طریقوں پر بھی کچھ روشنی ڈال دی ہے۔ عالمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان طریقوں سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس موضوع پر اپنی معلومات کو مکمل کریں اور دفینے کو جائز طریقوں سے حاصل کریں، پھر جائز طریقوں سے ہی اس کو استعمال کریں، ورنہ عالمین دین و دنیا کے حساب کے ذمہ دار ہوں گے۔

زیر زمین دباتے ہوئے ایک مدت بھی متعین کی جاتی ہے، مدت پوری ہو جانے پر خزانہ خود بھی باہر نکل جاتا ہے یا اس کو نکالنے میں جنات کوئی مزاحمت نہیں کرتے، اگر مدت پوری نہ ہوئی ہو تو پھر جنات کی ریشہ دوانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، عام طور پر جیٹھی اولاد کو خطرات جھیلنے پڑتے ہیں۔ عالمین کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بارے میں احتیاط سے قدم اٹھائیں۔ خزانہ دستیاب ہو جانے پر اس کے چار حصے کرنے چاہئیں، ایک حصہ عامل کا، ایک صاحب خانہ کا، ایک غریبوں کا، اور ایک میں عبادت خانے تعمیر کرنے چاہئیں، جو لوگ ان پابندیوں کا اور طے شدہ حساب و کتاب کا لحاظ نہیں کرتے وہ دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں اور انہیں آخرت کی کٹھنائیوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

دفینے کی کھوج کے عنوان کے تحت جو طریقے دیئے جا رہے ہیں ان سے استفادہ کریں اور یہ یقین کریں کہ اللہ کی مدد اور نصرت کے بغیر کوئی فارمولہ کارگر ثابت نہیں ہوتا۔

طریقہ: (۱) حرف را کو ۸ سو مرتبہ پڑھ کر کسی سفید مرغ کے کان میں دم کر دیں اور اس مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو۔ بروز اتوار کو اس کام کو کریں، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ پہنچ کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔ یاد رکھیں اس طرح کے کام کے لئے دیسی مرغ جو اذان دینے والا ہو اس کا استعمال کریں، اس طرح کے کاموں کے لئے فارم کا مرغ ٹھیک نہیں ہے۔

طریقہ: (۲) حرف ک کو کسی کاغذ پر ۲۰ مرتبہ عروج ماہ میں لکھیں اور اس کاغذ کو تعویذ بنا کر مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور مرغ کو اس کمرے یا مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا شبہ ہو، انشاء اللہ مرغ جائے دفینہ پر جا کر بیٹھ جائے گا۔

طریقہ: (۳) جس جگہ دفینے کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد سورہ عبس کو گیارہ بار تلاوت کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف

اس کے بعد تین بار یہ پڑھیں۔

يَا رَحِيمُ. اَرْحَمْنِي بِعِزَّتِكَ يَا غِيَاثُ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا وَهَّابُ
يَا رَزَّاقُ يَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ.

طریقہ: (۸) جس جگہ دینے کا گمان ہو وہاں لیٹ کر رات کو

نصف رات کے بعد بہ کثرت لاتعداد مرتبہ یہ پڑھے۔ یا ہادی الخیر
المتین۔ ہر ایک تسبیح کے بعد یعنی سو مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک بار یہ کہے
اِهْدِنِي يَا هَادِي الْخَيْرِ لِي يَا خَيْرُ وَبِّئْ لِي يَا مُبِينُ۔ جب نیند کا غلبہ
ہو تو سو جائے، انشاء اللہ خواب میں مکمل رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۹) نور اتوں میں روزانہ ۷ ہزار دو سو مرتبہ ”یا ہاسط“

سوتے وقت پڑھے اور آگے پیچھے ۹ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ۹
راتوں تک جاری رکھے، انشاء اللہ خزانہ کی رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۰) یہ عمل سات روز کا ہے، اس عمل میں پرہیز

جمالی اور جلالی دونوں کو ملحوظ رکھنا ہے۔ اس عمل کو مکمل تنہائی میں پڑھنا ہے،
اس عمل کی شروعات نوچندی اتوار سے کریں، دو رکعت نفل بہ نیت قضائے
حاجت پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ۷ بار پڑھنے کے بعد ۷۰ مرتبہ
سورۃ ملک کی یہ آیات پڑھیں تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ساتویں دن سورۃ فاتحہ ۱۲ بار اور آیات ۷۰ بار ہی پڑھیں انشاء اللہ
کامیابی ملے گی، آخری رات یا کچھ دنوں کے بعد خواب میں مکمل رہنمائی
ملے گی۔

طریقہ: (۱۱) نوچندی جمعرات کو روزہ رکھیں اور افطار کے

وقت مندرجہ ذیل سفید کاغذ پر لکھ کر اس کو ایک گتے پر چپکالیں، اس کے
بعد نصف شب کے بعد مکمل تنہائی میں اس گتے کو سامنے رکھ کر تقریباً ۳
فٹ کے فاصلے پر اس نقش کو دیکھتے ہوئے ۳ ہزار ایک سو پچیس مرتبہ
مندرجہ ذیل عمل پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر
فرض نماز کے بعد اسی عمل کو ۸۱۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، پرہیز
جمالی اور جلالی دونوں کا اہتمام کریں، چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، پھر
جس جگہ دینے کا گمان ہو وہاں عشاء کے بعد اگر اس عمل کو ایک ہزار مرتبہ
پڑھ کر سو جائیں گے اور نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں گے تو اس نقش کا موکل
سونے یا جاگنے کی حالت میں دینے کی رہنمائی کرے گا۔

طریقہ: (۷) جس جگہ خزانے کا گمان ہو تو وہاں اس عمل کو

کریں، قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل پانچ آیات کو چینی کی پلیٹ پر گلاب
وزعفران سے لکھیں پھر ان کو آب باراں (بارش کے پانی) سے دھوئیں،
کچھ پانی خود پی لیں اور کچھ اسی جگہ پر چھڑک دیں، پھر ان آیات کو اسی
جگہ پر بیٹھ کر تین سو چھیانوے مرتبہ پڑھیں، اول و آخر ۷ مرتبہ درود شریف
پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۶۶ دن تک جاری رکھیں، پانی پینے اور چھڑکنے
کا عمل صرف پہلے ہی دن کرنا ہے اس کے بعد اس کی ضرورت نہیں،
درمیان میں جب بھی جمعہ کا دن آئے تو مذکورہ آیات کو پانچ سو پچتر مرتبہ
پڑھنا ہے۔ اس عمل کی شروعات بدھ کے دن کریں، آخری دن جمعہ کا دن
ہوگا، انشاء اللہ اس دوران بشارتیں شروع ہو جائیں گی۔

جب چالیس دن پڑھ چکیں اور ۲۶ دن باقی رہ جائیں تو تنہائی
اختیار کریں، یعنی عمل بھی مکمل تنہائی میں ہو اور رات کو سونا بھی الگ تھلگ
کمرے میں ہو، کمرے میں کسی اور کی دخل اندازی نہ ہو، مکمل تنہائی اختیار
کرنے کے بعد کسی بھی دن یا کسی بھی رات ارواح سوتے یا جاگتے میں
آکر خزانہ کی رہنمائی کریں گی۔

آیات یہ ہیں۔

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ
تُؤْتُوْا اَٰمَٰنَاتٍ اِلٰی اَهْلِهَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَعْدِلُوْا
بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ یُعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝
(سورۃ نساء)

(۲) لَیُّوْلُوْنَ اَنْ یَخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا مِنْۢ بِخَارِجِیْنَ مِنْهَا
وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ۝ (سورۃ مائدہ)

(۳) وَلَوْ اَرَادُوْا الْخُرُوْجَ لَاَعْلَوْا لَہٗ عُدَّةٌ وَلٰکِنْ مَّکْرَہٌ
اللّٰہِ اَنْ یَّبْعَثَ لَہُمْ قَبْطَہُمْ وَقِلَ اَفْعَلُوْا مَعَ الْقَاعِدِیْنَ ۝ (سورۃ کہف)
(۴) وَاَمَّا الْجِدَارُ فَکَانَ لِغُلَامَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ
وَکَانَ تَحْتَهُ کَنْزٌ لَّہُمَا وَکَانَ اَبُوہُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّکَ اَنْ یَّیْلَعَا
اَشْلُمَہُمَا وَیَسْتَخْرِجَا کَنْزَہُمَا رَحْمَةً مِنْ رَّبِّکَ وَمَا فَعَلْتُمْ عَنْ
اَمْرِیْ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِیْعْ عَلَیْہِ صَبْرًا ۝ (سورۃ سبا)

(۵) وَجَعَلْنَا بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ الْقُرٰی الَّتِیْ بَارَكْنَا فِیْہَا قُرٰی
ظَاہِرَةً وَقَلْرٰنًا فِیْہَا السِّرَ سَبْرًا وَفِیْہَا لَیَالِیْ وَاَیَّامًا اٰمِنِیْنَ ۝

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۱	۱۲	۱۹۸	۱
۱۹۷	ب	خ	۱۳
۳	ر	ی	۵۹۹
۱۱	۵۹۸	۴	۱۹۹

طریقہ: (۱۲) یَا نُوْرُ یَا ظَاہِرُ یَا بَاسِطُ کو تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنے کی عادت ڈالے، جس جگہ دُفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سو جائے اور تین سو مرتبہ اِنْ اَسْمَاءُ اللّٰہی کو پڑھ لے، انشاء اللہ خواب میں صاف طور سے رہنمائی ہوگی۔

طریقہ: (۱۳) جس جگہ دُفینے کا گمان ہو وہاں رات کو سوئے اور دو نفل بہ نیت قضاے حاجت پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر ”یا سوبیغ“ لکھ لے اور ”یا سوبیغ“ ۶۴۳ مرتبہ پڑھ کر سوئے۔ اس عمل کو پانچ راتوں تک کرے، انشاء اللہ مؤکل دُفینے کی نشاندہی کرے گا۔

طریقہ: (۱۴) ریشمی ہرے کپڑے پر یہ آیت لکھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ کُلُّ اُنْثٰی۔ (سورہ رعد) پھر اس کپڑے کو تعویذ بنا کر چاندی کی ڈبیاں رکھ لیں اور اس کو غود اور عنبر کی خوشبو لگا دیں، اس ڈبیا پر آفتاب و ماہتاب کی روشنی نہ پڑے، بدھ کی رات کو عشاء کے بعد لیٹ کر ان کلمات کا ورد کریں، یہاں تک کہ آنکھ لگ جائے۔ یَا عَالَمًا بِخَفِیَّاتِ الْاُمُوْر یَا مَنْ هُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اِطْلَعْنِیْ عَلٰی مَا اَرِیْدُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

طریقہ: (۱۵) خزانہ کی دریافت کے لئے ایک دیسی سفید مرغ پالیں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ وہ مرغ کوئی گندی چیز نہ کھائے، جب وہ بچہ ہو تو تب ہی سے یہ اہتمام رکھیں کہ ایک کلو آٹے پر ”یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ“ دو سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں، اس کے بعد یہی عمل ایک بوتل پانی پر دم کر کے اس پانی کو آٹے میں ڈال کر آٹے کو گوندھ لیں اور چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں اور روزانہ یہ گولیاں مرغی کے بچے کو کھلائیں، اس مرغی کے بچے کو شروع ہی سے پنجرے میں بند رکھیں اور اس کو گندی چیزیں نہ کھانے دیں، جب یہ بڑا ہو جائے اور اذان دینے لگے تو مندرجہ

ذیل نقش اس کی گردن میں ڈال کر اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دُفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ یہ مرغ جائے دُفینے پر کھڑے ہو کر اذان دینا شروع کر دیگا۔ پورے گھر میں گھومے گا اور جب اس جگہ پہنچے گا جہاں دُفینے ہے تو وہاں کھڑے ہو کر اذان دے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۵	۴۸۹	۴۸۵	۴۸۲
۴۸۶	۴۸۱	۴۷۶	۴۸۸
۴۸۰	۴۸۳	۴۹۱	۴۷۷
۴۹۰	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۴

طریقہ: (۱۷) جب کسی جگہ دُفینے کی دریافت کرنا مقصود ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضاے حاجت پڑھ کر پانچ سو پانچ مرتبہ یہ پڑھیں۔ یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا وَشِیْدُ اَوْشِدْنِیْ۔ اول و آخر پانچ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ نقش اپنے ٹکٹے کے نیچے رکھ کر سو جائیں، انشاء اللہ ایک روح وارد ہوگی اور دُفینے کے بارے میں اطلاع دے گی اور صحیح جگہ کی نشاندہی کرے گی۔ اس روح سے ڈرنا نہیں چاہئے یہ تالیع ہو کر آئے گی اور جگہ کی صراحت کر کے رخصت ہو جائے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۲	۳۲۷	۳۳۳	۳۳۱
۳۲۵	۳۳۰	۳۲۵	۳۳۶
۳۲۹	۳۳۲	۳۳۹	۳۲۶
۳۳۸	۳۲۷	۳۲۸	۳۳۳

طریقہ: (۱۸) اگر دُفینے کی جگہ دریافت کرنی ہو تو حرف ”ز“ کو سات سو بار پڑھ کر سفید مرغ کے کان پر دم کر دیں اور مرغ کو اسی جگہ چھوڑ دیں، جہاں دُفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ دُفینے جہاں ہوگا وہاں کھڑے ہو کر اذان دینے لگے گا۔

طریقہ: (۱۹) اگر کوئی شخص روزانہ ”یَا بَاطِنُ“ ۳۳۳ مرتبہ

طریقہ: (۲۱) ایک سال تک روزانہ سورہ جمعہ کی تلاوت تین مرتبہ اور جمعہ کے دن گیارہ مرتبہ کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک سال کے بعد سورہ جمعہ کی تلاوت ایک مرتبہ کرتے رہیں اور سورہ جمعہ کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں، اگر کسی گھر میں داخل ہوں گے تو خود بخود یہ بات منکشف ہو جائے گی کہ یہاں دفینہ ہے اور اگر اس گھر میں رات کو سوئیں گے اور گیارہ مرتبہ سورہ جمعہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں گے تو انشاء اللہ پہلی ہی رات کو جگہ کی بھی نشاندہی ہو جائے گی اور سورہ جمعہ کا موکل جگہ کی وضاحت کر دے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۳	۱۵۳۸۶	۱۵۳۸۳
۱۵۳۸۵	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۹	۱۵۳۸۳
۱۵۳۸۵	۱۵۳۸۸	۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۸
۱۵۳۸۲	۱۵۳۸۷	۱۵۳۸۶	۱۵۳۸۷

طریقہ: (۲۲) دفینے کی نشاندہی کے لئے اس عمل کو تجربہ میں لائیں، انشاء اللہ مایوسی نہیں ہوگی، سرخ رنگ کے ریشمی کپڑے پر یہ نقش لکھیں اور نقش لکھتے وقت لوبان کی دھونی دیں۔ نقش کے چاروں طرف قرآن حکیم کی یہ آیت لکھ دیں۔ اَلَا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يَخْرُجُ الْحَبَّ فِي السَّمُوْتِ وَالْاَرْضِ۔ اس نقش کو سفید رنگ کے مرغے کی گردن میں لٹکا دیں اور مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دیں جہاں دفینے کا گمان ہو، مرغے اس جگہ پہنچ کر جہاں دفینہ گڑا ہوگا تین بار اذان دے گا اور بچوں سے زمین کریدے گا، مرغے چھوڑنے کے بعد یہ دعا پڑھتے رہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ يَا شَکُوْرُ يَا شَهِیْدُ يَا شَهِیْدُ بِمَا اَوْ دَعُوْتِهٖ حَرَفِ الْیَقِیْنِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْضُوْنَةِ وَالْاَنْوَارِ الْمَلَكُوْتِہٖ اَنْ تُسَخِّرَ لِّیْ مَلٰئِکَتَكَ الْکَرَامِ خُدَامَ هٰذَا الْحَرَفِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

پڑھنے کا معمول بنالے تو ایک سال کے بعد اس پر اسرار مخفی ظاہر ہونے لگیں گے، زیر زمین دبی ہوئی چیزیں بھی اس پر منکشف ہونے لگیں گی، اگر اس کو دفینے کی کھوج کرنی ہو تو جس گھر میں دفینہ کا گمان ہو وہ رات کو وہاں سوئے اور عشاء کے بعد سونے سے پہلے تین سو مرتبہ ”یا باطن“ پڑھے اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش اپنے نکتے کے نیچے رکھ کر سو جائے، انشاء اللہ خواب میں دفینے کی نشاندہی ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۸	۴۴۱	۴۴۵	۴۴۱
۴۴۴	۴۴۲	۴۴۷	۴۴۲
۴۴۳	۴۴۷	۴۴۹	۴۴۶
۴۴۰	۴۴۵	۴۴۴	۴۴۶

طریقہ: (۲۰) مندرجہ ذیل نقش سفید دیسی مرغ کے گلے میں ڈال کر جہاں دفینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں، انشاء اللہ مرغے اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا، پھر حسب قاعدہ دفینہ کو نکال لیں۔ نقش یہ ہے۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور سفید کپڑے میں لپیٹ کر مرغ کے گلے میں ڈال دیں، مرغے بار بار اسی جگہ پر بیٹھے گا جہاں مال دبا ہوگا۔ یہ نقش زیر زمین دبی ہوئی ہر چیز کی نشاندہی کرتا ہے۔ اس نقش کے ذریعہ سحر و فونہ کی بھی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَ اَذِیْرُفَعِ اِبْرٰہِیْمُ الْقَوَاعِدُ	مِنَ الْبَیْتِ وَ اَسْمَعِیْلُ	رَبَّنَا تَقْبَلْ مِنَّا	اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ	رَبَّنَا تَقْبَلْ مِنَّا	مِنَ الْبَیْتِ وَ اَسْمَعِیْلُ	وَ اَذِیْرُفَعِ اِبْرٰہِیْمُ الْقَوَاعِدُ
مِنَ الْبَیْتِ وَ اَسْمَعِیْلُ	وَ اَذِیْرُفَعِ اِبْرٰہِیْمُ الْقَوَاعِدُ	اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ	رَبَّنَا تَقْبَلْ مِنَّا
رَبَّنَا تَقْبَلْ مِنَّا	اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ	وَ اَذِیْرُفَعِ اِبْرٰہِیْمُ الْقَوَاعِدُ	مِنَ الْبَیْتِ وَ اَسْمَعِیْلُ

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وَإِذَا قُلْتُمْ	فَإِذَا رَأْتُمْ فِيهَا	وَاللَّهُ مَخْرَج	مَا كُنْتُمْ
نَفْسًا			تَكْتُمُونَ
مَا كُنْتُمْ	وَاللَّهُ مَخْرَج	فَإِذَا رَأْتُمْ فِيهَا	وَإِذَا قُلْتُمْ
تَكْتُمُونَ			نَفْسًا
فَإِذَا رَأْتُمْ فِيهَا	وَإِذَا قُلْتُمْ	مَا كُنْتُمْ	وَاللَّهُ مَخْرَج
	نَفْسًا	تَكْتُمُونَ	
وَاللَّهُ مَخْرَج	مَا كُنْتُمْ	وَإِذَا قُلْتُمْ	فَإِذَا رَأْتُمْ فِيهَا
	تَكْتُمُونَ	نَفْسًا	

طریقہ: (۲۶) حرف "ز" کو ۷ مرتبہ لکھ کر کسی گدھے کے کان میں باندھ دیں، ایک گھنٹے کے بعد کسی قلمی شدہ برتن میں رکھ کر اور اس پر پسا ہوا نمک ڈال دیں، اس برتن کو اس گھر میں جہاں دُفینہ ہے اپنے سر پہنے رکھ کر سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں یہ رہنمائی مل جائے گی کہ دُفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے۔

طریقہ: (۲۷) جس گھر میں دُفینہ کا شبہ ہو وہاں عشاء کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ عزیمت پڑھ کر سو جائیں اور مندرجہ ذیل نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں نیز حرف جیم کا اضافہ ایک مرتبہ پڑھ کر تکیہ پر دم کر دیں، انشاء اللہ خواب میں دُفینہ کی رہنمائی ملے گی، درپیش رکاوٹوں سے نمٹنے کا طریقہ بھی بتایا جائے گا۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ جَلَبْتُ بِجَاهِ الْجَبْرُوتِ
وَبِعِزَّةِ الْعَظْمَةِ وَالْكَبرِيَاءِ وَبِالْوَاحِدِ الْوَاحِدِ الْمَاجِدِ الْقَيُّومِ
الدَّائِمِ الدَّيْنِ لَا يَمُوتُ جَلِيلُ تَجَلَّى لِلْجَبَلِ وَجَعَلَهُ ذَكَا وَخَرَّ
مُؤَسَّى صَعِقًا جَلَبْتُ مَطْلُوبِي مَخْبُوبِي لَيْسَ جَنْبُ سِوَاهُ
الْقَرِيبِ الْمُجِيبِ أَجِبْ يَا حَرْفَ الْجِيمِ بِمَا فِيكَ مِنَ الْبِرِّ
وَالْمَحَبَّةِ وَالتَّهْلِيلِ جَدِّكَ الْجَلِيلِ أَجِبْ مُطِيعٌ وَبِحَقِّ الشَّمْسِ
وَالْبَهْجِ جِيمُ جَعَلْتَكَ جِيَادِي وَأَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِرَبِّ الْعِبَادِ بَيِّدْ

طریقہ: (۲۳) جب دُفینہ کی نشاندہی ہو جائے تو اس نقش کو لے کر اس کے نیچے مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر اس نقش کو پانی میں پکالیا جائے پھر اس پانی کو اس جگہ پر چھڑک دیا جائے جہاں مرنے نے نشاندہی کی ہے اور مندرجہ ذیل کلمات کو پڑھتے ہوئے زمین کھودی جائے، انشاء اللہ کامیابی ملے گی، خزانہ نکلنے پر اس کا ۳۳ فیصد خیرات کرنا ضروری ہے۔

۷۸۶

۳۶	۴۱	۳۳
۳۵	۳۷	۳۹
۴۰	۳۳	۳۸

کلمات یہ ہیں۔ أَجِبْ أَيُّهَا الْمَلِكُ هَمَّهُمْ طَلْفِيَاتِلُ بَطْيَاتِلُ
وَالرَّئِيسُ

طریقہ: (۲۴) ۲۱ کاغذ کے پرزوں پر ایک سے ۲۱ تک نمبر الگ الگ ڈالیں، مثلاً ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، پھر ان کاغذوں کو ۲۱ آٹے کی گولیاں بنا کر ان میں رکھ لیں، ایک طشت میں پانی بھر کر، درود شریف سو بار، سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں اس کے بعد سو بار لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ کر پانی پر دم کر دیں، اس کے بعد ایک بار سورہ فاتحہ اور ایک ایک بار چاروں قل پڑھ کر دم کر دیں، اس کے بعد جس گھر میں دُفینہ کا گمان ہو اس کے مختلف مقامات پر نمبر ڈال دیں، ایک دو تین چار پانچ وغیرہ ۲۱ تک۔

طشت میں گولیاں ڈالنے کے بعد ایک بار سورہ یسین پڑھ کر گولیاں کسی بچے سے ایک ایک کر کے اٹھوائیں، جو گولی آخر میں بچ جائے، بس سمجھیں اسی جگہ دُفینہ ہے۔

طریقہ: (۲۵) مندرجہ ذیل نقش کو کالے دیسی مرنے کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دُفینہ کا شبہ ہو، مرقا چل پھر کر اسی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دُفینہ ہوگا تعویذ کو کالی کپڑے میں ہی پیک کریں اور بالکل سیاہ مرقا اس کام کے لئے استعمال کریں، مرنے کے سر پر اگر دو تاج ہوں تو بہتر ہے۔

الْأَمْرُ وَالْحُكْمُ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. أَجِبْ يَا طَعْيَانِيلُ
وَالْعَلِيُّ انْكَشَافٌ دَفِينُهُ بِهَذَا الْحَرْفِ.
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲	۱۵	۱۸	۵
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

تکیہ پر پڑھ کر پھونکنے والی اضماریہ ہے۔ مَخْ يَصْفُ
لَهْلَهْلَهْلَحِ اِحْوَجُ مَوْجِدُ قَلْبُوسَ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلِكَةِ
وَالرُّوحِ أَجِبْ أَيُّهَا الْمَلِكُ طَعْيَانِيلُ الْوَحَا الْعَجَلُ السَّاعَةِ.

طریقہ: (۲۸) حرف میم کو مسخر کر کے اس کے اور اس کے
مؤکل کے ذریعہ دینے کی تلاش کی جاسکتی ہے اور مؤکل کے ذریعہ ہی
دینے کا لانا آسان ہو سکتا ہے۔ اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے
عالم کو پہلے سے تیاری کرنی چاہئے اور حرف میم اور اسکے مؤکل کو مسخر
کرنے کے لئے محنت کرنی چاہئے۔ یاد رکھیں کہ حرف میم کا تعلق تین
عالموں سے ہے۔ عالم ظاہر، عالم سکوت اور عالم جبروت۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس حرف کو ۴۰ مرتبہ لکھ کر مع اس
آیت کے اپنے پاس رکھے گا تو انشاء اللہ اس پر پوشیدہ اور مخفی علوم
واشکاف ہونے لگیں گے، وہ دولت کشف سے بہرہ ور ہوگا۔

آیت یہ ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ.

اگر عامل اس کے ساتھ ساتھ میم سے شروع ہونے والے اسماء
الہی ان کے ساتھ لکھ کر رکھ لے تو دولت عظیم اور قبولیت عامہ نصیب ہو۔
میم سے شروع ہونے والے اسماء الہی یہ ہیں۔ مُؤْمِنٌ، مُهَيِّمٌ،
مُتَكَبِّرٌ، مُعِزٌّ، مُاجِدٌ، مُالِكٌ، مُجِيدٌ، مُنَّانٌ، مُتَعَالِيٌّ، مُخَصِّيٌّ،
مُدِلٌّ، مُصَوِّرٌ، مُعْطِيٌّ، مُعَيِّدٌ، مُغْنِيٌّ، مُقْتَدِرٌ، مُقَلِّمٌ، مَعِينٌ.

بعض اکابرین کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر کی مغربی
دیوار پر ”میم“ لکھ کر چپاں کر لے اور روزانہ سونے سے پہلے اس کی
طرف دیکھ کر آیت قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تَاشِيءٌ قَدِيرٌ. چالیس

مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف تو اللہ اس کا
حکم و فرمان سارے عالم پر جاری فرمادے گا اور ہر مخلوق اس کے لئے مسخر
ہوگی اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دیوار پر لکھے ہوئے م کی
طرف دیکھ کر ۴۰ مرتبہ دعوت و اضماریہ پڑھے گا اور اس سلسلہ کو ۴۰ دن تک
جاری رکھے گا تو مؤکل حاضر ہوگا، ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات بھی
پڑھنے چاہئیں۔ اجب یا خادم حرف المیم واعطنی روحا من روحانیک
مخد منی فیما ارید۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ چالیس دن تک ہر نماز کے بعد یہ
عمل کرنا ہوگا، یہ مؤکل مسخر ہونے کے بعد دینے اگر سمندر کی گہرائی میں بھی
ہوگا نکال کر عامل کے قدموں میں ڈال دے گا اور اگر دینے کسی گھر میں ہوگا
تو اس کی نشاندہی کرنے میں اور اس کو نکالنے میں عامل کی زبردست مدد
کرے گا اور عامل کو کوئی نقصان نہیں ہونے دے گا۔

حرف م کی دعوت یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اَللّٰهُمَّ مُلْكًا مِنْ مُلْكِكَ
اَمْلِكْ بِهِ مُلْكًا تَامًا مَالِكُ الْمُلْكِ يَا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا مُؤْمِنُ
يَا مُهَيِّمُ يَا مُعْطِي يَا مَانِعُ يَا مَالِكُ الْمُلْكِ مَلِكُنِي خَادِمُ هَذِهِ
الْحَرْفِ اَوْ اَمْرِجْهُ بِرُوحَانِيَّتِي يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. أَجِبْ يَا مِيمُ
وَابْطَلْ حَرَكَاتِ الْكُنُوزِ وَأَجْلِبْ الْأَزْرَاقِ وَأَلْقِ مُحِيتِي فِي
قُلُوبِ الْخَلَائِقِ أَجْمَعِينَ. اَللّٰهُمَّ اَطْعِنِي لَمَحَّةً مِنْ لَمَعَاتِكَ
يَا مِيمُ مَنْحَكَ اللَّهُ اَنْعَمَ اَللّٰهُمَّ اَنْعَمَ بِالنِّعَمِ النَّامَةِ يَوْمَ غُورِ السَّمَاءِ
مَوْرًا اَهْيَا بِنِعْمِ نَعِيمٍ وَهَيِّمًا يَا مِيمُ بِحَقِّ اِهْلَانَا الصِّرَاطِ
الْمُسْتَقِيمِ الْمَيْسَرِ بِيَامِ وَاِهْ ضَرْبَامَ وَلَعْلَمَ سُلْطَمِ الْوَهْمِ اَهْيَا
مِيمُ بِحَقِّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ وَعِزْرَائِيلَ
وَلِقْوَةِ الْمَلِكِ مَهْيَائِيلَ أَكْرَمَ يَا اللَّهُ حَرْفِ الْمِيمِ حَتَّى تَكُونَ مِنْ
الْعَوَالِمِ بَيْنَ الْمُقَرَّبِينَ هَيَّا وَارْجِعْ اِلَيَّ كَرَامَتِكَ بَيْنَ اللَّهِ الْكَرِيمِ
اَهْبِطْ وَاطْرِدْ هَؤُلَاءِ الْعَمَّارِ مِنْ مَكَانِ هَذَا. الْوَحَا السَّاعَةِ
الْعَجَلُ.

اضماریہ ہے۔ اجب یا شر اجیل بحق محمدی اَلْقِ حَجَجَ يَاه

یا سرہ اہیا مجھ لایا لعیاء بنورہ الانوار و منور الابصار اجب
بارک اللہ فیک بحق ہذا الحرف.

طریقہ: (۳۱) سفید ملی کو ذبح کر کے اس کی کھال کو دباغت

دیں، پھر اس کھال کے ایک ٹکڑے پر قرآن حکیم کی یہ آیت لکھیں۔ لَمْ يَخْلُقْ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ يَنْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝

پھر اس کھال کو لال رنگ کے سوتی کپڑے میں لپیٹ کر ایسے سفید مرغے کے گلے میں ڈال دیں جس کے سر پر دو تاج ہوں اور اس مرغے کو اس مکان دوکان یا علاقہ میں چھوڑ دیں جہاں دُفینہ کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغہ دُفینہ کی جگہ پر جا کر کھڑا ہو جائے گا اور زمین پر ٹھونگے مارے گا، انشاء اللہ وہ جگہ کھودیں گے تو دُفینہ برآمد ہوگا۔

طریقہ: (۳۲) یہ نقش عامل اپنے گلے میں ڈالے اور ایک

نقش سفید مرغے کے گلے میں ڈال کر مرغے کو اس گھر میں چھوڑ دے جہاں دُفینہ کا گمان ہو اور عامل کو چاہئے اس وقت اس آیت کا ورد کرتا رہے۔ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ انشاء اللہ چند منٹ کے بعد مرغہ اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دُفینہ دبا ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸۷	۶۰۱	۵۹۷	۵۹۳
۵۹۸	۵۹۳	۵۸۸	۶۰۰
۵۹۲	۵۹۵	۶۰۳	۵۸۹
۶۰۲	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۶

طریقہ: (۳۳) چینی کی نئی پلیٹ پر قرآن کی یہ آیت گلاب

وزعفران سے لکھیں اور بارش کے پانی سے اسے دھو کر اس گھر میں چھڑک دیں جہاں دُفینہ کا گمان ہو، انشاء اللہ تین رات کے اندر راندہ خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی ہو جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا

ماہرین نے فرمایا ہے کہ اگر محنت و مشقت اٹھا کر حرف میم کے خادم اور موکل کو تابع کر لیا جائے تو پھر دُفینہ نکالنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور عامل بے خوف و خطر سمندر کی گہرائی سے بھی دُفینہ نکال سکتا ہے اور ان دُفینوں سے فائدے اٹھا سکتا ہے۔

طریقہ: (۲۹) ایک سفید مرغہ ایسی لائیں اور سات دن تک

اس کے دانے پر "یا اَوَّلُ یا اٰخِرُ یا ظٰہِرُ یا باطِنُ" ۴۰۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھلائیں اور جو پانی اس کو پلائیں اس پانی پر بھی مذکورہ اسماء الہی پڑھ کر دم کر دیں، سات دن کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر سفید کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں اور اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دُفینہ کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغہ اسی جگہ جا کر کھڑا ہو جائے گا جس جگہ دُفینہ ہوگا اور وہاں وہ زمین پر ٹھونگیں مارے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اول	آخر	ظاہر	باطن
باطن	ظاہر	آخر	اول
آخر	اول	باطن	ظاہر
ظاہر	باطن	اول	آخر

طریقہ: (۳۰) سورہ کہف کی اس آیت کو ایک کاغذ پر لکھ

اور اس کو تکیہ میں رکھ کر دائیں کروٹ سے بستر پر لیٹے اور ۱۳ مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ وَآمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ذَلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝ (سورہ کہف)

یہ پڑھنے کے بعد بائیں کروٹ پر لیٹ جائے اور ایک باریہ دعا پڑھے۔ یا مَظْهَرُ الْعَجَائِبِ یا کُلُّ سَامِرٍ عِنْدَهُ کُلُّ ضَالَّةٍ أُرْشِدُنِي بِكَرَمِكَ مَا أُطْلُبُ۔

اس کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دُفینہ کی صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

قاعدہ دینے کو نکال لیں اور حسب شرائط خرچ کریں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷	۹۰	۹۳	۸۰
۹۳	۸۱	۸۶	۹۱
۸۲	۹۶	۸۸	۸۵
۸۹	۸۴	۸۳	۹۵

طریقہ: (۴۲) جس جگہ دینے کا گمان ہو وہاں کی مٹی اپنے تکیہ میں رکھیں اور گیارہ دن تک صبح کو جب آنکھ کھلے اپنا منہ ڈھانپ کر گیارہ سو مرتبہ ”الف الف“ پڑھیں، اول و آخر صرف ایک بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ گیارہ دن کے اندر اندر دینے کی جگہ کا سراغ مل جائے گا، عجیب و غریب عمل ہے، یہ عمل کبھی کبھی مایوس نہیں کرتا۔

طریقہ: (۴۳) سوتی کپڑا جو کسی کنواری لڑکی نے اپنے ہاتھوں سے بنا ہو، اس کو سیچر کے دن مینڈک کے خون سے رنگ لیں، پھر ایک چراغ مٹی کا لے کر اس میں سرسوں کا تیل بھر لیں اور مندرجہ ذیل نقش پر خون سے رنگا ہوا کپڑا چڑھا کر فقیہ بنالیں اور اس چراغ میں جلا لیں، چراغ کے سامنے چنبیلی کے پھول اور بتا شے رکھ دیں اور چراغ کے روبرو بیٹھ کر ۱۷ مرتبہ سورہ کوثر پڑھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

فقیہ روشن کر کے چراغ کی طرف دیکھتے ہوئے ۱۷ بار سورہ کوثر پڑھیں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ایک حبشی بچہ حاضر ہوگا، اس سے پوچھیں دینے کس جگہ ہے وہ نشاندہی کر دے گا اور نشاندہی کر کے چلا جائے گا۔ اگر کوئی بات پھر معلوم کرنی ہو تو اس عمل کو اگلے دن پھر دوہرائیں وہ پھر حاضر ہوگا اور وضاحت کرے گا اور صبح جگہ کی طرف عامل

جگہ سمٹ جائے گی جہاں دینہ ہوگا، اس کے بعد عامل اسی جگہ دینہ نکالنے کی کارروائی کرے، انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

طریقہ: (۳۸) دس دن تک روزانہ ۱۰ ہزار مرتبہ ”اللہ الصمد“

پڑھیں، اول و آخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں، گیارہویں دن ایک سفید مرغی کی گردن میں یہ نقش لکھ کر ڈالیں اور مرغی کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغی اس جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا جہاں دینہ ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	و عا	ہ ا د	۱
ع	۷	ن	ن د
س	او	ع ۲	ع
ع سہ	ھ	ع ۳	۹۸۰

طریقہ: (۴۰) عامل کو چاہئے کہ سات ہزار مرتبہ روزانہ ”اللہ الصمد“ پڑھے اور اس نقش کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھ لے، انشاء اللہ سات دن کے اندر خواب میں دینے کی مخصوص جگہ کی رہنمائی ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ ع	س و	ع ۴	ع د
۱	سہ	ع ۲	۸۴
۲	۲۸	و ۲	ع ۸
او	د ع	۱	و ۳

طریقہ: (۴۱) اول دن تک عشاء کی نماز کے بعد روزانہ گیارہ

ہزار مرتبہ ”اَللّٰہُ بِکَافٍ عَہْدَہ“ پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ۱۲ ویں رات اس جگہ کی مٹی اور مندرجہ ذیل نقش اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور گیارہ سو مرتبہ ”اَللّٰہُ بِکَافٍ عَہْدَہ“ پڑھیں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ خواب میں جگہ کی نشاندہی ہوگی، صبح کو اٹھ کر اس جگہ پر نشان لگادیں اور ۷ دن کے اندر اندر حسب

۷۸۶

ش	ی	ن
ی	ن	ش
ن	ش	ی

طریقہ: (۴۷) دُفینہ اور محافظہ دُفینہ دیکھنے کا مجرب عمل یہ ہے کہ ایک نقش پالتو کبوتر کے خون سے مندرجہ ذیل طریقے سے تیار کریں، پھر اس کو کچھ دیر سائے میں رکھیں، یہاں تک کہ حروف خشک ہو جائیں، پھر اس کو مٹی کی گوری ہانڈی میں ڈال دیں یہاں تک جل کر راکھ بن جائے پھر اس راکھ کو سرمہ اصفہانی کے ساتھ عرق گلاب میں ڈال کر کھل کر لیں اور اس میں تھوڑا سا آب زربھی ملا لیں، خوب کھل کر تے وقت اجب یا اسرافیل بحق الف لا تعداد مرتبہ پڑھتے رہیں، اسکے بعد اس سرمہ کو جو تیار ہو چکا ہوگا کسی شیشی میں رکھ لیں، جب کسی جگہ دُفینہ اور اس کے محافظین کا مشاہدہ کرنا ہو تو یہ سرمہ آنکھوں میں لگا کر رات کو اس جگہ پہنچیں اور اندھیرا کر دیں اور الف سے شروع ہونے والا اسم ذات الہی ”یا اللہ“ لا تعداد مرتبہ پڑھیں، چند منٹ کے بعد زیر زمین دبا ہوا دُفینہ صاف دکھائی دے گا، گھر کے جس حصے میں ہوگا اسی حصہ میں دکھائی دے اور اس پر جو اجنبہ موجود ہوں گے وہ بھی نظر آئیں گے، عامل کو ڈرنا نہیں چاہئے، مشاہدے کے بعد مکمل تیاری کے ساتھ دُفینے کو نکال لینا چاہئے۔
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

ا	ا	ا	ا	ا	ا	ا
و	و	و	و	و	و	و
ج	ج	ج	ج	ج	ج	ج

طریقہ: (۴۸) عامل کو چاہئے کہ جس گھر میں دُفینہ ہو وہاں ایک رات گزارے، رات کو ایک ہزار دو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَہٗ کُھُوَا
اَحَد۔ اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

کی رہنمائی کرے گا۔

طریقہ: (۴۴) دیسی سفید مرغ کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں اور مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دُفینے کا گمان ہو، جس وقت مرغ کو چھوڑ دیں تو اس وقت لا تعداد مرتبہ یہ آیت پڑھتے رہیں۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ انشاء اللہ مرغ غاویں جا کر بیٹھے گا جہاں دُفینہ گڑا ہوگا، نشاندہی ہو جانے پر حسب قاعدہ دُفینہ نکال لیں اور حسب شرائط اس کو استعمال کریں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا	اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا	اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ
۵۲۳	۲۸۹	۳۹۳
۲۸۸	۵۲۰	۶۶۶
۶۶۵	۳۹۵	۲۸۷

طریقہ: (۴۵) رب العالمین کا ایک صفاتی نام ”باطن“ ہے اور یہی صفاتی نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ اگر عامل یہ چاہتا ہو کہ خواب میں اس کو یہ نشاندہی ہو جائے کہ دُفینہ کہاں ہے تو اس کو چاہئے کہ اس مکان میں جہاں دُفینہ کا گمان ہو رات گزارے اور رات کو سوتے وقت یہ پڑھے۔ يٰۤاَبَاطُنْ عَلِمْنِیْ وَاَخْبِرْنِیْ بِحَقِّ سِلْدِنَا بِاطُنْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ تین ہزار مرتبہ پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، انشاء اللہ خواب میں صحیح جگہ کی نشاندہی ہوگی۔

طریقہ: (۴۶) جب چاند منزل بلدہ میں ہو اس وقت یہ نقش لکھ کر اس کو سفید دیسی مرغ کی گردن میں ڈال دیں اور اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دُفینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغ اسی جگہ بیٹھ جائے گا جہاں دُفینہ ہوگا، اس نقش کے ذریعہ دُفینہ شدہ جادو کی بھی نشاندہی ہو سکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

جنات کی طرف سے اس پر جواب تحریر ہوگا۔

طریقہ: (۵۰) اگر کسی جگہ خزانہ کی صحیح تحقیق کرنی ہو تو اس کا

طریقہ یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لائیں کہ جو ہو تو پھل والا لیکن اس پر ابھی تک ایک بار بھی پھل نہ آیا ہو، اس لکڑی پر خاتم غزالی کے حروف لکھیں اور سات مرتبہ حرف ح لکھیں، پھر جس جگہ خزانہ ہو وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں اور دھننے کی دھونی دیں اور ۲۱ بار دعوت برہتہ پڑھیں اور ہر بار مَوَکَل کو حکم دیں کہ اس لکڑی کو جہاں دھینہ ہو وہاں کھڑی کر دیں، کچھ دیر کے بعد وہ لکڑی وہاں کھڑی ہو جائے گی، لکڑی جہاں کھڑی ہو جائے عامل کو چاہئے کہ وہاں سے خزانہ نکال لے۔ اگر خزانہ نکالتے وقت جنات مزاحمت کریں اور رکاوٹیں ڈالیں تو عامل کو چاہئے وہاں لوہان کی دھونی دے اور اسماء برہتہ کو پڑھ کر مَوَکَل کو حکم دے کہ وہ جنات کو وہاں سے ہٹا دیں اور رکاوٹوں کو دور کر دیں، انشاء اللہ کچھ ہی دیر کے بعد رکاوٹیں ختم ہو جائیں گی اور جنات وہاں سے ہٹ جائیں گے اور خزانہ بہ آسانی باہر آجائے گا۔ یہ ایک حیرت انگیز عمل ہے اور اس عمل کے ذریعہ دسیوں عالمین نے خزانہ نکالنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔

جن عالمین نے اسماء برہتہ کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو ان کو اس عمل میں بھرپور کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

طریقہ: (۵۱) اس نقش کو سفید دیسی مرغی کی گردن میں

باندھ دیں اور اس کو اس جگہ پر چھوڑ دیں جہاں دھینے کا گمان ہو، انشاء اللہ مرغی اس جگہ پر بیٹھ جائے گا جہاں کچھ دبا ہوا ہوگا، خزانہ کے علاوہ مدفونہ جادو کی بھی یہ نقش نشاندہی کرتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۷۷	۹۵۸۰	۹۵۸۳	۹۵۶۹
۹۵۸۲	۹۵۷۰	۹۵۷۶	۹۵۸۱
۹۵۷۱	۹۵۸۵	۹۵۷۸	۹۵۷۵
۹۵۷۹	۹۵۷۴	۹۵۷۲	۹۵۸۴

طریقہ: (۵۲) اس آیت کو روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور مندرجہ

ذیل نقش اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ خود ہی کسی بھی رات کو خواب

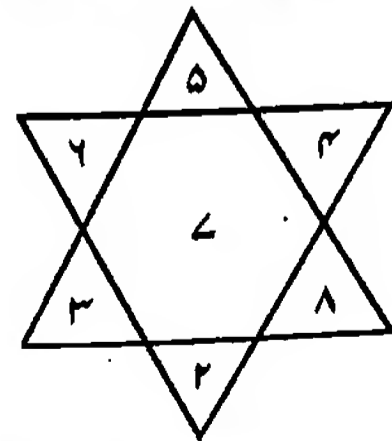
عامل کو چاہئے کہ دو نقش سورہ اخلاص کے تیار کرے، ایک نقش عامل اپنے گلے میں ڈال لے اور ایک نقش بالکل سیاہ مرغ کے گلے میں ڈال دے۔ اس نقش کو کالے پتھرے میں پیک کرے، جب نقش مرغ کے گلے میں ڈال دے تو لاتعداد مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنا شروع کرے، انشاء اللہ چند منٹ کے بعد ہی مرغ کسی جگہ جا کر بیٹھ جائے گا، بس سمجھ لیں کہ اسی جگہ دھینہ ہے۔ اگر دھینے پر جنات کا زبردست پہرہ ہوگا تو مرغ امر بھی سکتا ہے، اگر مرغ امر جائے تو عامل کو بہت احتیاط سے کام کرنا چاہئے۔
سورہ اخلاص کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۰	۲۵۳	۲۵۶	۲۴۳
۲۵۵	۲۴۴	۲۴۹	۲۵۴
۲۴۵	۲۵۸	۲۵۱	۲۴۸
۲۵۲	۲۴۷	۲۴۶	۲۵۷

طریقہ: (۴۹) جنات سے دھینے کی جگہ معلوم کرنے کے لئے

عروج ماہ میں تین روزے رکھے، تیسرے دن افطار کے بعد اس جگہ پہنچ جائے جہاں دھینے کا گمان ہو، وہاں جا کر لوہان کی دھونی دے، اس کے بعد ایک کاغذ پر بسم اللہ، سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص اور سورہ حشر لکھے اور ان کے نیچے یہ نقش اسی طرح لکھے، اس کے نیچے لکھے برائے نشاندہی دھینہ بحق حضرت سلیمان علیہ السلام، نیچے کچھ جگہ برائے جواب خالی چھوڑ دے، اس کے بعد یہ آیت پڑھے، نقش اس طرح بنے گا۔ اِذَا قُتِلْتُمْ نَفْسًا فَاَقْرَبْتُمْ فِيهَا وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝



نقش کو لٹکاتے وقت یہ پڑھے۔ اَفْحَسِبْتُمْ اَلَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَا وَاَلَا نَكُم اِلٰهًا لَا تُرْجَعُونَ ۝ اگلے دن نقش کھول کر دیکھے، انشاء اللہ

بنا کر سفید مرغ کی دونوں ٹانگوں میں باندھ دیں اور مرغ کو جائے وقت پر چھوڑ دیں، انشاء اللہ مرغ صحیح جگہ پر جا کر بیٹھ جائے گا، اسم مقلّم کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مق	د	م
۵	۳۹	۳۲	۱۳۹
۳۸	۲	۱۳۲	۳۳
۱۴۱	۳۳	۳۷	۳

اسم مؤنخو کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	مو	خ	ر
۶۰۱	۱۹۹	۳۲	۴۵
۱۹۸	۵۹۸	۴۸	۳۳
۴۷	۳۳	۱۹۷	۵۹۹

طریقہ: (۶۲) اسم ظاہر اور اسم باطن کے دو نقش بنائیں اور سفید مرغ کے دونوں ٹانگوں پر باندھ دیں، مرغ کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دھینے کا گمان ہو اور ایک طرف بیٹھ کر قرآن حکیم کی یہ آیت لا تعداد مرتبہ پڑھیں۔ **ہُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ** سات مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اس آیت کا ورد کریں۔ نقش الظاہر کا یہ ہے۔

۷۸۶

ال	طا	ہ	ر
۶	۱۹۹	۳۲	۹۰۰
۱۹۸	۳	۹۰۳	۳۳۲
۹۰۲	۳۳	۱۹۷	۴

الباطن کا نقش یہ ہے۔

زکوٰۃ اصغر الصغار، روزانہ ۲۰ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۴۰۶ مرتبہ ۴۰ دن، زکوٰۃ اصغر روزانہ ۸۱۲ مرتبہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ کبیر ۳۲۳۸ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک، زکوٰۃ کبیر ۱۲۹۹۲ مرتبہ ۴۰ دن تک روزانہ پڑھیں، اس طرح ۲۰۰ دن کی ریاضت کے بعد عامل ”یا خبیر“ کا عامل ہو جائے گا، جب کسی جگہ دھینے کی تحقیق کرنی ہو تو عامل کو چاہئے کہ یا خبیر کا نقش اپنے گلے میں ڈالے، نقش کے نیچے یا خبیر کے مؤکل کا نام لکھے اور یا خبیر کا ذکر تین بار پڑھ کر کسی سے بات کہنے بغیر سو جائے، انشاء اللہ مؤکل خواب میں آکر دھینے کی جگہ کی نشاندہی بھی کرے گا اور دھینہ نکالنے میں عامل کی غائبانہ مدد بھی کرے گا۔

یا خبیر کا ذکر یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَبِيرُ الْمُطَّلِعُ عَلَى خَفَايَا الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ لِلْعَالِمِ بِدَقَائِقِ عِلْمِكَ الْقَابِضِ اِلَى بَاطِنِ خَفَايَا كُلِّ شَيْءٍ مِنْ عَالِمِ الشَّهَادَةِ وَالْجَبَرُوتِ اَسْأَلُكَ بِجَبْرِ اِحَاطَتِكَ بِوَطَنِ الْمَوْجُودَاتِ فَلَا تَتَحَرَّكَ ذَرَّةٌ وَلَا تَنْشَقْ جَبَّةٌ اِلَّا وَقَدْ اَحَاطَ بِهَا نَفَرًا اَلْمُنْيَاتِ اَسْأَلُكَ اَنْ تَكْشِفَ عَنْ قَلْبِي حِجَابِ الظُّلُمَاتِ فِي مَنْزِلِ اَنْوَارِ الْمُرْقِيَةِ لِيَكُوْنُ خَيْرٌ وَاَسْرَرِ صِفَاتِكَ مُتَّبِعًا بِشَهُوْدَةِ ذَاتِكَ اَللّٰهُمَّ ادْخِلْنِيْ فِيْ حِكْمَتِكَ الْحَصِيْنِ لَا اَمِنُ بِهِ فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ وَالْمُوطِنِ لِتَطْمِئِنُّ نَفْسِيْ بِذَلِكَ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِي لَا تَغَامُ وَاَكْفِنِيْ بِرُكْحِكَ الَّذِي لَا يَضَامُ يَا اَللّٰهُ يَا خَبِيرُ بِالْعِبَادِ.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۵	۲۰۹	۲۰۶	۲۰۲
۲۰۷	۲۰۱	۱۹۶	۲۰۸
۲۰۰	۲۰۳	۲۱۸	۱۹۷
۲۱۰	۱۹۸	۱۹۹	۲۰۵

طریقہ: (۶۱) اسم مقلّم اور اسم مؤنخ کے نقش ذوالکتابت

۷۸۶

ن	ط	با	ال
۲	۳۲	۴۹	۱۰
۳۳	۵	۷	۴۸
۸۰	۴۷	۳۴	۴

طریقہ: (۶۳) اگر عامل روزانہ ”یاہادی“ سومرتبہ روزانہ

پڑھنے کا معمول بنائے، اس کے بعد وہ یاہادی کا نقش ذوالکتابت اپنے گلے میں ڈال کر اس مکان میں گھومے جہاں دُفینہ کا گمان ہو تو عامل جب صحیح جگہ پر قدم رکھے گا تو اس کے پاؤں جلنے لگیں گے، بس وہاں نشان لگا دینا چاہئے اور اس کے بعد حسب قاعدہ دُفینہ نکالنا چاہئے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی	د	با	ال
۵	۳۲	۹	۵
۳۳	۸	۲	۸
۳	۷	۳۴	۷

طریقہ: (۶۴) اگر کوئی شخص یہ جاننا چاہے کہ اس کے مکان

میں اگر دُفینہ ہے تو مکان کے کس حصے میں ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ روزانہ ”الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ“ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس حساب سے ۴۰ دن میں سو الاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔ اس کے بعد نفل قضاء حاجت کی نیت سے پڑھے اور ۷۸۶ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۵ پڑھ کر رات کو سو جائے، نیت دُفینہ کی رکھے، انشاء اللہ موکل خواب میں آکر صحیح جگہ کی نشاندہی کر دے گا اور دُفینہ نکالنے کا طریقہ بھی بتا دے گا، مجرب عمل ہے۔

طریقہ: (۶۵) جو شخص روزانہ ”یاظاہر“ ۱۱۰۶ مرتبہ

پڑھنے کا معمول رکھے، اس کا ضمیر روشن ہو جاتا ہے۔ اگر پابندی سے اس اسم الہی کا ورد مذکورہ تعداد میں جاری رکھے تو کسی بھی مکان میں داخل ہوتے ہی اس کے قلب پر یہ بات وارد ہو جاتی ہے کہ اس مکان میں کس طرح کے اثرات ہیں۔ اسم ظاہر کا عامل کسی بھی مکان کی مٹی سونگھ کر بھی یہ

بتا سکتا ہے کہ مکان کس طرح کا ہے اور اس مکان میں دُفینہ ہے یا نہیں۔ عامل کو اگر مٹی میں کسی طرح کی بدبو آتی ہے تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مکان میں جنات میں اگر ملتانی کی سی بو آتی ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ مکان کی بندش کی گئی ہے یا سحر دیا گیا ہے، اگر مٹی سے زیرے کی سی یادار چینی کی سی بو آتی ہے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ اس مکان میں دُفینہ ہے وغیرہ۔ یا ظاہر کی زکوٰۃ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھ کر بھی ادا کی جاتی ہے لیکن ماہرین عملیات کا فرمانا ہے کہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ عامل عمر بھر روزانہ ”یاظاہر“ کا ورد ۱۱۰۶ مرتبہ رکھے اور بغیر کسی بڑے عذر کے اس میں تاخیر نہ کرے

دُفینہ کی نشاندہی کے لئے عامل کو چاہئے کہ جس مکان میں گمان ہو کہ وہاں دُفینہ ہے وہاں رات گزارے اور عشاء کی نماز کے بعد دو نفل قضاء حاجت پڑھ کر دعا کرے اور پھر مصلے ہی پر بیٹھ کر ۱۱ ہزار مرتبہ ”یاظاہر“ پڑھے اور گیارہ سو مرتبہ یہ عزیمت پڑھے۔

أَجِبْ يَا لَوْزَائِيلُ بِحَقِّ ظَاهِرٍ بِحَقِّ ظَاهِرٍ سُبْحَانَكَ أَنْتَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الظَّاهِرُ وَالْمَظْهَرُ يَا ظَاهِرُ. انشاء اللہ رات کو موکل صحیح جگہ کی نشاندہی خواب میں کرے گا اور دُفینہ نکالنے کے لئے غائبانہ مدد کرے گا۔ اگر جنات کی طرف سے کوئی رکاوٹ ہوگی تو موکل اس رکاوٹ کو دور کرے گا۔ دُفینہ نکالتے وقت یا ظاہر کا نقش عامل اگر اپنے گلے میں رکھے اور مذکورہ عزیمت اگر پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۹	۲۸۲	۲۷۶	۲۷۹
۲۸۰	۲۵۵	۲۷۰	۲۸۱
۲۷۴	۲۷۷	۲۸۴	۲۷۱
۲۸۳	۲۷۲	۲۷۳	۲۸۸

طریقہ: (۶۶) جس جگہ خزانہ ہو، عامل رات وہاں گزارے، عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں سوئے، ۲۴ گھنٹے پہلے گوشت کھانا چھوڑ دے، عشاء کے بعد مصلے پر بیٹھ کر سورۃ یٰسین اس طرح پڑھے، سورۃ یٰسین میں ۷ مبین ہیں، ہر مبین پر اس عزیمت کو تین بار پڑھنا ہے۔

اس عمل میں کسی بھی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں، ہر مبین پر رکیں، یہ عزیمت پڑھیں اور آگے بڑھ جائیں۔ اس عمل سے پہلے ہی عامل اپنے گلے میں سورۃ یسین کا نقش ڈالے، انشاء اللہ موکل کے ذریعہ دفینے کی صحیح جگہ نشاندہی ہوگی اور دفینہ نکالتے وقت عامل کو کسی بھی طرح کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی، دفینے کے مال کی تقسیم عدل و انصاف کے ساتھ ہونی چاہئے ورنہ عامل اور صاحب مکان دونوں نقصان اٹھائیں گے۔

عزیمت یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝ سُبْحَنَ الْمُنُورِ عَنْ كُلِّ مَذْيُونٍ سُبْحَنَ الْمُرْجِ عَنْ كُلِّ مَحْزُونٍ سُبْحَنَ النَّاصِرِ عَنْ كُلِّ مَظْلُومٍ سُبْحَنَ الْمُخْلِصِ عَنْ كُلِّ مَسْبُوحٍ سُبْحَنَ مَنْ جَعَلَ خَزَائِنَهُ بَيْنَ الْكَافِ وَالْثَوْنِ سُبْحَنَ إِلَهِهِمْ أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْءًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝ فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ اگرچہ ایک ہی رات میں کامیابی مل جاتی ہے لیکن تین راتوں کے ارادے سے اس عمل کو شروع کرنا چاہئے، البتہ پہلی یا دوسری رات میں کامیابی مل جانے پر عمل کو ترک کر دینا چاہئے، ۲۴ گھنٹے پہلے ہر طرح کا گوشت چھوڑ دیں اور عمل جاری رکھنے تک ہر طرح کے گوشت سے پرہیز ہی رکھیں۔

سورۃ یسین کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۳۵
۵۵۳۵۷	۵۵۳۳۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۳۷	۵۵۳۶۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۴	۵۵۳۳۹	۵۵۳۳۸	۵۵۳۵۹

طریقہ: (۶۷) پابندی کے ساتھ اس درود شریف کو روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھنے والے کی چھٹی حس بہت بڑھ جاتی ہے، ایسا شخص اگر کسی گھر میں داخل ہو تو اس کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ اس گھر میں دفینہ ہے یا نہیں۔ اگر ایسا عامل اس درود کو پڑھتے ہوئے گھر کے ہر حصے میں چکر لگائے تو جس جگہ دفینہ ہوگا وہاں پہنچ کر عامل کے جسم میں ایک طرح کا کرنٹ لگے گا،

اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ دفینہ کہاں ہے، پھر حسب قاعدہ دفینہ نکالنے کی کارروائی کرنی چاہئے۔

یہ درود، درود کشف کے نام سے مشہور ہے اس درود کا ورد رکھنے والے عامل کی چھٹی حس تیر کی طرح کام کرتی ہے اور اس کے قلب پر کشف و الہام کی ہارشیں ہر وقت ہوتی ہیں۔

درود کشف یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْاَنْوَارِ وَالْاَسْرَارِ وَكَاشِفِ الْاَسْنَادِ وَكَاشِفِ الْاَسْرَارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرُ الْاَنْوَارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنِ الْاَسْرَارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفِ الْاَسْتَارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَاشِفِ الْاَسْرَارِ اِكْشِفْ عَيْنِيْ اِكْشِفْ قَلْبِيْ اِكْشِفْ صَلْبِيْ يَا كَاشِفِ الْاَسْرَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْ بِيَدِيْ اَعِيْزْنِيْ وَاعِيْزْنِيْ يَا صَادِقَ مَصْدُوْقٍ قَوْلِكَ مَنْ عُسِرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيَكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَيَّ فَانْهَآ تَكْشِفُ الْهُمُوْمَ وَالْغُمُوْمَ وَالْكَرْبَ وَتَكْثُرُ الْاَرْزَاقُ وَتَقْفِي الْحَوَائِجُ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ صَلِّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

طریقہ: (۶۸) سات مسجدوں کا پانی لائیں، پھر ان کو ایک برتن میں کر لیں، روزانہ سات راتوں تک عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۃ یسین شروع کریں، سات مبین آئیں گے ہر مبین پر ”يَا عَلِيْمُ عَلِمْنِيْ يَا خَيْرُ اَخْبِرْنِيْ“ ۱۰۰ بار پڑھیں (کسی مبین سے پیچھے لوٹنے کی ضرورت نہیں) آخر میں ایک بار سورۃ یسین سیدھے سادے طریقے سے پڑھیں، ختم سورت پر پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، ہر مبین پر جب ”يَا عَلِيْمُ عَلِمْنِيْ يَا خَيْرُ اَخْبِرْنِيْ“ ۱۰۰ بار پڑھ لیں تو پانی پر دم کر دیں۔ روز کے روز کے یہ پانی اس مکان کے جس حصے میں دفینہ کا گمان ہو وہاں چھڑک دیا کریں، انشاء اللہ اس دوران یا سات دن کے بعد اس جگہ پر شگاف پڑ جائے گا جہاں دفینہ ہوگا۔

طریقہ: (۶۹) ”يَا عَلِيْمُ“ کا نقش مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائیں اور اس کو تکیہ کے نیچے رکھ لیں، جمعہ کے دن گزرنے کے بعد جو رات آئے اس سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ ”يَا عَلِيْمُ“ ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۶ راتوں تک، ایک دن کی بھی ناغہ نہ کریں، ساتویں

۷۸۶

۷	۳	۱۹۰۹	۱۵	۱۱
۱۹۰۵	۱۶	۱۲	۸	۴
۱۳	۹	برائے نشانہ ہی دینے	۱۹۰۶	۱۷
۱	۱۹۰۷	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۱۹۰۸

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۳	۲۵	۱۵	۱۱
۲۱	۱۶	۱۲	۸	۴
۱۳	۹	۲۰	۲۲	۱۷
۱	۲۳	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۲۴

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

طریقہ: (۷۲) "دو نقش بنائیں" اور دونوں نقش الگ آٹے

میں گولی بنا کر سرخ رنگ کے مرغے کو کھلا دیں، اس کے بعد اس مرغے کو اس جگہ چھوڑ دیں جہاں دینے کا شبہ ہو، انشاء اللہ مرغا صحیح جگہ پر بیٹھ جائے گا۔ اگر مرغا مرجائے تو پھر دینہ نکالنے کی غلطی نہ کریں، یہ سمجھ لیں کہ جنات کا سخت پہرہ ہے، لیکن اگر مرغا زندہ رہے اور کم سے کم ۳ بار اسی جگہ پر بیٹھ جائے تو دینہ حسب قاعدہ نکال لیں۔
دونوں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

۷	۳	۲۵	۱۵	۱۱
۲۱	۱۶	۱۲	۸	۴
۱۳	۹	۲۰	۲۲	۱۷
۱	۲۳	۱۸	۱۴	۵
۱۹	۱۰	۶	۲	۲۴

شب جو جمعہ کی شب ہوگی، دو رکعت نماز نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور تصور دینے کی جگہ کا رکھیں، نقش سے فارغ ہو کر اللہ سے دعا کریں کہ وہ دینے کی جگہ کی رہنمائی فرمادے، اس کے بعد پندرہ سو مرتبہ "یا علیہم" پڑھ کر اول آخر درود شریف کے ساتھ کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی اور دینہ کی جگہ کا اشارہ خواب میں ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	ل	ی	م
۱۱	۳۹	۷۱	۲۹
۳۸	۸	۳۲	۷۲
۳۱	۷۳	۳۷	۹

طریقہ: (۷۰) بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت قضاء

حاجت پڑھے اس طرح کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ۳۱ مرتبہ اور ۳۱ مرتبہ درود شریف نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یا خیر" اخبرنی پڑھیں اور اپنے ہاتھ سے اپنے دائیں کی ہتھیلی پر یہ نقش لکھیں۔

بسم اللہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

درجہ

جبریل

مکمل

پھر اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھ کر سو جائیں اور یہ نیت رکھیں کہ دینے کی صحیح جگہ کی رہنمائی ہو جائے، انشاء اللہ حیرتاک طریقے پر رہنمائی ملے گی۔

طریقہ: (۷۱) "یا علیہم حلّمنی من أسرار الغیب"

سوئے وقت ۱۹۴۰ مرتبہ پڑھیں اول و آخر گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھیں، مندرجہ ذیل نقش کو تکیہ کے نیچے رکھ کر سو جائیں۔ عزیمت پڑھتے وقت اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں، انشاء اللہ موکل خواب میں صحیح جگہ کی رہنمائی کرے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

خ	ب	ی	ر
۱۱	۱۹۹	۶۰۱	۱
۱۹۸	۸	۴	۶۰۲
۳	۶۰۳	۱۹۷	۹

طریقہ: (۷۳) نوچندی جمعرات کو مشتری کی ساعت میں مندرجہ ذیل نقش لکھ کر رکھیں، رات کو آنے پر اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لیں اور سونے سے پہلے ۱۱ مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں اور تصور دینے کی جگہ کا رکھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَا خَبِیْرُ اَنْعِزْنِیْ یَا رَشِیْدُ اَوْ شِئْنِیْ یَا مُبِیْنُ یَنْ لِّیْ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَ بِحَقِّ یَا عَلِیْمُ یَا خَبِیْرُ یَا رَشِیْدُ یَا مُبِیْنُ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۵ ۱۱ ۱۱ ۲

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۴	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

طریقہ: (۷۴) گدھے کا خون، ہدہد، گائے کا پتہ، بھیڑیے کی ہڈی اور لومڑی کی تلی، ان سب چیزوں کو خشک کر کے باریک ٹپس لیں، پھر ان چیزوں کا بخور اس جگہ پر دیں جہاں دُفینہ کا گمان ہو، نصف شب کے بعد دھونی دے کر سو جائیں اور اس جگہ کوئی نہ سوئے جہاں دُفینہ کا گمان ہو، صبح کو وہ جگہ پھٹ جائے گی جہاں دُفینہ ہوگا انشاء اللہ۔

طریقہ: (۷۵) عامل اگر اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کرنا چاہے کہ کسی بھی گھریا کسی بھی حویلی وغیرہ میں داخل ہوتے ہی اسے اندازہ ہو جائے کہ اس مکان میں کیا ہے، اثرات ہیں یا نہیں، دُفینہ ہے یا نہیں، بندش ہے یا نہیں وغیرہ، تو اس کو اسم الہی ”یَا بَاطِنُ“ سے استفادہ کرنا چاہئے، اس کے لئے عامل کو یہ کرنا ہوگا کہ ہر مہینے قمر جب منزل

باطن میں ہو تو اس کو ”یَا بَاطِنُ“ چھ ہزار دو سو مرتبہ پڑھنا ہوگا، اول و آخر آٹھ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو لگاتار سات ماہ تک جاری رکھنا ہے، عمل کے اختتام پر ۸ غریبوں کو کھانا کھلائیں یا ۸ غریبوں کی مدد کرے اور آخری بار جب اس عمل کو کر لے تو ”یَا بَاطِنُ“ کا نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے یا اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ باطن آئینے کی طرح صاف و شفاف ہو جائے گا اور دولت بصیرت عطا ہوگی، اس کے بعد جب بھی کسی جگہ جائے گا حقیقت قلب پر کشف والہام کی طرح برے گی۔ اس کے بعد اگر کسی گھر میں دُفینہ اور سحر مدفونہ کی نشاندہی کرنی ہو تو اس گھر کا پانی لے کر اس پر ”یَا بَاطِنُ“ چھ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور اس پانی کو اس گھر کے سارے کونوں میں یا جس کمرے یا دالان میں شبہ ہو وہاں کے کونوں میں چھڑک دیں، یہ عمل نصف رات کے بعد کریں، اگلے دن وہاں سے زمین یا تو پھٹ جائے گی یا ابھر جائے گی جہاں دُفینہ ہوگا انشاء اللہ۔

اسم الہی ”یَا بَاطِنُ“ کا نقش اس طرح بنے گا، نیچے قرآن حکیم کی ایک آیت لکھی جائے گی۔

۷۸۶

ب	ا	ط	ن
۱۰	۴۹	۳	۰
۴۸	۷	۳	۴
۲	۵	۴۷	۸

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِیْمٌ دُفینے کی تصدیق اور نشاندہی کے باقی فارمولے انشاء اللہ صنم خانہ عملیات کے مخصوص باب میں پیش کئے جائیں گے۔ دعا کریں کہ ”صنم خانہ عملیات“ جلد سے جلد مکمل ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے۔

ہم اس بات کی امید کرتے ہیں کہ ”صنم خانہ عملیات“ روحانی عملیات کی سب سے بڑی اور عظیم کتاب بن کر منظر عام پر آئے گی اور دیر تک شائقین اس کتاب سے استفادہ کریں گے۔

ناچیز حسن الہاشمی

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دورانہ لیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

کی تفصیل بھی واضح فرمائیں تو بڑا کرم ہوگا۔ اور عامل کے لئے بڑی آسانی ہوگی۔

جواب

کوئی بھی انگریزی دوا اگرچہ کسی بھی طرح کے روحانی پرہیز پر اثر انداز نہیں ہوتی لیکن ہر انگریزی دوا کوئی ایک فائدہ پہنچا کر کئی طرح کے دوسرے نقصانات انسانی جسموں میں پیدا کرتی ہے اور بعض نقصانات تو اتنے سنگین ہوتے ہیں کہ اتنا سنگین وہ مرض نہیں ہوتا جس کا علاج کرایا جا رہا ہے اس لئے حتی الامکان اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ علاج دیسی دواؤں سے یا پھر مرض کو روحانی علاج کے ذریعہ دفع کیا جائے، شوگر کا علاج دیسی دواؤں کے ذریعہ بھی ممکن ہے اور اس مرض کو روحانی علاج سے بھی کنٹرول کیا جاسکتا ہے، ہم بہ ذات خود شوگر کو کنٹرول میں لانے کے لئے ہاشمی روحانی مرکز کے تیار کردہ شوگر کے کپسول مریضوں کو دیتے ہیں جن کا خاطر خواہ فائدہ سامنے آتا ہے اور روحانی طریقے سے بھی ہم اپنے مریضوں کو آبِ شفا اور تعویذات وغیرہ دیتے ہیں جس کے نتائج امید افزا ہوتے ہیں اور اس علاج کا کوئی دوسرا نقصان کسی مریض کو بھگتنا نہیں پڑتا، جو لوگ دوسروں کا روحانی علاج کر رہے ہیں انہیں خود بھی اس علاج پر بھروسہ ہونا چاہئے اور انہیں یہ یقین ہونا چاہئے کہ روحانی علاج ہر علاج سے بالاتر ہے اور ہر علاج سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

قرآن حکیم کی یہ آیت۔ وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا

فن عملیات سے متعلق چند سوالات

سوال از: سید ارشد ہادی

پروردگار سے قوی امید ہے کہ آپ بخیر وعافیت سے ہوں گے، اللہ پاک آپ کو سلامت رکھے اور خلقِ خدا یوں ہی آپ سے فیض پاتی رہے آمین۔ چند سوالوں کے جواب مطلوب ہیں۔ ازراہ شفقت آپ کے طلسماتی دنیا کے کسی قریبی شمارے میں جواب عطا فرمائیں۔

ایک شخص ہے جو باقاعدہ روحانی عامل ہے۔ اب وہ شوگر کا مریض ہو گیا ہے۔ انگریزی دوا کھاتا ہے تو کیا اس شخص کا انگریزی دوا کھانا عملیات کے کسی پرہیز جلالی و جمالی کو توڑ دیتا ہے؟ اگر انگریزی دوا کھانے سے پرہیز جلالی و جمالی میں خلل واقع ہوتا ہے تو پھر اس کا حل کیا ہے؟ کیا اس دوا کا کوئی نعم البدل ہے؟

عمل حاضر کے لئے کوئی مضبوط حصار عطا فرمائیں جو ہر طرح کے اعمالِ حضرات میں کیا جاسکتا ہو۔ نیز اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ بھی عطا فرمائیں؟

قرآن مجید کی کسی بھی آیت کی دائمی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

پرہیز جلالی و جمالی کی وضاحت آپ نے پچھلے شماروں میں بار بار کی ہے مگر میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دورانِ عمل اگر پرہیز جلالی و جمالی کی شرط ہو تو ان ممنوعہ غذاؤں کو چھوڑ کر جو (پرہیز جلالی و جمالی میں آتی ہیں) کون کونسی غذائیں کھائی جاسکتی ہیں۔ برائے مہربانی ان غذاؤں

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ حصار کی دنیا میں حصار قطبی سے بڑا کوئی حصار نہیں ہے، لیکن یہ حصار اسی وقت مؤثر ثابت ہوتا ہے جب عامل نے اس کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو، بغیر زکوٰۃ کے اس کی تاثیر اتفاقی ہوتی ہے۔ اگر آپ اس حصار سے بھرپور قسم کے فائدے اٹھانے چاہتے ہوں تو اس حصار کی زکوٰۃ پوری ذمہ داری سے ادا کریں۔

اس حصار کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جنترات سے شروع کریں اور روزانہ سات مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں، اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود تعجینا پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے فوراً بعد دودھ کی کھیر بنائیں اور انمازیوں کو کھلائیں، ان کے کھانے کی دعوت کر کے کھانے کے بعد بھی یہ کھیر کھلا سکتے ہیں، چونکہ حصار قطبی باموکل ہے اس لئے دوران چلہ کشی پر میز جمالی کا اہتمام کریں۔

حصار قطبی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ یٰمِیْكَائِیْلُ یٰمِیْكَائِیْلُ یٰمِیْكَائِیْلُ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةٌ لِّعَامَا یَغْشٰی طَآئِفَةٌ مِنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ یَّارَفَقَائِیْلُ یَّارَفَقَائِیْلُ قَدْ اَهْمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَاسِرَ طَآئِیْلُ یَاسِرَ طَآئِیْلُ یَاسِرَ طَآئِیْلُ یَقُولُوْنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ یُخْفَوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا یُبْدُوْنَ لَكَ یَقُولُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَا قُتِلْنَا یَا اَمْرَائِیْلُ یَا اَمْرَائِیْلُ هَا هُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ یُسُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ یَا اَسْرَافِیْلُ یَا اَسْرَافِیْلُ یَا اَسْرَافِیْلُ اِلٰی مَصَاجِعِهِمْ وَلِیَتَلٰی اللّٰهُ مَا فِیْ صُُورِكُمْ یَا دُرْدَائِیْلُ یَا دُرْدَائِیْلُ یَا دُرْدَائِیْلُ وَلِیَمَحِصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّوْرِ ۝ اِهْیَا اَشْرَاحًا عَلِیْقًا مَلِیْقًا تَلِیْقًا خَالِقًا مَخْلُوْقًا بِحَقِّ كَافٍ هَا یَا عِیْنَ صَوَادٍ بِحَقِّ حَامِیْمٍ عِیْنَ سِیْنٍ قَافٍ وَبِحَقِّ اَیَّاکَ نَعْبُدُ وَاَیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اس حصار کی خوبی یہ ہے کہ جس عامل نے اس کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے اس عامل سے جنات لرزتے ہیں۔ اگر آپ نے پوری ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ زکوٰۃ ادا کر دی تو جنات آپ سے خوفزدہ رہنے لگیں گے اور

(سورۃ بنی اسرائیل)

اگر کوئی شخص اس آیت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور کوئی بھی چیز کھانے سے پہلے یہ آیت صرف ایک مرتبہ پڑھ لے تو شوگر کنٹرول میں رہتی ہے۔ اسی آیت کا نقش اگر گلے میں ڈال لیا جائے تو بھی شوگر اچھل کود کرنے سے باز آ جاتی ہے، لیکن روحانی علاج کے لئے یقین شرط ہے، جتنا یقین انگریزی دواؤں پر ہوتا ہے، کم سے کم اتنا ہی یقین روحانی علاج پر ہونا چاہئے تب ہی کسی فائدے کی امید کی جاسکتی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۴۱
۱۱۴۳	۱۱۴۲	۱۱۴۷	۱۱۴۲
۱۱۴۳	۱۱۴۶	۱۱۴۹	۱۱۴۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۴۴	۱۱۴۵

راقم الحروف اپنے مریضوں کو پینے کے لئے یہ نقش دیتا ہے اس نقش کو کھانے سے دس منٹ پہلے پی لیا جائے اور نقش پینے سے آدھے گھنٹے پہلے اسے پانی میں گھول دیا جائے، مریض اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور بزبان خود یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اب شوگر کے گھٹنے بڑھنے سے وہ نجات پا چکا ہے۔

پینے کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱۹	۱۵۱۴	۱۵۲۱
۱۵۲۰	۱۵۱۸	۱۵۱۶
۱۵۱۵	۱۵۲۲	۱۵۱۷

اس روحانی علاج کو پہلے آپ خود آزمائیں اور جب آپ مطمئن ہو جائیں پھر اپنے مریضوں کو دیں، انشاء اللہ آپ کے سبھی امراض اطمینان کلی کا اظہار کریں گے اور انگریزی دواؤں سے انہیں نجات مل جائے گی۔

رکھنی چاہئے کہ دوران عمل صرف زندہ رہنے کے لئے کھانا کھانا ہے تاکہ جسم ہلکا پھلکا رہے، پیٹ بھر کر نہیں کھانا چاہئے، رہی غذاؤں کی بات تو سیدھی سادی اور ہلکی غذاؤں کا تعین عامل کو خود کر لینا چاہئے، مثلاً ہلکی پھلکی دالیں جیسے مسور کی دال، مونگ کی دال سیدھے سادے چاول بغیر گھی کی کوئی بھی ترکاری، ابلے ہوئے چنے یا ایسے بسکٹ وغیرہ جو جسم میں تقویت پیدا نہ کریں یا چاولوں کی بیج وغیرہ۔

یہ یاد رکھیں کہ پرہیز کے بغیر کوئی بھی عمل پایہ تکمیل تک نہیں پہنچتا اور کوئی بھی اللہ کا بندہ مقام ولایت تک نہیں پہنچتا۔ نیکیاں کرنے سے زیادہ روح کو عروج گناہ چھوڑنے سے ہوتا ہے، خطائیں ترک کر دینے سے روح قوی ہو جاتی ہے لہذا پرہیز بغیر کسی بھی عمل میں کامیابی کی امید نہ رکھیں۔

عمل کی اجازت

سوال از: محمد مشتاق حسین اسلم کاغذی ————— نظام آباد
عرض خدمت ہے کہ بندہ پچھلے پندرہ سالوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہا ہے۔ آپ کی تحریک سے بھرپور اتفاق رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کلام کی اہمیت اور اس کے فضائل کو اجاگر کرنے کی جو کوشش آپ کر رہے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ اس ملک میں علماء کا یہ طرز عمل رہا ہے کہ وہ علم کو چھپاتے ہیں ایک آپ ہیں کے اس لاثانی علم کو اجاگر کرتے ہوئے ہر کس و ناکس کو اس کا قائل کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور اچھی صحت عطا فرمائے آمین۔

آٹھ نو سال پہلے آپ کی حیدر آباد آمد ہوئی تھی مجھے ذاتی طور پر آپ سے ملاقات کرنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔

میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے عملیات پر بھروسہ ہے لیکن عامل بننے کے لئے جو کٹھن شرائط ہیں وہ مجھ سے نہیں ہو سکتے کیونکہ میں سینٹر گورنمنٹ میں افسر تھا اب سبکدوش ہو چکا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ صرف چھوٹے موٹے عملیات کروں تاکہ میں خود اور میرے اہل و عیال دوست احباب کو فائدہ پہنچے چنانچہ اس سلسلے میں میں نے آپ کے ادارے سے بہت سی کتابیں منگوا رہا ہوں۔ اب سب کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ صرف ایک عمل آیت الکرسی کا کرلوں کیونکہ

آپ کے کسی بھی مسئلے میں حارج ہونے کی جرأت نہیں کر سکیں گے۔ اس حصار قطبی کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ عامل چشم تصور سے بھی دور بیٹھ کر کسی فرد کا یا کسی جگہ کا حصار کر سکتا ہے اور دوران سفر کتنا بھی فاصلہ ہوا اپنے گھر کا اور اپنے بیوی بچوں کا حصار کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

آپ اس حصار قطبی کی دولت کو اپنے دامن میں سمیٹ لیں، ناچیز اس حصار کی تمام خوبیوں کو بیان کرنے سے قاصر ہے

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کا معروف طریقہ یہ ہے کہ اس آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھتے رہیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اور یہ زکوٰۃ دائمی ہوگی۔ اگر آیت بڑی ہو تو دو یا تین قسطوں میں بھی اس کی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ ایک ہی قسط میں زکوٰۃ ادا کی جائے۔ دوران چلہ پرہیز جمالی کو ملحوظ رکھیں یا کم سے کم زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن، لایعنی باتیں اور چغٹل خوری وغیرہ ان کو مطلقاً ترک کر دیں، انشاء اللہ ان گناہوں کو ترک کرنے سے زبان میں تاثیر پیدا ہوگی اور آیت کی زکوٰۃ کا مقصد پورا ہوگا۔

آپ کے چوتھے سوال کا جواب یہ ہے کہ دوران عمل پرہیز کی تاکید اس لئے کی جاتی ہے کہ جسم کے اندر جو کثافت موجود ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے اور جسم لطیف ہو جائے، کیوں کہ لطافت پیدا ہوئے بغیر مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ دوران عمل گوشت وغیرہ کی پابندی اس لئے عائد کی جاتی ہے کہ گوشت جسم میں سستی لاتا ہے اور تساہل پیدا کرتا ہے، گوشت کھانے سے نیند بھی آتی ہے، عامل کو ان تمام غذاؤں سے بچنا چاہئے، جو جسم میں سستی اور تساہل پیدا کرتی ہیں اور بادی غذاؤں سے بھی بچنا چاہئے کہ ان سے ریاحیں آتی ہیں اور وضو بار بار ٹوٹنے کا خطرہ رہتا ہے۔

پرہیز کا اصل منشاء یہ ہے کہ جسم تمام کثافتوں سے نجات پالے اور ایک ایک عضو میں لطافت پیدا ہو جائے تاکہ نشاط و انبساط روح پر طاری رہے اور دل و دماغ روحانی بصیرتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہو جائیں۔ اگر کوئی اللہ کا ولی اور کوئی بزرگ کوئی عمل کرنا چاہے تو اس کو پرہیز کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ ویلوں کا جسم سرتاپا لطیف ہوتا ہے، انہیں پرہیز کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک ضمن میں یہ بھی ایک بات یاد

لوٹیں۔

مؤکل تابع کرنے کی خواہش

سوال از: (نام پوشیدہ رکھنے کی فرمائش)

باعافیت خیریت سے ہوں گے۔ آپ کے رسالے پڑھنے کا بہت شوق و ذوق ہے مجھے، اور میں آپ کا بہت عقیدت مند ہوں آپ کے رسالہ موکلات نمبر اور حضرات نمبر پڑھ کر بہت خوشی محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ دیوبند نے علمی مہات بہت حاصل کی ہے۔ اور اب روحانی علوم میں بھی، مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

ویسے تو میں اس فن میں دلچسپی بہت کم رکھتا تھا لیکن کچھ کتابوں کے وظیفے پڑھا کرتا تھا روحانیت بڑھانے کے لئے ۵۰ وقت کی نماز اسلامی لباس مسجد کے امام مسجد کی تعلیم ہفتہ واری گشت یہ کام کیا کرتا ہوں۔ اور ہر نماز کے بعد یہ وظیفہ یا ہادی یا خبیر یا متین یا علام الغیوب ہر نماز کے بعد پڑھا کرتا ہوں روحانیت پیدا کرنے کے لئے ایک عمل کی اجازت چاہئے تھی اور اس عمل کے کچھ اصولوں کا جواب چاہئے تھا۔ بہت دور سے خط لکھ رہا ہوں یہ نہیں کہ جواب ملے گا اس احقر کو؟ ایسا نہ ہو کہ اب خط لکھ نہ سکوں۔

۱۔ رسالہ موکلات نمبر میں ایک عمل درج ہے اس میں اس عمل کی معیاد نہیں ہے کہ کتنے دن کا چلہ کرنا ہوگا۔ اور مسجد میں عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟ حصار کے ساتھ یا بنا حصار کے۔ وہ عمل صفحہ نمبر ۵۶ پر سورہ کوثر کے مؤکل کی حاضری کا عمل عروج ماہ پیر کے دن بعد نماز عشاء ۳۱ مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ آگے پیچھے ۷ مرتبہ آیت الکرسی سات سات مرتبہ چاروں قل پڑھنا ہوگا۔ کیا اس عمل میں حصار کرنا ہوگا؟

۲۔ اور اس عمل کے نیچے جو نقش لکھا ہے اس کا کیا کرنا ہوگا۔ ویسے تو ہر عمل میں پرہیز جمالی و جلالی اور ترک حیوانات کرنا ہوگا۔

صفحہ ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶ پر جو اعمال تحریر فرمائے اس کی اجازت عنایت فرمائیں۔ ہمارے علاقوں میں سب ڈھونگی، بازاری عامل گندے عملیات کرتے پھرتے ہیں۔

۳۔ عروج ماہ کسے کہتے ہیں۔ رجال الغیب سمجھ میں نہیں آیا۔ اس میں رجال الغیب کا سستی تاریخی ہیں، لیکن کس سمت منہ کرنا ہے۔؟ جس

اس میں بھی بے شمار فائدے ہیں۔ چنانچہ مجھے اس کی اجازت دی جائے۔ حصار کا طریقہ اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے واقف کریں میں ماہنامہ تجلی کا بھی دس سال تک قاری رہا ہوں۔

جواب

آیت الکرسی کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں شب منگل سے اس کی شروعات کریں اور روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور چلے کے دوران ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک بار آیت الکرسی پڑھنے کا معمول بنالیں، آپ کے لئے سب سے آسان حصار یہ رہے گا کہ ایک بار سورہ فاتحہ، ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار چاروں قل پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں۔

خواب میں حالات کی جانکاری کے لئے ”یا علیم یا خبیر“ کی زکوٰۃ ادا کر لیں، نوچندی جمعرات سے عمل کی شروعات کریں اور روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ ”یا علیم یا خبیر“ پڑھا کریں، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ایک تسبیح روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ جب کسی کے بارے میں آپ کو رہنمائی اور جانکاری مطلوب ہو تو عشاء کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں، پھر تین سو مرتبہ ”یا علیم یا خبیر“ پڑھیں اور اپنے مقصد کا تصور رکھیں۔ اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔

کبھی کبھی پہلی رات میں واضح انداز سے کچھ نظر نہیں آتا اس لئے آپ جب بھی یہ عمل کریں تو اس کو کامیابی نہ ملنے پر تین راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ تیسری رات تو رہنمائی مل ہی جاتی ہے۔ بارہا کا آزمودہ عمل ہے بہت کم خطا کرتا ہے۔

ہماری تورائے یہ ہے کہ اگر آپ زندگی کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو چکے ہوں تو پھر روحانی عملیات کی لائن میں باقاعدگی کے ساتھ قدم رکھیں اور اس لائن کی ریاضتیں ادا کرنے کے بعد مکمل اہلیت کے ساتھ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں اور دونوں ہاتھوں سے ثواب دارین

دن رجال الغیب نہیں ہیں اس دن منہ کس طرف کرنا چاہئے۔ جوابات عنایت فرمائیے اور کچھ ہدایت بھی فرمائیے۔

جواب

روحانی عملیات کی دنیا میں جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے، اس کو سب سے پہلے مَوکل تابع کرنے کی سوجھتی ہے جب کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا سمجھ لیا جاتا ہے۔ اس دور میں اولاد تابع نہیں ہوتی، سگا تابع نہیں ہوتا، یا دوست تابع نہیں ہوتے، رشتے دار تابع نہیں ہوتے تو پھر اس دور میں فرشتے اور مَوکلین کیسے تابع ہو سکتے ہیں۔ مَوکلین اور ہمزاد وغیرہ کو تابع کرنا ممکن ہے لیکن اتنا آسان بھی نہیں ہے کہ ہر کس ونا کس اس لائن میں کامیاب ہو سکے۔

مَوکل کو تابع کرنے اور اپنا گرویدہ کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ آپ اس لائن کی بنیادی ریاضتوں سے خود کو گزاریں، پہلی منزل سے گزرے بغیر آخری منزل تک پہنچ جانا کسی بھی لائن میں اور کسی بھی سفر میں ممکن نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا میں بھی طرح کے مضامین اور بھی طرح کے قارئین کے لئے چھاپے جاتے ہیں۔ طلسماتی دنیا کو جہاں بوڑھے پڑھتے ہیں وہیں بچے بھی دلچسپی سے پڑھتے ہیں لیکن ہم نے جو مضامین بطور خاص بڑوں کے لئے، اہل لوگوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے چھاپے ہوں جن میں روحانی عملیات کی شدہ بدھ پیدا ہو گئی ہو، ان مضامین کو اگر بچے پڑھ کر طبع آزمائی کرنے لگیں گے تو ظاہر ہے کہ یہ سراسر نادانی ہوگی اور عاقبت نااندیشی بھی۔

آپ نے سورہ کوثر کے عمل کی اجازت مانگی ہے، اجازت دیدینے میں ہمارا کیا گھستا ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ محض آرزوؤں سے اور صرف کسی کی اجازت دیدینے سے کوئی عمل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر آپ اس لائن کی بنیادی تمام ریاضتوں سے فارغ ہو کر ہم سے اجازت مانگتے تو پھر ہماری اجازت کا فائدہ یقیناً آپ کو پہنچتا اور یقیناً آپ کامیابی کے مراحل سے گزر جاتے، کسی بھی اسٹیج پر مقرر کرسی پر بیٹھ کر صدر جلسہ سے تقریر کی اجازت چاہتا ہے اور صدر جلسہ اجازت دیتے ہیں تو مقرر اپنی تقریر شروع کرتا ہے اور سامعین کے دلوں کو موہ لیتا ہے لیکن ایسا تو نہیں ہوتا کہ مقرر نے تقریر کی بھی مشق نہ کی ہو اور اس سے تقریر کرنی آتی ہی نہ

ہو اور محض صدر جلسہ کی اجازت سے وہ اپنی تقریر میں دھوکے اٹھا دے اور سامعین کو مسحور کر دے۔ ایک طرف تو آپ فرما رہے ہیں کہ آپ کو روحانی عملیات میں کوئی دلچسپی نہیں دوسری طرف آپ کے ذوق و شوق کا عالم یہ ہے کہ یکلخت آپ مَوکل تابع کرنے کے کئی طریقوں کی اجازت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

عزیزم ہم آپ کے اس ذوق و شوق کا احترام کرتے ہیں اور اس بات کی قدر کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے بزرگوں کے علمی اثاثے پر یقین کیا اور اسی یقین کی بنیاد پر آپ نے ہم سے رجوع کیا لیکن ہمارا فرض منصبی ہے کوئی بھی ہم سے روحانی عملیات کے سلسلہ میں رائے، مشورہ، رہنمائی یا اجازت طلب کرے تو ہم اس کو صحیح بات بتانے کی اور اسے سیدھا راستہ دکھانے کی ذمہ داری نبھائیں اور سوال کرنے والے کو گمراہ کر کے اپنی عاقبت داؤ پر نہ لگائیں۔ سچ یہ ہے کہ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے نمٹے بغیر کسی بھی نظر نہ آنے والی مخلوق کو تابع کرنا بہت دشوار ہوتا ہے۔ آپ پہلے ان ریاضتوں کی تکمیل کریں جو اس لائن کا قاعدہ بغدادی ہیں، انہیں مکمل کئے بغیر آپ سپارے کیسے پڑھ سکیں گے؟ کم سے کم حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنا آپ کے لئے اشد ضروری ہے۔ دوسری ضروری بات یہ ہے کہ سورہ یٰسین آپ کو حفظ یاد ہونی چاہئے، تیسری بات یہ ہے کہ آپ کو نقش بھرنے کے اصول اور قواعد ازبر ہونے چاہئیں۔

آپ نے اپنے جو معمولات بتائے ہیں وہ سب قابل اعتبار ہیں، عمر بھر آپ انہیں جاری رکھیں لیکن مَوکل تابع کرنے کے لئے یہ معمولات کافی نہیں ہیں، یہ عمل جو آپ نے منتخب کیا ہے اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک آپ کو کرنا ہے اور چونکہ عمل بامَوکل ہے اس لئے پرہیز جمالی اور جلالی آپ کو دوران عمل کرنے ہوں گے جس کی تفصیل آپ کو عملیات کی کتابوں میں مل جائے گی۔ پرہیز کے ساتھ ساتھ دوران عمل آپ کو اس بات کا بھی لحاظ رکھنا پڑے گا کہ رجال الغیب آپ کے روبرو نہ ہوں۔ ماہرین عملیات نے رجال الغیب کی سمتیں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے متعین کر دی ہیں، یہ تفصیل آپ کو کسی بھی کتاب میں مل جائے گی۔ اس تفصیل کو ہم کئی بار چھاپ چکے ہیں، مراد یہ ہے کہ اگر رجال الغیب مشرق میں ہوں تو آپ اپنا رخ مغرب کی طرف کر لیں اور اگر رجال الغیب شمال میں ہوں تو آپ اپنا رخ جنوب کی طرف کر لیں، گویا کہ

اور یاد دہانی کے لئے خط لکھتا ہوں تو اس کا جواب دیدیتے ہیں، خیر آپ کی مرضی جواب دیں یا نہ دیں، میں یہ خط آپ کو آخری بار لکھ رہا ہوں، انشاء اللہ اب میں اپنی پریشانی نہیں لکھوں گا بلکہ صرف اب شاگردی سے متعلق ہی بات ہوگی کیوں کہ میں اب تھک چکا ہوں میں جب بھاگ کر پڑھنے گیا تھا اس وقت امداد کی ضرورت تھی، اس وقت بھی کسی نے مدد نہیں کی کیوں کہ گھر کا خرچ چلانے کے لئے کسی ایک کو کمانے کی ضرورت تھی۔ میرے والد تو کھیت باغ وغیرہ سب بیچ کر عیاشی میں خرچ کر لئے، میری امی نے گہنے تک بیچ دیئے، کچھ گہنے بچے تھے وہ عالموں کے چکر میں بک گئے، ہاتھ آیا تو صرف مار پھٹکار۔ اس عالم میں بھی میری امی کسی طرح تھی اس کو بیچ کر مجھے پڑھنے کے لئے دیا میں بھاگ کر سہارنپور چلا گیا، ۲۰ سپارے کلام پاک کے حفظ کر لئے تو گھر کے حالات بہت خراب ہو گئے اس لئے مجھے تعلیم کو چھوڑنا پڑا، اس وقت میری عمر ۱۷ سال تھی میں گاؤں میں آیا اور وہیں امامت شروع کر دی دو ہزار روپے ماہانہ پر اور تب سے لگ بھگ پانچ سال امامت کی اور پڑھنے کے لئے ہاتھ پیر مارتا رہا، مختلف تنظیموں سے اپیل کرتا رہا، آپ کے پاس خط بھیجا یہ لکھا تھا کہ اگر کوئی امیر مریض ہے اس کو گردے کی ضرورت ہے تو میں ایک گردہ بھی بیچ سکتا ہوں، تب بھی آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے مولانا ارشد مدنی صاحب کے نام بھی خط روانہ کیا، لیکن کوئی جواب نہیں آیا، مسلم فنڈ میں فون کیا کہ قرض ہی مل جاتا جس پر سو دنہ دینا پڑے، جواب ملا کہ گہنے گردی رکھنے پڑیں گے۔ اگر میرے پاس گہنے ہوتے تو قرض کی کیا ضرورت تھی، میں تو اس کو بیچ کر ہی کام چلا لیتا، آج میں بالکل تھک چکا ہوں، زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں، مجھے بہنوں کی خاموشی دیکھی نہیں جاتی جو مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہیں، ان کی شادی بھی کرنا چاہتا ہوں اور محرم کے بعد شادی ممکن ہے۔ ۶۵ ہزار روپے نقد لے کر لکری کا سامان پورے گھردالوں اور ان کے رشتے داروں کو ان کے بہنوں کے کپڑے بھی دینے ہیں لگ بھگ سو باراتیوں کو کھانا بھی کھلانا ہے اس لئے آپ کی معرفت آپ سے اور تمام فلاحی تنظیموں سے تمام اہل خیر حضرات سے گزارش کرتا ہوں کہ میری مدد کریں ورنہ میں قرض لے کر شادی تو کر دوں گا لیکن چکا نہیں پاؤں گا، اللہ ہی جانتا ہے زیادہ حالات بگڑے تو ایک ہی راستہ ہے خودکشی، اللہ تبارک و تعالیٰ ایسی ذلیل حرکت سے

دوران عمل آپ کی پشت رجال الغیب کی طرف ہونی چاہئے نیز آپ اس بات کو بھی ملحوظ رکھیں کہ عمل کی شروعات آپ کو مثبت مہینے میں کرنی ہے۔ عالمین کی تشریحات کے مطابق مہینے تین طرح کے ہوتے ہیں۔ مثبت، زو جسدین اور منفی، منفی مہینے میں عمل شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، مثبت مہینے کو فوقیت دیں، اگر جلدی ہو تو زو جسدین میں بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اس طرح کی تفصیلات کی جانکاری کیلئے ہماری تصنیف ”تحفۃ العالمین“ کا مطالعہ کریں۔

عمل کی شروعات اس وقت بھی نہیں ہونی چاہئے جب چاند برج عقرب میں ہو، یہ اوقات غیر مبارک ہوتے ہیں، ان اوقات میں جو عمل شروع کئے جاتے ہیں وہ بالعموم پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتے۔

آپ نے موعکات نمبر کے جن فارمولوں کا ذکر کیا ہے ان سب میں نقوش بھی آپ کو تیار کرنے ہوں گے اور نقوش کی چونکہ آپ نے زکوٰۃ ادا نہیں کر رکھی ہے اس لئے آپ کے تیار کردہ نقوش مؤثر نہیں ہو سکتے، یہ نقش دوران عمل آپ کے دائیں بازو پر رہے گا۔ یہ تمام باتیں اس لئے بتادی گئی ہیں کہ آپ کی زندگی کا قیمتی وقت برباد نہ ہوتا ہم ہماری طرف سے مذکورہ فارمولوں کی اجازت ہے، آپ اپنی تقدیر آزما سکتے ہیں لیکن خدا نخواستہ اگر آپ کو کامیابی نہ ملے تو آپ اکابرین کے علمی اثاثہ پر شک نہ کریں اس کو اپنی کوتاہی سمجھیں اور پھر صحیح طریقہ اختیار کریں، پھر کبھی اپنی قسمت آزمائیں۔ اور اصول و قواعد کے ساتھ روحانی سفر شروع کریں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ کسی سفر کے لئے مسافر کا پہلا قدم صحیح اٹھ جائے تو مسافر منزل مقصود تک ضرور پہنچتا ہے اور اگر پہلا ہی قدم غلط اٹھ جائے تو پھر منزل تک پہنچنا ناممکن ہو جاتا ہے، بقول شاعر:

خشت اول چوں نہد معمار کج

تاثری می رود دیوار کج

زندگی کے مسائل تہہ در تہہ

سوال از: (نام مخفی)

خدمت اقدس میں گزارش یہ ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، اپنی پریشانی آپ کو بتانا اپنا فرض سمجھتا ہوں، میں پہلے بھی آپ کو بہت بار خط لکھ چکا ہوں، جب میں اپنے حالات لکھتا ہوں تو آپ جواب نہیں دیتے

بچائے آمین۔

میں جوابی الفاظ نہیں بھیج سکتا خدا کے واسطے آپ اپنے جیب سے بیس پچیس روپے خرچ کر کے جواب مطلع فرمائیں، یہاں میں ایک بات تمام فلاحی تنظیموں سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ضرورت مندوں کی مدد نہیں کر سکتے تو خدا کے واسطے کسی سے سودا مت کیجئے، خدا سے ڈریئے، قیامت کے دن کوئی بھی فریادی آپ کا دامن پکڑ سکتا ہے۔

یہ بات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں نے ایک فلاحی تنظیم کے پاس فون کیا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کہاں پڑھنا چاہتے ہو، میں نے کہا کسی بھی مدرسہ میں تو انہوں نے کہا کہ مدارس میں امدادی داخلہ بھی ہوتا ہے میں نے کہاں کہ پیسے گھر کے لئے چاہئے تاکہ راشن کا خرچہ چل سکے تو انہوں نے میری عمر پوچھی میں نے کہا ۷ سال، اس کے بعد وہ دو دن کے بعد فون کرنے کے لئے کہا، جب فون کیا تو انہوں نے ایسی گھٹیا شرط رکھی کہ میرا سر شرم سے جھک گیا، انہوں نے کہا کہ منظور ہے تو بولو ورنہ فون مت کرنا، کیا یہی قوم کی خدمت ہے، میں نے آپ کے پاس خط لکھا تھا، مولانا ارشد مدنی صاحب کے پاس خط لکھا تھا، مسلم فنڈ میں بھی فون کیا اور دو تین جگہ درخواست بھی دی لیکن کسی نے مدد نہیں کی، انشاء اللہ قیامت میں تمام لوگوں کو اللہ کے دربار میں دامن پکڑوں گا کیوں کہ آپ قوم سے پیسہ محتاجوں کو خرچ کرنے کے لئے لاتے ہیں نہ کہ اپنی زندگی سنوارنے کے لئے، خدا حافظ۔

جواب

آپ کا خط پڑھا، دل متاثر ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ آپ واقعتاً مصائب و مسائل کا شکار ہیں لیکن اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ آپ دوسروں سے توقعات باندھے بیٹھے ہیں اور خواہ مخواہ لوگوں سے سہاروں کی امید رکھتے ہیں جب کہ آپ کو کئی بار یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ اس دنیا میں جو لوگ اپنی مرضی سے تریاق عطا کر دیتے ہیں وہ مانگنے سے کسی کو زہر بھی نہیں دیتے۔ آپ نے جتنی لگن کے ساتھ دنیا والوں کے کی چوکھٹ پر حاضری دی ہے، اتنی لگن اور چاہت کے ساتھ اگر آپ نے اپنے خدا کا در کھٹکھٹایا ہوتا تو اب تک آپ کی کشتی پار ہو چکی ہوتی۔ اگر آپ جسمانی طور پر معذور نہیں ہیں تو ہماری گزارش ہے کہ آپ خود جدوجہد کریں اور خود ہی پیسہ کمانے کی کوشش جاری رکھیں، رزق حلال کے لئے چھوٹے سے چھوٹا

کام بھی کیا جاسکتا ہے، لوگوں سے بار بار سوال کرنے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ بازار میں امرود اور کیلوں کی ٹیلی لگالیں، اس چھوٹے سے کام میں برکت ہوگی اور ایک دن آپ کے بڑے بڑے مسائل حل ہوں گے۔ آپ نے اپنے خط میں مسلم فنڈ اور مولانا ارشد مدنی کا بھی ذکر کیا ہے اور ان حضرات سے بھی آپ کو شکایت رہی۔

عزیزم کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم اپنا مدد صحیح طریقہ سے کسی کے سامنے پیش نہیں کر پاتے اور دوسرے کے دل میں اتر جانے کی صلاحیت نہیں رکھتے اس لئے بھی ہم اپنے مقصد میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ دیوبند کا مسلم فنڈ لوگوں کی اپنے اصولوں کے تحت بھرپور مدد کرتا ہے اور حضرت مولانا ارشد مدنی بھی مختلف جہتوں میں، مختلف انداز سے لوگوں کی خدمت کرتے ہیں، آپ ان حضرات کے سامنے ڈھنگ سے، سلیقہ کے ساتھ اپنا مطالبہ رکھتے تو شاید آپ کو مایوسی نہیں ہوتی۔

جہاں تک بہن کی شادی کا معاملہ ہے تو ہمیں تو یہ اندازہ ہے کہ لڑکیوں کی شادی میں لوگ دل کھول کر مدد کرتے ہیں، دیوبند میں تو حال یہ ہے کہ غریب کی بیٹی مالدار کی بیٹی سے زیادہ ساز و سامان لے کر جاتی ہے اور رشتے داروں کے علاوہ غیر بھی اتنی مدد کر دیتے ہیں کہ سامان سمیٹا نہیں جاتا۔

آپ بہن کی شادی کا ارادہ کر لیں اور اس کی اطلاع اپنے یار دوستوں کو اور رشتے داروں کو دیدیں، انشاء اللہ عزت و راحت کے ساتھ آپ کی بہن رخصت ہوگی۔

اگر آپ کو اپنی تعلیم جاری رکھنی ہو تو اس سلسلہ میں آپ کسی تنظیم کے ذمہ داروں سے ملیں، انشاء اللہ آپ کی مدد ہوگی، اگر آپ ادارہ خدمت خلق دیوبند سے بھی مدد چاہیں گے تو یہاں سے بھی آپ کو بھرپور مدد مل سکتی ہے لیکن دیوبند اگر آپ کو اپنا صحیح مقصد بتانا ہوگا اور اپنی بات طریقہ اور سلیقے سے رکھنی ہوگی، فی الحال آپ روزانہ حَسْبُنَا اللہ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۴۵۰ مرتبہ روزانہ اور نَصْرُ مِنَ اللہِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ مسائل حل ہوں گے اور اللہ کی مدد آئے گی۔

آپ کے خط سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کالب و لہجہ کبھی کبھی بہت جارحانہ ہو جاتا ہے جو دوسروں کے لئے باعث تکلیف بھی

کے لئے تیار نہیں تھی، اس نے کہا ایک غیبی طاقت میرے کمرے میں ہے تم آؤ لیکن میں اس کمرے میں نہیں گیا اس کا کہنا ہے کہ اس کے دوشمن ہیں۔ ایک میں اور دوسرے کا نام نہیں بتا رہی ہے لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ عید کے موقع پر ہم سے ملتی رہی اور ہر فنکشن میں بات کرتی رہی، ہم نے بھی دل پر کچھ نہیں رکھا لیکن اس نے رجب کے مہینے میں بیٹے کی شادی کی وہ سب میرے ماں بہن بھائیوں کو بلوایا، مجھے نہیں بلایا اور میرے ماں بہن بھائی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ہم تین بھائی اور تین بہن ہیں، میں سب سے بڑا میرا نام مظہر علی ہے، دوسرے کا نام محفوظ علی ہے اور تیسرے کا نام مسعود علی ہے، بہنوں میں بڑی کا نام شہزادی بیگم، منجھلی کا نام عالیہ بیگم، تیسری کا نام سمعنا بیگم، میری والدہ کا نام عظیمہ بیگم ہے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ اب خونی رشتے اس درجہ پامال ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے سے آخری درجہ کی بدگمانیاں ہو رہی ہیں اور بہن بھائی بھی ایک دوسرے کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے کہ خاندان ایک دوسرے کی مخالفت میں تباہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے وہ جھگڑے استعمال کئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

جب آپ نے قسم کھالی تھی تو آپ کے بہنوں اور بہنوں کو آپ کا یقین کرنا چاہئے تھا، پھر اگر وہ بدگمانی کر رہے تھے تو دوسری بہنوں کو ان کی کمر نہیں تھپتھپانی چاہئے تھی، اس دور کی مشکل یہ ہے کہ کوئی غلط چلتا ہے تو اس کی غلطیوں کی تائید کرنے والی اچھی خاصی جماعت اسے مل جاتی ہے اور اس کے منہ پر ہاں میں ہاں ملانے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور اس طرح وہ گمراہی کے راستے پر چلتا چلتا راہ حق سے بہت دور چلا جاتا ہے اور پھر اس کو توبہ مانگنے کی اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔

آج کل اکثر خاندانوں میں یہی ہو رہا ہے کہ خاندان کا کوئی فرد کوئی گناہ کرتا ہے تو لوگ اس کے گناہ پر اس کو عار دلانے کے بجائے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں یا اس کے گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہیں

بن سکتا ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی بھی انسان کسی کی بھی ہمدردی اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب وہ عاجزی اور انکساری کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہ چھوڑے، طلب کرنے میں اور چھین چھپٹ کرنے میں فرق ہوتا ہے، ہمارا انداز سر جھکا کر لینے کا ہونا چاہئے اور سر اٹھا کر اکڑفوں کے ساتھ کسی سے کچھ مانگنا خود کو نقصان پہنچانے والا طریقہ ہے، اس سے احتیاط برتیں، دامن کسی کے سامنے پھیلائیں، طریقہ سے پھیلائیں، شعور اور سلیقہ کو پیش نظر رکھیں، کھر درالب و لہجہ تو مال داروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے، غریبوں کے لئے تو اور زیادہ نقصان دہ ثابت ہوگا۔

رشتے داروں کے غم

سوال از: مظہر علی _____ کرنول

اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے تاکہ ہم جیسے دکھی لوگوں کی خدمت خلق کرتے رہیں آمین۔

میں بہت پریشان اور دکھی ہوں، امید ہے کہ میری پریشانی کو جلد سے جلد جواب دے کر دور کریں گے، میری منجھلی بہن (عالیہ بیگم) نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بہنوں کی صاحب کو جادو ٹونہ کر کے مارنے کی کوشش کی ہے، دراصل بہت سال پہلے قریب (بارہ سال) بہنوں کی صاحب چار منزلہ عمارت سے گر پڑے تھے، ان کے گرنے کی خبر ملتے ہی میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادا کی اور کچھ خیرات کی اور ان کی جان کی حفاظت کے لئے رو رو کر دعا کی، ان کا چچنا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی روشنی بخشی، کچھ دنوں کے بعد میں اور میری بیوی مل کر بچے کی سلطان کے چوکی دعوت دینے گئے، جب اس نے مجھ پر تین الزام لگائے، بہنوں کی صاحب کو مارنے کی کوشش کی، دوسرے اس کے بچے امتحانات میں فیل ہونے کے لئے جادو کرایا ہے، تیسرا میرے ساڑھو صاحب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے کہا تمہارے بہنوں کی صاحب کیسے ہیں، دیکھ کر آئیں گے۔ میں نے ان کو بلوا کر ان کے گھر گیا تھا، اس نے ان پر بھی الزام لگایا کہ جادو ٹونے میں ان کا بھی ہاتھ ہے، میرے ساڑھو صاحب اس دنیا میں اب نہیں رہے، بعد میں اس نے کہا قرآن شریف کی قسم کھاؤ۔ مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا، ایسا کام میں کیوں کروں گا، میں تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن وہ ماننے

ذاتی جانکاری

سوال از: آصف علی

میراث نام: آصف احمد، پیدائش ۱۹۷۷ء-۱۵-۲۱

والدین: صفراء مرحوم، محمد اسماعیل مرحوم

میری بیوی کا نام عائشہ، ماں امیر بی

میری بیٹی کا نام: تبسمہ کوثر، پیدائش ۲۰۰۹ء-۱-۱۶ اور ایک بیٹا محمد

اکرم، پیدائش ۲۰۱۵ء-۱۲-۳۰

میں آپ کو اس سے پہلے بھی ایک خط لکھا تھا اور انتظار کیا مگر جواب نہیں آیا، یہ دوبارہ لکھ رہا ہوں۔ امید ہے کہ اس کا جواب ملے گا۔ طلسماتی دنیا سب لوگوں کے لئے ایک چراغ کی طرح ہے، اسے پڑھنے سے سب چیز کی معلومات ہوتی ہے، یہ کسی روشنی کی طرح دنیا بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ اللہ آپ کو آپ کے گھر والوں کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین۔

میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں، امید ہے کہ مجھے آپ اپنا شاگرد بنائیں گے اور پہلے خط میں میرے نام کے اعداد، اور میری شخصیت کے اعداد مجھے کیا کام دے گا، ابھی میں شادی کے، تین سال سے کر رہا ہوں، دو سال نیک چال رہا تھا، ابھی بند ہو گیا، ایک سال سے کوئی رشتہ نہیں لگ رہا ہے بہت پریشان ہوں، کپڑے کے کاروبار کیا تو کام نہیں چلا، مجھے دو سال سے پیٹ میں درد تھا، دوا بھی کھایا اور آپ کی طلسماتی دنیا میں جو بھی پیٹ میں درد کا ذکر آیا اس کو بھی پڑھ کر پانی دم کر کے پیتا رہا۔ تھوڑی دیر شفا ہوئی، بعد میں پیٹ بھاری ہو گیا، اس میں کوئی دوا ہے، یا گیس کی ہے معلوم نہیں، میری پیدائش تاریخ ٹھیک نہیں، یہ اسکول میں درج ہے، میری بیوی کی تاریخ پیدائش ۱۹۷۵ء-۵-۷ ہے، میری شادی کی تاریخ ۲۰۰۶ء-۱-۱ ہے، بنگلور میں ہوئی۔ جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

شاگرد بننے کے لئے آپ اپنا پورا نام، والدین کا نام، اپنی عمر لکھ کر بھیجیں، اپنا پہچان پتر روانہ کریں، ۴۴ فوٹو بھجوائیں اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھجوائیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کی تاریخ معتبر نہیں ہے اس لئے آپ کے برج اور ستارے کا اندازہ نہیں ہو سکے گا اور اگر ہوگا تو قیاسی طور پر ہوگا

ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا مطمئن ہو جاتا ہے، نہ اسے شرمندگی ہوتی ہے، نہ اسے توبہ مانگنے کی توفیق ہوتی ہے، اس دور جہالت میں گناہگاروں کی کمر تھپتھپانے کا سلسلہ عام ہے اسی لئے لوگوں کو معافی مانگنے اور شرمسار ہونے کی توفیق نہیں ہوتی۔

ان تمام تکلیف دہ رویوں اور رشتے داروں کی نا سمجھیوں کے باوجود ہم آپ سے یہی گزارش کریں گے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور کسی بھی مجلس میں اپنی بہن اور بہنوئی کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اس دنیا میں اختلافات زبان ہی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے بڑھتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے اتنے سنگین ہو جاتے ہیں کہ پھر تعلقات کے سدھرنے کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ دوران اختلاف لحاظ کی ایک آنکھ کھلی رکھنی چاہئے تاکہ جب دوبارہ تعلقات اللہ کے فضل سے بحال ہوں تو آنکھیں ملانے میں شرم محسوس نہ ہو، بہت سے لوگ اختلاف کے دوران دونوں آنکھیں بند کر کے لڑتے ہیں، جیسے انہیں پھر اپنے دشمنوں سے آنکھ نہیں ملانی، حالانکہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ خاندان کے جھگڑے اور خاندان کی جنگیں اور محاذ آرائیاں ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتی ہیں اور ایک دوسرے کے درپے آزار رہنے والے لوگ پھر ایک دوسرے سے گلے مل لیتے ہیں، وہ لوگ سمجھ دار ہوتے ہیں جو اپنی زبان کو لگام میں رکھتے ہیں۔ انہیں دوبارہ کسی سے گلے ملتے ہوئے کوئی شرمندگی اور خفت نہیں اٹھانی پڑتی، یوں بھی زبان کو قابو میں رکھنے سے اور لوگوں کی الزام تراشیوں پر صبر و ضبط کرنے میں انسان اللہ کی رضا کا حق دار بن جاتا ہے اور اس صبر و ضبط کی وجہ سے اس کو اجر و ثواب کی وہ دولتیں نصیب ہو جاتی ہیں جو مسلسل عبادتیں کرنے سے بھی کسی کو نصیب نہیں ہوتیں۔

آپ کی بہن نے آپ کو شادی میں نہیں بلایا تو اس نے برا کیا لیکن اگر آپ کے یہاں شادی ہو تو آپ اس کو ضرور مدعو کریں، یہ شرافت بھی ہوگی اور ایک طرح کا چپت بھی، قلم روکنے سے پہلے بس ایک شعر سن لیں۔

ماننے نہ ماننے یہ اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جائیں گے

صاحب ایمان صاحب کشف ہو سکتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ اگر ”یار حمن“ یا رحیم“ بھی بہ کثرت پڑھتے رہیں تو بھی انسان میں بے شمار خوبیاں اور اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں، لیکن یہ بات یاد رہے کہ کسی بھی ذکر سے فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ دوسرے اوقات میں اپنی زبان فضول گفتگو اور دوسروں کے دلوں کو ٹھیس پہنچانے والی باتوں سے پرہیز رکھے۔

”یار حمن و یار حیم“ پڑھنے کا فائدہ اس وقت ہو سکتا ہے اور خاطر خواہ نتائج اسی وقت برآمد ہو سکتے ہیں جب ان اسماء الہی کا ذکر کرنے والا اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھیں اور لوگوں کو دل شکنی سے بچے، جہاں تک کن فیکون والی بات ہے تو یہ صفت صرف خداوند تعالیٰ کی ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ اگر ہماری زبان لوگوں کے دلوں کو پھاڑنے سے محفوظ رہے تو پھر ذکر خداوندی کے فائدے سامنے آئیں گے اگر زبان صاف ستھری نہیں ہوتی تو ذکر کا فائدہ کیوں کر ہوگا۔ ذرا سوچئے کہ اگر کوئی شخص رات بھر ”یار ذاق“ کی رٹ لگاتا ہو اور اسے کبھی اللہ کے کسی بندے کو ایک وقت کی روٹی کھلانے کی توفیق نہ ہوتی ہو تو ”یار ذاق“ پڑھنے کے نتائج کیسے برآمد ہو سکتے ہیں۔

اسی طرح اگر کوئی شخص ”یا ستار العیوب“ کی تسبیحیں پڑھتا ہے لیکن خود دوسروں کے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی اسے توفیق نصیب نہ ہو تو ”یا ستار العیوب“ پڑھنے کا اس کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بندہ جس اسم صفاتی کو پڑھنے کا معمول بنائے اس صفاتی نام کے رنگ میں خود کو رنگ لے اور صفت خداوندی میں خود کو ڈھال لے، ایسا کرنے سے وہ عظیم صفات بندے کے اندر پیدا ہو جائیں گی جو رب العالمین کی ذات گرامی کی ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔
صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً. اللہ کے رنگ میں رنگ میں جاؤ اور اللہ کے رنگ سے بہتر رنگ کس کا ہو سکتا ہے۔

ذکر خداوندی کا مزہ جب ہی ہے جب جس اسم الہی کا ورد رکھے، اس صفت میں خود کو پوری طرح ڈھال لے اگر ”یا ودود“ پڑھے تو اس کے انگ انگ سے محبت ٹپکنے لگے، اگر ”یا عدل“ پڑھے تو عدل و انصاف کا خوگر بن کر رہ جائے اور اگر ”یا علیم“ پڑھے تو اپنی پوری زندگی تحصیل علم میں گزار دے۔ راقم الحروف کے تو بس یہی سمجھ میں آتا ہے باقی۔

واللہ اعلم بالصواب

اور اس کا بہت زیادہ اعتبار نہیں ہوتا۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ۸ ہے، آپ کی مبارک تاریخیں ایک، ۱۰، ۱۹، ۲۸ ہیں، آپ کی زوجہ کی مبارک تاریخیں، ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں۔ اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں میں کیا کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کی بیٹی کا نام تمہما کوثر ہے اور تاریخ پیدائش ۱۶ جنوری ۲۰۰۹ء ہے، تمہما کوثر کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اور اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہی ہے، انشاء اللہ اس کی زندگی کامیاب گزرے گی، آپ کے بیٹے کا نام محمد اکرم ہے اور تاریخ پیدائش ۳۰ دسمبر ۲۰۰۱ء ہے۔

محمد اکرم کے نام کا مفرد عدد بھی ۲ ہی ہے۔ اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہے۔ اس کے دونوں اعداد میں بھی کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ آپ کی شادی کی تاریخ بھی ٹھیک ہی ہے۔ آپ کی زندگی میں الجھنوں کی وجہ سے آپ کے ستاروں کی گردش ہے، اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ اَللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدُہُ پڑھا کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر آپ کو ان بے شمار الجھنوں اور رکاوٹوں سے نجات مل جائے گی۔

نماز فجر کے بعد روزانہ سات مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، انشاء اللہ پیٹ کی بیماریوں سے چھٹکارا مل جائے گا، اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، میں دعا کروں گا کہ اللہ آپ کو تمام مسائل سے نجات دے اور آپ کی تندرستی بحال ہو جائے۔

ذکر خداوندی کی روح

سوال از: عبدالرشید نورانی بھوپال

بخدمت شریف حضرت گزارش یہ ہے کہ وہ کونسا عمل، ذکر، اسم باری تعالیٰ ہے جس کے پڑھنے سے قاری عامل، سیف زبان ہو جاتا ہے، زبان میں اثر پیدا ہو جاتا ہے۔ کن فیکون کی زبان ہو جاتی ہے، برائے کرم طلسماتی دنیا میں مفصل عمل شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

حق تعالیٰ کے ذاتی نام ”یا اللہ“ کا بہ کثرت ورد کرنے سے کوئی بھی

دُفینہ نکالنے کے لئے

جن، ہنزا اور موکل سے خدمات لینا ضروری

اس سلسلے میں کچھ اہم فارمولے دئیے جا رہے ہیں۔ اگر عاملین محنت و مشقت کا اردہ کر لیں تو ان کے لئے یہ راہ آسان ہو سکتی ہے۔ ح۔ ۵

آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت

آیت لکری کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ پر بھروسہ کرو اور حسن نیت اور خلوص دل کے ساتھ چڑھتے چاند میں منگل کے دن فجر کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ آیت الکرسی ۷۲ مرتبہ پڑھیں۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی ۲۱ مرتبہ پڑھتے رہو۔ عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں بیٹھ کر ۲۷ مرتبہ دعوت پڑھو۔ اور اس دوران دھونی لیتے رہو۔

پہلی ہی رات میں گدھے کی آواز سنائی دے گی۔ دسری رات گھوڑے کی آواز سنائی دے گی۔ تیسری رات گھوڑے سوار تمہارے سامنے سے گزریں گے۔ اس دوران خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ چوتھی رات دوران عمل دیوار شق ہوگی اور ایک نورانی خادم ظاہر ہوگا۔ وہ کہے گا السلام علیکم یا ولی اللہ۔

اس کے جواب میں عامل کہے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، پھر وہ پوچھے گا تم ہم سے کیا چاہتے ہو؟

عامل کہے کہ ایک خادم چاہتا ہوں کہ جو عمر بھر میری خدمت کرے وہ کہے گا کہ سونے کی انگٹھوں لے لو اس میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم نقش ہے اور یہ ہمارے تمہارے درمیان ایک عہد ہے۔ جب جسے بلانا چاہو تو اس انگٹھ کی دوائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن کر ۳۳ مرتبہ دعوت پڑھو۔

یا مملک کند یا س آجبنی بحضورک فی کلّ مناسبتیذ من طی المنان وامنی علی الهاء وغیرہما من

انواع الکرامات ہذا مع التوکل

اس دعوت سے پہلے شیخ یا استاد کی اجازت حاصل کر لینا ضروری ہے۔ امام غزالیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر اس عمل کو اس طرح کریں کہ عشاء کے بعد ۳۱۳ مرتبہ سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر سات مرتبہ دعوت پڑھیں۔ تب بھی موکل حاضر ہو کر ہم کلام ہوتا ہے اور عامل کے تابع ہو جاتا ہے۔

علامہ بوئیؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۲۰ مرتبہ اس عزیمت کو پڑھتا رہے تو اس کے موکل غائبانہ عامل کی مدد کرنے لگیں۔

کلمات دعوت و عزیمت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَآتُوْکَ اِلَیْکَ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ یَاہُ یَاہُ یَاہُ یَا رَبَّاُہُ یَا رَبَّاُہُ یَا رَبَّاُہُ یَا سَیِّدَاہُ یَا سَیِّدَاہُ یَا سَیِّدَاہُ یَاہُو یَاہُو یَاہُو، یَا غَیَاہِیْ عِنْدَ شَہِیْ یَا اَنِیْسِیْ عِنْدَ وَحْدَہِیْ یَا مُجِیْبِیْ عِنْدَ دَعْوِیْ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ یَا اللّٰہُ، اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ، یَا مَنْ تَقُوْمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِاَمْرِہٖ یَا جَامِعَ الْمَخْلُوْقٰتِ تَحْتَ لُطْفِہٖ وَقَهْرِہٖ اَسْئَلُکَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَسْخِرَ لِّیْ رُوْحَانِیَہٗ

هَذِهِ الْآيَاتِ الشَّرِيفَةِ تُعَيِّنُنِي عَلَى قَضَاءِ حَوَائِجِ يَأْمَنُ لَا
تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ. إِهْدِنَا إِلَى الْحَقِّ وَالْإِلَى طَرِيقِ مُسْتَقِيمٍ
حَتَّى اسْتَرِيحَ مِنَ اللَّوْمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ
مِنَ الظَّالِمِينَ يَا مَنْ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ
ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ اللَّهُمَّ اشْفَعْ لِي وَأَرْسِلْنِي فِيمَا
أُرِيدُ مِنْ قَضَاءِ حَوَائِجِي وَاثْبَاتِ، قَوْلِي وَفِعْلِي وَبَارِكْ لِي
فِي أَهْلِي يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا
يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ يَا مَنْ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ يَا مَنْ يَعْلَمُ ضَمِيرَ
عِبَادِهِ سِرًّا وَجَهْرًا. أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ أَنْ تَسْخَرَنِي خُدَّامَ هَذِهِ
الْآيَةِ الْعَظِيمَةِ وَالِدَعْوَةِ الْمُنِيفَةِ يَكُونُونَ لِي عَوْنًا عَلَى قَضَاءِ
حَوَائِجِي هَيَلًا هَيَلًا جَوْلًا مَلَكًا مَلَكًا يَا مَنْ يَتَصَرَّفُ فِي
مُلْكِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ،
سَخَّرَ لِي سَخِرَ لِي عِنْدَكَ كِنْدِيَّاسَ حَتَّى يَتَكَلَّمَنِي فِي حَالِ
يَقْفِنِي وَ. بِعَيْنِي جَمِيعَ حَوَائِجِي يَا مَنْ وَلَا يُوَدُّهُ حِفْظُهُمَا
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. يَا حَمِيدُ يَا مَجِيدُ يَا بَاعِثُ يَا شَهِيدُ يَا
حَقُّ يَا وَكِيلُ يَا قَوِيَّ يَا مَتِينُ كُنْ لِي عَوْنًا عَلَى قَضَاءِ
حَوَائِجِي بِأَلْفِ أَلْفٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيمِ. اقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا أَيُّهَا السَّيِّدُ اكْنُدْ يَاسَ أَجْنَبِي
أَنْتَ وَخُذْ أَمْرَكَ وَاعْيُنُونِي فِي جَمِيعِ أُمُورِي بِحَقِّ هَذِهِ
الْآيَةِ الْعَظِيمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى إِلَهٍ وَسَلِّمْ تَسْلِيمًا كَثِيرًا
كَثِيرًا.

جنات سے دوستی کرنا

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کی جنات سے دوستی ہو جائے
اور دوستی بھی ایسی کہ وہ جب بھی کسی کام کا حکم دے جنات فوراً اس کی
تعمیل کریں تو اس کو چاہئے کہ پہلے اپنے اندر نیک لوگوں کی خصلتیں پیدا
کرے۔ مثلاً بیچ گانہ نماز کی پابندی، پاکی صفائی کا خیال، جھوٹ غیبت
لعن طعن اور بدکاریوں سے احتراز کرے اور حتی الامکان شریعت کی پابندی
کرے اور اللہ کے نیک بندوں کے ساتھ ہمیشہ خیر خواہی کا معاملہ کرے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جنات ہر کس وناکس کے تابع نہیں
ہوتے، وہ اسی انسان کے تابع ہوتے ہیں جس کو یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ال
ہے۔ کسی کو اگر وہ نال سمجھتے ہیں تو تابع ہونا تو درکنار وہ اس کے قریب
بھی نہیں پھٹکتے۔ اس لئے جنات سے دوستی کرنے کے لئے یا ان کو اپنا
مطیع بنانے کے لئے سب سے پہلے اپنے اندر اہلیت پیدا کرنی چاہئے،
صرف عمل پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے، مسلمان جنات کی یہ خوبی ہوتی ہے
کہ وہ تلاوت قرآن پاک سے بہت خوش ہوتے ہیں اور جو کوئی قرآن
حکیم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ کرتا ہے تو جنات اس کو بغور سنتے
ہیں اور اپنے دلوں میں خوشی اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ بالخصوص سورۃ
رحمن اور سورۃ جن اور سورۃ یسین کی تلاوت سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں،
اس لئے عامل کو چاہئے کہ وہ قرآن حکیم کی تلاوت صحت الفاظی کے ساتھ
اور خوش الحانی کے ساتھ کیا کرے تاکہ یہی مخلوق اس سے محفوظ ہو سکے۔

جنات کو مسخر کرنے کے لئے نوچندی بدھ سے عمل کا اہتمام
کرے اور بدھ، جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے دن یعنی ۴ دنوں تک لگا تار
روزے رکھے اور اس درمیان ہر وقت پاک و صاف اور با وضو رہے۔
وضو اگر ٹوٹ جائے تو فوراً وضو کرے، روزانہ غسل کرے، جب بھی غسل
کرے پاک، صاف لباس پہنے اور خوشبو کا استعمال کرے جس جگہ غسل
کرنا ہے وہاں بھی اگر بتی اور لوہان وغیرہ کا اہتمام کرے۔

جس جگہ غسل کرنا ہو وہاں ایک چٹائی، قلم، دوات، کالا ڈورا اور
سفید کاغذ لا کر پہلے ہی رکھ لے۔ کالی روشنائی سے نقوش وغیرہ لکھنے
ہوں گے، اس لئے کالی روشنائی رکھے۔ ایک ہزار دانوں پر مشتمل تسبیح
بھی لا کر رکھے۔ پھر ایک وقت مقرر کر کے عمل کی شروعات کرے۔ اگر
نماز عشاء کے بعد کا وقت مقرر کر لے تو بہتر ہے۔ اگر اس وقت ممکن نہ
ہو تو پھر نماز فجر کے بعد کا وقت مقرر کر لے۔ یہ وقت بھی یکسوئی کا وقت
ہوتا ہے۔ اگر رات کو عمل کرنا مقصود ہو تو چراغ زیتون یا چنبیلی میں جلانے
ورنہ نائٹ بلب روشن کرے۔ نماز عشاء کے بعد عمل کا آغاز اس طرح
کرے پہلے چار رکعات بہ نیت تہجد پڑھ لے پھر عمل کی شروعات کرے۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ پڑھنے کے بعد ایک ہزار
مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ سورۃ یسین پڑھے۔
پھر ایک مرتبہ سورۃ دُخان پڑھے پھر ایک مرتبہ سورۃ سجدہ اور ایک مرتبہ

الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِي الطُّوْلِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي
الْعَرْشِ وَاللُّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّورِ.

دونوں سجدوں کے درمیان یہ پڑھیں۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى
الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ
وَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِ التَّائِمَةِ أَنْ تُسَخِّرَ لِي عَوْنًا مِنْ
مُلْحَاءِ الْجِنِّ يُعِينُنِي عَلَى مَا أُرِيدُ مِنْ خَوَائِجِ الدُّنْيَا.

چاروں رکعات اسی طرح پڑھنے کے بعد دونوں بیٹھ
جائے۔ اسی وقت سات جنات حاضر ہوں گے اور سلام علیکم کا
نذرانہ پیش کریں گے۔

اس عامل کو کسی طرح کی گھبراہٹ اور خوف کا اظہار نہیں کرنا
چاہئے کیوں کہ یہ جنات طلب کرنے پر حاضر ہوئے ہیں۔ اس لئے
ان سے کسی طرح کا کوئی ڈر خوف نہیں ہے۔ البتہ عامل کو اپنا حصار کر
کے عمل کرنا چاہئے کیوں کہ جنات حصار کے اندر داخل ہونے کی
طاقت نہیں رکھتے۔ عامل کو چاہئے کہ بے خوف ہو کر جنات کے سلام کا
جواب دے پھر اپنی ٹوپی یا پگڑی میں سے وہ سات کاغذ نکال کر کسی
ایک کاغذ میں لکھی ہوئی آیت کو پڑھے اور پوچھے کہ کاغذ کا یہ پرزہ کس کا
ہے۔؟ ان میں سے ایک کہے گا کہ یہ میرا ہے تو عامل کو پوچھنا چاہئے کہ
اس نام کو اس کاغذ پر لکھے اور کہے کہ اپنی مہر لاؤ جب وہ جن اپنی مہر
دیدے تو عامل کو چاہئے کہ اس مہر کو اس کاغذ پر لگا دے، اس کے بعد
عامل جنات سے کہے کہ تم مجھ سے وعدہ کرو کہ میں تمہیں جب بھی طلب
کروں تم حاضر ہو کر میری مدد کرو گے۔

عامل جب بھی جنات کو حاضر کرنے کا ارادہ کرے تو کسی بھی نماز
کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِمَقَاعِدِ الْعَرْشِ مِنْ عَرْشِكَ
وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيمِ
الْأَعْظَمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ الْأَكْرَمِ وَبِكَلِمَاتِ التَّائِمَةِ أَنْ
تُسَخِّرَ لِي عَوْنًا مِنْ الصُّلَحَاءِ الْجِنِّ يُعِينُنِي عَلَى مَا أُرِيدُ مِنْ
خَوَائِجِ الدُّنْيَا.

اس دعا کو جب بھی پڑھے گا جنات حاضر ہو جائیں گے، عامل کو

سورہ ملک پڑھے۔ اس کے بعد اللہ سے دعا کرے کہ میری جو خواہش
ہے اس کو پورا فرمادیں۔ چار راتوں تک اسی طرح عمل کرے۔ چوتھے
دن جو بیٹھ کا دن ہوگا اس دن عصر کی نماز سے پہلے کاغذ کے سات
نکڑے برابر کر لے اور ہاوضو کاغذ کے نکڑوں پر یہ آیات لکھے۔

پہلے نکڑے پر وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ.

دوسرے نکڑے پر وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ.

تیسرے نکڑے پر: فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ.

چوتھے نکڑے پر: ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا
أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ.

پانچویں نکڑے پر: فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ
يَنْسَلُونَ.

چھٹے نکڑے پر: وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ
إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسَلُونَ.

ساتویں نکڑے پر: يَوْمَ يُخْرَجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا.
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

اس کے بعد ان ساتوں کاغذوں کو لپیٹ کر ان پر کالا ڈورا چڑھا
دیں اور ان کو اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھ لیں۔ اس کے بعد چار رکعت نفل
اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ سورہ یسین، دوسری رکعت
میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھے۔
سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَىٰ، ۳ مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک
مرتبہ یہ دعا بھی پڑھے۔

سُبْحَانَ مَنْ لَبَسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ تَكَلَّفَ
بِالْحَمْدِ وَتَكْرَمَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ أَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ
سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي التَّبَيُّحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ مَنْ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا
أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سُبْحَانَ مَنْ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا كَانَ وَمَا لَمْ
يَشَأْ لَهُ بَكْنِ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي

چاہئے کہ مکمل تنہائی میں حضرات کرے۔ عامل جنات کو جو بھی حکم دے گا اس کی تعمیل کریں گے۔ لیکن عامل کو چاہئے کہ وہ صرف جائز امور میں جنات سے خدمات لے، ناجائز کاموں میں انہیں پریشان نہ کرے ورنہ اس بات کا خطرہ رہے گا کہ وہ عامل کو ہلاک کر دیں گے یا عامل کی اولاد کو پریشان کریں گے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ جنات سے بے خوف رہے، اگر وہ ان کی حاضری پر خوف زدہ ہو گیا تو ساری محنت بے کار ہو جائے گی اور جنات واپس ہو جائیں گے کیوں کہ جنات کسی بھی ڈرپوک عامل کا ساتھ نہیں دے سکتے۔

اس عمل میں قرآن حکیم کی جن سورتوں کا ذکر کیا گیا ہے عامل کو چاہئے کہ ان کو حفظ کر لے اور ہر جمعرات کو ایک ایک بار ان کی تلاوت پابندی کے ساتھ کرے۔ انشاء اللہ اگر ہوش و حواس کے ساتھ اس عمل کی تکمیل کر لی گئی تو جنات تابع ہوں گے اور عامل کے ہر اس حکم کی تعمیل کریں گے جو جائز ہو۔ یہ لاکھوں اور کروڑوں روپے کا عمل ہے۔ جسے اس کتاب کے قارئین کے لئے بطور خاص پیش کیا جا رہا ہے اور اس کی اجازت ہر اس عامل کو دی جاتی ہے جو اس کا اہل ہو۔

تسخیر مَوکلات سورۃ منزل

یہ عمل مکمل تنہائی میں یقین کامل کے ساتھ کرنا چاہئے۔ عمل کی جگہ پاک صاف ہو۔ اس جگہ میں دوران عمل کسی اور کی آمد و رفت نہ ہو۔ دوران عمل اگر بتی روشن کریں یا پھر عود یا عنبر کا بخور جلائیں۔ پرہیز جلالی اور ترک حیوانات کے ساتھ اس عمل کر کو ۵۰ دن تک جاری رکھیں۔ پہلے دن غسل کریں۔ اس کے بعد روزانہ با وضو عمل کریں۔ اور ہر تیسرے دن غسل ضرور کریں۔ اگر روزانہ غسل کر کے عمل کے لئے بیٹھیں تو افضل ہے۔ حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کریں اور اس عمل کو روزانہ نصف شب کے بعد کریں۔

روزانہ اول و آخر ۳-۳ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور ۴۰ مرتبہ سورۃ منزل کی تلاوت کریں، دوران تلاوت مَوکلات کا تصور رکھیں۔ سورۃ منزل ہر بار مکمل بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ پچاس راتوں کے اندر اندر کسی بھی رات ۴۰ مَوکلات حاضر ہوں گے، یہ مَوکلات عمل کے وقت بھی حاضر ہو سکتے ہیں۔ اور عامل کو کسی اور جگہ بھی اچانک مل سکتے ہیں، ان

کی نشانی یہ ہے کہ یہ چاروں ایک ساتھ آتے ہیں۔ عامل کو ہوش و حواس کے ساتھ دن رات گزارنے چاہئیں اور انسانی روپ میں جب چار انسان ایک ساتھ اس سے ملاقات کریں تو اس کو یقین کرنا چاہئے کہ یہ سورۃ منزل کے مَوکلات ہیں۔ ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ اکثر و بیشتر یہ کالے یا سفید لباس میں ہوتے ہیں۔ ملاقات کے دوران عامل کو علیک سلیک کے بعد سب سے پہلے یہ پوچھنا چاہئے کہ وہ حاضر کس طرح ہوں گے۔ مَوکلات دوبارہ حاضری کا آسان عمل بتاتے ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ اس عمل کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھے۔ اگر عامل کی روحانی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی ہے تو وہ عامل کے روبرو آ کر ملاقات کرتے ہیں ورنہ خواب میں حاضر ہوتے ہیں۔ اور عامل کے تمام سوالوں کا جواب دیتے ہیں۔ سورۃ منزل کے مَوکلات کے ذریعہ دینیوں کی کھوج بھی کی جاسکتی ہے۔ اور گم شدہ لوگوں کا سراغ بھی نکالا جاسکتا ہے۔ دوران چلہ عامل کو مختلف نوعیت کی بشارتیں خوابوں میں ہوتی ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ ان بشارتوں کو اپنے پاس نوٹ رکھے اور کسی تجربہ کار سے ان کا ذکر کر کے ان کا مطلب معلوم کرے۔

یہ بات واضح رہے کہ اگر کوئی عامل سورۃ منزل کے مَوکلات تابع کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ روحانیت کی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن جاتا ہے۔

حاضرات سورۃ منزل

اس حاضرات پر قابو پانے کے لئے سب سے پہلے اس کی ذکوۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات یا اتوار سے شروع کرے۔ روزانہ ۲۱ مرتبہ سورۃ منزل کی تلاوت کر کے اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ۴۰ روین دن کمسن بچوں کو شیرنی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوۃ ادا ہوگی۔ زکوۃ کے بعد نوچندی جمعہ کو صبح ۸ بجے اور ۹ بجے درمیان نقش تیار کرے اور حفاظت سے اپنے پاس رکھے۔

جب حاضرات کرنی ہو تو نقش مریض یا بچے کے ہاتھ میں دے اور تاکید کر دے کہ وہ نقش کو دیکھتا رہے اور خصوصاً سیاہ خانہ میں اپنی نظریں جمائے رکھے۔ عامل کو چاہئے ایک مرتبہ سورۃ منزل مع عزیمت پڑھے۔ انشاء اللہ اسی وقت مَوکلات حاضر ہو کر ہم کلام ہوں گے۔

عزیمت یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اجب یا روقایا نیل یا طاطانیل یا سر فیانیل یا رفعمانیل بحقیق۔ یَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الْيَلَّ إِلَّا قَلِيلًا (تاختم سورۃ پڑھے) ختم سورۃ کے بعد یہ عزیمت پڑھے۔
وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيْطَانُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانُ كَفَرُوهُ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ۔ شاہ بکتاؤس را اعلام بدیدی ایں قہ بوسیله خدا و رسول خدا آمدہ حاضر شود۔
عامل موکلین سے دینے کے بارے میں معلوم کر سکتا ہے اور ان سے وہیذہ نکالنے کی ترکیب بھی پوچھ سکتا ہے۔ موکلین جنات کی طرف سے ہونے والی مزاحمتوں کو بھی روک سکتے ہیں

حاضرات کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

راہ ۸۸۳۷۷

۹۹۱۱۱۰۱۰۹۶۵۱۱۹

عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيْطَانُ كَفَرُوهُ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ شاہ بکتاؤس را اعلام بدیدی ایں قہ بوسیله خدا و رسول خدا آمدہ حاضر شود۔

اس نقش کو ایک بار تیار کر کے رکھ لیں، لیکن اس کی کالس پر حاضرات والی روشنائی لگائیں۔ انشاء اللہ لازماً حاضرات ہوگی اور موکلین حاضر ہو کر عامل سے ہم کلام ہوں گے اور جب عامل رخصت کی اجازت دے گا جب ہی رخصت ہوں گے۔

ہمزاد تابع کرنے کے لئے

ایک بہت ہی نادر اور موثر قسم کا عمل پیش کیا جا رہا ہے۔ جو نہ صرف ہمزاد کو مسخر کرنے کے لئے تیر بہدف ہے، بلکہ تسخیر خلائق کے لئے بہت کامیاب عمل ہے۔ یہ مشکل بھی نہیں ہے۔ اور جسے ہمزاد اور خلائق کو مسخر کرنے کی آرزو ہو تو اس کے لئے تو یہ عمل ایک گوہر نایاب

ہے۔ عمل کی شرط یہ ہے کہ جس کمرے میں عمل کرنے کا ارادہ ہو اس کمرے میں چونا کرائیں۔ اور کمرہ ہر اعتبار سے صاف ستھرا ہو اور اس میں ساز و سامان موجود نہ ہو۔ نہ ہی آس پاس کسی طرح کا شور غل ہو۔ کمرے کی چاروں دیواروں پر قد آدم آئینہ لگائیں۔ اور ایک لائٹن جلا کر اسے کمرے کی چھت میں بالکل درمیاں میں لٹکا دیں۔ عمل سے پہلے لائٹن لٹکا دیں اور اپنا حصار کر لیں۔ اس عمل کا مخصوص حصار ہے اسی طرح کریں۔ اور اس آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ لا تَدْرِكُهُ لَآبُصَارٌ وَهُوَ يَدْرِكُ لَآبُصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ (سورۃ النعام) جب اس آیت کو پڑھ چکیں تو پھر یَا لَطِيفُ ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد اپنا رخ شمال کی طرف کریں۔ اور آئینے میں دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ اِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِّمَا يَشَاءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ (سورۃ یوسف) عکس دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ (سورۃ ملک)

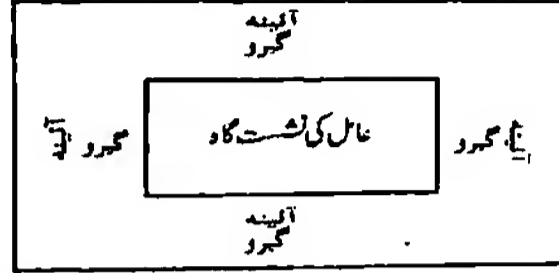
چند روز کے بعد آئینے میں اپنی صورت کے بجائے عجیب و غریب صورتیں نظر آئیں گی۔ اور درمیان عمل آئینے میں اپنی صورت بھی کئی بار غائب ہو جائے گی۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوران عمل کوشش کریں کہ پلک نہ جھپکے۔ اور جسم حرکت نہ کرے۔ عمل لگاتار ۲۱ روز تک کرنا ہے۔

عمل سے پہلے ۴ نقش لکھ کر چاروں آئینوں پر چپا کر دیں۔ اور حصار کے لئے گیر و تیار کریں۔ گیر و ایک دن میں ایک کلو سے کم نہ ہو۔ عامل ایک چوکور دائرہ صیخ کراس کے چاروں طرف گیر و ڈال دیں۔ اور اس گیر و پر سورۃ یسین کی آیت وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًا وَ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًا اَفَاْغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ ایک ہزار مرتبہ پڑھ

ابو الغفور مردۃ الابيض	عزیمت علیکم یا معشر الجن والانس والارواح		ابو عبد اللہ ابو العباس
علیہ السلام علیہ السلام	ابو الحسن بعہ ذوا بیض	ابو ولید شہور ش	ابو یوسف ابو یوسف
علیہ السلام علیہ السلام	یہاں عامل اپنا نام اور اپنی والدہ کا نام لکھے	سیاف السبحانی ابو لوح شمون	ابو یوسف ابو یوسف
علیہ السلام علیہ السلام	احضروا احضروا احضروا ایا قوم ہمزاد		ابو یوسف ابو یوسف

کر گیر و پر دم کریں۔ یہ ہمزاد اور دھینہ کی جگہ کی صحیح نشاندہی کرے گا اور عامل اسے حکم دے گا تو یہ دھینہ نکال بھی دے گا۔ نقش یہ ہے۔

نشت گا کی مثال



یہ احتیاط سے کریں بہت عجیب عمل ہے ہمزاد تو تابع ہو ہی جاتا ہے مخلوقات خداوندی بھی مسخر ہو جاتی ہے اور عامل جہاں بھی جاتا ہے بھیڑ اس کے ساتھ رہتی ہے۔ ایسے اعمال بتانے کے نہیں ہوتے لیکن ہم نے ”صنم خانہ عملیات“ پڑھنے والوں کے لئے تمام سربستہ راز کھول دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ اس لئے اور بھی بے شمار عملیات ہم ظاہر کریں گے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اہل کو کامیاب کرے اور نااہل کو ایسے اعمال سے دور رکھے۔

جنات سے دوستی کرنے کا طریقہ

جب تم کو جنات سے دوستی کرنا ہو کہ وہ تمہاری حاجتیں پوری کرے تو تم کو لازم ہے کہ بدھ سے سنیچر تک روزے رکھو اور غسل کر کے کپڑوں کو خوب پاک صاف کرو۔ اور ہر روز ایک ہزار بار سورہ اخلاص اور ایک سو بار سورہ یسین اور سورہ دخان اور تنزیل السجدہ اور سورہ ملک پڑھو۔ پھر جب سنیچر کے روز عصر کا وقت ہو یعنی دسویں ساعت آوے تو لوگوں سے علیحدہ کسی خالی مگر پاک مقام میں کاغذ کے سات ٹکڑے لے کر اس پر یہ آیت لکھو:

وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

اور دوسرے پر یہ آیت قَبَادَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ اور تیسرے پر فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور چوتھے پر ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ اور پانچویں پر فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجْدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ اور چھٹے پر وَنُفِخَ فِي الصُّورِ سَيَنْظُرُونَ تک اور ساتویں پر يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا فَسَيَكْفِيكَهُمُ

اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ ان آیات کے لکھنے سے پہلے چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں بعد الفاتحہ کے سورہ یسین دوسری میں سورہ دخان تیسری میں سورہ السجدہ چوتھی میں سورہ ملک اور ہر سجدہ کے آخر میں یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ مَنْ لَيْسَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ مَنْ تَعَفَّفَ بِالْحَمْدِ وَتَكْرَمَ بِهِض سُبْحَانَ مَنْ أَخْضَى كُلَّ شَيْءٍ بِعِلْمِهِ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَنْبَغِي السَّبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ مَنْ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ سُبْحَانَ مَنْ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ سُبْحَانَ ذِي الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ سُبْحَانَ ذِي الطُّولِ وَالْفَضْلِ سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ وَاللَّوْحِ وَالْقَلَمِ وَالنُّورِ پھر اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهٰی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ وَبِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الْاَكْرَمِ وَبِكَلِمَاتِكَ الثَّامَةِ اَنْ تَسْخِرَ لِّیْ عَوْنًا مِنْ صَلَاحَاءِ الْجَنِّ یُعِیْنُ عَلٰی مَا اَرِیْدُ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا . اسی وقت سات جنات المسلمین میں سے تمہارے سامنے آئیں گے۔ اور سلام کریں گے اور اس نماز سے پہلے تم کو لازم ہے کہ ساتوں کاغذوں کو ایک ٹاگے میں باندھ کر اپنے سر میں رکھ لو۔ پھر نماز شروع کرو۔ اور تھوڑا موم بھی اپنے سامنے رکھنا۔ پھر جب وہ جنات حاضر ہوں تب تم ان کاغذوں میں سے ایک لے کر پڑھو اور ان جنات سے کہو کہ تم میں سے کس کا یہ کاغذ ہے۔ ان میں سے ایک کہے گا یہ میرا ہے۔ تم اس سے اس کا نام پوچھ کر اس کا نام کاغذ کے اوپر کی طرف لکھو اور اس سے کہو اپنی ہر لاؤ۔ جب وہ اپنی مہر دے۔ تو اس کو موم لگا کر کاغذ کے نیچے کرو۔ جیسا کہ خطوں پر مہر لگاتے ہیں اور اس طرح سب سے کاغذ پر ایک ایک مہر لگوا لو۔ پھر ان کو رخصت کر دو اور ان رقعوں کو اپنے ساتھ لا کر کسی پاکیزہ جگہ پر رکھ دو۔ جب ضرورت ہو جنات کو بلاؤ۔ فوراً حاضر ہوں گے۔ اور جو کام کہو گے کریں گے۔ خزانے نکالیں گے۔ خبریں لائیں گے اور ہر چیز لا کر دیں گے۔ یاد رہے کہ اس کام کے واسطے قوی

دل اور مضبوط شخص چاہئے اگر عامل کمزور ہوگا تو اپنے آپ کو نقصان پہنچائے گا۔

سلامت قولاً من رب الرحیم کی ریاضت اور موکل کی تسخیر ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس روزے پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ چار سو بتیس بار پڑھے۔ رات کو کم از کم سوئے اور خلوت ہو کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب روز عود اور لوہان جلانے کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اس قسم کو نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آ کر تجھ سے کہے گا۔ اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھاتے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لیے اس کے کہنے کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہرگز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا۔ اور درود یوار پر تجھ کو آیت سلام قولاً من رب الرحیم لکھی ہوئی دکھائی دے گی اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے ارد گرد خلق کثیر ہوگی تیرے سامنے آئے گا۔ وہ بادشاہ السلام علیم کہے گا تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے۔ اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بوقت ضرورت بلا سکوں، وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا۔ اور عہد اس طرح کے ہوں گے جھوٹ نہ بولنا گناہ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ لَيْسَ فِي السَّمَوَاتِ ذَوَاتٌ وَلَا فِي الْأَرْضِ عَمَرَاتٌ وَلَا فِي الْجِبَالِ مَذَارَاتٌ وَلَا فِي الْجِبَارِ قَطَرَاتٌ وَلَا فِي الْغُيُوبِ لَخَطَاتٌ وَلَا فِي النَّفُوسِ خَطَرَاتٌ إِلَّا وَهِيَ

بِكَ وَالْآثَاتِ. وَلَكَ شَاهِدَاتٌ وَفِي مُلْكِكَ مَتَخَيَّرَاتٌ أَسْأَلُكَ بِتَسْخِيرِكَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَنْ تَوْفِّقَنِي لِمَا يُرْضِيكَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ۝

تسخیر موکل الہادی

اگر آپ اسم باری تعالیٰ ”ہادی“ کو اس کے عددوں کے مطابق پڑھتے رہیں تو تمام مخلوق تابع فرمان ہو جائے گی۔ یہ اسم سر جلیل سے ہے۔ خادم روحانیت کا کامل اثر رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص بخورات کے ساتھ اس کی تلاوت کرے تو خادم ظاہر ہوگا۔ اس عمل کی ترکیب یہ ہے کہ اس کو ہر روز سات ہزار (۷۰۰۰) مرتبہ طہارت کاملہ کے ساتھ پڑھیں۔ اور ہر جمعہ کو لوہان سلگائیں اور اس اسم کی مخصوص قسم ”موکل کو حاضر کرنے والی“ ہر روز ایک سو مرتبہ پڑھیں اور ایک ماہ تک اسی طریقہ سے مسلسل پڑھیں تو خادم روحانی آپ کے سامنے حاضر ہوگا۔ اس سے خوف نہ کھائیں۔ خادم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگٹھی ہو گی۔ وہ اس سے طلب کریں۔ اس انگٹھی پر اسم اعظم درج ہوگا۔ وہ کچھ شرائط پر آپ کو انگٹھی دے گا۔ آپ مخلوق میں سے جس کو بھی تابع کرنا چاہیں گے، انگٹھی کو انگلی میں پہن کر اسے حرکت دیں، پس وہ شخص مسخر ہوگا۔ خواہ کتنے ہی ذاعلم پر ہوگا۔ اگر کھانے پینے کی کوئی چیز طلب کریں یا مال و دولت تو بھی خادم لا دے گا۔ اگر کسی لشکر کو شکست دینا یا کسی دشمن کو قتل کرنا یا کسی ظالم کو ہلاک کرنا چاہیں تو موکل کی قسم پڑھ کر انگٹھی کو حرکت دیں، فوراً حکم کی تعمیل کرے گا۔

موکل کے ذریعہ آپ زمین سے دغینہ نکال سکتے ہیں اسم ہادی کے ذریعہ سمندر کی گہرائیوں سے بھی خزانہ برآمد کر سکتے ہیں۔ ایک لا جواب عمل ہے لیکن قسمت آزما ضروری ہے۔

قسم یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِهَا الْهِدَايَةِ وَابْدَالِ الدِّیْمُومَةِ وَبِالْفِ الْوَاحِدَانِیَّةِ اَنْ تُسَخِّرَ لِّیْ یَا ذَمْرِیْ یَا نِیْلُ الْمَلِكِ الرُّوحَانِیِّ اَسْأَلُكَ اَیُّهَا الْمَلِكُ الرُّوحَانِیُّ وَاَقْسَمُ عَلَیْكَ بِهَاءِ الْاَخَاطَةِ وَبِالْمَلَايِكَةِ الَّذِیْنَ یَذُوْرُوْنَ

حَوْلَ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَهُمْ وَاهِمُونَ وَادْكُرُ مِنْ حَيْثُ
التَّجَلَّى هُوَ وَمِنْ حَيْثُ التَّرْقَى هَا وَبِالنَّهْرِ الدَّائِرِ دَوْرَانِ
الْهَاءِ وَبِعِظْمَةِ بَكُورِ الْعَالَمِ الْعُلُوِّ وَالسَّفَلِي مِنَ الْعَرْشِ
إِلَى الْفَرْشِ مِثْلَ الْكُرَّةِ وَمَا فِيهَا وَمَا بَيْنَهُمَا قَدْ التَّقَمُّهُمَا
الْمَلِكُ فِيهِ وَهُوَ مُنْتَظَرُ الْأَمْرِ الْمَلِكِ الْهَدْيِ وَبِالْإِسْمِ
الْمَكْتُوبِ عَلَى جَبْهَةِ بِالْحُرُوفِ الْمَرْقُومَةِ هُنَالِكَ
بِالْبُخُورِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْمَلْحَةِ اللَّتِي تَجْرِي إِلَّا مَا أُجِبْتِي أَيُّهَا
الرُّوحَانِي وَمَا أَمَرْنَا إِلَّا وَاحِدَةً كَلَمَحٍ بِالْبَصْرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ
إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَفْعَلُوا أَوْ مَا تُوَمَّرُونَ.

اس اسم کا ایک نقش بھی ہے۔ اہل ریاضت کے لئے ضروری ہے کہ اسے تحریر کر کے اپنے پاس رکھے اور ہر نماز بعد اس قسم کو ایک مرتبہ اور طلوع شمس کے وقت اسم باری تعالیٰ ”ہادی“ کو ایک سو مرتبہ پڑھے تو کچھ برس بھی نہ گزریں گے کہ تسخیر مخلوق اس کو حاصل ہوگی۔ اور رزق کا حاصل کرنا بالکل آسان ہوگا۔ اور کم از کم مدت اس کی دو سال ہے۔ اس ”ہادی“ سے فیض حاصل کرنے کا یہ دوسرا طریقہ ہے۔ پہلے طریقہ میں موکل کی تسخیر ہوتی ہے، اسم ”ہادی“ کا نقش مبارک یہ ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۱	۳۰	۵	۱	۴
۳۰	الہادی	لہادی	لہادی	۵
۵	لہادی	۵	لہادی	۱
۱	لہادی	لہادی	لہادی	۳۰
۴	۱	۵	۱	۳

موکل تابع کیجئے

عمل سورۃ اخلاص

یہ عمل عجیب ترین ہے۔ حل مشکلات کے ساتھ فرحت قلبی بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حیرت انگیز مناظر دیکھتا ہے۔ جس سے نظر ہٹا نے کو دل نہیں چاہتا۔ اگر اہل ذوق چاہیں تو اس کی دعوت بھی دیں۔ مگر خلوت اختیار کرنا ہوگی۔ کسی سے کلام نہ کرے۔ ایک پرہیزگار خادم رکھیں۔ کہ وہ ضروریات کو انجام دے، غذا میں صرف بھنے ہوئے چنے یا

جو کی روٹی کھائے۔ باقی ہدایات ترک جمالی و جلالی میں ملاحظہ فرمائیں۔ اور اور اس پر عمل کریں۔ ۱۵ دن کی خلوت میں چھ ہزار بار بطریق مذکور ذیل پڑھیں۔ دن میں روزہ رکھیں۔ ۳۰۰ بار روزانہ دن رات میں پڑھیں۔ باقی اوقات میں درود استغفار پڑھیں۔ یا سوئیں۔ اور قضائے حاجت کے لئے ۶۰۰ بار ایک دن رات میں۔ ۲۰۰ بار ہر سہ روز پڑھیں۔ اول و آخر درود شریف ۴۱ بار۔

طریقہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یَّا اَحَدٌ یَّا اَحَدٌ یَّا وَاحِدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ یَّا صَمَدٌ یَقْرُدُ یَا تَرُیَا مَنْ لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَهْدَ ۝ اَسْئَلُكَ اَنْ تُسَخِّرَ لِّیْ خَدَمَ هَذِهِ السُّورَةِ الشَّرِیْفَةِ اَنْ تُجِیْبُوْا لِّیْ اِنِّیْ مَا اُرِیدُ فَعَالًا لِّمَا یُرِیدُ ۝ جب دوسویں تعداد پوری ہو جائے یا ایک دن میں ۶۰۰ کی تعداد پوری کرنا ہو تو ہر ۲۰۰ کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے۔ اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ اَیُّهَا الْخَدَمُ هَذِهِ السُّورَةُ الشَّرِیْفَةُ اَنْ تُجِیْبُوْا لِّیْ مَا تَعْبُدُوْنَہٗ اِلَّا مَا اَسْرَعْتُمْ الْاِجَابَةَ بِدَعْوَتِیْ وَبِطَاعَتِیْ فَاصْرَعُوْا وَاحْضَرُوْا اَطِیْعُوْا بِحَقِّ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اُدْعُوْا نَبِیَّ اَسْتَجِبْ لَّكُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ ذَاخِرِیْنَ ۝

اس عمل کو شروع کرتے ہی تین موکل عامل کی مدد کے لئے

متعین ہو جاتے ہیں۔ اور جب تک عامل کی ضرورت پوری کر دیں واپس نہیں جاتے۔ اگر عامل کی ذات یا بات کی وجہ سے کسی مومن مرد یا عورت کا دل نہیں دکھا ہے اور ان کی آپیں اس وقت حائل نہ ہوں تو موکل سامنے حاضر ہو کر یوں کہتے ہیں۔ السلام علیکم اَیُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ اس کے جواب میں یو کہے وعلیکم السلام یَا عِبَادِ اللّٰہ پھر وہ سوال کریں گے کہ تو نے ہم کو کس لئے یاد کیا ہے۔ اب اختیار ہے کہ ان سے اپنی حاجت بتلا دے جائز و محمود ہوگی تو فوراً پورا کریں گے۔ اور اگر موکلین کو تابع کرنا ہے تو ان سے یہ کہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم کو جب بھی یاد کروں حاضر ہو اور میرا جو کام ہوا انجام دو۔ اس پر وہ کوئی شرط پیش کریں گے۔ اگر تم نے اسے پورا کرنے کا وعدہ کیا تو وہ بھی خادم رہیں گے۔ اور جب تک اس میں کوتاہی برتی۔ موکل حاضر نہ ہوں گے۔

حسن الہاشمی

عکسِ سلیمانانی

الحصارُ السَّبعة

سلطان ابراہیم غزنوی نے کس وجہ سے ملک شاہ سلجوق کے چچا کو قید کر لیا تھا، جس کی رہائی کے لئے سلجوق امیر سبکتگین نے غزنی پر اس وقت حملہ کر دیا، جب سلطان کی افواج ہندوستان میں تھیں، اس نے اس سخت پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے مدد اور نصرت کی دعا کی۔ جس کے نتیجے میں اسی رات سید دو عالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ ”امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن عزیز سے فتح و نصرت کی آیات کا ایک انتخاب کر کے مجموعہ تیار کیا تھا جس کا نام ”الحصار السبعة“ ہے اور یہ مجموعہ اس وقت کے قاضی ”زاہد“ کے پاس ہے۔ سلطان ابراہیم غزنوی نے جب قاضی زاہد سے پوچھا تو انہوں نے وہ مجموعہ سلطان کو دیدیا اور ساتھ ہی اس کے ورد کا طریقہ بھی بتا دیا کہ روزانہ ایک حصار پڑھ جائے اور ساتویں دن روزہ رکھ کر ان ساتوں کو ایک بار پھر پڑھ لیا جائے اور کچھ صدقہ بھی دیدیں، انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ سلطان ابراہیم نے حسب ہدایت عمل کیا، ادھر ملک شاہ نے خواب دیکھا کہ غزنی کے ارد گرد لوہے کا ایک جنگلہ بنا ہوا ہے اور کئی ہاتھی اس جنگلہ کی حفاظت کے لئے دانت نکالے ہوئے اور اپنی سونڈیں اٹھائے ہوئے کھڑے ہیں۔ ملک شاہ نے اس خواب کو دیکھ کر غزنی سے واپسی کا حکم دیدیا۔ اس طرح غزنی کا ملک محفوظ رہا۔

سلطان ابراہیم کو جب کبھی کوئی مشکل پیش آتی تو اس ورد کو اسی طریقے پر پڑھتے تو اللہ تعالیٰ محفوظ فرماتے۔

فائدہ : چوں کہ ہفتے کے ساتھ دن ہیں اور یہ ساتھ دن ہی زمانے کی بنیاد ہیں، اس لئے یہ وظیفہ سات دنوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

بروز پیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا. وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ. وَجَعَلْنَا عَلٰی قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ یَفْقَهُوْهُ وَفِیْ اُذُنِهِمْ وَقْرًا. فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ. اِنْ یَنْصُرْكُمْ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ یَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُكُمْ مِنْۢ بَعْدِهِ وَعَلٰی اللّٰهِ فَلِیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. قُلْ كُلُّ مُتَرَبِّصٍ فَتَرَبَّصُوْا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحَابُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَمَنْ اِهْتَدٰی. یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِیْرًا. سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا الرُّعْبَ بِمَا اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یَنْزَلْ بِهٖ سُلْطٰنًا.

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يَمْنُ عَلَيْكَ يَا ذَا الطَّوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفِ غَمِّيْ وَاهْلِكَ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز منگل

رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ. هُنَالِكَ تَبْلُو كُلُّ نَفْسٍ مَا أَسْلَفَتْ وَرُدُّوا إِلَى اللَّهِ مَوْلَاهُمْ الْحَقَّ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ. يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. صُمُّكُمْ غَمِّيْ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ. وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ. فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ.

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ يَارَبَّا وَيَا مَلَجَا يَا مُسْتَعَاثًا يَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ بِكَرَمِكَ إِلَى كَرَمِكَ وَبِفَضْلِكَ إِلَى فَضْلِكَ وَبِجُودِكَ إِلَى جُودِكَ وَبِإِحْسَانِكَ إِلَى إِحْسَانِكَ.

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ.

يَا رَبِّ اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَاوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا.

اَللّٰهُمَّ يَا حَفِيْظِيْ وَيَا نَصِيْرِيْ وَيَا مُعِيْنِيْ فِيْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَشْغَالِ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِيْ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفِ غَمِّيْ وَاهْلِكَ عَدُوِّيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بروز بدھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا. أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لَجِيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدُهُ لَمْ يَكْذِبْ رَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُّورٍ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ. لَا يَذُرُّونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا. إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا. جَزَاءً وَفَاقًا. فِي سَمُومٍ وَحَمِيمٍ. وَظِلٌّ مِنْ يَحْمُومٍ. لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ. كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ. رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ. آمَنْتُ بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ. حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. نِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ.

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .
اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَ اَهْلِكْ عَذُوِيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

بروز جمعرات

قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ . اَيْنَمَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيْدَةٍ . وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتَابًا مُّوَجَّلًا . قُلْ كُونُوا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا . اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِي صُدُوْرِكُمْ . مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ . بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ . فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ .
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَ عَلَانِيَتِيْ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ بِقَضَائِكَ وَتَقْدِيْرِكَ فَاِنِّيْ اَسِيْرُ بِحُكْمِكَ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ بِاَحْوَالِ الْعِبَادِ وَ اَشْغَالِهِمْ وَ حَرَكَاتِهِمْ وَ سَكَنَاتِهِمْ فِي اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ . لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ . فَاسْتَجِبْنَا لَهٗ وَنَجِّنَا مِنْ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ تُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ . فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ .
وَ اقْرَبُ نَصْرًا وَ اَوْضَحُ دَلِيْلًا اَغْنِيْ مِنَ الْاَعْدَاءِ . اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ . اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْغَمِّ وَاكْشِفْ غَمِّيْ وَ اَهْلِكْ عَذُوِيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

بروز جمعہ المبارک

رَبِّ قَدْ اَتَيْتَنِيْ مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِيْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَكَّلْتُ عَلَى مُسْلِمًا وَ اَلْحَقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ . قُلِ اللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تُوْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .
لَا حَوْلَ وَلَا حِيْلَةَ وَلَا مَحَالَةَ وَلَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ خَالِقُ الْخَلْقِ وَ مُدَبِّرُهُمْ وَ مُحَوِّلُهُمْ مِنْ حَالٍ اِلَى حَالٍ بِكَ اُصُوْلٌ .
اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْنَا وَلَا تُخْذِلْنَا وَ اَرْحَمْنَا وَلَا تُهْلِكْنَا وَ اَنْتَ رَجَاءُ نَا يَا اللّٰهُ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ يَا نِعَمَ الْمَوْلٰى وَ يَا نِعَمَ النَّصِيْرُ .

رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ .
اَللّٰهُمَّ يَا فَارِجَ الْغَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّيْ وَ اَكْشِفْ غَمِّيْ وَ اَهْلِكْ عَذُوِيْ حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .

بروز ہفتہ

اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَوُوْفٌ رَّحِيْمٌ . فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ . اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمٌ

السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ. إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ. الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تَدْخِلُ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ. رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ. رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ. قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلْقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ. وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ.

اللَّهُمَّ يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ وَيَا كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ وَيَا مَانِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ وَيَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ وَيَا سَامِعَ الْأَصْوَاتِ اذْفَعْ عَنِّي وَعَنْ جَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ النُّكَبَاتِ وَارْزُقْنَا وَإِيَّاهُمْ مِنَ الْحَسَنَاتِ وَاحْفَظْنَا وَإِنَّا نَعْمُ مِنَ الْحَادِثَاتِ وَالْوَاقِعَاتِ.

اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اللَّهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّي وَاكْشِفْ غَمِّي وَاهْلِكْ عَدُوِّي حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

بروز التوار

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ. وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ. وَنَجَّيْنَاهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعَالَمِينَ. ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًا. وَلَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِنَّا. وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ. وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ. إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ. وَإِنَّ جُنَدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ.

اللَّهُمَّ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ، اللَّهُمَّ يَا حَبِيبَ التَّوَّابِينَ، اللَّهُمَّ يَا أَيْنِسَ الْمُسْتَوْحِشِينَ، اللَّهُمَّ يَا نَاصِرَ الْمُضْطَرِّينَ. اللَّهُمَّ يَا رَجَاءَ الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ يَا شَاهِدًا غَيْرَ غَائِبٍ، اللَّهُمَّ يَا قَرِيبًا غَيْرَ بَعِيدٍ، اللَّهُمَّ يَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوبٍ اجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا فِي الْعَافِيَةِ اللَّهُمَّ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اللَّهُمَّ يَا فَارِجَ الْهَمِّ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ فَرِّجْ هَمِّي وَاكْشِفْ غَمِّي وَاهْلِكْ عَدُوِّي حَيْثُ كَانَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اکسیر عمل قرآنی

اس عمل کے بارے میں حضرت مولانا محمد طاہر قاسمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں، قرآن کریم کی وہ آیتیں جن کے شروع میں ”اللہ“ ہے ان کا ہر حاجت و مشکل میں پڑھنا حصول مدعا و مقصود کے لئے اکسیر ہے۔ اگر کوئی مقصد نہ بھی حاصل ہوگا تو اس سے بہتر مقصد کا حصول یقینی ہوگا۔ نیز تحریر فرمایا کہ یہ عمل مجھ کو حیدر آباد (دکن) کے ایک سو بیس برس کی عمر کے بوڑھے عامل سے پہنچا ہے۔ میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا ہے، اس عمل سے بڑی راہیں کھلتی ہیں۔

وہ آیات یہ ہیں:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

(۱) اللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ. (سورہ بقرہ)

(۲) اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. (سورہ بقرہ)

(۳) اللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَائُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (سورہ بقرہ)

(۴) اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ. نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنزَلَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ. مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنزَلَ الْفُرْقَانَ. (سورہ آل عمران)

(۵) اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لِيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا. (سورہ نساء)

(۶) اللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ (سورہ انعام)

(۷) اللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفِّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ. (سورہ انفال)

(۸) اللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ. (سورہ یونس)

(۹) اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا فِي أَنْفُسِهِمْ إِنَّي إِذَا لِمَنِ الظَّالِمِينَ. (سورہ ہود)

(۱۰) اللّٰهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَاوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ مُّسَمًّى يُدَبِّرُ الْأَمْرَ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاءِ رَبِّكُمْ تُوقِنُونَ (سورہ رعد)

(۱۱) اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ. عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ. (سورہ رعد)

(۱۲) اللّٰهُ يَسُِّطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَفَرَحُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا

مَتَاعُ. (سورہ رعد)

(۱۳) اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَالَّذِي نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهَارَ. وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. (سورہ ابراہیم)

(۱۴) اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی. (سورہ طہ)

(۱۵) اللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ (سورہ حج)

(۱۶) اللّٰهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ (سورہ حج)

(۱۷) اللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِثْلُ نُوْرِهِ كَمِثْكَاهٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَانَتْهَا كَوْكَبٌ دُرِّيُّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (سورہ نور)

(۱۸) اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (سورہ نمل)

(۱۹) اللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورہ نمل)

(۲۰) اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاَيُّكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ (سورہ عنکبوت)

(۲۱) اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (سورہ عنکبوت)

(۲۲) اللّٰهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهُ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (سورہ روم)

(۲۳) اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهُ وَتَعَالٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورہ روم)

(۲۴) اللّٰهُ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَّاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهُ فِي السَّمَاءِ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَجْعَلُهُ كِسْفًا فَتَرٰى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ فَاِذَا اَصَابَ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (سورہ روم)

(۲۵) اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ (سورہ روم)

(۲۶) اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا شَفِيعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ (سورہ المجدہ)

(۲۷) اللّٰهُ رَبُّكُمْ وَرَبَّ اَبَائِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ. (سورہ صافات)

(۲۸) اللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِي تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الدِّينِ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدٰى اللّٰهُ يَهْدِيْ بِهِ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ (سورہ زمر)

- (۲۹) اللَّهُ يَتَوَكَّلُ الْإِنْفَسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (سورة زمر)
- (۳۰) اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ (سورة زمر)
- (۳۱) اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ (سورة غافر)
- (۳۲) اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَصَوَّرَكُمْ فَأَحْسَنَ صُورَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ ذَٰلِكُمْ اللَّهُ رَبُّكُم فَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ (سورة غافر)
- (۳۳) اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَنْعَامَ لِتَرْكَبُوا مِنْهَا وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ (سورة غافر)
- (۳۴) اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ (سورة شوریٰ)
- (۳۵) اللَّهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ (سورة شوریٰ)
- (۳۶) اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ. (سورة شوریٰ)
- (۳۷) اللَّهُ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ (سورة شوریٰ)
- (۳۸) اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (سورة شوریٰ)
- (۳۹) اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ الْفُلُكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (سورة جاثیہ)
- (۴۰) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (سورة تغابن)
- (۴۱) اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا (سورة طلاق)
- (۴۲) قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ. اللَّهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ (سورة اخلاص)

حل مشکلات کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

نبی کریم ﷺ پر سب سے پہلے نازل ہونے والی سورہ ”اقراء“ میں آپ ﷺ کو یہ حکم فرمایا گیا ”وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ“ سجدہ کریں اور زیادہ قریب ہو جائیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ سجدے میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بعض علماء کرام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ نے اسی کے پیش نظر فرمایا کہ سخت پریشانی کی حالت میں اگر قرآن کریم کی چودہ آیات سجدہ کو پڑھ کر سجدہ کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائے جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے پریشانی دور فرمادیتے ہیں۔ قرآن کریم کی وہ آیات سجدہ یہ ہیں۔

(۱) إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ. (سورة اعراف)

(۲) وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ. (سورة رعد)

(۳) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ. يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ. (سورہ نحل)

(۴) وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا. (سورہ اسراء)

(۵) أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَآئِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا (سورہ مریم)

(۶) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ (سورہ حج)

(۷) وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا (سورہ فرقان)

(۸) اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (سورہ نمل)

(۹) إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ (سورہ سجده)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ (سورہ ص)

(۱۱) فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ (سورہ فصلت)

(۱۲) فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا (سورہ نجم)

(۱۳) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ (سورہ انشقاق)

(۱۴) كَلَّا لَا تَطَّعُهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سورہ علق)

(دامان رحمت)

تمام امراض کے لئے نسخہ شفاء

(۱) وَتُنَزَّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا (سورہ اسراء)

(۲) فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ (سورہ نحل)

(۳) وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (سورہ یونس)

(۴) وَيَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (سورہ توبہ)

(۵) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (سورہ شعراء)

(۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ (سورہ حم سجده)

(۷) يُرِيدُ اللَّهُ أَنِ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ. (سورہ نساء)

(۸) الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ (سورہ انفال)

(۹) ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ (سورہ انبیاء)

(۱۰) رَبِّ اِنِّیْ مَسْنٰی الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (سورۃ انبیاء)

(۱۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ (سورۃ انبیاء)

(دامانِ رحمت)

امام شافعیؒ کی دعا

امام شافعیؒ کے شاگرد ربیع فرماتے ہیں کہ امام صاحبؒ کی مشہور اور مقبول دعاؤں میں ایک دعا یہ تھی۔ جو شخص روزانہ ایک سو اسی مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اسے تمام حوادث کے شر سے مامون و محفوظ رکھیں گے اور اس کے تمام حالات میں لطف نصیب فرمائیں گے۔

شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

شیخ احمد بن محمد بن عباد شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”التفاخر العلیہ فی المائر الشاذلیہ“ میں اپنے شیخ ابوالحسن شاذلی کے اذکار اور اذکار میں سے ایک وظیفہ حزب اللطف کا نقل فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس کے ذریعے شدائد اور مصیبتوں کے وقت دعا مانگی جاتی ہے اور اس دعا کا مشکلات دور کرنے میں عجیب راز پنہاں ہے۔

وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ وَاَنْمِیْ الْبَرَكَاتِ وَاَزْکِیْ التَّحِیَّاتِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَوْقَاتِ عَلٰی اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَکْمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمَوٰتِ وَ سَلِّمْ عَلَیْهِ یَا رَبَّنَا اَزْکِیْ التَّحِیَّاتِ فِیْ جَمِیْعِ الْخَطَرَاتِ وَاللَّحْظَاتِ.

اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ لُطْفُهُ بِخَلْقِهِ شَامِلٌ وَ خَیْرُهُ لِعَبْدِهِ وَاَصِلٌ وَ سِتْرُهُ عَلٰی عِبَادِهِ سَابِلٌ لَا تُخْرِجْنَا عَنْ دَاوِرَةِ الْاَلْطَافِ وَ اَمِنًا مِنْ کُلِّ مَا نَخَافُ وَ کُنْ لَنَا بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ الظَّاهِرِ، یَا بَاطِنُ یَا ظَاهِرُ، یَا لَطِیْفُ نَسْأَلُکَ وَ قَاۃَ اللُّطْفِ فِی الْقَضَاءِ وَ التَّسْلِیْمِ مَعَ السَّلَامَةِ عِنْدَ نَزْوِلِهِ الرِّضَا.

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ بِمَا سَبَقَ فِی الْاَزَلِ، فَحَقَّنَا بِلُطْفِکَ فِیْمَا نَزَلَ، یَا لَطِیْفًا لَمْ یَزَلْ وَ اجْعَلْنَا فِی حِرْزٍ مِنْ التَّحْصُنِ بِکَ یَا اَوَّلُ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْاِلْتِجَاءُ وَ عَلَیْهِ الْمُعْوَلُ. اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ اَلْقٰی خَلْقَهُ فِیْ بَحْرِ قَضَائِهِ وَ حَكَمَ عَلَیْهِمْ بِحُکْمِ قَهْرِهِ وَ ابْتَلَانِهِ اجْعَلْنَا مِمَّنْ حُمِلَ فِی سَفِیْنَةِ النِّجَاةِ وَ وُفِّیْ مِنْ جَمِیْعِ الْاَلْفَاتِ طَوْلَ الْحَیَاةِ.

اَلْهٰنَا اِنَّہٗ مَنْ رَعٰہُ عَیْنُ عِنَاۃِکَ کَانَ مَلْطُوْفًا بِہِ فِی التَّقْدِیْرِ مَحْفُوْظًا مَلْحُوْظًا بِرِعَاۃِکَ یَا قَدِیْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ یَا قَرِیْبُ یَا مُجِیْبُ الدُّعَاۃِ اِرْعَاۃَا بِعَیْنِ رِعَاۃِکَ یَا خَیْرَ مَنْ رَعٰی، اِلٰہِیْ لُطْفِکَ الْخَفِیُّ الْطَفُّ مِنْ اَنْ یُّرٰی وَ اَنْتَ السَّلِیْفُ الَّذِیْ لَطَفْتَ بِجَمِیْعِ الْوَرٰی قَدْ حَجَبْتَ سَرِّیَانَ سِرِّکَ فِی الْاَکْوَانِ فَلَا یَشْہَدُہٗ اِلَّا اَهْلُ الْمَعْرِفَةِ وَالْعِیَانِ فَلَمَّا شَہَدُوْا سِرَّ هٰذَا اللُّطْفِ الْوَقِیْ هَامُوْا مَا دَامَ لُطْفُکَ الدَّائِمُ الْبَاقِی.

اَلْهٰنَا حُکْمُ مَشِیَّتِکَ فِی الْعَبْدِ لَا تَرُدُّہٗ ہِمَّةً عَارِفٍ وَلَا مُرِیْدٍ، لٰکِنْ فَتَحْتَ لَنَا اَبْوَابَ الْاَلْطَافِ الْخَفِیَّةِ الْمَانِعَةِ حُصُوْنَهَا مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ فَاَدْخَلْنَا بِلُطْفِکَ تِلْکَ الْحُصُوْنَ، یَا مَنْ یَقُوْلُ لِلْشَّیْءِ کُنْ فِیْکُوْنُ.

إِلَهِنَا أَنْتَ اللَّطِيفُ بِعِبَادِكَ لَا سِيَمَا بِأَهْلِ مَحَبَّتِكَ وَوِدَادِكَ فَبِأَهْلِ الْمَحَبَّةِ وَالْوِدَادِ خُصَّنَا بِلَطَائِفِ اللَّطِيفِ
يَا جَوَادُ.

إِلَهِنَا اللَّطِيفُ صِفَتِكَ وَالْأَلَطَافُ خُلُقُكَ، وَتَنْفِيزُ حُكْمِكَ فِي خَلْقِكَ حَقُّكَ وَرَأْفَةُ لُطْفِكَ بِالْمَخْلُوقِينَ تَمْنَعُ
اسْتِقْصَاءَ حَقِّكَ فِي الْعَالَمِينَ.

إِلَهِنَا لَطِفْتَ بِنَا قَبْلَ كَوْنِنَا وَنَحْنُ لِلْطُّفِ إِذَا ذَاكَ غَيْرُ مُحْتَاجِينَ اَلْتَمَنَعْنَا مِنْهُ مَعَ الْحَاجَةِ لَهُ وَأَنْتَ أَرْحَمُ
الرَّاحِمِينَ.

حَاشَا لُطْفِكَ الْكَافِي وَلُطْفِكَ الْوَافِي أَنْ يُمْنَعَ عَنَّا وَأَنْتَ الشَّافِي.
إِلَهِنَا لُطْفُكَ هُوَ حِفْظُكَ إِذَا رَعَيْتَ وَحِفْظُكَ هُوَ لُطْفُكَ إِذَا وَقَيْتَ فَادْخِلْنَا سُرَادِقَاتِ
لُطْفِكَ وَاضْرِبْ عَلَيْنَا أَسْتَارَ حِفْظِكَ يَا لَطِيفُ نَسْأَلُكَ الْلُطْفَ أَبَدًا، يَا حَفِيزَ قِنَا السُّوءَ وَشَرَّ الْعِدَا يَا لَطِيفُ
يَا لَطِيفُ يَا لَطِيفُ مَنْ لِعَبْدِكَ الْعَاجِزِ الْخَائِفِ الضَّعِيفِ.

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطِفْتَ بِي قَبْلَ سُؤَالِي وَكَوْنِي كُنْ لِي لَا عَلَيَّ يَا أَمِينُ يَا مُغْنِي فَأَنْتَ حَوْلِي وَقُوَّتِي وَعَوْنِي اَللّٰهُ
لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ. اَنْسِيْ بِلُطْفِكَ يَا لَطِيفُ اَنْسِ الْخَائِفَ فِي حَالِ الْمَخِيفِ تَأَنَسَّ
بِلُطْفِكَ يَا لَطِيفُ وَقِيْتُ بِلُطْفِكَ الرَّدِّي فِي الْمَخِيفِ وَاحْتَجَبْتُ بِلُطْفِكَ مِنَ الْعِدَا يَا لَطِيفُ وَاللّٰهُ مِنْ وَرَائِهِمْ
مُحِيطٌ. بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ.

نَجَوْتُ مِنْ كُلِّ خَطْبٍ جَسِيمٍ بِقَوْلِ رَبِّي وَلَا يُؤْوِدُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. سَلِمْتُ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَ
خَاسِدٍ بِقَوْلِ رَبِّي وَحِفْظًا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ كُفَيْتُ كُلَّ هَمٍّ فِي كُلِّ سَبِيلٍ بِقَوْلِ حَسْبِيَ اَللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. اَللّٰهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا
بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ.

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ. فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ
حَسْبِيَ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

حَسْبِيَ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

حَسْبِيَ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

حَسْبِيَ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

حَسْبِيَ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

حَسْبِيَ اَللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يُلْقِي قُرْشٌ. إِيْلَقِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ. الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَأَمَّنَّهُمْ مِنْ خَوْفٍ. (تین مرتبہ)

اِكْتَفَيْتُ بِكَهَيْعَظَ وَاحْتَمَيْتُ بِحَمَاقَتِكَ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ. اَحُوْنُ قَاتٍ اَدَمٌ هَاءٌ اَمِيْنٌ. اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هَذِهِ الْاَسْمَاءِ وَالْاَسْرَارِ قِنَا الشَّرَّ وَالْاَشْرَارَ، وَكُلُّ مَا اَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ الْاَكْثَادِ.

قُلْ مَنْ يُكَلِّمُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِحَقِّ كَلَاءَةٍ رَحْمَانِيَّتِكَ اِكْلَانَا وَلَا تَكِلْنَا اِلَى غَيْرِ احَاطِيَّتِكَ رَبِّ هَذَا ذُلُّ سُوَالِي بِبَابِكَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى مَنْ اَرْسَلْتَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَامَامِ الْمُرْسَلِيْنَ، صَلِّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَجْدٌ وَعَظَمٌ وَشَرَفٌ وَكَرَمٌ سَيِّدِي لَا تُخْلِنِي مِنَ الرَّحْمَةِ وَالْاَمَانِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا رَحْمَنُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. یہ ساتوں دعائیں ایک عظیم وظیفہ ہے، ان میں سے ہر ایک مستقل وظیفہ اور عظیم خزانہ ہے، ان دعاؤں کو پڑھنے کے لئے اس ترتیب کی ضرورت نہیں ہے۔

جو شخص ان تمام دعاؤں کو ایک ساتھ روزانہ پڑھے گا وہ ان تمام فوائد سے جو ہر دعا کے ذیل میں لکھے ہوئے ہیں مکمل فیض یاب ہوگا اور ہر خیر کے ساتھ کامیاب ہوگا اور جو شخص کسی مصروفیت کی وجہ سے ان تمام دعاؤں کو نہ پڑھ سکے تو اپنی فرصت کے مطابق ان دعاؤں میں سے چند یا ایک کو فی الحال پڑھ لے اور دیگر دعاؤں کو فرصت ملنے کے بعد مکمل کر لے۔

اور مجھے اس بارے میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص بھی ان دعاؤں کے ذریعے استغاثہ اور اللہ سے مناجات کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی بھی ضرورت کا سوال کرے گا صدق نیت کے ساتھ، تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعا قبول فرمائیں گے اور اس کی ضرورت منجانب اللہ پوری ہوگی۔

اس کی حاجت دنیوی ہو یا اخروی ضرور پوری ہوگی۔

یہ دعائیں فریاد اور مناجات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا بہترین ذکر بھی ہیں۔

(ریاض الجنۃ)



معینتی کی مشہور و معروف مٹھائی بازار فرم

طہور اسونٹیس

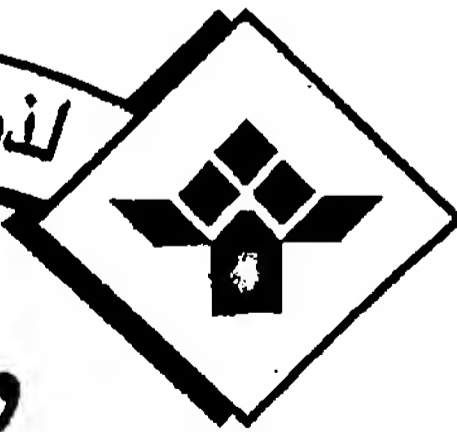
اسپیشل مٹھائیاں



افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ ہوا می حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کٹلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسونٹیس®



بلاس روڈ، ناگپارہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

ایسی جگہ بنایا جو بدن بھر میں سب سے زیادہ چھپی ہوئی اور پوشیدہ تھی، بدن کے پورے آدھے دھڑنے اس کو چھپا رکھا ہے۔

پھر مزید احتیاط کے لئے رانوں پر گوشت زیادہ چڑھایا کہ پاخانہ کی جگہ کا بھی ایک گونہ پردہ ہو جائے اور پیشاب کی جگہ کا بھی، انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لئے یہ احتیاط انسان کے جسم میں برتی گئی ہے، بالوں اور ناخنوں میں بڑھنے کا مادہ رکھا اور پھر ان کا کاٹنا اور تراشنا بھی قرین مصلحت سمجھا گیا۔ لہذا ان میں سے احساس کا مادہ سلب کر لیا گیا کہ اگر ان کو تراشا جائے تو کسی قسم کا دکھ نہ ہو، اگر یہ صورت نہ ہوتی تو بڑی الجھن پیدا ہو جاتی یا تو ان کو ایسے ہی بڑھنے دیا جاتا تو یہ دونوں بڑھنا انسان کی شکل کو وحشت ناک کر دیتے یا پھر ان کو تراشا جاتا تو دکھ ہوتا۔

بالوں کی پیدائش پر غور کیجئے اگر یہ آنکھ کے اندر اُگ آتے تو آنکھ کو اندھا کر دیتے، اگر منہ میں اُگ جاتے تو کھانے پینے کو دشوار کر دیتے، اگر ہاتھ کی ہتھیلی میں نکل آتے تو کام کرنے میں سخت دقت پیدا ہوتی اور چیزوں کو چھونے کا لطف بھی ختم ہو جاتا، اگر شرم گاہ کے اندر نکل آتے تو جماع کی لذت کھو دیتے، خالق عالم کا یہ عین احسان و کرم ہے کہ اس نے ہر چیز کو قرین مصلحت بنایا اور بے موقع کوئی بھی شے پیدا نہیں فرمائی۔

قدرت کی طرف سے انسان میں کھانے پینے سونے اور جماع وغیرہ کی خواہشات پیدا کی گئیں، اس میں بھی بہت سی مصلحتیں مد نظر ہیں، ہر خواہش ایک خاص شے کا مطالبہ کرتی ہے اور بدن انسانی پر خاص ہی اثر ڈالتی ہے، مثلاً بھوک کھانا مانگتی ہے جس سے انسان زندہ ہے، پیاس پانی کا تقاضا کرتی ہے جس سے انسان کی بقا ہے، نیند کی حاجت بدن اور عام قوی کی مصلحت سامنے رکھتی ہے، شہوانی جذبہ جماع کا داعی بنتا ہے جس سے نسل کو دوام اور بقا نصیب ہوتی ہے۔

اگر انسان کھانا کھاتا، پانی پیتا محض اس تخیل کے ماتحت کہ اس کو

دماغ کے اندر کی ساخت پر غور کیجئے کہ پرت پر پرت جمے ہوئے ہیں اور لپٹا اور سمٹا ہوا رکھا ہے تاکہ بیرونی آواز سے وہ محفوظ رہے، پھر اسی کی حفاظت کے لئے اس کے اوپر کھوپڑی قائم کی اور اس پر بال لگائے کہ گرمی اور سردی سے دماغ کی حفاظت بھی ہو اور خوب صورتی بھی پیدا ہو جائے، یہ روک تھام اور حفاظت اس لئے کی گئی کہ دماغ کو جسم میں بہت ہی اہمیت حاصل ہے اور حواس کا چشمہ بھی یہی ہے۔

دل کو سینہ کے اندر جگہ دی اور اس پر ایک مضبوط جھلی لپیٹی، پھر مزید حفاظت کی خاطر اس پر گوشت اور پٹھوں کا خول چڑھایا، یہ سنگین حصار بھی دل کی اہمیت کو بتاتا ہے، حلق میں دو نالیاں برابر دو کاموں کے لئے لگائیں، ایک نالی آواز کے لئے ہے، جو پھپھڑے تک جاتی ہے، دوسری غذا کے لئے ہے جو معدہ تک پہنچتی ہے، دونوں نالیوں کے درمیان ایک روک بھی قائم کی تاکہ کھانا آواز کی نالی میں نہ پہنچ جائے، پھپھڑا دل کو ہوا برابر پہنچاتا رہتا ہے، ہوا دل میں پہنچاتا بھی ہے اور واپس بھی لیتا ہے، اگر ایسا نہ کرے تو دل میں حرارت گھٹ کر اس کو ختم کر دے، ادھر قدرت نے فضا کو ہوا سے ہر وقت پُر رکھا تاکہ پھپھڑا اس عمل سے کبھی خالی نہ رہے، پیشاب اور پاخانہ کے اعضاء کو روک اور ضبط کی صلاحیت بخشی تاکہ غلاظت ہر وقت بہتی نہ رہے اور انسان کی زندگی کو بدمزہ نہ کر دے۔

دیکھئے رانوں پر گوشت کا دل کس قدر موٹا کیا تاکہ بیٹھنے میں انسان کو راحت ملے، چنانچہ دُبلّا آدمی جب خالی زمین پر بیٹھتا ہے تو رانوں پر گوشت کم ہونے کی بنا پر بڑی تکلیف پاتا ہے، قدرت نے آلہ مردی کی ساخت بھی عجیب رکھی، نہ اس کو ڈھیلا رکھا کہ مادہ رحم تک نہ پہنچ سکے، نہ ایسا سخت کہ چلنے پھرنے میں دشواری ہو، اس میں گھٹنے کی بھی صلاحیت رکھی اور بڑھنے کی بھی، گھر میں پاخانہ تنہا جگہ اور آڑ میں بنایا جاتا ہے اور یہ مناسب ہے، دیکھئے قدرت کا بھی یہی عمل ہے کہ پاخانہ کا مقام

احسان کیا تھا؟ نہ یہ کہ کس نے اس کو کیا نقصان پہنچایا تھا؟ کس سے اس کو کیا نفع ملا تھا اور کیا ضرر؟ راستہ چل کر بھی اس کو وہ راستہ یاد نہ ہو، ایک چم پڑھ کر بھی وہ اس کو یاد نہ رکھ سکے۔ نہ اپنی تحریر سے نفع اٹھائے نہ گزرے ہوئے واقعات سے وہ عبرت حاصل کرے۔

پھر ذرا غور کیجئے کہ صرف ایک قوت کے نہ ہونے سے یہ کیفیات رونما ہوں تو اگر سب ہی نہ ہوں تو انسان کی کیا گت بنے اور اس کی کبھی مٹی پلید ہو، یہ قوت حافظہ تو پھر ایک خوبی ہے، لیکن نسیان کی عادت جو بظاہر ایک عیب ہے وہ بھی اگر انسان میں نہ ہو تو انسان ایک مصیبت میں گرفتار ہو جائے، انسان اگر کسی چیز کو نہ بھولے تو آئی ہوئی مصیبت کو بھی کبھی نہ بھولے اور اس کی حسرت دل سے نہ مٹے، نہ کینہ اور حسد اس کے دل سے کبھی دھلے، پڑی ہوئی چیزوں اور دل دکھانے والی باتوں کی یاد دنیاوی لذتوں کا لطف نہ اٹھانے دے، انسان ظالم سے غفلت کی امید نہ رکھے، نہ حاسد اور ضرر رساں سے بھولنے کی توقع ہو، غرض اس قسم کی یادداشت سے انسان کی بے چینی کبھی نہ مٹے، پس دیکھئے کہ یہ حافظہ اور نسیان کی دو متضاد صفتیں بھی اپنے اندر کس قدر مصلحتیں رکھتی ہیں۔

نیز انسان کو قدرت نے تمام حیوانات سے جدا نہایت مفید صفتیں بخشیں، مثلاً صفت گویائی عطا فرمائی جس سے انسان اپنے دل کی بات دوسرے کو سمجھاتا ہے اور دوسرے کی بات خود سمجھتا ہے، یا صفت کتابت انسان کو بخشی، اس صفت کی بدولت گزشتہ لوگوں کے حالات موجودہ لوگوں کو معلوم ہوتے ہیں اور موجودہ لوگوں کے حالات آنے والوں کو معلوم ہوں گے۔ کتاب ہی کی بدولت علم کو بقاء ملتی ہے، آداب کو پیشگی نصیب ہوتی ہے اور لوگوں کو پتہ چلتا ہے کہ کیا حساب کتاب اور معاملات فی زمانہ چل رہے ہیں یا پہلے چل رہے تھے۔ فن کتابت کا وجود اگر نہ ہو تو ایک زمانہ کے حالات دوسرے زمانہ سے پردہ میں رہیں، علوم صفحہ ہستی سے مٹ جائیں، فضائل و آداب تلف ہو کر رہ جائیں۔ غرض لوگوں کے معاملات میں زبردست خلل رونما ہو۔

یہاں یہ شک ہو سکتا ہے کہ ہمارا بیان موضوع بحث سے ہٹ گیا کیوں کہ بحث امور طبیعہ پر چل رہی ہے اور کلام اور اسی طرح کتابت طبیعی امور نہیں بلکہ کسی ہیں، چنانچہ کتابت اس لئے مختلف انواع پر بٹ گئی ہے کہ مثلاً ایک عربی ہے، دوسری ہندی، تیسری رومی وغیرہ۔ اگر یہ طبیعی امر

بوجہ حیات ان چیزوں کی ضرورت ہے اور کوئی طبیعی تقاضا یا مطالبہ نہ ہوتا تو بہت سے ضروری مشاغل میں الجھ کر وہ یقیناً کھانا پینا چھوڑ دیا کرتا، نتیجہ یہ ہوتا کہ قوی کمزور پڑ جاتے اور آخر میں انسان ہلاکت کی نذر ہوتا، بالکل اس طرح کہ اگر انسان مثلاً علاج کی مصلحت سے ایک ایسی دوا کا حاجت مند ٹھہرے جس کو اس کی طبیعت نہیں چاہتی ہے تو لامحالہ طبیعت اس دوا کے استعمال میں مزاحمت کرے گی اور اس کو استعمال نہیں کرنے دے گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ انسان بیماری کا نشانہ بن کر موت کا لقمہ بنے گا، انسان اگر اپنے اختیار سے سوتا اور طبیعی تقاضہ سے مجبور نہ ہوتا تو بہت سے مشاغل میں پھنس کر سونا چھوڑ دیا کرتا اور اس کا اثر لامحالہ یہ ہوتا کہ انتہائی مکان اور درماندگی اس کو ہلاکت کے گھاٹ اتار دیتی، جماع اگر محض اس مصلحت سے کرتا کہ اس کے بچہ ہو تو کام کی زیادتی اس کو جماع سے روک دیا کرتی اور اس طرح نسل کا سلسلہ رک جایا کرتا لیکن نہیں قدرت نے اندر طبیعت میں اس ضروری امر کے لئے ایک زبردست داعیہ رکھا جس کی بنا پر انسان ہر ضروری تقاضے سے باز نہیں رہ سکتا اور جب یہ ضروری کام عمل میں لایا جاتا ہے تو لامحالہ مناسب فائدہ مل کر رہتا ہے۔

نظام بدن کی ایک بڑی دلچسپ مثال سنئے اور اس سے حکمت الہی کا اندازہ لگائیے۔ بدن انسانی ایک بادشاہ کے گھر کے مانند ہے جس میں اس کے اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور کچھ لوگ ان کی خدمت میں مقرر ہیں، مثلاً ایک اس خدمت پر مامور ہے کہ اہل خانہ کی ضروریات گھر میں لے آئے، دوسرا اس امر پر کہ گھر میں لائی ہوئی ضروریات کو محفوظ رکھے، تیسرا اس کام پر کہ لائی ہوئی اور محفوظ کی ہوئی ضروریات کو قابل نفع اور قابل استعمال بنائے، چوتھے کا یہ فرض ہے کہ گھر کے کوزے کرکٹ کو باہر نکال کر پھینکے۔

بدن کا بادشاہ خالق عالم ہے، بدن انسانی ایک گھر ہے، اعضاء جسمانی اہل خانہ اور قرابت دار ہیں اور نفس فکر، وہم، عقل، حفظ اور غضب کی قوتیں ان کے نوکر چاکر ہیں، ان قوائے بدنی میں سے اگر ایک قوت بھی گھٹ جائے تو بدن انسانی میں زبردست انقلاب آجائے، مثلاً اگر انسان میں ایک صرف قوت حافظہ ہی نہ ہوتی تو اس کی کیسی حالت ہو؟ کہ اس کو کچھ یاد نہ رہے، نہ اپنے حقوق یاد ہوں نہ دوسرے کے نہ لیا یاد ہونہ دیا، نہ دیکھا یاد ہونہ سنا، نہ پایا یاد ہونہ کہا ہوا، نہ یہ یاد ہو کہ اس پر کسی نے کیا

طلسماتی صابن

هاشمی روحانی مرکز، دیوبند

کی حیرتناک پیش کش

رڈ سحر، رڈ آسیب، رڈ نشہ، رڈ بندش و کاروبار اور
رڈ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک
روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک
دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی
ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔

تردد اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے،
انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں
گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں
کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں
تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

ہدیہ صرف -/30 روپے

حیدرآباد میں ہمارے دستی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

هاشمی روحانی مرکز

محله ابوالمعالي، دیوبند پن 247554

ہوتی تو اختلاف ناممکن تھا، یہی حال کلام کا ہے کہ اس کا مدار بھی جدا جدا
اصطلاحات پر ہے، شک کا حل یہ ہے کہ کتابت سے مقصد وہ آلات
طبیعہ ہیں جن سے فعل کتابت صادر ہوتا ہے، جیسے ہاتھ، انگلیاں، ہتھیلی یا
ذہن و فکر جو اس میں کام کرتے ہیں، یہ سب طبعی ہیں ان میں فعل انسان کو
کوئی دخل نہیں اور ان کے بغیر کتابت ممکن نہیں۔ اسی طرح کلام سے مراد
آلات کلام ہیں، مثلاً زبان اور اس کی طبعی قوت گویائی یا ذہن جو اس میں
مدد دیتا ہے اگر یہ چیزیں قدرت کے ہاتھوں تخلیق نہ پائیں تو کلام وجود
میں کب آتے۔

انسان کو خالق کی طرف سے صفت غضب دی گئی یا حسد کا مادہ اس
میں رکھا گیا۔ ان ہر دو صفات میں بھی مصلحتیں ہیں، اگر ان کو درجہ اعتدال
پر رکھا جائے، غضب کا کام اذیت اور دکھ کو دور کرنا ہے اور حسد کا تقاضہ نفع
حاصل کرنا ہے۔ یہ صفتیں مناسب حد سے جب بڑھتی ہیں تو تنگ انسان
بنتی ہیں، غضب دفع ضرر کے درجہ تک رہے، ضرر رسانی کے مرتبہ تک نہ
پہنچے تو خوب ہے۔ حسد اگر حصول نفع کا سبب بنے اور تلف نفع غیر کی
رغبت نہ دے تو محمود ہے۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انسان کو دیا ہے یا اس سے لیا ہے اس
میں سب سے زبردست مصلحتیں مضمر ہیں۔ مثلاً قدرت نے امید و آرزو
کا ایک جذبہ اس میں ودیعت فرمایا اور اس سے دنیا کو آباد کیا، نسلوں کو دوام
بخشا، کمزوروں کو موقع دیا کہ وہ آبادی دنیا میں اگلے قوی لوگوں کی جدوجہد
سے فائدہ اٹھائیں، کیوں کہ ابتدائے آفرینش میں انسان کمزور ہوتا ہے۔
اگر اس کو اگلے لوگوں کو امیدوں کے آثار اور ان کے آباد کردہ مقامات نہ
ملیں تو اس میں کہاں طاقت ہے کہ اپنے لئے امن و عافیت کا مقام یا نفع
کا کوئی ذریعہ مہیا کر سکے۔

☆☆☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش

یا لوح حاصل کرنے کے لئے

هاشمی روحانی مرکز دیوبند

سے رابطہ کریں

فون نمبر: 9358002992

سید عاقل حید شاہ کاظمی

استخارہ ذات الرقات

محمد عجل اللہ فرجہ، کے استخارے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے جو تسبیح پر کیا جاتا ہے۔ وہ یوں کہ تسبیح کو ہاتھ میں لے کر تین مرتبہ محمد ﷺ و آل محمد ﷺ پر دو روں بھیجے۔ پھر تسبیح کے کچھ دانوں کو اپنی مٹھی میں لے کر دو، دو کر کے شمار کرے۔ پس اگر ایک دانہ بچ جائے تو اس کام کو انجام دے اور اگر دو دانے بچ رہیں تو انجام نہ دے۔ فقیہ اجل صاحب جواہر الکلام میں نقل فرمایا ہے کہ ہمارے معاصرین میں ایک استخارہ زیر عمل ہے جسے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ کی طرف نسبت دی جاتی ہے اس کی کیفیت یوں ہے کہ دعا پڑھنے کے بعد تسبیح ہاتھ میں لے کر اس کے کچھ دانے مٹھی میں لے اور پھر انہیں آٹھ آٹھ شمار کرے۔ اگر ایک دانہ بچے تو اچھا ہے۔ اگر دو بچیں تو یہ ایک نہیں ہے۔ اگر تین بچ جائیں تو اس کے لئے اختیار ہے کہ ان میں فعل اور ترک فعل برابر ہے۔ اگر چار دانے بچ جائیں تو یہ دوسری نہیں ہے۔ اگر پانچ بچیں تو بعض حضرات کے نزدیک اس میں رنج و مشقت ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس میں ملامت ہے۔ اگر چھ دانے بچیں تو خوب اور اس کام کے انجام دینے میں جلدی کی جائے۔ اگر سات دانے رہ جائیں تو اس کا حکم پانچ دانے بچ جانے کا ہے۔ اگر آٹھ دانے بچ جائیں تو یہ چوتھی نہیں ہے۔

محدث کاشانی نے تقویم الحسین میں قرآن مجید سے استخارہ کرنے کے لئے ایام کی ساعتوں کا ذکر کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ مشہور طریقے کی بنا پر ہے اور اہل بیت اطہار سے اس بارے میں کوئی حدیث دستیاب نہیں ہوئی۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ استخارہ کرنے کے سلسلے میں اتوار کا دن نیک ہے۔ ظہر تک پھر عصر سے مغرب تک، پیر کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک پھر دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخری وقت تک، منگل کا دن نیک ہے دوپہر سے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، بدھ کا دن نیک ہے ظہر تک اور عصر سے عشاء کے آخر تک، جمعرات کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور ظہر سے عشاء کے آخر تک، جمعہ کا دن نیک ہے طلوع آفتاب تک اور زوال عصر تک اور ہفتے کا دن نیک ہے دوپہر تک اور زوال سے عصر تک۔ یہ جدول محقق طوسی کی کتاب مدخل منظوم سے نقل کی گئی ہے۔

اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب آپ کوئی کام کرنا چاہیں تو اللہ سے استخارہ کرنے کے لئے کاغذ کے چھ ٹکڑے کر لیں۔ ان میں سے تین ٹکڑوں پر لکھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ خَيْرَۃٌ مِّنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ لِفُلَانِ ابْنِ قُلَانَةَ اَفْعَلْ (اور دوسرے تین ٹکڑوں پر اس جگہ) لَا تَفْعَلْ لکھیں۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے جو بڑا رحم والا اور مہربان ہے طلب خیر ہے اللہ سے جو غلبہ و حکمت والا ہے، فلاں بن فلاں کے لئے یہ کام کرو۔ یہ کام نہ کرو لکھیں۔ جہاں پہلے ٹکڑوں پر ”افعل“ لکھا ہے۔ اب ان کا غذ کے چھ ٹکڑوں پر مصلے کے نیچے رکھ دے اور دو رکعت نماز ادا کرے۔ بعد از نماز سجدے میں جا کر سو مرتبہ کہے اَسْتَخِیْرُ اللّٰهَ بِرَحْمَتِهِ خَيْرَۃٌ فِیْ عَاقِبَتِہِ ”ترجمہ“ کے واسطے سے اس سے خیر طلب کرتا ہوں اور آسانی بھی“ پھر سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھ جائے اور کہے: اَللّٰهُمَّ خَرِّ لِّیْ وَ اخْتَر لِّیْ فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِیْ فِیْ یُسْرِ مِنْکَ وَ عَاقِبَتِہِ ”ترجمہ: اے معبود مجھے خیر عطا کر میرے تمام امور میں بہتری پیدا فرما جس میں سہولت اور آسانی ہو۔ اس کے بعد کاغذ کے ان ٹکڑوں کو ہاتھ سے باہم ملا دے اور پھر ایک ایک کر کے باہر نکالے۔ پس اگر یکے بعد دیگرے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر ”افعل“ لکھا ہوا ہے تو اس کام کو انجام دے اگر متواتر ایسے تین ٹکڑے نکلیں کہ جن پر لا تفعل لکھا ہو اس کام کو انجام نہ دے۔ اگر ایک ٹکڑے پر افعل ”اور دوسرے پر لا تفعل“ تو پھر یکبارہ پانچ ٹکڑے باہر نکالے اور دیکھو کہ اگر تین پر ”افعل“ ہے اور دو پر ”لا تفعل“ تو اس کام کو انجام دے اور اگر برعکس ہوں تو انجام نہ دے۔

استخارہ کے معنی: ہیں خیر طلب کرنا، لہذا جو کام انجام دینا چاہے اس میں اللہ سے خیر طلب کرے اور روایت ہوئی ہے کہ نماز شب کے آخری سجدے میں سو مرتبہ اسخیر اللہ برحمتہ کہے۔ ناقلہ صبح کے آخری سجدے اور ناقلہ زوال کی ہر رکعت میں بھی اسی طرح اللہ سے خیر طلب کرنا مستحب ہے۔ یہ بھی جاننا چاہئے کہ علامہ مجلسی نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا، انہوں نے اپنے استاد شیخ بہائی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ جو حضرت قائم آل

حضرت لقمان کی اپنے کو نصیحتیں

میں ہے۔

اس لئے ان نادانوں کو سنایا جا رہا ہے کہ تمہاری سرزمین کے مشہور حکیم نے اپنی اولاد کی خیر خواہی کا حق یوں ادا کیا تھا کہ اسے شرک سے پرہیز کرنے کی نصیحت کی، اب تم جو اپنی اولاد کو اسی شرک پر مجبور کر رہے ہو تو یہ ان کے ساتھ بدخواہی ہے یا خیر خواہی؟ (تفہیم القرآن ۱۵:۴)

حکمت

حضرت لقمان سے کسی نے پوچھا: ”حکمت کس سے سیکھی؟“
فرمایا: ”اندھوں سے۔ وہ پہلے زمین کو اچھی طرح ٹٹول لیتے ہیں
تب آگے بڑھتے ہیں۔“

چغل خوری کی مذمت

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ تجھ کو ایسی عادتیں سکھلائے دیتا ہوں اگر ان پر کاربند ہوگا تو ہمیشہ سردار بنا رہے گا۔ وہ یہ ہیں: قریب و بعید سے بہ خلق پیش آیا کر، اپنا جہل کریم ولیم پر ظاہر مت کر اور لوگوں کی حرمت کا لحاظ رکھ اور اپنے یگانوں سے ملا کر اور جو شخص تجھ میں اور لوگوں میں بگاڑ ڈالنا چاہے اور فریب دینا چاہے اس کی بات کبھی مت مان اور اپنا بھائی اور دوست اس کو جان کہ جب علیحدہ ہو جائے نہ تو اس کی برائی کرے، نہ وہ تیری اور بعضوں نے کہا ہے کہ چغلی جھوٹ، حسد اور نفاق سے بنی ہے۔ اور یہی تینوں چیزیں ذات کے برے ارکان ہیں اور بعض کا قول ہے کہ چغل خور بالفرض اگر سچ ہی کہتا یہ تو واقع میں گویا گالی ہی دیتا ہے۔ اس واسطے کہ جس کی طرف سے بیان کرتا ہے وہ اگر سچ پوچھو تو قابل رحم ہے، کہ اس کو اتنی ہمت و جرأت نہ ہوئی کہ سامنے کہتا بلکہ اس نے خود اپنی زبان سے رنج دیا۔ حاصل یہ کہ چغلی کی بدی بچنے کے قابل ہے، بری بلا ہے، اس سے بڑے بکھیڑے

حضرت حکیم لقمان کو اللہ رب العزت نے علم و حکمت سے مالا مال اور بہرہ ور فرمایا تھا۔ آپ کا ذکر قرآن کریم میں نمایاں طور پر آیا ہے: وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ أَنْ اشْكُرْ لِلَّهِ وَمَنْ يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ.

ترجمہ: ”اور ہم نے لقمان کو داناتی عطا کی تھی (اور ان سے کہا تھا) کہ اللہ کا شکر کرتے رہو اور جو کوئی اللہ کا شکر ادا کرتا ہے وہ خود اپنے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور اگر کوئی ناشکری کرے تو اللہ بڑا بے نیاز ہے، بذات خود قابل تعریف ہے۔“

آپ نے اپنے تجربے کی روشنی میں بہت سی نصیحتیں دنیا والوں کے لئے بیان کی ہیں۔ آپ نے اپنی نصیحتیں اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کیں، جن کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ نصائح لقمان کا زیادہ تر حصہ ان کے اپنے بیٹے سے منسوب ہے۔ لقمان حکیمانہ باتوں میں سے اس خاص نصیحت کو دو مناسبتوں کی بنا پر یہاں پیش کیا گیا ہے۔

۱- یہ کہ انہوں نے یہ نصیحت اپنے بیٹے کو کی تھی اور ظاہر بات ہے کہ آدمی دنیا میں سب سے بڑھ کر اگر کسی کے حق میں مخلص ہو سکتا ہے تو وہ اس کی اپنی اولاد ہی ہے۔ ایک شخص دوسروں کو دھوکہ دے سکتا ہے، ان سے منافقانہ باتیں کر سکتا ہے، لیکن اپنی اولاد کو تو ایک برے سے برا آدمی بھی فریب دینے کی کوشش نہیں کر سکتا۔ اس لئے حضرت لقمان کا اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کرنا اس بات کی تصریح ہے کہ ان کے نزدیک شرک فی الواقع ایک بدترین فعل تھا اور اسی بنا پر انہوں نے سب سے پہلے جس چیز کی اپنے لخت جگر کو تلقین کی وہ یہ تھی کہ اس گمراہی سے اجتناب کرے۔

۲- مناسبت اس حکایت کی یہ ہے کہ کفار مکہ میں سے بہت سے ماں باپ اس وقت اپنی اولاد کو دین شرک پر قائم رہنے اور محمد ﷺ کی دعوت توحید سے منہ موڑ لینے پر مجبور کر رہے تھے جیسا کہ سورہ لقمان

ہو جاتے ہیں۔ (احیاء العلوم، ۳: ۲۸۵)

دین داری

حضرت لقمان حکیم کے بیٹے نے ان سے پوچھا کہ ابا جان! کون سی اچھی خصلتیں اور کون سے اچھے امور ایسے ہیں جو انسان میں ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمان نے فرمایا کہ دین دار ہونا اور دین پر مکمل عمل پیرا ہونا سب سے اچھی بات ہے۔ بیٹے نے کہا کہا اگر انسان دو امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے دو امور بہتر ہیں؟

حضرت لقمان نے فرمایا کہ دین اور مال (رزقِ حلال)

بیٹے نے کہا کہ اگر تین چیزیں انسان اختیار کرنا چاہے تو کون سی تین چیزیں اچھی ہیں؟ فرمایا: دین، مال اور حیا۔

بیٹے نے کہا کہ اگر کوئی آدمی چار باتیں اختیار کرنا چاہے تو کون سی چار باتیں اختیار کرنی چاہئیں؟ حضرت لقمان نے کہا کہ دین، مال، حیا اور حسنِ خلق۔

بیٹے نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص پانچ چیزیں اختیار کرنا چاہے تو وہ کون سے امور ہونے چاہئیں؟ حضرت لقمان نے فرمایا: دین، مال، حیا، حسنِ خلق اور سخاوت۔

بیٹے نے کہا اگر انسان چھ امور اختیار کرنا چاہے تو کون سے چھ امور اختیار کرے؟ حضرت لقمان نے فرمایا: اے میرے بیٹے جب کسی انسان میں یہ پانچوں خصلتیں اور امور جمع ہو جائیں تو وہ انسان پاک، صاف و متقی ہو جانے کے ساتھ ساتھ اللہ کا ولی اور دوست بن جاتا ہے، اس طرح شیطان سے بری اور محفوظ ہو جاتا ہے۔ (احیاء العلوم)

دانائی کا راستہ اختیار کر، تجھے عزت حاصل ہوگی، تو اس کی قدردانی کرے گا تو وہ تیری قدردانی کا موجب ہوگی، حکمت کا سردار اللہ کا دین ہے۔

زبان اور دل

ان کی حکمت و دانش پر مبنی ایک واقعہ یہ بھی مشہور ہے کہ یہ غلام تھے۔ ان کے آقا نے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بہترین دو حصے لاؤ۔ چنانچہ وہ زبان اور دل نکال کر لے گئے۔ ایک دوسرے موقع پر آقا نے ان سے کہا کہ بکری ذبح کر کے اس کے سب سے بدترین حصے

لاؤ، وہ پھر بھی وہی زبان اور دل لے کر چلے گئے۔ پوچھنے پر انہوں نے بتلایا کہ زبان اور دل اگر صحیح ہوں تو یہ سب سے بہتر ہیں اور اگر یہ بگڑ جائیں تو ان سے بدتر کوئی چیز نہیں۔ (تفسیر احسن البیان، ص: ۳۱)

شرک سے بچو

حضرت لقمان نے اپنے بیٹے (ٹارن) کو سب سے پہلی جو نصیحت کی تھی وہ یہ تھی کہ صرف اللہ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، یاد رکھو اس سے بڑی بے حیائی اس سے زیادہ بھوکام اور کوئی نہیں۔

حضرت عبد اللہ سے صحیح بخاری میں ہے کہ جب سورہ انعام کی آیت نمبر ۸۲ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) اتری تو اصحاب رسول اللہ ﷺ پر بڑی مشکل آپڑی اور انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا، رسول اللہ ﷺ ہم میں سے وہ کون ہے جس نے کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو؟ اور آیت میں ہے کہ ایمان کو جنہوں ظلم سے نہیں ملایا وہی با امن اور راہِ راست والے ہیں تو آپ نے فرمایا ظلم سے مراد عام گناہ نہیں ہے بلکہ ظلم سے مراد وہ ظلم ہے جو لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا یہ بڑا بھاری ظلم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ۴: ۱۹۲)

☆ شرک جلی کی طرح شرک خفی بھی اعمالِ انسانی کو اس طرح کھا لیتا ہے، جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہے اور شرک خفی میں ریا، نمائش اور شہرت پسندی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

☆ شرک باللہ تمام بھلائیوں کو مٹا کر انسان کو خدا کے سامنے خالی ہاتھ لے جاتا ہے اس لئے ہمیشہ اس سے پرہیز کرو۔

ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو جو دوسری نصیحت کی اس کے مطابق یہ ہے کہ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرنا ہے۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَقَضَىٰ رَبُّكَ اَنْ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالنَّوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ الخ یعنی تیرا رب یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کر اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرتے رہو۔ (سورہ لقمان، ۱۳)

یا تو جنت مکان بنے گا یا جہنم ٹھکانہ ہوگا۔ پھر وہاں سے نہ اخراج ہوگا نہ موت آئے گی۔

پھر فرماتا ہے، اگر تمہارے ماں باپ تمہیں اسلام کے سوا اور دین قبول کرنے کو کہیں، گو وہ تمام تر طاقت خرچ کر ڈالیں خبردار! تم ان کی مان کر میرے ساتھ ہرگز شریک نہ کرنا لیکن اس کا یہ بھی مطلب نہیں کہ تم ان کے ساتھ اچھا سلوک و احسان کرنا چھوڑ دو، دنیوی حقوق جو تمہارے ذمہ ان کے ہیں ادا کرتے رہو۔ ان کی ایسی باتیں نہ مانو بلکہ ان کی فرماں برداری کرو، جو میری طرف رجوع ہو چکے ہیں۔ سن لو تم سب لوٹ کر ایک دن میرے سامنے آنے والے ہو۔ اس دن میں تمہیں تمہارے تمام تر اعمال کی خبر دوں گا۔

طبرانی کی ”کتاب العشرہ“ میں ہے: حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں اپنی ماں کی بہت خدمت کیا کرتا تھا اور ان کا پورا اطاعت گزار تھا۔ جب مجھے اللہ نے اسلام کی طرف ہدایت کی تو میری والدہ مجھ پر بہت بگڑیں اور کہنے لگیں، بچے یہ نیا دین تو کہاں سے نکال لایا؟ سنو میں تمہیں حکم دیتی ہوں کہ اس دین سے دستبردار ہو جاؤ، ورنہ میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی اور یوں ہی بھوکے مرجاؤں گی۔ میں نے اسلام کو چھوڑا نہیں اور میری ماں نے کھانا پینا ترک کر دیا اور ہر طرف سے مجھ پر آذ کشی ہونے لگی کہ یہ اپنی ماں کا قاتل ہے۔ میرا بہت ہی دل تنگ ہوا، اپنی والدہ کی خدمت میں بار بار عرض کیا، خوشامدیں کیس، سمجھایا کہ اللہ کے لئے اپنی ضد سے باز آ جاؤ، یہ تو ناممکن ہے کہ میں اس سچے دین کو چھوڑ دوں، اسی ضد میں میری والدہ پر تین دن کا فاقہ گزر گیا اور ان کی حالت بہت خراب ہو گئی تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا میری اچھی اماں جان! سنو تم مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہو لیکن میرے دین سے زیادہ عزیز نہیں۔ واللہ ایک نہیں تمہارے جیسی ایک سو جانیں بھی ہوں اور اسی بھوک و پیاس میں ایک ایک کر کے سب نکل جائیں تو بھی میں آخری لمحہ تک اپنے سچے دین اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔ اب میری ماں مایوس ہو گئی اور کھانا پینا شروع کر دیا۔ (تفسیر ابن کثیر، ۴: ۱۹۳)

☆ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، ان کے ساتھ بھلائی کرو، ادب کے ساتھ بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی اور

عموماً قرآن کریم میں ان دونوں چیزوں کا بیان ایک ساتھ ہے یہاں بھی اسی طرح ہے۔ وہن کے معنی مشقت، تکلیف، ضعف وغیرہ کے ہیں۔ ایک تکلیف تو حمل کی ہوتی ہے، جسے ماں برداشت کرتی ہے۔ حالت حمل کے دکھ، درد کی حالت سب کو معلوم ہے، پھر دو سال تک اسے دودھ پلاتی ہے اور اس کی پرورش کرتی ہے۔

چنانچہ سورہ بقرہ کی آیت ۲۳۳ میں ہے: وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ. النخ یعنی جو لوگ اپنی اولاد کو پورا پورا دودھ پلانا چاہیں ان کے لئے آخری انتہائی سبب یہ ہے کہ دو سال کامل تک ان بچوں کو ان کی مائیں اپنا دودھ پلاتی رہیں۔

چوں کہ ایک اور آیت میں فرمایا گیا: وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا. (سورۃ الاحقاف: ۱۵)

یعنی مدت حمل اور دودھ چٹھائی کل تیس ماہ ہے، اس لئے حضرت ابن عباسؓ اور دوسرے بڑے بڑے اماموں نے استدلال کیا ہے کہ حمل کی کم سے کم مدت چھ مہینے ہے۔ ماں کی اس تکلیف کو اولاد کے سامنے اس لئے ظاہر کیا جاتا ہے کہ اولاد اپنی ماں کی ان مہربانیوں کو یاد کر کے شکر گزاری، اطاعت اور احسان کرے جیسا ایک اور آیت میں فرمان عالی شان ہے: وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيْتَنِي صَغِيرًا (سورہ بنی اسرائیل: ۲۴)

ہم سے دعا کرو اور کہوں کہ اے میرے سچے پروردگار! میرے ماں باپ پر اس طرح رحم و کرم فرما جس طرح میرے بچپن میں وہ مجھ پر رحم و کرم کیا کرتے تھے۔ یہاں فرمایا تاکہ میرا اور اپنے ماں باپ کا اندھوہن لے آخر کار لوٹنا تو میری ہی طرف ہے۔ اگر میری اس بات کو مان لیا تو پھر بہترین جزا دوں گا۔

ابن ابی حاتم میں ہے: جب معاذ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنا کر بھیجا، آپ نے وہاں پہنچ کر سب سے پہلے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا، جس میں اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: میں تمہاری طرف رسول اللہ ﷺ کا بھیجا ہوا آیا ہوں۔ یہ پیغام لے کر تم اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، میری باتیں مانتے رہو، میں تمہاری خیر خواہی میں کوتاہی نہ کروں گا، سب کو لوٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے، پھر

نیاز مندانہ طریقے سے کاندھے جھکاؤ۔

☆ والدین (ماں باپ) کو غنیمت جاننا چاہئے۔

بے تکلف کلام سے احتراز

☆ لقمان حکیم سے پوچھا کہ آپ کیا حکمت کرتے ہیں: فرمایا کہ جو چیز خود معلوم ہو جائے اس کے پوچھنے کے درپے نہیں ہوتا اور بے تکلف کلام بے فائدہ نہیں کہتا۔

آخرت کی اہمیت

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اگر دنیا کو آخرت کے عوض میں دے ڈالے گا تو دونوں میں نفع رہے گا اور آخرت کو دنیا کے بدلے میں دو گے تو دونوں میں نقصان رہے گا۔

☆ کوئی چیز تیز سے نزدیک حصول آخرت سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔

دنیا کی مثال

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ دنیا ایک گہرا سمندر ہے۔ اس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے اور تم اپنی کشتی دنیا میں تقویٰ کو بناؤ اور ایمان کو اس میں رکھو اور توکل کا بادبان چڑھاؤ تاکہ موج طوفان سے نجات پاؤ۔ گو مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ نجات ملے۔

توبہ میں عجلت

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے کو ارشاد فرمایا کہ جان پدر، توبہ میں تاخیر مت کرنا کیوں کہ موت ناگہانی آجاتی ہے۔ جو شخص توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا اور آج کل پر ٹالتا رہتا ہے وہ بڑے خطروں میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک توبہ کہ گناہوں کی تاریکی اگر پے در پے دل پر آئے گی تو زنگ اور مہر ہو کر پھر قابلِ محو نہ رہے گی۔ دوسرے یہ کہ اگر اس عرصے میں مرض یا موت کے پنجے میں اسیر ہو جائے گا مہلت تدارک کی نہ ملے گی اور اسی موضوع پر حدیث میں ہے: ”بے شک دوزخیوں کا زیادہ چھٹنا تاخیر کے باعث ہوگا۔“ (ابن ابی الدنیا)

اور جو لوگ ہلاک ہوئے وہ نالنے ہی کے سبب ہوئے۔ غرض کہ دل کا سیاہ ہونا تو سردست موجود ہے اور طاعت سے اس کی جلا کرنی

ادھار ہے، یہاں تک کہ موت آجائے اور خدا کے پاس روگی دل لے کر جانا پڑے، حالاں کہ نجات اس شخص کی ہوگی جس کے دل میں روگ نہ ہو، علاوہ ازیں بندے کے پاس دل خدائے تعالیٰ کی امانت ہے اور زندگی میں اس کی امانت ہے۔ اسی طرح سب اسباب اطاعت امانت خداوندی ہیں۔ پس جو شخص امانت میں خیانت کا تدارک نہ کرے گا تو اس کا انجام خطرناک ہے۔ (احیاء العلوم ۴: ۵۳-۵۴)

توحید

☆ خدا کی معرفت حاصل کرو اور اسے اچھی طرح پہچانو۔ (معاون الجواہر)

☆ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم نیک نفس ہو گے تو وہ رجوع ہونے والوں کو بخشتا ہے۔

☆ جو کام خدا کے لئے کرو اس میں بندوں کا خوف نہ کرو۔

☆ اللہ کی اطاعت میں جھک جانا معصیت میں اکڑنے اور قوت

کا مظاہرہ کرنے سے زیادہ مناسب ہے۔

☆ کسی ذکر میں بجز خدا اور کسی خاموشی سے بجز فکر روز جزا کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔

☆ حضرت لقمانؑ نے اپنے بیٹے سے کہا: سفر کا سامان تیار کرو، بیٹے نے گھوڑا تیار کیا۔ لقمان اس پر سوار ہوئے اور بیٹے سے کہا تم پیچھے پیادہ چلتے آؤ۔ وہ کھیتوں کے پاس سے گزر رہے تھے، کسانوں نے انہیں دیکھا اور کہا: یہ کیسا بے رحم، سنگ دل آدمی ہے کہ خود تو گھوڑے پر سوار ہے اور بے چارے بچے کو پیچھے گھسیٹتا رہا ہے۔

☆ لقمان علیہ السلام گھوڑے سے اترے اور بیٹے کو سوار کیا اور خود پیادہ چل دیئے۔ کچھ دور گئے تھے کہ دیکھنے والوں نے کہا: دیکھئے بیٹا کتنا ناقدِ رشتاں ہے کہ اس کو باپ کا احترام نہیں، خود تو گھوڑے پر سوار ہو گیا اور کمزور باپ پیچھے چلا آ رہا ہے۔ بعد میں باپ بیٹا آگے پیچھے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ کچھ دور گئے ہوں گے کہ لوگوں نے دیکھ کر کہا: یہ دونوں کیسے بے رحم ہیں، دونوں کمزور، حیوان پر سوار ہیں۔ اگر باری باری سوار ہوتے تو یہ بے چارہ بھاری بوجھ سے خستہ حال نہ ہوتا۔ اس موقع پر دونوں پیادہ ہو گئے۔ ایک گاؤں میں پہنچے، لوگوں نے ان کو دیکھ

ایسی صورت ہو کہ درد خاص روح ہی پر ہو اور دوسری چیز پر نہ ظاہر ہو کہ یہ درد نہایت برا ہوگا۔ (احیاء العلوم، ۴: ۸۰۰)

دنیا کی زندگی

دنیا کی زندگی مختصر ہے اور تیری عمر تو مختصر تر، لہذا تیرے لئے وقت تو بہت ہی کم باقی رہا۔

نفس

☆ تو اپنے نفس کو رنج و غم میں مبتلا نہ کر اور تیرا دل اس سے معلق ہو کر نہ رہ جائے۔ لالچ و طمع سے بچ، قضا و قدر پر راضی ہو جا، اس طرح تیری زندگی صاف ستھری رہے گی، تیرا نفس بھی خوشی محسوس کرے گا اور زندگی سے لطف اندوز ہو سکے گا۔

☆ جہاں تک ممکن ہو لوگوں سے دور رہو، تاکہ تیرا دل سلامت اور نفس پاکیزہ رہے اور تن راحت پائے۔

خاموشی کی تعریف

☆ خاموشی دانائی کی علامت ہے، مگر اس پر عمل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

☆ خاموشی میں کبھی ندامت اٹھانا نہیں پڑتی اور اگر کلام چاندی ہے تو سکوت سونا ہے۔

☆ خاموشی معاملات کو سمجھنے میں معاون، عالم کے دین دار ہونے کی علامت اور جاہل کی پردہ پوشی کرنے والی ہوتی ہے۔

☆ خاموشی کو اپنا شعار بنا، تاکہ زبان سے محفوظ رہے۔

☆ کم سخن اور کثیر الفہم بنے رہو اور حالت خاموشی میں بے فکر مت رہو۔

خوش اخلاقی

☆ خوش کلامی اختیار کرو اور خندہ پیشانی سے پیش آؤ، تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ پسندیدہ ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو انعام و اکرام سے نوازتا رہتا ہے۔

☆ معاملات میں اپنے لئے شفقت کے رویے کو لازم کر لے

لیا۔ عجیب بات ہے، یہ بوڑھا اور جوان پیدل چل رہے ہیں حالاں کہ ان کے آگے آگے گھوڑا سواری کے لئے موجود ہے۔ جب سفر ختم ہوا تو لقمان نے بیٹے سے کہا:

”تمہیں معلوم ہو گیا کہ لوگوں کو خوش رکھنا اور اعتراض کی زبان بند کرنا محال ہے۔ پس چاہئے کہ اپنے قول و عمل میں خدا کی خوشنودی کو مد نظر رکھو اور دوسروں کی تعریف اور تنقید کا خیال نہ کرو۔“

☆ ہمیشہ خدا اور موت کو یاد رکھا جائے
☆ جو شخص اللہ کے پاس کوئی چیز امانت رکھتا ہے تو اللہ اس کی حفاظت فرماتے ہیں (یعنی انسان اپنے ایمان کو اللہ کے پاس ودیعت رکھے)
☆ خدائے بزرگ و برتر کو پہنچا لو۔

موت کے آنے سے قبل تیاری کر لو

☆ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیٹا موت کا حال تجھ کو معلوم نہیں کہ کب آئے گی، تو اس سے پہلے کہ وہ اچانک تجھ کو آدہائے تو اس کی تیاری کر لے اور تعجب یہ ہے کہ آدمی اگر بڑی سے بڑی لذت میں اور عمدہ مجلس تماشا میں ہو اور یہ تصور کرے کہ ابھی ایک سپاہی آکر پانچ سات لاشیاں مارے گا تو وہ لذت خاک میں مل جائے گی اور عیش میں کدورت آجائے گی۔ یہ بھی معلوم ہے کہ ملک الموت جان کنی کی سختیاں عین غفلت کے وقت لا ڈالے گا، مگر اس سے کچھ عیش مکدر نہیں ہوتا۔ اس کا سبب بجز جہالت اور مغالطے کے اور کیا کہنا چاہئے اور جس قدر تکلیف جان کنی میں ہوتی ہے اس کی ماہیت سوائے اس شخص کے جو اس کو چکھے اور کسی کو معلوم نہیں ہوتی، اور جو شخص اس کو نہیں چکھتا وہ دو طرح پر معلوم کر سکتا ہے یا تو اوروں پر قیاس کرنے سے جو اس کو ہوئے ہوں یا اور لوگوں کا حال نزع میں نہایت کرب میں دیکھنے سے۔ پس قیاس کی صورت تو یہ ہے کہ جس عضو میں جان نہیں ہوتی اس کو درد معلوم نہیں ہوتا اور جب اس میں جان ہوتی ہے تو درد معلوم ہوتا ہے، تو درد معلوم ہوا کہ درد معلوم کرے والی چیز روح ہے۔ جب کسی عضو میں زخم لگتا ہے یا سوزش ہوتی ہے تو اس کا اثر روح تک پہنچتا ہے اور جس قدر اثر روح پر پہنچتا ہے اسی قدر اس کو درد ہوتا ہے اور چوں کہ درد گوشت اور خون میں بٹ جاتا ہے تو روح کو صرف تھوڑا ہی صدمہ ہوتا ہے، تو اگر

اور حالات کی نامساعدگی (خرابی) پر صبر کر اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آ، کیوں کہ حسن خلق کی بشارت اور کشادگی نیک لوگوں کے نزدیک پسندیدہ ہے، جب کہ فاسق و فاجر اس سے دور بھاگتا ہے۔
☆ خوش کلام بنو تب تم لوگوں کی نظر میں اس شخص سے بھی زیادہ محبوب ہو جاؤ گے جو ہر وقت ان کو داد و دہش کرتا رہتا ہو۔
☆ نرم خوئی و دانائی کی جڑ ہے، جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔

آداب گفتگو

☆ موقع سے بولو اور مناسب گفتگو کے لئے لب کشائی کرو۔
☆ اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھو۔
☆ بات ہمیشہ دلیل کے ساتھ ہونی چاہئے۔
☆ بے ہودہ گوئی سے پرہیز کرو۔
☆ ہنسانے والی باتوں سے باز رہو۔
☆ جو بات کہو وہ نپلی اور پُر از دلیل ہو۔
☆ کسی کے سامنے اپنی یا اپنے گھر والوں کی تعریف مت کرو۔
☆ میں نے بولنے پر بار بار افسوس کیا مگر خاموش رہنے پر کبھی افسوس نہیں ہوا۔

☆ تو نہ اتنا شیریں بن کہ نگل لیا جائے اور نہ ہی اتنا تلخ کہ تھوک دیا جائے۔

☆ زبان کی حفاظت کرنا چاہئے۔
☆ جو شخص کسی ایسے آدمی سے گفتگو کرے جو اس کی بات سننا ہی ناپسند کرتا ہو تو اس شخص کی مثال اس انسان کی مانند ہے جو اہل قبور کو کھانا پیش کرے۔

☆ جو بات کسی سے کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔
☆ حکمت و دانائی کی بات احمقوں سے نہ کر کہ وہ تیری بات کو جھوٹ سمجھیں، عقل مندوں کے پاس فضول اور لایعنی گفتگو نہ کر کہ وہ کہیں تجھ سے ناراض نہ ہو جائیں۔

☆ جس بات کو تو نہیں جانتا منہ سے نہ کہو اور جو جانتا ہے مستحق سے بتانے میں دریغ نہ کر۔

☆ بات کو سننے والے کی سمجھ کے مطابق کرنی چاہئے۔

☆ کبھی ہوئی بات کو نہ دہرائیں۔
☆ غصے میں سوچ سمجھ کر بات کرنا چاہئے۔
☆ دشمن سے پوشیدہ رکھنے والی بات دوست سے بھی پوشیدہ رکھو۔

جوانی

☆ جوانی میں ایسے کام کرو جو دین اور دنیا دونوں میں مفید ثابت ہوں۔

☆ عہد جوانی کو غنیمت سمجھو۔

نعمت

☆ جس نعمت میں کفران ہے اس کو بقا نہیں ہے اور جس نعمت میں شکر ہے اس کو زوال نہیں ہے۔

بدگمانی سے بچو

☆ بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر، کہ تجھے دنیا میں کوئی ہمدرد نہ مل سکے۔

خلقت

☆ ہر قسم اور ہر طبقہ کے لوگوں کو پیچاؤ اور ان کے ساتھ مناسب برتاؤ کرو۔

☆ ہر شخص کے حق کو پیچاؤ۔
☆ ہر شخص کی مناسبت سے اس کا کام اور اس کی خدمت کرو۔
☆ قوم و ملت اور جماعت کے ساتھ میل جول رکھو۔
☆ جو اپنے لئے پسند نہ کرو اسے دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔

☆ لوگوں کے سامنے انگڑائی نہ لو۔
☆ کسی کو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ کرو۔
☆ بے خطا اور بے گناہ کو خطا وار اور گناہگار نہ ٹھہراؤ۔
☆ اصلاح پسند اور عقل مند لوگوں سے مشاورت کرو۔
☆ ہنرمند اور ہوشیار لوگوں سے میل جول رکھو۔

☆ احمقوں سے دور رہو۔

☆ عام لوگوں کو اپنے سے گستاخ نہ ہونیدو۔

☆ حضرت لقمان نے ایک شخص سے جو اسے دیکھ رہا تھا کہا اگر تم

ایک موٹے ہونٹ والے شخص کو دیکھو گے تو اس کے ہونٹوں سے نرم اور باریک گفتگو سنو گے اگر تو سیاہ فام کو دیکھے گا تو اس سے سفید باتیں سنے گا۔

☆ کسی نے حضرت لقمان سے پوچھا تم نے ادب کس سے

سیکھا؟ انہوں نے کہا بے ادبوں سے۔ پوچھا: کس طرح؟ کہا: جن کاموں سے بے ادب لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتے ہیں میں ان کاموں کو نہیں کرتا تھا۔

☆ جو شخص اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھتا ہے اور

ان کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرتا ہے، اللہ اس کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ دنیا کی دولت تیرے لئے جمع ہو جائے تو

تجھے لوگوں سے اپنی امیدیں ختم کر دینی چاہئیں۔ انبیاء و صدیقین امیدیں منقطع کر کے اعلیٰ مقام تک پہنچے۔ دنیا کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالیں۔

☆ مروت اور ادب کے اعتبار سے بہترین شخص وہ ہے کہ جب

اسے کوئی ضرورت پڑے تو وہ لوگوں سے دور رہے اور جب لوگوں کو اس کی ضرورت پڑے تو وہ ان کے قریب ہو۔

☆ آسائش خلق میں کوشش کر اور خلق سے مت ڈر اور اپنی جان

کو مصیبت و مشقت کا عادی بنا۔

☆ نیکی کر اور مخلوق کو طریقہ نیکی سکھلا، بدی سے دور رہ اور خلق کو

بھی بدی سے دور رکھنے کی کوشش کر۔

☆ بد خلقی، بے صبری اور اکتاہٹ سے بچ کہ ان خصلتوں کے

ساتھ تیرے ساتھ کوئی چلنے کو آمادہ نہ ہوگا اور لوگ تجھ سے پہلو تہی کریں گے۔

☆ طمع، بد خلقی اور لوگوں سے ضروریات پورا کرنے کی کثرت

اجتناب کرنے کی علامتوں میں سے ہے۔

☆ عام لوگوں کو گستاخ نہ بنائیں۔

☆ جو لوگ تیری معذرت قبول کرنے کے لئے آمادہ نہیں تو ان

کے پاس معذرت نہ نہراور جو تیری ضروریات کی تکمیل پسند نہیں کرتے ان سے معاونت طلب نہ کر۔

☆ سست آدمی سے دور رہیں۔

☆ جو لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے میں جبر و ثبات کا مظاہرہ

کرے وہ ان کی سرداری حاصل کر لیتا ہے۔

☆ مدد سنوں سے دفاعی امید نہ رکھیں۔

☆ جو لوگ تجھے دھوکہ دیں ان سے مدد طلب نہ کر۔

☆ ہر ایک کی عزت کا نگہبان رہنا چاہئے۔

☆ انسان کی قدر پہچانو۔

☆ نیک لوگوں کو برے ناموں سے یاد نہیں کرنا چاہئے۔

☆ ہر ایک کا حق پہچانو۔

☆ لوگوں کے سامنے دانتوں کا خلال نہ کرو۔

☆ نادان اور احمق شخص سے دور رہو۔

☆ جو شخص خود کو نہیں پہچانتا تم اسے پہچانو۔

☆ جماعت کا ساتھ دینا چاہئے۔

☆ لوگوں کی باتوں میں دخل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔

☆ ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبہ کے مطابق بات کرنی

چاہئے۔

☆ دوسروں کے ساتھ ایسا سلوک مت کرو کہ خود کو ذلیل و خوار کر

بیٹھو۔

☆ جس چیز کو آپ اپنے لئے پسند نہیں کرتے دوسروں کے لئے

بھی پسند نہ کرو۔

☆ کسی کے متعلق خیر خواہی کے علاوہ کچھ نہیں سوچنا چاہئے۔

☆ دوسروں کی چیز پر دل نہ لگائیں۔

راز

☆ اپنا راز کسی سے نہ کہو (معاون الجواہر)

☆ دن میں چوکنے ہو کر بات کیا کرو۔

☆ اپنے راز کی خود حفاظت کرو۔

☆ رات کے وقت آہستگی اور نرمی سے بات کرنی چاہئے۔

معرفت

☆ حضرت لقمانؑ نے کہا خلاصہ معرفت اور روح حکمت یہ ہے کہ انسان زندگی کے ان معاملات کے متعلق زحمت اٹھاتا ہے جن کا انجام خالق کائنات کے ذمہ ہے اور وہ اعمال جن کا انجام دینا اس کے ذمے ہے، ان میں سستی اور تغافل سے کام نہیں لیتا۔

دشمن

☆ رات میں آہستہ آہستہ باتیں کرو تا کہ کوئی تمہارا دشمن تمہاری بات سن کر تمہیں نقصان نہ پہنچائے۔

☆ دوست اور دشمن دونوں سے خندہ پیشانی کے ساتھ رہو۔

☆ مرد کامل تو وہی ہے جو دشمن کو دوست بنا سکے لیکن اگر بوجہ خاص تیری دسترس سے باہر ہو تو بحالت مخاصمت فرط غضب سے حد رکھ کہ تیرا غضب (غصہ) تیرے لئے دشمن سے زیادہ دشمن ہے۔
☆ دشمن تین ہیں:

(۱) تیرا دشمن (۲) تیرے دوست کا دشمن (۳) تیرے دشمن کا

دوست۔

☆ اپنے دشمن سے بچ کر رہو اور اپنے دوست کے بارے میں

احتیاط برتو۔

☆ گزری ہوئی لڑائی کو کبھی یاد نہ کرو۔

☆ جہاں تک ہو سکے لڑائی اور دشمنی کو مول نہ لو۔

☆ اپنے لئے دوسروں کی دشمنی مول نہ لو۔

☆ لڑائی اور فساد سے دور رہو۔

دوستی

دوستوں کو مصیبت کے وقت آزماؤ۔

☆ دوستوں کا امتحان فائدہ اور نقصان دونوں حالتوں میں کرو۔

☆ اپنے صحیح دوستوں کو دل سے دوست رکھو۔

☆ اے بیٹے! اگر کسی کو دوست بنانا چاہتا ہے تو دوست بنانے

سے قبل اسے غصہ دلا اور اگر وہ غصہ میں اعتدال کا رویہ اختیار کرے تو پھر

اسے دوست بناو ورنہ دوستی سے گریز کرو۔

☆ یاروں اور دوستوں کو ہمیشہ عزیز رکھنا۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کرو یہ سمجھنے لگے گا کہ تجھے اس کی اعتراف جاہلانہ باتیں پسند ہیں اور دانا انسان کی ناراضگی کو معمولی نہ سمجھ کہ کہیں تجھ سے جدائی کا راستہ اختیار کر لے۔

☆ اپنے اور اپنے والد کے دوست کا ہمیشہ احترام کرنا۔

☆ نیکو کاروں کا خادم بن جا لیکن شریروں کا دوست نہ بن۔

☆ مصیبت کے وقت اپنے دوست کو آزماؤ۔

☆ دانا اور زیرک دوست کا انتخاب بہترین انتخاب ہے۔

☆ نفع و نقصان میں دوست و دشمن کی آزمائش کرو۔

☆ برے آدمی کو رفیق نہ بنائیں۔

اتفاق

☆ لوہے کا ایک کلہاڑا لکڑی کے جنگل سے ایک چھلکا نہیں

سکتا جب تک اس کے ساتھ لکڑی کا دستہ شامل نہ ہو۔

مومن کی خصوصیت

☆ مومن باتیں کم کرتا ہے اور عمل زیادہ، جب کہ منافق

معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔

بری عورت

☆ نا فہم عورتوں پر بھروسہ نہ کرو۔

☆ عورتوں اور بچوں سے راز نہ کہو اور کسی چیز میں طمع اور لالچ نہ

کرو۔

☆ بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہو اور نامحرم

عورتوں سے بھی پرہیز کرو، ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے۔

بچوں کی تربیت

☆ اپنے بچوں کو تیر اندازی اور سواری کی مشق کراؤ۔

☆ اپنی اولاد کو علم و ادب سکھاؤ۔

☆ استاذ کو بہترین باپ سمجھو۔

☆ اگر تو بچپن میں ادب سیکھے گا تو بوڑھے ہو کر تجھے اس کا فائدہ

☆ بیٹے کو علم و ادب سکھانا ضروری ہے۔
☆ اپنی اولاد کی ہر خواہش پوری نہ کرو۔

صابر

دریافت کیا گیا سب سے زیادہ صابر کون ہو سکتا ہے؟
فرمایا: جس صبر کے پیچھے ایذا نہ ہو۔

علم اور اہل علم

☆ جو نہ جانتے ہو اس میں رہبری کی کوشش نہ کرو۔

☆ اہل علم کی مجلس کو اپنے لئے لازم کر لے اور تو ان کے ساتھ وابستہ ہو جا تو ان سے بحث و مباحثہ نہ کر، ورنہ وہ تجھے علم کے حصول سے محروم رکھیں گے۔ مجلس علمی ختم ہونے پر سوال کر اور سوال میں نرمی اختیار کر، تو اہل علم کو پریشان نہ کر کہ کہیں وہ تجھے (علم سے محروم کر کے) رنجیدہ نہ بنادیں۔

☆ کسی نے حضرت لقمان سے دریافت کیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ جواب دیا: جو دوسروں کے علم کے ذریعے اپنے علم میں اضافہ کرتا ہے۔

☆ لکھے پڑھے بغیر استادی نہ دکھائیں۔

کمینہ آدمی

☆ کمینہ آدمی کسی چیز کا مطالبہ نہ کر کیوں کہ اگر اس نے تیرے مطالبہ کو رد کر دیا تو یہ تیرے لئے عیب ہوگا اور اگر اس نے ضرورت پوری کر دی تو وہ تجھ پر احسان جتائے گا۔

سوچ بچار

☆ اپنے کاموں کو سوچ سمجھ کر کرو۔

غنی

☆ کسی نے سوال کیا کہ سب سے بہتر آدمی کون ہو سکتا ہے؟ فرمایا: غنی۔ سائل نے وضاحت طلب کی کہ آیا غنی سے مال دار آدمی مراد ہے؟ جواب دیا: نہیں۔ بلکہ غنی وہ ہے جو اپنے اندر خیر کو تلاش کرے تو

موجود پائے ورنہ خود کو دوسروں سے بے نیاز کر لے (یعنی الگ ہو جائے)

آداب سفر

☆ سفر میں اپنی سواری پر اعتماد نہ کر، جب منزل قریب آ جائے تو اپنی سواری سے اتر جا۔ شب کے آغاز میں سفر نہ کر، سفر میں اپنے ساتھ اپنی تلوار، جوتی، عمامہ، کپڑے، پانی، سوئی، دھاگہ اور چھینی وغیرہ رکھ۔ اپنے ہم سفر کا ہدم اور ساتھی بن جا سوائے اس صورت کے کہ جب وہ کوئی گناہ کا کام کرے۔

☆ ننگے نچر پر سواری کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔

معاشیات

☆ سخاوت کی عادت ڈالو۔

☆ خرچ میں آمدنی کا لحاظ رکھو۔

☆ اپنے مال کو چھپاؤ اور اسے دشمن کے سامنے نہ لاؤ۔

☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا: اے میرے بیٹے! میں

نے لوہا اور پتھر سب اٹھائے ہیں لیکن قرض سے زیادہ بوجھل کوئی چیز نہیں پائی۔ میں نے پاکیزہ چیزیں کھائی ہیں اور اچھے حالات بھی دیکھے ہیں لیکن عافیت (آزمائش سے دوری) سے زیادہ لذیذ چیز نہیں پائی اور لوگوں کی طرف اپنی ضرورتیں لے جانے سے زیادہ تلخ کسی چیز کو نہیں پایا۔

☆ میانہ روی اختیار کر، فضول خرچ نہ بن، نہ ہی مال کو روک کر (جمع کر کے) (کنجوس بن اور نہ ہی اتنا دے کہ فضول خرچی کی حد تک پہنچ جائے۔

☆ کسی کے مال پر طمع نہ کرنا، مال مل جائے تو اس کو رد نہ کرنا اور اگر میسر آ جائے تو اسے جمع نہ کرنا۔

اصول، رسائی و ربادشاہ

☆ جب بادشاہ کے سامنے کوئی ضرورت پیش کرنے کا موقع آئے تو اس ضرورت کے پوری کروانے پر اصرار نہ کر، نیز اس کے سامنے اپنی غرض اور حاجت اس وقت بیان کر جب وہ خوش ہو۔

رزق

☆ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی اور روزی پر آنکھ مت رکھ، اس طرح تو رنجش نفس سے سلامت رہے گا۔

اخلاق و معاشرت

☆ جب گھر میں داخل ہو تو آنکھ اور زبان پر قابو رکھ۔
☆ آستین سے رینٹ (ناک) صاف نہیں کرنی چاہئے۔
☆ مہمان کی حیثیت کے مطابق اس کی ضرورت خدمت کر۔
☆ گھنٹوں پر سر نہیں رکھنا چاہئے۔
☆ گزری ہوئی کشیدگی کو تازگی نہ بخشو۔
☆ زمین کی طرف نگاہ رکھنا، دائیں بائیں نہ دیکھنا۔
☆ ہر شخص اپنے معاملات کو بہتر جانتا ہے۔
☆ مست اور دیوانہ سے بات نہ کرنا۔
☆ سوراخ میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ بے کاروں اور لچے لفنگوں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔
☆ نفع و نقصان کی خاطر اپنی آبرو برباد نہ کرنا۔
☆ جماعتی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔
☆ بیہودہ گواہ اور متکبر نہ بننا۔
☆ ناک میں انگلی نہ ڈالنا۔
☆ ہمیشہ عاجزی کو اختیار کرنا۔
☆ آنکھوں اور آبروؤں سے اشارے نہ کرنا۔
☆ خود کو عورتوں کی طرح آراستہ نہ کرنا۔
☆ سورج نکلنے کے وقت سونا نہیں چاہئے۔
☆ اپنی طاقت کو نہ آزماتے پھر۔

صفائی

☆ اپنے کپڑوں کو پاک و پاکیزہ رکھو۔
☆ جسم اور لباس کو پاک رکھا جائے۔

صحت

☆ سب سے بڑی دولت صحت ہے اور سب سے بڑی نعمت خوش رہنا ہے۔

اعتدال پسندی

☆ ہر کام میں میاند روی اختیار کرو۔
☆ پانی میسر ہو تو روز نہانا۔

رشتہ داری

☆ عزیزوں سے عزیز داری کے برتاؤ میں بڑھ چڑھ کر رہنا۔
☆ ماں باپ کے وجود کو غنیمت اور نعمت جانو۔
☆ رشتہ داروں سے رشتہ داری برقرار رکھنا۔

مشورہ

☆ مشورہ صرف علمائے حق سے ہی لینا چاہئے۔

حاکمیت

☆ اگر حاکموں سے سخت بات سنی تو ماتحتوں پر سخت لہجہ نہ اختیار کر۔

کھانے پینے کے آداب

☆ اگر معدہ کھانے سے بھر جائے تو دماغ سو جاتا ہے، بے زبان
اعضائے جسمانی خدا کی عبادت و ریاضت سے قاصر ہو جاتے ہیں۔
☆ تیرے دسترخوان پر ہمیشہ نیکو کاروں کا اجتماع رہے تو بہتر
ہے۔

☆ اپنی غذا دوسروں کے دسترخوان پر کھانے کی لالچ نہ کرنا۔

کام کی لگن

☆ نہ کئے ہوئے کام کو کیا ہوا نہ سمجھنا۔
☆ آج کا کام کل پر نہ ڈالو۔
☆ اگر کوئی کام کسی کے سپرد کرنا ضروری ہو تو دانائے سپرد کر، اگر
دانائے سپرد نہ ہو تو خود کر، ورنہ ترک کر دے۔
☆ جو بولے گا وہی کاٹے گا۔

- ☆ سب کاموں میں میانہ روی اختیار کرنا چاہئے۔
- ☆ کام کو عقل اور تدبیر سے انجام دینا۔
- ☆ بے سوچے سمجھے کام شروع نہ کرنا۔
- ☆ کام میں عجلت نہ کرنا۔

گناہ

☆ لقمان علیہ السلام نے کہا بدتوں گناہ کی زندگی گزارنے سے زندہ نہ رہنا بہتر ہے۔

☆ تین لوگ ایسے ہیں جن کو عامۃ الناس کسی گناہ کے مرتکب نہ ہونے کے باوجود پسند نہیں کرتے اور وہ ہیں لالچی، متکبر اور بہت زیادہ کھانے والا۔

برائی

☆ اے بیٹے! جو کہتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے کہ برائی برائی کو ختم کرتی ہے، اگر وہ اپنے اس قول میں سچا ہے تو وہ دو مقامات پر آگ جلا کر دیکھے کہ آیا ایک جگہ کی دوسری جگہ لگی آگ کو بجھانے میں کس قدر مدد کرتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خیر اور بھلائی برائی کو ختم کر سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔

☆ ہمیشہ شر سے دور رہو، شرم سے دور رہے گا اس لئے کہ شر سے ہی شری پیدا ہوتا ہے۔

☆ بدترین انسان وہ ہے جو اس کی پرداہ نہ کرے کہ لوگ اس کو برائی کرتا دیکھ کر برا سمجھیں۔

☆ مومن کو کبھی برائی سے یاد نہ کرنا۔

نیکی

☆ لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے وقت اپنے آپ کو نہ بھلا دینا۔ اگر تو نے ایسا کیا تو تیری مثال اس چراغ کی سی ہوگی جو لوگوں کو تو روشنی فراہم کرتا ہے اور خود جلتا ہے۔ چھوٹے کاموں کو حقیر نہ سمجھ کیوں کہ چھوٹے (نیک) کام ہی بڑے (نیک) کام کرنے کے باعث بنتے ہیں۔

☆ نیکی اس سے کہ جو نیکی کا اہل ہو اور تو ایسے شخص سے نیکی نہ کر جو اس کا اہل نہیں مگر نہ تو دنیا میں نقصان اٹھائے گا اور آخرت میں ثواب

سے محروم رہے گا۔

- ☆ اچھے کاموں میں پوری سعی کرو۔
- ☆ دوسروں کے ساتھ کی ہوئی نیکی کو بھول جانا چاہئے۔ (یعنی نیکی کرو یا میں ڈال)

- ☆ تو رحم کر، تجھ پر رحم کیا جائے گا۔
- ☆ جو بھلائی کرے گا وہ بھلائی پائے گا۔

حاجت مند

- ☆ کسی حاجت مند کو ناامید نہ کرو۔

نصیحت

- ☆ جو نصیحت دوسروں کو کی جائے پہلے اس پر خود عمل کرنا چاہئے۔

بزرگوں سے حسن سلوک

- ☆ بزرگوں سے بہت زیادہ بات نہ کرو (لمسی بات نہ کرو)
- ☆ اپنے سے بڑوں کے ساتھ مزاح اور خوش لمبی نہ کرو۔
- ☆ بزرگوں کے آگے مت چلو۔
- ☆ اپنے سے بڑے کے ساتھ مذاق نہ کرنا۔

حاسد کی تین علامتیں

- ☆ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں: (۱) پیٹھ پیچھے لوگوں کی غیبت کرتا ہے۔
- (۲) ان کے سامنے چا پلوسی کرتا ہے (یعنی خوشامد کرتا ہے)
- (۳) دوسروں کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

دل، گلا اور زبان کی حفاظت

حکیم لقمان نے فرمایا:

- ☆ اگر نماز پڑھو تو دل سے پڑھا کرو۔
- ☆ اگر کھانا کھاؤ تو گلے کا خیال رکھو۔
- ☆ اگر کسی دوسرے کے گھر ہو تو آنکھ کی حفاظت کرو۔
- ☆ اگر ایسے بندے کی بات کرو جو موجود نہیں تو زبان پر کنٹرول رکھو۔

غصہ و غضب

☆ غیض و غضب سے بچو، اس لئے کہ شدت غضب دانا کے قلب کو مردود بنا دیتا ہے۔

کوشش

☆ اس دنیا میں ایسے کوشش کرو جیسے یہاں مہمان ہو اور آخرت کے لئے ایسے کوشش کرو جیسے کل مرجانا ہے۔
☆ کار خیر کے لئے کوشش کرنا چاہئے۔

عقل کی تعلیم

☆ میں نے عقل بے وقوفوں سے سیکھی، جن کاموں سے وہ کھانا اٹھاتے ہیں میں ان سے پرہیز کرتا رہا۔
☆ عاقل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ میں لڑکے کی طرح ہو لیکن جب قوم میں ہو تو پھر مرد کی طرح ہو۔
☆ عقل ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت ثمر دار اور عقل بے ادب کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ درخت بے ثمر۔

عقل مند کے لئے مشکل وقت

☆ عقل مند کے لئے وہ وقت سخت مشکل ہوتا ہے جب کسی بات کا اظہار و انشاء میں خرابی پیدا ہونے کا خوف ہو۔

محتاجی

☆ کوئی کام نہ کرنا محتاجی لاتا ہے اور محتاجی دین کو تنگ، عقل کو ضعیف بناتی ہے اور مروت کو زائل کرتی ہے۔
☆ حاجت مند کو ناامید نہیں کرنا چاہئے۔

عہد شکنی

☆ عہد شکنوں اور جھوٹوں پر کبھی اعتماد نہ کرو۔

خوشامد سے بچو

☆ اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہو جانا، کیوں کہ جاہلوں

کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن جاتی۔

امانت

☆ اللہ جب کسی کو امانت دار بنائے تو ائین کا فرض ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرے۔

☆ امانت دار بن جا، غنی ہو جائے گا۔

☆ امانت کی حفاظت کر۔

مہمان داری

☆ مہمان کی ہمیشہ مناسب خدمت کرنا چاہئے۔

☆ مہمان کے سامنے کسی پر خفا نہیں ہونا چاہئے۔

☆ مہمان کو کام پر نہیں لگانا چاہئے۔

☆ جھوٹ سے اجتناب کر کہ اس سے دین میں فساد پیدا ہوتا

ہے اور لوگوں کے نزدیک تیرا ادب و لحاظ کم ہو جاتا ہے، علاوہ ازیں

جھوٹ تیری حیا، عزت و شرافت اور سچائی کی چمک کو ختم اور تجھے ذلیل کر

دیتا ہے۔ لہذا جب تو لوگوں سے بات کرتا ہے تو نہ اسے وہ سنتے ہیں اور نہ

تو اسے سچ سمجھتے ہیں۔ بیٹے ایسی زندگی کا کوئی مزہ نہیں۔

سچ

☆ حضرت لقمان علیہ السلام ایک دن اپنے شاگردوں اور

دوستوں کو حکمت اور دانائی کا درس دے رہے تھے۔ سب لوگ ان کے

درس کو بہت غور سے سن رہے تھے کہ ایک شخص اس طرف سے گزر ہوا،

ان کی آوازیں اُس کے کان میں پڑیں تو اس نے چونک کر ان کی جانب

دیکھا، اس لئے کہ آواز جانی پہچانی تھی۔ وہ کافی دیر تک کھڑا ان کے

چہرے کو غور سے دیکھتا رہا۔ آخر جب وہ درس سے فارغ ہوئے تو وہ

آگے بڑھا اور بولا: ”میں فلاں مقام پر کسی زمانے میں بکریاں چرایا کرتا

تھا، بکریاں چرانے والا میرا ایک ساتھی تھا اس شخص کی صورت اور آواز

بالکل آپ جیسی تھی۔“

حضرت لقمان بولے: ”ہاں مجھے یاد ہے میں وہی ہوں۔“

اس شخص نے حیران ہو کر پوچھا: ”آپ کو یہ مرتبہ کس طرح حاصل

ہوا؟“

جواب میں حضرت لقمان بولے: ”صرف دو باتوں سے ایک بچ بولنا اور دوسرا بغیر ضرورت کے بات نہ کرنا۔“

آدابِ مجلس

☆ جب کسی مجلس میں داخل ہوں تو اول سلام کرو، پھر ایک جانب بیٹھ جاؤ اور جب تک اہل مجلس کی گفتگو نہ سن لو خود گفتگو شروع نہ کرو، پس اگر وہ خدا کے ذکر میں مشغول ہوں تو تم بھی اس میں اپنا حصہ لے لو اور اگر وہ فضولیات میں مشغول ہوں تو وہاں سے علیحدہ ہو جاؤ اور دوسری کسی مجلس کو حاصل کرو۔

☆ مجلس میں ہمارا فعل ایسا ہونا چاہئے جس سے حاضرین کی عزت کے آثار نمودار ہوں۔

تقویٰ

☆ اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور اس میں ریاکاری کا پہلو نہ ہو کہ اس وجہ سے لوگ تیری عزت کریں اور دل حقیقتاً گناہ گر ہو اور تقویٰ سے خالی ہو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ریاکاری سے خدا کے ڈر کا مظاہرہ نہ کرو، کہ لوگ اس وجہ سے تیری عزت کریں اور تیرا دل حقیقتاً گناہ گار ہو۔

احسان

☆ جب تم کسی شخص پر احسان کرو تو اسے بھول جاؤ۔

عیب کا صحیح مطلب

☆ خود اپنا عیب نہ دیکھنا زیادہ نقصان دہ (عیب) ہے۔

زندگی کیسے گزاریں

☆ زندگی خدا کے ساتھ صدق و اخلاص سے، نفس کے ساتھ جبر سے، عوام کے ساتھ انصاف سے، بڑوں کے ساتھ خدمت سے، چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے، درویشوں کے ساتھ سخاوت سے، دوستوں کے ساتھ نصیحت سے، دشمنوں کے ساتھ علم سے، جاہلوں کے ساتھ خاموشی سے اور عالموں کے ساتھ تواضع سے گزارنا۔

☆ فیاضی کو عادت کے طور پر اپنانا چاہئے۔

جاہل اور جہالت

☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز رکھ، ایسا نہ ہو کہ تجھے اپنے جیسا بنا لیں۔

☆ جاہل سے دوستی نہ کر کہ وہ یہ سمجھنے لگیں کہ تجھ کو اس کی جاہلانہ باتیں پسند ہیں۔

دانا اور دانائی

☆ دانا آدمی اپنی دانائی و حکمت کی وجہ سے ہدایت سے بے نیاز ہوتا ہے۔

☆ کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر رہ۔

☆ حکمت و دانائی مفلس کو بادشاہ بنادیتی ہے۔

☆ دانا کے غصے کو بے پروائی میں نہ ٹال کہ کہیں وہ تجھ سے جدائی نہ اختیار کر لے۔

☆ داناؤں کی زبان میں خدا کی طاقت ہے، ان میں سے کوئی کچھ نہیں بولتا، مگرے کہ اس بات کو اللہ اسی طرح کرنا چاہتا ہے۔

☆ حکمت و دانائی ایسی چیز ہے جس نے مسکین کو تخت شاہی پر لا بٹھایا۔

☆ عقل مند کی بات کو اللہ کو تائید حاصل ہوتی ہے۔ اللہ اگر کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو دانا آدمی بولتا ہے۔

☆ نرم خوئی دانائی کی جڑ ہے۔

☆ مشورہ ہمیشہ مصلح اور دانا شخص سے کرنا چاہئے۔



اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

نیز اچھے زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ -/600 روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

سوال یہ تھا کہ مرض نفس کب نفس دوا بن جاتا ہے؟ جب وہ شخص اپنی بات مکمل کر چکا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”جب انسان اپنی خواہشات کی مخالفت کرتا ہے تو اس حالت میں نفس کا مرض ہی دوا بن جاتا ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سنتے ہی اس شخص نے اپنے دل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”میں نے تجھے سات بار بھی جواب دیا مگر تو نے میری بات نہیں مانی، ہر مرتبہ یہی کہتا رہا کہ جب تک جنید نہیں کہیں گے اس وقت تک نہیں مانوں گا، اب تو تو نے سن لیا کہ جنید کیا کہتے ہیں؟“ یہ کہہ کر وہ شخص تیز رفتاری کے ساتھ چلا گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کچھ دیر تک حیرت و سکوت کے عالم میں کھڑے سوچتے رہے کہ وہ شخص کون تھا اور کہاں سے آیا تھا؟

☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ نے ارادتا کبھی کسی کرامت کا اظہار نہیں کیا مگر بڑے بڑے مشائخ آپ کے روحانی تصرف کے قائل تھے۔ شیخ خیر نساخؒ حضرت سری سقطیؒ کے مرید تھے اور حضرت جنید بغدادیؒ کے پیر بھائی۔ ان کا بیان ہے کہ وہ ایک دن اپنے گھر میں آرام کر رہے تھے، اچانک انہیں خیال آیا کہ حضرت بغدادیؒ ان کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ حضرت شیخ نساخؒ نے دل میں کہا کہ یہ کوئی واہمہ ہوگا، اس وقت شیخ جنیدؒ یہاں کہاں؟ تھوڑی دیر بعد ان کے دل میں پھر وہی خیال آیا کہ شیخ جنیدؒ دروازے پر کھڑے ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ حضرت خیر نساخؒ نے اپنے ذہن سے اس خیال کو جھٹک دیا اور کسی کام میں مصروف ہو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر وہی خیال ابھرا، آخر اپنی خیالی رو سے پریشان ہو کر حضرت خیر نساخؒ نے دروازہ کھولا تو حضرت جنید بغدادیؒ کھڑے تھے۔ شیخ نساخؒ کو دیکھتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

”جب پہلی بار آپ کے ذہن میں خیال آیا تھا تو اسی وقت باہر کیوں نہیں آئے؟“

یہ سوچتے سوچتے بہت دیر گزر گئی مگر حضرت جنید بغدادیؒ کو کسی کروش چمن نہیں آتا تھا، پھر یہ اضطراب وحشت میں تبدیل ہو گیا اور حضرت جنید بغدادیؒ گھر کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئے اور کھلی فضا میں ٹہلنے لگے، ابھی تھوڑی ہی دیر گئے ہوں گے کہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو بیچ راستے میں چادر اوڑھے ہوئے لیٹا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو بڑی حیرت ہوئی کہ یہ کون شخص ہے جو رات کے پچھلے پہر اس طرح سر راہ سو رہا ہے آپ آہستہ آہستہ قدموں سے آگے بڑھے تاکہ سونے والے کی نیند میں خلل واقع نہ ہو۔ حضرت جنید بغدادیؒ دے باؤں گزر جانا چاہتے تھے مگر جب آپ اس شخص کے قریب پہنچے تو وہ یکایک اٹھ کر بیٹھ گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو اس شخص کے اس طرح بیدار ہو جانے پر بڑی حیرت ہوئی۔

پھر وہ آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”ابوالقاسم! آپ نے آنے میں اتنی دیر کی؟“

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ اس شخص کی بات سن کر مجھ پر رعب سا طاری ہو گیا، پھر میں نے ذرا سنبھل کر اسے جواب دیا۔ ”مجھے کیا خبر تھی کہ آپ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ پھر یہ کہ آپ سے کوئی وعدہ تو نہیں تھا کہ جس کی پابندی مجھ پر فرض ہوتی۔“

اس شخص نے کہا۔ ”ابوالقاسم! آپ سچ فرماتے ہیں مگر میں نے خداوند ذوالجلال جو دلوں کو حرکت دیتا ہے اور مقلب القلوب ہے، دعا کی تھی کہ آپ کے دل کو حرکت دے کر میری جانب مائل کر دے۔“

”بے شک! حق تعالیٰ نے میرے دل کو آپ کی طرف مائل کر دیا مگر یہ تو بتائیے کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

اس شخص نے کہا۔ ”ابوالقاسم! میں ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں۔ یہ سوال کئی دنوں سے پریشان کر رہا ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ بہت غور سے اس شخص کا سوال سنتے رہے،

حضرت شیخ ساج حضرت جنید بغدادیؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گئے اکثر اپنی مجلس میں کہا کرتے تھے۔ ”دوسرے بزرگوں کو بھی روحانی تصرف حاصل ہے مگر شیخ جنیدؒ کی روحانیت کا عجیب عالم ہے۔“ مولانا جامی نے اپنی شہرہ آفاق تصنیف ”نجات الانس“ میں یہ واقعہ تحریر کیا ہے کہ مشہور بزرگ ہمیش بن حسین ہمدان میں رہتے تھے اور ابو محمدؒ کے لقب سے مشہور تھے۔ ایک دن رات کے وقت ان کے دروازے پر دستک دی، ابو محمدؒ کہتے ہیں کہ دستک کی آواز سنتے ہی میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ جنیدؒ آئے ہوں گے حالانکہ حضرت جنیدؒ اس وقت ہمدان سے بہت دور بغداد میں قیام فرماتے تھے، پھر جیسے ہی ابو محمدؒ گھر سے باہر آئے حضرت جنیدؒ بغدادیؒ کو دروازے پر اپنا منتظر پایا۔

”ابو محمدؒ! میں خاص طور پر تم ہی سے ملنے کے لئے بغداد سے یہاں آیا ہوں۔“ حضرت جنیدؒ بغدادیؒ نے فرمایا اور بڑی گرم جوشی کے ساتھ ملے۔ پھر کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے اور اس کے بعد تشریف لے گئے۔ دوسرے دن ابو محمدؒ نے حضرت جنیدؒ بغدادیؒ کو بہت تلاش کیا مگر آپ کا کہیں پتہ نہیں تھا، قافلے والوں سے جا کر پوچھا تو ان لوگوں نے بھی اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆

مشہور بزرگ ابو عبد اللہ عقیفؒ کہتے ہیں کہ میں حج کے لئے جا رہا تھا، روانگی سے پہلے میں نے سوچا تھا کہ شیخ جنیدؒ کی خدمت میں ضرور حاضری دوں گا مگر جب بغداد پہنچا تو اپنی صوفیت اور درویشی کا غرور آڑے آ گیا، میں تقریباً چالیس دن تک بغداد میں رہا مگر شیخ جنیدؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ اس دوران میں میرا معمول تھا کہ جب اپنے اوراد و وظائف سے فارغ ہو جاتا تو شہر کے باہر جا کر کسی پاک و صاف چشمے سے پینے کے لئے پانی لے آتا۔ ایک دن میں پانی لینے کی غرض سے جنگل میں چلا جا رہا تھا کہ ایک ہرن کو دیکھا جو کنوئیں میں منہ ڈال کر پانی پی رہا تھا، پھر جب میں قریب پہنچا تو ہرن بھاگ گیا، میں نے جھانک کر دیکھا تو پانی بہت گہرائی میں تھا، میں نے ڈول ڈالا مگر سی چھوٹی ہونے کی وجہ سے پانی تک نہ پہنچ سکی، مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ آخر وہ ہرن کس طرح اپنی پیاس بجھا رہا تھا، یہ میری آنکھوں کا دھوکا تھا یا پھر ہرن کے لئے کنوئیں کا پانی چھلک اٹھا تھا، میں کچھ دیر تک اس ذہنی

کھٹکھٹ میں مبتلا رہا، آخر پانی کی تلاش میں آگے بڑھ گیا، اب میرا سفر جاری تھا کہ یکا یک ایک صدائے فیہی سنائی دی۔

”وہ تیری آنکھوں کا دھوکا نہیں تھا، ہماری قدرت سے پانی نے یہاں تک جوش مارا کہ ہرن کے ہونٹوں تک پہنچ گیا۔“

صدائے غیب سن کر میں نے عرض کیا۔ خداوند! کیا میرا مرتبہ اس ہرن سے بھی کم ہے؟

میری شکایت کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ ”ہم نے تجھے آزمایا مگر تو آزمائش میں پورا نہیں اتر۔“

ابو عبد اللہ عقیفؒ کہتے ہیں کہ میں ندامت و شرمساری کے عالم میں آگے بڑھ جانا چاہتا تھا کہ وہی آواز دوبارہ سنائی دی، خیر! وہ وقت تو گزر گیا، دوبارہ کنوئیں پر جاؤ تمہیں پانی مل جائے گا۔

میں تیز قدموں کے ساتھ واپس آیا تو واقعتاً کنوئیں چھلک رہا تھا، میں اپنا ڈول بھر کر واپس آ گیا، پھر جب کھانے کے بعد میں نے پانی پینا چاہا تو وہی صدائے غیب گونجنے لگی۔

”تو نے ابھی تک اس راز کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی حالانکہ تجھے اپنی درویشی پر بڑا ناز ہے۔“

یہ آواز سن کر میں لرز گیا۔ ”خداوند! میں بہت عاجز و کمزور ہوں مجھ پر رحم فرما۔“

میری گریہ وزاری کے جواب میں ہاتف غیب نے کہا۔ ”ہرن بغیر ڈول کے آیا تھا اور تو ساز و سامان کے ساتھ کنوئیں تک پہنچا تھا، اس لئے ہم نے دونوں کے ساتھ مختلف سلوک کیا۔“

ابو عبد اللہ عقیفؒ کہتے ہیں کہ اس پانی میں خاص بات یہ تھی کہ میں جب تک بغداد میں مقیم رہا وہ پانی ختم نہیں ہوا، جس قدر پیتا تھا اسی قدر برتن میں موجود پاتا تھا۔

پھر کچھ دن بعد حضرت ابو عبد اللہ عقیفؒ حج کے لئے چلے گئے، پھر واپسی میں دوبارہ بغداد آئے مگر حضرت جنیدؒ بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے، ایک روز نماز حج ادا کرنے کے لئے جامع مسجد پہنچے تو اتفاقاً حضرت جنیدؒ بغدادیؒ سے ملاقات ہو گئی، ابو عبد اللہ عقیفؒ کو دیکھتے ہی آپ نے فرمایا۔

”ابو عبد اللہ! اگر تم صبر کرتے تو خود تمہارے پاؤں کے نیچے چشمے

جاری ہو جاتا۔ کاش! تم نے ایک گھڑی صبر سے کام لیا ہوتا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی قوت کشف پر ابو عبد اللہ حیران رہ گئے۔

☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کی عارفانہ شان یہ تھی کہ آپ بڑے بڑے مشائخ کے لئے مرکز قلب و نظر تھے، ایک دن جامع مسجد بغداد میں حاضر تھے کہ ایک اجنبی شخص آیا اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرنے لگا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس پر ایک نظر ڈالی اور ذکر میں مشغول ہو گئے، پھر وہ شخص نماز پڑھ کے مسجد کے ایک گوشے میں چلا گیا، اتفاق سے حضرت جنیدؒ کی نظر اس طرف اٹھی تو آپ نے دیکھا کہ وہ شخص اشارے سے بلارہا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کسی تامل کے بغیر اس کے پاس چلے گئے، اس دوران وہ شخص مسجد کے فرش پر لیٹ چکا تھا، جب حضرت جنید بغدادیؒ اس کے قریب آئے تو وہ معذرت خواہانہ لہجے میں بولا۔

”ابوالقاسم! معاف کرنا! میں آپ کے احترام میں اٹھ کر بیٹھ نہیں سکتا، مجبوری ہے۔“

”اس تکلف کی ضرورت نہیں، آپ اپنا کام بتائیے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواب فرمایا۔

”اللہ جل شانہ“ سے ملاقات کا وقت آ گیا ہے۔“ اس شخص نے

نہایت پر شوق لہجے میں کہا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت حیرت ہوئی، اس کے چہرے سے بیماری تو کجا نقاہت کے بھی آثار نمایاں نہیں تھے، پھر بھی وہ کہہ رہا تھا کہ اس کا وقت رخصت قریب آ گیا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اجنبی شخص کی بات سن کر سکوت اختیار کیا، شاید اس لئے کہ کسی انسان کو اپنی موت کا وقت معلوم نہیں ہوگا۔

”ابوالقاسم! جب میں دنیا سے چلا جاؤں اور میری تجہیز و تکفین مکمل ہو جائے تو میرا یہ خرقہ، چادر اور مشکیزہ ایک شخص کے حوالے کر دینا۔“ اجنبی نے کہا۔

”وہ شخص کون ہوگا اور میں اسے کیسے پہچانوں گا؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

”اس سلسلہ میں آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، وہ خود تمہیں پہچان لے گا۔“ اس شخص نے کہا۔ ”وہ ایک نوجوان مغنی (گائے

والا) ہے میری یہ امانت اس کے سپرد کر دینا۔“

”تمہارا خرقہ مغنی کے حوالے کر دوں گ؟“ حضرت جنید بغدادیؒ

نے حیران ہو کر پوچھا، آپ کو اس بات پر حیرت تھی کہ نغمہ و موسیقی سے تعلق رکھنے والا شخص خلافت کا حق دار کس طرح ہو سکتا ہے؟

”ابوالقاسم! آپ کو حیران ہونے کی ضرورت نہیں، حق تعالیٰ

ہمارے اندازوں سے زیادہ بے نیاز اور رحیم و کریم ہے، اسی نے اس مغنی کو یہ رتبہ عطا فرمایا ہے۔“

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ قدرت کے رازوں پر حیران ہو ہی رہے تھے کہ اس شخص نے بے آواز بلند کلمہ طیبہ پڑھا اور ہوا کے تیز جھونکے کی طرح دنیا سے رخصت ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر اجنبی شخص کی تدفین کی پھر اس کام سے فارغ ہو کر دوبارہ مسجد میں تشریف لائے اور اس شخص کا انتظار کرنے لگے جو مرنے والے کی امانت کا حق دار تھا، ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک نوجوان مسجد میں داخل ہوا اور حضرت جنید بغدادیؒ کو سلام کر کے کہنے لگا۔

”ابوالقاسم! میری امانت میرے حوالے کیجئے۔“ واضح رہے کہ ”ابوالقاسم“ حضرت جنید بغدادیؒ کی کنیت تھی۔

”تم نے مجھے کیسے پہچانا؟“ حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک بار پھر حیرت ہوئی۔

”یہ بھی کوئی مشکل بات ہے۔“ نوجوان مغنی نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں عرض کیا۔ ”میں لاکھوں انسانوں کے ہجوم میں پہچان سکتا ہوں کہ شیخ جنید کون ہیں؟ آپ کا چہرہ مبارک ہی آپ کی پہچان ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نوجوان مغنی کے طرز کلام سے بہت متاثر ہوئے پھر آپ نے فرمایا۔ ”نوجوان! تمہیں کیوں کر خبر ہوئی کہ تمہاری امانت میرے پاس ہے؟“

نوجوان مغنی نے عرض کیا۔ ”میں چند درویشوں کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ اچانک ہاتھ غیب نے صدا دی۔ شیخ جنیدؒ کے پاس جاؤ اور اپنی امانت لے لو۔ اس شخص کی جگہ تم ابدال مقرر کئے گئے ہو۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے مرنے والے کی تمام چیزیں نوجوان کے سپرد کر دیں، مغنی نے اسی وقت غسل کیا، خرقہ پہنا، حضرت جنید

بغدادی کا شکریہ ادا کیا اور ارض شام کی طرف چلا گیا۔

نوجوان مغنی کے جانے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ”اے ذات بے نیاز! تو ہی مالک کل ہے اور سارے خزانہ تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں، تو مختار کل ہے، جسے جس طرح چاہے سرفراز کر دے اور جسے جس طرح چاہے ذیل و رسوا کر دے میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھی سے مدد مانگتا ہوں۔“

☆☆☆☆

حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں مرد مومن کی شان اس طرح بیان کی ہے کہ ہم اس کے کان بن جاتے ہیں، اس کی آنکھ بن جاتے ہیں اور اس کی زبان بن جاتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ نے بھی اپنے ایک شعر میں کم و بیش اسی مضمون کو بیان کیا ہے۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ

غالب و کار آفریں، کار کشا کار ساز

بندگی کا اعلیٰ ترین مقام یہ ہے کہ جب بندہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کار ساز عالم اس کی دعا قبول فرمائے، ایسے ہی بندے کو ”مستجاب الدعوات“ کہا جاتا ہے۔ یہی کرامت ہے اور اسی کا نام تصرف روحانی ہے، یہی کشف باطن ہے اور یہی روشن ضمیری ہے، اللہ کے وحدہ لا شریک ہونے پر غیر متزلزل یقین، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی مکمل پیروی، خدمتِ خلق اور ریاضت و مجاہدات، یہ ہیں وہ بنیادی اصول جن پر عمل پیرا ہونے کے بعد بندہ ”محبوبیت“ کے درجے تک پہنچتا ہے اور پھر عالم اسباب میں اسے بحکم خدا تصرف روحانی حاصل ہو جاتا ہے۔ ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کو آشوب چشم کا مرض لاحق ہوا، ابتدا میں آپ نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی مگر جب تکلیف نے شدت اختیار کی تو خدمت گاروں نے عرض کیا۔

”بغداد میں ایک عیسائی ماہر امراض چشم ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اس سے رجوع کیا جائے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”جیسی تمہاری مرضی!“

دوسرے دن عیسائی طبیب حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے بہت دیر تک آپ کی آنکھوں کا معائنہ کیا، پھر نسخہ تجویز کرتے ہوئے کہا۔ ”شیخ! آپ کی آنکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ انہیں

پانی سے بچایا جائے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے عیسائی طبیب کا مشورہ سننے کے بعد فرمایا۔ ”میں پانچ وقت وضو کرنے کا عادی ہوں، اس صورت میں آنکھوں کو پانی سے کس طرح بچایا جاسکتا ہے؟“

عیسائی طبیب نے جواباً عرض کیا۔ ”شیخ! اگر آپ کو اپنی آنکھوں کی سلامتی منظور ہے تو ہر حال میں پانی سے اجتناب کرنا ہوگا۔“

”اگر کسی وجہ سے میں ایسا نہ کر سکوں؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

”تو پھر آپ بہت جلد بینائی سے محروم ہو جائیں گے۔“ عیسائی حکیم نے اپنے طبی تجربات و مشاہدات کی روشنی میں فیصلہ سناتے ہوئے فرمایا۔

عیسائی طبیب مایوسی کا اظہار کرتا ہوا چلا گیا، جاتے جاتے حضرت جنید بغدادیؒ کے مریدوں اور خدمت گاروں کو آخری ہدایت بھی کر گیا۔ ”اگر تم اپنے شیخ کی آنکھیں صحیح سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو انہیں وضو نہ کرنے کا مشورہ دو۔“

عیسائی طبیب کے جانے کے بعد مریدین اور خدمت گار حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔

”سیدی! شریعت میں تیمم کی رعایت اور گنجائش موجود ہے۔“

”میں جانتا ہوں۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت ٹھٹھل کے ساتھ فرمایا، اس کے بعد آپ نے مکمل وضو کیا اور نماز عشاء ادا کر کے نیچے پر سر رکھ کر سو گئے، پھر اسی طرح آپ نے تہجد کی نماز ادا کی۔

نماز فجر کے بعد جن کی روشنی میں تمام مریدوں اور خدمت گاروں نے یہ حیرت انگیز منظر دیکھا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں ہلکی سی سرخی تک نہیں تھی، آپ آشوب چشم کے مرض سے مکمل طور پر صحت یاب ہو چکے تھے۔

دوسرے دن عیسائی طبیب پھر حاضر خدمت ہوا، اس کا خیال تھا کہ یا تو شیخ جنیدؒ نے اس کے مشورے پر عمل کیا ہوگا اور مرض میں کمی آگئی ہوگی یا پھر دوسری صورت میں بیماری شدت اختیار کر گئی ہوگی۔ ”شیخ! آپ کیسے ہیں؟“ عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادیؒ کی مزاج پرسی کرتے ہوئے کہا۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۵۳

اسلام الف سے سی تک

(زا)

مختار بدری

سترہ

پردہ، ڈھال، قبلہ رو ہو کے عبادت کرنے والے کے آگے کوئی روک لگانا تا کہ اس کی عبادت میں دوسرے لوگ مخل نہ ہوں، یہ ایک انج موٹی لکڑی بھی ہو سکتی ہے۔

سجادہ

جانماز، دری، قالین، پیروں، فقیروں کی مسند، سجادہ نشین، درویش کی گدی پر بیٹھنے والا، کسی پیر کا خلیفہ اور نائب ہونا۔

سجدہ

نماز میں زمین پر گھٹنے ٹیک کر اور ہاتھ رکھ کر زمین سے پیشانی کو لگانا اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا۔ سجدہ سہوہ سجدہ جو نماز میں کوئی بات بھول جانے یا زیادہ کہہ جانے کی وجہ سے بعد نماز کیا جاتا ہے۔ نماز کی واجبات میں سے کوئی حصہ کسی بھول کی وجہ سے چھوٹ جائے اور نماز ہی کی حالت میں اس واجب کے چھوٹ جائے کا علم ہو جائے تو اس کی اصلاح کے لئے شریعت نے دو سجدہ سہوہ رکھا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر تکبیر کہیں اور ایک سجدہ کر کے تسبیح بھی پڑھیں، پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائیں اور جلسہ کر کے اسی طرح دوسرا سجدہ بھی کریں، پھر تکبیر کہہ کر سر کو اٹھائیں اور بیٹھ کر دوبارہ التحیات اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر دونوں طرف نماز کا سلام پھیر دیں، اگر نماز میں جان بوجھ کر واجب ترک کر دیں تو سجدہ سہوہ سے تلافی نہ ہوگی بلکہ اعادہ ضروری ہے۔ اگر نماز میں چند واجب ترک ہو جائیں تو وہی دو سجدے سب کے لئے کافی ہیں مگر نماز میں فرض ترک ہو جائے تو سجدہ سہوہ سے وہ نقصان رفع نہ ہوگا لہذا اسے پھر پڑھنا ہوگا۔

سبیل

پھر اس کے لئے راستہ آسان کر دیا۔ (۲۰:۸۰)

وَاللّٰهُ يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ۝

خدا تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ (۴:۳۳)

يَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْاَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ

النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ اِنَّ الدّٰلِیْنَ

يَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوا یَوْمَ

الْحِسَابِ ۝

اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے فیصلے کیا کرو اور خواہش کی پیروی نہ کرنا کہ وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دے گی، جو لوگ خدا کے راستے سے بھٹکتے ہیں ان کے لئے سخت عذاب تیار ہے کہ انہوں نے حساب کے دن کو بھلا دیا۔ (۲۶:۳۸)

مجاہد فی سبیل اللہ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ یَقْتُلُ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَاءٌ

وَلٰكِنْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں تم ان کو مردہ مت سمجھو بلکہ وہ

زندہ ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے۔ (۱۵۴:۲)

ستر

ایک چادر، ایک پردہ، آدمی کے لئے کمر سے گھٹنے تک اور عورت کے لئے گلے سے پاؤں تک چھپانا ضروری ہے۔ مشکوٰۃ میں ایک باب ”باب الستر“ ہے، فقہ کی کتابوں میں مرد اور عورت کے ستر کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

لکھائی کی جاتی ہے، پھر ہر اس چیز کو جس پر لکھا جائے سب لکھا جائے گا ہے۔ یَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعْبُدُهُ وَغَدَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝

جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ لیں گے جیسے خطوں کا طوطا لپیٹ لیتے ہیں جس طرح ہم نے (کائنات کو) پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ پیدا کر دیں گے (یہ) وعدہ (جس کا پورا کرنا لازم) ہے ہم (ایسا) ضرور کرنے والے ہیں۔ (۱۰۴:۲۱)

سجین

زمین کے ساتویں طبقہ کا نہایت تنگ اور بدبودار مقام جو ایک گڑھے کی مانند ہے، انتہائی گنہ گاروں، کافروں اور مشرکوں کی رو میں یہیں رکھی جاتی ہیں اور قیامت تک ان ناپاک روحوں کو بے شمار آذیتیں دی جاتی ہیں۔

سحر

جادو اسلام میں اگرچہ کہ اس کی ممانعت ہے تاہم کچھ لوگ عملیات کے قائل ہیں اور چند احادیث سے اس کا جواز پیش کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بری نظر کے اثر کو زائل کرنے، سانپ بچھو کے کاٹنے کے لئے ایک رقیہ کی اجازت دی۔ صحیح بخاری کی ایک حدیث ہے کہ ام سلمہؓ نے فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں کی زردی کو جو کینہ تو ز نظر کا اثر ہے، دور کرنے کے لئے رقیہ کی اجازت دی۔ مشکوٰۃ میں عوف ابن مالک سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے رقیہ سے جس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں کوئی برائی نہیں۔ عملیات دو طریقے کے ہیں ایک روحانی یا رحمانی جس میں اسماء حسنیٰ اور قرآن پاک کی آیات سے مدد لی جاتی ہے، دوسرا شیطانی جس میں جنات سے مدد لی جاتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کو بھی سحر کی ایک شاخ فرمایا ہے۔

علماء اہل سنت میں جمہور کا خیال ہے کہ سحر حضرت رساں اثرات کا حامل ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، ابوبکر جصاص (صاحب احکام القرآن) علامہ ابن حزم ظاہری وغیرہ کی رائے یہ ہے کہ سحر کی حقیقت شعبہ نظر اور فریب خیال کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے وہ ایک باطل اور بے حقیقت چیز

سجدہ شکر، اظہار شکر کا سجدہ، وہ سجدہ جو کسی امر کے شکر یہ پر در رکعت نماز شکر کے بعد یا بغیر نماز کے ادا کیا جائے اولاد کی پیدائش پر، مالی منافع پر یا گمشدہ چیز کے مل جانے پر، صحت سے شفا یابی پر یا سفر سے واپسی پر یا کسی نعمت کے حصول پر سجدہ کرنے کو سجدہ شکر کہتے ہیں اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدہ تلاوت کا ہے۔

سجدہ تلاوت: قرآن حکیم میں سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں، سورۃ اعراف، سورۃ رعد، سورۃ نحل، سورۃ بنی اسرائیل، سورۃ مریم، سورۃ حج میں پہلی جگہ جہاں سجدہ کا ذکر آیا ہے، سورۃ فرقان، سورۃ نمل، سورۃ الم تنزیل، سورۃ ص، سورۃ حم السجدہ، سورۃ نجم، سورۃ الشقاق اور سورۃ اقرآء میں آیت سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نماز کے اندر کوئی سجدہ کی آیت پڑھی جائے تو فوراً اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلا جانا چاہئے اور پھر تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر کھڑے ہو جائیں اور جہاں سے قرآن چھوڑی تھی وہاں سے شروع کریں۔ اگر سجدہ نہ کیا تو گناہ ہوگا۔ امام کے ساتھ نمازیوں کو سجدہ کرنا چاہئے، اگر نماز سے باہر سجدہ کی آیت پڑھی گئی تو بہتر ہے کہ فوراً کھڑے ہو کر اور اللہ اکبر کہتا ہو سجدے میں جائے اور پھر سجدہ کر کے تلاوت شروع کرے۔ بعض مرد اور عورتیں قرآن کے اوپر ہی سجدہ کر لیا کرتے ہیں اس سے سجدہ ادا نہیں، سجدہ اسی طرح کرنا چاہئے جس طرح نماز کے لئے کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مرد نے ناپاکی کی حالت میں یا عورت حیض یا نفاس کی حالت میں آیت سجدہ سنی تو اس پر سجدہ واجب نہیں، مذہب شافعیہ کے نزدیک مستحب اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔ سجدہ گاہ: سجدہ کرنے کی جگہ، وہ خاک شفا کی ملکیت یا لکڑی کی ٹکڑیاں جو اہل تشیع نماز میں سجدہ کی جگہ پر رکھتے ہیں۔ سجدہ کی حالت میں بندہ جس قدر اللہ کے قریب ہوتا ہے اس کو اتنا قرب کسی اور عبادت میں نہیں ہوتا۔ (مسلم شریف) بنی آدم جب سجدہ کرتا ہے تو شیطان واویلا کرتا ہوا بھاگتا ہے، افسوس کہ انسان کو سجدہ کا حکم ہوا تو سجدہ کر کے جنت کا مستحق ہو گیا اور مجھے سجدہ کا حکم ہوا تو میں نے نافرمانی اور زائدہ درگاہ ہو گیا۔ (شرح اربعین نودیہ)

سجّل

طوبار، محضر، نوشتہ، امام راغب لکھتے ہیں کہ سجّل ایک پتھر ہے جس پر

ہے، مگر نووی فرماتے ہیں کہ سحر حقیقت میں سے ایک حقیقت ثانیہ ہے اور عام علماء کا بھی یہی خیال ہے۔ فقہائے اسلام کی رائے ہے کہ جن اعمال سحر میں شیاطین، ارواح خبیثہ اور غیر اللہ سے مدد طلب کی جائے وہ شرک کے برابر ہے اور ان کا عامل کافر ہے، قرآن مجید میں ہے۔

وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ.

اور سلیمانؑ نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین نے کفر کیا اور وہ لوگوں کو سحر سکھاتے تھے۔ (۱۰۲:۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مہلک باتوں سے بچو، یعنی شرک سے اور جادو سے، اگرچہ کہ سحر کی بعض صورتیں کفر تو نہیں ہیں مگر سخت محصیت ہیں، پس اگر کفر کا کوئی منتر یا کوئی عمل کفر کا متقاضی ہے تو وہ کفر ہے ورنہ نہیں اور سحر کا سیکھنا سکھانا قطعاً حرام ہے۔ (نقص القرآن) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سحر کیا گیا تھا اور اس کا اثر آپ صلی

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقع دیں۔
موبائل نمبر: 09756726786

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور اورنگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو اس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتا، یا قوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۳

چاند کی تاریکی اور تعبیر خواب (الروایہ علامہ مجلسی)

تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب	تاریخ شب	تعبیر خواب
پہلی	اس شب کا خواب صحیح نہیں	گیارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی بروایت تین روز میں ظاہر ہوگی	ایکویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
دوسری	اس شب کا خواب صحیح نہیں	بارہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی۔	بائیسویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔
تیسری	اس شب کا خواب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے	تیرہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر ۲۶ یا ۴۰ دن میں ظاہر ہوگی	تیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
چوتھی	اس شب کا خواب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر سے ظاہر ہوگی	چودھویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی بروایت اس کی تعبیر برعکس ہے	چوبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
پانچویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی	پندرہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر تین روز کے بعد ظاہر ہوگی بروایت اس کی تعبیر برعکس ہے	پچیسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔
چھٹی	اس شب کا خواب سچا ہے مگر تعبیر ایک دو روز بعد ظاہر ہوگی	سولہویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر دو روز کے بعد ظاہر ہوگی بروایت دیر میں ظاہر ہوگی	چھبیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
ساتویں	اس شب کا خواب سچا ہے	سترہویں	اس شب کا خواب سچا ہے مگر تعبیر دیر میں ظاہر ہوگی۔	ستائیسویں	اس شب کی خواب کی تعبیر برعکس ہے۔
آٹھویں	اس شب کا خواب سچا ہے۔	اٹھارویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	اٹھائیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی
نویں	اس شب کا خواب کی تعبیر برعکس ہے بروایت تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی	انیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر برعکس ہے۔	انیسویں	اس شب کا خواب صحیح ہے مگر اس کی تعبیر اسی روز ظاہر ہوگی بروایت اس شب کا خواب جھوٹا ہے
دسویں	اس شب کا خواب جھوٹا ہے۔ بروایت اس کی تعبیر بیس روز میں ظاہر ہوگی	بیسویں	اس شب کے خواب کی تعبیر صحیح اور موثر ہے۔	تیسویں	اس شب کا خواب راست صحیح ہے۔ اور موثر ہے۔

فقیہی مسائل

مفتی وقاص ہاشمی، فاضل دارالعلوم دیوبند

سوال: ۱۔ وضو کرتے وقت جو نیت کرتے ہیں زبان سے کرنا ثابت ہے یا نہیں؟

جواب: زبان سے وضو کی نیت کرنا مستحب ہے۔

سوال: ۲۔ اگر سفر کی نماز کی قضاء سفر ختم ہو جانے کے بعد کرے تو بھی ظہر اور عصر اور عشاء کی نمازوں کے لئے دو رکعت قصر ہی کی نیت کرے یا پوری چار رکعت ادا کی جائے، کیونکہ اب سفر کی حالت نہیں ہے۔ اور اس کے برعکس صورت میں اگر سفر میں سابقہ نمازوں کی جو چار چار رکعت پڑھنا چاہئے تھی قضا کرے تو مذکورہ نمازوں میں پوری چار چار رکعت پڑھے یا دو دو؟

جواب: نماز سفر کی قضا میں قصر کرے اگرچہ سفر ختم، ہونے کے بعد ہو اور نماز مغرب کی قضا پوری پڑھے اگرچہ سفر میں ہو۔

سوال: ۳۔ کافر کو سلام کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور کافر کے سلام کا جواب دینا کیسا ہے؟

جواب: کافر کو تعظیماً سلام کرنا کفر ہے، تعظیم مقصود نہ ہو محض تحیہ کے طور پر ہو تو ناجائز ہے۔ اور کسی حاجت سے ہو تو جائز ہے، مگر السلام علیکم اتبع الہدی کہے۔

سوال: ۴۔ مرد کے لئے کس دعائ کی انگوٹھی پہننا جائز ہے اور کس کی ناجائز؟ نیز مقدار کے بارے میں کوئی تعین ہے؟

جواب: مرد کے لئے دو شرطوں سے انگوٹھی پہننا جائز ہے۔

۱۔ چاندی کی ہو۔ ۲۔ پانچ ماشے سے کم ہو۔

سوال: ۵۔ نماز کی جماعت کھڑی ہو اور بھوک کی بھی شدت ہو، کھانا بھی بالکل تیار ہو، یا پاخانہ و پیشاب کی حاجت ہو تو کسے مقدم کیا جائے؟

جواب: صورت مسئلہ میں کھانا اور پیشاب و پاخانہ کی حاجت کو مقدم کیا جائے۔

سوال: ۶۔ ایک مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھر اس کے بعد

امام نے سلام پھیرا تو کیا مقتدی مذکور کی نماز ہو گئی یا نہیں ہوئی؟

جواب: نماز ہو گئی مگر ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، البتہ ایسی سخت مجبوری سے سلام پھیرا جو نماز میں باعث تشویش بن رہی ہے تو نماز کا لوٹنا واجب نہیں ہے۔

سوال: ۷۔ باریک قمیص یا دوپٹہ اوڑھ کر عورت نے نماز پڑھی تو نماز ہو گئی یا نہیں؟

جواب: ایسی باریک دوپٹہ میں نماز نہیں ہوتی جس سے بالوں کی رنگت نظر آئے۔ اسی طرح قمیص میں سے عورت کے بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہ ہوگی۔

سوال: ۸۔ حلال جانور کے اندر کتنی چیزیں حرام ہیں اور کیا کیا ہیں؟

جواب: سات چیزیں حرام ہیں۔ (۱) بہتا خون (۲) مذکر کی پشاب گاہ (۳) خصیتیں (۴) مونٹ کی پشاب گاہ (۵) مثانہ (۶) پتہ (۷) غدود۔

سوال: ۹۔ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں لکھ کر بھیجیں گو اس صورت میں تین طلاق ہوں گی یا ایک؟

جواب: اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہو گئیں۔

سوال: ۱۰۔ بیوی کو اپنے والدین سے ملنے کا اختیار کتنے دن کے بعد ہے؟ اور ملنے جائے تو کتنے دن وہاں ٹھہر سکتی ہے؟ دور اور نزدیک میں کچھ فرق ہے؟

جواب: بیوی کو والدین سے ہفتہ میں ایک بار اور دوسرے محرم رشتہ داروں سے سال میں ایک بار ملاقات کا حق ہے۔ دور اور نزدیک میں کوئی فرق نہیں ہے، البتہ ملاقات کے لئے آمد و رفت کے مصارف شوہر کے ذمہ واجب نہیں، نیز بیوی کو صرف ملاقات کا حق ہے۔ والدین کے یہاں رہنا بدون شوہر کی رضا کے جائز نہیں ہے۔

سوال: ۱۱۔ چھک کے واسطے دھامکے میں سورجن یا کوئی اور آیت پڑھ کر دم کر کے گرہ لگا کر بچوں کے گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نہیں کیونکہ حدیث میں ممانعت آئی ہے۔ اب شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔ ایام جاہلیت میں ایسی چیزوں کو مؤثر بالذات سمجھا جاتا تھا اس لئے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

سوال: ۱۲۔ گا بھن جانور کو ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے البتہ اگر قریب الولادت ہو تو بعض علماء کرام نے مکروہ فرمایا ہے۔

سوال: ۱۳۔ والدین اور بیوی کی اجازت کے بغیر روزگار کے لئے کسی دور شہر کا سفر کرنا کیسا ہے؟ جبکہ اس شہر میں روزگار نہ ملتا ہو۔

جواب: اگر سفر کی وجہ سے والدین یا بیوی بچوں کے ضیاع کا خوف ہو یعنی وہ خود غنی نہ ہوں یا ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس صورت میں سفر نہ کرے اور اگر اپنے شہر میں روزگار کا انتظام کر کے سفر کر سکتے ہیں البتہ اگر سفر ایسا پرخطر ہے کہ ہلاکت کا ظن غالب ہے تو بہتر صورت والدین کی اجازت کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں۔

سوال: ۱۴۔ کیا نام تبدیل کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس وجہ سے کہ پہلا نام معنی کے اعتبار سے اچھا نہ تھا یا بے معنی تھا یا دوسرا نام پسند آگیا نیز کیا ایک شخص کے کئی نام رکھے جاسکتے ہیں؟

جواب: برے نام کو اچھے نام سے بدل دینا ضروری ہے۔ بلا ضرورت نام بدلنے اور متعدد نام رکھنے میں کوئی حرج مضائقہ نہیں۔

سوال: ۱۵۔ فقیر کو جھوٹا یا رات کا بچا ہوا کھا دینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جھوٹا یا رات کا باسی کھانا دینا جائز تو ہے مگر عمدہ کھانا دینے کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

سوال: ۱۶۔ پولیٹری فارم والے مختلف قسم کے مردار جانوروں کا خون اور دوسرے بعض اعضاء ملا کر مرغیوں کو غذا تیار کر کے ان کو کھلاتے ہیں، اس قسم کی خوراک مرغیوں کو کھلانا، اس خوراک کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ نیز اس خوراک سے پکی ہوئی مرغیوں کا گوشت حلال ہے یا حرام؟

جواب: ایسی غذا کی خرید و فروخت اور مرغیوں کو کھلانا جائز نہیں، البتہ ایسی مرغیاں حلال ہیں، گوشت کی حرمت کے لئے شرط یہ ہے کہ

نخس قذا کی وجہ سے گوشت میں بدبو پیدا ہو جائے۔

سوال: ۱۷۔ کسی نے شراب جو اس کی رقم سے پانی کا مل لگوایا تاکہ اہل محلہ پانی استعمال کریں تو اس پانی کا پینا اور استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال: ۱۸۔ حاجی لوگ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے مٹی کی کھیر کر تقسیم کرتے ہیں۔ بعض عورتیں اس کو بابرکت سمجھ کر شفا حاصل کرنے کے لئے کھاتی ہیں، شرعاً اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: مٹی کا کھانا جائز نہیں، ہاں اتنی کم مقدار میں جو صحت کے لئے مضر نہ ہو جائے۔

سوال: ۱۹۔ کافر کی دعوت قبول کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جو کافر زندیق نہ ہو یعنی خود کو مسلمان نہ کہتا ہو اس کے کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس کی آمدنی اسلام یا اس کے مذہب کی حلال سے حلال ہو ورنہ نہیں۔

سوال: ۲۰۔ بچوں کو کھلونا دینا کیسا ہے؟ جب کہ کھلونے میں جاندار جیسے مصنوعی انسان گھوڑے بکری وغیرہ کے بھی مجسمے ہوتے ہیں۔

جواب: بچوں کو کھلونے دینا جائز ہے مگر جاندار کے مجسمے جیسے انسان گھوڑے بکری وغیرہ دینا جائز نہیں۔

سوال: ۲۱۔ بچوں کا قرآن ختم ہونے کے موقع پر دعوت کرنا یا مٹھائی تقسیم کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورہ بقرہ کی تفسیر بارہ سے میں مکمل کی اور اس خوشی میں اونٹ ذبح کیا۔

سوال: ۲۲۔ جب کوئی حج کر کے واپس آئے تو تبرک حاصل کرنے یا حاجی کے اعزاز کی خاطر اس کی پیشانی کو بوسہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: رسم بن جائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے۔

سوال: ۲۳۔ اس قسم کے نام رکھنے کا کیا حکم ہے؟ غلام غوث غلام احمد، غلام مصطفیٰ، عبدالرسول، عبدالغنی، عبدالعلی، وغیرہ۔

جواب: غلام غوث غلام احمد وغیرہ نام رکھنے میں کوئی حرج نہیں، عبدالرسول، وغیرہ ایسے نام رکھنا جس میں عبد کی اضافت غیر اللہ کی طرف کی گئی ہو، موہم شرک ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، البتہ ایسے شرک نہیں کہا جائے گا کیونکہ عبد سے خادم اور مطیع قرار دیا جاسکتا ہے۔

جنات بارگاہ نبوی ﷺ میں

صاحب ہدی للعالمین رحمۃ اللعالمین علیہ التحیۃ والسلام کی بارگاہ ہدایت سے نہ صرف انسان نے شرف ہدایت پایا بلکہ ”جنات“ نے بھی آپ کی بارگاہ رسالت کی صداقت پر سر تسلیم خم کیا ہے

قرآن مجید کی سورۃ جن میں جنات کی آمد قرآن حکیم کی سماعت اور تصدیق رسالت کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا گیا ہے:

آپ فرمادیں: میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کی ایک جماعت نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا، تو (جا کر اپنی قوم سے) کہنے لگے: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے، سو ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں، اور اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی کوئی اولاد۔ یقیناً ہم میں سے بے وقوفوں نے اللہ تعالیٰ سے جھوٹی باتیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ اور ہم تو یہی سمجھتے رہے کہ انسانوں اور جنوں میں سے کسی کی مجال ہی نہیں کہ وہ اللہ کے بارے میں جھوٹے الزام تراشے۔ انسانوں میں سے کچھ انسانوں نے جنوں سے پناہ مانگی جس کے سبب جنات میں جذبہ سرکشی اور بڑھ گیا۔ اور بلاشبہ تمہاری ہی طرح انسانوں نے بھی گمان کر لیا کہ اب اللہ کسی ”ہادی“ کو نہیں بھیجے گا۔ اور یہ کہ ہم نے آسمانوں کو چھوا، اور انہیں سخت پہرہ داروں اور (انگاروں کی طرح) جلنے اور چمکنے والے ستاروں سے بھرا ہوا پایا۔ اور یہ کہ ہم (پہلے آسمانی خبریں سننے کے لئے) اس کے بعض مقامات میں بیٹھا کرتے تھے، مگر اب کوئی سننا چاہے تو وہ اپنی ناک میں آگ کا شعلہ (منتظر) پائے گا اور یہ کہ ہم نہیں جانتے کہ (ہماری بندش سے) ان لوگوں کے حق میں جو زمین میں ہیں کسی برائی کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان کے رب نے ان کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور یہ کہ ہم میں سے کچھ نیک لوگ ہیں اور ہم (ہی) میں سے کچھ اس کے سوا (برے) بھی ہیں، ہم مختلف طریقوں پر

(چل رہے) تھے اور ہمیں یقین ہو گیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کو زمین میں عاجز نہیں کر سکیں گے اور نہ ہم بھاگ کر اسے مات دے سکتے ہیں۔ ہم تو ہدایت سنتے ہی مسلمان ہو گئے اور ہم سے بعض بے انصاف بھی ہیں۔ طے شدہ بات ہے جو مسلمان ہو گئے انہوں نے صحیح راستہ کا انتخاب کیا اور ظالم جہنم کا ایندھن بن گئے۔ اور اے نبی! یہ بھی کہہ دو کہ اگر وہ لوگ راہ راست پر قائم رہتے ہیں تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔ (آیات: ایک تا ۱۶)

جنات کا قرآن مجید سننا اس کی اثر انگیزی اور مطالب ہدایات بحوالہ توحید کو دل سے تسلیم کرنے کے بعد اپنے باقی جنات کو جا کر ان کا اظہار توحید اقرار، توحید اور پھر اس کی تبلیغ کے بارے میں حضور اکرم ﷺ کو علم نہیں تھا۔ (بحوالہ ابن کثیر)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب شیاطین، جو اس سے پہلے آسمان کے ان حصوں میں جا کر بیٹھ سکتے تھے، مگر کچھ دنوں سے ان مقامات پر پہنچتے ہی ان کو آگ کے شعلوں نے طمانچہ مارنا شروع کر دیئے جو ان کے لئے بڑی حیران کن بات تھی، آسمان پہ رونما ہونے والے اس بالکل نئے حادثہ کے بارے میں سب جن پریشان ہو گئے۔ آپس میں مشورہ ہونے لگا کہ۔ دانشوروں کی جماعت اکٹھی ہوئی۔ بحث مباحثے کے بعد جنات نے اپنے سب سے بزرگ اور بڑے جن (شیطان) ابلیس کے سامنے مسئلہ پیش کیا۔ اس نے کہا:

میرے خیال میں روائے زمین پر کوئی غیر معمولی انقلاب انگیز شخصیت پیدا ہوئی ہے۔ جاؤ، دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر پتہ لگاؤ۔ سمجھ میں نہیں آئے تو ہر خطہ کی مٹھی بھرٹی اپنے ساتھ لے آؤ۔

قوت بن جاتی ہے۔

ابلیس نے اپنے ہم عقیدہ جنات کو یہ کام سونپا کہ تم احکامات الہیہ کو سنو اور اس میں ایسی تہذیبیاں کرو کہ حقیقت، خرافات میں ڈوب جائے۔ غرض ادھر ابلیس کی کاروائیاں تیز تر ہو گئیں۔ ادھر ایمان لانے والے جنات کا عمل دوسرے جنات کو متاثر کرنے لگا۔ بارگاہ نبوی ﷺ میں گروہ درگروہ جنات تعلیم کے لئے حاضر ہوتے۔ آپ ان کے لئے الگ اور مخصوص مقامات پر درس فرماتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آں حضرت ﷺ نے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا: آج کی رات تم میں سے جو بھی چاہے ”جنات“ کو تعلیم دینے کے سلسلہ میں میرے ساتھ چلے! سب کے سب خاموش رہے، لیکن میں نے اظہار معیت کیا۔ چنانچہ اس رات شفیع المذنبین ہدی اللعالمین ﷺ جب پہاڑی کے ایک بلند حصہ پر پہنچے تو مجھے اپنے قدم مبارک سے ایک گول دائرہ کھینچ کر حکم فرمایا کہ تم یہیں ان حدود میں بیٹھ کر دیکھتے رہو۔ میں بیٹھ گیا۔ آں حضرت ﷺ نے ایک بلند جگہ پر کھڑے ہو کر قرآن پاک کی تلاوت شروع کی تو دیکھتے ہی دیکھتے مختلف سمتوں سے غول درغول جماعتیں، انتہائی ادب کے ساتھ آپ ﷺ کی بارگاہ میں چاروں طرف سے آئیں اور بیٹھ گئیں۔ میں تو قرآن حکیم اور پھر تلاوت کرنے والے رسول اکرم ﷺ کی حلاوتوں میں کھو گیا۔ اثرات نے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیا، لیکن جیسے ہی آپ ﷺ کی زبان مبارک خاموش ہوئی تو میں نے دیکھا، بادل کے چھتے ہوئے ٹکروں کی طرح جنات گروہ درگروہ مختلف سمتوں میں بکھر گئے۔

اب صبح ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: تم نے کیا دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں نے دیکھا سیاہ رنگ بھیا تک چہرے اور سفید لباس میں ملبوس مخلوق۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ یہ مختلف قبیلوں اور مقامات سے آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے انسانوں کے ساتھ مساجد میں نماز پڑھنے کی درخواست کی لیکن میں نے انہیں منع کر دیا۔ اتفاقاً نماز پڑھ لیں تو جائز ہے۔ لیکن مستقل اختلاط یعنی کھل مل جانے سے منع کر دیا۔ (بحوالہ: نقوش، رسول نمبر، ج ۹)

چنانچہ یہی ہوا۔ شیطانوں اور جنات کی ٹولیاں دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلیں اور حسب حکم مٹی لے آئیں۔ بزرگ شیطان نے مختلف علاقوں سے لائی ہوئی مٹی کو سونگھنا شروع کیا لیکن مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی مٹی سونگھتے ہی اس کے چہرہ کی رنگت بدل گئی، آنکھوں میں غصہ غم کی اندھیری رات چھا گئی اور انتہائی دل شکستہ آواز میں اعلان کیا: یہ انقلاب انگیز شخصیت مکہ معظمہ کی سرزمین میں پیدا ہوئی ہے۔ سب کے سب چونکے اور اپنی دشمن شخصیت کی طرف اس لئے بڑھے کہ وہ اسے جانیں، اسے سمجھیں اور پھر اگر ان کے بزرگ ابلیس کے خلاف پانل آدم کی بھلائی میں اس شخصیت کا عمل کو شاں ہو تو اس کی پرزور مخالفت کریں اور اسے پھلنے پھولنے سے پہلے مسل دیں۔ (لعوذ باللہ)

چنانچہ اس مقصد کے لئے جنات کی ایک جماعت اس وقت مکہ معظمہ پہنچی جب کہ آپ ﷺ بازار عکاظ کی طرف جاتے ہوئے مقام محلہ میں اپنے اصحاب کے ساتھ صبح کی نماز پڑھ رہے تھے۔ جنات کی اس جماعت نے حضور ﷺ کی زبان اقدس، آواز رحمت و برکت سے قرآن حکیم کی آیات ”نور علی نور“ سنیں تو سب کے سب حیرت میں ڈوبے۔ شان رسالت ﷺ کے سامنے دم بخود۔ بغیر آداب و سلام کہے اپنی جماعت جنات میں لوٹے اور انہیں خبر دی! اے ہمارے بھائیوں! ہم نے اس بے مثال شخصیت انقلاب آفریں کی زبان سے ایسا عجیب و غریب کلام (قرآن مجید) سنا، اس نے ہم پر ہوی اہم حقیقت کا انکشاف کیا۔ ہمارے ضمیر تو اسی وقت اس کی صداقت کو مان گئے اور اب ہم اعلان کرتے ہیں کہ نبی آخر الزماں ختم المرسلین ﷺ سچے، قرآن سچا۔ آج سے ہم اللہ وحدہ لا شریک کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ ہی اسی کو کسی نے پیدا کیا ہے۔

یہ بھی جنات کی سب سے پہلی دانشوروں کی جماعت، جن کی عقل نے صداقت رسالت کو تسلیم کیا اور زبان سے بے ہاک اعلان کیا جس سے جنات کی دنیا میں بھی جہلکاچ مچ گیا۔ تعلیم نبوی ﷺ کے مبلغ جنوں میں بھی پیدا ہو گئے۔ ابلیس شپٹایا، غصہ میں تھر تھرایا، ان کو ڈمایا دھمکایا، مگر سب بے سود! سچائی سب سے بڑی طاقت ہے اور جب یہ کسی کے دل میں ایمان کے ساتھ جا گزریں ہو جائے تو پھر ناقابلِ تسخیر

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

بھی ہوتی ہے اور یہ خود مختاری کی زندگی گزارنا ہی پسند کرتے ہیں اور جہاں جہاں یہ اپنا کام دوسروں پر چھوڑتے ہیں وہاں وہاں انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ان میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر معاملے میں اپنی عقل کو اپنا امام مانتے ہیں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ یہ اپنی عقل سے جو بھی راستہ منتخب کرتے ہیں وہ راستہ انہیں کامیابیوں کی منزل تک لے جا کر چھوڑتا ہے۔ یہ حد سے زیادہ ذہین ہوتے ہیں۔ فراست ان کی جیب میں پڑی رہتی ہے بقول شخصے یہ اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔ کسی بھی الجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھانا ان کے لئے آسان ہوتا ہے۔ کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچ جانا ان کے لئے مشکل نہیں ہوتا ہے۔ جو مسائل دوسرے لوگ مہینوں میں سلجھاتے ہیں وہ مسائل یہ لوگ منٹوں سکندوں میں سلجھا لیتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں کے حاسدین اور برا چاہنے والے کچھ زیادہ ہی ہوتے ہیں۔ تمام عمر ان کے خلاف سازشوں کا بازار گرم رہتا ہے۔ لیکن ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ کبھی ہار نہیں مانتے، یہ عمر بھر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور سنگ لاخ راستوں سے گزرتے ہوئے ایک دن منزل تک پہنچ ہی جاتا ہے۔

مزاج ان کا نازک ہوتا ہے۔ دکھ اور رنج سے بہت گھبراتے ہیں۔ موسم کی سختی اور دھوپ کی شدت ان سے برداشت نہیں ہوتی۔ لیکن مزاج کی نزاکتوں کے باوجود بڑے بڑے غم اور بڑی بڑی مخالفتیں ہنتے کھیلنے جھیل لیتے ہیں۔ اور چلنے سے اور چلتے رہنے سے گریز نہیں کرتے ان کی مستقل مزاجی اور ان کی طبیعت کا استحکام انہیں سر بلند اور سرخوردہ رکھتا ہے۔ ۹ عدد کے لوگوں کے کو اپنے رشتے داروں سے وفا نصیب نہیں ہوتی، انہیں بھلائی کا بدلہ اکثر برائی سے ملتا ہے، یہ جن لوگوں کے ہاتھوں میں پھول تھماتے ہیں وہی لوگ پتھر اٹھائے ان کے پیچھے پھرتے ہیں،

نام: عزیز الحسن قاسمی

نام والدین: محمد مصطفیٰ۔ عابدہ بیگم

تاریخ پیدائش: ۱۸ مارچ ۱۹۷۲ء

نام شریک حیات: انوری بیگم

شادی کی تاریخ: ۷ اکتوبر ۲۰۰۳ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند: تکمیل ادب

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۲ حروف نقطے والے ہیں اور ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف خاکی ۳ حروف آبی ۲ حروف ہادی اور ایک حرف آتش ہے۔ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کا غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ مرکب ۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۳۳ ہیں۔

۹ کا عدد جولانی طبع کی علامت ہے، یہ عدد ابھرتے ہوئے جذبات کی نشان دہی ہے۔ ۹ عدد کا حامل فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی رکھتا ہے اور قدرتی مناظر کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اس کا شعور اور قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کی ذہانت اور فراست اس کے ہم عصروں میں ضرب المثل بن جاتی ہے۔ لوگ اس کی دوراندیشی سے خائف رہتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں یہ جس کام کو کرنے کی ٹھان لیتے ہیں اس کو کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ یہ کسی بھی معاملہ میں پیچھے مڑ کر دیکھنے والوں میں سے نہیں ہوتے۔ جب تک یہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ جاتے ان کا سفر جاری رہتا ہے۔ ۹ عدد کے لوگ خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اللہ کے بعد ان کا اعتماد خود ان کی ذات پر ہوتا ہے۔ یہ اپنی قدرتی صلاحیتوں پر پورا یقین رکھتے ہیں اور یہ خداداد صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان میں خود اختیاری

اس طرح بار بار انہیں وفا کے بدلے جفا عطا ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی دوسروں پر اپنی محبتیں لانے سے باز نہیں آتے۔

۹ عدد کے لوگوں کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے، بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں، لیکن چونکہ یہ دل کے نرم ہوتے ہیں اس لئے جلد ہی شرمندہ بھی ہو جاتے ہیں اور اپنے غصے کی تلافی کر لیتے ہیں۔ ۹ عدد والے لوگوں کا ظاہر و باطن یکساں رہتا ہے، ان کے جودل میں ہوتا ہے وہی زبان پر ہوتا ہے، منافقت سے یہ ہمیشہ دور رہتے ہیں، ان کی یہ خوبی ان کو اپنے دوستوں اور ملنے والوں میں ہمیشہ ممتاز رکھتی ہے، ان کی زندگی میں نشیب و فراز اور اتار چڑھاؤ بہت آتے ہیں، تمام عمر عروج و زوال کی کشمکش جاری رہتی ہے لیکن مجموعی اعتبار سے ان کی زندگی کامرانیوں سے بھری رہتی ہے۔

۹ عدد والے لوگوں کی آمدنی کے ذرائع متعدد ہوتے ہیں، یہ لوگ بغیر کسی منصوبہ بندی کے کام کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں، ان کی تقدیر قدم قدم پر ان کا ساتھ دیتی ہے اور زندگی کے ہر نازک موڑ پر انہیں سرخوردہ رکھتی ہے۔ ۹ عدد والے لوگ گرمی اور دھوپ برداشت نہیں کر سکتے، موسم گرما میں یہ لوگ تھکے تھکے سے نظر آتے ہیں، انہیں عموماً سردیوں کا موسم راس آتا ہے اور یہ لوگ اسی موسم کو پسند بھی کرتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کے خیالات مذہبی ہوتے ہیں، یہ لوگ قدامت پسند ہوتے ہیں، ان کے انگ انگ میں محبت بھری ہوتی ہے، بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے اور محبت کے نام پر یہ بآسانی فریب کھا جاتے ہیں، صنف نازک سے ان کی دلچسپیاں ہمیشہ برقرار رہتی ہیں اور اکثر و بیشتر خواتین ان کی طرف مائل رہتی ہیں، عشق و محبت کی راہوں سے گزرتے ہوئے انہیں کئی بار رسوائی اور بدنامی کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں میں ایک خرابی یہ ہوتی ہے کہ یہ دوستوں کا انتخاب کرنے میں ہمیشہ غلطی کرتے ہیں، یہ رشتے نا طے جوڑتے وقت اچھے برے کی تمیز نہیں کر پاتے، دورانہدیش اور صاحب فراست ہونے کے باوجود دوستی اور رشتے داری قائم کرنے کے معاملے میں غلطی کر بیٹھتے ہیں اور بعض اوقات ایسے لوگوں سے وابستہ ہو جاتے ہیں جو ان کے لئے عذاب جان بن جاتے ہیں، شاہ خرچی ان کی فطرت ہوتی ہے، خرچ کرتے ہیں اور خوب خرچ کرتے ہیں اس لئے اکثر تنگ دست رہتے

ہیں، کئی بار شاہ خرچی کی وجہ سے مقررہ ہو جاتے ہیں، لیکن نہ رے سے نہ رے حالات میں بھی ان کا ہاتھ دوستوں کے سامنے نہیں پھیلتا، ان کی خودداری اور غیرت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے، یہ لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں، لیکن دوسروں سے مدد لینا انہیں اچھا نہیں لگتا، جلد بازی بھی ان کی فطرت کا ایک حصہ ہوتی ہے، غلبت پسندی کی وجہ سے کئی فیصلے یہ اپنی زندگی میں ایسے بھی کر ڈالتے ہیں جو زندگی بھر انہیں دکھ دیتے ہیں اور انہیں خون کے آنسوؤں سے لگاتار لگاتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۹ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں استحکام ہوگا، آپ مستقل مزاج ہوں گے، آپ جو کام بھی کریں گے پوری لگن اور مستعدی کے ساتھ کریں گے، محبت کرنا آپ کی فطرت ثانیہ ہے، محبت کی وجہ سے کئی بار آپ کو رسوائی کے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور کئی بار آپ پر انگلیاں اٹھیں گی، آپ جلد مشتعل ہو جاتے ہیں اور حالت اشتعال میں کئی بار آپ اپنے فیصلے بھی کر گزرتے ہیں جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنتے ہیں اور آپ کو عرصہ دراز تک تڑپاتے ہیں، آپ کا دل و بغض و عناد کی گرد سے ہمیشہ پاک صاف رہے گا، آپ کینہ اور حسد سے ہمیشہ کوسوں دور رہیں گے لیکن طبیعت کی جھلاہٹ اور وقتی اشتعال کی وجہ سے آپ کبھی کبھی راہ اعتدال سے ادھر ادھر ہو جاتے ہیں، آپ کسی کے خلاف بھی کوئی بغض اپنے دل میں نہیں رکھتے لیکن آپ کے حاسدوں اور آپ کے بدخواہوں کی تعداد ہمیشہ زیادہ رہے گی، یہ لوگ ہمیشہ آپ کا ناک میں دم رکھیں گے اور آپ کے خلاف سازشیں کرتے رہیں گے، ان سازشوں سے آپ کو قابل ذکر نقصان نہیں پہنچے گا لیکن آپ کا دل ان سازشوں کی وجہ سے ہمیشہ مغموم رہے گا، صبر و ضبط اور خاموشی کا ہتھیار اپنے ہاتھوں میں رکھنے کی وجہ سے آپ اپنے دشمنوں پر غالب رہیں گے، محبت آپ کی کمزوری اگر یہ کہا جائے کہ آپ دل پھینک قسم کے انسان ہو تو غلط نہیں ہوگا۔ محبت کی وجہ سے آپ کے دو نکاح متوقع ہیں، ہم آپ سے درخواست کریں گے کہ عورتوں سے تعلقات بنانے میں احتیاط سے کام لیں اور ان رسوائیوں سے ڈریں جو انسان کی شخصیت پامال کر دیتی ہیں اور رسوائیوں کے زخم دامن روح پر کبھی کبھی ایسے پھیل جاتے ہیں کہ کبھی مندل ہونے کا نام نہیں لیتے، آپ خوبصورت شخصیت کے مالک ہیں، اپنی شخصیت کی

خوبصورتی کی حفاظت کرنا آپ کی اپنی ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری سے بھی پہلو تہی مت کیجئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۱۸، ۱۹، اور ۲۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے، آپ کا لگی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون و راحت کا باعث بنیں گی۔ ۱۳، ۲ اور ۶ عدد آپ کے لئے مثالی معاون بنیں گے۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے۔ یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ معاملہ کریں گے، ان سے آپ کو نہ قابل ذکر نقصان پہنچے گا اور نہ قابل ذکر فائدہ۔ ۷ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، ۷ عدد کی چیزیں اور ۷ عدد کے لوگ آپ کو راس نہیں آئیں گے، ۷ عدد کی چیزوں اور لوگوں سے اگر آپ دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۷ ہے یہ بہت مبارک اور طاقتور عدد ہے اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ عموماً دانشور ہوتے ہیں اور یہ لوگ زبردست طریقہ سے مقبول اور معزز ہوتے ہیں، البتہ جلد مال دار بننے والی اسکیمیں اور ترکیبیں ان کے لئے نقصان دہ بنتی ہیں اسلئے ان کو اس طرح کی اسکیموں اور منصوبہ بندیوں سے پرہیز کرنا چاہئے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے، یہ عدد آپ کے نام کے مفرد عدد کا معاون عدد ہے، یہ انشاء اللہ تمام عمر آپ کی خوش حالیوں کا ضامن بن رہا ہے گا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۹ ہے اور یہ عدد آپ کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے اس لئے آپ زندگی بھر آگے بڑھتے ہی رہیں گے، آپ کی بیوی کا مفرد عدد ۶ ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ کا عدد بھی ۶ ہی ہے، اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی بھی عموماً پرسکون رہے گی۔

آپ کا اسم اعظم ”یا باسط“ ہے، عشاء کی نماز کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ اسم اعظم کے ورد کی وجہ سے آپ مطمئن اور آسودہ زندگی گزاریں گے اور تاؤ اور اُتاؤ چڑھاؤ سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا، آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے، آپ کے لئے جمعرات کا دن

بہت اہم ہے۔ اتوار، پیر، منگل بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، البتہ بدھ اور جمعہ آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں۔

مولگا، پتا اور نیلم آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی ترقی کا باعث ثابت ہو سکتے ہیں، ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگلی ان میں سے کوئی سا بھی پتھر جڑوا کر پہنیں، انشاء اللہ راحت محسوس کریں گے۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ در دینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کے لئے پیاز، اورک، لہسن، ہری مرچ اور تمام پھل مفید ثابت ہوں گے، ان چیزوں کا استعمال مختلف انداز میں وقتاً فوقتاً کرتے رہیں، انشاء اللہ یہ چیزیں آپ کی صحت پر اچھا اثر ڈالیں گی اور آپ کے اعضاء جسمانی کو تقویت پہنچائیں گی۔

سفید، نیلا اور سبز رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال کسی بھی طرح کرتے رہیں، انشاء اللہ یہ رنگ آپ کے لئے سکون اور راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۶۹ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۲۳۵ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۸	۶۱	۶۵	۵۱
۶۳	۵۲	۵۷	۶۲
۵۳	۶۷	۵۹	۵۶
۶۰	۵۵	۵۴	۶۶

د اور ج آپ کے مبارک حروف ہیں، ان حرفوں سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی، آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ زندگی میں حاصل کرنے کے لئے آپ انتھک

کو اور بھی گھٹانے کی کوشش میں لگے رہیں۔

یہ بات یاد رکھیے آپ کا اصل خیر خواہ وہی ہے جو آپ کو یہ بات بتا دے کہ آپ کے اندر فلاں فلاں خامی موجود ہے، جو لوگ صرف تعریفیں کرنے والے ہوتے ہیں وہ اچھے دوست نہیں ہوتے وہ تو انسان کو گمراہ کرنے اور راہِ حق سے بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مضمون کو اپنے لئے ایک آئینہ سمجھیں اور اس آئینے کی قدر کریں۔
آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۳		۹
۲		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت ہی باتونی قسم کے انسان ہیں، چرب زبانی میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے، آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کر سکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن اس سے بروقت فائدہ اٹھانے کی آپ کو توفیق نہیں ہوتی۔

۳ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی وجدانی قوت بہت بڑھی ہوئی ہے، آپ ضرورت کے وقت اپنے دوستوں کی علمی مدد کر سکتے ہیں۔ ۳ عدد میں ایسی قوت پوشیدہ ہے جو روشن ضمیر لوگوں کے پاس ہوتی ہے اور اس قوت کی وجہ سے ان کے چہروں پر ایک طرح کا نکھار رہتا ہے۔ ۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور اپنے کاموں کو بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل اور تغافل سے کام لیتے ہیں اور آپ کی یہ خامی آپ کو خوشیوں اور مسرتوں سے محروم رکھنے کا سبب بنتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطہ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، آپ مختلف امور میں افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اور اعتدال سے ادھر ادھر ہو کر اپنی شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں۔

جدوجہد کریں گے، آپ زبردست مستقل مزاج ہیں، آپ خود اعتماد کی دولت سے بہرہ ور ہیں اور آپ خود مختار بننے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفا شعار بھی، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عشق و محبت کے معاملے میں آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنا چاہئے کیوں کہ جب یہ عادت حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو انسان کے قدم عیاشی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور انسان کی شخصیت کا اصل جوہر پامال ہو جاتا ہے، آپ فطرتاً عافیت پسند ہیں، لڑائی جھگڑوں سے آپ کو وحشت ہوتی ہے لیکن اختلافات اور مخالفتوں کا سامنا آپ کو بار بار کرنا پڑتا ہے، آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں ہیں، آپ کسی بھی نظم کو حسن و خوبی کے ساتھ چلا سکتے ہیں لیکن آپ کے دل کی نرمی اور آپ حد سے زیادہ بڑھا ہوا اخلاق آپ کو کبھی اچھا منتظم نہیں بننے دے گا، آپ اپنے ماتحت لوگوں کی غلطیوں کو نظر انداز کر کے ہمیشہ نقصان اٹھائیں گے، آپ کی نرمیوں کی وجہ سے انتظام میں خلل بھی پیدا ہوگا، آپ دور اندیش ہیں، فہیم و ذکی ہیں، حد سے زیادہ عقل مند ہیں، لیکن ہر کس و نا کس پر بھروسہ کر لینا بھی آپ کی فطرت ہے، ہر کس و نا کس پر بھروسہ کرنے کی وجہ سے آپ کو بار بار صدمات اٹھانے پڑیں گے، نرم دلی اور شرافت کی بھی ایک حد ہونی چاہئے تاکہ انسان نت نئے صدموں اور زخموں سے محفوظ رہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جوش طبع، بہادری، جرأت، حوصلہ مندی، عزائم کی پختگی، خوش و خرم زندگی، ہنرمندی، معاملہ فہمی، قوت ادراک، ہمدردی، غربا پروری، وفا شعار، طبیعت اور مزاج کا زبردست استحکام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جھلاہٹ، اشتعال، عجلت پسندی، آوارہ مزاجی، زبان کی بے لگامی، عورتوں میں حد سے زیادہ دلچسپی، ہر کام کو ادھورا چھوڑ دینے کی خامی، غصے سے بے قابو ہو جانے کا مرض وغیرہ۔
خامیاں اور خوبیاں کبھی انسانوں میں ہوتی ہیں، اس دنیا میں اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جو معلوم ہونے کے بعد اپنی خامیوں کو گھٹانے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ آپ نے اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد یہ اندازہ کر لیا ہوگا کہ آپ کے اندر خوبیاں بہت زیادہ ہیں اور خامیاں بہت کم، لیکن ہماری خواہش یہ ہے کہ آپ ان خوبیوں میں اور بھی اضافہ کریں اور اپنی خامیوں

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل و انصاف کے قائل ہیں اور انصاف کی خاطر کافی جدوجہد بھی کرتے ہیں، دوسروں کے ساتھ نا انصافی بھی آپ کو گوارہ نہیں ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پر کھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں لیکن اکثر آپ کی طبیعت کی بے چینی آپ کو خواہ مخواہ کے کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع خیال اور وسیع نظر بھی ہیں، لیکن ۹ کی موجودگی سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مشتعل ہو کر کبھی کبھی اپنا نقصان بھی کر بیٹھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں دو سطریں کھل ہیں لیکن درمیان کی لائن بالکل خالی ہے، یہ زحل کی لائن ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ ضرورت کی چیزوں کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ میں دوسروں سے توقعات وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، اگر آپ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود آگے بڑھ کر آپ کی مدد کرے حالانکہ یہ توقع آپ کے لئے مناسب نہیں ہے اور یہ توقع کبھی پوری بھی نہیں ہوتی کیوں کہ اس دنیا کا مزاج یہ ہے کہ یہ بغیر مانگے تریاق بھی دے دیتی ہے اور مانگنے سے کبھی کسی کو زہر بھی نہیں دیتی، اگرچہ آپ مانگتے نہیں، لیکن دنیا امیدوں پر بھی کبھی کھری نہیں اترتی، آپ کی حمیت دوسروں کی محتاج نہیں ہے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنی غیرت اور خودداری کو

برقرار رکھنا چاہئے اور کسی سے بھی کوئی امید نہیں رکھنی چاہئے۔
آپ کے دستخط آپ کی اندر کی افسردگی اور اداسی کو ظاہر کرتے ہیں اور آپ کا فوٹو جہاں آپ کی خوش حالی، خوش طبعی کو ظاہر کرتا ہے وہاں اس بات کی غمازی بھی کرتا ہے کہ آپ ایک اچھے انسان ہیں اور آپ کی آنکھوں میں انسانیت کی چمک دمک موجود ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ یہ خاکہ پڑھنے کے بعد پہلے سے زیادہ پرکشش بننے کی کوشش کریں گے اور ہماری یہ محنت جو ہم نے آپ کے لئے کی ہے یہ رائیگاں نہیں جائے گی۔

☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے
ہاشمی روحانی مرکز دیوبند
سے رابطہ کریں

☆ خون جگر سے سینچے ہوئے چمن کو اپنی آنکھوں سے اجڑتا ہوا دیکھنے کے بعد بھی تمہاری آنکھ سے آنسو اور لب سے آہ نہیں نکلی چاہئے کیوں کہ وہ جو کچھ بھی تھا فانی تھا۔

- ☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ فخر نہ کرو۔
- ☆ سب سے اچھا وقت وہ ہے جو نماز میں گزرے۔
- ☆ عقل سے بڑھ کر کوئی ثروت نہیں۔
- ☆ نیکی کا ارادہ حشر کی آگ کو بجھاتا ہے۔

بہتری

ایک صاحب اپنے سفر کا حال سنارہے تھے۔ ”ٹرین پانچ میل فی گھنٹے کی رفتار سے جا رہی تھی مگر بری طرح ڈمگاری تھی کہ مجھے اندیشہ تھا میری ہڈیوں کے تمام جوڑ الگ ہو جائیں گے۔ کبھی مسافر اچھلتے تو ان کے سر برتھ سے ٹکرا جاتے اور کبھی وہ بے چارے ایک سرے سے لڑھکتے ہوئے دوسرے تک چلے جاتے ہیں اور انہیں اپنی سیٹوں پر واپس پہنچنا مشکل ہو جاتا۔ بچے چنچیں مار رہے تھے اور بڑے آیت الکرسی پڑھ رہے تھے۔ میں تو مضبوطی سے اپنی سیٹ کے ہتھے پکڑے بیٹھا تھا لیکن اندیشہ تھا کہ کسی بھی لمحے میں اچھل کر ہاتھ روم سے جا ٹکراؤں گا۔ اچانک قدرت کو ہم پر رحم آیا۔ ٹرین کچھ ہموار انداز میں چلنے لگی۔ ٹرین کی کھڑکھڑاہٹ اور مسافروں کی چیخ و پکار تھمنے لگی۔ کپار ٹمنٹ میں کچھ سکون محسوس ہونے لگا۔ اور اس کی واحد وجہ یہ تھی کہ ٹرین پٹری سے اتر گئی تھی۔

صرف ایک ہی راستہ صدقہ صدقہ، صدقہ وسیلہ نجات

تمام نحوستوں، لاعلاج مریضوں، مالی پریشانیوں، مشکلات، آفات، بلیات، مصیبتوں، جان و مال کی حفاظت، حادثات، شر شیطانی، شر انسانی، لڑائی جھگڑا اور نفاق سے نجات کے لئے صدقہ دینے دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی چیز وارد نہیں ہوئی، صدقے کی فضیلت و خواص اور اہمیت، اور آئمہ معصومین کے ارشادات پیش خدمت ہیں ان سے استفادہ کریں اور مجھ حقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کیوں نہ ہو ☆ صدقہ ناگہانی اموات دور کرتا ہے ☆ صدقہ دینے والا کبھی بری موت سے نہیں مرتا ☆ صدقہ حتی قضا کو دور کرتا ہے ☆ صدقہ دے کر کبھی کسی پر احسان نہ جتائیں ورنہ اللہ اس عمل خیر کو ختم کر دے گا ☆ صدقہ ۷۰ قسم کی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے ☆ صدقہ ایک کامیاب دوا ہے ☆ صدقہ مال و دولت کو زیادہ کرتا ہے ☆ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب کوئی کسی محتاج کو صدقہ دیتا ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رات کا صدقہ بری موت کو ختم کر دیتا ہے اور ۷۰ بلاؤں کو دور کرتا ہے، دن کا صدقہ خطاؤں کا ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی نمک کو نیز دن کا صدقہ مال میں زیادتی اور عمر میں اضافے کا باعث ہوتا ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صدقہ دینے سے افلاس دور ہوتا ہے اور عمر بڑھ جاتی ہے ☆ صدقہ سے گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے پانی سے آگ بجھ جاتی ہے ☆ صبح کا آغاز صدقہ سے کرو اس سے دن کی نحوست دور ہوتی ہے اسی طرح رات کا آغاز صدقہ سے کرو اس سے رات کی نحوست دور ہوتی ہے ☆ صدقہ مال و دولت اور رزق میں اضافہ کرتا ہے ☆ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے رات کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے ☆ صدقہ رد بلا ہے ☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں صدقہ دینا میں پیش آنے والی ۷۰ مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے مال سے محتاجوں کی مدد کرتا ہے ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ سخاوت، بخشش ناموس کی نگہبان ہے۔ ☆ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ صدقہ خدا کے غیض و غضب سے بچاتا ہے۔

☆ راہ خدا میں صدقے کی عجیب و غریب اہمیت ہے۔ صدقہ مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا بلکہ زیادتی کا باعث بنتا ہے۔ صدقہ دینے والے کو اس سے کئی گنا زیادتی فائدہ ہوتا ہے ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بیماری کو چار چیزیں ختم کرتی ہیں (۱) صدقہ (۲) علاج (۳) پرہیز (۴) ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کر کے ماتھے پر رکھنا ☆ جب بھی سفر کا آغاز کرو اپنا سفر صدقے سے شروع کرو اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرو ☆ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دور کرتا ہے ☆ شافع رحمہ اللہ کا ارشاد ہے صدقہ دینے والوں کو صدقے کی وجہ سے قبر کی گرمی نہیں ستائے گی ☆ رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں صدقہ دیا کرو ایسا کرو گے تو جہنم سے چھٹکارہ پاؤ گے ☆ امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ صدقہ مریض کو مرض موت سے بچاتا ہے ☆ پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جب لوگ صدقہ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو بیماریاں بڑھ جاتی ہیں ☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ سرکار ختم المرسلین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں صدقہ نکالا کرو اس سے تمہاری آمدنی بڑھے گی ☆ صدقہ آخرت میں آتش جہنم سے نجات کا باعث بنتا ہے۔ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۴ چیزیں جنت کی دعوت دیتی ہیں (۱) مصیبت کا چھپانا (۲) صدقہ پوشیدہ طور پر دینا (۳) والدین سے نیکی کرنا (۴) بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھنا ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کی زمیں آگ کی طرح دھک رہی ہوگی مگر مرد مومن پر سایہ ہوگا اس سائے کو اس کے دئے ہوئے صدقے کی کرامت جانیں۔ ☆ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تجھے جو کچھ دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں صرف کرو خدا کے نام پر خرچ کرنے والے کو مجاہد کا درجہ ملتا ہے ☆ سرکار نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دیا کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا

ملا ابن العرب کی

جواب حاضر ہے

اسلامی قانون جس کی افادیت اور ہمہ گیریت مسلم ہے لیکن اس عظیم الشان قانون کے بارے میں بھی بعض تہذیب زدہ مردوں بلکہ عورتوں نے بھی انگلی اٹھائی ہے اور بعض عورتوں نے تو اپنی اس عقل کو بھی سب کچھ سمجھ لیا ہے جو بے چاری اپنا گھر چلانے کے لئے قابل بھی نہیں تھی۔ اس طرح کی عورتیں ہر دور میں پیدا ہوتی ہیں۔ ۱۹۷۳ء میں جب ایک خاتون جن کا نام نامی ڈاکٹر حمیرہ انصاری تھا انہوں نے بھی اسلامی قانون کے بارے میں اپنی چونچ کھولی تھی اور چیلنج کیا تھا ہے کوئی جواب دینے والا، اسی وقت ملا ابن العرب کی نے یہ مضمون لکھا تھا، آج بھی کچھ نام نہاد مسلمان اور کچھ خواتین اس اسلامی قانون کے بارے میں اپنی کٹی ہوئی انگلیاں اٹھا رہے ہیں اس لئے یہ مضمون آج بھی پڑھے جانے کے قابل ہے، اس کو پڑھ کر بے آسانی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ مخالفین اسلام کی عقل و فہم کا حدود اربعہ کیا ہے۔ (ح، ہ)

محترمہ مس ہیں یا مسز، مسوں سے بات کرنے کا طریقہ بالکل اور ہے اور مسزوں سے دوسرا ہاں یہ سوال آپ ضرور کر سکتے ہیں کہ تمہیں بات کرنے کی ضرورت ہی کیا لاحق ہوئی ہے، تم نہ قاضی ہو نہ داروغہ، نہ محتسب ہو نہ ٹھیکیدار۔

تو اس کی دو وجہیں ہیں، ایک یہ کہ موصوفہ عزیزہ نے اپنے مضمون کا عنوان ہی رکھا ہے، ”مجھے جواب دو“ یعنی صلئے عام ہے یا ران نکتہ داں کے لئے، میں تالائق بھی اتفاق سے داڑھی موچھ والا ہوں اور جن بدبختوں نے موصوفہ کو تلخ و مکروہ تجربات سے گزارا ہے وہ بھی ان کی وضاحت کے مطابق میری ہی جنس سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے جواب کا فرض کفایہ مجھ پر بہر حال عائد ہوتا ہے۔

دوسری یہ کہ دس بیس خطوط مدیر تجلی کے پاس فرمائش کے آئے کہ اس مضمون کا نوٹس لیا جائے۔

انہوں نے غالباً آدھا مضمون پڑھا اور پھر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ان پر کتنے طبق روشن ہو گئے کہ نشیمن میرے سر پر مارا اور ایسی قہر آلود نظروں سے مجھے گھورا جیسے اس مضمون کے لکھنے اور چھپنے کی ساری ذمہ داری بھی مجھی پر عائد ہوتی ہو، میں نے حیران ہو کر پوچھا۔

”جناب عالی، میں اس کا کیا کروں؟“

کہنے لگے۔ ”شہد لگا کر چاٹو یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالو، بعض

حضرات جواب کے طالب ہیں اور وہ تم دو گے۔“

شادی شدہ ہیں یا کنواری، اگر ہفتہ روزہ نشیمن کے لائق مدیر اپنے نوٹ میں یہ تصدیق نہ فرما دیتے کہ سچ مچ وہ عورت ہی ہیں تو بہترے قارئین بے شک کو یہ غلط فہمی بھی لاحق ہو سکتی تھی کہ

کوئی استاد ہے اس پردہ زنگاری میں

جی ہاں ایسا ہوتا ہے، مسز فرحت علی نے مضمون لکھا اور نام ٹانک دیا مس زہرہ جمال کا، بس پھر چلے آ رہے ہیں خطوط پر خطوط کہ سبحان اللہ قلم توڑ دیا، جواب نہیں ہے، اگلے مضمون کے ساتھ تصویر بھی چھپوائیے وغیرہ وغیرہ۔ تو واقعی میں بھی خیال کرتا کہ ڈاکٹر حمیرہ کوئی مرد ہیں کیوں کہ کم سے کم ہمارے ہندوستان جنت نشاں میں ابھی تک عورتوں نے اتنی ترقی نہیں کی ہے کہ وہ ایسے بے حجابانہ انداز میں خلوت کی رودادیں جلوت میں بیان کر ڈالیں اور گالیوں کی مار سے داڑھی موچھ والے مردوں کا منہ پھیر دیں۔ مضمون پڑھتے پڑھتے کہیں کہیں تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے ہال روم کے اسٹیج پر کبیرے ڈانس شروع ہو گیا ہو اور ناچنے والی فنکارہ نے اپنے بدن کی آخری دھجی اب اتاری اور تب اتاری۔

ظاہر ہے ایسے عبرتناک حادثے آرٹ کہلاتے ہیں لیکن مضمون کے بارے میں لائق مدیر کے یہ الفاظ بھلا کیسے نظر انداز کئے جاسکتے ہیں کہ:

آپ بیتی اور ایسی تہلکہ انگیز۔

محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائیگی۔

اب ایسی آپ بیتی پر گفتگو کرتے وقت آخر یہ کرید کیسے نہ ہو کہ

سے تمسخر کرنے والے نہ صرف دلیل و برہان کے میدان میں شکست خوردہ ہیں بلکہ کردار و اخلاق کے میدان میں گئے گزرے ہیں۔“

اس گفتگو کے بعد میرے لئے اس کے سوا کیا چارہ رہ گیا تھا کہ جھک ماروں اور جواب لکھوں، پھر چونکہ محترمہ نے عنوان ہی میں یہ مطالبہ پیش کر دیا ہے کہ ”مجھے“ جواب دو، لہذا آداب کا تقاضا اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ براہ راست ان سے ہی خطاب کیا جائے، اب پھر وہی مصیبت کہ نہ عمر کا پتہ نہ یہ خبر کہ محترمہ کتنا ہیں یا ناکتنا۔ بات چیت میں صیغے اور الفاظ اور اسالیب ان سارے ہی پہلوؤں کو ملحوظ رکھ کر استعمال کئے جاتے ہیں، نہ ملحوظ رکھے جائیں تو شکر رنجی بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً میں نے اگر دوران گفتگو میں یوں کہہ دیا کہ محترمہ آپ ماشاء اللہ جہاندیدہ بھی ہیں اور سرد گرم چشیدہ بھی تو ممکن ہے محترمہ خفا ہو کر فرمائیں۔

”اے بدتمیز، دیکھتا نہیں ہماری عمر! ابھی چشم بد دور ہم بائیسویں سال میں ہیں، تو خود ہوگا جہاندیدہ اور سرد گرم چشیدہ۔“

یا مثلاً میں موصوفہ کو کمن سمجھ کر یوں عرض کروں کہ اے گلستان خوبی اور اے بلبل بوستان محبوبی! آپ تو ماشاء اللہ پیکر حسن و لطافت اور مجسمہ رعنائی و زناکت ہیں، آپ کو ایسی ثقیل اور غیر رومانی باتوں سے کیا ملا، تو عین ممکن ہے کہ ان کے شوہر مکرم مجھ پر ڈنڈا لے کر پل پڑیں کہ اے شخص ناهنجا! ہماری وائف کو شاعری کے ذریعہ پرچاتا ہے، مسکا لگاتا ہے، مار مار کے بھر کس نکال دیں گے۔

یہ سامنے کی مثالیں ہیں، بعض دفعہ کسی بال بیچوں والی کو کنواری یا کنواری کو عیال دار کہہ دینے سے غدر سن ستاون بھی برپا ہو سکتا ہے، لہذا حفظ مراتب کے سلسلہ میں بندے کو معذور سمجھا جائے، ایک صورت یہ تھی کہ میں بہن کہہ کر خطاب کرتا مگر اس میں بھی کوئی فائدہ نہیں۔ حوا کی ہر بیٹی آدم کے ہر بیٹے کی بہن ہے، وہ ستر سال کی بوڑھی ہو یا سولہ سال کی جوان، عقیفہ ہو یا آبرو باختہ، جاہل لٹھ ہو یا زور تعلیم سے آراستہ گھرستن ہو یا بازار۔

پھر!

غالباً ”میم صاحب“ کا لقب بہت موزوں رہے گا، یہ معنی چہار آتش ہے، کم خرچ بالائشیں، ماڈرن اور خوش آہنگ، ہر عمر کے لئے مناسب۔

”میں دوں گا“ میں بڑبڑایا، وہ کچھ کہے بغیر چلے گئے میں نے کلیجہ تھام کر مضمون پڑھا، کلیجہ اس لئے تھا کہ ڈاکٹر قسم کی عورتوں سے مجھے بڑا ڈر لگتا ہے، ڈرا کر حد سے بڑھ جائے تو آپ جانتے ہی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آتے دیر نہیں لگتی۔ مضمون کی انشائے لطیف، سبحان اللہ، دل و دماغ میں گھنٹیاں سی بجیں کبھی بجلیاں سی کوندیں بقدر ظرف لذت اندوز ہونے کے بعد مدیری تجلی کو ڈھونڈا اور عرض کیا۔

”جناب، یہ تو ایک عبرت آموز قسم کی آپ بتی ہے، سوالنامہ تو ہے نہیں پھر میں کس بات کا جواب دوں۔“

”عنوان تمہارے سامنے ہے، جب سوال کے بغیر ہی جواب مانگا گیا ہے تو جواب کے لئے سوال کی ضرورت ہی کیا رہ گئی۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کو یہ بہر حال علم رہنا چاہئے کہ مسلم پرسنل لاء کے حریفوں میں کیسے کیسے اسوۂ کردار کے افراد ہیں۔“

”جناب۔ عورت کو آپ افراد کہہ رہے ہیں“ امیں نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

”سنجیدگی اختیار کرو، عورت عفت و حیا اور شرافت و نزاکت کے مجموعے کا نام ہے، بچے تو جانوروں کی مادائیں بھی جنتی ہیں۔“

مگر آپ کو کیا معلوم کہ ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ شوہر والی ہیں یا بے شوہر کی شوہر کے بغیر بچے جنے جاسکتے ہیں۔

”کوئی فرق نہیں پڑتا، عورت کی آنکھ کا پانی جب دھل جائے تو وہ شوہر کی محتاج نہیں رہتی، اس مضمون میں جو ذہن بول رہا ہے وہ حیوانات کی سطح سے بلند نہیں ہے، میرا خیال ہے ہندوستان کی بری عورتیں بھی اتنی بے تکلفی اختیار نہیں کر سکتیں۔“

”تو کیا آپ مجھے بھی اتنا ہی بے تکلف بن جانے کا مشورہ دے رہے ہیں۔“

”نہیں تم آدمیت کے جامے میں رہو گے، مجھے افسوس ہے کہ ایک ایسے پرچے میں یہ سب چھپا ہے جس میں نہ چھپنا چاہئے تھا۔ ایڈیٹر صاحب نے تائیدی نوٹ بھی لکھا ہے۔“ انہوں نے ٹھنڈا سانس لیا۔

ملا! نتائج تو اللہ کے ہاتھ ہیں، ہمیں تو بہر حال اپنے مسلمان بھائیوں کو دوست نما دشمنوں سے بچانے کی کوشش جاری رکھنی ہے اور انہیں اس حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ مسلم پرسنل لاء کی آڑ میں قرآن و حدیث

جنوری، فروری ۲۰۱۱ء

تو میم صاحب! آخر آپ کس سوال کا جواب چاہتی ہیں، آپ کے مضمون میں مجھے تو کوئی سوال نظر آیا نہیں، میں پورا ہی مضمون پورا کر کے نقل کئے دیتا ہوں، ممکن ہے مجھ سے زیادہ تیز نظر رکھنے والے کسی قاری کو وہ سوال نظر آجائے جس کا جواب آپ چاہتی ہیں، بسم اللہ آپ نے اس طرح کی ہے۔

”ہے خیریت اسی میں کہ آگے نکل چلیں امید رہبری نہ کریں، راہبر سے ہم آخر وہ کوئی قباحت ہے جس نے مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت پر ملک کے رجعت پسند اور قدامت پرست افراد کو اس قدر چراغ پا کر دیا ہے؟ مسلم پرسنل لاء میں ترمیم ہو جانے کے بعد مسلم سماج میں ایسے کونسے عناصر پیدا ہو جائیں گے جس سے قبل از وقت قیامت آجائے گی اور میدان حشر کا ہنگامہ پیدا ہو جائے گا؟ بس یہی ناکہ ہزار ہا ہزار سال کی مرد کی بالادستی جو اس نے عورت پر بہ جبر قائم کر رکھی تھی ختم ہو جائے گی اور جائز مساویانہ حقوق جو اسلام نے خصوصیت کے ساتھ مسلمان عورتوں کو دیئے ہیں، قانون کے ذریعہ مسلم عورتوں کو مل جائیں گے اور عورت مرد کے جبر و تشدد کو جبراً و مجبوراً برداشت نہ کر سکے گی۔“

میری اچھی میم صاحب! اگر کوئی شخص آنکھوں پر پٹی باندھ کر بیٹھ گیا ہو تو ظاہر ہے سورج بھی اس کے لئے بال ہما بن جائے گا لیکن آنکھیں کھول کر آپ اگر اس لٹریچر کا پانچ فیصد حصہ بھی دیکھ لیتیں جس میں علماء دین نے مسلم پرسنل لاء کے مسئلہ پر عقل و نقل کے واضح دلائل سے گفتگو کی ہے تو یہ سطریں آپ کے قلم سے نہ نکلتیں، جہاں تک قبل از وقت قیامت آنے کا سوال ہے تو میم صاحب قیامت تو بہر حال اس صورت میں بھی نہیں آئے گی جب کہ ہم سارے اسلام کو طلاق دے کر ہندو یا سکھ یا عیسائی بن جائیں، قیامت تو اس پر بھی نہیں آئی کہ صرف ۲۵ سالوں میں ہزاروں فسادات ہو گئے اور بے شمار مسلمان مرد عورتیں اور بچے بے رحمی سے مار ڈالے گئے۔ قیامت اس پر بھی نہیں آئے گی کہ آپ تن کے کپڑے نوچ کر شاہراہوں پر گھومتی پھریں اور دس ہزار مزید گالیاں مولوی ملاؤں کو دے ڈالیں۔

مختصر یہ کہ سوال ہنگامہ حشر برپا ہونے کا نہیں، سوال ملت کی بقا کا ہے۔ کیا آپ ماشاء اللہ ڈاکٹر ہونے کے باوجود یہ موٹی سی بات نہیں سمجھ سکتیں کہ ہمارا ملی امتیاز اور مذہبی انفرادیت صرف ان ہی تہذیبی و تمدنی مظہر پر قائم ہے جن کا اصطلاحی نام ”مسلم پرسنل لاء“ ہے، ان میں تبدیلی اور حذف و ترمیم کا حق اگر ہم حکومت کو یا جہلائے اسلام کو دیدیں تو کیا اسے ملی خود کشی کے سوا بھی کچھ کہہ سکیں گے، آپ پر خدا کی سنوار، ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے۔

آپ کو مردوں کی اس بالادستی کا بڑا شکوہ ہے جو بقول آپ کے مردوں نے عورتوں پر ہزار ہا ہزار سال سے قائم رکھی ہے تو اے عاقل و بالغ میم صاحب ہم مرد اور آپ عورتیں خود اپنی مرضی سے تو پیدا نہیں ہو گئے ہیں، ہمیں پیدا کرنے والا کوئی اور ہی ہے اور اسی نے جس طرح ہاتھی پیدا کیا ہے چیونٹی بھی پیدا کی ہے اور شیر تخلیق کیا ہے تو بکری کو بھی وجود بخشا ہے اور اسی طرح ہمیں اور آپ کو بھی الگ الگ صلاحیتیں دے کر پیدا کیا ہے۔ آپ لنگر لنگوٹ کس کر چار جوان عورتیں اکھاڑے میں اتر آئیں مرد فقط ایک عدد بغیر لنگر لنگوٹ ہی کے مقابلے میں کھڑا کر دیا جائے تو نتیجہ آپ کو معلوم ہی ہے، پھر بتائیے صلاحیتوں کا یہ تفاوت ایک ناگزیر حقیقت ہے یا مردوں کی کوئی سازش؟ آپ بہ حیثیت مسلمان جس قرآن پر ایمان رکھتی ہیں اسی میں اللہ تعالیٰ نے آگاہی دی ہے کہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ (مرد عورتوں پر بالادست بنائے گئے ہیں) پھر بتائیے مرد کی بالادستی پر احتجاج کرنا کیا تقریباً ایسی ہی بات نہیں ہے جیسے آپ یہ شور مچانے لگیں کہ عورتیں بچے جننے کی کی مصیبت میں گرفتار کیوں ہیں اور ہر مہینہ وہ ایک اور بھی آفت سے دوچار کیوں ہوتی ہیں، قانون کے ذریعہ ان عذابوں کو ختم کیا جائے۔

ہاں میم صاحب! مرد کی بالادستی تو اسی نوع کی فطری شے ہے، قانون اسے ختم نہیں کر سکتا البتہ قانون وہ پارٹ ضرور ادا کر سکتا ہے جو اس نے مغرب میں کیا ہے یعنی عورت کو کتیا اور بندریا کی سطح پر لے آنا، مساوات مرد و زن کا سرمن الاپ کر عورت کی جو مٹی پلید مغربی تہذیب میں کی گئی ہے آپ اگر وہ اپنی صنف کے لئے باعث فخر و جھکتی ہیں تو اپنے ذوق و مزاج کی آپ مالک ہیں لیکن ابھی ساری امت تو بہر حال اتنی بد مذاق اور احمق نہیں ہوئی ہے کہ عورت کی اس درگت کو ترقی اور انصاف کا

نام دینے لگے۔

اور یہ جو اسلام کے دیئے ہوئے حقوق کا آپ نے حوالہ دیا ہے تو ذرا تشریح بھی فرمادی ہوتی کہ کن حقوق کا آپ ذکر فرما رہی ہیں اور کونسے مولوی صاحب ہیں جو ان حقوق کو نہیں دینا چاہتے۔ مولوی بے چارے تو یہ عرض کرتے کرتے گلا خشک کئے لے رہے ہیں کہ اسلام نے جو بھی حقوق معین فرمادیئے ہیں خواہ وہ عورتوں کے ہوں، زخموں کے ہوں، مردوں کے ہوں، جانوروں کے ہوں ان کا پورا پورا تحفظ ہونا چاہئے، کسی کو اختیار نہیں کہ ان میں سے ایک پر بھی خط مینیکھنے، لہذا آپ کا پہلا پیرا چراغ معمر کے اشارے نمبر چار سو بیس کی طرح چیتاں ہی رہا کہ چاہے لڑکی لکھویا کھڑکی ہر حال میں ایک غلطی ضرور آئے گی اور پہلا انعام بیس ہزار پروانوں میں مبلغ ایک روپیہ چالیس پیسے فی کس بٹ جائے گا۔ آپ کا دوسرا پیرا گراف یہ ہے۔

”یہ صحیح ہے کہ اسلام نے دنیا کے دوسرے مذاہب کے مقابلے میں اپنے پیروؤں کی عورتوں کو زیادہ ”مساویانہ حقوق“ دیئے ہیں لیکن یہ تمام حقوق آج تک صرف مقدس کتابوں کے اوراق تک ہی رہے اور ان کے صفحات کی زینت بنے رہے، انہیں عملی زندگی میں آج تک کسی کو اپنانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ ابتدائے اسلام سے سن ہجری کے تقریباً چالیس سالوں میں مسلمان عورتوں کو ان کے ”جائز حقوق“ جس قدر ملے یا حاصل ہوئے وہی اس بد بخت طبقہ کا سرمایہ ہیں جنہیں آج پندرہ سو سالوں سے مسلمان مرد دنیا کو دھوکہ دینے کے لئے تمام ”کھلے ذہن“ کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔“

وہی چستانی قسم کا ابہام۔ سوئٹ میم صاحب! کچھ ارشاد تو ہو کہ فلاں حق اللہ یا رسول نے عورت کو دیا تھا مگر پندرہ سو سالوں سے معلق پڑا ہے، زیادہ نہیں صرف ایک حق کا اتا پتہ؟

اسلام کے جن ابتدائی چالیس سالوں کی بات آپ کرتی ہیں کیا ان سالوں کی قانونی اور عائلی تاریخ آپ کی نظر سے گزری ہے؟ شاید نہیں گزری، اگر گزرتی تو آپ خود محسوس کرتیں کہ جو کچھ میں کہہ رہی ہوں وہ تو اپنے ہی خلاف چارج شیٹ ہے، یہ اس لئے کہ مسلم پرسنل لاء

میں تبدیلی کے خواہش مندوں کا پہلا ہدف جو چند مسائل ہیں ان میں نمایاں مسئلہ تعدد از دواج کا ہے، یعنی مرد کا بیک وقت ایک سے زائد بیوی رکھنا، آپ اسیران گیسوئے مغرب اس فلاسفی پر ایمان لا چکے ہیں کہ ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی لانا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے لیکن اسلام کے ان ابتدائی چالیس سالوں پر ایک نگاہ ڈال ہی لیں جن کے بارے میں خود آپ معترف ہیں کہ مسلمان عورتوں کو ان کے جائز حقوق ملے ہیں۔

سب سے پہلے تو اسی آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانک لیجئے جس پر آپ کو بھی ایمان کا دعویٰ ہے، کچھ خبر ہے آپ کو انہوں نے کتنی شادیاں کیں؟ کم سے کم گیارہ، یہ وہ تعداد ہے جس میں کسی کو اختلاف نہیں، پھر یہ مت سمجھئے کہ ہر دوسرا نکاح پہلی بیوی کی موت یا طلاق کے بعد ہوا۔ جی نہیں جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی نو بیویاں منکوحہ موجود تھیں۔

اور یہ بھی سن لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چار کنیزیں بھی رہی ہیں، جنہیں اصطلاحاً شرع میں ”باندی“ یا ”جاریہ“ کہا جاتا ہے، آپ کو تو شاید یہ بھی نہ معلوم ہو کہ کنیزوں سے تو بغیر نکاح ہی ہمبستری اللہ نے اسی طرح جائز رکھی ہے جس طرح بیویوں سے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کنیزوں سے ہمبستر ہوتے رہے ہیں۔ چنانچہ آپ کے صاحبزادے ابراہیمؑ جن کی وفات لڑکپن ہی میں ہو گئی تھی ایک کنیز ماریہ ہی کے پیٹ سے پیدا ہوئے، ماریہ کو مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کیا تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مستثنیٰ فرما کر امت کے لئے اللہ نے بیک وقت چار سے زائد بیویاں رکھنا حرام قرار دیدیا۔ تو اب ذرا یہ بھی دیکھ لیجئے کہ خلفائے راشدین نے کیا فقط ایک شادی پر اکتفا کیا یا وہ سب بھی آپ کے نقطہ نظر سے ظالم ہی تھے، بوالہوس اور نفس پرست ہی تھے، (خاک دروہن گستاخ)

پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے چار شادیاں کیں، دو اسلام سے پہلے، دو اسلام کے بعد، حضرت عائشہؓ کے بیان کے مطابق ایک مزید یعنی پانچویں شادی بھی آپ نے کی تھی۔

حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ثانی نے چھ یا سات نکاح کئے، چھ اس صورت میں جب کہ لکھنوی نامی خاتون کو بیوی کے بجائے کنیز مان لیا

اور کیا سچ سچ آپ بھی اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ مسلم پرسل لاہ میں ترمیم کا شوق حکومت کو مسلمان عورتوں کی ہمدردی میں چلا رہا ہے؟ اگر نہیں تو خادم کا مشورہ ہے کہ کچھ روز دماغی امراض کے کسی ہسپتال میں استراحت فرمائیں تاکہ دو اور دوسات تصور فرمانے کی بیماری سے آپ نجات پا جائیں۔

آپ کے چوتھے پیرے نے تو عیش عیش کرنے پر مجبور کر دیا، ناظرین بھی ہمت کر کے عیش عیش کر لیں تو جان و مال میں برکت ہوگی۔

”مقدس قرآن کی تمام آیات کا نزول، خاص ان آیات کے مطالبہ، انہیں حالات اور مواقع کو مد نظر رکھتے ہوئے سمجھتے ہیں تو اپنے لفظی مستی سے قطعی مختلف ہوتے ہیں، ایسا ہی کچھ حال احادیث مبارکہ کا بھی ہے، لیکن مردوں کے اس ذہن کو کیا کہا جائے گا جنہوں نے محض اپنی جنسی تسکین کے لئے ان احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا اور اپنے مفاد کے مفہوم و معنی گڑھ لئے۔“

یہ کمترین اگر سرمایہ دار ہوتا تو یقین کیجئے میم صاحب! آپ کو نہ جانے کیا کچھ بخش دیتا، آپ نے امت مسلمہ کو ایک بالکل نیا اور نرالا اصول تفسیر عطا کیا ہے، الفاظ کچھ اور معانی کچھ! واہ واہ قربانت شو مگر یہ جو آپ نے تمام مردوں کو جنس زدہ قرار دے کر یہ فیصلہ فرمایا کہ انہوں نے قرآن کے احکام مقدسہ کی روح کو فنا کر ڈالا ہے اور آیات کے غلط سلسلے معنی گڑھ لئے ہیں تو خدا کے لئے کسی عورت ہی کی تفسیر القرآن کا اتنا پتہ بتائیے تاکہ یہ بد نصیب امت قرآن فہمی کے لئے اسے کلیجے سے لگائے اور ہونٹوں سے چومے۔ اگر بد قسمتی سے آجنگ کوئی اس کا رخیر کو انجام نہیں دے سکی ہے تو کیا حرج ہے، آپ ہی شروع ہو جائیے، بندے کا خیال ہے کہ آپ اگر تفسیر القرآن لکھ کر اس کی زیارت پر ٹکٹ لگا دیں تو امر تر سے لے کر ممبئی تک قطاریں بندھ جائیں ٹکٹ خریدنے والوں کی کیا کیا نوادرات ہوں گے اس میں۔

اور یہ جو ”جنسی تسکین“ کا لہن آپ نے عطا فرمایا ہے اسکی بھی کچھ وضاحت ہو جاتی تو احساس ہو جاتا، کیا جنسی تسکین بھی کوئی ایسا نادر جرم ہے جسے آپ صرف مولوی ملاؤں کے نلہ اعمال میں درج کرنے پر مصر ہیں، انصاف اے بلبیل بوستاں لکھنؤ، آپ اور ہم زمین سے نہیں اُگے ہیں

جائے، یہ بجا ہے کہ بیک وقت چار سے زائد بیویاں نہیں رکھیں لیکن یہ بھی نہیں کہ صرف ایک رکھی۔

حضرت علیؓ خلیفہ چہارم نے مختلف اوقات میں نو شادیاں کیں، ایک وقت میں ایک سے زائد بیویاں بہر حال ان کے پاس رہی ہیں اور کنیزیں الگ۔

پھر دوسرے صحابہ کرامؓ کو آپ دیکھیں گی تو ان میں سے بھی اکثر کے گھروں میں ایک سے زائد بیویاں نظر آئیں گی۔

تو فرمائیے اگر مرد کا اپنی مرضی سے بیک وقت کئی بیویاں رکھنا ظلم ہے، پہلی بیوی کی حق تلفی ہے تو آپ صحابہ اور رسول خداؐ کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہیں؟ لطف کی بات یہ ہے کہ اس دور کے مقابلہ میں آج تو ایک سے زائد بیویوں کا رواج مسلمانوں میں نہ ہونے کے برابر رہ گیا ہے۔ ہزاروں میں ایک دو گھر ملیں گے ورنہ ایک ہی سے بھگتیاں مشکل ہو رہا ہے، کہاں کی دو اور تین اور چار۔

بہر حال یہ معمہ حل نہ ہوا کہ کونسا وہ اسلامی حق ہے جو ابتدائی چالیس سالوں میں عورت کو ملا تھا مگر بعد میں امت نے اسے چھین لیا، ایک ہی کتاب مقدس کھول کر انگلی رکھئے کہ دیکھو یہ حق اس میں عورت کے لئے درج ہے اور تم داڑھی والے اسے غصب کئے بیٹھے ہو۔ ناچیز کو اندیشہ ہے کہ کہیں یہ مضمون سپرد قلم کرتے ہوئے آپ نے کوکا کولا کے دھوکے میں کوئی اور چیز تو نہیں پی لی تھی۔

آپ کا تیسرا پیرا یہ ہے۔

”مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ مقدس قرآن نے ”جو مساویانہ حقوق“ اور ”آزادی“ عورتوں کو دی ہیں اگر اسلام کے پیرو ”ایمانداری“ کے ساتھ اپنی نفس پرستی سے پرے ہو کر مسلمان عورتوں کو دیتے تو شاید آج دنیا میں مسلمان عورتوں کے لئے خصوصاً مسلمان عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے حکومت کو قانون بنانے کی ضرورت پیش نہ آتی۔“

وہی مرموز باتیں۔ اے میم صاحب! منہ سے تو پھول چھاڑیئے، کونسی وہ آزادی اور مساویانہ حقوق ہیں جو قرآن نے عورتوں کو بخشے ہوں اور اسلام کے پیروؤں نے ہضم کر لئے ہوں۔

نہ آسمان سے ٹپکے ہیں، وہ جنسی تسکین ہی کی کار فرمائی تو تھی جس نے ہمارے والدین کو رشتہ نکاح میں باندھا تھا اگر مجرد یہ تسکین طلبی ہی جرم ہے تو پھر حضرت آدم سے ملا ابن العرب کی تک اور حضرت حوا سے ڈاکٹر حمیرہ تک کون بچا ہے اس جرم سے ہو سکتا ہے آپ غیر شادی شدہ ہوں اور صاف کہہ دیں کہ میں تو کوئی ایسی ضرورت محسوس نہیں کرتی مگر آگے جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ تو صاف صاف بتا رہا ہے کہ آپ کے جنسی تجربات و مشاہدات ماشاء اللہ بڑے کثیر اور گونا گوں ہیں، میں ناچیز تو ایسی بدگمانی نہیں کر سکتا۔

اور اگر آپ کا اشارہ جنسی تسکین کے کسی ایسے اسلوب کی طرف ہے جو واقعاً ظالمانہ اور وحشیانہ ہو تو براہ کرم نشاندہی فرمادیجئے کہ دیکھو اے مولوی ملاؤ! قرآن اور حدیث میں جنسی تعلقات کے سلسلہ میں مردوں کو یہ ہدایات دی گئی تھیں اور تم مولوی ملاؤں نے ان ہدایات کی اس اس طرح خلاف ورزی کی اور فلاں مقدس حکم کی روح یہ تھی تم نے اس طرح اس کا گلا گھونٹا وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆

اے میم صاحب! خادم اب آپ کی ان گل افشانیوں کی طرف آتا ہے جن میں آپ نے اپنے مزاج و سیرت اور مذاق و رجحان کو ماشاء اللہ بڑی بے تکلفی سے بے پردہ کر دیا ہے۔
(قارئین بھی دل تھام لیں، دل کسی فتنہ عالم کی نذر کر چکے ہوں تو کم سے کم معدے پر ہی ہاتھ رکھ لیں، یہ طریقہ حکماء نے مجربات میں درج کیا ہے)

تو پانچویں پیرا یہ ہے۔

”عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں جیسے چاہو آؤ، جاؤ یا جیسے چاہو استعمال کرو“ کا وہ مطلب نکالا گیا ہے تو بہ ہی بھلی، مسلمانوں نے خود کو مسلمان کہہ کر مقدس اسلام کا کتنا مضحکہ اڑایا ہے اس کا اندازہ مذہبیات کی کتابوں سے بخوبی کیا جاسکتا ہے، آپ کو عورتوں کو رجھانے یا پھنسانے کے لئے بے شمار مجرب عملیات، مقبول دعائیں، نقوش، فلیٹے اور گنڈے وغیرہ کے علاوہ مقدس قرآن کی آیات کا ورد بھی نفس پرستی کے غلیظ مقاصد کے لئے بتایا گیا ہے۔ طب

اسلامی یا طب یونانی تو طلاؤں، مسمکات، منزلیں اور عروس نو بنانے والے مجرب الجرب، خاص الخالص اور صدوری مجرب نسخوں سے پٹی پڑی ہے، جہاں تک میری معلومات ہیں، طب قدیم میں جتنی اہمیت اس پہلو کو دی گئی ہے، دیگر کو نہیں، کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟ ان کے لئے کیا گیا، سوائے آلہ کار بنانے کے؟

قارئین سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ ”کھیتوں“ والا فقرہ اس آیت قرآن کا ترجمہ ہے۔

يَسْأَلُكُمْ خَوْفُ لَكُمْ فَاَنْتُمْ خَوْفُكُمْ اَلَمْ يَشْتُمْ

(سورہ بقرہ، آیت: ۱۲۳)

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، اپنی کھیتی میں جدھر سے چاہو جانو ہاں تو اے میم صاحب! آپ ہی منکشف فرما سکتی ہیں کہ کوئی مفسر قرآن نے اس آیت کا کوئی ایسا قبیح مطلب نکال دیا ہے جس پر آپ لال بگولہ ہو گئی ہیں۔ قرآن کے دسیوں اردو ترجمے اور تفسیریں مارکیٹ میں دستیاب ہیں، ان میں سے کسی ایک کا نام لیجئے۔ ارشاد تو فرمائیے کہ دیکھو نالائقو! آیت کا صحیح مطلب یہ تھا مگر فلاں مولوی نے یہ لکھ مارا ہے اور مزید جو لالہ و گل آپ نے اس پیرے میں بکھیرے ہیں ان کے سلسلہ میں یہ عاجز بڑے ادب کے ساتھ فقط اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ شاید کسی عیار مکار صوفی کے چکر میں آپ پھنس گئیں اور اس نے چھانٹ چھانٹ کر آپ کو ایسی کتابیں مہیا کیں جن میں یہ ساری خرافات بھری ہوئی تھیں، دیکھئے مزید گفتگو سے پہلے ایک بات سمجھ لیجئے ہر داڑھی والا۔ ”مولوی“ نہیں ہوتا، نہ ہر وہ کتاب سند ہوتی ہے جس میں کچھ آیتیں اور حدیثیں اور دعائیں لکھ دی گئی ہوں، ہر دوسری شے کی طرح مذہب کو بھی بے شمار لوگوں نے دنیا کمانے کا حیلہ بنایا ہے، گھٹیا اور بازاری قسم کی لاتعداد کتابیں مذہب پسند عوام کی جیبیں خالی کرنے کے لئے چھاپی جاتی ہیں اور ان گنت لوگ داڑھیاں لگا کر اور مذہبی ڈھونگ رچا کر دوسروں کو بے وقوف بنانے کو پیشہ بنائے ہوئے ہیں۔

اگر اس قسم کی داہیات ”مذہبی کتابیں“ آپ کو واقعی کسی اور ہی شخص نے مطالعہ کو دی تھیں تو یقین کیجئے اس کی نیت خراب تھی، وہ اپنی مقصد براری کے لئے آپ کی عفت و حیا کے پاکیزہ احساسات کو کند کر دینا

فیصد بھی نہیں ہے اور یہ دس فیصد بھی عیاشی و فحاشی کے نقطہ نظر سے نہیں لکھا گیا بلکہ اس جائز ضرورت کے نقطہ نظر سے لکھا گیا جس کی بنیاد پر دنیا کی ہر طب میں اس موضوع کی بے شمار چیزیں موجود ہیں، طب کا محور و مبنی آخر جسم انسانی ہی تو ہے پھر کوئی بھی طب خواہ وہ یونانی ہو یا امریکی، ایرانی ہو یا اسلامی آخر ان اعضاء کو کیسے نظر انداز کر سکتی ہے جن پر نوع انسانی کی بقا کا مدار ہے، آپ انگریزی یا امریکی یا جرمنی یا کسی بھی طب کا مطالعہ کریں اس میں بھی آپ کو یہی سب مل جائے گا، پھر اس پر تاؤ کھانا کیا معنی اور اسے مولوی ملاؤں کے دامن کردار کا داغ قرار دینا کیسا انصاف ہے، آپ برائے مانیں اردو میں عرض کرتا ہوں کیا قرآن کیا حدیث، کیا طب آپ نے کسی بھی علم و فن کو پڑھنے کی طرح نہیں پڑھا اور دین و دنیا کسی بھی بارے میں آپ کی معلومات کافی نہیں ہیں۔

اور یہ فقرہ نہ جانے آپ نے کس مفہوم میں ارشاد فرما دیا کہ۔

”کیا عورتیں اس کی مستحق نہیں تھیں؟“

آخر کس کی مستحق؟ آپ کہنا کیا چاہتی ہیں؟ غور تو کیجئے آپ کیا فرما گئی ہیں!!

چلے آگے چلے، آپ کا چھٹا شاندار پیرا گراف یہ ہے۔

”مجھے بحیثیت مسلمان یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہو رہی ہے کہ مسلمان مردوں نے جس طرح آیات مقدسہ کا انٹرپرائزیشن ملت کے سامنے پیش کیا ہے شاید ہی دنیا کے کسی مذہب کے پیروؤں نے اور خصوصاً اس حیثیت میں کہ ان کا دین (مذہب نہیں) عین فطرت ہے، کیا ہو۔ مسلمانوں نے عورتوں کو اپنی کھیتیاں بنا کر دن رات ہاتھ دھو کر جوتے بونے پر ہی پڑے ہیں، انہیں اس کا بھی خیال نہ رہا کہ جوتے اور بونے کا ایک خاص وقت، موسم اور آب و ہوا کی ضرورت ہوتی ہے، مزارعہ جب چاہے فصل بودے، ایسا تو کوئی کلیہ قدرت نے نہیں بنایا ہے! پھر مزارعہ کے سامنے زمین کی طاقت کا بھی مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ پیداوار کی متحمل بھی ہو سکے گی یا نہیں اور اسی بنا پر وہ اپنی زمین کی پیداواری طاقت کی بحالی کے لئے دو ایک فصل کا ناغہ دیدیتا ہے کہ اس کی زمین ”فرٹیلائزڈ“ ہو جائے۔

چاہتا تھا اور اگر یہ کتابیں آپ نے از خود تلاش کر کے مطالعہ کی ہیں تب گستاخی معاف، یہ تو وہی بات ہوئی کہ اعلیٰ ترین اشیاء کے ڈھیر لگا دو اور قریب میں ذرا سی غلاظت رکھ دو کبھی غلاظت پر ہی بیٹھنے گی، آپ واقعی اسلامی قوانین اور علوم دینیہ کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو اس کا اتنا بڑا دفتر اور آپ محسوس کرتے ہیں کہ اس دفتر سے بڑھ کر شائستہ اور پاکیزہ کوئی دفتر علم و حکمت دنیا میں موجود نہیں، مگر آپ تو خدا جانے کس ترنگ میں کوئی دوکانوں اور کتب خانوں تک پہنچ گئیں جہاں آپ کو ایسی واپی کتابوں سے شرف نیاز حاصل ہوتا گیا جنہیں سنجیدہ اور ثقہ مولوی ہاتھ بھی لگانا پسند نہیں کرتے، اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی جوان اپنی بگڑی ہوئی سیرت کے تقاضے پر اس بازار میں پہنچ جائے جہاں کوک شاستر اور فحش ناول فروخت ہوتے ہیں اور پھر کچھ دنوں مطالعہ کرنے کے بعد یہ ہانک لگائے کہ پریسوں میں تو سوائے فحشیات کے کچھ چھپتا ہی نہیں ہے۔

حیران ہوں میم صاحب! آپ کو ڈاکٹر کس ستم ظریف نے بنا دیا اگر آپ اتنا شعور بھی نہیں رکھتے کہ وہ دودھ لکے کی کتابیں جن میں بقول آپ کے عورتوں کو رجھانے اور پھنسانے کی ترکیبیں درج ہیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ شریف عورتیں تو درکنار شریف مرد بھی انہیں ہاتھ لگائیں۔ مگر آپ تو نہ صرف ان کا مطالعہ ذوق و شوق سے فرما رہی ہیں بلکہ انہیں مذہب کا ترجمان قرار دے کر جامے سے باہر بھی ہوئی جا رہی ہیں۔

ماشاء اللہ قابلیت کی انتہا ہے کہ آپ نے طب یونانی اور طب اسلامی کو ایک ہی کر دیا حالانکہ مل کلاس کا لڑکا بھی ایسے نادار بھول پن کا مظاہرہ نہیں کر سکتا کہ یونان کو مرکز اسلام سمجھ بیٹھے اور اس سے منسوب فن کو عین اسلامی فن ٹھہرا دے، اے قمری گلزار صحافت! نوٹ فرمائیے کہ طب یونانی طب اسلامی نہیں ہے اور اس کے بعد یہ نوٹ فرمائیے کہ یہاں بھی کسی نے آپ کو دھوکا ہی دیا۔ شاید کوئی حکیم ہوگا، اس شیطان نے آپ کو چھانٹ چھانٹ کر طب کی وہ کتابیں دکھلائیں جو جنسیات اور عضویات کے موضوع پر تھیں، آپ نے سمجھا کل طب قدیم یہی ہے اور اسی لئے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ طب قدیم میں سب سے زیادہ اہمیت عیاشی کے نسخوں کو دی گئی ہے۔ حالانکہ یقین کیجئے میم صاحب طب قدیم یا طب یونانی کے پورے دفتر میں اس عنصر کا حسابی اوسط دس

ساتھ لکھنؤ تہذیب و شائستگی کا گھر ہے، آپ خود کو لکھنوی ہی لکھ رہی ہیں، پھر کیا بھی وہ لکھنوی تہذیب ہے جس کا نمونہ آپ پیش کر رہی ہیں۔ اے میم صاحب! عورت ہو کر ایسی باتیں اور وہ بھی مردوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مجھے تو پسینے چھوٹ گئے ہیں اور غضب یہ ہے کہ کام کی بات یہاں بھی آپ نے مبہم ہی رکھی، غالباً آپ ان لوگوں پر خفا ہو رہی ہیں جن کے گھروں میں ہر سال بچے پیدا ہوتے ہیں، یہ کمترین عرض کرتا ہے کہ اول تو بچوں کا کم زیادہ پیدا ہونا مسلم پرسنل لاء سے کوئی تعلق ہی نہیں رکھتا، یہ ایک علمی مسئلہ ہے نہ کہ قانونی اور یہ مسلمانوں ہی سے مخصوص نہیں بلکہ تمام اقوام کا مسئلہ ہے، اس کے حوالہ سے مسلمان مردوں کو صلواتیں سنانا آخر ناز و ادا کی کوئی قسم ہے۔

دوسرے آپ یہ تک نہیں سوچ رہی ہیں کہ زیادہ اور کم اولاد کا تعلق دن رات جوتنے اور بونے سے کچھ بھی نہیں، میں مرد ذات آپ عورت ذات سے اس نازک مسئلے میں کھل کر گفتگو کریں یہ ہے تو بڑی بے شرمی کی بات لیکن میم صاحب جب آپ ہی نے قیص اتار کر رکھ دی ہے تو میں بھی بہر حال آنکھوں والا ہوں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے، نوٹ کیجئے کہ زیادہ اولاد اور زیادہ مباشرت لازم و ملزوم نہیں ہیں، عین ممکن ہے ایک میاں بیوی سال میں ایک دوبار ہی ہمبستر ہوں اور ہر سال دوسرے سال ان کے یہاں ولادت جاری رہے اور عین ممکن ہے کہ ایک میاں بیوی سال میں تین سو پینسٹھ بار یہی عمل کریں مگر وہ سالہا سال تک اولاد کی صورت تک نہ دیکھیں۔

تیسرے یہ تو از شاد فرمائیے کہ مسلمان مردوں کے راز ہائے درون پردہ کا آخر آپ کو اتنا مفصل پتہ کیسے چلا اگر یہ ذاتی تجربہ ہے تو معاف کیجئے گا آپ کی ذاتی افتاد اور سارے ہی مسلمانوں کی افتاد تو نہیں مانی جاسکتی، ہو سکتا ہے کہ قسمت نے آپ کا پالا کسی ایسے ہی مرد سے ڈال دیا ہو جو بونے جوتنے میں وحشی اور بد لگام ہو، تو میم صاحب اس میں غریب مسلم پرسنل لاء کا کیا قصور اور سارے مسلمان مردوں کی کیا خطا، زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہہ سکتی ہیں کہ نہیں اے نالائق مرد! یہ صرف میرا ہی ذاتی تجربہ نہیں بلکہ میری تمام ملنے جلنے والیوں کو یہی مصیبت درپیش ہے تو اس سے بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا، آپ کے حلقہ تعلق میں اتنی بے تکلف عورتیں دو چار سے زیادہ تو کیا ہو سکتی ہیں جو آپ سے پوری بے تکلفی کے

ساتھ اپنی ساری داستان خلوت دل کھول کے دوہراتی ہوں تو ان دو چارہ کروڑوں عورتوں کو قیاس کر لینا اور سارے مسلمان مردوں کو سفاک اور وحشی ڈکلیئر کر ڈالنا، آخر معقول کیسے ہو سکتا ہے، میں نالائق پھر اس شہ کا اظہار کروں گا کہ یہ مضمون آپ نے شاید کچھ پی کر لکھا ہے، برائے نام ملوث عرض کردوں کہ غصہ دراصل آپ کو قرآن کی اس مذکورہ بالا آیت پر ہے جس میں اللہ نے عورتوں کو مردوں کی کھیتیاں قرار دے کر مردوں کو ان سے حسب دلخواہ تمتع کی اجازت دی ہے مگر قرآن کو صاف صاف ہدف ملامت بنانا تو مشکل تھا، لہذا آڑ آپ نے غریب مسلمانوں کی لے لی اور بے محل، بے مصرف، بے سرو پا طور پر قلم چلاتی گئیں، آپ کے دل کی کدورت اور بھڑاس کا بہت زیادہ نمایاں مظاہرہ اگلے پیروں میں ہو رہا ہے، ناظرین بھی ملاحظہ فرمائیں۔

ساتواں پیرایہ ہے۔

”یہ ایک واضح حقیقت ہے جس سے انکار ناممکن ہے کہ آج بھی مسلمان اپنی عورتوں کو اپنے نفس کی تسکین کا آلہ ہی تصور کرتے ہیں، خصوصاً نام نہاد علمائے دین جنہیں ہم اپنے روزمرہ میں (Mullas) کے نام سے یاد کرتے ہیں اور جو تمبو اور قنات کے تقدیسی لباس میں ملفوف ہوتے ہیں، یہ کس طرح بھوکے سوروں کی طرح اپنی عورتوں کو اور موقع در موقع دوسری عورتوں کو احادیث و آیات خود ساختہ کے ہتھیاروں میں کس کر جھنجھوڑتے ہیں؟ یہ کسی ملائی جی سے پوچھئے۔

راز درون پردہ زندان مست پرس
ایں حال نیست صوفی عالی مقام را

کاش آپ ہندوستان میں چل پھر کر یہاں کی عورتوں کا مزاج و کردار معلوم کر لیں تو آپ پر منکشف ہوتا کہ جتنی گندی اور گھناؤنی زبان آپ نے استعمال کی ہے اور چورا ہے پر کی ہے، ایسی تو یہاں کی وہ عورتیں بھی نہیں گرتیں جنہیں کوٹھے والیاں کہاں جاتا ہے، بے حیا سے بے حیا ہندوستانی عورت پردے کے پیچھے کچھ بھی کرتی رہے لیکن شاہراہ عام پر نجاناچ ناچنا اس کے بس سے باہر ہے۔

لیکن آپ!؟ خدا کی پناہ!!

کہ حملے میں نہیں کر رہا ہوں بلکہ آپ نے خود یہ مضمون حقائق ہی کے انکشاف کے لئے تو لکھا ہے، آپ خود اس پر مصر ہیں کہ میں افسانے نہیں سچائیاں بیان کر رہی ہوں اور مدیر نشین بھی تائید فرما رہے ہیں کہ زیادہ تر آپ نے تجربات ہی زینت قرطاس کئے ہیں، پھر کیسے اس کے سوا بھی کچھ تصور کیا جاسکتا ہے کہ خلوت خاص کے جن بعض مناظر کی آپ نے لفظی تصویر کشی کی وہ دوسروں سے سن سنا کر نہیں کی بلکہ ذاتی تجربات کی بنا پر کی ہے، ملائیاں ابھی تک اتنی بے شرم تو نہیں ہوئیں کہ دوڑ دوڑ کر آپ کے پاس آیا کریں اور اپنی داستان شب بیان کیا کریں، ملائیاں تو ویسے بھی آپ جیسی ترقی یافتہ اور مہذب خاتون کے حلقہ تعلق میں مشکل ہی سے دستیاب ہو سکتی ہیں، پھر آپ کے الفاظ کی تلخی و تندہی غمازی کر رہی ہے کہ صدمات آپ کو براہ راست پہنچے ہیں، حوادث آپ کی اپنی ذات پر گزر رہے ہیں، اپنی ہی تکلیف انسان کو غصے سے پاگل کر دیتی ہے اور وہ کھوپڑی سے باہر ہو جاتا ہے، فرمائیے پھر شکایت کا کیا موقع؟

شکایت تو دراصل مجھ ناچیز کو آپ سے ہونی چاہئے کہ آپ نے بڑی بے تکلفی سے تمام مسلمانوں پر اور خاص طور سے علمائے دین پر بڑا ہی بے ڈھب حملہ کیا ہے، مسلمان میں بھی ہوں اور اتفاق سے مرد بھی، کیا آپ انصاف اور شرافت کا تقاضا یہ سمجھتی ہیں کہ مرد اپنی بیویوں سے تسکین نفس حاصل کرنے کے عوض ان کی پوجا کیا کریں اور اولاد بجائے شکم مادر کے کھیت میں اُگ آیا کرے، کیا حلال ذرائع سے نفس کی تسکین کوئی بری شے ہے جسے آپ گالی بنا کر پیش کر رہی ہیں؟ اے میم صاحب! عقل بیچاری پر اتنا ظلم تو نہ توڑیئے، ظلم اکہرا نہیں بلکہ دوہرا، ایک تو تسکین نفس ہی کو آپ نے جرم بنا دیا دوسرے تنہا مرد بے چاروں میں آپ کو نفس نظر آیا، یا خدا۔ کیا آج تک آپ کو یہ بھی پتہ نہیں کہ عورت کے بھی نفس ہوتا ہے، وہ بھی تسکین کی طلب سے خالی نہیں، مرد و زن کے تعلقات دو طرفہ تسکین کا مسئلہ ہیں، ایک طرف تسکین کا نہیں۔ کسی عورت کا پالا اگر کسی ایسے شوہر سے پڑ جائے جو فقط ووٹ ڈالنے کی حد تک مرد ہو تو وہی نتیجہ نکلا کرتے ہیں، اگر عورت قدامت پرست اور ملائی ٹائپ کی ہے تو طلاق لے گی اور اگر ماڈرن اور مہذب اور روشن فکر ٹائپ کی ہے تو بوائے فرینڈ سے کام چلائے گی، یہ بہر حال نہیں ہو سکتا کہ اس کا نفس تسکین کا مطالبہ نہ کرے پھر یہ کیسی زیادتی ہے میم صاحب کہ آپ جنسی تعلق کے معاملے

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ کسی وحشی مرد نے داڑھی بڑھا کر اور ”تنبو“ ثبات والا لباس پہن کر آپ کو پہلے تو یہ دھوکا دیا کہ میں خدا کے فضل سے عالم دین اور مولانا صاحب ہوں پھر آپ کے ساتھ ایسے ہی سور پن کا ثبوت دیا جس کا ذکر آپ فرما رہی ہیں، بس پھر آپ یہ فیصلہ کر بیٹھیں کہ سارے ہی مسلمان مرد اور خاص طور پر علمائے دین ایسے ہی ہوتے ہیں۔ نہیں اے ستم زدہ میم صاحب! یہ فیصلہ ایک فیصد بھی صداقت نہیں رکھتا، آپ اگر ذاتی طور پر کسی مولوی نما ابوالہوس کی وحشیانہ چیرہ دستیوں کا شکار ہو گئی ہیں تو آپ سے ہمدردی مجھ ناچیز کو یقیناً ہے مگر یہ بھی ذہن نشین فرمائیے کہ یہ لفظ کا حقیقت میں مولوی نہیں ہوگا بلکہ فلموں والا مولوی صاحب ہوگا، کاش آپ نے اس کی داڑھی ذرا کھینچ کر دیکھی ہوتی، عین ممکن تھا الگ ہو کر ہاتھ میں ہی آجاتی، نہ آتی پھر بھی آپ بتائیے یہ کس کے بس میں ہے کہ لفظوں کو داڑھی رکھنے اور مولویانہ لباس پہننے سے روک سکے، بہتیرے دھوکے باز داڑھیاں رکھ کر خود کو مولوی پوز کرتے ہیں اور آپ جیسی سادہ لوح مخلوق ان کا شکار ہو جاتی ہے تو بتائیے بیچارے مسلم پرسنل لاء کا اس میں کیا دوش؟

”کسی ملائی سے پوچھئے“ کا بانکا فقرہ بھی ذرا وضاحت چاہتا ہے، بھلا کسی سے پوچھنے کی ضرورت کہاں باقی رہ گئی جب آپ خود ہی بے حجاب سامنے آ گئی ہیں، ہاں یہ اس فقرے سے ضرور ظاہر ہو گیا کہ آپ اگر شوہر والی ہیں تو یہ محترم مولوی ملا نہیں ہوں گے ورنہ خود آپ بھی ملائی ہی کہلائیں تو کیا میں نالائق یہ سمجھوں کہ آپ کے عبرتناک تجربات و حوادث کی تشکیل شوہر کے بجائے دوسرے ہی فنکاروں کے اشتراک و تعاون کی رہیں منت ہے؟ کیا مگر نہیں یہ تو بڑی گھٹی بات ہوگی۔

ویسے یہ تو ظاہر ہی ہے کہ فقط ایک دو داڑھی والے کیسے ہی وحشی اور درندے ثابت ہوئے ہوں ان کا برابر وہ تمام ہی داڑھی والوں کے خلاف رائے قائم کرنے کا محرک نہیں بن سکتا، یہ تحریک اسی صورت میں ہو سکتی ہے، جب متعدد داڑھی والوں نے بار بار اسی رویے کا ثبوت دیا ہو جسے آپ نے ”سوروں کی طرح بھنبھوڑنے“ کے پیارے پیارے اور فصیح و بلیغ لفظوں میں زیب داستان کیا ہے، ہائے اللہ تو کیا سچ ہے؟

ہو سکتا ہے کہ آپ اور مدیر نشین دونوں ہی یہ شکایت کریں کہ ملا ذاتی حملے کر رہا ہے تو اے میم صاحب میں حقیر پر تقصیر جو اباً عرض کروں گا

میں حصول تسکین کا مجرم اکیلے مردوں کو قرار دے رہی ہیں اور اپنی جنس کو صاف بچائے لئے جارہی ہیں، کیا آپ ایمانداری سے کہہ سکتی ہیں کہ آپ کی جنسی نفسانی لذات سے بے تعلق ہے؟

رہے ”نام نہاد علمائے دین“ تو اتفاق سے دنیا بھر کے سارے ہی علمائے دین آپ کے نقطہ نظر سے ”نام نہاد“ کے سوا کچھ نہیں کیوں کہ وہ سب مسلم پرسنل لاء میں ترمیم اور حکومت کی دخل اندازی کے خلاف ہیں، اس طرح آپ نے گویا تمام ہی علماء کو نہ صرف سوروں کی طرح بھنبھوڑنے والا قرار دیدیا ہے بلکہ زانی و بدکار بھی ٹھہرا دیا ہے، مجھے آپ کے ذاتی تجربات سے انکار کا حق تو نہیں پہنچتا، ہو سکتا ہے کہ آپ کو یا آپ کی کسی شناسا عورت کو کسی بہرو پیئے مولوی نے بقول آپ کے آیات و احادیث کے شکنجے میں کس کر بھنبھوڑ دیا ہو مگر ایسے ایک یا چند افراد کی بربریت اور شیطنیت کو سارے ہی علماء دین کی طرف منسوب کر دینا میں سمجھتا ہوں اتنا بڑا ظلم ہے کہ شاید ہماریہ بھی اس کے آگے چھوٹا نظر آئے گا۔

اور یہ بھی کچھ کم عجیب نہیں کہ موضوع لے کر چلی ہیں آپ مسلم پرسنل لاء کا قاعدے اور قانون کا مگر بکھیرا لے بیٹھیں، ان تجربات و مشاہدات کا جو افراد کے شخصی افعال سے متعلق ہیں، قانون کا ان سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کا خیال رکھنے والی حکومت یہ قانون تو بہر حال نہ بنائے گی کہ ہر میاں بیوی کی خواب گاہ میں ایک عدد سپاہی کھڑا رہے کہ دیکھیں شوہر صاحب سو رہن کا ثبوت تو نہیں دے رہے ہیں، آپ کو جو شکایت ہے اس کا ازالہ بہر حال قانون کی دسترس سے باہر ہے، اس کا ازالہ تو بس اسی طرح ہو سکتا ہے کہ آئندہ آپ یا آپ کی ہم جنس کسی ایسے بہرو پیئے کے چکر میں نہ آئیں جو عورتوں کے سلسلہ میں نرا جانور ہو، علماء دین کو آپ نہیں جانتیں وہ بفضلہ تعالیٰ بیویوں کے معاملہ میں تمام ان آداب و شرائط کا لحاظ رکھتے ہیں جو اللہ و رسولؐ نے واضح فرمائے ہیں، بیویوں کے علماء وہ دوسری عورتوں کو جال میں پھنسانا ان کا شیوہ بالکل نہیں نہ وہ داشتائیں رکھتے ہیں، انہیں بھلا حرام کاری کی کیا ضرورت، ضرورت محسوس کی تو اپنے پیغمبرؐ اور صحابہ کرامؓ کے طریقے کے مطابق دوسری اور تیسری بیوی لے آئے، یہ روشن فکری ان غریبوں میں نہیں پائی جاتی کہ دوسری بیوی نہ آنے پائے چاہے دس عورتوں سے رومان چلتا رہے، آپ پر خدا نخواستہ اگر کسی مولوی ملا کے ہاتھوں کوئی

ناگفتہ بہ افتاد گزری ہے تو یقین کیجئے کہ یہ صرف آپ بیتی ہے جگ نہیں، استثناء ہے کلیہ نہیں۔

☆☆☆☆

آپ کا آٹھواں پیرایہ ہے۔

”اگر کبھی عورتوں کے حقوق و آزادی کے متعلق سیدھے سادے عقیدت مند مسلمان بن کر کسی مولوی صاحب سے دریافت کرنے کا اتفاق ہو تو پھر دیکھئے کہ دہن مبارک سے ”علیت“ کے کیسے کیسے رنگ برنگ کے پھول جھڑتے ہیں، عورت ناقص العقل ہے، عورت فتنہ ہے، عورت چھپانے کی چیز ہے، عورت ابلیس کا آلہ ہے اور عورت نہ جانے کیا کیا ہے، لیکن افسوس صد افسوس کہ عورت کے متعلق یہ سب کہتے وقت وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ انہیں ناقص العقل اور فتنہ عورتوں کی صف کی ایک عورت ان کی ”ماں“ بھی ہے۔“

آپ میم صاحب قلم چلانے کے بجائے ہانڈی چولہا دیکھتے ہیں ملک و قوم کا زیادہ بھلا ہوتا، آخر مولویوں سے اتنی بیزاری کیوں؟ مولوی اس مخلوق کو کہتے ہیں جس نے دنیاوی جاہ و منصب کو نظر انداز کر کے عزیز وقت اس علم دین کی تحصیل میں کھپا دیا ہے جس سے نہ وزارت ہے نہ کلرکی، اگر یہ مخلوق سینہ گیتی پر نہ پائی جاتی تو آپ یہ تک نہ جان سکتے کہ پاکی کسے کہتے ہیں اور ناپاکی کسے۔ نہانا کب ضروری ہوتا ہے حیض و نفاس کے خون میں کیا فرق ہے، آپ کو قرآن اور حدیث اسی مخلوق کے واسطے سے ملے ہیں، آپ سمت قبلہ تک سے بے خبر ہوتیں۔ اگر مولوی آپ کی رہنمائی نہ کرتا پھر یہ کیسی ناشکری اور ناقدری ہے جس سے آپ مظاہرہ کر رہی ہیں۔

آپ نے کب، کس مولوی سے کیا دریافت کیا تھا اور اس نے جوابات دیئے، یہ آپ جانیں۔ امر واقعہ صرف اور صرف یہ ہے کہ جو لوگ واقعی مولوی ہیں وہ عورت کی آزادی اور حقوق کے بارے میں اس کے علاوہ کچھ نہیں کہتے جو اللہ اور رسولؐ نے کہا کہ۔ مثلاً اگر وہ کہتے ہیں کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو یہ وہی بات ہے جسے آپ کسی بھی عربی لغت میں دیکھ سکتی ہیں، دور نہ جائیے قرآن ہی کھول لیجئے، سورہ نور میں

برائی پردے کے احکام بیان فرماتے ہوئے عورتوں کو جن افراد کے لئے باؤ سنگھار کے ساتھ آنے کی اجازت دے رہا ہے ان میں وہ لڑکے بھی ہیں جنہیں ابھی تک جنسی شعور نہ ہوا ہو اس کے لئے یہ استعمال فرمائے گئے ہیں۔

اَوِ الْطِفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرَاتِ النِّسَاءِ۔
یادہ لڑکے جو ابھی تک عورتوں کے بھید سے واقف نہ ہوں۔

آیت نمبر: ۱۳
دیکھا آپ نے اللہ نے لفظ عورت کو اسی معنی میں استعمال فرمایا کہ چیز جو چھپائی جائے، عربی زبان میں ”ستر عورت“ ان اعضائے عورت کے چھپانے کو بولا جاتا ہے جو پردے کے لائق ہیں، کسی مولوی کے کسی موقع پر یہ کہہ ہی دیا کہ عورت چھپا کر رکھنے کی چیز ہے تو اسے ایک عقل فرد جرم بنا کر پیش کرنا آپ خود سوچئے کہ دانائی کی کوئی قسم ہے۔ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، یہ بھی مولویوں کا اختراع کردہ نعرہ ہے، یہ تو ایسی ہی آفاقی اور کھلی حقیقت ہے جیسے عورتوں کا بچہ جننا اور دیکھنے میں دس پانچ دن ”مریض“ رہنا، بڑے بڑے حکماء اور دانشور یہی کہتے آئے ہیں، انسان کا پورا معاشرہ اس پر شاہد عدل ہے، گستاخی معاف کرکے اپنے ہی کو دیکھ لیجئے، ایک ایسا مضمون بیچ کھیت لکھ مارا جس کا زور اصل آپ کی ذاتی رسوائی اور تضحیک کے سوا کچھ بھی نہیں اور سمجھ یہ رہی جان کی کہ میں نے بڑا تیر مارا، یہ حرکت سرزد ہو رہی نہیں ہو سکتی تھی اگر عقل و تامل ناقص نہ ہوتا۔

عورت کا فتنہ ہونا بھی ایسا ہی ایک بین واقعہ ہے جیسے سورج کا نکلنا اور رات کا تاریک ہونا۔ میم صاحب فتنہ آزمائش کو کہتے ہیں، آپ نے کئی ساٹھ سال سے کم عمر رکھتی ہیں اور چہرے مہرے میں کچھ کشش بھی وجود ہے تو ذرا بن سنور سودو سودو مردوں کے پاس جاپئے اور ناز و غمزہ اس مہاپرے، پھر دیکھئے کہ ان میں سے کتنے ہیں جن کا تقویٰ ڈگر گائے بغیر رہ سکتا ہے، غالباً ہزاروں میں کوئی اللہ کا بندہ ایسا پارسا نکل آئے جو مناسب موقع میسر ہونے کے باوجود آپ کو دھکے دے کر نکال دے، ورنہ اکثر بے شرم زبان حال سے آپ کو سمجھا دیں گے کہ دیکھو اس لئے کہا گیا ہے عورتوں کو فتنہ! آج کی دنیا میں عورت ہی عورت بچ رہی ہے، گونج رہی ہے، دھوکے اٹھا رہی ہے، بک رہی ہے، پھر بھی اگر آپ کی سمجھ میں اس کا

”فتنہ“ ہونا نہیں آیا تو سوائے اس کے کیا کہا جاسکتا ہے کہ ذہنی طور پر آپ ابھی چار پانچ سال کی بچی ہیں، بہتیرے لوگ محض قد تن میں بڑھتے ہیں، ذہنی بلوغ انہیں بڑھاپے تک میسر نہیں ہوتا۔

”عورت ابلیس کا آلہ ہے“ یہ بھی لفظ فتنہ ہی کی ایک تعبیر ہے، شیطان نے ہمیشہ ہی جہاں اور ذرائع مخلوق خدا کو آمادہ گناہ کرنے کے لئے استعمال کئے وہیں عورت کا بھی استعمال کیا اور آج تو آپ دیکھ رہی ہیں کہ دنیا میں زنا کاری اور عشق بازی آگ اور پانی کی طرح عام ہو گئی ہے، پھر بے چارے مولوی کا کیا قصور اگر وہ کسی مناسب موقع پر یہ تنبیہ کر دے کہ خردار عورتوں کے چکر میں مت پڑنا ورنہ عاقبت برہان ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بھی قابل ذکر مولوی اگر کبھی عورتوں کے بارے میں ایسا کوئی خیال ظاہر کرتا ہے جو بظاہر تو بہن پر مبنی نظر آئے تو اس کا مقصد تو بہن و تنقیص نہیں ہوتا، خیر خواہی ہوتا ہے، وعظ و نصیحت ہوتا ہے، آپ کو برا لگے یہ ایک طبعی بات ہے، اندھے کو اندھا کہہ دیجئے بھنا اٹھے گا لیکن ظاہر ہے کہ اس بھناہٹ سے اس کے اندھے پن کی نفی نہیں ہو جاتی۔

رہا عورت کا ”ماں“ ہونا میم صاحب، تو کیا یہ کوئی سائنسی فارمولا ہے کہ جو جنس ”ماں“ بننے کی صلاحیت رکھتی ہو وہ لازماً کامل العقل بھی ہوگی اور اسے پردے میں رکھنے کا بھی جواز نہ ہوگا، شاید آپ بھول گئیں عورت تو بیوی بھی ہوتی ہے کیا شوہروں کے سلسلہ میں بھی آپ یہ احتجاج فرمائیں گی کہ ہائے یہ لوگ عورتوں سے خلوت فرما رہے ہیں حالانکہ ان کی ماں بھی ایک عورت ہی ہے!

محض سستی شاعری! عورت ماں بھی ہے، بہن اور بیٹی بھی، زوجہ اور داشتہ بھی، اس رنگارنگی سے جس طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ وہ بہر حال بچے جنتی ہے اور ہر مہینے ایک خاص مرحلے سے گزرتی ہے، اسی طرح اس حقیقت میں کوئی فرق واقع نہیں ہوتا کہ اسے اللہ نے عقل اور جسمانی قوت مردوں سے کم دی ہے۔ اعتراض کیجئے تو اللہ پر کیجئے، اس نے ہاتھی اتنا بڑا بنایا اور چھرا اتنا ذرا سا، پھر کوئی دیدی اور موم کو نرمی، گدھوں کے مغز میں بھوسا بھر دیا اور لومڑی کے سر میں کمرڈن۔
ذَلِكَ تَقْلِيْدُ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔

نواں پیرا۔

”بات میں بات نکلتی ہے، اب ایک بات یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ اگر کبھی کوئی عورت اپنے کو بھنبھوڑے جانے سے باز رکھے یا اعتراض کرے تو فرمایا جاتا ہے کہ اس پر ستر ہزار فرشتے رات بھر لعنت کرتے رہتے ہیں اور برعکس مرد پر بقول اپنے ”مولوی رب نواز“ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دروازے پر جنت کی حوریں خوش آمدید کہنے کے لئے منتظر ہوتی ہیں اور اس ضبط نفس کا مرد کو عظیم ثواب ملتا ہے۔“

اف! میرے اللہ! ایک ہی رات کی ایک ہی سی بات اور اتنا بڑا تضاد؟! کمال ہے میم صاحب کتنے وسیع تجربات ہیں آپ کے۔

دیکھئے کہیں ایسا تو نہیں کہ آپ کے کسی دوست نما دشمن نے یہ مضمون لکھ کر آپ کو دیدیا ہو کہ لو اپنے نام سے چھوڑ دو دھوم مچ جائے گی، آخر تجربات کی بھی تو کوئی حد ہونی چاہئے، سارے مولوی ملاخلوت میں بیویوں کے ساتھ کیا رویہ اختیار کرتے اور کیا باتیں منہ سے نکالتے ہیں، یہ سروے ایک اکیلی عورت کر لے یہ تو قیامت سے پہلے قیامت ہے، آپ آخر مولویوں اور ملائیوں کے کونے بازے میں پہنچ گئیں تھیں جہاں آپ کو اتنے مفصل بلکہ سیر حاصل مطالعے کا چانس ہاتھ لگا۔ اے میری بہت ہی اچھی میم صاحب! مجھے تو لگتا ہے ہونہ ہو دنیا کی اس بھیڑ بھاڑ میں آپ اپنا جو ہر نسوانیت کہیں گم کر بیٹھتی ہیں، ورنہ جو ہر نسوانیت کی موجودگی میں کوئی مسلمان عورت اس ٹائپ کی باتیں ہانکے، پکارے، کہے، یہ سمجھ میں آنے والی بات نہیں، بالکل بھیجے میں نہیں گھستی۔

☆☆☆

دسواں پیرا۔

”میں مسلم پرسنل لاء میں ترمیم کی مخالفت کرنے والے اور اس قدر شدید غل غپاڑہ مچانے والے مسلمانوں سے استدعا کروں گی کہ وہ ایک معمولی سی اصلاحی ترمیم پر اس قدر چراغ پا کیوں ہیں؟ اسے مداخلت فی الدین کہہ کر معمولی سی بات کا پتنگو کیوں بنا رہے ہیں؟

یہ آپ سے پہلی بار معلوم ہوا کہ سارا قصہ محض ایک معمولی سی ترمیم

کا ہے جسے مسلمان قبول کر کے نہیں دے رہے ہیں۔

مگر میم صاحب! اس معمولی سی ترمیم کی نشاندہی تو کر دی ہوتی، مجھ نالائق سمیت سارے مسلمانوں کی معلومات تو یہ ہیں کہ اصلاح و ترمیم کے نام پر مسلم پرسنل لاء کے درخت کو جڑوں سے کھودنے کی تیاری ہو رہی ہے اور آپ جیسی ترقی پسند خواتین اس کار خیر میں ہاتھ بٹا رہی ہیں، گویا معاملہ کسی معمولی قسم کی مداخلت فی الدین کا نہیں بلکہ بنیادیں ہتھ کر دینے کا ہے۔ مسلمانوں کی ملی امتیاز کے بقا و فناء اور دین کی آبرو کا ہے، پھر بھی اسے معمولی کہا جائے تو میں ادب سے سوال کروں گا کہ پھر دنیا میں آخر غیر معمولی کیا چیز ہوتی ہے؟

فرض کیجئے ایک لفنگا آپ کی عصمت تاراج کر دینا چاہتا ہے اور آپ اس پر غل غپاڑہ مچائیں تو کیا کسی مسخرے کی یہ استدعا آپ کو پسند آئے گی کہ اے غل غپاڑہ مچانے والی محترمہ یہ تو ایک معمولی سا تفریحی عمل ہے، آپ اس پر اتنی چراغ پا کیوں ہیں، بات کا پتنگو کس لئے بنا رہی ہیں، آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ بہ رضا و رغبت خاموشی کے ساتھ اس معمولی سے عمل کو انجام پا جانے دیجئے۔

فرمائیے! اگر مسخرے کی اس بکواس پر آپ اسے کچا نگل جانے کا ارادہ کر سکتی ہیں تو پھر مسلمان اپنے دین کی بے آبروئی اور عقائد کی بیخ کنی اور مذہب میں کھلی مداخلت کے عزائم پر غل غپاڑہ کیسے نہ مچائیں اور آپ کی حسین استدعا کیسے زیادہ اہم ہے، آپ جانیں بھی کیسے، آپ نے خدا اور رسول کا صرف نام سنا، ان کی تعلیمات سے واقفیت حاصل نہیں کی۔ آپ کو اسلام کے بارے میں جو بھی کچھ معلومات حاصل ہوئیں وہ ان سرچشموں سے ہوئیں جن میں مغرب کی بازی گروں نے غلاظتیں ملا رکھی ہیں، آپ کی نسوانی غیرت وحیا بھی جس میں اسلامی قدروں کو تاریک خیالی، ملائیت اور دہقانیت جیسے القاب سے یاد کیا جاتا ہے اور باطل قدروں کو روشن فکری، ترقی پسندی اور شائستگی کے نام دیئے جاتے ہیں۔ اسی لئے آپ کا اور آپ کے طبقے سے تعلق رکھنے والے دوسرے فنکاروں کا عام حال یہ ہے کہ اسلامی کی ابجد تک نہ جاننے کے باوجود وہ خود کو ماہر اسلامیات پوز کرتے ہیں اور بالائی منزل میں چاہے کوڑا کرکٹ بھرا ہو مگر اپنے لئے ”دانشور“ کا لقب پسند فرماتے ہیں۔

گیارہواں پیرا۔

”اگر انہیں اسلامی قوانین سے اتنی ہی شدید محبت ہے تو پھر وہ اس بات کی جمہوری کوشش کیوں نہیں کرتے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے سعودی عرب اور یبیا جیسے ممالک کی طرح اسلامی قوانین نافذ کیا جائے۔ اگر کوئی مسلمان چوری کرے تو اس کے ہاتھ قلم کر لئے جائیں، شراب خوری اور قمار بازی پر شرعی حد قائم کی جائے، زنا کرے تو شریعت مطہرہ کے مطابق سنگسار کیا جائے یا دڑے لگائے جائیں، عورتوں کو چھیڑنے اور آوازیں کسنے پر کوڑے برسائے جائیں وغیرہ وغیرہ۔“

لیکن مجھے قطعی یقین ہے کہ اس قسم کی صحیح اور ضروری تحریک کبھی بھی نہیں چلائی جاسکتی کیوں کہ اس سے مسلمان مردوں کو ایک اچھی خاصی تعداد خصوصاً ہندوستان میں لولی اور لنگڑی نظر آنے لگے گی اور اکثر ہی ہمارے ”شامیانہ پوش“ حضرات جو طویل القد کے بجائے ”عریض القد“ واقع ہوئے ہیں۔ سنگسار ہوتے ہوئے یا دڑے لگے ہوئے بہ آسانی دیکھے جائیں گے اس لئے بھلا ایسی تحریکیں کیسے اٹھائی اور چلائی جاسکیں گی جن سے ان کی بوالہوسی کا خاتمہ ہو!؟ یہ لوگ تو ہمیشہ ان تحریکوں میں پیش پیش دیکھے جائیں گے جو عورتوں کو ”غلام“ بنانے اور ”مجبور محض“ بنانے والی ہوں چاہے ان کا تعلق کسی سیاسی جماعت سے ہو یا وہ نام نہاد مذہبی نوعیت کی ہوں۔“

نہیں سمجھ میں آتا کہ آپ کا دماغی سانچہ کونسی فیکٹری میں ڈھلا ہے۔ اے میم صاحب! آپ اس دیش میں عرب اور یبیا والے اسلامی قانون کی بات کر رہے ہیں جس میں مسلمانوں کے لئے اپنی بچی کھچی پونجی ہی لٹنے اور برباد ہونے سے بچانا دشوار ہو رہا ہے جس میں وہ کسی بھی وقت اس خوف سے مامون نہیں ہیں کہ کب کس بستی میں مسلح غنڈے اور لٹیرے ان کے گھروں اور دوکانوں اور کارخانوں پر دھاوا بول دیں گے اور مال و جان آبرو سب تباہ ہو کر رہ جائیں گے اور جس میں ان کے ہر ملی امتیاز اور مذہبی تشخص کو عناد اور تعصب کے تیروں سے چھلنی ہونا پڑ رہا ہے۔ ویسے آپ نے سنا تو ہوگا ایک جماعت ہے جماعت اسلامی، یہ

بنی ہی تھی اس مقصد سے کہ تبلیغ و تعلیم کے پراسن ذرائع سے رائے عامہ کو اسلامی نظام کے لئے ہموار کیا جائے اور جمہوریت کے راستے وہ انقلاب لایا جائے جس میں اسلام کا قانون نافذ ہو سکے مگر اسے دو قدم بھی چلنے کے وسائل میسر نہ آ سکے۔ غیر مسلم تو بہر حال غیر مسلم ہیں وہ کیوں اسلامی نظام کی بات پسند کرنے لگے مگر آپ جیسا اسلام رکھنے والے حلقہ مؤمنین نے بھی اس جماعت سے پیر اور دشمنی کا ریکارڈ ہی قائم کر دیا۔ پاکستان میں آپ ہی جیسا اسلام رکھنے والوں کو تو اقتدار حاصل ہے۔ انہوں نے ایک لمحہ کو بھی پسند نہیں کیا کہ اسلامی نظام کا سایہ تک آس پاس کہیں پڑ سکے اور مصر میں اخوان المسلمین بھی اسلامی نظام ہی کی دعوت دینے والی ایک جماعت تھی اور ہے لیکن ”ترقی پسند“ اور ”روشن فکر“ ارباب اقتدار نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ یہی نا کہ سفاکی، تشدد اور بغض و عداوت کا ایک نیا ریکارڈ تاریخ کے حوالے کر دیا۔

بہر حال آپ کی باتیں ایسی عجیب و غریب ہیں کہ ارسطو اور بقراط بھی اپنی قبروں سے اٹھ آئیں اور عیش و عشر کے سوا ان کے حصے میں کچھ نہ آئے گا۔

پھر کتنا زہر بھرا ہے آپ کے اندر مسلمان مردوں کے خلاف کہ بھر بھر کے انہیں زانی اور چور کہے چلی جا رہی ہیں، خصوصاً مولوی ملا سے آپ کا پیر، تعالیٰ اللہ، میں ہاتھ جوڑ کر، بلکہ آپ فرمائیں تو آپ کے پیر پکڑ کر پھر ایک بار آپ سے التماس کرتا ہوں کہ اگر ایک یا ایک سے زیادہ شامیانہ پوش اور عریض القد مردوں کی جابرانہ سیاہ کاریوں اور وحشیانہ گرما گرمیوں کا تختہ مشق آپ بن گئی ہیں تو اس سے یہ نتیجہ اخذ نہ کیجئے کہ مولوی عموماً بدکار و بے درد ہوتے ہیں، بالکل ممکن ہے کہ آپ کو بدظن کرنے والے یہ لنگے مولویوں کا میک اپ کئے ہوں، سچ مچ مولوی نہ ہوں، یا مولوی ہی ہوں مگر ان کی پاکبازی کا خانہ خراب کرنے میں خود آپ کے ناز و ادا اور حوصلہ افزائیوں نے بھی کوئی پارٹ ادا کیا ہو۔ عورت جب ناز و ادا کے حربے استعمال کرتی ہے تو زہد و تقویٰ کے بڑے بڑے ہمالئے اپنی جگہ سے سرک جاتے ہیں، اسی لئے تو اسلامی شریعت نے طرح طرح کی پابندیاں مرد و زن کے رہن سہن پر عائد کی ہیں۔ عورت کا پردہ اسی حکمت کا ایک اہم آئٹم ہے، آپ ایک طرف تمام مسلمان مردوں کو عموماً اور مولویوں کو خصوصاً بوالہوسی اور نفس پرستی اور بربریت جیسے اوصاف

کا جیکر ملعون قرار دے رہی ہیں مگر دوسری طرف یہ شکوہ بھی ہے کہ مولوی عورت کو چھپانے کی چیز بتاتا ہے، کیا جواب ہے اس ستم ظریفی کا۔
یہ کہادت تو سنی ہی تھی کہ چور جب پھنس جاتا ہے تو خود بھی چور چور کی آوازیں لگاتا ہے تاکہ لوگ اسے چور نہیں سا ہو کار سمجھیں، مگر آپ نے اس کہادت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا، آپ جس روشن فکر، ترقی پسند اور مہذب طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اس کا اپنا عقیدہ تو یہ ہے کہ

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست
اور اس کے یہاں رومان بازی ایک شائستہ قسم کی تفریح تسلیم کر لی گئی ہے، مگر آپ اسی طبقے سے تعلق رکھنے کے باوجود مولویوں کے پیچھے تالی پیٹ رہی ہیں کہ پکڑو دوڑو دیہ رہے مجرم!

☆☆☆

آپ کا بار ہوا اور آخری پیرایہ ہے۔

”یہ بات میرے لئے باعث فخر ہے کہ میں مسلمان ہوں اور مجھے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے کی سعادت نصیب ہے جو میری نجات کا ذریعہ ہیں میری اور میری طرح اور بے شمار بہنوں کی دلی خواہش ہے کہ اسلام نے جو ”نظام ربوبیت“ کے قیام کا ضابطہ حیات دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اسے عملی طور پر مسلم سماج میں نافذ کیا جائے اور عورتوں کے ساتھ جو زندگی کے شعبوں میں زیادتی برتی جا رہی ہے اس کا سد باب کیا جائے۔

کاش آپ نے غور کیا ہوتا کہ جس رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی امتی ہونے پر آپ فخر کر رہی ہیں وہ کون تھے اور کیا تھے، یہ سب آپ کو مولوی ہی کے ذریعہ تو معلوم ہوا ہے۔ اگر مولوی رہنمائی نہ کرتا تو آپ یہ تک نہ جان سکتیں کہ محمد نامی ایک پیغمبر عرب میں گزرا ہے، قرآن کریم کا نام اگر آپ نے نہ سنا ہوتا تو محض ایک بے اہمیت کتاب کی حیثیت سے محمد کے بارے میں غیر مولوی کے ذریعہ اگر آپ تک کچھ معلومات پہنچتیں تو وہ اتنی ہی سچی ہوتیں جتنی سچی یہ بات ہو سکتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح خدا کے بیٹے تھے۔

اور اے میری اچھی بہن! محض زبانی دعوؤں کی یہاں کوئی قیمت نہیں نہ خالی الفاظ ذریعہ نجات بن سکتے ہیں۔ اصل چیز ہے ایمان،

یعنی دل و دماغ کا اس پر مطمئن ہونا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات حق ہیں، ان کی تعلیمات نقص سے پاک ہیں، ان کا دین کامل ہے، جی چاہتا ہے کہ قرآن کی ایک آیت یہاں آپ کے سامنے رکھ دوں۔
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ
ثُمَّ لَا يَجْعَلُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (سورۃ نساء، آیت نمبر: ۶۵)

پس قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف بنائیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پائیں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے اور قبول کریں خوشی سے۔

دیکھا آپ نے یہ ہے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ اور مولوی نقطہ یہی کہتا ہے کہ نماز روزہ اور زکوٰۃ وحج ہی نہیں، طلاق و نکاح، وراثت، معاملات، معیشت اور معاشرت سب کے دائرہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ نے جو فیصلے فرمادیئے ہیں وہ اٹل ہیں، ان میں تبدیلی کرنا خدا اور رسولؐ کو اصلاح دینے کی گستاخانہ جسارت ہے، وہ عین انصاف اور عین حکمت ہیں، ان میں ترمیم و تنسیخ کا کیا سوال، اس کے مقابلہ میں آپ مولوی کے اس موقف کا مضحکہ اڑاتی ہیں، اس پر گندے الزامات جڑتی ہیں، اس سے استدعا کرتی ہیں کہ خدا اور رسولؐ کے عطا کردہ قوانین میں تحریف و تغیر ہو جانے دے، غل غپاڑہ مت مچائے، کیا اسی کا نام ایمان اور اسلام ہے؟ کیا اسی کا رونا ہے پر آپ نجات کی توقع رکھتی ہیں، میں مفتی نہیں ہوں کہ آپ کے کفر و اسلام کا فیصلہ دوں لیکن کامن سینس بہر حال ایک چیز ہے جس سے روشنی اور اندھیرے میں یا حماقت اور عقل مندی میں یا کڑواہٹ اور مٹھاس میں فرق کیا جاسکتا ہے، یہ کامن سینس ہی کی بات تو ہے کہ وہ شخص دعوۃ ایمان و اسلام میں سچا نہیں ہو سکتا جو اللہ اور رسولؐ کے عطا فرمودہ قوانین کو ناقص اور غیر منصفانہ تصور کرتے ہوئے ان میں ”اصلاح“ کے منافقانہ عنوان سے حذف و ترمیم کی کوشش کرے اور دل سے اس بات کا متمنی ہو کہ شریعت میں تبدیلی ہو جائے۔

خوب سمجھ لیجئے کہ علمائے دین کسی ایسی قاعدے قانون میں ترمیم کے مخالف نہیں ہیں، جو قرآن و سنت سے رشتہ نہ رکھتا ہو بلکہ رسم و رواج کے طور پر چل پڑا ہو، وہ تو صرف ان قاعدوں قانونوں کے لئے سینہ سپر

ہیں جو بلاشبہ قرآن وحدیث ہی سے مربوط ہیں اور ان کی خلاف ورزی اللہ اور رسول کی خلاف ورزی ہے، پھر بھی آپ انہیں لعنت ملامت کا نشانہ بنائیں تو آپ خود انصاف فرمائیے کہ اس سے بڑھ کر جہالت و حماقت کا مظاہرہ اور کیا ہوگا۔

اور ہاں ”نظام ربوبیت“ کا لفظ آپ نے کہاں سے کھود نکالا، معلوم ہوتا ہے غلام احمد پرویز کی کوئی کتاب آپ نے پڑھ لی ہے۔ اے میم صاحب! اس سے تو بہتر ہے کہ آپ رومانی ناول پڑھ لیا کریں، ان سے رومان بازی کا سبق تو ملے گا مگر کفر و نفاق کے زہر سے بچی رہیں گی۔ حد کردی آپ نے خلط بحث کی، کہاں پرویز کا خانہ زاد ”نظام ربوبیت“ اور کہاں مسلم پرسنل لاء، دیکھئے بہتر یہ ہوگا کہ بحث مباحثہ میں پڑنے کے بجائے آپ شریفوں کی زبان میں ان زیادتیوں اور ناانصافیوں کی فہرست تیار کریں جو آپ کی دانست میں مسلم پرسنل لاء کے تحت عورتوں کے ساتھ روا رکھی جا رہی ہیں، یہ ایک مفید کام ہوگا، ہم مردانصاف کے معاملہ میں آپ کے بالکل ہمنا ہیں، ہر وہ تکلیف جو ناروا طور پر آپ کو پہنچائی جا رہی ہو اس کا سبب باب کرنے کے لئے ہمیں قانون کی جنگ لڑنے میں کوئی تاثر نہیں، ہاں جو تکلیفیں خود پیدا کرنے والے نے آپ کے لئے مقدر کر دی ہیں ان پر ہمارا کوئی بس نہیں۔ مثلاً اگر آپ ایسا قانون بنوانا چاہیں جس کی رو سے بچے جننا اور ماہ بہ ماہ ایک خاص ابتلاء سے گزرنا مردوں کی ذمہ داری قرار پا جائے تو ہمیں افسوس ہے کہ اس سلسلہ میں ہم آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

☆☆☆

اے ناظرین با محکمین اور اے حاملان دین متین، ڈاکٹر حمیرہ صاحبہ سے تو خطاب ختم ہوا اور ان کے مضمون کا ایک ایک حرف آپ نے پڑھ لیا، اب چلتے چلاتے ایک نظر اس پورے نوٹ پر بھی ڈال لیجئے جو محترم مدیر نشین نے مضمون کی پیشانی پر جھومر کی طرح سجایا ہے۔

”ابھی ممبئی میں مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کے خلاف آل انڈیا کنونشن ہوا ہے اور علماء کی آراء سامنے آچکی ہے، کچھ فیصلے بھی ہوئے ہیں، یہ بات تو طے ہے کہ اللہ کے نافذ کردہ قوانین میں تبدیلی کی بات چاہے وہ کسی بھی طرف سے ہو مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول اور ناقابل

برداشت ہے، مگر اس کے ساتھ ہی اس امر پر بھی نگاہ رکھی جانی ضروری ہے کہ ان قوانین کا غلط اور بیجا استعمال ہرگز نہ ہو اور عورت کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اختیارات کے نام پر کوئی من مانی نہ کرنے پائے۔ ڈاکٹر حمیرہ انصاری کا یہ مضمون انہی خوف و اندیشوں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے اور مظلوم عورت کی ایک فریاد ہے اور مبالغہ کم تجربہ کی باتیں زیادہ ہیں اور قیاس برائے نام سچی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے جو حمیرہ بہن نے لکھا ہے، جوش و جذبات سے الگ ہو کر اس کو پڑھئے اور پھر فیصلہ کیجئے کہ کہاں تک حقیقت بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ (ادارہ)“

میری چڑیا جیسی عقل تو ششدر ہے کہ نوٹ لکھتے وقت فاضل مدیر فہم و دانش کے کس سمائے اعلیٰ پر تشریف رکھتے تھے، آپ کی سمجھ میں کچھ آئے تو آئے۔

مدیر موصوف مسلم پرسنل لاء کے مخالفین میں سے نہیں ہیں اور نشین کے اسی شمارے میں ایسا مواد موجود ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ عام مسلمانوں ہی جیسا موقف رکھتے ہیں نہ کہ ڈاکٹر حمیرہ جیسا، پھر آخر انہیں گالیوں اور تہمت تراشیوں کے پنجم راگ میں مظلوم عورت کی فریاد کے سر کیسے سنائی دے گئے، وہ تو عقل مند آدمی ہیں کوئی معصومی عقل کا آدمی بھی اس مضمون کو پڑھ کر بہ آسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ یہ کسی ایسے ہی ذہن کا تلخابہ ہے جو بے راہ روی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے جس میں حیا اور احساس ذمہ داری کی رمت بھی نہیں ہے۔ جو لباس اور عریانی میں فرق نہیں کر سکتا، فاضل مدیر ہی انگلی رکھ کر بتائیں کہ فلاں سطر میں عورت کی مظلومیت کا نقشہ ملتا ہے، فرض کیجئے میں ناچیز مان ہی لوں کہ مسلمان مردوں اور خاص کر علمائے دین کی جو تصویر کشی بڑی بے تکلفی کے ساتھ میم صاحب نے کی ہے وہ ان کے اپنے خلل پذیر جنسی رجحانات کا عکس نہیں، بلکہ حقائق سے بھی کوئی تعلق رکھتی ہے تو اس کا جوڑ آخر مسلم پرسنل لاء سے کیا ہوگا، کچھ شوہر اگر جنسی تعلق کے معاملہ میں بیوی کے آرام و راحت کا لحاظ نہ رکھیں تو کیا اس کی کوئی ذمہ داری قانون شریعت کے سر جائے گی؟ اگر واقعی یہ کوئی فریاد ہے تو فاضل مدیر بتائیں کہ اس کی دادرسی قیامت

حضرت مولانا حسن الہاشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں



اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی)

پن کوڈ نمبر: 247554

مہمبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگر بتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BUILDING N03
2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD
JOGESHWRI (W) MUMBAI 102
PHON N0. 09773406417

سے قبل وہ آخر کس طرح ممکن تصور کرتے ہیں؟
پھر فرمانا کہ

”جی بات یہ ہے کہ سیکڑوں سالوں سے یہی ہوتا آرہا ہے جو حیرت بہن نے لکھا ہے۔“

اس قدر تعجب ناک ہے کہ میں تو مارے حیرت کے مر رہی گیا ہوتا اگر یہ ڈرنہ ہوتا کہ مدیر نشین قاتل ٹھہریں گے۔ اے بھائی صاحب! کیا ہوتا آرہا ہے؟ خدا را اپنے لفظوں کی صراحت تو فرمائیے۔ آپ کی حمیرہ بہن نے جو کچھ لکھا ہے وہ چیتاں کے قبل سے ہے، ایسی چیتاں جس میں خواب اور بیداری کے سائے گڈمڈ ہو گئے ہیں یا اسے کسی کھڑکی توڑ فلم کی کہانی کا اشاریہ کہہ لیجئے جس میں جنسی ہیجانات کو ایک تصوراتی شکل دے کر داڑھی چپکانے کی کوشش کی گئی ہے۔ آپ نے اس میں اگر تاریخی صداقتوں کا جلوہ ملاحظہ فرمایا ہے تو خدا کے لئے مجھ جیسے کوتاہ بینوں کو اس سے مشرف فرمائیے۔

میرا تو خیال ہے۔ گستاخی معاف مدیر خوش تدبیر تائید کے رعب میں آگئے، کوئی مرد اگر ایسا مہمل مضمون لکھ بھیجتا تو وہ شاید کبھی نہ چھاپتے، رعب ایسی ہی چیز ہے کہ شعور بے چارہ شل ہو کر رہ جاتا ہے اور لاشعور اعصاب کی پیٹھ پر سوار ہو کر آدمی سے من مانی کراتا ہے، ایسے عالم میں جو بھی افعال سرزد ہوں ان کا تعلق سوجھ بوجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔

عجب تیری قدرت کی کاریگری



شرف شمس

اگر آپ ہاشمی روحانی مرکز سے بنوانا چاہتے ہیں تو سونے پر بنوانے کے لئے ۲۵ ہزار روپے۔ چاندی پر بنوانے کے لئے پندرہ سو روپے اور کاغذ پر بنوانے کے لئے پانچ سو روپے روانہ کریں۔ آپ کا ہدیہ ۳۱ مارچ ۲۰۱۱ء تک پہنچ جانا چاہئے۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند 747554

اکاؤنٹ نمبر: Hasan Ahmed siddiqui
AC.No-20015925432
State Bank Deoband

نبیوں سے شیطان کی ملاقات

ابلیس نے پھر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ ”اے موسیٰ! اللہ نے آپ کو رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ سے ہم کلام ہوا ہے۔ میں اللہ ہی کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے، میں توبہ کرنا چاہتا ہوں آپ اللہ سے شفاعت کیجئے کہ وہ میری توبہ قبول کر لے۔“ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو جواب ملا کہ آپ کی دعا قبول کر لی گئی، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ابلیس سے ملاقات کی اور کہا۔ تمہیں حکم ملا ہے کہ آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ کرو توبہ قبول کر لی جائے گی، ابلیس کی رگ تکبر بھڑکی اس نے غصہ میں کہا۔ آدم جب زندہ تھے تو میں نے ان کو سجدہ نہیں کیا بھلا مرنے کے بعد میں ان کو سجدہ کر سکتا ہوں؟ پھر ابلیس نے کہا، اے موسیٰ؟ آپ نے اپنے رب کے پاس میری شفاعت کی تھی اس کے بدلہ میں میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں وہ یہ کہ تین موقعوں پر مجھے یاد رکھنا، انہی تین چیزوں سے میں ہلاک کرتا ہوں، غصہ کے وقت مجھے یاد رکھنا کیوں کہ میری دوستی (دوسرے) تمہارے دل میں ہے، میری آنکھ تمہاری آنکھوں میں ہے اور میں تمہارے جسم میں خون کی طرح گردش کر رہا ہوں اور مجھے جنگ میں یاد رکھنا کیوں کہ جب ابن آدم گھمسان کی رن میں ہوتا ہے میں اس کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کے بیوی بچے اور اہل و عیال کی ایسی یاد دلاتا ہوں کہ وہ جنگ سے بھاگ جاتا ہے اور تیسری چیز یہ کہ کسی غیر محرم عورت کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں تمہارے پاس اس کا قاصد اور اس کے پاس تمہارا قاصد بن کر جاتا ہوں۔

ابوالعالیہ سے مروی ہے کہ جب نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو نوح علیہ السلام نے دیکھا کہ ابلیس کشتی کے دنبالہ پر بیٹھا ہے، نوح نے اس سے کہا، تمہارا برا ہو تمہاری وجہ سے زمین والے غرب آب ہوئے، تم نے ان کو برباد کر دیا، ابلیس نے کہا تو کیا کیا جائے؟ نوح علیہ السلام نے کہا، توبہ کرو، اس نے کہا، اپنے رب سے پوچھئے کہ کیا توبہ

شیطان کی حوا سے ملاقات

امام احمد کہتے ہیں کہ سرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ”جب حوا کو بچہ پیدا ہوا تو شیطان نے ان کے ارد گرد چکر لگایا، حوا کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، شیطان نے کہا۔“ اس کا نام عبدالحارث رکھو وہ ضرور زندہ رہے گا، چنانچہ حوا نے اس کا نام عبدالحارث رکھا، یہ شیطان کی وحی اور حکم تھا۔“

ترمذی، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے اسی طرح روایت کیا، لیکن یہ اسرائیلیات میں سے ہے۔

شیطان کی نوح علیہ السلام سے کشتی میں ملاقات

ابوبکر بن عبید نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ”جب نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے تو انہوں نے کشتی میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جس کو وہ پہچانتے نہیں تھے۔ انہوں نے اس بوڑھے سے کہا تم کشتی میں کیسے آگئے؟ اس نے کہا اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں کا شکار کروں، ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور جسم آپ کے ساتھ، نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ دشمن خدا بھاگ یہاں سے، اس نے کہا، پانچ چیزیں ایسی ہیں جن سے میں لوگوں کو ہلاک کرتا ہوں، ان میں سے تین چیزیں میں آپ کو بتاتا ہوں، دو چیزیں نہیں بتاؤں گا، تبھی نوح علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ تین چیزوں کی ضرورت نہیں، آپ کہئے کہ بس دو ہی بتادے کیوں کہ دو چیزوں سے اس نے لوگوں کو برباد کیا ہے۔ شیطان نے کہا وہ دونوں چیزیں حسد اور لالچ ہیں، حسد کی وجہ سے میں ملعون و مردود ہوا اور لالچ کی وجہ سے آدم نے پوری جنت کو مباح سمجھ لیا چنانچہ لالچ سے میں نے ان کو شکار کر لیا۔

ہو سکتی ہے؟ چنانچہ نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ نے ان کو وحی کی کہ ابلیس کی توبہ کی شکل یہ ہے کہ وہ آدم کی قبر کو سجدہ کرے۔ نوح علیہ السلام نے ابلیس سے کہا، تمہاری توبہ منظور ہو گئی، اس نے کہا کیسے؟ نوح علیہ السلام نے کہا اس طرح کہ تم آدم کی قبر کو سجدہ کرو۔ ابلیس نے کہا میں نے آدم کی زندگی میں تو اس کو سجدہ نہیں کیا، بھلا مرنے کے بعد اس کو سجدہ کر سکتا ہوں۔

عبداللہ بن وہب سے مروی ہے کہ وہ لیث سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس نے نوح علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا، اے نوح! حسد اور لالچ سے پرہیز کرنا کیوں کہ میں نے حسد کیا تو جنت سے نکلا اور آدم نے شجر ممنوعہ کی لالچ کی تو ان کو بھی جنت سے نکلنا پڑا۔

شیطان کی ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات

جب وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لے جا رہے تھے

اللہ تعالیٰ کے قول:

إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ.

”میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں۔“ کی تفسیر میں زہری سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو قاسم بن محمد نے بتایا کہ ابو ہریرہؓ اور کعب ایک جگہ جمع ہوئے۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ کعبؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اور کعبؓ ابو ہریرہؓ کو گزشتہ کتابوں کے متعلق بتانے لگے، ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ میں نے اپنی امت کی شفاعت کی دعا قیامت کے لئے اٹھا رکھی ہے، کعب نے کہا، کیا تم نے یہ بات براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں، کعب نے کہا میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں، کیا میں تمہیں ابراہیم علیہ السلام کے متعلق نہ بتاؤں جب انہوں نے خواب میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا تھا؟ شیطان نے کہا تھا اگر میں اس وقت ان لوگوں کو نہ بہکاؤں تو پھر کبھی نہیں بہکا سکتا۔ کعب کہتے ہیں، چنانچہ ابراہیمؑ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے چلے تو شیطان سارہ کے پاس آیا اور کہنے لگا، ابراہیم علیہ السلام تمہارے بیٹے کو کہاں لے گئے ہیں؟ سارہ نے کہا کسی

کام سے لے گئے ہیں۔ شیطان نے کہا وہ اس کو کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے کر گئے ہیں، سارہ نے کہا وہ اس کو کیوں ذبح کرنے لگے؟ شیطان نے کہا ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ سارہ نے کہا اگر وہ اپنے رب کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں تو بہتر ہی کر رہے ہیں، شیطان وہاں سے نکلا اور اسماعیلؑ سے کہنے لگا تمہارے والد تم کو کہاں لے جا رہے ہیں؟ اسماعیلؑ نے کہا کسی کام سے، شیطان نے کہا وہ تمہیں کسی کام سے نہیں بلکہ ذبح کرنے لے جا رہے ہیں۔ اسماعیلؑ نے کہا وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ شیطان نے کہا، ان کا خیال ہے کہ ان کے رب نے ان کو ایسا حکم دیا ہے۔ اسماعیلؑ نے کہا، بخدا اگر اللہ نے ان کو اس کا حکم دیا ہے تو ضرور ایسا ہی کیا جائے گا۔ شیطان وہاں سے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ تم اپنے بیٹے کو کہاں لے جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ضرورت سے لے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا تم اسے ضرورت سے نہیں بلکہ اسے ذبح کرنے لے جا رہے ہو۔ ابراہیمؑ نے کہا میں اس کو کیوں ذبح کرنے لگا؟ اس نے کہا تمہارا خیال ہے کہ تمہارے رب نے تم کو ایسا حکم دیا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا بخدا اگر اس کا یہ حکم ہے تو میں ایسا ہی کروں گا۔ شیطان مایوس ہو کر وہاں سے بھی نکل گیا، جب باپ بیٹے دونوں نے اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کر دیا اور ابراہیمؑ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا اللہ کی طرف سے آواز آئی کہ۔

وَنَادَيْنَاهُ أَنِ يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۖ إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۖ وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۖ (سورۃ الصافات: ۱۰۳، ۱۰۷)

”اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا، ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی جزا دیتے ہیں، یقیناً یہ کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا۔“

زہری کہتے ہیں کہ اللہ نے اسماعیلؑ کو وحی کی کہ دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی، اسماعیلؑ نے کہا اے رب! میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں تو میری دعا قبول کرنا کہ اولین و آخرین میں سے جو بھی بندہ تجھ سے اس حال میں ملے

اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ذبح کون ہے آیا اسماعیلؑ یا اسحاق، اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ ذبح اٹلق ہیں لیکن صحیح ترین قول یہ ہے کہ ذبح اسماعیلؑ ہیں، عقلی و نقلی دلائل اسی کی تائید کرتے ہیں اور جمہور سلف کا یہی مسلک ہے۔ (مترجم)

سے محو مناجات تھے۔ فرشتہ نے شیطان سے کہا، تم موسیٰ سے کیا چاہتے ہو جب کہ وہ اپنے رب سے بدستور محو مناجات ہیں؟ شیطان نے کہا۔ میں ان سے وہی چاہتا ہوں جو ان کے باپ آدم سے جنت میں چاہا تھا۔

شیطان کی ایوب علیہ السلام سے ملاقات

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شیطان نے کہا۔ اے رب! مجھے ایوب پر مسلط کر دے، اللہ نے فرمایا۔ میں تجھ کو ایوب کے مال و اولاد پر مسلط کرتا ہوں لیکن اس کے جسم پر نہیں۔ شیطان ایک جگہ ٹھہرا اور اپنی فوج کو جمع کرنے کے بعد ان سے کہا۔ مجھے ایوب پر مسلط کیا گیا ہے، تم لوگ اپنی اپنی طاقت کا مظاہرہ کرو، چنانچہ وہ لوگ آگ بن گئے، پھر پانی بن گئے، ابھی مشرق میں تھے کہ اچانک مغرب میں ہو گئے اور ابھی مغرب میں تھے کہ اچانک مشرق میں ہو گئے۔ شیطان نے ان میں سے ایک گروہ کو ایوب علیہ السلام کی کھیتی کی طرف، ایک کو ان کے اونٹوں کی طرف، ایک کو گایوں کی طرف اور ایک کو ان کی بکریوں کی طرف روانہ کیا اور کہا کہ وہ صرف صبر کے ذریعہ تم سے محفوظ رہ سکتے ہیں اس لئے تم پے در پے ان پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑو، چنانچہ کھیتی والا گروہ آیا اور ایوب علیہ السلام سے کہا، اے ایوب! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری کھیتی پر آگ بھیجی جس نے ساری کھیتی خاکستر کر دی، پھر اونٹوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوب! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہارے اونٹوں کے پاس ایک دشمن بھیجا جو تمام اونٹ چرائے گیا، پھر بکریوں والا گروہ آیا اور کہنے لگا۔ اے ایوب! کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ اس نے تمہاری بکریوں کو چرانے کے لئے ایک دشمن بھیجا جو تمام بکریاں چرا کر لے گیا پھر شیطان نے ایوب علیہ السلام کے تمام بیٹوں سے تنہائی میں ملاقات کی اور تمام کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور گھر کے در و دیوار ان پر گر پڑے۔

شیطان ایوب علیہ السلام کے پاس ایک لڑکے کی شکل میں آیا جس کے کان میں دو بالیاں تھیں، کہنے لگا۔ اے ایوب! کیا تم اپنے رب کو دیکھتے نہیں کہ اس نے تمہارے بیٹوں کو سب سے بڑے بیٹے کے گھر میں جمع کیا وہ لوگ کھانے پینے میں مصروف تھے کہ اچانک آندھی چلی اور

کہ اس نے تیرے ساتھ شرک نہیں کیا ہے تو اس کو جنت میں داخل کرنا۔

شیطان کی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن زیادہ بن انعم سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی کسی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیس آیا اس حال میں کہ اس کے سر پر بُرنس (ایک قسم کی عربی ٹوپی) تھی۔ جب وہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب آیا تو بُرنس اتار دی پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا۔ السلام علیکم یا موسیٰ۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تم کون ہو؟

اس نے کہا ابلیس، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، تب تم پر اللہ کی سلامتی نہ ہو، تمہارا آنا کیسے ہوا؟ اس نے کہا۔ آپ سے سلام کرنے آیا تھا کیوں کہ اللہ کے نزدیک آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا، ابھی میں نے تمہارے سر پر جو چیز دیکھی تھی وہ کیا ہے؟ اس نے کہا۔ اس سے میں بنی آدم کے دلوں کا شکار کرتا ہوں، موسیٰ علیہ السلام نے کہا، وہ کونسی چیز ہے جس کو اگر انسان کرے تو تم اس پر مسلط ہو جاتے ہو؟ اس نے کہا۔ جب وہ خود پسند ہو جائے، اپنے عمل کو عظیم سمجھے اور اپنے گناہوں کو بھول جائے، میں تمہیں تین چیزوں کے بارے میں تنبیہ کرتا ہوں، ایک یہ کہ تم کسی ایسی عورت سے خلوت میں نہ ملنا جو تمہارے لئے حلال نہ ہو کیوں کہ جب کوئی شخص کسی غیر محرم عورت سے خلوت میں ملتا ہے تو میں اس کے ساتھ لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ اس کو اس عورت کے فتنے میں مبتلا کر دیتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ جب تم اللہ سے کوئی عہد کرو تو اس کو وفا کرو کیوں کہ جب کوئی شخص اللہ سے عہد کرتا ہے تو میں اس کے پیچھے پڑ کر وعدہ وفا کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں۔ تیسری بات یہ کہ صدقہ نکالو تو عملی طور پر اس کو انجام تک پہنچا دو کیوں کہ جب کوئی صدقہ نکالتا ہے اور اس کو انجام تک نہیں پہنچاتا میں اس کے پیچھے لگ جاتا ہوں یہاں تک کہ صدقہ کو نافذ کرنے کے راستہ میں حائل ہو جاتا ہوں، پھر شیطان یہ کہتے ہوئے غائب ہو گیا، براہو، براہو، براہو، موسیٰ علیہ السلام کو ایسی بات معلوم ہو گئی کہ جس سے وہ بنی آدم کو آگاہ کر دیں گے۔

فضیل بن عیاض سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بعض شیوخ نے بتایا کہ ابلیس موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اس حال میں کہ وہ اپنے رب

شیطان کی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے ملاقات

وہب بن ورد سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ خبیث ابلیس حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو نظر آیا اور کہنے لگا، میں آپ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا تم مجھے نصیحت مت کرو ہاں البتہ بنی آدم کے بارے میں کچھ بتاؤ! شیطان نے کہا، ہمارے نزدیک بنی آدم کی تین قسمیں ہیں۔

پہلی قسم: ہمارے لئے بہت پریشان کن ہے ہم اس کے پیچھے اپنا پڑتے ہیں کہ اس کو فتنہ میں ڈال دیتے ہیں اور اس پر بالکل قابض ہو جاتے ہیں لیکن وہ پھر توبہ واستغفار کر کے ہماری ساری محنت رائیگاں کر دیتا ہے، ہم دوبارہ اس کو فتنہ میں ڈالتے ہیں تو وہ پھر توبہ واستغفار کر لیتا ہے۔ چنانچہ نہ تو ہم اس سے مایوس ہوتے ہیں اور نہ ہی اس کے تئیں ہمارا مقصد پورا ہوتا ہے، اس وجہ سے ہم بہت پریشان ہیں۔

دوسری قسم: وہ ہے جن کی حیثیت ہمارے نزدیک کسی بچہ کے ہاتھ میں گیند کی سی ہے ہم ان کو جس طرح چاہتے ہیں اٹھتے پلٹتے ہیں۔

تیسری قسم: وہ ہے جو آپ ہی کی طرح معصوم ہیں، ہمارا ان پر کوئی

بس نہیں چلتا، اس پر یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تمہارا مجھ پر بھی کبھی بس نہیں چل سکا؟ اس نے کہا، کبھی نہیں، صرف ایک مرتبہ آپ کھانا

کھا رہے تھے تو میں آپ کی کھانے کی خواہش کو بڑھانے لگا یہاں تک کہ آپ نے ضرورت سے زیادہ کھالیا اور سو گئے اور اس رات نماز کے

لئے نہیں اٹھے جس طرح ہر رات اٹھا کرتے تھے۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، قسم بخدا اب میں کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا،

بخدا میں بھی آپ کے بعد کسی نبی کو نصیحت نہیں کروں گا۔

ابن ابی الدنیا کہتے ہیں کہ عبداللہ بن خنیق سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے اپنی صحیح شکل میں یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یحییٰ

نے فرمایا۔ ابلیس مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے نزدیک بہتر شخص کون ہے اور بدتر شخص کون؟ اس نے کہا، میرے نزدیک سب سے بہتر شخص بخیل مومن

ہے اور سب سے بدتر فاسق مخی۔ یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا، یہ کیسے؟ اس نے کہا کیوں کہ بخیل مومن کا بخل میرے لئے بس ہے، لیکن فاسق مخی کے بارے میں خدشہ ہے کہ مبادا اللہ تعالیٰ کو اس کی سخاوت کا علم ہو جائے

گھر کے بام و دران کے اوپر گر پڑے، کاش تم وہ منظر دیکھتے جب ان کا کھانا پینا ان کے خون میں لت پت ہو رہا تھا۔ ایوب علیہ السلام نے کہا۔

تم اس وقت کہاں تھے؟ اس نے کہا انہی کے ساتھ، ایوب نے کہا، پھر تم کیسے بچ گئے؟ اس نے کہا بس بچ گئے، ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ تم

شیطان ہو، پھر ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ آج میری حالت اس دن کی سی ہے جب میری ماں نے مجھ کو جنم دیا تھا، پھر کھڑے ہوئے اور سر منڈایا

اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ ابلیس نے اس زور سے چیخ ماری کہ آسمان وزمین کے لوگوں نے اس کی آواز سنی پھر وہ آسمان کی طرف رخ

کر کے کہنے لگا۔ اے رب! ایوب گناہ کے مرتکب سے بچ گیا تو اس کو میرے قبضہ میں کر دے، میں صرف تیری طاقت سے اس پر قابض ہو سکتا

ہوں۔ اللہ نے فرمایا، میں نے اس کے جسم کو تیرے قبضہ میں دیدیا، لیکن اس کے دل پر قبضہ نہیں، شیطان آسمان سے اتر اور ایوب علیہ السلام کے

دونوں قدموں کے نیچے ایسی پھونک ماری کہ سر سے پیر تک پورا وجود حرکت میں آ گیا اور ان کا جسم ایک پھوڑے میں تبدیل ہو گیا۔ ایوب

کی بیوی ان کی تیمارداری کرتی رہیں حتیٰ کہ ایک دن اس نے بھی کہہ دیا، اے ایوب! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بخدا میں اس قدر پریشان اور تنگ

دست ہو گئی ہوں کہ ایک روٹی کے بدلہ اپنی بالیاں فروخت کروں تو آپ کو کھلا سکتی ہوں۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ آپ کو ٹھیک کر دے۔

ایوب علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم لوگ ستر سال تک نعمتوں میں رہے اب صبر کر دتا کہ ستر سال مصیبت میں بھی گزر جائیں، چنانچہ سات

سال تک وہ اس آزمائش میں مبتلا رہے۔ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے ایوب

علیہ السلام کی بیوی سے کہا تم لوگوں پر جو مصیبت آئی وہ کس وجہ سے آئی؟ انہوں نے کہا اللہ کی مشیت و تقدیر سے، شیطان نے کہا، میرے پیچھے آؤ

وہ اس کے پیچھے گئیں، چنانچہ اس نے ان کو ایک وادی میں وہ تمام چیزیں دکھائیں جو برباد ہو چکی تھیں اور کہا اگر تم مجھے سجدہ کرو تو یہ تمام چیزیں

واپس دیتا ہوں، انہوں نے کہا۔ میرے شوہر ہیں میں ان سے پوچھ کر آتی ہوں، چنانچہ انہوں نے ایوب علیہ السلام کو یہ بات بتائی، ایوب نے فرمایا، کیا ابھی تک تمہاری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ شیطان ہے اگر میں صحت

مند ہو گیا تو تمہیں سو کوڑے ماروں گا۔

طلب گار ہوا، میں دنیا کی کسی چیز میں اس کا شریک نہیں ہو سکتا، نہ سر کے نیچے پتھر رکھوں گا اور نہ دنیا سے نکلنے سے پہلے وہاں ہنسون گا۔

شیطان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات

صحیح مسلم ابو درداءؓ سے ثابت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوئے، چنانچہ ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ”اعوذ باللہ منک“ (میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں) پھر فرمایا ”لعلک بلعہ اللہ“ (میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں) اور تین مرتبہ ہاتھ پھیلا یا گویا آپ کسی چیز کو پکڑنا چاہتے ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنا تھا اور دیکھا کہ آپ ہاتھ بھی پھیلا رہے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا تا کہ میرے چہرے پر مارے، تو میں نے تین مرتبہ ”اعوذ باللہ“ پڑھا پھر کہا کہ میں تم پر اللہ کی بھرپور لعنت بھیجتا ہوں، لیکن وہ تینوں مرتبہ پیچھے نہیں ہٹا، میں نے سوچا اس کو پکڑ لوں، بخدا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا کا خیال نہ ہوتا تو وہ باندھ دیا جاتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھلواڑ کرتے۔

صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”شیطان میرے سامنے آیا اور مجھ پر حملہ کیا تا کہ نماز تڑوا دے چنانچہ اللہ نے اس کو میرے قابو میں کر دیا، میں نے چاہا کہ اسے ستون میں باندھ دوں تا کہ جب صبح ہو تو تم لوگ اس کا نظارہ کرو، بھی مجھے حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ ”اے رب مجھے ایسی حکومت دے جو میرے بعد کسی کو مناسب نہ ہو“ لہذا اللہ نے اس کو رسوا کر کے واپس کر دیا“ نسائی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کے پاس شیطان آیا، آپ نے اس کو پکڑ کر رخ دیا اور اس کا گلا دبوچ دیا، آپ نے فرمایا۔ میں نے اس کو ایسا دہایا کہ اس کی زبان کی خشکی ہاتھ میں محسوس ہوئی، اگر سلیمان علیہ السلام نے دعا نہ کی ہوتی تو اس کو باندھ دیا جاتا تا کہ اس کا تماشا دیکھیں۔“

اور اس کو قبول کر لے، پھر وہ کہتا ہوا غائب ہو گیا اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو نہ بتاتا۔ (واللہ اعلم)

شیطان کی عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

ابو بکر محمد نے سفیان بن عیینہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ ابلیس نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہا۔ آپ ہی کی شخصیت اتنی عظیم ربوبیت کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ نے بچپن میں گہوارہ کے اندر بات کی حالانکہ آپ سے پہلے کسی نے گہوارہ میں بات نہیں کی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ شان ربوبیت صرف اللہ کے لئے ہے جو مجھے مارے گا اور ان سب کو جن کو میں نے زندہ کیا، پھر مجھے دوبارہ زندہ کرے گا۔ شیطان نے کہا۔ بخدا آپ آسمان میں بھی معبود ہیں اور زمین میں بھی معبود ہیں، تبھی جبرائیل علیہ السلام نے شیطان کو اس زور سے طمانچہ لگایا کہ وہ سورج کی پہلی کرن کے پاس ہی جا کر رکا، پھر دوسرا طمانچہ مارا تو وہ گرم چشمہ کے پاس ہی جا کر رکا، پھر تیسرا طمانچہ مارا تو ساتویں طبقہ کے سمندر میں پہنچا دیا اور اتنے اندر تک دھنسا دیا کہ کیچڑ کا مزہ محسوس ہونے لگا، پھر شیطان وہاں سے یہ کہتا ہوا نکلا، اے ابن مریم! مجھے تم سے اتنی تکلیف پہنچی جتنی کسی کو کسی سے نہیں پہنچی ہوگی۔

طاؤس روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ شیطان نے عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور کہنے لگا۔ اے ابن مریم! اگر تم سچے ہو تو اس پہاڑ پر چڑھو اور وہاں سے کود کر دکھاؤ، عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، تیرا برا ہو، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اے ابن آدم تو اپنے آپ کو ہلاک کر کے میرا امتحان نہ لے کیوں کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔

ابو عثمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ایک پہاڑ کی چوٹی پر نماز پڑھ رہے تھے کہ ابلیس آیا اور کہنے لگا۔ آپ کا خیال ہے کہ ہر چیز قضا و قدر سے ہوتی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، ہاں۔ ابلیس نے کہا۔ تب آپ اس پہاڑ سے کود کر دکھائیے اور کہئے کہ یہ چیز میرے مقدر میں تھی۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ملعون! اللہ کو اپنے بندوں کا امتحان لینے کا حق ہے، بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ کا امتحان لیں۔

سعید بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ عیسیٰ نے ابلیس کو دیکھا اور کہا یہ دنیا کا عاشق ہے۔ وہ اسی کی طرف نکلا اور اسی کا

عجیب و غریب فامور لے

سستی کے لئے: کٹیری کی جڑ شہد میں پس کر صرف سوٹکنے سے سستی دور ہو جاتی ہے۔ یہ میرا آزمایا ہوا نسخہ ہے۔

پاس ہونے کے لئے: اس کے لئے ایک آسان نسخہ ہے۔ جب تک امتحان ہوں بچے کو دہی روزانہ نہ دیں۔ صرف اس کے اوقات میں تبدیلی کرنی ہے۔ اسی میں راز ہے۔ جیسے پہلے دن صبح ۸ بجے دی۔ اگلے دن ۹ بجے اور پھر ۱۰ بجے۔ اسی طرح ایک گھنٹہ روز بڑھاتے جائیں۔

کند ذہن بچوں کے لئے: جسم سے صحت مند ہونے پر بھی کچھ بچے کند ذہن ہوتے ہیں۔ وہ بات کو دیر سے یا پھر کم سمجھتے ہیں۔ ایسے بچوں کے لئے ایک عمل ہے۔ کسی بھی دن رات کے تقریباً ۱۲ بجے تھوڑے سے چٹیا کی جگہ پر سے بچے کے بال کاٹ لیں اور انہیں اپنے پاس رکھ لیں۔ اگلے دن بھی یہی ترکیب کریں۔ جب چار دن ہو جائیں تو اتوار کے دن ان بالوں کو جلا کر باہر پھینک دیں۔ ممکن ہو تو پاؤں سے رگڑ دیں۔ بچہ رفتہ رفتہ زہین ہو جائے گا۔

پتھری: اس بیماری سے آرام حاصل کرنے کے لئے ہفتے کے دن کالے گھوڑے کی نال لاکر اس کا چھلا بنوالیں۔ اس چھلے کو نیچے انگلی میں پہننے سے پتھری کی بیماری ختم ہو جائے گی۔

آنت اترنا: آنت کے لئے ہفتہ کے دن لاجوتی پودے کی جڑ لاکر چھلے کی صورت میں کمر سے باندھیں۔ آنت کا اترنا بند ہو جائے گا۔ بھنڈی کی جڑ بھی اسی طرح استعمال کریں۔ فوراً فائدہ ہوگا۔

کھانسی: ہفتہ یا منگل کو لو بان کے پودے کی جڑ لاکر گلے میں باندھ دیں۔ کھانسی سے آرام مل جائے گا۔
کام نہ ملنے پر: اگر آپ کام کی کمی سے غمزدہ اور پریشان رہتے ہیں۔ اور آپ چاہتے ہیں کہ کام مل جائے تو یہ ترکیب آزمائیں۔ انشاء اللہ آپ کو کام ملے گا۔ ایک بے داغ بڑا سالیمو۔ لے لو اس کے چار برابر ٹکڑے کر لو۔ دن ڈھلے چوراہے پر جا کر چاروں سمت میں پھینک دو۔ کام کی کمی ختم ہو جائے گی۔

نظر ہونے پر: اکثر بچوں کو نظر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس وجہ سے بچہ بہت بے چین رہتا ہے۔ مشہور ہے کہ نظر تو پتھر کو پھوڑ دیتی ہے۔ اگر بچے کے گلے میں کالے دھاگے میں ریٹھا پرو کر ڈال دیں۔ نظر کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔

کبھی بیمار ہونے پر: کوئی انسان بہت دنوں سے کسی بیماری میں مبتلا ہو اور دوا سے کوئی فائدہ نہ ہو رہا ہو تو ہفتے کی رات کو بیسن کی ایک روٹی بنائیں۔ اور اس پر سرسوں کا تیل لگا کر بیمار کے اوپر سے سات مرتبہ گھما کر اتاریں۔ اس کے بعد کالے کتے کو وہ روٹی کھلا دیں۔ دھیان رہے کتا کالا ہی ہو۔ اور صرف کتا ہو کتیا نہیں۔

بواسیر کی بیماری ہونے پر: یہ ایک تکلیف دینے والی بیماری ہے۔ یہ دو طرح کی ہوتی ہے۔ ہادی جس میں صرف تکلیف ہوتی ہے۔ خونی اس میں تکلیف بھی ہوتی ہے اور خون بھی گرتا ہے۔ اس کی وجہ سے بیمار کا اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کو بھگانے کے لئے سفید اور لال دھاگے کو ملا کر بانٹ لیں۔ مشکل کے دن پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر یہ دھاگے پیٹ کر باندھ لیں۔ اس فارمولے کو کرنے سے یہ بیماری رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گی۔

کیا فلاں ابن فلاں کے

مکان میں دفینہ ہے

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ فلاں ابن فلاں کے مکان میں دفینہ ہے یا نہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔ مستحصلہ کو ۲ سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ موجود ہے۔ اگر صفر بچے تو دفینہ موجود نہیں ہے۔ اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ دفینہ مکان کے کس حصہ میں ہے تو مستحصلہ کو ۴ سے تقسیم کریں۔ اگر ایک بچے تو دفینہ کچن میں ہے۔ اگر ۲ بچے تو دفینہ بیٹھک میں ہے یا برآمدے میں ہے۔ اگر ۳ بچے تو دفینہ غسل خانہ میں یا ٹل کے آس پاس ہے۔ اگر مستحصلہ ۴ سے کم بچے تو مذکورہ تفصیلات سے دفینہ کا اندازہ کر لیں۔ مثال کے طور پر اگر ۱۵ اپریل بروز منگل ۲۰۰۳ کو صبح ۱۰ بجے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا راشد ابن نجمہ کے مکان میں دفینہ ہے؟ (مکان نمبر جو بھی ہو شامل ہوگا۔ مثلاً راشد کا مکان نمبر ۳۲۲ ہے تو اس کی تفصیلات اس طرح پھیلائیں گے۔

مفرد عدد	مجموعی اعداد	
۹	۶۰۳	(۱) راشد نجمہ
۴	۴۳۶	(۲) حروف سوال کے اعداد
۶	۱۵	(۳) تاریخ عیسوی
۴	۴	(۴) ماہ عیسوی
۵	۲۰۰۳ء	(۵) سن عیسوی
۳	۱۲	(۶) تاریخ ہجری
۲	۲	(۷) ماہ ہجری
۲	۱۳۲۴	(۸) سن ہجری
۱	۱	(۹) ماہ ہندی
۳	۳	(۱۰) دن منگل مقررہ نمبر

- (۱) برج حمل
(۱۲) متعلقہ ستارہ مثبت مرتب
(۱۳) منزل قمر غفرا
(۱۴) مکان نمبر

آئیے اب ان تمام مفرد اعداد کا مستحصلہ برآمد کریں۔

۹ ۴ ۶ ۵ ۳ ۲ ۱ ۳ ۱ ۹ ۶ ۷

۴ ۱ ۱ ۹ ۸ ۵ ۴ ۳ ۴ ۱ ۴ ۴

۵ ۲ ۱ ۸ ۴ ۹ ۷ ۷ ۸ ۵ ۷ ۱

۷ ۳ ۹ ۳ ۴ ۷ ۵ ۶ ۴ ۳ ۸

۱ ۳ ۳ ۷ ۲ ۳ ۱ ۷ ۲

۴ ۶ ۱ ۵ ۵ ۳ ۸ ۹

۱ ۷ ۱ ۵ ۱ ۸ ۲ ۸

۸ ۸ ۶ ۶ ۹ ۱ ۱

۷ ۵ ۳ ۶ ۱ ۲

۳ ۳ ۸ ۹ ۷ ۳

۲ ۸ ۷ ۱

۱ ۶ ۸

۷ ۵

۳

$$\begin{array}{r} 1 \\ 2 \overline{) 3} \\ \underline{2} \\ 1 \end{array}$$

ایک بچے کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ موجود ہے۔ ۳ کا مطلب یہ ہوا کہ دفینہ غسل خانہ میں ہے۔ یا ٹل اور ٹنگی کے پاس ہے۔

ان اعمال کو تجربہ میں لائیں

ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن
اجب ايها الملك صفريائيل بحق مسلسلته شلشلع شهفع
سرو دمع مردعخ مهليش فعجم ياه يوه نور الانوار اجب وتوكل
العجل الساعه الوحا بارك الله فيك و عليك ن والقلم وما يسطرون
ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن ن

دُعوتِ یہ ہے۔ نَوْرَ الْلّٰہِمَّ قَلْبِیْ وَشِعْرِیْ وَبَصْرِیْ
وَجَوَارِمِیْ وَبَذْلِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ الَّذِیْ نُوْرَتْ بِہِ اَہْلَ طَاعَتِكَ
یَا مُنَوِّرَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ یَا نُورُ کُلِّ النُّوْرِ یَا ہَادِیْ یَا نُورُ کُلِّ
شَیْءٍ اَنْتَ الَّذِیْ فَلَقْتَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِكَ اَسْأَلُكَ اَنْ تُنَوِّرَنِیْ
بِالنُّوْرِ یَا مَنْ الْمُجِیْبُ الْمُضْطَرُّ اِذَا دَعَاہُ وَیَكْشِفُ السُّوْءَ
اَسْأَلُكَ اَنْ تُرْسِلَ لِیْ حَرْفَ النُّونِ یَا سِنِّیْ فِیْ خَلَوْتِیْ حَتّٰی
اَمَالَ مِنْہُ مَا رَنْیْ اَجِبْ بِتِلَاحِیْ اِنْوَارِ الْعَجَبِ وَنُوْرِ الْخَالِقِ ہِیَا
یَا نُورُ بِالَّذِیْ لَا اَعْظَمُ مِنْ نُّوْرِہِ نُوْرُ اَجِبْ الدَّاعِیْ اَکْرَامِ لِّیُّوْنَ
وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ بِالنَّارِ وَالنُّوْرِ وَالظِّلِّ وَالْحُرُوْرِ وَالسَّمَاءِ
وَالْمُرُوْرِ وَمُسْتَقْرِیْ الْاَرْوَاحِ عَبْدُیَّاءِ لِّیَّاكَ بِنُوْرِ یَا بَسْتُوْرِ یَا ۲
عَلِیُّوْنَ ۲ طَلَعُوْنَ لَوْنَ سَلِیْمَانَ شَانَ دِیَّانَ یَوْمَ الدِّیْنِ بِالْفِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

اس انڈے کو جہاں دھینے کا گمان ہو وہاں چھوڑ دیں۔ عامل کو چاہئے کہ چاند اور منزل ثریا میں ہو، اس وقت مکمل تنہائی میں بیٹھ کر چار ہزار چار سو چوالیس مرتبہ یہ عزیمت پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ اجب یا کلکائیل بحق جیم، تعداد پوری ہونے پر ذیل کا نقش بنا کر عامل اپنے گلے میں ڈال لے، اس نقش کی رفتار ۳۶۰ سے شروع ہوگی۔

474

F41	F44	F45
F4A	F4F	F40
F4F	F4F	F46

جب دُفینہ نکالنا ہو تو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۃ جن ایک مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ یہ اسماء الہی پڑھے۔ یا جبارُ یا جلیل یا جابرُ یا جاعلُ یا جامعُ یا جمیلُ یا جوادُ، آخر میں تین مرتبہ یہ کہے۔ اَجِبْ یا مؤکل حرف الجیم جطائیل و أنصری بھذا الامیر۔ انشاء اللہ مؤکل غائبانہ عامل کی مدد کرے گا اور دُفینہ نکالنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی۔

☆ دینے کی حفاظت کے لئے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر پھر اس کو پانی میں پکا کر پانی اس گھر کے سب کونوں میں چھڑک دیں اور ایک نقش اس گھر میں کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکا دیں،

ایک خوفناک آپ بیتی

پڑھئے : دفتینہ نکالنے والوں پر کیا گزری

از قلم : عذرا تبسم احمد

پرانہ قلعہ

سے عملیات سے بھی دلچسپی رکھتے تھے اور انہیں خاص طور پر اسی لئے ہم نے ساتھ لیا تھا کہ ان کے ذریعہ دفتینہ نکال سکیں (ان کے علاوہ ایک میرا بیٹا علی اور میرے بھائی کی بیٹی نازیہ مراد بھی ساتھ تھی۔

تقریباً ایک ماہ تک ہم اس سفر کی تیاری کرتے رہے۔ ہم نے تقریباً پندرہ دن کا کھانے پینے کا ساز و سامان اور ضروری برتن سب ساتھ رکھ لئے تاکہ ہم اس قلعے کے آس پاس اپنا ڈیرہ جمالیں۔ ہم نے اسٹوپ، تیل، کھانا پکانے کے ضروری برتن اور پلیٹیں، گلاس، جگ، چمچے وغیرہ جیسی تمام ضروری چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہم نے بستر تیکے، چادر، اور صابن ہالٹی، جیسی چیزوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ کیونکہ ہمیں اس کا علم ہو چکا تھا کہ یہ قلعہ کسی پہاڑ کی چٹان پر ہے اور یہ پہاڑ سنسان جنگل میں واقع ہے۔ جہاں عام انسانوں کا گزر نہیں ہوتا۔ ہم نے سوچا کہ ایک بار ہم وہاں پہنچ کر جب تک اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں تب تک پہاڑ کی اس چٹان سے اتر کر کسی شہر اور بستی کی طرف نہیں آئیں گے اس لئے ہم نے ضرورت کی وہ تمام چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں تھیں جن سے وقتی طور پر گھر گھر ہستی چلتی ہے۔ ہمارا سفر شروع ہوا۔ دو دن دورات کا سفر ہم نے ٹرین کے ذریعہ کیا اور اس کے بعد ہم نے دو ٹیکسیاں پرانے قلعے تک کے لئے کیں۔ لیکن چونکہ پرانا قلعہ پہاڑ کی چوٹی پر تھا اس لئے کافی دور تک ہمیں پیدل بھی چلنا پڑا۔ تقریباً پانچ گھنٹے مسلسل پیدل چل کر ہم پرانے قلعے تک پہنچے۔ تقریباً شام ۴ بجے کے قریب ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے۔ اس وقت ہم بہت زیادہ تھک گئے تھے اس لئے سب سے پہلے ہم نے ایک چھوٹا سا کیمپ قائم کیا۔ یہ کیمپ ہم نے پرانے قلعے سے پچاس گز کے فاصلے پر نصب کیا۔ کیمپ کو ہم نے ایک چھوٹے سے مکان کی شکل دی اور ہم سب اس میں لیٹ کر بے خبر سو گئے۔ مسلسل پانچ گھنٹے پیدل چلنے کی وجہ سے ہمارا بدن تھک کر چور چور ہو چکا تھا۔ صرف پیدل چلنے میں اتنی تھکن نہیں ہوئی بلکہ

میرا نام عذرا تبسم ہے۔ میرے شوہر کا نام نواب زادہ عبدالملک ہے میرے دیور کسی دور میں شکار کے بہت شوقین تھے۔ ان کا نام نواب زادہ نسیم احمد ہے انہیں شکار کے ذوق کے ساتھ ساتھ دفتینوں کی تحقیقات کا بہت شوق تھا۔ اور اس موضوع پر پرانی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت کرتے تھے انہیں کسی کہانی کی دکان سے ایک بہت ہی پرانی اور بوسیدہ سی کتاب ہاتھ لگ گئی جس میں ایک پرانے قلعے کا ذکر تھا۔ یہ قلعہ دو ہزار سال پرانا تھا اور اس کتاب میں یہ بات بھی تحریر تھی کہ قلعے کے مختلف حصوں میں ہیرے جواہرات اور سونا چاندی کثیر مقدار میں دفن ہے۔ اس کتاب میں اس قلعے کے ان حصوں کی نشاندہی بھی کی گئی تھی جہاں جہاں خزانوں کا امکان تھا۔ یہ کتاب پڑھنے کے بعد میرے دیور کو اس بات کی لگ گئی کہ ہم اس قلعے تک پہنچیں گے اور اس قلعے کی چھان بین کریں گے۔ میرے شوہر اپنے چھوٹے بھائی سے بے حد محبت کرتے تھے جہاں اس کا پسینہ گرتا تھا وہاں وہ اپنا خون بہانے کے لئے تیار رہتے تھے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے دیور کی عادات و اخلاق بے مثال تھے وہ سبھی کے ساتھ ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتا تھا اور مجھ سے تو وہ ایسی محبت کرتا تھا کہ ایسی محبت کی میں اپنے سگے بھائیوں سے بھی امید نہیں کر سکتی تھی۔ جب اس نے اس قلعے تک پہنچنے اور وہاں دفتینے کی کھوج کرنے کی ٹھان لی تو ہم نے بھی یہ ارادہ کر لیا کہ اس کو تنہا نہیں جانے دیں گے ہم خود بھی اس کے ساتھ جائیں گے۔ ہم نے سوچا کہ ہماری ایک طرح کی تفریح اور پکٹ ہو جائے گی اور نسیم کا ذوق پورا ہو جائے گا۔ اس طرح کل سات افراد نے اس قلعے تک جو کرنا ٹیک کے ایک شہر میں تھا جانے کا تہیہ کر لیا۔ قلعے کے لئے جو سات افراد روانہ ہوئے ان کے نام اس طرح ہیں۔ ایک تو میرے شوہر عبدالملک، میرے دیور نسیم احمد، میری نند شاہین سلطانہ۔ نسیم کے ایک دوست شہباز خان میرے بھائی مراد حسن میرے رشتے کے ماموں ظفر نیازی ایک دور پرے کے میرے شوہر کے رشتے دار محمد سرفراز خاں (یہ ایک طرح

میسر رہے تو مجھے نہ سونے کی خواہش ہے نہ چاندی کی۔

کس جگہ پر موجود ہے۔ میرے سوال کے جواب میں وہ بولے۔

باجی! مجھے ایسا لگتا ہے کہ قلعے میں دفینہ یقیناً موجود ہے۔ اور جیسا کہ اس کتاب سے ظاہر ہوتا ہے کہ ثنوں سونا اور جواہرات اس زمانہ کے بادشاہوں نے یہاں دفن کئے تھے۔ آج ان بادشاہوں کے وارثوں کا بھی نام و نشان مٹ چکا ہے اور اس قلعے کے درود یوار یہ بتا رہے ہیں کہ یہ عمارت ایک لاوارث عمارت ہے۔ اور ایسی عمارتوں میں اکثر دفینے موجود ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ کل صبح کو ہم اس قلعے کی مکمل چھان بین کریں گے اور ہم دفینہ نکالنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

چونکہ رات کو ہم بہت دیر میں سوئے تھے اس لئے صبح کو دیر میں آنکھ کھلی۔ تقریباً بجے تک ہم ناشتے سے فارغ ہوئے اور اس کے بعد چار لوگ۔ میں، میرے شوہر، میرے دیور اور سرفراز خاں پرانے قلعے کی طرف روانہ ہو گئے۔ ابھی ہم نے وہ کتاب اپنے ساتھ نہیں لی۔ ابھی ہم نے یہ سوچا کہ دفینہ نکالنے کی کارروائی سے پہلے ہم ایک چکر اس قلعے کا لگالیں اور یہ اندازہ کر لیں کہ اس قلعے میں کتنے کمرے ہیں کتنے درود یوار ہیں اور اس قلعے میں کس جگہ کیا بنا ہوا ہے۔ کچھ کمروں، برآمدوں اور تہ خانوں کی نشاندہی کتاب میں کی گئی تھی اور کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اس قلعے کے دو کنوئیں بھی ہیں۔ اور اس قلعے میں ایک بند کمرہ بھی ہے جس میں ہیرے جواہرات ہیں۔ بند کمرے سے مراد یہ تھا کہ اس کمرے کا کوئی دروازہ نہیں ہے لیکن کتاب میں اس بات کی نشاندہی نہیں تھی کہ یہ بند کمرہ اس قلعے کی کس جانب میں ہے۔ ہم چار افراد قلعے کے گیٹ تک پہنچے تو ہم دیکھا کہ قلعے کے ٹوٹے ہوئے کواڑ پر ایک نام انگریزی میں جوزف (jozaf) کھدا ہوا تھا اور اس کے نیچے یہ تاریخ بھی کھدی ہوئی تھی ۱۱۔۵۰۶۔۱۰۔ جس دن ہم پہلی بار قلعے تک پہنچے اس دن تاریخ ۱۰ اکتوبر ۲۰۰۰ء تھی۔ گویا کہ تقریباً پندرہ سو سال پہلے کوئی جوزف نامی انسان اس قلعے تک پہنچا تھا اور اس نے یادداشت کے طور پر اپنا نام اور تاریخ اس قلعے کے گیٹ پر کھودی تھی۔ ہم ابھی قلعے کے گیٹ ہی پر کھڑے تھے کہ ہمیں ایک بڑا سانپ سامنے سے گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ یہ سانپ بالکل سیاہ رنگ کا تھا اور تقریباً دو گز کے قریب لمبا تھا۔ اس سانپ نے دوبار پیچھے مڑ کر بھی دیکھا اس کے بعد وہ بہت تیزی کے ساتھ جھاڑیوں میں گھس گیا۔ قلعے کا گیٹ خود

قلعے کی جو چڑھائی تھی اس نے ہمارے بدن کو توڑ کر رکھ دیا بالخصوص میں شاہین اور دونوں بچوں کی حالت بہت خراب تھی۔ چونکہ ہم سب کافی تھکے ہوئے تھے اس لئے لیٹتے ہی نیند آ گئی اور جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت دن چھپ چکا تھا اور ہر طرف رات کی تاریکی بکھر چکی تھی۔ کیمپ سے باہر ہم نے اسٹوپ جلایا اور کھانا پکانے کی تیاری کی کیونکہ اس وقت ہم سب بھوک کی شدت سے نڈھال ہو رہے تھے۔ رات ۹ بجے تک ہم کھانے سے فارغ ہو گئے اور پھر رات دیر گئے تک ہم سب قلعے کے بارے میں اور اس دفینے کے بارے میں جس کی تلاش میں ہم اپنے گھروں سے نکلے تھے باتیں کرتے رہے۔ انسان کی فطرت ہے کہ وہ پہلے ہی سے بہت سارے حسین خواب اپنی آنکھوں میں بسا لیتا ہے اور امیدوں کے معمولی سے جھوٹوں کی وجہ سے اس کی آرزوؤں کے غنچے موسم بہار سے پہلے ہی کھلنے لگتے ہیں۔ ابھی دفینہ ہمارے ہاتھ نہیں لگا تھا لیکن پرانے قلعے کے بارے میں ایک بوسیدہ سی کتاب پڑھ کر ہم اس خوش فہمی کا شکار ہو گئے تھے کہ بس اب ہم کروڑ پتی ہو جائیں گے اور ہمارے گھر میں سیم وزر کی بارشیں ہونے لگیں گی۔ پرانے قلعے تک پہنچنے اور وہاں قیام کرنے میں ہمارے کئی لاکھ روپے خرچ ہو گئے تھے اور یہ کئی لاکھ روپے ہم نے اس دفینے کے چکر میں خرچ کر ڈالے تھے جو اگر ہاتھ آجاتا تو ہم کھربوں روپے کے مالک بن جاتے۔ رات بارہ بجے تک ہم دفینے کے بارے میں بات چیت کرتے رہے اور یہ سمجھتے رہے کہ ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ حد تو یہ ہے کہ ہم نے سونا چاندی اور ہیرے جواہرات ڈھونڈنے کی بھی پلاننگ شروع کر دی تھی کہ پہاڑ کی پہاڑیوں سے ہم کس طرح یہ چیزیں نیچے اتاریں گے اور کس طرح اس پہاڑ کو ہم اپنے ٹھکانے تک لے جائیں گے۔ میرے شوہر اور بچے بہت عجیبہ تھے، چپچھورے پن سے انہیں نفرت تھی۔ وہ زیادہ بولنے کے بھی عادی نہیں تھے۔ شروع ہی سے وہ سنجیدہ اور خاموش طبع تھے لیکن انہوں نے بھی اپنی خوش فہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

حنا! اگر ہم دفینہ نکالنے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں سر سے پیر تک سونے میں پہلی کر دوں گا۔ وہ محبت میں مجھے حنا ہی کہا کرتے تھے۔ ان کی بات سن کر میں نے کہا تھا۔ میرا زیور تو آپ ہو۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے میں سونے میں پہلی ہونے کے بجائے آپ کی محبت سے ہر نی بھری رہنا چاہتی ہوں۔ اگر مجھے آپ کی محبت اور آپ کی توجہ

گرنے سے کوئی چیز وہاں سے بھاگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یا تو کوئی جانور رہا ہوگا جیسے بلی، کتا، یا کوئی اور، لیکن ٹارچ کی مدد سے بھی ہمیں نظر کچھ نہیں آیا۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے کے اندر ایک کمرہ اور بھی تھا۔ اس کے دروازے پر کڑیوں کا بہت بڑا جالا لگا ہوا تھا۔ ہم نے ٹارچ کی روشنی مکڑی کے اس جالے پر ڈالی تو ہم نے دیکھا ایک بہت بڑی مکڑی تقریباً ایک فٹ کی رہی ہوگی اس جالے میں موجود تھی۔ عام طور پر مکڑی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ کم سے کم میں نے اپنی زندگی میں اتنی بڑی مکڑی نہیں دیکھی۔ اس مکڑی کو دیکھ کر نسیم احمد بولے۔ کمال ہے۔ بھابی جان دیکھ رہی ہو، کتنی بڑی مکڑی ہے۔

ہم اس کمرے میں کیسے داخل ہوں گے۔ ”میں نے پوچھا۔“

اس جالے کو ہٹانا پڑے گا۔ ”میرے شوہر بولے۔“

لیکن ہٹائیں گے کیسے۔ ہمارے پاس تو کوئی چھڑی بھی نہیں ہے۔

ایسا کرتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی اس کمرے میں داخل نہیں

ہوتے۔ دوبارہ جب آئیں گے تو کوئی لکڑی لے کر آئیں گے آؤ ابھی

ہم دوسری جانب جو کھڑکی ہے اس میں جا کر دیکھیں۔ سرفراز خاں نے کہا۔

ہم نے ان کی بات کی تائید کی اور پھر ہم سب اس کمرے سے

نکل کر بائیں طرف والی کھڑکی میں داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں

اندھیرا کچھ زیادہ ہی تھا۔ ٹارچ کی روشنی کی مدد سے ہم کمرے میں پہنچ

کر کمرے کے درود یوار کا جائزہ لینے لگے۔ ہم نے دیکھا کہ اس کمرے

میں اوپر ایک کھڑکی کھلی ہوئی تھی اس کھڑکی کی طرف دیکھ کر ہمارے

پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ اس کھڑکی کی طرف سب سے پہلے میری

نظر پڑی تھی۔ پھر میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ ذرا دیکھئے یہ کیا ہے؟ یہ

میرا وہم تو نہیں ہے؟ میرے شوہر نے ٹارچ کی روشنی اس کھڑکی کے

کواڑ پر ڈالی اور آہستہ سے کہا۔ نہیں حنا۔ یہ وہم نہیں ہے اس کے بعد

انہوں نے نسیم اور سرفراز سے کہا ذرا تم دونوں دیکھو۔ اس کھڑکی کی جو

کنڈی ہے وہ ہل کیوں رہی ہے؟ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں

ہے اس کمرے میں کسی سوراخ سے بھی ہوا پاس ہونے کا کوئی امکان

نہیں ہے پھر یہ کنڈی کیوں ہل رہی ہے۔ میرا دل بہت زور سے دھک

دھک کرنے لگا۔ میرا حلق خشک ہو گیا اور میں اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر

آگے کی طرف چلنے لگی۔

میرے شوہر نے سامنے کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے

کہا۔ سامنے وہ دروازہ ہے۔ غالباً یہ بھی کسی کمرے میں کھلتا ہے، چلو

بول کر یہ کہہ رہا تھا کہ اس قلعے کے مالکان اپنے عہد میں بہت مالدار اور صاحب سلطنت رہے ہوں گے۔ درود یوار پہ اگرچہ کسی طرح کے نقش و نگار نہیں تھے لیکن ٹوٹی ہوئی دیواروں سے ایک طرح کا رعب اور دبدبہ ٹپک رہا تھا اور درود یوار کی ویرانی اس دنیا کی بے ثباتی کا ثبوت بھی دے رہی تھی۔ قلعے کے درود یوار بتا رہے تھے کہ اس دنیا کی سلطنتوں کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی دور میں انتہائی ٹھاٹھاٹ کے ساتھ یہاں رہتے ہوں گے وہ منوں مٹی میں آج کہیں دفن ہوں گے اور خاک میں مل کر خود بھی خاک بن گئے ہوں گے۔ اور ان کی یہ عالیشان رہائش گاہ آج ایک کھنڈر کی شکل میں موجود ہے اور اس کو دیکھ کر دل و دماغ پر ایک طرح کی وحشت طاری ہوتی ہے۔ اور اس یقین میں پختگی پیدا ہو جاتی ہے کہ واقعتاً صرف اللہ کا نام باقی رہنے والا ہے باقی جو کچھ بھی ہے سب فنا کے گھاٹ اتر جانے والا ہے۔ ہم چاروں بسم اللہ کر کے قلعے کے اندر داخل ہو گئے۔ ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ قلعے کی اندرونی حالت دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ اب اس قلعے کا کوئی وارث نہیں ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے سالہا سال سے کسی انسان کا گزر یہاں نہیں ہو سکا۔ کیونکہ قلعے کے اندر ہر طرف گھاس ہی گھاس اُگی ہوئی تھی اور پورا قلعہ ایک وحشت کدہ محسوس ہوتا تھا۔ قلعے کے صدر گیٹ سے داخل ہونے کے بعد دائیں جانب بھی تقریباً ۹ دروں کا ایک دالان تھا اور بائیں جانب بھی ۹ دروں کا ایک دالان تھا جسے عرف عام میں برآمدہ کہتے ہیں۔ پھر سامنے ایک بہت بڑا گیٹ تھا۔ جو قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچا تھا۔ ہم اس گیٹ میں داخل ہو کر قلعے کے اندرونی حصے میں پہنچ گئے اس میں داخل ہونے کے بعد سامنے کی جانب ایک ہال کمرہ تھا۔ جو غالباً کسی زمانہ میں دیوان خانہ رہا ہوگا۔ اس ہال کمرے میں ایک چبوترہ تھا جو جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا۔ اس کی ہمیت یہ بتا رہی تھی کہ راجہ یا بادشاہ کے بیٹھنے کی جگہ رہی ہوگی۔ اس دیوان خانہ کی دونوں جانب چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں تھیں جو اندر کے کمروں میں کھلتی تھیں۔ ہم نے اس دیوان خانہ کا پوری طرح جائزہ لیا۔ اس کے بعد ہم دائیں جانب والی کھڑکی میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں خاصا اندھیرا تھا ہم ٹارچ کی مدد سے اندر داخل ہو کر اس کمرے کے درود یوار کو دیکھنے لگے۔ اسی وقت اچانک میرا پاؤں پھسل گیا اور میں زمین پر گر گئی۔ بے اختیار میری چیخ بھی نکل گئی، میرے شوہر نے مجھے سہارا دیکر کھڑا کیا لیکن ہم سب نے یہ محسوس کیا کہ میرے

نکل گئی اس میں ایک دو نہیں دسیوں سانپ بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت ہم نے عافیت اس میں سمجھی کہ وہاں سے باہر نکل جائیں۔ جب ہم کمرے سے نکل رہے تھے اتفاقاً میں سب سے پیچھے تھی۔ سب سے آگے میرے شوہر تھے پھر سرفراز خان تھے، پھر نسیم تھے اور میں سب سے پیچھے تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میرا پیچھے کا دامن پکڑ کر کھینچ رہا ہو، میری چیخ نکل گئی۔

ایک دم سب کے قدم رک گئے اور سب نے مجھے حیرت سے دیکھا۔ عبد الملک مجھ سے پوچھنے لگے، کیا ہوا؟ خیریت تو ہے۔؟ کچھ نہیں، میں نے بات چھپاتے ہوئے کہا۔ کچھ تو ہوا ہوگا آخر تم چیخی کیوں؟ مجھے ایسا لگا تھا جیسے کسی نے میرا کرتا پکڑ کر کھینچا ہے۔

تمہارا وہم ہے اور اس طرح کے وہم ہمارے کاموں میں رکاوٹ ڈالیں گے۔ میرے شوہر نے بیزار سے کہا۔ پھر وہ بولے تم سب سے آگے آ جاؤ۔

ابھی ہم چند قدم چلے تھے کہ نسیم احمد کی چیخ نکل گئی۔ اور ان کے ہاتھ سے ٹارچ بھی چھٹ گئی۔

میرے شوہر نے ٹارچ اٹھاتے ہوئے کہا۔ اب تمہیں کیا ہوا؟ بھائی صاحب مجھے تو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میری کولی بھر لی ہو۔

اگر کوئی کولی بھرتا تو پھر کہاں غائب ہو جاتا۔ میرا خیال یہ ہے۔ ”سرفراز خاں نے کہا۔“ کہ کل سب لوگوں کے ہاتھوں میں ٹارچ ہونی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ ہاتھوں میں لکڑیاں بھی لے لیں گے۔ اور لکڑیاں درختوں سے کاٹ لیں گے۔ اس وقت واپس خیمے میں چلیں۔

ہم سب قلعے کے مین گیٹ کی طرف چل پڑے۔ ابھی ہم مین گیٹ تک نہیں پہنچے تھے کہ بہت بڑا چمگاڈو میرے شوہر کی کمرے سے آ کر چپک گیا۔ ہمارے ہاتھ میں کوئی ڈنڈا نہیں تھا۔ سرفراز خان نے اپنا جوتا نکال کر اس چمگاڈو کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن اس نے میرے شوہر کی قمیص میں اپنے پنچے گاڑ رکھے تھے۔ چمگاڈو کو ہٹانے کے لئے ہمیں کئی جتن کرنے پڑے۔ بڑی مشکل سے چمگاڈو زمین پر گرا پھرا ڈکر غائب ہو گیا لیکن تمام رات میرے شوہر کی کمر میں زبردست تکلیف رہی۔ میرے شوہر کہنے لگے حنا یہ چمگاڈو نہیں تھا یہ کوئی اور مخلوق تھی لیکن ہم

اس دروازے میں داخل ہو کر دیکھیں کہ اب اندر کیا ہے۔ ہم اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ہم نے اس دروازے کے قریب جا کر دیکھا اس کا صرف ایک کواڑ تھا۔ ایک کواڑ موجود نہیں تھا۔ ہم جب دروازے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی بلی بول رہی ہے۔ ہم سب کھڑے ہو کر کان لگا کر اسی آواز کو سننے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ آواز بڑھنے لگی پھر صاف طور پر یہ محسوس ہونے لگا کہ کمرے میں کوئی بلی ہے جو بول رہی ہے۔

بلی کی آواز سن کر میرے شوہر نے کہا۔ دیکھو اس طرح انسان خواہ مخواہ تو ہمت کا شکار ہو جاتا ہے۔ کھڑکی کی جو کنڈی ہل رہی تھی وہ بھی بلی کی حرکت ہوگی اور بلی ہمیں آتا دیکھ کر اس کھڑکی کی طرف بھاگ گئی ہوگی اور اس کے ٹکرانے سے کنڈی ہلنے لگی۔

جی ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو۔ سرفراز خان نے کہا۔ لیکن بھائی صاحب ایسے مکان میں اگر کوئی دوسری مخلوق آباد ہوگئی ہو تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے، جنات کا اپنا ایک وجود ہے ہم جنات کو تو ہمت سے تعبیر نہیں کر سکتے۔

جنات کے وجود کا تو میں بھی قائل ہوں۔ جب ہمارے قرآن میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۃ جن ہے تو ہماری کیا مجال کہ ہم جنات کا انکار کر سکیں۔ لیکن جنات کے موضوع کو لے کر تو ہمت کا ایک سلسلہ بھی اس دنیا میں چل رہا ہے۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کمرے کے اندر کنڈی کو ہلنے دیکھا تو ہم یہ سمجھنے پر مجبور تھے کہ شاید کسی جن کی حرکت سے یہ کنڈی ہل رہی ہے لیکن ابھی بلی کے بولنے کی آواز نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اس کمرے میں ایک بلی موجود ہے اور ہمارے قدموں کی آہٹ سن کر وہ اچھل کر اس بخاری میں چڑھ گئی ہوگی جس کے کواڑ کی کنڈی ہل رہی تھی وہ اچھلتے وقت بخاری کے کواڑ سے ٹکرائی ہوگی بس اتنی سی بات کو لے کر اگر انسان وہم کا شکار ہو جائے تو اسے جنات کی حرکت بتا سکتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے ہم ایک اور کمرے میں دخل ہو گئے۔ یہ کمرہ کسی دور میں زنان خانہ رہا ہوگا کیونکہ اس کمرے کی بناوٹ یہ بتا رہی تھی کہ یہ خاص کمرہ تھا جو یقیناً راجہ اور رانی کا کمرہ ہوگا۔ اس میں کئی طاق تھے، کئی محرابیں تھیں اور اس میں آتش دان بھی تھا، شاید اس میں آگ روشن کر کے راجہ رانی اپنے ہاتھ تپتے ہوں گے۔

ہم نے ٹارچ کی روشنی اس آتش دان میں ڈالی تو میری تو چیخ

کھا جائے گا۔ تھوڑی تھوڑی دیر میں وہ اپنے منہ سے زبان بھی نکال رہا تھا۔ جیسے وہ ہمیں کوئی وارننگ دے رہا ہو یا جیسے وہ ہمیں چڑا رہا ہو۔ میرے شوہر لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھنے والے ہی تھے کہ سرفراز خاں نے انہیں روک دیا اور کہا۔

بھائی صاحب جلدی نہ کریں، ضروری نہیں کہ یہ سانپ ہی ہو، یہ کوئی دوسری مخلوق بھی ہو سکتی ہے۔ بس تو پھر یہ جن ہی ہے۔ ”میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔“

سرفراز بولے۔ میں ایک دعا پڑھتا ہوں اگر یہ جن ہوگا تو چلا جائے گا اور اگر دعا کے بعد بھی یہ نہیں گیا تو ہم اس کو مار دیں گے۔ یہ کہہ کر انہوں نے کوئی دعا پڑھنی شروع کی۔ دعا ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ سانپ واپس ہو کر چلنے لگا اور بہت بڑے سوراخ میں جو قلعے میں داخل ہوتے ہی دائیں طرف تھا گھس گیا۔ اس کے جانے کے بعد ہماری جان میں جان آئی۔ ہم لوگ قلعے میں داخل ہو گئے اور بہت بڑے دالان میں پہنچ کر بیٹھ گئے۔ یہ دالان کسی زمانہ میں بہت خوبصورت ہوگا اس کے کچھ نقش و نگار ابھی تک باقی تھے۔ لیکن اس کی دیواروں پر خون کے بھی کچھ نشان تھے۔ قلعے کے اندر کی عمارت پر نظر ڈالنے کے بعد میرے شوہر بولے۔

کھنڈر بتا رہے ہیں، عمارت حسین تھی۔

بے شک، ”میں بولی۔“ بنوانے والے نے کن کن ارمانوں کے ساتھ اس کو بنوایا ہوگا لیکن یہ دنیا عجیب سرائے فانی دیکھی، یہاں کی ہر چیز آنی جانی دیکھی۔ آج عمارت کا چہرہ بھی بدل گیا اس پر بھی بڑھاپا طاری ہو گیا اور بنوانے والا منوں مٹی کے نیچے جا کر سو گیا۔

جی ہاں، ”شہباز بولے۔“ لوگ آتے ہیں چلے جاتے ہیں اور دنیا یہیں کی یہیں رہتی ہے۔ یہ قلعہ جو آج ایک ویرانے کی حیثیت سے موجود ہے کسی زمانہ میں یہ جنت کی طرح ہوگا اور اس میں خدمت کے لئے حور و غلام بھی ہوں گے۔ آج چند کھنڈروں کے سوا کچھ باقی نہیں رہا۔

کچھ دیر سستانے کے بعد ہم اٹھ کر آگے بڑھے۔ ہم نے دیکھا کہ سامنے ایک بہت بڑا کنواں ہے۔ اس کنوئیں کی منڈیر پر لمبی لمبی گھاس اُگ رہی تھی۔ کچھ گھاس سوکھی ہوئی تھی اور کچھ ہری بھری تھی۔ کنوئیں کے قریب جا کر نسیم نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا تو ایک دم کنوئیں کے اندر سے قہقہہ لگانے کی آواز آئی اور قہقہے بھی ملے جلتے جلتے یعنی ایسا لگ رہا تھا جیسے بہت سے عورت اور مرد ایک ساتھ قہقہہ لگا رہے

زیریں گے نہیں ہم اپنا کام پورا کر کے جائیں گے۔

رات کو کافی دیر تک ہمیں نیند نہیں آئی۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات اور اندیشے ہمیں پریشان کرتے رہے۔ چمگاڈ پر بھی مختلف انداز کے تھرے ہمارے درمیان جاری رہے لیکن اللہ کا فضل یہ تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کے دل میں بھی یہ خیال نہیں آیا کہ ہم اس کام سے باز آجائیں۔ دینیہ نکالنے کی ایک عجیب سی دھن ہم سب پر سوار تھی۔ اندازہ نہیں ہو سکا کہ ہم کس وقت سوئے جب آنکھ کھلی تو سورج کافی بلند ہو گیا تھا۔ نہانے دھونے کا یہاں انتظام نہیں تھا۔ پینے کا پانی ہمارے پاس کافی مقدار میں تھا اور قلعہ کے قریب ایک چھوٹا سا تالاب تھا اس کا پانی منہ ہاتھ دھونے کے لئے کافی تھا۔ میں نے اور میری نند نے مل کر ناشتہ تیار کیا۔ ناشتہ سے فارغ ہونے تک دن کے گیارہ بج گئے تھے ٹھیک گیارہ بجے ہم لوگ اپنی مہم پر جانے کے لئے کمر بستہ ہو گئے۔ باہمی مشورے سے یہ طے پایا کہ پانچ افراد دینیہ کی کھوج کے لئے قلعے کے اندر جائیں گے۔ ایک میں دوسرے میرے شوہر نواب زادہ عبدالملک، تیسرے میرے دیور نسیم احمد عرف چھنومیاں، چوتھے نسیم کے دوست شہباز خاں اور پانچویں سرفراز خاں۔ سرفراز خاں کو بطور خاص اس لئے بھی لیا گیا تھا کہ انہیں عملیات کی سوجھ بوجھ تھی اور ان کی مدد کی ہمیں کسی بھی وقت ضرورت پڑ سکتی تھی بقیہ پانچ افراد کو ہم نے کیمپ میں ہی چھوڑنے کا پروگرام بنایا۔ کیمپ میں جو لوگ باقی رہ گئے تھے وہ یہ تھے۔ ظفر نیازی، مراد حسن، شاہین سلطانہ علی اور نازیہ مراد۔

قلعے کی طرف روانہ ہوتے وقت ہم نے ایک تیز روشنی کی ٹارچ دو لمبی لکڑیاں اور ایک چادر بھی لے لی تھی۔ نیز ہلکا ہلکا سا کھانا بھی ہم نے ناشتے کے بعد ساتھ لیا تھا اور چند بوتلیں پانی کی بھی ساتھ رکھ لی تھیں۔ دراصل ہمارا ارادہ رات تک واپسی کا تھا۔ اس لئے ہم نے ضرورت کی کچھ چیزیں اپنے ساتھ رکھ لی تھیں۔ ارادہ تھا کہ کئی ٹارچیں لے کر ہم قلعے میں داخل ہوں گے لیکن عجیب اتفاق تھا کہ صرف ایک ہی ٹارچ کام کر رہی تھی۔ اس لئے ہم نے اسی پر قناعت کی۔ تقریباً بارہ بجے کے قریب ہم قلعے میں داخل ہو گئے۔ جب ہم قلعے میں داخل ہو گئے تو سب سے پہلے ہماری نظر ایک سانپ پر پڑی جو قلعے کے مین گیٹ پر اپنا پھن پھیلائے بیٹھا تھا۔ ہم نے ڈھیلا مار کر اس کو بھگانا چاہا لیکن وہ کس سے مس نہیں ہوا۔ چھوٹے لکڑی سے اس کو ڈرانا چاہا لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ بلکہ وہ اس طرح ہم سب کو گھورتا رہا جیسا وہ ہمیں

ہیں۔ قہقہوں کی آواز سن کر ہم سب لرز کر رہ گئے اور ہم سب ایک دوسرے کو حیرت کے ساتھ تکتے لگے۔

پھر سر فراز آگے بڑھے اور انہوں نے لکڑی سے گھاس کو چھیڑا۔ اس بار قہقہوں کی آواز نہیں آئی لیکن کنوئیں کی من پر جو گھاس اُگی ہوئی تھی وہ سب کی سب بڑھنی شروع ہوئی اور تقریباً ایک ایک گز بڑھ گئی۔ اس کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کنوئیں میں رقص ہو رہا ہو، پازیب کے کھٹکنے کی آواز بالکل اس طرح آرہی تھی جیسے بہت ساری عورتیں ایک ساتھ ناچ رہی ہوں۔

میرے شوہر نے یہ سب کچھ دیکھنے اور سننے کے بعد کہا۔ کہ وقت ضائع نہ کرو چھوڑو اس کنوئیں کو آگے چلو۔

ان کی بات کی سب نے تائید کی اور ہم سب آگے بڑھ گئے۔ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ یہ قلعہ عجیب انداز سے بنا ہوا تھا۔ اس میں درمیان میں کافی جگہ چھٹی ہوئی تھی۔ غالباً ان جگہوں پر کسی دور میں پھلواری وغیرہ رہی ہوگی۔ درمیان کی خالی جگہوں کے بعد قلعے میں چار پانچ فلک بوس عمارتیں تھیں اور ہر عمارت پوری طرح اُجاڑ تھی۔ ایک دو بڑے کمرے جو ہال نما تھے ان میں کواڑ موجود تھے لیکن اکثر کمروں کے کواڑ اتار لئے گئے تھے۔ ہم ایک پارک سے گزر کر جس میں قبرستان کا سانسنا تھا ایک دالان میں داخل ہوئے اور اس کے بعد ہم نے ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت چھنو بولے۔ رک جاؤ پہلے میں کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو غور سے دیکھ لوں تاکہ ہمیں یہ اندازہ ہو سکے کہ دفینہ کی نشاندہی کس کمرے میں کی گئی ہے۔ دراصل اس بوسیدہ سی کتاب میں جو نسیم میاں کسی کباڑی کی دکان سے خرید کر لائے تھے اسی میں دفینے کا ذکر تھا اور ایک نقشہ باقاعدہ اس طرح اس کتاب میں دیا گیا تھا جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اس قلعے میں بے شمار سونا دفن ہے۔

ہم سب ایک چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے اس کتاب میں دیئے ہوئے نقشے کو سمجھنے کی کوشش کی لیکن لاکھ عقل لڑانے پر بھی یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ اس نقشے میں کس جگہ کی نشاندہی کی گئی ہے نقشے سے یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اس قلعے میں سونا ٹنوں کے حساب سے مدفون ہے۔ کافی غور کرنے کے بعد میرے یہ بات سمجھ میں آئی تھی کہ ہم ان الفاظ کو سمجھنے کی کوشش کریں جو اس کتاب کے شروع میں دیئے گئے۔ مثلاً کتاب کے پہلے صفحہ پر یہ شعر تحریر تھا۔

نیند ایک نعمتِ عظمیٰ ہے واقف ہیں، نیند کے واسطے میں تیسرے کمرے میں چلوں! میں نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اس شعر پر غور کرو۔ اس شعر میں ایک اشارہ ہے جو میرے سمجھ میں آرہا ہے۔

اس شعر میں کوئی اشارہ نہیں ہے۔ ”میرے شوہر بولے۔“ یہ صرف ایک شعر ہے اور اس شعر میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آرام کا کمرہ کوئی مخصوص کمرہ تھا اس وقت راجہ وغیرہ اسی کمرے میں سوتے ہوں گے۔ جی نہیں محترم! بات صرف اتنی ہی نہیں ہے۔ میرا خیال یہ ہے کہ یہ کتاب کوئی شعر و شاعری کی نہیں ہے اور کتاب کے پہلے صفحہ پر شعر لکھنے کا کوئی تک نہیں ہے۔ اس شعر میں ایک خاص اشارہ ہے جو دفینے کی نشاندہی کرتا ہے۔

بھابی! اس شعر میں دفینے کی طرف تو کوئی اشارہ نظر نہیں آتا۔ آتا ہے، ضرور آتا ہے۔ میں نے پروٹوق انداز میں کہا۔ ”دیکھو۔ آپ سب لوگ میری بات کو سمجھیں۔ شعر کے یہ الفاظ نیند ایک نعمتِ عظمیٰ ہے یہاں الفاظ نیند پر غور کریں۔ نیند سے مراد ہے سونا۔ جب انسان سوتا ہے تو اس کو دلی سکون ملتا ہے۔ جو لوگ سونے سے محروم ہوتے ہیں یعنی جن کی نیند اڑ جاتی ہے ان سے پوچھئے کہ نیند کتنی بڑی دولت ہے۔ یہاں شاعر نے لفظ ”سونا“ کی طرف اشارہ کرنے کے لئے نیند کا لفظ شعر میں استعمال کیا ہے اور سونے سے، گولڈ کی طرف اشارہ ہے یا نیند کی طرف۔ دونوں ہی عظیم نعمتیں ہیں۔ اور پھر یہ کہنا کہ اس نیند کیلئے یعنی اس سونے کے لئے ہی قلعے کے تیسرے کمرے میں چلوں۔ صاف اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ وہ عظیم دولت تیسرے کمرے میں ہے۔

بالکل ہی شیخ چلیوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔ میرے شوہر میرا مذاق اڑاتے ہوئے بولے۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑہ بھانت متی نے کنبہ جوڑا۔

چلو ایسا کرتے ہیں کہ تیسرے کمرے کی کھوج کریں کہ وہ کونسا ہے ”نسیم بولے۔“ اس کے بعد ہم سب تیسرے کمرے کی کھوج کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ چلتے چلتے ہم ایک کمرے کی طرف گئے۔ اس کمرے کا گیٹ عجیب طرح کا تھا اگرچہ اس میں ایک خوبصورت محراب تھی، میزے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی زمانہ میں یہ محراب بہت خوبصورت رہی ہوگی۔ کچھ نقش و نگار اس کے مٹ چکے تھے

جس کے نتیجے میں ان کے خاندان کے کئی لوگ انگریزوں کے ظلم و ستم کا شکار ہوئے۔

۱۸۵۷ء میں مولانا رشید احمد گنگوہی تصوف کی راہیں طے کرتے ہوئے جنگ آزادی میں بھی برابر کے شریک رہے اور ان کے ساتھ ان کے بچپن کے رفیق بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتوی بھی میدان شاملی میں انگریزی فوج سے برسرِ پیکار رہے۔ ان حضرات اکابر نے قدم قدم پر اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا اور ملک کی آزادی کے لئے اپنا خون پسینہ ایک کیا۔

سچ تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ ہندو مسلم دونوں نے مل کر عظیم الشان قربانیاں دیں۔ اس کے بعد یہ ملک انگریزوں سے آزاد ہوا۔ لیکن انگریزوں نے اس ملک سے جاتے جاتے کچھ اس طرح کی حرکتیں کیں دونوں قوموں کا سکون غارت ہو گیا۔ ایک تو انگریزوں نے پاکستان کی بنیاد کچھ ہندوؤں اور کچھ مسلمانوں کو ورغلا کر ڈال دی اور اس کے ساتھ ساتھ نفرت، تعصب کے ایسے بیج ہندوستان کی سرزمین پر بودیئے کہ کچھ دنوں کے بعد ان بیجوں کے پودے اُگنے لگے۔ پھر یہ پودے آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگے اس کے بعد کچھ فرقہ پرست عناصر نے ان کی بطور خاص ایسی آبیاری کی کہ آج وہی پودے تناور درخت بن کر پھل دینے لگے ہیں ان کڑوے درختوں کے کڑوے اور زہریلے پھل کھا کر اس ملک کے بعض ہندو اور بعض مسلمان باہم ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریبان ہے اور اس ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

یہ بوسیدہ سی کتاب ہمیں ملی تھی جس میں اس قلعے کا پورا نقشہ موجود تھا۔ اس میں بعض مقامات پر کچھ اس طرح کی باتیں درج تھیں جنہیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا تھا کہ اس قلعے کے راجہ کے تعلقات مسلمانوں کے ساتھ ہمدردانہ تھے اور وہ مسلمانوں کی خود بھی مدد کرتا تھا اور ان سے مدد لیتا بھی تھا۔ جگہ جگہ مسلم صوفیوں اور ولیوں کا بھی تذکرہ تھا اور اس قلعے کے اندر ایک درگاہ بھی تھی جو اس بات کا زندہ ثبوت تھی کہ ہندو اور مسلمان اس قلعے سے کسی نہ کسی صورت میں وابستہ رہے ہیں اور اس قلعے کے راجہ نے مسلم بزرگوں کا احترام دل کی گہرائیوں سے کیا ہے۔ کاش یہ دور پھر لوٹ کر آئے اور ہمارے ملک میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان پھر بے مثال تعلقات قائم ہوں کاش عیناً

اور کچھ باتیں تھے جو نقش و نگار باقی تھے ان سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ محراب حد سے زیادہ حسین ہوگی اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر یہ بھی اندازہ ہوا کہ اس قلعے کا راجہ باذوق تھا۔ اس آپ بیتی کو لکھتے وقت قانونی طور پر ہم پر یہ پابندی عائد کر دی گئی تھی کہ ہم اس قلعے کا پورا پتہ نہ کھولیں اور اس قلعے کے راجہ اور ان کے وارثین کا نام ظاہر نہ کریں۔ بس ایک ہلکا سا اشارہ میں یہ دیتی ہوں کہ یہ قلعہ اس زمانہ کا ہے جب ہندوستان پر مغلوں کی حکومت کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا بلکہ مغلوں کی حکومت سے ایک صدی یا اس سے بھی زائد عرصہ پہلے اس قلعے کی تعمیر ہوئی اور اس کو بنانے والا راجہ ہندو دھرم سے تعلق رکھتا تھا لیکن اس قلعے کے اندر کچھ اس طرح کے آثار بھی تھے جس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ یہ قلعہ وقتی طور پر کسی مسلمان بادشاہ کے پاس بھی آیا کیونکہ اس قلعے کے اندر ایک چھوٹی سی مسجد بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ کئی دیواروں پر کچھ آیات قرآنی بھی لکھی ہوئی تھیں۔ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی تھی۔ وَنَعِزُّ مَنْ نَشَاءُ وَتُدِلُّ مَنْ نَشَاءُ ایک کمرے کی دیوار پر یہ آیت لکھی ہوئی تھی۔ نَصْرُ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ۔ لیکن پورے قلعے کو دیکھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی تھی کہ یہ قلعہ بنا ہوا تھا کسی ہندو راجہ کا لیکن کچھ دنوں کے لئے یہ کسی مسلم حاکم کے پاس بھی آیا۔ لیکن خوبی کی بات یہ تھی کہ مسلم بادشاہ نے اس قلعے کی جو ہندو سماج اور ہندو دھرم کی علامتیں تھیں انہیں مسمار نہیں کیا۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ سامراجیوں کی حکومت سے پہلے ہندو اور مسلمانوں میں وہ نفرت نہیں تھی جو بعد میں پیدا ہوئی اور جس نے ہندوستان کی یکجہتی کو بہت نقصان پہنچایا۔

مغلوں کے دور میں بھی ہندو مسلمان شیر و شکر ہو کر زندگی گزارتے تھے اور ہندو مسلمان دونوں نے مل کر ہی آزادی کی لڑائی لڑی۔

بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ یہ ملک صرف ہندوؤں کی قربانیوں سے آزاد ہوا ہے۔ اس طرح کی سوچ ان لوگوں کی ہے جو یقیناً فرقہ پرست ہیں اور جو بغض و عناد میں مبتلا ہیں وہ مسلمانوں کی قربانیوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے جب کہ سچ بات یہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب جنگ آزادی کی شروعات باقاعدہ ہو چکی تھی مسلمانوں نے بھی برابر کی قربانی دی اور نواب واجد علی شاہ کی بیگم زینت محل نے مئی ۱۸۵۷ء ہی میں انگریزوں سے اعلان بغاوت کیا

اور لیڈروں کی کھینچی ہوئی دیواریں کسی طوفانِ محبت کی نذر ہو جائیں
کاش یہ فاصلے قربتوں میں بدل جائیں جنہوں نے بدگمانیوں
کے ہزار فتنے اس ملک میں جگا رکھے ہیں۔

معاف کرنا میں تو بہت جذباتی ہو گئی اور اپنے موضوع ہی سے
بھٹک گئی میں تو یہ بتا رہی تھی کہ یہ بوسیدہ قلعہ ہندو مسلم یکجہتی کا آئینہ دار
ہے۔ اس قلعہ کا سفر طے کرتے ہوئے اور تیسرے کمرے کی کھوج
کرتے کرتے ہم لوگ جب اس کمرے کے دروازے پر پہنچے جس کی
محراب آرٹ کا بہترین نمونہ تھی ہم حق و وق رہ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ
اس محراب کے دائیں طرف ایک گول دائرہ تھا بالکل سیاہ رنگ کا اور اس
میں ایک آنکھ بنی ہوئی تھی۔ آنکھ بالکل ایسی تھی جیسی بلی کی ہو اور اس
دائرے کے چاروں طرف ہندی زبان میں یہ لکھا ہوا تھا۔ اندر جانے
سے پہلے ایک بار سوچ لینا۔

یہ جملہ پڑھنے کے بعد ہم سب ٹھٹک گئے اور ہمارے بڑھتے
ہوئے قدموں میں بریک سے لگ گئے۔

نسیم بولے۔ ہمیں اس سفر سے پہلے ہی یہ اندازہ تھا کہ اس قلعے
میں ہمیں طرح طرح کی مشکلات اور طرح طرح کے مقابلوں کا سامنا
کرنا پڑے گا اگر ہم ڈر گئے تو پھر ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہیں
ہو سکیں گے۔ اللہ کا نام لیں اور اندر چلیں۔

یہ کہہ کر نسیم تو ایک دم محراب سے گزر کر اندر کمرے میں پہنچ گئے۔
پھر ہم سب بھی بادلِ خواستہ اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں
گھپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہیں دے رہا تھا۔ میں اگرچہ دل
کی مضبوط ہوں لیکن اس وقت ایک عجیب طرح کا خوف تھا جو دل
و دماغ پر چھایا ہوا تھا۔ میں نے ڈر کی وجہ سے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ رکھا
تھا۔ ٹارچ میرے شوہر کے ہاتھ میں تھی انہوں نے ٹارچ کی روشنی کو
ادھر ادھر کیا۔ کمرے میں کچھ نظر نہیں آیا لیکن جب ہم کمرے کے
درمیان میں پہنچے تو ٹارچ خود بخود بند ہو گئی اور لاکھ کوشش کرنے پر نہیں
جلی اسی وقت نسیم چیخے۔ بھائی صاحب ٹارچ جلاؤ، بھائی صاحب ٹارچ
جلاؤ۔

ٹارچ نہیں جل رہی ہے ”ملک زادہ نے کہا۔“ شاید اس میں کوئی
خرابی ہو گئی ہے۔
بھائی صاحب میرے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ آپ لوگ

خدا کے لئے آگے نہ بڑھیں وہیں رک جائیں۔

ہم سب یہ سن کر لرز گئے اور ایک جگہ پر رک گئے۔ نسیم ہم سے
دس پندرہ قدم آگے تھے میرے شوہر ٹارچ پر اپنا ہاتھ مارتے رہے لیکن
ٹارچ نہیں جلی پھر میں نے آنکھیں پھاڑ کر نسیم کی طرف دیکھا۔ تو میں
نے دیکھا کہ نسیم کی ٹانگیں زمین کے اندر تھیں اور وہ بے حس و حرکت
کھڑے تھے۔ بھائی کی محبت نے جوش مارا تو میرے شوہر ایک دم قدم
بڑھا کر نسیم کے پاس پہنچ گئے اور وہ بھی زمین میں دھنس گئے انہوں نے
مجھے آواز دے کر کہا۔ عذرا تم وہیں رکو اور سرفراز سے کہو کہ وہ کوئی عمل
پڑھے۔ یہ کوئی دلدل نہیں ہے جس میں ہم دھنس رہے ہیں یہ تو جنات
کی کوئی حرکت ہے۔ بس اللہ ہی اب ہمارا مددگار ہے۔

سرفراز خاں نے کوئی عمل کیا چند منٹوں کے بعد نسیم اور میرے
شوہر زمین پر آ گئے اور ٹارچ بھی خود بخود روشن ہو گئی۔ میں نے کہا کہ
واپس چلیں اور دھنسنے کا خیال چھوڑ دیں اس میں خطرہ ہی خطرہ ہے۔ نسیم
غصے میں بولے۔ بھابی! ہمارے حوصلے پست مت کرو۔ دھنسنے تو ہم ضرور
ٹکالیں گے اگر آپ سب لوگ چلے گئے تو یہ کام میں اکیلا ہی کروں گا
لیکن میں یہ کام کر کے ہی چھوڑوں گا۔

نہیں بھئی۔ ہم سب تمہارے ساتھ ہیں۔ ”میرے شوہر نے تسلی
دی۔“ اور اگر ہم مرے بھی تو سب ایک ساتھ مریں گے تمہیں اکیلے
نہیں مرنے دیں گے۔

نسیم نے ٹارچ اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس نے سامنے کی
طرف ٹارچ ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو بھائی صاحب! سامنے ایک کھوپڑی
دکھائی دے رہی ہے۔

اور اوپر دیکھو کیا لکھا ہے۔ ”سرفراز خاں نے کہا۔“

نسیم نے کوٹھڑی کے دروازے کے اوپر روشنی ڈالی۔ ہندی زبان
میں لکھا تھا۔ رک جائیے۔

نسیم نے یہ پڑھ کر کہا۔ لیکن ہم رکیں گے نہیں۔ آئیے ہمیں اپنی
منزل تک پہنچنا ہے۔

حیرت کی بات یہ تھی کہ کوٹھڑی کا دروازہ کھلا ہوا تھا لیکن نسیم نے
جیسے ہی یہ کہا کہ ہم رکیں گے نہیں، ہمیں اپنی منزل تک پہنچنا ہے۔
کوٹھڑی کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا اور اسی وقت ایک زہریلی سی آواز ہم
سب کے کانوں میں پڑی۔ کوئی کہہ رہا تھا تم سب اپنی موت کے بہت

قریب پہنچ گئے ہو۔

ایک بار ہم پھر ٹھٹھے لیکن نسیم میاں کے حوصلے اور پامردی نے ہمیں کمزور نہیں پڑنے دیا۔ وہ ہر طرح کے حالات اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہتے اور جب انہوں نے یہ کہہ دیا تھا کہ اگر تم سب واپس ہو گئے تو میں اکیلا ہی اپنی منزل کی طرف بڑھوں گا تو پھر اب بات ہی ختم ہو گئی تھی اور ان کو اکیلا چھوڑ کر جانا ہم میں سے کسی کے لئے بھی ممکن نہیں تھا۔

نسیم اپنا قدم کوٹھڑی کے اندر رکھنے ہی والے تھے کہ ان کے بھائی نے انہیں ہاتھ پکڑ کر روکا اور کہا۔

یقین کرو چھو میاں۔ ہم پشت دکھانے والوں میں نہیں ہیں، تم جدھر چلو گے کچھ بھی گزر جائے ہم بھی تمہارے پیچھے پیچھے اُدھر ہی چلیں گے لیکن میرا خیال یہ ہے کہ اس کمرے سے باہر جا کر پہلے ہم منصوبہ بندی کر لیں اس کے بعد ہی آگے بڑھیں۔ خواہ خواہ کی چلت پھرت ہمیں کوئی بھاری نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

بھائی صاحب میں آپ کے ہر خیال اور ہر مشورے کا دل کی گہرائی سے احترام کرتا ہوں۔ ”نسیم نے کہا۔“ لیکن میری اپنی سوچ یہ ہے کہ اگر ہم نے اپنے بڑھتے ہوئے قدم کو ایک بار بھی روک دیا تو پھر ہماری ہمتیں پست ہو جائیں گی اس لئے ہم اپنا ایک قدم بھی پیچھے کی طرف نہیں لے جائیں گے البتہ کوئی منصوبہ بندی کرنی ہو تو اسی جگہ کھڑے ہو کر کر لیں۔

میرے شوہر چپ ہو گئے۔ سرفراز خاں نے کہا۔ ٹھیک ہے میں ایک وظیفہ پڑھ کر سب پر دم کرتا ہوں اس کے بعد اللہ کی مدد سے ہم سب کوٹھڑی میں داخل ہو جائیں گے۔

سرفراز خاں ابھی اپنی بات پوری نہیں کر پائے تھے کہ ایک بہت بڑا چمکا ڈان کے منہ سے نکل آیا۔ بے اختیار ان کی چیخ نکل گئی اور ان کا سر چکر اگیا۔ ان کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا لمحہ بھر کے لئے وہ ساکت و صامت سے ہو گئے پھر انہوں نے خود کو سنبھال کر کہا۔ جنات کی ان چھپوڑی حرکتوں سے ہم ڈرنے والے نہیں۔ آؤ میں آپ سب پر دم کر دوں۔ پھر اندر چلیں اس کے بعد انہوں نے کچھ پڑھ کر ہم سب پر دم کیا۔ ان کے دم کرنے کے بعد ہمارے اندر قدرتی طور پر ایک طرح کی چستی آگئی اور ہمارے دلوں سے ہر طرح کا خوف نکل گیا۔

نسیم میاں نے ٹارچ جلائی اور ٹارچ کی روشنی سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے ہم سب کوٹھڑی کے قریب پہنچے اچانک بند دروازہ خود بخود کھل گیا۔ ہم سب کوٹھڑی کے اندر داخل ہو گئے۔ جیسے ہی ہم کوٹھڑی میں پہنچے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ ہم سب پر پھر خوف طاری ہو گیا۔ ٹارچ بدستور روشن تھی اور ڈر اور خوف کے عالم میں ہم نے کوٹھڑی کے درو دیوار پر ایک نظر ڈالی۔

اُف میرے اللہ۔ کس قدر بھیانک شکل ہے۔ میرے منہ سے بیساختہ نکل گیا۔ کوٹھڑی میں ایک بخاری تھی اس بخاری میں لمبی کی سی شکل کا کوئی جانور جو بالکل سیاہ تھا اور جس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ کی تھیں اپنی لمبی سی زبان نکالے بیٹھا تھا۔ اسکو دیکھ کر نہ صرف میں بلکہ سبھی ڈر گئے۔ نسیم نے اس کی طرف ٹارچ کی روشنی ڈالی تو وہ ڈرنے کے بجائے ہماری طرف کودنے کا ارادہ کرنے لگا۔ میں تو اپنے شوہر سے چٹ گئی اور بولی۔

یہ کیا چیز؟

لمبی لگتی ہے۔ ”نسیم نے کہا۔“

نسیم بھائی لمبی اتنی بڑی نہیں ہوتی۔ یہ تو ریمپھ کی طرح ہے اور لمبی تو انسانوں سے ڈر کر بھاگ جاتی ہے یہ کبخت تو لٹ سے مس بھی نہیں ہو رہی ہے میں بولتے بولتے اچانک چیخ پڑی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی جانور میرے پیروں میں پٹ رہا ہے۔ شہباز خاں بھی بولے ہاں کوئی چیز تو تھی شاید سانپ ہو۔ مجھے بھی اپنے پیروں میں سرسراہٹ سی محسوس ہوئی تھی۔ نسیم میاں نے ٹارچ کی روشنی زمین کی طرف ڈالی لیکن وہاں کچھ نظر نہیں آیا اس کے بعد جب ہم نے بخاری کی طرف دیکھا تو وہاں ایک انسانی ڈھانچہ کھڑا ہوا تھا اور وہ باقاعدہ اپنے ہاتھ سے ہمیں اپنی طرف بلا رہا تھا۔ اس ڈھانچے کو دیکھ کر ہم سب پر خوف طاری ہو گیا۔ نسیم کے ہونٹوں پر بھی خشکی بکھر گئی لیکن اسی وقت سرفراز خاں نے ہماری ہمت بندھائی اور کہا لاؤ کوئی ڈھیلا اٹھاؤ میں اس پر پڑھ کر اس ڈھانچے کی طرف اچھالوں گا انشاء اللہ یہ ڈر کر بھاگ جائے گا۔ ہم نے زمین سے ایک ڈھیلا اٹھا کر سرفراز خاں کو دیا انہوں نے کچھ پڑھ کر اس پر دم کیا پھر اس کو ڈھانچے کی طرف اچھالا لیکن وہ ڈھیلا تو ڈھانچے نے اس طرح بوج لیا جس طرح کوئی کھلاڑی گیند بوج لیتا ہے۔ ڈھیلا بوچنے کے بعد وہ ڈھانچہ نیچے زمین پر آنے کی کوشش کرنے لگا اس وقت

سرفراز خاں نے ایک بار پھر کوئی عمل پڑھنا شروع کیا لیکن اس بار بھی ان کا عمل کارگر ثابت نہیں ہوا اور تمام الو بدستور دروازے میں اڑتے رہے اور چیختے رہے۔ اسی وقت ہم نے دیکھا کہ ہال کمرے کے دروازے پر اس طرح ہل رہے تھے جس طرح زلزلے میں عمارتیں ہلتی ہیں۔ چھنومیاں بولے کسی بھی طرح ہو یہاں سے باہر نکلو۔ اگر یہ عمارت گر گئی تو ہم سب یہاں دب کر مر جائیں گے۔

شوہر نے کہا کہ ان کی طرف کوئی ڈھیلا اچھالو اگر یہ الو ہوں گے تو بھاگ جائیں گے اور اگر یہ کوئی دوسری مخلوق ہے تو پھر یہ ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔ سب نے میرے شوہر کی رائے سے اتفاق کیا اور اسی وقت نسیم میاں نے ایک ڈھیلا اچھال کر ان دونوں الوؤں کی طرف اچھالا۔ ایک الو نے جو تھوڑا سا تیز میں دوسرے الو سے بڑا تھا ڈھیلا اس طرح دبوج لیا جس طرح کوئی ماہر کھلاڑی گیند دبوج لیتا ہے۔

اب کیا خیال ہے۔ ”میں بولی۔“

سرفراز خاں نے کہا۔ یہ الو نہیں ہیں، یہ بے شک جنات میں سے ہیں اور ان سے نمٹنے کے لئے ڈھیلا اچھالنا کافی نہیں ہے۔ تو پھر کیا کرنا ہوگا؟

میں ایک ڈھیلا پر ایک عمل پڑھ کر ان کے ماروں کا انشاء اللہ یہ دونوں بھاگ جائیں گے۔ سرفراز خاں نے یہ کہہ کر ایک ڈھیلا اٹھایا اس پر کچھ پڑھا پھر اس کو ان کی طرف اچھالا۔

اس بار دوسرے الو نے جو سائز میں چھوٹا تھا۔ ڈھیلا دبوج لیا اور اسی وقت پورے شور و غل کے ساتھ ایک درجن الو اڑتے ہوئے اس ہال کمرے میں داخل ہو گئے اور اس طرح ہمیں گھورنے لگے جیسے حملے کی تیاری کر رہے ہوں۔

سرفراز خاں تیزی کے ساتھ کوئی عمل پڑھتے رہے لیکن ان کے عمل پڑھنے کا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا۔ الو بدستور ہم سب کو گھورتے رہے اور اس طرح گھورتے رہے جیسے یہ ہم سب پر ٹوٹ پڑیں گے اس حالت میں ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس ہال سے باہر نکل کر تیسرے کمرے کی تلاش کریں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ایسا کریں کہ اس ہال کمرے سے باہر چلیں اور دائیں جانب جو راستہ جارہا ہے یہ آگے چل کر کسی عمارت پر ختم ہو رہا ہے، وہاں چلیں ہو سکتا ہے کہ وہ تیسرا کمرہ وہی ہو۔ کیونکہ اس ہال کمرے میں تو ایک کھڑکی ہے اور یہ کھڑکی بھی غالباً اس پار کھلتی ہے اس لئے یہاں کسی کمرے کے ہونے کا امکان نہیں ہے۔

نسیم اور شہباز خاں نے میرے شوہر کی تائید کی اور اس کے بعد ہم سب ہال سے نکلنے کے واپس ہونے لگے لیکن اُف میرے خدا۔ اسی وقت تمام الو ہال کے دروازے میں آکر اڑنے لگے اور عجیب قسم کی زہریلی آوازیں نکالنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ ان کو ہمارا اس ہال سے نکلنا برا لگ رہا ہے اور یہ ہمیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

لیکن بھی نکلیں کیسے۔؟ تم دیکھ نہیں رہے ہو کہ کیا ہو رہا ہے۔ چلو پہلے میں چلتا ہوں۔ نسیم یہ کہہ کر دروازے کی طرف بڑھنے لگے لیکن اسی وقت ان کے سر پر ایک پتھر آکر گرا اور اس کا دماغ چکرا گیا اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور وہ زمین پر گرتے گرتے بچا۔ چند منٹ تک اس کے ہوش و حواس اڑ گئے اور سب ہی اس کی طرف متوجہ رہے۔ چند منٹ کے لئے ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم کس جگہ کھڑے ہیں اور کس آفت کا شکار ہیں۔ کچھ دیر کے بعد جب نسیم کے ہوش و حواس صحیح ہوئے تو اس نے مری مری آواز میں کہا کہ کسی طرح تو یہاں سے نکلنا ہوگا۔؟ کچھ تو سوچو۔ اس وقت میں بولی۔ کہ اس بار ہمت کر کے میں آگے جاتی ہوں اور تم میرے پیچھے پیچھے آؤ، شاید بے کہ یہ الو مجھ عورت ذات کو نہ روکیں۔

لیکن اب تم جاؤ گی کیسے۔؟ شہباز خاں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

کیا مطلب۔؟ میں نے انہیں حیرت سے دیکھا۔

نذراج۔ دروازے کی طرف دیکھو وہ اب بند ہو چکا ہے۔

ایک دم ہم سب نے کھبرا کر دروازے کی طرف دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ دروازہ بند تھا اور اب وہاں کوئی الو نہیں تھا ہم نے ہال کمرے کی اس جانب دیکھا جہاں دو الو بیٹھے تھے تو ہم نے دیکھا کہ وہ دونوں بڑے بڑے الو اب بھی موجود تھے۔ لیکن بعد میں جو الو بارہ تیرہ کے قریب آئے تھے اب وہ موجود نہیں تھے۔

سرفراز خاں نے ان الوؤں کی طرف دیکھ کر کہا۔ تم الو نہیں ہو تم جانور نہیں ہو تم بھی ہماری طرح اللہ کی مخلوق ہو اور وہ مخلوق ہو جس کا ذکر اللہ کی آخری کتاب میں بھی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم ہمیں دکھ نہ دو۔ ہم تم سے لڑنا نہیں چاہتے اور تم سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں رکھتے۔ ہمیں تو دھینے کی تلاش ہے اگر

میری رائے یہ ہے۔ ”میں بولی۔“ ان باتوں میں الجھنے کے بجائے اور یہ ریسرچ کرنے کے بجائے کہ یہ گدھا ہے یا کچھ اور اور یہ گدھا اس کوٹھڑی میں داخل کیسے ہوا ہمیں اپنے مقصد کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ جب صاف طور پر ہمیں جنات کی طرف سے یہ رہنمائی مل گئی ہے کہ ہم دینے کے لئے اس قلعے کے تیسرے کمرے کی تلاش کریں تو اس طرح کی چیزوں میں الجھ کر اپنا وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ؟

میرے شوہر بولے۔ حنا تم صحیح کہہ رہی ہو۔ اس طرح کی کوٹھڑیاں تو اس قلعے میں اور بھی ہوں گی اور ان کوٹھڑیوں میں کہیں الو ہوں گے کہیں بلیاں نظر آئیں گی اور کہیں گدھے۔ دراصل یہ قلعہ تو جنات کا مسکن بنا ہوا ہے ہمیں ان باتوں میں الجھ کر اپنے قیمتی وقت کو ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ اب یہاں سے نکلو اور صرف اسی کمرے کی طرف چلو جو تیسرا کمرہ ہے۔

لیکن بھائی جان ہمیں یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ تیسرا کمرہ ہے۔ ”نسیم بولے۔“

ارے یہاں سے تو چلو۔ اس کے بعد ہم اس ہال کمرے سے باہر آ گئے موسم خوشگوار تھا ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکوں نے ایک عجیب لطف پیدا کر رکھا تھا۔ جسم تو جسم ہم سب کی روحیں بھی اس جنتی ہوا کے جھونکوں سے سرشار ہو رہی تھیں۔ ہمیں ایک چبوترہ سا نظر آیا اور ہم سب اس چبوترے پر بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر پانی پیا۔

ایک بار پھر میں نے نسیم کو مشورہ دیا۔ دیور جی! میرا خیال یہ ہے کہ چھوڑ دیں دینے کے چکر کو اور اپنے گھر چلیں۔ اس قلعے میں دینے کی تلاش کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔

بھابھی! میرا حوصلہ نہ توڑیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ہمارا کتنا روپیہ برباد ہو گیا ہے اگر ہم یوں ہی خالی ہاتھ لوٹ گئے تو اس نقصان کی تلافی کیسے ہوگی۔

نسیم میاں پیسے پر لعنت بھیجو۔ پیسہ تو آئی جانی چیز ہے۔ ”میرے شوہر بولے۔“ کم سے کم ہماری جانیں تو سلامت ہیں۔

تو ہماری جانوں کو ہو کیا رہا ہے۔ ”نسیم بولے۔“ اور اگر خدا نخواستہ ہم نے یہ محسوس کیا کہ دینہ نکالنے میں ہم میں سے کسی کی جان ضرور ضائع ہوگی تو ہم دینے پر لعنت بھیج کر چلے جائیں گے لیکن پہلے سے پہلے ہم کیوں ڈریں اور کیوں ہمت ہاریں اچھا بھئی چلو اٹھو۔

تمہیں یہ بات پسند نہ ہو تو کسی طرح ہمیں بتادو ہم واپس چلے جائیں گے۔ سرفراز اردو میں تقریر کر رہے تھے اور ہم سرفراز خاں کو تک رہے تھے۔ ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ بھلا ایک تقریر کا اثر ان الوؤں پر کیا ہوگا۔ یہ اگر دوسری مخلوق ہو تب بھی اس تقریر سے متاثر ہونے والی نہیں۔

لیکن اللہ کا فضل دیکھئے کہ ابھی سرفراز خاں کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ دونوں الوؤں کو دروازے سے باہر نکل گئے۔

ویری گڈ، میرے شوہر بولے۔ بھئی اگر تم اس طرح کی تقریریں کرتے رہو تو تم تو جنات میں بہت پاپولر ہو جاؤ گے۔

وقت ضائع مت کرو۔ سرفراز بولے۔ چلو اس کھڑکی کی طرف چلو اور دیکھو کہ اس کھڑکی کے اس پار کیا ہے۔؟

اس کے بعد ہم اس کھڑکی کی طرف بڑھے جو اس ہال کے جنوبی حصے میں ہمیں نظر آ رہی تھی۔ سرفراز خاں آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کھڑکی کے قریب پہنچ کر سرفراز خاں نے ایک بار پلٹ کر ہماری طرف دیکھا جیسے ہم سے کھڑکی کھولنے کی اجازت لے رہے ہوں اور اس کے بعد انہوں نے کھڑکی کا دروازہ کھول دیا۔

ہم تو سمجھ رہے تھے کہ کھڑکی کے اس پار میدان ہوگا لیکن دروازہ کھلنے کے بعد اندازہ ہوا کہ وہ کھڑکی نہیں ہے بلکہ وہ کسی کوٹھڑی میں پہنچنے کا ایک راستہ ہے۔ اندر گپ اندھیرا تھا اور اندر سے اس طرح کا تعفن آرہا تھا جیسے کسی لاش کے سڑنے سے تعفن پھیلتا ہے۔ سرفراز خاں نے نارنج کی مدد سے اندر جھانکنے کی کوشش کی پھر وہ بولے۔ اندر تو ایک کالے رنگ کا گدھا کھڑا ہوا ہے۔

گدھا۔؟! ”میرے شوہر نے حیرت سے کہا۔“

جی ہاں گدھا۔ لودیکھو۔ سرفراز خاں نے نارنج میرے شوہر کے ہاتھ میں دے کر کہا۔ اس کے بعد میرے شوہر نے اندر دیکھا پھر باری باری سبھی نے دیکھا اور سب کو اندر ایک گدھا نظر آیا۔ جو عام گدھوں کے مقابلے میں کچھ بڑا تھا اور بالکل سیاہ رنگ کا تھا۔ سرفراز خاں بولے۔ آپ سب لوگ اچھی طرح دیکھ لیں اس چھوٹی سی کوٹھڑی میں جو دس فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی ہوگی یہ اچھی خاصی گہرائی میں ہے۔ یعنی اگر ہم اس میں اترنا چاہیں تو بغیر سیڑھی کی مدد کے نہیں اتر سکتے۔ اس کوٹھڑی میں یہ گدھا کیسے پہنچا۔ اور اس کوٹھڑی میں کوئی روشن دان تک موجود نہیں ہے تو پھر یہ گدھا یہاں زندہ کیسے ہے۔؟

”سرفراز خاں نے کہا۔“ وقت تیزی سے گزر رہا ہے شام ہونے سے پہلے پہلے آج تیسرے کمرے تک پہنچ جانا ضروری ہے۔

ہم پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک راستہ جو ایک عمارت تک جا رہا تھا اس پر چلنے لگے راستے میں ہمیں ایک گدھا نظر آیا۔ جو بالکل کالے رنگ کا تھا۔ اسے دیکھ کر شہباز خاں بولے۔ کالے گدھوں کی شاید پوری نسل کی نسل یہاں موجود ہے۔ ہم چلتے رہے ابھی کچھ دور اور چلے تھے کہ اور ایک کالے رنگ کا گدھا دکھائی دیا۔

اس قلعے میں کتنے گدھے ہیں۔“ میں بولی۔“

ارے ہم سب بھی گدھے ہیں۔“ میرے شوہر نے کہا۔“ ایک نامعلوم منزل کی طرف چل رہے ہیں۔ آنے والے کل میں ہم اپنے گدھے پن پہ خود نہیں گے۔

چند منٹ کے بعد ایک کالے رنگ کا گدھا پھر نظر آیا۔ یہ تقریباً گھوڑے کے برابر تھا۔ ہم ہنستے ہوئے اس کے پاس سے گزر گئے۔ میں نے کہا۔ چھو میاں ان گدھوں کا ہی کاروبار کر لیں کچھ تو پیسے ہاتھ لگیں گے۔ گدھا کتنے کا بک جاتا ہوگا۔

بے وقوفی کی باتیں کر کے جان مت جلاؤ۔“ میرے شوہر کے لہجے میں کوفت تھی۔“ میں نے دیکھا کہ وہ عمارت جس کی طرف ہم چل رہے تھے اب بہت قریب آچکی تھی لیکن نسیم چلتے چلتے اسی وقت رک گئے اور بولے۔ ذرا ایک منٹ۔

ہم سب بھی رک گئے۔ نسیم نے کہا۔ ذرا واپس چلیں۔

کہاں؟

آئیے میرے ساتھ وہ واپس ہو کر چلنے لگے اور ہم بھی کچھ سمجھے بغیر ان کے پیچھے ہو لئے۔ جہاں بڑا گدھا کھڑا تھا۔ نسیم وہاں جا کر رک گئے اور میرے شوہر سے مخاطب ہو کر بولے۔ بھائی صاحب۔ ایک گدھا ہمیں ہال کمرے کی کوٹھڑی میں نظر آیا تھا۔

اسکے بعد اس راستے میں ہمیں تین گدھے نظر آئے اور یہ تیسرا گدھا جس جگہ کھڑا ہوا ہے اس کی سیدھ میں اس جانب دیکھیں۔ نسیم نے اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ ایک جو سیدھ سا کمرہ نظر آ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے وہی تیسرا کمرہ ہو۔ اور جنات نے گدھوں کی صورت میں ہماری رہنمائی کی ہو۔

میرے تو سمجھ میں نہیں آیا۔“ میرے شوہر بولے۔“ لیکن تم کہتے

ہو تو چلو اس کمرے کو بھی ٹٹول لیں۔ ہاتھ لگن کو آری کیا۔

اور اس کے بعد ہم اس کمرے کی طرف روانہ ہو گئے۔ چند منٹ چلنے کے بعد ہم ایک بوسیدہ کمرے کے دروازے پر کھڑے تھے۔ اس کمرے کے دروازے پر ایک کواڑ دیمک زدہ سا موجود تھا ایک کواڑ غائب تھا۔ کمرے کی دہلیز پر گھاس اُگی ہوئی تھی اور کمرے کی دیواروں پر کائی جی ہوئی تھی۔

ذرا رکو۔ میرے شوہر نے کہا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے سوچ لو کیونکہ اس کمرے کے دروازے سے جو وحشت نیک رہی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ شاید جنات کا اصل ٹھکانہ یہ کمرہ ہی ہو۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ کمرہ یقیناً جنات کی منزل ہے۔“ سرفراز بولے۔“ ایسا کرتے ہیں کہ پہلے میں سب کا حصار کر دوں اور ہم اپنے اپنے ڈنڈوں پر بھی آیت الکرسی پڑھ کر دم کر لیں اس کے بعد ہم اندر داخل ہوں گے۔ یہ کہہ کر سرفراز خاں نے کسی عمل کے ذریعہ ہم سب کا الگ الگ حصار کیا اور پھر ہم سب نے آیت الکرسی پڑھ کر ان ڈنڈوں پر دم کیا جو ہم سب کے ہاتھوں میں تھے۔ اس کے بعد سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر نارنج پر دم کیا پھر بسم اللہ پڑھ کر پہلے سرفراز خاں پھر ہم سب اس کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں بہت بدبو تھی۔ ہم سب نے اپنی اپنی ناکوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اس بدبو کی تکلیف تو اپنی جگہ لیکن ہمیں ایسا لگا جیسے کمرہ آگ سے تپ رہا ہو اس تپش کا احساس سب سے پہلے مجھے ہوا۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ شاید یہ وہم ہے لیکن جب شہباز بولے کہ یہ کمرہ آگ کا ہے کیا۔ تو پھر مجھے بھی یہ بتانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہوئی کہ میرا بدن جل رہا ہے اور مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے جیتے جی ہم جہنم میں آگئے ہوں۔ میں نے اپنے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کیا آپ کسی طرح کی جلن اور تپش محسوس نہیں کر رہے ہیں؟

میرے شوہر بولے۔ کیوں نہیں۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے کہ ہم آگ کی کسی بھیٹی میں کھڑے ہیں۔

نسیم نے کہا۔ کہ چلو باہر نکلو۔

لیکن باہر نکلتا اتنا آسان کہاں تھا۔ ہر بار کی طرح یہاں بھی یہ ہوا کہ دروازہ ہمیں نہجائی نہیں دیا۔ حالانکہ جب ہم کمرے میں داخل ہوئے تو اس کا ایک کواڑ تو ٹوٹا ہوا تھا لیکن جب ہم نے واپسی کا ارادہ

اس نے ہمیں کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولا۔ تم لوگ ہمارے جال میں پھنس گئے ہو۔ ادھر برف ہے اور ادھر آگ، اب تم بچ کر کدھر جاؤ گے؟

لیکن ہمارا قصور کیا ہے؟

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے ہماری سلطنت میں آکر ہمیں پریشان کیلے۔

ہمارا مقصد آپ لوگوں کو پریشان کرنا نہیں ہے ہمیں تو صرف دھینچنا ہے۔

اور دھینچنے بغیر بھیٹ کے تمہیں نہیں مل سکتا۔

کیسی بھیٹ؟

یہ جو تمہارے ساتھ عورت ہے اس کو ہمارے دیوتا کے قدموں میں ہلاک کرو ہم دھینچنے تک تمہیں خود پہنچا دیں گے۔

یہ سن کر میں اپنے شوہر سے چٹ گئی۔ سرفراز خاں جو اس دیونا انسان سے محکوم تھے بولے۔ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔

تو پھر تمہاری خواہش بھی پوری نہیں ہو سکتی۔

سرفراز خاں نے اصحاب کہف کے نام پڑھنے شروع کئے تو وہ کالا انسان بولا۔ یہ حرکت مت کرو۔ دیکھو اگر ایسا کرو گے تو ہم بھی اپنے عاملین کو بلا لیں گے وہ تمہارے ہر عمل کی کاٹ کر دیں گے اور تم سب کو ہلاک کر دیں گے سرفراز خاں پڑھتے رہے اور چند منٹ کے بعد وہ دونوں غائب ہو گئے اور کمرے کا دروازہ بھی کھل گیا۔ ہم سب تیزی کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئے لیکن آف میرے خدایا، ایک مصیبت سے ابھی ہم نکلے تھے کہ دوسری مصیبت کا ہم شکار ہو گئے۔ کمرے کے باہر پانچ ریچھ کھڑے ہوئے تھے اور وہ اس طرح خونخوار نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ ہمیں پھاڑ ڈالیں گے۔

اب کیا ہوگا؟ میں نے گھبرا کر کہا۔ میری ابھی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہ پانچوں ریچھ ہماری طرف بڑھنے لگے۔

ریچھوں کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ہمیں یقین ہو گیا کہ اب ہم پوری طرح خطرے میں آچکے ہیں میں تو ڈر کر اپنے شوہر کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔ اسی وقت ایک ریچھ نے کھڑے ہو کر ڈانس کرنا شروع

کیا تو ہمیں ایسا لگا کہ جیسے دروازہ بند ہو۔

آگ کی تپش سے گھبرا کر میں بے تحاشہ دروازے کی طرف بھاگی تو میری حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ میں نے دیکھا کہ دروازے پر برف کی سلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ آف میرے خدا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا۔ کیا تماشہ ہے دروازے پر برف ہے اور کمرے کے اندر آگ برس رہی ہے۔ ہم لوگ پوری طاقت کے ساتھ برف کی سلیاں ہٹانے لگے لیکن ایک سلی کو ہٹانے میں ہمیں پندرہ منٹ لگ گئے۔ ادھر کمرے کی تپش بڑھتی جا رہی تھی اور اب تو محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے ہمارے کپڑوں میں آگ لگ جائے گی اور ہم سب چل کر بھسم ہو جائیں گے۔ اگرچہ ٹارچ جل رہی تھی لیکن پھر بھی کمرے میں اندھیرا تھا ایک مجھے محسوس ہوا کہ ہمارے ساتھ ایک عورت اور بھی ہے۔ ہم سب برف کی سلیاں ہٹانے میں مصروف تھے تو مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میری کمر پر ہاتھ رکھا ہو۔ پہلے تو میں یہ سمجھی کہ میرے شوہر میرے ساتھ اس اندھیرے میں مذاق کر رہے ہیں لیکن جب میری نظر اپنے شوہر پڑی جو سامنے کھڑے برف کی سلی کو دھکیل رہے تھے تو میں نے پلٹ کر دیکھا کہ میری کمر پر بے تکلفی کے ساتھ ہاتھ کس نے رکھا تھا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک دم میری چیخ نکل گئی۔ ایک سیاہ فام عورت جس کا قد مردوں سے بھی بڑا تھا اور اس کے بال اس کے پیروں تک لٹکے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھیں ایسی تھیں جیسے دہکتے ہوئے شعلے اور اس کے دانت ہلدی سے بھی زیادہ زرد تھے۔ اس نے ایک بھیا نک سی ہنسی کے ساتھ مجھے گھورا اور میری چیخ نکل گئی۔ ایک دم سب میری طرف پلٹے تو اس عورت کو دیکھ کر سب حیرت زدہ رہ گئے۔

سرفراز خاں نے کہا۔ میڈم تم کون ہوں؟

اس کے جواب میں اس عورت نے ایک زہریلا سا قہقہہ لگایا۔

اور سرفراز کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ میں اس قلعے کی رانی ہوں۔

رانی..... رانی اور تم.....؟

ہاں میں..... اور وہ راجہ ہیں..... اس عورت نے کمرے

کے ایک کونے میں اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہم سب نے اس کونے کی طرف دیکھا تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ کونے میں ایک لمبا تڑنکا آدمی کھڑا تھا اس کے سر پر کانٹوں کا تاج تھا۔ وہ ہنسا تو اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔

جو کوئی بھی ہوں۔ میرے شوہر نے کہا۔ ہمارے تو یہ محسن ہیں۔
اگر یہ نہ آتے تو ہم خطرے میں آچکے تھے۔

پہلے آپ بتائیے کہ آپ کون ہیں اور آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟ ان سے ایک شخص نے کہا۔ ہم آپ سے کچھ نہیں چھپائیں گے نسیم ”بولے۔“ دراصل ہم یہاں دفینہ نکالنے کے چکر میں آئے تھے۔
چلو، پھر تو ہماری تمہاری پٹ جائے گی کیونکہ ہم بھی دفینے کی تلاش میں دس دن سے یہاں بھٹک رہے ہیں۔

اس کے بعد ان تینوں نے اپنا تعارف کرایا یہ تینوں بہت بڑے عامل تھے ان میں سے ایک کا نام مولانا جنید تھا یہ سب سے بڑے تھے۔
عمر میں بھی اور عمل میں بھی۔ دوسرے کا نام مولانا ذبیح اللہ تھا اور تیسرے کا نام مولانا عرفان الہی تھا۔ یہ لوگ جادو اور جنات کو دفع کرنے کے ماہر تھے انہوں نے بتایا کہ یہ بھی پچھلے دس دنوں سے اس قلعے میں بھٹک رہے ہیں اور انہیں کسی مدرسے کو بنانے کے لئے دفینے کی تلاش تھی۔ اس کے بعد ہم نے اپنا اپنا تعارف کرایا۔ مولانا جنید صاحب نے میرے شوہر سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔ چلو ہم سب چل کر دفینے کی تلاش کریں گے اور اگر ہم کامیاب ہو گئے تو ہم آپس میں برابر تقسیم کر لیں گے۔ آدھا آپ کا ہوگا اور آدھا ہمارا۔

ان لوگوں کی ملاقات سے ہمیں بہت تقویت ملی۔ اور ہمیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اب ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ مولانا ذبیح اللہ اور مولانا عرفان الہی نے ہمیں بتایا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور جنات کو دفع کرنے کی اور جلانے کی پوری مہارت رکھتے ہیں۔ یہ سن کر ہمیں خوشی بھی ہوئی اور اطمینان بھی ہوا۔

اسی دوران نسیم نے ان لوگوں کو بتایا کہ ہمیں ایک جگہ سے ایک پرانی اور بوسیدہ سی یہ کتاب ہاتھ لگی تھی اور یہی کتاب اس قلعے تک پہنچنے کا ذریعہ بنی۔ اس کتاب میں کچھ نشاندہی کی گئی ہے اور نشاندہی یہ ہے کہ کمرہ نمبر ۳ میں دفینہ موجود ہے۔ لیکن یہ نمبر تین کہاں ہے یہ اندازہ نہیں ہو رہا ہے۔ یہ سن کر مولانا جنید نے کتاب کو سرسری نظروں سے دیکھا پھر بولے چلو اٹھو۔ وقت ضائع کئے بغیر اس کمرہ نمبر تین کو تلاش کریں۔

سامنے ہی ایک چبوترہ سا تھا اس پر ہم سب لوگ بیٹھ گئے اور ہم نے وہاں بیٹھ کر کچھ ناشتہ پانی کیا اور یہ مشورہ کیا کہ اب کس طرح تین

کیا اور دوسرے رینچ بھی دو پیروں پر کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگے۔
وہ ہمیں خوانوار نظروں سے دیکھ رہے تھے اور بڑی زہریلی ہنسی ہنس رہے تھے جیسے ہمارا اور ہماری بے بسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ اس کے بعد وہ رینچ جو کھڑے ہو کر سب سے پہلے ناچا تھا وہ آگے بڑھا باقی چاروں رینچ اپنی جگہ کھڑے رہے اور اس رینچ نے ہمارے قریب آ کر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ جیسے وہ مجھے طلب کر رہا ہو۔ میری چیخ نکل گئی۔ سرفراز خاں نے کوئی عمل پڑھ کر رینچ کی طرف پھونک ماری لیکن کچھ نہیں ہوا۔ رینچ نے پھر میری طرف اپنا پنجہ بڑھایا۔ اور اس وقت وہ چاروں رینچ ہمارے قریب آ گئے اور انہوں نے ہمیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اب ہم پوری طرح ان رینچوں کے قبضے میں تھے اس وقت نسیم نے ایک غلطی کی اس نے اپنے ہاتھ میں جو ڈنڈا تھا ایک رینچ کے مارد یا بس پھر تو قیامت آ گئی، ایک رینچ نے نسیم پر حملہ کر دیا نسیم زمین پر گر گئے اور رینچ ان پر سوار ہو گیا۔ اس کے فوراً ہی بعد دوسرے رینچ نے مجھے دبوچ لیا میں نے بہت بچنے کی کوشش کی لیکن اس نے مجھے نہیں چھوڑا۔ مجھے رینچ کی آغوش میں دیکھ کر میرے شوہر کو غصہ آ گیا اور انہوں نے اس رینچ پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت تیسرے رینچ نے میرے شوہر کو بچھاڑ دیا اور وہ ان پر سوار ہو گیا۔ اس وقت ہم سب بہت خوف زدہ ہو چکے تھے اور ہمیں یقین ہو گیا تھا کہ ہم میں سے کسی ایک کی جان ضرور جائے گی۔ جس رینچ نے مجھے دبوچ رکھا تھا وہ کبخت مجھے پیار کرنے لگا۔ میرے اوسنان خطا ہو گئے مجھے گھن بھی آ رہا تھا اور خوف کی وجہ سے میری سانس بھی رک رہی تھی۔ اچانک اسی وقت ایک آواز گونجی۔

ڈرنا مت۔ ہم تمہاری مدد کو آ رہے ہیں۔

میں نے دیکھا سامنے تین آدمی جو انسان ہی لگ رہے تھے اور جو کرتے پچامے میں تھے اور جن کے داڑھیاں بھی تھیں اور سر پر ٹوپیاں بھی۔ یہ لوگ مولوی سے لگ رہے تھے انہوں نے ہماری طرف بڑھتے ہوئے ہمیں تسلی دی اور بالکل قریب آ کر انہوں نے مٹھی بھر خاک ان رینچ کی طرف اچھالی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ رینچ غائب ہو گئے اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ یہ رینچ نہیں تھے بلکہ جنات تھے جو رینچ کی شکل میں ہم سے مقابلہ کرنے کے لئے آئے تھے۔

آپ لوگ کون ہیں؟ ”نسیم نے پوچھا۔“

مطلب سمجھے۔؟

میں نہیں سمجھا۔ میرے شوہر نے کہا۔

محترم! یہاں ہم سے پہلے بھی کوئی آپکا ہے اور اس نے یہ جگہ اس لئے کھودی ہوگی کہ اسے یہاں دفینے کا شہہ ہوگا۔ دراصل اکثر ہندو لوگ اپنی پوجا پاٹ کی جگہ میں لکشمی دہا دیا کرتے تھے وہ یہ سمجھتے تھے کہ زمین میں مال دہانے سے مال آتا ہے اور ان کی نیت یہ بھی ہوتی ہوگی کہ بھگوان ہمارے مال کی حفاظت کریں گے۔ لیکن میرا اپنا عمل یہ بتاتا ہے کہ یہاں دفینہ نہیں تھا۔ اس کے بعد ہم اس کو ٹھڑی سے نکل گئے۔ کچھ دور چلنے کے بعد ہماری نظر ایک بوسیدہ سی عمارت پر پڑی۔ یہ چھوٹا سا مکان تھا۔ یہ مکان اس طرح بنا ہوا تھا کہ اس کے چاروں طرف دروازہ تھا۔ ایک سائڈ سے دروازہ بند تھا۔ باقی تین طرف سے کواڑ موجود نہیں تھے۔ جس طرف کواڑ موجود تھے ان کی حالت بھی بہت خستہ تھی لیکن خستہ ہونے کے باوجود ان پر جو نقش و نگار موجود تھے ان سے اندازہ ہوتا تھا کہ کسی زمانہ میں یہ کواڑ بہت خوبصورت رہے ہوں گے۔ مولانا جنید اور ان کے ساتھیوں نے اس عمارت کا چاروں طرف سے جائزہ لیا۔ اس کے بعد وہ سرفراز خاں سے بولے۔

خان صاحب یہ عمارت بہت اہم ہے۔

اس کے بعد مولانا جنید نے نسیم کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔
برخوردار! تمہارا کیا خیال؟

نسیم نے ابھی کوئی جواب نہیں دیا تھا کہ مولانا جنید بولے تم اپنی وہ کتاب نکالو اور دیکھو اس عمارت کا نقشہ کہاں بنا ہوا ہے۔

نسیم نے جھٹ سے وہ کتاب نکالی اور پھر سب کھڑے ہی کھڑے اس کتاب کی ررق گردانی کرنے لگے۔ اس کتاب کے اوراق اس قدر بھر بھرے سے ہو گئے تھے ذرا سی بد احتیاطی سے پھٹ جاتے تھے۔ مولانا جنید نے بہت احتیاط کے ساتھ ایک ایک ورق پلٹا بالآخر اس کتاب میں ایک جگہ اس عمارت کا نقش مل گیا۔ مولانا ہی نے وہ عمارت پہچانی اور کہا۔ دیکھو یہ عمارت جہاں ہم کھڑے ہوئے ہیں وہ یہ ہے۔ ہم سب نے بھی غور سے دیکھا۔ اور ہمارے کچھ کچھ سمجھ میں آیا۔ لیکن پوری طرح سمجھ میں نہیں آیا۔ پھر مولانا نے ہمیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

دیکھو اس عمارت کا شرقی حصہ یہ ہے اور اس کے سامنے ایک کنواں نقشہ میں دیا گیا ہے جو وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک کنوئیں کی

نمبر کمرے کو تلاش کریں۔ اب ہمیں کافی اطمینان ہو گیا تھا کیونکہ سرفراز خاں عامل تو تھے لیکن انہیں عملیات میں پوری مہارت نہیں تھی۔ جب ہمیں معلوم ہوا کہ مولانا جنید بہت بڑے عامل ہیں اور ہزاروں جنات کو انہوں نے بوتل میں بند کر کے قبرستانوں میں دبا دیا ہے تو ہمیں یہ اطمینان ہو گیا کہ اگر پرانے قلعے میں ہماری ٹکر جنات سے ہو گئی تو وہ آسانی سے ہم پر قابو نہیں پاسکیں گے۔ ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد ہم سامان سمیٹ ہی رہے تھے کہ شہباز خاں بولے۔ عذرا بھابی شاید زلزلہ آرہا ہے۔ یہ دیکھو زمین ہل رہی ہے۔

اور اس کے بعد ہم سب نے دیکھا کہ جس چبوترے پر ہم بیٹھے ہوئے تھے وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پوری زمین ہنڈولا بن گئی ہو۔ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ ہم ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور سامنے کی بوسیدہ عمارت بھی اس طرح دہل رہی تھی جیسے اینٹ پتھروں کی نہیں بلکہ کاغذ کی بنی ہوئی ہو۔ میرے منہ سے تو ایک دم یہ نکل گیا جل جل تو آئی بلا کونال تو زلزلہ کا یہ جھٹکا تقریباً ایک منٹ تک رہا۔ اور اس ایک منٹ میں ہمارے ہوش اڑ گئے اور ہمیں یہ اندیشہ ہو گیا کہ زمین پھٹ جائے گی اور ہم سب اس میں دھنس جائیں گے۔ زلزلہ کے جھٹکے کے بعد ہم لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم جدھر منہ اٹھا اُدھر چل دیے۔ قلعے کے اندر جگہ جگہ گھاس اُگی ہوئی تھی اور جگہ جگہ سے زمین پھٹی ہوئی تھی چلنا بہت دشوار تھا۔ یہ قلعہ تقریباً ایک کلومیٹر میں کو پھیلا ہوا تھا۔ اس کے درود یوار سے وحشت ٹپک رہی تھی۔ کہیں کہیں سے سانپ بچھو نیو لے اور اڑدے بھی نظر آتے تھے اس لئے بہت احتیاط کے ساتھ چلنا پڑ رہا تھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ایک برآمدہ سا نظر آیا جب ہم برآمدہ کے قریب پہنچے تو ہم نے دیکھا اس برآمدے کے اندر ایک کوٹھری سی تھی۔ مولانا جنید نے کہا۔ آؤ دیکھتے ہیں کہ یہ کوٹھری کیا ہے۔ مولانا جنید آگے آگے تھے اور ہم سب ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ کوٹھری میں گپ اندھیرا تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سمجھائی دیتا تھا مولانا جنید کے ہاتھ میں بہت بڑی ٹارچ تھی انہوں نے ٹارچ آن کی تو اس کوٹھری میں کچھ مورتیاں نظر آئیں غالباً یہ چھوٹا سا مندر تھا لیکن باہر مندر ہونے کی کوئی علامت موجود نہیں تھی۔ مولانا جنید نے اس کوٹھری میں ایک سائڈ میں روشنی ڈالی کچھ جگہ کھدی ہوئی تھی۔ تقریباً دو ڈھائی گز۔ مولانا نے میرے شوہر کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا۔

تک ضرور پہنچیں گے اگر آپ لوگوں کو کوئی ڈر خوف ہو تو آپ اپنا ارادہ بدل سکتے ہیں۔

نسیم بولے۔ ہم مرنا پسند کریں گے لیکن اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے کیوں بھائی صاحب، نسیم نے میرے شوہر سے تائید چاہی۔

میرے شوہر بولے۔ حضرت! جب اوکھلی میں سردے ہی دیا ہے اب ڈرنے سے کیا۔

تو کریں بسم اللہ۔ ”مولانا جنید بولے۔“
چلئے، ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ ”سرفراز اور شہباز ایک ساتھ بولے!

یہ سنتے ہی مولانا جنید ایک دم اندر داخل ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ ساتھ ہم سب بھی عمارت میں داخل ہو گئے۔ شروع میں ایک محن تھا جو کسی زمانہ میں باشیچہ رہا ہوگا۔ اس کے بعد ایک بہت بڑا دالان تھا۔ اس دالان میں خون کے نشانات تھے جیسے یہاں کوئی قتل و غارت گری ہوئی ہو۔ اس دالان میں دونوں طرف دو مچان تھے۔ ایک مچان میں سیکڑوں کی تعداد میں چھپکیاں دیوار کو لپٹی ہوئی تھیں۔ دوسری طرف ایک کالے رنگ کی بلی بیٹھی تھی جو بالکل سیاہ فام تھی۔ وہ عجیب نظروں سے ہم سب کو دیکھ رہی تھی۔ مولانا جنید نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔
کیا اس گھر میں کوئی مرد نہیں ہے؟

ہم سب بلی کی طرف دیکھ رہے تھے۔ بلی نے اس طرف اشارہ کیا جس طرف چھپکیاں تھیں ہم نے جو ادھر ہٹ کر دیکھا تو مچان پر ایک بہت بڑا لنگور نظر آیا۔ یہ بھی بالکل سیاہ فام تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یہ لنگور چھلانگ لگا کر بلی کے پاس آ گیا اور اس نے بلی کو پیار کرنا شروع کیا۔ مولانا جنید نے کہا۔

چلو اندر کمرے میں چلو۔ دالان کے اندر ایک کمرے کا دروازہ تھا۔

اور اس کے دونوں کواڑ بھی موجود تھے۔ مولانا جنید کمرے میں داخل ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ آواز پھر آئی۔

رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔

کمرے میں بھیا نک اندھیرا تھا۔ صرف تارچ کی روشنی سے کچھ نظر آتا تھا۔ کمرے میں تعفن بھی پھیلا ہوا تھا۔ بدبو اس قدر تھی کہ ابھی تک اگر اس بدبو کا خیال آ جاتا ہے۔ تو دماغ چکرانے لگتا ہے مجھے

طرف اشارہ کیا۔

ہم اس کنوئیں کے پاس گئے کنواں تو اب خشک ہو چکا تھا اور اس کی من پر اونچی اونچی گھاس اُگی ہوئی تھی اور ایک پیپل کا درخت بھی اُگا ہوا تھا جو خاصا بڑا ہو گیا تھا۔

اس کے بعد مولانا نے کہا اب اس عمارت کے غربی دروازے کو دیکھو۔ نقشے میں گھوڑوں کا اصطبل جو دکھایا گیا ہے یہ وہ ہے۔ مولانا جنید نے ایک دالان کی طرف اشارہ کیا۔ ہم سب دالان تک گئے تو اندازہ ہوا کہ یہ دالان جو اچھا بڑا تھا۔ یہ یقیناً کسی زمانہ میں گھوڑوں کا اصطبل رہا ہوگا۔ اس میں گھوڑوں کے کھانے کی جو کھوٹیں ہوتی ہیں وہ بھی بنی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کتاب کی ورق گردانی کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو یہ اس عمارت کا شمالی حصہ ہے یہاں کمرہ ہے۔ جواب موجود نہیں ہے۔ ہم اس طرف گئے جہاں کتاب میں کمرے کا حوالہ دیا گیا تھا۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ وہاں کمرہ تو نہیں تھا لیکن اس کی بنیادیں موجود تھیں۔ اس کے بعد مولانا جنید نے کہا کہ یہ اس عمارت کا جنوبی حصہ ہے یہاں پرانے زمانہ کی گھڑی کا اشارہ تھا۔ جو دھوپ سے وقت بتاتی ہے لیکن یہ گھڑی اس جگہ پر موجود نہیں تھی اور اس کے آثار بھی نہیں تھے۔ مولانا جنید بولے اس عمارت کی تین سائڈوں میں جو علامات دی گئی ہیں۔ ان کے آثار ابھی تک موجود ہیں صرف جنوبی حصہ کے آثار غائب ہیں۔

اسی وقت مولانا ذبیح اللہ بولے۔ حضرت یہ دیکھو۔ اس عمارت کا سائز لکھا ہے، بارہ سو مربع گز۔ چلو اس کو ناپ لیتے ہیں۔ اگر یہ بارہ سو مربع اسکوائر گز ہے تو سمجھ لو کہ یہ عمارت وہی ہے جس کا نقشہ کتاب میں دیا گیا ہے اور جب ہم نے پیمائش کی وہ عمارت ۱۲ سو مربع گز ہی نکلی۔

یہ عمارت اس قلعے کی سب سے اہم عمارت ہے۔ ”مولانا جنید بولے“ اور اسی عمارت میں اس قلعے کے راجہ مہاراجہ یا مالکان رہتے ہوں گے۔ اب اس کتاب کو تو رکھو اور اس عمارت میں چلو۔ یہ کہہ مولانا جنید اس عمارت کے شرقی دروازے کی طرف بڑھنے لگے اور ہم سب بھی ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ جب ہم عمارت کے دروازے پر پہنچے تو بہت بھانک قسم کی آواز آئی۔

رک جاؤ۔ تم سب کی جان خطرے میں ہے۔

مولانا جنید نے ہم سب کی طرف دیکھ کر کہا۔ دیکھو ہم تو دھینے

قے سی ہونے لگی تو میرے شوہر نے کہا کہ حنا خود کو سنبھالو۔
بدبو کس قدر ہے۔

وہ تو ہے لیکن خود کو سنبھالے رکھو اور دوپٹے سے اپنی ناک بند کرلو۔

اسی وقت ایک خوفناک قہقہے نے ہم سب کے بڑھتے قدم روک دیئے۔ مولانا جنید نے کہا۔ کون ہوتا ہے۔ کوئی جواب نہیں آیا چند منٹ تک بالکل سناٹا رہا اس کے بعد پھر ایک زہریلا قہقہہ فضا میں گونجا۔ اس مرتبہ ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کئی لوگ قہقہے لگا رہے ہوں۔ مولانا جنید بولے۔ جن جن لوگوں کے آیت الکرسی یاد ہو وہ پڑھ لیں۔ اس کے بعد انہوں نے ٹارچ کی روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ سامنے ایک اور کمرہ بھی ہے۔ اب ہم اس میں داخل ہوں گے۔ ڈرنا بالکل نہیں۔ ابھی مولانا کا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک زنانے دارطمانچہ ان کے لگا۔ ایک لمحہ کے لئے وہ چکرا گئے پھر وہ چیخے۔

کبخت۔ مردود سامنے آ۔ پھر میں بتاؤں گا کہ جن اور انسان میں کون زیادہ طاقت ور ہوتا ہے۔

ایک خوفناک قسم کا قہقہہ پھر فضا میں گونجا۔ اور اس کے بعد یہ محسوس ہوا جیسے بہت سے لوگ چہ میگوئیاں کر رہے ہوں۔ دو منٹ تک بالکل خاموشی رہی اس کے بعد مولانا جنید نے بہت سخت لب و لہجہ میں کہا۔ ہٹ جاؤ تم راستے سے ورنہ برا ہوگا۔
میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی لیکن مجھے تو کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ میں نے اپنے شوہر سے پوچھا۔ کون ہے جس سے مولانا بات کر رہے ہیں۔

چپ رہو، کوئی ہوگا۔ ”میرے شوہر نے کہا۔“ نظر تو مجھے بھی نہیں آ رہا ہے۔

میں نے دیکھا سرفراز خاں بھی جلدی جلدی کوئی عمل پڑھ رہے تھے۔ بلکہ سب کی زبانیں چل رہی تھیں۔ میں نے بھی جو کچھ یاد آیا پڑھنا شروع کر دیا لیکن میں دیکھ رہی تھی کہ مولانا جنید ساکت و صامت کھڑے تھے۔ وہ پھر چیخے ہمارا راستہ چھوڑو۔ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہنچانا نہیں ہے۔ ہم انسانوں کے دبائے ہوئے دینے کی کھوج میں ہیں۔ یہ دینے انسانوں کی ملکیت ہے جنات کی نہیں۔

ایک دم ایک بھاری بھر کم آواز سب کے کانوں سے لکرائی۔

بہت ہی کھر درے سے لہجے میں کوئی کہہ رہا تھا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ زمین کے نیچے کی ہر چیز جنات کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ ہم تمہیں اس دینے تک نہیں پہنچنے دیں گے اور اگر تم باز نہیں آئے تو ہم تمہیں بھسم کر دیں گے۔ ابھی ہر طرف تم آگ کے شعلے دیکھو گے۔ اس وقت تمہارے بھاگنے کا راستہ بھی نہیں رہے گا۔ اسی وقت بہت زوردار انداز میں دروازہ بند ہوا اور میرے شوہر نے جو پلٹ کر دیکھا تو کمرے کے کواڑ ایک دم بند ہو گئے۔ اور ہم سب نے دیکھا کہ وہاں ایک ہاتھی کھڑا ہوا تھا اور اس پر ایک کالی بلی سوار تھی۔

اب کیا ہوگا۔؟ میں نے گھبرا کر کہا۔

کیا ہوتا۔ مقابلہ ہوگا۔ مولانا جنید نے کہا اور انہوں نے یہ بھی کہا۔ دیکھو سامنے میں ٹارچ کی روشنی ڈال رہا ہوں۔ وہ کیا لکھا ہے۔ ہم سب نے دیکھا اس کمرے میں پھر ایک کمرہ تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا نیند والا کمرہ۔

لیکن یہ تو اردو میں نیند لکھا ہے۔

جی ہاں۔ تم بھول گئیں مولانا جنید مجھ سے مخاطب ہوا۔ یہی ہے وہ نمبر تین کمرہ ہے۔ جس کو نیند کا کمرہ لکھا گیا ہے اور نیند سے مراد نیند نہیں بلکہ سونا ہے۔ ہم اپنی منزل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ہمت رکھنا یا تو ہم مریں گے یا سونے کا ڈھیر لے کر یہاں سے جائیں گے۔

اسی وقت جس کمرے میں ہم کھڑے تھے اس کی چاروں دیواروں میں آگ لگنی شروع ہوئی۔ اُف میرے اللہ۔ اب کیا ہوگا۔؟ میں بڑبڑائی۔

یہ مملا۔ تم سب کو مروادے گا۔ میں دروازہ کھلوا رہا ہوں تم سب یہاں سے بھاگ جاؤ۔ یہ میری آخری وارننگ ہے۔ اگر تم نہیں بھاگے تو میں تم سب کو ختم کر دوں گا۔ اور اسی وقت دروازہ کھل گیا۔ وہ ہاتھی بھی غائب ہو گیا۔

چھنومیاں۔ میں نے نسیم کو مخاطب کیا۔ چھوڑو اس دینے کو جلد واپس چلو۔

نہیں بھابھی۔ نسیم بولا۔ موت جہاں جس طرح لکھی ہوتی ہے اسی طرح آتی ہے ہم نہیں جائیں گے۔ اور اگر مرنا ہی ہے تو مر جائیں گے۔ آؤ۔ آگے چلیں۔ مولانا کا عمل شاید کام کر گیا تھا اور جو مخلوق راستہ روکے کھڑی تھی وہ ہٹ گئی تھی۔ لیکن سامنے والا کمرہ جس پر نیند

لکھا تھا وہ بند تھا۔ اس کے دروازے کے قریب جا کر مولانا جنید نے کوئی عمل پڑھا لیکن دروازہ نہیں کھلا۔ پھر ایک بھیا نک آواز کمرے میں گونجی۔ اس کمرے میں ہماری بیویاں ہیں۔ تم اس کمرے میں نہیں جا سکتے۔ دھینہ آئی کمرے میں ہے۔ جہاں تم کھڑے ہو۔ اگر تم نکال سکتے ہو تو نکالو۔

تم دھوکہ دے رہے ہو، مولانا جنید چیخے اور اس کے بعد انہوں نے پر زور آواز میں کہا۔ میں سورہ جن کا عامل ہوں۔ میں ابھی حاضرات کر کے شاہ جنات کو بلوالوں گا وہ تمہارا قصہ تمام کر دیں گے۔ شاہ جنات سے ہماری بات ہو چکی ہے۔ ”کوئی بولا۔“ جس دھینے کی تم تلاش میں ہو وہ ہمارا ہے۔ اگر تم نے اس کو نکالنے کی کوشش کی تو تم سب کی جیشی اولاد اسی وقت ختم ہو جائے گی۔

مولانا جنید نے سورہ جن پڑھنی شروع کی۔ وہ زور زور سے پڑھ رہے تھے اور ان کی آواز میں غصہ تھا لیکن وہ پڑھتے پڑھتے اٹک گئے۔ انہیں یاد نہیں آ رہا تھا۔ پھر ایک بھیا نک قسم کی آواز آئی۔ تم پڑھ نہیں سکتے ہم نے تمہارے حافظے پر اپنا قبضہ کر لیا ہے۔ اسی وقت کمرے میں خون برسنا شروع ہوا۔ اور یہ خون انتہائی بدبودار تھا۔ ہم سب خون میں شرابور ہو گئے۔

مولانا جنید نے سرفراز خاں اور ذبیح اللہ سے کہا۔ تم دونوں اصحاب کہف کے نام پڑھو میں بھی پڑھتا ہوں۔ ہمیں ہر صورت میں اندر کمرے میں جانا ہے۔ اصحاب کہف کے نام پڑھنے سے خون کی بارش رک گئی۔

اس کے بعد مولانا جنید نے اپنی جیب سے کوئی خاک نکالی اور کمرے کے دروازے پر اس کو پھینک دیا۔ پتہ نہیں وہ کیسی خاک تھی اس کے پھینکتے ہی کمرے کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہم اندر داخل ہو گئے۔ اس کمرے میں کچھ روشنی تھی ہم سب ایک دوسرے کو دیکھ سکتے تھے۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کمرے میں کوئی روشن دان نہیں تھا۔ اور کمرے میں کوئی لائٹ وغیرہ بھی نہیں جل رہی تھی پھر بھی اس کمرے میں اندھیرا نہیں تھا اور بغیر نارنج جلائے ہوئے بھی ہر چیز نظر آ رہی تھی۔ یہ کمرہ بہت بڑا کمرہ تھا۔ یہ اندازاً پچاس گز مربع ہو گا۔ کمرے میں کوئی چیز نظر نہیں آئی، نہ بلی نہ گدھا، نہ ہانسی، نہ چگاڑ، نہ کوئی بندر۔ کمرے میں بالکل سناٹا تھا۔ مولانا جنید نے ایک طرف نارنج ڈالتے ہوئے کہا۔ دیکھو اس کمرے میں وہ سامنے تہہ خانہ ہے اور اسی تہہ خانہ میں

مال ہو گا۔ ابھی مولانا نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تھی کہ ان کی نارنج بند ہو گئی اور تہہ خانہ کے دروازے پر ایک عورت آ کر کھڑی ہو گئی۔ یہ عورت اٹھ توڑے کی طرح کالی تھی۔ اس کی آنکھیں دھکتے انگاروں کی طرح تھیں۔ اس کے ہاتھ میں ایک بیچہ تھا۔ پہلے تو وہ چپ رہی پھر بولی۔

تم لوگ اپنی جانوں پر رحم کھاؤ۔ تم سب خطرے میں ہو۔ میں نے دیکھا جب وہ بول رہی تھی اس کے منہ سے انگارے نکل رہے تھے۔ اس کے بعد ہمیں کمرے کے ہر کونے میں اسی طرح کی عورتیں نظر آئیں جو سیاہ فام تھیں اور جن کی آنکھوں سے شعلے برس رہے تھے اور سب کے ہاتھوں میں بیچے تھے۔ مولانا جنید نے کچھ پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن اس وقت ان کے چہرے سے ایک بہت بڑا چگاڑا آ کر ٹکرا گیا اور ان کو سنبھلنے میں چند سیکنڈ لگے۔ وہ چگاڑا سرفراز خاں کی کمر پر چپک گیا۔ اس کو ذبیح اللہ صاحب نے ہٹانے کی کوشش کی۔ چند منٹ کے بعد وہ ہٹ تو گیا لیکن وہ کمرے میں اڑنے لگا اور بار بار وہ ہم سب پر حملہ کرنے لگا اس سے ہمارے اوسان خطا ہو گئے اور ہم اس سے بچاؤ کرنے میں لگ گئے۔ جو عورت تہہ خانہ کے دروازے پر کھڑی تھی وہ زہریلی ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔ تم اس چگاڑا کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہم سے کیسے نمٹو گے۔

یہ وقت بتائے گا۔ مولانا جنید نے کہا۔ میں نے کئی خطرناک جنات پر قابو پایا ہے۔ ایک جن جو ایک لڑکی کو پریشان کرتا تھا اور خود کو شاہ جنات کی اولاد بتاتا تھا۔ میں نے جب اس کو بوتل میں بند کیا تو وہ بچوں کی طرح بلک رہا تھا اور مجھ سے معافیاں مانگ رہا تھا۔ میں تم سے ایک بار حجت پوری کرنے کے لئے یہ کہتا ہوں کہ اگر تم جنات میں سے ہو تو تمہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ تم ہمارے راستے سے ہٹ جاؤ۔ میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا نہ تمہارے قبیلے کے کسی فرد کو ستاؤں گا مجھے تو صرف دھینے سے غرض ہے اور..... وہ سیاہ فام عورت بولی۔ دھینے تک ہم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو نہیں پہنچنے دیں گے۔

مولانا جنید نے اسی وقت اپنی جیب سے خاک نکالی اور اس کو اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر پڑھ کر بھوک ماری۔ خاک بکھر گئی۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ البتہ اسی وقت اس سیاہ فام عورت نے ایک زبردست قہقہہ لگا کر مولانا جنید کا مذاق اڑایا۔ اور بولی۔ کر لے تو جو چاہے کر لے۔ ترا کوئی عمل ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ ابھی ہمارے قبیلے کا سردار

آجائے تو پھر ہم باقاعدہ تجھ سے جنگ شروع کریں گے اور تم سب کو اسی قلعے میں دفن کر دیں گے۔ ہم چار سو سال سے اس دینے کی حفاظت کر رہے ہیں۔ اتنی آسانی سے تو دینے تک نہیں پہنچ سکتا۔

مولانا جنید نے کہا۔ تمہاری قوم دھوکہ دیتی ہے۔ تم لوگ جھوٹ بولتے ہو اور مکاری سے ہم انسانوں سے بچ جاتے ہو۔ میں نے کتنے ہی جنات کو جھوٹ بولتے دیکھا ہے۔ اس لئے میں اب کسی جن کا یقین نہیں کرتا۔

جھوٹ تو بول رہا ہے۔ ہماری قوم میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا۔ بکواس مت کرو۔ مولانا جنید چیخے۔ ابھی چند ہفتوں پہلے کی بات ہے ایک لڑکی پر جن سوار تھا۔ میں نے جب اس کو حاضر کیا تو اس نے حاضر ہو کر یہ جھوٹ بولا کہ میں جن نہیں ہوں میں تو جادو ہوں اور مجھے اس لڑکی کی ساس نے بھیجا ہے۔

یہ بات سن کر ان کے گھر میں خوزیز جنگ چھڑ گئی اور اس لڑکی کا شوہر اپنی ماں سے بدگمان ہو گیا۔ اور اس نے ماں کو چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ حالانکہ یہ بات سراسر جھوٹ تھی۔ میں ماہر فن ہونے کی وجہ سے سمجھ گیا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے لیکن جو عامل اتاری ہوتے ہیں وہ اس طرح کی باتیں سن کر یقین کر لیتے ہیں۔ اس سے گھروں میں فساد برپا ہو جاتا ہے اور عامل حضرات جن دفع کرنے کے بجائے جادو دفع کرنے کی فکر میں لگ جاتا ہے اور اس طرح غلط علاج کی وجہ سے جنوں کو انسانوں کے جسم میں دیر تک پناہ لینے کا موقع مل جاتا ہے۔ تمہاری قوم مکاری اور عیاری سے دندناتی ہے۔

ابھی مولانا جنید کی بات پوری بھی نہیں ہو پائی تھی کہ لمبا بڑنگا جن انسانی شکل میں نمودار ہوا اور اپنے کڑوے سے لب و لہجے میں بولا۔
تو کیا چاہتا ہے۔؟ تو کس طرح ہم سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔
میں اس طرح مقابلہ کرنا چاہتا ہوں جس طرح جنگ کے محاذ پر دونوں طرف کے لوگ آمنے سامنے کھڑے ہو کر ایک دوسرے پر وار کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو دھوکے سے نہیں مارتے۔

جن بولا، ٹھیک ہے ہم اس ہال کمرے کو اپنی طاقت سے چار گنا کر دیں گے اور درمیان میں ایک لائن کھینچ دیں گے۔ لکیر سے ادھر کا پالا تمہارا اور لکیر سے ادھر کا پالا ہمارا۔

میرا وعدہ ہے جن نے زور دے کر کہا۔ تم پر کوئی مجھے سے وار نہیں

کرے گا۔

میں ایک بات اور عرض کروں گا۔ ”مولانا جنید نے کہا۔ جنگ کا ایک وقت مقرر ہو گا اس سے پہلے ایک دوسرے پر کوئی حملہ نہیں کرے گا۔

ہمیں منظور ہے۔ ”جن نے کہا۔“

مولانا بولے اور ایک بات یہ بھی تم لوگوں کو ماننی پڑے گی کہ ہم کل آٹھ افراد ہیں۔ تمہارے پالے پر ۸ کے دگنے کل ۱۶ لوگ ہوں گے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

چل یہ بھی منظور ہے۔ ”جن بولا۔“ اور سن تمہارے پالے میں سات مرد اور ایک عورت ہے اور ہمارے پالے میں ۱۴ مرد اور دو عورتیں ہوں گی۔ پہلا وار تم کرو گے۔ اب تم تیاری کر لو۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم تم سب کو ایک ایک کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ لیکن دھوکے سے کسی کو نہیں ماریں گے۔

جنات کی یہ بات سن کر میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ اور میرے شوہر اور شہباز خاں بھی ڈرنے لگے۔ البتہ نسیم اور سر فراز بے خوف سے نظر آ رہے تھے۔ مولانا جنید بالکل مطمئن تھے اور ان کے دونوں ساتھی بھی بے فکر تھے جیسے انہوں نے بھی اس جنگ کی تیاری کر رکھی ہو۔

مولانا جنید نے اپنے ساتھی ذبیح اللہ سے کہا۔ لاؤ وہ تھیلان مجھے دو۔ اور تم آیت الکرسی اور حصار قطبی کے ذریعہ اپنا حصار کر لو۔ اس کے بعد مولانا جنید نے خود بھی اپنا اپنے ساتھیوں کا اور ہم سب کا حصار کر دیا اور ایک لکڑی پر دم کر کے اپنے سامنے لکیر کھینچ دی اور پھر انہوں نے تھیلے میں سے کچھ چیزیں نکال کر اپنے کرتے کی جیبوں میں بھر لیں۔ ادھر جنات کے پالے میں سات مرد، بالکل فیل نما کالے بھنڈ اور موٹے تازے مقابلہ کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور لمبی بڑنگی دو عورتیں بھی کھڑی ہو گئیں ان سب کے رنگ بالکل سیاہ تھے اور ان میں سے ایک عورت بالکل گنچی تھی اور اس کے سر پر سینک بھی تھے۔ دوسری عورت کے بال بہت لمبے اور گھنے تھے لیکن رنگ حد سے زیادہ کالا تھا اور دانت بالکل زرد تھے۔ آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہک رہی تھی۔ مردوں کے جسم پر صرف جانتا تھا البتہ جو ان کا سردار تھا اس نے کپڑے پہن رکھے تھے۔

جنات کا سردار بولا۔ سنو دینے اسی کمرے میں ہے اس نے تہ

فانہ کی طرف اشارہ کیا لیکن تم اس تک نہیں پہنچ سکتے۔ اور اگر تم نے اس عورت کی بھیٹ دیئے بغیر اس نے میری طرف اشارہ کیا۔ دینہ نکالنے کی غلطی کی تو تم بہت پچھتاؤ گے اور اگر ہم یہ جنگ جیت گئے۔

مولانا جنید نے کہا۔

تم ہرگز نہیں جیت سکتے۔ تم سب ایک ایک کر کے مر جاؤ گے اور ہم تمہاری لاشوں کو اس قلعے کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیں گے۔ اب تم وار کرو۔

مولانا جنید نے ایک گیند نکالی اس پر کچھ پڑھا پھر اس گیند کو انہوں نے ان کی طرف اچھال دیا۔ وہ گیند جی عورت کے لگی۔ وہ بلبلا اٹھی۔ اس کے بعد جنات کے سردار نے ایک جن کو کچھ کرنے کا اشارہ دیا تو اس نے آگ کا ایک شعلہ اپنے منہ میں سے نکال کر مولانا جنید کی طرف پھینکا۔ لیکن حصار ہونے کی وجہ سے وہ شعلہ لکیر کے اس پار ہی رہا۔ اس کے بعد مولانا جنید نے پھر ایک گیند نکال کر اس پر کچھ پڑھا اور انہوں نے نشانہ باندھ کر جنات کے سردار کے مارا اور نشانہ بالکل صحیح رہا وہ گیند لوہے کی طرح سخت ہو کر سردار کے سر سے ٹکرائی اور اس کی چیخ نکل گئی لیکن اس کے بعد وہ آپے سے باہر ہو گئے اور اس نے الٹی سیدھی حرکتیں شروع کر دیں۔ اس نے چھت کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ہماری مدد کرو اور اسی وقت وہاں سے چھپکلیوں کی بارش سی شروع ہو گئی۔ چونکہ مولانا نے حصار صرف زمین کا کیا تھا اس لئے چھت پر سے چھپکلیاں ہمارے پالے میں گرنے لگیں اور اتنی زیادہ ہو گئیں کہ ہمارا کھڑا رہنا مشکل ہو گیا۔ اسی وقت گھبرا کر شہباز خاں حصار کے اس طرف چلے گئے اور ایک دم کسی جن نے ان کے آگ کا سریا پھینک کر مارا جس سے وہ تھوڑی دیر تڑپے پھر کمرے سے باہر بھاگ گئے لیکن وہ بھاگ کر کہاں جاتے۔ اس وقت اس کمرے کو چاروں طرف سے جنات کی فوج نے گھیر رکھا تھا اور کمرے کے باہر سانپوں کی شکل میں ہزاروں جنات ٹہل رہے تھے۔ شہباز خاں کی چیخیں نکل گئیں۔ انہوں نے اندر بھی آنا چاہا لیکن وہ نہ آ سکے پھر مولانا جنید نے فرمایا۔ آپ کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو جاؤ۔ حصار سے باہر جا کر تم نے بہت بڑی غلطی کی ہے اس کے بعد انہوں نے ہم سے مخاطب ہو کر کہا کہ خبردار اب کوئی بھی شخص حصار سے ادھر جانے کی غلطی نہ کرے۔ جنات کی طرف سے مختلف حملے ہوتے رہے لیکن حصار کی وجہ سے ان کا کوئی بھی ہتھیار ہم

تک نہیں پہنچ سکا۔ مولانا جنید نے اپنی جیب سے مٹی نکال کر اس پر کچھ پڑھا پھر وہ مٹی انہوں نے زمین پر بکھری ہوئی چھپکلیوں پر پھینک دی۔ اسی وقت تمام چھپکلیاں غائب ہو گئیں لیکن فوراً ہی بھر ٹڈیں چھت سے گرنے لگیں اور ہم سب کو چمٹنے لگیں۔ چونکہ چھت کا حصار نہیں تھا اس لئے جنات حملہ چھت کی طرف سے کر رہے تھے مولانا جنید نے انہیں بھی ختم کر دیا تھا تو چھت سے مینڈک برسنے لگے۔ ان کو دیکھ کر گھن بھی آتا تھا اور ڈر بھی لگتا تھا۔ اسی وقت مولانا جنید نے پانی کی بوتل نکالی اس پر کوئی حصار کا عمل پڑھا اور اس پانی کو چھت پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد جنات چھت کی طرف سے حملہ کرنے پر قادر نہ ہو سکے۔ ابھی مولانا جنید نے خود کو پوری طرح سنبھالا بھی نہیں تھا کہ ایک دیو ہیکل قسم کا جن جس کی داڑھی اس کے گھٹنوں تک لٹک رہی تھی اور جس کا رنگ بھورا تھا لیکن اس کی آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی تھیں اور اس کی زبان منہ سے باہر نکلی ہوئی تھی وہ سانپ کی پھنکارے بھر رہا تھا۔ مولانا جنید نے کہا۔ یہ دھوکہ ہے تمہارا وعدہ تھا کہ تمہاری طرف صرف سات لوگ اور دو عورتیں رہیں گی یہ آٹھواں آدمی تم نے کیوں بلایا۔

یہ آٹھواں جن ہمارا عامل ہے۔ یہ قاہرہ سے بلایا گیا یہ تمہارے حصار کو ختم کر دے گا اس کے بعد ہم تمہیں اپنا نوالہ بنالیں گے۔ یہ کہہ کر سردار نے اس عامل جن کو اشارہ کیا اور کہا کہ حملہ کرو۔ عامل جن نے کچھ پڑھا اور اس کے بعد ہم سب پر آگ برسنے لگی۔ ہم سمجھ گئے کہ ہمارا حصار ٹوٹ چکا ہے۔ مولانا جنید چیخے۔ ساتھیوں اللہ کے بھروسے پران جنات پر ٹوٹ پڑو۔ ادھر سے انہوں نے نیچے اٹھائے اور اس کے بعد گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی۔ میں ایک کونہ میں سبھی سبھی کھڑی رہی۔ اور میری آنکھوں کے سامنے جنگ کا بھیا تک منظر تھا۔ مولانا جنید کچھ پڑھ کر جب وار کرتے تھے تو جنات کے کراہنے کی آواز آتی تھی۔ سرفراز خاں بھی پڑھ کر پڑھ کر ڈنڈا چلا رہا تھا۔ مولانا ذبیح اللہ بھی جیب میں سے کچھ نکال نکال کر فضا میں اچھال رہے تھے۔ جنگ دونوں طرف سے جاری تھی۔ ایک دم جن عامل نے مولانا جنید کی گردن پکڑ لی اور مولانا جنید بے بس سے ہو گئے۔ میں لرز گئی اور مجھے یہ گمان ہوا کہ اب مولانا جنید اس کے پنجے سے نہیں نکل سکیں گے۔ لیکن وہ بھی بہت بڑے عامل تھے نہ جانے انہوں نے کیا عمل پڑھا کہ وہ جن عامل بلبلا کر ایسے گرا جیسے کوئی پہاڑ پاش پاش ہو کر گر گیا ہو مولانا اس پر چڑھ کر بیٹھ

گئے۔ اور مولانا نے اس کی آنکھوں میں اپنی انگلیاں داخل کر دیں۔ اس کے بعد کمرے میں پخانہ برسنے لگا اور اس حملے سے ہم بے دست و پا ہو کر رہ گئے پخانے میں اس قدر بدبو تھی کہ بس اللہ کی پناہ لیکن ہمیں یہ بھی محسوس ہوا کہ دوسرے محاذ کے سب لوگ غالب ہو گئے تھے۔ مولانا جنید بولے ساتھیوں سے یہ جنات کی آخری حرکت تھی ڈرو نہیں۔ میں ایک عمل پڑھ رہا ہوں میرا عمل پورا ہوتے ہی پخانہ خود بخود غائب ہو جائے گا اور جنات قرآن حکیم کی آیات اور اصحاب کہف کے عمل کے سامنے جنگ ہار چکے ہیں۔ انشاء اللہ ہم دینے تک پہنچیں گے اور تھوڑی دیر کے بعد پخانہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اب جنات فرار ہو چکے تھے کمرے کے باہر بھی سانپ وغیرہ موجود نہیں تھے۔ میرے شوہر نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا۔ اسی وقت ان کی چیخ نکل گئی مولانا جنید نے پوچھا کیا ہوا؟ تم نے کیا دیکھا۔

میرے شوہر کی آواز نہیں نکل رہی تھی انہوں نے ہمت کر کے ٹوٹے پھوٹے انداز میں کہا باہر دیکھو شہباز..... آگے وہ کچھ بھی نہیں..... کہہ سکے۔

ایک دم ہم سب کمرے سے باہر نکلے تو ہم نے دیکھا۔ شہباز خاں زمین پر لیٹے ہوئے تھے اور ان کا گلا گھونٹ کر انہیں مار دیا گیا تھا ایسا لگتا تھا کہ ان کے گلے میں کوئی سانپ لپٹ گیا تھا اور اسی نے ان کا گلا گھونٹ دیا۔ شہباز خاں کا چہرہ بالکل نیلا ہو رہا تھا۔ آنکھیں باہر کو نکل گئی تھیں۔ اور وہ بے چارے اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ہم نے ان کی لاش کو ایک طرف لٹا کر ان پر میں نے اپنا ڈوپٹہ ڈال دیا۔ اور مولانا جنید نے کہا۔ آؤ، اب تہہ خانے میں چلتے ہیں۔ وہی ہماری آخری منزل ہے یقین کریں۔ اس وقت میری روح تک کانپ رہی تھی۔ شہباز خاں کی لاش دیکھ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ہمت پست ہو گئی تھی لیکن نسیم کی خواہش پوری کرنے کی غرض سے سب نے مولانا جنید کا کہنا مان لیا اور میں بھی تہہ خانہ میں اترنے لگی۔ تہہ خانہ میں گھپ اندھیرا تھا۔ ٹارچ جلائی تو ہم نے دیکھا کہ وہاں موٹے موٹے چوہے کود رہے تھے۔ یہ چوہے ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اور یہ ایک دوسرے پر سوار ہو رہے تھے۔ مولانا جنید نے مٹی پر پڑھ کر مٹی ان کی طرف پھینکی تو آہستہ آہستہ یہ چوہے غائب ہونے شروع ہو گئے۔ چند منٹ کے بعد تہہ خانہ چوہوں سے پوری طرح خالی ہو گیا تھا۔ مولانا جنید نے مولانا

ذبیح اللہ سے کہا کہ میں مراقبے میں بیٹھ کر اپنی آنکھیں بند کر کے ایک عمل پڑھوں گا تم لوگ یہ دیکھنا کہ زمین کہاں سے کانپ رہی ہے۔

وہ دس منٹ تک عمل پڑھتے رہے اور ہم سب آنکھیں پھاڑے ہر طرف دیکھتے رہے۔ چند منٹ کے بعد میں نے یہ محسوس کیا کہ دیوار کے قریب کی زمین مل رہی تھی۔ اس طرح مل رہی تھی جس طرح زلزلہ آنے پر عمارتیں ہلتی ہیں۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا۔ دیکھو زمین وہاں سے مل رہی ہے۔ میرے شوہر نے پھر سب نے میری تائید کی۔ اس کے بعد ہم سب نے مولانا جنید سے کہا کہ آپ آنکھیں کھولیں اور دیکھیں زمین اس طرف سے کانپ رہی ہے مولانا نے آنکھیں کھولیں اور انہوں نے خود بھی محسوس کیا کہ زمین کس جگہ سے مل رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ دینے کی نشاندہی ہو چکی ہے اب ہم اللہ کا نام لے کر زمین کھودیں گے لیکن جیسے ہی مولانا جنید نے پہلا پھاؤڑا مارا۔ ایک بھیانک سی آواز کمرے میں گونجی۔ کوئی کہہ رہا تھا، یہ ذلیل حرکت مت کرو۔ ہم اس خزانے کے امین ہیں۔ مولانا جنید نہیں مانے اور انہوں نے جلدی جلدی خود ہی پھاؤڑے چلانے شروع کئے۔ جب وہ تھک گئے تو انہوں نے مولانا ذبیح اللہ سے کہا اب تم کوشش کرو۔ پھر اس کے بعد مولانا ذبیح اللہ نے زمین کھودنی شروع کی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد ایک دیگ نظر آئی لیکن اس پر ڈھکن لگا ہوا تھا۔ مولانا جنید نے کہا اب اس کے برابر والی زمین کھودو پھر انہوں نے اس کو کھودا۔ وہاں بھی ایک دیگ دکھائی دی لیکن اس پر بھی ڈھکن ڈھکا ہوا تھا اس طرح گل گیارہ دیگیں نظر آئیں۔ جب گیارویں دیگ نظر آئی تو پھر ایک بھیانک سی آواز آئی۔ کم بختوں تم نے ہمارا پردہ فاش کر دیا۔ لیکن ذلیلوں تمہیں کچھ ملنے والا نہیں ہے۔

مولانا جنید نے کچھ عمل پڑھنے کے بعد دیگوں سے ڈھکن ہٹانے شروع کئے۔ اس کے بعد وہ چیخ رہے تھے اور بولے بھائیوں ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ان کی یہ آواز سن کر سب ہکا بکار ہو گئے۔ آخر وہی ہوا نسیم بولے۔ جنات نے جاتے جاتے ان اثر فیوں کو جو کھربوں روپے کی تھیں خراب کر دیا یہ سب کونکہ بن گئیں اور ہماری ساری محنت بیکار ہو گئی۔ ہم نے ایک انسان کی جان بھی گنوائی۔ شہباز خاں کی لاش لے کر ہم خالی ہاتھ اس پرانے قلعہ سے باہر آئے اور ہم نے کان پکڑ لئے کہ کبھی بھی دینے کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ ☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے

قادر عملیات

اللهم انت ربی وانا عبدك یا ربی رحمتك والشمس
رضوانك اللهم نجنی من عذابك وافتح لی ابواب رحمتك یا
ارحم الراحمین۔

اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے باری تعالیٰ کی
جناب میں التجاء پیش کیجئے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ بغدادی، شیخ وجیہ الدین یوسف اور فتح
نجیب الدین عبدالقادر نے اس عمل کی بہت تعریف بیان کی ہے۔
”البحر المعانی“ میں اس عمل کا نام ”عمل غوثیہ“ لکھا ہے۔ فقیر کے
نزدیک یہ عمل ہر آزادی اور ہر مقصد کے لئے مفید ہے فقیر نے اس عمل کو
جتنی بار پڑھا تیر بہدف پایا۔

پریشانیوں کے عالم میں

کسی شخص کے دریافت کرنے پر شیخ اعظم نے فرمایا اگر
پریشانیوں کا ہجوم ہو تو یہ طریقہ اختیار کرو۔ پہلے ”سورہ فاتحہ“
سات مرتبہ، پھر ”سورہ الم نشرح“ سات مرتبہ پھر ”سورہ
اخلاص“ سات مرتبہ پھر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھو پھر سر بسجود ہو
کر یہ الفاظ کہو:

یا قاضی الحاجات ویا کافی المهمات ویا دافع
البلیات ویا حل المشکلات ویا رافع الدرجات ویا شافی
الامراض ویا معجب الدعوات ویا ارحم الراحمین۔

پھر یہ الفاظ کہو:

یا عالم مافی الصدر آخر جنی من الظلمات الی النور
اس کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کے توسل سے درگاہ الہی
میں اپنی حاجت خشوع کے ساتھ پیش کی جائے۔

آپ نے فرمایا: نماز، مغرب کے بعد سنتیں پڑھ کر دو رکعت
نماز نفل ادا کرو، رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ”قل هو اللہ“
پڑھو پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات، پھر سلام کے بعد ایک سو بار یہ
کلمات کہو:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم
اس کے بعد حضور ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھو، پھر گیارہ
بار یہ سلام پڑھا جائے۔

السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ برکاتہ
السلام علیک یا رسول اللہ
السلام علیک یا خیر خلق اللہ
السلام علیک یا شفیع المذنبین
السلام علیک وعلیٰ آلک واصحابک اجمعین

سحر کا اثر توڑنے کے لئے

حضرت یعقوب بن اسحاق بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ”انوار
الساکنین“ میں لکھا ہے کہ محبوب سبحانی سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
کے اور او دو وظائف میں یہ عمل فقیر کے علم و یقین میں نہایت مجرب ہے،
ادائے گی قرض، وسعت رزق اور پرہیزگاری کے لئے، سحر کا اثر دور
کرنے کے لئے، برق کے طوفان سے محفوظ رہنے کے لئے، ترقی علم
اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب ستین پڑھے، بہتر یہ ہے کہ ہر
رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ”قل هو اللہ“ پڑھیں۔ پھر سلام
کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں پھر سر بسجود ہو کر نہایت خشوع
و خضوع کے ساتھ یہ کلمات ادا کئے جائیں۔

زیارت رسول ﷺ کے لئے

کسی شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ خواب میں رسول کریم ﷺ کی زیارت ہو سکتی ہے، چونکہ پوچھنے والا صالح اور دیندار شخص تھا اکثر با وضو رہتا تھا۔ نماز کا پابند تھا اور تہجد کا عادی۔ اس کی عبادت میں خشوع و خضوع کی جھلک موجود تھی اور دل میں محبت رسول کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا غوث پاک کو اس کے ان اوصاف کا علم تھا اس لئے آپ نے اسے مشورہ دیا کہ دو شنبہ کی رات کو نماز عشاء کے بعد کامل طہارت اختیار کرو، نیا لباس پہنو، خوشبو استعمال کرو، مدینہ منورہ کی طرف توجہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی التجا کرو۔ خشوع کے ساتھ یہ درود شریف پڑھو۔

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله صلى الله عليه محمد تحب وترضاه اس کے بعد سو جاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

آسودہ حالی کے لئے

ایک سائل کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا اگر آسودہ زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو فجر کے وقت سنت اور فرض کے درمیان یہ کلمات روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھو:

سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم وبحمده
استغفر الله

خطرہ سے نجات

عزت و حیات کے لئے کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس صورت میں آپ نے ذیل کے کلمات سو بار پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شئ في الارض ولا في السماء وهو اسمع العليم

استخارہ غوثیہ

مفتاح اکرامات میں ”استخارہ غوثیہ“ کے نام سے ایک استخارہ

درج ہے ”شیخ مجیب الدین“ لکھتے ہیں کہ اگر کسی کام کے سلسلے میں آپ صحیح طور پر نتیجہ معلوم کرنا چاہیں تو استخارہ غوثیہ پڑھیں، اس کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت بعد نماز عشاء ادا کریں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ”قل هو الله“ پڑھیں۔ پھر سلام کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

اللهم انى استخرك بعلمك من فضلك العظيم فانك تقدر ولا اقدر واتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لى ناقله لى ويسر لى وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لى ناصر لى يا ارحم الراحمين

یہ دعا پڑھنے کے بعد سو جائیں کام کا انجام معلوم ہو جائے گا۔ استخارہ کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء دو رکعت نفل استخارہ کی نیت سے پڑھیں ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ”قل هو الله“ پڑھیں پھر آنحضرت ﷺ پر گیارہ بار درود شریف پڑھیں مندرجہ ذیل درود شریف کا پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

السلام عليك ايا النبى ورحمة الله وبركاته السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا خير خلق الله السلام عليك يا شفيع المذنبين، السلام عليك وعلى آلك واصحابك اجمعين، اللهم صلى علم محمد كما تحب وترضاه اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

يا عليم علمينى، يا بشير بسرائى، يا خبير اخبرنى، يا ترضاه

اس کے بعد ذیل کے کلمات ایک ایک سو بار پڑھے جائیں۔

يا عليم علمنى، يا بشير بشرنى، يا خبير اخبرنى، يا بين بين لى

دنیا سے بے رغبتی ملے گی

ایک شخص کے دریافت کرنے پر غوث اعظم نے فرمایا منازل طریقت طے کرنے کے لئے شرک سے اجتناب نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے بہترین راہ عمل یہ ہے کہ نماز تہجد کے بعد دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد کے بعد گیارہ مرتبہ ”قل هو الله“ پڑھے۔ پھر سلام کے بعد سو بار یہ کلمات پڑھے۔

لا معبود الا الله، لا مقصود الا الله، لا موجود الا الله

ان کلمات کے پڑھنے کا اثر یہ ہوگا کہ ماسوا سے بے تعلقی پیدا ہو جائے گی اور ذکر الہی سے دل کو لذت حاصل ہوگی۔

بعض اہل معرفت نے اس عمل کو مراقبہ توحید بھی لکھا ہے، اس عمل کے پڑھنے دلوں کو عزم راسخ اور استقامت محکم کی نعمت حاصل ہوتی ہے دل پر کسی کا رعب نہیں بیٹھتا۔

یعقوب بن اسحاق بغدادیؒ اس عمل کی تعریف میں لکھتے ہیں :

اس سلسلہ میں فقیر کا مشاہدہ یہ ہے کہ اس عمل کی برکت سے کبھی کبھی شرح صدر بھی ہو جاتا ہے معرفت کے لئے اس درویش کا سینہ کھل جاتا ہے سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس کا سینہ اللہ تعالیٰ معرفت کے لئے کھول دے اس کے خوش نصیب ہونے میں کیا شبہ ہے ”فہو علی نور من ربہ“ (اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے)

اگر اس عمل کا سلسلہ جاری رہتا ہے تو ہدایت الہی توفیق راہ اور رفیق سالک ہو جاتی ہے اور سینہ میں معرفت کا شور جوش زن ہوتا ہے دل میں صداقت و حقانیت کا غلبہ ہو جاتا ہے اعلان حق کے لئے ہمت عالی مل جاتی ہے ریاضت و مجاہدہ کے لئے عزم راسخ مل جاتا ہے تنہائی بے کسی اور بے سروسامانی کا خیال دل سے نکل جاتا ہے۔

دل کو راحت ملے گی

ایک سائل کے جواب میں شیخ اعظم نے فرمایا کہ انشراح قلب ایک نعمت ہے اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ یہ دو رکعت بہ نیت انتفاع از ماسوا اللہ پڑھی جائیں پھر حضرت رسول کریم ﷺ پر درود شریف پڑھیں، پھر گیارہ بار الم نشرح پڑھیں:

اس کے بعد شیخ نے فرمایا:

انشراح قلب کے لئے ایک راہ عمل یہ بھی ہے۔ رمضان کے آخری عشرہ میں ایک سو رات، تیسوی رات، پچیسوی رات، ستائیسوی رات اور انیسوی رات کو ذکر الہی کریں تاکہ شب کو خدا تعالیٰ کی برکتیں حاصل ہوں۔ تہجد کی نماز بھی روزانہ پڑھیں، ہر وقت با وضو رہنے کی کوشش کریں، کھانا کم کھائیں کہ اس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے جہاں تک ممکن ہو گفتگو کم کریں اس سے دل کو راحت محسوس ہوتی ہے۔

یعقوب ابن اسحاق بغدادی نے ”انوار المساکین“ میں لکھا ہے کہ ایک سائل کے جواب میں حضرت غوث پاک نے فرمایا زندگی کے تفکرات سے نجات پانے کے لئے یہ عمل مفید ہے۔

بعد نماز مغرب سنیں پڑھنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھیں اس کے بعد گیارہ بار یہ پڑھیں۔

لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد

بحی ویمیت وهو علی کل شئی قدیر

پھر تین بار یہ پڑھے

یسبح له ما فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم

پھر گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

اللہم افتح الی ابواب رحمتک یا ارحم الراحمین،

اللہم استجب هذا وعلی بجاه النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیخ

وجیہ الدین بغدادیؒ لکھتے ہیں کہ فقیر کے تجربہ میں رنج اور اضطراب سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ عمل بہت مجرب ہے۔

طالب معرفت

شیخ نجیب الدین بغدادیؒ عبد القادر سہروردیؒ ”مناقب الحبیب“

میں لکھتے ہیں۔

سیدنا ابو محمد نجی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے ایک طالب

معرفت سے فرمایا کہ سالک کے لئے ضروری ہے کہ سوائے فرائض

و واجبات و سنن کے کچھ اور دو وظائف جو تزکیہ نفس کے لئے بے حد مفید

ہیں ضرور پڑھے۔ خاص طور پر نماز تہجد اور نماز اشراق لازم ہے اور بوقت

فجر سنت و فرض کے درمیان اکتالیس بار ”سورہ فاتح“ پڑھے اور سو بار

سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم، و بحمدہ

استغفر اللہ ضرور پڑھے اس عمل سے بے نظیر روحانی قوت نصیب

ہوتی ہے۔

شیخ عقیف الدین ”کشف الاسرار“ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عبد

القادر جیلانی قدس سرہ نے بہت سے اعمال و وظائف اس فقیر کو مرحمت

فرمائے یہ عمل فقیر کے تجربہ میں نہایت زوداثر ہے اگر آپ کا دل بے حد

پریشان ہے اور آپ سکون دل کے آرزو مند ہیں تو سب سے پہلے تین

بار لا حول ولا قوت الا باللہ العلیٰ العظیم پڑھیں، پھر دو رکعت نماز نفل پڑھیں پھر سلام کے بعد اللھم طھر قلبی عن غیرک و نور قلبی بنور معرفتک ابدأ یا اللہ، یا اللہ، گیارہ بار پڑھیں۔ اس کے بعد یہ کلمات پڑھیں۔

لا فاعل الا اللہ ولا موجود الا اللہ یا اللہ یا فعال یا فتاح یا باسط۔

آپ کی دعائیں

آپ کی دعاؤں بہت مشہور ہیں آپ بعض مجالس میں پڑھا کرتے تھے ذیل میں ان دعاؤں کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

اے اللہ! ہم تیرے وصال کے بعد دیے جانے، تیرے مقرب بن کر نکال دیے جانے، اور تیرے مقبول بننے کے بعد مردود بننے سے پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ تو ہمیں اپنی طاعت و عبادت کرنے والوں میں سے کر دے اور ہمیں توفیق دے کہ تیرا شکر اور تیری حمد کرتے رہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے ایسے ایمان کے طلب گار ہیں جو تیری جناب میں پیش کرنے کے قابل ہو اور ایسا یقین چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہم قیامت کے دن تیرے جناب میں بے خوف کھڑے ہو سکیں ایسی عصمت کے خواہش مند ہیں جس کے ذریعہ سے تو ہمیں گرداب معاصی سے نکال دے ایسی رحمت چاہتے ہیں جس کے ذریعہ سے تیرے اور امر و نواہی کو سمجھ سکیں۔

اے آقا! ایسا فہم عطا کر جس سے تیری جناب میں دعا کرنا سیکھیں۔ اے اللہ تو ہمیں دنیا و آخرت میں اہل اللہ میں سے بنا، ہمارے دلوں کو نور معرفت سے پر کر دے ہماری آنکھوں کو اپنی ہدایت کے سرمہ سے سرگیں کر دے۔ ہمارے افکار قدم شبہات کے موقع پر پھسلنے سے اور ہماری انفسانیت کے پرندوں کو خواہشات کے آشیانے میں جانے سے روک لے۔ ہماری شہوت سے ہمیں نکال کر نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے میں ہماری مدد فرما۔ ہمارے گناہوں کے نقوش کو ہمارے اعمال نامہ سے نیکوں کے ساتھ مٹا دے اے اللہ! جب کہ ہمارے افعال مرہونہ ظلم کی قبروں میں مدفون ہونے کے قریب ہوں

اور تمام اہل سقاء ہم سے منہ موڑنے لگیں، اور ہماری امیدیں ان سے منقطع ہو جائیں تو اس وقت قیامت میں تو ہمارا دالی اور مددگار بن اپنے ناچیز بندہ کو جو کچھ وہ کر رہا ہے اس کا اجر دے اور لغزشوں سے اسے بچا کل حاضرین کو نیک بات اور نیک کام کی توفیق عطا کر اور اس کی زبان سے وہ بات نکلا جس سے سننے والوں کو فائدہ پہنچے۔ جس کے سننے سے آنسو بہنے لگ جائیں اور سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائیں اے اللہ! مجھے اور تمام حاضرین اور کل مسلمانوں کو بخش دے۔

(آمین)

نا اتفاقی در کرنے کا عمل

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ ۝

جس گھر میں یا خاندان میں نا اتفاقی ہو یا کسی سے دشمنی ہو ہر فرض نماز کے بعد امر تہ پڑھ کر اس کا تصور کر کے آسمان پر پھونک دے جب تک کامیابی نہ ہو عمل جاری رکھے۔

نوٹ : جب تو کوئی نیکی کرے تو تجھے خوشی ہو اور اگر برائی کرے تو تجھے پچھتاوا ہو تو تو مومن ہے۔ جو شخص کسی ظالم کو ظالم جانتے ہوئے اس کا ساتھ دے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔ مومن کبھی طعنے دینے والا، لعنت کرنے والا، بد گوئی کرنے والا اور زبان دراز نہیں ہوتا۔ مسلمانوں میں کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔ جن کا برتاؤ اپنے گھر والوں کے ساتھ لطف اور محبت کا ہوتا ہے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے پسندیدہ بندے ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کر رسول اکرم ﷺ کی سنت کی پیروی کر۔

☆☆☆☆

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

- (۱) اور جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تو معافی کی امید ہوتی ہے (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)
- (۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)

شادیاں ناکام کیوں ہوتی ہیں

آج کے دور میں اکثر و بیشتر شادیاں ناکام ہو رہی ہیں۔ اس کی کئی وجوہات ہیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عورت اور مرد کے اعداد ایک دوسرے سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے۔

تجربات زمانہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نام کے اعداد ہر انسان کی شخصیت پر اور اس کے حالات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ میاں بیوی کے اعداد اگر ایک دوسرے سے متضاد ہوں تو پھر ان کے درمیان ملاپ نہیں ہو پاتا۔ اسباب و علل کی اس دنیا میں جہاں دوسری وجوہات کو پیش نظر رکھ کر شادیاں کی جاتی ہیں وہاں میاں بیوی کے اعداد پر بھی غور کرنا چاہئے۔ میاں بیوی میں اتفاق ہو گا یا نہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے میاں بیوی کے نام اور ان کے اور ان کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان کا مفرد عدد برآمد کرنا چاہئے۔ اس کے بعد ذیل میں دیئے گئے چارٹ میں دیکھنا چاہئے کہ کونسا عدد کس عدد کے ساتھ موافقت کرتا ہے اور کونسا عدد کس عدد کا مخالف عدد ہے۔

مثال : نام محمد ساجد، اعداد ۱۶۰

نام والدہ عزیزہ بیگم، اعداد ۱۷۱

ٹوٹل : ۳۳۱

نام زوجہ، پروین، اعداد ۲۶۸

نام والدہ اختر بیگم، اعداد ۱۲۷۰

ٹوٹل : ۱۵۳۸

مفرد عدد آٹھ

نتیجہ: شادی کا ابتدائی دور اچھا نہیں گزرے گا۔ بعد میں تعلقات ٹھیک رہیں گے۔ دیگر اعداد کی تفصیلات مندرجہ ذیل چارٹ سے معلوم کریں۔ اور اس کا فائدہ اٹھائیں۔

ایک اور دو	دونوں کی زندگی بہت خوشگوار رہے گی	۸ اور ۲	ابتدا میں محبت کریں گے پھر جھگڑے شروع ہو جائیں گے	۵ اور ۵	انجام جدائی اور طلاق
ایک اور ۲	قابل رشک زندگی گزارنے کی علامت	۹ اور ۲	ایک دوسرے کی قدر کریں گے	۶ اور ۵	دونوں میں موافقت رہے گی
ایک اور ۳	نا اتفاقی اور خاندان جنگی میں مبتلا رہیں گے	۳ اور ۳	شادی محبت کی ہوگی انجام بے وفائی	۵ اور ۷	قابل رشک زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۵	معتدل زندگی گزاریں گے	۳ اور ۵	طلاق ہو جائے گی	۹ اور ۵	دونوں میں اعتدال کے ساتھ زندگی گزاریں گے

ایک اور ۶	ایک دوسرے کے ساتھ ندگار رہیں گے	۳/۶ اور ۶	لڑائی جھگڑا نوبت طلاق	۶/۶ اور ۶	قابل تعریف زندگی بسر کریں گے
ایک اور ۷	اولاد کا غم دیکھنا پڑے گا	۳/۶ اور ۷	ایک دوسرے پر جانچا اور کریں گے	۷/۶ اور ۷	اعتدال قائم رہے گا
ایک اور ۸	غربت مفلسی اور رنج و غم کا سامنا کرنا پڑے گا	۳/۸ اور ۸	ٹھیک زندگی گزاریں گے	۸/۶ اور ۸	قابل رشک زندگی گزاریں گے
ایک اور ۹	انجام بہتر ہوگا زندگی معتدل رہے گی	۳/۹ اور ۹	لڑیں گے لیکن جدا نہیں ہوں گے	۹/۶ اور ۹	میانہ انداز کا تعلق ہمیشہ قائم رہے گا
۲/۲ اور ۲	دونوں خوشگوار زندگی گزاریں گے	۴/۴ اور ۴	انجام طلاق اور جدائی	۷/۷ اور ۷	بے مثال ازدواجی زندگی گزاریں گے
۲/۳ اور ۳	لڑائی جھگڑا لیکن طلاق نہیں	۴/۵ اور ۴	انجام طلاق اور جدائی	۷/۸ اور ۸	شروع میں اختلاف رہے گا بعد میں موافقت ہو جائے گی
۲/۴ اور ۴	ہر وقت لڑائی جھگڑا لیکن طلاق نہیں	۴/۶ اور ۴	اچھی اور بے مثال جوڑی	۷/۹ اور ۹	دونوں کے مزاج میں اختلاف رہے گا
۲/۵ اور ۵	ذہنی سکون حاصل نہیں ہوگا	۴/۷ اور ۷	قابل رشک زندگی گزاریں گے	۸/۸ اور ۸	بے مثال جوڑی
۲/۶ اور ۶	ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتے رہیں گے	۴/۸ اور ۸	ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار	۸/۹ اور ۹	ہر اعتبار سے خوشگوار زندگی گزاریں گے
۲/۷ اور ۷	ایک دوسرے کی قدردان رہیں گے	۴/۹ اور ۹	جنگ و جدال ایک دوسرے پر کچھڑ چھالنے والے	۹/۹ اور ۹	ہمیشہ جنگ و جدال کا شکار رہیں گے لیکن طلاق نہیں ہوگی

ڈاکٹروں نے یہ تحقیق کی ہے کہ ایک مہینے کے روزے رکھنے سے بہت سی بیماریاں انسان کے جسم سے خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ روزہ کا فائدہ آخرت میں تو ہوگا ہی جسمانی طاور پر بھی روزے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ کئی بندے اس دنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے گھر کا ہاتھ روم غریب آدمی کے گھر سے بڑا ہوتا ہے۔ یہ لوگ پورے سال اپنی مرضی سے کھاتے ہیں پیٹے ہیں اور انہیں دنیا کی ہر نعمت میسر ہے۔ انہیں اندازہ نہیں ہوتا کہ بھوک کیا ہے اور غربت کسے کہتے ہیں۔ اللہ نے روزے فرض کئے تاکہ مال دار لوگ بھی بھوک کا مزہ چکھیں اور انہیں اندازہ ہو کہ انسان جب بھوکا رہتا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے۔ اس طرح روزے سے جسمانی اور روحانی فائدہ حاصل ہو جاتے ہیں۔ روزہ گناہوں سے ڈھال بنتا ہے، صحت کے لئے کبھی کبھی فاقہ تریاق ثابت ہوتا ہے اور روزے سے یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ بھوک کسے کہتے ہیں۔ اور اس دنیا میں اللہ کے غریب بندے کس طرح دن رات گزارتے ہیں۔

بازی کس کے ہاتھ؟

کیا اتر پردیش کے مسلمان غیر متحد ہونے کے نتائج سے باز نہیں ہیں؟

بی جے پی جانتی ہے کہ اتر پردیش انتخابات میں مسلمان کسی بھی سیکولر پارٹی کی طرف داری تو کر سکتے ہیں، لیکن ان کا جھکاؤ بھی بے بی جے پی کی طرف نہیں ہوگا۔ ان دنوں بی جے پی کے لیڈران بھی کھل کر یہ بیان دے رہے ہیں کہ مسلمان بی جے پی کو پسند نہیں کرتے۔ یہ حقیقت ہے، لیکن کیوں پسند نہیں کرتے، وہ اس حقیقت کی تہہ تک جانا نہیں چاہتے۔ اس بیان کا سب سے تاریک پہلو یہ ہے کہ جب مسلمان بی جے پی سے فاصلہ رکھتے ہیں تو اقتدار میں آنے کے بعد حکومت بھی مسلمانوں سے فاصلہ رکھے گی۔ اس فاصلے کی نوعیت مختلف ہوگی۔ اس فاصلے میں نفرت اور دشمنی کا بھی دخل ہوگا۔ مرکز میں آنے کے بعد جس طرح حکومت نے مسلمانوں سے فاصلہ بنایا، یہی کھیل ان ریاستوں میں بھی شروع ہوگا، جہاں جہاں بی جے پی کی حکومت ہوگی۔ مدھیہ پردیش، راجستھان، مہاراشٹرا میں باضابطہ مسلمانوں کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی گئی۔ اڑیسہ میں بنگلہ دیشی مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا مگر اصل میں نارگیٹ وہاں مسلمان کی آبادی رہی۔ جب ریاستی حکومت کو اس بات کا احساس ہو کہ آپ کی نفرت اور دشمنی کے باوجود وہ اقتدار میں آئی ہے تو ظاہر ہے وہ ہر سطح پر آکونچا دکھانے اور کمزور کرنے کی کوشش کرے گی۔

اب ذرا کچھ دیر کے لئے موجودہ حالات کو دیکھا جائے۔ نوٹ بندی کے بعد آر بی آئی اب تک پچاس سے زائد بار اپنے اصول و ضابطے میں تبدیل کر چکی ہے۔ ڈیڑہ سو سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں۔ لاکھوں کی آبادی بے روزگار ہو چکی ہے۔ اڈانی، امبانی اور پے ٹی ایم پر محبتوں کی بارش ہو رہی ہے۔ ۳۰ بی جے پی لیڈران کروڑوں کے کالے دھن کے ساتھ پکڑے جا چکے ہیں۔

حزب اختلاف کے ہنگامے اور راہل کی بیان بازیوں کے باوجود کوئی اثر نہیں پڑا ہے۔ اور میڈیا ہمیشہ کی طرح مودی کے ساتھ کھڑا ہے۔ کچر یوال اور ار اہل مودی پر رشوت خواری کا الزام لگاتے ہوئے ہار چکے ہیں۔ اور حکومت ان لوگوں کا مذاق بنانے میں کمر کس چکی ہے۔ اتر پردیش کے عوام بالخصوص مسلمانوں کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو وہی کرے گی جو وہ چاہے گی اور حزب مخالف کی نعرے بازی اور مخالفت سے بھی حکومت کا ایک پتہ تک نہیں ہلے گا۔ اگر وہاں بی جے پی کی حکومت بنتی ہے اور بی جے پی مسلمانوں کا عرصہ حیات تنگ کرتی ہے تو نہ کوئی بولنے والا ہوگا نہ روکنے والا۔ نہ ٹوکنے والا۔ کیونکہ بی جے پی کے پاس اس بات کا سیدھا جواب ہے کہ مسلمانوں نے اس سے فاصلہ بڑھایا اور بی جے پی نے مسلمانوں سے اس لئے حساب برابر۔ اور اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اگر مسلمان بی جے پی کا ساتھ دیتے، تب بھی نتیجہ کم و بیش یہی نکلتا۔ کیونکہ ہندو راشٹری کا میا بی تبھی ممکن ہے جب مسلمان کمزور ہو جائیں اور بی جے پی آہستہ آہستہ تمام ریاستوں پر قبضہ کر لے۔ نوٹ بندی کے بعد، اس بات کی گونج مودی کے منہ بیان سے بھی ظاہر ہوئی ہے۔ آپ غور کریں تو یہ بیان نوٹ بندی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ ایک ملک ایک انتخاب کا بیان اقتصادیات اور ہندوستانی معیشت کو سامنے رکھ کر نہیں دیا گیا بلکہ یہاں بھی وہی جذبہ پوشیدہ ہے، جہاں مودی ہندوستان کی تمام ریاستوں پر بی جے پی کے قابض ہونے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ بی جے پی آہستہ آہستہ ان قلعوں کو فتح کرتی جاتی ہے تو ہندو راشٹری کا خواب پھر خواب نہیں، بلکہ ہندوستان کے لئے ایک خوف زدہ کرنے والی حقیقت بن جائے گا۔ ہندوستانی سیاست

میں یہ ایٹو پہلے بھی اٹھایا جا چکا ہے۔ لیکن اس بار یہ معاملہ سنگین ہے۔ اور اگر ایسا ہوتا ہے تو ہندو تو کی سیاست کو مسلم مخالف لہر میں تبدیل کر کے بی جے پی مضبوط دیوار کی طرح اکثریت کو اپنے قابو میں کر لے گی اور غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں کی کوئی مخالفت کسی کام نہیں آئے گی۔ اس کے بعد جو ہوگا، مسلمانوں کو اس کے لئے ابھی سے تیار ہو جانا چاہئے۔ اور اسی لئے ملک کے تحفظ اور امن و سکون کا جائزہ لینے والی نگاہیں اتر پردیش کے انتخابات پر مرکوز ہیں کہ یہ واحد راستہ ہے جہاں سے امید کی ایک موہوم کرن نظر آتی ہے یعنی اگر یہاں بی جے پی کی فتح کے رتھ کو روک دیا گیا تو آگے کچھ اچھے نتائج کی توقع کی جاسکتی ہے۔

پہلے حال یہ تھا کہ بی جے پی لیڈران نے کئی مواقع پر مسلمانوں کو پاکستانی ٹھہرایا۔ نئے سیاسی پس منظر میں حزب مخالف کو سرعام پاکستانی ٹھہرایا گیا اور کوئی بھی سیاسی پارٹی اس کا منہ توڑ جواب پیش نہیں کر سکی۔ کیوں؟ کیونکہ غیر متحدہ سیاسی پارٹیوں پر میڈیا اور حکومت قابض ہے۔ مرکزی حکومت، حزب اقتدار کو ناکام بنانے کے طریقے جان گئی ہے۔ اس مجبور سیاسی فضا میں ساری طاقت بی جے پی کے پاس ہے اور اس طاقت کو روکنا ضروری ہے۔ اتر پردیش کا معاملہ یہ ہے کہ ابھی صرف خوش فہمیوں کا بازار گرم ہے۔ ٹی وی چینلس الگ الگ سروے کے ذریعہ کہیں سماجودہ کو بے وقوف بنارہے ہیں اور کبھی بی ایس پی کے سر پر تاج رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ خوش فہمیاں اس لئے پیدا کی جارہی ہیں کہ یہ سیاسی پارٹیاں متحد ہو کر سامنے نہ آئیں۔ بہار کے وزیر اعلیٰ نیش کماریہ کہہ چکے ہیں کہ اتر پردیش میں ”مہا گٹھ بندھن“ تبھی ہو جب ایس پی اور بی ایس پی کے درمیان اتحاد ہوگا۔ ظاہر ہے، ان دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن نہیں ہے۔ کانگریس، اجیت سنگھ کی پارٹی اور ایس پی کا اتحاد ممکن ہے۔ لیکن کیا یہ اتحاد اپنی جیت کا یقین دلا سکتا ہے جبکہ سامنے بی ایس پی بھی ہے۔؟ اور دونوں کے درمیان گہری اور سیدھی ٹکڑ بھی ہے۔ اویسی اور بی ایس پی کے اتحاد کی خبریں بھی گرم ہیں۔ لیکن ایسا لگتا نہیں کہ دونوں پارٹیوں میں اتحاد ممکن ہو سکے گا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ یو پی انتخابات میں جیت کا پیمانہ بہت حد تک

مسلمانوں کے ووٹ سے طے کیا جائے گا اور موجودہ صورتحال میں ابھی بھی مسلمانوں کا سیاسی کنفیوژن برقرار ہے کہ وہ کس سمت جائیں اور کس کو ووٹ کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ نام نہاد سیکولر سیاسی پارٹیوں نے بھی کبھی مسلمانوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ مگر مجبور و مظلوم مسلمانوں کی مجبوری سے خوفزدہ کرنے والی سیاسی فضا میں بی جے پی کو دور رکھنے کے لئے ان میں سے ہی کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا۔ اور مسلمان اس شک کے دائرے میں بھی ہیں کہ اگر نتیجہ کسی ایک کے حق میں نہیں نکلتا ہے تو ایس پی، بی ایس پی دونوں کا رجحان اقتدار کے لئے بی جے پی کی طرف جھک سکتا ہے۔ ماضی میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔ لیکن اگر مسلمانوں کا متحدہ فیصلہ کسی ایک پارٹی کا انتخاب کرتا ہے تو صورتحال بدل سکتی ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو غیر متحد ہونے کے نتائج سے باخبر ہونے کی ضرورت ہے۔

اتر پردیش کی موجودہ سیاسی فضا روزانہ ایک نئے انقلاب سے دوچار ہے۔ سماجودی پارٹی کے آپسی تنازعات ایک بار پھر سامنے آگئے ہیں۔ اس بار ملائم سنگھ نے شیو پال یادو کے ساتھ مل کر ٹکٹ بٹوارے پر اکھلیش کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے۔ اکھلیش اب خاموش رہنے والوں میں نہیں ہیں۔ اس تنازع کا اثر ووٹ بینک پر پڑے گا۔ اور اس کا فائدہ بی جے پی کو ہوگا۔ مودی حکومت نے سیاہ دھن کو لے کر بی ایس پی پر یہ ہموایا دتی اور ان کے بھائی کو نشانہ بنایا ہے۔ یہ ایک ایسا سیاسی دباؤ ہے جہاں مایا دتی کے جھکنے کے آچار زیادہ نمایاں ہیں۔ بی جے پی نے ٹوٹ بندی کے تماشے کے بعد ایسی فضا پیدا کی ہے جہاں تمام سیاسی پارٹیاں ایک خاص طرح کے دباؤ کا شکار ہیں۔ مودی کی مخالفت ہو رہی ہے مگر اس مخالفت میں دم اس لئے نہیں ہے کہ سیاہ دولت کے نام پر کبھی بھی ان پارٹیوں کا شکار کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے موجودہ صورتحال کا جائزہ لیں تو اتر پردیش انتخابات کا ایک طرف ج کاؤ بی جے پی کی طرف نظر آتا ہے۔ لیکن موجودہ صورتحال میں بھی مسلمانوں کا اتحاد بازی پلٹنے کا کام کر سکتا ہے۔ مسلمان دانش مندی سے کام لیں تو اس بار اصل، ٹنگ میکرو ہی ہوں گے۔

کل امر مرہون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ خمس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

ترتیب (ع)

یہ نظر خمس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام خمس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قرآن (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، خمس ستاروں کا خمس قرآن ہوتا ہے۔

سعد کو اکب: قمر عطار، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کو اکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے تین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کو اکب شمس، مریخ، عطار، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات ما بین قمر، عطار، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی خمس ہوں گے۔

حضور نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہ پاک کے بعد کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو اکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مد نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و ترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسریس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر خمس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبیات میں پائی جاتی ہے۔

فہرست نظرات برائے عالمین ۲۰۱۷ء

ایچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صلحہ پر نظر ڈالیں۔

ج				ف				و			
تاریخ	سیارے	نظر	وقت	تاریخ	سیارے	نظر	وقت	تاریخ	سیارے	نظر	وقت
۱۳-۸	قمر و زہرہ	قرآن	۱۳-۸	۲۱-۱۸	قمر و مریخ	قرآن	۲۱-۱۸	۱۳-۳	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۳-۳
۱۸-۳	قمر و مریخ	قرآن	۱۸-۳	۲۰-۱۲	قمر و شمس	تدلیس	۲۰-۱۲	۴-۲۳	قمر و مشتری	تثلیث	۴-۲۳
۵۸-۲	قمر و مشتری	مقابلہ	۵۸-۲	۲۵-۲۰	عطارد و مشتری	ترجیح	۲۵-۲۰	۲۸-۱۳	قمر و عطارد	قرآن	۲۸-۱۳
۱۷-۳	قمر و زہرہ	تدلیس	۱۷-۳	۲۸-۹	قمر و شمس	ترجیح	۲۸-۹	۲۷-۱۸	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۷-۱۸
۳۳-۱۳	قمر و زہرہ	تدلیس	۳۳-۱۳	۱۱-۴	قمر و عطارد	تثلیث	۱۱-۴	۵-۱۲	قمر و مریخ	قرآن	۵-۱۲
۱۵-۲	مریخ و زحل	تثلیث	۱۵-۲	۲۱-۱۲	قمر و زہرہ	تدلیس	۲۱-۱۲	۳۲-۱۵	قمر و شمس	تدلیس	۳۲-۱۵
۲۲-۳	قمر و مشتری	تثلیث	۲۲-۳	۱۹-۱۶	قمر و شمس	تثلیث	۱۹-۱۶	۱۰-۱	قمر و زہرہ	تدلیس	۱۰-۱
۵۸-۵	شمس و عطارد	قرآن	۵۸-۵	۲۲-۱۷	قمر و زہرہ	ترجیح	۲۲-۱۷	۱۶-۱	قمر و شمس	ترجیح	۱۶-۱
۳۲-۱	قمر و عطارد	تثلیث	۳۲-۱	۲۹-۳	قمر و مشتری	ترجیح	۲۹-۳	۶-۱۲	قمر و زحل	تثلیث	۶-۱۲
۲۳-۲۰	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۳-۲۰	۲۹-۲۲	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۹-۲۲	۲۸-۱۲	قمر و زہرہ	تدلیس	۲۸-۱۲
۲۷-۱۲	قمر و مشتری	تدلیس	۲۷-۱۲	۲۳-۷	قمر و مریخ	تثلیث	۲۳-۷	۲۶-۲	قمر و مریخ	تدلیس	۲۶-۲
۵۱-۳	قمر و مریخ	تثلیث	۵۱-۳	۲۸-۲	عطارد و زہرہ	تدلیس	۲۸-۲	۵۹-۱۳	قمر و زہرہ	ترجیح	۵۹-۱۳
۲۳-۲۰	قمر و شمس	مقابلہ	۲۳-۲۰	۵۵-۲۰	شمس و مشتری	تثلیث	۵۵-۲۰	۹-۶	قمر و مریخ	ترجیح	۹-۶
۵۲-۵	قمر و زحل	ترجیح	۵۲-۵	۵-۱۸	قمر و زحل	ترجیح	۵-۱۸	۲۲-۱۵	قمر و مشتری	تثلیث	۲۲-۱۵
۱۱-۸	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۱-۸	۲۷-۱۱	شمس و زحل	تدلیس	۲۷-۱۱	۱-۱۶	قمر و زحل	مقابلہ	۱-۱۶
۲۵-۱۵	قمر و زحل	تدلیس	۲۵-۱۵	۲۰-۱۶	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲۰-۱۶	۱۷-۱۵	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۷-۱۵
۷-۵	قمر و مریخ	مقابلہ	۷-۵	۱۱-۳	قمر و مریخ	مقابلہ	۱۱-۳	۲۱-۱۸	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۱-۱۸
۱۷-۳	شمس و مشتری	ترجیح	۱۷-۳	۲۳-۲۲	قمر و مشتری	قرآن	۲۳-۲۲	۲۷-۹	قمر و مریخ	تثلیث	۲۷-۹
۲۸-۲	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۸-۲	۰۰-۴	قمر و زحل	تدلیس	۰۰-۴	۱۲-۱۰	شمس و مشتری	ترجیح	۱۲-۱۰
۵-۲	قمر و مشتری	تدلیس	۵-۲	۲۸-۱۹	قمر و عطارد	ترجیح	۲۸-۱۹	۳۲-۲۰	قمر و شمس	مقابلہ	۳۲-۲۰
۲-۱۲	قمر و زہرہ	ترجیح	۲-۱۲	۵۰-۲۰	قمر و مشتری	تثلیث	۵۰-۲۰	۳۶-۱۷	قمر و زہرہ	مقابلہ	۳۶-۱۷
۱۳-۱۳	قمر و مشتری	ترجیح	۱۳-۱۳	۶-۵	قمر و زحل	قرآن	۶-۵	۲۸-۱۲	قمر و عطارد	تثلیث	۲۸-۱۲
۳۶-۱۹	قمر و زہرہ	تدلیس	۳۶-۱۹	۵۷-۲۳	عطارد و مشتری	تثلیث	۵۷-۲۳	۸-۹	قمر و مریخ	مقابلہ	۸-۹
۳۲-۲۱	قمر و مشتری	تثلیث	۳۲-۲۱	۳۲-۱	قمر و مریخ	ترجیح	۳۲-۱	۲۹-۱۱	قمر و شمس	تثلیث	۲۹-۱۱
۱۲-۱۲	قمر و مریخ	تدلیس	۱۲-۱۲	۱۳-۳	عطارد و زحل	تدلیس	۱۳-۳	۵۶-۱۲	قمر و مشتری	قرآن	۵۶-۱۲
۲۹-۱۵	قمر و زحل	ترجیح	۲۹-۱۵	۱۵-۱۳	قمر و مریخ	تدلیس	۱۵-۱۳	۳۳-۳	قمر و شمس	ترجیح	۳۳-۳
۲۹-۱	قمر و زہرہ	قرآن	۲۹-۱	۳۱-۱۶	قمر و مشتری	تثلیث	۳۱-۱۶	۳۳-۱۶	قمر و عطارد	تدلیس	۳۳-۱۶
۲۷-۸	قمر و شمس	قرآن	۲۷-۸	۵-۶	قمر و زہرہ	قرآن	۵-۶	۰۰-۹	قمر و عطارد	تدلیس	۰۰-۹
۲-۱۷	قمر و عطارد	قرآن	۲-۱۷	۲۸-۲۰	قمر و شمس	قرآن	۲۸-۲۰	۳۰-۱۷	قمر و زحل	ترجیح	۳۰-۱۷
۳-۰۰	قمر و زہرہ	تدلیس	۳-۰۰	۵۳-۱۹	مریخ و مشتری	مقابلہ	۵۳-۱۹	۵-۲۳	قمر و زہرہ	قرآن	۵-۲۳

قسط نمبر: ۱۵۸

اسلم راہی

انسان اور شیطان کی کشمکش

سامنے آتی ہیں، اول تو یہ کچک یا تو زبردستی اٹھا کر درو پدی کو نایج گھر میں لے گیا ہوگا یا خود درو پدی نے بھیم سین یا دوسرے پانڈو برادران کے کہنے پر کچک کو نایج گھر میں بلایا ہوگا اور وہاں پر بھیم سین نے اس کا خاتمہ کر دیا ہوگا۔ اب کچک کی موت بھیم سین کے ہاتھوں ہو جانے کے بعد یہ بات بھی ہمارے سامنے واضح ہو جاتی ہے کہ پانڈو برادران زندہ ہیں اور وہ سب کے سب درو پدی کے ساتھ ویرت شہر میں پناہ لے گئے ہیں، یہ بات ثابت ہونے کے بعد اب ہم ان کے خلاف حرکت میں آئیں گے اور انہیں ان کے بل سے باہر نکالیں گے جس میں وہ چھپ کر اپنی جلاوطنی کا آخری سال گزار رہے ہیں تاکہ وہ شناخت ہو جائیں اور انہیں مزید بارہ سال جلاوطنی کے گزارنے پڑیں۔“

اس پر کرپا پھر درو پدھن سے پوچھنے لگا۔ ”اے درو پدھن تم کیسے پانڈو برادران اور درو پدی کو لوگوں کے سامنے لاؤ گے کہ لوگ پانڈو برادران اور درو پدی کو شناخت کر لیں اور وہ مزید بارہ سال جلاوطنی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو جائیں۔“

جواب میں درو پدھن کہنے لگا۔ ”سنو کرپا ہم یوں کریں گے کہ ہم ایک دودن میں اپنی تیاری مکمل کر کے لشکر کو تیار کریں گے اور پھر ہم ویرت شہر پر حملہ آور ہو جائیں گے، آپ جانتے ہیں کہ ویرت کے راجہ کی گزر بسر جانوروں کے ریوڑ پالنے پر ہے ہم اس کے ریوڑوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کریں گے اور جب راجہ کا شہر اور ریوڑ خطرے میں ہوں گے تو پانڈو برادران از خود ان کی حفاظت کے لئے نکلیں گے اس طرح جب وہ لوگ جنگ کرنے کے لئے سامنے آئیں گے تو وہ ضرور پہچانے جائیں گے اور ان کی یہ پہچان ہی انہیں مزید بارہ سال کی جلاوطنی پر مجبور کر دے گی۔“

درو پدھن کے خاموش ہونے پر اس کے پہلو میں بیٹھا ہوا ریاست تری گرت کا راجہ سوسارام بولا۔ ”سنو درو پدھن! یہ جو تم نے ویرت شہر پر

درو پدھن کی اس گفتگو پر کرپا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے درو پدھن اس کچک کی موت سے تم نے کیسے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اور دوسرے پانڈو برادران زندہ ہیں۔“

اس پر درو پدھن انتہائی پریشانی اور اندوہناک انداز میں کہنے لگا۔ ”اے کرپا تم جانتے ہو ہندوستان کی سرزمین کے اندر چار جوان ایسے ہیں جن کی طاقت اور قوت کا کوئی اور جوان مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی انفرادی مقابلہ میں کوئی شخص یا کوئی سورمان چاروں کو زیر کر سکتا ہے، ان چاروں میں سے پہلا کرشن کا بھائی بلرام دوسرا پانڈوں کا بھائی بھیم سین، تیسرا ریاست سلواسلیا اور چوتھا ویرت کا کچک ہیں اے کرپا تم جانتے ہو جیسا کہ جاسوس نے مجھے پہلے حالات سنائے تھے اس کا کہنا تھا کہ وہ ریاست پنچال بھی گیا، سلوا بھی گیا، دوار کا بھی گیا، اس نے کرشن کے بھائی بلرام کو دوار کا میں پایا، سلوا کو اس نے اپنی ریاست سلوا میں دیکھا، لہذا کچک کو اگر کسی نے قتل کیا ہے تو وہ صرف بھیم سین ہی ہو سکتا ہے کیوں کہ ان چاروں میں سے اگر بلرام اور سلوا کو نکال دیا جائے تو باقی بھیم سین ہی بچتا ہے جو کچک کو ختم کر سکتا ہے، ورنہ ہندوستان کی سرزمین میں اور کوئی ایسا جوان نہیں ہے جو انفرادی مقابلہ میں کچک کو اپنے سامنے زیر کر سکے اور اس کا خاتمہ کر دے۔“ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد درو پدھن پھر اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ”اے میرے حمایتو! جیسا کہ یہ ظاہر ہو گیا ہے کہ کچک کو قتل کرنے والا بھیم سین ہے اور جس لڑکے کی خاطر کچک قتل ہوا ہے وہ ضرور درو پدی ہی ہوگی تم لوگ جانتے ہو کہ درو پدی انتہا درجے کی خوب صورت اور جسمانی ساخت میں پرکشش ہے، کچک ضرور اس کے نسوانی حسن اور پرکشش اداؤں سے متاثر ہوگا اور اس سے محبت کرنے لگا ہوگا اور جب درو پدی نے اس کا جواب محبت سے نہ دیا ہوگا تو کچک زبردستی پراثر گیا ہوگا اس کے بعد دو چیزیں ہمارے

حملہ آور ہونے کا ارادہ کیا ہے میں مکمل طور پر اس سے اتفاق کرتا ہوں، میں خود بھی تم سے ویرت کے متعلق گفتگو کرنے والا تھا، سنو در یودھن جب سے میں اپنی ریاست تری گرت کا راجہ بنا ہوں تب سے ویرت کے راجہ کا سپہ سالار کچک ہمیشہ ریاست سلوا کے راجہ کے ساتھ مل کر میری ریاست کی سرحدوں پر حملہ آور ہوتا رہا ہے اور سرحد پر بسنے والے لوگوں کے علاوہ وہ اکثر دوسرے شہریوں کو بھی ٹوٹ کر میرے علاقوں میں مسائل اور دشواریاں کھڑی کرتے رہے ہیں، اب جب کہ کچک مر چکا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ویرت کے راجہ کی فوجی قوت بھی مر چکی ہے، ویرت کا راجہ دوسری ریاستوں کے ساتھ جو معاملہ بھی کرتا تھا وہ اس کچک ہی کے بل بوتے پر کیا کرتا تھا، کچک کے مرنے کے بعد اب ویرت کے راجہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے لہذا میں بھی تمہارا ساتھ دوں گا۔ میں آج ہی یہاں سے اپنی ریاست کی طرف چلا جاؤں گا اور پھر ویرت پر حملہ آور ہوں گا، ساتھ ساتھ تم بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر ویرت پر حملہ آور ہو جانا پھر میں دیکھوں گا کہ ہم دونوں کے سامنے ویرت کا راجہ کیسے اپنا دفاع کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

شام ڈھلتی ہوئی جاڑے کی طویل شب اختیار کر گئی تو لوگوں کی نگاہوں میں نیند اور خوابوں کے ٹوٹے آئینے بکھرنے لگے اور ہوائیں سوکھے پتوں سے کھیلتی ہوئی آوارہ سرگوشیاں کرنے لگی تھیں، ایسے میں یوناف اور بیوسا اپنے کمرے میں بیٹھے ان چار سرکردہ اشخاص کا انتظار کر رہے تھے، جنہیں اپنے ساتھ لے جا کر یہ ثابت کرنا تھا کہ قتل عام وہ نہیں کر رہے بلکہ اس میں کچھ دوسری قوتیں ملوث ہیں ایسے میں اہلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم موثر اور خوش کن لمس دیا اور ساتھ ہی اہلیکا کی آواز یوناف کی سماعت سے ٹکرائی۔

”سنو یوناف وہ چار اشخاص جن کا تم اور بیوسا انتظار کر رہے ہو وہ تمہارے کمرے کی طرف آرہے ہیں میں اس وقت دریائے گنگا کے ساحل سے لوٹ رہی ہوں، عارب اور بیٹھ اس وقت دریائے گنگا کے کنارے ملاحوں اور ماہی گیروں کی جھونپڑیوں میں سے ایک جھونپڑے کے اندر بیٹھے آرام کر رہے ہیں جب کہ عارب نے اپنی نیلی دھند کی قوتوں کو دریا میں پھیلا رکھا ہے اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گی کہ

تم ان چاروں اشخاص کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جا کر اس جگہ پر بیٹھ جاؤ جس کی سیدھ میں آگے دریا کے اندر نیلی دھند کی قوتیں پھیلی ہوئی ہیں اور وہاں دریا کے کنارے بیٹھ کر تم ان نیلی دھند پر نگاہ رکھو جب بھی وہ نیلی دھند حرکت میں آئے گی تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہوگا کہ عارب اور بیٹھ لوگوں کے قتل عام کی مہم کا آغاز کرنے لگے ہیں، لہذا تم اس نیلی دھند پر نگاہ رکھتے ہوئے اس کے تعاقب میں نکلنا اس موقع پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گی اور پھر میں تم اور بیوسا مل کر دیکھ لیں گے کہ عارب اور بیٹھ کس خونی مہم کا آغاز کرتے ہیں اور ساتھ ہی ان لوگوں پر یہ واضح ہو جائے گا کہ لوگوں کے قتل عام کی مہم میں تم لوگ ملوث نہیں ہو بلکہ کچھ اور ہی قوتیں یہ خونی کھیل کھیل رہی ہیں اور سنو یوناف دریا کے اس کنارے تک جہاں پر نیلی دھند کی قوتیں منجمد برف کی طرح پھیلی ہوئی ہیں وہاں تک میں تمہاری رہنمائی کروں گی کیوں کہ.....“ یہاں تک کہتے کہتے اہلیکا خاموش ہو گئی کیوں کہ چار اشخاص یوناف کے کمرے میں داخل ہوئے تھے، ان چار میں سے ایک سرائے کا مالک بھی تھا۔

سرائے کا مالک یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”یوناف میرے عزیز مجھے بھروسہ اور یقین ہے کہ تم اور بیوسا لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث نہیں ہوتا، ہم میں دوسرے لوگوں کے یقین اور اعتماد کی خاطر تین آدمی لے کر آیا ہوں تاکہ تم ہماری ان لوگوں تک راہنمائی کرو جو اب بے گناہ لوگوں کے قتل کے ذمہ دار ہیں۔“

سرائے کے مالک کی یہ گفتگو سن کر یوناف اٹھ کھڑا ہوا اور ان سب کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ ”تم آؤ میرے ساتھ میں تم لوگوں کو دریائے گنگا کے ساحل کی طرف لے کر چلتا ہوں۔“

یوناف کے اٹھنے پر بیوسا بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تھی اس پر سرائے کا مالک کہنے لگا۔ ”بیوسا کو ساتھ لے جانے کی کیا ضرورت ہے، یہ یہیں رہے اور آرام کرے۔“

اس پر یوناف کہنے لگا۔ ”نہیں میں بیوسا کو یہاں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا یہ میرے ساتھ جائے گی وہ قوتیں جو لوگوں کے اس قتل عام میں ملوث ہیں ہماری بھی بدترین دشمن ہیں، لہذا میری غیر موجودگی میں وہ اس پر حملہ آور ہو کر اسے نقصان پہنچا سکتی ہیں اس لئے میں یہاں بیوسا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔“

یونان کی اس گفتگو سے سرائے کا مالک مطمئن ہو گیا تھا، پھر وہ اور ہوسان چاروں اشخاص کے ساتھ سرائے سے نکل کر دریائے گنگا کی طرف بڑھ رہے تھے، جب کہ اہلیکا اس موقع پر یونان کی راہنمائی کر رہی تھی۔

رات کی تاریکی میں یونان اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو لے کر دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے ایک جھنڈ میں آکر بیٹھ گئے تھے اس وقت ان کے سامنے دریا کے وسط میں مارب کی نیلی دھند کی قوتیں آئینے کی طرح چمکتے دھوئیں کی طرح دریا کے پانی کے اوپر چھائی ہوئی تھیں اس موقع پر یونان نے سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”سنو میرے ساتھیو! وہ دریا کے وسط میں جو تمہیں نیلی دھند دکھائی دے رہی ہے بس اس پر نگاہ رکھنا یہ دھند ہی وہ قوت ہے جو لوگوں کے قتل کا باعث بنتی ہے۔“

سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی بڑے غور سے دریا کے وسط میں پھیلی ہوئی نیلی دھند کو دیکھ رہے تھے اس وقت سرد قہر آلود رات فضاؤں کے سکوت کے اندر پراسرار تصورات بکھیر رہی تھی، سرد ہوائیں رگوں میں سوئیاں چھو رہی تھیں، لمحہ بہ لمحہ گزرتی رات اپنی نبض کو تیز کرتی اور اپنی قبا کو کھولتی ہوئی قطرہ قطرہ گرتی شبنم سے بغل گیر ہونے کو بے چین ہو رہی تھی۔

اس موقع پر اپنے ساتھیوں کو مخاطب کر کے کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ اچانک وہ دریا کی طرف دیکھتے ہوئے خاموش ہو گیا اس لئے کہ نیلی دھند کی قوتوں کے قریب ہی ایک بہت بڑی کشتی جو ایک جگہ رکی کھڑی تھی اور اس کے اندر چھیرے اور ملاح مچھلیاں پکڑ رہے تھے اس کشتی کے مستول پر ایک چھیرا رات کی تاریکی میں بڑی تیزی سے چڑھنے لگا تھا، مستول سے اوپر کے حصے میں وہ چھیرا سیوں کا سہارا لے کر بیٹھ گیا شاید اس نے ایسا کشتی اور اس کے چھیروں کی حفاظت کے لئے کیا تھا تا کہ وہ اپنے ارد گرد نگاہ رکھ سکے اور خطرے کی صورت میں اپنے ساتھی چھیروں کو آگاہ کر سکے، کافی دیر تک یونان اور بیوسا سرائے کے مالک اور اس کے تینوں ساتھیوں کے ساتھ دریائے گنگا کے کنارے جھاڑیوں کے جھنڈ کے اندر چھپ کر دریا کی سطح پر پھیلی نیلی دھند کو دیکھتے رہے اس دوران دریا کے

وسط میں کھڑی وہ کشتی دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہوتی رہی اور اس کے اندر کام کرنے والے ملاح مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارہ کی دھن پر گاتے بھی جا رہے تھے، اچانک رات کی اس تاریکی اور ہولناک سنائے کے اندر یونان کی حالت بدلنے لگی تھی اس کی آنکھوں میں انگارے بھڑکنے اور وجود میں نفرت کی ریت اڑنے لگی تھی، اس لئے کہ نیلی دھند حرکت میں آئی تھی اور اب وہ آہستہ آہستہ اس بڑی کشتی کی طرف بڑھنے لگی تھی جس کے اندر چھیرے مچھلیاں پکڑنے کے ساتھ ساتھ چھتارے کی دھن پر گانا گارہے تھے۔

اس موقع پر یونان نے بڑی بے چینی سے اپنے ان چاروں ساتھیوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔ ”اے میرے مہربانو! اس نیلی دھند کی طرف غور سے دیکھو کیا تم محسوس نہیں کرتے کہ وہ نیلی دھند اب آہستہ آہستہ پھیلتی ہوئی قریب ہی کھڑی کشتی کی طرف جا رہی ہے اور میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ یہ نیلی دھند اس کشتی کے اندر کام کرنے والے ملاحوں اور ماہی گیروں پر حملہ کرنے والی ہے۔ یہ دھند عام دھند نہیں ہے بلکہ یہ نیلی دھند انتہائی خوفناک اور خطرناک ہے اور اس دھند کے اندر تیز شعلوں کی سی زبانوں والی شیطانی قوتیں کام کرتی ہیں اور یہی وہ نیلی دھند کی قوتیں ہیں جو گزشتہ کئی دنوں سے لوگوں کا قتل عام کر رہی ہیں۔“

سرائے کے مالک نے یونان سے پوچھا۔ ”اے یونان اپنی گفتگو سے بار بار تم ہمیں یقین نہ دلاؤ کہ اس قتل عام کی ذمہ دار اس نیلی دھند کی قوتیں ہیں تم ایک عرصہ سے میری سرائے میں قیام کئے ہو مجھے تم پر پورا بھروسہ اور یقین ہے کہ تم ہرگز اس کام میں ملوث نہیں ہو، اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس وقت یہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر کام کرنے والے ماہی گیروں پر حملہ آور ہونے کو بڑھ رہی ہیں تو ہمیں ان کے دفاع کے لئے کیا کرنا چاہئے؟“

یونان نے کچھ دیر کے لئے سرائے کے اس مالک کو کوئی جواب نہ دیا پھر اس نے ہلکی اور دھیمی آواز میں اہلیکا کو پکارا، جونہی اہلیکا نے اس کی گردن پر پھولوں جیسا لطیف لمس دیا یونان نے بڑی رازداری اور سرگوشی میں اسے مخاطب کر کے کہا۔ ”سنو اہلیکا تم یہیں بیوسا کے پاس دریائے گنگا کے کنارے رکو اور بیوسا کے ساتھ ساتھ سرائے کے مالک اور اس کے ساتھیوں کی حفاظت کرو جب کہ نیلی دھند کی ان قوتوں سے کشتی کے

تلوار سنبھال رکھی تھی جس کی نوک سے چنگاریاں اٹھ رہی تھیں جنہوں نے اس کشتی اور آس پاس کے سارے ماحول کو روشن کر دیا تھا۔ یوناف کو دیکھ کر نیلی دھند کی وہ قوتیں ایک دم ٹھنک کر رک گئی تھیں پھر وہ یوں پیچے ہٹی تھیں جیسے سمندر کی لہریں چٹانوں سے ٹکرا کر پھرتی ہیں یا کوئی زہریلا سانپ حملہ آور ہوتے ہوئے اچانک وحشت زدہ ہو کر پلٹ پڑا ہوتا ہے۔ یوناف سے ذرا فاصلہ رکھ کر نیلی دھند کی قوتیں کشتی کے اندر بھی کھڑی بڑے برہم انداز میں یوناف کی طرف دیکھ رہی تھیں۔

(باقی آئندہ)

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور از دوامی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی بڑا اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی -20/- روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -600/- روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

اندر کام کرنے والے ملاحوں کی جانیں بچانے کے لئے آگے بڑھتا ہوں۔“ یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا اس لئے کہ مستول پر چڑھ کر جو ماہی گیر اپنے اطراف میں نگاہ رکھنے کے لئے بیٹھا ہوا تھا وہ اچانک خوف بھری آوازیں نکالتے ہوئے اپنے ساتھیوں کو پکار پکار کر حرکت کرتی ہوئی نیلی دھند سے آگاہ کر رہا تھا، وہ انہیں یہ بھی بتا رہا تھا کہ دھند کے اندر مجھے یہ لگ رہا ہے جیسے آگ جیسی کوئی خوفناک قوتیں ہوں اور بار بار زہریلے سانپوں کی طرح اپنی زبان نکالتی ہوں، یہ الفاظ کہتے کہتے وہ ملاح بڑی تیزی سے اتر کر نیچے کشتی میں جا رہا تھا۔

یہ ماں دیکھتے ہوئے سرائے کا مالک اور اس کے تینوں ساتھی انتہا درجے کے خوف زدہ ہو گئے تھے پھر سرائے کے مالک نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ”اے یوناف میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس موقع پر اس کشتی کے ماہی گیروں کو بچانے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہئے۔“ یوناف فوراً سرائے کے مالک کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”تم اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ جھاڑیوں کے اس جھنڈ میں بیٹھے رہو میری ساتھی بیوسا بھی یہیں رہے گی اس کے یہاں ہوتے ہوئے تمہیں کسی قسم کا خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے وہ نیلی دھند کی قوتیں کشتی والوں کو چھوڑ کر تمہاری طرف چلی بھی آئیں تو یہ بیوسا اپنے ساتھ ساتھ تمہاری بھی حفاظت کرے گی، میں اب دریا میں کود کر اس کشتی کی طرف جاتا ہوں اور نیلی دھند کی ان شیطانی قوتوں سے اس کشتی میں کام کرنے والے ماہی گیروں کی حفاظت کا سامان کرتا ہوں۔“ یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سرائے کا مالک کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ یوناف اس کی طرف سے کسی جواب کا انتظار کئے بغیر تیزی سے آگے بڑھا، پھر وہ مگرچھ کی طرح ریگلتا ہوا آواز پیدا کئے بغیر پانی میں گھس گیا تھا۔

یوناف حیرت انگیز انداز میں تیرتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ دریا کے وسط میں کھڑی اس کشتی کی طرف بڑھا تھا، جس پر نیلی دھند کی قوتیں حملہ آور ہوئی تھیں اور جب وہ پانی سے نکل کر اس کشتی میں سوا ہوا اس وقت تک نیلی دھند کی قوتیں اس کشتی پر حملہ آور ہو چکی تھیں اور ان میں سے ایک ماہی گیر کا کام تمام کرتے ہوئے جب وہ آگے بڑھی تو یوناف ان کے سامنے ایک آہنی دیوار بن کر کھڑا ہو گیا تھا اس وقت یوناف نے اپنے ہاتھ میں وہ گول آئینہ تمام رکھا تھا جس کے اوپر اس نے اپنی

آٹھ آیتوں کا مجرب عمل

سفر کے تمام خطرات سے محفوظ رہے گا۔ (سورہ حج، پارہ نمبر ۱۷، آیات ۶۳ تا ۷۵)

آٹھ آیتوں کے پڑھنے کا طریقہ

پہلے یا اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے۔

يَا خَيْرُ الرَّازِقِينَ يَا عَلِيمُ يَا حَلِيمُ يَا غَفُورُ يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ
يَا عَلِيُّ يَا كَبِيرُ يَا طَيْفُ يَا خَبِرُ يَا غَنِيُ يَا حَمِيدُ يَا رُتُوفُ يَا
اِفْتَحْ لِي بَابَ رَحْمَتِكَ وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرْجًا وَمَخْرَجًا
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِيمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ أَجْمَعِينَ۔

اس کے بعد یہ آٹھ آیتیں مندرجہ ذیل پڑھیں

(۱) وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قُتِلُوا أَوْ
مَاتُوا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللَّهُ رِزْقًا حَسَنًا وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ خَيْرُ
الِرَازِقِينَ ۝

(۲) لَيَدْخِلْنَّهُمْ مُدْخَلَ بَرْزُوْنَهُ وَإِنَّ اللَّهَ لَعَلِيمٌ

حَلِيمٌ ۝

(۳) ذَلِكَ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ
بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرْنَهُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌ غَفُورٌ ۝

(۴) ذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ يُوَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوَلِّجُ
النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَأَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝

(۵) ذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ
دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ وَأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝

(۶) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَتُصْبِحُ
الْأَرْضُ مُخْضَرَّةً إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ ۝

(۷) لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنَّ اللَّهَ
لَهُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝

(۸) أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ وَالْفُلْكَ
تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى
الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُتُوفٌ رَحِيمٌ ۝

سورہ حج میں آٹھ آیتیں ہیں اور بہشت کے دروازے بھی آٹھ
ہیں اور ان آٹھ آیتوں کو ورد کرنے سے انشاء اللہ بہشت کے آٹھ
دروازے اس کے لئے کھل جائیں گے۔ ان آیتوں کے کلمے کی عدد ایک
لاکھ چوبیس ہزار پینچسویں کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ ہر ایک نبی کا
ایک کلمہ ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے
کلمہ فرمایا ہے۔

جو کوئی ان آیتوں کو پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ چوبیس ہزار
پینچسویں کی ارواح کی طرف سے فیض پہنچے گا۔ ان آیتوں کے اسمائے
حسنی چالیس ہیں اور وہ اسم ذات اور اسم صفات ہیں۔ اسی سبب سے
ان آیتوں کے پڑھنے والے کے لئے ہر ایک اسم سے اس کے لئے یہ
پردہ اور حجاب دور ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ ہر ایک آیت خدا کے
متبرک اسم پر ختم ہوتی ہے۔ یعنی ہر ایک آیت کا آخری کلمہ خدا کا تبرک
اسم ہے اور آخری آٹھویں آیت خدا کے دو اسم رؤف اور رحیم پر ختم ہوتی
ہے۔ اس سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ ہر ایک کام انجام خدا کی مہربانی
اور لطف کے ساتھ ہوتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ
میں نے ہر طریقے سے سارے قرآن شریف کا مطالعہ کیا لیکن ان آٹھ
آیتوں سے کوئی دوسری آیت بزرگ تر نہیں دیکھی اور میں نے ان آٹھ
آیتوں کی فضیلت کے بارے میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آٹھ آیتیں خدا کے خزانوں میں
سے آٹھ خزانے ہیں اور خدا کے بے شمار بھیدوں میں سے آٹھ بھید ہیں
اور یہ آیتیں اسم نظام سے خالی نہیں۔ اس لئے کو کوئی آٹھ آیتوں کو
پڑھا کرے گا تو جنتوں کے طوفان سے اور شیطانوں کے شر سے
محفوظ رہے گا اور اس کے لئے ظاہر اور باطن کے روزی کے دروازے
کھل جائیں گے اور ہر گز ہر گز اس کو دنیا کا کوئی غم اور رنج نہ ہونے
پائے گا اور نہ اسے کوئی تکلیف پہنچنے پائے گی اور زمانہ کے بادشاہ اور
دین کے بزرگ اس کے مددگار ہیں۔ جس کام کی طرف وہ دل لگائے گا
اور اس کے لئے کوشش کرے گا وہ کام اس کی مرضی کے مطابق ہوگا،
دشمنوں کے حسد کرنے والوں کی بدی سے محفوظ رہے گا۔ جنات بھی
انسان کی مرضی کے مطابق چلیں گے اور وہ خدا کی پناہ میں رہے گا اور

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

وزیراعظم نریندر مودی نے جو تقریر کی وہ آخری حد تک مایوس کن ثابت ہوئی (مولانا حسن الہاشمی)

کرنے ہی میں جڑھ آتا ہے اور انہیں کسی کے دکھ درد کی کوئی پرواہ نہیں۔ مولانا نے کہا کہ وزیراعظم کی سوچ و فکر اور ان کے عاجلانہ فیصلے بھارتی جنتا پارٹی کی شبیہ کو مزید خراب کر دیں گے اور کہیں ایسا نہ ہو کہ جس طرح نرسہاراؤ نے کانگریس کی پختہ قبر بنادی تھی، مودی جی بھارتیہ جنتا پارٹی کی پختہ قبر بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔

نوٹ بندی کے خلاف سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کا احتجاج

نئی دہلی: نوٹ بندی کے ۵۰ دن پورے ہونے پر نوٹ بندی کی مخالفت میں اب مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی نے ۸ نومبر نوٹ بندی کے دن کو یوم سیاہ بتاتے ہوئے مودی حکومت کے خلاف ملک بھر میں تحریک چلانے کا اعلان کیا ہے۔ اسی کے تحت آج دہلی کے جنرل منتر پر احتجاجی مظاہرہ اور مارچ کیا گیا جس کی قیادت ایس ڈی پی آئی کے نائب صدر ایڈ وکیٹ شرف الدین احمد اور نیشنل کورڈینیٹر نظام الدین نے کی۔ اس موقع پر شرف الدین احمد نے کہا کہ مودی حکومت کی نوٹ بندی کی ہم شروع دن سے مخالفت کرتے رہے ہیں کیونکہ یہ فیصلہ آئین کے مطابق نہیں ہے۔ ۱۹۷۸ء میں مرارجی دیسائی کے زمانے میں جب نوٹ بند ہوئے تھے تو اس کا آڈینس پار کیا گیا تھا، مگر مودی حکومت نے آر بی آئی کو پرپوزل بھجوا کر دباؤ ڈالا۔ نوٹ بندی کرائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج نوٹ بندی کی وجہ۔ ملک ایک عجیب مشکل دور سے گزر رہا ہے۔ وزیراعظم نے ۵۰ دن میں سب کچھ معمول پر لانے کا وعدہ کیا تھا مگر آج بھی مشکلیں جہاں تہاں ہیں جس کے خلاف ایس ڈی پی آئی آج ۳ جنوری سے ملک تحریک مودی حکومت کے خلاف چلائی جا رہی ہے تاکہ سرکار کو جو دینے پر مجبور کرے۔ انہوں نے کہا کہ نوٹ بندی کے تعلق سے جانچ اور چاہئے کہ نوٹ بندی سے پہلے ملک کے کیا حالات تھے اور اب کیا ہیں۔

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ نئے سال کی شروعات پر وزیراعظم نریندر مودی نے جو تقریر کی وہ آخری حد تک مایوس کن ثابت ہوئی۔ مولانا نے کہا ہندوستان کی جنتا یہ خواب دیکھ رہی تھی کہ وزیراعظم کوئی دل لگتی بات کریں گے اور جو کچھ نوٹ بندی کے بعد ان پر گزری ہے اس کی معذرت چاہیں گے اور اپنی رعایا کو کوئی ایسا تحفہ عطا کریں گے جو نئے سال کی یادگار بن جائے۔ مولانا ہاشمی نے کہا ہندوستانیوں کے خواب چکنا چور ہو گئے اور انہیں پچاس دنوں کے بعد بھی کوئی راحت تو کیا نصیب ہوتی وہ اپنے وزیراعظم کی زبان سے نکلے ہوئے دو بیٹھے بول سے بھی محروم رہے۔ مولانا ہاشمی نے عوام کو پھسلانے اور بہلانے کے لئے کچھ اسکیموں کے جھنجھنے تھما کر حقائق سے راہ فرار اختیار کی اور انہوں نے جنتا کے مرنے، جنتا کے رونے اور سکھنے کی ذرہ برابر بھی کوئی پرواہ نہیں کی۔ انہوں نے اپنی تقریر سے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ضد اور ہٹ دھرمی کی راہ کبھی نہیں چھوڑیں گے جب کہ یہ بات مسلم ہے کہ ضد بازی، ہٹ دھرمی اور تانا شاہی کے مظاہرے سے پارٹی تو بچائی جاسکتی ہے سرکار نہیں بچائی جاسکتی۔ مولانا ہاشمی نے کہا کہ وزیراعظم کے رویوں سے یہ بات اب اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ مودی جی آسانی سے 100 گز ناپ تو سکتے ہیں لیکن ایک گز پھاڑنے کی بھی انہیں توفیق نہیں ہو سکتی۔ مولانا نے کہا کہ گجرات کے طوفان ظلم و ستم میں ملوث ہونے کے باوجود ہم جیسے نادان قسم کے مسلمانوں نے بھی یہ امید باندھی تھی کہ شاید اب ہمارے ملک میں اچھے دن آجائیں گے اور نوٹ بندی وغیرہ جیسے مسئلوں کی ہم نے بھی وہی تاویل کی تھیں جو ہندوستان کے دوسرے سادہ لوح کر رہے ہیں لیکن مودی جی کی حالیہ تقریر سن کر ساری خوش فہمیاں اپنی موت آپ مر گئیں اور یہ اندازہ ہو گیا کہ مودی جی عوام کے جذبات کا کوئی احساس اپنے دل میں نہیں رکھتے، انہیں من مانی

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمال مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن پوچی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ

دیوبند

مردوں سے ملاقات کا طریقہ

طلسمانی دنیا

مارچ ۲۰۱۱ء

روح تسخیر قلوب

ناذلی کا تاریخ پس منظر

اعداد بھی بولتے ہیں

عاطف باقی

RS.25/-

کیا اور کہاں

۵	اداریہ
۶	مختلف پھولوں کی خوشبو
۱۱	ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے
۱۵	جادو اور آسیب کے توڑ کا قرآنی وظیفہ
۱۹	روحانی ڈاک
۲۷	عکس سلیمانی
۳۵	امراض جسمانی
۳۹	روحانی عملیات کیا صحیح کیا غلط
۴۵	اسلام الف سے ی تک
۴۸	اعداد بھی بولتے ہیں
۴۹	دنیا کے عجائب و غرائب
۵۲	فقہی مسائل
۵۳	زہریلے جانوروں کے کاٹنے کا روحانی علاج
۵۵	اس ماہ کی شخصیت
۵۹	اللہ کے نیک بندے
۶۳	اذان بتکدہ
۷۱	۲۰۱۷ء کے بہترین عملیات
۷۲	نظرات
۷۳	عالمین کی سہولت کے لئے
۷۴	شرف قمر وغیرہ
۷۵	قرآن شمس و عطار دو غیرہ
۷۶	بسم اللہ کا نایاب عمل
۷۷	انسان اور شیطان کی کشمکش
۸۱	روح تسخیر قلوب

اداریہ

یوپی اسمبلی کا الیکشن ایک آزمائش؟

بقلم خاص

۱۲ فروری کو اتر پردیش میں اسمبلی کا الیکشن ہے، تمام پارٹیوں کی طرف سے الیکشن کی تیاریاں زور شور پر ہیں، ہر پارٹی نے ٹنگوٹ کس لیا ہے اور ہر پارٹی خود کو ملک اور صوبے کا ناخدا ثابت کرنے کے لئے اپنی حکمت عملی اور سیاسی فارمولے تیار کر چکی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو الیکشن دو طرح کی سوچ و فکر کے درمیان ہوتا ہے، ایک سوچ ہندوؤں کی انتہا پسندی اور دوسری سوچ سیکولر ازم، یعنی کسی بھی مذہب کی ہلالا تری سمجھنے کے خلاف، سیکولر ازم کے معانی آپ کچھ بھی لیں، یہ بھی صرف فریب دینے کا ایک طریقہ ہے اور اس کے دام فریب میں زیادہ تر مسلمان پھنستے ہیں، سیکولر ازم کے عوید ا ما ایک درجن کے قریب ہوتے ہیں اور ان کے مقابلے میں وہ لوگ جو انتہا پسند ہوتے ہیں، جو ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کو بھگوارنگ دینے کی جدوجہد میں لگے ہیں، جو ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے خواب دیکھ رہے ہیں وہ تنہا ایک گروہ کی صورت میں محاذ پر موجود رہتے ہیں، تو گویا کہ سیکولر ووٹ ایک درجن پارٹیوں میں بٹ جاتا ہے اور جیت کا سہرا اس پارٹی کے سر بندھ جاتا ہے جو جنگ کے محاذ پر اکیلی کھڑی ہوتی ہے۔ لوک سبھا کے الیکشن ۱۰۰ ووٹوں میں سے ۶۹ ووٹ صاف ستھری سوچ رکھنے والوں کو ملے اور ۳۱ ووٹ ان لوگوں کے حصے میں آئے جو خود کو فرقہ پرست اور انتہا پسند کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں، لوک سبھا کے الیکشن میں یہ ثابت ہو گیا کہ ہندوستان میں صاف ستھری سوچ رکھنے والے ہندو اور مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے، لیکن جیت کا سہرا فرقہ پرستوں کے سر پر بندھا، کیوں؟ ظاہر ہے کہ صرف اس لئے کہ سیکولر ووٹ ایک درجن خانوں میں بٹ گیا اور ایک سیکولر ازم پارٹی کے حصے میں ۶ ووٹ سے زیادہ نہیں آئے جب کہ فرقہ پرست ۳۱ ووٹ لے گئے۔ فرقہ پرستوں نے اس حکمت عملی کو سمجھ لیا ہے کہ سیکولر ووٹوں کو بالخصوص مسلمانوں کے ووٹوں کو تقسیم کر دیا جائے یہ ووٹ جتنا تقسیم ہوگا فرقہ پرستوں کو اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ چنانچہ الیکشن کے موقع پر اپنی جیب سے کروڑوں روپے خرچ کر کے ایسے مسلمانوں کو کھڑا کر دیا جاتا ہے کہ جن کی جذبات سے لبریز باتیں مسلم ووٹروں کو لبھاتی ہیں اور ووٹرس اپنا ووٹ انہیں دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں اس طرح مسلمانوں کی مسلم طاقت منتشر ہو جاتی ہے اور فرقہ پرستوں کی حکمت عملی کام کر جاتی ہے اور وہ سیکولر ازم کے مقابلے میں نصف سے بھی بہت کم ووٹ حاصل کر کے جیت جاتے ہیں اور سرخرو ہو جاتے ہیں۔ ملک کی آزادی کے بعد سے تو گڑیا جیسے لوگوں نے کئی بار سر اُبھارا اور مسلمانوں کو ملک کا غدار قرار دیا، ظلم و ستم کی حد تو یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند جیسے ادارے کو جو امن و امان کا پیغامبر ہے اور جو اپنے ماننے والوں کو وطن سے محبت کا درس دیتا ہے اس کو بھی دہشت گردی کا اڈہ بتایا لیکن نریندر مودی نے تو گڑیا کو لگام دی اور اس کی زبان پر تالے ڈال دیئے کیوں کہ تو گڑیا کی بکواس سے مسلمانوں میں بیداری پیدا ہوتی تھی اور مسلمان اپنی توہین و تذلیل کی وجہ سے ایک پلیٹ فارم پر آنے کی تمنا کرنے لگتے تھے۔ نریندر مودی کے دور اقتدار میں اسد الدین اویسی کو دندناتے کا موقع ملا، ہندوؤں کے خلاف ان کی کھلی کھلی باتیں مسلمانوں کے نفس کو سکون بخشی تھیں اور ہندو اپنی تذلیل و تحقیر کی بنا پر ایک جگہ جمع ہونے کی کوشش شروع کر دیتے تھے، جذبات سے بھری ہوئی کھلی کھلی باتیں ہندوؤں کو ایک دائرے میں سمیٹ دیتی ہیں اور مسلمان اور سیکولر سوچ رکھنے والے لوگ مختلف کیپوں میں بٹ جاتے ہیں اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ ہندوؤں کے خلاف واویلا صرف فرقہ پرستوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، کیوں کہ اس واویلے سے ہندوؤں میں اتحاد کی لہر دوڑتی ہے۔

یاد کیجئے وہ وقت جب ملائم سنگھ نے بابر مسجد پر چڑھے ہوئے ۱۳ ہندوؤں کو مار گرایا تھا اور ان شہیدوں (بقول شخصے) کی تصویر دہلی کی چاندنی چوک بازاروں میں لٹکادی گئی تھیں اس کے بعد ہندوؤں میں اتحاد کی ایک لہر دوڑ گئی تھی، یہ کام اس ملائم سنگھ نے انجام دیا تھا جنہیں مسلمان ملائم سنگھ سمجھنے کے خطبہ میں جتلاتے تھے۔ آج کھلم کھلا فرقہ پرستوں کی حکمت عملی یہ ہے کہ ہندوؤں کو ڈراؤ اُسامہ بن لادن سے، القاعدہ سے، داعش سے، اسد الدین اویسی سے اور اس دہشت گردی سے جس کا سہرا ازار و سیاست اور ازار و مکاری صرف مسلمانوں کے سر باندھا جا رہا ہے، تاکہ ہندو خوفزدہ ہو کر فرقہ پرستوں کے یکپ میں آجائے اور ہم مسلمان ان تمام منصوبہ بند یوں سے بے پرواہ ہو کر اپنے ووٹوں کو بکھیرنے میں لگے ہوئے ہیں، تو کیا یوپی کے اسمبلی الیکشن میں سیکولر سوچ رکھنے والے فتح پالیں گے؟ وہ فرقہ پرست لوگ جو پہلے سے زیادہ چاق و چوبند ہیں اور جنہوں نے بزر باغ دکھانے والے بہت سے مسلمانوں کو میدان میں اتار دیا ہے تاکہ اچھی طرح تقسیم ہو جائیں، کیا وہ سرگرم ہو جائیں گے، وقت فیصلہ کرے گا کہ ہندو اور مسلمانوں میں سے اصل سیاست داں کون ہے اور کس کا سکہ رائج الوقت ہے؟ یوپی کا ہونے والا الیکشن کسی ایک سوچ کی قسمت پر اپنی مہر لگا دے گا۔

مختلف بصورتیں

☆ تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ خاموشی کو اپنی مادری زبان بنالو۔
☆ خاموشی سب سے زیادہ آسان کام اور سب سے زیادہ نفع بخش عادت ہے۔

☆ جو پانی خاموش ہوتا ہے وہ زیادہ گہرا ہوتا ہے۔
☆ خاموشی رضامندی کو ظاہر کرتی ہے۔

☆ بولنے والے اپنی ساری کمزوریاں اُگل دیتے ہیں۔ جب کہ جو شخص خاموش رہتا ہے وہ اپنی تمام کمزوریوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

☆ انسان کے جسمانی اعضاء میں سب سے زیادہ عزت بخشنے والی اور سب سے زیادہ ذلیل و خوار کرنے والی زبان ہے، اگر اچھی گفتگو کی صلاحیت نہ ہو تو چپ رہو اور چپ رہ کر اپنی عزت کو برقرار رکھو۔

کام کی باتیں

☆ مصیبت پر صبر کرنا دشمن کے لئے خود بڑی مصیبت ہے۔
☆ تعجب ہے کہ انسان توبہ کے ہوتے بھی مایوس ہے۔
☆ کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کر سکتا جتنی اس کی گفتگو۔

☆ دفائے موتی پروتے رہو گے تو نفرت کے کانٹوں سے پاک نہ ہو گے۔
☆ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جس سے آخرت خریدی جائے۔
☆ اپنے عقل مند دشمن سے مشورہ کرو اور اپنے جاہل کی رائے سے بچو۔

☆ جسے جس کا عمل پیچھے چھوڑ دے اسے اس کا حسب و نسب آگے نہیں کرتا۔

☆ اپنے کانوں کو موت کی آواز سنا دو اس سے قبل کہ تمہیں آواز

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

بدگمانی سے بچو، ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہو ایک دوسرے پر الزامات مت لگاؤ، کسی پاک دامن پر تہمت مت اچھا لو، شرک کے بعد کسی پر تہمت لگانا سب سے بڑا گناہ ہے۔

جنت اور دوزخ

اللہ عزوجل نے جنت اور دوزخ کو بنایا اور جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ انہیں دیکھو، آپ نے دیکھا اور عرض کیا۔ ”اے اللہ عزوجل! تیری عزت کی قسم کوئی ایسا نہ ہوگا جو تیری جنت میں داخل نہ ہونا چاہے۔“ اور دوزخ کو دیکھ کر بولے۔

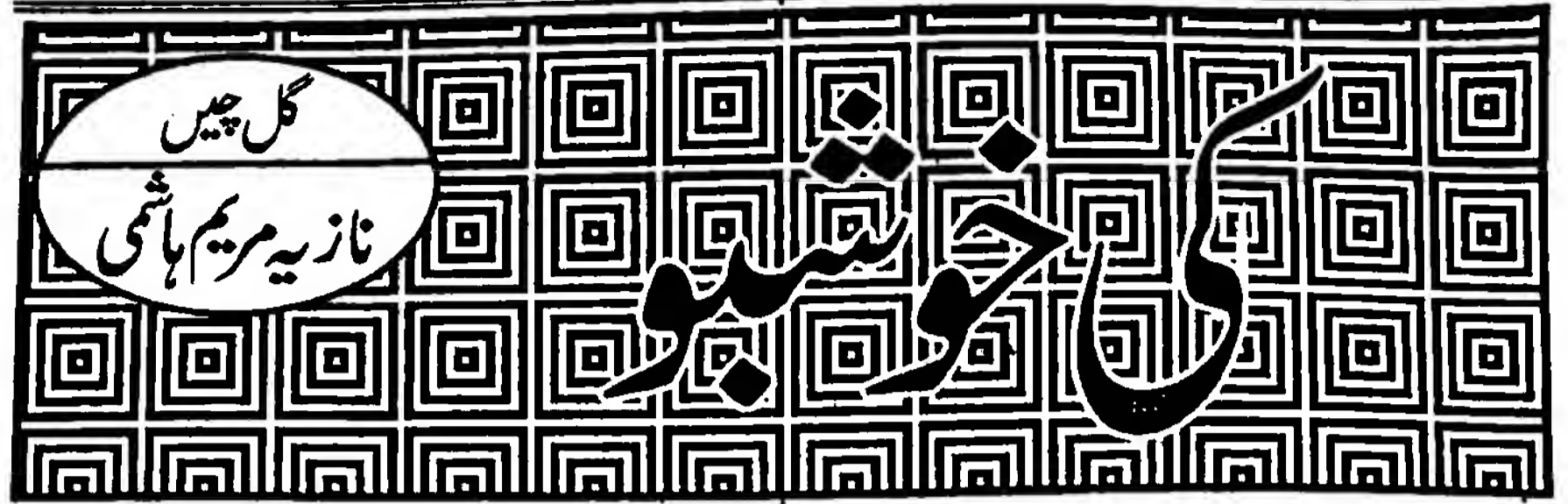
”اللہ عزوجل تیری عزت کی قسم! کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس میں داخل ہونا چاہے۔“ پھر اللہ عزوجل نے جنت کو مشقتوں اور دوزخ کو دنیاوی لذتوں سے گھیر دیا اور پھر جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنے کا حکم دیا، جنت دیکھ کر بولے۔

”اے اللہ تیری عزت کی قسم! شاید ہی کوئی اس میں داخل ہو سکے اور دوزخ دیکھ کر بولے۔“

”اے اللہ عزوجل تیری عزت کی قسم! شاید ہی اس میں داخل سے کوئی بچ سکے۔“ اللہ تعالیٰ دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے اور تمام مسلمانا عالم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے آمین۔

خوبصورت باتیں

☆ خاموشی میں الفاظ سے زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔



☆ انسان صرف تدبیر کر سکتا ہے کامیابی تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔
☆ صداقت انسان کو اور انسان صداقت کو عظیم بنا دیتا ہے۔

یہ سچ ہے

☆ اگر زندگی کے باغ سے غم کے کانٹے چن لئے جائیں تو وہ سراپا
گلدستہ مسرت بن جائے۔

☆ چلتے وقت خیال رکھو تمہارے پاؤں کی دھول سے کسی کا راستہ
نہ کھوجائے۔

☆ شرافت وہ خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

☆ مصائب سے کبھی نہ گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے میں
ہی چمکتے ہیں۔

☆ بادل کی طرح رہو جو پھولوں کے ساتھ کانٹوں پر بھی برستا ہے۔
☆ تم اللہ کے گھر کو اپنی عبادت سے آباد رکھو، وہ تمہارے گھر کو
رحمتوں سے آباد رکھے گا۔

☆ ہمیشہ وہ آدمی بہار کی قدر کرتا ہے جس نے خزاں میں زخم
کھائے ہوں۔

☆ اگر ہارنا چاہتے ہو تو اس کے آگے ہارو جو تمہاری خطاؤں کی
میل کو اپنی محبت و رحمت سے دھو دیتا ہے۔

☆ کسی کا دل توڑ کر معافی مانگنا بہت آسان ہے لیکن اپنا دل ٹوٹ
جائے تو کسی کو معاف کرنا بہت مشکل ہے۔

مشعل راہ

☆ وقت کی روانی میں غموں کی شدت کم پڑنے لگتی ہے۔

دی جائے۔

انمول موتی

☆ جو شخص اپنے مال کو بے جا خرچ کرتا ہے جلد غریب ہو جاتا ہے۔
☆ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور بدی اپنے نفس کے
ساتھ کرو۔

☆ نفس کو قابو میں رکھنے کے لئے کم کھاؤ اور کم سوؤ۔
☆ جو شخص علم کے باوجود بے عمل ہو اس کا شمار ان مریضوں میں
ہوتا ہے جن کا دوا تو ہے مگر علاج نہیں کر سکتے۔

☆ مصائب سے مت گھبرائیے کیوں کہ ستارے اندھیرے میں
چمکتے ہیں۔

☆ اصلاح نفس کی فکر میں مشغول رہنا کہ بجائے بد صفات کے
نیک صفات پیدا ہو سکیں۔

☆ مصائب دنیا کو بھل خیال کر اور موت کو ہر وقت پیش نظر رکھو۔
☆ نماز میں قلب کی اور مجلس میں زبان کی حفاظت کرو۔

☆ عمل ظاہر کرنا دلیل سرداری اور بہترین نیکو کاری ہے۔
☆ غریب شخص امیر کا اتنا محتاج نہیں ہوتا جتنا کہ امیر شخص غریب

کا کیوں کہ غریب کے بغیر امیر کا کوئی کام نہیں چل سکتا۔
☆ اگر آدمی کسی کے ساتھ نیکی نہیں کر سکتا تو کم از کم اتنا کرے کہ

اسے اس کی برائیوں سے آگاہ کرتا رہے۔
☆ زیادہ گرم کھانا سر پر گرم پانی ڈالنا، آفتاب کی طرف دیکھنا اور
نشا وراشیاء کا استعمال آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆ تمام اعضاء جسمانی میں زبان زیادہ نافرمان ہے۔

☆ مجھے وہ دوست پسند ہے جو محفل میں میری غلطیاں چھپائے اور تنہائی میں میری غلطیوں پر تنقید کرے۔

☆ اگر تم اسے نہ پاسکو جسے تم چاہتے ہو تو اسے ضرور پالینا جو تمہیں چاہتا ہے کیوں کہ چاہنے سے چاہے جانے کا احساس زیادہ خوب صورت ہوتا ہے۔

☆ کسی کا عیب تلاش کرنے والے کی مثال اس مکھی کی سی ہے جو سارا خوب صورت جسم چھوڑ کر صرف زخم پر بیٹھتی ہے۔

☆ دو طرح سے چیزیں دیکھنے میں چھوٹی نظر آتی ہیں ایک دور سے دوسرا غور سے۔

☆ حیا اور ایمان دو ایسے پرندے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک اڑ جائے تو دوسرا خود بخود اڑ جاتا ہے۔

☆ خوش نصیب وہ نہیں جس کا نصیب اچھا ہے بلکہ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش ہے۔

نعمت

خوب صورتی ایک نعمت ہے لیکن سب سے بڑی خوب صورت آپ کی زبان ہے چاہے تو کسی کا دل جیت لے چاہے تو کسی کا دل چیر دے!!

رزق

صرف پیسے کا ہونا رزق نہیں ہے نیک اولاد، اچھا اخلاق اور مخلص دوست بھی بہترین رزق میں شامل ہیں۔

باتیں جو دل کو چھو جائیں

☆ وہ شخص کبھی محتاج نہیں ہوتا جو میانہ روی اختیار کرتا ہے۔
☆ جب تم دنیا کی مفلسی سے تنگ آ جاؤ اور رزق کا کوئی راستہ نہ نکلے تو صدقہ دے کر اللہ سے تجارت کرو۔

☆ صرف اسلام ایک ایسا دین ہے جو زندگی کے ہر پہلو میں مدد دیتا ہے۔

☆ اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہو گیا اور اس میں نیکی نہ تھی۔

☆ اپنے ظاہر اور باطن کو ہم آہنگ کر لو، دنیا سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔
☆ خوشیوں کو صرف کامیابیوں سے مشروط مت کرو، کامیابیاں مقدر کا کھیل ہیں، جب کہ خوشیاں خود کشید کرنی پڑتی ہیں۔

☆ خوشحالی کا دار و مدار حال پر ہے، حال اگر شاندار ہو تو بد نما ماضی اپنا اثر کھونے لگتا ہے جب کہ حال اگر الجھا ہوا ہو تو خوشگوار ماضی کے رنگ بھی زندگی پر مدہم پڑنے لگتے ہیں۔

☆ اللہ پر توکل رکھنے والے دل میں مایوسیاں اور خدشات رکھ کر دعائیں نہیں مانگا کرتے۔

اچھی باتیں

☆ انسان اپنی توہین معاف کر سکتا ہے، بھول نہیں سکتا۔
☆ جس شخص سے محبت کی جائے اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔
☆ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے سنوار دیتی ہے اور سختی ہر چیز کو بگاڑ دیتی ہے۔

☆ علم کے ساتھ عمل اور دولت کے ساتھ شرافت نہ ہو تو دونوں بے کار ہیں۔

بیش بہا گہر

☆ جلد سے جلد تجربہ کار ہونے کے لئے ایک اصول یاد رکھیں زبان بند مگر آنکھیں اور کان کھلے رکھیں۔

☆ مشکلات کو دور کرنے، خواہشات کو دبانے اور تکالیف برداشت کرنے سے انسان کا کردار مضبوط اور پاکیزہ ہوتا ہے۔

☆ محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔
☆ خامیوں کا احساس کامیابیوں کی کنجی ہے۔

☆ احسان کی خوبی اس کے نہ جتانے کی کنجی ہے۔
☆ کانٹوں سے بھری ہوئی ٹہنی کو ایک پھول پر کشش بنادیتا ہے۔

☆ محنتی کے سامنے پہاڑ کنکر ہیں اور کمال کے سامنے کنکر پہاڑ۔

مہکتے الفاظ

☆ اللہ کو پا کر کبھی کسی نے کچھ نہیں کھویا اور اللہ کو کھو کر کبھی کسی نے کچھ نہیں پایا۔

پیار بھی دوسروں سے کیا۔

اور تو اور آخر میں قبر میں دوسروں نے کھودی اور قبرستان تک بھی دوسروں نے پہنچایا۔

ایک اچھی بات

خلوص اور عزت بہت نایاب تحفے ہیں اس لئے ہر کسی سے ان کی امید نہ رکھو کیوں کہ بہت کم لوگ دل کے امیر ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

تو مرے بعد ہوا ہے تنہا
میں تیرے ساتھ بھی اکیلا تھا

☆

ہر نظر بس اپنی اپنی روشنی تک جاسکی
ہر کسی نے اپنے اپنے طرف تک پایا مجھے

☆

چہرہ سازوں سے الگ ہے میرا معیار کہ میں
زخم کھاؤں گا تو کچھ اور نکھر جاؤں گا

☆

پچھلے برس تھا خوف تجھے کھو نہ دوں کہیں
اب کے برس دعا ہے ترا سامنا نہ ہو

☆

جو ایک حرف کی حرمت نہ رکھ سکا محفوظ
میں اس کے ہاتھ میں پوری کتاب کیا دیتا

☆

مصروفیت میں آتی ہے بجد تمہاری یاد
فرمت میں تمہاری یاد سے فرصت نہیں ملتی

☆

تبسم کی سزا کتنی کڑی ہے
گلوں کو کھل کے مرجھانا پڑا



بڑوں نے فرمایا

☆ مصیبت کی جڑ انسان کی گفتگو ہے۔

☆ شہر دکھ اور محبتیں ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں کبھی پرانے

☆ بچپن کے ہوتے ہمیشہ نئے ہی لگتے ہیں۔

☆ صرف کمروں کی دیواریں نہیں ہوتی دل کی بھی ہوتی ہیں جن

☆ نظریں میں کئی خیال، کئی خواب قید رہ جاتے ہیں۔

☆ دریا پہاڑوں میں سے سمٹ کر گزرتا ہے اور میدانوں میں

☆ پھیل جاتا ہے، اپنے حالات کے مطابق سفر کرنا چاہئے، انسان حالات

☆ سے باہر ہو جائے تو ٹکڑے کر رہ جاتا ہے۔

☆ جو نہیں ہیں اس کا غم نہ کریں بلکہ جو ہے اس پر قناعت کریں۔

☆ دنیا تمہیں تب تک نہیں ہر اسکتی جب تک تم خود نہ ہار جاؤ۔

کام کی باتیں

☆ علم وہی جس نے پڑھ کر عمل کیا۔

☆ جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔

☆ بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔

☆ تین چیزوں کا احترام کرو۔

☆ استاد، والدین، قانون۔

☆ بہترین عمل وہ ہیں جو انسان کی موت کے بعد بھی جاری

☆ رہتے ہیں۔

☆ صدقہ جاریہ۔

☆ وہ علم جس سے لوگ فائدہ اٹھائیں۔

☆ نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

ذرا سوچئے

☆ انسان کا اپنا کیا ہے؟

☆ اہمیت دوسروں نے دی۔

☆ تعلیم دوسروں نے دی۔

☆ رشتہ بھی دوسروں سے جڑا۔

☆ کام کرنا بھی دوسروں نے سکھایا۔

www.facebook.com/groups/freemliyatbooks

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصولِ ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

بجھوادی! ہمیں کہنے لگے کہ آنکھوں کو بند کرلو! ہم نے آنکھیں کو بند کر لیا، کہنے لگے سر کو جھکا لو! ہم نے سر جھکا لیا، اب جب سر جھکا لیا، خاموش بیٹھ گئے تو اس نے کہا۔

Froget Everything Tack all The

Thought from your Mind, Feel relax

اب یہ دو تین فقرے بار بار وہ بولتا رہا Froget everything اب وہ جیسے ہی کہتا رہا، ہم خیالات سے فارغ ہو کر اپنے ذہن کو لے کر بیٹھ گئے، کچھ دیر تک اسی طرح بیٹھے رہے، اچانک وہ کہتا ہے Exercise ہو گئی، پانچ منٹ کے بعد وہ کہتا ہے، اب اس نے لائیں بھی آن کر وادیں، دروازہ بھی کھلوادیا، لوگوں نے سر کو بھی اٹھالیا، آنکھیں کھولیں اب اس Exercise کروانے والے نے سب لوگوں سے پوچھا، بتاؤ جی آپ کو سکون ملا؟ تو ایک انڈونیشیا کا نوجوان تھا وہ کہنے لگا کہ Im feeling natural high اب ایک جمائیکہ کی لڑکی تھی، انجینئر تھی، تو وہ کہنے لگی Im feeling pleasant تو اس طرح ہر بندے نے اپنی اپنی رائے دی، اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس نے مجھ سے بھی پوچھ لیا کہ آپ کے تاثرات کیا ہیں؟

میں نے کہا کہ بات یہ ہے کہ جو کچھ ابھی آپ نے کروایا ہے یہ تو ہم پہلے بھی کرتے ہیں، ہم تو روز ہی کرتے ہیں، جب میں نے کہا کہ روز ہی کرتے ہیں تو اس نے میری طرف دیکھ کر کہا کہ are you muslim کیا آپ مسلمان ہیں، میں نے کہا yes i am جی میں مسلمان ہوں تو اس نے ایک فقرہ بولا جس کو میں سن و عن اسی طرح سنا رہا ہوں سو فیصد اسی کے الفاظ میں وہ کہتا ہے۔

you learn the wisdom one thousand five hundred years ago and just we

سوئڈن میں کیا کروایا؟

چنانچہ ۱۹۹۰ء میں اس عاجز کو سوئڈن جانے کا موقع ملا، وہاں پر ایک کورس کروایا گیا۔ (Project Management) کے نام سے دنیا کے ۲۷ ملکوں کے انجینئر تھے وہاں چنے ہوئے ہر ملک سے ایک ایک دو، دو انجینئر لئے گئے تھے، پورے ملک سے میں اکیلا select ہوا تھا تو وہاں جانے کا موقع ملا، انہوں نے ہمیں چالیس دن (Project Management) کے بارے میں بتایا، آخری دن انہوں نے ایک لیکچر رکھا، جس کا نام تھا۔ (Homan Stress) (انسانی ذہنی تناؤ) انہوں نے کہا کہ جی بات یہ ہے کہ آج کے جو مینجر ہوتے ہیں، بہت سارے کام وہ نہیں کرنا چاہتے اور وہ ہو جاتے ہیں تو ان کو Stress ملا ہے، ان کا دماغ (Under Pressure) رہتا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر یہ Stress اپنے دماغ سے ختم نہ کیا جائے تو اس کا انسان کی صحت پر اثر پڑتا ہے، اس کو کہتے ہیں Stress Management انہوں نے سائنس کی زبان میں یہ بات کہہ دی ہمارے لوگ پنجابی میں کہتے ہیں کہ غم انسان کو بوڑھا کر دیتا ہے تو واقعی اگر دماغ پر بوجھ ہو تو انسان کی صحت پر اس کا اثر ہوتا ہے، خیر انہوں نے بھی اس کو سائنس کی زبان میں سمجھایا، کہ جی دماغ کے اندر پریشانیاں ہوں تو انسان کی صحت پر اثر پڑتا ہے، اس کے بعد وہ کہنے لگے کہ جی ہم آپ کو طریقہ بتائیں کہ کس طریقہ سے آپ ذہن کی پریشانیوں کو ختم کر سکتے ہیں، سارے لوگ بڑے خوش ہوئے کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے، ضرور ہمیں سمجھائیں تو انہوں نے اپنے ملک کے کوئی پانچ، چھ ماہر نفسیات Psychiatrist بلائے ہوئے تھے، وہ لیکچر دے رہے تھے، ان میں سے ایک نے کہا اچھا ہم آپ کو ایک Exercise بتاتے ہیں آپ کو ابھی کرنا ہے تو اس نے دروازہ بند کر وادیا، لائٹ

learn it by science

تم نے اس چیز کو وحی کے ذریعہ پندرہ سو سال پہلے سمجھ لیا تھا، ہم نے اس چیز کو سائنس کے ذریعہ ابھی سمجھا، بتائیے کہ کافر لوگ اس ذکر کی جو خوبیاں ہیں اس کو سائنس کے ذریعہ اب اپنانا شروع کیا ہے، پھر میں نے کہا، ابھی آپ نے آدھی مشق کروائی ہے، ہر چیز کو بھول جاؤ! ہم تو اس کے بعد کہتے ہیں کہ ہر خیال کو دل سے نکالو، اللہ کا خیال دل میں جمالو، ہم تو اگلا آدھا حصہ بھی بتاتے ہیں، ابھی تو آپ آدھے راستے میں پہنچے ہیں تو وہ کہنے لگا فوج Future میں ہم بھی ایسا ہی کریں گے۔

تو الحمد للہ جو لوگ اس طرح بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیتے ہیں، رب کریم پھر ان کی پریشانیوں کو دور فرما دیتے ہیں، ذہن کو سکون مل جاتا ہے، اس لئے ہم پابندی کے ساتھ صبح و شام بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں، مراقبہ کرتے ہیں، طریقہ مراقبہ کا یہی ہے کہ سر کو جھکا لیں اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں ڈوب جائیں، آج تو حالت یہ ہے کہ دنیا کا فائدہ نظر آئے تو لوگ دین کا کام بھی شروع کر دیتے ہیں، ان کو اصل چاہئے دنیا کا فائدہ۔

لمبی نماز کا راز کیا تھا

فاطمہ جناح میڈیکل کالج جولاہور میں ہے، اس میں کوئی بیس پچیس بچیاں بیعت ہوئی ایک محفل میں، خیر کسی دوسری محفل میں ان میں سے ایک نے کہا کہ جو یہ بچیاں بیعت ہوئی ہیں، ماشاء اللہ ان کی زندگی بدل گئی، نیک بن گئیں، ایک بچی کے بارے میں بتایا کہ یہ تو بہت بدل گئی اور بڑی لمبی لمبی نمازیں پڑھتی ہے تو ہمیں بھی حیرانی ہوئی ماشاء اللہ خوب اثر ہوا کہ لمبی لمبی نمازیں پڑھتی ہے لیکن اس کے جو قلبی حالات تھے وہ کوئی ایسے نظر نہیں آرہے تھے کہ بھائی بڑے خشوع خضوع والی یہ لڑکی ہے اور ایسے اللہ کی محبت میں لمبی لمبی نمازیں پڑھتی ہے، پھر میں نے اس سے پردے کے پیچھے سے پوچھا کہ آپ کی لمبی لمبی نمازیں پڑھنے کا اصل مقصد کیا ہے؟ آپ صحیح بتائیں تو کہنے لگی کہ یہ لڑکیاں ذرا ایک طرف ہو جائیں تو میں آپ کو بتاؤں گی، اچھا تم بات بتاؤ تو، جب وہ لڑکیاں ایک طرف ہوئی تو وہ کہنے لگی کہ اس کی وجہ یہ ہے میں نے جس دن سے لمبے لمبے سجدے کرنے شروع کئے میرے چہرے پر جو کیل دانے تھے وہ سب ختم ہو گئے ہیں۔

یعنی وہ لمبے لمبے سجدے جو کر رہی ہے وہ اس لئے کر رہی ہے کہ اس سے چہرے کے کیل دانے ختم ہو جائیں۔

اور پتہ ہے اس کا Reason (وجہ) کیا ہے؟ اس کا ریزن یہ ہے کہ جب انسان لمبے لمبے سجدے کرتا ہے تو Blood (خون) کا جو Flow (بھاؤ) ہوتا ہے وہ بڑھ جاتا ہے، صاف ظاہر ہے کہ جب خون کا بھاؤ زیادہ ہوگا تو چہرہ تر و تازہ نظر آئے گا، اس لئے لمبا سجدہ کرنے والوں کا چہرہ ویسے ہی تر و تازہ رہتا ہے، آپ ہم عمر لوگوں کو دیکھ لیں! ان میں سے ایک نمازی بندہ ہو پانچ وقت کی پابندی سے نماز پڑھنے والا ہو اور دوسرا بے نمازی ہو آپ کو دونوں کی شکلوں میں زمین آسمان کا فرق نظر آئے گا، دونوں کے چہروں کو دیکھ کر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ نمازی ہے اور یہ نمازی نہیں ہے، کیوں کہ نمازی بندہ کے چہرے پر تازگی ہوتی ہے، حدیث پاک میں اس کو کہا کہ جو بندہ پابندی سے نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر صلحاء کا نور عطا کر دیا جاتا ہے تو حدیث پاک میں صلحاء کا نور کا لفظ استعمال ہوا اور حقیقت یہی ہے کہ جو لمبا سجدہ کرتا ہے تو جو خون کی شریانے ہوتی ہیں وہ چمڑی کے اندر چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں، ان کو سجدے کی حالت میں خون کا بھاؤ خوب ملتا ہے اس کی وجہ سے چہرہ تر و تازہ رہتا ہے۔

تو جس طرح غیر مسلموں نے Meditation کے ذریعہ سے ذہنی سکون حاصل کرنے کی کوشش کر لی، کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو نمازوں کے ذریعہ دنیا کے فائدے حاصل کرتے ہیں، ویسے یہ بات عورتوں کو اچھی طرح سمجھائی جائے تو مجھے لگتا ہے Cosmetic کی خریداری کافی کم ہو جائے گی اور کچھ عورتیں تو پانچ کی جگہ دس وقت کی نمازیں پڑھنی شروع کر دیں گی اور واقعی نمازی عورت کو آپ دیکھ لیجئے کوئی بھی نمازی عورت ہوگی بڑھاپے تک اس کے چہرے پر تازگی رہے گی، یہ نور ہوتا ہے نماز کا اور جو بے نمازی عورت ہوگی اس کی جوانی کی بھی عمر ہو تو چہرے کے اوپر مردنی چھائی ہوئی ہوگی اور اللہ رب العزت کی رحمت ہے نیکی سے انسان کے چہرے پر بھی اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ تو کہنے کا مطلب یہ تھا کہ بھائی آج کے کافر لوگوں نے Meditation کے ذریعہ سے سکون حاصل کرنے کی کوشش کی، سکون تو اصل ملتا ہے اللہ تعالیٰ کی یاد سے، تو ہم بھی پابندی کے ساتھ اللہ کا ذکر کریں تاکہ دلوں کو

سکون مل جائے۔

آم کے آم گٹھلیوں کے دام

آپ دیکھیں روزانہ ہر آدمی سکون کی خاطر کچھ نہ کچھ تو کرتا ہی ہے، آپ غور کیجئے، دفتر سے آئیں گے تو پریشان ہوں گے اور اس پریشانی سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور دماغی بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ایک طریقہ تو یہ کہ گھر آ کر بیوی کو سارا کچھ سنائیں گے، دفتر میں یہ بھی ہوا یہ بھی ہوا، کچھ لوگ ہوتے ہیں ساری کارگزاری شام کو بیوی کو سناتے ہیں اس طرح Relax ہو جاتے ہیں اور جو لوگ بیوی کو زبان سے سنائیں سکتے وہ ذرا ذرا سی بات پر غصہ ہو جاتے ہیں ناراض ہونا شروع ہوتے ہیں، پریش تو تھا دفتر کا ریلیز گھر آ کر بچوں پر ہوا، بچوں کو ڈانٹ، بیوی کو ڈانٹ پلا رہا ہے، اب یہ بھی اصل میں وہ Relax ہو رہے ہیں، وہ پریش ریلیز ہو رہا ہے تو بجائے اس کے ہم کارگزاری سنائیں یا گھر آ کر بچوں کے اوپر چیخیں، برسیں اس سے یہ بہتر نہیں کہ ہم اللہ کا ذکر کریں تاکہ خود ذہن کا ڈپریشن ہی ختم ہو جائے، دل کو سکون بھی مل جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی یاد کا ثواب بھی ملے گا، اس کو کہتے ہیں ”ہم خور ماہم ثواب“ کہ تم کھجوریں بھی کھا جاؤ اور ثواب بھی پا جاؤ تو اس لئے صبح و شام کا یہ جو ذکر ہے اس کے فائدے خود انسان کو ملتے ہیں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ دل میں سکون عطا فرما دیتے ہیں، یہ تو تھا ذکر کے بارے میں کچھ جنرل آپ کو بتانا۔

مراقبہ کی تعریف

رہ گئی بات کہ مراقبہ کیا ہوتا ہے؟ یہ مراقبہ عربی کا لفظ ہے، قرآن پاک کا لفظ ہے (فَاذْقِبْ اَنْفُھُمْ مُّوْتَقِبُوْنَ) استعمال ہوا، اس کا کیا مطلب؟ آپ بھی انتظار کیجئے وہ بھی انتظار کرے گا تو مراقبہ کے کئی معنی ہیں، ایک معنی ہیں انتظار کرنا، کس کا انتظار کرنا؟ اللہ کی رحمت کا انتظار کرنا اور مراقبہ کا ایک مطلب ہوتا ہے نگرانی کرنا، چنانچہ سعودی عرب آپ جائیں تو پولیس کے جہاں جہاں Cabin ہوتے ہیں وہاں مراقبہ کا لفظ لکھا ہوتا ہے۔ مراقبہ الارض مراقبہ الفلاں، تو حیران ہوتا ہے نیا بندہ دیکھ کر کہ یہاں کی پولیس مراقبہ بھی کرتی رہتی ہے تو بعد میں پتہ چلا کہ وہ

مراقبہ یہ نہیں کرتی بلکہ وہ مراقبہ کا مطلب نگرانی ہوتا ہے تو جیسے پولیس چیزوں کی نگرانی کرتی تو سالک اس طرح ذکر میں بیٹھ کر دل کی نگرانی کرتا ہے کہ دل میں دوسو سے نہ آئیں، دل میں برے عادات خصال نہ آئیں بلکہ دل کے اندر انوارات آئیں تو ہمارے مشائخ نے اس کے لئے مراقبہ کا لفظ استعمال کیا، مراقبہ کے لفظ کا مطلب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے انتظار میں بیٹھنا اس لئے نیت بھی مراقبہ کی یہی کی جاتی ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کی رحمت آرہی ہے، دل میں سام رہی ہے، دل کی عظمت و سیاحت دور ہو رہی ہے اور دل اللہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے اور اس طرح کچھ دیر بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ دل کو سکون دیدیتے ہیں، لہذا صبح و شام اس کو پندرہ منٹ، آدھا گھنٹہ کرنا، اس سے انسان کی زندگی میں سکون آ جاتا ہے، زندگی بیلنس ہو جاتی ہے، ذہن پر کوئی بھی پریش ہو وہ دور ہو جاتا ہے، سکون مل جاتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا ذکر بار بار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

محاسبہ کسے کہتے ہیں؟

ایک لفظ ہے ”محاسبہ“ محاسبہ کا مطلب ہے اپنا حساب کتاب کرنا، جس کو کہتے ہیں ناپ تول کرنا، انسان بیٹھ کر ذرا اپنے آپ کو سوچے، تولے کہ مجھے کیا ہونا چاہئے تھا، میں بنا کیا پھرتا ہوں، اس کو محاسبہ کہتے ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے ”حاسبو اقبل ان ثحاسبوا“ تم اپنا محاسبہ کرو، اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، یعنی قیامت کے دن جو تمہارا حساب و کتاب ہوگا، اس سے بہتر نہیں کہ تم دنیا میں اپنا محاسبہ خود کر لو، محاسبہ سے بندہ بڑا ڈرتا ہے۔

اس لئے ہمارے ملک میں جتنی حکومتیں آتی ہیں وہ احتساب سل کے نام سے سب کو ڈراتے ہیں، احتساب کے نام سے ہر بندہ ڈرتا ہے اور ڈرتے ہوئے احتساب کرتے بھی نہیں کیوں کہ آج اگر ہم نے کر لیا تو کل یہ ہمارا کریں گے تو نام تو احتساب کا استعمال کرتے ہیں اور کرتا کوئی بھی نہیں، چور سارے جو ہوتے ہیں الا ماشاء اللہ کوئی بڑا کوئی چھوٹا اس لئے کوئی کرتا ہی نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا احتساب

یہ احتساب تو کرتے تھے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے نفس کا بھی محاسبہ اور دوسروں کا بھی محاسبہ اپنے نفس کا محاسبہ ایسے کہ ایک مرتبہ

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل
تعلیم و تربیت کا عظیم الشان مرکز
زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے
مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ
کون ہے جو خالصۃ اللہ کے لئے
میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

A.C.N0

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد
کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا
چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ
بڑھائیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محکمہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی) 247554

فون نمبر: 098897916786-09557554338

مال غنیمت آیا بہت زیادہ فتوحات کی چیزیں آئیں تو حضرت عمرؓ نے
سارے لوگوں کو بلایا، کہ بھائی منبر کے قریب ہو جاؤ، لوگ قریب ہو گئے،
آپ منبر پر چڑھے اور کہنے لگے کہ عمرؓ! تو وہی تو ہے جس کی ماں خشک
گوشت چبایا کرتی تھی، یہ کہہ کر نیچے اتر آئے، اب لوگ حیران کہ سارے
مجمع کو اکٹھا کیا اور یہ فقرہ بول کر نیچے اتر آئے۔ کسی نے کہا امیر المومنین آپ
نے یہ کیا بات کہی؟ فرمانے لگے کہ اتنا مال غنیمت آیا تو میرے دل کے
اندر عجب پیدا ہوا، خود پسندی کی کیفیت پیدا ہوئی کہ عمر دیکھ! تیرے دور
خلافت میں کیا فتوحات ہو رہی ہیں، کہنے لگے تو میں نے فوراً اپنے نفس کو
ٹھیک کیا اور لوگوں کو بلایا اور ایک ایسی بات کی جو کہ میرے لئے ذلت کا
باعث تھی کہ عربوں میں جو بہت غریب ہوتا تھا وہ گوشت کو خشک کر لیتے
تھے اور بھوک کے وقت میں خشک گوشت کو چپایا کرتے تھے، اپنا محاسبہ وہ
ایسا کیا کرتے تھے، ذرا سی دل میں کوئی ایسی شیخ کی کیفیت پیدا ہوئی فوراً
اپنے آپ کو ڈوز دیدیتے تھے تو یہ محاسبہ ہے، ہم اپنا محاسبہ کریں، یوں سمجھئے
کہ جیسے آڈیٹ ہونا ہو کسی ڈیپارٹمنٹ کا تو اکاؤنٹ اس سے پہلے اپنی
فائل میں میٹھین کرنے میں لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان سے پوچھو! کہ بھائی
آج کل دن رات محنت کر رہے ہو تو وہ کہتا ہے کہ کچھ دنوں بعد آڈیٹ ہے
تو اس سے پہلے پہلے ہم نے سب کام ٹھیک کرنا ہے۔ تو یہ ہے کہ ہم
روزانہ صبح شام اپنے کام کو ٹھیک کر لیں اس سے پہلے کہ اللہ کے حضور اس
کی ٹاپ تول کی جائے، اس کی آڈیٹنگ کی جائے، تو اس کو محاسبہ کہتے
ہیں، تو مراقبہ اور محاسبہ یہ دو لفظ استعمال ہوتے ہیں اس سے مراد یہی ہے
کہ انسان اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تاکہ قیامت کے دن اللہ
تعالیٰ کے حساب سے محفوظ ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہمیں باقاعدگی سے ذکر
کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت
ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی
لے کر شکریہ کا موقع دیں۔

موبائل نمبر: 09756726786

جادو اور آسیب کے توڑ کا

قرآنی وظیفہ

ترجمہ پڑھادیں، اس سے خشوع و خضوع میں اضافہ ہوگا اور دم پر توجہ مرکوز رہے گی۔ البتہ دم کرتے وقت صرف آپ قرآنی آیات اور نبوی وظائف کی عربی پڑھیں گے، تین دن صبح و شام ایک ایک مرتبہ لگاتار یہ وظیفہ پڑھیں، دم سے پہلے تعویذ ضرور پڑھ لیں۔ اب وظیفہ شروع کیجئے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا لَکَ یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ
نَعْبُدُ ۝ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ
الدِّیْنِ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ ۝
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، ہمیشہ رحم فرمانے والا
ہے، سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کی پرورش
فرمانے والا ہے، نہایت مہربان، بہت رحم فرمانے والا ہے۔ روز جزا کا
مالک ہے، (اے اللہ!) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور ہم تجھ ہی
سے مدد مانگتے ہیں، ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کا راستہ جن پر
تو نے انعام فرمایا ان لوگوں کا نہیں جن پر غضب کیا گیا ہے اور نہ (عی)
گمراہوں کا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَلَمْ ۝ ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا
رَیْبَ فِیْهِ هُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ
الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ
اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ یُوقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ
عَلٰی هُدًی مِنْ رَبِّهِمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝
”الف لام میم (حقیقی معنی اللہ اور رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے

روحانی، جسمانی اور کاروباری ہر پریشانی کے لئے یہ وظیفہ انتہائی
نافع اور مفید ہے۔ جیسا کیسا بھی جادو ہو، اس کا تعلق کاروبار سے ہو،
رشتہ داری کے متعلق ہو یا ویسے کسی کو سایہ وغیرہ کی شکایت ہو، اسے کسی
کے پاس جانے اور پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں، نیز اہل اسلام
سے ہماری گزارش ہے کہ کوئی ضرورت نہیں در در کی ٹھوکریں کھانے
کی۔ بس قرآن سے تعلق جوڑیے، اس بات کا مکمل یقین رکھیں کہ یہ
وظیفہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ میری پیش آمدہ پریشانی کو دور فرمائیں گے۔
ویسے تو مسلمانوں کو ہر وقت فرائض و وجبات کی پابندی کرنی چاہئے، مگر
جن دنوں آپ کو کسی بھی پریشانی کا سامنا ہو، ان ایام میں خصوصی طور پر
فرائض و وجبات کی بجا آوری میں توجہ دیں۔ گھر میں اگر تصادیر یا ویزاں
کر رکھی ہوں تو اسے فوراً اتار دیں۔ گانا بجانا اور ہر قسم کا میوزک گھر سے
ختم کر دیں۔ نیچے دیا گیا وظیفہ تین بار پڑھیں، مگر جن دعاؤں کی تعداد
خاص طور پر ساتھ لکھی ہوئی ہے، اسے اتنی تعداد ہی میں پڑھیں، البتہ
جس قرآنی آیت اور نبوی وظیفے پر مریض کی طبیعت بحال ہو رہی ہو یا
آپ اپنی پریشانی میں کمی محسوس کریں، اسے بار بار پڑھیں۔ ایسا کرنے
سے یقینی طور پر اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا، کیونکہ انسانوں کی مدد کرنا
صرف اسی کی صفت باکمال ہے۔

دم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو حالت میں اس مریض کو دم کی
اطلاع دیں تاکہ وہ بھی دم کی طرف متوجہ ہو جائے۔ کوشش کریں کہ دم
سے پہلے وظائف کا ترجمہ پڑھ لیں، تاکہ جو قرآنی آیات اور دیگر
وظائف پڑھیں، اس کا مفہوم آپ کو سمجھ آ رہا ہو، ہو سکے تو مریض کو بھی

كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الدِّينِ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

”جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ تم اپنے دلوں کی بات کو ظاہر کرو گے یا چھپاؤ گے تو اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جس کی چاہے مغفرت اور جسے چاہے عذاب دے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول (اللہ) اس کتاب پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں، (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے پیغمبروں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (اللہ سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔ اے رب! ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا اور برے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے رب! اگر ہم سے بھول چوک ہو گئی ہو تو ہم سے موعذہ نہ کرنا۔ اے اللہ! ہم ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے اللہ! بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھنا اور (اے اللہ) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ ہی ہمارا مالک ہے اور ہمیں کافروں پر غالب فرما۔

قَالَ اللَّهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ۝ ”سو اللہ ہی بہتر نگہبان ہے اور وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَتَّبِعُكُمْ ۝ وَأَنَا عَابِدُ مَا عَابَدْتُكُمْ ۝ وَلَا أَتَّبِعُكُمْ ۝ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝

(اے میرے محبوب! منکران اسلام سے) کہہ دو کہ میں کافروں! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو ان کو میں نہیں پوجتا اور (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور (پھر کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرتا ہوں

ہیں) یہ وہ عظیم کتاب ہے جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں، پر ہیز گاروں کے لئے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں، اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں اور وہ آخرت پر بھی (کامل) یقین رکھتے ہیں، وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی حقیقی کامیابی پانے والے ہیں۔
اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

”اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے (سارے عالم کو اپنی تدبیر سے) قائم کھنے والا ہے، نہ اس کو ادگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ایسا شخص ہے جو اس کے حضور اس کے اذن کے بغیر سفارش کر سکے، جو کچھ مخلوقات کے سامنے (ہو رہا ہے یا ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے بعد (ہونے والا) ہے (وہ) سب جانتا ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے، اس کی کرسی تمام آسمانوں اور زمین کو محیط ہے اور اس پر ان دنوں (یعنی زمین و آسمان) کی حفاظت ہرگز دشوار نہیں، وہی سب سے بلند رتبہ بڑی عظمت والا ہے“

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا

كُلِّ عَيْنٍ لَّامِيَةٍ.

”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے، ہر ذرہ ہر یلے جانور اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر سے۔“ (صحیح بخاری)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامِتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

”میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعہ ان تمام چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو اس نے پیدا کی ہیں۔“ (صحیح بخاری)

بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.

”اس اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ہوتے ہوئے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، زمین کی ہو یا آسمان کی، وہ خوب سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔“ (سنن ابی داؤد، سنن الترمذی)

بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ. (تین مرتبہ)

”میں آپ کو ہر تکلیف دہ چیز سے، ہر نفس کے شر یا حاسد کی نظر سے اللہ تعالیٰ کے نام کے ذریعہ دم کرتا ہوں، اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے، میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔“ (صحیح مسلم)

تین مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِيدُ وَأُحَاذِرُ.

”جو تکلیف مجھے لاحق ہے اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں، اس کے شر سے میں اللہ تعالیٰ اور اس کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (صحیح مسلم)

أَسْأَلُ اللَّهَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ (سال مرتبہ)

”میں عظمت والے اللہ جو کہ عرش العظیم کا مالک ہے، سے

درخواست کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔ مسند امام احمد، سنن ابوی داؤد)

اللَّهُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْهِبِ الْبَاسَ اشْفِهِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا

شِفَاءَ إِلَّا بِشَفَائِكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ مَقْعًا.

”اے لوگوں کے پروردگار! اس سے تکلیف کو دور کر دے، اسے

شفا عطا کر، تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے، تیری عطا کے بغیر شفا حاصل

نہیں ہوں اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔ (سورہ کافرون)

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے، (وہ) معبود برحق ہے بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

کہو کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں، ہر چیز کی برائی سے جو اس نے بنائی اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گندوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔ (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود برحق کی۔ (شیطان) دوسرے انداز کی برائی سے جو (اللہ کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، (خواہ وہ) جنات میں سے (ہو) یا انسانوں میں سے۔ (سورہ الناس)

نبوی طریقہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمِّهِ وَنَفْسِهِ

”میں مردود شیطان اور اس کے وساوس، اس کے جنون تکبر اور اس کے فریب و سحر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں جو خوب سننے والا ہے اور خوب علم والا ہے۔“ (مسند امام احمد، سنن ابی داؤد)

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامِيَةٍ وَمِنْ

نہیں کی جاسکتی اور ایسی شفاعت اگر جس کے بعد بیماری بالکل نہ رہے۔“
(صحیح بخاری، صحیح مسلم)

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ أَوْ أُمَّتَكَ وَصَدِّقَ رَسُولِكَ.

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، اے اللہ! تو اپنے بندے کو شفاعت فرما اور اپنے رسول ﷺ کی بات کو سچ کر دکھا۔“
(سنن الترمذی)

اللَّهُمَّ أَذِيبْ عَنْهُ خَرَّهَا وَوَصَبَهَا.

”اے اللہ! آپ اس (نظر بد کی) گرمی اور دکھ درد کو ان سے دور کر دیجئے۔“ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

”مجھے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔“

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی)

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۝

”اے اللہ میں تجھ سے ہر اس خیر اور بھلائی کا سول کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی اور ہر اس چیز سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ حاصل کر اور تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاسکتی ہے۔ ہمیں مقاصد تک پہنچانا تیرا ہی کام ہے اور برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں ہے مگر اللہ ہی کی توفیق و مدد سے۔“

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ سب کچھ جاننے والا اور بردبار ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ عرش عظیم کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں وہ آسمانوں، زمینوں اور عزت والے عرش کا

رب ہے۔“

رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَنْفَرَكِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحِمْتَكِ فِي السَّمَاءِ لَنْبَرِ رَحِمْتَكِ فِي الْأَرْضِ اغْفِرْ لَنَا خُوبَنَا مَا وَخَطَايَاَنَا أَنْتَ رَحِيمٌ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ وَهِفَاءً مِّنْ جَنَابِكَ عَلَى هَذَا الْوَجَعِ.

”ہمارا پروردگار وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے تیرا نام مقرب زمین و آسمان میں تیرا حکم چلتا ہے آسمانوں میں تیری رحمت ہے ہی اپنی رحمت اہل زمین پر کر دے ہمارے گناہ اور خطائیں سے کر دے تو طہیین (جو شرک و خرافات سے پاک ہیں) کا رب ہے رحمت میں سے رحمت اور اپنی شفا میں سے شفا اس تکلیف پر نازل فرما۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَيْرُ مُنْجِلٍ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ خَيْرُ مُجِيزٍ.

اے اللہ! تو سیدنا محمد ﷺ اور سیدنا محمد کریم ﷺ کی آل پر رحمت نازل کر، جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت کی، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے، سیدنا محمد ﷺ پر اور محمد کریم ﷺ کی آل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تو نے تمام جہاں میں سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی، یقیناً تو تعریف، بڑی شان والا ہے۔ (صحیح بخاری)

☆☆ ☆☆ ☆☆

توریت کی پانچ نصیحتیں

پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو

- (۱) جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔
- (۲) تندرستی کو بیماری سے پہلے۔
- (۳) مالداری، حاجت مندی سے پہلے۔
- (۴) زندگی، موت سے پہلے۔
- (۵) فرصت، مشغولی سے پہلے۔

مستقل عنوان

حسن البہاشی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اُف یہ سوچ و فکر

سوال از: ولی سحبرات

حضرت اقدس مولانا حسن البہاشی مدظلہ

حضرت یوٹیوب پر ایک عالم کی تقریر سنی وہ فرماتے ہیں کہ عالمین مجھے معاف فرمائیں۔ اسلام میں بندش جیسی کوئی چیز نہیں ہے جیسے رشتہ میں بندش، دوکان کی بندش وغیرہ۔ بندش کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ اللہ تو رشتہ کرنا چاہتا ہے، دوکان، روزی چلانا چاہتے ہیں لیکن جادوگر چلانے نہیں دیتا، رشتہ نہیں ہونے دیتا پھر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے، جادوگر طاقت ور ہے، پھر اسلام کہاں باقی رہا۔

جواب

اس دنیا کو جو تاحد نظر پھیلی ہوئی ہے اس کو ”دارالاسباب“ قرار دیا گیا ہے، یہ دنیا اور اس دنیا کی ہر چیز اسباب کی پابند ہے اور اسباب خود بخود وجود پذیر نہیں ہو گئے بلکہ ان اسباب کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے، اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی سبب کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس دنیا میں بندوق کی گولی کھانے سے انسان مر جاتا ہے، بد پرہیزی کرنے سے انسان بیمار ہو جاتا ہے، احتیاط نہ کرنے سے اس کی صحت تباہ ہو جاتی ہے، علاج نہ کرنے سے اس کا مرض بڑھ جاتا ہے، علاج، غذا، بد پرہیزی اور بداحتیاطی وغیرہ اچھے برے اسباب کے درجے میں آتے ہیں اور اچھے برے اسباب اپنا اثر دکھاتے ہیں اور اچھے برے نتائج سے انسان کو دوچار

کراتے ہیں۔ بے شک اس کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ کی مرضی سے ہی ہوتا ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہ دریاؤں میں طوفان آتے ہیں، نہ ہوائیں اپنا زور دکھاتی ہیں، نہ باغوں میں بہار آتی ہے، نہ چمن، پت جھڑ اور خزاں سے دوچار ہوتے ہیں، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب اللہ اس دنیا کو کسی غم یا خوشی سے وابستہ کرنا چاہتا ہے تو اس کا کوئی نہ کوئی سبب پیدا کر دیتا، چنانچہ دریاؤں میں طوفانوں کی اور چمن میں پھول کھلنے کی کوئی نہ کوئی ظاہری وجہ ضرور ہوتی ہے۔

جادو اور بندش بھی ایک طرح کا سبب ہے اور اگر کوئی یہ سبب اختیار کر کے کسی کو نقصان پہنچانا چاہے تو وہ نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگر ہم کسی پرندے کو اپنی غلیل کا نشانہ بنانا چاہیں تو ہم اس کو مارنے یا زخمی کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں، آئے دن ہم دہشت گردی کے واقعات سنتے ہیں، ہزاروں لوگ دہشت گردوں کی سفاکی کا نشانہ بن جاتے ہیں، ناگہانی ان کی موت واقع ہو جاتی ہے، محدود سوچ رکھنے والے یہاں کیوں نہیں سوچتے کہ اللہ کمزور ہے اور وہ ان دہشت گردوں کے سامنے العیاذ باللہ بے بس ہو گیا ہے، کوئی مانے یا نہ مانے لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ دنیا ایک دارالاسباب ہے اور اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی سبب کے تحت ہوتا ہے اللہ کسی کو مارنا چاہتے ہیں تو اس کا بھی کوئی سبب پیدا کر دیتے ہیں اور اللہ کسی کو بچانا چاہتے ہیں تو اس کا بھی کوئی نہ کوئی سبب پیدا کر دیتے ہیں

ایک جنگ کے موقع پر شیطان لعین نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پتھر اچھالا اور وہ پتھر آپ کے چہرہ انور سے ٹکرایا اور آپ کا

ایک دانت شہید ہو گیا۔ ایک یہودی نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کرایا تو آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم برحق ہو کر بھی اس سحر سے متاثر ہوئے۔ اس دنیا میں ہزاروں بدطینت اور منفی اور زہریلی سوچ رکھنے والے ایسے لوگ ہیں جو اپنی باتوں سے، اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے لوگوں کے چلتے چلائے کار و بار میں رخنہ پیدا کر دیتے ہیں اور ان کی روز مرہ کی زندگی اور روزگار میں رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں، اسی طرح عاقبت نااندیش قسم کے عاملین جادو ٹونے اور کرنی کر توت کے ذریعہ لوگوں کے چلتے چلائے کار و بار اور ان کے عام معمولات میں رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں، کسی کا یہ کہنا کہ جادو کوئی چیز نہیں اور بندش کی کوئی حقیقت نہیں ایک نادانی اور عدم واقفیت کی دلیل ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جادو کرنا کسی برے عمل کے ذریعہ کسی کو ستانا اور کسی کی زندگی میں زہر گھولنا حرام ہے اور جو بھی اس حرام کاری میں مبتلا ہوگا اس کو آخرت میں اللہ کے عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس دنیا میں لوگ آئے دن جادو، آئینی اثرات، بندش اور نظر بد کا شکار ہوتے ہیں اور ان چیزوں کا شکار ہو کر لوگ تباہ بھی ہو جاتے ہیں اور اپنی جانیں بھی گنوا دیتے ہیں۔ اس طرح کے واقعات و حادثات سے دنیا کی تاریخ بھری ہوئی ہے، ان افسوسناک واقعات پر کسی کا یہ کہنا کہ گویا کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے تب ہی تو یہ سب کچھ ہوتا ہے ایک غلط سوچ ہے۔ یہ دنیا مثبت اور منفی دو کرداروں پر چل رہی ہے، رحمن کی بھی ایک طاقت ہے اور شیطان کی بھی ایک طاقت ہے، یہ دنیا اگر اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اللہ ہی اس کا خالق و کار ساز ہے لیکن وہ شیطان بھی ایک طاقت رکھتا ہے جو اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے لیکن اللہ کا باغی ہو کر وہ راندہ درگاہ ہو چکا ہے۔ اس دنیا میں جب بھی کوئی شخص برائی کا راستہ اختیار کرتا ہے، کسی کو ستانے کی کوئی اسکیم مرتب کرتا ہے، کسی کو مارنے کا کوئی منصوبہ بناتا ہے یا کسی کے کاروبار کو تباہ کرنے کی کوئی گھناؤنی سازش کرتا ہے یا کسی لڑکی کی شادی میں یار شے میں دراڑیں ڈالنے کا کوئی حربہ استعمال کرتا ہے تو شیطان قوتیں اس کی مدد کرتی ہیں اور جو لوگ شیطان قوتوں کی زد میں آ جاتے ہیں انہیں اس دنیا میں بارہا نقصان اٹھانے پڑتے ہیں اور ان کے راستے بھی بند ہو جاتے ہیں اور ان کی رفتار زندگی آخری حد تک اور کسی نہ کسی حد تک رک جاتی ہے۔ اگر وہ اپنی کوششیں جاری رکھتے ہیں اور جادو و سحر

اور بندشوں سے نجات پانے کے لئے وہ بھی کوئی سبب اختیار کرتے ہیں تو رحمن ان کی مدد کرتا ہے اور انہیں شیطانی چالوں سے نجات دلاتا ہے۔ شیطان کو خود رب العالمین ہی نے ڈھیل دی ہے اس لئے قیامت تک اللہ کے بندوں کو مختلف انداز سے ستاتا رہے گا، جادو، سحر، بندش کرنی کر توت وغیرہ سب شیطانوں کے پھندے ہیں، شیطان ان پھندوں کے ذریعہ لوگوں کا شکار کرتا ہے، انہیں بے دست و پا کرنے میں بھی کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس دنیا میں ہزاروں لاکھوں واقعات اس کی گواہی دیتے ہیں، ان حرکتوں کا انکار سورج اور چاند کے وجود کا انکار کر دینے کے برابر ہے اور ان شیطانی طاقتوں کو ماننے کا اور تسلیم کرنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ ہم نے اللہ میاں کو کمزور مان لیا ہے۔

اللہ بے شک بڑا ہے اس کے دست قدرت میں کائنات کا قیام ہے لیکن اس نے اس کائنات میں اچھے برے جو بھی اسباب پیدا کیے ہیں، ان کی ایک اہمیت ہے اور ان اچھے برے اسباب کو اختیار کرنے کے بعد جو بھی نتائج سامنے آتے ہیں وہ بھی اللہ کی قدرت اور اس کے اختیارات کا ایک حصہ ہیں۔

اس دنیا میں ایسا بھی ہوتا ہے، بندوق کی گولی بھی اپنا کام نہیں کر اور جادو گر کا جادو بھی کسی کو تباہ نہیں کر پاتا، اس وقت اندازہ ہوتا ہے کہ اور طاقت بھی ہے جو ہر جگہ اپنا کام کرتی ہے اور اپنا لوہا منواتی ہے طاقت اللہ ہی کی طاقت ہے اور اللہ کی قدرت کا مظہر ہے۔ دنیا کی گواہ ہے کہ آگ حضرت ابراہیم کو جلا نہیں سکی تھی جب کہ آگ کا جلانے ہی کا ہے، پھول پاشی کرنے کا نہیں ہے اور حضرت ابراہیم السلام نے اپنی پوری قوت کے ساتھ جب جب اپنے بیٹے اسماعیل السلام کے گلے پر چھری چلائی تو چھری گلا کاٹنے میں کامیاب نہیں ہو سکی جب کہ چھری کا کام کاٹنے کا ہے کسی کے زخم پر مرہم رکھنے کا نہیں ہے طرح کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ جب کچھ چاہتا ہے اور کسی کی مدد کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو پھر کئی طاقتیں مل کر کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔

اللہ کو بڑا مانتے ہوئے یہ بات بھی ہمیں تسلیم کرنی چاہئے دنیا میں اچھی اور بری چیزوں کا پیدا کرنے والا صرف اللہ ہی خالق خیر بھی ہی اور وہی خالق شر بھی۔ اسی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاکہ میرا بچہ چل پھر سکے، بات چیت کرے اور ہر چیز کی پہچان ہو۔ اللہ کے فضل و کرم سے دنیا کی ہر چیز کی شناخت ہونے لگی، کھائی سکتا ہے، چل پھر سکتا ہے، مگر بات نہیں کرتا، دماغ بالکل معصوم، ۴ سال بچے جیسا ہے، ہم بچہ کی بات کو لے کر بہت پریشان رہتے ہیں، بچہ کی ہی فکر لگی رہتی ہے اور ہم غمگین رہتے ہیں، ہر علاج کروا چکے، ہر عامل کو دکھاتے گئے۔ اس لڑکے کو لے کر ہر درگاہوں پر حاضری دیئے، ہر ڈاکٹر کے پاس علاج کروائے، مگر ناکام ہو گئے، بچے کے لئے جو منت مانگتے مگر پوری نہ ہوتی تھی، بچہ نہ سمجھ سکتا ہے نہ بول سکتا ہے۔ ۳۳ سال کا ہو گیا ہے میں بچے کی ماں فرزانہ خانم بہت مایوس ہوں اور ناامید ہو گئی ہوں کہ مہینوں سے میرے دل میں آپ سے بچہ کی بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے تننا ہے آپ جیسے بے تاج بادشاہ میرے بچہ کا علاج کر سکتے ہیں، اس کے بارے میں معلوم کر سکتے ہیں کہ بچہ کو ہوا کیا ہے، کیا بیماری ہے، یا جنتی، آسیبی خلل ہے بس ایک بیٹا ہوا ہے۔

آپ ہماری گزارش ہے اور عاجزانہ درخواست آپ کے شمارے میں طلسماتی دنیا کے روحانی ڈاک میں جگہ دے کر اس کا حال بتائیں، نیند میں راتوں میں ڈر کر گھبرا کے پیٹ کو پکڑ کر اشارے سے مار بھگانے کو بولتا ہے، جب لکڑی لے کر اشاروں میں مارتے ہیں تو خاموشی سے سوتا ہے ورنہ رات بھر نہیں سوتا، بچے کے منہ میں جو چھوٹی جیب یعنی خلق میں زبان ہوتی ہے وہ تشدید جیسی ہے، ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ وہ بات نہیں کر سکتا اور اس کے جسم میں ہمیشہ کھجلی رہتی ہے، زیادہ الجھتا رہتا ہے، گوشت انڈا، مچھلی زیادہ کھاتا ہے اور بخار زیادہ آتا رہتا ہے، دوائیں نہیں کھاتا، کھانا پانی میں ملا کر کھانا پڑتا ہے، منہ کے سارے دانت کالے ہیں، ہم کورات دن اس لڑکے کی فکر رہتی ہے، ہم اسی کے غم میں مبتلا رہتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو اس کا علاج ہو سکتا ہے، عامل بھی علاج نہیں کر سکے۔ اگر آپ کہیں تو ہم آپ کے یہاں لے کر آجائیں گے، آپ جو بولیں گے ہم کریں گے، ہم بچے کی فوٹو بھی روانہ کر رہے ہیں۔

اب ہماری ساری امیدیں آپ سے لگی ہیں، آپ سے ہماری عاجزانہ گزارش ہے کہ آپ فرمائیے ہم کیا کریں۔ ہم ای میل بھی کئے ہیں۔ ہمارے اس خط کا جواب اپنے ماہنامہ طلسماتی دنیا نومبر میں معلوم کرائیں یا ہم آپ کے یہاں آئیں، آپ کی بڑی مہربانی ہوگی، ہمارے

ہے اور اسی نے ابو جہل کو، خیر اور شر بھی اسی کی قدرتوں کا ظہور نظر آتا ہے لیکن اچھائی اور برائی کو پیدا کر کے یہ اختیار بھی انسان کو بخشا ہے کہ وہ اچھے راستے کو بھی اختیار کر سکتا ہے اور برے راستے کو بھی۔ اگر انسان محض پابند نہیں ہوتا اور اس کو کسی بھی طرح کا کوئی اختیار نہ ہوتا تو پھر سزا اور جزا کا مستحق بھی نہ ہوتا۔

ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ تلوار جو انسان کو مارتی ہے وہ بھی اللہ کی پیدا کردہ ہے اور ڈھال جو انسان کا دفاع کرتی ہے اور انسان کو بچاتی ہے وہ بھی اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے جو لوگ کسی بھی صورت میں اور کسی بھی کیفیت میں اللہ کو کمزور سمجھنے یا کہنے کی غلطی کرتے ہیں وہ اللہ کی اور ان کی عظیم الشان قدرتوں کی توہین کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں، ہم اچھے برے خیالات، ایسی محدود سوچ و فکر سے اللہ کی ہزار بار پناہ چاہتے ہیں۔

جنات کے اثرات

سوال از: فرزانہ خانم _____ میسور
عرض یہ ہے کہ ہم طلسماتی دنیا کے قاری ہیں، ہم آپ کی کتابیں پڑھتے پڑھتے دل میں خیال آرہا ہے کہ اپنے بیٹے کے بارے میں چند سوال آپ کے سامنے پیش کروں، بچے کے والدین کا نام فرزانہ خانم وسید غیاث ہے، بچے کا نام سید محسن ہے۔ تاریخ پیدائش ۱۹۹۲ء۔ ۱۴۹ بروز منگل صبح کے ۱۱ بج کر ۵ منٹ پر ہوئی ہے۔ ہمارے گھر کا پتہ ڈور نمبر ۱۳۳۳ کبیر روڈ ۱۲ اینڈ کراس منڈی محلہ میسور۔

گزارش یہ ہے کہ میرا بچہ پیدائشی گونگا ہے، حمل کے دوران میرے خواب میں میری گود میں گول کنڈلی مار کر سانپ بیٹھا تھا، اس سانپ کو گود میں اٹھا کر بازو میں نیچے رکھ دیا۔ ۹ مہینوں کے بعد لڑکا پیدا ہوا، گورا رنگ اور بہت خوبصورت ہے، بچہ بڑھتا گیا، نہ بولتا، نہ سن سکتا، نہ دیکھ سکتا ہے کمر میں طاقت نہیں۔ ۱۱ دن کے بعد آنکھ کھولی، ۱۱ مہینوں کے بعد اس بچے کی گردن کھڑی، ۴ سال کی عمر میں دل کا آپریشن ہوا، اس میں بچے کو کسی بات کا احساس نہیں ہوتا تھا، میرا ایک ہی بیٹا ہے اور ایک بیٹی اس بچے سے چھوٹی بیٹی اس کا نام سیدہ امہ ثانیہ ہے، صرف دو ہی بچے ہیں اس بچے کو لے کر بنگلور میسور میں ہینڈی کیپ اسکولوں میں چھوڑتی

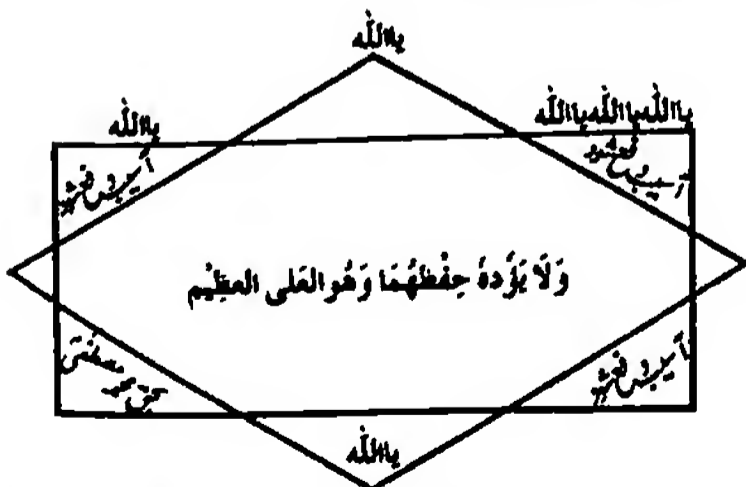
۷۸۶

۶۱۳۵۳	۶۱۳۵۷	۶۱۳۶۰	۶۱۳۶۲
۶۱۳۵۹	۶۱۳۶۸	۶۱۳۷۳	۶۱۳۷۸
۶۱۳۶۹	۶۱۳۷۲	۶۱۳۷۵	۶۱۳۷۲
۶۱۳۷۶	۶۱۳۷۱	۶۱۳۷۰	۶۱۳۶۱

حاصل قرار پانے کے دوران آپ نے جو خواب دیکھا تھا اس خواب میں یہ رہنمائی قدرت کی طرف سے کر دی گئی تھی کہ آپ اثرات کی پلیٹ میں ہیں، لیکن آپ نے اس وقت سنجیدگی اور ذمہ داری سے اپنا علاج نہیں کرایا اور بچہ پیدا ہونے کے بعد بھی جب کہ بچہ عام بچوں سے مختلف تھا، کمزور بھی تھا، آپ نے ڈاکٹروں کے علاج پر قناعت کی، بہت وقت ضائع کرنے کے بعد آپ نے روحانی علاج کی طرف توجہ کی، کاش آپ شروع ہی سے روحانی علاج کی طرف دھیان دیتیں تو صورت حال دیگر گوں ہوتی، وقت اگرچہ کافی ضائع ہو چکا ہے لیکن انسان کو کسی بھی حال میں اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اور آخری دم تک اپنی کوششوں کو جاری رکھنا چاہئے، جب تک کسی معتبر عامل سے رابطہ نہ ہو اس وقت تک اس علاج پر بھی آپ قسمت آزماسکتی ہیں۔

اس نقش کو لکھ کر مذکورہ نقش کے ساتھ محسن کے گلے میں ڈال دیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر روزانہ عصر کے بعد محسن کو پلاتی رہیں، لگاتار ۴۰ دن تک پلائیں، انشاء اللہ آپ زبردست فائدہ محسوس کریں گی۔

نقش اس طرح بنائیں۔



روزانہ چالیس دن تک دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت پڑھ کر کانون میں پھونک مار دیا کریں، انشاء اللہ محسن کو اثرات

خط کا جواب ضرور ہا ضرور دیں آپ کی عین نوازش ہوگی۔

اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کی بارش برسائے اور اپنے فضل و کرم سے آپ کی عمر دراز کرے۔ اب ہماری امید آپ سے جڑی ہوئی ہیں، آپ اپنا قیمتی وقت دے کر ہمارے بچے کے لئے تشفی بخش جواب دیں گے، خط طویل ہو جائے اگر لکھنے میں غلطی ہوئی ہے تو معاف کریں۔

جواب

آپ کا بچہ جنات کے اثرات کا شکار ہے اور یہ ماں کے پیٹ ہی سے جنات کے اثرات میں مبتلا ہے اور جو بچے پیدا اُشی طور پر اثرات کا شکار ہوتے ہیں، ان کا ٹھیک ہونا بظاہر ممکن نہیں ہوتا، یوں اللہ بہت بڑا ہے، وہ مردے میں بھی جان ڈال سکتا ہے اور پتھروں میں بھی ہریالی آگاسکتا ہے۔ اس بچے کا روحانی علاج جب یہ ماں کا دودھ پیتا تھا اسی وقت سے شروع ہونا چاہئے تھا، پھر اس بات کا امکان ہوتا کہ یہ ٹھیک ہو جاتا اور اس درجہ اثرات میں مبتلا نہ رہتا جس درجہ ہنوز اثرات میں مبتلا ہے۔ آپ نے جو کیفیت اس کے بارے میں بتائی ہے وہ یہ ثابت کرتی ہے کہ بچے کو اثرات سے نجات نہیں مل سکی ہے اور اب وہ ۲۴ سال کا ہو چکا ہے، اب پوری طرح صحت یاب ہو جانا اس کا کیسے ممکن ہے؟ پھر بھی آپ کوشش کر کے دیکھ لیں اور میسور میں ہمارے ایک شاگرد ہیں مولانا عمیر مدنی ان سے رابطہ کر کے دیکھ لیں ممکن ہے کہ بچے کو شفا نصیب ہو جائے۔

مولانا عمیر مدنی کا فون نمبر یہ ہے۔ 9845485263

اگر آپ کا بچہ سنتا ہے تو پھر اس کا بولنا ممکن ہے، آپ کسی بھی صاحب علم سے یا کسی بھی حافظ قرآن سے سورۃ بنی اسرائیل پوری لکھ کر اس کے گلے میں ڈالوا دیں اور سورۃ بنی اسرائیل پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی اس کو صبح شام پلایا کریں، انشاء اللہ چند ماہ کے اندر اندر وہ بولنا شروع کرے گا، شروع میں تھلا کر بولے گا پھر رفتہ رفتہ اس کی آواز صاف ہو جائے گی۔

سردست یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈالوا دیں۔

سے نجات ملے گی۔ اس کے جسم میں قوت پیدا ہوگی اور وہ بولنے بھی لگے گا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کے صاحبزادے کو کلی طور پر آسیب سے نجات عطا کرے اور اس کو مکمل صحت اور تندرستی سے نوازے آمین۔

زکوٰۃ کا طریقہ

سوال از: محمد ادریس ————— قاضی شاہ جاپور

لکھنا ضروری یہ ہے کہ میں آپ کے پاس تین خط روانہ کر چکا ہوں، میرے پاس ایک خط کا بھی جواب نہیں آیا ہے اس لئے حضور والا کی حاضری میں ناراضگی کا اظہار ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ حصار قطبی کی زکوٰۃ میں درود تجنیہ جو آیا ہے وہ کونسا درود ہے، اگر درود ابراہیم پڑھ کر زکوٰۃ نکالیں تو حصار قطبی کی زکوٰۃ نکلے گی یا نہیں اور درخواست ہے کہ اصحاب کہف کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے، اس کا جواب اور رہنمائی ضرور کریں، اب زیادہ عرض کیا کروں گا۔

جواب

جس عمل میں درود تجنیہ ایک مشہور درود ہے جو یہ ہے۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّينَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَلْقَابِ وَتُقْضَىٰ لَنَا جَمِيعُ الْحَاجَاتِ وَتُطَهَّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَىٰ الدَّرَجَاتِ وَتَبْلِغُنَا بِهَا اَقْصَىٰ الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْهَمَّاتِ وَيَا رَافِعَ الْبَلَايَاتِ وَيَا حَلَّ الْمُشْكَلَاتِ اَغْنِنِي اَغْنِنِي اَغْنِنِي يَا اَلٰهِي اِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

اصحاب کہف کی زکوٰۃ کے طریقے اکابرین نے مختلف بیان کئے ہیں، ان میں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ روزانہ ۱۲۵ مرتبہ اصحاب کہف کہ ناموں کا ورد رکھیں اور ساتوں ناموں کو اس طرح ورد میں رکھیں۔ اللّٰہی بِحُرْمَةِ یَمَلِیْخَا، مَکْسَلَمِیْنَا، کَشْفُوْطَطْ، اَذْرُ فَعَطِیُوْنَسْ، کَشَافِطِیُوْنَسْ، یُوَانَسْ بُوَسْ وَکَلْبُھُمْ قِطْمِیْر۔ وَعَلٰی اللّٰہِ فَعَصْدُ السَّیْلِ وَمِنْہَا جَالِیْرٌ وَلَوْ شَاءَ لَهَذَاکُمْ

اَجْمَعِیْنِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

دوران چلتے پرہیز جلالی اور جمالی دونوں رکھیں، روزانہ دوران ورد بخور جلائیں اور پاک و صاف ہو کر قبلہ رو ہو کر عمل کریں، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، اس کے بعد اصحاب کہف سے کام لینے کے طریقوں پر غور و فکر کریں، ہم کئی بار الگ الگ ان ناموں سے الگ الگ قاندے اٹھانے کی تفصیل چھاپ چکے ہیں۔ طلسماتی دنیا کی فائلوں میں اگر آپ تلاش کریں گے تو آپ کو یہ تفصیل مل جائے گی۔

سلسلہ درود شریف

سوال از: عبدالرشید نوری ————— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی درود شریف کے متعلق خط ڈالا تھا، جواب سے محروم ہوں۔ حضرت درود دودی اور درود قہری کیا ہے، اس کے فضائل کیا ہیں، کس کام کے لئے پڑھا جاتا ہے، پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، التجا ہے، درود دودی اور درود قہری مع زیر زبر کے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ نوازش و کرم ہوگا۔

جواب

درود دودی یہ ہے اس درود کو درود جیبی بھی کہتے ہیں۔ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی عَلٰی الْفَضْلِ حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْعَظِیْمِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ کسی شخص کی کوئی خواہش یا کوئی مراد ہو اور وہ پوری نہ ہوتی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس درود کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور نیت زکوٰۃ کرنے کی رکھے، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، اس کے بعد کسی بھی مراد کے لئے نوچندی جمعرات کو بعد نماز مغرب ۲ رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھ کر یہ درود ۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اور اللہ سے دعا کرے، انشاء اللہ جو بھی حاجت ہوگی یا جو بھی مراد ہوگی وہ پوری ہوگی، کسی بھی عمل محبت کے اول و آخر میں درود دودی اگر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا جائے تو محبت کے عمل میں کامیابی ملتی ہے۔

درود قہری یہ ہے۔ یَا مُلِیْلُ کُلِّ جَبَّارٍ عِنْدَ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَقْهَرُ عَلٰی اَعْدَانَا

مولانا حسن البہاشی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا صاحب امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کی رہنمائی کو تاقیامت قائم رکھے آمین۔ حضرت میں آپ سے اس نقش عمل کے بارے میں جانا چاہتا ہوں کہ اعداد کے حساب سے کیا یہ نقش صحیح ہے یا غلط چھپ گیا ہے۔ اگر صحیح ہے تو حضرت مجھے بتائیں کہ یہ نقش کون سے اسم پاک کا ہے اور کیسے بنایا گیا ہے۔ مولانا صاحب اس نقش کے بارے میں مجھے تفصیل سے سمجھا دیں اور اجازت بھی دیں اللہ سے دعا گو ہوں کہ روحانی مرکز دن دوئی رات چوگنی ترقی کرے آمین۔

جواب

یہ نقش جو آپ نے نقل کیا ہے ”یابدوح“ کا نقش ہے جو کسی وجہ سے غلط چھپ گیا ہے، آپ سے اور تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں، نقش کی افادیت کے پیش نظر اس نقش کی تصحیح کر کے اس کو دوبارہ چھاپا جا رہا ہے، ہمیں یقین ہے کہ اس نقش کو جو بھی اپنے تجربہ میں لائے گا وہ ناکامی سے دوچار نہیں ہوگا۔ اس کو دولت بھی فراوانی کے ساتھ میسر آئے گی اور مخلوق کے دل میں بھی اس کی قدر و منزلت پیدا ہوگی، یہ نقش بھی اُن خزانوں میں سے ایک ہے جو خزانے ہمارے بزرگوں نے اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑے ہیں۔

صحیح نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	۲۸	۲۲	۱۶
۲۳	۱۴	د	۲۶
۱۲	۱۸	۳۲	د
۳۰	ج	۱۰	۲۰

اس ماہ کی شخصیت

سوال از: فیروزہ بیگم
میں اپنی تفصیل روانہ کر رہی ہوں، اس ماہ کی شخصیت میں شامل

وَالْزُّمُّهُمْ وَعَجَّلَ إِلَيْهِمْ مَا قَصَدُونِي بِهِ فِي أَمْوَالِهِمْ وَعَزَّيْهِمْ وَأَمَّا إِلَيْهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ. اگر کوئی انسان کسی شری اور دشمن کی شرارتوں اور سازشوں سے پریشان ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کی شرارتوں اور سازشوں سے اس کو نجات مل جائے تو روزانہ سو مرتبہ درود قہری پڑھے۔ اگر پڑھتے وقت خود پر رقت طاری کر لے تو بہت جلد نتائج ظاہر ہوتے ہیں ورنہ کچھ دیر بعد بھی دشمن اپنی شرارتوں سے باز آ جاتا ہے یا پھر اپنے انجام کو پہنچ جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ بہت ہی مجبوری کی حالت میں جب دشمن کی ایذا رسانیوں سے ناک میں دم ہو گیا ہو اور دشمن کسی بھی طرح اپنی شرارتوں سے باز آنے کا نام نہ لیتا ہو تب اس طرح کے عمل کرنے چاہئیں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ دشمن کو معاف کر دینا افضل ہے اور ایک حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دشمن کو معاف کر دینا ایک طرح کا انتقام بھی ہے، لیکن اگر طبیعت کسی کو معاف کرنے کے لئے تیار نہ ہو اور اپنے نفس کا تقاضہ یہی ہے کہ اس کو بھی کوئی نقصان پہنچنا چاہئے تو درود قہری سے استفادہ کرنا چاہئے۔ بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص درود قہری کو روزانہ کم سے کم تین مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو وہ دشمنوں کی شرارتوں سے اور ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے۔

رجوع خلائق کے لئے

سوال از: محبوب پاشا ————— حیدر آباد
اس نقش کی بتی بنا کر سات جمعراتوں تک گھر کی روئی لگا کر مٹی کے چراغ میں جلایا جائے اور چراغ میں زیتون کا تیل یا چنبیلی کا تیل ڈالا جائے تو رزق میں زبردست فراوانی ہوگی اور مخلوق مسخر ہوگی، رجوع خلائق رہے گا اور دیکھنے اور ملنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے۔
نقش یہ ہے، آتش چال سے اسی طرح پر کریں۔

۷۸۶

۶۲	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۴۰	۱۰۰۹۴۷
۷۲	۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۴۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۳۸
۴۸	۱۰۰۹۴۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۶۲	۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱
	۷۲	۸۶	۶۰	۶۰

فرما کر شکر یہ کا موقع دیں۔

نام: ذکیہ

نام والدہ: فیروزہ بیگم

نام والد: شبیر احمد

تاریخ پیدائش: ۱۸ جون ۱۹۸۶ء، دن بدھ

قابلیت: DED. B.com. B.ED. MA

مجھے اپنے بارے میں پڑھنے کا انتظار رہے گا۔

جواب

اس ماہ کی شخصیت بھی شامل ہونے کے لئے فوٹو اور دستخط بھی درکار ہوتے ہیں وہ آپ نے نہیں بھیجے اس لئے آپ کو فوٹو کالم میں ابھی تک جگہ نہیں مل سکی، آپ دوبارہ خط لکھیں اور اپنا تازہ فوٹو پاسپورٹ سائز اور اپنے دستخط روانہ کریں اور اپنی تفصیل بھی دوبارہ روانہ کریں، انشاء اللہ آپ کی شخصیت کو اجاگر کیا جائے گا اور آپ کی شخصیت پر مکمل روشنی ڈالی جائے گی، اس جواب کو پڑھنے والے تمام قارئین یہ بات نوٹ کر لیں کہ اس ماہ کی شخصیت میں حصہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل تفصیلہ روانہ کرنا ضروری ہے۔

نام، والدین کا نام، تاریخ پیدائش، قابلیت، اگر شادی ہوگئی ہو تو شریک حیات کا نام، شادی کی تاریخ، ایک عدد فوٹو اور دستخط۔ اس تفصیل کے بغیر کسی کی شخصیت پر روشنی ڈالنا ممکن نہیں ہوتا۔

سورۃ فاتحہ کا حامل بننے کا شوق

سوال از محمد نعیم انصاری ناگ پور
خدمتِ اقدس میں گزارش ہے کہ مجھے سورۃ فاتحہ کا مکمل حامل بننا ہے، میں چاہتا ہوں کہ مجھے سورۃ فاتحہ اور اس کی زکوٰۃ کا طریقہ سمجھا دیں، آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔

اگر آپ مجھے یہ بھی بتا دیں کہ آپ کا شاگرد بننے کا طریقہ کیا ہے تو اور بھی آپ کی مزید مہربانی ہوگی۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو ہمارے سروں پر قائم رکھے اور آپ امت پر اسی طرح احسان فرماتے رہیں۔

جواب

سورۃ فاتحہ کی دعوت کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۲۵ مرتبہ روزانہ بعد نماز

عشاء پڑھیں، اول و آخر درود شریف پڑھیں، اس عمل کی نوچری جمعرات سے شروع کریں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، عددی اور حرفی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ تین نقوش عددی اور حرفی لکھے جائیں اور ان کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیا جائے، نقوش روزانہ بنانا ضروری ہے لیکن روزانہ پانی میں ڈالنا ضروری نہیں ہے۔ ندون کے یادس دن کے بعد نقوش اکٹھے بھی پانی میں ڈالے جاسکتے ہیں، روزانہ پہلے حرفی نقوش تین عدد لکھیں اور پھر عددی نقوش لکھیں اور روزانہ ان کی الگ الگ گولیاں بنا کر رکھ لیں، پھر اکٹھے سات دن کے یادس روز کے پانی میں ڈال دیں۔ حرفی نقوش یہ ہے۔

وَاللّٰهُ	رَبِّ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَاللّٰهُ
نَسْتَعِیْنُ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ
الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ	مَلِکِ یَوْمِ	الْاٰخِرِ	نَسْتَعِیْنُ	وَاللّٰهُ	نَسْتَعِیْنُ

عددی نقوش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۷۵	۲۳۶۸	۲۳۵۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۷	۲۳۸۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۸۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

یا نہیں؟

جواب

آج کل عورتیں بھی جماعتوں میں نکلنے لگی ہیں، حالانکہ اسلام میں دین کی تبلیغ کی ذمہ داریاں صرف مردوں پر عائد کی گئی ہیں، عورتوں کو گھر میں بیٹھ کر ہی ذکر و اذکار کا پابند رکھا گیا ہے۔

احناف کے نزدیک عورتوں کو مسجد میں آکر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، کیوں کہ عورتوں کے گھر سے نکلنے میں فتنوں کا احتمال ہے۔ جہاد کے موقع پر عورتوں کو اس بات کی تاکید کی جاتی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں رہ کر جہاد کی کامیابیوں کی دعائیں کریں اور اپنے بچوں کی تربیت اور نگہداشت میں اپنا وقت صرف کریں، لیکن نہ جانے کن نادانوں کے مشورے کی وجہ سے عورتوں کو بھی جماعت میں نکالا جانے لگا ہے جو یقیناً باعث تشویش ہے اور اس طریقہ کار سے بے شمار فتنے اُبلنے کا اندیشہ ہے۔

دارالعلوم دیوبند جو بلاشبہ امت مسلمہ کی مادر علمی ہے اس کے محتاط ترین مفتیان کرام نے تبلیغ دین کے لئے عورتوں کے گھر سے نکلنا اور شہر در شہر جانے کو ممنوع قرار دیا ہے۔ آج کل جو مرد دین کی تبلیغ کے لئے اپنے گھروں سے نکل رہے ہیں ان میں کی اکثریت مسائل سے نااہل ہے۔ اور ان میں اکثر تعداد خدا ترسی سے بھی محروم ہے۔ ان کے ساتھ عورتوں کا نکلنا کتنا بھی پردے کا اہتمام ہو خطرات سے خالی نہیں ہے۔ اللہ ہم سب کو دین کا شعور عطا کرے اور شیطان لعین کی چالوں سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔ سچ تو یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو دنیا داری کے ذریعہ نے بلکہ دین داری کے نام پر شیطان زیادہ حملہ کرتا ہے اور کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔

جو مفتی حضرات عورتوں کی جماعت کی تائید کر رہے ہیں یا تو ان کا کوئی مفاد وابستہ ہے ورنہ پھر وہ نا عاقبت اندیش ہیں اور انہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے دینی امور میں عورتوں کو گھر کی چاد دیواری تک مقید رکھنے کی جو تاکیدات کی تھی ان میں بے شمار مصلحتیں موجود ہیں ان مصلحتوں کو وہی لوگ نظر انداز کر سکتے ہیں جو عامل کے پیچھے لاشی لے کر دوڑنے کے قائل ہوں۔

☆☆☆☆

سورہ فاتحہ کے یہ دونوں نقش ہر بیماری اور ہر ضرورت میں مؤثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے شلٹ اور مریح کے نقش کی زکوٰۃ عناصر کے اعتبار سے دے رکھی ہے تو پھر ان نقش میں اور بھی افادیت پیدا ہو جائے گی اور آپ جس ضرورت مند کو یہ نقش دیں گے اس کو یقیناً بیماریوں سے شفا نصیب ہوگی اور اس کی دوسری مرادیں پوری ہوں گی، مرض کی شدت میں آفاقہ ہوگا۔ عددی نقش گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر مریض کو پلایا بھی جاسکتا ہے۔

لفظ اوم کی حقیقت

سوال از: عبدالرشید نوری

اوم (OM) کس زبان کا لفظ ہے، کیا اس میں اللہ اور محمد چھپا ہوا ہے، کیا مسلمانوں کو اوم کا ورد کرنا چاہئے۔

جواب

اوم غالباً سنسکرت کا لفظ ہے۔ ممکن ہے کہ اس میں اللہ اور محمد کی طرف اشارہ ہو، لیکن جب تک مکمل طریقے سے اس بات کی وضاحت نہ ہو جائے کہ اوم کی حقیقت کیا ہے اور اوم سے کیا چیز مراد لی گئی ہے، باقاعدہ اس کا ورد کرنا جائز نہیں ہے، لیکن دوسری اقوام اگر اس طرح کے الفاظ کا احترام کرتی ہوں تو اس کی مخالفت کرنا بھی بہت سی دینی مصلحتوں کے خلاف ہے۔ تاہم وہ کلمات جن سے صاف طور پر کفر و شرک کی بو آتی ہے ان کی مخالفت کرنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔

ہمارے پاس اسماء حسنیٰ کا زبردست ذخیرہ موجود ہے اس کے بعد اسماء محمدی کا بھی خزانہ اپنے پاس رکھتے ہیں، مزید برآں چھ ہزار چھ سو چھیانوے قرآنی آیتوں کی دولت بیش بہا ہمیں میسر ہے تو پھر ہم کیوں دوسرے کلمات کا ورد کریں، جب کہ ہمیں ان کی حقیقت سے کچھ آشنائی بھی نہ ہو۔ ایمان اور توحید بہت بڑی دولتیں ہیں ان کو خطرہ میں ڈالنا اور اندیشی کے خلاف ہے۔

عورتوں کا جماعت میں نکلنا

سوال از: (ایضاً)

عورتوں کو تبلیغ کرنے کے لئے آج کل عورتوں کی جماعت نکل رہی ہے۔ کیا عورتوں کو دور دراز علاقہ میں تبلیغ کرنے کے لئے جانا چاہئے

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

طاعون اور وبا سے حفاظت

اگر کسی علاقے میں طاعون اور وبا پھیل جائے اور لوگ کسی بیماری کا شکار ہو کر مرنے لگیں تو اپنی اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کے لئے قرآن کریم کی ان آیات کو لکھ کر اپنے گھر کے دروازے پر لگا دے یا تعویذ بنا کر لگا دے، انشاء اللہ وبا کی طرح پھیلی ہوئی بیماری سے حفاظت رہے گی، آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّكْفِیَ بَاسَ الدِّیْنِ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِیْلًا. قُلْ لِلدِّیْنِ كَفَرُوْا وَاسْتَغْلِبُوْا وَتُحْشَرُوْا اِلٰی جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادُ. وَكَمْ مِنْ آیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ.

ایضاً

اگر اس شعر کو لکھ کر گھر کے دروازے پر چپکادیں تب بھی وبا سے حفاظت رہتی ہے۔

لِیْ خَمْسَةِ اَطْفِیْ بِهَا حَرُّ الْوَبَآءِ الْحَاطِمَةِ ☆ الْمُصْطَفٰی وَالْمُرْتَضٰی وَابْنَاهُمَا وَالْفَاطِمَةُ

شادی کی بندش کھولنے کے لئے

شادی کی بندش کھولنے کے لئے قرآن کریم کی ان آیات کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، بندش کھل جائے گی اور انشاء اللہ چار ماہ کے اندر شادی طے ہو جاتی ہے۔

آیات یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ. وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ. اِنْ تَسْتَفِیْحُوْا فَقَدْ جَآءَ كُمْ الْفَتْحُ. اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. لِيُغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ یُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَیْكَ وَ یَهْدِیْكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا وَ یَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا. فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا. وَ عِنْدَهُ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ. وَ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ. وَ هُوَ الْفَتْحُ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

خیر و برکت کے لئے

قرآن کریم کی ان آیات کو لکھ کر اگر گھر میں لگادیں یا لٹکادیں تو گھر میں خیر و برکت کا نزول ہو اور گھر تمام ارضی و سماوی آفتوں سے محفوظ رہے، اگر ان آیات کو لکھ کر تعویذ بنا کر غلے میں رکھ دیں تو غلے میں زبردست خیر و برکت ہو اور غلہ کیڑے لگنے سے محفوظ رہے۔

آیات یہ ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الْمُوَحِّیْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ بِكُلِّ شَیْءٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا اِنَّ هٰذَا لِرِزْقِنَا مَالَهٗ مِنْ نَّفَادٍ. وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ. تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ. تَبَارَكَ الَّذِیْ نَزَلَ الْفُرْقَانُ عَلٰی عَبْدِهِ لِيَكُوْنُ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا. تَبَارَكَ الَّذِیْ اِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَیْرًا مِنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَ یَجْعَلُ لَكَ قُصُوْرًا. تَبَارَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَ جَعَلَ فِیْهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُنِیْرًا. تَبَارَكَ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا وَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ. تَبَارَكَ اِسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلَالِ وَ الْاِكْرَامِ. تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيْدهِ الْمُلْكُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ.

قضاء حاجت کے لئے

چھوٹی بڑی ہر ضرورت کے لئے یہ عمل کریں اور لگاتار تین راتوں تک کریں، عروج ماہ میں عشاء کے بعد اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی، غیب سے ایسی مدد ہوگی کہ عقل حیران ہوگی۔ عشاء کی نماز کے ایک گھنٹے کے بعد نماز بہ نیت قضائے حاجت اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سوباروْ اَفْوَضْ اَمْرِیْ اِلٰی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِصِیْرٍ بِالْعِبَادِ پڑھیں، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سوبار اِلٰی اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْر پڑھیں، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ. پڑھیں اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سوبار اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سوبار غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ پڑھیں۔ اس کے بعد سجدے میں جا کر اپنی حاجت کے لئے دعا کریں، پھر سجدے سے سر اٹھا کر تین بار درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو تین راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

سورہ فاتحہ کے ذریعہ تصرفات

قرآن کریم کی ۱۱۴ سورتوں میں سورہ فاتحہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا نزول دو مرتبہ ہوا، ایک مرتبہ ہجرت سے پہلے اور ایک مرتبہ ہجرت کے بعد۔ اس سورہ کے بارے میں اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ جو کچھ آسمانی کتابوں میں تھا وہ سب کچھ قرآن کریم میں ہے اور جو کچھ قرآن کریم میں ہے وہ سب کچھ سورہ فاتحہ میں ہے۔ قرآن کریم میں اس سورہ کو سبج مثانی بھی کہا گیا ہے یعنی وہ سات آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں۔ احادیث میں اس سورہ کے ۳۲ نام بیان کئے گئے ہیں۔

سورہ فاتحہ کی عظمت کا انداز اس سے لگائیے کہ اس کے ورد کی ہدایت رحمۃ للعالمین حضرت محمد ﷺ نے باقاعدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کی۔ حضرت علیؑ نے حضرت امام حسنؑ کو اس کے ورد کی ہدایت کی، پھر حضرت حسنؑ نے سیدنا حضرت حسینؑ کو ہدایت کی، پھر انہوں نے حضرت امام زین العابدینؑ کو اور حضرت باقرؑ کو ہدایت کی۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ کے ورد کا سلسلہ امام جعفر صادقؑ اور امام کاظمؑ تک پہنچا۔ گویا کہ اہل بیت سے تعلق رکھنے والے تمام اکابرین نے سورہ فاتحہ کا ورد جاری رکھا اور اس کی برکات سے برابر استفادہ کرتے رہے۔

حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں ۲۹ برس تک اسماء الہی کی مختلف دعتوں میں مصروف رہا اور میں نے قرآن کریم کی مختلف سورتوں کے چلے بھی کئے لیکن میں اپنے مقصود کو نہیں پہنچ سکا۔ پھر ایک رات خواب میں میری ملاقات حضرت امام کاظمؑ سے ہوئی اور میں نے عرض کیا حضرت آپ کا خادم ۲۹ سالوں سے مختلف ذکر و اذکار میں لگائے لیکن میں ابھی تک کشف والہام کی دولتوں سے محروم ہوں۔ آپ کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ مجھے یہ دولت حاصل ہو اور اللہ کے فرشتے میری مدد کریں اور میری رہنمائی کریں۔ حضرت امام کاظمؑ نے فرمایا کہ اگر تم ایک ہزار سال تک بھی اسی طرح چلے کرتے رہے تو تمہیں وہ دولتیں نصیب نہیں ہوں گی جن کی تمہیں چاہت ہے۔ اُس وقت تک جب تک تم سورۃ فاتحہ کی دعوت نہ دو اور اس کے بعد انہوں نے حضرت بایزیدؒ کو سورۃ فاتحہ کی دعوت دینے کی تاکید کی اور فرمایا کہ مکمل پرہیز کے ساتھ روزانہ سورۃ فاتحہ ایک ہزار مرتبہ پڑھو۔ حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کیا اور مکمل پرہیز یعنی جمالی اور جلالی پرہیز کے ساتھ ۴۰ دن تک سورۃ فاتحہ پڑھتا رہا، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھتا رہا۔ حضرت بایزیدؒ فرماتے ہیں کہ ۳۸ دن ۴ موکل میرے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے سلام علیک کے بعد فرمایا کہ اے صاحب دعوت ہم حق تعالیٰ کے حکم سے تیرے پاس حاضر ہوئے ہیں اور یقیناً تیرا مدعا تجھے حاصل ہوگا اور تجھے وہ تمام دولتیں میسر آئیں گے جن کا تو خواہش مند ہے۔ حضرت بایزیدؒ نے ان فرشتوں سے ان کا نام پوچھا تو ایک فرشتے نے کہا مجھے ارنائیل بھی کہتے ہیں لیکن میرا مشہور نام جبرائیل ہے اور انہوں نے کہا کہ فرشتوں کی چار ہزار جماعتیں میرے تحت خدمت پر مامور ہیں اور میرا تصرف تمام ارواح پر بھی ہے، بِحَقِّ حَطَمَتٍ وَ بِحَقِّ هَذَا الْفُرْقَانِ الْاَعْظَمِ وَ بِحَقِّ اُمِّ الدَّعَوَاتِ۔

اس کے بعد دوسرا موکل سامنے آیا تو میں نے اس سے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا مجھے مورخ بھی کہتے ہیں لیکن میرا مشہور نام میکائیل ہے اور میرے تحت ایک لاکھ جن و انس اور ارواح کام کرتے ہیں، ان کو جس کام کا بھی حکم دیتا ہوں یہ حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ تیسرے موکل نے بتایا کہ میرے کئی نام ہیں ایک نام سرخائیل بھی ہے لیکن میرا مشہور نام اسرافیل ہے اور میرے تابع لاکھوں جن و انس اور شیاطین ہیں، جو میرا حکم بجالاتے ہیں، یہ سب میرے مطیع و فرماں بردار ہیں اور میں اللہ کی اجازت سے ان کے ذریعہ پوری کائنات پر تصرف کرتا ہوں۔ چوتھے فرشتے نے کہا کہ میرا مشہور ترین نام عزرائیل ہے اور میرے تصرف میں بارہ ہزار شیاطین اور سات ہزار جن و انس ہیں، یہ میرے تابع ہیں بحق باللہ الواحد القہار و بحق یابدوح۔ ان فرشتوں نے کہا کہ آپ جب بھی ہمیں کسی بات کا حکم دیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ یہ عظیم الشان دولت حضرت بایزیدؒ کو سورۃ فاتحہ کی دعوت دینے سے حاصل ہوئی اور آپ نے عمر بھر اس دولت کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی مدد اور خدمت کی۔

دعوت کا طریقہ یہی ہے کہ نوچندی جمعرات کو شروع کر کے ۴۰ دن تک روزانہ سورۃ فاتحہ پڑھنی ہے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھی جائے۔ یہ ۴۰ دن تک جمالی اور جلالی پرہیز بھی کرنا چاہئے اور روزانہ ورد کے دوران عود اور مشک کی دھونی بھی دینی چاہئے۔ انشاء اللہ ۳۸ وے دن سے ملائکہ کا دیدار شروع ہو جائے گا اور ۴۰ وے دن یہ ملائکہ باذن اللہ عامل کے مطیع ہو جائیں گے۔

دعوت سے فارغ ہونے کے بعد جب بھی کوئی حاجت ہو عامل چاہئے کہ وہ سورۃ فاتحہ کو اِنَّاكَ نَسْتَعِينُ تک سورۃ اخلاص پڑھے اور پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ لَمَّا جَمَعْتَ بَيْنَ صِفَاتِكَ وَ اَسْمَائِكَ وَ اَفْعَالِكَ فَاجْمَعْ بَيْنِي وَ بَيْنَ حَاجَتِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ

اضحابہ وسلم۔ اس کے بعد اپنی حاجت کا ذکر کرے، انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی اور عامل جس کے لئے عمل کرے گا وہ کارگر ثابت ہوگا، دعوت کے بعد اگر عامل کسی کو سورہ فاتحہ کا نقش حرفی یا عدد لکھ کر دے گا تو اس کی تمام حاجتیں اور خواہشات پوری ہوگی اور ہر بیماری سے نجات ملے گی، سورہ فاتحہ کا حرفی نقش یہ ہے۔ اس نقش کو آتش چال سے پڑ کرنا چاہئے۔

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم	مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين	اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم	غير المغضوب عليهم ولا الضالين
اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم	غير المغضوب عليهم ولا الضالين	الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم	مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين
غير المغضوب عليهم ولا الضالين	اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم	مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين	الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم
مالك يوم الدين اياك نعبد و اياك نستعين	الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم	غير المغضوب عليهم ولا الضالين	اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

سورہ فاتحہ کا عددی نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۲۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۳	۲۳۶۹
۲۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۲۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

گناہوں سے حفاظت

جو شخص یہ چاہے کہ گناہوں اور معصیوں سے اس کی حفاظت رہے اس کو چاہئے روزانہ صبح شام سو مرتبہ استغفر اللہ ذنب و اتوب الیہ پڑھے اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے۔

۷۸۶

استغفر اللہ	ذنب	واتوب	الیہ
۴۱۶	۴۵	۱۸۰۸	۷۵۱
۴۳	۴۱۳	۷۵۳	۱۸۰۹
۷۵۳	۱۸۱۰	۴۳	۴۱۳

تمام مسائل کے لئے

کوئی شخص اگر مسائل اور مصائب کا شکار ہو اور جدوجہد کے باوجود اس کو مسائل اور مصائب سے نجات نہیں مل پارہی ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز پنج گانہ کی پابندی کرے، اگر ممکن ہو تو ہر وقت با وضو سوئے اور روزانہ ۳۵۰ مرتبہ **حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ** پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور رات کو سونے سے پہلے ستر مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، اول و آخر ۷ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کی پابندی کرنے سے چند دن کے بعد اس کو محسوس ہوگا کہ اس کے مسائل حل ہو رہے ہیں اور اس کو مصائب سے نجات مل رہی ہے۔ اگر اس نقش کو گلے میں ڈال لے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

حسبنا	اللہ	ونعم	الوکیل
۱۶۷	۹۶	۱۲۲	۶۵
۹۵	۱۶۳	۶۸	۱۶۳
۶۷	۱۲۳	۹۳	۱۶۵

خواہشات کی تکمیل کے لئے

اکابرین اور ماہرین عملیات نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۴۰ دن تک روزانہ ایک ہزار مرتبہ اس آیت کو پڑھے **رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَ هَبْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا**۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے تو اس کی بڑی سے بڑی جائز خواہش پوری ہو جائے گی۔ اس ورد کو نوچندی جمعرات سے شروع کر کے ۴۰ روز تک جاری رکھے اور اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

۷۸۶

رَبَّنَا آتِنَا	مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً	وَهَبْ لَنَا مِنْ	أَمْرِنَا رَشَدًا
۱۹۳	۷۹۶	۷۰۶	۸۴۱
۷۹۵	۱۹۰	۸۴۴	۷۰۷
۸۴۳	۷۰۸	۷۹۴	۱۹۱

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ میں کامیابی کے لئے تاریخ مقدمہ سے ایک دو دن قبل عشاء کی نماز کے بعد ایک فرد یا چند افراد آیت کریمہ چالیس ہزار مرتبہ پڑھیں، اول و آخر ایک شخص گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش وہ شخص اپنے گلے میں ڈال لے جو مقدمہ کی پیروی

کر رہا ہے۔ انشاء اللہ جلد مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

لا الہ الا انت	سبحنک	الی کنت	من الظالمین
۵۳۲	۱۱۵۰	۵۵۱	۵۳۹
۱۱۴۹	۵۲۹	۵۵۲	۵۵۲
۵۵۱	۵۵۳	۱۱۴۹	۵۳۰

حصار برائے حفاظت

اس حصار کو رات کو سونے سے پہلے پڑھ لے، تمام رات ناگوار باتوں سے، برا خوابوں سے اور ہر طرح کے اثرات و نقصانات سے محفوظ رہے گا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِجَابُ بَيْنِي وَبَيْنَ كُلِّ مُكْرِهٍ مَا كَرِهَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حِجَابُ بَيْنِي وَبَيْنَ كُلِّ بَلَاءٍ وَآفَةٍ وَفِتْنَةٍ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

غائب کو کسی خواب میں دیکھنا

اگر کوئی شخص گھر سے غائب ہو گیا ہو اور کوئی شخص خواب میں یہ دیکھنا چاہتا ہو کہ وہ کہاں ہے اور وہ زندہ ہے یا مردہ؟ تو رہنمائی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ با وضو ہو کر صاف سترے لباس میں دو رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر بستر پر لیٹ جائے اور لیٹنے سے پہلے سورہ واللیل، سورہ والشمس، سورہ والتین اور سورہ اخلاص سات سات مرتبہ پڑھے اور اول و آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھے، اس کے بعد ایک بار یہ کلمات کہے: اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنْامِيْ فُلان ابن فُلان وَاجْعَلْ لِّيْ قُرْبًا وَ مَخْرَجًا وَ اَرِنِيْ فِيْ مَنْامِيْ مَا اسْتَدَلُّ بِهٖ عَلٰی حَاجَةٍ دَعَوٰی۔

اس عمل کو لگاتار سات راتوں تک کرنا چاہئے، انشاء اللہ سات راتوں کے درمیان غائب شدہ شخص خواب میں آجائے گا اور انشاء اللہ جگہ کی بھی نشاندہی ہوگی۔ روزانہ تکیہ کے نیچے یہ تعویذ رکھ کر سونیں۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
م	ص	ا	ل
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م

قلب و روح کی بے چینی کے لئے

اگر کسی شخص کا دل مضطرب رہتا ہو اور اس کو کسی صورت بھی قرار نہ آتا ہو تو اس شخص کو چاہئے روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، کم سے کم اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ ۴۰ دن کے بعد ہمیشہ بسم اللہ کو ۱۹ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ انشاء اللہ قلب و روح کی بے چینی، گھبراہٹ اور دل و دماغ کی پرانگی سے نجات ملے گی، بسم اللہ کے نقش و الکتابت کو ہمیشہ اپنے گلے میں رکھے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
۳۳۰	۲۸۸	۱۰۳	۶۵
۲۸۷	۳۲۷	۶۸	۱۰۴
۶۷	۱۰۵	۲۸۶	۳۲۸

اہل خانہ کی حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص سفر پر جاتے ہوئے یہ خواہش کرے کہ اس کے بیوی بچے محفوظ رہیں، انسانوں اور جنوں کی شرارتوں سے اور سحر و آسیب سے، نیز آسمانی اور ارضی آفات سے تو اس کو چاہئے کہ ۳۱۳ مرتبہ ”یار قیب“ پڑھ کر سب گھر والوں پر دم کرے اور سب کے گلے میں یہ نقش ڈال دے، انشاء اللہ ہر طرح کی آفت اور شرارت سے اس کے بیوی بچے محفوظ رہیں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ر	۹	۳	ق
۴	۹۹	۲۰۱	۸
۹۸	۱	۱۱	۲۰۲
ی	۲۰۳	۹۷	ب

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

بہچان

ردراکش پٹھ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دورانہی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

امراض چشم

امراض چشم

الباری پڑھ کر دم کریں۔

گوہاچی کا علاج

آنکھوں کے کنارے پر تکلیف و سرخ بھنسی نکل آتی ہے اس کے لئے بادضویہ آیت مبارکہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ العزیز درد سے آرام ہو جائے گا۔

وَلَوْ اَنْتُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٍ وَالْبَحْرِ يَمْدُّهُ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَا نَفَذْتُ كَلِمَتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِیْمٌ (سورۃ لقمان ۲۷)
کسی شخص کی آنکھوں میں کوئی تکلیف ہو اکتالیس بار سورۃ فاتحہ پوری پڑھ کر آنکھوں پر دم کریں جب تک شکایت باقی رہے یہ عمل کریں انشاء اللہ العزیز شفا حاصل ہوگی۔

ہر نماز کے بعد سورۃ طہ کی یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر اپنی انگشت شہادت پر دم کر کے آنکھ کے متاثر حصے پر پھیریں انشاء اللہ تین یا سات یوم میں شفا ہو جائے گی۔ وَيَسْتَلُوْكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرٰی فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا (سورۃ طہ، ۱۰۵، ۱۰۷)

ناخونہ (ظفرہ) کا علاج

تین مرتبہ سورۃ اخلاص (قل هو اللہ احد) پڑھ کر آنکھوں میں لگائیں انشاء اللہ العزیز ناخونہ ختم ہو جائے گا۔ سورۃ ہمزہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور اس سے سفید سرمہ پیس کر آنکھوں میں لگائیں انشاء اللہ العزیز ناخونہ ختم ہو جائے گا۔

فَاَلُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اَتْرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ۝
قَالَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْكُمْ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اَذْهَبُوا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا فَالْقُوْهُ عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ یٰۤاَبٰی بَصِیْرًا وَاَتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ

پانچوں فرض نماز کے بعد ذیل کی آیت سات مرتبہ پڑھ کر ہاتھوں کے انگوٹھوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں کو لگائے اور اگر آنکھیں تندرست ہیں تو فجر و مغرب کی نمازوں کے بعد اس آیت کو سات مرتبہ مع اول و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائے یا طے انشاء اللہ العزیز دکھتی آنکھیں تندرست ہوں گی اور تندرست آنکھیں دکھیں گی نہیں مجرب ہے آیت یہ ہے:

فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ . حَدِیْثُ (سورۃ ق)

نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان سورۃ ملک پڑھ کر دم کرنا آشوب چشم کے واسطے مفید ہے۔ پوری سورۃ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر مریض کی آنکھوں پر دم کریں انشاء اللہ آنکھوں کا درد اور سرخی وغیرہ سب شکایتیں دور ہو جائیں گی صحت ہونے تک روزانہ عمل کریں مجرب ہے۔ اول و آخر درود ابراہیمی اور سورۃ کوثر پڑھ کر دم کرنے سے آشوب چشم سے نجات ملے گی۔

آشوب چشم پر یہ آیت پندرہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ العزیز اچھا ہو جائے گا۔

رَبَّنَا اٰتِنَا نُوْرًا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ .

سورۃ المنافقون پڑھ کر آشوب چشم پر تین روز تک روزانہ دم کرنے سے آرام ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

زخم چشم کا علاج

سورۃ ہمزہ پڑھ کر آنکھوں کے زخم پر دم کیا جائے تو انشاء اللہ العزیز شفا ہوگی۔ آنکھوں میں زخم ہو جائے اس پر گیارہ مرتبہ النافع

پڑھ کر انگلیوں پر پھونک مار کر آنکھوں پر پھیرے یا اس کو چھتی کی پلیٹ پر لکھ کر شہدے صاف کریں اور بطور سرمہ آنکھوں میں لگائیں۔ انشاء اللہ بینائی ٹھیک ہو جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اللّٰهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ مِثْلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِیْهَا مِصْبَاحٌ مِّمِّنْهُ زُجْجَاجٌ الزُّجْجَاجُ كَانَتْهَا كَوْكَبٌ دُرِّیُّ یُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مَّبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِیَّةٍ وَلَا غَرْبِیَّةٍ یَكَادُ زَيْتُهَا یَضِیْءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُّورٌ عَلٰی نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهِ مَنْ یَشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝

پوری سورۃ قدر وضو کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے ایک مرتبہ پوری پڑھ لیں تو انشاء اللہ بصارت میں کبھی کمی نہ ہوگی۔

آنکھ میں پھولے کا علاج

سورۃ اخلاص نماز فجر و عشاء کے بعد پڑھ کر مریض کی آنکھ پر دم کریں انشاء اللہ مرض ختم ہو جائے گا۔

آنکھ پھڑکنے کا علاج

ان آیات کو سات مرتبہ پڑھ کر مریض کی آنکھوں پر دم کریں اور دوبارہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں انشاء اللہ مرض اور تکلیف فوراً زائل ہوگی۔

قُلَا اُقْسِمُ بِالْشَّفَقِ ۝ وَاللَّیْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ وَالْقَمَرِ اِذَا اَتَسَقَ ۝ لَتَرَكِبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ فَمَا لَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝

برائے روشنی چشم

اول و آخر درود شریف ایک ایک مرتبہ اور دس مرتبہ ہر فرض نماز کے بعد یہ آیت پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ بینائی بحال ہوگی وہ آیت یہ ہے۔
فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝

آنکھوں کی روشنی چشم

پانچوں نمازوں کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور جب کلمہ وَلَا یُؤْذِیْكُمْ فَعَلَمَہُمْ پر پہنچے تو دونوں ہاتھ کی انگلیاں دونوں آنکھوں پر رکھ لے اور وَلَا یُؤْذِیْكُمْ فَعَلَمَہُمْ کو گیارہ بار پڑھے اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں

پر دم کر کے آنکھوں پر مل لے انشاء اللہ تعالیٰ آنکھوں کی بینائی تیز ہوگی۔
آنکھوں کے درد کو دفع کرنے کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ شریف سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں انشاء اللہ شفاء نصیب ہوگی۔

نظر کی کمزوری دور کرنے کے لئے

اگر کسی کی نگاہ کمزور ہو اور کم دکھائی دیتا ہو تو اس کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھ کر انگلیوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر لگا لے انشاء اللہ تعالیٰ بینائی تیز ہو جائے گی۔ وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝

آشوب چشم

سورہ ملک نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان وقفہ میں پوری سورہ ایک بار پڑھ لیں۔ سورۃ التحریم کی ایک آیت کا یہ حصہ پندرہ بار پڑھ کر دم کریں۔ رَبَّنَا اَتِمِّمْ لَنَا نُورَنَا وَاعْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ سورہ کوثر گیارہ بار پڑھ کر دم کریں اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شامل کریں۔ سورہ دھیر کی آیت کا یہ حصہ فَجَعَلْنَاهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا۔

ناخونہ (ظفر پھولا)

سورہ حم سجدہ پوری سورۃ لکھ کر آب باراں میں دھویا جائے پھر اسی پانی میں سرمہ پیس کر آنکھوں میں لگاتے رہیں انشاء اللہ سفیدی زائل ہو جائے گی۔ سورہ اخلاص پڑھ کر آنکھوں پر دم کیا جائے۔ سورہ ابراہیم کی یہ آیت لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلٰی اللّٰهِ وَقَدْ هَدَانَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَا اَدْبَرْتُمْوْنَا وَعَلٰی اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۝

زخم چشم، آنکھ کا زخم یا چوٹ

سورہ الہمزہ پڑھ کر زخم پر دم کر دیں۔

بریں عادتیں چھڑانے کا عمل

یہ عمل ان لوگوں کو راہ راست پر لانے کے لئے جو بریں عادتوں میں مبتلا ہوں، مثلاً چوری، ڈاکہ زنی، شراب نوشی، سٹے بازی، زنا کاری وغیرہ جیسے افعال بد کا شکار ہوں اور یہ بریں عادتیں کسی کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن چکی ہوں۔ اس عمل کو اگر ایمان و یقین کے ساتھ کریں گے تو نتائج بہت جلد مرض کے مطابق برآمد ہوں گے اور بریں عادتوں سے حیرتاک طریقے پر نجات ملے گی۔

طریقہ یہ ہے کہ اٰھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے اعداد نکالیں اور یاہادی کے بھی اعداد نکالیں پھر ان میں اس شخص کے نام کے اعداد جمع والدہ اس میں شامل کر لیں جو کسی برائی میں مبتلا ہو پھر مجموعہ اعداد میں سے ۳۰ وضع کر کے حاصل تفریق کو ۴ سے تقسیم کر دیں، تقسیم کے بعد اگر ایک بچیں تو ۳۰ اویں خانہ میں، اگر ۲ بچیں تو نویں خانہ میں اور اگر ۳ باقی بچیں تو پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کر دیں۔

جس شخص کے لئے عمل کیا جا رہا ہو اس کا ستارہ معلوم کریں اور نقش اسی وقت تیار کریں جب قمر کی اس ستارے کے ساتھ تثلیث یا تسد لیں ہو۔ اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان کی ہو تو اس کا برج حمل اور ستارہ مرتخ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۱ اپریل سے ۲۱ مئی کے درمیان کی ہو تو برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۲ مئی سے ۲۱ جون کے درمیان کی ہو تو برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۲ جون سے ۲۳ جولائی کے درمیان کی ہو تو برج سرطان اور ستارہ قمر ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۳ جولائی سے ۲۳ اگست کے درمیان کی ہو تو برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴ اگست سے ۲۳ ستمبر کے درمیان کی ہو تو برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، اگر تاریخ پیدائش ۲۴ ستمبر سے ۲۳ اکتوبر کے درمیان کی ہو تو برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴ اکتوبر سے ۲۳ نومبر کے درمیان کی ہو تو برج عقرب اور ستارہ مرتخ ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴

نومبر سے ۲۳ دسمبر کے درمیان کی ہو تو برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۴ دسمبر سے ۲۰ جنوری کے درمیان کی ہو تو برج جدی اور ستارہ زحل ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۱ جنوری سے ۲۹ فروری کے درمیان کی ہو تو برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔ اگر تاریخ پیدائش ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ کے درمیان کی ہو تو برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔

اگر کسی کی تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو تو اس کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر مجموعی اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کر دیں، تقسیم کے بعد اگر ایک بچے تو اس کا برج حمل ہے۔ اگر ۲ بچیں برج ثور، اگر ۳ بچیں تو برج جوزا، اگر ۴ بچیں تو برج سرطان، اگر ۵ بچیں تو برج اسد، اگر ۶ بچیں تو برج سنبلہ، اگر ۷ بچیں تو میزان، اگر ۸ بچیں تو برج عقرب، اگر ۹ بچیں تو برج قوس، اگر ۱۰ بچیں تو برج جدی، اگر ۱۱ بچیں تو برج دلو، اگر صفر بچے تو برج حوت ہے، برجوں کے متعلقہ ستاروں کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ نقش کی رفتار یہ ہوگی۔

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھی جائے گی اٰھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یاہادی فلاں ابن فلاں کو فلاں برائی سے نجات عطا کر دے انشاء اللہ برائیوں سے اور گناہوں سے نجات مل جائے گی، ایک نقش گلے میں ڈالیں اور ۱۱ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ۱۱ دن تک پلائیں۔ اگر تعویذ گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا ممکن نہ ہو تو تعویذ تکیہ میں رکھ دیں۔

☆☆☆☆☆

روحانی عملیات

کیا صحیح کیا غلط

بھی حاصل ہوتی ہے۔ (تفسری قرطبی: ۳۱۶/۱۰، نیل الاوطاد: ۲۱۲/۸) رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایسے واقعات بھی پیش آئے ہیں کہ بچھو گزیدہ شخص پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے شفاء عطا فرمائی۔ (نیل الاوطاد: ۲۱۵/۸) خود رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں سورہ فاتحہ اور سورہ فلق و ناس کے ذریعہ شفاء جسمانی کا ذکر موجود ہے۔

اسی طرح بعض بیماریوں سے شفا کے لئے دوائیں بھی آپ ﷺ سے منقول ہیں۔ بعض دعائیں مطلق بیماری کے لئے ہیں اور بعض دعائیں متعین بیماریوں کے لئے، مشہور محدث امام ابو زکریا

نودی نے ماثور دعاؤں اور اذکار کو ”کتاب الاذکار“ کے نام سے جمع فرمایا ہے، یہ ایک ضخیم کتاب ہے، اور اس میں ایسی دعائیں موجود ہیں۔ نیز یہ بات عقل و خرد کے بھی خلاف نہیں، جن مادی

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں مجید کو شفاء اور مومن کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔ دعائیں، قرآنی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ بھی شفا کی تاثیر رکھتے ہیں، اسباب کے درجہ میں ہیں۔

دواؤں کو ہم کھاتے اور ان سے صحت یاب ہوتے ہیں، ان میں یہ خصوصیت اور نافعیت خالق کائنات ہی کی پیدا کی ہوئی ہے، تو اگر اللہ تعالیٰ وہی تاثیر و صلاحیت الفاظ اور کلمات میں پیدا کر دیں تو یقیناً یہ باعث تعجب نہیں ہے۔ اس پر انسانی تجربات بھی شاہد ہیں، بہت سے مواقع پر کسی آیت کے پڑھنے یا دم کرنے یا کسی دعا کے پڑھنے کی وجہ سے شفا حاصل ہوتی ہے، اور انسان عملاً اس کا تجربہ کرتا ہے، اسی لئے صحیح یہی ہے کہ دعائیں بھی، قرآنی آیات بھی اور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ بھی شفا کی تاثیر رکھتے ہیں، اور یہ اسباب کے درجہ میں ہیں، اصل شفاء اللہ ہی کی مشیت اور اس کے حکم سے ہے۔

روحانی عمل کے ذریعہ علاج کی مختلف صورتیں ہیں، دعا کرنا،

ادھر اخبارات میں عامل حضرات کی گرفتاری سے متعلق سامنے آئی ہیں۔ پریشان حال لوگ ان کے پاس دین کی نسبت سے آتے ہیں، ایسے لوگوں کی طرف سے ضرورت مندوں کا استحصال، ان سے غیر معمولی مقدار میں رقوم کی وصولی، یہاں تک کہ عزت و آبرو بھی دست داری کے واقعات حد درجہ افسوسناک ہیں۔ اچھے اور برے واقعات سماج میں دن رات پیش آتے ہیں اور جب کسی معاشرہ میں برائی کا دور دورہ ہو جاتا ہے اور جرائم روزمرہ کا معمول بن جاتے ہیں، تو لوگوں کی

نگاہ میں ان واقعات کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ کوئی بات کتنی بھی نامناسب ہو لیکن جب آنکھیں انھیں دیکھنے اور کان ان کے سننے

کے خوگر ہو جائیں، تو اس کی سنگینی اور شاعت کا احساس کم ہو جاتا ہے۔ لیکن یہی واقعات اگر دینی مراکز اور دینی شخصیتوں کی نسبت سے سامنے آئیں، تو دل پر چوٹ لگتی ہے، اور دین اور اہل دین کا اعتماد و اعتبار مجروح ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو شفاء اور مومن کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔ (اسراء: ۸۲) اصل میں تو قرآن مجید دل کی بیماریوں کے لئے شفا ہے، وہ کفر و شرک اور نفاق کی بیماری سے قلب کو نجات عطا کرتا ہے۔ (یونس: ۵۷) لیکن کیا اللہ کی یہ ”کتاب اعجاز“ جسم انسانی کے لئے بھی باعث شفاء ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ اکثر اہل علم اور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ قرآن مجید سے شفاء جسمانی

کوئی آیت، ذکر یا دعاء پڑھ کر دم کرنا، قرآن مجید کی آیات، دعایا اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کو لکھنا اور انہیں دھو کر پینا اور لکھا ہوا تعویذ گلے میں لٹکانا وغیرہ۔ جہاں تک شفاء کی دعاء کرنے کی بات ہے، خواہ اپنے لئے یا دوسرے کے لئے تو اس کے جائز ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل خانہ پر دیاں ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ دعا فرماتے تھے: اے اللہ انسانیت کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دیجئے اور شفاء عطا فرمائیے، کہ آپ ہی شفاء عطا فرما سکتے ہیں، ایسی شفا جو کسی بیماری کو نہ چھوڑے۔ (بخاری، حدیث نمبر: ۵۳۵، باب دعاء العائد للمریض)

حضرت عثمان بن ابوالعاصؓ سے مروی ہے، کہ مجھے اسلام قبول کرنے کے بعد سے جسم میں درد کا احساس رہتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جہاں پر تکلیف ہو، وہاں ہاتھ رکھو، تین

دفعہ بسم اللہ کہو، اور سات دفعہ پڑھو: (ترجمہ) ”میں اللہ تعالیٰ کے غلبہ اور قدرت کی پناہ میں آتا ہوں، ان چیزوں کے شر سے جن میں دوچار ہوں اور جن سے ڈرتا ہوں۔“

(مسلم حدیث)

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین شرطیں پائی جائیں تو جھاڑ پھونک جائز ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، یا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا ذکر کیا جائے، دوسرے عربی زبان میں ہو، یا ایسی زبان میں جس کا معنی سمجھ آتا ہو، تیسرے اس بات کا یقین ہو کہ یہ جھاڑ پھونک بذات خود مفید و موثر نہیں، اصل موثر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

نمبر: ۲۲۰۲، باب استجاب اوضح ید علی موضع و الم مع الدعاء)

دوسری صورت پڑھ کر دم کرنے اور پھونکنے کی۔ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا سوتے وقت معمول مبارک تھا کہ سوتے وقت قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم فرماتے۔ (بخاری، حدیث نمبر: ۵۱۵، باب دعاء العائد للمریض)

حضرت عائشہؓ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ جب گھر کے لوگوں میں کوئی بیمار پڑتا، تو اس پر بھی آپ معوذات یعنی سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر دم فرمایا کرتے، پھر جب آپ مرض وفات کی

حالت میں تھے، تو حضرت عائشہؓ آپ پر دم کیا کرتی تھیں، (مسلم، حدیث نمبر: ۵۶۷۰) پھونکنے اور دم کرنے کو حدیث میں رقیہ (راہ پر پیش) سے تعبیر کیا گیا ہے، اور صراحۃً آپ سے اس کی اجازت ثابت ہے، حضرت عوف بن مالکؓ راوی ہیں کہ ہم لوگ زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ مجھ پر پیش کر دو، کیا اُس اس میں کوئی مشرکانہ بات نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (مسلم، حدیث نمبر: ۵۶۸۸) جب براہ راست جھاڑ پھونک کی اجازت ہے، تو اگر پانی پر دم کیا جائے اور اسے مریض کو پلایا جائے، یا تیل پر دم کیا جائے اور اس سے جسم کی مالش کی جائے، تو یہ صورت بھی درست ہونی چاہئے۔

یہ صورت کہ کسی برتن پر قرآن مجید کی آیت یا دعاء زعفران یا کسی اوشے سے لکھی جائے اور اسے دھو کر پلایا جائے، ثابت ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ نے حضرت عبداللہ بن عباس سے ایک طویل دعاء نقل کی ہے جس کی ابتداء ”بسم اللہ، لا الہ الا اللہ الحلیم الکرم، سبحان اللہ رب العرش العظیم، الحمد للہ رب العالمین“ سے ہوتی ہے، کہ اس دعاء کو صاف برتن میں لکھ کر اسے پلایا جائے، اور بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ ناف

سے متصل چھینیں ماری جائیں، اسی سے استدلال کرتے ہوئے علامہ موصوف لکھتے ہیں: ”بیمار اور مبتلائے مصیبت شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب یا ذکر میں سے کچھ جائز و روشنائی سے لکھنا، دھونا اور پلانا جائز ہے۔“ (فتاویٰ علامہ ابن تیمیہ: ۲۳۶۹)

البتہ جیسا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے ذکر کیا ہے، یہ ضروری ہے کہ جس چیز سے لکھا جائے وہ پاک ہو اور جس چیز پر لکھا جائے وہ بھی پاک ہو، تاکہ قرآن مجید کی بے احترامی نہ ہو، کیوں کہ قرآن کی بے احترامی سخت گناہ ہے، بلکہ جانتے، بوجھتے ایسا کرنے میں کفر اعمیہ ہے، لہذا خون سے قرآن آیات و اذکار کا لکھنا جائز نہیں۔

عمل کی چوتھی صورت لکھا ہوا تعویذ ہے، لکھا ہوا تعویذ گلے میں لٹکانا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانا، بازو یا کسی اور حصے میں باندھنا جائز نہیں، دوسری رائے اس کے جائز ہونے کی ہے، بشرطیکہ مشرکانہ کلمات سے خالی ہو، اور یہی رائے زیادہ درست معلوم ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے شیاطین وغیرہ کے حفاظت کی دعاء بتلائی تھی، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ اپنے بچوں کو یہ دعا باضابطہ یا دلاتے تھے، اور جوان میں سے بڑے نہیں ہوئے تھے ان کے لئے دعا لکھ کر ان کو پہنا دیتے تھے۔ ومن لم یدرک کتبھا وعلقھا علیہ، (مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۹/۸) علامہ ابن ابی شیبہ نے مختلف تابعین سے نقل کیا ہے کہ وہ تعویذ لکھنے اور اسے پہنانے کے قائل تھے، مشہور محدث سعید بن مسیب سے نقل کرتے ہیں، کہ اگر چڑے پر لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں، عطاء، مجاہد محمد بن سیرین، ضحاک بڑے پایہ کے تابعی علماء گزرے ہیں اور صحابہ کے صحبت یافتہ ہیں، ان سب سے لکھے ہوئے تعویذ کا جواز منقول ہے، حضرت عائشہ اور ائمہ مجتہدین میں سے امام احمد کی طرف بھی یہی بات

منسوب کی گئی ہے، (دیکھئے: الموسوعة الفقهية: ۳۳/۱۳) علامہ ابن تیمیہ نے عورت کے دریدہ کے سلسلہ میں جو دعا لکھی اور دھو کر پلانے کی بات فرمائی ہے، اس میں کاغذ پر لکھنے اور عورت کے بازو میں باندھ دینے کا بھی ذکر آیا ہے، اس طرح حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابی سے بھی لکھے ہوئے تعویذ کا جواز ثابت ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ (تمیمہ) لٹکانا شرع ہے، اور اسی کی وجہ سے ہمارے زمانہ کے بعض اہل علم اس کو مطلقاً منع کرتے ہیں، لیکن اگر حدیث کے الفاظ پر غور کیا جائے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی زوجہ ایک یہودی کے پاس جھاڑ پھونک کے بارے میں جایا کرتی

تھیں، اسی بابت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ تنبیہ فرمائی تھی، (دیکھئے: ابوداؤد حدیث نمبر: ۳۸۸۳۔)

اس لئے آپ کا منشاء غیر مسلموں کے پاس جھاڑ پھونک کرانے اور ان سے تعویذ لینے کی ممانعت کا تھا، کیوں کہ ان سے علاج کرانے میں اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ وہ مشرکانہ کلمات کا استعمال کرتے ہوں، اسی لئے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جھاڑ پھونک کو بھی شرک قرار دیا، حالاں کہ پھونکنا اور دم کرنا صحیح حدیثوں سے ثابت ہے۔

جھاڑ پھونک ہو، لکھ کر اور دھو کر پلانا ہو، یا لکھا ہوا تعویذ، ہر صورت میں چند باتیں ضرور ہیں، جس کو حافظ ان حجرؒ نے اس طرح

لکھا ہے: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تین شرطیں پائی جائیں تو جھاڑ پھونک جائز ہے اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہو، یا اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات کا ذکر کیا جائے، دوسرے عربی زبان میں ہو، یا ایسی زبان میں جس کا معنی سمجھ آتا ہو، تیسرے اس بات کا یقین ہو کہ یہ جھاڑ پھونک بذات خود مفید و موثر نہیں، اصل موثر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(فتح الباری: ۱۰/۱۹۵)

اللہ تعالیٰ کے کلام اور اسماء

وصفات کی شرط اس لئے رکھی گئی ہے کہ ہے، کہ اللہ ہی سے مدد اور شفاء کا طلب گار ہو اور شرک کا شائبہ تک پیدا نہ ہو، عربی زبان میں ہونا اس کے مفہوم سے آگہی بھی اسی لئے ضروری ہے کہ کوئی مشرکانہ کلمہ شامل نہ ہو جائے، تیسری شرط بھی اسی لئے ہے کہ انسان کا خدا پر یقین رہے، گویا اصل یہی ہے کہ جھاڑ پھونک اور تعویذ شرک سے خالی ہو، جیسا کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا بأس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک، (مسلم حدیث نمبر: ۵۶۸۸) اسی سے یہ بات بھی نکل آئی کہ غیر مسلموں کے پاس تعویذ اور عمل کے لئے نہیں جانا چاہئے، کیونکہ اس صورت میں مشرکانہ تعویذ اور جھاڑ پھونک میں

جھاڑ پھونک اور تعویذ کو اختیار کرتے ہیں، ان کا یقین اللہ تعالیٰ کی ذات کے بجائے ان اعمال پر اور بعض دفعہ عمل کرنے والے ”باباؤں“ پر قائم ہو جاتا ہے، اس سے لوگوں میں ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی پیدا ہو جاتی ہے۔ پیاریوں کے لئے معالجین کے پاس جانے کے بجائے لوگ عالمین کے یہاں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اگر مسلمان عالمین سے فائدہ نہیں ہوا تو غیر مسلم عالمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ہر طرح کے مشرکانہ فعل پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ خواتین خاص طور پر اس میں آگے ہوتی ہیں،

بتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت گزر چکی ہے کہ انھوں نے اپنی اہلیہ کو اسی وجہ سے منع فرمایا تھا ہاں، مسلمان عامل غیر مسلموں کا علاج کر سکتا ہے، کیوں کہ یہ انسانی خدمت ہے، اور انسانی خدمت ہے، اور انسانی نقطہ نظر سے ایک دوسرے کی مدد کرنا واجب ہے: چنانچہ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت سے بھی ثابت ہے کہ مسلمانوں کے قافلہ نے ایک غیر مسلم سردار قبیلہ کا علاج کیا تھا۔ (نیل الاوطار: ۲۱۵/۸)

سب سے اہم مسئلہ عامل حضرات کے طرز عمل اور ان کے رویہ کا

تیسری جھوٹ سے احتیاط بھی ضروری ہے۔ جب بھی کوئی شخص عملیات کی دنیا میں پہنچتا ہے، تو ایسا لگتا ہے کہ ہر شخص یا تو جادو کا شکار ہے یا اس پر جنات سوار ہے، گویا بیمار یاں دنیا سے اٹھ چکی ہیں، پیسہ حاصل کرنے کی غرض سے خواہ مخواہ ہر شخص کو اس دہم میں مبتلا کر دیا جاتا ہے کہ وہ مسحور یا آسیب زدہ ہے۔ یقیناً تمام عامل حضرات ایسا نہیں کرتے، لیکن ان میں سے اچھی خاصی تعداد ایسے لوگوں کی بھی ہے، یہ جھوٹ دھوکہ کو بھی شامل ہے، اس لئے گناہ بالائے گناہ ہے۔

چوتھی بہت ہی قابل توجہ چیز یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے دلوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے نہ کہ توڑنے کا، اور غیب کی باتوں سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہیں، لیکن عام طور پر عامل حضرات اپنے زیر علاج لوگوں کو باور کراتے ہیں کہ تم پر فلاں شخص نے جادو کر دیا ہے، تم پر تمہارے سرال والوں کی

عامل حضرات اپنے زیر علاج لوگوں کو باور کراتے ہیں کہ تم پر فلاں شخص نے جادو کر دیا ہے، تم پر تمہارے سرال والوں کی طرف سے سحر ہے، وغیرہ۔ اس طرح کی باتوں کی وجہ سے کئی خاندان بکھر گئے ہیں۔ والدین اور اولاد کے درمیان، ساس اور بہو، بھائی اور بھائی کے درمیان خلیج حائل ہو گئی ہے، میاں بیوی کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی ہو چکی ہے، یہاں تک کہ بعض اوقات ماں بیٹی کے تعلقات میں ایسا بگاڑ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں۔

ہے، اس سلسلہ میں چند امور کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے۔ اول یہ کہ اجنبی عورتوں کے سلسلہ میں جو شرعی احکام ہیں عاملین ان سے مستثنیٰ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے بہت شدت سے منع فرمایا ہے، کہ مرد کی کسی غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی ہو، اس کے لئے غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا جائز نہیں۔

دوسرے شریعت میں اس

طرف سے سحر ہے، وغیرہ۔ اس طرح کی باتوں کی وجہ سے کئی خاندان بکھر گئے ہیں۔ والدین اور اولاد کے درمیان، ساس اور بہو، بھائی اور بھائی کے درمیان خلیج حائل ہو گئی ہے، میاں بیوی کے درمیان نفرت کی دیوار کھڑی ہو چکی ہے، یہاں تک کہ بعض اوقات ماں بیٹی کے تعلقات میں ایسا بگاڑ پیدا ہو گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی صورت تک دیکھنے کی روادار نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں مسلمانوں کے دلوں کو جوڑنے کا حکم دیا ہے لیکن ایسی باتوں کے ذریعہ دل جڑنے کے بجائے دل ٹوٹتے ہیں۔ جادو ایک ان دیکھی چیز ہے، انسان اس سلسلہ میں یقین نہیں کر سکتا کہ جادو کس نے کیا ہے؟ بعض دفعہ تو لوگ آنے والوں کی نفسیات کا فائدہ اٹھاتے

سے بھی زیادہ ممانعت غیر محرم کو ہاتھ لگانے کی ہے، کیونکہ اس سے زیادہ فتنہ کا اندیشہ ہے، مادی طریقہ علاج میں بعض دفعہ جسم کے کسی حصہ کو دیکھنے یا چھونے کی ضرورت پیش آتی ہے، کیونکہ جسمانی کیفیت ہی کے ذریعہ مرض کی تشخیص ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ روحانی طریقہ علاج میں مرض کی تشخیص کے لئے اس کی ضرورت نہیں، اس لئے اس صورت کو ڈاکٹری معائنہ پر قیاس نہیں کرنا چاہئے۔ یہی حال غیر محرم کا چہرہ دیکھنے کا بھی ہے کہ اگر جوان لڑکی یا خاتون ہو تو چہرہ کا پردہ بھی ضروری ہے، عام طور پر عامل حضرات ان امور کے بارے میں احتیاط نہیں برتتے، نتیجہ کار خود فتنہ سے دوچار ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں اور دین و اہل دین کی رسوائی کا باعث بنتے ہیں۔

ہیں۔ اگر اس کے تعلقات کشیدہ ہیں، نند بھوج میں کھنچاؤ ہے، یا بھائیوں میں کچھ اختلاف ہے تو ان رشتہ داروں کی طرف نسبت کردی جاتی ہے اور کشیدہ تعلقات کے پس منظر میں آدمی فوراً ان کا یقین بھی کر لیتا ہے۔ بعض عامل حضرات بقول ان کے جنوں سے اگواتے ہیں، جو کہتے ہیں کہ مجھے فلاں شخص نے بھیجا ہے۔ جن ایک ایسی مخلوق ہے، جو انسانوں کے وجود میں سما سکتی ہے، اس لئے یہ بات ممکن ہے کہ واقعی یہ بولنے والا جن ہی ہو، لیکن سوال یہ ہے کہ حضرت انسان جن کو اشرف المخلوقات بنایا گیا ہے، وہ تو اس قدر جھوٹ بولتے

ہیں، اور رائی کو پہاڑ بنانا جانتے ہیں، تو کیا جن کی بات کی سچائی پر یقین کیا جاسکتا ہے۔

جادو کرنے کو حدیث میں شرک قرار دیا گیا ہے، گویا کسی کو جادوگر کہنا یا کسی پر جادو کرانے کا الزام لگانا دراصل اس پر کفر یا ایک کفریہ کام میں شرکت کا الزام لگانا ہے اور حدیث میں کسی مسلمان کو کافر کہنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اسی لئے فقہاء نے بھی کسی پر کفر کا حکم لگانے سے

زیادہ سے زیادہ احتیاط کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن بعض عامل حضرات کو کسی خاص شخص یا رشتہ دار کی طرف جادو کی نسبت کرنے میں کوئی احتیاط نہیں ہوتی۔ اختلاف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف میں شدت دھتی جاتی ہے یہاں تک بعض دفع قتل و خون کی نوبت بھی آ جاتی ہے عامل حضرات کو چاہئے کہ یا تو صرف مطلوبہ دعا بتادیں، تکلیف کے سبب کے بارے میں یقین کے ساتھ کوئی بات نہیں کہیں، یا اگر سحر یا سیب بتائیں تو کسی کی نشان دہی سے گریز کریں، اور صاف کہہ دیں کہ اس کا علم اللہ کو ہے، ہم اس سلسلہ میں کوئی صحیح اور یقینی بات نہیں کہہ سکتے۔

چھٹی قابل توجہ بات یہ ہے کہ جو لوگ جھاڑ پھونک اور تعویذ کو اختیار کرتے ہیں، ان کا یقین اللہ تعالیٰ کی ذات کے بجائے ان اعمال پر اور بعض دفع عمل کرنے والے "ہاہاؤں" پر قائم ہو جاتا ہے، اس سے لوگوں میں ضعیف الاعتقادی اور توہم پرستی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیمار یوں کے لئے معالجین کے پاس جانے کے بجائے لوگ عالمین کے یہاں چکر لگاتے رہتے ہیں۔ اگر مسلمان عالمین سے فائدہ نہیں ہوا تو غیر مسلم عالمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور ہر طرح کے مشرکانہ فعل پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ خواتین خاص طور پر اس میں آگے ہوتی ہیں،

مال و اسباب بھی ضائع کرتی ہیں، عزت و آبرو سے بھی ہاتھ دھوتی ہیں اور اپنا ایمان بھی گنوا تی ہیں، اس لئے عامل حضرات کو چاہئے کہ اپنا عمل قرآنی آیات، ماثورہ دعاؤں، اسماء حسنیٰ اور احادیث میں منقول اذکار تک محدود رکھیں، اور لوگوں کو خاص طور پر اس بات کا یقین دلانیں کہ شفاء اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتی ہے، ہمارے اختیار میں کچھ نہیں ہے۔

مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں، اور جس کام سے بھی وابستہ ہوں، ان کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کی حدود پر قائم رہیں، اور اس سے باہر قدم نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ اس میں آخرت کی حفاظت بھی ہے اور دنیا کی فلاح بھی۔ خاص کر جو لوگ ایسے کام کرتے ہوں جن کا رشتہ دین سے جڑا ہوا ہو، ان کو اپنے کردار کے بارے میں بہت ہی محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے، کہ ان کی کوتاہیوں سے صرا نہیں کی نہیں بلکہ دین اور اہل دین کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔

ایک اہم مسئلہ تعویذ پر اجرت لینے کا بھی ہے۔ بنیادی طور پر جھاڑ پھونک اور تعویذ انسانی خدمت ہے اور اس کو خدمت ہی کے پہلو سے انجام دینا چاہئے۔ سلف صالحین کا یہی طریقہ رہا۔ یہ تو مسئلہ کا اخلاقی پہلو ہے، لیکن فقہی اعتبار سے کیا تعویذ کی اجرت لی جاسکتی ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف رائے ہے۔ اکثر اہل علم نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تیس سواروں پر مشتمل ایک دستہ روانہ فرمایا، جن میں وہ بھی شامل تھے۔ یہ دستہ ایک عرب آہالی کے پاس سے گزرا۔ وہاں اس نے قیام کیا اور مقامی لوگوں سے خواہش

کی کہ ان کی ضیافت کریں۔ لوگوں نے انھیں مہمان بنانے سے انکار کر دیا۔ اتفاق کہ سردار قبیلہ کو بچھو یا سانپ نے ڈس لیا۔ وہ لوگ ان حضرات کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ ہمارا سردار موت کے قریب ہے، کیا آپ میں سے کوئی شخص جھاڑ پھونک جانے والا ہے؟ حضرت ابوسعید خدریؓ نے کہا، ہاں! لیکن ہم کچھ لے کر جھاڑیں گے، ان لوگوں نے تیس بکریوں کی پیشکش کی، حضرت ابوسعید خدریؓ نے سات دفعہ سورہ فاتحہ پڑھ کر ان پر دم فرمایا، اللہ تعالیٰ نے اسے صحت یاب کیا۔

ان لوگوں نے حسب وعدہ بکریاں بھیج دیں۔ چونکہ حضرت ابوسعید خدریؓ کا یہ مطالبہ اپنے اجتہاد پر مبنی تھا اور اس سلسلہ میں حضور ﷺ کی کوئی ہدایت نہیں تھی، اس لئے بعض حضرات نے اسے درست سمجھا اور کھانے میں شریک رہے، اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا۔ جب یہ حضرات حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو، حضرت ابوسعید خدریؓ نے پورا واقعہ بیان کیا۔

اول تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے مریض کو دم کیا جاسکتا ہے؟ انھوں نے عرض کیا یہ بات میرے دل میں (من جانب اللہ) ڈالی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور مجھے بھی کھاؤ۔ مختلف محدثین نے اس روایت کو نقل کیا ہے، (ترمذی، حدیث نمبر: ۲۰۶۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سے معلوم ہوا کہ تعویذ پر اجرت لی جاسکتی ہے۔

البتہ بعض فقہاء نے اس سے منع کیا ہے، جن میں امام ابن شہاب زہریؒ کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے، کیوں ان کے نزدیک یہ قرآن مجید پر اجرت حاصل کرنا ہے، (عمدة القاری: ۲۴۷/۵) اس لئے بہتری یہ ہے کہ عملیات کو مستقل ذریعہ معاش نہ بنایا جائے، بلکہ دوسرے ذرائع معاش کو اختیار کرتے ہوئے گاہے تعویذ پر کچھ ہدیہ بھی لے لیں۔ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت کے سلسلہ میں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے پہلے زمانہ میں ہر جگہ قیام کے لئے ہوٹل اور سامان کے لئے بازار دستیاب نہیں ہوتے تھے۔

ریگستان کا سفر طویل ہوتا تھا کہ جو سامان لوگ ساتھ لے

جاتے وہ راستہ میں ختم ہو جاتا تھا، اس لئے مسافروں کو بڑی وقت سامنا ہوتا تھا، اسی لئے یہ بات قبائلی روایت کے مطابق واجبی اخلاقیات میں شامل تھی کہ مسافروں کو مہمان بنایا جائے۔ اسی اصول کے تحت اہل مکہ حج و عمرہ کے لئے آنے والوں کی ضیافت کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ پس اس عہد کے عرب کے اعتبار سے آبادی کے لوگوں کا ضیافت سے انکار کرنا دراصل ایک طرح کی حق تلفی تھی، ممکن ہے اس لئے حضرت ابوسعید خدریؓ نے اپنے عمل کا معاوضہ طلب فرمایا ہو۔ لہذا بہتر تو یہی ہے کہ اسے مستقل ذریعہ معاش نہ بنایا جائے اور خدمت کے نقطہ نظر سے انجام دیا جائے۔

اور اگر اجرت لی ہی جائے تو ایسی اجرت ہونی چاہئے، جس میں دھوکہ اور غبن فاحش نہ ہو۔ دھوکہ سے مراد یہ ہے کہ زیادہ اثیر منگائی جائیں، کم خرچ کی جائیں، اور باقی واپس نہ کی جائیں، یا وہ چیز مطلوب نہیں ہو وہ بھی منگائی جائے، یا اس کے پیسے وصول نہ جائیں۔ غبن فاحشہ سے مراد یہ ہے کہ کسی عمل یا وقت کی اتنی اجرت لی جائے جو اس عمل اور وقت کی اجرت سے بھی زائد ہو۔ مثال طور پر ایک شخص کی اجرت ۶ گھنٹوں کی دو سو روپے سے تین سو روپے تک ہو سکتی ہے، تو اس کی ایک گھنٹہ کی اجرت ساٹھ روپے نہ پاتی ہے۔ اگر ساٹھ روپے کے بجائے سو روپے اتنے وقت اور محنت کی اجرت لی جائے تو غبن فاحش ہے، جیسے مکروہ قرار دیا گیا ہے، اس لئے اجرت میں بھی توازن اور اصول شرع کی رعایت ہونی چاہئے ایسی شکایتیں سامنے آتی ہیں کہ بعض اوقات بیواؤں کو اپنے زیور فروخت کر دینے پڑے اور بعض غریب و پریشان حال لوگوں کو آٹھ کشتا سے بھی دست بردار ہو جانا پڑا، یہ ایک تکلیف دہ صورت حال ہے مسلمان جہاں کہیں بھی ہوں، اور جس کام سے بھی وابستہ ہوں، ان کے لئے ضروری ہے کہ شریعت کی حدود پر قائم رہیں اس سے باہر قدم نکالنے کی کوشش نہ کریں۔ اس میں آخرت کی حفاظت بھی ہے اور دنیا کی فلاح بھی۔ خاص کر جو لوگ اپنے کرتے ہوں جن کا رشتہ دین سے جڑا ہوا ہو، ان کو اپنے کردار بارے میں بہت ہی محتاط رویہ اختیار کرنا چاہئے، کہ ان کی کوتاہی سے صراغیں کی نہیں بلکہ دین اور اہل دین کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔

اسلام الف سے ی تک

قسط نمبر: ۵۴

مختار بدری

(زا)

آگے ملائکہ کی بھی رسائی نہیں۔

وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۖ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ ۖ

سدرۃ المنتہیٰ یعنی انتہا کی پیری کا درخت حضرت جبرائیل کے رہنے کا مقام ہے۔ واقعہ معراج کے ضمن میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا گیا جو تمہاری بول چال میں انتہا کی پیری کا درخت ہے، اس کا پھل پیری کی ٹھلیا کے برابر اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی مانند چوڑے ہیں، اس پر ملائکہ لاتعداد اور بے شمار جگنوں کی طرح چمک رہے ہیں، خدا کی تجلی خاص نے اس درخت کو حیرت انگیز طور پر منور اور پر کیف بنا دیا ہے۔

سدرۃ المنتہیٰ کے متعلق بہت سی روایتیں ہیں کہ اس کی جڑ پانچوں یا چھٹے آسمان میں ہے اور اس کی شاخیں ساتویں آسمان سے بھی آگے نکل گئی ہیں، یہ وہ مقام ہے جہاں سے چیزیں زمین پر اترتی ہیں اور اوپر چڑھتی ہیں، دراصل یہی مقام نزول و عروج ہے، اس مقام سے آگے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی بھی نبی یا فرشتہ کا گزر نہیں ہوا ہے۔ چونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا یہ مسکن ہے اس لئے ان کو مرغ سدرہ، طائر سدرہ اور سدرہ نشیں کہا جاتا ہے۔

سرقہ

چوری، امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک دس درہم، امام شافعیؒ کے نزدیک بارہ درہم یعنی ایک دینار کا چوتھائی حصہ اور امام مالکؒ کے نزدیک تین درہم کا اٹھانا چوری ہے۔ اگر چند آدمی مل کر چوری کریں اور ان میں ہر ایک کے حصہ میں دس درہم یا اس سے بھی زیادہ آئے ہوں تو ان میں سے ہر ایک کا ہاتھ کاٹا جائے گا، چور کے دائیں ہاتھ کا اگلا حصہ اٹکیاں اور ہتھیلی ملا کر پچھتے تک کاٹا جاتا ہے۔

سخاوت

بخشش، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نخی خدا سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور بنخیل خدا سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور شک سے قریب ہے اور جاہل نخی خدا کے نزدیک بنخیل عابد سے زیادہ محبوب ہے۔ (ترمذی)

اپنے کسی حق کو کسی دوسرے کے حوالے خوشی سے کرنا سخاوت ہے، اپنا حق معاف کرنا، اپنا مال مستقل طور پر یا عارضی طور پر کسی کو عطا کرنا، دوسرے کی عزت و آبرو کے لئے یا جان و مال کے بچاؤ کے لئے خود کو خطرے ہی میں ڈال دینا یہ سبھی کام سخاوت کے دائرہ میں آتے ہیں۔ اسلام میں زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ اور خیرات کا حکم بھی ہے اور ان کی اصلی روح سخاوت ہی ہے۔ راہ خدا میں خرچ کرنے والے کو جنت کی بشارت اور کنجوس و بنخیل کے لئے سخت سزا کی وعید آئی ہے۔ هَا أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تُدْعَوْنَ لِتُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخُلُ وَمَنْ يَبْخُلْ فَإِنَّمَا يَخِلْ عَنْ نَفْسِهِ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ وَإِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبَدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ ۝

دیکھو تم وہ لوگ ہو کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلائے جاتے ہو تو تم میں ایسے شخص بھی ہیں جو بخل کرنے لگتے ہیں اور جو بخل کرتا ہے اپنے آپ سے بخل کرتا ہے اور خدا بے نیاز ہے اور تم محتاج اور اگر تم منہ پھیرو گے تو وہ تمہاری جگہ اور لوگوں کو لے آئے گا جو تمہاری طرح نہ ہوں گے۔ (۳۸:۲۷)

سدرۃ المنتہیٰ

ساتویں آسمان پر عرش اعظم کی داہنی طرف ایک مقام جس سے

چار گواہ نہ لائیں تو ان کو ۸ روزے مارو اور ان کی شہادت کبھی قبول نہ کرو اور یہی بدکردار لوگ ہیں۔ (۴:۲۳)

(۲) زنا کاری کی سخت سزا ہے، غیر شادی شدہ ہو تو سو روزے اور شادی شدہ کے لئے رجم کا حکم ہے۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِئَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَشْهَدُ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

بدکاری کرنے والی عورت اور بدکاری کرنے والا مرد (جب ان کی بدکاری ثابت ہو جائے تو) دونوں میں سے ہر ایک کو سو روزے مارو اور اگر تم خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو شرع خدا میں تمہیں ان پر ہرگز ترس نہ آئے اور چاہئے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت بھی موجود ہو۔ (۴:۲۳)

(۳) قاتل کے لئے قصاص کا حکم ہے، یعنی مقتول کے بدلے قاتل بھی قتل کر دیا جائے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

مومنوں! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص کا حکم دیا جاتا ہے (یعنی خون کے بدلے خون، اس طرح پر کہ) آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت اور اگر قاتل کو اس کے (مقتول کے) بھائی (کے قصاص میں) سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (وارث مقتول کو) پسندیدہ طریق سے (قرار داد کی) پیروی (یعنی مطالبہ خون بہا) کرنا اور (قاتل کو) بڑی خوشی کے ساتھ ادا کرنا چاہئے۔ (۱۷۸:۲)

(۴) چوری کی سزا قطعید ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور رات کا سکون حرام کر دیتا ہے، اس کے ہاتھ کاٹ ڈالے جائیں۔

کسی آدمی یا جانور کو آگ میں جلانا جائز نہیں، واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑنا تا کہ ٹپ ٹپ کر مر جائے درست نہیں، اگر حاملہ عورت پر جرم زنا ثابت ہو تو جب تک بچہ نہ جن لے اور کوئی دوسری دودھ پلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جائے اس وقت تک سنگسار نہیں ہوگی، جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

اور جو چوری کرے مرد ہو یا عورت ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ ان کے فعلوں کی سزا اور خدا کی طرف سے عبرت ہے اور خدا زبردست اور صاحب حکمت ہے۔ (۵:۳۸)

سروش: اچھا پیغام لانے والا فرشتہ۔

سورہ: عہد رسالت میں مسلم فوجی دستہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لے گئے ہوں وہ سریہ کہلاتا ہے۔

سریہ

لوٹری جس کو بیوی بنائی جائے (۲) وہ عورتیں جو جنگ میں قید ہو کر آئیں (۳) اور وہ جو خریدی جائیں (۴) اور وہ جو غلام کی اولاد ہوں سریہ بنائی جاسکتی ہیں، ایسی عورتیں اگر اپنے مالکوں کے بچوں کی ماں ہو جائیں تو یہ بچے اور عورتیں آزاد ہو جائیں گی۔

سزا

حد سزا کے بارے میں (یعنی مرفوع القلم) ان لوگوں سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جاتا۔

(۱) بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے (۲) خوابیدہ شخص جب تک نیند سے بیدار نہ ہو (۳) دیوانہ جب تک تندرست نہ ہو (۴) اور وہ بوڑھے جن کی عقل عمر کی زیادتی کی وجہ سے زائل ہو چکی ہو۔

اسلام نے عدل و انصاف کا اعلان کرتے ہوئے ہر جرم کے لئے قوانین مرتب کئے ہیں، ان قوانین کی نظر میں پست و بلند، دشمن و دوست سب ایک ہیں۔

(۱) عفت و عظمت کو داغدار کرنے کے لئے غلط تہمت لگانے کی سزا ۸۰ کوڑے ہیں اور ایسے شخص کی گواہی کو مردہ قرار دیا گیا ہے۔

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ

اور جو لوگ پرہیزگار عورتوں پر بدکاری کا الزام لگائیں اور اس پر

مرجانے کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جائے۔ (تعلیم الدین)

سعی

حج میں خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد سعی کرنی واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے حجر اسود کے پاس آکر اس کا استیلام کریں پھر باب الصفا سے ہو کر صفا کی طرف جا کر اس کے اوپر چڑھ کر دعا کریں، وہاں سے اتر کر مردہ کی جانب چلیں، ان دونوں کے درمیان دو نشان بنے ہوئے ہیں جن کو میلین اخضر کہتے ہیں، جب پہلے میل پر پہنچیں تو ہلکی سی رفتار سے دوڑ لگائیں، جب دوسرے میل پر پہنچیں تو دوڑنا موقوف کر دیں اور معمولی رفتار سے مردہ تک جائیں، مردہ پر چڑھ کر دعا کریں یہ پہلا چکر پورا ہوا اس طرح سات پھیرے صفا سے مردہ اور مردہ سے صفا تک کریں۔ اکثر ائمہ نے اسے فرض قرار دیا ہے، سعی کے وقت بادھو ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی نے سعی نہیں کی تو حج ہو جائے گا مگر

ترک واجب کے لئے قربانی دینی ہوگی، سعی میں صفا و مردہ پر نہ چڑھنا، صفا کی بجائے مردہ سے سعی شروع کرنا، پورے سات پھیرے نہ کرنا، میلین اخضرین کے درمیان نہ دوڑنا مکروہات ہیں۔

سعی: نیک بخت۔

سعیر

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَخَّضَنَا عَلَيْهِ آبَاؤُنَا أُولَٰئِكَ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ السَّعِيرِ
اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جو (کتاب) خدا نے نازل فرمائی ہے اس کی پیروی کرو تو کہتے ہیں کہ ہم اسی کی پیروی کریں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا، بھلا اگرچہ شیطان ان کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو، (تب بھی؟) (۲۱:۳۱)

☆☆☆

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور اورنگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو اس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتا، یا قوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یو پی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۴

اعداد بھی بولتے ہیں

علم الاعداد علم ریاضی ہر عدد اپنی حیثیت رکھتا ہے، اسے لے کر ۹ تک مکمل اعداد ہیں جبکہ ۱۰ اسے پھر اعداد کا دور شروع ہو جاتا ہے۔
وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا۔ اگر شمار کرو اللہ کی نعمتوں کا تو ہر گز شمار نہ کر سکو گے۔ شمار اعداد اور کتنی تو ہے ان کا سردار ۹ ہے جس سے بھی ٹکرائے گا اپنا وزن برقرار رکھے گا اور دوسرا عدد ختم ہو جائے گا۔ اس عدد کو جتنی بھی رقم سے ضرب دو گے اس کا مفرد ۹ رہی ہو جائے گا۔ خاتون جنت معظمہ بی بی حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا ذاتی عدد بھی ۹ ہے۔ فاطمہ کے اعداد ۱۳۵ ہیں۔ مثال: ۹ = ۲ + ۷ = ۲۷ = ۸ + ۵ + ۳ = ۳۵۸۳۸ = ۹ * ۹۳۹۸۲ مفرد عدد ہوا اگر کوئی نقش فاطمہ بنانا چاہے تو مثلث کلیہ ایسی بنے گی ۱۲۳ = ۱۲ - ۱۳۸ - ۱۲۳ = ۱۲۳ - ۱۳۸ - ۱۲۳ = ۱۲۳۔

۹ عدد کا کمال: کائنات کی ہر چیز میں اللہ، محمد علیؐ، نمایاں نظر آئیں جن کی خاطر کائنات کو خلق فرمایا گیا پھر اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے فرمایا انا و علی من نور واحد۔ کلیہ اگر اعداد اور حرف کا شمار لیں تو دنیا کی کوئی شے تحت اثری سے لیکر عرش اولیٰ تک لیں نام اللہ، محمد، علیؐ کے اعداد ہی ظاہر ہوں گے۔ سبحان اللہ اس نام پر جس کے بارے میں حکم خداوندی ہے ”اے ایمان والوں میں اور میرے فرشتے محمد و آل محمد پر درود بھیجتے ہیں تم بھی بھیجا کرو“ عدد ۹ اپنا وجود برقرار رکھ کر اعداد اللہ، محمد، علیؐ کے اعداد نکلتے ہیں۔

مثال: شیعہ عالمی کے جنتری کے حروف کی تعداد

$$۳۱ = ۵ + ۵ + ۳$$

$$۱۲۶ = ۱۳ \times ۹ = ۶۳ \times ۲ = ۹ \times ۱۴$$

$$۶۳ + ۳ = ۶۶$$

$$۶۳ + ۲۹ = ۹۲$$

$$۶۳ + ۳۷ = ۱۰۰$$

قارئین کرام! دو مشہور ہستیاں جو غیر مسلم ہی سہی لیکن انہوں نے بھی مدحت محمدؐ فرمائی ہے۔

نمبر ۱۔ ہستی کبیر داس جو کہ ہندوستان میں ہندی کا بے پایاں شاعر اور ہندو تھا جس کا کلام نصیحت آمیز اور سبق آموز ہوتا تھا۔ جس

نے فارمولہ کو بذریعہ رباعی نام محمدؐ کا استخراج کیا۔ رباعی

نام لو دستو کا چوگن کر لو اور دیو دو ملائے
دو ملاپو مہکن کیو اور ۲۰ بھاگ لگائے
بچے کو اب نو گنا کر لو اور دیو دو ملائے
کہت کبیر نام محمدؐ ہر سوماں پائے
کلیہ اعداد امامیہ جنتری: ۷۶۰

$$۱۰ \dots ۷۶ = ۱۵۲۱۰ / ۲۰ = ۳۰۴۲ \times ۵ = ۳۰۴۲ + ۲ = ۳۰۴۴$$

$$۱۰ \times ۹ + ۲ = ۹۲$$

نمبر ۲ ہستی: بابا گرو نانک کے متعلق کہتے کہ میت پر جھکڑا ہوا کہ یہ مسلمان تھے اور اور سکھ ہندو کہتے تھے کہ ہمارے تھے جھکڑے نے طول پکڑا تو کسی نے اوپر سے چادر کھینچی تو نیچے سے کچھ پھول برآمد ہوئے نصف مسلمانوں نے لے کر دفن کر دیئے اور نصف سکھوں نے سادگی بنادی۔ گرو نانک کہتے ہیں کہ سب سے بڑا انسان وہ ہوگا جو کہ منہ سے نکلے کسی بھی لفظ کے اعداد نکال کر شعر کے فارمولہ پر لے آئے تو نفاذ محمدؐ کے اعداد برآمد ہوں گے۔ شعر:

نام لو جس اچھر کا کر لو چوگن سارر دو ملاپ گنا بیسوں دواڑا
جو بچے سونو گن کر دو اور لوملا نانک تن بدن سے محمد کوٹا
اعداد نظامی جنتری: ۱۶۶۳

$$۱۶۶۳ = ۳۳۲۹۰ / ۲۰ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۶۶۵۸ \times ۵ = ۶۶۵۸ + ۲ = ۶۶۶۰$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

$$۱۶۶۳ = ۱۶۶۳$$

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

عجیب قسم کے لباس ہیں جن کو انسان زیب تن کرتا ہے اور ان سب انواع و اقسام میں انسانی عقل و فہم کا فرما ہے اور ان سے قدرت الہی جھلکتی ہے۔ آخر میں اس حقیقت پر ذرا غور کیجئے کہ گو دنیا ان سب مذکورہ نفع بخش اشیاء سے بھری ہے لیکن سب چیزیں سب کے ہاتھ برابر نہیں لگتیں، غنی اور امیر بہت کچھ لے اڑتے ہیں اور فقیر و مسکین ان کو ترستے ہیں اور اسی اختلاف سے دنیا بسی ہوئی ہے، ہر ایک اپنی دھن میں لگا ہے اور بیشتر مضر باتوں سے بچا ہوا ہے، بالکل جس طرح بچہ کہ جب تک کام میں ہے، ہزاروں آفتوں سے محفوظ ہے۔ اگر فارغ ہے تو فراغت اس کے لئے وبال جان ہے۔

ہماری اس طویل بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم دنیا کی تمام اشیاء کے منافع و مفاد گنا اور سمجھنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں خود خالق عالم ہی جانے کہ اس نے اپنی پیدا کردہ ہر چیز میں کیا کیا حکمت بھری ہے اور کن مصالح اور حکم پر یہ عالم برقرار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو سارے عالم پر شرف بخشا اور پوری دنیا پر اس کو بزرگی عطا فرمائی، چنانچہ خود فرمایا۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا
تَفْضِيلًا

”یعنی البتہ ہم نے عزت دی بنی آدم کو اور سوار کیا ان کو خشکی اور تری میں اور پاکیزہ رزق دیا ہم نے ان کو اور بزرگی بخشی ہم نے ان کو اپنی بہت سی مخلوق پر۔“

یہ شرف و بزرگی انسان کو عقل کے طفیل ملی، اسی کی بدولت وہ بہائم سے ممتاز ہوا اور ملائکہ سے جابجا، مخلوقات عالم کو دیکھ کر اس نے خالق عالم کا پتہ لگایا خود اپنی ذات پر نظر ڈال کر ذات خداوندی کا سراغ لگایا۔

بس صرف انگوں کی لمبی لمبی امیدیں آنے والی نسلوں کے لئے آبادی کا ذریعہ بنیں اور جیسے ہی ان نووارد نسلوں نے دنیا میں قدم رکھا، نفعوں کا دروازہ ان کے سامنے کھل گیا۔ اسی طرح موجودہ نسل آنے والی نسل کے لئے آبادی کی راہ کھل جائے گی اور امیدوں کے پل بندھ جائے گی، بس قیامت تک یہی ہوتا رہے گا یا مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسان سے اس کی موت کا علم چھین لیا اور اس کی عمر کی مدت اس کو نہیں بتائی، اس میں بھی زبردست مصلحت و حکمت ہے۔ اگر انسان کی عمر چھوٹی ہوتی تو اس کی زندگی بدمرہ ہو جاتی، دنیا کی چہل پہل سے ہرگز حظ نہ اٹھاتا، نہ زمین کی آبادی میں وہ دل لگاتا یا اگر عمر دراز ہوتی تو انسان خواہش میں لگ پڑتا، جائز حدود سے آگے قدم بڑھاتا، ہلاک کن عادات میں پڑا رہتا، واعظین اس کو بیدار کرنے اور برائی سے باز رکھنے سے عاجز اور تھک رہتے۔

لہذا عمر کی مدت کو انسان سے اس حکمت کی بنا پر چھپایا کہ موت کا خوف اس پر ہر وقت مسلط رہے اور موت سے پہلے نیک اعمال کر گزرے نیز کھانے پینے کی بھانت بھانت کی چیزوں پر نظر عبرت ڈالنے جن سے انسان طرح طرح کے نفع لیتا ہے، لطف و لذت اٹھاتا ہے، کھانے جد جدا مزدوں کے ہیں، پھل الگ الگ رنگ و صورت کے ہیں، کیسی کیسی سواریاں ہیں، کیسے کیسے پرندے ہیں؟ کہ انسان کے کان اُن سریلی آوازوں پر فریفتہ ہیں، طرح طرح کے ہیرے جواہرات ہیں جن سے بہت سی غرضیں پوری ہوتی ہیں اور بڑے بڑے کام نکلتے ہیں، قسم قسم کی جڑی بوٹیاں ہیں جو دواؤں میں کام آتی ہیں، مختلف انواع کے جانور ہیں جن کے گوشت کو انسان کھاتا ہے، بہت سے جانور کھیتی باڑی یا وزن اور بوجھ اٹھانے کے لئے ہیں جو ان ہی کاموں میں آتے ہیں، کیا کیا قسم کے پھول ہیں جن کی خوشبو سے انسان اپنے مشام کو معطر کرتا ہے۔ عجیب

جیسا کہ فرمایا: **وَلِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ**۔
یعنی خود اپنے نفسوں میں کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔

(سورہ ذاریات آیت: ۲۱)

عقل سے انسان اپنی ذات میں حکمت باری کو سمجھا مگر حیرت ہے کہ خود عقل کو نہ سمجھ سکا کہ وہ کیا ہے، یہ حقیقت بھی ذات خداوندی کے وجود پر زبردست دلیل ہے کہ انسان عقل کے وجود پر یقین رکھتا ہے لیکن اس کے وصف سے عاجز ہے۔ اس سے کام سب کچھ لینا ہے لیکن اس کی پوری کیفیت سے قطعی جاہل ہے، کاموں میں تدبیریں اسی عقل سے نکالتا ہے۔ طرح طرح کے علم سیکھتا ہے، معرفت حاصل کرتا ہے، حکمت کے راز حل کرتا ہے، نفع و نقصان میں فرق کرتا ہے، یہ سب کچھ اسی عقل کے طفیل ہے، لیکن بایں ہمہ اس کی آنکھ عقل کو نہیں دیکھتی، کان اس کو نہیں سنتے، ہاتھ اس کو نہیں چھوتے، ناک اس کو نہیں سونگھتی، زبان اس کے مزے کو نہیں چکھتی، پھر سارے بدن پر اس کے حکم کا ڈنکا بجتا ہے، بدن کے ہر عضو کی گردن اس کے فرمان کے سامنے جھکتی ہے، غیبوں کا یہ پتہ لگاتی ہے، وہ ہموں سے یہ کام لیتی ہے، آنکھ جہاں تھک رہتی ہے وہاں یہ اپنی طاقت کا گھوڑا دوڑاتی ہے، آسمانوں کی پنہائیوں میں چھپی اشیاء تک یہ اپنی رسائی پیدا کرتی ہے، زمین کے طبقوں کی تاریکیوں میں علم کی روشنی پہنچاتی ہے اور ہر چیز کو آنکھ سے واضح تر دکھاتی ہے، لہذا حکمت فہمی کا یہ مرکز ہے علم دانی کا یہی آلہ ہے، جوں جوں علم بڑھتا ہے یہ آگے ہی آگے ترقی کرتی ہے، یہ اگر اعضاء کو حرکت کا حکم دیتی ہے تو یہ اس کی تعمیل میں اس قدر تیزی برتتے ہیں کہ تمیز مشکل ہوتی ہے کہ حکم پہلے صادر ہوا یا تعمیل پہلے ہوئی اگرچہ حکم پہلے ہی ہوتا ہے۔

انسان اپنے نفس سے سب کچھ کام لیتا ہے لیکن اگر چاہے کہ نفس کی حقیقت کو حل کر لے تو اس سے وہ عاجز ہے، بس اس کے علم نے اس کو اس قدر باور کرایا ہے کہ اس کا نفس ہے لیکن وہ کیا ہے کیسا ہے، یہ وہ کچھ نہیں جانتا۔ گو وہ ہوشیار ہے، عالم ہے، باریک تدبیریں نکالتا ہے، صنائع کے نکتے حل کرتا ہے، مشکل مشکل کام چلاتا ہے، نتائج امور کا پہلے ہی پتہ لگا لیتا ہے، مگر نفس کی حقیقت کی گتھی اس سے حل نہیں ہوتی، معلوم ہوا کہ انسان مختلف صفتوں کا حامل ہے۔

ایک طرف تدبیر و تحقیق کا مالک ہے، تمیز و تفریق کا مختار ہے تو

دوسری طرف وہ عاجز و قاصر بھی ہے، کمزوری اور ضعف کا مظہر بھی ہے، نظر بڑی گہری رکھتا ہے، باریک بینی میں خوب طاقتور ہے لیکن کمزوری کا بھی پتلا ہے، ضعف کا مجسمہ ہے، چیز کو یاد کرنا چاہتا ہے تو بھول جاتا ہے چیز کو بھلاتا ہے تو یاد کر لیتا ہے، خوشی کی فکر کرتا ہے تو غم میں الجھ پڑتا ہے، غافل ہونا چاہتا ہے تو بیداری اس پر آتی ہے، بیداری کی کوشش کرتا ہے تو بھول اس پر چھا جاتی ہے اور غفلت طاری ہو جاتی ہے۔

اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ انسان کسی طاقت بالا کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اور اس کے اختیار کی باگ خود اس کے ہاتھ میں نہیں کی اور کے ہاتھ میں ہے، مثلاً آواز کے بارے میں انسان کیا جانے کہ کہاں سے اور کیسے نکلتی ہے اس کے کلام کے حروف آپس میں کیے جڑ جاتے ہیں؟ نظر کیسے اور کیونکر کام کرتی اور چیزوں کو اپنے نور سے دکھاتی ہے، اشخاص کا علم کیسے ہوتا ہے، اس کی قوت کس مقدار کی ہے اس کا ارادہ اور ہمت کس طرح کام کرتے ہیں؟ بس یہ سارے حقائق جل کر ہر عقل مند کو باور کراتے ہیں کہ نظام عالم کا کوئی اور چلانے والا بڑی طاقت والا ہے جس نے ہر شے کو سنگین قانون میں جکڑ رکھا ہے ایک حکمت کی لڑی میں اس کو پرو دیا ہے اور وہ خالق عالم ہے۔

خداوند قدوس نے انسان میں اس کی طبیعت کے موافق خواہش وجود بخشا ہے، اب اگر اس نے عقل کی روشنی میں خواہش کے قلعے پورے کئے تو دنیا میں بھی سلامتی کا درجہ اس کو ملے گا اور آخرت میں بزرگی کا درجہ یہ پائے گا۔ اگر انسان نے خواہش کو اپنے نفس کے بند کر دیا اور اپنے اختیار کو خواہش کے ہاتھوں بیچ دیا تو وہ معرفت سے دھو بیٹھے گا اور آخرت میں عذاب کا نشانہ جدا ہوگا، انسان اسی خواہش کو انجام دینے میں بھی آلہ اور ذریعہ بناتا ہے اور اس کا ذہن جس شے جس قدر اندازہ لگاتا ہے اور جو نقشہ قائم کرتا ہے اس کو اسی خواہش کی ماتحت عمل میں لاتا ہے، فکر کی بات کو عملی جامہ پہناتا ہے، ان شرعی اخلاق کی شناخت بھی اسی کے ذریعے کرتا ہے جو ہر زمانہ میں ہر قوم میں ہوتے ہیں، عقل مند لوگ جس امر کو نتیجہ کی رو سے برایا اچھا جانتے ہیں بھی اسی کے واسطے سے ہوتا ہے۔

لہذا غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کیا شرف بخشا کہ اس کے دل کو مختلف معرفتوں کا مرکز بنایا، ظاہر ہے برتن کی شرافت اسی چیز

طلسماتی صابن

ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیرتناک پیش کش

رڈ سحر، رڈ آسیب، رڈ نشہ، رڈ بندش و کاروبار اور رڈ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ ترڈ اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف - 30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے ڈسٹری بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محله ابوالعالی، دیوبند پن 247554

ممبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگریتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03

2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD

JOGESHWRI (W) MUMBAI 102

PHON N0. 09773406417

ہوتی ہے جو اس کے اندر ہے تو دل کی شرافت اس پاک معرفت سے ہے جو اس میں جاگزیں ہے۔ پھر انسان کے سامنے ایک دوسرا عالم بھی تھا جس کے حالات اس کی عقل سے اوچھل تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے عقل کی روشنی کو وحی کی روشنی سے مکمل فرمایا اور حضرات انبیاء علیہم السلام کو دنیا میں بھیجا، ان بزرگوں نے نیکوکاروں کو اچھے اجر کی خوش خبری سنائی اور بدکاروں کو سزا سے ڈرایا۔ قدرت نے ان کو وحی قبول کرنے اور برداشت کرنے کا مادہ بخشایوں گویا وحی کا نور عقل کے نور کے لئے ایسا ثابت ہوا جس طرح سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کے لئے ان مقدس ہستیوں نے لوگوں کی دنیوی امور میں بھی رہنمائی فرمائی اور اخروی معاملات میں بھی مصلحتوں کے راستے ان کے سامنے واضح کئے۔ دنیاوی امور میں گو عقل ایک حد تک رہنمائی کر سکتی تھی لیکن تکمیلی درجہ تک نہیں پہنچا سکتی تھی اور آخرت کے حالات سمجھنے سے تو وہ قطعی عاجز و قاصر تھی، لہذا ان حالات کا علم محض حضرات انبیاء علیہم السلام کے واسطے سے ہوا جن کو اللہ تعالیٰ نے ان کی صداقت پر پختہ دلیلیں لے کر بھیجا اور مخلوق کے دل میں یقین پیدا کرایا کہ واقعی یہ بزرگ سچے ہیں اور سچا ہی پیغام جناب باری کی جانب سے لائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا انسان پر زبردست احسان ہے کہ اس نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو خصوصی اور ممتاز فضیلت بخشی اور عقل کی تکمیل وحی سے فرمائی اور پھر وحی سے انسان کو ابدی سعادت تک پہنچایا، لیکن جس کے نصیب میں ازل سے ہدایت ہی نہ تھی وہ دنیا کی زندگی پر ایسا فریفتہ ہو گیا کہ نہ عقل اس کو راہ راست پر لگا سکی نہ وحی اس کو سعادت بخش سکی۔ اس بات کے خاتمہ پر ایک حقیقت کا اور انکشاف ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر زبردست احسان فرمایا کہ سوتے میں خواب کے ذریعے یا کسی قدر غفلت میں خواب نما طریقے سے معلومات کے مناسب چند مثالیں اس کو دکھائیں اور ان سے آئندہ واقعات کے بارے میں اس کو خوشخبری دی یا ان سے ڈرایا، یہ اللہ تعالیٰ کا سراسر کرم و احسان ہے، پھر انسان دل و اعضاء سے جس قدر نیکی پر پختہ جما ہوتا ہے اسی قدر خواب کے قدرتی اشارے سچے نکلتے ہیں اور اس کو نصیحت ملتی ہے، کبھی ان اشاروں کی رہنمائی میں کاموں کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور کبھی ان سے قدم پیچھے ہٹا لیتا ہے اور باز رہتا ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اس فضیلت عظمیٰ سے نوازتا ہے۔ ☆☆

فقہی مسائل

خلاف ہے۔

سوال : انسان کے کون کون سے حالات ایسے ہیں کہ کسی دوسرے شخص کا اسے سلام کرنا مکروہ ہے۔ موقع کراہت میں اگر کوئی سلام کہے تو جواب دینا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب : مواقع کراہت سلام درج ذیل ہیں:

(۱) جو شخص جواب دینے سے عاجز ہو اسے سلام کہنا خواہ حیض عا جز ہو جیسے کھانے میں مشغول ہو یا شرعاً عاجز ہو جیسے نماز، اذان، اقامت، ذکر، تلاوت یا علوم دینیہ کی تعلیم و تعلم میں مشغول ہو (۲) قاضی کو مجلس قضاء میں حصمین کا سلام کہنا۔ (۳) نامحرم جوان عورت (۴) برہنہ شخص (۵) پیشاب، پخانہ مشغول شخص (۶) شترنج، ناش وغیرہ مشغول شخص (۷) بیوی کے ساتھ مشغول شخص۔

سوال : خط کے سلام کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟ اگر واجب ہے تو کیا فی الفور واجب ہے یا عند الجواب الکتاب؟ اگر خط کا جواب دینے کا ارادہ نہ ہو یا خط قابل جواب نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب : زبانی یا بذریعہ خط جواب دینا واجب ہے، بہتر ہے کہ فوراً زبان سے جواب دے دیا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے خط کے جواب کا موقع نہ ملے تو واجب فوت ہونے کا گناہ ہوگا، خط کے جواب دینے کا ارادہ نہ ہو یا خط قابل جواب نہ ہو تو فوراً زبان سے جواب دینا واجب ہے۔

سوال : شریعت مطہرہ میں اشعار نعتیہ سرور و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب : محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اشعار نعتیہ پڑھنا اور معجزات و کمالات کا بیان اشعار میں کرنا جائز بلکہ موجب ثواب و خیر و برکت ہے اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ثابت ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے ایسے معجزات و مضامین بیان کئے جائیں جو صحیح روایت سے ثابت ہوں، من گھڑت قصے بیان کرنا جائز نہیں۔

سوال : عورت کے لئے بلا محرم سفر کرنا جائز نہیں، اگر نابالغ محرم کے ساتھ سفر کرے تو جائز ہے یا کہ محرم کا بالغ ہونا ضروری ہے؟

جواب : بارہ سال سے کم عمر کے بچے کے ساتھ سفر بلا اتفاق جائز نہیں، بارہ ل سال کے بعد جواز میں اختلاف ہے، لہذا بارہ سال کا بچہ اگر ہوشیار ہو، جسمانی اور عقلی لحاظ سے بالغ جیسا معلوم ہوتا ہو تو اس کے ساتھ سفر کی گنجائش ہے۔

سوال : میزبان کے گھر کھانے کے بعد دیر تک بیٹھ کر گفتگو کرنا کیا ہے؟

جواب : کھانے کے بعد میزبان کے گھر دیر تک بیٹھے رہنا جائز نہیں، اس سے میزبان کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ مروت کی وجہ سے جانے کے لئے کہنے میں حجاب محسوس کرتا ہے۔

سوال : ناپاک پانی سے اگنے والی سبزی مثلاً پالک، دھنیا وغیرہ کھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب : ناپاک پانی سے اگنے والی سبزی کا کھانا جائز ہے لیکن ناپاک پانی اگر اس پر لگا ہوا ہو اور خشک نہ ہوا ہو تو یہ سبزی ناپاک ہے، اس لئے اسے اچھی طرح دھو کر استعمال کرنا چاہئے۔

سوال : اسٹیل کے برتنوں میں کھانا پینا کیا ہے؟

جواب : لوہے اور اسٹیل کے برتنوں میں کھانا پینا بلا کراہت جائز ہے البتہ فقہائے کرام نے تانبے اور پیتل کے برتنوں میں کھانے کی کراہت تحریر فرمائی ہے۔

سوال : پیالے کا کنارہ اگر ٹوٹ جائے تو اس سے چائے یا پانی وغیرہ پینا کیا ہے؟

جواب : پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ پر منہ لگا کر پینا مکروہ ہے، وجوہ کراہت یہ ہیں۔ (۱) پانی گرنے کا اندیشہ (۲) منہ میں چبھنے کا خطرہ (۳) اس مقام پر میل وغیرہ جما ہوا ہوتا ہے (۴) یہ طبع سلیم کے

زہریلے جانوروں کے کاٹے کا روحانی علاج

بھڑ اور بچھو

بھڑ اور بچھو کے کاٹنے پر صرف تین بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتے جائیں اور مقام ڈنک پر انگلی پھیرے، انشاء اللہ تعالیٰ شفا ہوگی۔
بچھو کے ڈنک پر ایک سانس میں سات بار اِنھُمْ یَکْنِدُوْنَ کَنْدًا وَّ اَکْنِدُ کَنْدًا پڑھ کر دم کریں اور تین بار یہی عمل دہرائیں۔
بچھو اور زنبور (بھڑ) کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک مرتبہ اور درود شریف ایک بار پڑھ کر وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ایک بار پڑھ کر دم کریں۔

شہد کی مکی کے ڈنک کا علاج

شہد کی مکھی کے ڈنک کے لئے درود شریف سات بار پڑھ کر دم کریں اور پھر اس عمل کو تین بار دہرائیں۔

سانپ کا ڈنک

سانپ کا زہر دور کرنے کے لئے یہ آیت اِنھُمْ یَکْنِدُوْنَ کَنْدًا وَّ اَکْنِدُ کَنْدًا پاتھ میں کوئی شاخ کسی پودے یا درخت کی لے کر اس آیت کو پڑھیں اور ڈنک کی جگہ پر اوپر سے نیچے تک جھاڑیں یعنی اوپر کے مقام سے پھرتے آئیں اور نیچے لے جا کر جھٹک دیں۔

سانپ کے ڈنک کے لئے سورہ لقمان پارہ ۳۱ ایک بار آب باراں پر دم کر کے مسلسل چھ روز تک پلائیں۔ سانپ کے ڈسنے پر کلمہ طیبہ ایک سو گیارہ بار پڑھ کر تین یوم تک دم کریں۔

باؤ لے کتے کا کاٹنا

باؤ لے کتے کے کاٹنے پر سورہ طارق (پارہ ۳۰) تین بار پڑھ کر متاثرہ مقام پر دم کریں، کتے کے کاٹے ہوئے پر سورہ الحاقہ (پارہ ۲۹) روزانہ پانی پر دم کر کے سات یوم تک پلائیں اور درج ذیل آیات روٹی

کے ٹکڑے پر لکھ کر کھلائیں اور چالیس یوم تک یہ عمل روزانہ کریں: اِنھُمْ یَکْنِدُوْنَ کَنْدًا وَّ اَکْنِدُ کَنْدًا۔ فَمَهْلِ الْکَافِرِیْنَ اَمْهَلْهُمْ رُوْنَدًا۔

زہریلے کیڑے مکوڑے سے حفظ ما تقدم کی تدابیر سورہ اخلاص ایک سو ایک بار روزانہ پڑھنے والے کو سانپ نہیں کاٹے گا، اگر کاٹ لے گا تو زہر اثر نہیں کرے گا۔

سَلَامٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعَلَمِیْنَ کا ورد اکثر و بیشتر کرنے والا حشرات الارض کے ضرر سے محفوظ رہتا ہے، سالم نمک کی ڈلی بوزن پاؤ نصف پاؤ لے کر وضو کی حالت میں پہلے پانچ بار درود شریف پڑھیں، پھر پوری سورہ فاتحہ مع بسم اللہ اس طرح پڑھیں کہ تسمیہ کا میم الحمد کے ساتھ ملے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لله ارب العلمین یعنی رحیم کا میم اور الحمد کلام ملا کر پڑھتا رہے۔ اکتالیس بار نمک پر دم کریں، پھر چاروں قل پڑھ کر دم کریں (یعنی سورہ کافرون، سورہ اخلاص، سورہ فلق، سورہ ناس) خیال رہے کہ دم کرتے وقت تھوڑا تھوڑا تھوک بھی نمک پر پڑے، اس نمک کو محفوظ رکھا جائے، یہ ڈلی سگ گردیدہ اور مار گردیدہ یعنی کتے اور سانپ کے کاٹے ہوئے کو ضرورت پڑنے پر ایک طرف سے چٹائیں اور دوسری طرف سے زخم پر ملتے رہیں۔ بفضلہ تعالیٰ مریض کو شفا نصیب ہوگی۔

سانپ یا بچھو کاٹ لے

آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِیْمٍ۔ سَلَامٌ عَلٰی نُوحٍ فِی الْعَلَمِیْنَ اکتالیس بار نمک پر دم کریں، نمک کو پانی میں گھول کر اس جگہ ملتے رہیں دیر تک اور ساتھ ساتھ سورہ فاتحہ اور معوذتین بھی پڑھتے رہیں۔

دیگر زہریلے جانور کے

اگر زہریلا جانور کاٹے تو جہاں پر کاٹا ہو تو اس کے گرد انگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات بار پڑھے اور دم کرے، انشاء اللہ تعالیٰ درود دور

زہریلے سانپ کا علاج

کیا ہی زہریلا سانپ کاٹ لے مریض دوبارہ زندگی حاصل کرے۔ ایک دفعہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاوٍ وَ دَوَاوٍ وَ بِعَدَدِ كُلِّ عَلَةٍ وَ شِفَاوٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ وَ يَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ. وَ شِفَاوٍ لِّمَا بِي الصُّدُورِ وَ هٰذِي وَ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. فِيْهِ شِفَاوٌ لِلنَّاسِ. وَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاوٌ وَ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ. وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ. قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا هٰذِي وَ شِفَاوٌ. بِرُ سُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ اَكْتَالِيْسَ مَرْتَبَةٍ پڑھے، پھر یہ درود شریف ایک بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاوٍ وَ دَوَاوٍ وَ بِعَدَدِ كُلِّ عَلَةٍ وَ شِفَاوٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔

اور سیر دو سیر پانی پر دم کر کے اور اپنے علاوہ سات نمازیوں سے پھونک دلائے اور اس پانی میں سے کچھ پانی عمل کرنے والا پئے اور ایک ایک گھونٹ پانی وہ ساتوں نمازی آدمی پئیں۔ ان سب کا جھوٹا پانی سانپ کے کاٹے ہوئے مریض کو پلائے، زہر کا اثر دور ہو جائے گا۔

جانور کی شرارت سے حفاظت

اگر سوالی کا کوئی جانور گھوڑا یا اونٹ سواری کے وقت شوخی، شرارت کرے یا سوار نہ ہونے دے تو اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر اس جانور کے کان میں پھونک مار دے، انشاء اللہ تعالیٰ وہ جانور شرارت سے رک جائے گا اور اس کی شرارت بند ہو جائے گی، وہ آیت یہ ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ دِيْنََ اللّٰهِ یَنْفَعُوْنَ وَلَهُ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوَاعًا وَ کَرَهَا وَ اِلَیْهِ یَرْجَعُوْنَ۔

چیونٹی، چیونٹے دفع کرنے کا عمل

چیونٹی چیونٹے دفع کرنے کے لئے آیات ہاضوکا غز پر لکھ کر چیونٹی چیونٹے کے بل پر رکھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ چیونٹی چیونٹے بل میں چل جائیں گے، وہ آیت یہ ہے: یٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ لَا یَحْطَمَنَّکُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ۔

ہو جائے گا۔ وہ آیت ہے: وَ اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَارِیْنَ۔

دافع زہر سانپ، بچھو وغیرہ

سات مرتبہ پڑھ کر قند سیاہ (گڑ یا شکر) اور گزیدہ (کاٹے ہوئے) کو کھلائے یا شربت بنا کر پلائیں، بفضلہ تعالیٰ جلد صحت حاصل ہوگی: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الصُّبْحَةِ مِنْ شَرِّ عَقْرَبٍ وَ حَيَّةٍ. اِنَّهُمْ یَکِیْدُوْنَ کِیْدًا وَ اَکِیْدُ کِیْدًا. فَمَهْلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمَہْلُہُمْ رُوْیْدًا۔

بچھو کے کاٹے سے نجات

جس شخص کو بچھو نے ڈنک مار لیا ہو اگر وہ فوراً یہ دعا پڑھ لے تو زہر اثر نہیں کرے گا: تُؤَدِیْ اَنْ بُورِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ مُبْحَنَ اللّٰهُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (سورہ نمل: ۸)

کتے کے کاٹنے سے حفاظت

اگر کسی کے اوپر کتا حملہ کرے تو گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہے گا: وَ کَلْبُہُمْ بِاَسْطٍ ذِیْ رَاغِیْہِ بِالْوَصِیْدِ۔

سانپ کے کاٹے کا اثر زائل کرنا

جس شخص کو سانپ کے کاٹ لیا ہو اگر وہ فوراً یہ دعا پڑھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ سانپ کا زہر اثر نہیں کرے گا: تُؤَدِیْ اَنْ بُورِكَ مَنْ فِی النَّارِ وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ مُبْحَنَ اللّٰهُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. (سورہ نمل: ۸)

شیر یا کتے کا حملہ

اگر راستہ میں شیر یا کتا حملہ کرے یا شور مچا دے تو فوراً اس آیت کریمہ کو پڑھے: وَ کَلْبُہُمْ بِاَسْطٍ ذِیْ رَاغِیْہِ بِالْوَصِیْدِ۔

باؤلے کتے کا کاٹنا

اگر کسی کو خدا نخواستہ دیوانہ کتا کاٹ لے تو ہا وضور وئی کے چالیس ٹکڑوں پر یہ آیت لکھے اور مریض کو چالیس دن تک ایک ٹکڑا کھلائیں، انشاء اللہ مریض جنون اور ہڑک اور کتے کی طرح بھونکنے سے محفوظ رہے گا۔ آیت یہ ہے: اِنَّہُمْ یَکِیْدُوْنَ کِیْدًا وَ اَکِیْدُ کِیْدًا. فَمَهْلِ الْکٰفِرِیْنَ اَمَہْلُہُمْ رُوْیْدًا۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: اورنگ آباد

نام: نسرین بانو، ماسٹر شجاع الدین

تاریخ پیدائش: ۱۵ جون ۱۹۸۵ء

قابلیت: ایل ایل بی

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے تین حروف نقطے والے ہیں اور باقی ۱۰ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵ حروف آتش، ۶ حروف خاکی اور ۲ حروف بادی ہیں۔ آپ کے نام میں کوئی حرف آبی نہیں ہے، یہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ ہے، آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۳۸ مرکب عدد ۱۶ اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔

۷ کا عدد روحانیت سے منسوب مانا گیا ہے۔ ۷ عدد کے حامل کو سیر و تفریح کا بہت شوق ہوتا ہے اور اکثر طویل سفر کے مواقعات اسے میسر آتے ہیں۔ ۷ عدد کا حامل ادب، آرٹ، علم کلام، فلسفہ اور شعر و شاعری میں کافی مہارت رکھتا ہے۔ اس عدد کا حامل اگر تصنیف و تالیف میں دلچسپی لے تو جلد ہی صف اول کا فنکار بن جاتا ہے اور ان لوگوں کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے جو برہا برس سے اس لائن میں قسمت آزمائی کر رہے ہوں، اس عدد کے حامل میں ایک کمی یہ ہوتی ہے کہ شریفوں کو رذیل اور کمینوں کو عزت دار گردانتا ہے، اس کی قوت فیصلہ اکثر و بیشتر غلط ہوتی ہے، یہ خود کو معزز، صاحب فہم اور صاحب اثر و رسوخ سمجھتا ہے، چونکہ حد سے زیادہ حساس ہوتا ہے اس لئے بہت جلدی لوگوں سے بدگمان ہو جاتا ہے۔

۷ عدد والے شخص کا مزاج سیمابی ہوتا ہے اس کی کیفیت دم میں تولد اور دم میں ماشہ جیسی ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے، اس کو مخفی علوم سے بھی زبردست دلچسپی ہوتی ہے لیکن لوگ عام طور پر خوش قسمت نہیں ہوتے، ان کی زندگی مسائل اور مصائب سے گھری رہتی

ہے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے ان کی شادیاں بڑے گھرانوں میں ہوتی ہیں اور یہ خواتین اپنی سسرال میں عیش و عشرت کی زندگی گزارتی ہیں۔ سات عدد کے لوگ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل کم کرتے ہیں، یہ لوگ اکثر تساہل اور تغافل کا شکار رہتے ہیں، ان میں ایک خوبی زبردست ہوتی ہے، یہ لوگ ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں، یہ لوگ بہت کم آمدنی میں گزارہ کر لیتے ہیں، لیکن کبھی کبھی ان کی حرص و ہوس انہیں بربادی کے آخری کنارے تک لے جا کر چھوڑ دیتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، تنہا رہ کر بھی حقائق کی جستجو کرنا ان کی عادت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں کو دوسروں سے توقعات وابستہ رہتی ہیں، ان میں وفاداری کا جذبہ بھی ہوتا ہے لیکن یہ لوگ معمولی معمولی باتوں سے متاثر ہو جاتے ہیں اور خواہی نہ خواہی اپنی روش بدل لیتے ہیں، حالانکہ روش بدلنے کی وجہ سے انہیں کافی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ علم کے دوست ہوتے ہیں، کتابیں انہیں عزیز ہوتی ہیں، مطالعہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات عموماً صاف ستھرے ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آتے ہیں، یہ اپنی زندگی میں بار بار اُتار چڑھاؤ دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان کی خوشیاں زیادہ تر بہت کم مدت کے لئے ہوتی ہیں۔

۷ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دار و مدار زیادہ تر دوستوں پر منحصر ہوتا ہے اگر حسن اتفاق سے اچھے مل جاتے ہیں تو ان کو راحتیں میسر رہتی ہیں اور اگر سوء اتفاق سے یار دوست غلط ہوتے ہیں تو ان کی زندگی طوفانوں میں ہچکولے کھاتی ہی رہتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے بلکہ ان میں سوچ و فکر کا مادہ ہوتا ہے اور اس مادے کی بنا پر یہ لوگ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل دیتے ہیں اور مکھی پر مکھی مارنے کی غلطی نہیں کرتے۔ ۷ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ اٹل

ن کہ ان کا قرب آپ کے لئے باعث اذیت بنے گا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ عدد غداری، بے وفائی، ناگہانی مصیبت، حادثوں اور ایکسڈینٹ کا عدد ہے۔ اس عدد کے لوگ ہمیشہ الجھنوں کا شکار رہتے ہیں، ذہنی تناؤ اور دماغی الجھنوں میں مبتلا رہتے ہیں، کشمکش، تذبذب اور تردد ان کی زندگی کا ایک حصہ بن کر رہ جاتے ہیں، جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۶ ہوتا ہو وہ اگر کسی جھیل، دریا یا کسی نہر کے قریب رہائش اختیار کریں تو ان کے حق میں سود مند ہوگا، آپ کو الکحل سے بنے ہوئے تمام مشروبات سے پرہیز کرنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات آپ کے لئے اور آپ کی صحت کے لئے مضر ثابت ہوں گے۔ آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کو بدھ کے دن شروع کریں، بدھ کے علاوہ جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، پیر کے دن اپنے کسی اہم کام کو شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، پیر کا دن آپ کے لئے موافق نہیں ہے۔ ہیرا، پکھراج، یاقوت اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگلی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں انشاء اللہ راحت محسوس کریں گے اور خوش حالی بھی آئے گی۔

جنوری، فروری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر آپ کو کوئی معمولی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کا علاج کرانے میں غفلت نہ برتیں، آپ عمر کے کسی بھی دور میں دردِ کمر، دردِ دماغ، پیچھے پٹوں کے امراض، پٹھوں کے درد، جوڑوں کے درد، ہڈیوں کی کالیف اور اعصابی تناؤ کا شکار ہو سکتے ہیں، آپ کو پھلوں کا جوس ہمیشہ فائدہ پہنچائے گا، وقتاً فوقتاً اگر آپ جوس استعمال کرتے رہیں تو آپ کی صحت پر اس کے اچھے اثرات مرتب ہوں گے اور انشاء اللہ آپ کی تندرستی برقرار رہے گی۔

آپ کے نام میں ۱۰ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں جن کے مجموعی اعداد ۳۹ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶

ہوتی ہے لیکن اپنی غفلت شعاری کی وجہ سے یہ لوگ اکثر اپنی محنت کو رائیگاں کر دیتے ہیں اور خود کو احباب و اقارب کا نشانہ بھی بناتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۷ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے اندر صبر و ضبط کا مادہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں، آپ کو محفلوں سے اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، جو مجلس علمی قسم کی ہوتی ہیں اور جن پر سنجیدگی کی چھاپ ہوتی ہے، آپ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں اور ان ہی مجلسوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہ بات طے ہے کہ آپ عمر بھر طرح طرح کے اختلافات اور رنج دینے والی مخالفتوں کا سامنا کرتے رہیں گے، لیکن بذات خود آپ عافیت پسند ہیں اور اختلافات سے آپ دور رہنا چاہتے ہیں، آپ کے اندر خوبیوں کی کمی نہیں ہے لیکن آپ کی پست ہمتی اور آپ کی احساس کمتری آپ کو بے شمار خوبیوں کا گلا گھونٹ کر رکھ دیتی ہے، دوسروں پر تنقید کرنا آپ کی فطرت ہے، آپ کے مزاج میں ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی اور دوسروں پر تنقید کی عادت آپ کے لئے نئے نئے مسائل پیدا کرتی ہے اور آپ اچھے اور مخلص احباب سے دور ہو جاتے ہیں، اگر آپ ان باتوں سے اجتناب کریں تو آپ کے لئے مفید ہوگا اور آپ کا حلقہ احباب متاثر نہیں ہوگا۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۳ ہے اور تین عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو اس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون اور راحت کا باعث بنیں گی، آپ کی دوستی اور تعلقات ان لوگوں سے خوب جمیں گے جن کا عدد ۲ یا ۶ ہو، ۵، ۸ والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ لوگ حالات کے ساتھ آپ سے تعلق نبھائیں گے، ان لوگوں سے آپ کو ناقابل نقصان پہنچے گا اور نہ خاطر خواہ فائدہ۔

ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کی چیزوں سے اور شخصیات سے اگر آپ خود کو بچائیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، کیو

بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۴۶۳ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۸	۱۲۲	۱۱۸	۱۱۵
۱۱۹	۱۱۳	۱۰۹	۱۲۱
۱۱۳	۱۱۶	۱۲۳	۱۱۰
۱۲۳	۱۱۱	۱۱۲	۱۱۷

آپ کے مبارک حروف ک اور ق ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گی۔ آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ اور استحکام نہیں ہے، آپ صبح کو کچھ ہوتے ہیں اور شام کو کچھ، آپ پیٹ کے بہت کچے ہیں، آپ لوگوں کی باتوں میں جلد آ جاتے ہیں اور آسانی سے اپنی ڈگر سے ادھر ادھر ہو جاتے ہیں، یک طرفہ کوئی بات سن کر اس کا یقین کر لینا کسی بھی صاحب ایمان کے لئے مناسب نہیں ہے۔ حدیث میں یہ تک فرمایا گیا ہے کہ کسی کے بارے میں کسی سے کچھ بھی سن کر ان کا یقین کر لینا اس بات کی علامت ہے کہ سننے والا خود بھی جھوٹا ہے، کاش مسلمان سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس للکار کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں اور یک طرفہ باتیں سن کر کسی سے بدگمان ہونے کی غلطی نہ کریں، آپ لوگوں کے رازوں کی تو کیا حفاظت کریں گے آپ سے تو اپنے راز کی بھی حفاظت نہیں ہو پاتی، آپ بار بار اپنے رازوں کو طشت ازہام کرتے ہیں اور بار بار نقصانات سے دوچار ہوتے ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون اور سکوت پسندی، ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لینے کی صلاحیت، غور و فکر کرنے کی اہلیت، روحانیت، مخفی علوم پر دسترس وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، ترش روئی، بدگمانی کرنے کا مزاج، تنقید کرنے کی عادت، پیٹ اور کانوں کا کچا پن، عدم استحکام وغیرہ۔

ہر انسان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی، خامیوں سے بالکل ہی کوئی پاک صاف نہیں ہوتا اور ہر برے سے برے انسان میں

بھی کوئی خوبی ضرور ہوتی ہے۔ مجموعی اعتبار سے اچھے لوگ وہ ہوتے ہیں جن میں خامیوں کے مقابلہ میں خوبیاں زیادہ ہوں، آپ کے اندر خوبیاں زیادہ ہیں اور خامیاں خوبیوں کے مقابلے میں کم، لیکن ہم یہ چاہیں گے کہ آپ اپنی خوبیوں میں اور بھی اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں اور اپنی خامیوں کو اور بھی کم سے کم کرنے کی کوششوں کو جاری رکھیں تاکہ آپ کی شخصیت میں اور بھی نکھار پیدا ہو سکے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۶	
۸	۵۵	
		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر بات چیت کرنے کی صلاحیت زبردست ہے، آپ بہت ہی باتونی قسم کے انسان ہیں، آپ کی باتیں لمحے دار قسم کی ہوتی ہیں اور آپ اپنی باتوں سے سامعین کا دل جیت لیتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو اپنے مفادات کے ساتھ دوسروں کے مفادات اور ان کے جذبات کی فکر کرنی چاہئے، آپ کو اپنے مافی الضمیر کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے کبھی کبھی ہچکچاہٹ بھی ہوتی ہے اور اچھی گفتگو کی اہلیت کے باوجود آپ اپنے دل کی بات کھل کر بیان نہیں کر پاتے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہیں جب کہ دوسرے معاملات میں آپ حد سے زیادہ چوکنا رہتے ہیں، کبھی کبھی کی یہ لاپرواہی آپ کو خوشیوں سے محروم رکھتی ہے اور آپ کو نت نئے مسائل سے بھی دوچار کرتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں اور آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا استقلال موجود ہے۔ اگر آپ کسی بھی کام کا بیڑہ اٹھائیں گے تو پھر اس کام کو کسی کے

ذمہ چھوڑ آئیں گے اور اپنے ارادوں سے ٹس سے مس نہیں ہوں گے۔
آپ کے چارٹ میں ۶ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ
آپ پر امن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں، آپ گھر کی زیب و زینت
سے خاص لگاؤ رکھتے ہیں اور اس سلسلہ میں خوب دل کھول کر پیسہ بھی
خرچ کرتے ہیں۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اگرچہ آپ خود اعتباری
کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن اس کے باوجود اپنے کاموں کے لئے
آپ دوسروں کا سہارا تلاش کرتے ہیں اور از خود پیش قدمی کرنے سے
بچکپاتے ہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات کو
پرکھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں، آپ
کے اندر کی بے چینی آپ کو ہر وقت ایک کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے اور آپ
پر امن حالات میں بھی پرسکون نہیں رہ پاتے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کا
شعور و ادراک کافی بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن کبھی کبھی آپ
جلد بازی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں اور اکثر مشتعل بھی ہو جاتے ہیں اور اس
طرح آپ اپنے بنے بنائے کاموں کو بگاڑ بھی دیتے ہیں۔

آپ کے دستخط آپ کی سنجیدگی، پراسراریت اور آپ کی شخصیت کی
گہرائی کو واضح کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کی
نظروں میں معتمد بنے رہنا چاہتے ہیں اور اپنی شخصیت کو چھپائے رکھنے
میں آپ کو ایک طرح کا کیف حاصل ہوتا ہے۔

آپ کا فوٹو بھی آپ کی متانت اور سنجیدگی کا آئینہ دار ہے لیکن یہ فوٹو
آپ کی سادگی اور سادہ لوحی کی بھی غمازی کر رہا ہے۔

ہم نے آپ کی شخصیت کے سبھی پرت کھول کر رکھ دیئے ہیں اور ہم
امید کرتے ہیں کہ اس خاکہ کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی شخصیت کے
خد و خال کو اور بھی پرکشش بنانے کی جدوجہد کریں گے کیوں کہ اس کالم کا
اصل مقصد یہ ہے کہ لوگ پہلے سے بھی زیادہ خوب رو اور اچھے محسوس ہونے
لگیں۔



حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے
زمانہ خلافت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کرتے میں چار پوند لگے
دیکھے اور آپ کے تہبند میں چڑے کا بھی ایک پوند لگا ہوا تھا۔ حضرت
انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قحط سالی کے زمانہ میں جب غلہ غبرہ کی
کمی ہو گئی تو آپ نے جو کی روٹی کھانی شروع کر دی جو آپ، موافق
نہ آئی تھی، آپ نے اپنے شکم پر ہاتھ پھیر کر فرمایا کرتے کہ قسم خدا کی
اس کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا، جب تک خدا مسلمانوں کو ارازی نہ عطا
فرمائے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم کے کسی دوست نے ملنا چھوڑ دیا، پھر
چند روز بعد آپ کی ملاقات کو آیا اور ایک شخص کی غیبت کرنے لگا۔
آپ نے فرمایا: ”بخدا تیرا نہ ملنا ہی بہتر ہے تو نے میرے دوست کی
نسبت میرے دل میں بغض ڈال دیا اور میرے دل کو غافل کر دیا۔“

اس ماہ کی شخصیت

میں حصہ لینے کے لئے یہ چیزیں روانہ کریں

☆ اپنا نام

☆ والدین کا نام

☆ اپنی تاریخ پیدائش

☆ اپنی قابلیت

☆ اپنا تازہ فوٹو

☆ اور اپنے تین دستخط

فوٹو کی وجہ سے لفافہ روانہ کریں اور لفافہ کے اوپر ہمارا

پتہ لکھنے سے پہلے ”اس ماہ کی شخصیت“ لکھ دیں۔

ہمارا پتہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا

محله ابوالمعالی دیوبند۔ 247554

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

دوسرا اس کے قریب کھڑا تھا اتنے میں ایک خریدار آیا اور پیرہن کو دیکھنے لگا۔ حضرت جنید بغدادی بھی ٹھہر کر اس منظر کو دیکھتے رہے، آخر خریدار نے اس پیرہن کو پسند کر لیا اور فروخت کرنے والے شخص سے کہا۔

”میں یہ عبا خریدنے کو تیار ہوں مگر اس سلسلہ میں ایک گواہی ضروری ہے۔“

”کیسی گواہی؟“ پیرہن فروخت کرنے والے شخص نے کہا جو دراصل دلال تھا اور اس کے قریب وہ شخص موجود تھا جس نے حضرت جنید بغدادی کا لباس چرایا تھا۔

”اس بات کی گواہی کہ یہ مال تمہارا ہے۔“ خریدار نے کہا۔

”میں شہادت دیتا ہوں کہ یہ پیرہن اس کی ملکیت ہے۔“ دلال نے چور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”میں ایک دلال کی گواہی کو نہیں مانتا۔“ خریدار نے کہا اور جانے لگا۔

”سنو میرے عزیز!“ حضرت جنید بغدادی نے تیزی سے آگے بڑھ کر خریدار کو مخاطب کیا۔

خریدار پلٹا اور حضرت جنید بغدادی کو سامنے پا کر مودب کھڑا ہو گیا۔

”میں اس بات سے خوب واقف ہوں کہ یہ مال اسی شخص کا ہے۔“ حضرت جنید بغدادی نے چور کی پردہ پوشی کرتے ہوئے فرمایا۔

”آپ جیسے بزرگ کی گواہی سب گواہوں سے بڑھ کر ہے۔“ خریدار نے کہا اور پیرہن لے کر چلا گیا۔

اس کے جاتے ہی حضرت جنید بغدادی تشریف لے گئے اور چور کو یہ احساس تک نہیں ہوسکا کہ اس کی ملکیت پر گواہی دینے والا کون تھا؟

☆☆☆

حضرت جنید و بغدادی فرمایا کرتے تھے۔ ”میں نے دس برس تک دل کے دروازے پر بیٹھ کر دل کی حفاظت کی، پھر دس برس تک میرا دل میری نگرانی کرتا رہا، اب بیس برس ہو گئے کہ نہ میں دل کی خبر رکھتا ہوں اور

”اللہ نے مجھے اس عارضے سے نجات دیدی۔“ حضرت جنید

بغدادی نے فرمایا۔

”یقیناً آپ نے میری ہدایت پر عمل کیا ہوگا۔“ عیسائی طبیب نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”ہرگز نہیں!“ حضرت جنید بغدادی نے اپنے مخصوص تبسم کے ساتھ فرمایا۔ ”میں نے تمہاری ہدایت کی کھلی ہوئی خلاف ورزی کی تھی مگر یہ سچائے حقیقی کی شان کریمانہ ہے کہ تمہارے نزدیک جو پانی آنکھوں کے لئے انتہائی مضر تھا وہی پانی اکسیر بن گیا۔“

عیسائی طبیب نے دوبارہ حضرت جنید بغدادی کی آنکھوں کا معائنہ کیا اور حیران رہ گیا، مرض کا دھندلا سا نشان تک باقی نہیں تھا، پھر وہ بے ساختہ پکار اٹھا۔

”یہ مخلوق کا نہیں خالق کا علاج ہے۔“ اس کے ساتھ ہی عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادی کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر لیا۔

☆☆☆

حضرت جنید بغدادی کا مشہور قول ہے کہ ”جس کسی نے اپنے نفس پر اچھی نیت کا دروازہ کھولا، اللہ اس پر توفیق کے ستر دروازے کھول دیتا ہے، اسی طرح جس نے اپنے نفس پر بری نیت کا دروازہ کھولا، اس پر ذلت کے ستر دروازے اس طرف سے کھول دیتا ہے جدھر کی اسے خبر بھی نہیں ہوتی۔“

ایک بار ایک چور حضرت جنید بغدادی کے مکان میں داخل ہوا، اسے اندازہ نہیں تھا کہ یہ کسی درویش بے سروسامان کا ٹھکانہ ہے، نتیجتاً اس نے ایک ایک گوشہ چھان مارا مگر وہاں ضرورت کے معمولی سامان کے علاوہ کوئی قابل ذکر چیز موجود نہیں تھی، بس حضرت جنید کا ایک پیرہن تھا، چور اسی کو لے کر فرار ہو گیا۔

دوسرے دن حضرت جنید بغدادی بازار سے گزر رہے تھے کہ آپ کی نظر دو افراد پر پڑی، ایک کے ہاتھ میں حضرت جنید کا پیرہن تھا اور

نہ دل میری خبر رکھتا ہے۔ اس حالت کو تیس سال ہو گئے کہ ہر طرف حق تعالیٰ کو دیکھتا ہوں، اس کے سوا کچھ باقی نہیں، مگر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔“

جب بندے کے عشق اور محویت کا یہ عالم ہو تو پھر اس میں کیا شک کہ ہاتھ ہے اللہ کا بندہ مومن کا ہاتھ۔

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ ”مسجد شونیزہ“ میں تشریف لے گئے وہاں بہت سے درویشوں کا اجتماع تھا اور آیات قرآنی پر بحث ہو رہی تھی، پھر اس دوران مرد مومن کی طاقت کا ذکر چھڑ گیا، تمام درویش اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے رہے، آخر میں ایک درویش نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”مرد مومن کی روحانی طاقت کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا، میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں کہ اگر وہ مسجد کے اس ستون سے کہہ دے کہ آدھا سونے کا ہو جا اور آدھا چاندی کا تو اسی وقت ہو جائے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس درویش کا دعویٰ سن کر مسجد کے ستون کی طرف دیکھا، واقعتاً وہ آدھا سونے کا تھا اور آدھا چاندی کا۔

دراصل یہ حضرت جنید بغدادیؒ کی نظر کیسیا گر کا اثر تھا کہ پھر کی ظاہری ساخت تبدیل ہو گئی، درویش نے تو کسی شخص کے بارے میں محض دعویٰ کیا تھا مگر قدرت نے حضرت جنید بغدادیؒ پر یہ راز ظاہر کر دیا کہ خود ان کی ایک نگاہ ”ستون سنگ“ کی ماہیت کو بدل سکتی ہے۔ علامہ اقبالؒ نے مرد مومن کی اسی شان جلالی کی طرف اشارہ کیا ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

حضرت جنید بغدادیؒ اپنے حلقے میں بیٹھنے والے درویشوں کی بھی بہت عزت کیا کرتے تھے، اگر کوئی شخص ان پر اعتراض کرتا تو آپ درویشوں کے لئے عزت نفس بچانے کے لئے اپنے ساتھیوں کا دفاع کرتے اور دلائل سے ثابت کر دیتے کہ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والے لوگ دنیا داری کی رسموں سے بہت دور ہیں، ایک بار کسی شخص نے آپ کی خانقاہ میں رہنے والے درویشوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا۔

”دیکھا گیا ہے کہ جب آپ کے رفقاء کسی دعوت میں شریک

ہوتے ہیں تو بہت زیادہ کھاتے ہیں۔“

”اس لئے کہ وہ بہت بھوکے رہتے ہیں۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”یہ فطری بات ہے کہ جب کوئی شخص چار چار دن بھوکا رہے گا تو کھانا ملنے پر اپنے اللہ کی نعمتوں کا زیادہ شکر ادا کرے گا۔“

اس شخص نے دوسرا سوال کیا۔ ”ان لوگوں پر شہوانی قوتوں کا غلبہ کیوں نہیں ہوتا؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواباً فرمایا۔ ”بات یہ ہے کہ میرے ساتھی صرف قلم حلال کھاتے ہیں، اس لئے وہ حیوانیت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔“ آخر سوال کرنے والا عاجز آ گیا اور اسے اندازہ ہو گیا کہ حضرت جنید بغدادیؒ کے حلقے میں بیٹھنے والے درویش عام دنیا دار لوگوں کی طرح نہیں ہیں۔

ایک اور موقع پر کسی شخص نے کہا۔ ”قرآن حکیم سن کر آپ کے ساتھیوں پر وجد کی حالت طاری نہیں ہوتی۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواباً فرمایا۔ ”قرآن کریم میں حال لانے والی چیز ہی کوئی ہے؟ وہ حق ہے اور اس ذات برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے جس کے لئے مخلوق کی کوئی صفت شایان نہیں۔“

اعتراض کرنے والے نے کہا۔ ”مگر شعروں پر تو آپ کے ساتھیوں کو بہت حال آتا ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اس لئے کہ یہ خود ان کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں اور محبت کرنے والوں کا کلام ہے۔“

آخر میں اس شخص نے درویشوں کی ظاہری حالت کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔ ”آپ کے ساتھی تو اللہ کے بہت قریب ہیں، پھر انہیں وہ چیزیں کیوں میسر نہیں جو اہل دنیا کے پاس ہیں۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا کہ جو چیزیں عام بندوں کے پاس ہوں وہی چیزیں اس کے خاص بندے بھی رکھتے ہوں۔“

ایک عارف وقت کے جوابات سن کر وہ شخص حیران رہ گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنی بات میں اضافہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ”سامان دنیا سے محرومی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے خاص بندے خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی طرف متوجہ ہو جائیں۔“

درویش نے عرض کیا۔ ”کوفہ میرا وطن ہے، میں آپ کی خدمت میں اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ اپنی حالت زار بیان کروں مگر ہر بار غیرت نے میری زبان کھلنے نہ دی، پھر جب آپ نے خود ہی میری بھوک کی شدت کا اندازہ کر لیا اور مجھے میزبان کے ساتھ جانے کا حکم دیا تو میں دل ہی دل میں بہت خوش ہوا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس شخص نے بڑے اہتمام کے ساتھ میرے سامنے دسترخوان بچھایا، پھر اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر دیتے ہوئے بولا۔

”یہ لقمہ مجھے دس ہزار درہم سے بھی زیادہ عزیز ہے۔“

اس کی زبان سے یہ الفاظ سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ میرا میزبان ایک دنیا دار انسان ہے اور نمود و نمائش کا بہت دلدادہ ہے، یہی وجہ ہے کہ میں کھانا چھوڑ کر چلا آیا۔

درویش کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے میزبان سے فرمایا۔ ”میں نہیں کہتا تھا کہ تم نے کوئی نہ کوئی بے ادبی کی ہوگی۔“ میزبان نے ندامت سے سر جھکا لیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اسے دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”اگر کسی درویش کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہو تو میزبانی کے آداب بھی سیکھو۔“

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اسی درویش کو دوبارہ میزبان کے گھر جانے کے لئے آمادہ کر لیا۔

اس واقعے کے بعد اہل بغداد کو اندازہ ہو گیا کہ حضرت جنیدؒ خود بھی ایک مرغیور ہیں اور آپ کے حلقے میں بیٹھنے والے درویش بھی، اگر کبھی کوئی صاحب ثروت انسان آپ کے کسی ساتھی کی تحقیر کرنے کی کوشش کرتا تو آپ نہایت سختی کے ساتھ اس کی گرفت کرتے اور بغداد کے سرمایہ داروں کو واضح الفاظ میں سمجھا دیتے کہ یہ درویش ناقابل فروخت ہیں۔

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ اپنے مریدوں سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے، ان کی روحانی ضرورتوں کے ساتھ مادی تقاضوں کا بھی اس طرح خیال رکھتے جیسے کوئی بات اپنی اولاد کا نگران ہوتا ہے۔

ابو عمر زجاجیؒ ایک بزرگ تھے جو حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں رہا کرتے تھے۔ ابو عمرؒ کی دیرینہ خواہش تھی کہ وہ حج بیت اللہ کی

ایک دن نماز جمعہ کے بعد ایک شخص حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ ”شیخ! مجھ پر آپ کا بڑا کرم ہوگا اگر اپنے حلقے کے فقراء میں سے کسی ایک درویش کو میرے ہمراہ کر دیں۔“ آخر اس بات سے تمہارا مقصد کیا ہے؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص سے پوچھا۔

”میں آپ کے اس درویش کو کھانا کھلا کر اس کی عارفانہ صحبت سے فیضیاب ہونا چاہتا ہوں۔“ اس شخص نے بڑے پراثر لہجے میں کہا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص کی درخواست سن کر اپنے چاروں طرف نظر کی، آپ کے قریب ہی ایک ایسا شخص موجود تھا جس کے چہرے سے بھوک اور فاقہ کشی کے آثار نمایاں تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس درویش کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”آپ ان صاحب کے گھر چلے جائیے اور انہیں اپنی صحبت سے فیضیاب کیجئے۔“ وہ درویش خاموشی سے اٹھا اور میزبان کے ساتھ چلا گیا، جس شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے درخواست کی تھی، بغداد میں اس کے ذہد و تقویٰ کا بہت چرچا تھا۔

وہ درویش تھوڑی دیر میں واپس آ گیا اور خاموشی کے ساتھ خانقاہ کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا، اس کے پیچھے پیچھے میزبان بھی آیا اور حضرت جنید بغدادیؒ سے عرض کرنے لگا۔

”شیخ! آپ نے جس درویش کو میرے ساتھ بھیجا تھا، اس نے صرف ایک لقمہ کھایا اور کچھ کہے بغیر واپس چلا آیا۔“

”یقیناً تم نے کوئی ناگوار بات اپنی زبان سے ادا کی ہوگی ورنہ وہ درویش ایسا نہیں ہے کہ اپنے میزبان کی دل شکنی کرے۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

”شیخ! میں نے تو ایسی کوئی بات نہیں کی جو اس درویش سے مزاج پر گراں گزرے۔“

میزبان نے عرض کیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے چاروں طرف نظر کی، وہ درویش خانقاہ کے ایک گوشے میں چپ چاپ بیٹھا تھا، آپ نے اسے اپنے قریب بلایا اور کچھ کھائے پیئے بغیر واپس آنے کا سبب پوچھا۔

”شیخ! میں ایک فاقہ کش اور مفلوک الحال انسان ہوں۔“ اس

سعدت سے شرف یاب ہوں مگر ان کے مالی وسائل اس سفر کی اجازت نہیں دیتے تھے، آخر ایک سال حج کا زمانہ آیا تو ابو عمر زجاجی نے مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ ہر حال میں مکہ معظمہ روانہ ہو جائیں گے، پھر جب حجاج کا قافلہ چلنے کے لئے تیار ہوا تو ابو عمر زجاجی حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اجازت طلب کی۔

”ابو عمر! اللہ تمہیں بامراد کرے۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے خدمت گار کو دعائیں دیں اور اس کے ساتھ ہی اپنے پیر ہن مبارک کی جیب سے ایک درہم نکال کر دیا۔ ”اسے اپنے پاس رکھ لو، سفر میں تمہارے کام آئے گا۔“

ابو عمر زجاجیؒ نے پیر و مرشد کا عطا کردہ درہم سنبھال کر رکھ لیا اور سفر حج پر روانہ ہو گئے۔

یہ بظاہر ایک درہم تھا جو اتنے طویل سفر میں کوئی اہمیت نہیں رکھتا مگر جاننے والے جانتے تھے کہ یہ ایک سکہ بڑے بڑے خزانوں پر بھاری تھا، اس درہم کو حضرت جنید بغدادیؒ نے محنت و مزدوری کر کے حاصل کیا تھا۔

ابو عمر زجاجیؒ فرماتے تھے۔ ”اس سے پہلے بھی میں نے چھوٹے بڑے سفر اختیار کئے تھے مگر مکہ معظمہ کے سفر کی کیفیت ہی جدا گانہ تھی، جہاں جاتا تھا لوگ مہمان خصوصی کا درجہ دیتے تھے اور مجھے اپنے سر پر بٹھاتے تھے، بڑی عقیدت کے ساتھ نذریں اور تحائف دیتے تھے اور اس قدر خاطر مدارات کرتے تھے کہ میں حیران رہ جاتا تھا۔ الغرض میں حج کر کے واپس آ گیا اور حضرت شیخؒ کا عطا کردہ درہم میرے پاس موجود رہا کیوں کہ اس کے خرچ کی نوبت ہی نہیں آئی، پھر جب میں پیر و مرشد کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”ابو عمر! تمہیں حج مبارک ہو، لاؤ! میرا درہم مجھے واپس کر دو۔“ ابو عمر زجاجیؒ اس درہم کی برکات پر پہلے ہی حیران ہو رہے تھے، پیر و مرشد کی یہ قوت کشف دیکھی تو ان کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

☆☆☆

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ وعظ فرما رہے تھے۔ ”انسان کے لئے تنہائی زہر ہے، اسے چاہئے کہ وہ خلوت (تنہائی) کے بجائے جلوت (محفل) میں رہے۔“

ایک مرید نے آپ کا یہ قول مبارک سنا مگر اس کی حقیقت کو تسلیم نہیں کی، دل ہی دل میں کہنے لگا کہ پیر و مرشد خود تو تنہائی اختیار کرتے ہیں اور مریدوں کو منع کرتے ہیں، آخر اس کے نفس نے اسے دھوکا دیا اور وہ اپنے گھر میں خلوت گزریں ہو گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کے دوسرے خدمت گاروں نے اس کا سبب پوچھا تو وہ متکبرانہ انداز میں بولا۔

”میں کامل ہو گیا ہوں، اب میرے لئے خلوت ہی بہتر ہے۔“ کچھ دن بعد اس کی حالت متغیر ہو گئی، وہ ہر رات فرشتوں کو خواب میں دیکھتا، فرشتے اس کے لئے اونٹ لاتے اور کہتے۔ ”اس پر سوار ہو جاؤ، ہم تجھے بہشت میں لے جائیں گے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کا مرید خوشی خوشی اونٹ پر سوار ہو جاتا اور فرشتے اسے ایسے مقامات پر لے جاتے جہاں ہر طرف دلکش سبزہ زار ہوتے تھے اور صاف و شفاف پانی کی نہریں بہتی تھیں، پھر اسے ایک جگہ ٹھہرایا جاتا اور حسین و جمیل لوگ اس کی خدمت میں نفیس و لذیذ کھانے پیش کرتے، پھر وہ رات بھر جنت میں رہتا اور صبح کے وقت فرشتے اسے اس کے گھر چھوڑ جاتے۔

پھر یہ واقعات اس قدر تواتر کے ساتھ پیش آنے لگے کہ وہ فحش بدحواس ہو گیا اور لوگوں سے کہنے لگا۔ ”میری کیا پوچھتے ہو، میں تو روز جنت میں جاتا ہوں۔“

بغداد کے بعض سادہ لوح افراد اس کے قریب جمع ہو گئے تھے اور وہ ان معصوم و بے خبر لوگوں کو جنت کی سیر کے افسانے سناتا تھا، آخر یہ خبر حضرت جنید بغدادیؒ تک بھی پہنچی جسے سن کر آپ کے چہرہ مبارک پر اذیب و کرب کے آثار نمایاں ہو گئے، پھر آپ نے اپنے ایک خدمت گار سے فرمایا۔ ”اسے میرے پاس لے کر آؤ، اللہ اس کے حال پر رحم کرے۔“

جب حضرت جنید بغدادیؒ کے خادم نے اسے پیر و مرشد کا پیغام دیا تو وہ پر غرور لہجے میں کہنے لگا۔ ”میں خود پیر کامل ہوں، مجھے کہیں جانے کی ضرورت نہیں، جسے آنا ہو وہ خود چلا آئے، میں اسے بھی جنت کی سیر کرا دوں گا۔“ (باقی آئندہ)

متصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

ہمارے حضرات صوفیا میں ہلچل کیوں مچی ہوئی ہے۔ اگر نوٹ بند ہو گئے تو کیا ہوا اب دوسرے نوٹ بازار میں آجائیں گے، نوٹ تو پہلے بھی بند ہوئے ہیں اور اس سے پہلے بھی بند ہوئے تھے تب تو ایسی آفت نہ آئی تھی تو پھر آج ہی یہ داویلا کیوں ہے۔

نریند مووی ملک کے وزیراعظم ہیں وہ کچھ بھی کریں، ہمیں ان کی ہر اد کے سامنے سر تسلیم خم کرنا چاہئے۔

میں نے دیکھا کہ مولوی نزاکت علی سب سے زیادہ ہوش ربانظر آرہے تھے، میں نے ان کے نزدیک ہو کر بہ انداز دلبرانہ ان سے پوچھا۔ آخر آپ نے اتنے پریشان کیوں ہیں؟ وزیراعظم نے نوٹ ہی تو بند کئے ہیں، کسی کی زندگی تو نہیں چھین لی۔

مولوی نزاکت علی نے مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولے۔ کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو، لوگوں کی جانوں پر بن گئی اور آپ کو مذاق سو جھڑپا ہے۔

بد نصیبی ہے میری، میں نے جھلنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا، میری سنجیدگی کو بھی لوگ مذاق سمجھتے ہیں، میرے بھائی میں اس وقت سو فیصد سنجیدہ ہوں اور میں یہ جانتا ہوں کہ نوٹ بندی کر دینے سے کسی کا کیا بگڑ جائے گا، جب وزیراعظم نے کہہ دیا ہے کہ ان پرانے نوٹوں کو بینک میں جمع کر دو اور ان کے بدلے میں دوسرے نوٹ لے لو۔

عالی جناب فرضی صاحب! نوٹوں کو بینک میں جمع کرنا اور ان کے بدلے میں دوسرے نوٹ لے لینا اتنا آسان نہیں ہے، آپ دیکھ لینا کہ بینکوں کے سامنے کتنا ہجوم ہوگا۔

میں نے دور تک نظر ڈالی، ہر اسٹاپ اور پریشان تھے، صوفی نمکین تو باقاعدہ اس طرح رو رہے تھے کہ جیسے پانچ سوار ہزار کے نوٹوں کا انتقال ہو گیا ہو اور وہ جنازے پر بیٹھ کر آنسو بہا رہے ہوں۔ میں ہمت کر کے ان

آج صبح جب آنکھ کھلی محلہ میں بہت ہلچل تھی، بانو نے رضائی کھینچتے ہوئے کہا۔ اٹھ جائیے اور جا کر دیکھئے کہ باہر کیا ہو رہا ہے۔ کیا ہو رہا ہے۔ میں نے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے پوچھا۔

مجھے کیا پتہ کیا ہو رہا ہے، صوفی ہدایتک سڑک پر کھڑے ہوئے ہیں، ابھی صبح کے ۶ بجے ہیں لیکن نہ جانے کیوں سب کی صورتوں پر ۱۲ بج رہے ہیں، میں اسٹھ باسٹھ کرتا ہوا سڑک پر پہنچا تو میں نے دیکھا، سب کے چہرے ایسے محسوس ہو رہے تھے کہ جیسے پھٹے ہوئے بنیانوں کو ڈھیلی قسم کی انگلیوں پر لٹکادیا گیا ہو، صوفی مسکین کی حالت بھی اچھی نہیں تھی لیکن مولانا گلبدن کے چہرے پر مایوسیاں بہت ساری اداسیوں کے ساتھ آنکھ مچولی کھیلتی نظر آئی، میں نے ان پر رحم کھا کر ان سے اظہار شفقت کرتے ہوئے پوچھا۔

خیریت تو ہے یہ بھی ارباب خیر قسم کے لوگ صبح ہی صبح سڑکوں پر کیوں اُمنڈ پڑے؟

کیا تمہیں نہیں خبر کیا ہوا؟

صوفی دلدل نے میرے قریب آ کر پوچھا۔

بھائی مگر مجھے خبر ہوتی تو آپ لوگوں سے کیوں پوچھتا، آخر سب کے چہرے کیوں اترے ہوئے ہیں۔

صوفی نستعلیق نے مجھے بتایا کہ رات ۱۲ بجے کے بعد وزیراعظم نے یہ اعلان کر دیا ہے کہ پانچ سوار ہزار کے نوٹ بند کر دیئے گئے ہیں، اب یہ نوٹ نہیں چلیں گے، انہیں کارگر بنانے کے لئے بینک میں جمع کیا جائے گا۔

یہ سن کر میں ہکا بکارہ گیا اور میں سوچنے لگا کچھ بھی ہو ہمارے وزیراعظم بہت ہی کھلند قسم کے ہیں یہ وقتاً فوقتاً ایسی حرکتیں کرتے رہتے ہیں جن سے ان کی موجودگی کا اندازہ ہوتا رہتا ہے لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ

اور پھر روفو چکر ہو جانا ایک وزیراعظم کے شایان شان نہیں۔
تو اب کیا کرنا پڑے گا؟ میں نے سنجیدگی کی چارٹائٹیں توڑنے
ہوئے کہا۔

اب محلے کے تمام ہوشمندوں کی ایک ہنگامی میٹنگ بلانی پڑے گی
اور رائے مشورے سے یہ طے کرنا پڑے گا کہ پرانے نوٹوں کو کس طرح
دھکیلا جائے اور نئے نوٹ کس طرح حاصل کئے جائیں، میں بھی ذرا ہاتھ
سے مشورہ کر لوں، یہ کہہ کر میں اپنے گھر میں گھس گیا اور میں نے ہاتھ کو تمام
صورت حال سے آگاہ کرنے کے بعد کہا۔ تم بتاؤ اب کیا کرنا ہے، گھر میں
جو سو پچاس پرانے نوٹ موجود ہیں انہیں سنگوانے کی کیا تربیت ہوگی اور
ان حالات میں ہمیں وزیراعظم کی تعریف کرنی چاہئے یا برائی؟
شاید نوٹوں کو بند کر دینا کسی مصلحت کی بنا پر صحیح ہو لیکن وزیراعظم
نے جو طریقہ اختیار کیا وہ غلطی ہے۔

بیگم جی ایہ وزیراعظم کی تعریف و تنقید کا وقت نہیں ہے، ہمیں پہلی
فرصت میں پانچ سو اور ہزار کے وہ نوٹ بینک میں جمع کرنے چاہئیں جو
ادھر ادھر پڑے ہوں۔

آج بکس میں اور الماری میں گھسوں گی تو دیکھوں گی کہ نوٹ
موجود ہیں، لیکن ابھی اس خبر کی تصدیق تو ہو جانے دو۔

بیگم بڑے بڑے صوفیاء اور علماء شرح متین محلے میں مرگشت
کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے اظہار تعزیت کر رہے ہیں اور یہ لوگ
اتنے معتبر ہیں کہ ان سے زیادہ معتبر ہونا ممکن نہیں ہے، یہ سب بیک آواز
فرما رہے تھے کہ مودی جی نے رات ۱۲ بجے اعلان کر دیا ہے کہ اب یہ نوٹ
بند ہو چکے ہیں اور ۳۰ دسمبر کی مدت متعین کر دی گئی ہے کہ اس تاریخ تک
نوٹوں کو بینک سے حوالے کر دیا جائے، تم ناشتہ تیار کرو میں ایک بار پھر
ملت اسلامیہ کا جائزہ لے کر آتا ہوں، پوری قوم سڑکوں پر امنڈ آئی ہے،
صوفی ہمدرد اور صوفی تاشقند سب سے زیادہ پریشان نظر آ رہے ہیں۔

میں گھر سے باہر آیا تو قوم و ملت کے بھی مدبرین سڑک پر
براجمان تھے اور اس طرح اپنی اپنی رائے پیش کر رہے تھے کہ جیسے ان کی
رائے ایوان حکومت میں زلزلے اٹھادے گی۔ صوفی اذاجاء کے ایک
منظور نظر سینہ ٹھوک کر فرما رہے تھے اب بی بی جے پی کی ضمانتیں ضبط
ہو جائیں گی، بتاؤ راتوں رات یہ کر دیا۔

کے قریب بھی گیا، میں نے اظہار تعزیت کی نیت سے کہا، صوفی جی بہت
درد ہوا کہ نوٹوں کی یہ ناگہانی موت کسی بڑے حادثہ سے کم نہیں ہے، حق
مغفرت کرے ان نوٹوں نے ہمارا بہت ساتھ دیا تھا اللہ ان کا نعم البدل
عطا کرے، آپ مجھے سب سے زیادہ اداس نظر آ رہے ہیں، آخر اتنی
پریشانی اور اداسی کی وجہ کیا ہے؟

تم نہیں سمجھو گے اس طرح راتوں رات نوٹ بندی کا اعلان کر دینا
ایک سازش ہے۔

اس میں کیا سازش ہو سکتی ہے، نوٹ تو اس سے پہلے بھی کئی بار بند
ہو چکے ہیں، نوٹ بند ہوتے ہیں تو ان کے بدلے میں دوسرے نوٹ
آ جاتے ہیں اس میں سازش کی کیا بات ہے۔

ارے بھئی نوٹ دن میں بھی تو بند کئے جاسکتے تھے؟ رات کو ۱۲ بجے
جب لوگ سونے جا رہے تھے اس وقت نوٹوں کو بند کرنے کا اعلان کیا اور
لوگوں کی نیندیں حرام کر دیں۔

لوگ ۱۲ بجے تک جاگتے ہی کیوں ہیں، ہم تو عشاء کے بعد
سو جاتے ہیں، ہمیں صبح معلوم ہوا کہ کوئی آفت آگئی ہے، کھڑکی سے
جھانک کر دیکھا تو لوگ سڑکوں پر اس طرح جمع تھے کہ جیسے کوئی قیامت
آگئی ہو۔

اتنا تو آپ بھی سمجھتے ہوں گے کہ گناہ کے کام رات کے ۱۲ بجے ہی
ہوتے ہیں، وہ کسی مانے ہوئے فلسفی کی طرح بول رہے تھے، اگر یہ کام
اچھا ہوتا تو وزیراعظم کو یہ اعلان دن میں کرنا چاہئے تھا، رات کو ۱۲ بجے
نوٹ بندی کا اعلان کیا اور صبح ہونے سے پہلے جاپان بھاگ گئے۔

اچھا، میں نے حیرت کا اظہار کیا، تو کیا بھاگ بھی گئے۔
جی ہاں، سیدھے جاپان گئے اور اپنی جتنا کو مصیبت میں مبتلا
کر کے ہندوستان سے روفو چکر ہو گئے۔

ہمیں یاد ہے کہ اس سے پہلے جب بھی نوٹ بند ہوئے تو دن میں
بند ہوئے اس طرح راتوں کو بند نہیں ہوئے، رات کو نوٹ بند کرنا اور
نوٹ بند کرتے ہی بھاگ لینا تو یہ ثابت کرتا ہے کہ مودی جی سمجھ رہے
تھے کہ وہ کوئی گناہ کر رہے ہیں، انہیں خود اپنے گناہ کا احساس تھا تب ہی تو
انہیں بھاگنا پڑا، شاید وہ اپنی جتنا سے آنکھ ملانے کے قابل نہ تھے۔

یہی تو ہم کہہ رہے ہیں، اس طرح رات دھاڑے نوٹ بند کر دینا

”اصل کالے دھن کی بات ہے نا“ میں نے کہا، اس لئے انہیں یہ کام انہیں رات کے اندھیرے میں کرنا پڑا، اگر انہیں سفید دھن کی تلاش ہوتی تو پھر وہ یہ کام دن کے اُجالے میں کرتے۔

میں سمجھا نہیں۔ ”صوفی معشوق ملت میرے نزدیک آکر بولے“ صوفی جی! ہر بات کا سمجھنا اور سمجھانا ضروری نہیں ہوتا اور آپ یہ بات بھی یاد رکھیں اس دنیا میں جتنا آپ کم سمجھیں گے اتنا ہی آپ فائدے میں رہیں گے۔

مطلب یہ ہے زیادہ سمجھنے والوں کو زیادہ پریشانیاں لاحق ہوتی ہیں، آپ صوفی زلزال کو دیکھ لیجئے ان کی سمجھ صفر کے برابر ہے، اس لئے ان کی زندگی میں پریشانی نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ وہ اس وقت بھی اپنے بستر میں ڈبک رہے ہوں گے، جب ساری دنیا سڑکوں پر آکر کھڑی ہو گئی ہے۔

فرضی صاحب صحیح کہہ رہے ہیں، صوفی صواد صواد نے بہت قریب آکر کہا۔ اس دنیا میں جتنا زیادہ کسی بات کو سمجھنے کی کوشش کرو گے اتنا ہی مشکلات سے دوچار ہوں گے۔

دیکھ لو کیسے کیسے سمجھ دار لوگ اللہ نے اس دنیا میں پیدا کئے ہیں اسی لئے میں آپ سے کہتا ہوں کہ باتیں سننا بہت ضروری ہے لیکن ان کا سمجھنا ضروری نہیں ہے اور میری باتوں کو تو آپ جتنا کم سمجھو گے اتنی ہی آپ کی عاقبت محفوظ رہے گی۔

میں فرضی صاحب۔ ”صوفی معشوق ملت کسی بیوی کی طرح منمنائے“ میں آپ کی اس بات کو بھی انشاء اللہ سمجھنے کی کوشش نہیں کروں گا۔

ویری گڈ، اب آپ زیندر مودی کی طرح سمجھ دار ہو گئے ہیں اتنے سمجھ دار کہ بس ماشاء اللہ! ناشتے کے لئے گھر آیا تو بانوا اخبار کی سرخیوں کی طرف اشارہ کر کے بولی، دیکھئے آج اخبار میں بس یہی خبر اچھل رہی ہے کہ پانچ سو اور ہزار کے نوٹ بند ہو گئے۔

بیگم۔ باہر دیکھئے کیسے کیسے مدبر سڑک پر کھڑے ہوئے ہیں۔ صوفی تاشقند، صوفی زلزال، علی، صوفی اذاجا، صوفی معشوق ملت، صوفی صواد صواد، صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، مولوی نزاکت، خواجہ بھانجی مار اور صوفی وغیرہ وغیرہ اور مجھے تو کسی کو نے میں مولوی قراقرم جنہیں امریکہ کے صدر نے امیر الہند کا خطاب عطا کیا ہے وہ بھی نظر آئے تھے، یہ وہ

لوگ ہیں جنہیں عقل براہ راست اللہ تعالیٰ سے ملی ہے لیکن ان کے بھی یہ بات ابھی تک پہلے نہیں پڑی کہ مودی نے راتوں رات نوٹ کیوں بند کر دیئے۔ اس حرکت سے ملک کا کیا فائدہ ہوگا، آپ ناشتہ کریں، بانو نے ناشتہ لگاتے ہوئے کہا۔ وزیر اعظم کی ہر بات کو سمجھنا ضروری بھی تو نہیں، ہوگی ان کی کوئی مصلحت۔

بانو میرے ایک ترکیب سمجھ میں آرہی ہے کہ آج ہم دونوں حسن الہاشمی صاحب کے گھر چلیں، اظہار تعزیت بھی کر دیں گے اور ان سے یہ عرض کریں گے کہ یہ مرے ہوئے نوٹ جواب بیکار ہو چکے ہیں وہ ہمیں عنایت کر دیں، ان کے گھر تو نوٹوں کے گڈے ہوں گے اور انہیں بدلوانے کی فرصت نہ ملی تو سب بیکار ہو جائیں گے۔ میں ان کے کوئی مسکا لگا دوں گی تم اپنے خاص اسٹائل میں ان کی تعریف کر دینا کیا بعید ہے کہ پتھر شفاف ہو جائے۔

کیسی باتیں کرتی ہو ”بانو بولی“ دنیا میں آگ لگ گئی ہے اس لئے آگ سے بھائی جان بھی متاثر ہوئے ہوں گے، آگ بجھانے کے بجائے آپ اس آگ میں اپنے ہاتھ تاپنے کی پلاننگ کر رہے ہو، لاحول ولا قوۃ۔

دیکھنا ناظرین۔ یہ ہے کہ ہماری بیوی، دولت مند بننے کا ہر چانس یہ اپنے پیروں سے کھودیتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ ہاشمی صاحب بہت بخیل ہیں اور چاق و چوبند بھی بہت ہیں اور مجھ سے بدظن بھی آخری حد تک ہیں، وہ میری کوئی بات مان نہیں سکتے ویسے بھی پیسے کے مقابلے میں وہ بہت کنجوس اور کبھی چوس ہیں، ان کا نظریہ یہ ہے کہ جان چلی جائے لیکن دولت پر آئینہ نہیں آتی چاہئے۔

بانو تم یقین نہیں کرتیں میں تمہارے بھائی جان سے بہت پیار کرتا ہوں، چلو انہیں چل کر سمجھائیں گے کہ حضرت بس یہی وقت ہے اپنی آخرت سدھارنے کا، آپ مودی کی اس للکار سے فائدے اٹھائیں، غیر ضروری سرمایہ جو آپ کے کنستروں میں بھرا ہوا ہے ہم جیسے مخلصین کو دیدار اللہ کی رضا دونوں ہاتھوں سے اپنے دامن میں سمیٹ لو۔

پھر وہی بات، دیکھو ہم ان سے ملنے تو ضرور جائیں گے لیکن ایسی بے تکی باتیں نہیں کریں گے۔

تم اسے بے تکی باتیں کہتی ہو، اری بھلی مانس، یہ ایک چانس ہے

دیکھنا، اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ، اتنی پابندیاں، ان تمام پابندیوں کو برداشت کر کے جینا، بیگم یہ بھی کوئی جینا ہے۔ لیکن اگر تمہاری خواہش یہی ہے کہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤں اور اُف کئے بغیر عالمِ بندگی کی طرف رواں دواں ہو جاؤں تو پھر میں آج ہی بازار سے اصلی قسم کا زہر لانے کی کوشش کروں گا اور ایسی کچی قسم کی خودکشی کروں گا کہ تاریخِ دیوبند میں میرا نام جلی سرخیوں میں لکھا جائے گا۔

اچھا بابا۔ بانو نے ہتھیار ڈال دیئے اور اپنی مخصوص اداؤں کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا۔

چلو جو آپ کے دل میں ہے بولنا، مجھے کیا میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ آپ کا نام خراب نہ ہو۔

جب وہ ٹھنڈی پڑ گئی تو میں بھی ٹھنڈا پڑ گیا۔ دراصل ہم دونوں کی جنگ ہندوستان پاکستان کی طرح ہوتی ہے، ایک دوسرے پر حملہ بھی نہیں کرتے اور ایک دوسرے کا وجود ہمیں کھلتا بھی رہتا ہے، ہماری لڑائی لڑائی کو بدنام کرنے والی ہوتی ہے اور اسی لئے آج تک طلاق کی نوبت نہیں آئی، بے چارہ نکاح ڈھیر ساری بدزبانیوں کے باوجود آج تک برقرار ہے۔

چند گھنٹوں کے بعد ہم ہاشمی صاحب کے گھر پہنچ گئے، ہاشمی صاحب کا دیدار کر کے مجھے تو یہ اندازہ ہوا کہ نوٹ بند ہونے کا غم سب سے زیادہ ان ہی کو ہوا ہے، نچوڑے لیموں کی طرح بیٹھے ہوئے تھے، میں نے حسبِ عادت اپنا سر جھکا کر انہیں سلام کیا اور انہوں نے مجھے حسبِ معمول اس طرح کھا جانے والی نظروں سے دیکھا کہ جیسے میں ان کے کسی رشتے دار کا قتل کر کے آرہا ہوں، پھر انہوں نے حسنِ اخلاق کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا، ٹھیک ہو؟

حضور! ان حالات میں کون ٹھیک رہ سکتا ہے، کوئی دوکاندار ہزار کا نوٹ پکڑ نہیں رہا، اب گھر کا سودا کیسے لائیں، بینک جاتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
آپ کچھ مدد فرمادیں تو اللہ کے لئے ہم جیسے سارے بندوں کا
گزر بسر ہو جائے، کتنی مہنی برصداقت بات تھی اور مغلِ اعظم کے

اور ایسے چانس کو گنونا نہیں چاہئے اور تم ہی تو ایک دن کہہ رہی تھیں کہ سونے کی چوڑیاں پہننے کو دل چاہتا ہے تو پھر سونے کی چوڑیاں خریدنے کا اس سے اچھا موقع کیا ہوگا بیگم! اس وقت تو بس ایک اشارہ کافی ہوگا، اس وقت تمام سورماؤں وقت بینکوں میں اپنا پیسہ جمع کراتے ہوئے ڈریں گے کیوں کہ مودی نے کہہ دیا ہے کہ نہیں چھوڑوں گا ان لوگوں کو بھی جو بینک میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ جمع کریں گے۔

بانو مجھے اس طرح گھور رہی تھی جیسے کوئی تین چار دن سے بھوکے پی کسی موٹے تازے چوہے کو گھورتی ہے، اس کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر میں لرز سکتا تھا لیکن میں بالکل نہیں لرزا کیوں کہ اس کی غراہٹ اور گھور گھور کر دیکھنے کا میں عادی ہو چکا ہوں، شروع شروع میں تو اس طرح کے حالات میں روح فنا ہوتی تھی، اب کوئی خوف نہیں ہوتا البتہ زبان تو بیچاری بند ہو ہی جاتی ہے کیوں کہ شریف قسم کے شوہروں کی یہی مصیبت ہے انہیں بار بار یہ وظیفہ دوہرانا پڑتا ہے کہ

دل کے ارماں دل میں گھٹ کے رہ گئے
ہم نکاح کر کے بھی تنہا رہ گئے

میں تیار ہوں۔ بانو نے ناشتے کے برتن اٹھاتے ہوئے کہا، آپ بھی ہاتھ منہ دھولیں، آج بھائی صاحب کے گھر چلتے ہیں لیکن خدا کے لئے وہاں کوئی الٹی سیدھی بات مت کرنا۔

جب تم مجھے زنجیریں پہنا کر کہیں لے جاتی ہو تو تمہیں یہ احساس نہیں ہوتا کہ میں تمہارا مجازی خدا ہوں۔ ”میں نے ناگواری کا اظہار کیا“ شوہروں کو اپنا غلام بنانا شرعاً غلط ہے، بیویوں کو اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے کتنے ہی شوہروں کی دل کی تمام رگیں بند ہو گئی ہیں اور کئی شوہر تو اپنی آخری خواہشوں کا اظہار کئے بغیر اللہ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ بیگم کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں بھی اسی طرح بغیر کہے سے اس عالم فانی سے کوچ کر جاؤں؟

بانو نے کوئی جواب نہیں دیا، بس وہ تو مجھے گھور کر دیکھتی رہی، اس وقت اس کی آنکھوں میں کچھ غصہ بھی تھا اور کچھ پیار بھی۔

اس کو چپ دیکھ کر میں بولا۔ میں اس زندگی سے اکتا چکا ہوں، وہاں مت جانا، وہاں جاؤ تو یہ مت بولنا، کسی مجلس میں الٹی سیدھی باتیں مت کرنا، اب بچے بڑے ہو گئے ہیں کسی عورت کو بری نظر سے مت

کہ اگر کوئی شخص انکم ٹیکس بھی ادا کرتا ہے اور کچھ رقم ہر ماہ پس انداز بھی کرتا ہو پھر یہ پس انداز کی ہوئی رقم دس پانچ سالوں میں ڈھائی لاکھ روپے کے برابر ہو جاتی ہو تو کیا اس پر بھی کالے دھن کا اطلاق ہوگا؟

ہاشمی صاحب کچھ دیر چپ رہے پھر بولے۔ اس طرح کی رقم کو کالا دھن نہیں کہتے، کالا دھن تو بیرونی ملکوں کے بینک میں پڑا ہے اور اس کالے دھن کو مودی جی نے واپس لانے کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن شاید وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے اور اب اپنی بات کی اُج بڑ قرار رکھنے کے لئے انہوں نے کسی نادان دوست کے مشورے پر یہ نوٹ بندی کا اعلان کرایا ہے۔ اگر فرقہ پرستوں نے ان کی کمر نہ تھپتھپائی تو ایوان حکومت میں اور جتنا کی نظروں میں ان کی شبیہ خراب ہوگی۔

پھر کیا ہوگا؟ میں نے پوچھا۔

پھر کچھ بھی نہیں ہوگا۔ درد غم سہتے سہتے اور وقت کی ٹھوکریں کھاتے کھاتے ہمارے ملک کے باشندے اتنے بے حس ہو چکے ہیں کہ ایک دو دن شور مچا کر چپ ہو جائیں گے اور نون تیل اور ککے چکر میں پڑے رہیں گے، دراصل غصہ زیادہ دیر تک باقی نہیں رہتا تھوڑا سا وقت گزرنے کے بعد لوگ اس مصیبت کے بھی عادی ہو جائیں گے اور یہ ہائے ہلہ بھی ختم ہو جائے گی جو ان دنوں چل رہی ہے۔

لیکن محترم کچھ صوفیوں اور مولویوں پر تو قیامت سی ٹوٹ گئی ہے۔ مولانا گلغام، مولوی برکت علی، صوفی مل من مزید، صوفی اذاجا، صوفی زلزل وغیرہ تو ایسے نظر آرہے ہیں کہ جیسے کانٹو تو لہو نہیں، یہ لوگ نادان ہیں۔ ”انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا“ یہ لوگ نادانیاں کر رہے ہیں، دراصل فرقہ پرست اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ مودی جی اس طرح کی حرکتیں کر کے مسلمانوں کو سبق سکھائیں گے، وہ ٹی وی پر ایسے پروگرام نشر کر رہے ہیں جس سے پاکستان کے خلاف نفرت پھیلے گی اور ہندو دہشت گردوں سے اور زیادہ نفرت کرنے لگے گا۔ مودی جی اور ان کے چاہنے والے اس طرح کے پروگرام نشر کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کریں گے کہ دہشت گردی اسی لئے پھیل رہی ہے کہ مسلمانوں کے پاس کالا دھن بہت زیادہ جمع ہو گیا ہے اور مودی جی اس کالے دھن ہی کو نکالنا چاہ رہے ہیں تاکہ وہ پاکستان سے دودو ہاتھ ہو سکیں اور وہ دہشت گردوں کو اسی طرح طرح پھانسی پر لٹکا سکیں جس طرح انہوں نے

ڈائلاگ کی طرح میں نے ایک ایک لفظ کو کتنے ہوش و حواس کے ساتھ زبان سے نکالا تھا لیکن اس کے باوجود مجھے بانو اس طرح گھور کر دیکھ رہی تھی جیسے میں نے کئی کبیرہ گناہ ایک ساتھ کر دیئے ہوں۔

لیکن ہاشمی صاحب نے تو آج ولایت کا حق ادا کر دیا، بولے میں تمہارے کئے کچھ انتظام کر چکا ہوں پریشان مت ہو، میں نے دل ہی دل میں سوچا۔

ذرا غم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی بانو نے موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا، بھائی جان! مودی کو یہ کیا سوچھی؟ اس طرح نوٹ بدلنے سے کیا ہوگا؟ کیا کالا دھن گھروں سے باہر آ جائے گا۔

ہاشمی صاحب بولے، ہو سکتا ہے ان کی نیت درست ہو اور انہوں نے کالا دھن اور کرپشن ختم کرنے کے لئے اچانک یہ اعلان کیا ہو لیکن مدبرین اور سیاست دانوں کی رائے کے مطابق انہوں نے طریقہ غلط اختیار کیا، اس طرح صرف ایک خوف پھیلے گا، وقتی طور پر لوگ ہڑبڑائیں گے، اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ لوگ خود کو سنبھال لیں گے اور پھر وہی ہوتا رہے گا جو اس ملک میں آزادی کے بعد سے ہوتا آرہا ہے۔

حضور! میں کچھ وضاحت چاہوں گا۔ ”میں نے نہایت شریفانہ انداز میں کہا“ بانو نے مجھے اس طرح دیکھا کہ جیسے میں کوئی نابالغ بچہ ہوں اور وہ میرے سر پر دست شفقت رکھ رہی ہے۔

دیکھئے اس ملک کے اکثر باشندوں کو برے کاموں کی عادت سی پڑ گئی ہے وہ کرپشن بھی پھیلا رہے ہیں اور کالا دھن بھی جمع کر رہے ہیں، ان کو ان کے منصب سے ہٹائے بغیر صرف نوٹ بدل دینے سے سدھار نہیں آئے گا، نوٹ بدلنے سے پہلے وزیراعظم کو کرپچاری بدلنے چاہئیں اور ان لیڈروں کو بھی متنبہ کرنا چاہئے تھا جو برائیاں پھیلانے والوں کی کمر تھپتھپاتے ہیں اور انہیں قانون کی زد میں آنے سے روکتے ہیں۔

بھائی جان! یہ کالا دھن کیا ہوتا ہے؟ ”بانو نے عجیب سوال کیا۔“ کالا دھن اس دولت کو کہتے ہیں جو انکم ٹیکس کی چوری کر کے اکٹھی کی گئی ہو۔

بھائی جان یہ کیسے پتہ چلے گا کہ یہ روپیہ پیسہ جو گھروں میں ہے یہ انکم ٹیکس کی چوری کر کے ہی جمع کیا گیا ہے، بھائی جان میرا مقصد یہ ہے

افضل گردو، پھر یعقوب مین کو پھانسی پر لٹکا دیا تھا۔ مودی جی اور ان کے چاہنے والے اس ملک میں ہندو مسلم نفرت کو ہوادینے کا کام مختلف انداز سے کر رہے ہیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہیں، ایسے موقع پر مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ فضول باتوں سے اپنی زبان کو بند کر لیں۔ اگر مسلمان خوف اور ڈر کا اظہار کریں گے تو چور کی داڑھی میں تنکے کی طرح یہ ثابت ہو جائے گا کہ کالا دھن مسلمانوں کے پاس ہے، حالانکہ کالا دھن اگر ہے تو ان لوگوں کے پاس ہی ہے جو اس ملک میں مسلمانوں کی اور اسلام کی مخالفت کر رہے ہیں اور مودی جی کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

حضرت ایک منٹ۔ آپ کی بات سے تو یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ جیسے مودی جی خود گمراہ نہیں ہیں بلکہ انہیں کوئی اور گمراہ کر رہا ہے۔

برخوردار میں مودی کا دفاع نہیں کر رہا ہوں، میری بات کا موضوع یہ ہے کہ اس ملک میں آزادی کے بعد سے یہ دستور چلا آ رہا ہے کہ لوگوں کو ڈراؤ اور حکومت کرو، کانگریس نے ملک آزاد ہوتے ہی مسلمانوں کو جن سنگھ سے ڈرانا شروع کیا اور مسلمانوں کو خوف زدہ کر کے وہ مسلمانوں کا ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب رہی، مسلمان یہ سمجھتے رہے کہ اگر کانگریس نہ رہی تو جن سنگھ کے لوگ مسلمانوں کو کھالیں گے اور مسلمانوں کا ناک میں دم کر دیں گے، ہر فرقہ وارانہ فساد پر مسلمان ڈر جاتا تھا اور اپنا ووٹ کانگریس کے حوالے کر دیا کرتا تھا، اس کے بعد بھاجپا کا دور آیا، بھاجپا نے ہندوؤں کو ڈرانا شروع کیا، اسامہ بن لادن، القاعدہ جیسے مفروضات سے ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کی نفرت پیدا کی، پھر سیاسی جموں کا سلسلہ شروع ہوا اور ہر جم کو سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق مسلمانوں سے جوڑا گیا۔ ہندوؤں کو ڈرا کر یہ ثابت کیا گیا کہ اگر بھاجپا اقتدار سے محروم ہوگئی تو یہ دہشت گرد لوگ تمہارا جینا حرام کر دیں گے۔ مودی جی ہندو اور مسلم دونوں کو ڈرا رہے ہیں۔ نوٹ بندی کے بعد ان کا یہ کہنا کہ جس کے پاس دو جائیدادوں سے زیادہ ہوں گی میں انہیں نہیں چھوڑوں گا، جس کے اکاؤنٹ میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ جمع ہوں گے میں انہیں چھوڑوں گا، اس طرح کی باتیں صرف خوف پھیلانے کے لئے ہو رہی ہیں۔

میرے عرض کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آزادی کے ہمارے ملک میں راج کرنے کے لئے جتنا کوڈرایا جاتا ہے اور خوف زدہ کر کے ان

مارغیہ

کے ووٹ ہتھیائے جاتے ہیں، جو ایک غلط طریقہ ہے، جب مودی کی حکومت آئی تو بعض مسلمانوں کو بھی یہ خوش فہمی تھی کہ اب اچھے دن آجائیں گے اور نریندر مودی چونکہ دنیا بھر کا دورہ کر رہے ہیں تو وہ اپنے ملک کو ایک اچھا ملک بنانے کی کوشش کریں گے لیکن برخوردار وہ میری طرف مخاطب ہو کر بولے، جب تک اس ملک میں فرقہ پرستی رہے گی تو مسلمانوں سے نفرت اور خوف پھیلانے کا سلسلہ اسی طرح برقرار رہے گا۔ ان واہیات باتوں سے نجات کب ملے گی۔ ”بانو نے پوچھا۔“ جب تک ہمارے ملک میں فرقہ پرستی رہے گی اس وقت تک ہمیں ان واہیات اور اذیت دہ باتوں کو برداشت کرنا ہی پڑے گا یہ کہہ کر ہاشمی صاحب اندر کمرے میں چلے گئے اور نہ جانے کیوں بیوی مجھے قابل حیرت نظروں سے دیکھنے لگی۔ آج شاید اس کی توقع اور امید سے زیادہ میں نے شرافت کا ثبوت دیا تھا، ابھی میں غور ہی کر رہا تھا کہ اس کی نظروں میں جو حیرت غوطے لگا رہی تھی کہ ہاشمی صاحب کمرے سے آئے تو میں نے دیکھا ان کے ہاتھوں میں پانچ سو روپے کی ایک گڈی تھی۔ انہوں نے یہ گڈی بانو کے ہاتھ پر دے کر کہا، رکھ لو کام آئیں گے۔ بانو گھبرا کر بولی، بھائی جان اتنے سارے پیسے، نہیں بھائی جان نہیں۔

بانو کا انکار دیکھ کر میری روح فنا ہوگئی، میں لرز گیا، خدا نخواستہ اگر بانو نے یہ رقم واپس کر دی تو پھر اس کی ناقص العقلی پر میں تو انگوٹھای لگا دوں گا۔ میں دل ہی دل میں دعا کرتا رہا کہ اے اللہ رحم فرما نا اور چند سیکنڈوں کی جھٹوں کے بعد بانو نے نوٹوں کی گڈی پکڑ لی۔ واپسی کے لئے جب ہم ان کے گھر سے نکلے تو دروازے پر پہنچ کر میں نے کہا، کبھی کبھی تو تم اتنی بڑی حماقت کرتی ہو کہ بروقت ماتم کرنے کو دل چاہتا ہے۔

میں نے کیا غلطی کی۔ ”بانو نے مصومیت سے پوچھا۔“ اتنے دنوں میں ایک بیل بیاہ رہا تھا۔ ”میں نے عیسیٰ آواز میں کہا“ اور سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہو رہا تھا اور تم اپنی شرما شرمی میں لگی ہوئی تھیں۔ ذرا سوچو اگر ان کی نیت بدل جاتی تو کتنا بڑا نقصان ہوتا۔

آپ تو خواہ مخواہ بھائی صاحب سے بدگمان رہتے ہیں، دیکھا

شرف شمس

روحانی عملیات کا ایک معتبر اور

قابل قدر وقت اور آپ کے لئے ایک سنہری موقع

شرف شمس کے موقع پر ہاشمی روحانی مرکز ایک نقش تیار کر رہا ہے اور اس نقش کو عام لوگوں تک پہنچانے کے لئے بہت ہی مخصوص طریقہ سے مرتب کیا جا رہا ہے، یہ نقش ذہانت و فراست میں اضافہ کرنے کے لئے تسخیرِ خلافت کے لئے، حصولِ دولت اور حصولِ عزت کیلئے شہرت و مقبولیت کے لئے، عہدے کی بقا کیلئے، حصولِ منصب کے لئے، جائیداد خریدنے کے لئے، مقدمات اور محبت میں کامیابی کیلئے، تکمیلِ تعلیم اور امتحان میں کامیابی کے لئے، من پسند شادی کے لئے اور ہر قسم کی بندش کو ختم کرانے کیلئے انشاء اللہ مفید اور موثر ثابت ہوگا، یہ نقش انشاء اللہ گردش اور نحوست سے بھی نجات کا ذریعہ بنے گا۔

جو لوگ دنیا کو اپنی مٹھی میں سمیٹنا چاہتے ہوں اور جائز مقاصد میں بھرپور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ **ہاشمی روحانی مرکز** کے تیار کردہ اس نقش سے فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ یہ نقش ہاشمی روحانی مرکز سے بنوانا چاہتے ہیں تو سونے پر بنوانے کے لئے ۲۵ ہزار روپے، چاندی پر بنوانے کے لئے پندرہ سو روپے اور کانڈ پر بنوانے کے لئے پانچ سو روپے روانہ کریں۔ آپ کا ہدیہ ۳۱ مارچ ۲۰۱۷ء تک پہنچ جانا چاہئے۔

﴿ہمارا پتہ﴾

ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالعالی دیوبند

۲۳۷۵۵۳ یو پی

اکاؤنٹ نمبر: Hasan Ahmed siddiqui

AC.NO- 20015925432

State Bank Deoband

آپ نے وہ کتنے دیا لو ہیں، انہوں نے یہ سوچ کر کہ سودی جی کی مار ہر شریف آدمی پر پڑی ہے، کتنی بڑی رقم ہمیں دیدی۔
بس ان کی تعریفوں کے بل مت باندھنا، میں ہزار بار سمجھا چکا ہوں کہ نامحرم مردوں کی آپ کیسی باتیں کرتے ہیں، وہ میرے باپ کے برابر ہیں۔

لیکن سگے باپ نہیں ہیں اور مجھے تو برا لگتا ہے جب تم کسی مرد کی حد سے زیادہ تعریف کرو۔

ایک بات یاد رکھنا، بانو نے موضوع بدلا، بھائی صاحب نے یہ رقم مجھے دی ہے، میں سونے کی چوڑیاں خریدوں گی۔

خرید لینا، میں نے کہا۔ لیکن میری بھی سن لو، اس مہینے کی جب تنخواہ ملے گی میں اپنے ۲۵ دوستوں کی دعوت کروں گا، نہ جانے کب سے میرے دوست دعوت کے لئے تڑپ رہے ہیں۔

ہرگز نہیں، بانو نے زبان کے ساتھ گردن بھی ہلائی، پچھلی بار جب آپ کے دوست ہمارے گھر کی پلیٹیں اور چمچے چرا کر لے گئے تھے تو آپ نے کہا تھا کہ بس یہ آخری دعوت تھی اب کبھی کسی کی دعوت نہیں کروں گا۔ وہ تو بعد میں مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ صوفی سرفراز نے تبرک سمجھ کر ہمارے گھر کی پلیٹیں اور چمچے رکھ لئے تھے، ان کا عمل کیسا بھی تھا ان کی نیت اچھی تھی۔

میں تو آپ کے دوستوں کی دعوت نہیں کروں گی، لو یہ پچاس ہزار تم ہی رکھ لو۔

میرے محترم قارئین آپ نے دیکھ لیا، آج کل کی بیویاں کتنی ضدی اور ہٹ دھرم ہیں، انہیں اپنے شوہروں کی خواہشوں کی پرواہ ہے اور نہ ہی ان کے جذبات کا احساس، اگر ہم جیسے شوہر ایک دن میں کئی کئی بار بھی خود کشیاں کر لیں تو ہمارا کیا قصور.....

(یار زندہ صحبت ہاتی)

☆ ضروریات کو کم کر لینا سب سے بڑی مال داری ہے۔

☆ انسانی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی

گئی ہو۔ جیسا کہ ملاح ہر ایک قسم کی ہوا میں کشتی کو دریا میں چلاتا، اسی

طرح سے جو اندیشہ کہ ضمیر میں گزرے اسی طرف نہ چل پڑنا چاہئے۔

معینتی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہور اسوٹیس

اپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ بلوای حلوه ★ گلاب جامن
دودھی حلوه ★ گاجر حلوه ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسوٹیس®



بلاس روڈ، ناکپاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

کل امر مرہون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

حالات کے بہترین اوقات عملیات

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ محسوس اعمال کے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

ترتیب (ع)

یہ نظر محسوس صفر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام محسوس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قرآن (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، محسوس ستاروں کا محسوس قرآن ہوتا ہے۔

سعد کو اکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

محسوس کو اکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کو اکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ بجے لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۳ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی محسوس ہوں گے۔

حضور پُر نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہ پاک کے بعد کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو اکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مد نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و ترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسلسل (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر محسوس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبیات میں پائی جاتی ہے۔

فہرست نظرات برائے عالمین ۲۰۱۷ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اپریل				مئی				جون			
تاریخ	سیارے	نظر	وقت	تاریخ	سیارے	نظر	وقت	تاریخ	سیارے	نظر	وقت
۱۷ اپریل	قمر و شمس	تدلیس	۱۷-۱۷	۱۷ مئی	قمر و شمس	تدلیس	۲۹-۰۰	۱۷ جون	قمر و شمس	ترجیح	۱۷-۱۸
۱۸ اپریل	قمر و مشتری	مثلیث	۳۱-۵	۱۸ مئی	قمر و مشتری	ترجیح	۵۲-۸	۱۸ جون	زہرہ و زحل	مثلیث	۵۳-۲۰
۱۹ اپریل	قمر و زحل	مقابلہ	۱۵-۲۰	۱۹ مئی	قمر و زہرہ	مثلیث	۵۲-۱۲	۱۹ جون	قمر و عطارد	مثلیث	۲۲-۱۲
۲۰ اپریل	قمر و عطارد	تدلیس	۲۱-۳	۲۰ مئی	قمر و شمس	ترجیح	۱۶-۸	۲۰ جون	شمس و مشتری	مثلیث	۲۲-۲۱
۲۱ اپریل	قمر و مریخ	تدلیس	۲۸-۶	۲۱ مئی	قمر و مشتری	تدلیس	۲۸-۱۲	۲۱ جون	قمر و شمس	مثلیث	۳-۸
۲۲ اپریل	قمر و مشتری	ترجیح	۱-۸	۲۲ مئی	قمر و زحل	مثلیث	۵-۱۰	۲۲ جون	قمر و زحل	تدلیس	۵۱-۶
۲۳ اپریل	قمر و زہرہ	مثلیث	۱۵-۲	۲۳ مئی	قمر و شمس	مثلیث	۲۲-۱۹	۲۳ جون	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲۶-۱۳
۲۴ اپریل	قمر و شمس	مثلیث	۱۵-۹	۲۴ مئی	قمر و زحل	ترجیح	۱۱-۱۷	۲۴ جون	قمر و مشتری	تدلیس	۱۱-۷
۲۵ اپریل	قمر و زحل	مثلیث	۲۶-۵	۲۵ مئی	قمر و مریخ	مثلیث	۲۶-۱۱	۲۵ جون	زہرہ و مریخ	تدلیس	۱۰-۲۱
۲۶ اپریل	زہرہ و زحل	ترجیح	۵۸-۱	۲۶ مئی	قمر و مشتری	قرآن	۳۰-۳	۲۶ جون	قمر و زحل	قرآن	۲۸-۶
۲۷ اپریل	قمر و زحل	ترجیح	۵۱-۱۳	۲۷ مئی	قمر و زحل	مقابلہ	۱۷-۱۱	۲۷ جون	قمر و زہرہ	مثلیث	۱۲-۲
۲۸ اپریل	شمس و مشتری	مقابلہ	۲۱-۱۳	۲۸ مئی	قمر و شمس	مقابلہ	۱۲-۲	۲۸ جون	قمر و زہرہ	ترجیح	۲۷-۱۹
۲۹ اپریل	قمر و زہرہ	مقابلہ	۱۰-۱۳	۲۹ مئی	قمر و زہرہ	مثلیث	۱۰-۱۵	۲۹ جون	عطارد و مشتری	مثلیث	۱۲-۲۱
۳۰ اپریل	قمر و مریخ	مقابلہ	۲۳-۵	۳۰ مئی	مریخ و مشتری	مثلیث	۲۸-۱۵	۳۰ جون	قمر و مشتری	مثلیث	۲۲-۷
۱ اپریل	قمر و زہرہ	مثلیث	۲۷-۹	۱ مئی	قمر و مشتری	تدلیس	۲۷-۳	۱ جون	قمر و شمس	مثلیث	۲۲-۳
۲ اپریل	قمر و مشتری	تدلیس	۲۵-۲	۲ مئی	قمر و زحل	قرآن	۲۶-۷	۲ جون	قمر و زحل	تدلیس	۱۸-۵
۳ اپریل	زہرہ و مریخ	تدلیس	۵۶-۶	۳ مئی	قمر و زہرہ	ترجیح	۵۳-۷	۳ جون	قمر و زہرہ	تدلیس	۲۸-۱۰
۴ اپریل	قمر و مشتری	ترجیح	۳۲-۱۳	۴ مئی	قمر و شمس	مثلیث	۲۶-۱۲	۴ جون	شمس و مشتری	مقابلہ	۲۸-۱۰
۵ اپریل	قمر و مریخ	مثلیث	۳۰-۱۳	۵ مئی	قمر و عطارد	ترجیح	۲۲-۲۲	۵ جون	قمر و عطارد	ترجیح	۵۹-۵
۶ اپریل	قمر و مشتری	مثلیث	۲۰-۰۰	۶ مئی	قمر و زہرہ	تدلیس	۲۸-۲۳	۶ جون	قمر و مشتری	مقابلہ	۴-۲۲
۷ اپریل	زہرہ و زحل	ترجیح	۲۸-۱۶	۷ مئی	قمر و مشتری	مثلیث	۲۵-۲	۷ جون	قمر و عطارد	تدلیس	۲۹-۲۰
۸ اپریل	قمر و شمس	تدلیس	۵۳-۴	۸ مئی	قمر و زحل	تدلیس	۲۵-۲	۸ جون	قمر و مریخ	تدلیس	۵۰-۲۰
۹ اپریل	قمر و زہرہ	قرآن	۴-۳	۹ مئی	زہرہ و مشتری	مقابلہ	۲۱-۱۹	۹ جون	شمس و عطارد	قرآن	۲۲-۱۹
۱۰ اپریل	قمر و زہرہ	قرآن	۵۹-۱	۱۰ مئی	قمر و مریخ	ترجیح	۹-۹	۱۰ جون	قمر و عطارد	قرآن	۲۲-۱۳
۱۱ اپریل	قمر و شمس	قرآن	۲۶-۱۷	۱۱ مئی	قمر و زہرہ	قرآن	۲۸-۱۹	۱۱ جون	قمر و مریخ	قرآن	۲۹-۰۰
۱۲ اپریل	قمر و زہرہ	تدلیس	۲۸-۶	۱۲ مئی	قمر و زحل	مثلیث	۲۲-۱۱	۱۲ جون	قمر و مشتری	ترجیح	۵-۱
۱۳ اپریل	قمر و مشتری	مثلیث	۶-۸	۱۳ مئی	قمر و زحل	مقابلہ	۲۸-۲۱	۱۳ جون	قمر و مشتری	تدلیس	۱۲-۲
۱۴ اپریل	قمر و زہرہ	تدلیس	۵۸-۲۲	۱۴ مئی	قمر و شمس	قرآن	۱۳-۱	۱۴ جون	قمر و شمس	تدلیس	۲۲-۱۸
۱۵ اپریل	قمر و عطارد	تدلیس	۲۲-۲۳	۱۵ مئی	قمر و عطارد	ترجیح	۲۲-۳	۱۵ جون	قمر و مریخ	تدلیس	۰۰-۱۱
۱۶ اپریل	قمر و زہرہ	ترجیح	۲۹-۸	۱۶ مئی	قمر و مریخ	تدلیس	۲۲-۱۶	۱۶ جون	قمر و زہرہ	مثلیث	۴-۲

نظرات کا ۱۰ سالہ عائن کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۵ اپریل	ترتیب زہرہ و زحل	شروع	۲۵-۰۰
۸ اپریل	ترتیب زہرہ و زحل	مکمل	۲۷-۱۵
۱۵ اپریل	تدلیس زہرہ و مریخ	شروع	۳۸-۱۸
۱۶ اپریل	مثلیث شمس و زحل	شروع	۶-۱۸
۱۷ اپریل	تسدید زہرہ و مریخ	مکمل	۵۶-۶
۱۷ اپریل	مثلیث شمس و زحل	مکمل	۱۳-۱۸
۱۸ اپریل	مثلیث شمس و زحل	ختم	۱۸-۱۸
۱۸ اپریل	تدلیس زہرہ و مریخ	ختم	۱-۲۳
۱۹ اپریل	قرآن شمس و عطارد	شروع	۴-۲۱
۲۰ اپریل	قرآن شمس و عطارد	مکمل	۲۳-۱۱
۲۱ اپریل	قرآن شمس و عطارد	ختم	۴۰-۱
۲۳ اپریل	ترتیب زہرہ و زحل	ختم	۵۷-۲۲
۱۰ مئی	مثلیث عطارد و زحل	شروع	۳۹-۹
۱۱ مئی	مثلیث مریخ و مشتری	شروع	۱۶-۸
۱۲ مئی	مثلیث عطارد و زحل	مکمل	۴۴-۱
۱۲ مئی	مثلیث مریخ و مشتری	مکمل	۴۸-۱۵
۱۳ مئی	مثلیث عطارد و زحل	ختم	۵۴-۱۱
۱۳ مئی	مثلیث مریخ و مشتری	ختم	۴۱-۲۳
۱۸ مئی	مقابلہ شمس و زحل	شروع	۱۰-۹
۱۹ مئی	مقابلہ زہرہ و مشتری	مکمل	۲۳-۱۹
۲۰ مئی	مقابلہ زہرہ و مشتری	ختم	۳۳-۲۲
۳۱ مئی	مثلیث زہرہ و زحل	شروع	۱۱-۲۱
یکم جون	مثلیث زہرہ و زحل	مکمل	۵۳-۲۰
۲ جون	مثلیث زہرہ و زحل	ختم	۲۴-۲۰
۲ جون	مثلیث شمس و مشتری	شروع	۱۸-۲۱
۳ جون	مثلیث شمس و مشتری	مکمل	۳۲-۲۱ ب
۴ جون	مثلیث شمس و مشتری	ختم	۲۱-۲۲
۶ جون	تدلیس زہرہ و مریخ	شروع	۲۴-۱۹
۹ جون	تدلیس زہرہ و مریخ	مکمل	۱۰-۲۱
۱۲ جون	تدلیس زہرہ و مریخ	ختم	۰۰-۱۹
۱۳ جون	مثلیث عطارد و مشتری	شروع	۳۷-۹
۱۳ جون	مثلیث عطارد و مشتری	مکمل	۱۴-۲۱
۱۴ جون	مثلیث عطارد و مشتری	ختم	۴۷-۸
۱۴ جون	مقابلہ شمس و زحل	مکمل	۵۹-۱۵
۱۵ جون	مقابلہ شمس و زحل	ختم	۵۸-۱۵
۲۰ جون	قرآن شمس و عطارد	شروع	۲۳-۰۰
۲۱ جون	قرآن شمس و عطارد	مکمل	۲۴-۱۹
۲۲ جون	قرآن شمس و عطارد	ختم	۷-۱۵
۲۳ جون	ترتیب مریخ و مشتری	شروع	۲۴-۲۰
۲۵ جون	ترتیب مریخ و مشتری	مکمل	۳۷-۱۱
۲۷ جون	ترتیب مریخ و مشتری	ختم	۱۰-۳
۲۷ جون	ترتیب عطارد و مشتری	شروع	۸-۱۲
۲۷ جون	ترتیب عطارد و مشتری	مکمل	۵۰-۲۳
۲۸ جون	قرآن عطارد و مریخ	شروع	۲۹-۸
۲۸ جون	ترتیب عطارد و مشتری	ختم	۳۷-۱۱
۲۹ جون	قرآن عطارد و مریخ	مکمل	۲۰-۱

دعائیں قبول ہوں گی۔

شرف شمس

۷ اپریل رات ۸ بج کر ۵۷ منٹ سے ۸ اپریل رات ۹ بج کر ۳۳ منٹ تک آفتاب حالت شرف میں رہے گا، اہم نقوش بنانے کا اہم ترین وقت۔

منزل شرطین

ان اوقات میں چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔

۲۳ اپریل صبح ۶ بج کر ۲ منٹ۔

۲۱ مئی دوپہر ۳ بج کر ۴۰ منٹ۔

۷ جون رات ۱۱ بج کر ۲۳ منٹ۔

ستاروں کی رجعت و استقامت

۱۰ اپریل	عطارد در برج ثور حالت رجعت	صبح ۳ بج کر ۷ منٹ
۲۰ اپریل	عطارد در برج حمل حالت رجعت	رات ۱۱ بج کر ۲۳ منٹ
۳ مئی	عطارد در برج حمل حالت استقامت	رات ۱۰ بج کر ۵۲ منٹ
۱۶ مئی	عطارد در برج ثور حالت استقامت	صبح ۹ بج کر ۳۶ منٹ
۷ جون	عطارد در برج جوزا حالت استقامت	رات ۳ بج کر ۳۶ منٹ
۲۱ جون	عطارد در برج سرطان حالت استقامت	دن ۳ بج کر ۲۹ منٹ

☆☆☆☆

ہاشمی روحانی مرکز

بدھ کے دن روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔
لاکھوں لوگ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ہمارا مکمل ہتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محکمہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی

شرف قمر

۲۶ اپریل دن ۱۰ بج کر ۲۸ منٹ سے ۲۶ اپریل دن ۱۲ بج کر ۱۵ منٹ تک۔ ۲۲ مئی رات ۹ بج کر ۱۷ منٹ سے ۲۳ مئی رات ۱۰ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۲۰ جون صبح ۶ بج کر ۴۳ منٹ سے ۲۰ جون صبح ۸ بج کر ۲۳ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، عالمین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۱۲ اپریل صبح ۸ بج کر ۷ منٹ سے ۱۲ اپریل دن ۱۰ بج کر ۶ منٹ تک۔ ۹ مئی شام ۴ بج کر ۲۸ منٹ سے ۹ مئی شام ۴ بج کر ۲۷ منٹ تک۔ ۵ جون رات ۸ بج کر ۱۴ منٹ سے ۵ جون رات ۱۰ بج کر ۱۴ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات متقی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں۔ عالمین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے انشاء اللہ نتائج باذن اللہ جلد ظاہر ہوں گے، ناحق کسی کو ستانے سے گریز کرنا چاہئے۔

قمر در عقرب

۱۲ اپریل صبح ۴ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۲ اپریل دن ۳ بج کر ۵۶ منٹ تک۔ ۹ مئی صبح ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۱ مئی رات ۱۰ بج کر ۲۹ منٹ تک۔ ۵ جون دن ۴ بج کر ۱۵ منٹ سے ۸ جون صبح ۴ بج کر ۲۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ یہ اوقات نامبارک مانے گئے ہیں، اپنے اہم کاموں کی شروعات ان اوقات میں نہ کریں معنی اور شادی وغیرہ سے بھی اگر گریز کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۰ اپریل رات ۲ بج کر ۵۸ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۱ مئی رات ۲ بج کر ۲ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱ جون صبح ۹ بج کر ۵۵ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، اپنی اہم خواہشات و ضروریات اپنے رب کے حضور میں پیش کریں، انشاء اللہ

قرآن شمس و عطارد

اس سعد وقت کی شروعات ۱۹ اپریل رات ۹ بج کر ۴ منٹ سے ہوگی، یہ وقت سعد ۲۰ اپریل دن میں ۱۱ بج کر ۲۳ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔
یہ وقت سعد ۲۱ اپریل کورات ایک بج کر ۴۰ منٹ پر ختم ہو جائے گا۔
اپنی مشکلات اور الجھنوں کو دور کرنے کے لئے اس وقت میں یہ نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ تمام مشکلات سے تمام کلفتوں سے پور تمام الجھنوں سے انشاء اللہ نجات ملے گی۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۲
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

تشلیٹ شمس و زحل

اس سعد وقت کی شروعات ۱۶ اپریل کو شام ۶ بج کر ۶ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۷ اپریل کو شام ۶ بج کر ۱۳ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، یہ وقت سعد ۱۸ اپریل کو شام ۶ بج کر ۱۸ منٹ پر ختم ہو جائے گا۔ اس وقت روزگار کی ترقی کے لئے عروج اور کامیابی کے لئے مال میں خیر و برکت کے لئے سورہ نور کا خالی البطن نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ زبردست تاثیر ظاہر ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۶۱۳	۲۶۸۳۰۹	۳۳۵۲۸
۲۳۳۷۶۷	مقصد لکھیں	۱۶۷۶۹۰
۶۷۰۷۶	۱۳۳۱۵۲	۴۰۲۲۹

تشلیٹ زہرہ و زحل

اس سعد وقت کی شروعات ۳۱ مئی کورات ۹ بج کر ۱۱ منٹ پر ہوگی،

یہ وقت سعد یکم جون کورات ۸ بج کر ۵۳ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، یہ وقت سعد ۲ جون کورات ۸ بج کر ۲۳ منٹ پر ختم ہو جائے گا۔

دوستوں کی محبت یا میاں بیوی کی محبت قائم رکھنے کے لئے سورہ یوسف کا یہ نقش خالی البطن لکھ کر طالب اپنے گلے میں ڈالے یا پھل و درخت پر لٹکا دے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۳	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰	طالب و مطلوب کا نام مع والدہ	۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

اس وقت سعد کی شروعات ۲۵ مارچ کورات ۱۲ بج کر ۵۸ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۲۵ مارچ کو دن ۳ بج کر ۴۷ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔
یہ وقت سعد ۲۶ مارچ کو صبح ۶ بج کر ۳۶ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت بھی محبت، دوستی اور تعلقات کی بحالی کے لئے سورہ یوسف کا نقش خالی البطن استعمال میں لائیں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

تربیع وزہرہ و زحل

اس شخص وقت کی شروعات ۱۵ اپریل کورات ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ پر ہوگی، یہ وقت شخص ۱۸ اپریل کو دن ۳ بج کر ۴۷ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، یہ وقت شخص ۲۲ اپریل بھی رات ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ پر ختم ہوگا۔
اس وقت حاسدین اور دشمنوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے اور حق کے مخالفین میں توڑ اور باہمی نفرت پیدا کرنے کے لئے سورہ مائدہ کا خالی البطن نقش بنا کر پیری کے درخت پر لٹکا دیں۔ اس عمل کو ناجائز استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار ہوں گے۔

۷۸۶

۲۱۲۱۳۶	۵۶۵۶۹۸	۷۰۷۱۲
۲۹۴۹۸۶	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۵۳۵۶۰
۱۴۱۴۳۳	۲۸۲۸۲۸	۲۲۲۲۷۴

☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم کا نایاب عمل

عامل حکیم ریاض احمد شہزاد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قارئین کرام! حالات اور وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں ایسے اعمال کی ضرورت ہے جو پڑھنے میں آسانی رکھتے ہوں اور وقت کی کمی کے باعث کم وقت میں پڑھے جاسکیں ہر کسی کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ لمبی تسبیح کر سکیں ان حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنا تجربہ شدہ عمل پیش کر رہا ہوں۔ ان شاء اللہ آپ کو فائدہ پہنچے گا۔ اب عمل کی طرف آتے ہیں باقی اس عمل کے فوائد بعد میں لکھیں گے۔

مرحلہ نمبر ۱:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: کی بست حرفی کریں۔ یعنی علیحدہ علیحدہ حروف لکھیں۔

ب س م ا ل ل ہ ا ل ر ح م ن ا ل ر ح ی م = ۱۹

اب حروف کی تحلیل کریں یعنی جو حروف دوبارہ آئے ہیں ان کو کاٹ دیں اس سطر میں ال ر ح دوبارہ آئے ہیں۔

اتین مرتبہ آیا ہے دوبارہ زائد ہے۔

ل چار مرتبہ آیا ہے تین مرتبہ زائد ہے۔

ر دو مرتبہ آیا ہے ایک مرتبہ زائد ہے۔

ح دو مرتبہ آیا ہے ایک مرتبہ زائد ہے۔

م تین مرتبہ آیا ہے دو مرتبہ زائد ہے۔

ان حروف کو کاٹ دیں۔ باقی دس حروف رہ گئے ہیں جن سے عمل تیار ہوگا۔

مرحلہ نمبر ۲

باقی حروف یہ ہیں۔ ب س م ا ل و ر ح ن ی جو دس ہیں ان حروف سے ہر حرف کا اسم الہی لیا جائے گا اسم الہی کا پہلا حرف اور اس سطر کا بھی پہلا حرف ایک ہونا چاہئے۔ اگر مقصد کے مطابق اسم الہی طے تو نور علی نور ہے ورنہ کوئی بھی اسم الہی لے سکتے ہیں۔ مثلاً اگر رزق کے لئے پڑھنا ہے تو اسم الہی باسط لے لیں۔ اگر حب کے لئے پڑھنا ہے تو اسم الہی بدوح کو لے لیں۔ اسم الہی کا نقشہ یہاں درج نہیں کیا جا سکتا۔ کسی صاحب عامل سے رابطہ کریں بندہ ناچیز بھی حاضر خدمت ہے عمل کو سمجھانے کے لئے طریقہ عمل اسم الہی لکھ رہا ہوں غور سے سمجھیں۔

ب سے یا باسط یا بدوح س سے سمیع م سے مالک

الملک ا سے اللہ ل سے لطیف ہ سے ہادی ر سے رزاق

ح سے حفیظ ن سے نافع ی سے یسیر ۔

مرحلہ نمبر ۳

مثلاً عدنان علی بن مذہب فاطمہ کو ترقی روزگار کے لئے پڑھنا ہے تو اس طرح پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یا باسط یا سمیع یا مالک الملک یا اللہ یا لطیف یا ہادی یا رزاق یا حفیظ یا نافع یا یسیر بحق بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۸۸۲ مرتبہ اول درود پاک ۱۱ مرتبہ پڑھے۔ پڑھتے وقت مقصد کو ذہن میں رکھیں اور پڑھنے کے بعد مقصد کی دعا کریں۔ یہ ایک مثال ہے آپ اپنے لئے اپنا اور والدہ کا نام لے کر اعداد قمری نکالیں۔

مرحلہ نمبر ۴

عمل پڑھنے کا وقت نوچندی دنوں بدھ، جمعرات، اتوار، کی رات یا صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے کے بعد اول و آخر درود پاک تاق مرتبہ پڑھیں۔

رجال الغیب:

رجال الغیب کو بائیں جانب کی سمت یا پیٹھ کے پیچھے رکھیں۔ یہ شرط پہلے دن کی ہے باقی دنوں میں نہیں یعنی جس روز پہلے دن پیٹھ یا بائیں جانب رجال الغیب کو رکھا تھا پھر ہر روز تا مقصد ایسے ہی کریں جس طرف یعنی جس سمت رجال الغیب ہوں وہاں اس طرف منہ نہ کریں بلکہ پیٹھ کریں یا بائیں جانب رکھیں ان کا سامنے ہونا عمل میں رکاوٹ ہوتی ہے ان کا حساب چاند کی تاریخوں کے مطابق ہوگا۔

دیگر لوازمات: اگر بتی جلائیں اپنے کپڑوں پر خوشبو لگائیں کپڑوں کا جوڑا علیحدہ رکھیں اس عمل کا راز کسی پر ظاہر نہ کریں۔ (اس میں بھی راز ہے)

انسان اور شیطان کی کشمکش

یونان نے نیلی دھند کو مخاطب کر کے کہا۔ ”نیلی دھند کی شیطانی ذوق! قبل اس کے کہ میں اٹل ہوں کے جوش کی طرح تمہیں ٹھنڈا کر دوں تم یہاں سے دفع ہو جاؤ۔“ یونان کی اس دھمکی کا نیلی دھند کی قوتوں پر کوئی اثر نہ ہوا تو یونان نے دوبارہ کہا۔ ”نیلی دھند کی قوت! انسان اور جنات دونوں بے ثبات ہیں یہ زندگی ایک رات کی مانند ہے، قبل اسکے کہ اس کشتی کے اندر تمہاری موت کی کراہیں بلند ہوں اور یہ تماشا سارے ساحل اور مانی گیر دیکھی تھیں، فی الفور اس کشتی سے چلے جانا چاہئے اور یہ مٹی لکھ رکھو کہ میں اس کشتی کے ملاحوں اور مانی گیروں کے لئے زندگی کی ایک بشارت بن کر آیا ہوں اور میں کسی بھی صورت تمہاری بدی کو تمہارے ہاتھوں کو تمہاری ہوس کو اس کشتی کے اندر پھلنے پھولنے نہ دوں گا۔“

یونان کے بار بار تنبیہ کرنے پر بھی نیلی دھند کی قوتیں وہاں پر سے نہ ہٹیں یونان نے اپنی لکوار بھی اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑی پھر ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے اپنا خنجر نکالا جلدی جلدی اس پر اپنا کوئی عمل کیا اور ساتھ ہی دادہ خنجر جب اس نے پوری قوت اور زور کے ساتھ لہرا کر اس نیلی دھند کے اندر پھینکا تو وہ خنجر فضاؤں کو چیرتا ہوا جو نہی کشتی کے اندر پیوست ہوا، نیلی دھند کی قوتیں چیختی چلاتی ہوئی پانی پر اتر گئیں تھیں، ان کی حالت سے محسوس ہونے لگا تھا جیسے قطرے طوفان بیکراں ہو گئے ہوں یا انکے کم کو مفلوج کر کے رکھ دیا گیا ہو۔

یہ دیکھ کر یونان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی اور وہ چشم غارت سے نیلی دھند کو پانی میں اتر کر دور جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا، یہ اس دیکھتے ہوئے کشتی کے ملاح اور مانی گیر بھی باہر نکل آئے تھے اور وہ ہلکی ہلکی نگاہوں سے کبھی یونان اور کبھی نیلی دھند کی دور ہوتی ہوئی قوتوں کو دیکھے جارہے تھے۔ یونان واپس مڑا اور اپنے پیچھے کھڑے انسان اور مانی گیروں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”یہی وہ نیلی دھند کی قوتیں ہیں جو دریائے گنگا کے اندر اور اس کے کنارے کی سرائے میں لوگوں کا قتل عام کرتی رہیں ہیں، انہی نیلی دھند کی قوتوں نے تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہارے ایک ساتھی ملاح کا خاتمہ کر دیا ہے، اب تم اپنی کشتی کو کنارے کی طرف لے چلو آج کی رات دریائے گنگا کے اندر مچھلیاں نہ پکڑو کیوں کہ آج کی رات نیلی دھند کی یہ قوتیں اسی دریا کے اندر ہیں گی کنارے پر جا کر میں اس شخص سے بات کروں گا جس کے قبضے میں یہ قوتیں ہیں اور میں اس شخص کو بھی اس کی نیلی دھند کی قوتوں کے ساتھ بھاگ جانے پر مجبور کروں گا تب تم بے دھڑک اور بے خوف ہو کر دریا کے وسط میں جا کر مچھلیاں پکڑ سکو گے، اب میری موجودگی میں تم لوگوں کو نیلی دھند کی ان قوتوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔“

یونان کی یہ گفتگو سن کر ملاحوں اور مانی گیروں کو کچھ ڈھارس ہوئی اور وہ یونان کے ارد گرد جمع ہو گئے تاہم ان کے چہروں پر بے رونقی تھی پھر ایک ملاح یونان کے قریب آیا اور اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”اے اجنبی ہم نہیں جانتے تم کون ہو، کہاں سے اچانک ہماری کشتی میں نمودار ہو گئے۔ اے مہربان اجنبی تم بھی ہمیں کوئی مافوق الفطرت انسان لگتے ہو لیکن تم ہو انسانیت اور نیکی کے دلدادہ، ہم تیرے ممنون ہیں کہ تو نے ہم سب کی جان بچائی اب ہم تیرا کہا مان کر کشتی کو کنارے کی طرف لے جاتے ہیں۔“ اس کے ساتھ ہی اس کشتی کے ملاح حرکت میں آئے، چپو چلاتے ہوئے وہ کشتی کو بڑی تیزی سے کنارے کی طرف لے جا رہے تھے۔

کشتی جب کنارے لگی تو اتنی دیر میں یو ساسرائے کے مالک اور اس کے ساتھیوں کو لے کر وہاں پہنچ گئی تھی، یونان نے کشتی کے اندر گڑا ہوا اپنا خنجر واپس نکال لیا اور کشتی سے اتر کر اپنے ساتھیوں کے قریب آیا، اتنی دیر تک سارے ملاح اور مانی گیر بھی کشتی سے اتر آئے اور کسی قدر

خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سرائے کے مالک کو اپنی پتاسنانے لگے۔ ”یہ جوان آج انکی کشتی میں نمودار نہ ہوتا تو نیلی دھند کی قوتیں سارے ماہی گیروں اور ملاحوں کا خاتمہ کر چکی ہوتیں۔“

اس انکشاف پر سرائے کے مالک نے بڑی ممنونیت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اے میرے عزیز مجھے تو پہلے ہی یقین تھا کہ تم اس کام میں ملوث نہیں ہو بہر حال تم نے عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ کون اس قتل عام میں ملوث ہے۔“ پھر سرائے کے مالک کے ساتھ آئے ہوئے تین ساتھیوں میں سے ایک نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”سرائے کے اندر جو لوگوں نے تم کو مارا اس کے لئے ہم سب شرمندہ ہیں، یقیناً تم معصوم اور بے گناہ تھے، اب ہمیں خبر ہوئی کہ کیسے اور کس طرح لوگوں کا قتل عام ہوتا ہے۔ اے ہمارے مہربان اب تم یہ بتاؤ کہ نیلی دھند کی یہ قوتیں جو مافوق الفطرت لگتی ہیں ان سے کیسے نجات حاصل کی جاسکتی ہے؟“

یوناف نے خاموش رہ کر کچھ سوچا پھر سرائے کے مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”تم اپنے ساتھیوں کو لے کر سرائے کی طرف چلے جاؤ۔“ اس کے بعد وہ ملاحوں کی طرف مڑا اور کہنے لگا، تم سب آج کی رات اپنے اپنے جھونپڑوں میں آرام کرو اور آج رات کے کسی حصے میں تم لوگ دریا سے پھلیاں نہ پکڑنا اور یہ جو نیلی دھند کی قوت تمہاری کشتی پر حملہ آور ہوئی تھی اس کا میں ایسا انتظام اور بندوبست کروں گا کہ پھر یہ دوبارہ ادھر کا رخ کر کے تمہارے لئے باعث اذیب اور زحمت نہ بنے گی اب تم سب لوگ اپنے اپنے جھونپڑوں کی طرف چلے جاؤ۔“

یوناف کے کہنے پر سارے ملاح اور ماہی گیر اپنے اپنے جھونپڑوں کی طرف چل دیے تھے، جب کہ سرائے کا مالک اپنے ساتھیوں کو لے کر سرائے کی طرف چل دیا تھا ان کے جانے کے بعد یوناف تھوڑی دیر تک خاموش اپنی جگہ کھڑا رہا پھر وہ بیوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”بیوسا اب جب کہ ماہی گیر ملاح اور سرائے کا مالک اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا چکے ہیں تو آؤ ہم اب عارب اور بیٹھ کو یہاں سے اپنی نیلی دھند کی قوتوں کے ساتھ بھاگ جانے پر مجبور کریں۔“

یوناف کے اس انکشاف پر بیوسا خوش ہو گئی تھی اور وہ اس کے

قریب ہو کر اس کے شانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔ ”اس معاملہ میں میں تم سے مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں۔“ ہلکی ہلکی اور دھیمی آواز میں یوناف نے اہلیکا کو پکارا۔ جواب میں اہلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم اور ریشمی لمس دیا، اس کے ساتھ ہی یوناف نے اس کو مخاطب کر کے کہا۔ ”سنو اہلیکا! رات کی اس تاریکی میں میری اور بیوسا کی اس جھونپڑے تک راہنمائی کرو جہاں عارب اور بیٹھ قیام کئے ہوئے ہیں ہم رات کی تاریکی میں ان دونوں کو نیلی دھند کی قوتوں کے ساتھ بھاگ جانے پر مجبور کر دیں گے۔“

جواب میں اہلیکا کی مسکراتی اور کھلکھلاتی ہوئی آواز یوناف کے کانوں سے ٹکرائی۔ ”یوناف اور بیوسا میں بھی تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتی ہوں، چلو میں تمہاری راہنمائی کروں گی۔“ اہلیکا کے جواب پر یوناف اور بیوسا ماہی گیروں کی بستی کی طرف بڑھنے لگے۔

اہلیکا کی راہنمائی میں یوناف اور بیوسا اس جھونپڑے کے سائے آن کھڑے ہوئے تھے جس کے اندر عارب اور بیٹھ نے قیام کر رکھا تھا تھوڑی دیر وہاں کھڑے رہنے کے بعد یوناف نے دیکھا قریب ہی ایک جھونپڑے کے سامنے آگ کا ایک الاؤ روشن ہے اور اس الاؤ کے گرد کچھ لوگ بیٹھے اپنے آپ کو گرم رکھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ یوناف آگ کے اس الاؤ کے پاس آیا اور وہاں بیٹھے لوگوں کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔ ”یہ جو سرائے کے اندر اور گنگا کے اندر ماہی گیروں اور ملاحوں کا قیام

عام ہوتا رہا ہے اس میں یہ دونوں میاں بیوی ملوث نہیں، جنہوں نے ان جھونپڑے کے اندر قیام کر رکھا ہے اور جو نئے نئے تمہاری اس بستی میں وارد ہوئے ہیں، سنو میرے مہربان ملاح اور ماہی گیروں، یہ دونوں بلحاظ بیوی انتہائی مافوق الفطرت اور خوف ناک انسان ہیں ان کے قبضے نیلے رنگ کی دھند کی قوتیں ہیں جن کو یہ حملہ آور ہونے کو کہتے ہیں ان کے حکم پر نیلی دھند کی قوتیں لوگوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہیں ان دونوں میاں بیوی کو بھگانا چاہتا ہوں تاکہ تم محفوظ ہو جاؤ۔“

یوناف کی بات کاٹتے ہوئے ایک ملاح اٹھا اور یوناف سے لگا۔ ”آپ کو کسی قسم کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، میں ان کشتی میں کام کر رہا تھا جس پر ابھی تھوڑی دیر پہلے نیلی دھند کی قوتوں نے حملہ کیا تھا اور ان نیلی دھند کی قوتوں سے آپ نے ہماری جان بچائی۔“

آپ جو چاہیں ان دونوں میاں بیوی کے ساتھ کریں اس بستی میں سے
کئی گئی مایہ گیر ملاح آواز نہ اٹھائے گا۔“

اس نوجوان ملاح کا جواب سن کر یوناف نے الاؤ میں سے ایک
لکڑی اٹھائی اور اس جھونپڑے کی طرف بڑھ گیا جس میں عارب اور غیٹہ
نے قیام کر رکھا تھا، اس جھونپڑے کی پشت کی جانب جا کر چلتی ہوئی لکڑی
سے یوناف نے جھونپڑے کو آگ لگا دی اور پھر جب اس نے دیکھا کہ
جھونپڑے کو آگ لگ گئی ہے تو وہ بھاگ کر جھونپڑے کے دروازے کے
سامنے آکھڑا ہو گیا اور تلواریں بے نیام کر کے فضا میں بلند کر لی، اب وہ
عارب اور غیٹہ کی طرف سے کسی رد عمل کا انتظار کر رہا تھا۔

جب جھونپڑے کو لگی ہوئی آگ خوب بھڑک اٹھی تو عارب اور
غیٹہ بھاگتے ہوئے باہر نکلے، جھونپڑے سے باہر آنے کے بعد وہ ایک دم
ٹھک کر رک گئے کیوں کہ ان کے سامنے وہاں یوناف اور بیوسا کھڑے
تھے اور یوناف نے اپنے ہاتھ میں تلوار تھام رکھی تھی جو کافی چمک رہی تھی
اور اس نے ارد گرد کے ماحول کو روشن کر رکھا تھا۔

رات کے اس وقت یوناف کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر عارب
اور غیٹہ ٹھک کر رہ گئے، انہوں نے دیکھا یوناف اس وقت بیوسا کے
ساتھ ان کے سامنے کسی آتش فشاں پہاڑ کی طرح کھڑا ہے، اس کے
چہرے پر آگ کے شعلوں کی سی غضب ناک تھی، یوناف کی یہ حالت
دیکھتے ہوئے عارب اور غیٹہ روزن جس میں ٹھہری ہوئی ہوا جیسے ہو کر رہ
گئے تھے، ان کی آنکھوں کے اندر خوف بھر گیا تھا، وہ کچھ ایسے خاموش اور
چپ تھے گویا انہیں حروف کی کمیابی کا اندیشہ ہو گیا ہو۔

یوناف ہی نے انہیں مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہا۔
”یہاں آکر تم نے غلط جگہ کا انتخاب کیا ہے جب کہ تم جانتے تھے کہ یہاں
سے قریبی سرائے میں میں نے اور بیوسا نے قیام کر رکھا ہے، ہم یہاں اپنی
موجودگی میں تمہیں کیسے اور کیوں کر ظلم برپا کرنے دے سکتے ہیں، سنو
عارب اور غیٹہ جس طرح ہر پھول گلاب نہیں ہوتا اور ہر جوان کامل اور
بے مثل نہیں ہوتا اسی طرح اس دنیا میں ہر جگہ اور ہر مقام ایک سا نہیں
ہے جہاں تم اپنی مرضی اور اپنی خواہش کے مطابق خونخواری کرتے رہو تم
جانتے ہو ہماری اور تمہاری حرکتیں ضابطے کا آدرش اور فلسفے جدا جدا ہیں،
لہذا رات کی اس تاریکی میں میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ فوراً یہاں سے نکل

جاؤ اگر تم دونوں نے مزید یہاں قیام کر کے قتل عام کو جاری رکھا تو پھر سنو
رکھو میں تم دونوں کو بے آواز لفظوں کے کرب میں مبتلا کر دوں گا۔ میں تم
دونوں کی سراسیمگی وحشت تذلیل اور بے چارگی کا باعث بن جاؤں گا، تم
دونوں جانتے ہو کہ راستے کی ہر رکاوٹ کو میں نابود کرنا جانتا ہوں، تم اپنی
ابلیسی تمناؤں کو سمیٹ کر کہیں اور چلے جاؤ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر
رات کی اس تاریکی میں میری آتشیں تلوار تم پر برسے گی اور جو تمہارا انجام
ہو گا وہ میرا اللہ ہی جانتا ہے۔“

یوناف کی اس گفتگو کا عارب اور غیٹہ نے کوئی جواب نہ دیا تھوڑی
دیر تک وہ بڑی بے بسی کے عالم میں یوناف اور بیوسا کی طرف دیکھتے
رہے پھر معنی خیز انداز میں ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ
ہی وہ ایک طرف چلتے ہوئے دریائے گنگا کی طرف چلے گئے
تھے، کنارے پر آ کر اپنی نیلی دھند کی قوتوں کو طلب کیا جو اس وقت نیلی
دھند کے صورت میں دریائے گنگا کے اندر پھیلی ہوئی تھیں، حکم پا کر وہ نیلی
دھند کی قوتیں طوفانی انداز میں کنارے کی طرف آئیں اور جب وہ
عارب کے قریب ہوئیں تو عارب غیٹہ کے ساتھ انہیں لے کر کسی انجانی
منزل کی طرف چلا گیا۔

☆☆☆☆

ایک روز ویرت کا راجہ اور یدھشٹر راج محل کے باغ میں اکٹھے
بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے تھے کہ ان کے سامنے ایک طرف سے یوناف
اور بیوسا نمودار ہوئے، ان دونوں کے یوں اچانک نمودار ہونے پر راجہ
کے چہرے پر ناراضگی اور ناپسندیدگی کے تاثرات ظاہر ہوئے تھے جنہیں
یدھشٹر نے دیکھ لیا تھا لہذا یدھشٹر نے فوراً راجہ کو مخاطب کر کے کہا اے
راجہ یہ جو دو اجنبی یہاں آئے ہیں یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور میرے
پرانے جاننے والے ہیں بلکہ میں یوں کہہ سکتا ہوں کہ دونوں میرے محسن
اور مربی ہیں ہو سکتا ہے کہ یہ کسی اہم کام کے سلسلہ میں مجھ سے ملنے آئے
ہوں اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے ساتھ لے جا کر انہیں اپنے
کمرے میں گفتگو کر لوں اس موقع پر یدھشٹر اس لئے بھی خوفزدہ تھا کہ
یوناف اور بیوسا کی زبان سے اس کا یہ راز افشا نہ ہو جائے کہ یہ پاٹھو
برادران اور انہوں نے یہاں پر غلط ناموں سے پناہ لے رکھی ہے،
یدھشٹر اپنی جگہ سے اٹھ کر جانا ہی چاہتا تھا کہ راجہ نے یدھشٹر کو مخاطب

کر کے کہا۔

”کانکا اگر یہ تمہارے مہمان ہیں تو انہیں یہیں اسی نشست پر بٹھاؤ اور میری موجودگی میں تم ان کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہو“ اور پھر یہ دھڑلے کے جواب کا انتظار کئے بغیر راجہ نے قریبی نشستوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یوناف اور بیوسا کو بیٹھنے کے لئے کہا۔ یوناف اور بیوسا چپ چاپ وہاں بیٹھ گئے۔“

تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد یوناف نے ویرت کے راجہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ ”راجہ گو میں اس کانکا کا پرانا جاننے والا ہوں لیکن اس وقت میں ایک ایسے کام کے سلسلہ میں آیا ہوں جس میں تمہاری بہتری اور بھلائی ہے اور وہ بات کہنے سے پہلے میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ یہ کانکا اس کے علاوہ آپ کے باورچی خانے میں کانکرے والا اور گھوڑوں کی دیکھ بھال اور جانوروں کے ریوڑوں کی نگرانی کرنے والے گرنٹھی اور تانتر پال کے علاوہ آپ کے ہاں ناچ گھر میں رقص و موسیقی کی تربیت دینے والا جرنیل اور اس کے علاوہ آپ کے محل میں رہنے والی سرندھری مجھے خوب اچھی طرح جانتے اور پہنچانتے ہیں۔ اس سے پہلے یہ لوگ پاٹو و برادران کے ساتھ اندر پر ساد کے شہر میں کام کرتے رہے ہیں اور جب ایک فریب اور دھوکے سے کام لے کر پاٹو و کو جلا وطنی پر مجبور کیا گیا تو یہ بے چارے پناہ لینے کی خاطر تمہارے ہاں چلے آئے، میں بھی چونکہ وہاں ایک صلاح کار کی حیثیت سے کام کرتا رہا ہوں اس لئے یہ سب لوگ میرے اچھے جاننے والے ہیں، اے راجہ! یہ میرا تعارف ہے کہ میں کانکا اور دوسرے ساتھیوں کو کیسے جانتا ہوں اب میں تم سے وہ بات کہتا ہوں جس کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔“

اس پر راجہ نے فکر مندی اور کسی قدر پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے پوچھا۔ ”کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو۔“

ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر کا بیٹا در یودھن اور ریاست تری گرت کا راجہ سوسارام دونوں تمہارے خلاف برے ارادے رکھتے ہیں، تری گرت کا راجہ سوسارام ہستناپور گیا ہوا تھا جہاں یہ فیصلہ کیا کہ دونوں مل کر تم پر حملہ آور ہو جائیں۔ اے راجہ ان دونوں کی نگاہ تمہارے لاکھوں جانوروں کے ریوڑ پر بھی ہے وہ دونوں ایک دن کا وقفہ ڈال کر تمہارے مرکزی شہر ویرت پر حملہ آور ہوں گے، جنوب کی طرف سے تری گرت کا

راجہ سوسارام اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوگا، جب کہ شمال کی طرف سے در یودھن حملہ کرے گا اور ان کا پہلا کام یہ ہوگا کہ شمال اور جنوب میں تمہارے جو ریوڑ چرتے ہیں انہیں اپنے قبضے میں کر لیں اور پھر جب تم اپنے لشکر کے ساتھ اپنے جانوروں کی بازیابی کے لئے نکلو تو تمہارے ساتھ ایسی جنگ لڑ کر نہ صرف یہ کہ تمہارے مرکزی شہر پر قبضہ کر لیا جائے بلکہ تمہاری ریاست کو دو حصوں میں بانٹ دیا جائے ایک حصہ در یودھن کے ملے اور ایک حصہ تری گرت کے راجہ سوسارام کو، بس اے راجہ میں تمہیں قبل از وقت مطلع کر رہا ہوں تاکہ ان دونوں شیطانوں کے حملے سے تم اپنے دفاع کا سامان کر لو۔ (باقی آئندہ)

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پراثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی۔ 20/- روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت۔ 600/- روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

لوح تسخیر قلوب

جغلا عامل عزیز الرحمن سروری قادری

قارئین کرام تسخیر کے حوالے سے اس لوح مبارک میں بے پناہ تاثیر موجود ہے کہ مطلوب ہزار کوس سے بھی طالب کے پاس بھاگتا ہوا آئے گا۔ اس نقش کی برکت سے اتفاق، محبت، تسخیر، طلب کی حاضری، روٹھے کو منانے اور دودلوں کو پیار اور محبت کے شیریں رشتے میں باندھنے کے لئے نہایت سریع الاثر ہے۔ یہ نقش زوج الزوج طریقے سے ہی کیا جاتا ہے۔ یعنی ہر خانہ دودو کے اضافے سے بھرا جاتا ہے۔ یہ نقش آیت مبارک وَالْقَلْبِ عَلَیْكَ مَحَبَّتِ مَنِّی، طالب خادم حسین، مطلوب النساء اور مقصد آئے پر مشتمل ہے۔ یہ نقش مبارک وہاں بہت جلد اثر کرتا ہے جہاں بیوی روٹھ کر میکے جا بیٹھی ہو اور واپس آنے پر تیار نہ ہو۔ یا خاندان نے بیوی کو گھر سے نکال دیا ہو اور وہ اسے لینے کے لئے آنے پر ہی آمادہ نہ ہو یا بہن بھائیوں میں ایسی ناچاقی ہو گئی ہو کہ ایک دوسرے سے ملنا چھوڑ دیں۔ لہذا اس لوح سے ہر قسم کی تسخیر ممکن ہے۔ اللہ پاک قارئین کرام کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اس لوح کو تیار کرنے کے لئے ادارہ ہاشمی روحانی مرکز یا براہ راست مجھ سے رابطہ کریں۔

یا ودود	۷۸۶	یا ودود	یا ودود
۷۷۹	۱۱۶	۷	والقبت علیک محبت منی
۵	۱۲۲۹	۷۷۷	۱۱۸
۱۲۳۱	۱۱	انساء ۱۱۲	۷۷۵
۱۱۳	خادم حسین ۷۷۳	۱۲۳۳	۹

یا ودود یا ودود

☆☆ ☆☆ ☆☆ ☆☆

☆☆ ☆☆ ☆☆ ☆☆

ہر مشکل آسان ہو

تحریر: مولانا محمد رمضان عطاری

بلسلہ یا اپنے کسی عزیز کے پاس کسی بھی جائز مقصد کے لئے بیرون ملک جانے کے خواہش مند قرآن کریم سپارہ نمبر ۱۵ سورۃ مبارکہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت سے مدد لیں انشاء اللہ رب کریم کی بارگاہ سے کامیابی ملے گی۔ اس مقصد کے لئے اس آیت کو جزو سے مدد لی جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا
آیت مبارکہ کے اس جزو کے کل اعداد بنتے ہیں ۱۲۸۶ موکل بنے گا و فرغانیل نقش مربع بنانے کے لئے ۱۲۵۶ = ۳۰ - ۱۲۸۶
۳۱۴ = ۱۲۵۶ % ۴ کسر کچھ نہیں۔ چاند کی ۱۴ تاریخ کے بعد اور ۱۵ تاریخ سے پہلے کسی بھی دن اچھی سعد ساعتوں میں ۳ عدد نقش تیار کریں۔ ایک گلے میں یا بازو میں پہن لیں دوسرا کسی پھل دار درخت سے لٹکا دیں تیسرا نقش مبارکہ گھر میں رکھیں۔ ہر تعویذ مذکورہ کو آیت مبارکہ اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھ کر دم کریں۔ حسب توفیق جمعہ، ہفتہ منگل کو صدقہ ضرور دیں۔ ہر چیز تفصیل سے لکھ دی ہے اگر کوئی چیز سمجھ میں نہ آئے تو مجھ ناچیز سے رابطہ کر کے پوچھ سکتے ہیں۔

شمکائیل ۷۸۶ شفقائیل ۷۷۵	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۷	۳۲۸
۳۱۴	۳۲۷	۳۲۲	۳۲۱	۳۲۸
۳۲۵	۳۲۹	۳۲۲	۳۲۱	۳۲۸
۳۱۹	۳۱۸	۳۱۷	۳۱۶	۳۱۵

فقائیل میکائیل لولائیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم عزمت و اقسمت علیکم یا ول فرغانیل
جلد با عزت بیرون ملک جانے کے لئے حامل نقش (فلاں بن فلاں) کی مدد کرو

بحق سبحان الذی اسری بعد بدہ لیل

وبحق الم المص حمصق المعجل

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

سماج وادی پارٹی کے دورِ اقتدار میں پانچ سے سوزیادہ مسلم کش فسادات ہوئے ہیں

حالیہ الیکشن پر بات چیت کرتے ہوئے عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ کانگریس اور سماج وادی پارٹی کے گوبندھن سے مسلمان متاثر نہ ہوں۔ باری مسجد کا غم مسلمانوں کو کانگریس اور سماج وادی پارٹی ہی نے عطا کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ کانگریس کے دورِ اقتدار میں اور سماج وادی پارٹی کے دورِ اقتدار میں ہزاروں فرقہ وارانہ فسادات ہوئے ہیں، ان فسادات میں ہزاروں مسلمانوں کی جانیں تلف ہوئی ہیں، ہم ان فسادات کو کیسے بھول سکتے ہیں اور یہ دونوں پارٹیاں ابھی تک اپنی غلطیوں پر شرمندہ بھی نہیں ہیں۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اکھلیش نے مسلمان بچوں اور بچیوں کو ہزاروں ٹیلیٹ تقسیم کئے ہیں اور اردو زبان کے نام پر کچھ ڈرامے بھی اسٹیج کئے گئے ہیں لیکن ان چند کھلونوں اور چند جھنجھنسوں کی وجہ سے مسلمان ان زخموں کو کیسے بھلا سکتے ہیں جو جان بوجھ کر فرقہ پرستوں کو خوش کرنے کے لیے مسلمانوں کے جسموں پر لگائے گئے ہیں اور یہ صرف یہی نہیں بلکہ ان زخموں کو ہر ابھر رکھنے کے لئے کئی بار فرقہ پرستوں سے ہاتھ بھی ملایا گیا ہے مولانا نے کہا کہ حکمت عملی اور دوراندیشی کا تقاضہ ہے کہ اس الیکشن میں ان تمام سیکولر پارٹیوں کو سبق سکھایا جائے جو مسلمانوں کا ووٹ بٹور کر پھر مسلمانوں کو ذلیل و خوار کرتے ہیں اور ان کے خونوں سے ہاتھ رنگتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اس بار بہوجن سماج پارٹی کے امیدواروں کو جتنا کہ مسلمانوں کو ایک نئی تاریخ مرتب کرنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ آزادی کے بعد سے کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا ہے وہ بالکل عیاں بیاں ہے اور سماج وادی پارٹی کے دورِ اقتدار میں پانچ سے سوزیادہ مسلم کش فسادات ہوئے ہیں جن میں مسلمانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا ہے، بے حسی اور عاقبت نااندیشی ہوگی کہ اگر ہم ان روح فرسا حادثات کو بھلا کر چند کھلونوں اور چند جھنجھنسوں کی خاطر جو ہماری قوم کے چند لوگوں کے ہاتھوں میں تھما دیئے گئے ہیں ان پارٹیوں کا ساتھ دیں اور فریب دینے والی ان پارٹیوں کی نیا پارکرانے کی کوشش کریں۔ مولانا نے کہا کہ بہوجن سماج پارٹی کے سوا اس وقت کسی بھی پارٹی نے مسلمانوں کو اہمیت نہیں دی ہے، ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی اسی پارٹی کو اہمیت دیں جو ہمیں آواز دے رہی ہے۔ اس پارٹی کا ہمیں آواز دینا ہی اس کی ماضی کی غلطیوں پر اظہارِ شرمندگی ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہم ان ہندوؤں سے بھی گزارش کریں جو سیکولر ازم کو پسند کرتے ہیں جو کٹر پن্থی اور فرقہ واریت کی مخالفت کرتے ہیں جو ہندوستان کی گڑھا جمنی تہذیب کی بقا چاہتے ہیں کہ وہ بہوجن سماج پارٹی کو مضبوط کریں اور سیکولر ازم سے سچی محبت کا پکا ثبوت دیں۔

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن یو پی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ

دلیورینڈ

جنات کی دنیا

طلسمانی دنیا

مئی ۲۰۱۷ء

اب آگے کیا ہوگا خدا جانے

یہ شمارہ بھی اہم ہے اسے ضرور پڑھئے

RS. 25/=

کیا اور کہاں

انجمن انصاری
www.facebook.com/groups/freemamliyatbooks

۴۹..... اس ماہ کی شخصیت	۵..... انصاری
۵۳..... جنات کی دنیا	۶..... مختلف پھولوں کی خوشبو
۵۹..... جوڑوں کا درد ایک تکلیف دہ بیماری	۱۱..... اسم اعظم
۶۱..... شیطان کے اغراض و مقاصد	۱۲..... وظائف
۶۷..... گدھا تو گدھا ہوتا ہے	۱۳..... ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے
۶۹..... امراض جسمانی	۱۷..... آیت الکرسی کی فضیلت
۷۳..... ۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات	۱۹..... روحانی ڈاک
۷۳..... نظرات	۲۷..... دنیا کے عجائب و غرائب
۷۵..... عاملین کی سہولت کے لئے	۳۱..... عکس سلیمانی
۷۶..... شرف قبر وغیرہ	۳۷..... طب نبوی
۷۷..... انسان اور شیطان کی کشمکش	۳۹..... مسلمان حاشے سے صفر پر
۸۱..... زمین و مکان خریدتے وقت	۴۱..... اسلام الف سے ی تک
۸۲..... خبر نامہ	۴۵..... اللہ کے نیک بندے

بقلم خاص

آگے کیا ہوگا؟ خدا جانے!

اتر پردیش کے حالیہ الیکشن کے نتائج آنے کے بعد جب بھارتیہ جنتا پارٹی پوری طرح اقتدار پر قابض ہو گئی تو کئی حیرتیں سر اُبھارنے لگیں اور کئی سوالات ذہنوں میں گردش کرنے لگے۔ ان میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ دیوبند کی سیٹ بھاجپا نے کیسے حاصل کر لی؟ یہ سوال بجائے خود اس بات کی علامت ہے کہ مسلمان زمین کی سیاست سے بہت دور ہیں اور وہ اس سیاسی گیم کو سمجھنے کے اہل نہیں ہیں جو ان دنوں سیاست کی مسند پر کھلیا جا رہا ہے۔ بالکل سیدھی سچی بات ہے جو مسلمانوں کے سمجھ میں نہیں آتی۔ بھاجپا جو تمام کوششوں کے باوجود تین فیصد ووٹ سے زیادہ لے نہیں پاتی اس کو بس کرنا یہ ہوتا ہے کہ ستر فی صد ووٹوں کو جو اس کے خلاف پڑتے ہیں انہیں تقسیم کرنا ہے۔ اس فارمولے پر عمل کرنے کے لئے وہ خود مسلمانوں کو مختلف علاقوں میں کھڑا بھی کرتی ہے اور مسلمانوں کو جی کھول کر استعمال بھی کرتی ہے۔ دیوبند کی سیٹ پر بھی کچھ ایسا ہی ہوا۔ الیکشن کا بگل بجتے ہی مایاوتی نے ایک سو تین مسلمانوں کو ٹکٹ دیدیئے۔ بھاجپا اور سماجوا دی پارٹی نے اپنے ٹکٹ بعد میں تقسیم کئے۔ سماجوا دی پارٹی نے دیوبند کی سیٹ پر مسلمان کو اپنا ٹکٹ دیا جب کہ مایاوتی ایک مسلمان کو ٹکٹ دے چکی تھیں۔ ظاہر ہے کہ یہ ٹکٹ سماجوا دی نے خود جیتنے کے لئے نہیں بلکہ بھاجپا کو جتوانے کے لئے دیا تھا۔ سماجوا دی کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کا ٹکٹ دو حصوں میں بٹے اور بھارتیہ جنتا پارٹی کا راستہ صاف ہو جائے۔ چنانچہ یہی ہوا، دیوبند حلقے میں بہوجن سماج پارٹی کو تقریباً چھتر ہزار، سماجوا دی پارٹی کو تقریباً پچپن ہزار اور بھاجپا کو تقریباً ایک لاکھ دس ہزار ووٹ ملے اور بھاجپا جیت گئی۔ سیکولر ووٹ جو تقریباً ایک لاکھ تیس ہزار تھا وہ منتشر ہونے کی وجہ سے بے اثر ہو گیا اور بھاجپا کم ووٹ حاصل کر کے بھی جیت گئی۔ اس طرح بھاجپا نے سماجوا دی پارٹی کی دانستہ یا غیر دانستہ غلطی کی وجہ سے دیوبند کی سیٹ پر فائدہ اٹھایا اور اتر پردیش میں ہر جگہ یہی ہوا کہ بھاجپا کو فائدہ پہنچانے کے لئے مسلمان کے مقابلہ میں مسلمان کو کھڑا کیا گیا اور سیکولر ووٹوں کو منتشر کرنے کا کام کیا گیا اور اس سے بھاجپا کو فائدہ پہنچا۔

آج کل یہ بات زبان زد ہے کہ اہمد الدین ایسی جیسے لوگ جو اتحاد المسلمین کے کرتا دھرتا ہیں وہ بھی بھاجپا کی خاطر مسلمانوں کا ووٹ تقسیم کرنے کے لئے ان علاقوں میں تقریریں کر رہے ہیں جہاں ان کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ ان جیسے مدبرین قوم کو بھی بھاجپا استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ یہ ووٹ اگر کسی سیکولر پارٹی کے کنڈی ڈیٹ کو مل جاتے تو اس کا کچھ فائدہ ہوتا لیکن اتحاد المسلمین کے دامن میں آ کر یہ ووٹ رڈی بن جاتا ہے اور بھاجپا اس طرح بھی سرخرو ہو جاتی ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو سوچئے جب مسلمانوں کو اتحاد کا درس دینے والے لوگ بھی مسلمانوں کو منتشر اور منقسم کرنے کے کارنامے انجام دیں گے تو مسلمان اگر حاشیہ پر جا کر کھڑے نہیں ہوں گے اور کیا ہوگا؟ نریندر مودی نے تو گڑیا کی زبان اس لئے بند کرادی تھی کہ اس کی بکواس سے مسلمانوں کو متحد ہونے کا سبق ملتا تھا۔ نریندر مودی نے اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں میں ایسے کئی تو گڑیا پیدا کر دئے جو ہندوؤں کے خلاف چرب زبانی کرتے ہیں، یہ باتیں سن کر مسلمانوں کو مڑا آتا ہے لیکن ان زبیر ملی باتوں کی وجہ سے ہندو متحد ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کے حصے میں ووٹوں کی تقسیم آتی ہے اور سیکولرزم کو شکست اور ذلت سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

افسوسناک بلکہ عبرتناک ہے یہ بات کہ ”پیس پارٹی“ جو مسلمانوں کو اپنے ذاتی اقتدار کے سہرے خواب دکھاتی ہے اور اس کے لئے اشتہارات پر کروڑوں روپے خرچ کرتی ہے اور اہمد الدین ایسی اور اکبر الدین ایسی لاکھوں کے مجمع میں کھڑے ہو کر ہندوؤں کے ننھیے اُدھڑتے ہیں اور زندہ باد کے نعروں سے فضائیں گرم ہوتی ہیں وہ اپنا ایک کنڈی ڈیٹ جتوانے میں بھی کامیاب نہیں ہو پاتے۔ اکثر جگہوں پر ان کی ضمانتیں ضبط ہو جاتی ہیں لیکن یہ لوگ مطمئن رہتے ہیں، انہیں ہار کر کوئی شرمندگی نہیں ہوتی، شاید ان کا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ وہ ووٹ تقسیم کر دیا جائے اور اس مقصد میں کامیاب ہو کر وہ ایک طرح جیت ہی جاتے ہیں۔ جب تک ایسے بہادر اور جیالے لوگ مسلمانوں کی صفوں میں موجود رہیں گے مسلمانوں کو بار بار شکست سے دوچار ہونا پڑے گا اور بار بار سیکولرزم کے حصے میں ذلت اور رسوائی آئے گی۔

نوٹ بندی کے بعد اکثر ہندو نریندر مودی سے خفا تھے لیکن ہندوؤں کی خوبی یہ ہے کہ وہ کچھ بھی خیالات رکھتا ہو وہ الیکشن کے دن صرف ہندو ہی ہو جاتا ہے اور مسلمانوں کی سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ وہ الیکشن کے دن بھی صرف مسلمان نہیں رہتے بلکہ الیکشن کے دن خاص طور پر انصاری، قریشی، تیلی پٹھان اور شیخ جی بنے رہتے ہیں اور اس روش کی وجہ سے وہ بار بار ذلت و شکست سے دوچار ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی ایک خرابی یہ بھی ہے کہ وہ حالات اور مصلحتوں سے بے پرواہ ہو کر اپنی من پسند پارٹیوں سے چسپے رہتے ہیں۔ سیاست میں دوستی اور دشمنی دائمی نہیں ہوتی، وہ صرف وقتی ہوتی ہے۔ ساری دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ کھلیش جس نے بھاجپا پر ہزاروں الزامات لگائے وہ اپنے حریفوں سے گلے لگنے کے لئے منہ پر حاضر ہوئے اور انہوں نے بھاجپا کے کرتا دھرتا سے لپٹنے اور کانٹا پھوسی کرنے کی رسم بھی ادا کی جب کہ مسلمان آخری دم تک ایسا رہا جیسے ان پارٹیوں سے اس کا نکاح ہو چکا ہو جو بھاجپا کو سرخرو کرنے کی ذمہ دار تھیں۔ اس سوچ اور اس وطیرے کے ہوتے ہوئے مسلمان اس ہندوستان میں جس کی اکثریت اب ایک خاص رخ پر چل رہی ہے کس طرح اپنا وجود برقرار رکھ سکے گا اور نتائج کے عذاب سے خود کو کیسے بچا سکے گا، خدا ہی جانے! ☆☆☆

مختلف بھولوں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”رات گئے قصہ کہانیوں کی محفلوں میں نہ جایا کرو کیوں کہ تم میں سے کسی کو بھی خبر نہیں کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کس کو کہاں کہاں پھیلا یا ہے اس لئے دروازے بند کر لیا کرو، مشکیزوں کا منہ باندھ لیا کرو، برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو اور چراغ گل کر دیا کرو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال

☆ جس شخص کو سال بھر تک کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے وہ جان لے کہ پس میرا اللہ مجھ سے خفا ہے۔

☆ عمدہ لباس کے حریص! کفن کو یاد رکھ، عمدہ مکان کے شیدائی، قبر کا گڑھامت بھول، عمدہ غذا کے دلدادے، کیڑے مکوڑوں کی غذا بننا ہے یاد رکھو۔

☆ تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے اور پھر اس کی رغبت رکھتا ہے۔

☆ حیا کے ساتھ نیکیاں اور بے حیائی کے ساتھ تمام برائیاں وابستہ ہیں۔

☆ اس نے اللہ تعالیٰ کا حق نہیں جانا جس نے لوگوں کا حق نہیں پہچانا۔

ماں کے نام

☆ دنیا کی سب سے خوب صورت اور شیریں شے ماں کا پیار ہے۔
☆ میری ہر تکلیف اور ہر غم میں میری ماں کا تصور میرے لئے

فرشتہ نجات بن کر آتا ہے۔

☆ ہر شخص انسانیت کی حقیقی تصویر اپنی ماں کے چہرے میں دیکھ سکتا ہے۔

☆ ماں کے قدموں کی خاک چوم لو دونوں جہانوں میں شہرت نصیب ہوگی۔

☆ ماں کی چاہت میں اپنی انا کو بھول جاؤ تمہارا دامن خوشیوں سے بھر جائے گا۔

☆ ماں کے قدموں میں جھک جاؤ، رفعت و بلندی ملے گی۔

اقوال سعدی

☆ دو باتیں ناممکن ہیں (۱) قسمت میں لکھے سے زیادہ کھانا (۲) مقررہ وقت سے پہلے مرنا۔

☆ جو تیری قسمت میں نہیں ہے وہ تجھے نہیں ملے گا اور جو تیری قسمت ہے وہ تو جہاں بھی ہوگا تجھے مل جائے گا۔

☆ جو فقیر اور لا لچی ہے وہ لیرا ہے۔

☆ جس دو پر اعتماد نہ ہو وہ دو کھانا اور بغیر دیکھی ہوئی راہ پر بغیر قافلے کے کیلے چلنا، یہ دونوں باتیں عقلمندوں کی رائے کے خلاف ہیں۔

☆ جھوٹ کہنا زخم لگانا ہے، اگر زخم مندمل بھی ہو جائے تب بھی نشان بنا دیتا ہے۔

☆ جو شخص اپنی عقل مندی دکھانے کے لئے دوسروں کے درمیان بولتا ہے وہ اپنی نادانی کا اظہار کرتا ہے۔

☆ جو بات تم سب کے سامنے کہنے سے ہچکچاتے ہو اس کو کسی سے تنہائی میں مت کہو۔

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

کسی خوشی پر

☆ میں کون ہوں، انسان کو کبھی کبھی یہ سوال اپنے آپ سے پوچھ لینا چاہئے۔

☆ دشمن پر فتح پانی ہے تو اس کے ساتھ نکلی کرو۔
☆ کبھی ہم قسمت کا ساتھ نہیں دیتے اور کبھی قسمت ہمارا، مگر دونوں ہی صورتوں میں بد قسمتی ہمارے حصے میں آتی ہے۔
☆ ظالموں کو معاف کر دینا مظلوموں کے ساتھ ظلم کرنے کے مترادف ہے۔

☆ اگر کسی کو خوشی نہیں دے سکتے تو تم دکھ بھی نہ دو۔
☆ نفس کے لئے سب سے مشکل کام شریعت کی پابندی ہے۔
☆ تمام مخلوقات میں سے زیادہ محتاج انسان ہی ہے۔
☆ آئیڈیل بنانے میں ایک منٹ اور آئیڈیل بننے میں ڈھیر سارے سال گزر جاتے ہیں۔
☆ خوش ہونے کے لئے کسی خاص موسم کی ضرورت نہیں ہوتی۔

آج کل اور کل

☆ کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی کہتے تھے الحمد للہ لیکن آج اچھا خاصا کھا کر بھی کہتے ہیں۔ ”حرو نہیں آیا۔“

☆ کل انسان شیطان کے کاموں سے توبہ کرتا تھا، جب کہ آج شیطان انسان کے کاموں سے توبہ کرتا ہے۔

☆ کل لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خفیہ طور سے خرچ کرتے تھے جب کہ آج خرچ کرنے سے پہلے اپنی تصاویر بنواتے ہیں۔

☆ کل گھروں سے قرآن کی تلاوت کی آواز آتی تھی اور آج ڈھول اور گانوں کی آواز آتی ہے۔

☆ جس کے ہزار دوست ہوتے ہیں اس سے دوستی مت کرو اسے اپنا دل مت دو۔ اگر دیتے ہو فراق کی تکلیفیں برداشت کرنے کے لئے تیار رہو۔

☆ عقل بغیر طاقت کے فریب اور دھوکہ ہے، طاقت بغیر عقل کے حماقت اور پاگل پن ہے۔

☆ بد چلن احمق مولوی سے اچھا ہے کیوں کہ احمق نے تو اندھے ہونے کی وجہ سے راہ کھوئی لیکن مولوی دو آنکھیں ہوتے ہوئے بھی کونیں میں گر پڑا۔



☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا۔ ”علم کیا ہے؟“ آپ فرمایا۔ ”علم یہ ہے کہ اگر کوئی تم پر ظلم کرے تو اسے معاف کر دو، اگر کوئی تعلقات توڑے تو تم جوڑو، کوئی تمہیں محروم کر دے تو اسے نواز دو، قوت انتقام ہو تو غفور و کریم سے کام لو، خطا کار سامنے آجائے تو سوچو اس کی خطا بڑی ہے یا تمہارا رحم اور غصے میں بھی کوئی ایسی بات نہ کرو کہ بعد میں تمہیں ندامت ہو۔“

مہکتی کلیاں

☆ آنسو اس وقت مقدس ہوتے ہیں جب وہ دوسروں کی تکلیف پر ٹپکیں۔

☆ عادتیں شروع میں کچے دھاگوں کی طرح ہوتی ہیں، مگر بعد میں وہ لوہے کے تاروں کی طرح ہو جاتی ہیں جن میں انسان کی شخصیت جکڑ کر رہ جاتی ہے۔

اندازِ فکر

☆ جاہل کے آگے عقل کی دلیل نہیں چلتی۔
 ☆ انسان اپنی توہین معاف کر سکتا ہے لیکن بھول نہیں سکتا۔
 ☆ ہر مسئلہ کا حل ہونے کے بعد ایک نئے مسئلے کو جنم دیتا ہے۔
 ☆ جہاں سے بھی گزرو پھول برساؤ، تاکہ واپسی پر تمہیں ایک بہت بڑا باغ ملے۔

☆ کسی کا دل نہ دکھاؤ کہ انسان کے دل میں خدار ہوتا ہے۔
 ☆ کسی کو حقیر مت سمجھو کہ خدا کے ولی انہی انسانوں میں ہوتے ہیں۔
 ☆ کتاب انسان کی بہترین ساتھی ہے۔

بات پتے کی

☆ اگر دنیا میں عزت اور مرتبہ چاہتے ہو تو اپنے سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہئے۔
 ☆ دعا عبادت کی جان ہے۔
 ☆ خاموشی گفتگو کا حسن ہے۔
 ☆ اولاد کے لئے ماں باپ کا سب سے اچھا تحفہ ان کی بہتر تعلیم و تربیت ہے۔

☆ تم میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔
 ☆ مسکراہٹ زندگی کا انمول تحفہ ہے۔
 ☆ امانت میں خیانت سخت گناہ ہے۔
 ☆ ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔
 ☆ وہ علم ضائع ہو گیا جس پر عمل نہ کیا جائے۔
 ☆ عاجزی انسان کے وقار میں اضافہ کرتی ہے۔
 ☆ لوگوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔
 ☆ علم مومن کا گمشدہ مال ہے جہاں ملے لے لو۔
 ☆ آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔

اقوالِ زریں

☆ بزرگ بننے سے پہلے علم حاصل کرو۔

☆ کل سیاست داں قوم کا غم کھا کر سوتے تھے آج سیاست داں قوم کا مال کھا کر سوتے ہیں۔

☆ کل کے طالب علم کے ہاتھوں میں کتاب ہوا کرتی تھی جب کہ آج کے "اسٹوڈینٹ" کے ہاتھوں میں موبائل ہے۔

جان لیجئے

☆ یہ وقت کے بہتے دریا کے کناروں پر پھیلی ریت ہے اسے چھانو گے تو پتہ چلے گا کہ ہر ذرہ سونا نہیں ہوتا۔
 ☆ تم دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جاؤ، لوٹ کر اپنے ہی گھر آؤ گے کیوں کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں وہ لوگ بستے ہیں جو تمہارے حقیقی خیر خواہ ہیں۔

☆ کچھ دل بہت نازک ہوتے ہیں، ان پر لفظ استعمال کرنے سے پہلے ان کے حوصلوں کو جان لو ورنہ یا وہ دل ٹوٹ جائے گا یا تم خود۔
 ☆ تنہائیاں اور اداسیاں بہت دردناک ہوتی ہیں، اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ کسی ایسی خطا کے کرنے سے آپ کو محفوظ رکھے کہ جس کی سزا اس عذاب کی صورت میں آپ کو ملے۔

☆ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری لغزشوں کو بھلا دے اور تمہاری نیکیوں کو یاد رکھے۔
 ☆ جس شخص کو سال بھر کوئی تکلیف یا رنج نہ پہنچے وہ جان لے کہ اس سے کارب ناراض ہے۔

☆ جاگنے والے زندہ ہوں تو سونے والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆ جاگنے والے نہ رہیں تو سونے والے بھی نہ رہیں گے، گڈ ریا سو جائے تو بھیڑیے ریوڑ کھا جاتے ہیں۔

☆ لوگ فوری نتیجوں پر غور کرتے ہیں اور اس طرح انتہائی نتائج سے بے خبر رہتے ہیں۔

☆ ہم شاید جانتے ہیں کہ ہمارے فیصلوں کے اوپر ایک اور فیصلہ نافذ ہو جایا کرتا ہے، یہ وقت کا فیصلہ ہے۔

☆ تذبذب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں آگے جانے کی ہمت نہ ہو اور واپس جانا ممکن نہ ہو۔

☆ انسان کو فنا ہے لیکن محبت کو نہیں تو کیا مرنا محبت کے لئے
اختتام کا نام ہے؟

☆ محبت پر بتوں کے دامن سے پھوٹنے کا واسطے چشمے کی طرح
اپنی سمت اور اپنا راستہ خود بنالیتی ہے لیکن کچھ محبتیں درگاہ پہ تقسیم ہونے والی
نیاز کی طرح ہوتی ہیں جنہیں خالی ہاتھوں سے ننگے پاؤں چل کر حاصل
کرنا پڑتا ہے۔

منتخب اشعار

سوار چمن مہکا سو بار بہار آئی
دنیا کی وہی رونق دل کی وہی تنہائی
☆

بھگی ہوئی ایک شام کی دہلیز پہ بیٹھے
ہم دل کے سلگنے کا سبب سوچ رہے ہیں
☆

گنوائی کس کی تمنا میں زندگی میں نے
وہ کون تھا جسے دیکھا نہیں کبھی میں نے
☆

حاصل اسے نہ ہوگی کبھی سر بلندیاں
جس کو خیال خدمت خلق خدا نہ ہو
☆

ہماری بولتی آنکھوں کو غور سے دیکھیں
جو کہہ رہے ہیں شب و روز بے زباں ہم کو
☆

لب کو حرکت نہ دی حال بھی کہہ دیا
خیر جو بھی ہوا معجزانہ ہوا
☆

امول جس کو بولیں انوکھا کہیں جیسے
ایسا کہاں سے لائیں کہ تجھ سا کہیں جسے



☆ جو شخص اپنے آپ کو عالم کہے وہ جاہل ہے اور جو اپنے آپ کو
جنتی کہے وہ جہنمی ہے۔

☆ توبہ کی تکلیف سے گناہ کو چھوڑ دینا زیادہ آسان ہے۔

☆ خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

☆ دنیا جس کے لئے قید ہے، قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔

☆ غیبت دوستی کے لئے زہر قاتل کا اثر رکھتی ہے۔

☆ اگر سبق سیکھنا چاہتے ہو تو کنول سے سیکھو جو کچھڑ میں بھی پاک

صاف رہتا ہے۔

☆ زندگی ایک پیسے کی مانند ہے جو اوپر آنے والوں کو عیش کرواتا

ہے جب کہ نیچے آنے والوں کو روند دیتا ہے۔

☆ کسی کے اتنا قریب مت جاؤ کوئی نکل لے اور کسی سے اتنے

دور مت جاؤ کہ پاس نہ آسکو۔

☆ درود پاک ایک ایسی عبادت ہے کہ اگر تم دکھاوے کے لئے

بھی پڑھتے ہو تو تمہارے حصے میں نیکیاں لکھی جائیں گی۔

۴ چیزوں کا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ چار چیزوں کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

☆ بہرے سے راز میں بات کرنے کا۔

☆ ناشکر گزار پر احسان کرنے کا۔

☆ بنجر زمین میں بیج ڈالنے کا۔

☆ سورج کی روشنی میں چراغ جلانے کا۔

☆ ۴ چیزوں میں ایمان کی مٹھاس پائی جاتی ہے۔

☆ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ”میں نے عبادت کی

چاشنی (مٹھاس) چار چیزوں میں پائی ہے۔

☆ اللہ کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی میں۔

☆ اللہ کی حرام کردہ چیزوں سے بچنے میں۔

☆ اللہ کی رضا حاصل کرنے کی فرض سے نیکی کا حکم دینے میں۔

آپ بھی سنئے

☆ کچھ لوگ ہوا کی مانند ہوتے ہیں، چپکے سے زندگی میں آتے

اور چپکے سے زندگی کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

آندھرا اور تلنگانہ کے قارئین توجہ فرمائیں

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تمام خصوصی نمبرات اور مولانا حسن الباشمی کی تمام تصنیفات کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

علاوہ ازیں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ہمارے پاس موجود ہیں، خواہش مند حضرات توجہ فرمائیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ایک قیمتی اثاثہ ہے جو باشعور قارئین کے لئے ہم نے روک رکھا ہے۔ یہ اثاثہ ایک علمی دولت ہے اور ایک قیمتی اثاثہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو طلسماتی دنیا کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتا ہو۔

دفعینہ نمبر کی بھی کچھ کاپیاں ابھی موجود ہیں، شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ دفعینہ نمبر میں دفعینہ کی صحیح جگہ معلوم کرنے کے لئے اور دفعینہ نکالنے کے لئے سینکڑوں طریقے درج کئے گئے ہیں۔ یہ ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ جسے لاکھوں روپے خرچ کرنے کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

دفعینہ نمبر: ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز ہے کہ جس کا ہر پڑھ لکھے انسان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس نمبر کو اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ کام آئے گا۔

طلسماتی دنیا کے تازہ ترین شمارے بھی بروقت ہم سے طلب کیجئے اور مولانا حسن الباشمی کی تمام تصنیفات کے لئے بھی ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

نصف صدی سے دیانت اور احساس ذمہ داری ہماری پہچان ہے اور ہم اس پہچان کو برقرار رکھتے ہوئے علم اور معلومات سے دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ”طلسماتی دنیا“ کا اگلا شمارہ بہت اہم ہوگا۔

ہمارا پتہ

SHAMS NEWS AGENCIES

Beside Agra Sweet, Formenwadi, Hyderabad

Contact : 04030680837, Mob. 95964655588

اسم اعظم

حسن الہاشمی

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کے پیش نظر اکثر اکابرین کی رائے یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بھی اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہے اور اس کا ورد کرنے سے مصائب سے نجات ملتی ہے اور پڑھنے والا اپنی مرادوں کو پہنچاتا ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی ایک خوبی یہ ہے کہ یہ تین اسماء الہی کا مجموعہ ہے، ایک اللہ، دوسرے الرحمن اور تیسرے الرحیم۔ اسماء الہی میں یہ تینوں ہی بہت اہمیت کے حامل ہیں، الگ الگ بھی ان کا ورد کرنے سے انسان کو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ”یا اللہ“ تو باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے اور اس نام کی خوبی یہ ہے کہ اس کے ایک ایک حرف میں حق تعالیٰ کا تصور موجود ہے۔ اس اسم الہی کے اگر ایک ایک کر کے حروف الگ کر دیئے جائیں تب بھی اس میں نقص پیدا نہیں ہوتا اور باقی حروف بھی اللہ ہی کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور اس کی یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً اگر ”اللہ“ میں سے حرف الف کو ہٹا دیا جائے تو ”لہ“ باقی رہتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ لِّلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ بھی زمینوں اور آسمانوں میں ہے اگر ”لہ“ میں سے لام کو ہٹا دیا جائے تو لہ باقی رہتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ لَہُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ مراد وہی کہ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کا ہے اور دونوں جہاں کی تمام چیزوں پر اصل اختیار اللہ ہی کا ہے۔ اگر دوسرے لام کو بھی ہٹا دیا جائے تو وا بچتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ۔ وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن ہے، یہ ہے اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام کا کمال۔ اس اسم ذاتی کو بھی اکثر محققین نے اسم اعظم بتایا ہے اور الرحمن اور الرحیم بھی اکثر علماء کے نزدیک اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں اور جب یہ تینوں نام بسم اللہ میں جمع ہیں تو پھر بسم اللہ کا درجہ بہت بڑا ہو جاتا ہے، چنانچہ اکثر مشاہیر بسم اللہ کے ذریعہ اپنے مسائل حل کیا کرتے تھے۔

ایک بار حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے جواب دیا کہ یہ اللہ

تعالیٰ کے مبارک اسماء میں سے ایک اسم مبارک ہے۔ بعض اکابرین نے بسم اللہ میں ”اسم اعظم“ صرف ”اللہ“ کو مانتے ہیں جب کہ بعض حضرات اکابر کی رائے یہ ہے کہ ”الرحمن الرحیم“ اسم اعظم ہیں، لیکن زیادہ تر مشائخ امت کا کہنا یہ ہے کہ پوری بسم اللہ ہی اسم اعظم کا مقام رکھتی ہے اور بسم اللہ جو اسماء الہی موجود ہیں ان کی الگ الگ بھی بہت اہمیت ہے اور جب یہ تینوں ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں تو ان ناموں کی اہمیت دوگنی چوگنی ہو جاتی ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مالک سے مروی ہے کہ قرونِ اولیٰ کے ایک بزرگ محمد ابن احمدؒ نے فرمایا کہ ایک بار ایسا ہوا کہ میں بیت المقدس میں باب سلیمان پر بیٹھا ہوا تھا، جمعہ کا دن تھا اور یہ واقعہ عصر کے بعد کا ہے، اچانک میری نظر دو بزرگوں پر پڑی، میں انہیں دیکھ کر چونکا اور کچھ ٹپٹایا، ان میں سے ایک بزرگ نے میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا ڈرو مت میں خضر ہوں اور یہ میرے ساتھ حضرت الیاس علیہ السلام ہیں میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ ہر جمعہ کو عصر کی نماز کے بعد سو مرتبہ یا اللہ سو مرتبہ یا رحمن اور سو مرتبہ یا رحیم پڑھا کرو، تمہاری تمام ضرورتیں اور حاجتیں پوری ہوں گی، یہ سن کر میں خوش ہوا اور اس کے بعد میں نے مذکورہ اسماء الہی کا ورد کرنے کو اپنا معمول بنالیا اور میں اپنی ضرورتوں سے بے نیاز ہو گیا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت اور مشکل میں پڑ گیا اور اس سے نجات حاصل نہ ہو رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ اور بعض اکابرین کی رائے کے مطابق ۷۸۶ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے پھر سجدے میں جا کر دعا کرے تو زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ اس کو مصائب و آلام سے نجات مل جائے گی۔

بعض اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ صبح شام ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھتے تھے اور غیب سے ان کے تمام مسائل حل ہوتے تھے، بعض اکابرین کا معمول یہ تھا کہ وہ نماز فجر کے بعد یا اللہ ۶۶ مرتبہ اور مغرب کی نماز کے بعد یا رحمن ۲۹۸ مرتبہ اور عشاء کی نماز کے بعد یا رحیم ۲۵۸ مرتبہ پڑھتے تھے اور اس ورد سے انہیں بے شمار عظمتیں عطا ہوتی تھیں۔

وظائف

علامہ روحانی

فکر و پریشانی سے نجات کے لئے

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ حدیث شریف میں ہے کہ یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فکر و پریشانی کے وقت پڑھتے تھے، فجر کے فرض اور سنت کے درمیان ۴۰ بار پڑھنے سے ہر قسم کی فکر و پریشانی اور تکلیف سے نجات ملتی ہے اور اگر مقرض ہو تو روزانہ ۱۰۰ دفعہ پڑھنے سے قرض سے نجات ملتی ہے۔

کامیابی و کامرانی کے لئے

يَا بَدِيْعُ الْعَالَمِيْنَ يَا بَدِيْعُ۔ جب کسی کو کوئی حاجت ہو تو ۱۲ دن روزانہ ۱۳۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھے، انشاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی، روزانہ ۱۰۰ دفعہ پڑھنے سے بھی کامیابی ہوگی، یہ بہت چھوٹی لیکن بہت کارآمد دعا ہے، اس کا پڑھنے والا ہر قسم کی بھلائی سے مالا مال ہو جائے گا۔

شہادت کے رتبے کے لئے

اللّٰهُمَّ اجْزِنِيْ مِنْ النَّارِ۔ فجر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھے بغیر اور کسی سے بات کئے بغیر یہ دعا پڑھتا رہے اور اگر اسی دن یا رات کو مر جائے گا تو پروردگار سے شہادت کا رتبہ عطا کرے گا۔

درد دور کرنے کے لئے

سورۃ الناس سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اگر پھر بھی درد دور نہ ہو تو تین مرتبہ ایسا ہی کرے، انشاء اللہ درد دور ہو جائے گا۔

گھر سے جنات دور کرنے کے لئے

سورۃ نصر (پارہ ۴) یعنی اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کی سورت گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے گھر کے چاروں کونوں میں ۴۱ دن تک چھڑکیں انشاء اللہ مکان جنات سے پاک ہو جائے گا۔

دماغی کمی کمزوری

پانچوں نمازوں کے بعد سر پر دھاتا تھڑکھ کر گیارہ مرتبہ يَا قَيُّوْمُ پڑھو۔

نظر کا کمزور ہونا

پانچوں نمازوں کے بعد یا نور پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیر لیں۔

دشمن سے نجات کے لئے

اگر پانی پر ۸۶ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر مخالف پلا دو تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ مخالفت چھوڑ دے گا اور محبت کرنے لگے گا اور اگر موافق کو پلا دو تو محبت بڑھ جائے گی۔

ہر درد و مرض کے لئے

تین روز تک سو مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خلوص دل سے پڑھ کر دم کیا جائے انشاء اللہ اس سے آرام ہو جائے گا۔

چور اور اچانک موت سے حفاظت

اگر رات کو سوتے وقت اکیس مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ لیں تو انشاء اللہ مال و اسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور مرگ ناگہانی سے بھی حفاظت ہوگی۔

حاجت روائی کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم اس طرح پڑھیں کہ جب ایک ہزار مرتبہ ہو جائے تو ۲ رکعت نماز پڑھ کر درود شریف پڑھیں اور اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں پھر ایک ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر دو رکعت نماز پڑھیں اور درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں، غرض اسی طرح بارہ ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھیں اور ہر ہزار پر دو رکعت نماز پڑھیں اور نماز کے بعد درود شریف پڑھ کر اپنی مراد کے لئے دعا مانگیں، انشاء اللہ تعالیٰ مراد حاصل ہوگی۔

اولاد زندہ رہے

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک کاغذ پر ایک سو ساٹھ بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لکھوا کر اس کا تعویذ بنا کر ہر وقت پہنے رہے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی اولاد زندہ رہے گی۔

خطرہ ٹالنے کے لئے

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ اگر کوئی خطرے میں پڑ جائے تو یہ پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے خطرہ ٹل جائے گا۔

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

تو بیس سال اور بھی گزر گئے، ہماری زندگی کے توروحانی ترقی کوئی نصیب نہیں ہوگی تو زندگی کی ترتیب کو بدلیں! اور اوراد و وظائف کی پابندی کریں! شریعت و سنت کی پابندی کریں! جب ہم اپنی طرف سے پابندی کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اصلاح کا معاملہ آسان فرمادیں گے ہمارے دلوں کو منور فرمادیں گے۔

تاثیر میں مقدار کا دخل

کچھ چیزوں کی تاثیر میں مقدار کا دخل ہوتا ہے، اینٹی بائیوٹک اگر بندے کو کھانی ہو تو صبح دوپہر شام بتاتے ہیں کوئی بندہ روز اگر صرف ایک کھالے تو اس کا انفیکشن ختم نہیں ہوتا اس لئے کہ ڈوز پوری نہیں لی یا کوئی بندہ ایک دن صبح دوپہر شام کھالے اور چھوڑ دے پھر بھی فائدہ نہیں ہوتا، ڈاکٹر لوگ پانچ وقت مسلسل اس کو کھانے کے لئے کہتے ہیں اس کی تاثیر میں مقدار کا دخل ہے، ٹی بی کے جو مریض ہوتے ہیں ان کو آٹھ مہینہ کا علاج کروانا پڑتا ہے۔

ایک جگہ ہے وہاں اسی مرض کا گورنمنٹ ہسپتال بنایا ہوا ہے، اللہ کی شان ایک ہمارے دوست وہاں داخل ہوئے اور ان کی تحریک سے وہاں ایک پروگرام رکھا گیا جس میں وہاں کے ڈاکٹر اسٹاف بھی تھادہ بتانے لگے کہ آٹھ مہینہ کے دوران اگر ایک دن بھی دوائی کا ناغہ ہو جائے تو کورس ٹوٹ جاتا ہے اب نئے سرے سے پھر آٹھ مہینے کرنا پڑتا ہے، ہم حیران کہ چھ مہینہ ایک آدمی نے صبح شام دوائی کھائی اور چھ مہینہ کے بعد اگر اس نے ایک دن غفلت کر دی اور دوائی کا ناغہ ہوا تو کہتے ہیں کہ جی اب نئے سرے سے کورس کرو کیا مطلب؟ کہ دوائی کی ایک مقدار ہے جس میں اللہ نے شفا رکھی ہے وہ مقدار اگر استعمال نہیں کریں گے تو شفا نہیں ہوگی جس جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے اصول ہیں توروحانی بیماریوں کے علاج کے بھی کچھ اصول ہیں۔

ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے، پیر ہرات ان کو کہتے تھے، ہرات ایک صوبہ ہے افغانستان کا وہاں وہ بزرگ گزرے ہیں تو یہ پیر ہرات کے نام سے مشہور ہوئے، بڑے عجیب اقوال ہیں ان کے فرمایا کرتے تھے۔

”اگر بہ ہواروی مکے باشی،
اگر تو ہوا میں اڑتا ہے تو تو ایک مکھی کے مانند ہے،
واگر بر آب روی حسے باشی،
تو پانی پر تیرتا ہے تو تنکے کی مانند ہے،
دل بدست آرتا کسے باشی،

تو دل کو قابو میں کر لے تو کچھ تو بن جائے۔“

تو ہوا میں اڑنا اور پانی پر چلنا یہ کیا بات ہوئی، یہ کوئی چیز نہیں اصل چیز یہ ہے کہ دل کی گرہ کھل جائے تو اس بارے میں وہ فرمایا کرتے تھے کوئی نقش بندی ہے، کوئی چشتی ہے، کوئی قادری ہے، کوئی سہروردی ہے، اگر دل میں ایک خدا کی یاد ہے تم سب کچھ ہو ورنہ تم کچھ بھی نہیں۔

اور وہ ایک خدا کی یاد تو دل میں ہوتی نہیں وہ تو معبودوں سے بھرا پڑا ہوتا ہے، ہم حیران ہو کر سوچتے ہیں کہ کعبہ کو بت خانہ بنا دیا اور ہم اپنے آپ کے بارے میں سوچتے نہیں کہ اس کعبہ کو بھی تو ہم نے بت خانہ بنایا ہوا ہے، صنم خانہ بنایا ہوا ہے، اس کی محبت دل میں ہے تو اس کی محبت دل میں ہے۔ (مَا هَذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنْتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ) یہ کیا صورتیاں ہیں جو دل میں رکھی ہوئی ہیں اور ہمیں یہ بات سمجھ میں نہیں آتی، نو جوانوں کے دلوں میں تو کچھ شکلیں بنی ہوئی ہیں، فلاں کی شکل کا ٹھپہ لگا ہے، فلاں کی شکل کا ٹھپہ لگا ہے، یہ ہوائی خدا ہیں اس لئے کہنے والے نے کہا۔

کہ ”بتوں کو توڑ! تخیل کے ہوں کہ پتھر کے“

پتھر کے بتوں کو بھی توڑنا پڑتا ہے، تخیل کے بتوں کو بھی توڑنا پڑتا ہے، تب جا کر توحید خالص نصیب ہوتی ہے۔

تو ذکر کی کثرت کے بغیر کام نہیں بننا جیسے ہم چل رہے ہیں تو ایسے

دل کے داغ کس سے مٹتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا دیکھ کرو ایمان والو کثرت کے ساتھ اب یہ جو کثرت کا جو لفظ ہے یہ شرط بن گئی، چنانچہ ذکر کثیر سے انسان کو فائدہ ہوتا ہے، ذکر قلیل سے فائدہ نہیں ہوتا، اس حد تک فائدہ تو ہے کہ اللہ کی یاد ہے ثواب ملے گا لیکن اگر یہ چاہے کہ اس سے باطن کی بیماری بھی دور ہو جائیں یہ نہیں ہو سکتا اس کے لئے ذکر کثیر کی ضرورت ہے، اس لئے جو غافل لوگ نہ کرتے ہیں، فسق و فجور کی زندگی گزارتے ہیں، جانور بن کر زندگی گزارتے ہیں ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی یہ پہچان (لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا) اللہ کا ذکر کرتے ہیں تھوڑا سا، تو ذکر تو وہ بھی کرتے ہیں لیکن ایسا ذکر جو انسان کے دل سے گناہوں کے دھبوں کو مٹا دے اس کے لئے ذکر کثیر شرط ہے۔

خاص نعمت کیسے ملے؟

آج کے ہمارے اکثر دوست احباب اس ذکر کی کثرت کے کرنے میں کوتاہی کر جاتے ہیں، ان کو فرصت نہیں ملتی، جب فرصت ملتی ہے تو ذکر کرتے ہیں، بھائی اللہ رب العزت کی یاد کے لئے گھنٹوں چاہئیں۔ جو معمول سے ہٹ کر نعمت طلب کرنا چاہے گا اسے معمول سے ہٹ کر محنت بھی کرنی پڑے گی، ایک طرف تو بندہ یہ چاہے کہ مجھے وہ نعمت ملے، جو خواص کو ملتی ہے تو خواص کو جو نعمت ملتی ہیں وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو محنت بھی خاص کرنی پڑے گی، اس لئے ذکر کی، وظائف کی پابندی انتہائی ضروری ہے۔

ایک نگاہ کی بات ہے

لیکن ایک دستور ہے دنیا کے بادشاہوں کا جو ملاقات کے لئے آنے والے لوگ ہوتے ہیں ان کو گھنٹوں انتظار میں بٹھاتے ہیں، مالک حقیقی کے یہاں بھی یہی دستور ہے جتنے بڑے اولیاء گزرے آپ ان کی زندگیوں کو پڑھ کر دیکھیں، گھنٹوں اللہ کی یاد میں بیٹھتے تھے کوئی ایک بھی آپ کو ایسا نہیں ملے گا کہ جو اللہ کی یاد میں گھنٹوں نہ بیٹھتا ہو، اس گھنٹوں اللہ کی یاد میں بیٹھنے میں بھی تاثیر ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو عمر گزر جائے کرتے کرتے، لیٹے لیٹے پروردگار عالم کو پھر رحم آتا ہے ترس

آ جاتا ہے، ہے تو ان کی نگاہ کا معاملہ، ایک نگاہ پڑ جائے لطف کی تو بندے کی ہنری بن جائے، مگر نگاہ پڑتی ہے اس پر جو طلب کا اظہار کرتا ہے۔

بغیر طلب کے ماں بھی دودھ نہیں دیتی

بیٹا جاگ رہا ہو خاموش پڑا ہو تو ماں بھی دودھ نہیں پلاتی حالانکہ کتنی محبت ہوتی ہے، کتنی شفقت ہوتی ہے لیکن وہ بھی اس انتظار میں ہوتی ہے کہ بچے کی طرف سے جب تک اس بات کا اظہار نہ ہو کہ اسے بھوک لگی ہے تب میں اسے دودھ پلاؤں گی تو ماں کتنی شفیق ہے وہ بچے کے رونے دھونے سے، ہلنے چلنے سے اندازہ لگاتی ہے، ہاں اسے بھوک لگی ہے، دودھ دیتی ہے، جب بڑا ہو تو نہیں دیتی، ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی بندے کی طلب پر عطا کرتے ہیں، دنیا بغیر طلب کے مل سکتی ہے یہ ہدایت والی نعمت بغیر طلب کے نہیں ملتی اور ہدایت کے راستے پر اللہ کے اس قرب کو پاتے کی طلب یہ تو بہت زیادہ ہوگی تب ملے گی، لہذا اگر اللہ رب العزت کے خاص بندوں میں داخل ہونا چاہیں اس نعمت کو حاصل کر لو۔ (يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي) میرے بندوں میں داخل ہو جاؤ یہ پہلے کہا (وَادْخُلِي جَنَّتِي) میری جنت میں داخل ہو جا۔

اللہ کے خاص بندوں میں داخل ہو جانا (جس پر اللہ رب العزت کی رحمت کی نظر ہو) اس کے لئے تو خاص محنت کرنی پڑے گی جب جا کر انسان کو یہ نعمت نصیب ہوگی۔

روز کی حاضری

اور اگر انسان پابندی کے ساتھ معمولات ہی نہ کرے تو فقط دل میں ارادے کر لینے سے تو یہ نعمت حاصل نہیں ہو جاتی، ایک آدمی ایم اے کی ڈگری لینے کا خواہش مند ہے اگر وہ داخلہ ہی نہ لے چاہے جتنا بھی خواہش مند ہو اس کو وہ ڈگری نہیں ملتی ہم لوگ ذکر مراقبہ کے ذریعہ اپنی اپلیکیشن روز آگے بھیجا کریں، حاضری لگوا لیا کریں، جیسے بادشاہوں کے یہاں مزدوروں کی حاضری لگتی ہے، تمام حاضر رہتے ہیں، ہم بھی اس مالک کے مزدور ہیں حاضری لگوا لیا کریں اور یہ حاضری تہجد کے وقت ہوتی ہے، لوگوں کے یہاں حاضری کا وقت صبح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں تہجد میں یہ وقت ہوتا ہے اب ایک بندہ تہجد میں اٹھتا ہی نہیں ہے اس کا

مطلب ہے کہ اس نے حاضری ہی نہیں لگوائی، یہ وہ نعمتیں ہیں کہ جن کو حاصل کرنے کے لئے یہ شرائط پوری کرنی پڑیں گی، کیوں کہ ہم پوری نہیں کر سکتے اس لئے سالوں گزر جاتے ہیں ترقی ہوتی ہے، مگر تھوڑی پھر جو خاطر خواہ نتیجہ نکلتا چاہئے وہ حاصل نہیں ہوتا وہ رنگ نہیں چڑھتا وہ محبت کا جوش نصیب نہیں ہوتا مقدار کو دخل ہے۔

وقوف قلبی

لینے بیٹھتے چلتے پھرتے دل کی طرف متوجہ رہیں اس کو وقوف قلبی کہتے ہیں اور یہ کہ جو معمولات ہوں ان معمولات کو پابندی کے ساتھ کریں، ان معمولات کی پابندی سے ہی پتہ چلے گا کس میں کتنی طلب ہے، کون اپنی طلب میں سچا ہے۔ حضرت بابو جی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے میں درود شریف پڑھا کرتا تھا، نبی علیہ السلام پر اور اس زمانہ میں میری ماں مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا کرتی تھی پڑا رہتا تھا، دودھ کا پیالہ اور میں درود شریف پڑھتا رہتا تھا، پھر اس کا نتیجہ کیا ملا اللہ تعالیٰ نے ان کو مستجاب الدعوات بنادیا، ہاتھ اٹھاتے تھے اللہ کے یہاں دعا قبول ہو جایا کرتی تھی۔

اذکار و معمولات کی حیثیت

اس لئے اذکار کی، معمولات کی پابندی کرنا سالک کے لئے فرض اور واجب کی حیثیت رکھتا ہے۔

ایک تو ہیں شریعت کے فرض واجب۔

ایک ہیں طریقت میں فرض واجب۔

ذکر اور اوراد و وظائف کی پابندی کرنا طریقت کے فرائض و واجبات میں سے ہیں، پابندی کرنی پڑے گی جو کرتے ہیں آج کے دور میں بھی وہ پاتے ہیں۔

آتش شوق باقی نہیں

ہمارے ایک دوست ہیں سلسلہ میں تعلق ہے، نوجوان ہیں، خوب محبت والے تقویٰ والی زندگی گزارنے والے ہیں، حدیث پاک کے ساتھ ان کو بہت ہی زیادہ شوق ہے، ایک دن ان کے یہاں بیٹھے تھے، ان سے میں نے پوچھا کہ بتاؤ کیا کیفیات ہیں، خیر عجیب کیفیات بتائیں

انہوں نے، لیکن ایک بات عجیب کہی، کہنے لگے حضرت حدیث پاک کے علم کے نور کی وجہ سے، شوق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک کیفیت یہ بنا دی ہے میری زندگی کا کوئی ہفتہ بھی نبی علیہ السلام کی زیارت کے بغیر نہیں گزرتا، کثرت کے ساتھ زیارت ہوتی ہے، ایسا قریبی تعلق ہو گیا ہے اب دیکھتے یہ نعمت کیسے ملی؟ شوق کی وجہ سے ہر عالم کی تو کیفیت یہ نہیں ہوتی، جس کے اندر طلب ہوئی جس نے محنت کی تو اس کی یہ کیفیت ہو گئی تو خاص نعمتوں کے حصول کے لئے خاص محنت کرنی پڑتی ہے۔

بھی یہ تو بڑے حالات ہیں، ہم تو کہتے ہیں کہ جس کو طلب مل گئی اور وہ لگا رہا بھاگتا رہا اللہ کی تلاش میں کیفیتیں ملیں نہ ملیں اس کا بھاگنا ہی قیامت کے دن اس کے لئے بخشش کا سبب بن جائے گا۔

یہ بھی کیا کم ہے کہ ہم تیری تمنائیں جنیں لطف منزل نہ سہی خواہش منزل ہی سہی جن خوش قسمت لوگوں کو منزل مل گئی وہ تو بڑے ہی خوش نصیب ہیں اور جو اس راستے پر چلتے رہے گو منزل پہ نہ پہنچ پائے وہ بھی خوش قسمت ہیں۔

صبح چلتے ہیں شام چلتے ہیں
عشق والے مدام چلتے ہیں
ساتھ ان کے چلتی ہے دنیا
جیسے پیچھے غلام چلتے ہیں

جنت میں بس ایک حسرت

قیامت کے دن جنت میں بندے کو ہر نعمت ملے گی لیکن ان تمام نعمتوں کے باوجود کچھ لوگ ہوں گے جن کو حسرت ہوگی اور یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جنت میں اور پھر اس میں حسرت اور اس حسرت کا علاج بھی نہیں، جنت میں پہنچ کر جہاں ہر تمنا پوری ہوتی ہے (وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهُنَّ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ) اس جگہ پر پہنچ کر بھی دل میں حسرت ہوگی، لا تحسرنَّ اهل الجنة الخ۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جنت میں جتنی لوگوں کو حسرت ہوگی اپنی زندگی کے گزرے ہوئے ان اوقات پر جو دنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزار دیئے، حسرت کیا کریں گے کاش کہ یہ وقت ہم نے غفلت میں نہ گزارا ہوتا، اب بتائیے کہ دنیا میں غفلت سے گزرے ہوئے وقت پر جنت میں جا کر بھی حسرت ہوگی، اس

لئے اس غفلت سے بچنا اور اللہ کی یاد میں لگ جانا۔

اللہ کس کے جلیس؟

مزے کی بات تو یہ ہے کہ فرمایا (انا جلیس مع من ذکرنی) جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں یعنی میں اس کے پاس ہوتا ہوں۔ آج بھائی کی خواہش کہ بھائی میرے پاس آکر بیٹھے بیوی کی خواہش خاوند میرے پاس آکر بیٹھے، ماں کی خواہش بیٹا میرے پاس آکر بیٹھے، دوست کی خواہش کہ دوست میرے پاس آکر بیٹھے لیکن سالک کے خواہش یہ ہونی چاہئے کہ اللہ ہمارے ساتھ بیٹھے، صاف فرمایا انا جلیس مع من ذکرنی جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں، آداب شاہانہ کا تقاضہ تو یہ تھا کہ یوں ہوتا من ذکرنی فہو جلیس جس نے میرا ذکر کیا وہ میرا ہم جلیس ہے نہیں یہ نہیں کہا کہ جس نے میرا ذکر کیا وہ میرا ہم جلیس ہے، فرمایا۔ انا جلیس مع من ذکرنی جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے بیٹھتا ہوں اب بتائیے سارا دن گزر جاتا ہے ادھر ادھر کے کاموں میں ادھر بھی بیٹھ لئے ادھر بھی بیٹھ لئے نہ بیٹھنے کی فرصت نہ ملی تو اللہ کی یاد میں بیٹھنے کی، اس لئے معمولات کو پورا کرنے کو یہ سمجھیں کہ یہ میں نے اللہ کے ساتھ وقت گزارا اللہ کے پاس وقت گزارا جب اس انداز سے سوچیں گے تو نیندیں ختم ہو جائیں گی، معمولات پورے کئے بغیر نیند نہیں آسکتی اور واقعی ذکر کی لذت تو ایسی ہے کہ ہمارے اکابرین حسی طور پر ذکر کی حلاوت محسوس کرتے تھے، بعض اکابر تو ایسے تھے اللہ کا لفظ کہتے تھے ان کے منہ میں مٹھاس محسوس ہوتی تھی اس لئے کوشش فرمائیں کہ جو اوراد و وظائف ہیں پابندی کے ساتھ کریں، اللہ رب العزت سے مانگتے رہیں ہمیں اس کام کو کرنا ہے، کرنا ہے حتیٰ کہ ہماری روح ہمارے جسم سے پرواز کر جائے اس وقت تک کرنا ہے۔

مکتب عشق کے انداز نزالے دیکھے
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

جو سبق یاد کرے گا اس کو چھٹی نہیں ملے گی، لگے رہو اب ہم چونکہ ذکر کی لذت سے واقف نہیں اس لئے یہ مشکل ہے لذت سے واقف ہوتے تو خود کھینچ چلے آتے، یہ ایسا ہی ہے جیسے کچھ لوگ بیت اللہ شریف کو نہیں دیکھے ہوتے، نہیں جاسکتے، ان کے دل میں اتنی تڑپ بھی نہیں

ہوتی جو دیکھ کر آتے ہیں اگر ان کو کوئی کہے کہ یار چلو میں انتظام کر دیتا ہوں سفر کا تو اس کے رکاوٹ ختم ہو جاتی ہے۔

یہ مئے الفت ہی ایسی چیز ہے کہ جس نے ایک دفعہ پی لی اور وہ لذت سے واقف ہو گیا پھر پیچھے نہیں ہٹتا۔

لذت مئے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی
(باقی آئندہ)

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں
سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی
”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین
گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں
ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ
سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔
اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت
انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے
لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور از دو اجبی زندگی کی
خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت
پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی - 20/- روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس
کی قیمت - 600/- روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے،
ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

آیت الکرسی کی فضیلت

سر درد لئے

گر کسی کے سر میں درد کی شکایت ہو تو دوسرا شخص با وضو حالت میں تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سر درد رفع ہو جائے گا اور فوری طور پر آفاقہ ہوگا۔

گھر میں کبھی چوری نہ ہونے کے لئے

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کا گھر چوروں اور ڈاکوؤں سے محفوظ رہے گھر میں کبھی چور داخل نہ ہو سکیں تو اس مقصد کے لئے رات کو سونے سے پہلے ہر روز بلا ناغہ تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر تین مرتبہ زور سے تالی بجا کر اپنی انگشت شہادت اٹھا کر مکان کے چاروں اطراف گھمائے اور یہ کہے کہ یا اللہ رات بھر کے لئے میرا گھر محفوظ رہے۔ اگر انگلی گھماتے ہوئے صرف اپنے دل میں یہ خیال کرے کہ میں نے اپنے مکان کا محاصرہ کر لیا ہے تو تب بھی مقصد پورا ہوگا۔ اسی طرح ہر روز کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا گھر چوروں کی دستبرد سے محفوظ ہو جائے گا اگر اتفاق سے کہیں سفر گیا ہو تو رات کو جس جگہ پر قیام کرے وہیں تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر یہ عمل کرے اور اپنے دل میں خیال کرے کہ میں نے اپنے گھر کا محاصرہ کیا ہے۔ چاہے گھر سے جس قدر بھی فاصلے پر ہوگا۔ آیت الکرسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے گھر کو چوروں سے محفوظ رکھے گا۔ اس عمل سے جس چیز کی حفاظت کرنا مقصود ہو اس کا حصار اس طرح کرے کہ اس شے سے محفوظ کر سکتا ہے، نہایت مجرب و آزمودہ عمل ہے۔

سانپ سے حفاظت

جس گھر میں سانپ موجود ہوں اور ہر وقت جانی نقصان کا خطرہ لگا رہتا ہو تو چنانچہ سانپ کو گھر سے بھگانے کی غرض سے دریا کی ریت

لے کر اس پر با وضو ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور ایک مرتبہ چاروں قل پڑھ کر ساتھ مرتبہ یہ پڑھے۔ سلام علیٰ نوح بنی العلمین ۵ پھر اپنے گھر کے تین کونوں میں تھوڑی تھوڑی ریت ڈال دے اور گھر کا چوتھا کونہ سانپ کے فرار ہونے کے لئے کھلا رہنے دے انشاء اللہ تعالیٰ اس راستے سے سانپ خود بخود فرار ہو جائے گا۔ اس عمل کی برکت سے گھر میں سانپوں کا داخلہ بند ہو جائے گا اور کوئی بھی گھر میں رہ نہیں سکے گا۔

دولت مند ہونے کے لئے

جو مفلس و غریب آدمی یہ چاہے کہ اس کی غربت دور ہو جائے اور وہ دولت مند ہو جائے تو وہ ہر نماز کے بعد کثرت سے آیت الکرسی پڑھنے پر مداومت کرے چالیس یوم تک بلا ناغہ اسی طرح کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران ضرور فائدہ ہوگا اور جب یہ محسوس ہو کہ مالی فائدہ ہو رہا ہے اور حسب توقع ہو رہا ہے تو پھر ہر روز بلا ناغہ ایک سو مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کا معمول بنا لے اور پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے رزق حلال میں زیادتی و برکت کی دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ مفلسی و غربت جاتی رہے گی۔

لوگوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

اگر کسی کو اپنے دشمن کی طرف سے نقصان پہنچائے جانے کا شدید خطرہ ہو اور دشمن کسی بھی طرح نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہو یا ایسی کوئی صورت حال پیدا ہو گئی ہو کہ محلہ والے کسی غلط فہمی کی وجہ سے اس کے دشمن ہو گئے ہوں محلہ میں کوئی بھی اس کا حامی و مددگار نہ ہو اور محلہ داروں نے آپس میں اکٹھا ہو کر اس بات کا مشورہ کر لیا ہو کہ اس کو اس محلہ سے زبردستی نکال باہر کریں گے یا رات سوتے ہوئے گھر میں گھس کر ماریں گے تو ان تمام حالات میں یہ عمل کرے کہ با وضو

اگر کسی کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو عورت بانجھ ہو تو چاہئے کہ منگل کے دن نماز اشراق کے بعد دس رکعت نفل نماز دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھے ہر دو رکعت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے اولاد کے حصول کی دعا مانگے۔ بفضل تعالیٰ اولاد کی نعمت ضرور حاصل ہوگی۔

ملازمت کے لئے

اگر کوئی ملازمت کے لئے کوشاں ہو اور حسب منشاء ملازمت چاہتا ہو تو چاہئے کہ سات یوم میں ایک مرتبہ یہ عمل کرے کہ با وضو حالت میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھے۔ سب سے پہلے اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر تین ہزار ایک مرتبہ ”ہَا كَافِي يَا غَنِي يَا فَتَّاحُ يَا ذَا قُوَّةٍ“ پڑھے اس کے بعد ایک سو ستر مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ ہفتہ میں ایک ایک دن یہ عمل کرے۔ بفضل باری تعالیٰ بہت جلد ملازمت حاصل ہوگی۔ بیروزگاری ختم ہو جائے گی اور حسب منشاء جگہ پر ملازمت مل جائے گی۔

قید سے رہائی کے لئے

جس کسی کو بے گناہ قید میں ڈال دیا گیا ہو اور رہائی کی کوئی صورت ممکن دکھائی نہ دیتی ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ با وضو حالت میں کثرت سے بلا تعداد آیتہ الکرسی پڑھنے کا معمول بنالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قید سے با عزت رہائی عمل میں آئے گی۔ آیتہ الکرسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ رہائی کی سبیل پیدا فرمادے گا۔

آسیب سے نجات

اگر کسی کو آسیب چمک کرنا ہو تو با وضو حالت میں تین مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ کر روغن بادام یا سرسوں کے تیل پر دم کرے اور اس تیل کے دو قطرے کان میں چمکائے بفضل تعالیٰ آسیب سے فوری طور پر نجات حاصل ہو جائیگی۔ اس کے علاوہ اکیس مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ کر آسیب زدہ کے کان میں پھونکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آسیب چمک نہیں کرے گا اور چھوڑ کر چلا جائے گا۔

حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر ایک سو مرتبہ آیتہ الکرسی اس طرح پڑھے کہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ کا اسم مبارک ”یا رَوْف“ پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا مانگے اور پھر تین مرتبہ آیتہ الکرسی پر اپنے ہاتھوں پر دم کرے اور تالی بجا کر آیتہ الکرسی پڑھتا ہوا قبلہ رخ چہرہ کر کے سو جائے سات یوم تک بلا ناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی بھی دشمن کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی حفظ و امان میں رکھے گا۔

مرض سودا کے لئے

اگر کسی کو سودا کا عارضہ لاحق ہو گیا ہو تو سات مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ کر روغن زیتون پر دم کرے اور مریض کے سر پر مالش کرے اس کے علاوہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد با وضو حالت میں سات سات مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مریض کو صبح و شام یہ دم کیا ہو اپانی پلائے، بفضل تعالیٰ آیتہ الکرسی کی برکت سے مرض میں بہت جلد افاقہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ شفا کے کاملہ نصیب فرمائے گا۔

قضائے حاجت کے لئے

کسی بھی جائز حاجت کے لئے بارہ رکعت نفل نماز دو رکعت کر کے اس طرح سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیتہ الکرسی پڑھے اس کے بعد سجدے میں جا کر سات مرتبہ سورہ فاتحہ، دس مرتبہ آیتہ الکرسی اور دس مرتبہ بار کلمہ توحید پڑھے اور پھر اپنی حاجت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اس کے بعد یہ کہے۔

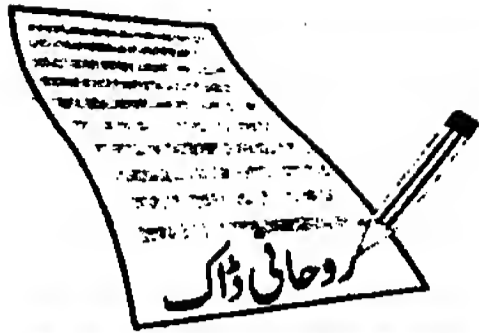
اَللّٰهُمَّ اَقْضِ حَاجَتِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ.

پھر دس مرتبہ ”يَا هَادِي“ پڑھے اس کے بعد دس مرتبہ ”يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ“ کہے۔ سات یوم تک بلا ناغہ یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ اس دوران ضرور حاجت روائی ہوگی۔

اولاد کی پیدائش کے لئے

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)



روحانی علاج کے طور طریقے

سوال از: (نام مخفی)

واجب صدا احترام، محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب اس سے قبل بارہا جتنے بھی میں نے آپ سے سوالات کئے ہیں آپ نے بڑی فراخ دلی سے بذریعہ روحانی ڈاک یا براہ راست تشفی بخش جواب عطا فرمائے ہیں، میں آپ کا بڑا ممنون و مشکور ہوں، ہر حال میں مجھے درج ذیل تین سوالوں کے جواب عطا فرمائیں، بڑی نوازش ہوگی آپ کی۔

(۱) میں نے دیکھا کہ بعض عالمین حضرات کسی آسیب زدہ کا علاج کرتے ہوئے آسیب زدہ کو کھڑا کر کے سفید یا کالا مرغا اُتار کرتے ہیں اس کی حقیقت کیا ہے؟ کیا اس طرح سے مرغا اُتارنا اور پھر ذبح کر کے کسی ہرے درخت کے نیچے رکھ دینا یا پھر بہتے پانی کے کنارے رکھ کر آنا، براہ کرم واضح فرمائیں کہ یہ عمل کس نوعیت کا ہے؟ کسی بھی آسیب زدہ کا آسیب بھگانے کا کوئی بہترین طریقہ علاج عطا فرمائیں؟

(۲) حصار قطبی کی خوبیاں کیا ہیں جاننا چاہتا ہوں، براہ مہربانی واضح فرمائیں؟

بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ کا سایہ شفقت ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے اور پروردگار آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور دارین کی خوشیاں نصیب فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین۔

براہ کرم میرے مذکورہ سوالوں کے جواب اگلے شمارے میں عطا فرمائیں اور میرا نام پوشیدہ رکھیں، شکریہ۔

جواب

ہماری کوشش تو یہی ہوتی ہے کہ قارئین کے سوالوں کے جوابات بروقت دیدیئے جائیں لیکن بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اکثر خطوں کے جوابات میں تاخیر ہو جاتی ہے جس پر ہم قارئین سے شرمندہ بھی ہوتے ہیں اور معذرت خواہ بھی۔

ہم نے اور کئی لوگوں سے یہ بات سنی ہے کہ بعض عالمین آسیبی اثرات کو دفع کرنے کے لئے مریض کو کھڑا کر کے سفید یا کالے مرغے کا اتار کرتے ہیں، اس صورت میں اگر مرغے کو شرعی انداز میں ذبح کیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور ذبح کر کے مرغے کو کھانا بھی ضروری نہیں ہے اگر اس کے مردہ جسم کو کہیں رکھ دیں یا کہیں دبا دیں تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

اس بارے میں چند باتیں پیش نظر رہنی چاہئیں وہ یہ کہ تمام جانور جو شرعاً حلال ہیں ان کو ذبح کرنے کے بعد ان کے گوشت سے استفادہ کرنا قرین دین و شریعت ہے، خواہ مخواہ کسی کی جان لینا غیر مناسب عمل ہے اس سے اگر احتراز کیا جائے تو بہتر ہے اور اگر ذبح کا طریقہ وہی ہونا چاہئے جو معروف ہے، یعنی اللہ کا نام لے کر جانور کی شہ رگ پر چھری چلانا، اگر غیر اللہ کے نام پر کسی بھی جانور کی گردن کاٹی جائے یا اوپر سے چاقو یا چھری مار کر جانور کو ختم کیا جائے جس کو جھٹکا کہا جاتا ہے، قطعاً

نقش کو بھی کالے کپڑے میں پیک کریں۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۵	۱۶۸	۱۵۵
۱۶۷	۱۵۶	۱۶۱	۱۶۶
۱۵۷	۱۷۰	۱۶۳	۱۶۰
۱۶۴	۱۵۹	۱۵۸	۱۶۹

آسیب زدہ کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھنا چاہئے اور مریض کو کم سے کم چالیس نقش روزانہ ایک ایک نقش پانی میں گھول کر پلانے چاہئیں، نقش کو کم سے کم آدھے گھنٹے پہلے پانی میں گھول دینا چاہئے۔ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس نقش کو کاغذ پر لکھنے کے بجائے چینی کی پلیٹ پر لکھیں اور پانی سے دھو کر اس پانی کو مریض کو پلا دیں اس طرح تمام ہندسے پانی میں جذب ہو جائیں گے، اس طریقے سے مقصد بہتر انداز میں حاصل ہوگا۔

۷۸۶

۱۱۲۹	۱۱۲۳	۱۱۳۲
۱۱۳۱	۱۱۲۸	۱۱۲۶
۱۱۲۵	۱۱۳۳	۱۱۲۷

غیر مسلم کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔

۷۸۶

۲۱۸	۲۱۲	۲۲۰
۲۱۹	۲۱۷	۲۱۳
۲۱۳	۲۲۱	۲۱۶

یہ علاج اس صورت میں کریں جب آپ کسی عامل سے رجوع نہ کر پارہے ہوں، ورنہ بہتر تو یہی ہے کہ مریض کو کس معتبر اور مستند عامل کو دکھانا چاہئے، خود علاج کرنے سے اگر احتیاط برتیں تو بہتر ہے یہ الگ بات ہے کہ آپ نے روحانی عملیات کی ریاضتیں ادا کر رکھی ہوں اور کسی سے آپ کو اس لائن کی اجازت حاصل ہو۔

حصار قطبی کی خوبیاں بے شمار ہیں، ان کو بیان کرنا آسان نہیں ہے ابھی گزشتہ شمارے میں ہم نے ہصار قطبی کے فائدوں کے بارے میں

تاجاز ہے، اس طریقے سے جانور کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور جھکے والا گوشت صحت انسانی کے لئے مضر اور نقصان دہ ہی ہے۔ ہم نے روحانی عملیات کی ہزاروں کتابیں پڑھی ہیں لیکن ہمیں مذکورہ عمل کہیں نظر نہیں آیا لیکن ہم جانتے ہیں کہ روحانی عملیات کی لائن ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے اور جس طریقے سے ہم واقف نہیں اس طریقے کو ایک دم تاجاز قرار دینا ہمارے نزدیک درست نہیں ہے جو عالمین اس طرح آسیب زدہ لوگوں کا علاج کر رہے ہیں ان ہی سے اگر اس سلسلہ میں آپ معلومات حاصل کریں تو بہتر ہے۔ آسیب زدہ لوگوں کا علاج متعدد مرتبہ طلسماتی دنیا میں چھاپا گیا ہے اور جنات نمبر میں جنات اور آسیب سے نجات حاصل کرنے کے سیکڑوں طریقے لکھے گئے ہیں، ایک بار آپ جنات نمبر کا مطالعہ غور و فکر کے ساتھ کریں اور ان طریقوں سے استفادہ کریں، مردست ایک عمل پیش کیا جا رہا ہے اس کو نوٹ کر لیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ آپ ہمیں دعائیں دینے پر مجبور ہوں گے۔

آسیب زدہ شخص کو سب سے پہلے اس تعویذ سے غسل کرائیں۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

اس نقش کو تھوڑے سے پانی میں ڈال کر پانی کو خوب پکالیں، جب پانی میں کھڑے پڑنے لگیں تو نقش پانی میں سے نکال کر اس کو کہیں دبا دیں اور اس پانی کو غسل والے پانی میں ملا کر اس سے مریض کو غسل کرا دیں، غسل کے بعد یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۳۹۶	۳۳۹۹	۳۳۸۵
۳۳۹۸	۳۳۸۶	۳۳۹۲	۳۳۹۷
۳۳۸۷	۳۵۰۱	۳۳۹۴	۳۳۹۱
۳۳۹۵	۳۳۹۰	۳۳۸۸	۳۵۰۰

اگر مریض غیر مسلم ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں، اس

اور نے نہیں کی، برائے مہربانی اگر آپ بھی ان دواؤں کو بناتے ہیں تو اپنی دواؤں کی لسٹ اور قیمت اور ڈوز طلسماتی دنیا میں چھاپیں اور اگر انجینیسی دیتے ہوں تو شرائط انجینیسی بھی چھاپیں بڑی مہربانی ہوگی۔

اسی شمارے کے صفحہ نمبر ۴۰ سے ۴۱ پر کسی نے اپنی زندگی کے مسائل پیش کئے ہیں جن کا نام مخفی ہے، ان کے سوال کے پڑھنے کے بعد پتہ چلا کہ انہوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے جذبات میں لکھا ہے کیوں کہ ہم چھوٹی چھوٹی پریشانیوں پر گھبرا جاتے ہیں اور آپ نے جواب میں بہت ہی سخت اور سخت کہا ہے یہ آپ کے شایان شان نہیں تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ اگر کوئی گھوڑے پر چل کر آئے اور اللہ کے واسطے سوال کرے تو اس کو محروم نہیں کرنا چاہئے، آپ پھر ایک بار اس سوال کو پڑھیں اور غور کریں، پھر جواب دیں یا نہ دیں آپ کی مرضی مجھے ان کا نمبر دیں میں سو روپے کا منی آرڈر کروں گا۔

میں سارے قارئین سے گزارش کروں گا کہ وہ بھی اپنی ہمت کے مطابق مدد کریں۔

آپ طلسماتی دنیا کے ساتھ روحانی تقویم بھی بھیجا کریں، الگ سے نہ بھیجیں مطلب یہ جو طلسماتی دنیا کا خریدار ہے اسے سال شماروں میں شامل کر دیں اور آپ ایک سال میں پانچ سو روپے لیتے ہیں لیکن شمارے ۸، ۱۰ بھی بھیجتے ہیں اس کا کیا حساب ہے وضاحت فرمادیں۔

مارچ ۲۰۱۷ء کے شمارے کے صفحہ نمبر ۲۶ پر عورتوں کی جماعت کے بارے میں لکھا ہے، میں بتا دوں کہ عورتوں کے ساتھ ان کے شوہر، لڑکے یا والد جاتے ہیں اور جس مکان میں رہتے ہیں اسی مکان کے مالک کو مسجد میں قیام کرایا جاتا ہے اور مقصد عورتوں پر محنت ہوتی ہے کیا یہ بھی غلط ہے؟ اور کیا دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد صاحب پر فتویٰ جاری کیا ہے، یا صرف افواہ ہے اگر جاری ہوا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ اور فتویٰ کیا ہے؟ ذرا مہربانی فرما کر وضاحت کر دیں۔

جواب

ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ انگریزی دواؤں کے نقصانات بہت ہیں، عام طور پر انگریزی دوا جس مرض کو دفع کرنے کے لئے کھائی جاتی ہے وہ مرض تو دفع ہو جاتا ہے لیکن دوسرا کوئی اور مرض پیدا ہو جاتا ہے، یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے، اس بات سے تمام ڈاکٹر بھی

روشنی ڈالی ہے، آپ کی نظروں سے گزری ہوگی، جنات اور سحر کو دفع کرنے کے لئے حصار قطبی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور بروقت اس کے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کر کے اگر کوئی روحانی مریضوں کا علاج کرے تو بس وہی اندازہ کر سکتا ہے یہ کتنی عظیم دولت ہے اور اس کے فائدے کتنے اور کس قدر ہیں۔ حصار قطبی کی خوبیوں کا اندازہ کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا جنات نمبر اور جادو ٹونا نمبر کا مطالعہ کریں۔

ہمارے لئے دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تندرستی بحال رکھے اور تادم آخر ہمیں لوگوں کی روحانی خدمتیں کرنے کی توفیق عطا ہوتی رہیں، یہ زندگی اللہ کے بندوں کی خدمت کر کے ہی کسی قابل بن سکتی ہے، دعا فرمائیں کہ اللہ خدمت خلق کی بھی توفیق بخشے اور ہماری خدمات کو شرف قبولیت سے بھی سرفراز کرے۔

آپ کے سوالات سیدھے سادھے ہیں ان کے جوابات نفع بخش ہیں ایسے سوالوں کو اگر طلسماتی دنیا میں چھاپا جاتا ہے تو اس کا فائدہ دوسروں کو بھی پہنچتا ہے۔ اس طرح کے سوالوں کی اشاعت میں نام پوشیدہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی لیکن آپ نے فرمائش کی تھی کہ آپ کا نام مخفی رکھا جائے تو ہم نے آپ کے نام کو مخفی ہی رکھا ہے، ہماری خواہش ہے کہ آپ طلسماتی دنیا پابندی کے ساتھ پڑھتے رہیں اور اپنے حلقہ احباب میں اس رسالے کو پھیلانے کی جدوجہد بھی کریں، ہم آپ کے شکر گزار ہیں گے۔

مولانا سعد اور دارالعلوم دیوبند

سوال از: محمد نوید گنگوہ

میں خیر وعافیت کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کی عمر میں برکت دے اور آپ کا سایہ تادیر امت کے سر پر قائم رکھے آمین ثم آمین۔

ضروری گزارش یہ ہے کہ اگر میری باتوں سے آپ کو تکلیف ہوئی تو معاف کیجئے اور ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۷ء کا شمارہ دفیہ نمبر کے صفحہ نمبر ۳۵ روحانی ڈاک کے کالم میں پہلے سوال کے جواب میں آپ نے انگریزی دواؤں کے نقصانات اور دیسی دواؤں کے فوائد گنوائے ہیں، مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ دیسی دواؤں کے بارے میں آج تک مجھے جانکاری نہیں ملی میں خود انگریزی دواؤں سے پرہیز کرتا ہوں لیکن جو محنت بابا رام دیو نے کی اپنی دواؤں کو چلانے کے لئے وہ محنت کسی

واقف ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہر انگریزی دوا کا کوئی نہ کوئی نقصان پہنچانے والا پہلو ضرور ہوتا ہے، قدیم لوگ بہت مجبوری میں انگریزی دوا کو استعمال کرتے تھے اور وہ ایسی دواؤں کو ترجیح دیا کرتے تھے، آج کل حکومت بھی یونانی دواؤں کو فروغ دے رہی ہے اور کوشش کر رہی ہے کہ لوگ یونانی دواؤں کی طرف رغبت کریں، ایک مشکل یہ بھی ہے کہ اب انگریزی دوائیں نقلی بہت بن رہی ہیں، یہ کریمیلینم چڑھا دالی بات ہے، سوچئے جب اصلی دوا بھی کوئی نہ کوئی نقصان پہنچاتی ہے تو نقلی دوا کتنا نقصان پہنچاتی ہوں گی۔ یہ بات تو آپ جانتے ہی ہوں گے انگریزی دوائیں ایکسپائر بھی ہو جاتی ہیں پھر وہ فائدے کے بجائے نقصان پہنچاتی ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ایکسپائر ہو جانے والی انگریزی دوا کسی مریض کو شاید اتنا نقصان نہیں پہنچاتی ہوگی جتنا نقصان نقلی دوا پہنچاتی ہے، اس لئے عافیت اسی میں ہے کہ یونانی دواؤں کو اہمیت دی جائے یا پھر ہومیو پیتھک دواؤں کی طرف توجہ کی جائے، ہومیو پیتھ کا علاج کرنے میں مرض دیر میں دفع ہوتا ہے لیکن ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ مرض کی جڑ ختم ہو جاتی ہے اور دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس علاج میں کوئی ریکشن وغیرہ کا اندیشہ نہیں ہوتا اور ہمارا تجربہ تو بتاتا ہے یہ روحانی علاج بعض امراض میں زیادہ فائدہ کرتا ہے اور مریض کو سیکڑوں آفتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ خدمت خلق کی غرض سے ہم نے بھی یہ تہیہ کیا ہے کہ ہم طب نبوی کی بنیاد پر ایسی دوائیں تیار کرائیں اور لوگوں کا دھیان دسی دواؤں کی طرف منتقل کریں۔ انگریزی دواؤں کا نقصان پہنچانا الگ بات ہے لیکن اب انگریزی علاج اتنا مہنگا ہو گیا ہے کہ اکثر لوگ اس علاج کی ہمت نہیں کر پاتے، بہر کیف موجودہ زمانہ میں یونانی یا روحانی علاج کو فو قیت دینی چاہئے اور حتی الامکان ایلو پیتھ سے خود کو بچانا چاہئے۔

ہم نے اپنی دواؤں کی کمپنی کا نام ٹائسن ون رکھا ہے، اس کمپنی کی دوائیں جب تیار ہو جائیں گی تو ان دواؤں کے نام طلسماتی دنیا میں چھاپ دیئے جائیں گے، ابھی آپ انتظار کریں اور علاج کے لئے اور یونانی دواؤں کے لئے دوسری کمپنیوں سے رابطہ قائم کریں جو ان دنوں دوائیں بنا رہی ہیں اور ان سے اللہ کے بندوں کو خاطر خواہ فائدہ پہنچ رہا ہے۔

دفینہ نمبر میں ایک صاحب کے سوال کا جواب دیتے ہوئے ہم نے انہیں متنبہ کیا تھا اور ان کی اصلاح مقصد تھی، بے شک ہمارے الفاظ

کچھ تلخ ہو گئے تھے لیکن ہماری نیت یہ تھی کہ وہ مانگنے مانگنے سے قطع نظر ہو کر اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ مسلمانوں میں فقیروں کی تعداد حد سے زیادہ بڑھتی جا رہی ہے جب کہ دین اسلام اہل دنیا کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی مخالفت سختی کے ساتھ کرتا ہے اور اس وارننگ کے ساتھ کرتا ہے کہ جو لوگ دنیا میں دوسروں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں اور مخلوق سے سوال کرتے پھرتے ہیں وہ قیامت کے دن ذلیل و خوار ہو کر آئیں گے، ان کے چہرے پر گوشت نہیں ہوگا اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ ان لوگوں نے دنیا میں گداگری کا پیشہ اختیار کیا، سچ یہ ہے کہ اگر کوئی انسان معذور اور اپانج نہ ہو تو اس کو بھیک مانگنے کا حق نہیں ہے۔ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جب کسی کو مانگنے کی عادت پڑ جاتی ہے تو وہ محنت سے جان چرانے لگتا ہے، دورانہدیش لوگوں کی رائے یہ ہے کہ کسی کو بھیک کی لعنت سے بچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کو بھیک نہ دی جائے تاہم مانگنے والوں کو دنیا دیتی ہی ہے اور ہم بھی اللہ کی توفیق سے دیتے ہیں لیکن ہماری خواہش یہی ہوتی ہے کہ کمزور لوگ اور غربت و افلاس کے مارے ہوئے لوگ سوال دراز کرنے اور دوسروں سے توقعات وابستہ کر کے جینے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ انسان اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی کوشش کرے اور جب مانگے صرف اپنے خدا سے مانگے وہی ہمارا معبود ہے اور وہی ہمارا مستعان۔

ہم اس بارے میں کسی کا پتہ اس لئے نہیں چھاپتے کہ پھر ایک سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ہمارے لئے بھی دس طرح کی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی ہم اس سلسلہ میں آپ کے جذبہ کی قدر کرتے ہیں اور آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان صاحب کے لئے دعا کریں، آپ کی دعا آپ کی مدد سے کہیں زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ ہم بھی ان کے لئے دعائیں خیر کر رہے ہیں کہ اللہ ان کی مشکلات کو دور فرمائے اور انہیں کسی قابل بنائے تاکہ انہیں دنیا کے سامنے اپنا دامن پھیلا کر بار بار شرمندہ ہونا نہ پڑے۔

روحانی تقویم ماہنامہ طلسماتی دنیا سے الگ چیز ہے۔ اگر ہم اس کو طلسماتی دنیا میں شامل کر لیں تو پھر طلسماتی دنیا کا سالانہ زیر تعاون بڑھ جائے گا جب کہ کچھ لوگ روحانی تقویم نہیں پڑھتے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ چندہ تین سو روپے ہے اور ایک سال میں ہم قارئین کو دس

اقدام درست تھا، کیوں کہ نبیوں اور رسولوں کے بارے میں غیر محتاط باتیں کرنا غلط ہے اس سے کفر لازم آجاتا ہے۔ سنا ہے کہ مولانا سعد نے ان باتوں سے رجوع کر لیا تھا، اگر یہ درست ہے تو صبح کا بھولا اگر شام کو گھر واپس آجائے تو اسے بھولا ہوا نہیں کہتے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کا کام اچھا کام ہے اس سے مسلمانوں میں نماز روزوں کی بیداری آتی ہے اور وضع قطع بھی نوجوانوں کی درست ہو جاتی ہے لیکن علماء اور مشائخ کو اس جماعت کی سرپرستی کرنی چاہئے اور جماعت کے ذمہ داروں کا بھی فرض ہے کہ وہ علماء کی بالادستی کو تسلیم کریں اور ان کے حکم کو مانیں۔ اگر جماعت کے ذمہ دار خود کو علماء کے برابر یا ان سے بڑا سمجھنے لگیں گے تو پھر مختلف انداز کے فتنے اُٹانے کا اندیشہ رہے گا اور ایک اچھا کام مشکوک ہو کر رہ جائے گا کیوں کہ اہل علم اور غیر اہل علم بھی برابر نہیں ہو سکتے اور علم و معرفت کے حساب سے کوئی ادارہ دارالعلوم دیوبند کے ہم قد نہیں ہو سکتا۔ دارالعلوم دیوبند ہی سے اور دارالعلوم دیوبند کی عظمت اور بڑائی میں شک کرنا گمراہ ہونے کی علامت ہے۔ جو چھٹ بھتے دارالعلوم اور مفتیان دارالعلوم پر اٹنے سیدھے تبرے کرتے ہیں انہیں اپنی عاقبت کی فکر کرنی چاہئے۔

جہاں تک مولانا سعد کی غیر محتاط باتوں کا معاملہ ہے وہ یقیناً قابل گرفت ہے لیکن ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ مرکز نظام الدین میں جو جنگ چل رہی ہے وہ اقتدار کی جنگ ہے، ضروری نہیں کہ مولانا سعد پر انگلیاں اٹھانے والے سبھی لوگ غلط ہوں، ان میں بھی کچھ مفاد پرست شامل ہوں گے اور وہ حضرات بھی شامل ہوں گے جن کو من مانیوں کرنے کا اور اپنی چودھراہٹ قائم کرنے کا موقع مل سکا۔ اس لئے وہ مولوی سعد کے خلاف ہائے بلاء کر رہے ہوں گے، اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

نام کے اعداد

سوال باز: عبدالرشید نوری۔ بھوپال
میر انام عبدالرشید ہے، میرے نام کے کل کتنے عدد ہیں کیا میں ”یارشید، یا اللہ“ کا ورد کر سکتا ہوں، اس کی تعداد اور وقت کیا رہے گا اس کے پڑھنے کا فیض کیا ہے؟ کیا یہ میرے نام کا اسم اعظم ہے، براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

شہرے بھجاتے ہیں۔ جنوری فردری کا شمار عموماً کوئی خاص نمبر ہوتا ہے اس کی قیمت دو گنی سے بھی کچھ زائد ہوتی ہے لیکن مستقل خریداروں کو یہ سالانہ چندے ہی میں بھیجا جاتا ہے، ماہ رمضان المبارک میں رسالہ نہیں چھپتا اس لئے ایک شمارہ ہر سال دو ماہ کا مشترک چھاپا جاتا ہے، اس حساب سے قارئین کے پاس گیارہ شمارہ پہنچتے ہیں، مالی اعتبار سے طلسماتی دنیا کئی سالوں سے نقصان میں چل رہا ہے لیکن ہم نے اس کی قیمت بڑھانے کی کوشش نہیں کی، ہم حتی الامکان اس رسالے کو جاری رکھیں گے باقی مرضی مہولی از ہند اولیٰ۔

مارچ ۲۰۱۷ء کے شمارے میں ہم نے عورتوں کی جماعت کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے ہم اس پر مطمئن ہیں اور ہمارا ضمیر بھی مطمئن ہے، عورتوں کا گھر سے دعوت دین کے لئے نکلنا درست نہیں ہے اور اس کی ضرورت بھی نہیں ہے، عورتوں کو گھر میں بیٹھ کر ہی دعوت کا کام کرنا چاہئے، جب عورتوں کو مقامی اور محلے کی مسجد میں آنے کی بھی اجازت نہیں ہے پھر دور دراز سے سفر کرنے کی اجازت کیوں کر ممکن ہے، اس سلسلہ میں دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ تبلیغ کے لئے عورتوں کا سفر کرنا ممنوع ہے۔ آپ فرمائیں گے کہ دوسرے مفتی حضرات نے اس بارے میں تائید کی ہے اور عورتوں کا گھر سے تبلیغ کو جائز بتایا ہے، ہم عرض کریں گے کہ آج کے دور میں مفتی ہزاروں ہیں جس طرح آج کے دور میں وکیلوں کی کوئی کمی نہیں ہے اور ججوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے لیکن ہر وکیل اور ہر جج سپریم کورٹ کے جج برابر کا نہیں ہو سکتا، مفتی ہزاروں ہوں لیکن ہر مفتی دارالعلوم دیوبند کے مفتی کے ہم قد نہیں ہو سکتا جب دارالعلوم دیوبند کے حضرات مفتیان نے یہ فرمادیا ہے کہ عورتوں کو تبلیغ کے لئے سفر نہیں کرنا چاہئے تو جماعت کے ذمہ داروں کو اس فتوے کو اکابرین دیوبند کی رائے کو تسلیم کر لینا چاہئے، احتیاط کتنی بھی ہو لیکن عورتوں کو برائے تبلیغ سفر کرنا فتنوں سے محفوظ نہیں رہے گا اور کسی نہ کسی فتنے کا شکار ہونے کا اندیشہ رہے گا۔ کیوں کہ شیطان ہر جگہ اپنا داؤ چلاتا ہے اور جہاں عورتوں ہوتی ہیں وہاں اس کے لئے جال پھیلانا آسان ہوتا ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد کی کچھ ناروا باتوں پر قدغن لگائی ہے اور انہیں متنبہ کیا ہے اگر آپ کو ان باتوں کی تفصیل جانی ہے تو آپ دارالعلوم دیوبند سے رجوع کریں۔ ہمارے نزدیک دارالعلوم دیوبند کا

جواب

آپ کے نام کے کل اعداد ۶۲۱ ہیں اور آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے، اصولاً آپ کا اسم اعظم ”یا باسط“ ہے جس کے پڑھنے کی تعداد ۷۲ ہے۔ اگر عشاء کی نماز کے بعد آپ روزانہ ”یا باسط“ ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور رفتہ رفتہ آپ کو تمام الجھنوں اور رکاوٹوں سے نجات حاصل ہو جائے گی، علم الاعداد میں ۹ سب سے بڑا عدد ہے اور اس عدد کی خصوصیات بے شمار ہیں، اس عدد کے لوگ مستقل مزاج ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں استحکام ہوتا ہے لیکن عروج کے بعد زوال اور زوال کے بعد عروج ان کی قسمت کا لازمی حصہ ہوتا ہے، یہ کسی بھی وقت آسمان پر اڑتے اڑتے زمین پر گر پڑتے ہیں اور گرنے کے بعد پھر سنبھل جاتے ہیں، گرمی ان لوگوں سے برداشت نہیں ہوتی، یہ لوگ مشتعل مزاج بھی ہوتے ہیں اور حالت اشتعال میں غلط فیصلے کر گزرتا ان کا مزاج ہوتا ہے، محبت پرست ہوتے ہیں بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے، محبت کے نام پر یہ فریب آسانی سے کھا لیتے ہیں، ان کو صنف نازک میں بڑی دلچسپی ہوتی ہے، یعنی عورت ان کی کمزوری ہوتی ہے، ان لوگوں کی ایک سے زیادہ شادی متوقع ہوتی ہے، آپ کا عدد چونکہ ۹ ہے اس لئے اس طرح کی خصوصیات سے شاید آپ کو بھی دوچار ہونا پڑے، اپنی خوبیوں میں استحکام پیدا کرنے کے لئے اور اپنی کمزوریوں سے نجات پانے کے لئے آپ کو ”یا باسط“ کا ورد روزانہ ۷۲ مرتبہ کرنا چاہئے اور چاندی کی ایک انگلی ایسی پہنی جائے جس پر ۹ کندہ ہو، اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہونا چاہئے۔

اگر آپ ”یا اللہ“ یا رشید“ پڑھنا چاہیں تو نماز فجر کے بعد پڑھیں اور روزانہ کی تعداد ۵۸۰ مرتبہ رکھیں، انشاء اللہ طبیعت میں نکھار پیدا ہوگا، نورانیت اور پاکیزگی عطا ہوگی، مزاج میں سدھار آئے گا اور بشری کمزوری سے آہستہ آہستہ نجات ملے گی۔ یہ آپ کا اسم اعظم نہیں ہے لیکن ہر اسم الہی عظیم ہی ہوتا ہے اور اس کے ورد کے عظیم ہی فائدے ہوتے ہیں، جب آپ کا دل چاہ رہا ہو تو آپ اس ورد کو شروع کر کے جاری رکھ سکتے ہیں، انشاء اللہ اس ورد سے آپ کو مذکورہ فوائد حاصل ہوں گے، البتہ آپ کا اسم اعظم ”یا باسط“ ہے اور عشاء کے بعد ۷۲ مرتبہ اس کو پڑھنے کا معمول بنائیں، اس کے فوائد بھی عظیم ہی ہیں اور اس کے

ورد۔ سے آپ کی خوبیوں میں اور صفات عالیہ میں اضافہ ہوگا اور ان کمزوریوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا جو آپ کے مفرد عدد کی وجہ سے آپ کی شخصیت کا لازمی حصہ بنی ہوئی ہوں گی۔

جو لوگ ۹ عدد کے ہوتے ہیں ان کو ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ“ کا وظیفہ بھی بطور خاص فائدہ پہنچاتا ہے، اس کے پڑھنے کی تعداد ۳۵۰ مرتبہ روزانہ ہونی چاہئے اور اس کا ورد ظہر کی نماز کے بعد کرنا چاہئے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ عظیم الشان فائدے حاصل ہوں گے اور زندگی کی تمام رکاوٹوں اور تمام الجھنوں سے نجات مل جائے گی اور ہر طرح کی کامیابی آپ کے قدم چومنے لگے گی مگر ایک بات یاد رکھیں کہ کسی بھی وظیفہ کو کامل نقش کے ساتھ اور نہایت مبر وضبط کے ساتھ پڑھنا چاہئے، تب ہی کچھ ملنے کی امید کی جاسکتی ہے جو لوگ ہتھیلی پر سروسو اگنا چاہتے ہیں وہ اکثر رحمت خداوندی سے محروم ہی رہتے ہیں۔

شادی کیسی رہے گی؟

سوال از: یعقوب خاں ————— بھوپال
گزارش یہ ہے کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام احمد رزاق ہے اور ماں کا نام شہناز ہے، ایک لڑکی ہے جس کا نام کوثر ہے اور ماں کا نام ناظمہ ہے، لڑکے کی عمر ۲۲ سال ہے اور لڑکی کی عمر ۲۲ سال تین ماہ ہے، یعنی لڑکی تین ماہ بڑی ہے، ان دونوں کا ستارہ، برج کیا ہے، ان دونوں کی شادی ہو سکتی ہے، شادی کے لئے ان کی جوڑی ٹھیک رہے گی یا نہیں۔ دونوں کی شادی کر دیں یا نہیں براہ کرم طلسماتی دنیا میں جواب عطا فرمادیں۔

جواب

برج اور ستارے کا صحیح اندازہ تب ہوتا ہے جب لڑکے اور لڑکی کی تاریخ پیدائش لکھی جائے، تاریخ پیدائش کے بغیر بروج اور ستاروں کا ادراک کرنا ممکن نہیں ہوتا، قیاسی طور پر کچھ اندازہ ہو جاتا ہے لیکن وہ صرف ایک قیاس اور ظن کی بنیاد پر ہے، صرف ایک اندازہ ہے، صحیح طریقے سے اندازہ اسی وقت ہوتا ہے جب صحیح تاریخ پیدائش کا علم ہو۔

ان دونوں کے بارے میں علم الاعداد کی رو سے یہ اندازہ ہے کہ یہ شادی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اگر یہ رشتہ کرنا ضروری ہو تو پھر ان دونوں

بازی نہ کریں، اگر ان بنیادی ریاضتوں کو جس قدر اہتمام کے ساتھ اور حسب ہدایت کریں گے اتنا ہی آئندہ چل کر آپ کو فائدہ ہوگا، جو لوگ ایک ایک وقت میں کئی کئی نقوش کی زکوٰۃ ادا کرتے ہیں انہیں آگے چل کر روحانیت اور افادیت میں کچھ کمی کا احساس ہوتا ہے۔

آپ کتابچے کو حسب ہدایت ہی پورا کریں، اس کتابچے کی تکمیل کے بعد قلب قرآن کی ریاضتیں پوری کریں اور تحفۃ العالمین کا مطالعہ کریں تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو سکے کہ روحانی عملیات کا سفر صحیح طریقوں سے کیسے شروع کیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھیں ہر صورت میں اور ہر حالت میں عملیات میں تاثیر تو جب ہی پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو، لیکن اللہ کی مدد اسی وقت آتی ہے جب بندہ ہر کام سے پہلے صحیح طور پر تدبیر اور اسباب کا خود کو پابند کر لیتا ہے کسی بھی معاملے میں اللہ ٹپ کچھ کرنا اسباب کی توہین ہے اور اللہ کے پیدا کردہ اسباب کی توہین کرنا بندوں کو کسی طرح زیبا نہیں دیتا۔

ہماری دعا یہ ہے کہ ان تمام شاگردوں کو کامیابیوں سے سرفراز کرے جو اس لائن میں صحیح طریقوں کے ساتھ اپنا روحانی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

آسیبی اثرات کا چکر

سوال از: محمد عبدالعلیم _____ منی پور
عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ مجبوری کے لحاظ سے خطوط کا لکھنا ہو، مودبانہ عرض گزارش محروم نہ فرمائیں گے۔ طلسماتی دنیا کا مطالعہ سے احساس ہوا کہ ہمارا حل ہو سکتا ہے لہذا آپ حضرت والا سے عاجزانہ مطالبہ علاج مانگتا ہوں، بندہ کو قوی امید ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے محروم نہ فرمائیں گے، حالت مرض مریض یہ ہے کہ ہمارے بچے کو گھر کے سامنے بٹھائے رکھا تھا کوئی آیا بھی نہ تھا، اچانک ہاتھ پاؤں ٹیڑھا ہو گیا جیسا پولیو کے موافق تو نہیں ہے بات بھی اچھی طرح نہیں کر پاتا ہے۔

جواب

آپ نے اپنے بچے کا نام ہی نہیں لکھا ہے پھر کیسے اندازہ ہو کہ اس کو کیا مرض ہے؟ آپ کو اس کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھنا چاہئے تھا، اغلب گمان یہ ہے کہ اس پر آسیبی اثرات ہیں اور اسی آسیبی اثرات کی وجہ

کے نام میں یا کسی ایک کے نام میں تبدیلی کرنا ضروری ہوگا، اگر دونوں کا علاج ان ہی ناموں سے ہوا تو شادی کے ناکام ہو جانے کا اندیشہ رہے گا، ورنہ پھر میاں بیوی ہر وقت کی کشمکش اور اختلافات کا شکار رہیں گے۔

لڑکی کا تین ماہ بڑا ہونا کوئی عیب نہیں ہے، عموماً تو یہی ہوتا ہے کہ شوہر بڑا ہونا چاہئے لیکن اگر بیوی کچھ بڑی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے البتہ رشتہ طے کرتے وقت یہ دیکھنا چاہئے کہ ان کے ستارے ایک دوسرے سے میل کھاتے ہیں یا نہیں اور ان کے ناموں کے اعداد میں کوئی ٹکراؤ تو نہیں ہے اس کے ساتھ ان دونوں کی دینداری اور اخلاق و مروت پر بھی غور و فکر کر لینا چاہئے، شادی صرف لڑکے اور لڑکی کی نہیں ہوتی یہ بندھن دونوں خاندانوں کا اور دونوں گھرانوں کا بھی ہے اس لئے دونوں گھرانوں کے متعلقین کے مزاج وغیرہ پر بھی اگر نظر رہے تو بہتر ہے آج کل صرف دولت یا صرف خوبصورتی دیکھتے ہیں جو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے کافی نہیں ہے۔

طالب علم کو کیا کیسے کرنا ہے

سوال از: سلیم پاشا

بخدمت حضرت اقدس سید العالمین شیخ حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم

عرض خدمت اینکه بندہ آٹھواں چلہ ختم کر کے نواں چلہ آج بتاریخ ۲۸ ربیع الاول بمطابق ۲۹ دسمبر ۲۰۱۶ء بروز جمعرات شروع کرنے جا رہا ہے۔ حضرت والا کی خاص نگرانی و دعائے مستجاب کا طلب گار ہے۔

جواب

سورہ یسین کے ۹ چلے ختم کرنے کے بعد کتابچے کی دوسری ریاضتوں کی طرف دھیان دیں، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ اس کی شروعات اس وقت کریں جب چاند منزل شریطین میں ہو، چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شریطین میں ہوتا ہے اس کے لئے آپ اسی شمارے میں منزل شریطین کی درج شدہ تاریخوں کو نوٹ کر لیں یا روحانی تقویم کو پیش نظر رکھیں۔

سب سے آخر میں نقوش کی زکوٰۃ نکالیں اور ہدایت کے مطابق ان کو پانی وغیرہ میں ڈالیں، اس سلسلہ میں وقت بچانے کے لئے جلد

رَبِّكُمْ تَكْتَلِبَان. تم اپنے رب کی کس کس نعمت کو جھٹلاؤں گے، ہم مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ بعض جگہ تو ہم بالکل بے حس ہو جاتے ہیں، جیسے انگریزی دواؤں کے معاملے میں جو سب کی سب الکحل میں ڈبو کر تیار کی جاتی ہیں اور جن میں شراب کی شمولیت ناگزیر ہوتی ہے، ان کو استعمال کرتے ہوئے ایک بار بھی ہمیں وہ حدیث رسول یاد نہیں آتی جس میں شراب کے بارے میں صراحتاً فرمایا گیا ہے کہ جس چیز کا کل حرام ہے اس کا جز بھی حرام ہے۔ کھانسی کے شربتوں میں پچاس فیصد شراب ہوتی ہے لیکن سب بے تکلف پیتے ہیں اور ایک بار بھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ ہم حدیث رسول کے خلاف کر رہے ہیں اور ہم مسلمان بعض جگہ اس قدر حساس بن جاتے ہیں جیسے توحید و سنت ہمارا اوڑھنا بچھونا ہو، ٹیکنوں اور پتھروں کا خالق بھی اللہ ہی ہے اور اللہ ہی کے حکم سے ان میں تاثیر پیدا ہوتی ہے، ان کو ممنوع سمجھنا تقویٰ نہیں صرف وہم ہے اور یہ وہم مطلقاً ناجائز ہے۔

ہمارے ادارے سے جو روبرو راکش فراہم کیا جاتا ہے وہ نیپال سے ہی آتا ہے اور ایک منہ کا ہوتا ہے آپ کی جب خواہش ہو اور جب دل کہے آپ ہمارے ادارے سے طلب کریں۔

حاملہ کی بو اسیر

سوال از: فائزہ ترنم _____ اورنگ آباد
عرض یہ ہے کہ میں حمل سے ہوں لیکن اچانک مجھے بو اسیر ہو گئی ہے، میں بہت پریشان ہوں، اگر آپ اس مرض کا کوئی روحانی علاج تجویز فرمادیں تو میں آپ کی بہت مشکور ہوں گی، جلد جواب دیں۔

جواب

آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، آپ اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ آپ کو بو اسیر سے نجات مل جائے گی، اس نقش کو اتوار کے دن نماز فجر کے بعد با وضو ہو کر لکھیں، کالی پینسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۹۰۸	۹۱۱	۹۱۴	۹۰۱
۹۱۳	۹۰۲	۹۰۷	۹۱۲
۹۰۳	۹۱۶	۹۰۹	۹۰۶
۹۱۰	۹۰۵	۹۰۴	۹۱۵

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوبُ اِلَيْهِ سُبْحَانَ رَبِّيَّ الْعَظِيمِ

سے بچے کا جسم متاثر ہوا ہے، آپ اس بچے کو کسی عامل کو دکھالیں تو اچھا ہے، ہم اس کا علاج اس لئے نہیں بھیج سکتے کہ آپ نے نہ تو بچے کی تصویر بھیجی ہے اور نہ اس کا نام لکھا ہے، محض انداز سے روحانی علاج بھیجنا یا بتانا مناسب نہیں ہے آپ سر دست اس کے گلے میں یہ تعویذ ڈال سکتے ہیں۔

۷۸۶

۱۴۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

ایک بوتل پانی پر معوذتین ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی صبح شام بچے کو پلاتے رہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ اس بچے کا باقاعدہ علاج کرانے کے لئے کسی عامل سے رجوع کریں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کو اثرات سے نجات دے اور مکمل صحت عطا کرے۔

رودر اکش کی بات

سوال از: ایم رفیق احمد _____ وائٹ ہاؤس
عرض خدمت یہ ہے کہ ایک منہ والا رودر اکش نیپال کا طلسماتی دنیا میں پڑھ چکے ہیں، اس سے فائدہ، اسلام میں رودر اکش جائز ہے کیا، ہم لوگ اس کو آپ نیپال کا رودر اکش کی قیمت اور آپ اس کو کس طرح روانہ کر سکتے ہیں اور ہم لوگ کیسے استعمال کریں، ایک لفافہ بھی اس لفافہ کے اندر رکھا ہوا اس کے ذریعہ بتائیں یا رسالہ میں جواب دیں۔

جواب

اس دنیا میں رب العالمین بے شمار چیزیں اور نعمتیں اپنے بندوں کے فائدے کے لئے پیدا کی ہیں ان سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ ہر انسان کے دل میں یہ یقین جاگزیں ہونا چاہئے کہ ہر چیز باذن اللہ اپنا اثر دکھاتی ہے، اس کے حکم کے بغیر اور اس کی مرضی کے بنا کوئی پتہ بھی نہیں مل سکتا، جب کچھ لوگ جو توحید پرستی کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ پتھروں کا مذاق اڑاتے ہیں یا رودر اکش جیسی چیزوں کی افادیت کا انکار کرتے ہیں تو انہیں قرآن حکیم کی یہ آیت یاد رکھنی چاہئے۔ فَبَايَ الْاَیِّ

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

وجہ ہے کہ سورج کی روشنی سے چھپتے اور بچتے پھرتے ہیں۔ اس لئے قدرت نے ان کی غذا فضا میں رکھی، چگاڑ کو دیکھئے کہ اس کو قدرت نے اڑنے کے لئے بازو تو نہیں دیئے مگر اس کو کھال کچھ اس قسم کی دے دی گئی جو بازوؤں کا کام دیتی ہے، اس کو منہ اور دانت بھی دیئے گئے اور بچہ جننے میں اس کو زمین پر بسنے والے جانوروں کی طرح پیدا کیا گیا۔

غرض چگاڑ کو پیدا فرما کر خالق عالم نے یہ بھی بتا دیا کہ اس کی قدرت پرندہ کو اڑانے کے لئے صرف بازو دینے کی محتاج نہیں ہے وہ پرندہ کو کھال دے کر بھی یہ کام لے سکتا ہے۔

مچھلیوں میں بعض مچھلیاں ایسی ہوتی ہیں جو کافی دور تک سمندر کی سطح پر ہوا میں اڑتی ہیں اور پھر پانی میں گر جاتی ہیں، ان کے بھی بازو کہاں ہیں؟ پھر کبوتر اور کبوتری کا ایک عجیب کرشمہ دیکھئے کہ انڈے سینے میں یہ مل جل کر کام کرتے ہیں، غذا کی ضرورت ہوتی ہے تو ایک ان میں سے انڈوں پر رہتا ہے اور دوسرا غذا کی تلاش میں نکلتا ہے اور اگر غذا کی زیادہ طلب ہوتی ہے تو دونوں ایک ساتھ نکل جاتے ہیں لیکن زیادہ دیر تک انڈوں کو نہیں چھوڑتے جلد واپس آ جاتے ہیں، ان کو سونے کی بڑی حرص ہے اور اسی بنا پر ان کے پیٹ میں بیٹ جمع ہو جاتی ہے اور جب بیٹ کرنے کا تقاضا سخت ہو جاتا ہے تو ایک دم بیٹ کرتے ہیں۔

کبوتری کے انڈے دینے کا جب وقت آتا ہے تو کراس کو گھونسلے سے زیادہ دیر تک باہر نہیں رہنے دیتا بلکہ اس کی چونچیں مارتا ہے، ٹھونگیں لگاتا ہے اور اس کو مجبور کرتا ہے کہ وہ جلد اپنے گھونسلے میں پہنچے، یہ صرف اس مقصد سے کہ اس کا انڈا گھونسلے سے باہر گر کر ضائع نہ ہو جائے، بچے جب تک کمزور ناتواں رہتے ہیں ان کے ماں باپ بڑی شفقت و محبت سے ان کو چوگاڑ دیتے ہیں لیکن جب دیکھتے ہیں کہ بچوں میں طاقت آچلی اور وہ اپنی روزی آپ تلاش کر سکتے ہیں ماں باپ کے محتاج نہیں تو پھر

پر میں ایک گونہ کرختگی رکھی اور ساتھ ساتھ اس کو اندر کی جانب کچھ گہرا بھی رکھانا کہ اڑان میں پرندہ ہلکا رہے جن پرندوں کو ٹانگیں قدرت نے لمبی رکھی ہیں اس میں بھی عجیب حکمت ہے، یہ پرندے اکثر ہموار میدانوں میں چلتے ہیں اور پانی میں اپنی غذا ڈھونڈتے پھرتے ہیں، یہ اپنی ٹانگوں پر کھڑے ہو کر پانی میں چلنے پھرنے والی چیزوں پر اوپر سے تاک لگاتے ہیں اور اپنے شکار پر گھات کرتے ہیں، جب دیکھتے ہیں کہ پانی میں ان کی مرغوب شے چل رہی ہے فوراً اپنی لمبی لمبی ٹانگوں سے اس کی طرف ایسی آہستگی سے بڑھتے ہیں کہ پانی میں جنبش نہ آنے پائے اور قریب جا کر اس کو پکڑ لیتے ہیں، اگر ان کو چھوٹی ٹانگیں ملتی اور یہ اپنے شکار کی طرف بڑھتے تو ان کا سینہ پانی سے ٹکرا کر اس کو ہلا دیتا اور اس کو جنبش میں لے آتا۔ ادھر پانی جنبش کرتا ادھر ان کا شکار فوجہ ہوتا۔

چڑیوں کو دیکھئے کہ وہ دن بھر اپنی غذا چگتی پھرتی ہیں اور ان کو ان کی غذا ایک جگہ نہیں ملتی بلکہ جگہ جگہ ان کو اڑ کر جانا پڑتا ہے تب کہیں وہ اپنا پیٹ بھر سکتی ہیں اور یہی نظام ان کے حق میں بہتر ہے۔ اگر ایک ہی جگہ ان کو اپنی غذا مل جاتی تو یہ اپنا پیٹ بری طرح سے بھر کر ہی ہٹتیں اور اس قدر بو جھل ہو جاتیں کہ اڑنا دشوار ہوتا اور قے کرنا بھی ان کے لئے ممکن نہ تھا، جس طرح تری کے جانور عادی ہوتے ہیں کہ مچھلیاں خوب کھاتے ہیں اور جب گرانی پاتے ہیں تو قے کر دیتے ہیں اور اڑنے کے لئے ہلکے پھلکے ہو جاتے ہیں۔ یہی حال انسانوں کا ہے کہ جب ان کو مفت کامل جاتا ہے تو خوب پیٹ بھر لیتے ہیں اور تکلیف میں پڑ جاتے ہیں۔

بعض جانور ایسے ہیں جو رات ہی کو نکلتے ہیں جیسے الو، چگاڑ اور بڑباگل وغیرہ کیوں کہ ان کی غذا وہ تیریاں یا کیڑے مکوڑے ہیں جو فضا میں تو زمین کے قریب اڑتے پھرتے ہیں، ان کو قدرت کی طرف سے ایسی روشن آنکھیں نہیں ملی ہیں کہ زمین پر سے کوئی چیز چک لیں اور یہی

توازن کے اصول کے مطابق بعض پرندے ایسے ہیں کہ جب وہ اپنی گردن آگے کی جانب دراز کرتے ہیں تو اپنی ٹانگیں پیچھے کی طرف پھیلا دیتے ہیں تاکہ پاؤں اور گردن کا وزن برابر ہو جائے اور کسی طرف سے وزن بڑھنے نہ پائے، چنانچہ ایک آبی پرندہ کی یہی عادت ہے۔

حکمت قدرت

انڈے سینے میں پرندے مختلف الحادیت ہیں، شتر مرغ کی یہ عادت ہے کہ اپنے انڈوں کی تین قسمیں کرتا ہے کچھ کو ریت میں دبا دیتا ہے، چند کو دھوپ میں چھوڑ دیتا ہے اور بقیہ کو سینے لگتا ہے، جب انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں تو دھوپ میں رکھے ہوئے انڈوں سے رقیق مادہ نکالتا ہے اور بچوں کو پلاتا ہے۔ جب اس کے بچے کچھ طاقت پکڑ لیتے ہیں تو ریت میں دبائے ہوئے انڈوں کو توڑتا ہے، ان پر کھیاں، گچھر، کیڑے مکوڑے جمع ہوتے ہیں وہ کیڑے مکوڑے اپنے چوزوں کو بطور غذا دیتا ہے، جب اور زیادہ ہوشیار ہو جاتے ہیں تو گھاس پھوس چرنے لگ جاتے ہیں۔

اللہ اکبر کیا نظام قدرت ہے کہ اس میں عقل بھی محو حیرت ہے، کبوتر کے جوڑے کا ذکر حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے، اسی سلسلہ میں مزید بات اور سنئے اور نظام قدرت پر حیرت کیجئے، یہ تو آپ نے حضرت امام کی زبانی معلوم کیا کہ کبوتر کے جوڑے میں نر اور مادہ بچوں کی پرورش میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

یہی حال چڑیوں کا ہے مگر مرغ کے جوڑے کا یہ حال نہیں کیوں کہ اس میں نر مادہ کا نہ انڈے سینے میں ہاتھ بٹاتا ہے، نہ پرورش میں اس کا ساتھ دیتا ہے، بس مادہ ہی بے چاری اپنے تن من سے بچوں پر لگی ہوتی ہے حالانکہ اس کے خلاف ہونا چاہئے تھا، کبوتر کے تو چند ہی بچے ہوتے ہیں جب کہ غریب مرغی کے ساتھ تو بچوں کا ایک غول کا غول ہوتا ہے، مرغی کی مدد مرغ پر لازم تھی، لیکن نہیں یہ ہماری عقل کا دھوکہ ہے حقیقت کچھ اور ہے، بات یہ ہے کہ کبوتر کے بچے بہت کمزور پیدا ہوتے ہیں اور اپنے بچاؤ کے لئے فطرت سے بدن پر ہال تک لے کر پیدا نہیں ہوتے، اگر کر و مادہ ان کی پرورش میں ایک دوسرے کا ہاتھ نہ بٹائیں تو ان کی پرورش کبوتری کے بس کی بات نہیں، کمزور خلقت بچے بری طرح

اپنے بچوں کو منہ نہیں لگاتے، اگر وہ پاس آتے ہیں تو ان کو ٹھونکیں مار کر بھگادیتے ہیں اور اپنا رخ پھیر لیتے ہیں۔

شکاری پرندوں کو دیکھئے کہ کیسی تیز اڑان ان کو ملی ہے کہ ان سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا، ان کے پنجے بڑے مضبوط ہیں اور ناخن بڑے تیز اور چونچ بھی بڑی نو کیلی اور تیز ملی ہے کہ جو چیز کو چھری یا چاقو کی طرح کاٹ ڈالتی ہے، چنگل ایسے تیز ہیں کہ گوشت کو لٹکالیں تو گوشت لٹکا ہی رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اس کو اپنی غذا بنالیتے ہیں۔

جو پرندے اپنی غذا پانی سے نکالتے ہیں، ان کو قدرت نے پانی پر تیرنے اور اس میں غوطہ لگانے کی بڑی مہارت عطا فرمائی تاکہ روزی حاصل کرنے میں ان کو وقت نہ اٹھانی پڑے، غرض خداوند قدوس نے اپنی قدرت کاملہ سے ہر قسم کے پرندے کو اس کے تقاضے کے مطابق قوت و طاقت بخشی اور جدوجہد کے آسان راستے اس کے سامنے کھول دیئے، سبحانہ ما اعظم شانہ۔

ف:- پرندہ بھی حکمتوں کا ایک خزانہ اور رازوں کا ایک معما ہے، حضرت امام نے مختلف پہلوؤں سے اس پر روشنی ڈالی ہے اس کی ساخت اور بناوٹ کو دکھایا، اس کی عادات و خصائل کو بتایا اور اس کے طبعی رجحانات و مرغوبات کو آشکارا کیا، غرض اس پر سیر حاصل بحث کی، کچھ مناسب تشریح اسی سلسلہ کی ہم بھی سپرد قلم کرتے ہیں، ممکن ہے ناظرین کرام کے لئے دلچسپی کا باعث اور مزید معرفت کا سبب ہو۔

پرندہ کی بدنی ساخت اور جسمانی بناوٹ ہر رخ اور پہلو سے وزن اور ہلکے پن میں لمبائی اور چوڑائی میں کچھ ایسی موزوں اور مناسب رکھی گئی ہے کہ ذرہ برابر تبدیلی اور بگاڑ کی متحمل نہیں ہے، اس کے دونوں بازو کیا ہیں، ترازو کے دو پلڑے ہیں کہ ایک کو ذرا ہلکا کر دیجئے، دوسرا پلڑا فوراً جھک جائے گا، اس کے بازوؤں میں سے چند ہی پرنوچ لیں، اڑنے میں وہ لڑکھڑانے لگے گا اور ایک طرف جھک کر چلنے لگے گا جس طرح ایک لنگڑا آدمی اپنی چال میں لنگڑاتا ہے کیوں کہ اس کی ایک ٹانگ چھوٹی اور دوسری بڑی ہوتی ہے، اسی طرح اگر پرندہ کی دم میں سے چند ہڈی اکھیر لیں تو وہ اڑان میں بھی ڈمک گئے گا اور اس کی چال میں بھی بے اعتدالی پیدا ہو جائے گی، یعنی رفتار میں آگے کی جانب جھکنے لگے گا اور اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ایک کشتی جس کا اگلا حصہ بھاری ہو اور پچھلا ہلکا، اسی

طلسماتی صابن

ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیرتناک پیش کش

رڈ سحر، رڈ آسیب، رڈ نشہ، رڈ بندش و کاروبار اور رڈ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ ترڈ اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے ڈسٹری بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محله ابوالمعالی، دیوبند پن 247554

ممبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگر بتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03

2 FALOR ROOM N0 207VIRA

BESAIROAD

JOGESHWRI (W) MUMBAI 102

PHON N0. 09773406417

کف ہو جائیں۔

یہی حال انسان کا ہے کہ یہ غریب بھی نہایت ضعیف پیدا ہوتا ہے اور ماں باپ دونوں کی مدد مانگتا ہے، مرغ کے جوڑے میں ایسا نہیں، اس کے چوڑے توانا پیدا ہوتے ہیں، نیز اپنی حفاظت کے لئے اپنے بدن پر بال بھی رکھتے ہیں۔ ان کی پرورش کے لئے تنہا مرغی کی جدوجہد کافی ہے پھر مرغ کا کیا سر پھرا ہے کہ مرغی کے ساتھ مل کر دخل در معقول کرے اور بلا ضرورت کام میں وقت ضائع کرے۔

اللہ اکبر! کیا نظام قدرت ہے جہاں جس چیز کی جس قدر ضرورت ہوئی اسی قدر اس کو ملی، کبوتر کے بچوں کو کمزور بنا کر ماں باپ دونوں کو ان کی پرورش پر جھکایا اور مرغی کے چوڑوں کو توانا پیدا کر کے مرغ کی توجہ ان سے ہٹائی، صحیح فرمایا و کُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ کہ ہر چیز اس کے پاس اندازہ سے ہے۔

(باقی آئندہ)

محنت و استقلال

ہے قوت بازو میں تری راز سعادت
تو ڈھونڈتا پھرتا ہے اسے بال ہا میں
اپنی ہستی کو قائم رکھنے کے لئے جدوجہد کرنا قدرت کا ایک اٹل قانون ہے، جو لوگ سعی و کوشش سے گریز کرتے ہیں ان کی ہستی بالکل مٹ جاتی ہے۔

دنیا کی دوڑ دھوپ میں وہی شخص آگے نکل سکتا ہے جو محنت و استقلال کے گھوڑے پر سوار ہو اور عقل سالم کا تازیانہ ہاتھ میں رکھتا ہو۔

سانس کی طرح چلے منزل ہستی میں بشر
مدعا یہ ہے کہ دم بھر کر بھی بیکار نہ ہو
خاموشی اور استقلال سے کئے جانے والے کام کا اثر ہوتا ہے اور مزدور ہوتا ہے، حق تو یہ ہے کہ محنت اور صبر کچھ سرچڑھ کر بولنے والا جادو ہے۔ مانا کہ محنت سے بھی آدمی تھک جاتا ہے اور کابلی سے بھی مگر محنت کا نتیجہ صحت و دولت ہے اور کابلی کا بیماری و افلاس، کیوں کہ آب رواں چمکتا ہے اور آب ایستادہ مڑتا ہے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی شکل ہے۔ اس شکل پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جاوٹوں نے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

عکس سلیمانی

خواص اسمائے حسنیٰ

اللہ : اس کے اعداد ۶۶ ہیں، یہ اسم ذاتی ہے، یہ اسم جمع صفات کا حامل ہے اور اکثر محققین کے نزدیک یہی اسم اعظم ہے۔ قرآن کریم میں اس اسم الہی کا ذکر دو ہزار تین سو ساٹھ مرتبہ ہوا ہے۔ اس اسم کو تمام اسماء الہی پر یک گونہ شرف حاصل ہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ صاحب یقین ہو جائے۔ اگر کوئی ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ اس کا ورد کرے تو اس کا باطن روشن ہو جائے اور اس کا سینہ کشادہ ہو جائے۔ اگر اس اسم الہی کا یہ نقش اس کے گلے میں ڈال دیں جیسے بار بار بخار آتا ہے تو اس کو بخار سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۳۶	۱
۳۵	۲	۷	۱۲
۳	۳۸	۹	۶۰
۱۰	۵	۴	۳۷

امراض سے شفا حاصل کرنے کے لئے اس اسم الہی کو ۶۶ مرتبہ لکھ کر پھر اس کو تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں تو اس کو شفاء حاصل ہو۔ اگر کسی آسیب زدہ شخص کی دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر اس طرح لکھیں کہ ایک حرف کو ایک انگلی پر لکھیں: ال ل ہ، انگوٹھے پر نہ لکھیں، پھر ۶۶ مرتبہ ”یا اللہ“ پڑھ کر اس پر دم کر دیں تو اس شخص کو آسیب سے نجات مل جائے۔ اگر نیلے کپڑے پر ”یا اللہ یا اللہ یا اللہ“ لکھ کر اس کا قلیلہ بنا کر جلائیں اور آسیب زدہ شخص کی ناک میں دھواں پہنچائیں تو آسیب پریشان ہوگا اور اس شخص کے جسم سے نکل جائے گا یا ختم ہو جائے گا اور اگر اس اسم الہی کو ۶۶ مرتبہ لکھیں، پھر اس کاغذ کو پانی میں پکائیں اور وہ پانی آسیب زدہ پر چھڑکیں تو آسیب دفع ہوگا اور دوبارہ مریض کو ستانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

الرحمن : یہ اسم الہی جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔ غفلت و نسیان اور دل کی سختی دور کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھنے کی عادت لیں۔

الرحیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۵۸ ہیں، جو شخص روزانہ فجر کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھے، تمام مخلوق اس پر

شفیق، مہربان اور زبردست طریقہ سے دولتِ تسخیر حاصل ہو۔

اگر کوئی شخص الرحمن الرحیم پانچوں وقت کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول رکھے، اس کے دل میں نرمی پیدا ہو۔ قساوتِ قلبی سے نجات ملے۔ اگر کوئی ان دونوں اسموں کو پڑھنے کا معمول رکھے اس کے دل میں نرمی پیدا ہو، قساوتِ قلبی سے نجات ملے۔ اگر کوئی ان دونوں اسموں کو چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کرا کر پہن لے تو اس کے تمام کام سرانجام پائیں اور تمام رکاوٹوں سے نجات ملے۔

الملك : مشترک ہے، اس کے اعداد ۹۰ ہیں۔ اگر کوئی صاحب اقتدار اس اسم الہی کو اسم القدوس یعنی الملک القدوس کو ملا کر پڑھے تو اس کا اقتدار کبھی ختم نہ ہو اور اس کا اپنا نفس بھی اس کا مطیع اور فرماں بردار رہے۔ عزت و رفعت حاصل کرنے کے لئے بھی اس کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔

حضرت مخدوم جہانپا جہاں گشت فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۹۰ مرتبہ ۹۰ دن تک پڑھے گا تو اس کے اندر اللہ کی اطاعت کرنے کی صفات پیدا ہوں گی اور اگر کوئی شخص اس اسم کو ۹۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے گا اور لگاتار ۹۰ دن تک پڑھے گا تو مقرب بارگاہِ خداوندی ہوگا اور بعض اکابرین سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم الہی کو نو ہزار مرتبہ نوے دن تک پڑھے گا تو مستجاب الدعوات بن جائے گا اور اس کی تمام دعائیں قبول ہونے لگیں گی۔

القدوس : مشترک ہے، اس کے اعداد ۷۱ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الہی کو زوال کے وقت ۷۱ مرتبہ پڑھے گا تو اس کا دل صاف ہو جائے اور اگر کوئی سُبْحِ قُدُوسِ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر ۷۱ دن تک کھالے تو اس میں فرشتوں جیسی صفات پیدا ہو جائیں۔ اگر کوئی شخص القدوس ۳۱۹ مرتبہ پڑھ کر اور کسی چیز پر دم کر کے اپنے دشمن کو پلا دے تو دشمن اس پر مہربان ہو جائے اور اس کا دوست بن جائے۔

السلام : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۱ ہیں۔ اگر اس اسم الہی کو کوئی روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تندرستی بحال رہے، بیمار ہونے کے بعد اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الہی کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھے گا تو جلد از جلد وہ بیماری سے نجات پالے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ شدتِ مرض سے نجات پانے کے لئے اس اسم کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلانا چاہئے اور یہ عمل دن میں دوبار کرنا چاہئے۔

المؤمن : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الہی کا ورد روزانہ سو مرتبہ کرے یا اس اسم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور ظاہری و باطنی طور پر وہ اللہ کی امان میں رہے گا۔

المہیمن : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۴۵ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ غسل کرنے کے بعد ۱۱۵ مرتبہ پڑھے گا تو اس پر خفیہ راز کھلنے لگیں گے، اللہ کے فضل و کرم سے اس کی قوتِ ادارک بڑھ جائے گی اور وہ لوگوں کو پہچاننے میں غلطی نہیں کرے گا۔ اگر کوئی شخص اس اسم الہی کا ورد روزانہ ۱۴۵ مرتبہ کرے گا تو وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔

العزیز : جلالی ہے، اس کے اعداد ۹۴ ہیں۔ اگر کوئی فجر کی نماز کے بعد روزانہ ۴۱ مرتبہ اس اسم الہی کو پڑھے گا تو وہ کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس اسم الہی کو ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے گا تو ذلت و خواری سے محفوظ رہے گا اور اس کی عزت و

عظمت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

الجبار : جلالی ہے، اسکے اعداد ۲۰۶ ہیں، جو شخص روزانہ ۲۰۶ مرتبہ اس اسم الہی کا ورد کرے وہ ظالموں کے شر سے محفوظ رہے اور کوئی شخص اس کی غیبت اور بدگوئی پر قادر نہ رہے۔ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اس اسم کو اپنی انگلی پر کندہ کر لے تو اس کا رعب کل مخلوقات پر قائم ہو۔ دشمنوں کو مغلوب اور زیر کرنے کے لئے اس اسم الہی کا ورد ہر جمعہ کو جمعہ کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ کرنا چاہئے۔

المتکبر : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۶۶۲ ہیں۔ جو شخص اپنی اوجہ سے صحبت کرنے سے پہلے اس اسم کو دس بار پڑھے گا حق تعالیٰ اس کو نیک اور صالح اولاد عطا کریں گے۔ جو شخص ہر کام سے پہلے اس اسم کو چودہ مرتبہ پڑھ لے گا وہ اپنی مراد کو پہنچے گا اور ناکامی کا منہ نہیں دیکھے گا۔

الخالق : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۷۲۱ ہیں۔ جو شخص اس کو صبح شام ۷۲۱ مرتبہ پڑھے گا حق تعالیٰ اس عام مدد کے لئے ایک فرشتہ پیدا کر دیں گے جو عابدانہ اس کی مدد کرتا رہے گا۔ بعض اکابرین نے فرمایا کہ اس اسم کا ورد رکھنے والے کا چہرہ منورہ رہتا ہے اور اس کے چہرے میں ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے جو اسے لوگوں کی نظروں میں ممتاز اور محبوب رکھتی ہے۔

الباری : مشترک ہے اور اس کے عدد ۲۱۳ ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم کا ورد کرنے والا شخص کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ قبر میں نہیں چھوڑتا بلکہ وادی اقدس میں پہنچا دیتا ہے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا چاہتا ہے تو اس اسم کو ۵۷ مرتبہ پڑھ کر گلاب یا چنبیلی ہاموتیا کے پھول پر دم کر کے اس کو سنگھادے اور اس پر اپنا اور اپنی ماں کا نام لے کر بھی دم کر دے تو سو گھنٹے والا اسی وقت بے قرار ہو جائے گا بلکہ شیفتہ اور دیوانہ ہو جائے گا۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ اس طرح کے کام ناجائز امور میں نہیں کرنے چاہئیں اور اسماء الہی کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے، البتہ جائز امور میں بالخصوص میاں بیوی اور جائز دوستیوں میں یہ عمل ایک دوسرے کے لئے کیا جاسکتا ہے۔

المصور : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۳۶ ہیں۔ اگر کوئی بانجھ عورت سات روزے رکھے اور افطار کے وقت ۲۱ مرتبہ المصور پڑھے اور اس دوران بعد نماز عشاء خاوند سے ہم بستری کرتی رہے تو انشاء اللہ حمل ٹھہرے گا اور اولادِ زینہ عطا ہوگی۔ اس اسم کا بہ کثرت ذکر کرنے والے کی تمام پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں اور ہر معاملے میں غیب سے مدد ہوتی ہے۔

الغفار : جمالی ہے، اعداد ایک ہزار دو سو اکیاسی ہیں۔ اگر کوئی شخص نماز جمعہ کے بعد ۳ بار یا غفار اغفر لی ذنوبی ایک سو بار پڑھنے کا معمول بنائے اس کی مغفرت کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔

القہار : جلالی ہے، اعداد اس کے ۳۰۶ ہیں۔ جو شخص اس اسم کا ورد بہ کثرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا کی محبت اس کے دل سے نکال دیتا ہے اور اس کا خاتمہ بخیر ہوتا ہے اور حق تعالیٰ اپنی محبت اس کے دل میں پیدا کر دیتا ہے۔ اگر کسی بھی مہم اور مشن سے پہلے اس اسم کو سو بار پڑھ لیا جائے تو وہ مہم اور مشن کامیاب ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان اس اسم کو سو بار پڑھ لے تو اس کے دشمن اس کے سامنے مغلوب ہو جائیں۔

الوہاب : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص غریب ہو اور غربت سے نجات چاہتا ہو تو اس اسم کو عشاء کے بعد چودہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو ۱۴ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی معاشی پریشانیاں دور ہو جائیں اور رزق کے دروازے کھل جائیں۔ کسی بھی حاجت کے لئے عشاء کی نماز کے بعد کھلے صحن میں کھڑے یا وہاب سو مرتبہ پڑھے، پھر سجدہ کرے اور حالت سجدہ میں ۱۴ بار یا وہاب پڑھے۔ اس طرح ایک رات میں ۳ بار کرے اور لگاتار ۳ راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ نماز چاشت کے بعد سجدے میں جا کر ۱۰۴ مرتبہ اس اسم کا ورد کرنے سے روزی فراخ ہو جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص نوچندی بدھ کو نماز اشراق کے بعد مزید دو رکعت نفل ادا کر کے ایک ہزار مرتبہ ”یا وہاب“ پڑھے تو اس کو اس قدر دولت عطا ہوتی ہے کہ اس کا شمار بھی ممکن نہیں ہے۔

الرزاق : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۰۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص صبح کو طلوع صادق سے پہلے اپنے گھر کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر دس دس مرتبہ ”یا رزاق“ پڑھے تو اس کی مفلسی دور ہو جائے۔ ہر کونے میں اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھے اور دائیں کونے سے پڑھنا شروع کرے۔ اگر کوئی شخص روزانہ عشاء کے بعد ۵۴۵ مرتبہ اس اسم کا ورد رکھے تو کثیر مال عطا ہو۔ اگر عشاء کے بعد مکمل تنہائی میں اس اسم کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے تو اللہ کے فضل سے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے۔

الفتاح : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۸۹ ہیں۔ اگر کوئی نماز فجر کے بعد ۳۸۹ مرتبہ اس اسم کو اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر پڑھے گا تو اس کے دل سے تمام کدورتیں دور ہو جائیں گی اور بغض و حسد سے اس کو نجات ملے گی، اس کا دل آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہو جائے گا اور قرب خداوندی کی دولت عطا ہوگی۔

الحلیم : مشترک ہے، اعداد اس کے ۱۵۰ ہیں۔ اس اسم کا ورد کرنے والا دولت علم سے سرفراز ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳ بار ”یا عالم الغیب“ پڑھے تو حق تعالیٰ اس کو کشف والہام کی دولت سے سرفراز کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مخفی علم پر واقفیت چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ جمعہ کی شب میں دو نفل پڑھ کر حالت سجدہ میں ایک سو پچاس بار ”یا علیم“ پڑھے اور مصلے پر سو جائے تو انشاء اللہ اس کو پوشیدہ بات سے واقفیت حاصل ہو جائے گی اور خواب میں صاف صاف رہنمائی ہوگی۔ اگر کسی کی کوئی حاجت ہو اور وہ اس کو پورا کرنے کی خواہش رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ جنگل میں جانے کے بعد با وضو ہو کر کسی صاف ستھری جگہ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ ”یا علیم“ پڑھے اور دعائیں انشاء اللہ بہت جلد اس کی حاجت پوری ہوگی۔

القابض : جلالی ہے، اعداد ۹۰۳ ہیں، جو شخص روٹی کے ۴ ٹکڑوں پر ”القابض“ لکھ کر کھالے گا وہ دنیا میں بھوک سے مرنے کے بعد عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

الباسط : جمالی ہے۔ اعداد اس کے ۷۲ ہیں۔ جو شخص روزانہ فجر کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھے گا اس کی ہر حاجت پوری ہوگی اور روزی کشادہ ہوگی۔

الخافض : جمالی ہے، اعداد اس کے ایک ہزار چار سو اکیاسی ہیں۔ اگر کوئی شخص تین روزے رکھے اور چوتھے دن مغرب بعدیا عشاء کے بعد ”یا خافض“ ۷۰ ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ دشمن پر فتح پائے۔

الرافع : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۳۵ ہیں۔ جو شخص دن میں اور رات کو بارہ بجے سو مرتبہ پڑھے وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائے اور کسی کا محتاج نہ رہے۔

المعز : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱ ہیں۔ اگر کوئی شخص جمعہ یا شب دو شبہ کو ایک ہزار چالیس مرتبہ پڑھے تو اس کا کل مخلوقات پر اس کا رعب اردبد بہ قائم ہو اور وہ اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے۔

المذل : جلالی ہے، اس کے اعداد ۷۱ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی عالم یا حاکم سے ڈرتا ہے اور اس کو خطرہ ہو کہ اس کے خلاف کوئی سازش یا شرارت کی جائے گی تو اس کو چاہئے کہ مغرب کے بعد ایک سجدہ کرے اور ۷۵ مرتبہ ”یا مذل“ پڑھے، انشاء اللہ وہ ظالم اور افسر کی شرارتوں اور سازشوں سے محفوظ رہے گا۔

السمیع : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۸۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص بوقت چاشت پانچ سو مرتبہ اس اسم الہی کو پڑھے اور دعائے مانگے تو دعا قبول ہوگی۔

البصیر : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۰۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص صبح کی سنتوں اور فرض کے درمیان سو بار پڑھے تو اللہ کا پسندیدہ بندہ بن جائے اور اس پر رحمت خداوندی کا نزول ہونے لگے۔

الحکم : جلالی ہے۔ اس کے اعداد ۶۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے سو مرتبہ پڑھے تو اس پر اسرار الہی منکشف ہوں۔

العدل : جلالی ہے، اعداد اس کے ۱۰۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص شب جمعہ کو ۱۰۴ مرتبہ پڑھے اور ۱۰۴ بار اس اسم الہی کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوق اس کے لئے مسخر ہو۔

اللطیف : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔ روزی کی فراخی کے لئے بیٹی کی شادی، بیٹی کی شادی کے بند و بست کے لئے اس اسم الہی کو صبح شام ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ اگر کسی مہم کے لئے ایک لاکھ ۲۹ ہزار کا ختم کرے تو مہم میں کامیابی ملے۔

الخبیر : مشترک ہے۔ اس کے اعداد ۸۱۲ ہیں۔ نفس امارہ کی سرکشی سے نجات حاصل کرنے کے لئے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور اگر روزانہ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو بہتر ہے۔

الحلیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۸۸ ہیں۔ اگر کوئی اس اسم الہی کو لکھ کر اپنے باغ یا کھیت میں دبا دے تو اس کا باغ یا کھیت تمام آفات سے محفوظ رہے۔

العظیم : جمالی ہے۔ اس کے اعداد ایک ہزار بیس ہیں۔ اگر کوئی در دوسر کی بیماری ہو یا بخار ہو یا کسی غم کا غلبہ ہو تو اس اسم الہی کو کاغذ پر لکھ کر پانی میں ڈالیں اور پھر اس پانی کو روٹی پر چھڑک کر روٹی کھالے، انشاء اللہ اسی وقت مذکورہ امراض سے نجات ملے گی۔

الغفور : جمالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار دو سو چھیاسی ہیں۔ اس اسم الہی کا ورد کرنے والے کی مغفرت کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔ روزانہ اس اسم الہی کو ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول رکھنا چاہئے اور خود کو حتی الامکان خطاؤں سے بچانا چاہئے۔

الشکور : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۵۶ ہیں۔ جو شخص غربت کا شکار ہو اس کو اس اسم الہی کا ورد پانچ سو مرتبہ کرنا چاہئے، انشاء اللہ غربت و افلاس سے نجات ملے گی۔ ورد ہمیشہ با وضو کریں اور قبلہ رو ہو کر کریں۔

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفائی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھال، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

طیب نبوی ﷺ ہر دور کی ضرورت

سے حتی المقدور بچنے اور اپنی صحت کی حفاظت کے اقدامات کرنے کی جانب لوگوں کو آگاہ کرنے لگے ہیں۔ اس طرح وہ ماڈرن انسان کی طرز زندگی میں شدید تبدیلیوں کی ضرورت پر بھی بہت زور دیتے آرہے ہیں کہ یہ جدید طریقے کسی بھی طرح انسان کے لئے مفید نہیں ہیں۔ جن میں تمباکو، شراب نوشی، نشہ آور ادویات کا استعمال، قدرت کے قائم کردہ رات اور دن کے نظام کے مطابق اپنے آپ کو نہ ڈھالنا (یعنی رات کو جاگنے اور دن میں سونے کے طریقے اپنانا) ہمہ وقت حرص و ہوس کے تحت بہت زیادہ کمانے اور عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کے لئے ذہنی سکون کو برباد کر لینا اور جسم پر برداشت سے زیادہ بوجھ ڈالنا وغیرہ یہ سب ایسے عوامل ہیں جو کسی بھی لحاظ سے دانشمندانہ نہیں کہے جاسکتے۔ کیونکہ ان سے فائدہ تو درکنار نقصان کی ایک فہرست ہے جو ہر وقت طویل ہو کر ہمارے سامنے آتی رہتی ہے۔ ایسے میں قرآن مجید سے رہنمائی حاصل کر کے اور روحانی و جسمانی طبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی احادیث کی روشنی میں زندگی گزارنا ہی سب سے اعلیٰ وارفع اور سب سے محفوظ طریقہ ہے اور فی زمانہ یہ ثابت ہونے لگا ہے باوجود تنگ نظری و مخالفت کے اکثر مغربی تحقیق کار بھی اب اس طریقہ کے طرفدار بننے لگے ہیں۔

جدید دور کی وہ سوغات جن سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوتا ہے ان میں شامل ہیں۔ مصفا غذاؤں کا استعمال، تمباکو نوشی، ہائبرڈ اناجوں کا دور دورہ، خواہ مخواہ کی تیز رفتار طرز زندگی، بہت زیادہ کمانے کی حرص و ہوس میں مختلف بیماریوں کو مول لینا، ٹی وی اور انٹرنیٹ کا ایسا بے دریغ استعمال کہ انسان کرسی سے بندھا رہ جائے، راتوں کو دیر تک سونا

ساری تعریف اللہ رب العزت ہی کے لئے ہے جو اس کائنات کا خالق بھی ہے مالک بھی اور اس کائنات کو چلا رہا ہے۔ تاجدارِ مدینہ سرور دو عالم رحمت اللعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر لاکھوں درود و سلام کہ آپ کا احسان نہ صرف امت محمدیہ پر بلکہ ساری نوع انسانی پر رہتی دنیا تک جاری و ساری ہے۔

صحت ہے تو جان ہے، جان ہے تو جہان ہے۔ لیکن وہ کون سے امور ہیں جن کو اپنانے سے صحت بنتی ہے یا بنی رہتی ہے؟ فی زمانہ یہ ایک اہم سوال ہے۔ صحت کو برقرار رکھنے کے سلسلے میں ان امور کی بے پناہ اہمیت ہو گئی ہے۔ اس لئے کہ اس دور جدید میں جتنی سہولتیں انسان کو دستیاب ہیں اس سے کہیں زیادہ سنگین مسائل ہیں جو صحت کو بگاڑنے کے لئے لاحق ہوتے رہتے ہیں۔ چند دہوں سے جہاں انسان کو مختلف قسم کی آلودگیوں اور ناقص غذاؤں سے سابقہ پڑنے لگا ہے وہیں اس دور میں زندگی کے طرز و اطوار بھی کم ستم ظریف نہیں ہیں۔ ان میں زیادہ تر خود انسان کے اپنے اختیار کردہ ہیں۔ ان کو عموماً ابتداء میں بے خیالی میں اختیار کر لیا گیا لیکن بعد میں جب ان کے نقصانات سامنے آنے لگے تو ان سے پیچھا چھڑانے کی ممکنہ کوششیں کی جانے لگیں۔ لیکن انسان عادات کا غلام ہوتا ہے۔ عادتیں جب راسخ ہو جاتی ہیں تو آسانی سے چھوٹی نہیں۔ ان کو چھوڑانے کے لئے مختلف جتن کرنے پڑتے ہیں۔

صنعتی و انسانی آلودگیوں، کمزور ہائبرڈ قسم کی غذاؤں اور خالص کیمیائی مرکبات سے بنی دواؤں نے اس دور میں انسانی صحت کے ساتھ گویا ایک خاموش جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اب کئی دہوں سے اس کے منفی اثرات کی ہلاکت خیزی کا اندازہ کر لینے کے بعد ماہرین صحت ان

اور دن چڑھے جاگنا وغیرہ۔ اسی طرح اپنی غیر دانشمندانہ عادتوں سے مسائل کے اصراف سے ماحول کو پرانگندہ کرنا، ہوا، مٹی اور پانی میں آلودگیوں کا بڑھ جانا، صنعتوں کے پھیلاؤ کے سبب ماحول اتنا کدھر ہو جانا کہ وہ بیماریوں کو پیدا کرنے کا موجب بن جائے وغیرہ، ایسے عوامل ہیں جن سے انسان کو روزانہ سابقہ پڑتا رہتا ہے۔ ان سے ہٹ کر علاج معالجے کے لئے خاص کیمیائی مرکبات سے بنی دواؤں کا استعمال بھی کافی ستم ڈھانے لگا ہے۔ ایسے میں جدید میڈیسن کے ماہرین بھی اب یہ کہنے لگے ہیں کہ اب ہمیں قدرتی اشیاء ہی میں دواؤں کو ڈھونڈنا چاہئے اور ان ہی سے علاج کرنا اکمل طور پر محفوظ ہے۔ ہادی برحق نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ السلام نے صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ ساری نوع انسانی کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے ہیں تو ایسے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ﷺ انسانی صحت کی بقاء اور بیماریوں سے شفاء کے حصول کی جانب رہنمائی نہ فرماتے۔ لہذا قرآن کریم میں جہاں جگہ جگہ ایسی اشیاء کا ذکر ملتا ہے جو مختلف بیماریوں میں کارگر ثابت ہوتی ہیں وہیں حضور اکرم ﷺ کی سیکڑوں احادیث میں ایسی نباتی اور غذائی اشیاء میں شفا کی موجودگی کی جانب رہنمائی ملتی ہے۔ اسی طرح زندگی گزارنے کے طور طریقے کیسے ہوں کہ انسان ذہنی تناؤ اور ڈپریشن وغیرہ سے آزاد رہ کر زندگی گزار سکے اس جانب بھی رہنمائی موجود ہے بلاشبہ عبادت و تلاوت اور مراقبوں کے ذریعہ ذہنی تناؤ سے دور رہنا اللہ تعالیٰ ہی کو مسبب الاسباب جان کر اس کی دی ہوئی نعمتوں پر ہمہ وقت شکر گزار رہنا بیماریوں سے بچنے کا بے مثال طریقہ ہے۔ اسی طرح کامل انداز کی پاکی و طہارت کے جو اصول صرف نبی آخر الزماں کی تعلیمات میں موجود ہیں ویسے دنیا کے شاید ہی کسی اور مذہب میں آپ کو مل سکیں۔ یہ اصول طبی میدانوں میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں ان پر عمل کر کے بیماریوں سے بچنے میں بڑی مدد ملتی۔

ان کے علاوہ وہ نباتی اور غذائی اشیاء کا استعمال جن میں بعض بیماری ہونے کی صورت میں علاج کے طور پر استعمال کئے جاسکتے اور بعض بیماریوں کے انسداد کے لئے کام میں لائے جاسکتے ہیں، بڑی توجہ کے متقاضی ہیں۔ طب نبوی ﷺ کے تحت آنے والی احادیث میں بیان کردہ بعض نباتی و غذائی اشیاء پر فی زمانہ دنیا کی مختلف

لیباریٹریوں میں تجربات انجام دئے جا رہے ہیں۔ تحقیق کاروں کو حیرت ہے کہ ان میں بعض اشیاء جیسے کلونچی، کاسنی وغیرہ میں بے پناہ شفا کی خصوصیات پوشیدہ ہیں۔ ان میں ایسے کیمیائی اجزاء بھی موجود ہیں جن کے بارے میں دنیا اب تک واقف نہیں ہے۔

طب نبوی ﷺ کے تحت بیان کردہ دلیکی اشیاء کا بغور جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ان میں بعض بیماریوں سے علاج میں مفید ہیں تو بعض بیماریوں سے بچنے میں مددگار ہوتی ہیں اور ان میں اکثر اشیاء مگر باقاعدگی سے استعمال میں لائی جاتی ہیں تو انسان میں قوت مدافعت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ وہ قوت ہوتی ہے جو انسانی جسم میں موجود ہوتی ہے اور کسی بھی بیماری کے حملہ سے بچائے رکھتی ہے۔ رقم الحروف کو آج سے کوئی بیس سال پہلے طب نبوی ﷺ کے ایک کل ہند سیمینار میں مقالہ پیش کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ میں نے اس سیمینار میں کلونچی پر اس وقت تک انجام دی گئی تحقیقات و مطالعوں کے نمونہ کو جامع انداز میں پیش کیا جس کو شرکاء نے کافی سراہا۔ اس سیمینار کے لئے کلونچی کو منتخب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ اس میں حضور پر نور ﷺ نے ہر مرض کے لئے شفا کی موجودگی کا اشارہ دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کی احادیث پڑھنے کے بعد محض طاق میں اٹھا کر رکھنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ دل میں اس کے تقدس کو بٹھانے اور عملی میدان میں ان پر تجربات کر کے عوام الناس کے استفادہ کے لئے پیش کرنے کے لئے ہیں۔ اب اسی بات کو لیجئے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں یوں بیان فرمایا کہ انگور (یا منقہ) اگر روزانہ باقاعدگی سے کھائے جائیں تو ایسی بیماریوں سے تحفظ مل سکتا ہے جن سے ڈر لگتا ہے۔ ظاہر ہے ایسی بیماریوں میں ایک تو کینسر بھی ہو گا۔ حضور ﷺ کے اس فرمان کے بعد اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد آج کی جدید طبی سائنس اپنے وسیع تجربات کی بنیاد پر یہ کہہ رہی کہ انگور میں کینسر سے تحفظ دینے والے مرکبات پائے جاتے ہیں۔ ایسی سیکڑوں مثالیں ہیں جن سے جدید طبی دنیا اب واقف ہو رہی ہے جبکہ ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے نہایت جامع پیرائے میں ان اشیاء میں موجود شفا کی صلاحیتوں، خصوصیات سے امت کو باخبر فرمادیا۔

تبسم فاطمہ

مسلمان : حاشیے سے صفر پر

سیاسی پارٹیوں کی آپسی جنگ میں اگر پاکستان میں کسی کا نقصان ہو رہا ہے تو وہ عوام کا ہو رہا ہے۔ وہاں بھی جمہوریت کی جگہ مذہب کی حکومت ہے۔ اور یہ مذہب کی حکومت ہندوستان میں قائم ہوئی تو جیسے آج جمہوریت کا خون ہو رہا ہے، آنے والے برسوں میں اکثریت سے اتنے خیمے ابھر کر سامنے آئیں گے کہ خانہ جنگی پر قابو پانا کسی بھی سیاسی قیادت کے لئے دشوار ہو جائے گا۔

اس نفسیاتی نکتہ کو نظر انداز کرنا مشکل ہے کہ ہر اکثریت اپنے ملک میں اقتدار پر، اپنے مذہب کے لوگوں کو قابض دیکھنا چاہتی ہے۔ ہندوستان غلام تھا تو مذہبی اقتدار کے لئے ہی پاکستان کا نعرہ زور شور سے لگایا گیا۔ سات سو برسوں کی طویل حکومت کے بعد ہندوستانیوں، بالخصوص مسلمانوں کو دو سو برسوں کی فرنگی حکومت قبول نہیں ہوئی۔ ملک تقسیم ہوا تو کانگریس نے نام نہاد جمہوریت کا کاڑ ڈھکیلا۔ ہندوستان کے ستر برسوں کی تاریخ گواہ ہے کہ دوسری بڑی اکثریت ہونے کے باوجود کانگریس کی کوئی بھی ہمدردی مسلمانوں کے ساتھ نہیں تھی۔ ایک مثال اور لیجئے، کانگریس کے کسی بھی مسلم لیڈر کی ہمدردی بھی مسلمانوں کے ساتھ نہیں تھی۔ مسلم لیڈران صاحب اقتدار ہونے کی رسم ادا کر رہے تھے اور کسی کو بھی مسلمانوں کے حالات، مسلمانوں کے مسائل یا مسلمانوں کے مستقبل سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ اس درمیان ستر برسوں کی تاریخ گواہ ہے کہ آرائس ایس آہستہ آہستہ اپنا کام کرتی رہی۔ جن سنگھ اپنے مقصد میں ناکام ہوا تو بھارتیہ جنتا پارٹی نے نام بدل کر اپنا مشن شروع کیا۔ اس مشن کو آگے بڑھایا ایل کے ایڈوانی نے۔ بھاجپاد کے عدد میں سٹ کر رہ گئی تھی، اڈوانی کی کوششوں نے بھاجپا کو ۸۶ پر پہنچا دیا۔ پی جے پی جب دو ہزار کے آس پاس برسر اقتدار تھی، ہندو کا کھیل اس وقت بھی جاری و ساری تھا۔ مگر پی جے پی کی حکومت قائم

تین چار برسوں میں یہ ملک ایک تبدیل شدہ ملک نظر آتا ہے، جہاں مسلمانوں کا نام صرف ایک مذاق اڑانے کے لئے رہ گیا ہے۔ انتخابات کے نام پر مسلمانوں کا مذاق بنایا جاسکتا ہے۔ مسلم سیاسی پارٹیوں کے نام پر مسلمانوں کی مذمت کی جاسکتی ہے۔ ذاکر نایک، شبنم ہاشمی کے ٹرسٹ کے نام پر بھی میڈیا ہنسنے کے لئے تیار بیٹھی ہے۔ اس سے آگے بڑھتے تو علماء کی مختلف جماعتیں ہیں، الگ الگ فرقے ہیں۔ ایسا نہیں کہ یہ جماعتیں، یہ فرقے صرف مسلمانوں میں ہی ہیں، مگر کسی کو ہنسا ہے تو ہنسنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ذرا غور کیجئے اتنے بڑے انتخاب میں کیا صرف مسلمان تھے، جن کے داؤں غلط ثابت ہوئے؟ ایک سو تیس کروڑ کی آبادی میں کیا کانگریس، سماجوادی، بی ایس پی، آر ایل ڈی پارٹیوں کی شکست کے ذمہ دار اکیلے مسلمان کیسے ہو گئے؟ میں اسے سانچہ سمجھتی ہوں۔ ایک طرف میڈیا مسلمانوں پر ہنس رہا ہے۔ اور دوسری طرف مسلمان، مسلمانوں کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ ہم ایک ایسے قیامت خیز موسم اور خوفناک طوفان کا شکار ہیں، جہاں ہمارے سوچنے، سمجھنے کی تمام صلاحیتیں ختم کر دی گئیں ہیں۔ اور اسی لئے اس وقت ملک کا سیاسی منظر نامہ ایسا ہے کہ ہم ایک دوسرے پر پتھر پھینک کر، کچڑا چھال کر خوش ہو رہے ہیں۔ جبکہ یہ وقت تجزیہ کا ہے۔ محاسبہ کا ہے اور یہ برا وقت صرف مسلمانوں کے لئے برا نہیں ہے۔ برا وقت کسی ایک قوم یا مذہب کے لئے برا نہیں ہوتا، بلکہ برا وقت اگر اقلیوں کے لئے پریشان کن ہے تو مت بھولنے کہ آنے والے وقت میں اکثریت بھی اس کا شکار ہونے سے نہیں بچ پائیں گے۔ تماشہ دیکھنے والی اکثریت کے لئے ہمسایہ ملک پاکستان کی مثال کافی ہے، جو ان دنوں خانہ جنگی میں الجھا ہوا ہے۔ پاکستان کی تاریخ کے لئے مارشل لا اور غلط خانہ جنگی کوئی نئی دریافت نہیں ہے۔ خانہ جنگی، دہشت گردی اور

رکھنے کے لئے واچمنی صاحب بار بار نام نہاد جمہوریت کی طرف واپس آنا چاہتے تھے اور یہ آرائیں ایس کو پسند نہیں تھا۔ یہ اڈوانی تھے جنہوں نے گجرات حکومت کے لئے مودی کا نام آگے کیا۔

۲۰۰۲ء کے گجرات واقعہ کے بعد مودی کا نام تیزی سے ابھرا۔ جمہوریت کا قاتل ٹھہرائے جانے کے باوجود یہ نام اکثریت میں آہستہ آہستہ جگہ بناتا رہا۔ یہ مودی کی سوشل انجینئرنگ تھی جس کو سمجھ پانے میں تمام سیاسی پارٹیاں ناکام رہیں، علما ناکام رہے، مسلمان ناکام رہے۔ سیاسی پارٹیاں جس قدر مخالفت کا رویہ اپناتی رہیں، امت شاہ اور مودی کا عوامی ووٹ بینک بڑھتا رہا۔ مودی اور امت شاہ بار بار یہ موقع فراہم کرتے رہے کہ مسلمان ووٹ بینک کی باتیں ہوتی رہیں، تاکہ اکثریت ووٹ بینک کو متحد کیا جاسکے۔ لوک سبھا ۲۰۰۴ء میں مودی کو یہ سوشل انجینئرنگ زبردست طور پر کامیاب رہی۔ مسلمان ووٹوں کا شیرازہ بکھر کر رہ گیا۔ سیاسی پارٹیوں اور خود مسلمانوں کے خوفزدہ رویہ اور بار بار مسلمان مسلمان چلانے سے ہندو اکثریت مضبوط اور متحد ہو گئی، مودی واقف تھے کہ اگر ہندو اکثریت کو ایک کریں تو پھر مسلمانوں کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور اس لئے اتر پردیش انتخابات میں بی جے پی نے مسلمانوں کو پارٹی سے دور رکھا۔ طلاق جیسے مسائل کبھی کسی انتخابات میں جیت کی وجہ ثابت نہیں ہوئے، مگر غور کیجئے تو طارق فتح علی اور طلاق ٹالا شہ کا مسئلہ اٹھا کر میڈیا نے مکمل طور پر ہندوؤں کی نظر میں مسلمانوں کو بچکا کر دیا۔ ان کا مذاق اڑایا، یہاں تک کہ بی جے پی نے دوریاستوں میں فتح اور باقی دوریاستوں میں زور زبردستی فتح کی نئی تاریخ لکھ ڈالی۔ یہ مردہ اور کانگریس کی کمزوری تھی کہ زیادہ ووٹ لانے کے باوجود بی جے پی نے منی پور اور گوا کی ریاست آسانی سے اس سے حاصل کر لی اور کانگریس کچھ نہ کر سکی۔

۲۰۱۹ء میں کیا ہوگا، یہ سوال اہم ہے۔ لیکن اس بات پر توجہ کیجئے کہ اگر اس وقت ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیاں بھی ایک ہو کر مودی کے خلاف انتخابات لڑنے کا اعلان کرتی ہیں تو کیا اتحادی موچہ مودی کو شکست دینے میں کامیاب رہے گا؟ ابھی اس وقت ملک میں صرف ایک مضبوط آدمی ہے۔ آرائیں ایس اور تمام وزراء اس مضبوط قیادت کے معمولی مہرے ہیں۔ اس مضبوط قیادت کو نوے کروڑ اکثریت کی

حمایت حاصل ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ صرف مودی کی غلطیاں ہی مودی کو کمزور کر سکتی ہیں۔ میڈیا کا مذاق بن چکا، لیکن میڈیا مالکوں کو اس مذاق سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ وہ سیاسی پارٹیوں اور آپ کا مذاق اڑا رہے ہیں۔ شکست خوردہ مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ابھی تک ایک دوسرے کو کوسہ اور پرسہ دے رہے ہیں۔ آج سے اٹھارہ برس قبل ایک غلطی اڈوانی نے کی تھی اور وہ حاشیے پر چلے گئے۔ اٹھارہ برس بعد اسی کہانی کو دہرا کر، یوگی کی تاج پوشی کر کے ایک غلطی مودی نے دہرائی ہے۔ میڈیا یوگی کی تمام تقریر، اشتعال انگیز نعروں کو بھول کر اسے جمہوریت پسند اور مسیحائیت کرنے پر آمادہ ہے۔ آرائیں ایس کی نظر میں یوگی جو کچھ کر سکتے ہیں، وہ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ ۲۰۱۹ء کے انتخابات کو سامنے رکھتے ہوئے آرائیں ایس نے کھل کر ایسا مہرہ چل دیا ہے۔ مسلمان یہ مان کر چل دیا ہے۔ مسلمان یہ مان کر چلیں کہ ابھی جو کچھ بھی ان کے ساتھ ہوا ہے، اس کی حیثیت ریہرسل سے زیادہ نہیں ہے۔ حملے جاری رہیں گے بلکہ یہ حملے انتہا پسندی کی حد تک شدت بھی اختیار کر سکے ہیں۔ لیکن ایک بات ابھی بھی سکون دینے والی ہے۔ بی جے پی کا ووٹ بینک ۲۰۱۴ء سے دو فیصد نیچے گر رہا ہے۔ اگر بی ایس پی اور آرائیں پی میں اتحاد ہوا ہوتا تو اتر پردیش انتخاب کا نتیجہ بدل سکتا تھا۔ ووٹ فیصد میں اضافہ کے لئے آرائیں ایس مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش ضرور کرے گی۔ آپ ناراض نہ ہوں، مخالفت نہ کریں، کھیل دیکھتے جاییے۔ ہمت اور حوصلہ ہارنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ دیکھئے کہ سیاست کے نئے کھیل میں اب کون کس کو مات دیتا ہے۔ مذہبی انتہا پسندی نے ہٹلر سے اب تک دنیا کو صرف نقصان پہنچانے کا ہی کام کیا ہے۔

مذہبی انتہا پسندی ترقی کی ریس میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ کانگریس کی غلطیوں نے مسلمانوں کو حاشیے پر پہنچایا۔ آج مسلمانوں کی حیثیت زیرو کے برابر ہے۔ لیکن اس کے باوجود گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمان اس سوشل انجینئرنگ پر ضرور غور کریں گے، جس نے انہیں کمزور اور پسماندہ بنا دیا ہے۔ ابھی صرف صبر و تحمل کی ضرورت ہے۔ اپنی کمزوریوں سے سبق لیتے ہوئے، حالات کو سمجھتے ہوئے ہمیں پھونک پھونک کر قدم بڑھانے کی ضرورت ہے۔

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

کی بوہو تو اسے اسی کوڑے لگائیں جائیں۔

سکنی

اپنے گھر میں آدمی چونکہ سکون محسوس کرتا ہے اس لئے اس کو مقام سکون کہا گیا ہے۔ مرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی بیوی کو گھر بھی دے، اگر عورت کو طلاق بھی دیدے تو اختتام مدت تک وہ اس کو اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔ سورہ طلاق میں ہے اسکو ہن من حیث مسکنتم۔ ان کو اپنے مقدور بھر دی رکھو جہاں تم رہتے ہو۔ (۲:۶۵) اس کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کے فوراً بعد از دواج مطہرات کے لئے مکان کی تعمیر فرمائی۔

اگر عورت سب کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو مرد کو چاہئے کہ اسے ایک علیحدہ کمرہ یا گھر کا کوئی گوشہ اس کے لئے مخصوص کر دے جس کو بند کر سکے اور اپنا سامان حفاظت سے رکھ سکے، اس مخصوص مقام میں عورت جسے چاہے آنے دے اور جسے چاہے آنے نہ دے۔ (شرح وقایہ جلد ۲) اگر شوہر مالدار ہے تو اس کو ایسا گھر دینا چاہئے جس میں اس کی ضرورت کی تمام چیزیں ہوں، مثلاً غسل خانہ، پاخانہ، ہاوردچی خانہ وغیرہ۔ (ردالمحتار شرح درمختار)

سلام

سلامتی، دعاء، امان، اللہ کا نام، آپس میں جان پہچان پیدا کرنے، محبت کا رشتہ قائم کرنے اور تعلقات بڑھانے کے لئے سلام بہترین ذریعہ ہے۔ اسلام اور ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ جب بھی مسلمان آپس میں ملیں تو دونوں ہی خلوص اور مسرت کا تبادلہ کریں، یعنی سلام کریں، سلام ایک دوسرے کے لئے خدا کے حضور سلامتی اور عافیت کی دعا ہے۔ پہلا شخص السلام علیکم کہے تو دوسرا شخص اس کے جواب میں وعلیکم السلام یعنی تم

تعلیم الدین میں لکھا ہے جہاں تک ممکن ہو تنہا سفر مت کرو، جب کام ہو چکے تو جلدی اپنے ٹھکانے پر آ جاؤ، رات کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے، سفر میں مصلحت یہ ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں، شاید باہم تکرار یا اختلاف ہو جائے تو فیصلہ آسان ہو، سالار قافلہ کو چاہئے کہ تمام مجمع کا خیال رکھے کہ کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے، قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے، سب قریب قریب مل کر ٹھہریں تاکہ کسی پر کوئی آفت آئے تو دوسرے مدد کر سکیں، جب منزل پر پہنچیں تو کسی دوسرے مقام سے پہلے جانور پر سے اسباب اتار لیں۔

جو شخص سفر کا ارادہ کرے وہ سورہ کافرون اور سورہ نصر اور سورہ اخلاص اور سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کر روانہ ہو تو انشاء اللہ سلامتی کے ساتھ اور کامیاب ہو کر واپس ہوگا، سفر پر جاتے وقت دو رکعت نماز اپنے گھر میں پڑھ کر جائے اور سفر سے واپسی پر دو رکعت نماز مسجد میں ادا کرے۔ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ۔ روزوں کے متعلق کہا گیا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو تم کو اس وقت رخصت ہے وہ ان روزوں کو دوسرے دنوں میں پورا کرے۔ (۱۸۴:۲)

سفر

مَسْأَلِيهِ سَفَرٍ ۝ وَمَا أَفْرَاكَ مَا سَفَرٍ ۝ لَا تَبْقَى وَلَا تَلْزَ ۝
لَوْ أَحَدًا لِلْبَشَرِ ۝

ہم غریب اس کو سفر میں داخل کریں گے اور تم کیا سمجھے کہ سفر کیا ہے۔ (وہ آگ ہے کہ نہ ہاتی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی اور بدن کو مجلس کر سیاہ کر دے گی۔ ۲۹/۲۶:۷۴)

مسکن: نشہ، مستی، حرمت خمر کے بعد اب کوئی مسلمان نشہ کی حالت میں پانی جائے اور دو گواہ موجود ہوں یا اس کی سانسوں میں شراب

خریدنا، ادھار خریدنا وغیرہ کسی چیز کی تیاری سے پہلے اس کے مالک کو چند شرطوں پر پیشگی قیمت ادا کرنا مسلم کہلاتا ہے۔ اس قسم کی پیشگی اکثر کسی قسم کے غلہ کے سلسلے میں زمین داروں کو دی جاتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معین پیمانے میں معین وزن میں مدت معین تک کے لئے مسلم کرنا چاہئے۔ اگر مدت گزر جانے کے بعد بائع نے چیز نہیں دی تو رقم واپس لے لی جائے یا پھر اس کو کچھ اور مہلت دی جائے اگر خریدار کو اس چیز کی ضرورت نہ رہی تو معاملہ ختم کر کے رقم واپس لے لے، اس کے بعد دوسری چیز کے خریدنے کا دوسرا معاملہ کرے۔ (ہدایہ)

سلسبیل

صاف جاری پانی، جنت کے ایک چشمہ کا نام۔

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَتْ مِنْ أَجْهَائِهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّى سَلْسَبِيلًا ۝

اور وہاں ان کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سوٹھ کی آمیزش ہوگی، یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے۔ (۱۸:۷۶)

سلسلہ: زنجیر، حضرت رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم چاروں خلفائے کرام یا کسی معزز بزرگ سے وابستہ کئی سلسلے مسلمانوں میں رائج ہیں۔

سلطان

دلیل، حجت، اقتدار، غلبہ، قرآن حمید میں یہ لفظ دلیل اور حجت کے معنی میں آیا ہے، عام استعمال میں بادشاہ کو بھی سلطان کہتے ہیں اس لئے کہ وہ مظہر اقتدار ہوتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے پوچھا کون سا جہاد افضل ہے، فرمایا ظالم و جابر سلطان کے روبرو حق بات کہنا اَلَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ اِنْ فِي صَلَواتِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَا لَهُمْ بِاَلَيْهِ فَاَسْتَعِذْ بِاللَّهِ اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

جو لوگ بغیر کسی دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو خدا کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں ان کے دلوں میں اور کچھ نہیں (ارادہ) عظمت ہے اور وہ

پر بھی سلامتی ہو کہے۔ وَ اِذَا حُيْتُمْ بِسَجِيَةٍ فَحَيُّوا بِاَحْسَنِ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا ۝ جب آپ کے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے سلام علیکم کہئے۔ (۸۶:۴) ترمذی میں ہے السلام قبل اللکلام یعنی بات چیت سے پہلے سلام ضروری ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ آداب اسلامی میں کیا چیز بہتر ہے تو آپ نے فرمایا کہ تم کھانا کھاؤ اور واقف ناواقف کو سلام کرو۔ (بخاری) کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص خدا کے نزدیک ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔ (ابوداؤد)

سوار کو چاہئے کہ پیادہ کو سلام کرے، چلنے والے پر لازم ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرے، تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں، کم عمر والے زیادہ عمر والوں کو سلام کریں، اگر کئی لوگ ہوں اور ان میں سے ایک نے بھی سلام کر لیا اور دوسرے گروہ میں سے ایک نے بھی جواب دیدیا تو کافی سمجھا جائے گا۔

کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو یا خطبہ پڑھ رہا ہو یا تلاوت قرآن مجید میں یا وعظ یا ذکر الہی میں یا علم شرعی کی بحث میں یا اذان دینے میں یا تکبیر و اقامت کہنے میں یا پاخانہ پیشاب کرنے میں مصروف ہو تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے، اسی طرح جواری، شرابی، غیبت گو، کیو تر باز، بوس و کنار میں مصروف شخص، گانک اور کافر کو سلام کرنا بھی مکروہ ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سلام میں پہل کرتا ہے وہ غرور سے پاک ہو جاتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ابتداءً عمر سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا منتظر رہا کہ آپ کو میں پہلے سلام کروں اور آپ اس کا جواب دیں مگر کبھی ایسا ہوا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سلام کرنے میں سبقت حاصل کرتے تھے اور مجھے جواب دینا ہی پڑتا تھا۔ جنت کو دار السلام کہتے ہیں کیوں کہ وہاں داخل ہونے والے اشخاص تمام کلفتوں اور پریشانیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

سلم

کسی چیز کو خرید و فروخت کے لئے کئی طریقے رائج ہیں، نقد

اس کو پہنچنے والے نہیں۔ (۶۵:۴)

سلف: کیا گزرا سلف الصالحین، وہ بزرگ لوگ جو آگے گزر چکے ہیں (۲) وہ تم جو سود کے بغیر دی جائے۔

سلیمان

ایک جلیل القدر پیغمبر جو حضرت داؤد علیہ السلام کے فرزند تھے۔ اپنے معزز و کرم والد کے ساتھ مقدمات کی شنوائی اور فیصلہ میں حصہ لیا کرتے تھے۔ ایک بار حضرت داؤد علیہ السلام کے دربار میں دو آدمی آئے، ایک نے کہا کہ مدعا علیہ کی بکریوں نے اس کے کھیت میں ساری فصل تباہ کر دی، حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا کہ مدعا علیہ کی بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر ہے اس لئے مدعی اس گلہ کا حق دار ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے رائے دی کہ بہتر صورت یہ ہے کہ مدعی ان بکریوں سے قائدہ اٹھائے تاوقتیکہ مدعا علیہ اس کھیت کو بوئے اور فصل

تیار ہو جائے تو مدعی وہ فصل لے لے اور مدعا علیہ کو ریوڑ واپس کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو کئی امتیازات سے نوازا تھا جن اور جانور آپ کے زیر فرمان تھے اور جنہوں نے بیت المقدس کی تعمیر میں بڑا حصہ لیا تھا، ہواؤں کو بھی آپ کے لئے مسخر کر دیا تھا، یمن سے شام اور شام سے یمن کا فاصلہ آدھا دن میں طے کرتے تھے، اس شان و شوکت کے باوجود آپ ٹوکریاں بنا کر اپنی روزی کماتے تھے۔

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝

پھر ہم نے ہوا کو ان کے زیر فرمان کر دیا کہ جہاں وہ پہنچنا چاہتے ان کے حکم سے نرم نرم چلے لگتی اور دیوؤں کو بھی (ان کے زیر فرمان کیا) وہ سب عمارتیں بنانے والے، غوطہ مارنے والے تھے۔ (۳۷:۱۳۸-۱۳۷) (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور اور تھینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو اس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتا، یا قوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یو پی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۳

معینتی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہور اسوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
 ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ باوا می حلوہ ★ گلاب جامن
 دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
 مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
 دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسوئیٹس®



بلاس روڈ، ناکیاڑہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

ہوں۔ یاد رکھو کہ اہل اللہ کا محاسبہ بہت سخت ہوتا ہے۔ ان کے دل میں گناہ کا خیال گزرنا ایسا ہی ہے جیسے وہ گناہ کے مرتکب ہو گئے ہیں۔“

اس واقعے سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہئے جو پیری اور مریدی کے کاموں میں مصروف ہیں مگر اس رشتے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے، حقیقی پیروہ ہے کہ مشرق میں رہتے ہوئے بھی اپنے اس مرید پر نظر رکھے جو ہزاروں میل دور مغرب کے کسی گوشے میں آباد ہے۔ اگر یہ روحانی سلسلہ اس طرح قائم نہیں رہتا تو پھر ”مرید اور پیر“ کے اس رشتے کی کوئی حقیقت نہیں، ایک موقع پر علامہ اقبالؒ نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا تھا۔

تم باذن اللہ کہہ سکتے تھے جو رخصت ہوئے
خانقاہوں میں مجاور رہ گئے یا گورکن!

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے کہ عالموں کا سارا کام دو کلمات پر منحصر ہے۔ ایک ملت کی اصلاح اور دوسرے مخلوق کی خدمت۔ ایک بار آپ نے انسانی زندگی کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ”جو انسان حق تعالیٰ سے بے خبر ہے، اس کی زندگی سانس کی موجودگی تک ہے، سانس ختم ہونے اور زندگی بھی فنا ہوگئی، مگر جس شخص کی زندگی حق تعالیٰ پر ہے وہ حیات طبعی سے حیات اصلی کی طرف رجوع کرتا ہے اور حقیقی زندگی یہی ہے۔“

ایک اور موقع پر نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ ”جو آنکھ حق تعالیٰ کی صفت کو عبرت سے نہ دیکھے اس کا اندھا ہونا ہی بہتر ہے اور جو زبان حق تعالیٰ کا ذکر نہ کرے اس کا قوت گویائی سے محروم ہونا ہی اچھا ہے اور وہ کان جو حق تعالیٰ کا کلام سننے کے مستعد نہ ہوں ان کا بہرا ہونا ہی مناسب ہے اور جو جسم اس کی خدمت نہ کرے اس کا مردہ ہونا ہی بہتر ہے۔“

ابھی آپ کا وعظ جاری تھا کہ ایک سید صاحب حاضر خدمت ہوئے ایران کے رہنے والے تھے اور ناصری کے نام سے مشہور تھے۔

عقیدت مند دوسرے روز بھی آئے مگر اس شخص نے ایک ہی جواب دیا۔ ”ابھی میں تم لوگوں سے ملاقات نہیں کر سکتا، میری بیماری بدستور ہے، دعا کرو کہ مجھے اس مرض سے نجات حاصل ہو جائے۔“

عقیدت مند تو خود شیخ کی دعاؤں کے محتاج تھے، شیخ کی صحبت کے بارے میں کیا دعا کرتے؟ ذہن میں ہزاروں اندیشے لئے ہوئے واپس چلے گئے۔

دوسرے دن چہرے کی سیاہی کچھ اور کم ہوگئی، پھر تیسرے روز اس شخص کا چہرہ اصلی حالت پر لوٹ آیا اور پوری آب و تاب کے ساتھ چمکنے لگا، بار بار آئینہ دیکھتا تھا اور حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتا تھا۔ ”خداوند! تو نے مجھے اپنے بندوں کے درمیان رسوا ہونے سے بچالیا۔“

چوتھے دن وہ اپنے عقیدت مندوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی، حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید نے دروازہ کھولا تو ایک اجنبی شخص کو اپنے سامنے موجود پایا۔

”میں بغداد سے تمہارے نام حضرت شیخ کا خط لے کر آیا ہوں۔“

اجنبی شخص نے کہا۔

پیر و مرشد کا نام سن کر وارفتہ ہو گیا، اس نے اجنبی کے ہاتھ سے حضرت جنید بغدادیؒ کا خط لے لیا اور اسے بار بار بوسہ دینے لگا، پھر جب اس کی یہ اضطرابی کیفیت کم ہوئی تو اس نے اجنبی سے بیٹھنے کے لئے کہا۔

”مجھے کچھ ضروری کام ہیں، اس لئے میں زیادہ ٹھہر نہیں سکتا۔“ یہ کہہ کر اجنبی چلا گیا۔

اجنبی کے جاتے ہی مرید نے پیر و مرشد کا خط کھولا اور پڑھنے لگا، جب وہ آخری لفظ تک پہنچا تو اس پر رقت طاری ہوگئی پھر وہ اس قدر رویا کہ اس کی ہچکیاں بندھ گئیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا۔ ”میرے عزیز! تم نے مجھے یہ کس کام پر لگا دیا۔ میں تین دن سے دھوبی کا کام کر رہا ہوں اور مسلسل تمہارے چہرے کی سیاہی دھورہا

سید صاحب حج بیت اللہ کے لئے جا رہے تھے، مگر سے رخصت ہوتے وقت انہوں نے نیت کی تھی کہ بغداد پہنچ کر سب سے پہلے حضرت شیخ جنید کے دیدار کی سعادت حاصل کروں گا، اپنی اسی نیت کی تکمیل کے لئے سید صاحب حضرت شیخ کی خانقاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

”کہاں کے رہنے والے ہو؟“ سید صاحب کو دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

سید ناصرؒ نے عرض کیا۔ ”گیلان کا رہنے والا ہوں مگر شیخ کے دیدار کی حسرت رکھتا ہوں۔“

”چلیں آپ کی یہ خواہش تو پوری ہوگئی۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ”مگر یہ تو بتائیں کہ میرے محترم مہمان کا کس خاندان سے تعلق ہے؟“

سید ناصرؒ نے عرض کیا۔ ”میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزندوں کی اولاد سے ہوں۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”سید صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا محترم بیک وقت دو تلواریں چلایا کرتے تھے؟“ سید ناصرؒ نے حیرت سے حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف دیکھا۔ سید صاحب آپ کی بات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مہمان کو حیران پا کر فرمایا۔ ”امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک تلوار گردن کفار پر چلاتے تھے اور دوسری اپنے نفس پر، سید صاحب! آپ کوئی تلوار چلاتے ہیں؟“ سید ناصرؒ اس کلام کے متحمل نہ ہو سکے اور فرش پر گر کر تڑپنے لگے۔ ”شیخ! میں خدا کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا؟ پہلے مجھے اس قابل ٹوہنا دیجئے کہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہو سکوں۔“ سید ناصرؒ زار و قطار رو رہے تھے اور تڑپ رہے تھے۔ ”شیخ! اللہ کی طرف میری رہنمائی فرمائیے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”تمہارا سینہ حق تعالیٰ کا خاص حرم ہے، جہاں تک ہو سکے اس میں کسی نامحرم کو جگہ نہ دو۔“

جیسے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، سید ناصرؒ نے ایک چیخ ماری اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کی مجلس

وعظ کی عجیب شان تھی، تقریر کی اثر انگیزی کا یہ عالم تھا کہ حاضرین کی اکثریت مرغ بسل کی طرح تڑپنے لگتی تھی، بعض سامعین پر اس قدر دہش طاری ہوتا کہ اپنی جانوں سے گزر جاتے تھے اور جوش میں رہ جاتے تھے، ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کے آبشار جاری ہو جاتے تھے۔

☆☆☆

”ہم اس علم کو تہہ خانوں اور گھروں میں چھپ کر بیان کرتے تھے مگر شبلیؒ نے اسے برسر منبر بیان کیا۔“

آپ شیخ ابو بکر شبلیؒ کو اس بے احتیاطی سے منع فرماتے۔ ”حق تعالیٰ کے رازدوں کو ان لوگوں پر ظاہر نہ کرو جن کے دماغوں اور آنکھوں پر پردے ڈال دیئے گئے ہیں۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نہیں چاہتے تھے کہ نااہل لوگوں کی سماعتیں رموز باطنی سے آشنا ہوں، حضرت شیخ ابو بکر کسائیؒ اس دور کے مشہور بزرگ تھے جنہیں حضرت جنید بغدادیؒ کی رفاقت اور دوستی کا اعزاز حاصل تھا، حضرت شیخ ابو بکر کسائیؒ کی عارفانہ شان کے بارے میں حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے۔

”اگر شیخ ابو بکر نہ ہوتے تو میں بھی بغداد میں نہ ہوتا۔“

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شیخ ابو بکر کو خط و کتابت کے ذریعے رموز باطنی سمجھایا کرتے تھے۔ روایت ہے کہ حضرت شیخ ابو بکرؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے ایک ہزار مسائل دریافت کئے تھے اور آپ نے ان عام مسائل کے تسلی بخش جوابات تحریر فرمائے تھے۔ حضرت شیخ ابو بکرؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی زندگی میں ہی انتقال فرمایا۔ جب آپ کا آخری وقت آیا تو اپنے شاگردوں کو بلا کر کہا۔

”شیخ جنیدؒ کی تمام تحریروں کو پانی سے دھو ڈالو۔“

حضرت جنید بغدادیؒ حضرت شیخ ابو بکر کسائیؒ کی تدفین میں شریک ہوئے تو لوگوں نے دیکھا کہ ایک دوست دوسرے دوست کی جدائی کے صدمے سے نڈھال تھا، پھر آپ نے حضرت شیخ ابو بکرؒ کے شاگردوں اور خدمت گاروں سے تعزیت کی اور بڑے حسرت زدہ لہجے میں فرمایا۔

”کاش! شیخ ابو بکرؒ نے اپنی وفات سے پہلے میرے لکھے ہوئے مسائل کو بھلا دیا ہوتا۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کی بات سن کر حضرت ابو بکر کسائی کے شاگردوں نے عرض کیا۔ ”شیخ نے انتقال سے قبل ان تمام تحریروں کو پانی سے دھلوا دیا تھا۔“

اس انکشاف کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کے چہرہ مبارک پر خوشی کا رنگ نمایاں ہو گیا، پھر آپ نے انتہائی مسرت کے لہجے میں فرمایا۔ ”مجھے شیخ سے یہی امید تھی۔“

اس واقعے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ علم و معرفت کے سلسلے میں حضرت جنید بغدادیؒ کس قدر محتاط رویہ رکھتے تھے۔ آپ نہیں چاہتے تھے کہ وہ تحریروں کی کم علم کی نظر سے گزریں اور وہ اندیشوں کے عذاب میں مبتلا ہوئے۔

☆☆☆

ایک بار کسی شخص نے آپ سے پوچھا۔ ”عارف کی تعریف کیا ہے؟“ جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”عارف وہ ہے جو تیرا راز بتا دے اور خاموش بیٹھا رہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”پانی اسی رنگ میں نظر آتا ہے جو اس کے برتن کا رنگ ہوتا ہے۔“ آپ کے اس قول مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جیسا زمانہ اور وقت ہوتا ہے ویسی ہی عارف کی شان ہوتی ہے۔ مشہور بزرگ حضرت ذوالنون مصریؒ نے عارف کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ”ابھی یہاں تھا ابھی چلا گیا۔“

جب حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے حضرت ذوالنون مصریؒ کے یہ الفاظ دہرائے گئے تو آپ نے فرمایا۔ ”عارف کو کوئی حالت کسی حالت سے روک نہیں سکتی اور نہ کوئی مکان اسے دوسرے مقام پر جانے سے باز رکھ سکتا ہے لہذا وہ سب مکانوں کے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے جو نسبت اسے اس مکان سے ہے جس میں وہ موجود ہے۔“

کسی شخص نے بزرگ مجلس پوچھا۔ شیخ! یہ تو بتائیے کہ خالص توحید کیا ہے؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”توحید یہ ہے کہ بندے کی آخری حالت، ابتدائی حالت کی طرف رجوع کرے اور وہ ویسا ہی ہو جائے جیسا کہ عالم وجود میں آنے سے پہلے تھا۔“

ایک اور موقع پر کسی شخص نے پوچھا۔ ”توحید کیا ہے؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”یقین ہی کا نام توحید ہے۔“

اس شخص نے دوسرا سوال کیا۔ ”اور یقین کسے کہتے ہیں؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”تیرا یہ سمجھنا کہ خلقت کے تمام حرکات و سکنات خدائے وحدہ لا شریک کے حکم سے ہیں، جب تجھے یہ عرفان حاصل ہو جائے تو سمجھ لے کہ تو موحّد ہو گیا۔“

حضرت جنید بغدادیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ ”میں سال ہوئے کہ علم توحید کی بساط تہہ کر کے رکھ دی گئی۔ اب تو لوگ صرف اس کے گرد و پیش اور اس پاس کی باتوں پر بحث کیا کرتے ہیں۔“

☆☆☆

ایک موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اگر ایک سچا شخص ایک لاکھ برس تک حق تعالیٰ کی طرف توجہ رکھے اور پھر ایک لمحے کے لئے دوسری طرف متوجہ ہو جائے تو جو کھڑی اس نے کھودی وہ اس زمانہ پر غالب رہے گی جس میں اسے توجہ حاصل تھی۔“

ایک بار اہل شام نے آپ سے علم غیب کے بارے میں سوال کیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اللہ غیب کی چیزوں کے علم میں بے مثال ہے یعنی اس کے سوا کسی کو علم غیب نہیں لہذا جو کچھ ہوا اور جو ہوگا اس کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں، مزید یہ کہ جو چیز نہیں ہونے والی ہے اور اگر ہوتی تو کیسی ہوتی، ان باتوں کا علم بھی اللہ تعالیٰ ہی کو حاصل ہے۔“

ایک بار آپ کے شاگرد خاص شیخ ابو بکر شبلیؒ نے بزرگ مجلس بلند آواز میں کہا۔ ”اللہ جل جلالہ۔“

یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اگر اللہ غائب ہے تو غائب کا ذکر کرنا غیبت ہے۔ اور اگر حاضر ہے تو حاضر کے سامنے اس کا نام لینا بے ادبی ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کے اس قول مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جب ہر طرف اللہ ہی اللہ ہے تو پھر اس کا ذکر بھی اتنی رازداری کے ساتھ کیا جائے کہ اللہ اور بندے کے سوا کسی تیسرے کو اس بات کی خبر نہ ہو۔ واضح رہے کہ ذکر الہی کے معاملے میں حضرت جنید بغدادیؒ جذب و جوش کے قائل نہیں تھے۔ آپ معرفت کے راستے میں ایک انتہائی محتاط اور ہوشمند انسان تھے اور آپ نے اپنی پوری زندگی اسی محتاط روی اور ہوش مندی کے ساتھ بسر کی۔

مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

نوجوان نے نہایت عاجزی کے ساتھ اپنی اس لغزش کی معافی مانگی اور مجلس کے احترام میں خاموش ہو کر بیٹھ گیا، سماع دوبارہ شروع ہو گیا۔

نوجوان کے لئے ممکن نہیں تھا کہ وہ حضرت جنید بغدادیؒ جیسے بزرگ کی محبت چھوڑ کر چلا جائے، نتیجتاً اس نے طے کر لیا کہ وہ سماع کے دوران خاموش رہے گا، چاہے اس کو شش میں اس کا دم ہی نکل جائے، پھر ایسا ہوا کہ سماع کے شروع ہوتے ہی نوجوان کی حالت غیر ہو جاتی مگر وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے حکم کے پیش نظر خاموش بیٹھا رہتا، پھر لحظہ بہ لحظہ اس کا اضطراب بڑھتا رہتا، یہاں تک کہ ضبط مسلسل کے سبب نوجوان کے پورے جسم سے پسینہ جاری ہو جاتا۔

پھر ایک دن نوجوان کا اضطراب حد سے بڑھ گیا، اس نے ایک جگر شگاف چیخ ماری اور مر گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے جانشین حضرت شیخ ابو محمد جریریؒ آپ کی ایک مجلس سماع کا حال بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ”ایک دن حضرت ابن مسروقؒ اور دوسرے بزرگ مجلس سماع میں موجود تھے اور قوال بڑے جوش کے عالم میں ایک دلکش نغمہ گارہے تھے، حضرت ابن مسروقؒ جوش اضطراب میں اٹھ کر کھڑے ہو گئے مگر جنید بغدادیؒ اپنی تشست پر اس طرح بیٹھے رہے کہ آپ کے جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہیں ہوتی تھی۔ پھر جب مجلس ختم ہو گئی تو شیخ ابو محمد جریریؒ نے عرض کیا۔ حضرت! آپ پر سماع کا کچھ اثر ہوا؟“

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”ابو محمد! تم پہاڑوں کو دیکھتے ہو؟ کیا وہ بادلوں کی طرح اڑتے پھرتے ہیں؟“

بے شک! حضرت جنید بغدادیؒ استقامت میں ایک پہاڑ کے مانند تھے، انتہائی وجد کے عالم میں بھی نہایت پرسکون رہتے نہ خود بے قرار ہو کر کھڑے ہوتے اور نہ اپنے کسی شاگرد کے لئے اس عمل کو جائز سمجھتے۔

(باقی آئندہ)

”تباخیمید“ کے فوائد: جس کی گندی باتوں کی عادت نہ جانی ہو وہ ۹۰ بار ”تباخیمید“ پڑھ کر کسی خالی پیالے یا گلاس میں دم کر کے حسب ضرورت پانی پیا کرے۔

حضرت جنید بغدادیؒ بھی دوسرے صوفیاء کی طرح سماع نہ کرتے تھے مگر آپ کی مجلس سماع موجودہ سماع کی محفلوں سے بہت مختلف تھی، آپ کی مجلس میں مزامیر (سازوں) کا گزر نہیں تھا، آپ صرف اعلیٰ درجے کا عارفانہ کلام بنا کرتے تھے۔

سماع کے بارے میں حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے۔ ”تین مواقع ایسے ہوتے ہیں جب فقیروں پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

ایک سماع کے وقت جب فقیر آواز حق کے سوا کچھ نہیں سنتا۔“
”دوسرے کھانا کھاتے وقت، اس لئے کہ فقیر اسی وقت کھانا کھاتے ہیں جب وہ فاقہ کشی کی حالت سے گزر جاتے ہیں۔“

”تیسرے علم کا چشمہ فیض جاری کرتے وقت، اس لئے کہ فقیر اس وقت اولیاء اللہ کی صفات کے سوا کچھ اور بیان نہیں کرتا۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے مجلس سماع کے آداب بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ”سماع تین چیزوں کا محتاج ہے، زمان، مکان اور اخوان کا۔“ یعنی زمانہ اور جگہ بھی مناسب ہو اور اہل صحبت بھی اچھے ہوں۔

حضرت جنید بغدادیؒ سماع کے دوران جذب و مستی اور بے قراری کے مظاہرے کو پسند نہیں فرماتے تھے، آپ کے حلقے میں ایک صاحب دل نوجوان تھا، جب سماع اپنے عروج کو پہنچ جاتا تو وہ نوجوان مضطرب ہو کر چیخنے لگتا، ایک دن محفل سماع جاری تھی کہ وہ نوجوان مضطرب ہو کر چیخا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے انتہائی ناپسندیدہ نظروں سے نوجوان کی طرف دیکھا، نوجوان اپنے ہوش میں نہیں تھا، اس لئے حضرت شیخ کے اشارے کو نہ دیکھ سکا۔ پڑھنے والے نے ایک اور کیف آور شعر پڑھا، جسے سن کر نوجوان کے اضطراب میں مزید اضافہ ہو گیا اور وہ شدت جذبات سے مجبور ہو کر دوبارہ چیخا۔

اب حضرت جنید بغدادیؒ خاموش نہ رہ سکے، آپ نے نہایت پر جلال لہجے میں نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”تم ہماری صحبت کے قابل نہیں ہو، اس لئے ہماری مجلس سے چلے جاؤ۔“

یہ حضرت بغدادیؒ کے الفاظ کا اثر تھا کہ نوجوان سنبھلنے کی کوشش کرنے لگا۔

”ہم اپنی محفل میں بے صبر لوگوں کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کرتے۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے نوجوان کو دوبارہ

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: فیروز آباد

نام: بشارت علی خاں

نام والدین: سعادت علی بیگ، نجمہ خانم

تاریخ پیدائش: ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء

قابلیت: گریجویٹ

آپ کا نام آٹھ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے چار حروف نقطے والے ہیں اور چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف بادی، ۳ حروف خاکی اور ۲ حروف آتش ہیں، یہ اعتبار تعداد اور بے اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵، مرکب عدد ۱۴ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۰۱۳ ہیں۔

۵ کا عدد خود اعتباری سے جڑا ہوا عدد ہے جس شخص کا عدد ۵ ہوتا ہے اس کی طبیعت میں استحکام اور ایک طرح کا ٹھہراؤ ہوتا ہے، اس عدد کی ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے سوا کسی کو لائق اعتبار نہیں مانتا۔ ۵ عدد والے لوگ بے تکلف ہو جانے والا مزاج رکھتے ہیں، یہ لوگ عمومی طور پر دوسروں کے مرتبہ کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے ملاقات کرتے ہیں، کسی کا رعب اور بدبہ ان پر اثر انداز نہیں ہوتا، ان کا حلقہ احباب وسیع ہوتا ہے لیکن ان میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہوتا ہے، یہ پرانے دوستوں سے ترک تعلقات کر کے پھر نئے دوست بنا لیتے ہیں اور پرانے دوستوں کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، ان کی اس فطرت کی وجہ سے انہیں کئی بار بڑے بڑے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگوں کو راج نیتی سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، یہ خود کو بھی نمایاں کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، ان کو خواتین سے دلچسپی ہوتی

ہے اور یہ اپنے خیالات کو بار بار خواتین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے خیالات میں ایک طرح کا انتشار ہوتا ہے اور یہ انتشار ان کو سنجیدگی سے وابستہ رکھتا ہے۔

۵ عدد کے حضرات سنجیدہ ہوتے ہیں اور قابل بھروسہ ہوتے ہیں یہ لوگ کاروبار کے معاملے میں ہوشیار اور چاق و چوبند ہوتے ہیں، انہیں جھوٹ اور لاگ لپیٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ عیش و عشرت اور پیار و محبت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ سفر کے شوقین ہوتے ہیں، پانچ کا عدد ایک اور ۹ کے درمیان کا عدد ہے، اس میں وفا کی مقدار کم ہوتی ہے، اس عدد کا انسان کسی بھی وقت دوسرے محبوب کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے، اگر ان کی بطور خاص حفاظت نہ کی جائے تو یہ کسی بھی وقت بے وفائی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں، محبت اور دوستی کے معاملے میں یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیتے ہیں، یہ لوگ شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اس کے لئے یہ لوگ مسلسل جدوجہد کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ نقصان سے بہت چڑتے ہیں، ان کا ذہن ہر وقت اور ہر معاملہ میں صرف نفع کی سوچتا رہتا ہے، یہ ایسی تجارت کے قابل ہوتے ہیں کہ جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو، کاروبار کے معاملے میں یہ بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں، لیکن ان میں استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوتی، یہ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل لیتے ہیں، بعض اوقات تو یہ چند قدم چلتے ہی معمولی نقصان کی وجہ سے اپنا راستہ تبدیل کر دیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ استقلال اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں تو اسی راستہ میں آگے چل کر بھرپور کامیابی مل سکتی ہے، کیوں کہ ان میں کاروباری سوجھ بوجھ ہوتی ہے اور انہیں ہونکی ڈور کو سلجھانے کے اہل بھی ہوتے ہیں لیکن ان کی فطرت یہ ہوتی ہے کہ یہ چھوٹے سے نقصان پر بھی جھلا اٹھتے ہیں

اور فوراً اپنی راہ بدل دیتے ہیں، ان کی زیادہ تر جدوجہد اپنی محنت کا صلہ وصول کرنے پر لگی رہتی ہے، یہ نفع وصول کرنے میں بھی صبر و ضبط کے قائل نہیں ہوتے۔ ۵ عدد کے لوگوں کے اعتقادات بہت کمزور ہوتے ہیں ان کا نقطہ نظر کسی بھی وقت بدل سکتا ہے، ایک اعتبار سے یہ رجعت پسند ہوتے ہیں، ان کے مزاج میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں، کبھی تو یہ اس قدر خدا پرست بن جاتے ہیں کہ ان پر زاہد و عابد کا گمان ہونے لگتا ہے اور کبھی یہ عبادتوں اور یاد خدا سے اتنے دور ہو جاتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ خدا کے وجود ہی کا انکار کر بیٹھیں گے، ان کے دل و دماغ میں ایک طرح کی ہلچل رہتی ہے جو انہیں پرسکون نہیں ہونے دیتی۔

۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں ان کے مزاج کے انتشار اور اضطراب کی وجہ سے اکثر و بیشتر ان سے ٹالاں رہتی ہیں اور خود کو غیر محفوظ سمجھتی ہیں۔ اگر ۵ عدد کے لوگوں کی شادی دور اندیش اور ذکی الفطرت عورتوں سے نہ ہو تو تعلقات ٹوٹنے میں دیر نہیں لگتی۔ ۵ عدد کے لوگوں کے ساتھ وہی خواتین نباہ کر سکتی ہیں کہ جنہیں اللہ نے عقل سلیم اور قوت صبر و ضبط کی دولت عطا کی ہو۔ ۵ عدد کے لوگ حقائق اور دلائل کو پسند کرتے ہیں ان کے نزدیک انسان کا خدا پرست ہونا اور دل میں نرمی اور ہمدردی رکھنا کمزوری کی دلیل ہے۔ ۵ عدد کے لوگ اپنے اور کسی کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اس لئے ان پر رازداری کے سلسلے میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، بہت جلد کسی سے ناراض ہو جاتے ہیں لیکن دیر تک کسی سے ناراض نہیں رہتے، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۵ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کو اچھے کھانوں کا شوق ہوگا لیکن کھانوں میں کمی نکالنا آپ کی فطرت ہوگی، آپ کسی بھی وقت کسی بھی کھانے کو ٹھکرا سکتے ہیں، آپ کی یہ ادا آپ کی بیوی کے لئے ایک مسئلہ بنی ہوئی ہوگی، آپ کو سیر و تفریح کا بہت شوق ہوگا، نقل و حرکت آپ کا مشغلہ ہے، آپ کی زندگی کا بڑا حصہ سفر میں گزرے گا، آپ بات چیت کے ڈھنگ سے واقف ہوں گے آپ کو اپنی گفتگو سے دوسروں کو متاثر کرنے کی مہارت حاصل ہوگی، لیکن آپ گفتگو اور بولنے کے معاملے میں محتاط نہیں ہوں گے، آپ کی صاف گوئی یا چرب زبانی اکثر آپ کے لئے مشکلات کھڑی کر دیتی ہوگی، لیکن آپ اس روش سے باز نہیں آتے اور آپ اپنی سچائی

یا پھر غیر ضروری باتوں کی وجہ سے اپنے دوستوں کو بھی اپنا دشمن بنا لیتے ہیں، آپ گفتگو میں احتیاط برت کر خواہ مخواہ کے اختلافات سے خود کو محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۱۴، ۲۳ ہیں۔ ان

تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں قدم چومیں گی، آپ کا کلکی عدد ۵ ہے، اس عدد کی شخصیتیں اور اشیاء آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے ترقی کا زریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جھے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاص فائدہ ہوگا، نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کے لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے اور نہ ہی ان عددوں کی چیزیں آپ کے لئے سکون بخش رہیں گی۔ اگر آپ ۲ عدد اور ۴ عدد کی چیزوں اور شخصیتوں سے دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، کوئی مکان، کوئی دوکان، کوئی گاڑی ایسی نہ خریدیں کہ جن کا مفرد عدد ۲ یا ۴ بنتا ہو۔

آپ کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ کاروبار اور دوستی سے وابستہ مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو دولت حاصل کرنے میں کامیابی رہے گی اگر آپ مختلف خرید و فروخت اور زمین کے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہیں تو کسی بھی زمین کو اور کسی بھی فروخت کرنے والی چیز پانچ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں ورنہ آپ کو غیر معمولی نقصان سے دوچار ہونا پڑسکتا ہے، آپ کا مرکب عدد اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ آپ ہمیشہ آگ، ہوا اور پانی سے چوکنار ہیں کیوں کہ آگ، ہوا اور پانی آپ کے لئے کسی بھی وقت کوئی بڑی مصیبت کھڑی کر سکتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے اور یہ آپ کا دشمن عدد ہے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے اور یہ بھی آپ کا دشمن عدد ہے، ان دونوں عددوں کی وجہ سے بار بار آپ کی زندگی میں بڑے انقلاب آئیں گے اور آپ کی راہوں میں طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی ہوں گی۔

آپ کی فیہ مبارک تاریخیں: ۳، ۴، ۹ ہیں۔

ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا

کو کئی بار نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن عجلت اور جلد بازی سے تائب نہیں ہوتے، آپ بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں اور اکثر حالت اشتعال میں غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کا ہرجائی پن موجود ہے، آپ شکی مزاج بھی ہیں، اگر آپ ان بری باتوں سے اپنا پیچھا چھڑالیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دور اندیشی، موقع شناسی، ہمت و حوصلہ، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتی، نکتہ چینی، عدم استقلال، نخوت و غرور، بے وفائی وغیرہ۔ اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں، جن کی طرف ہم نے اس خاکے میں اشارہ کیا ہے۔

اگر آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد شروع کر دی اور اگر آپ نے اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی سعی بھی شروع کر دی تو اس خاکے کا حق ادا ہوگا اور آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹		
۸	۲	
	۱۱۱	

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد ۴ بار آیا ہے جو زبردست قوت اظہار کی علامت ہے یعنی آپ اپنے مافی الضمیر کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور مدلل گفتگو کرنے میں دوسروں سے ممتاز ہیں، آپ کے اندر ایک طرح کی ضد اور انانیت بھی ہے جو آپ کو اکثر مشتعل کر دیتی ہے اور حالت اشتعال میں آپ غلط سلط باتیں بھی کر گزرتے ہیں، اللہ نے آپ کو بات چیت کرنے کی عظیم دولت سے سرفراز کیا ہے لیکن اپنی عزت و عظمت کو باقی رکھنے میں اعتدال پر قائم رہنا بہت ضروری ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے آپ کی

اندیشہ رہے گا، آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے اس کے علاوہ اتوار اور منگل بھی آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہیں آپ ان دنوں میں اپنے خاص کاموں کو انجام دے سکتے ہیں، لیکن اگر یہ دن آپ کی غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہے ہوں تو پھر بہتر ہوگا کہ آپ انہیں نظر انداز کر دیں، پکھراج آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو اگر آپ ساڑھے ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں گے تو اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں، ان اوقات میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس کے علاج میں غفلت سے کام نہ لیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراضِ سحر، پٹھوں کی تکالیف، جوڑوں کی تکالیف، درد پیٹ اور امراض معمولی کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کے نام میں چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۳۰۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الہی کے ۶۶ اعداد شامل کر دیئے جائیں تو مجموعی اعداد ۳۶۹ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۱	۹۳	۹۸	۸۳
۹۷	۸۵	۹۰	۹۵
۸۶	۱۰۰	۹۲	۸۹
۹۳	۸۸	۸۷	۹۹

آپ کا مبارک حرف ف ہے، اس حرف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کو فائدہ پہنچائیں گی، اس حرف سے شروع ہونے والے مقامات بھی آپ کے لئے خوشگوار ثابت ہوں گے، نیلا، زرد اور سرخ رنگ بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کی چیزیں اور کپڑے آپ کو انشاء اللہ راحت پہنچائیں گے۔

بے شک آپ محنت کے عادی ہیں، دماغی اعتبار سے آپ چست و چالاک ہیں، آپ منصوبہ بندی میں ماہر ہیں، جرأت مند اور بہادر ہیں، آپ کے مزاج میں عجلت اور جلد بازی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے آپ

قوت ادا رک بہت بڑی ہوئی ہے لیکن بروقت آپ اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو دنیا کے سامنے کھل کر پیش نہیں کر پاتے جب کہ ہوتا یہ چاہئے کہ آپ اپنے تمام منصوبوں کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور ان پر اپنی خداداد صلاحیتوں کو واضح کریں آپ کو اپنی ہنرمندیوں کا مظاہرہ کرتے وقت کسی بھی طرح کی کوئی جھجک اور ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی اور عملی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں، علمی اور عملی کاموں میں کبھی کبھی یہ سستی اور لاپرواہی آپ کو اہم مسائل سے غافل کر دیتی ہے۔

۵ اور ۶ کی غیر موجودگی آپ ان کمزوریوں کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں بہت سستی دکھاتے ہیں اور یہ خامی آپ کو ان خوشیوں اور خوش حالیوں سے محروم کر دیتی ہے کہ ازراہ تقدیر جس کے آپ حق دار ہیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطہ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، مختلف امور میں آپ افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اور اعتدال سے ادھر ادھر ہو کر آپ اپنی شخصیت کو گھائل کر دیتے ہیں اور کئی بار آپ کو شرمندگی بھی اٹھانی پڑتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اکثر آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہو سکتا ہے، آپ کسی بھی وقت کسی ایسے وہم کا شکار ہو سکتے ہیں جو آپ کی جراتوں کو زبردست نقصان پہنچا سکتا ہے، کسی بھی طرح کے چھوٹے بڑے وہم سے دور رہنا آپ کے لئے ضروری ہے تاکہ آپ کی جرات اور پامردی میں کوئی خلل نہ پڑے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پر کھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ حد سے زیادہ نفاست پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی اور ہر وقت کا اضطراب اور بیقراری ایک کڑھن میں جلا رکھتی ہے، آپ پرسکون حالات میں بھی سکون سے محروم رہتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ کا عدد بار بار آیا ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قدرتی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط ہے

اور آپ کے اندر فطری خوبیاں بے شمار ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ خیر سگالی بھی، آپ محبت کے معاملے میں بہت جذباتی ہیں اور وفاداری آپ کی ذات کا ایک قدرتی حصہ ہے، آپ کے اندر کچھ خوبیاں ایسی بھی ہیں جو آپ کو ہمیشہ اپنے ہم عصروں سے ممتاز رکھیں گی اور آپ ہمیشہ محفل احباب میں سرخرو رہیں گے۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی میں کئی بار تو آپ کی خوشیاں، کامیابیاں اور راحتیں ادھوری رہ جائیں گی، کئی بار جدوجہد کے باوجود بھی آپ کا پایہ تکمیل تک پہنچ جانا ممکن نہیں ہوگا، درمیان کی لائن جو رطل کی لائن کہلاتی ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضرورتوں اور اپنی خواہشوں کا اظہار کرتے ہوئے اپنے ہچکچاہٹ اور تردد محسوس کرتے ہیں اور آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں رکھنے کا رجحان بھی موجود ہے اگرچہ آپ اپنی خودداری اور غیرت مندی کی بنا پر کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے مدد اور تعاون کی توقعات ضرور رکھتے ہیں لیکن یہ بات آپ کے لئے مناسب نہیں ہے کیوں کہ آپ اپنی فطری صلاحیتوں کی وجہ سے ذاتی طور پر بہت کچھ کر سکتے ہیں، آپ کی ذات ہرگز ہرگز دوسروں کی محتاج نہیں ہے۔

آپ کی تصویر یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اکثر محرومیوں کا شکار رہے ہیں، آپ کی آنکھیں یہ شکایت کرتی ہیں کہ زمانہ نے آپ کے ساتھ نا انصافی سے کام لیا ہے اور آپ کو کئی بار ایسا درد عطا کیا ہے جس کی تک آپ کو ہمیشہ تلملائے رکھتی ہے اور خوشیوں کی موجودگی میں بھی آپ سنجیدہ ہی بنے رہتے ہیں۔

آپ کے دستخط خود بول کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو اور اپنی صلاحیتوں کو چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں، آپ کے اندر ایک پردہ سار کھنے کی خواہش ہے، لیکن پھر بھی آپ واضح ہو جاتے ہیں اور آپ کی قدرتی صلاحیتیں لوگوں کی نظروں میں آ کر آپ کو دوسروں سے ممتاز بنا دیتی ہیں۔ آپ کے اس خاکے کو مرتب کرنے میں ہم نے کافی محنت کی ہے، اگر آپ اس کو بغور پڑھ کر اپنی خامیوں سے نجات پالیں اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں تو ہماری محنت رنگ لائے گی اور آپ کی شخصیت مزید نکھر جائے گی۔ ☆☆

جنات کی دنیا

انسان اور جنات میں شادی بیاہ کے واقعات

داری اپنی کتاب ”اتباع السنن والآثار“ میں قبیلہ بجیل کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ”ایک جن ہماری کسی لڑکی پر عاشق ہو گیا اور ہمارے پاس اس کی شادی کا پیغام بھیجا، اس نے کہا: مجھے پسند نہیں کہ میں اسے حرام طریقہ پر استعمال کروں۔ چنانچہ ہم نے لڑکی کو اس سے بیاہ دیا۔ اس کے بعد وہ روبرو ہم سے گفتگو کرنے لگا۔ ہم نے کہا: تم لوگ کیا چیز ہو؟ اس نے کہا: تم جیسی مخلوق ہیں، تمہاری طرح ہم میں بھی قبیلے ہیں۔ ہم نے کہا: کیا تم میں بھی یہ مذہبی اختلافات ہیں؟ اس نے کہا: ہاں! ہم میں ہر طرح کے لوگ ہیں، قدریہ بھی، شیعہ بھی اور مرجہ بھی۔ ہم نے کہا: تمہارا کس جماعت سے تعلق ہے؟ اس نے کہا: مرجہ سے۔ احمد بن سلیمان التجاد اپنی کتاب ”الامالی“ میں اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: ایک جن نے ہماری کسی لڑکی سے شادی کا پیغام دیا۔ میں نے اس سے کہا: تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے؟ اس نے کہا چاول۔ میں نے اس کو چاول دیا، میں دیکھ رہا تھا کہ لقمہ اوپر اٹھتا ہے مگر کوئی نظر نہیں آتا۔ میں نے کہا: کیا تم لوگوں میں بھی ہماری جماعتیں ہیں؟ اس نے کہا ہاں! جو سب سے برے ہیں۔

ابو یوسف السروجی سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت ایک آدمی کے پاس آئی اور اس سے کہا: ہم لوگوں نے تمہارے قریب پڑاؤ ڈالا ہے۔ تم مجھ سے شادی کرلو۔ راوی کہتے ہیں کہ آدمی نے اس سے شادی کر لی۔ پھر وہ اس کے پاس آئی اور کہنے لگی، اب ہم جا رہے ہیں، تم مجھے طلاق دیدو، وہ روزانہ رات کو اس کے پاس عورت کے روپ میں آتی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ آدمی مدینہ کے کسی راستے سے گزر رہا تھا۔ اچانک اس نے دیکھا کہ یہ عورت وہ غلہ اٹھا کر کھا رہی ہے جو غلہ والوں کی بوریوں میں سے گر گیا تھا۔ آدمی نے اس سے کہا: یہ تمہیں پسند ہے؟ عورت نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور آدمی کی طرف آنکھ اٹھا کر کہا:

تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: اس آنکھ سے عورت نے اپنی انگلی کا اشارہ کیا اور آدمی کی آنکھ بہہ پڑی۔

قاضی جلال الدین احمد بن قاضی حسام الدین رازی (اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے) کہتے ہیں کہ مشرق سے اپنے گھر والوں کو لانے کے لئے میرے والد نے سفر کیا۔ کچھ دور چلنے کے بعد ہم لوگوں کو بارش کی وجہ سے ایک غار میں سونا پڑا۔ میرے ساتھ پوری ایک جماعت تھی، ابھی میں سو یا ہی تھا کہ کسی کے اٹھانے کی آواز آئی، میں بیدار ہوا تو وہاں ایک عورت تھی، جس کے ایک آنکھ تھی اور وہ لمبائی میں پھٹی ہوئی تھی۔ میں سہم گیا، عورت نے کہا: گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں اس لئے آئی ہوں کہ تم میری ایک چاند جیسی لڑکی سے شادی کرلو۔ میں سہا ہوا تھا ہی، میں نے کہا اللہ تعالیٰ کے اختیار پر ہے۔ پھر میں نے کچھ لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا وہ لوگ پہلی عورت کی طرح تھے، ان کی آنکھیں لمبائی میں پھٹی ہوئی تھیں۔ ان میں کچھ قاضی اور کچھ گواہ تھے۔ قاضی نے خطبہ نکاح پڑھ کر نکاح کر دیا اور میں نے قبول کر لیا۔ وہ لوگ چلے گئے۔ پھر وہ عورت اپنے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی لے کر آئی مگر اس کی بھی آنکھ اس کی اپنی ماں کی طرح تھی اور اس کو میرے پاس چھوڑ کر چلی گئی۔ میرا خوف بڑھ گیا، میں نے اپنے ساتھیوں کو بیدار کرنے کے لئے پتھر پھینکنے شروع کر دیے لیکن کوئی بھی اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا۔ آخر کار میں اللہ سے دعا دگر یہ زاری کرنے لگا۔ پھر کوچ کرنے کا وقت ہوا اور ہم روانہ ہو گئے لیکن وہ لڑکی برابر میرے ساتھ لگی رہی۔ اسی طرح تین دن گزر گئے، چوتھے دن وہ عورت آئی اور مجھ سے کہنے لگی تمہیں یہ لڑکی پسند نہیں، شاید تم اسے چھوڑنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں بخدا ایسی بات ہے، اس نے کہا اسے طلاق دیدو۔ میں نے اسے طلاق دیدی اور وہ چلی گئی۔ اس کے بعد میں نے ان دونوں کو نہیں دیکھا۔

کیا شیاطین مرتے ہیں؟

اس میں شک نہیں کہ جنات جن میں شیاطین بھی شامل ہیں مرتے ہیں، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہیں: **كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَلَبَّيْ** **آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ** (الرحمن: ۲۶-۲۸)

ترجمہ: ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہونے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔ پس اے جن و انس تم اپنے رب کے کن کن کمالات کو جھٹلاؤ گے۔

صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے ”میں تیری عزت کے ذریعہ پناہ چاہتا ہوں، جس کے سوا کوئی معوذہ نہیں، جنات اور انسان سب فنا ہونے والے ہیں۔“

البتہ ان کی عمر کی مقدار کے بارے میں ہم صرف وہی جانتے ہیں جو اللہ نے ہمیں ابلیس لعین کے متعلق بتایا کہ وہ تا قیام قیامت زندہ رہے **كَأَنَّكَ أَنْظَرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ**۔ **قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ** (اعراف: ۱۴-۱۵)

ترجمہ: شیطان نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جب کہ یہ سب دوبارہ اٹھائے جائیں گے فرمایا (اللہ نے) تجھے مہلت دی۔“

ابلیس کے علاوہ ہمیں کسی کی عمر کی مقدار معلوم نہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ ان کی عمریں انسانوں سے کہیں زیادہ لمبی ہوتی ہیں۔

یہ بات کہ وہ مرتے ہیں اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے عزی (ایک درخت جسے اہل عرب پوجتے تھے) کے شیطان کو قتل کر دیا تھا، نیز ایک صحابی نے اس جن کو مار ڈالا تھا جو سانپ کی شکل میں آیا تھا۔

جنات کے مکانات اور ملنے کے اوقات

جنات اسی زمین پر بستے ہیں جس پر ہم لوگ رہ رہے ہیں، زیادہ تر ویرانوں، چٹیل میدانوں اور گندی جگہوں مثلاً غسل خانہ، پائخانہ، کورٹا خانہ اور قبرستان میں ہوتے ہیں، اسی لئے بقول علامہ ابن تیمیہ جن لوگوں کو جنات لگ جاتے ہیں وہ زیادہ تر شیطان کے انہیں اڈوں میں پناہ لیتے ہیں۔ حدیث میں غسل خانہ کے اندر نماز پڑھنے کی ممانعت اسی

لئے ہے کیوں کہ اس میں گندگی ہوتی ہے اور وہ شیطان کا اڈا ہے۔ قبرستان میں بھی ممانعت ہے اس لئے کہ وہ شرک کا ذریعہ ہے بلکہ اس میں کبھی شیطان بھی پناہ گزیں ہوتے ہیں۔ شیاطین ایسی جگہوں میں بھی زیادہ ہوتے ہیں جہاں وہ فتنہ و فساد کر سکتے ہوں، مثلاً بازار وغیرہ، اسی لئے نبی ﷺ نے ایک صحابی کو یہ کہہ کر وصیت کی:

”جہاں تک ممکن ہو سب سے پہلے بازار میں نہ داخل ہو، نہ سب سے اخیر میں وہاں سے نکل، اس لئے کہ بازار شیطان کا میدان جنگ ہے، وہ وہاں اپنا جھنڈا گاڑتا ہے۔“

اس کو مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

بلال بن حارثؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ: ایک سفر میں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑاؤ ڈالا، آپ قضاء حاجت کے لئے نکلے، آپ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے لئے دور جایا کرتے تھے۔ میں نے آپ کو ایک لوٹا پانی دیا اور آپ نکل گئے۔ آپ کے پاس میں نے لڑنے جھگڑنے اور شور و شغب کی ایسی آوازیں سنی، اس طرح کبھی نہیں سنی تھیں۔ نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا: مسلمان جنات اور مشرک جنات آپس میں لڑ رہے تھے۔ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں ان کے رہنے کے لئے جگہ متعین کر دوں۔ چنانچہ میں نے مسلمانوں کے لئے بلند زمین اور مشرکوں کے لئے پست زمین متعین کر دی۔

عبداللہ بن کثیر راوی کہتے ہیں کہ میں نے کثیر سے پوچھا کہ پست اور بلند زمین سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: بلند زمین سے دیہات اور پہاڑ مراد ہیں اور پست زمین سے وہ حصہ جو پہاڑوں اور سمندروں کے درمیان ہوتا ہے۔ کثیر نے کہا میں نے دیکھا ہے کہ جس شخص کا واسطہ بلند زمین سے پڑاؤ محفوظ رہا اور جس کا پست زمین سے وہ محفوظ نہیں رہ سکا۔ زہری نے ”ریح الارار“ میں کہا: دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم ایک بڑی جماعت کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں اور وہاں خیمے اور بہت سے لوگ موجود ہوتے ہیں لیکن وہ فوراً ہی غائب بھی ہو جاتے ہیں۔ دیہاتوں کا خیال ہے کہ یہ جنات ہیں اور یہ ان کے خیمے ہوتے ہیں۔

امام مالکؒ نے موطا میں روایت کیا کہ ان کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت

اس طرح کا جانور اونٹ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ کو شیطان سے پیدا کیا گیا ہے، ہر اونٹ کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔“ اسی کو سعید بن منصور نے اپنی سنن میں مرسل حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۵۲/۲)

اسی وجہ سے نبی ﷺ نے اونٹ کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد اور سنن ابوداؤد میں ہے نبی ﷺ نے فرمایا: ”اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ اونٹ شیطین میں سے ہے۔ بکریوں کے باڑے میں پڑھو، اس لئے کہ وہ برکت ہے۔“

ابن ماجہ میں صحیح سند سے مروی ہے ”اونٹ کے باڑے میں نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ اونٹ شیطین سے پیدا کئے گئے ہیں۔“ مذکورہ بالا احادیث میں ان لوگوں کی تردید ہے جو اونٹ کے باڑے میں نماز کی ممانعت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کا پیشاب اور پاخانہ نجس ہوتا ہے لیکن صحیح یہی ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب اور پاخانہ نجس نہیں ہوتا۔

شیطان کی بد صورتی

شیطان کی شکل نہایت خراب اور بھونڈی ہے۔ ذہنوں میں بھی یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ اس کی بد صورتی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کی تہ میں اگنے والے درخت کو شیطانوں کے سر سے تشبیہ دی۔ چنانچہ فرمایا: **إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَحِيمِ. طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ.** (الصافات: ۶۴، ۶۵)

ترجمہ: وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہ سے نکلتا ہے، اس کے ٹکڑے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔“

قرآن وسطیٰ میں عیسائی شیطان کی تصویر ایک کالے کلوئے آدمی کی شکل پر بناتے تھے جس کے گھنی داڑھی ہوتی، بھنویں اوپر کواٹھی ہوتی، منہ سے آگ کے شعلے نکلتے اور اس کے سینک، کمر اور دم بھی ہوتی۔ (جدید انسانی کلو پیڈیا، ۵۷ء)

شیطان کے دو سینک

صحیح مسلم میں ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ سورج

مرنے میں عرق جاتا چاہا تو کعب احبار نے ان سے کہا: امیر المؤمنین وہاں نہ جائیے کیوں کہ وہاں دس میں سے نو حصے جادو اور شر پایا جاتا ہے اور وہاں شر پسند جنات اور لاعلاج بیماری ہے۔

ابوبکر بن عبید نے اپنی کتاب ”مکائد الشیطان“ میں یزید بن جابر سے روایت کیا کہ ہر مسلمان کے گھر کی چھت پر کچھ مسلمان جنات ہوتے ہیں جب ان کے لئے صبح کا کھانا رکھا جاتا ہے تو اتر کر گھر والوں کے ساتھ کھاتے ہیں، ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ گھر والوں کی مصیبت دور کرتا ہے۔

شیاطین ان ہی گھروں میں رات گزارتے ہیں جن میں لوگ رہا کرتے ہیں۔ انہیں بھگانے کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا اور اللہ کا ذکر کرنا، قرآن کی تلاوت خصوصاً سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کی تلاوت کرنا چاہئے۔ نبی ﷺ نے بتایا کہ جب اندھیرا ہوتا ہے تو سارے شیطین بھل جاتے ہیں، اسی لئے آپ نے ایسے وقت میں بچوں کو باہر نکلنے سے روکنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

اذان دینے سے شیطین بھاگ جاتے ہیں، ان میں اذان کی آواز سننے کی طاقت نہیں ہوتی، رمضان میں تمام شیطین پاہ زنجیر کردئے جاتے ہیں۔

شیاطین کی بیٹھک

شیاطین دھوپ اور سائے میں بیٹھنا پسند کرتے ہیں، اسی لئے نبی ﷺ نے دھوپ اور سائے میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ صحیح حدیث ہے جو سنن وغیرہ میں مروی ہے۔

جنات کے چوپائے

صحیح مسلم میں ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے کہ جنات نے نبی ﷺ سے زاوراہ طلب کیا تو آپ نے فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو گا تمہارے ہاتھ میں گوشت ہو جائے گی اور ہر میٹھی تمہارے جانوروں کا چارہ ہے۔

چنانچہ اس حدیث میں آپ نے بتایا کہ جنات جانور بھی رکھتے ہیں اور ان کے جانوروں کا چارہ انسانوں کے جانوروں کا پاخانہ ہے۔

وہ جانور جس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

بخاری اور مسلم میں ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ: ”جب سورج کی کرنیں ابھرنے لگیں تو نماز چھوڑ دو، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور سورج کے طلوع و غروب کے وقت نماز نہ پڑھو، اس لئے کہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے بیچ میں طلوع ہوتا ہے۔“

مطلب یہ ہے کہ کچھ مشرک جماعتیں سورج کی عبادت کرتی اور اس کے طلوع و غروب کے وقت اس کو سجدہ کرتی تھیں۔ اس وقت سورج جس طرف ہوتا شیطان اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا تا کہ ان لوگوں کی عبادت شیطان کے لئے ہو جائے۔

ان دونوں وقتوں میں ہمیں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ ان دونوں وقتوں میں نماز جائز ہے بشرطیکہ وہ کسی سبب سے پڑھی جا رہی ہو جیسے تحیۃ المسجد، بغیر کسی سبب کے جائز نہیں جیسے مطلق نفل نماز پڑھنا کیوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لَا تَسْجُدُوا لِعِینِ ارَادَہِ بَہِیْمَتٍ مِتَّ کَرُو۔ جس حدیث میں شیطان کا سینگ کا ذکر ہے وہ بخاری میں ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مشرق کی طرف اشارہ کر کے یہ کہتے ہوئے سنا: سنو! فتنہ یہاں ہے، فتنہ یہاں ہے جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے۔ نبی ﷺ کے اس قول ”جہاں شیطان کا سینگ نکلتا ہے“ سے مراد مشرق کی سمت ہے۔

جنات کی طاقت

اللہ تعالیٰ جنوں کو ایسی صلاحیتیں اور طاقتیں بخشی ہیں جو انسانوں کو بھی نہیں بخشیں۔ اللہ نے ان کی بعض طاقتوں کا تذکرہ بھی کیا ہے جن میں سے ایک طاقت یہ ہے کہ وہ منٹوں سیکنڈوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔

چنانچہ جنات میں سے ایک عفریت نے اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام سے کہا تھا کہ وہ ملک میں ملکہ کا تخت بیت المقدس صرف اتنی دیر میں لاسکتا ہے کہ ایک بیٹھا ہوا انسان کھڑا ہو جائے، وہیں ایک جن جس کے پاس کتاب کا ایک علم تھا بول پڑا ”میں آپ کے پاس پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔“

قَالَ عِفْرِیْتُ مِنَ الْجِنِّ اَنَا اِیْکَ بِہِ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ

مَقَامِکَ وَاِنِّیْ عَلَیْہِ لَقَوِیْ اٰمِیْنٌ۔ قَالَ الَّذِیْ عِنْدَہُ عِلْمٌ مِنَ الْکِتَابِ اَنَا اِیْکَ بِہِ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ فَلَمَّا رَاہُ مُسْتَقْرِا عِنْدَہُ قَالَ ہَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ۔ (النمل: ۳۹-۴۰)

ترجمہ: جنوں میں سے ایک قوی ہیکل نے عرض کیا: میں اسے حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں، میرا اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانت دار ہوں، جس شخص کے پاس کتاب کا ایک علم تھا وہ بولا ”میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے اسے لائے دیتا ہوں۔“ جنوں ہی کہ سلمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا، وہ پکارا اٹھایہ میرے رب کا فضل ہے۔

فضائی میدان میں جنوں کی انسانوں سے سبقت

جنات زمانہ قدیم سے آسمانوں میں چڑھ کر وہاں کی خبروں کو چرایا کرتے تھے تا کہ کوئی بھی واقعہ رونما ہونے سے پہلے ان کے علم میں آجائے۔ جب نبی ﷺ مبعوث ہوئے تو آسمان میں پہرہ داری سخت کر دی گئی۔

وَاِنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ فَوَجدْنَاهَا مُلْتَثَمَةً حَرَمًا شَدِیْدًا وَشُھْبًا۔ وَاِنَّا کُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ یَسْمَعُ الْاَنَ یَجِدْ لَہُ شِہَابًا رَّصَدًا۔ (سورہ جن: ۸-۹)

ترجمہ: ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ پہرے داروں سے پٹا پڑا ہے اور شہابوں کی بارش ہو رہی ہے، پہلے ہم سن گن لینے کے لئے آسمان میں بیٹھنے کی جگہ پالیتے تھے مگر اب جو چوری چھپنے سننے کی کوشش کرتا ہے وہ اپنے لئے گھات میں ایک شہاب ثاقب لگا ہوا پاتا ہے۔

نبی ﷺ نے جنوں کے چوری چھپے سننے کی کیفیت بیان فرمائی۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ صادر کرتا ہے تو تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تابع داری میں اپنے پر اس طرح بچھا دیتے ہیں جیسے چکنے پتھر پر زنجیر، ان کو گھبراہٹ لاحق ہو جاتی ہے، جب ان کی گھبراہٹ دور ہوتی ہے تو آپس میں کہتے ہیں ”تمہارے رب نے کیا کہا؟“ وہ کہتے ہیں ”اس نے جو کہا حق کہا، وہ بلند و برتر ہے۔ اس بات کو سن گن لینے والے جنات سن لیتے ہیں، پھر ان سے نیچے والے جنات، اسی طرح دوسرے نیچے والے۔“

خاتمہ بواسیر

آج کل یہ مرض عام ہو گیا ہے کیوں کہ لوگ چٹ پٹے کھانے پینے کے شوقین زیادہ ہوتے جا رہے ہیں۔ پہلے لوگ صبح اٹھ کر فجر کی نماز پڑھتے تھے، پھر چہل قدمی کیا کرتے تھے۔ پانچ وقت کی نماز پہلے لوگ اس طرح اہم سمجھتے تھے جس طرح اب ہم فیس بک پر اپنی اپ ڈیٹ دیکھنا، موبائل میں آئے ہوئے میسج دیکھنا اور ان کا جواب دینا یا وہاٹس ایپ، ٹویٹر پیغامات اور ویڈیو کلیپس دیکھنا اہم سمجھتے ہیں۔ اسی طرح مرغن غذائیں، فاسٹ فوڈ ہماری خوراک کا حصہ ہیں۔ پہلے لوگ سادہ غذا کھاتے تھے، جس کی وجہ سے وہ بیماریوں سے بچے رہتے تھے۔ ایک بار پھر یاد کرادوں کہ اگر ہم روزانہ پیدل چلنا شروع کریں اور فاسٹ فوڈ چھوڑ کر سادہ غذائیں استعمال کریں یقیناً اس مرض سے نجات پالیں گے اور اپنے آپ کو صحت مندرکھ سکتے ہیں۔

عمل نمبر ۱: روزانہ کوئی وقت مقرر کر کے اسم اعظم سات سو بار پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، کم از کم اکتالیس دن لازمی کریں، بواسیر کا مرض دور ہو جائے گا۔ جس کو کسی دوائی سے شفا نہ ہو رہی ہو وہ یہ پڑھائی دوائی پر دم کر کے استعمال کیا کرے، پھر قدرت کا کرشمہ دیکھے۔

ترکیب اسم اعظم: پہلے تین بار درود شریف، پھر **یا مالک** سات سو بار دم کریں، پھر تین بار درود شریف پڑھ کر دعا کریں، چودہ دن بعد آدھا کلو گوشت دیرانے میں ڈال آیا کریں۔

عمل نمبر ۲: کوئی وقت مقرر کر کے دو نفل مرض دور ہونے، بواسیر کی نیت سے پڑھا کرے۔ اگر پہلی رکعت میں سورہ الم نشرح دوسری میں سورہ نفل پڑھ لیں تو زیادہ بہتر ہے، نہ یاد ہوں تو کوئی اور سورہ پڑھ کر سلام پھیر کر پانی پاس رکھ لیں یا معمولی سا گڑیا مانی پاس رکھ کر ایک سو بار **اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ خَطْبٍ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ** پڑھ کر دم کر کے کھاپی لیا کریں، ۹۰ دن کرنے سے اللہ پاک اس بیماری سے نجات دے گا، یہ عمل لگا تار کرنا ہے عورتیں نانہ کے دن بعد میں شمار کر کے پورا کر لیں۔ پانی کم از کم آدھا کلو پر دم کر کے عین اور صدقہ خیرات بھی کریں۔ انشاء اللہ بواسیر سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

☆☆☆

سخیان نے اپنے ہاتھ سے اس کو واضح کر کے دکھلایا۔ اس طرح کہ اپنے واسطے ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کر کے ایک کو دوسرے پر کھڑا کیا، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سننے والا جن اپنے دوسرے ساتھیوں کو سنی ہوئی بات نہیں پہنچا پاتا کہ ٹوٹا ہوا ستارہ اس کو پکڑ کر جلا دیتا ہے اور کبھی اس کو نہیں پکڑ پاتا تو وہ اپنے ساتھی کو سنی ہوئی بات بتا دیتا ہے اور وہ اپنے نیچے والے ساتھی کو یہاں تک کہ وہ بات زمین تک پہنچ جاتی ہے اور جادوگر کے منہ پر پھینک دی جاتی ہے۔ جادوگر اس کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے، اس کی تصدیق ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیا جادوگر نے ہمیں فلاں دن فلاں بات نہیں کہی تھی جو آج بالکل ویسی ہی ہوئی جیسی آسمان میں سنی گئی تھی۔“ (بخاری)

جاہلانہ تو ہم

آسمان کے تارے جس وجہ سے ٹوٹتے ہیں اس کی وجہ کو جان لینے سے وہ تو ہم ختم ہو جاتا ہے جو اہل جاہلیت میں مشہور تھا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ایک انصاری صحابی نے بتایا کہ ایک رات صحابہ کرامؓ نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک تارہ ٹوٹا اور اس سے روشنی ہوئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں جب اس طرح کوئی تارہ ٹوٹتا تو تم لوگ کیا کہتے تھے؟ لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ آج رات کوئی عظیم شخصیت پیدا ہوئی یا کسی عظیم انسان کی موت ہوئی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کے مرنے اور جینے سے یہ تارہ نہیں ٹوٹتا بلکہ ہمارا رب تبارک و تعالیٰ جب کوئی فیصلہ صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش تسبیح پڑھتے ہیں، پھر اس سے نیچے آسمان والے فرشتے یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر جو فرشتے حاملین عرش سے قریب ہوتے ہیں وہ حاملین عرش سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے کیا کہا؟ وہ انہیں اللہ تعالیٰ کی کہی ہوئی بات بتا دیتے ہیں۔ پھر ایک آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اس کے متعلق پوچھتے ہیں یہاں تک کہ یہ خبر پہلے آسمان تک پہنچ جاتی ہے اور جنات اس کو اچک کر اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دیتے ہیں۔ اس پر اس کو ستاروں سے مار پڑتی ہے، جو بات یہ لوگ سنتے ہیں وہ صحیح ہوتی ہے لیکن وہ اس میں اپنی طرف سے بڑھا دیتے ہیں۔ (مسلم)

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لگی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ - 600/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاں ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ - 400/- روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

جوڑوں کا درد ایک تکلیف دہ بیماری ہے

جوڑوں کا درد ایک انتہائی تکلیف دہ بیماری ہے جو آہستہ آہستہ انسان کو اپنا جینا دیتی ہے، ہاتھوں، پاؤں، گھٹنوں اور انگلیوں کے جوڑوں میں شدید درد ہوتا ہے، جس سے مریض بے حد پریشان رہتا ہے، پھر رفتہ رفتہ ہاتھ پاؤں مڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے چلنے، پھرنے اور کام کاج سے بھی انسان معذور ہو جاتا ہے، ہر وقت شدید درد کی وجہ سے مریض زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے، اس کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ درد روکنے کی دوائیں کھاتا رہے اور تیز دوائیں استعمال کرتا رہے۔ اس بیماری کا سب سے بڑا سبب تو گردوں کی خرابی ہے، اس کی خرابی کی وجہ سے پیشاب میں یورک ایسڈ زیادہ ہو جاتا ہے جو خارج نہ ہونے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جوڑوں میں درد ہوتا ہے، اس لئے ڈاکٹر حضرات عام طور پر پیشاب آور دوائیں کھلاتے ہیں تاکہ پیشاب کے ذریعہ یورک ایسڈ خارج ہو جائے لیکن ان دواؤں سے گردے کمزور ہو جاتے ہیں، یورک ایسڈ کا خون میں تناسب ۱۰۰ اربلی لیٹر خون میں دو سے یمن گرام ہوتا ہے، یہ سرخ رنگ کا مرکب ہوتا ہے جو ٹھنڈے پانی میں حل نہیں ہوتا، اس کی مقدار بڑھنے سے پتھری بنتی ہے۔

اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں اور جوڑوں کے درمیان جو رطوبت ہوتی ہے وہ خشک ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے جوڑوں کے ہلنے چلنے کی صورت میں ہڈیاں رگڑ کھاتی ہیں جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ہڈیاں کمزور ہونے کی وجہ سے کچھ عرصہ کے بعد مڑ جاتی ہیں جس کی وجہ سے ہاتھ پاؤں اور انگلیوں کے جوڑ ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، مرض جب زیادہ جڑ پکڑ جائے تو جوڑوں میں گائٹھیس بن جاتی ہیں جس سے ہڈیاں مڑ جاتی ہیں، یہ بڑی تکلیف دہ صورت ہوتی ہے۔ مریض کی جان پر بنی ہوتی ہے، وہ کسی طرح اس تکلیف سے آرام چاہتا ہے، جس کے لئے ڈاکٹر صاحبان ڈسپرین اور اس قسم کی دوسری دوائیں دیتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس اس بیماری کا شافی علاج دیکھنے اور سننے میں نہیں آیا، البتہ اتنا ضرور ہے کہ ان کی دواؤں کے

استعمال سے مریض چلتا پھرتا رہتا ہے اور درد میں کمی محسوس کرتا ہے۔ جب مرض بہت ترقی کر جائے تو پھر بھی کچھ نہیں ہوتا، ان تیز قسم کی دوائیں کھانے کا ایک اثر تو یہ ہوتا ہے کہ مریض کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے، جس کو درست کرنے کے لئے مزید دوائیں استعمال کرنا پڑتی ہیں، اس کے بعد تکلیف بھل ہو کر دل میں پہنچ جاتی ہے یعنی جوڑوں کی تکلیف دل میں پہنچ جاتی ہے، ایسی صورت میں جوڑوں کے درد میں تو کچھ آرام ہو جاتا ہے لیکن ایک اور مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

ہومیو پیتھ ڈاکٹر چوں کہ مرض کے بجائے مریض کا علاج کرتے ہیں اس لئے وہ اس بیماری کو دور کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ہومیو پیتھ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کو صرف جوڑوں کے درد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ مریض کی عمومی کیفیات اور مرض کی خصوصی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کرتے ہیں، اس لئے اگر دوا صحیح منتخب کر لی جائے تو مریض کی صحت یابی کے امکانات بڑے روشن ہو جاتے ہیں۔

ہومیو پیتھ اور ایلو پیتھ ڈاکٹر دونوں ہی جوڑوں کے درد میں دوا حکم دوا استعمال کراتے ہیں، فرق صرف یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس کو بڑی مقدار میں استعمال کراتے ہیں جب کہ ہومیو پیتھ اس کو قلیل مقدار اور پوکسی میں استعمال کراتے ہیں، یہ فائدہ بخش ثابت ہوتی ہے، اس دوا کو زیادہ مقدار میں استعمال کرانے سے جوڑوں کے درد میں تو کچھ آرام آ جاتا ہے لیکن مریض اپنا دل لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس طرح اس دوا کی فائدہ بخش صلاحیت الٹا نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا کی پہچان یہ ہے کہ جوڑوں پر درم ہوتا ہے، یہ جوڑ سرخ ہوتے ہیں لیکن بعض اوقات سوجن زردی مائل بھی ہوتی ہے۔ جوڑوں میں اس قدر درد ہوتا ہے کہ اس کو اگر ذرا سا چھوا جائے تب بھی اور اگر مریض کے جوڑوں کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ بھی کریں تو بھی اس کو تکلیف ہوتی ہے، یہ ایک ذہنی کیفیت ہے کہ وہ چھونے کی تکلیف کا تصور کر کے ہی خوفزدہ ہو جاتا ہے۔ ایسی صورتیں آرٹیکا دوا بھی بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس درد کی ایک اور علامت یہ بھی ہے کہ درد ایک جوڑ سے دوسرے جوڑ میں منتقل ہوتا رہتا

ہے اور ذرا سا ہلنے چلنے سے بھی مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے، اس لئے مریض خاموشی سے لیٹے رہنا پسند کرتا ہے، اس درد کے مریض کے پیٹ میں گیس بہت ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اس کا پیٹ ہر وقت پھولا رہتا ہے، یہ مریض شور بالکل برداشت نہیں کر سکتا، کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے بلکہ اگر کھانے کی خوشبو تک اس کی ناک میں پہنچ جائے تو اس کو ابکائیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں، اس درد کی ایک اور پہچان یہ بھی ہے کہ اس کا درد بالعموم چھوٹے جوڑوں یعنی ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں، کلائی اور ٹخنوں میں ہوتا ہے۔ مریض بے حد چڑچڑاہوتا ہے۔ اگر ان علامات کے پیش نظر حکیم کو مناسب طاقت میں کھلایا جائے تو مریض کو فائدہ ہوتا ہے۔

عام طور پر مریض ایلو پیتھ ڈاکٹروں اور حکیموں سے مایوس ہو کر ہومیو پیتھ کو بھی آزما کر دیکھنے کی نیت سے آتے ہیں۔ ڈاکٹروں اور حکیموں سے تو سالوں علاج کراتے ہیں لیکن ہومیو پیتھ ڈاکٹروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ چند دنوں میں انہیں ٹھیک کر دیں حالانکہ اس وقت مرض کافی بگڑ چکا ہوتا ہے۔ اس درد کی خاص پہچان یہ ہے کہ تکلیف جسم کے نچلے حصہ سے شروع ہو کر اوپر کی طرف جاتی ہے یعنی پہلے پاؤں کی انگلیوں، ٹخنوں، گھٹنوں میں تکلیف شروع ہوگی، اس کے بعد جسم کے اوپر کے حصے، ہاتھوں، کہنیوں، کلائیوں وغیرہ کو اپنی لپیٹ میں لے گی، لیڈم کے مریض کے جوڑوں کا درد سیکھنے اور دبانے سے بڑھ جاتا ہے۔ لیڈم کے مریض کے جوڑوں میں گانٹھیں بھی بن جاتی ہیں، ایسے مریضوں میں حرارت کی کمی ہوتی ہے، مریض سردی بہت محسوس کرتا ہے۔ پھٹوں میں انٹنشن ہوتی ہے۔ گھٹنوں میں درم کے لئے بھی یہ دوا بڑی کارآمد ہے، شرط یہ ہے کہ اس کی دوسری علامات موجود ہوں۔

جوڑوں کے درد اگر مزین صورت اختیار کر جائے، جوڑوں پر گانٹھیں پڑ جائے، یورک ایسڈی بہت زیادہ جمع ہو جائے اور پاؤں مڑ جائیں تو امنومیم خاص دوا استعمال کرنی چاہئے، اگر پیٹ میں بھی تکلیف یا گیس کی شکایت ہو، زبان پر سفید تر ہو جم جائے، اینٹی مونیم کروم کو نہیں بھولنا چاہئے۔ اگر پیشاب بڑا بدبودار ہو تو نزدک ایسڈ اور اگر پیشاب سرخ ریب ہو تو لائیک پوڈیم بڑی مفید دوا ہے۔ ہومیو پیتھ ڈاکٹر بلمرٹ کے مطابق اگر جوڑے ٹڑھے ہو جائیں تو ہیکرک ایسڈ بڑی مفید ثابت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ڈے وی کے مطابق آرٹیکر یا ارخرادون ریڈم بھی بڑی اچھی دوائیں ہیں۔ بشرطیکہ ان کی مخصوص عمومی علامات موجود

ہوں۔ ان دواؤں کے علاوہ مثلاً کالی ہائی کرامیم کاسیکم وغیرہ بھی بڑی اچھی ادویات ہیں جن کو ہومیو پیتھ ڈاکٹر ان کی مرضی طامات کی بنیاد پر پہچان لیتے ہیں اور اس کو مناسب طاقت میں مریض کو کھلا کر اچھے طریقے حاصل کر سکتے ہیں۔ دواؤں اور ان کے طاقتوں کے انتخاب میں ظلمی امکان ہر حال میں موجود رہتا ہے لیکن ریڈیائی کپیڈر کی مدد سے ظلمی امکان بہت کم رہ جاتا ہے۔ اس کی مدد سے دوا اور اس کی طاقت دونوں کا صحیح انتخاب آسانی سے ہو جاتا ہے، جس سے مریض جلد صحت یاب ہونا شروع ہو جاتا ہے لیکن ایک اور مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

ہومیو پیتھ ڈاکٹر چوں کہ مرض کے بجائے مریض کا علاج کرتے ہیں، اس لئے وہ اس بیماری کو دور کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں ہومیو پیتھ ڈاکٹر مرض کی تشخیص کو صرف جوڑوں کے درد تک ہی محدود نہیں رکھتے بلکہ وہ مریض کی عمومی کیفیات اور مرض کی خصوصی نوعیت کو پیش نظر رکھ کر دوا کا انتخاب کرتے ہیں، اس لئے اگر دوا صحیح منتخب کر لی جائے مریض کی صحت یابی کے امکانات بڑے روشن ہو جاتے ہیں۔

ہومیو پیتھ اور ایلو پیتھ ڈاکٹر دونوں کے ہی جوڑوں کے درد میں والچکم دوا استعمال کراتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحبان اس کو بڑے مقدار میں استعمال کراتے ہیں جب کہ ہومیو پیتھ ڈاکٹر اس کو گھل مقدار اور پوکسی میں استعمال کراتے ہیں۔

میتھی کا جیج اور پیاز ذیابٹین کے علاج میں نافع ہے۔ میتھی کے جیج اور پیاز مرض ذیابٹیس کے قابو پانے میں بڑے موثر ثابت ہوتے ہیں یہ انکشاف یہاں ذیابٹیس پر قومی کانگریس میں پیش کردہ تحقیقی مقالوں میں کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر آراین سارا لاؤر ڈاکٹر ایس ڈی نہلائی کے ایک مقالہ کے مطابق آٹھ ہفتے تک میتھی کے بیجوں کا استعمال کرنے سے خون میں شکر کی مقدار کافی کم ہو گئی ہے۔ ان کے استعمال سے خون میں کو لیسٹرول کی زیادتی خون کے دباؤ اور امراض قلب کا اہم سبب ہے۔ اس طریقہ علاج کو ممبئی کے نائز اسپتال میں ذیابٹیس کے مریضوں پر آزمایا گیا ہے۔ انہوں نے واضح کیا ہے کہ اس علاج کے ابتدائی ضمنی اثرات، معدے کا بھاری پن اور سہال میں جو بعد میں اپنے آپ غائب ہو جاتے ہیں۔

شیطان کے اغراض و مقاصد

بنیادی مقصد

شیطان کا ایک ہی آخری مقصد ہے، جس کے حصول کی خاطر وہ جدوجہد کر رہا ہے، وہ یہ کہ انسان کو جہنم میں دھکیل دے اور جنت سے محروم کر دے: اِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِيرِ. (فاطر: ۶)

ترجمہ: وہ تو اپنے پیروں کو اپنی راہ پر اس لئے بلارہا ہے کہ وہ دوزخیوں میں شامل ہو جائیں۔

ذیلی مقاصد

یہ شیطان کا بنیادی مقصد ہے، اس کے ذیلی مقاصد یہ ہیں:

بندوں کو کفر و شرک میں مبتلا کرنا

یعنی بندوں کو غیر اللہ کی عبادت اور اللہ کی اور اس کی شریعت سے انکار کی دعوت دے: كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّى بَرِئٌ مِّنْكَ. (الحشر: ۱۶)

ترجمہ: ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ وہ پہلے انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر بیٹھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں۔

صحیح مسلم میں عیاض بن حمار سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دن خطبہ دیا، آپ نے خطبہ میں فرمایا: لوگو! مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ تمہیں وہ بات بتاؤں جس سے تم نا آشنا ہو اور وہ بات اللہ نے مجھے آج ہی بتائی کہ میں نے جو کچھ اپنے بندے کو عطا کیا وہ اس کے لئے حلال ہے اور میں نے تمام بندوں کو دین حنیف پر پیدا کیا تھا لیکن شیطان نے آکر انہیں اپنے دین سے پھیر دیا اور میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک

کرنے کا حکم دیا جن کے لئے میں نے کوئی سند نازل نہیں کی۔

کافر نہ بنا کسے تو گناہوں میں مبتلا کرتا ہے

اگر وہ لوگوں کو کفر و شرک میں مبتلا نہ کر سکے تو ناامید نہیں ہو جاتا بلکہ اس سے چھوٹا حربہ استعمال کرتا ہے یعنی ان سے چھوٹے موٹے گناہ کرواتا ہے اور ان کے دلوں میں عداوت و دشمنی کی کاشت کرتا ہے۔ ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! سنو! شیطان اس بات سے قطعی ناامید ہے کہ اس کی اس شہر میں عبادت ہوگی مگر کچھ اعمال جن کو تم معمولی اور حقیر سمجھتے ہو ان میں اس کی اطاعت کی جائے گی اور وہ اسی سے خوش ہوگا۔“

صحیح بخاری میں ہے کہ: ”شیطان اس بات سے ناامید ہے کہ جزیرہ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی پرستش کریں گے، لیکن ان کو ایک دوسرے کے خلاف برا بیچنے کرنے کے سلسلے میں وہ ناامید نہیں۔“ یعنی وہ لوگوں کے درمیان عداوت و دشمنی کی آگ روشن کرے گا اور ایک کو دوسرے کے خلاف بھڑکائے گا جیسا کہ اللہ نے فرمایا: اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ (المائدہ: ۹۱)

ترجمہ: شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے، پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے؟

وہ برے کام کا حکم دیتا ہے: اِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوْءِ وَالْفَحْشَاءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلٰى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ: ۱۶۹)

ترجمہ: وہ تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم

اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ (وہ اللہ نے فرمائی ہیں۔“

شیطان کا بندوں کو اللہ کی اطاعت سے روکنا

شیطان لوگوں کو صرف کفر و معاصی کی دعوت دینے پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ انہیں اچھے کام کرنے سے بھی روکتا ہے۔ بھلائی کے جس راستے پر بھی اللہ کا کوئی بندہ چلنا چاہتا ہے شیطان اس کے راستہ میں ٹانگ اڑاتا اور اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ: ”شیطان ابن آدم کی تمام راہوں میں بیٹھتا ہے۔ چنانچہ اس کے اسلام کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے کہ کیا تم اسلام کی خاطر اپنا اور اپنے باپ داداؤں کا دین چھوڑ دو گے؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر اسلام قبول کر لیتا ہے۔ پھر وہ اس کی ہجرت کی راہ میں بیٹھتا اور کہتا ہے: کیا تم ہجرت کی خاطر اپنا وطن، اپنا ماحول چھوڑ دو گے؟ مہاجر کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو لمبی رسی میں کھوٹے سے بندھا ہوا ہو۔ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر ہجرت کے لئے چل پڑتا ہے۔ پھر وہ اس کے جہاد راستے میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے: جہاد کرو گے تو اس میں نفس اور مال کی پریشانی تو ہے ہی اگر لڑائی ہوئی اور تم مار دیئے گئے تو تمہاری بیوی دوسرے سے شادی کر لے گی اور تمہاری دھن دولت بھی ٹھکانے لگ جائے گی؟ بندہ اس کی بات ٹھکرا کر جہاد کے لئے نکل جاتا ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا اس کو جنت میں داخل کرنا اللہ پر واجب ہے۔ اگر اس کا قتل ہو تو اللہ پر واجب ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر وہ ڈوب جائے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اگر اس کا جانور اس کی گردن توڑ دے تو اللہ پر واجب ہو جاتا ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔ اس کو احمد، نسائی اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا۔“ (صحیح الجامع ۷۲/۲)

اسی جیسی بات قرآن کریم میں اللہ نے شیطان سے نقل کی ہے۔ شیطان نے اللہ رب العزت سے کہا تھا: قَالَ لَبِيسًا اَغْوِيْتَنِي لَا فَعْدَتُ لَهُمْ مِرَاطُكَ الْمُسْتَقِيمَ. ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ (اعراف: ۱۶-۱۷)

ترجمہ: جس طرح تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے میں بھی اب تیرے ہی راہ پر ان انسانوں کی گمراہی میں لگا رہوں گا آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں، ہر طرف سے ان کو گمراہوں کا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔“

لفظ ”میراٹ“ کی تفسیر میں سلف کے اقوال ملتے جلتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر ”دین واضح“ سے اور ابن مسعودؓ نے ”کتاب اللہ“ سے کی ہے۔ جابرؓ نے کہا کہ اس سے مراد اسلام ہے۔ مجاہدؓ کہتے ہیں کہ اس سے مراد حق ہے۔

بہر حال بھلائی کا کوئی ایسا راستہ نہیں جہاں شیطان بیٹھ کر لوگوں کو اس سے نہ روکتا ہو۔

عبادت و اطاعت میں خرابی پیدا کرنا

اگر شیطان لوگوں کو اطاعت و فرماں برداری سے نندوک سکے تو عبادت و اطاعت کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ اس کے اجر و ثواب سے لوگوں کو محروم کر دے۔

ایک صحابی نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا ”نماز خراب کرنے کے لئے شیطان میرے اور نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے“ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان ہے جس کو ”مخترب“ کہا جاتا ہے۔ اگر تمہیں اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔ صحابی کہتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز ختم کر دی۔ اس کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

جب بندہ نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے دل و دماغ پر سوار ہو کر اس کے دل میں ہزاروں خیالات ڈالتا اور اسے اللہ کی یاد سے غافل کر کے دنیا کے مسائل میں الجھا دیتا ہے۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب شیطان کو اذان کی آواز آتی ہے تو وہ گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے تاکہ اذان کی آواز نہ سن سکے، اذان ہونے پر وہ واپس ہو جاتا ہے اور پھر سے دوسرے پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ پھر اقامت کی آواز سنا ہے تو بھاگ جاتا ہے تاکہ اس کی آواز نہ سن سکے، اقامت ختم ہونے پر وہ واپس ہو جاتا ہے اور پھر سے دوسرے پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ: ”جب اقامت ختم ہوتی ہے تو آتا ہے

انسان اور اس کے نفس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کرو، فلاں چیز یاد کرو۔ اس کو ایسی باتیں یاد دلاتا ہے جو پہلے یاد نہیں تھیں۔ اس میں الجھ کر آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔“ (بروایت بخاری و مسلم)

رہن کی ہر مخالفت شیطان کی اطاعت ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ اِلَّا اِنْسًا وَاِنْ يَدْعُونَ اِلَّا شَيْطَانًا مَّرِيدًا. لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَا تَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيًّا مَّفْرُوضًا. (النساء: ۱۱۷-۱۱۸)

ترجمہ: وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں، وہ اس باغی شیطان کو معبود بناتے ہیں جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے (وہ اس شیطان کی عبادت کر رہے ہیں) جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا۔“

جو شخص اللہ کے علاوہ کسی بھی چیز کی پرستش کرے گا خواہ وہ لکڑی اور پتھر کے بت ہوں، سورج ہو، چاند ہو، خواہشات ہوں یا کوئی شخصیت یا نظر بہو، مانے یہ مانے، بہر حال وہ شیطان کی پرستش کرنے والا ہوگا کیوں کہ شیطان ہی کے حکم اور پسند سے اس نے یہ کام کیا ہے۔ جو لوگ فرشتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ حقیقت میں شیطان کی پوجا کر رہے ہیں۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ اِهْبِؤْاْ اِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ. قَالُوا سُبْحَانَكَ اَنْتَ وَلِيْنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ (سورہ سبأ: ۱۰-۱۱)

ترجمہ: اور جس دن وہ تمام انسانوں کو جمع کرے گا، پھر فرشتوں سے پوچھے گا یہ لوگ تمہاری ہی عبادت کرتے تھے؟ تو وہ جواب دیں گے کہ پاک ہے آپ کی ذات، ہمارا تعلق تو آپ سے ہے نہ کہ ان لوگوں سے، دراصل یہ ہماری نہیں بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ ان میں سے اکثر ان ہی پر ایمان لائے ہوئے تھے۔

یعنی فرشتوں نے انہیں ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ جنوں نے اس کا حکم دیا تھا تا کہ ان کی عبادت حقیقت میں شیاطین کے لئے ہو جائے جیسا کہ جنوں کی عبادت حقیقت میں شیاطین کی عبادت ہوتی ہے۔

خلاصہ

اب تک کی بحث سے ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ شیطان ہی ہر برائی کا حکم دیتا اور اس پر آمادہ کرتا ہے اور ہر کار خیر سے روکتا اور اس سے ڈراتا ہے تاکہ لوگ پہلی چیز کا ارتکاب کریں اور دوسری چیز کو چھوڑ دیں۔ جیسا کہ اللہ نے فرمایا: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللَّهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. (البقرہ: ۲۶۸)

ترجمہ: شیطان تمہیں مفلسی سے ڈراتا ہے اور شرمناک طرز عمل اختیار کرنے کی ترغیب دیتا ہے مگر اللہ تمہیں اپنی بخشش اور فضل کی امید دلاتا ہے۔

شیطان ہمیں مفلسی سے یہ کہہ کر ڈراتا ہے کہ اگر تم اپنی دولت راہِ خدا میں خرچ کرو گے تو فقیر ہو جاؤ گے، وہ جن فحش کاموں کی ترغیب دیتا ہے اس سے ہر خبیث اور گندہ کام مراد ہے خواہ وہ بخل ہو یا زنا کاری یا کوئی دوسرا فعل۔

جسمانی اور ذہنی ایذا رسانی

جس طرح شیطان یہ چاہتا ہے کہ انسان کو کفر و گناہ میں مبتلا کر کے گمراہ کر دے، اسی طرح وہ مسلمان کو جسمانی اور ذہنی طور پر پریشان کرنا چاہتا ہے۔ ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ نبی ﷺ پر حملہ

آئندہ صفحات میں وہ حدیث آئے گی جس میں نبی ﷺ نے بتایا کہ شیطان نے آپ پر حملہ کیا تھا اور آپ کے چہرہ اطہر پر پھینکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔

شیطانی خواب

شیطان کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ انسان کو رنجیدہ اور پریشان کرنے کی غرض سے نیند کی حالت میں طرح طرح کے پریشان کن خواب دکھاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ انسان نیند کی حالت میں جو خواب دیکھتا ہے وہ تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک رحمانی یعنی اللہ کی طرف سے۔ دوسرا شیطانی جو انسان کو رنجیدہ کرنے کے لئے شیطان کی

طرف سے ہوتا ہے۔ تیسرا نفسانی جس میں انسان اپنے آپ سے گفتگو کرتا ہے۔ (صحیح الجامع ۳/۱۸۴-۱۸۵)

صحیح بخاری میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اس کو پسند ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے، اسے چاہئے کہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرے اور خواب لوگوں سے بیان کرے اور اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے اسے چاہئے کہ اللہ کی پناہ مانگے اور خواب کسی سے بیان نہ کرے کیوں کہ اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

گھروں میں آتش زدگی

شیطان گھروں میں آگ لگانے کا کام بعض حیوانات کے ذریعہ کرتا ہے۔ سنن ابوداؤد اور صحیح ابن حبان میں صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جب تم لوگ سونے چلو تو چراغ بجھا دو کیوں کہ شیطان اس طرح کے حیوانوں (چوہوں) کو ایسی چیزوں (چراغ) کی طرف لاتا ہے اور تمہارے مکانوں میں آگ لگا دیتا ہے۔“

موت کے وقت شیطان کا انسان کو جھنجھوڑنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موت کے شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگتے اور کہتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرْدِیْ وَالْهَدَمِ وَالْفَرَقِ وَالْحَرَقِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتُ فِیْ سَبِیْلِكَ مُذْبِرًا. وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَوْتِ لَدِیْغًا. (صحیح الجامع ۱/۴۰۵)

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں مگر کر ہلاک ہونے، عمارت میں دبنے، ڈوبنے اور جلنے سے اور پناہ چاہتا ہوں موت کے وقت شیطان کے جھنجھوڑنے سے اور اس بات سے کہ میں تیری راہ میں پشت دکھا کر مروں اور پناہ چاہتا ہوں کہ کسی جانور کے ڈسنے سے میری موت ہو۔“ (اس کو نسائی اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا)

پیدائش کے وقت شیطان کا بچے کو تکلیف دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہر انسان کو جب اس کی ماں جنتی ہے شیطان تکلیف پہنچاتا ہے مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ

رہے۔ (صحیح الجامع ۳/۱۷۱)

صحیح بخاری میں ہے: ”جب کوئی انسان پیدا ہوتا ہے شیطان اس کے دونوں پہلوؤں میں انگلی چبھوتا ہے۔ عیسیٰ بن مریم اس سے محفوظ رہے، شیطان ان کو چبھونے گیا تو پردے میں چھو دیا۔“

بخاری میں ہے: ”شیطان ہر بنی آدم کو اس کی پیدائش کے وقت تکلیف دیتا ہے جس سے بچہ چیخ اٹھتا ہے مگر مریم اور اس کا بیٹا اس سے محفوظ رہے۔“

مریم علیہ السلام اور ان کے بیٹے کو شیطان سے محفوظ رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ مریم علیہ السلام کی والدہ نے مریم کی پیدائش کے وقت اللہ سے دعا کی تھی: اِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. (آل عمران: ۳۶)

ترجمہ: میں اسے اور اس کی آئندہ نسل کو شیطان مردود کے فتنے سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

چوں کہ انہوں نے سچے دل سے دعا مانگی تھی، اس لئے اللہ نے ان کی دعا قبول کی اور مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان مردود سے محفوظ رکھا۔ عمار بن یاسر بھی ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا تھا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ ابودرداء نے کہا: کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا ہو؟ مغیرہ نے جواب دیا، جس کو اللہ نے اپنے نبی کی دعا سے شیطان سے محفوظ رکھا وہ عمار ہیں۔

طاعون (پلیگ) کی بیماری جنوں سے ہوتی ہے

نبی ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کا خاتمہ میدان جہاد کے نیزوں اور طاعون کی بیماری سے ہوگا جو جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے۔ دونوں حالتوں میں شہادت نصیب ہوگی۔“ (صحیح الجامع ۴/۹۰)

اس کو احمد اور طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ: ”طاعون تمہارے دشمن جنوں کے کچوکے کا نتیجہ ہے، اس میں تمہارے لئے شہادت کا رتبہ ہے۔ شاید اللہ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام کو جو بیماری لگی تھی وہ جن کی وجہ سے تھی جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَ اذْکُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ. اِذْ نَادٰی رَبَّهُ اِنِّیْ

مَنْ شِئْنُ الشَّيْطَانِ يَنْصِبُ وَغَذَابُ. (ص: ۳۱)

ترجمہ: اور ہمارے بندے ایوب کا ذکر کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ شیطان نے مجھے تکلیف اور عذاب میں ڈال دیا ہے۔

ایک دوسری بیماری

نبی ﷺ نے استحاضہ (وہ خون جو حیض کی مقررہ مدت کے کسی بیماری کی وجہ سے جاری رہے) والی عورت سے فرمایا تھا:

”یہ شیطان کی رگڑ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس کو ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۱۹۶/۳)

انسان کے کانے، پانی اور گھر میں شیطان کا حصہ

انسان کے لئے شیطان کی لائی ہوئی ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ وہ اس کے کھانے پانی پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں اپنا حصہ لگا لیتا ہے اور اس کے گھر میں شب ہاشی بھی کرتا ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جب بندہ اپنے رب کی ہدایات کی مخالفت کرے یا اس کے ذکر سے غافل ہو جائے۔ اگر وہ اللہ کی دی ہوئی ہدایات پر کاربند ہو اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہو تو شیطان کی کیا مجال کہ ہمارے مال اور گھر میں حصہ دار ہو جائے۔ شیطان ہمارا کھانا اسی وقت حلال سمجھتا ہے جب کوئی اسے بغیر بسم اللہ کہے کھانا شروع کر دے۔ اگر اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو وہ شیطان کے لئے حرام ہو جاتا ہے۔ صحیح مسلم میں حذیفہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: ”جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی کھانے میں شرکت کرتے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ نہ بڑھاتے جب تک آپ خود شروع کرنے کے لئے اپنا دست مبارک نہ بڑھا دیتے۔ ایک مرتبہ ہم آپ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک ہوئے، تبھی ایک لوٹری تیزی سے آئی، گویا کوئی اس کا تعاقب کر رہا ہو اور کھانے میں ہاتھ بڑھانے لگی۔ نبی ﷺ نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا: کھانے کے وقت بسم اللہ نہ کہا جائے تو شیطان اس کھانے کو حلال سمجھتا ہے۔ شیطان کھانا حلال کرانے کے لئے اس لوٹری کو ساتھ لایا تھا، میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر اس دیہاتی کو لے کر آیا تاکہ اس کے ذریعہ سے حلال کرے، میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ تم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری

جان ہے، اس شیطان کا ہاتھ لوٹری کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔“

نبی ﷺ نے ہمیں شیطان سے اپنے مال محفوظ رکھنے کا حکم دیا ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کیا جائے اور برتنوں پر کوئی چیز ڈھانپ دی جائے، اس سے چیزیں شیطان کی دستبرد سے محفوظ رہیں گی۔

نبی ﷺ نے فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کرو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا، مشکیزے کا منہ بند کرو اور اس پر اللہ کا نام لو، برتن ڈھانپ دو اور اللہ کا نام لو اور چراغ بجھا دو۔“ اس کو مسلم نے روایت کیا۔

شیطان انسان کے ساتھ اس وقت بھی کھانا اور پیتا ہے جب وہ بائیں ہاتھ سے کھائے ہے۔ اسی طرح کھڑے ہو کر پینے کے وقت بھی۔ چنانچہ مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا ”جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان کھاتا ہے، جو بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اس کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔“

مسند احمد میں حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ”نبی ﷺ نے ایک آدمی کو کھڑا ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اس سے فرمایا: قے کرو، اس نے کہا: کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ ملی تمہارے ساتھ ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ملی سے بدتر چیز شیطان نے تمہارے ساتھ پیا ہے۔“

شیطانوں کو گھر سے باہر نکالنے کے لئے آپ گھر میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا نہ بھولیں۔ نبی ﷺ نے ہمیں اس کی تاکید کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”جب آدمی اپنے گھر میں آئے اور گھر میں داخل ہوتے وقت نیز کھانا کھاتے وقت خدا کا نام لے لے، تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے: اس گھر میں تمہارے لئے نہ شب ہاشی کی جگہ ہے نہ شام کا کھانا اور اگر گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا نام نہیں لیتا، تو شیطان (اپنی ذریت سے) کہتا ہے اس گھر میں تمہیں شب ہاشی کی جگہ مل گئی اور وہ آدمی کھانا کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے یہاں تم کو شب ہاشی کی جگہ مل گئی اور اس کا کھانا بھی۔“

آسیب زدگی

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ مجموعہ فتاویٰ جلد نمبر ۲۴، صفحہ نمبر ۲۷۶ پر رقم طراز ہیں کہ ”انسان کیے جس میں جن کا داخل ہونا با اتفاق ائمہ اہل سنت والجماعت ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ. (بقرہ: ۲۷۵)

ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں ان کا حال اس شخص کا سا ہوتا ہے جسے چھو کر شیطان نے ہاؤلا کر دیا ہو۔“

صحیح میں میں نبی ﷺ سے مروی ہے کہ: ”شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔“

امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبد اللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سے کہا: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ جن آسیب زدہ کے جسم میں داخل نہیں ہوتا، والد نے جواب دیا: بیٹا! یہ لوگ جھوٹ کہتے ہیں، سچ یہ ہے کہ جن ہی انسان کی زبان سے بات کرتا ہے۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل نے جو بات کہی مشہور و معروف ہے۔ جن انسان پر سوار ہوتا ہے اور انسان سے ایسی زبان میں بات کرنے لگتا ہے جو سمجھ میں نہیں آتی۔ اس کے جسم پر اتنی مار پڑتی ہے کہ اگر کسی اونٹ کو مارا جائے تو اس کے بدن پر نشان پڑ جائیں، اس کے باوجود اس شخص کو نہ پٹائی کا احساس ہوتا ہے نہ اس گفتگو کا جو اس نے اپنی زبان سے کی۔ آسیب زدہ شخص کبھی تو دوسرے انسانوں کو گھسیٹتا اور کبھی جس چیز پر وہ بیٹھتا ہوا ہوتا ہے اس کو کھینچنے، پھاڑنے لگتا ہے، کبھی دیو ہیکل مشینوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی حرکتیں کرتا ہے۔ جو شخص اس کا چشم خود مشاہدہ کرے گا اسے، بدیہی طور پر معلوم ہو جائے کہ جو چیز انسان کی زبان سے بات کر رہی ہے اور ان چیزوں کو الٹ پلٹ کر رکھ دیتی ہے وہ انسان کے علاوہ کوئی دوسری صنف کی مخلوق ہے۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید کہتے ہیں: ائمہ مسلمین میں کوئی بھی اس بات کا منکر نہیں کہ جن آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوتا ہے، جو اس کا انکار کرے اور یہ دعویٰ کرے کہ شریعت اس کو نہیں مانتی وہ شریعت پر

تمہمت لگاتا ہے۔ شرعی دلائل میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی جس سے اس کی تردید ہوتی ہو۔

علامہ نے جلد ۱۹، ص ۱۲ پر لکھا ہے کہ جن لوگوں نے آسیب زدہ کے جسم میں جن کے داخل ہونے کا انکار کیا ہے وہ معتزلہ کا ایک ٹولہ ہے جس میں جبائی اور ابو بکر رازی وغیرہ شامل ہیں۔

بہترین دن، بہترین مہینہ، بہترین عمل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ:

(۱) بہترین دن کون سا ہے؟

(۲) بہترین مہینہ کون سا ہے؟

(۳) بہترین عمل کون سا ہے؟

انہوں نے جواب دیا:

(۱) بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔

(۲) بہترین مہینہ رمضان کا مہینہ ہے۔

(۳) بہترین عمل پانچ وقت کی نماز ان کے وقت پر ادا

کرنا ہے۔

اس کی خبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی کہ ان سے یہ سوال کیا گیا تھا اور انہوں نے یہ جواب دیا تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اگر مشرق و مغرب کے درمیان تمام علماء، حکماء و فقہاء سے یہ سوال کیا جائے تو وہ سب بھی یہی جواب دیں گے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔ مگر ایک بات اور کہتا ہوں کہ:

(۱) بہترین دن وہ ہے جس دن تم دنیا سے اللہ تعالیٰ کے پاس ایمان کی حالت میں نکل جاؤ۔

(۲) بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تم اللہ تعالیٰ سے کامل توبہ کر لو۔

(۳) بہترین عمل وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ قبول کر لے۔

☆☆☆

گدھا تو گدھا ہی ہوتا ہے

از: ابو نبیل خواجہ مسیح الدین

جب بھی موصوف کو ہر متنی بات کو اپنے مفاد میں کرنے کا فن خوب آتا ہے۔ انہوں نے اسے انتخابی موضوع بنالیا اور ایک انتخابی ریلی سے اعلان کی کہ ”میں اس وفادار اور مخفی جانور سے سبق حاصل کرتا ہوں۔ بھارت کے عوام میرے مالک ہیں اور گدھے سے اس لئے متاثر ہوں کیوں کہ وہ مالک کا وفادار ہوتا ہے جب کہ میں بھی عوام کے لئے دن رات اسی طرح کام کرتا ہوں۔“ ہمارا خیال ہے کہ اس بیان کی زعفرانی گدھوں نے خوب تالیاں پیٹی ہوں گی۔ وزیراعظم کے اس بیان سے ہم ضرور اتفاق کرتے، کیوں کہ گدھے کے مخفی اور وفادار ہونے کی صلاحیت سے کسی کو اعتراض نہیں، لیکن اقوام عالم کا اس بات پر اجماع ہے کہ گدھا عقل سے عاری ہوتا ہے اس لئے بس نرا گدھا ہوتا ہے، مالک سے اپنی وفاداری اور انتھک محنت کے باوجود بے عقل ہونے کی وجہ سے یہ نہ گھر کا رہتا ہے نہ گھاٹ کا، یقیناً ہر لیڈر اپنی پارٹی کا وفادار ہوتا ہے اور پارٹی کی کامیابی کے لئے گدھے کی طرح محنت بھی کرتا ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ جب پارٹی کا مفاد پورا ہو جاتا ہے تو یہ وفادار و مخفی لیڈر کو نہ گھر کا رہنے دیا جاتا ہے نہ گھاٹ کا۔ وزیراعظم کے سلسلے میں ہمیں بس اسی بات کا خدشہ ہے، یوں تو لیڈروں سے ہر وقت کچھ نہ کچھ گدھے پن کی حرکتیں سرزد ہوتی رہتی ہیں، حال ہی میں ہمارے ملک میں اس طرح کی جو تاریخی حرکت ہوئی ہے وہ نوٹ بندی کا ہے، عوام بینکوں کی لائن میں لگ گئے ماس موقع کو بھی موصوف نے ہاتھ سے جانے نہ دیا اور عوام کی ہمدردی بٹورنے کے لئے اپنی ماں کو بھی لائن میں لگا دیا۔

ہم نے بچپن میں ایک کہانی پڑھی تھی کہ ملا نصیر الدین کا گدھا مر گیا اور انہوں نے ایک نیا گدھا خریدنے کی غرض سے بازار کا رخ کیا، حسب منشاء گدھا خرید اور گھر کی طرف چل پڑے، راستے میں چند ٹھگ قسم کے لوگوں نے ملا کا گدھا چرانے کا منصوبہ بنایا اور ان میں سے ایک آدمی گدھے کے بالکل ساتھ ساتھ چلنے لگا، تھوڑی دیر بعد اس نے آہستہ سے گدھے کی گردن سے رسی نکال کر اپنی گردن میں ڈال دی اور گدھا اپنے

جب بھی ہمارے ملک میں الیکشن آتا ہے تو الیکشن کی رنگ رلیاں بھی بہت دلچسپ اور ہوش رہا ہوتی ہیں، بڑے بڑے لیڈر کا سہ گدائی لئے عوام سے ووٹ کی بھیک مانگتے نہیں تھکتے، بڑے بڑے منچوں پر وہ ڈرامہ بازی ہوتی ہے کہ بالی ووڈ وہالی ووڈ کے اداکار بھی مات کھا جاتے ہیں، ان دنوں شمالی ہند میں جو الیکشن کی لہر چل رہی ہے ایک خبر ہمارے لئے بہت ہی دلچسپی کا باعث بنی، قصہ یوں ہے کہ بالی ووڈ کے ایک بہت ہی بڑے میگا اسٹار کو بدنام زمانہ ریاست گجرات کی سیاحت کا براڈ ایمبا سیڈر نامزد کیا گیا اور شعبہ سیاحت والوں کو ریاست میں سیاحت کے فروغ کے لئے اس ریاست کے ایک مخصوص جانور گدھے کا انتخاب کیا گیا اور ہرٹی وی چینل پر ان گدھوں کی خوبصورتی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے اور دنیا بھر کے سیاحوں کو دعوت و ترغیب دی گئی کہ گجرات آکر ضرور ان گدھوں کا مشاہدہ کریں اور سیاحت سے لطف اندوز ہوں، اول تو پہلے ہی روز سے ہمیں یہ ایک گدھے پن کا اشتہار لگا، گجرات میں قابل دید بہت سارے مقامات و حیوانات ضرور ہوں گے لیکن گدھے ہی کیوں، گدھا تو گدھا ہی ہوتا ہے، خرمیشی یا عام گدھا اگر مکہ بھی ہو آئے گدھا ہی رہتا ہے، اگر گدھوں کو دیکھنا ہی ہو تو گجرات ہی کیوں جائیں کسی بھی الیکشن مہم میں شامل ہو جائیں تو سیاسی منچوں پر ایک سے ایک انواع و اقسام کے گدھے ملیں گے، نہ صرف یہ بلکہ ان گدھوں کو انتخابات میں جتو کر اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں بھیجنے والے عام گدھے بھی ملیں گے اور خاص قسم کے گدھے بھی۔

دراصل اس بار گدھا اس لئے انتخابی ایڈوینا کہ یو پی کے وزیراعلیٰ نے الہ آباد سے ہی تعلق رکھنے والے میگا اسٹار کو تعلقین کی کہ وہ گجرات کے گدھوں کی تشبیہ کرنا بند کر دیں، گدھوں کے علاوہ اور بھی ایسے کئی قوی جانور ہیں جن کی تشبیہ کی جاسکتی ہے، اگر گدھوں کی ہی تشبیہ مقصود ہے تو گجرات کے گدھوں ہی کی کیوں، پھر تو ہمارے وزیراعظم کو یہ بات بہت بری لگی اور انہوں نے اسے اس نا سمجھ معصوم جانور کی توہین قرار دیا، ویسے

ساتھیوں کے حوالے کر دیا، جب ملا اپنے گھر پہنچے تو دیکھا تو چار ٹانگوں والے گدھے کی بجائے دو ٹانگوں والا گدھا ان کے ساتھ ہے، یہ دیکھ کر ملا سخت حیران ہوئے اور کہنے لگے۔ ”سبحان اللہ! میں نے تو گدھا خریدا تھا یہ انسان کیسے بن گیا؟“ یہ سن کر وہ ٹھگ بولا۔ ”آقائے من! میں اپنی ماں کی قدر نہیں کرتا تھا اور ہر وقت ان کے درپے آزار رہتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بدو عادی کہ تو گدھا بن جائے، چنانچہ کئی سال سے میں گدھے کی زندگی بسر کر رہا تھا، آج خوش قسمتی سے آپ نے مجھے خرید لیا اور آپ کی روحانیت کی برکت سے میں دوبارہ آدمی بن گیا۔“ ملا کو یہ بات بہت پسند آئی، و فوراً مسرت میں نصیحت فرماتے ہوئے کہنے لگے۔ ”اچھا اب جاؤ اور اپنی ماں کی خدمت کرو، کبھی اس کے ساتھ گستاخی نہ کرنا۔“ ٹھگ ملا کا شکریہ ادا کر کے رخصت ہو گیا، دوسرے دن ملا پھر گدھا خریدنے بازار میں پہنچ گئے، ان کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب انہوں نے دیکھا کہ وہی گدھا ایک جگہ بندھا کھڑا ہے جو انہوں نے کل خریدا تھا، چنانچہ وہ اس گدھے کے قریب گئے اور اس کے کان میں کہنے لگے۔ ”لگتا ہے تم نے میری نصیحت پر عمل نہیں کیا اس لئے پھر گدھے بن گئے ہو۔“ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ امریکی سیاست میں بھی گدھوں کی خاصی اہمیت ہے، چنانچہ ڈیموکریٹک پارٹی کا سیاسی نشان بھی گدھا ہے۔

۱۸۲۸ء کی انتخابی مہم کے دوران اینڈریو جیکسن کے مخالفین نے ان کی حیثیت گھٹانے کے لئے انہیں گدھا اور احمق و بے وقوف کہنا شروع کر دیا، لیکن اپنے مخالفین پر غصہ کھانے اور انہیں برا بھلا کہنے کی بجائے جیکسن نے نہ صرف اس لقب کو خوش دلی سے قبول کیا بلکہ اپنے انتخابی پوسٹروں میں بھی گدھے کی تصویر شامل کر لی، انہوں نے ووٹروں سے کہا کہ گدھا ایک جفاکش اور مخفی جانور ہے وہ کوئی شکایت کئے بغیر خدمت کرتا ہے اور کبھی تھکتا نہیں ہے، مخالفین کو اپنا یہ مذاق الٹا پڑا اور اینڈریو جیکسن اپنے عہدے پر موجود صدر جان کوئسی ایڈمز کو شکست دے کر وائٹ ہاؤس میں داخل ہو گئے، ہمارے وزیراعظم نے بھی بالکل اسی فراخ دلی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے اور ہمیں خدشہ ہے کہ کہیں ان کے مخالفین کو بھی یہ مذاق الٹا نہ پڑے۔

ویسے بھی اس بات میں دورانے نہیں کہ گدھا مخفی، وفادار، صابر و شاکر اور مفید جانور ہے، اس کے ساتھ ساتھ ضدی اور حد درجہ اڑیل ہونے میں بھی شہرت رکھتا ہے، اپنی اس خصلت کی بنا پر ایسے ایسے کام کر گزرتا ہے کہ بڑے سے بڑے سورا کو بھی جس کام کی ہمت نہیں ہوتی

ہے کر گزرتا ہے، جب خوف کا شکار ہوتا ہے تو تشدد پر اتر آتا ہے اور رد عمل کے طور پر وحشت ناک انداز میں دوتلیاں جھاڑنے لگتا ہے۔ غالباً اسی طرح کے فرضی اسلام فوبیا کے تحت گجرات میں بھی کچھ گدھوں نے فتنہ و فساد کے ذریعہ معصوموں کے قتل و غارت گری کی ایسی وحشت طاری کی کہ جس کو یاد کر کے انسان کا دل دہل جاتا ہے، اس دفعہ قوی امید تھی کہ ڈیموکریٹک گدھا، گدھی کو ہی فتح نصیب ہوگی لیکن شاید ڈیموکریٹک امیدوار میں گدھے پن کی وہ ساری خوبیاں بدرجہ اتم موجود نہ تھیں اس لئے ریپبلکن کے خرا عظیم کو صدر چن لیا گیا اور یہ خرا عظیم بھی اسلام فوبیا اور مہاجرین کی قیمت پر اول روز سے ہی اپنے گدھے پن کا ایک سے بڑھ کر ایک مظاہرہ کرنے لگا ہے۔ اب سرمایہ دارانہ نظام معیشت میں گدھوں کا بھی بری طرح استحصال ہونے لگا ہے، ایک اندازے کے مطابق دنیا میں اصلی گدھے چار کروڑ سے زیادہ پائے جاتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر انواع و اقسام کے گدھوں کی کمی نہیں ایک ڈھونڈ و ہزار ملتے ہیں، حالیہ دنوں میں اس نا سمجھ جانور کی ایک اضافی خوبی سامنے آئی ہے کہ یہ مشقت طلب کام کے علاوہ لذت کام و دہن فراہم کرنے کی بھی صلاحیت رکھتا ہے، چنانچہ کچھ ممالک نے گدھوں سے استفادہ کرنے کے لئے ان کی کھال کھینچ کر عالمی مارکیٹ میں فروخت کرنے اور گوشت ایکسپورٹ کرنا شروع کر دیا ہے، نہ صرف یہ بلکہ دنیا کے مختلف ملکوں میں گدھے کی مادہ یعنی گدھے کا دودھ بھی بہت مہنگے داموں فروخت ہونے لگا ہے۔ ہم نے ڈیلی ٹیلیگراف میں گدھی کے دودھ کے خصائص کے حوالے سے ایک رپورٹ پڑھی تھی، جس میں بتایا گیا تھا کہ اس سے مہنگے ترین کاسمیکس تیار ہوتے ہیں، سوزر لینڈ کی ایک کمپنی کے تیار کردہ فیس لوشن کی قیمت چار سو یورو ہے، قلو پٹرہ کی خوبصورتی کا راز ہی گدھی کے دودھ میں پوشیدہ تھا وہ سات سو گدھیوں کے دودھ سے نہایت تھی، اس طرح نیرو کی بیوی جب سفر کرتی تو گدھیوں کا ایک ریوڑ اس کے ساتھ ہوتا، نیولین کی ہمشیرہ بھی اپنی جلد کی خوبصورتی کے لئے گدھی کا دودھ ہی استعمال کرتی تھی اور تو اور دنیا کا سب سے مہنگا خیر بھی گدھی کے دودھ سے ہی تیار ہوتا ہے، جب گدھا اس قدر مفید جانور ہے اور ملک کی ایک عزت مآب ہستی نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے تو ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

بس ایک گدھا ہی کافی تھا برباد یہ عالم کرنے کو

ہر کام گدھوں کا ریوڑ ہے انجام خدایا کیا ہوگا

امراض جسمانی

صبح و شام پڑھ کر بخار والے پر دم کریں، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

بخارتیہ کا علاج

سورۃ الم نشرح اس دعا کے بعد لکھے اور پانی سے دھو کر تین مرتبہ نہا رہنہ مریض کو پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ شَافِیْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَعَالِیْ بِسْمِ اللّٰهِ خَیْرُ
الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَ رَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ
الَّذِیْ بِيَدِهِ الشِّفَاءُ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِی
الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ. وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

گرمی کا بخار اور اس کا علاج

اگر کسی شخص کو گرمی سے بخار آتا ہو تو اس آیت کو پڑھ کر دم کریں یا
پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں، انشاء اللہ العزیز صحت ہوگی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طَآئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا
فَاِذَا هُمْ مُبْصِرُوْنَ. (اعراف: ۲۰۱)

جس کو گرمی سے بخار آتا ہو اس آیت کو لکھ کر تعویذ بنا کر اس کے
گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بخار جاتا رہے گا۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهیمَ.

ماہیوس العلاج اور تپ دق اور ٹھہرے ہوئے بخار کے لئے ہاوضو
ہو کر مٹی کے کورے برتن (ہانڈی یا مٹکے) میں تازہ پانی بھر کر سورۃ فاتحہ ہر
دفعہ مع بسم اللہ الرحمن الرحیم کے میم کو الحمد کے لام کے ساتھ ملا کر (یعنی
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ اور قل اعوذ برب الناس
گیارہ گیارہ مرتبہ اور قُلْنَا يَا نَارُ كُونِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی
اِبْرٰهیمَ. گیارہ مرتبہ پھونکیں اور صبح طلوع شمس سے پہلے نہا رہنہ جتنا
زیادہ سیر زیادہ ممکن ہو پلائیں، سارا دن اور رات سی پانی میں سے
پلائیں، اگلی صبح یہی عمل از سر نو کریں، پہلا باقی ماندہ پانی کسی پاک جگہ

بخار کا علاج

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بخار کے لئے یہ لکھ کر مریض کو
بندھواتے تھے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا.
اَلَا اَنْ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنْ فِیْكُمْ ضَعْفًا. رَبَّنَا اكْشِفْ
عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ. وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ
لَهُ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُرِذْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِیْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
مِّنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا
الْحُسْنٰی اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ.

بخار اور تمام امراض و درددلوں کے لئے پاک برتن میں سیاہی سے
لکھ کر اس کنویں کے پانی سے جس پر دھوپ نہ آتی ہو دھو کر تین گھونٹ
مریض کو پلائے اور درد کی شدت کے وقت بقیہ اس پر چھڑک دیں، تین
دن اس طرح کریں۔

حضرت شاہ عبدالعزیزؒ اور حضرت شاہ اسحاقؒ دفع بخار کے واسطے
گلے میں باندھنے کے لئے یہ لکھ دیتے تھے: قُلْنَا يَا نَارُ كُونِیْ بَرْدًا وَّ
سَلَامًا عَلٰی اِبْرٰهیمَ.

اور بیماری کے دفع کے لئے یہ پینے کو دیتے: سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ
رَّبِّ رَحِیْمٍ. (سورۃ یٰسین)

الحمد شریف چالیس بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں، بخار دفع
ہو جائے گا، پانی کے چھینٹے مریض کے منہ پر ماریں، انشاء اللہ۔
سورۃ عنکبوت (پ ۲۰) لکھ کر دھو کر مریض کو پلائیں، تب گرم لرزہ
اور تمام تکلیفیں انشاء اللہ العزیز جاتی رہیں گی۔

جس کو ہمیشہ بخار رہتا ہو سورۃ واللیل (پ ۳۰) لکھ کر دھو کر پئے،

انشاء اللہ العزیز اچھا ہو جائے گا۔

وَاَلْقَتْ مَا فِیْهَا وَتَخَلَّتْ وَ اَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَ حُقَّتْ.

نُطْمِنُ الْقُلُوبَ. الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ
وَحُسْنُ مَأْبٍ. (سورہ رعد: ۲۸، ۲۹)

ہر طرح کی بیماری سے شفا کے لئے

قرآن کریم کی یہ آیتیں جن کا نام آیات شفا ہے بیمار کے واسطے
ان کو ایک برتن پر با وضو لکھے اور پانی سے دھو کر پلا دے، انشاء اللہ تعالیٰ
جلد صحت یابی ہوگی۔

وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ. وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ.
يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ.
وَنُزُلٌ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ
الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا. وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ. قُلْ هُوَ
لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ.

سر درد کا ایک مسنون دم

سریا جسم کے جس حصے میں درد ہو وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر بسم
اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سات بار یہ دعا پڑھیں: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ وَ
سُلْطَانِهِ مِنْ شَرِّ مَا اُحَاذِرُ وَمِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ. اگر اپنے اوپر دم کریں
تو آخری لفظ اَجِدُ پڑھیں، اگر کسی دوسرے پر دم کریں تو آخری لفظ جِدُ
پڑھیں اور اگر کسی محرم عورت پر دم کریں تو آخری لفظ جِدُ پڑھیں۔

دردِ سر کے لئے امام شافعی کا مجرب عمل

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بنی امیہ کے بعض
مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ پایا گیا جس پر سونے کا تالہ لگا ہوا تھا اور
اس پر لکھا تھا ہر بیماری سے شفا اس ڈبے میں یہ دعا لکھی ہوئی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اَسْكُنْ اَیَّهَا الْوَجْعُ مَكَتَكَ
بِالَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمَاءُ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اِنَّ اللّٰہَ
بِالنَّاسِ لَرءُوفٌ رَّحِیْمٌ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اَسْكُنْ اَیَّهَا الْوَجْعُ
مَكَتَكَ بِالَّذِیْ یُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُولَا وَلَیِّنْ
رَّالْتَا اِنْ اَمْسَكْتَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُورًا.

میں جہاں پاؤں نہ پڑتے ہوں گرا دیں۔ چالیس روز تک یہ عمل متواتر کیا
جائے، مٹی کا برتن وہی رہے گا بدلانہ جائے گا۔

عصر کے بعد سورہ مجادلہ (پ ۲۸) تین بار پڑھ کر مریض پر پھونکا
کریں اور متواتر چالیس روز یہ عمل کریں، حضرت مولانا سید حسین احمد
مدنی فرماتے ہیں کہ یہ میرا تجربہ ہے، اس سے متعدد مایوس الطلاج
شفا یاب ہوئے ہیں۔

یرقان (پیلیا)

یرقان کے لئے سورہ قمریش کا گندہ اس طرح بنائے کہ پہلے وضو
کرے، اس کے بعد گیارہ تار سوت کے کالے یا نیلے لے کر ان پر گیارہ
گرہیں لگائے، ایک مرتبہ سورہ قمریش پڑھ کر ایک ایک گرہ لگا کر اس پر
دم کرے (گرہ پر پھونک بارے) اسی طرح گیارہ مرتبہ پڑھ کر گیارہ گرہ
لگائے، اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔

سخت بیماری سے نجات کے لئے

کیسا ہی موذی مرض ہو یا کیسی ہی سخت بیماری ہو روزانہ اول و آخر
چھ بار درود شریف درمیان میں دو سو مرتبہ روزانہ یہ کلمات پڑھے، بحکم اللہ
سخت سے سخت بیماری ختم ہو جائے گی اور انشاء اللہ تعالیٰ مریض تندرست
ہو جائے گا۔ یَا حَیُّ جِیْنِ لَا حَیُّ فِیْ دِیْمُومَۃٍ مِّلَکِہِ وَ بَقَاہِ یَا حَیُّ.

برائے بخار

اس دعا کو با وضو لکھ کر بخار والے کو پلایا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ بخار
سے نجات ملے گی۔

وَلَنَزَعْنَا مَا فِی صُدُورِہُمْ مِنْ غِلٍّ. اَلَا اَنْ خَفَّفَ اللّٰہُ
عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنْ فِیْکُمْ ضَعْفًا. لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ یَا اللّٰہُ شِیْءًا
لَّا یَغَادِرُ مَقْعًا.

بلڈ پریشر کے لئے

مندرجہ ذیل آیتیں ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھیں، انشاء
اللہ تعالیٰ فائدہ ہوگا۔

الَّذِیْنَ آمَنُوا وَتَطْمَیْنُ قُلُوبُهُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ اِلَّا یَذْکُرِ اللّٰہُ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طیب کا محتاج نہیں ہوا، یہ دعا دوسرے کے لئے مفید اور مجرب ہے۔

دوسرے

سورۃ الاعلیٰ (پ ۳۰) کی آیت مَنْفَرْتُكَ فَلَا تَنْسَى الْاِمْرَءَةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ سات بار پڑھ کر چینی پر دم کر کے کھلایا جائے یا تعویذ لکھ کر سر پر باندھا جائے۔

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ. الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ. (سورۃ علق، پارہ ۳۰)

ج۔۔۔ مندرجہ بالا آیت کو زعفران سے لکھ کر سر پر باندھا جائے۔
اسم باری تعالیٰ یا قویٰ ہر فرض نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ بار پڑھیں۔

استقفا الدماغ میں پانی بھر جانا

(الف) سورۃ اخلاص (پارہ ۳۰) پڑھا جائے اور سر پر ہاتھ پھیرتا جائے تین بار یہی عمل کیا جائے۔

(ب) مرقومہ بالا طریق پر سورۃ فاتحہ (پارہ ۱) کا عمل کیا جائے۔

نسیان (بھول جانے) کا مرض

(الف) ہر فرض نماز کے بعد پارہ ۱۶ سورہ طہ کی آیات ذیل زِدْنِي عِلْمًا تِيرَه بَارِسَبَ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي اَمْرِي وَاَحْلِلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

(ب) گیارہ بار سورۃ یٰسین (پارہ ۲۲) کی آیت ذیل پلیٹ پر لکھ کر لیموں کے پانی سے دھوئیں اور چینی میں حل کر کے پلائیں۔

اِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلُّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۔

(ج) سورۃ الانشراح (پ ۳۰) پوری سورت چینی کی پلیٹ پر لکھ کر ہمراہ عرق گلاب و زعفران لکھ کر اکتالیس روز تک متواتر پلائی جائے۔

(د) سورۃ بقرہ پارہ اول کی درج ذیل آیت کا بعد نماز عشاء سوتے وقت گیارہ بار ورد کیا جائے۔ مَبْحَاثُكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ۔

(د) آخری تینوں سورتیں تین دفعہ پڑھ کر چنے یا بادام کریں اور مرض نسیان والے کو کھلا دیں، انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

قل هو اللّٰهُ احد آخر تک۔ قل اعوذ برب الفلق آخر تک۔ قل اعوذ برب الناس آخر تک۔

سر کا دورہ (سر گھومنا)

(الف) سورۃ فرقان (پ ۱۹) کی آیت: وَلَوْ شَاءَ لَجَعَلْنٰهٖ سَاكِنًا وَلَهُ مَا سَكَنَ فِي الْاَلْبِلِ وَلَنُهَارِ۔

(ب) سورۃ توبہ (پ ۱۱) کی آیت لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

(ج) سورۃ شوریٰ (پ ۲۵) آیت اِنْ يَشَأْ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيُظْلِلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهِ۔ اِنْ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ۔

صرع (مرگی)

سورۃ بروج (پ ۲۰) کی آیت کو تین بار کاغذ پر تحریر کر کے سر میں باندھیں: اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوْا فَلَهُمْ عَذَابٌ جَهَنَّمُ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلْوَعٰی۔

سر سام، ورم انشیه و جوہر دماغ

(الف) سورۃ انبیاء (پ ۱۷) کی دونوں آیتیں پارچہ یا کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ سر میں باندھیں۔ قَالُوْا خَرَقُوْهُ وَاَنْصُرُوْا آلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ لَعٰلِيْنَ۔ فَلَنَّا يَنْتَارُ كُنُوْا بِرَدَا وَّسَلَامًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ۔

(ب) ان ہی دو آیتوں کو آب باراں (بارش) کے پانی پر دم کر کے گیارہ بار پڑھ کر مریض کو پلائیں۔

(ج) سورۃ عنکبوت (پ ۲۰) سالم سورہ کو گیارہ بار روغن بلسان پر دم کر کے مریض کے سر میں لگائیں۔

(د) اسم باری تعالیٰ ”يٰ مَقْسِطُ“ تین صد بار پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔

مالِ بخار

عام بخار

(الف) سورہ یونس (پ ۱۱) کا یہ حصہ: مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّخْرُ. إِنَّ اللَّهَ سَبَّطُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ.

(ب) سورہ قلک و سورہ ناس، ان دونوں کو نماز و نجات کے بعد گیارہ بار پڑھ کر مریض پر دم کریں۔

سورہ ق (۲۶) پوری سورت لکھ کر اس کا پانی مریض کو پلایا جائے۔

تپ لرزہ

یہ آیات اور درود شریف لکھ کر ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. وَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ. وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ. وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ.

باری کا بخار

پہل کے تین چوڑے پتے لے لیں ہر پتے پر ان آیات کو تحریر کریں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ. وَارَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ. بخار کے وقت تین گھنٹے قبل ایک پتہ مریض کو چٹا دیں، پھر دوسرا گھنٹہ بعد، پھر تیسرا گھنٹہ، ان شاء اللہ العزیز بخار نہ ہوگا۔

(ب) مریض کے دونوں ہاتھ اچھی طرح دھو کر صاف کر لیں، دائیں ہاتھ کے ناخنوں پر ک، ہ، ی، ع، ص، اس طرح لکھیں کہ ک انگوٹھے پر اور صا د آخری چھوٹی انگلی پر آجائے (تکھیل قص) اور بائیں ہاتھ کے ناخنوں پر ج، م، ع، س، ق، اس ترتیب سے انگوٹھے پر ج اور آخری انگلی پر ق آئے۔ یہ حسمت عشق بن جائے گا۔ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ ان حروف کو دیکھتا رہے، ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

(ج) باری کے بخار کے وقت سے تین گھنٹے قبل ایک کاغذ پر یہ آیت مبارکہ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ. قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ لکھ کر مریض کے ماتھے پر چسپاں کریں، انشاء اللہ بخار چھوٹ جائے گا۔

کسی کاغذ پر بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ یا مَحِيطُ یا مَحِيطُ تین دفعہ تحریر کر کے مریض کے گلے میں تعویذ کے طور پر ڈال دیں، آٹھ پہر گزرنے پر کسی کنویں میں ڈال دیں امید تو یہ ہے کہ پہلی ہار صحت ہوگی ورنہ تین بار نیا تعویذ لکھ کر ہی عمل دہرائیں۔

(ب) تپ لرزہ کے لئے جو آیات اور درود شریف اوپر لکھا گیا ہے اس کا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔

دوسر

آیت حسب ذیل تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں، اللہ نے چاہا تو درد فوراً جاتا رہے گا۔ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

برائے ازالہ بخار

جو شخص بیمار ہو تو اس کے بدن پر داہنا ہاتھ پھیرت جائے اور یہ دعا پڑھتا جائے دو چار دن کے عمل سے بیمار ان شاء اللہ تندرست ہو جائے گا۔ أَذْهَبِ النَّاسَ رَبِّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ۔

صدقہ دینے کے لئے انتہائی سادہ عمل

تمام بیماریوں، پریشانیوں، پیچیدہ مسائل کا حل صدقہ کے عمل میں پوشیدہ ہے۔ صدقہ دینے سے پہلے مرد، خواتین با وضو پاؤں سے جوتے اتار دیں، سر پر ٹوپی، رومال، دوپٹہ رکھیں، اطمینان کے ساتھ کرسی، بیڈ پر بیٹھیں۔ دائیں ہاتھ میں مبلغ پچاس روپے یا زائد جتنا نکالنا چاہیں رقم لیں، پڑھیں: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ بولنے کے ساتھ سر پر روپیوں کا دایاں ہاتھ گھماؤ، میں صدقہ ادا کرتا ہوں برائے دوری آفات، بلیات، شر شیطانی، شر انسانی، امراض، نفاق، حادثات، حصول صحت و سلامتی قربۃً الا اللہ۔ تین مرتبہ یہ عمل بجالاتا ہے۔ رقم سورج غروب ہونے سے پہلے مستحق کو دیدیں۔

کل امر مرہون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نخص اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

ترتیب (ع)

یہ نظر نخص اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نخص اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نخص ستاروں کا نخص قران ہوتا ہے۔

سعد کو اکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کو اکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کو اکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرائنات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے

ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نخص ہوں گے۔

حضور نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہ پاک کے بعد کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۱۷ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو اکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مد نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و ترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تدریس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نخص اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبیات میں پائی جاتی ہے۔

فہرست نظرات برائے عالمین ۲۰۱۷ء

اجتہ برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی				اگست				ستمبر			
تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر	تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر	تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	قمر و شمس	ترجیع	۲۱-۶	۲۱ اگست	قمر و عطارد	ترجیع	۲۹-۷	یکم ستمبر	قمر و شمس	تثلیث	۲۹-۷
۲ جولائی	قمر و عطارد	ترجیع	۲۵-۷	۲ اگست	قمر و شمس	تثلیث	۱۳-۱۴	۲ ستمبر	قمر و مشتری	ترجیع	۱۷-۱۰
۳ جولائی	قمر و شمس	تثلیث	۱۵-۲۲	۳ اگست	قمر و مشتری	تدلیس	۲۸-۱۶	۳ ستمبر	عطارد و مریخ	قرآن	۷-۱۵
۴ جولائی	قمر و مریخ	تثلیث	۲۷-۱۳	۴ اگست	زہرہ و زحل	قرآن	۶-۱۳	۴ ستمبر	قمر و زحل	تدلیس	۳۳-۱۸
۵ جولائی	قمر و زہرہ	مقابلہ	۷-۱۱	۵ اگست	قمر و عطارد	تثلیث	۵۲-۲۳	۵ ستمبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۲-۸
۶ جولائی	قمر و مشتری	تدلیس	۲۸-۱۵	۱۵ اگست	قمر و مشتری	ترجیع	۲۱-۱۷	۶ ستمبر	قمر و شمس	مقابلہ	۳۲-۱۲
۷ جولائی	قمر و زحل	قرآن	۳-۹	۷ اگست	قمر و شمس	مقابلہ	۴۰-۱۳	۷ ستمبر	قمر و زحل	ترجیع	۵۸-۱
۹ جولائی	قمر و مشتری	ترجیع	۱۴-۴	۸ اگست	قمر و مشتری	تثلیث	۳۵-۴	۸ ستمبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۰۰-۲۲
۱۰ جولائی	قمر و زہرہ	تثلیث	۳۲-۲۳	۹ اگست	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۴-۲۳	۹ ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۵۷-۶
۱۱ جولائی	قمر و عطارد	مقابلہ	۷-۴	۱۰ اگست	عطارد و زہرہ	تدلیس	۳۲-۱۴	۱۰ ستمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۲۲-۲۱
۱۳ جولائی	قمر و زہرہ	ترجیع	۵۷-۱۴	۱۱ اگست	قمر و زحل	ترجیع	۷-۱۹	۱۱ ستمبر	قمر و زہرہ	ترجیع	۲۲-۶
۱۴ جولائی	قمر و زحل	ترجیع	۳۸-۱۵	۱۱ اگست	شمس و مشتری	تدلیس	۵۴-۲	۱۲ ستمبر	قمر و عطارد	ترجیع	۲۳-۳
۱۵ جولائی	قمر و مشتری	تدلیس	۱۵-۲	۱۲ اگست	قمر و زہرہ	ترجیع	۶-۱۱	۱۳ ستمبر	زہرہ و زحل	تثلیث	۱۹-۶
۱۶ جولائی	قمر و عطارد	تثلیث	۷-۱۲	۱۲ اگست	قمر و مشتری	مقابلہ	۱۸-۲۰	۱۴ ستمبر	قمر و زحل	مقابلہ	۱-۵
۱۷ جولائی	قمر و شمس	ترجیع	۵۵-۰۰	۱۳ اگست	قمر و زحل	تثلیث	۵۵-۰۰	۱۵ ستمبر	قمر و مشتری	ترجیع	۴۸-۲۱
۱۸ جولائی	قمر و عطارد	ترجیع	۳۰-۲۱	۱۴ اگست	شمس و زحل	تثلیث	۳۶-۲	۱۶ ستمبر	زہرہ و مشتری	تدلیس	۱۳-۱
۱۹ جولائی	زہرہ و مشتری	تثلیث	۳۸-۱	۱۵ اگست	قمر و شمس	ترجیع	۱۸-۱۲	۱۷ ستمبر	قمر و زحل	تثلیث	۴۷-۱۹
۲۰ جولائی	عطارد و زحل	تثلیث	۴۵-۰۰	۱۷ اگست	قمر و شمس	تدلیس	۴۳-۱۱	۱۸ ستمبر	قمر و زہرہ	قرآن	۳-۶
۲۱ جولائی	قمر و زہرہ	تدلیس	۳۳-۳	۱۸ اگست	قمر و عطارد	تدلیس	۴۸-۱۴	۱۹ ستمبر	قمر و مریخ	قرآن	۱۸-۱
۲۲ جولائی	قمر و مریخ	تثلیث	۳-۱۳	۱۹ اگست	قمر و مشتری	ترجیع	۲-۹	۲۰ ستمبر	قمر و شمس	قرآن	۵۹-۱۰
۲۳ جولائی	قمر و مشتری	ترجیع	۳-۱۵	۲۰ اگست	مریخ و مشتری	تدلیس	۱۱-۱۲	۲۱ ستمبر	قمر و زحل	تدلیس	۴۱-۷
۲۴ جولائی	قمر و مشتری	تدلیس	۲۸-۱۶	۲۱ اگست	مریخ و زحل	تثلیث	۵۰-۱۱	۲۲ ستمبر	قمر و مریخ	تدلیس	۲۲-۲۱
۲۵ جولائی	زہرہ و زحل	مقابلہ	۲۳-۲۰	۲۲ اگست	قمر و زحل	ترجیع	۴۸-۱۴	۲۳ ستمبر	قمر و عطارد	تدلیس	۲-۱۳
۲۶ جولائی	قمر و زہرہ	تدلیس	۵۵-۲	۲۳ اگست	قمر و زہرہ	تدلیس	۳۲-۱	۲۴ ستمبر	قمر و شمس	تدلیس	۲۷-۱۲
۲۷ جولائی	قمر و زحل	ترجیع	۲۰-۶	۲۴ اگست	قمر و مشتری	قرآن	۰۰-۲۱	۲۵ ستمبر	قمر و مریخ	ترجیع	۰۰-۱۲
۲۸ جولائی	شمس و مریخ	قرآن	۲۶-۶	۲۵ اگست	قمر و شمس	مقابلہ	۱۹-۱۱	۲۶ ستمبر	قمر و مشتری	تدلیس	۱۶-۱۶
۲۹ جولائی	قمر و مریخ	تدلیس	۱-۶	۲۶ اگست	مشتری و زحل	تدلیس	۴۵-۱۷	۲۷ ستمبر	قمر و شمس	ترجیع	۲۳-۸
۳۰ جولائی	قمر و زحل	تدلیس	۵۶-۱۳	۲۸ اگست	قمر و مریخ	ترجیع	۷-۱۵	۲۹ ستمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۴-۴
۳۱ جولائی	قمر و عطارد	تدلیس	۵۰-۱۴	۳۰ اگست	قمر و مشتری	تدلیس	۸-۲۱	۳۰ ستمبر	قمر و مشتری	ترجیع	۴۳-۵
۳۱ جولائی	قمر و شمس	ترجیع	۵۳-۲۰	۳۱ اگست	قمر و زہرہ	تثلیث	۹-۱۴	۳۱ ستمبر	قمر و عطارد	تثلیث	۵۲-۱۰

نظرات ۲۰۱۷ء عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت	تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۱ اگست	تدلیس شمس و مشتری	مکمل	۵۴-۲	۲۹ جون	قران و عطارد و مریخ	ختم	۲۴-۱۸
۱۱ اگست	تدلیس عطارد و زہرہ	ختم	۵۷-۱۴	۵ جولائی	ترنج شمس و مشتری	شروع	۵۵-۴
۱۲ اگست	تدلیس شمس و مشتری	ختم	۴۲-۸	۶ جولائی	ترنج شمس و مشتری	مکمل	۱۳-۸
۱۳ اگست	تثلیث شمس و زحل	شروع	۶-۲	۶ جولائی	تدلیس عطارد و زہرہ	شروع	۱۱-۹
۱۳ اگست	تثلیث شمس و زحل	مکمل	۳۶-۲	۷ جولائی	ترنج شمس و مشتری	ختم	۳۷-۱۱
۱۵ اگست	تثلیث شمس و زحل	ختم	۸-۳	۷ جولائی	تدلیس عطارد و زہرہ	مکمل	۴۸-۱۸
۱۶ اگست	ترنج زہرہ و مشتری	شروع	۳۲-۱۲	۹ جولائی	تدلیس عطارد و زہرہ	ختم	۶-۷
۱۷ اگست	ترنج زہرہ و مشتری	مکمل	۹-۱۲	۱۳ جولائی	تدلیس عطارد و مشتری	شروع	۴۹-۹
۱۸ اگست	ترنج زہرہ و مشتری	ختم	۴۶-۱۱	۱۵ جولائی	تدلیس عطارد و مشتری	مکمل	۱۵-۲
۱۸ اگست	تدلیس مریخ و مشتری	شروع	۱۵-۱۹	۱۵ جولائی	تدلیس عطارد و مشتری	ختم	۵۸-۱۸
۲۰ اگست	تدلیس مریخ و مشتری	مکمل	۱۱-۲۲	۱۸ جولائی	تثلیث زہرہ و مشتری	شروع	۱۱-۲
۲۱ اگست	تثلیث مریخ و زحل	شروع	۳۴-۵	۱۹ جولائی	تثلیث زہرہ و مشتری	مکمل	۳۸-۱
۲۲ اگست	تدلیس مشتری و زحل	شروع	۱۱-۱	۱۹ جولائی	تثلیث عطارد و زحل	شروع	۶-۸
۲۲ اگست	تثلیث مریخ و زحل	مکمل	۵۰-۱۸	۲۰ جولائی	تثلیث عطارد و زحل	مکمل	۴۵-۰۰
۲۳ اگست	تدلیس مریخ و مشتری	ختم	۳۱-۱	۲۰ جولائی	تثلیث زہرہ و مشتری	ختم	۶-۱
۲۴ اگست	تثلیث مریخ و زحل	ختم	۱۶-۸	۲۰ جولائی	تثلیث عطارد و زحل	ختم	۴۳-۱۷
۲۶ اگست	قران شمس و عطارد	شروع	۱۲-۲	۲۴ جولائی	قران شمس و مریخ	شروع	۲۱-۱
۲۷ اگست	قران شمس و عطارد	مکمل	۵-۱۵	۲۴ جولائی	مقابلہ زہرہ و زحل	شروع	۳۴-۱۹
۲۷ اگست	تدلیس مشتری و زحل	مکمل	۲۵-۱۷	۲۴ جولائی	مقابلہ زہرہ و زحل	مکمل	۲۴-۲۰
۲۸ ستمبر	تدلیس مشتری و زحل	ختم	۴۲-۱۱	۲۷ جولائی	قران شمس و مریخ	مکمل	۲۶-۶
۲۸ ستمبر	قران عطارد و مریخ	شروع	۵۴-۱۴	۳۰ جولائی	قران شمس و مریخ	ختم	۱۱-۱۱
۳۰ ستمبر	قران عطارد و مریخ	مکمل	۷-۱۵	۹ اگست	تدلیس عطارد و زہرہ	شروع	۱۴-۱۲
۳۰ ستمبر	قران عطارد و مریخ	ختم	۳۰-۱۹	۹ اگست	تدلیس مشتری	شروع	۱۹-۲۱
۱۲ اکتوبر	تثلیث زہرہ و زحل	شروع	۲-۱۰	۱۰ اگست	تدلیس عطارد و زہرہ	مکمل	۳۲-۱۴

ہوگا۔ یہ اوقات مبارک مانے گئے ہیں، اپنی اہم خواہشات اور ضروریات اپنے رب کے حضور پیش کریں، انشاء اللہ مرادیں پوری ہوں گی۔

اوج شمس

۱۱ جولائی صبح ۸ بج کر ۳ منٹ سے ۱۲ جولائی صبح ۹ بج کر ۱۳ منٹ تک شمس حالت اوج میں رہے گا، جن حضرات سے شرف شمس کا وقت ضائع ہو گیا ہو وہ اوج شمس کے لمحات کو اہمیت دیں، وہ تمام نقوش جو شرف شمس کے اوقات میں بنائے جاتے ہیں وہ اوج شمس کے اوقات میں بھی تیار کئے جاسکتے ہیں، انشاء اللہ اسی طرح موثر رہیں گے۔

اوج زہرہ

۲۳ جولائی رات ۹ بج کر ۲ منٹ سے ۲۵ جولائی شام ۶ بج کر ۳ منٹ تک زہرہ حالت اوج میں رہے گا۔ جن لوگوں سے شرف زہرہ کا وقت ضائع ہو گیا ہو وہ اوج زہرہ کے اوقات سے فائدہ اٹھائیں، تسخیر و محبت کے نقوش بنانے کا موثر ترین وقت یہی ہے۔

شرف عطارد

۲۱ ستمبر صبح ۷ بج کر ۳۸ منٹ سے ۲۱ ستمبر رات ۹ بج کر ۴۳ منٹ تک عطارد حالت شرف میں رہے گا۔ تعلیم و امتحان کے نقوش بنانے کا اہم ترین وقت، عالمین اس وقت سے فائدہ اٹھائیں جو لوگ امتحان میں فیل ہو جاتے ہیں ان کے لئے نقش تیار کریں، انشاء اللہ حیرتاک نمانج ظاہر ہوں گے۔

اوج مریخ

۷ اگست شام ۶ بج کر ۵۴ منٹ سے ۱۹ اگست صبح ۸ بج کر ۴۹ منٹ تک مریخ کو اوج حاصل ہوگا۔ شرف مریخ کی طرح اہم وقت ہے عالمین فائدہ اٹھائیں جنگ میں فتح ہو بدبہ بدعب اور مردانگی کے لئے نقوش بنائیں۔

منزل شریطین

۱۵ جولائی صبح ۵ بج کر ۲۲ منٹ۔ ۱۱ اگست صبح ۱۰ بج کر ۵۱ منٹ۔ ۷ ستمبر شام ۵ بج کر ۳۱ منٹ پر چاند برج حمل یعنی منزل شریطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ شروع کرنے والوں کے لئے اہم وقت۔

شرف قمر

۱۷ جولائی دوپہر ۲ بجے سے ۱۷ جولائی سہ پہر ۴ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۱۳ اگست شام ۷ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۳ اگست رات ۹ بج کر ۲۳ منٹ تک۔ ۲ ستمبر رات ایک بج کر ۱۸ منٹ سے ۱۰ ستمبر رات ۳ بج کر ایک منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں، عالمین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۳ جولائی رات ۲ بج کر ۲۶ منٹ سے ۳ جولائی رات ۴ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۳۰ جولائی صبح ۹ بج کر ۱۷ منٹ سے ۳۰ جولائی دن ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ تک۔ ۲۶ اگست شام ۶ بج کر ۱۳ منٹ سے ۲۶ اگست رات ۸ بج کر ۱۹ منٹ تک۔ ۲۳ ستمبر رات ۲ بج کر ۵۸ منٹ سے ۲۳ ستمبر رات ۴ بج کر ۵۲ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں۔ عالمین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں، باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے، لیکن عالمین ناحق کسی کو ستانے کی غلطی نہ کریں اور غلط کام کر کے اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

قمر در عقرب

۲ جولائی رات ۱۰ بج کر ۲۹ منٹ سے ۵ جولائی صبح ۱۰ بج کر ۳۷ منٹ تک۔ ۳۰ جولائی صبح ۵ بج کر ۵۲ منٹ سے یکم اگست شام ۵ بج کر ۳۱ منٹ تک۔ ۲۶ اگست شام ۴ بج کر ۲۲ منٹ سے ۲۹ اگست رات ایک بج کر ۱۷ منٹ تک۔ ۲۲ ستمبر رات ۱۱ بج کر ۱۹ منٹ سے ۲۵ ستمبر صبح ۹ بج کر ۳۰ منٹ تک، قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں منگنی، شادی، اہم سفر اور اہم کاروبار سے اگر اجتناب کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۲ جولائی رات ۸ بج کر ۴۶ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۳ اگست رات ۳ بج کر ۵۱ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۳ ستمبر رات ایک بج کر ۳۱ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل

قسط نمبر: ۱۶۱

اسلم راہی

انسان اور شیطان کی کشمکش

محمد اجمل انصاری / freeamliyabooks / groups / www.facebook.com /

یونانف نے کچھ سوچنے کے بعد کہا۔ ”اے راجہ اگر یہ سوسارام آنے والے دنوں میں تمہارا مطیع، تمہارا فرمانبردار، تمہارا دوست، تمہارا مہربان اور تمہارا نغمسار رہنے کا وعدہ کرتا ہے تو اسے چھوڑ دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اس کے چھوڑ دینے میں ہی بہتری ہے۔“

یونانف کا یہ جواب سن کر دیرت کے راجہ نے اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”اے سوسارام کیا تم آئندہ کے لئے میرا مطیع اور فرمانبردار رہنے کا وعدہ کرتے ہو؟“

اس پر سوسارام کہنے لگا۔ ”میں یقیناً مطیع اور فرمانبردار رہنے کا وعدہ کرتا ہوں اس کے ساتھ ہی میں یہ وعدہ بھی کرتا ہوں کہ آئندہ میں کبھی تمہارے خلاف جنگ نہ کروں گا۔“

اس پر دیرت کے راجہ نے کمال فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ ”اگر ایسا ہے تو جاؤ اپنے لشکر میں واپس چلے جاؤ تم آزاد ہو، یونانف نے چونکہ تمہیں معاف کر دینے کی تجویز پیش کی ہے اور میں یونانف کا کہا رد نہیں کر سکتا اس لئے کہ یہ میرا محسن اور مہربان ہے اب تم جاسکتے ہو۔“

یہ فیصلہ سن کر سوسارام کے چہرے پر اطمینان اور خوشی کے تاثرات چھائے تھے پھر وہ اپنے رتھ پر سوار ہوا اور وہاں سے چلا گیا تھا، اپنے لشکر میں واپس جانے کے بعد سوسارام نے اپنے لشکریوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دیدیا اور پھر وہ اپنے لشکر کو لے کر پیچھے ہٹا ہوا اپنے پڑاؤ کی طرف چلا گیا تھا۔

سوسارام جب اپنے لشکر کو لے کر پڑاؤ کی طرف چلا گیا تو دیرت کے راجہ نے اپنے قریب کھڑے ہوئے یونانف کو مخاطب کر کے پوچھا۔

”یونانف جس طرح تم اور بیوسا دشمن پر حملہ آور ہوئے اور جس طرح تم نے دشمن سے نہ صرف یہ کہ میری جان بچائی بلکہ سوسارام کو بھی گرفتار کر لیا، حملہ آور ہونے کا ایسا انداز میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی

اے یونانف میرے مہربان تم دیکھتے ہو کہ اس وقت سوسارام اپنے جنگی رتھ میں اپنے رتھ بان کے ساتھ اکیلا کھڑا ہے اگر ہم اسے اس کے جنگی رتھ سمیت ہانکتے ہوئے اپنے لشکر میں لے جائیں گے تو فتح یقیناً ہماری ہو جائے گی۔“

بھیم سین کی اس تجویز کے جواب میں یونانف کہنے لگا۔ ”بھیم سین میں تم سے اتفاق کرتا ہوں تم اس کے رتھ کو ہانکتے ہوئے اپنے لشکر کی طرف چلو تمہارے پیچھے پیچھے دیرت کے راجہ کا رتھ آئے گا اور اس کے پیچھے میں اور بیوسا تمہاری اور ان دونوں رتھوں کی حفاظت کے لئے آئیں گے۔“

بھیم سین یہ سن کر فوراً اپنے گھوڑے سے اترا، ایک غصیلی جست کے ساتھ وہ سوسارام کے رتھ میں داخل ہوا ایک ہی وار میں اس نے سوسارام کے رتھ بان کا خاتمہ کر دیا پھر اس نے باگیں تھام لیں اور رتھ کے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے وہ سوسارام کو اپنے لشکر کی طرف لے جا رہا تھا اس کے پیچھے پیچھے دیرت کے راجہ کے رتھ بان نے بھی گھوڑوں کو ہانک کر رتھ کو بھیم سین کے پیچھے لگا دیا تھا اور پھر ان دونوں رتھوں کے پیچھے یونانف کو اور بیوسا اپنے گھوڑوں پر سوار دشمنوں سے ان کی حفاظت کرتے ہوئے واپس جا رہے تھے۔

سوسارام کو دیرت کے راجہ کے سامنے پیش کیا گیا تو اس نے غصے میں اسے مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”سوسارام کہو تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے، تم نے دھوکہ دہی سے مجھے گھیر کر قتل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن تم نے دیکھا میرے جانثاروں نے نہ صرف میری حفاظت کی بلکہ تمہیں گرفتار کر کے اپنے لشکر میں لے آئے۔“

کوئی جواب دینے کی بجائے اس کی گردن جھک گئی تھی، دیرت کے راجہ نے یونانف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے یونانف تم کہو، سوسارام کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہئے۔“

میں چند درباری ایسے بھی ہیں جو اس کائنات کے خالق پر کوئی یقین نہیں رکھتے ان کا کہنا ہے کہ یہ آسمانوں اور زمین پر مشتمل جو کائنات ہے یہ صدیوں سے چلی آرہی ہے اور صدیوں تک چلتی رہے گی کوئی اس کا نگران نہیں، کوئی اس کا ناظم نہیں، بس لوگ جانور اور چرند پرند اس میں پیدا ہوتے رہیں گے اور جس طریقے سے وہ صحت کی سنبھال کرتے ہیں اس کے مطابق وہ اپنی زندگی بسر کر کے یہاں سے کوچ کر جائیں گے جب کہ میں ان کے ان خیالات کی نفی کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں اس کائنات کا کوئی مالک ہے کوئی خالق ہے اور وہ اکیلا اور یکتا ہے جو اس ساری کائنات کا نظم و نسق سنبھالے ہوئے ہے۔ اے یونان تو نیکی اور روشنی کا ایک نمائندہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں تم سے بڑھ کر کوئی روشنی نہیں ڈال سکتا، اس معاملہ میں میری راہنمائی کرو تا کہ میں ان درباریوں کو مطمئن کر سکوں کہ اس کائنات کا کوئی ناظم ہے جس نے یہ سارا نظام اور کارخانہ قائم کر رکھا ہے۔“

”اے راجہ جہاں نظم و نسق ہوتا ہے وہاں کسی ناظم کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے جہاں قانون ہوتا ہے وہاں ہر صورت میں کوئی حکمران بھی ہوتا ہے جہاں حکمت ہوتی ہے، وہاں کوئی حکیم بھی ہوتا ہے، جہاں علم کا تصور ذہن میں آتا ہے وہاں عالم کا تصور بھی ذہن میں آتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جہاں مخلوق ہوتی ہے وہاں کسی خالق کا تصور بھی انسانی ذہن میں وارد ہوتا ہے۔ اے راجہ زمین سے لے کر آسمان تک ایک مکمل نظام ہے اور یہ پورا نظام ایک زبردست قانون کے تحت چل رہا ہے جس میں ہر طرف ایک ہمہ گیر استطاعت، ایک بے عیب حکمت اور بے خطا علم کے اثرات نظر آتے ہیں، یہ آثار جس طرح اس بات کا ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اس کے بہت سے حکمران نہیں ہے اسی طرح اس بات پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ زمین سے آسمان تک پھیلے ہوئے سارے کارخانے سارے نظام کا کوئی نہ کوئی ناظم، کوئی حکیم، کوئی خالق اور مالک ہے۔“

یونان تھوڑی رُکا پھر دوبارہ کہنے لگا۔ ”اے راجہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میں نے ایک زمانہ اور گھاٹ گھاٹ کا علاقہ دیکھا ہوا ہے، میں تم سے یہ بھی کہوں گا کہ خداوند جو ساری کائنات کا یکتا مالک اور خالق ہے اس نے ساری زمین کو یکساں بنا کر نہیں رکھا اس میں بے شمار خطے پیدا کر رکھے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل ہونے کے

میں نے کبھی اپنی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ صرف دو انسانوں کے سامنے جس میں سے ایک مرد اور ایک عورت ہو، سیکڑوں مسلح لشکری ان کے سامنے برسوں کی کچی ٹہنیوں کی طرح لٹے ہوئے موت سے بغل گیر ہو رہے ہوں۔ اے یونان اس موقع پر میں تمہیں اور بیوسا کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا تم اپنے درمیان چلنے والے بھیم سین کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ سوسارام کے ان حفاظتی دستوں کو بھی کاٹ رہے تھے جو میرا حصار کئے ہوئے تھے اور لہجوں کے اندر تم نے ان سارے محافظوں کا خاتمہ کر کے مجھے دشمن کے چنگل سے نکال باہر کیا۔ اے یونان میں اس موقع پر تمہارا اور تمہاری ساتھی بیوسا کا شکر گزار اور ممنون ہوں۔ اے یونان میری سمجھ میں یہ معاملہ نہیں آیا کہ تم نے صرف بیوسا جیسی خوبصورت اور نازک انداز لڑکی کے ساتھ کیوں کر سوسارام کے محافظوں کا خاتمہ کر کے اس کے حصار کو توڑ پھینکا۔“

اس پر یونان کہنے لگا۔ ”سنو راجہ میں اور بیوسا دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور یہ جان رکھو کہ نیکی روشنی ہے جب کہ روشنی زندگی، روشنی بندگی، روشنی ارتقا اور روشنی ہی بقاء ہے۔“

اس پر راجہ نے ایک شش دہج کے انداز میں یونان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اے یونان تم نے ڈھکے چھپے لفظوں میں میرے سوال کو ٹال دینے کی کوشش کی ہے میں تمہارے اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔“

اس پر یونان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ”اے راجہ کاش کوئی عالم، کوئی علم دوست، کوئی دانش اور نکتہ داں، کوئی مصلح، کوئی مواحد تم پر یہ بات عیاں کر دیتا کہ نیکی جو روشنی ہے اس کی کس قدر قوت اور طاقت ہے یہ زمین زادے یہ سوسارام کے مورکھ اور نادان سپاہی اپنی دانست میں تمہارا خاتمہ کر دینا چاہتے تھے لیکن نیکی بھی ان کے آڑے آئی اور تمہاری رہائی اور تمہاری نجات کا باعث بنی۔ اے راجہ نیکی انسان کے چہرے سے ماضی کی دھول ڈالتی ہے، نیکی انسان کی در ماندہ تمنائوں کی بن بستہ چٹانوں کی پرکشش بناتی ہے اور نیکی انسان کی زندانی شب کے اسیر جیسی زندگی کو روشن اور خوش گوار بنا کر رکھتی ہے۔“

یونان کے اس جواب پر ویرت کا راجہ تھوڑی دیر خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر یونان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”یونان میرے درباریوں

ہو جو اپنے رنگ میں اپنی ترتیب میں اپنی ساخت، اپنی قوتوں، اپنی شکلوں اور اپنی پیداوار کے علاوہ اپنے معدنی خزانوں میں ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں، ان مختلف خطوں کی کوکھ کے اندر طرح طرح کے خزانوں کی موجودگی اپنے اندر اتنی حکمتیں اور مصلحتیں رکھتی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ اسے راجہ دوسری مخلوقات سے قطر نظر صرف انسان ہی کے مفاد کو سامنے رکھ کر دیکھا جائے تو اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انسان کی مختلف اغراض اور ضروریات اور زمین کے ان خطوں کی پیدائش و ساخت کے درمیان جو مناسبتیں اور مطابقتیں پائی جاتی ہیں اور ان کی بدولت انسانی تمدن کو بچھلنے پھولنے کے جو مواقع پہنچتے ہیں وہ یقیناً کسی حکیم کی فکر اور اس کے سوچے سمجھے منصوبے اور اس کے دانش مندانہ ارادے کا نتیجہ ہیں، لہذا اس زمین اور آسمان کی تخلیق کو ایک حادثہ قرار نہیں دیا جاسکتا بلکہ یہ ایک نظام ہے، ایک تخلیق ہے جس کا کوئی ناظم ہے اور جس کا کوئی خالق ہے اور یہ ناظم اور خالق اللہ ہے جو واحد ہے اور اس کے علاوہ کوئی ایسی ہستی نہیں جس کی کائنات کے اندر بندگی اور عبادت کی جاسکے۔“

یونان کے یہ الفاظ سن کر ویرت کا راجہ کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہا تھا، پھر وہ مسکراتے ہوئے یونان سے کہنے لگا۔

”یونان تم نے واقعی میرے سوال کا عمدہ اور مکمل ترین جواب دیا ہے اب میں اپنے ان درباریوں کے ساتھ بیٹھ کر یہ بات ثابت کر سکتا ہوں کہ یہ کائنات یوں ہی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ اس کا کوئی خالق اور مالک ہے۔“ یونان ویرت کے راجہ کی گفتگو یہیں تک سننے پایا تھا اسے نہیں پتہ کہ ویرت کے راجہ نے کیا مزید کچھ کہا کیوں کہ اسی لمحہ اہلیکا نے اس کی گردن پر اپنا پھولوں جیسا نرم اور خوش کن لہس دیا تھا اور پھر اہلیکا کی آواز یونان کے کانوں پر پڑی۔

”سنو یونان در یودھن نے اپنے جہاز لشکر کے ساتھ ویرت شہر کے شمالی حصے پر حملہ کر دیا ہے، شمال میں جو ویرت کے راجہ کے ریوڑ جہد ہے تھے، ان ریوڑوں پر در یودھن نے قبضہ کر لیا ہے، ان ریوڑوں کو چھانے والے ویرت کے راجہ کے چرواہے بھاگتے ہوئے شہر کی طرف جا رہے ہیں تاکہ وہ اس معاملے کی اطلاع ویرت کے راجہ کے بیٹے اترکار کو جا کر کریں اور سنو یونان در یودھن کے اس لشکر میں بھیج سکیں کے علاوہ درونا، راد یودھن نہ کیا گیا تو ہو سکتا ہے، آگے بڑھتے ہوئے وہ

ویرت شہر میں داخل ہو جائیں اس موقع پر میں تمہیں یہ مشورہ دوں گی کہ ویرت کے راجہ سے کہو کہ وہ پانڈو برادران اور اس لشکر کے ساتھ یہیں قیام کرے تاکہ اگر راجہ سوسارام بددیانتی سے کام لے کر موقع کی نزاکت دیکھ کر پلٹ کر حملہ کرے تو ویرت کا راجہ یہاں رہ کر اس سے نمٹ سکے جب کہ تم جلد بیوسا کے ساتھ ویرت شہر کا رخ کرو وہاں اترکار اور ارجن کے ساتھ مل کر تم یقیناً در یودھن کا سامنا کر سکتے ہو جس قدر لشکر اس وقت ویرت کے راجہ کے پاس ہے ایسا ہی ایک لشکر اترکار کے ساتھ ویرت شہر میں ہے اور اگر تم بھی بیوسا کے ساتھ اس لشکر میں شامل ہو جاؤ تو اس کی قوت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور اس طرح ویرت شہر کو در یودھن کی بددیانتی، بے ایمانی اور اس کے مکر و فریب سے بچایا جاسکتا ہے۔“

اہلیکا جب خاموش ہوئی تو یونان ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”سنو راجہ نیکی کے ایک نمائندے کی حیثیت سے میرے پاس کچھ سری قوتیں بھی ہیں اور ان سری قوتوں نے مجھے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ ہستناپور کے در یودھن نے اپنے ایک جہاز لشکر کے ساتھ تمہارے شہر ویرت کے شمالی حصے پر قبضہ کر لیا ہے اور تمہارے ریوڑوں کے چرواہے اس وقت ویرت شہر کی طرف بھاگ رہے ہیں تاکہ وہاں جا کر وہ تمہارے بیٹے اترکار کو اس حادثے کی خبر کر سکیں، اے راجہ تم اپنے لشکر کے ساتھ یہیں روکیے گا نکالو اور گرتھی وغیرہ بھی تمہارے ساتھ رہیں گے اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ سوسارام کے ذہن میں کوئی بددیانتی پیدا ہو اور جب یہ دیکھے کہ تم یہاں سے اٹھ کر ویرت شہر کی طرف چلے گئے ہو تو وہ پلٹ کر تم پر حملہ آور ہو جائے، لہذا تم اپنے لشکر کے ساتھ یہیں پڑاؤ رکھو اور میں اپنی اس ساتھی کے ساتھ ویرت شہر کی طرف جاتا ہوں اور وہاں میں تمہارے بیٹے اترکار کے ساتھ مل کر در یودھن کا سامنا کروں گا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح ہم نے سوسارام کے لشکر کو مار بھگا یا ہے ایسے ہی ہستناپور کے در یودھن کے لشکر کو بھی مار بھگا میں گے۔“

یہ خبر سن کر ویرت کا راجہ فکر مند ہو گیا تاہم اس نے یونان کی اس تجویز سے اتفاق کیا تھا، اس کے بعد یونان اور بیوسا اپنے گھوڑوں پر سوار ہوئے اور وہاں سے کوچ کر گئے جہاں تک ان کو ویرت کے راجہ کا لشکر دکھائی دیتا رہا وہاں تک وہ اپنے گھوڑوں کو بھگاتے رہے اس کے بعد وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور ویرت شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔

ہونے کی کوشش نہ کرے اور اگر وہ ایسا کرے تو تمہارا باپ اپنے لشکر کے ساتھ اس کے حملے کو روک سکے، اب بتاؤ تمہارا کیا ارادہ ہے؟“

”یوناف تمہارے آنے کی وجہ سے میرے حوصلوں اور میرے عزم میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم میرے ساتھ ہو گے تو ہم دریودھن اور اس کے لشکر کو آسانی کے ساتھ شکست دیدیں گے، میں اب اپنے جنگی رتھ میں بیٹھ کر اپنے لشکر کی طرف جانے والا تھا اور وہاں سے میں دریودھن کی طرف کوچ کرنے والا تھا تا کہ میں اسے دیرت شہر کی طرف پیش قدمی کرنے سے روک سکوں میں تمہارے لئے بھی ایک جنگی رتھ منگاتا ہوں میرا خیال ہے کہ گھوڑوں کی پیٹھ کے بجائے تم جنگی رتھ میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکو گے اور کیا تم بیوسا کو بھی اس جنگ میں اپنے ساتھ رکھنا پسند کرو گے؟“

”ہاں بیوسا بھی میرے ساتھ جائے گی مگر ایک کے بجائے دو جنگی رتھوں کا بندوبست کرنا۔“

یوناف کے ان الفاظ پر اترکار نے کسی قدر سوالیہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”تو کیا دو جنگی رتھ منگانے کا تمہارا مقصد یہ ہے کہ تم اور بیوسا دو علیحدہ علیحدہ جنگی رتھوں پر بیٹھ کر جنگ میں حصہ لو گے۔“ (باقی آئندہ)

یوناف اور بیوسا جب دیرت شہر کے راج محل کے قریب نمودار ہوئے تو انہوں نے دیکھا دیرت کے راجہ کا بیٹا اترکار اپنے جنگی رتھ کے پاس کھڑا تھا کچھ اس انداز میں جیسے وہ کہیں کوچ کرنے کی تیاری کر رہا ہو، دراصل جب دریودھن نے اپنے لشکر کے ساتھ شمالی حصے پر حملہ کیا اور مقامی ریوڑوں پر اس نے قبضہ کر لیا تو دیرت کے راجہ کے چرواہے اپنے جانوروں چھن جانے پر بھاگے بھاگے اترکار کے پاس آئے اور اسے یہ خبر دی کہ شمال میں ہستناپور کا دریودھن اپنے جوار لشکر کے ساتھ حملہ آور ہوا ہے اور اس نے ریاست کے جانوروں کو اپنے قبضے میں کر لیا ہے۔ اترکار پہلے ہی اپنے لشکر کے ساتھ اس ممکنہ خطرے کے لئے تیار کھڑا تھا لہذا چرواہوں کی طرف سے یہ خبر ملنے کے بعد اس نے اپنا جنگی رتھ تیار کیا، یوناف اور بیوسا جب دیرت شہر میں داخل ہوئے اس وقت اترکار دریودھن کے لشکر کی سرکوبی کے کئے وہاں سے کوچ کرنے والا تھا۔

اترکار نے جب یوناف اور بیوسا کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اپنے جنگی رتھ میں بیٹھتے بیٹھتے رک گیا پھر وہ بڑی تیزی کے ساتھ یوناف اور بیوسا کی طرف بڑھا تھا تا کہ ان سے یہ جان سکے کہ سوسارام کے ساتھ ان کے باپ کی جنگ کا کیا بنا ہے۔

”اے ہمارے محسنو! اور مہربانو! تم دونوں کے چہرے بتاتے ہیں کہ جنگ میں ہمیں کامیابی ہوئی ہے۔“

اس پر یوناف مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ”تمہارا اندازہ درست ہے، دیرت شہر کے جنوب میں ہونے والی جنگ میں ہمیں یقیناً کامیابی ہوئی ہے، ہم نے سوسارام کو اس کے جنگی رتھ میں پکڑ لیا تھا، پھر ہم نے اسے چھوڑ دیا تا کہ ہمارا اس پر احسان رہے اور آنے والے دنوں میں وہ اس احسان کو یاد رکھے اور دوبارہ تم لوگوں پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرے، تاہم سوسارام ابھی تک اپنے لشکر کے ساتھ وہیں قیام کئے ہوئے ہے لہذا تمہارا باپ بھی اپنے لشکر کے ساتھ اس کے سامنے پڑاؤ کر چکا ہے، اسی دوران ہمیں یہ خبر ملی کہ ہستناپور کے دریودھن نے دیرت شہر کے شمالی حصے پر حملہ آور ہو کر ریوڑوں پر قبضہ کر لیا ہے اور چرواہوں کو مار بھگایا ہے، لہذا میں اپنی ساتھی بیوسا کو لے کر ادھر چلا گیا جب کہ تمہارا باپ اپنے لشکر کے ساتھ وہیں پڑاؤ کئے ہوئے ہے کہ کہیں دریودھن کے حملہ آور ہونے کی خبر سن کر سوسارام کی نیت بدل نہ جائے اور وہ دوبارہ حملہ آور

خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا

کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

پھونڈا دروازہ محلہ خولیش گیان گج کی مسجد سے خریدیں

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 9319982090

زمین یا مکان خریدتے وقت خیال رکھیں اچھے قسم کے پودے لگائیں

ہندوستانی تہذیب میں درختوں کا لگانا ایک اہم اور خاص مقصد ہوتا ہے۔ ان درختوں کا ایک اپنا اہم مقام ہے۔ آیوروید کے ایک بڑے وید جی جرق نے بھی ماحول میں پیدا ہونے والی تازگی اور آب و ہوا کے لئے کچھ خاص درختوں و پیڑوں کو بتایا ہے جو انسان کے لئے ہی نہیں بلکہ زمین و مکان کے لئے بھی فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ اس بنیاد پر نئی زمین یا نئے مکان کو خریدنے کے بعد زمین و مکان میں کون سا درخت لگائیں جو ہر اعتبار سے انسان کے لئے اور مکان و زمین کے لئے فائدہ مند ثابت ہو۔ انہوں نے جن درختوں کو منع کیا ہے ان کو نئے مکان یا نئی زمین پر نہیں لگانا چاہئے۔ جس سے انسان کو اور مکان و زمین پر رہنے والوں کو نقصان اٹھانا پڑے، اس بنیاد پر ہی زمین و مکان میں درختوں کو لگانا چاہئے۔ چور کو، آیتا کار، پلاٹ یا مکان سب سیا چھانا جاتا ہے۔ ایسی زمینوں پر اچھے قسم کے درخت ہی لگانا چاہئے۔ کانٹے دار درخت گھریا زمین کے قریب ہونے سے یا اس کے لگانے سے دشمنوں کا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ کانٹے دار درخت قطعی نہیں لگانا چاہئے، جس سے کوئی نقصان ہونے کا اندیشہ رہے۔ دودھ والا درخت یعنی جس درخت میں سے دودھ نکل رہا ہو جیسے گولر وغیرہ کا درخت اس کو زمین یا گھر کے قریب لگانے سے ضرور مال کا نقصان ہوتا ہے۔ اسی طرح سے کچھ پھل والے درخت گھریا زمین پر لگانے سے یا گھر کی زمین کے قریب لگانے سے بھی دولت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ ایسے درختوں کی کاشت کرنا یا زمین اور گھر کے قریب کاشت کرنا بھی اچھا نہیں مانا جاتا بلکہ وہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں ان کی جگہ اگر آپ اچھے قسم کے پھول والے درخت لگائیں تو زیادہ فائدہ مند ثابت ہوں گے۔

زمین یا مکان خریدتے وقت یا بنواتے وقت پہلے ہی خیال رکھیں یا دیکھ لیتا چاہئے کہ اس زمین پر کس قسم کے درخت ہیں۔ اگر زمین پر یا مکان میں گھاس، گھاس یا کسی قسم کی بیل یا کانٹے دار درخت تو نہیں لگے ہیں۔ اگر لگے ہیں تو ان کو کاٹ کر دوسرے اچھے قسم کے درخت لگائیں، جو آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے، جیسے اشوک کا درخت، اس کے علاوہ پھل، املی، بہڑا، آم، نیم، گولر اور پاکر کے درخت

وغیرہ جو زمین یا مکان میں یا ان کے قریب نہیں لگانا چاہئے۔ یہ درخت نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ جس زمین یا مکان میں یا ان کے قریب پیتھا، امرود، آنولہ اور انار وغیرہ کے درخت بہت زیادہ تعداد میں لگے ہوں یا لگائیں تو زمین اور مکان اچھا اور فائدہ مند سمجھا جاتا ہے جو کہ پھلتا پھولتا ہے، آپ مندرجہ بالا قسم کے درخت ہی لگائیں۔ زمین پر یا مکان میں ایسے درخت لگائیں جن میں پھول زیادہ آتے رہتے ہیں، بلیں اور درخت آسانی سے تیزی سے بڑھتے ہیں، اس قسم کی زمین اور مکان کی تعمیرات کرنا بہت اچھا بتایا گیا ہے۔ جس زمین پر کانٹے دار درخت، بیل، سوکھی گھاس، بیر وغیرہ کے درخت زیادہ لگتے ہوں اس زمین پر مکان کی تعمیر نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ وہ زمین نقصان دہ بتائی گئی ہے۔

جو انسان اپنے گھر میں خوشی و سکھ اور آرام سے رہنا چاہتے ہوں انہیں وہ زمین یا مکان نہیں خریدنا چاہئے یا اس زمین پر مکان کی تعمیر نہیں کرنا چاہئے جہاں پھل کا درخت یا بیل کا درخت یا املی کا درخت ہو۔ وہ زمین یا گھر جہاں سیتا پھل کے درخت لگے ہوں یا اس کے قریب یا آس پاس لگے ہوں اس زمین پر بھی گھر تعمیر نہیں کرنا چاہئے۔ اس درخت کو بھی اچھا نہیں مانا گیا کیوں کہ سیتا پھل درخت کے آس پاس یا درخت پر زہریلے کیڑے چٹکنس یا زہریلے جانور ہمیشہ رہتے ہیں، یہ جگہ ہر اعتبار سے نقصان دہ ہے۔ جس زمین پر یا مکان میں تلسی کے پودے لگے ہوں وہ بہت اچھا تصور کیا جاتا ہے، ہر اعتبار سے وہ جگہ اچھی مانی جاتی ہے۔ ایسی زمین پر مکان، دوکان کی تعمیر کرنا بہت اچھا ہوگا کیوں کہ تلسی کا پودا اپنے چاروں طرف سے ۵۰ میٹر تک کی دوری میں ماحول کو تازگی اور آب و ہوا اچھی بنی رہتی ہے کیوں کہ شاستروں نے اس پودے کو بہت ہی پاک صاف بتایا ہے۔

مکان تعمیر کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیں درخت کم سے کم دس گز دوری پر ہونا چاہئے تاکہ دوپہر کی وقت درخت کا سایہ مکان پر نہ پڑے۔ ان ساری باتوں کو ذہن میں رکھ کر مکان تعمیر کرائیں یا پلاٹ خریدیں اور اچھے قسم کے پھل پھول کے درخت لگائیں، جس سے پلاٹ کو یا مکان میں رہنے والے خاندان کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

نے اگائڈ لائسنس اور ڈھیروں این اوسی سے میٹ کاروباری پریشان

آگرہ (ایجنسیاں): یوپی میں غیر قانونی مذبح کے خلاف جاری کارروائی کے درمیان گوشت کاروباریوں کے لئے آنے والے وقت میں کافی مشکلیں ہونے والی ہیں۔ اس سلسلے میں جاری انتظامیہ کی تازہ گائڈ لائسنس سے گوشت کاروباریوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ گوشت کو انسولینڈ فریز میں لے جانا، گوشت کاروباریوں سے منسلک تمام ورکروں کو لازمی ہیلتھ سرٹی فکیٹ، گوشت کی دکانوں کی مذہبی مقامات اور سبزیوں کی دکانوں سے کافی فاصلے پر ایسی کئی گائڈ لائن ہیں جن کی معلومات حال ہی میں یوپی حکومت نے گوشت خریداروں کو بھیجی ہے۔ سرکاری گائڈ لائن کے مطابق ان کی دکان کو بہت ساری کاغذی کارروائی سے نمٹنا ہوگا۔ کاروبار سے وابستہ لوگوں کا خیال ہے کہ گوشت فروخت کرنے کے لئے ضروری گائڈ لائن کی فہرست اتنی لمبی چوڑی ہے کہ زیادہ تر دکانوں کے لئے اس کا عمل ممکن نہیں اور وہ مستقل طور پر بند ہو جائیں گی۔ تاہم حکام کا کہنا ہے کہ یوپی میں گوشت فروخت سے منسلک قواعد و ضوابط میں کوئی نئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ ایک سینئر افسر نے کہا، نیشنل گرین ٹریبونل اور سپریم کورٹ کی جانب سے جاری احکامات پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ ابھی تک یہ کاروبار بغیر قواعد و ضوابط کے چل رہا تھا۔ ہم تو صرف موجود قوانین پر عمل کر رہے ہیں۔

گائڈ لائسنس

☆ گوشت کی دکانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مذہبی مقامات سے ۵۰ میٹر کے فاصلے پر ہوں۔

☆ ان کی دکانیں سبزی کی دکانوں کے پاس نہیں ہونی چاہئے۔

☆ خریدار جانوروں یا پرندوں کو دکان کے اندر نہیں کاٹ سکتے۔

☆ گوشت کی دکانوں پر کام کرنے والے تمام لوگوں کو ڈاکٹر سے ہیلتھ سرٹی فکیٹ لینا ہوگا۔

☆ شہری علاقوں میں لائسنس حاصل کرنے کے لئے درجن دہندگان کو پہلے سرکل آفیسر اور میونسپل کی اجازت لینی ہوگی۔ سیفٹی اینڈ منشیات اینڈ منسٹریشن سے این اوسی حاصل کرنی ہوگی۔

☆ دیہی علاقوں میں گوشت فروخت کرنے والوں کو گرام پنچائت سرکل آفیسر اور ایف ایس ڈی اے سے این اوسی حاصل کرنی ہوگی۔

☆ گوشت تاجروں کو یہ بھی ہدایت کی ہے کہ وہ بیمار یا حاملہ جانور نہ کاٹیں۔

☆ گوشت تاجروں کو ہر چھ ماہ پر اپنی دکان کی سفیدی کرانی ہوگی۔ ان کے چاقو اور دوسرے دھار دار ہتھیار اسٹیل سے ہونے چاہئے۔

☆ گوشت کی دکانوں میں گندگی کے پتارے کے مناسب انتظام ہونا چاہئے۔

☆ گوشت کو انسولینڈ فریز روالی گاڑیوں میں ہی منڈا ڈھویا جائے۔

☆ گوشت کو جس جس ریفریجریٹر میں رکھا جائے گا، دروازے شفاف ہونے چاہئیں۔

☆ تمام گوشت کی دکانوں پر کیڑے بھی ہونا ضروری ہے۔

☆ دکانوں کے باہر پردے یا گہرے رنگ کے گلاس کاٹا انتظام ہوتا کہ عوام کو نظر نہ آئے۔

☆ ایف ایس ڈی کے کسی معیار پر خلاف ورزی ہوتے ہی لائسنس منسوخ کر دیا جائے گا۔

اسماءُ حسنی سے مشکلات کا حل

دیوبند

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

اپریل ۲۰۱۷ء



دلوں اور روحوں کو مستحضر کرنے کا فن

نہری اولاد سے بُرائیاں چھڑانے کا شگر

ایک گھر کی خوفناک اور روح فرسا داستان

حافظ ہاشمی

RS.25/=

ہمارا نامہ طالبات دنیا
میں سے منتخب ہو کر

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مکمل پیر شیخ حسین الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919558002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد آجمل مفتاحی مونا تھ بھنجن یو پی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الباشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الباشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

کیا اور کہاں

۵۹..... ۵۹ آسب و جادو کا قرآن سے علاج

۶۰..... ۶۰ اعلامیہ - ۲۱

۶۲..... ۶۲ مولانا حسن الہاشمی کے اجازت یافتہ شاگرد

۶۳..... ۶۳ فقہی مسائل

۶۵..... ۶۵ اذان بتکدہ

۷۲..... ۷۲ زیتون قدرت کا ایک شاہکار

۷۳..... ۷۳ مجرب عملیات

۷۵..... ۷۵ عملیات سے آپ کے مسائل کا حل

۷۶..... ۷۶ یاحییٰ یا قیوم کے خواص

۷۷..... ۷۷ انسان اور شیطان کی کشمکش

۸۱..... ۸۱ جادو کی نحوستوں سے نجات کے لئے

۸۲..... ۸۲ خبرنامہ

۵..... ۵ ادارہ

۶..... ۶ مختلف پھولوں کی خوشبو

۱۱..... ۱۱ ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

۱۵..... ۱۵ انمول موتی

۱۴..... ۱۴ روحانی ڈاک

۲۵..... ۲۵ عکس سلیمانی

۳۵..... ۳۵ دنیا کے عجائب و غرائب

۳۹..... ۳۹ دم خود کیجئے

۴۵..... ۴۵ کشادگی رزق کے مجرب عملیات

۴۹..... ۴۹ اسلام الف سے ی تک

۵۱..... ۵۱ اللہ کے نیک بندے

۵۵..... ۵۵ اس ماہ کی شخصیت

مانو نہ مانو سنا تو پڑے گا

بقلم خاص

لیکن کا زور و شور ختم ہوا، سب پارٹیوں کی قسمت دوٹ بکسوں میں بند، اتر پردیش کا الیکشن ملک کے دوسرے صوبوں سے کچھ الگ ہی ہوتا ہے، سنتے آئے ہیں کہ اتر پردیش میں اثر انداز ہونے والی پارٹی مرکزی حکومت پر اثر انداز ہوتی ہے اور مرکز میں سرکار بنانے کا اسے چانس مل جاتا ہے۔ شاید اسی لئے ہر پارٹی اتر پردیش کے الیکشن کو اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتی ہے اور اپنی ساری طاقتیں اور اپنی ساری صلاحیتیں اس الیکشن پر جھونک دیتی ہے اور اس بار تو کچھ زیادہ ہی دیکھنے میں آیا کہ تمام سیاسی پارٹیاں اسمبلی کا الیکشن آپے سے باہر ہو کر لڑ رہی تھیں۔ اور ہر پارٹی نہ صرف یہ کہ خوش فہمی میں مبتلا تھی بلکہ اس بات کی دعویدار تھی کہ جیت کا سہرا اس کے سر بندھنے والا ہے۔ جہاں تک خوش فہمی اور دعویداری کی بات ہے تو یہ اتنا برا نہیں لیکن جتنا برا یہ معاملہ ہے کہ اب سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے پر ایسے سنگین اور گھناؤنے الزامات لگاتی ہیں کہ عقل اور انسانیت کو فرط شرم سے اپنا سینہ پیٹنا پڑتا ہے۔

بھارتی جنتا پارٹی ہمیشہ اصولوں کی اور اخلاقی قوانین کی بات کرتی ہے لیکن سب سے زیادہ اصول اور اخلاقی قدروں کا قتل اسی کے محاذ پر ہوتا ہے۔ یہ پارٹی ہندومت اور رام راجیہ کو بڑھاوا دینے کی باتیں کرتی ہے لیکن اس پارٹی نے ہندومت اور رام راجیہ کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے اور اپنی حرکتوں اور زہریلی قسم کی باتوں سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کے کشکول میں نفرتوں، عداوتوں اور شرارتوں کے سوا کچھ نہیں۔

کسی دور میں لوگ کہا کرتے تھے کہ جنگ اور محبت میں سب کچھ جائز ہے لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سیاست اور راج ہنتی میں سب کچھ جائز ہے۔ قتل بھی، عیاری بھی، مکاری بھی، ہمتیں اچھالنا بھی، الزام تراشی بھی۔ اس پارٹی نے نفرتیں اچھالنے میں وہ رول ادا کیا کہ اس حرکت میں دوسری پارٹیاں اس پارٹی سے بہت پیچھے رہیں۔ جھوٹ سب جگہ چلتا رہا، عیاریوں اور مکاریوں میں بھی سیاسی لوگ ایک دوسرے سے اور ٹیک کرتے رہے لیکن نفرتیں پھیلانے اور دل شکنی کرنے میں بالخصوص مسلمانوں پر کیچڑ اچھالنے میں بھارتیہ جنتا پارٹی دیگر تمام پارٹیوں سے ممتاز رہی۔ لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ جو لوگ نفرتیں پھیلا رہے ہیں اور انسانیت کا قتل عام کر رہے ہیں، جو اپنی باتوں سے دلوں کو چھلنی اور روحوں کو زخمی کر رہے ہیں، جیت کا سہرا ان کے ہی سر پر بندھ رہا ہے۔

آزادی کے بعد جن لوگوں نے مہاتما گاندھی کا قتل کیا تھا، آج ان ہی کے دونوں ہاتھوں میں لٹو ہیں اور ان ہی کے آگے بڑھنے کے امکانات ہیں۔ یہ تو ہمارے ملک کی بات ہے لیکن اس وقت پوری دنیا کا حال یہ ہے کہ جو اخلاص سے محروم ہے، جو انسانیت سے بے بہرہ ہے، جس کے دامن میں جذبہ خیر سگالی، ایثار اور ہمدردی نام کی کوئی چیز نہیں اور جس کے ہاتھ انسانی خون سے رنگے ہوئے ہیں بس وہی کامیاب ہے۔ دوسروں کا درد اپنے سینے میں رکھنے والے لوگ، دوسروں کی خاطر آنسو بہانے والے لوگ اپنے مفاد پر دوسروں کے مفادات کو ترجیح دینے والے لوگ ہر محاذ پر بری طرح ناکام ہیں اور انہیں ہر موقع پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ محبت کرنے والوں کو شکست ہو رہی ہے اور نفرتیں پھیلانے والے ہر جگہ پر ملک میں ہر علاقہ میں تخت نشین بن رہے ہیں۔ امریکہ میں ایک شخص نفرتیں پھیلانے کی بات کرتا ہے، اس کی باتوں سے گھن آتی ہے اور دنیا اس کی دلخراش باتوں کی وجہ سے اس کو مردود سمجھتی ہے لیکن وہ سرخرو ہو جاتا ہے اور وہ اُس امریکہ کا فرماں روا بن جاتا ہے جو امن و امان کا ٹھیکیدار ہے۔ بے شک یہ سوچ کہ نفرتیں کرو، مظلوموں کو مارو، بے قصوروں کو سزائیں دو اور اقتدار حاصل کر لو، ایک غلط سوچ ہے، اذیت ناک سوچ ہے لیکن افسوس ناک بلکہ شرمناک ہے یہ بات کہ اس دور میں اسی سوچ کو فروغ مل رہا ہے اور اسی سوچ و فکر کا سہارا لے کر لوگ ہمارے ملک میں بھی وزیر اعلیٰ اور وزیراعظم بن رہے ہیں۔

ہر طرف حال یہ ہے کہ سچ بولنے والے سرنگوں ہیں اور جھوٹ بولنے والوں کے سروں پر سہرا بندھ رہا ہے۔ ارباب اخلاص لاپتہ ہیں اور عیاری و مکاری قسم کے لوگ ہر محفل میں موجود ہیں اور ہر میدان میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ آج بھی میدان کوئی بھی ہو، واقعہ کر بلا کسی بھی جگہ سر ابھارے دیکھنے میں تو یہی آتا ہے کہ ہر جگہ قتل حسین ہی کا ہو رہا ہے اور ہر میدان میں سرخروائی کی دولت یزید کے حصے میں آرہی ہے۔ جو لوگ رام رام کی رٹ لگا رہے ہیں ان کے زیر تخت چلنے والے علاقوں میں بھی گونج تو رام رام ہی کی ہے لیکن بڑھاوا ان ہی لوگوں کو دیا جا رہا ہے جو راوی کی پالیسی پر چل رہے ہیں اور جو سیتا جیسی پاکیزہ عورتوں کو ریغمال بنا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں اچھے لوگ نہ جانے کہاں غائب ہو گئے ہیں، ایسے لوگوں کو تلاش کرنا بھی اب مشکل ہو گیا۔ اگر مارچ کو الیکشن کے نتائج سنے کو ملیں گے، ان ناگفتہ بہ حالات میں اگر نفرتیں پھیلانے والے لوگ ہار گئے اور وہ اتر پردیش کے عوام پر اثر انداز نہ ہو سکے تو ایک معجزہ ہوگا۔ ایک انہونی ہوگی، ورنہ ہمارے ملک کا بھی امریکہ جیسے ملک کی طرح اب حال تو یہی ہے کہ جھوٹ بولو، دھوکہ دو اور سرخ رو ہو جاؤ، نفرتیں پھیلاؤ، چاند ماری کرو، دل توڑو، دل آزاری کرو اور چودھری بن جاؤ۔

مختلف اصول

محمد اجمل انصاری

freeamliyatbooks / groups /

www.facebook.com / https://

کھانا کھانا، عذاب دوزخ سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مومن کی معراج نماز ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔

☆ اللہ سے محبت کرنے والوں کا وہ مقام ہے جو ملائکہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

☆ عارف وہ ہے جو ”راہ عشق“ میں اللہ کے سوا کچھ نہ دیکھے۔

☆ حاجت روائی کے لئے ”سورہ فاتحہ“ کثرت سے پڑھیں۔

پانچ باتوں کا عمل

ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے پچاس سال میں پانچ ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں صرف پانچ باتوں کو اپنے عمل کے لئے منتخب کیا۔

☆ اے نفس! خدا کے دیئے ہوئے راضی رہ ورنہ دوسرا مالک تلاش کر لے، جو اس سے زیادہ دے۔

☆ اے نفس! جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے، ان سے بچ ورنہ اس کے ملک سے باہر چلا جا۔

☆ اے نفس! اگر تو گناہ کرنا چاہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھے ورنہ گناہ مت کر۔

☆ اے نفس! تو اپنے رب کی عبادت کرتا رہ ورنہ اس کا دیا ہوا رزق مت کھا۔

☆ اے نفس! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آ ورنہ اپنی زبان بند رکھ اور کسی کے ساتھ تعلق نہ رکھ۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ باپ کا کوئی بھی تحفہ اپنی اولاد کے لئے اس سے بہتر نہیں کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اچھے طریقے سے کرے۔

☆ کشادہ دلی اور شیریں زبانی سے آدمی جنت حاصل کر سکتا ہے۔

☆ دو مسلمانوں کی صلح کر دینا بھی صدقہ ہے۔

☆ سخی اللہ کے زیادہ قریب ہے، جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ کی آگ اس سے دور ہے۔

☆ جو شخص بزرگوں کی عزت نہ کرے اور بچوں سے پیار نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں۔

☆ رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔

☆ انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔

☆ ایمان کے بعد افضل ترین نیک خلق خدا کو آسائش مہیا کرنا ہے۔

☆ مومن کے نیک اعمال کو غیبت اس طرح جلا ڈالتی ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔

☆ مومن کے لئے دنیا مانند قید خانہ ہے اور کافر کے لئے مانند جنت ہے۔

☆ جب تین مومن کسی سفر کا ارادہ کریں تو چاہئے کہ کسی ایک کو اپنا سردار بنالیں۔

☆ باتوں سے خوشبو آئے

☆ بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری کرنا، بھوکوں کو

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

حیاتِ خوشبو

عالم

☆ عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔

(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔

(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ عالم اگرچہ حقیر حالت میں ہو اسے ذلیل نہ سمجھو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ خاموشی عالم کے لئے باعثِ زینت ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ عالم وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ جس کا ظاہر اور باطن ایک ہے وہی عالم ہے۔

(حضرت امام غزالی)

☆ جو خود کو جانتا ہے وہ عالم ہے۔

(سقراط)

انمول موتی

☆ راستی: سچائی پر قائم رہو، سچائی میں نجات ہے۔

☆ امانت داری: جس شخص میں امانت داری نہیں، اس میں

ایمان نہیں۔

☆ پرہیزگاری: خدا کے نزدیک پرہیزگار وہ ہے جو سب

سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہو۔

☆ سادگی: عیش پسندی سے بچو، اللہ کے بندے عیش پسند

نہیں ہوتے۔

☆ توکل: صرف خدا پر بھروسہ کرو لیکن اپنی کوشش اور محنت کو نہ

چھوڑو۔

☆ رحم دلی: تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا خدا تم پر رحم

کرے گا۔

☆ اعانت: اپنے بھائیوں کی مدد کرنا ایک ماہ کسی مسجد میں معتکف

ہونے سے افضل ہے۔

☆ صلح: صلح کرنی نماز اور صدقے سے بہتر ہے۔

☆ عفو و حلم: تم میں زیادہ قوی وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ

پر قابو رکھے اور قدرت ہوتے ہوئے بدلہ لینے سے درگزر کرے۔

☆ تلاش: خدا کی تلاش میں بھٹکتے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں،

دیکھنے کی نظر سے دیکھو، خدا تمہیں شہِ رگ سے زیادہ قریب ملے گا۔

☆ بزرگی: خدا کے بندوں میں وہی شخص بزرگ ہے جو خدا کو

محبت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

اقوالِ زریں

☆ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ (قرآن کریم)

☆ مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے رب سے۔ (حضرت عثمانؓ)

☆ فضول امیدوں سے بچو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

(حضرت علیؓ)

☆ زاہدوں کی لڑائی خواہشات اور امید سے ہوتی ہے۔

(حضرت محلی)

- ☆ محبت ان سے کرو جو والدین کے فرمانبردار ہوں۔
- ☆ محبت ان سے کرو جو راست گو ہوں۔
- ☆ محبت ان سے کرو جو صاحب ایمان ہوں۔
- ☆ محبت ان سے کرو جو پڑوسی کا حق نہ مانتے ہوں۔
- ☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے احکام بالائے ہوں۔
- ☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے فرائض کے پابند ہوں۔

اقوال علی رضی اللہ عنہ

- ☆ تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو کیوں کہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے۔
- ☆ ظالم کے لئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم پر ظلم کا دن۔
- ☆ حضرت علیؑ سے کہا گیا۔
- ☆ کہ اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا دروازہ بند کر دیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی: فرمایا کدھر سے اس کی موت آئے گی۔
- ☆ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس لئے رکھی ہے کہ اپنے بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف گھیر لائے۔ (نسخ البلاغہ سے انتخاب)

زندگی

- ☆ جو لوگ زندگی کو مقدس فریضہ سمجھ کر گزارتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔
- ☆ بے مقصد زندگی اس کشتی کی مانند ہے جو کھلے سمندر میں ہو اور جس کے پتوار نہ ہوں۔
- ☆ زندگی ایک اکھاڑا ہے جس میں کسی کو ہار اور کسی کی جیت ہوتی ہے۔
- ☆ کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی کا انجام اس کے آغاز جیسا ہو۔
- ☆ زندگی کے ہر قدم پر پھول بکھیرتے جاؤ کسی دن باغ لگا ہوا پاؤ گے۔

☆ ناامید نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہے۔ (ارسطو)

کتاب حکمت

- ☆ اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔
- ☆ دوستی سے پہلے صورت کو نہیں سیرت کو دیکھو۔
- ☆ اپنے اخلاق کو اس قدر خوبصورت اور لہجے کو اس قدر دھیمہ رکھو کہ کسی کو تم سے کوئی شکایت نہ ہو۔
- ☆ غصے پر قابو پانا ہی دانش مندی ہے، اپنا حقیقی راز کبھی کسی کو نہ بتاؤ، خواہ وہ تمہارا دوست ہی کیوں نہ ہو۔

- ☆ آزادی کا ایک لمحہ، غلامی کے ہزار سال سے بہتر ہے۔
- ☆ انسان کا چہرہ بھی کتاب ہے، مگر شرط یہ ہے کہ آپ کو پڑھنا آتا ہو۔
- ☆ دشمن نما دوست مٹھاس میں لپٹی ہوئی گولی کی طرح ہوتا ہے۔
- ☆ آنسوؤں کو مت روکیں ورنہ آپ کی شخصیت گرد و غبار کی مانند ہو جائے گی۔

☆ جیسے بارش بہت سے دھندلے منظر صاف و شفاف کر دیتی ہے۔

سنہری باتیں

- ☆ انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ اس بات کو بار بار سننا چاہتا ہے جو اسے پسند آئے۔
- ☆ آنکھیں بند کر لینے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہو جاتی۔
- ☆ کبھی کبھی امیری کے خیر سے بزدل لوگ جنم لیتے ہیں۔
- ☆ جو شخص بات کرنے سے پہلے ادھر ادھر دیکھتا ہے اس کی بات ماننے سے پہلے ادھر ادھر دیکھ لینا چاہئے۔
- ☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔
- ☆ علم دل کو اس طرح زندہ کرتا ہے جیسا کہ بارش زمین کو۔

قابل محبت

- ☆ محبت ان سے کرو جن کا اخلاق اچھا ہو۔
- ☆ محبت ان سے کرو جو بڑوں کا احترام کرتے ہوں۔

جنت میں نہیں جاسکتے؟“

بیٹے جواب دیا۔ ”اس لئے کہ وہ وہاں کس کا چالان کریں گے؟“

قانون فطرت

جب کسی انسان کے آگے روشنی ہوتی ہے تو اس کا سایہ پیچھے آتا ہے اور جب روشنی پیچھے ہوتی ہے تو اس کا سایہ آگے آتا ہے۔ دین روشنی ہے اور دنیا سایہ، دین کو آگے رکھو گے تو دنیا آپ کے پیچھے آئے گی اور دین کو پیچھے رکھو گے تو دنیا آپ سے آگے بڑھے گی۔ (یہی قانون فطرت ہے)

منتخب اشعار

مرجھا گئے ہیں پھول پہ تازہ رہے ہیں زخم
یہ باغ تو خزاں میں بھی ویراں نہیں ہوتا

☆

دیکھ کر ایک جنازے کو یہ احساس ہوا
شام ہوتی ہے تو ہر آدمی گھر جاتا ہے

☆

کوئی چراغ نہ آلسو نہ آرزوئے سحر
خدا کرے کہ کسی گھر میں ایسی شام نہ ہو

☆

تم کیا جانو محبت کے میم کا مطلب
اگر مل جائے تو معجزہ اگر نہ ملے تو موت

☆

اچھے ہوتے ہیں یہ برے لوگ
اچھے ہونے کا دکھاوا تو نہیں کرتے

☆

ایسا ہی ایک ہجوم میرے آس پاس ہے
جن کے دلوں میں زہر لیوں پر مٹھاس ہے

☆

مصروفیت میں آتی ہے بے حد تمہاری یاد
فرصت میں تمہاری یاد سے فرصت نہیں ملتی

☆ زندگی ایک سگریٹ ہے جو ہر گھڑی راکھ میں تبدیل ہو رہی ہے۔
☆ اگر ہمیشہ زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنی زندگی قوم کے لئے وقف

کر دو۔

☆ نفس کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازے کی

چابی ہے۔

☆ غصہ کرنے کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ

اپنے آپ سے لیتے ہیں، یہ کتنی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔

☆ کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو

اندھیرے میں راستہ دکھاتے ہیں۔

☆ بحث میں کسی کو لا جواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ

بات کی جائے جس کا تعلق بحث سے نہ ہو۔

☆ کسی کی طرف انگلی نہ اٹھاؤ کیوں کہ باقی تینوں انگلیاں آپ کی

طرف ہیں۔

☆ چلتے ہوئے ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہارے پاؤں سے اٹھتی ہوئی

دھول سے کسی کی منزل نہ گم ہو جائے۔

موتی مالا

☆ کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ بیماری کے ڈر سے خوراک تو

چھوڑ دیتے ہیں، مگر افسوس صد افسوس کہ وہ آخرت کے ڈر سے گناہوں کو

نہیں چھوڑتے۔

☆ دوستی کسی سے سوچ سمجھ کر کریں، کیوں کہ دوستی کرنے میں

ایک پل لگتا ہے اور نبھانے میں پوری زندگی لگتی ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخیل شخص فقیروں کی سی

زندگی بسر کرے گا اور عاقبت میں امیروں کا ساعذاب بھگتے گا۔

☆ عبادت ایسے کرو کہ روح کو لطف آئے، جو عبادت دنیا میں مزہ

ندے گی وہ عاقبت میں کیا جزا دے گی۔

☆ دنیا عاقل کی موت اور جاہل کی زندگی پر ہمیشہ آنسو بہاتی ہے۔

☆ علم وہ ہے جو تمہیں عمل پر آمادہ کرے۔

جنت

باپ نے بیٹے سے پوچھا۔ ”تم یہ کیوں سمجھتے ہو کہ پولیس والے

آندھرا اور تلنگانہ کے قارئین توجہ فرمائیں

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تمام خصوصی نمبرات اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

علاوہ ازیں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ہمارے پاس موجود ہیں، خواہش مند حضرات توجہ فرمائیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ایک قیمتی اسٹاک ہے جو باشعور قارئین کے لئے ہم نے روک رکھا ہے۔ یہ اسٹاک ایک علمی دولت ہے اور ایک قیمتی اثاثہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو طلسماتی دنیا کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتا ہو۔

دفعہ نمبر کی بھی کچھ کاپیاں ابھی موجود ہیں، شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ دفعہ نمبر میں دفعہ کی صحیح جگہ معلوم کرنے کے لئے اور دفعہ نکالنے کے لئے سینکڑوں طریقے درج کئے گئے ہیں۔ یہ ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ جسے لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ نمبر: ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز ہے کہ جس کا ہر پڑھے لکھے انسان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس نمبر کو اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ کام آئے گا۔

طلسماتی دنیا کے تازہ ترین شمارے بھی بروقت ہم سے طلب کیجئے اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے بھی ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

نصف صدی سے دیانت اور احساس ذمہ داری ہماری پہچان ہے اور ہم اس پہچان کو برقرار رکھتے ہوئے علم اور معلومات سے دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ”طلسماتی دنیا“ کا اگلا شمارہ بہت اہم ہوگا۔

ہمارا پتہ

SHAMS NEWS AGENCIES

Beside Agra Sweet, Formenwadi, Hyderabad

Contact : 04030680837, Mob. 95964655588

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

گپے مارنے بیٹھتے ہیں تو ہمیں وقت کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

محروم کون؟

آپ اگر غور کریں لاہور کراچی کے ماحول میں عشاء سے لے کر ۱۲ بجے تک کا وقت تو ویسے ہی جاگنے میں گزر جاتا ہے، ۱۲ بجے کے بعد سیریس ہوتے ہیں کہ اب سونے کی تیاری شروع کرنی ہے، کوئی ۱۲ بجے سویا کوئی ایک بجے سویا ایسی فیملی بھی ہیں جو ۲-۲ بجے ۳-۳ بجے سوتے ہیں، اب اس فیملی میں ایک بندہ بھی اٹھ کر فجر پڑھنے والا ایک بھی مشکل سے نہیں ہوتا قسمت سے کوئی ہوا تو ہوا، فجر ہی نہیں پڑھتے اور جن کے مزاج بگڑے ہوئے ہیں اور وہ دنیا ہی کے طالب ہیں اور آخرت کی طرف ان کا دھیان ہی نہیں وہ لوگ تو تین بجے، چار بجے سونے کے عادی ہیں، تین بجے، چار بجے جب تہجد میں مانگنے کا وقت ہوتا ہے وہ ان کے سونے کا وقت شروع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کیسے محروم کر دیتا ہے اس برکت والے وقت سے جاگنے بھی نہیں دیتا۔

تہجد میں جاگنا یہ بندے کے بس کی بات نہیں ہے ہر آدمی سوچتا ہے کہ جی میں نہیں جاگ پاتا اللہ کے بندے تجھے جاگنے نہیں دیا جاتا، اسے اس موقع پر سلا دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں جاؤ میرے فلاں فلاں بندوں کو پر مار کر جگاؤ اور جاؤ فلاں فلاں بندے مجھے ناپسند ہیں ان کے سر پر پہرا دو ان کی آنکھ نہ کھلنے پائے، اب یہ سوچنے والی بات ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس موقع پر ہمارے سر پر بھی پہرا ہوتا ہو کہ بھی آنکھ ہی نہ کھلے، یہ تو ہم سوچ رہے ہیں کہ ہم نہیں جاگتے، حقیقت حال تو اللہ ہی جانتا ہے یہ تو ایسا ہی ہے کہ ایک بندہ کہتا ہے میں نہیں جاگتا اور ایک سوچنے کا یہ بھی انداز ہے کہ یہ مقبول بندوں کے اٹھنے کا وقت ہے، اللہ تعالیٰ اس وقت میں میری شکل ہی نہیں دیکھنا چاہتا۔

جب انسان اپنے دوستوں میں ہو، کچھ موڈ میں ہو اب اس وقت

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) اے ایمان والو (اُذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا) اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو، اس آیت مبارکہ میں ذکر کا حکم دیا اور ساتھ اس کی مقدار کی طرف بھی اشارہ کر دیا کہ کثرت سے ذکر کرو، کثرت کا لفظ عام طور پر اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی کام آدھے سے زیادہ ہو، مثلاً گلاس آدھے سے زیادہ بھرا ہوا ہو تو اکثر حصہ اس کا پانی سے بھرا ہوا کہیں گے، ذکر کی کثرت سے مراد یہ کہ انسان کی زندگی کا بیشتر یا دالہی میں گزرے تھوڑا وقت غفلت میں گزرے۔

سوچنے کی بات

دل کے ذکر کے معاملہ میں ہمارا حال بالکل الٹا ہے آج کے سالک کو اگر اوراد و وظائف کے لئے کہیں تو وہ پانچ منٹ کا مراقبہ کرتا ہے، اب جاگنے کا نام انسان کا کم از کم سولہ گھنٹے کا ہوتا ہے زیادہ سے زیادہ آپ آٹھ گھنٹے نیند اور ضروریات کے لگائیں تو اگر ۱۶ گھنٹے جاگنے کا نام ہے تو اس میں سے آٹھ گھنٹے تو کم از کم وقوف قلبی کے ساتھ ذکر کے ساتھ حضور قلب کے ساتھ گزریں لیکن اگر ہم اپنی حالت کو دیکھیں تو یہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہوتا، اتنا تھوڑا ہوتا ہے اب اتنے تھوڑے ذکر کے اثرات کیسے مرتب ہوں گے؟

یوں سمجھیں کہ اگر ۲۴ گھنٹے موبائل فون استعمال ہو اور اس کے بعد ۲۴ منٹ کے لئے چار جنگ پہ لگانا پڑے ہر دن کے بعد اور ہم ۲۴ منٹ کے بجائے اس کو صرف ایک منٹ لگا دیں تو اس کے لئے تو چار جنگ پوری نہیں ہوگی ہم تو اس حساب سے اپنا اتنا وقت بھی ذکر میں نہیں لگاتے۔

کیسے تھے وہ اور کیسے ہیں ہم

ہمارے اکابرین اور اسلاف کو تو گھنٹوں مصلے پر وقت گزارنے کی عادت تھی اور ہمیں گھنٹوں گپوں میں گزارنے کی عادت ہے، جب ہم

میں کوئی ناپسندیدہ شخص آئے تو اس بندے کو دیکھنے سے ہی کراہت ہوتی ہے ہم نے دیکھا شادی بیاہ کے موقع پر نوجوان بچے کہتے ہیں کہ جی آج ہم ساری رات جاگیں گے، جی ہم نے فیصلہ کر لیا کہ ہم ساری رات جاگیں گے وہ ساری رات جاگنے کا عزم کرنے والے جہاں رات کے تین بجے، سب سوئے سوئے پڑے ہوتے ہیں، ہوش ہی نہیں ہوتی، کوئی مذاق ہے صبح تین بجے سے لے کر فجر تک جاگنا، یہ اولیاء کی صفت ہے اگر فساق آسانی سے اس طرح جاگ لیتے تو پھر خدا کے قانون کے لئے نیکی اور برائی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

تہجد کس کو نصیب ہوتی ہے؟

یہاں سے پتہ چلتا ہے جو بندہ دن بھر اللہ کی رضا کے ساتھ گزارے گا تو وہ جو دربار لگنے کا ٹائم ہے اس وقت خود بخود حاضری نصیب ہو جائے گی، رات کے آخری پہر میں قدرت کا دربار لگتا ہے، حدیث پاک میں آتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت آسمان دنیا پر نزول کرتی ہے، ایک فرشتہ ندا دیتا ہے (اے من سائل فاعطی لہ) ہے کوئی سوال کرنے والا جس کو عطا کر دیا جائے، اس وقت مخصوص کھڑکی کھلتی ہے، کائنات کے لئے ہے کوئی بندہ جو درخواست گزار ہے اور اس کی درخواست منظور کی جائے آؤ تمہیں منظوری دی جاتی ہے اور حال یہ کہ درخواست گزار بستر پر پڑے ہوتے ہیں ہوش ہی نہیں ہوتی۔

ارے حج کی درخواستوں کا ٹائم گزر جائے تو وہ کوئی قبول نہیں کرتا کہ جی ٹائم گزر گیا تو جب یہ وقت ہم گزار بیٹھے صبح اٹھ کر ہم پھر کہیں یا اللہ یا اللہ یا اللہ ٹائم تو تم نے گزار دیا ہم نے تو ونڈ دکھولی تھی، ہم نے تو الاؤنس میٹ بھی کروائی تھی اس وقت تم کہاں تھے۔

سفر کا واقعہ

ایک مرتبہ سفر کے دوران ایک ایئر پورٹ پر مسافرین کی بہت زیادہ بھیڑ تھی، سیکورٹی چیک بھی آج کل بہت ٹائم لیتے ہیں ہم لوگ اپنی (Flight) سے دو گھنٹے پہلے چیک ہو چکے، جب (Security line) میں آئے تو اللہ تعالیٰ کی شان کہ وہاں ٹائم خوب لگ رہا تھا، ہم سے پہلے ایک امریکن لڑکی تھی، اس کو انہوں نے کہا کہ جی ہم آپ کے سارے

ہیک چیک کریں گے (Hand Bages) وہ اڑ گئی کہ جی میرا اتنا مشکل سے پیک ہوا سامان ہے، میں تو نہیں کھولتی، سیکورٹی والوں نے کہا جی آپ کو کھولنا پڑے گا، وہ لا اُہالی عمر تھی کہنے لگی کہ میں نہیں کھولتی، سیکورٹی والوں نے لائن بند کر دی اور ان کو کھڑا کر دیا کہ اچھا جی کھڑی رہو، اب ہم اس کے پیچھے اس کا سامان چیک ہو تو ہم آگے بڑھیں، اس لڑکی کا سامان چیک ہوتے ہوتے پھٹا ایسا پڑا کہ گھنٹہ لگ گیا، سیکورٹی والوں کو کیا لگ رہا ہے کہ فلائٹ ہے یا نہیں ہے وہ کہنے لگا آپ کی فلائٹ کتنے بجے ہے یا آپ کا کام ہے ہمارا بزنس یہ ہے کہ آپ کلیر پیسیجر ہیں تو ہم جانے دیں گے جب تک تسلی نہیں ہوگی ہم کھڑا رکھیں گے، اڑ گیا وہ نتیجہ کیا نکلا؟ ابھر ہماری فلائٹ کا اناؤنس ہو رہا ہے، حتیٰ کہ انہوں نے نام اناؤنس کرنے شروع کر دیئے کہ پیسیجر فلائٹ پیسیجر یہ سارے کے سارے جلدی سے دروازہ پر پہنچ جائیں فلائٹ جارہی ہے، اب ہم سن بھی رہے ہیں لیکن آگے بڑھ بھی نہیں سکتے کہ قدم رکھے ہوئے ہیں جب انہوں نے ہمیں کلیر کیا تو ہمارے سامنے اناؤنسمنٹ کی گئی کہ لاسٹ کال فار پیسیجر فلائٹ اینڈ فلائٹ آجاؤ، اب ہم سیکورٹی چیک میں سے گزر رہے اور ہم نے سامان اپنا لیا، بھاگے بھاگے جو گئے تو اس ونڈ پر پہنچنے سے پہلے جوڑکی وہاں کھڑی تھی اس نے پیپر پرسائن کر کے فلائٹ کلوز کر کے ان کو پکڑا دی تھی اور انہوں نے آگے کیپٹن کو وہ پیپر دے کے دروازے بند کر دیا تھا۔

اب فلائٹ کا یہ قانون ہے کہ ایک دفعہ اس کو کلوز کر دیں نا تو پھر جلدی ری اوپن نہیں ہوتی، ایک منٹ کا مشکل سے فرق پڑا ہوگا، بلکہ مجھے تو لگتا ہے کہ جب اس نے سائن کی ہوگی تو ہم اس کی نظر کے سامنے ہی ہوں گے، اتنے ہی فاصلہ پر چند قدم پر جیسے ہی ہم پہنچے تو میں نے ان سے کہا جی کہ میں آچکا ہوں، انہوں نے کہا، جی سوری، جی ہمیں جانا ہے، انہوں نے کہا کہ جی ہم آپ کو (Next) فلائٹ پر بھیج سکتے ہیں، یہ ہمدردی کر سکتے ہیں کہ اس میں سیٹ ہے یا نہیں ہم آپ کو ضرور بورڈنگ کر دیں گے، فلائٹ جا چکی ہے۔

اس وقت مجھے وقت کی اہمیت کا احساس ہوا کہ بعض اوقات ایک منٹ بھی انسان کا کاؤنٹ کیا جاتا ہے (One Minute) اس نے کہا کہ ویری سوری میں بہت افسوس کرتی ہوں کہ

(Without any Problem) اور آپ کی (Mistake)

ہم سب سے آخر میں تھے، اس ونڈ پر انہوں نے بلایا، ڈاکیومنٹ تو ہو دیکھ ہی چکے تھے، انہوں نے اتنی بات کہی کہ اپنا پاسپورٹ آپ تین بجے لے جائیں اور ایک منٹ میں وہ ونڈ و بند کر دی ہم لوگ واپس آ گئے، میں نے اپنے دوستوں سے کہا کہ آج ایک مسئلہ سمجھ میں آیا کہ بس یہی تہجد پڑھنے والے میں نہ پڑھنے والے میں فرق ہوتا ہے کہ تہجد پڑھنے والے کے لئے ایک مخصوص کھڑکی ہوتی ہے، مصلیٰ پر آؤ ایک منٹ میں فارغ اور اگر دن کے عام اوقات میں اٹھ کے آؤ گے تو پھر کہا جائے گا کہ اچھا بھائی دوسو اور بندوں کے پیچھے جا کر کھڑے ہو جاؤ، دوسو تم سے پہلے آئے ہیں پہلے ان کی سینس گے بعد میں تمہاری سینس گے، ہم تہجد کے وقت کی اہمیت کو پہچانیں، دنیا کا کوئی ایسا ولی نہیں کہ تہجد کی پابندی کے بغیر اسے ولایت کا مقام مل گیا۔

رات کو جاگنے والے کو کیا ملتا ہے؟

من طلب العلیٰ سہر اللیالیٰ۔ بلند یا جو چاہے گا اسے راتوں میں جاگنا ہوگا جو چاہے گا، میرے دل کی حالت ٹھیک ہو جائے، میرے دل کا آئینہ درست ہو جائے، صاف ہو جائے تو اسے مراقبہ میں بیٹھنا پڑے گا، آج کل کے سائنسین چاہتے ہیں کہ مراقبہ بھی پیر کرے، دعائیں بھی پیر کرے، سارا کچھ پیر کرے اور کام ہمارا بنے، ٹھیک ہے پیر کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، پیر کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ انسان کی حالت کو بدلتا ہے، سب کچھ ٹھیک ہے مگر اس بندے کو خود بھی تو فکر ہونی چاہئے، ہر معاملہ میں

سائیں ست اور گواہ چست

تو ہمیں خود بھی چاہئے کہ تہجد کی پابندی کریں اور کثرت سے ذکر کریں، کثرت سے ذکر یہ ہے کہ چلتے، پھرتے، لیٹے، بیٹھے اللہ کی یاد اپنے دل میں بسائیں تو یہ کثرت سے ذکر پھر ہمارے لئے اکسیر ثابت ہوگا، ورنہ ہوتا کیا ہے شروع میں آتے ہیں شوق جذبہ کے ساتھ، معمولات نہ کرنے کی وجہ سے پھر ایک مقام پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اب گاڑی میں پٹرول نہ ڈالیں گے تو گاڑی تو کھڑی ہو ہی جائے گی، یہ روز کے اوراد و وظائف سالک کے لئے پٹرول ہیں، نہیں ڈالیں گے تو روحانی گاڑی کھڑی ہو جائے گی۔

کے آپ کو فلائٹ سے محروم ہونا پڑا، اب سامان ہمارا اس میں جا رہا ہے چیکنگ تو ہو چکا، ہم پیچھے کھڑے ہیں ایک منٹ کی تاخیر نے ہمیں فلائٹ میں نہیں جانے دیا میں اس دن بیٹھ کر سوچتا رہا یا اللہ یہ دنیا کے معاملات ہیں، ایک منٹ کی تاخیر، ہم حاضر نہیں ہوئے اپنے وقت پر، انہوں نے ہمیں جواب دیدیا، اے مالک! تیری اناؤنسمنٹ ہر رات ہوتی ہے 'ٹھن من سڈل کا غلطی لہ'، مصلے کے قریب ہی کوئی نہیں آتا، بستر پر پڑے ہیں تو پھر وہاں کا قانون کیا ہوگا؟ اس لئے ہم سمجھیں اس معاملہ کو۔

سوتے ہوئے کو جگانے کا انوکھا انداز

ایک بزرگ تھے، جب تہجد کا وقت ہوتا، ان کی بیوی ان کو جگاتی، کہتی کہ اٹھو رات کے قافلے جا رہے ہیں، یعنی رات کو جو رحمتیں تقسیم کرنے والا عملہ اترتا ہے وہ اپنی لسٹ فائنل کر کے جا رہا ہے، اب یہ رحمت کی مخصوص کھڑکی آئندہ کل کھلے گی، جب دوسرا دن شروع ہوتا ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ وہ مخصوص ونڈ و پھر اوپن ہو لیکن پھر دن میں وہ نہیں کھلتی بلکہ پھر تو لمبی لائن میں لگا دیا جاتا ہے کہ اس کا وقت اب ختم ہو گیا وہ ہمیں روٹین کی لائن پر ڈال دیتا ہے، وہ جو اسٹیشنل ونڈ و کھلی تھی تو وہ فلاں ٹائم تھا اچھا آپ اب فجر کے بعد دعا مانگ رہے ہیں، چلیں آپ اس دروازے سے آجائیں۔

ہماری زندگی میں اور اولیاء کی زندگی میں اتنا ہی فرق ہے، ہم تہجد کا اہتمام نہیں کرتے تو ہمیں نارٹل روٹین کے دروازے پر ڈال دیا جاتا ہے، جاؤ بھائی بڑی لائن میں کھڑے ہو جاؤ۔

بڑوں کے کام کیسے بنتے ہیں؟

ایک مرتبہ ہمیں کسی ملک میں جانا تھا تو اس ملک کا ایک بڑا اہم آدمی تھا اس نے دعوت نامہ بھی لکھا تھا، اللہ کی شان کہ جب ویزا لگوانے کے لئے وہاں پہنچے تو کوئی دو ڈھائی سو بندوں کی لائن لگی تھی، ہم بڑے پریشان کہ یا اللہ یہ ڈھائی سو بندے جو اپنا کام مکمل کریں گے تو ہمیں عشاء ہو جائے گی لیکن اپلیکیشن جب گئی تو انہوں نے کہا کہ ونڈ و تو بہت ساری ہوتی ہیں۔ انہوں نے ایک آدھ ونڈ و کھول کے وہاں سے اناؤنسمنٹ کر دیا کہ درخواست گزار فلاں اور فلاں وہ اس ونڈ و پر آجائیں،

مدرسہ مدینۃ العلم

قدآن حکیم کی مکمل

تعلیم و تربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے

مَنْ أَنْصَرِنِي إِلَى اللَّهِ

کون ہے جو خاصۃ اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

A.C.NO

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محکمہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

ذکر کا مقصد کیا

سالم کو چاہئے کہ عزت ذکر کو اپنانے حتیٰ کہ دل کی گرہ کھل جائے، اتنا ذکر کرے، اتنا ذکر کرے کہ دل بیدار ہو جائے، یہ ابتدا ہے۔ اب اس کی انتہا یہ ہے کہ سالم اتنا ذکر کرے کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ (ان مہادی لیس لک فلتیم سالن) میرے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن پر اسے شیطان تیرا ہرگز قابو نہیں چلے گا، جس سالم نے اپنا ذکر اس نقطہ تک پہنچا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آگیا، اس کا اپنا نفع کیا۔

سالم کا حال

اس مقام تک ہر بندے کو اپنے آپ کو روحانی طور پر پہنچانا یہ لازم ہے ورنہ ایمان ہر وقت خطرے میں ہے، کوئی بھی کر سکتا ہے، کسی بھی وقت کر سکتا ہے، ایک پیونٹی جو دیوار کے اوپر چڑھ رہی ہے اس کو ہر وقت گرنے کے چانسز موجود ہیں، جب تک وہ چھت پر نہیں پہنچ جاتی، جب وہ چھت پر پہنچ گئی تو اب وہ گرنے کی سکتی تو روحانی دنیا میں یہی حال سمجھ لیجئے سالم کا! سالم اس دیوار پر چڑھنے والی پیونٹی کے مانند ہے، کسی وقت گر سکتا ہے، جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے اس وعدہ میں شامل نہیں ہو جاتا اور یہ حفاظت کا وعدہ تب ہوتا ہے کہ جب فنا بقا مکمل نہ ہو جائے تو ذکر میں اس نقطہ تک پہنچ جائیں حتیٰ کہ اللہ رب العزت کی طرف سے حفاظت نصیب ہو جائے، پھر کام آسان ہے تو اس لئے یہ بامقصد زندگی ہے کہہ دینا کہ میں آج ذکر نہیں کر سکا، آج میں تہجد نہیں پڑھ سکا، آج میں تسبیحات نہیں پڑھ سکا، جی ذکر قلبی مجھ سے ہوتا نہیں، مراقبہ کرنا مجھے آتا نہیں، اگر ہوتا کچھ نہیں تو پھر ملے گا بھی کچھ نہیں، ہمارے مشائخ نے کہا۔ ”من لا وردلہ لا واردلہ“ جو اپنے اوراد و وظائف نہیں کرے گا اس کو کوئی کیفیات نہیں ملیں گی، اس لئے سالکین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی زندگی سنت و شریعت کے مطابق گزارتے ہوئے ذکر کی کثرت کریں، ذکر کے بغیر کوئی کام نہیں چلے گا۔ ارشاد فرمایا۔ یا ایہا الدین امنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا ۱۰ ایمان والو تم کثرت سے اللہ کو یاد کرو، جب یوں کثرت سے ذکر کرتا ہے تو پھر اس کا دل منور ہوتا ہے، دل بیدار ہوتا ہے، دل ذکر شافل ہوتا ہے۔

سرور کونین ﷺ کی تلقین کردہ دعاؤں کے انمول موتی

سب سے افضل استغفار

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا اور مال بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان سے تمہارے لئے نہریں بہا دے گا اور وہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور اللہ کے سوا گناہ بخش بھی کون سکتا ہے اور جان بوجھ کر اپنے افعال پراڑے نہیں رہتے۔

حضرت شہاد بن اوس بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”سید استغفار (مغفرت مانگنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے) یہ ہے کہ یوں کہو۔ اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں اپنی استطاعت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، ان بری چیزوں سے جو میں نے کی ہیں، تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں، ان کا اعتراف کرتا ہوں، اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین کرتے ہوئے دل میں اسے کہہ لیا اور اسی دن اس کا انتقال ہو گیا۔ شام ہونے سے پہلے تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین کرتے ہوئے رات میں اسے کہہ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔

تندرستی کے لئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا کیا کرتے تھے ”اے اللہ! میرے جسم کو تندرستی اور میری بصارت کو عافیت عطا فرما اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حکمت اور کرم والا ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا

مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہیں۔

نفس کے شر سے بچنے کے لئے

حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ ”اے حصین! تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟“ عرض کیا کہ سات کی، چھ زمین پر اور ایک آسمان پر۔ پوچھا کہ پھر امید اور خوف کس سے رکھتے ہو؟ عرض کیا اس سے جو آسمان میں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حصین تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تمہیں فائدہ پہنچائیں گے۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب حصین مسلمان ہو گئے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے وہ دو کلمات سکھائیے جن کا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ آپ فرمایا: اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا۔

دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ پرندے کے بچے کی طرح کمزور ہو گئے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ”کیا تم اللہ سے عافیت نہیں مانگتے تھے۔“ عرض کیا میں اللہ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے جو عذاب آخرت میں دینا ہے وہ دنیا ہی میں دے لے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”سبحان اللہ۔ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، تم میں اتنی استطاعت ہی نہیں۔ تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے۔ ترجمہ: اے اللہ! ہمارے ساتھ دنیا اور آخرت میں بھلائی کا معاملہ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اعضاء کے شر سے اللہ کی پناہ

حضرت شہل بن حمیدؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز بتائیے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ کی پناہ مانگا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ

پکڑا اور فرمایا: کہو اے اللہ! میں اپنے کانوں، آنکھوں، زبان، دل اور شرم گاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

بجل اور بز دلی سے پناہ مانگنے کی دعا

حضرت سعد بن وقاصؓ فرماتے ہیں ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ ہمیں یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جیسے لکھنا سکھایا جاتا ہے۔ ”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، بجل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں، بز دلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناکر وہ عمر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے۔“

جامع تسبیح

حضرت جویریہ بنت حارثؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ میرے پاس سے گذرے۔ میں اپنی مسجد میں تھی۔ پھر دوپہر کے وقت دوبارہ گزرے تو پوچھا کہ ابھی تک اسی حال میں بیٹھی ہو۔ (تسبیح پڑھ رہی ہو) عرض کیا۔ ”جی ہاں۔“ فرمایا: ”میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں تم وہ پڑھا کرو۔ ترجمہ: ”اللہ کی ذات اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے نفس کی چاہت کے مطابق پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے عرش کے وزن کے برابر پاک ہے۔ اللہ کی ذات اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر پاک ہے۔“

مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کر دیں؟“ آپؐ نے فرمایا: کہو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ حلیم اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

قرض کی ادائیگی

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک غلام ان کے پاس حاضر ہوا جو زر کتابت ادا کرنے عاجز ہو گیا تھا اور عرض کیا کہ میری مدد کیجئے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: ”میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو رسول اللہؐ نے مجھے سکھائے تھے۔ اگر تمہارے اوپر پہاڑ کے برابر قرض ہوگا تو بھی اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے ادا فرمادیں گے۔ دعا یہ ہے ”اے اللہ! مجھے حلال مال دے کر حرام سے باز رکھ اور مجھے اپنے فضل سے اپنے علاوہ دوسروں سے بے نیاز کر دے۔“

مدینہ سے محبت کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: ”اے اللہ! ہمارے دل میں مدینہ کی ایسی محبت پیدا کر دے جیسی تو نے مکہ کی محبت ہمارے دل میں پیدا کی ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر دے۔ اے اللہ! ہمارے مد اور صاع (اوزان) میں برکت عطا فرمائے۔“

تمام دعاؤں کا مجموعہ

حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے بہت سی دعائیں کیں جو ہمیں یاد نہ ہو سکیں تو ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں ہم یاد نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ وہ تمام دعاؤں کو جمع کر دے۔ وہ یہ ہے کہ یہ دعا کیا کرو ”اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا سوال رسول اللہؐ نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتے ہیں، جس سے تیرے نبی محمدؐ نے پناہ مانگی، تو ہی مددگار ہے، تو ہی خیر و شر کا پہنچانے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت بھی صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔“

نبی کریمؐ دنیا سے پردہ فرماتے وقت کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دنیا سے پردہ فرماتے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔ ”اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا۔ (رفیق اعلیٰ سے مراد خود باری تعالیٰ ہیں۔) کیونکہ اللہ رب العزت اپنے بندوں کے رفیق ہیں۔ رفیق اعلیٰ انبیاء کی ایک جماعت کو بھی کہتے ہیں جو اعلیٰ علین میں رہتے ہیں۔ واللہ علم۔“

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)



طالب علمانہ سوالات

سوال از محمد امتیاز ————— موضع عالم پور، گنگوہ (سہارنپور)
بعد سلام عرض ہے کہ گھر کو کیسے کیلا جائے جس کے بعد اس گھر میں کبھی بھوت، جنات، خبیث ہمزاد اور سایہ اثر نہ کریں، کبھی اس گھر میں جنات داخل نہ ہوں اور جادو بھی کبھی نہ چلنے پائے اور حصار قطبی کے فائدے کیا کیا ہیں۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع فرمائیں عین نوازش ہوگی اور کوئی ایسا عمل بھی بتلائیں جو تیسری آنکھ کھل جائے اور روحانیت کا مشاہدہ ہو جائے، دست شفا حاصل ہو جائے، زبان سیف ہو جائے، مستجاب الدعوات ہو جائے، کشف والہام کی بارش ہو اور کوئی عمل ایسا بھی بتلائیں جس کے کرنے کے بعد کسی بھی مریض پر دم کیا جائے تو اس مریض کو انشاء اللہ اس مرض سے شفا حاصل ہو۔ مولانا حسن الہاشمی صاحب اللہ آپ کی خدمت و محنت کو قبول فرمائے جو آپ خدمت خلق کر رہے ہیں اللہ اس محنت کا اجر عظیم عطا فرمائے، اللہ آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرمائے، اللہ آپ کو عمر دراز عطا کرے آمین ثم آمین۔

آپ کی محنت و خدمت خلق دیکھ کر دل بول اٹھتا ہے کہ ہمیں سیرت محمد سے ملا ہے یہ خزینہ جو ہو دوسروں کی خاطر وہی ہے اصل جینا لکھنے میں جو غلطی ہو اس کی اصلاح فرمائیں، عین و کرم ہوگا۔

جواب

جن گھروں میں جنات ہوتے ہیں ان گھروں کو کیلنے کے لئے کئی

طریقے ہیں اور گھروں کو کیلنے کے الگ الگ مقصد بھی ہوتے ہیں، بعض گھروں کو محض اس لئے کلوایا جاتا ہے کہ اس گھر میں رہنے والے جنات اہل خانہ کو پریشان نہ کریں، جنات اسی گھر میں اپنی رہائش رکھیں لیکن اس گھر میں رہنے والے انسانوں کو اپنی شرارتوں اور ریشہ دوانیوں کا نشانہ نہ بنائیں، خود وہیں رہیں لیکن اس گھر میں رہنے والے مردوں، عورتوں اور بچوں کو اذیت نہ پہنچائیں اور ان کی خانگی اور بیرونی مسائل میں خلل اندازی نہ کریں، ہمارے اکثر اکابرین اس طرح کی بندش کو ترجیح دیا کرتے تھے وہ بندش کرتے وقت اپنی روحانی قوتوں کے ذریعہ جنات سے معاہدہ اور سمجھوتہ کر لیا کرتے تھے اور جنات سمجھوتے کے مطابق افراد خانہ سے کسی بھی طرح کی چھیڑ خانی سے اجتراز برتتے تھے۔ اکابرین کا یہ سمجھوتہ جنات سے براہ راست بھی ہوتا تھا اور موکلین کے ذریعہ بھی۔

بندش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل اپنی روحانی قوتوں کو بروئے کار لا کر پہلے جنات کو گھر سے باہر نکال دے اور جب جنات گھر خالی کر دیں تو پھر عامل اس گھر کی بندش کر دے۔ اگر عامل روحانی قوتوں سے بہرہ ور ہے تو اس طریقے سے بندش کرنے کے بعد جنات گھر خالی کر دیتے ہیں اور پھر ان کی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ دوبارہ اس گھر میں داخل ہو سکیں، یہ طریقہ بہت اچھا ہے، اس طریقے پر عمل کر کے جنات گھر سے بے دخل ہو جاتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے اہل خانہ کو نجات مل جاتی ہے لیکن یہ طریقہ آسان نہیں ہے، یہ بندش وہی عاملین کر سکتے ہیں جو روحانی قوتوں سے پوری طرح بہرہ ور ہوں اور براہ راست جنات سے

مقابلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں یا پھر مؤکلیں ان کے تابع ہوں اور مؤکلیں کا استعمال کر کے وہ جنات پر قابو پانے کی صلاحیت کے حامل ہوں، اگر ایسا نہیں ہے عامل روحانی قوتوں سے سرفراز نہیں ہے اور مؤکلیں ظاہر یا غائبانہ طور پر اس کے مددگار نہیں ہیں تو پھر جنات کو کسی گھر سے بے دخل کرنا اور ان کی ریشہ دوانیوں پر قابو پالینا ممکن نہیں ہے۔

بندش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ عامل کسی بھی طرح اجوائن کے ذریعہ یا سروسوں کے ذریعہ یا کونکوں کی بھیجٹ کے ذریعہ یا کسی ذی روح کی بھیجٹ کے ذریعہ یا کسی عمل اور چلہ کشی کے ذریعہ گھر میں بسنے والے جنات سے ایک مضبوط معاہدہ کرے اور کوئی مدت طے کر لے کہ اس مدت میں جنات اسی گھر میں رہیں گے لیکن اپنی شرارتوں سے باز آجائیں گے اور مقررہ مدت کے بعد وہ اس گھر کو اور جگہ کو چھوڑ دیں گے جس کی بندش کر دی گئی ہے۔ جنات میں اکثریت اگرچہ جھوٹ بولتی ہے اور جھوٹی قسمیں کھاتی ہے لیکن بندش کے عمل کے آگے اس عامل کے سامنے جس نے بندش کے عمل کی مکمل طور پر ریاضتیں کی ہوں اور اسے کسی مستند معتبر عامل کی سرپرستی حاصل ہو اور اس پر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم بھی ہو تو ایسے عامل کو جنات کا چکمہ دینا اور اس عامل کی آنکھوں میں دھول جھونکنا آسان نہیں ہوتا۔

جنات کی طاقت مسلم ہے اور ان کی صلاحیتوں سے بھی انکار نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اس کو خلیفۃ اللہ فی الارض کے گرانقدر خطاب سے سرفراز کیا ہے، نبوت اور رسالت جیسی عظیم الشان دولت انسان کو عطا ہوئی ہے، یہ دولت گروہ جنات میں سے کسی ایک جن کو بھی عطا نہیں ہوئی جب کہ جنات میں بھی اللہ کے ولی اور نیک بندے، اللہ سے ڈرنے والے اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے والے موجود ہیں، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کا مقام جنات سے بلند ہے اور اس کو جو روحانی قوتیں عطا کی گئی ہیں، ان روحانی طاقتوں سے جنات کو محروم رکھا گیا ہے، چنانچہ تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ جنات کو ستانے کی قدرت تو حاصل ہے لیکن کسی انسان کو تابع کرنے کا ٹکرا نہیں نہیں آتا وہ انسانوں کے دوست تو بن سکتے ہیں لیکن انسانوں کے رہبر، امام اور پیر نہیں بن سکتے، جب کہ انسان اگر صحیح طریقوں سے اللہ کا عبادت گزار ہو، گناہوں سے دور رہتا ہو اور مخصوص قسم

کی ریاضتوں سے گزر چکا ہو تو وہ ایک نہیں کئی کئی جنوں کو اپنا غلام بنالیتا ہے اور ان کے ذریعہ اپنے اور دوسروں کے مسائل حل کرا لیتا ہے، جنات خواہ نیک اور خدا ترس ہوں وہ انسانوں کو اپنا مرید نہیں بنا سکتے جب کہ ہمارے بے شمار اکابرین نے جنات کو اپنا مرید بنایا ہے بلکہ جنات ان کی بزرگی اور ولایت سے متاثر ہو کر خود ان کے مرید ہوئے ہیں، دیوبند میں بے شمار ایسے اکابر گزرے ہیں کہ جنات نے ان کا مرید بن کر جنات کی مجلسوں میں فخر کا اظہار کیا ہے۔ دیوبند کی مشہور شخصیت حضرت میاں سید اصغر حسین صاحب کے لاکھوں جنات مرید تھے اور باقاعدہ ان کی خدمت بھی کیا کرتے تھے، اس طرح کے واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسانوں کی صلاحیتیں اور انسانوں کا علم جنات سے بہت زیادہ ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ اس کائنات کا ہیر و انسان ہی ہے نہ کہ جن۔

لیکن فی زمانہ ایک مشکل یہ ہے کہ عالمین سے محنت نہیں ہوتی وہ ریاضتوں کے چکر میں نہیں پڑتے، وہ نفس کے غلام ہوتے ہیں، پرہیز وغیرہ بھی ان کے بس سے باہر کی چیز ہوتی ہے وہ صرف جھوٹ، عیاری اور مکاری کے ذریعہ ٹٹکے چلاتے ہیں اس لئے وہ جنات کا مقابلہ کرنے کے ہرگز ہرگز اہل نہیں ہوتے، وہ عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور صرف فریب اور جھوٹ کا سہارا لے کر اپنی چودھراہٹ قائم رکھتے ہیں، اس طرح کے عالمین نے روحانی عملیات کی پاکیزہ لائن کو بدنام کیا ہے اور ایسے عالمین صرف پیسے بٹورنے کے لئے اس لائن میں دندنارہے ہیں۔

یاد رکھیں کہ بندش کرنا ایک ٹھوس عمل ہے اور اس ٹھوس عمل کے لئے خود کو کسی قابل بنانا ہر کس و نا کس کی بات نہیں ہے اس کے لئے حوصلہ بھی ضروری ہے، مشقتیں اٹھانا بھی ضروری ہے، اپنے نفس کو مارنا بھی ضروری ہے اور ایک طویل عرصہ تک کسی ماہر و کامل کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا بھی از بسکہ ضروری ہے۔ اس طرح کی دو تیس صرف کتابوں کی ورق گردانی سے حاصل نہیں ہوتیں، ان دولتوں کے حصول کے لئے کسی کا دامن پکڑنا ضروری ہوتا ہے، ورنہ پھر آسان طریقہ یہ ہے کہ جنات سے الجھے بغیر اپنی محنتیں جاری رکھیں اور ایسے کام کرنے سے گریز کریں کہ جن کی وجہ سے عامل کسی زد میں آجائے یا عامل کی اولاد کسی مصیبت کا شکار ہو جائے۔ آپ نے کتنے عالمین کے گھرانوں کو برباد ہوتے دیکھا ہوگا ان میں زیادہ تر وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جنہوں نے سیکھا تو کچھ بھی نہیں

ہوتا لیکن وہ ہر لائق میں کودنے اور ہر سڑک پر بھاگنے کے خور ہوتے ہیں اور ان کا انارزی پن خود ان کے اپنے لئے ایک مصیبت بن جاتا ہے۔

الحاصل: آپ کے پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ گھر کو کیلئے کے لئے اور جنات کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کسی گھر سے دفع کرنے کے لئے عامل کا یا کمال ہونا بے حد ضروری ہے اگر عامل یا کمال نہیں ہوگا تو اس کے لئے جنات سے نعمت آسان نہیں ہوگا مکان کے چاروں کونوں میں ۴ کیلیں ٹھونک دینے سے سحر و آسیب کی بندش نہیں ہو جاتی، بندش کا عمل اسی وقت پائیدار ہوتا ہے جب یہ کسی معتبر اور مستند عامل کے ذریعہ وقوع پذیر ہوا ہو۔

ورنہ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے
حصار قطبی کے بارے میں ہم کئی بار لکھ چکے ہیں، مختصر یہ سمجھئے کہ
حصار قطبی ایک عظیم روحانی دولت ہے، اگر کوئی عامل حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کر دے تو اس کو روحانی عملیات کی ایک عظیم دولت حاصل ہو جاتی ہے، یہ حصار قطبی بے شمار چیزوں میں کام آتا ہے جس عامل نے باقاعدہ اس حصار کی زکوٰۃ ادا کر دی ہو اس سے جنات خوف کھاتے ہیں اور اس عامل کو دیکھ کر بھاگ جاتے ہیں جس طرح عوام الناس جنات سے ڈرتے ہیں اسی طرح جنات اس عامل سے ڈرتے اور لرزتے ہیں جس نے حصار قطبی کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہے۔ عالمین حصار سے بہت گھبراتے ہیں اور حصار پر محنت کرنے سے جان بچاتے ہیں جو بہت بڑی غلطی ہے، کسی نہ کسی حصار کی زکوٰۃ عامل کو ادا کرنی چاہئے کیوں کہ بغیر زکوٰۃ کے عمل میں تقویت پیدا نہیں ہوتی۔ حصار قطبی کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو شروع کر کے ۴۱ دن تک لگاتار پڑھتے رہیں، عشاء کے بعد روزانہ سات مرتبہ پڑھیں، اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود تنجینا پڑھیں۔ دوران چلہ پر ہیز جمالی رکھیں، ۴۱ ویں دن ۱۱ نمازیوں کو دودھ کی کھیر بنا کر کھلائیں، ۴۱ دن میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے اور ایک ایسا ہتھیار ہاتھ لگ جاتا ہے جو تمام عمر عامل کے کام آتا ہے اور انسان جادو اور جنات کے معاملے میں ہر جگہ سرخ رو بھی رہتا ہے اور محفوظ بھی۔

زبان کو سیف بنانے کے لئے زبان سے متعلق جو گناہ ہوں ان کو مطلقاً ترک کر دینا چاہئے، جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن کسی بھی طرح کی زہر افشانی اور فضول گوئی اور بددعا وغیرہ، ان تمام گناہوں سے بچتے

ہوئے عامل جس ذکر خداوندی میں مشغول ہوگا اس کی تاثیر یقیناً ظاہر ہوگی، ذکر کا فائدہ اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب ہم اپنی زبان کو مختلف قسم کی آلودگیوں سے محفوظ رکھیں، کم سے کم جس اسم الہی کا ہم ورد رکھیں اس اسم الہی کے رنگ میں خود کو رنگنے کی کوشش کریں اور باقاعدہ اس بات کی مشق کریں، مثلاً اگر ہم روزانہ ”یا لطیف“ کا ورد رکھیں تو خود کو اس اسم الہی میں ڈھالنے کی مشق کریں، لطیف کے معانی مہربانی کرنے والی ذات کے ہیں۔ اس اسم الہی کے ورد کا فائدہ ہمیں جب ہوگا جب ہم اللہ کے بندوں کے ساتھ مہربانی کا معاملہ رکھیں، ہم رات بھر ”یا لطیف“ پڑھتے رہیں اور دن بھر ہمارا سلوک اللہ کے بندوں کے ساتھ مہربانی والا نہ ہو تو ہمیں اس اسم الہی کے ورد سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہو سکتا یا مثلاً ہم رات کو ”یا سمیع یا مجیب“ پڑھنے کی عادت ڈالیں لیکن دن میں ہم کسی کی سننے کے لئے اور کسی کی ماننے کے لئے تیار نہ ہوں تو ”یا سمیع یا مجیب“ کا ورد ہماری نیا پار نہیں کر سکتا، یا مثلاً ہم ہر وقت ”یا رزاق“ کی تسبیح پڑھتے رہیں اور کسی کو ایک وقت کا کھانا کھلانے کے لئے تیار نہ ہوں یا بھوکے پیاسے لوگوں کی غذا اور پانی سے کوئی مدد کرنے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر ”یا رزاق“ پڑھنے کا ہمیں کوئی خاص فائدہ نہیں ہو سکتا، پڑھنا پڑھانا زبان کا عمل ہے اور ضرورت اس کی ہے کہ وہ زبان جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو وہ گناہوں سے آلودہ نہ ہو اور ہم زبان سے جو ذکر کریں اس ذکر میں اپنی شخصیت کو رنگنے کی حتی الامکان کوشش کریں بس یہی طریقہ زبان کو سیف بنانے کا ہے۔

خود کو مستجاب الدعوات بنانے کے لئے رزق حلال کا اہتمام ضروری ہے اگر کسی بھی انسان کی روزی مشکوک ہوگی تو وہ کتنی بھی عبادت کر لے وہ مستجاب الدعوات نہیں بن سکتا، مستجاب الدعوات بننے کے لئے اپنی روزی کو پوری طرح حلال کرنا چاہئے اور مشکوک نفع سے بھی خود کو بچانا چاہئے، ہم جتنا حرام پرہیزی سے دور رہیں گے اتنی ہی ہماری دعائیں قبول ہوں گی، صرف عبادتیں کرنے سے بیڑہ پار نہیں ہوگا، اپنی عبادتوں کو قبولیت کے درجوں تک پہنچانے کے لئے ہمیں حرام روزی سے خود کو بچانا ہوگا۔ بزرگوں نے تو یہ تک فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۱۰۰ درہم کا کپڑا خریدے اور اس میں ایک درہم حرام کا ہو تو جب تک یہ لباس بدن پر ہے گا عبادت قبول نہیں ہوگی، جس زبان سے ہم کسی مقدمہ میں جھوٹی

گو اسی دے دیں اس زبان سے ہم رات کو کتنا بھی ذکر کر لیں وہ قابل قبول نہیں ہوگا اور اس زبان سے نکلی ہوئی دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی، اسی طرح تہمت لگانے والوں کی، الزام تراشی کرنے والوں کی، لعن طعن کرنے والوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں، مستجاب الدعوات بننے کی اگر خواہش ہو تو رزق حال پر قناعت کریں اور زبان کو لگام دیں، ورنہ یہ دولت صرف تمنا کرنے سے حاصل نہیں ہوگی۔

کشف والہام ان لوگوں پر موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں جو اپنی زبان اپنے خیالات، اپنی سوچ و فکر، اپنی چال ڈھال کی حفاظت کرتے ہیں، کشف والہام کی دولت گناہ گاروں کے حصے میں نہیں آتی، اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی ایسے بزرگوں کی طرح کشف والہام سے بہرہ ور ہوں تو ہمیں اپنے نفس کو ناجائز کاموں اور اپنی غیر ضروری ضروریات کو لگام دینی ہوگی، ہم اس دنیا میں جتنی احتیاط کے ساتھ زندگی گزاریں گے اور ہر معاملے میں جتنی بھی اللہ کی رضا کو ملحوظ رکھیں گے، اتنا ہی اللہ کی رضا ہمارے حصے میں آئے گی اور جو شخص اللہ کی رضا کے سرٹیفکٹ سے بہرہ ور ہوگا اس کے قلب و ذہن پر علم و معرفت موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگیں گے اور مریضوں کے علاج میں ہم جس قدر بھی مخلص ہو جائیں گے اور اپنے مفادات سے بالاتر ہو کر ان کے علاج میں جٹ جائیں گے اتنا ہی اللہ کا فضل و کرم ہمارے دامن میں سمٹ جائے گا اور ہمارے ہاتھوں میں شفا، دولت شفا ظاہر ہونے لگے گی جو اللہ کے بندوں کو خود محسوس اور معلوم ہونے لگے گی۔

آپ نے خط کے آخر میں چند کلمات میری تعریف میں بھی لکھے ہیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے، لیکن میں جانتا ہوں کہ جو میری منزل ہے وہ ابھی بہت دور ہے میں خدمت خلق کی خواہش کی پھر کوشش کر رہا ہوں لیکن ابھی تک میں پوری طرح اس بارے میں کامیاب نہیں ہو سکا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ لوگ میری خدمات سے مستفیض ہوں اور میں رحمت کا بادل بن کر پوری کائنات پر جی بھر کے برس سکوں، آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے کسی قابل بنائے اور لوگوں کا حسن ظن اسی طرح باقی رہے۔

مزید التماس

سوال از: (ایضاً)

میراثی نمبر ۸۸ ہے، دونوں کتابچوں کے عملیات آپ کی اجازت

سے پورے کر چکا ہوں اور کم و بیش ایک سال سے خدمت خلق آپ کی اجازت سے کر رہا ہوں اور اللہ کے فضل و کرم سے شفا بھی مل رہی ہے۔ آپ کا میں ادنیٰ سا غلام آپ سے درخواست ہے کہ آپ مجھے اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھے اور دعا فرمائیں، اللہ ہم جب تک دنیا میں رکھ دین اسلام پر قائم رکھے، جب موت آئے تو ایمان پر خاتمہ ہوا اور دعا گو ہوں کہ اللہ ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا فرمائے۔ آپ سے کچھ عملیات کی اجازت چاہتا ہوں۔

عمل یہ ہے کہ آپ نے جو رسالہ مکتبات نمبر صفحہ ۱۰۹ پر جو عمل تحریر کیا اپنے نام کے مکتب کیسے بنائے جاتے ہیں ذرا سمجھا دیجئے، عین نوازش ہوگی۔ دوسرا عمل ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۶ء میں صفحہ نمبر ۴۰ پر تحریر ہے جس سے زبان سیف ہو جاتی ہے، آیات عمل یہ ہے۔ وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِهًا۔ اس آیت کی زکوٰۃ کے دوران پرہیز جلالی و جمالی کرنا ہے لیکن میرے لئے مشکل ہے کیوں کہ میں مسجد میں نماز پڑھاتا ہوں، کھانا دوسروں کے گھر سے آتا ہے اس لئے پرہیز مشکل ہے اگر بغیر پرہیز کے کام چلتا ہے تو اجازت دیں، اگر پرہیز ضروری ہے تو بتلائیں۔ تیسرا عمل ایسا بتائیں جس کے کرنے سے اللہ کی محبت میرے دل کے اندر زیادہ سے زیادہ پیدا ہو اور دنیا و آخرت کی بھلائی نصیب ہو جائے۔

آپ سے درخواست ہے کہ ان عملیات کی اجازت بھی عطا کریں اور میرا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں چھاپیں، عین نوازش ہوگی۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کرے، اللہ آپ کی تمام جسمانی و روحانی بیماری دور کرے، اللہ آپ کو زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرنے کی توفیق دے، اللہ ہم سے بھی بغیر طمع کے خدمت خلق کرنے کی توفیق دے اور اللہ دنیا سے برے عامل ختم کرے اور اچھے عامل کامل پھیلائے اللہم آمین۔

اگر کہنے میں غلطی ہو یا کہنے میں غلطی ہو معاف فرمائیں اور قریب کے ہی شمارے میں شائع فرمائیں۔

جواب

اللہ کا فضل و کرم ہے کہ آپ اللہ کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہیں اور رب العالمین کا مزید فضل و کرم یہ ہے کہ آپ کے

مریضوں کو شفا نصیب ہو رہی ہے، درحقیقت شفا اللہ ہی دیتا ہے، ڈاکٹرس، اطباء اور عاملین وغیرہ صرف سبب کا درجہ رکھتے ہیں لیکن تندرستی، شفا اور کچھ بھی اس دنیا میں اللہ کی مرضی اور ان کے حکم سے ہی لوگوں کو نصیب ہوتا ہے، اس لئے اگر مریضوں کو شفا مل رہی ہے تو آپ پر شکر واجب ہے، ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرتے رہیں تاکہ آئندہ بھی آپ کے مریض شفا یاب ہوتے رہیں، اپنی صلاحیتوں پر کبھی بھروسہ نہ کریں، بھروسہ صرف اللہ پر کریں، اللہ کا فضل و کرم شامل حال ہو تو کم صلاحیت والے زیادہ کام کر جاتے ہیں اور اگر اللہ کا فضل و کرم شامل حال نہ ہو تو پھر صلاحیت والوں کی بنیاد پر کھڑے تو کھڑے ہی رہتے ہیں۔

آپ ہمارے رسائل و کتب کو بغور پڑھا کریں تاکہ آپ کی اردو درست ہو سکے۔ آپ کے اس خط میں اعلیٰ کی کئی غلطیاں ہیں جو قابل افسوس ہیں، اس بات کی نشاندہی ہم اس لئے کر رہے ہیں اور اس لئے آپ کو متنبہ کر رہے ہیں تاکہ آئندہ اس طرح کی غلطیاں نہ ہوں۔ اگر ہمارے شاگردوں کی بھی اردو صحیح نہیں ہوگی تو بڑے دکھ کی بات ہوگی اور اس سے ہماری بھی ہدایت ہوتی ہے، اردو ہماری مادری زبان ہے اس اردو نے ہمیں بڑی بڑی دوستی عطا کی ہیں، اس اردو زبان کا حق ہے کہ ہم اس کو پوری طرح سمجھیں اور صحیح طریقے سے لکھیں اور بولیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ آئندہ اس زبان کا حق پورا پورا ادا کریں گے، اردو سمجھنا سمجھانا اور اردو اخبارات اور رسائل خریدنا ہمارا فرض ہے، اس فریضے سے کبھی غفلت نہ برتنے، میں اردو کے چار اخبار محض اس لئے خریدتا ہوں کہ چاول برابر سہی اردو زبان کا کچھ تو حق ادا کر سکوں، جو لوگ استطاعت رکھتے ہوئے بھی اخبار کسی سے مستعار لے کر پڑھتے ہیں وہ اردو زبان کے ساتھ نا انصافی کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔

اپنے نام کا موکل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے مجموعی اعداد کو الٹ کر لکھ لیں پھر ان کے حروف بنا کر آخر میں ایل بڑھا دیں، موکل بن جائے گا۔

مثلاً آپ کا نام محمد امتیاز ہے، آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۵۵ ہیں، ان کو الٹ کر لکھا تو ۵۵ بنے، ان کے حروف یہ ہیں۔ ۵ ۵ ان کے آگے ایل بڑھایا تو ۵۵ ایل ہوا، پس یہ آپ کے نام کا موکل ہے۔ اگر آپ اس کا ورد روزانہ ۵۵ مرتبہ کریں گے یہ آپ کی گرفت میں آجائے گا اور

آپ کو غیر محسوس طریقے سے فائدہ پہنچائے گا۔

سیف زبان ہونے کے لئے عمل اپنی جگہ لیکن ہم لکھ چکے ہیں کہ جب تک زبان کو جھوٹ اور غیبت سے محفوظ نہیں رکھا جائے گا، زبان میں تقدس اور پاکیزگی پیدا ہونے کا سوال پیدا نہیں ہوتا، مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ زبان کو ہمیشہ لگام دے رکھیں اور زیادہ گفتگو کرنے سے پرہیز کریں صوفیاء کرام کی روش یہ تھی، کم گفتگو، کم خوردن، کم گفتگو، کم بولنا، کم کھانا اور کم سونا۔ جو لوگ صوفیا کی ان صفات کو اپناتے ہیں ان میں ولایت پیدا ہو جاتی ہے، زیادہ بولنے سے انسان زیادہ غلطی کرتا ہے، جو لوگ اپنی زبان کو اپنے کنٹرول میں رکھتے ہیں ان میں اعلیٰ صفات پیدا ہو جاتی ہے، پھر جب وہ اپنی زبان سے ذکر خداوندی کرتے ہیں تو زبان میں ایسا نکھار پیدا ہو جاتا ہے کہ اسے دیکھ کر فرشتے بھی رشک کرتے ہیں اور بندہ بندگی کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے کہ بقول شخصے کہ

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ہماری مراد یہ ہے کہ زبان کی مخصوص صفت کو حاصل کرنے کے لئے کسی بھی عمل کی پابندی کرنے کے ساتھ زبان کو گناہ اور مصیبتوں کی آلودگیوں سے محفوظ کر لیں۔ اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اللہ کے بندوں سے محبت کریں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ساری مخلوق اللہ کا خاندان ہے جو شخص اللہ کی توجہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کی طرف متوجہ رہے اور مخلوق کے ساتھ حتی الامکان محبت اور حسن سلوک کا معاملہ کرے۔ ایک حدیث قدسی میں حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ جب میرا کوئی بندہ میرے دوسرے بندوں کی خدمت میں مصروف ہو جاتا ہے تو میں اس کی ضروریات پوری کرنے میں لگ جاتا ہوں اور میں بغیر مانگے اس کی جھولی بھر دیتا ہوں، اس طرح کی روایات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ہمیں اللہ کی محبت حاصل کرنی ہے تو ہمیں اس کی مخلوق سے بے لوث محبت کرنی چاہئے اور ان کی ضروریات اور خواہشات کو پورا کرنے کے لئے حتی الامکان جدوجہد کرنی چاہئے۔

ہاموکل عمل پرہیز کے کامیاب نہیں ہوتے جب تک آپ پرہیز کرنے کی پوزیشن میں نہ آجائیں تو اس وقت تک آپ ہاموکل عمل سے احتیاط ہی برتیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

جہاں تک اجازت کا معاملہ ہے تو کھول عملیات کی اور علم الاسرار

کی اجازت تو ہم سبھی کو دیدیتے ہیں خواہ ہمارے شاگرد بھی نہ ہوں لیکن چونکہ آپ ہمارے شاگرد ہیں تو آپ کو ہمارے تحریر کردہ تمام عملیات کی اجازت ہماری طرف سے حاصل ہے لیکن ہم آپ کو یہ مشورہ دیں گے کہ ہماری اجازت کے باوجود کوئی بھی عمل اپنی روحانی بساط اور اپنی روحانی اہلیت کو پیش نظر رکھ کر ہی کریں۔ اگر آپ کو صرف سائیکل چلانے کی مشق ہو تو جہاز اڑانے کی کوشش نہ کریں اور کسی بھی عمل کو تجربہ میں لانے سے پہلے اس کی تمام کلیات تمام جزویات اس کے تمام قواعد اور اس کی تمام شرائط کو ملحوظ رکھیں، تب ہی آپ کسی عمل میں کامیاب ہو سکتے ہیں، باموکل عمل کے لئے عامل کا تندرست ہونا بھی ضروری ہے اور اس کا اپنے نفس اور اپنی خواہشوں پر مکمل کنٹرول ہونا بھی ضروری ہے۔ عامل کا بول و براز پر کنٹرول ہونا بھی ضروری ہے اور ان ہی باتوں کے لئے جمالی اور جلالی پرہیز کرایا جاتا ہے تاکہ جسم کی کشافیتیں ختم ہو جائیں اور جسم لطیف ہو جائے، جس عامل کو بول و براز پر کنٹرول نہیں ہوتا یا جس کی ریمائیں بار بار آتی ہیں تو وہ اپنے وضو کو زیادہ دیر تک برقرار نہیں رکھ سکتا اور جب وضو زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہتا تو پھر لمبے اور طویل عمل کرنا دشوار ہوتا ہے۔ اس لئے دوران عمل بادی چیزوں سے بھی بچنا چاہئے، بادی چیزیں گیس بناتی ہیں اور جس شخص کے گیس بنتی ہے اس کو وضو روکنے میں بہت دشواری ہوتی ہے۔ یہ تمام باتیں جو تندرستی سے تعلق رکھتی ہیں، یہ ایک طرح سے عملیات سے بھی جڑی ہوئی ہیں ان کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے تاکہ صحت برقرار رہے اور دوران عمل عامل کو بار بار پہلو نہ بدلنے پڑیں۔

آپ کی خواہش کے مطابق آپ کے سوالوں کے جوابات ماہنامہ طلسماتی دنیا میں چھاپے جارہے ہیں اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین آپ کی خامیوں کو دور فرمائے، آپ کے اندر روحانی علاج کی مکمل اہلیت پیدا کرے اور آپ کو اس عملیات کی اس سوجھ بوجھ سے بھی بہرہ ور کر دے کہ جس کے بغیر اس راہ میں چار قدم چلنا بھی ممکن نہیں ہوتا، اللہ آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کے ہاتھ میں شفا پیدا کرے آمین۔

مشورہ بھی، مطالبہ بھی

سوال از: آصف خان — جلاؤں

یہ خط میں آپ کو بڑی امید کر کے ۹ ویں دفعہ لکھ رہا ہوں شاید

میرے خط ردی کے ڈبے میں پھینکے جارہے ہیں، میرے خطوط کو اہمیت نہیں دی جارہی ہے، شاید میری طرح کتنے لوگوں کی امیدیں خط کا جواب نہ ملنے پر ٹوٹی ہوں گی اور ناامید ہو کر کتنے لوگ کنارہ کر لیٹے ہوں گے۔

آج بھارت میں ٹی وی چینلوں پر رشی مہارشی اور جیوتش پنڈتوں کے آن لائن پروگرام چلتے ہیں اور غیر مذہب کے لوگ کال کر کے اپنے مسئلے کا حل تین منٹ میں جان لیتے ہیں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ آپ ویب سائٹ کے ذریعہ اپنے قارئین حضرات کو جواب جلدی جلدی دے سکتے ہیں۔ آپ اپنے دفتر میں کچھ ملازم حضرات بڑھادیجئے پھر دیکھئے کہ کتنے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ جڑ جائیں گے۔ آپ آن لائن جواب کی فیس رکھ دیجئے پھر دیکھئے گا جناب قارئین حضرات کتنے خوش ہوں گے۔

”اللہ الصمد“ یہ اسم اعظم کا ایک مختصر عمل ہے، یہ عمل تین یا ۷ روز کا ہے، پتہ نہیں کس سال کے رسالے میں چھپا تھا مگر عمل کچھ اس طرح سے تھا کہ اگر آپ مقروض ہیں، مجبور ہیں، بیٹی جوان ہوگئی ہو اگر شادی کے لئے روپیوں کی ضرورت ہے تو یہ عمل کریں، انشاء اللہ امید پوری ہوں گی۔ عمل: بعد نماز عشاء رات کے ۱۲ بجے آپ حصار کے اندر بیٹھیں چارزانو ہو کر پھر ”اللہ الصمد“ کو اتنی تعداد میں پڑھیں، پھر کھڑے ہو کر مغرب کی طرف منہ کر کے اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر شمال کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر جنوب کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر اتنی مرتبہ پڑھیں، پھر حصار میں بیٹھ کر اتنی مرتبہ پڑھیں۔ ایک موکل حاضر ہوگا جس کے پاس روپیوں کی گھڑی ہوگی اور وہ تمہارے سامنے رکھ دے گا اور چلا جائے گا، آپ شکرانہ کی نماز پڑھیں، اللہ کا شکر ادا کریں۔

میں مریض ہوں، زیادہ لمبی عزیمت، لمبی آیت نہیں پڑھ سکتا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسم اعظم ”یا اللہ“ کا کوئی ایسا عمل بتلائیے جس کے پڑھنے سے ایسے موکل یا فرشتہ حاضر ہو جائے جو صرف بیمار یوں کو ٹھیک کرنے کی قدرت رکھتے ہوں، مجھے دولت نہیں چاہئے بلکہ بیماری سے نجات مکمل شفا چاہئے۔

سسرال میں گھر داماد بن کر رہنے سے مجھے سسرال والوں نے

رہ جاتے ہیں، ظاہر ہے انہیں جواب نہ ملنے پر افسوس بھی ہوتا ہوگا اور ممکن ہے کہ کچھ لوگ بیزار ہو کر ہم سے اپنا تعلق منقطع کر لیتے ہوں، ایسے تمام حضرات سے ہم اظہار معذرت اور اظہار شرمندگی کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔

ہماری خواہش تو یہی ہے کہ جو تعلق بن گیا ہے وہ ہمارے ہمارے کسی کوتاہی یا کسی غفلت کی وجہ سے وہ ٹوٹنے نہ پائے پھر بھی جو لوگ کسی ہمارے ہم سے دور ہو جائیں اور اپنی محبتوں اور عنایتوں سے ہمیں محروم کر دیں تو ہم صبر کے سوا اور کچھ بھی کیا سکتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ قارئین کے حسن ظن کو ہمیشہ باقی رکھے اور محبتوں اور عنایتوں کے سلسلے بھی ہمیشہ برقرار رہیں اور قارئین کی توجہات ہمیشہ ہری بھری رہے۔ آپ کے مشورے کے مطابق آن لائن سوال و جواب کے سلسلے کو انشاء اللہ ہم عنقریب شروع کرنے والے ہیں، اس کا فائدہ ویسا ہی ہوگا جیسا طلسماتی دنیا کے ذریعہ جواب دینے کا ہوتا ہے اس سے دوسرے لوگ بھی مستفیض ہوں گے اور ہمارا جواب ہزاروں اور لاکھوں لوگوں کی نظروں سے گزرے گا اور اگر یہ جواب ویڈیو کال کے ذریعہ دیا جائے گا تو ہماری آواز لاکھوں سننے والوں کے کانوں تک پہنچے گی یہ پروگرام تو بن رہا ہے دعا کیجئے کہ اس پر عمل جلد ہو اور بہت جلد ہم ضرورت مندوں کے کام آسکیں۔

ہم ایک سال میں ہزاروں عمل قارئین کے لئے لکھتے ہیں، یاد نہیں رہتا کہ کونسا عمل کس شمارے میں لکھا تھا، اندازہ یہ ہے کہ اللہ الصمد پڑھنے کی تعداد ہر سمت میں ۲۳۱ مرتبہ ہوگی، آخر میں سجدے میں جا کر اور پھر التحیات میں بیٹھ کر بھی اسی تعداد میں پڑھنا ہوگا، پھر اپنے رب سے دعا کریں اگر اللہ نے کامیابی عطا کر دی تو مومل حاضر ہوگا اور آپ کی مدد کرے گا۔

دست غیب کے سلسلے میں ایک بہت ہی ضروری بات یاد رکھیں کہ دست غیب کا عمل کوئی سا بھی ہو وہ بالکل رایگاں نہیں ہوتا، اگر وہ اس طرح بھی کامیابی سے ہمکنار نہ ہو جس طرح آپ نے پڑھا اور جس طرح لکھا گیا ہے تو پھر غائبانہ مدد دست غیب کا عمل کرنے والے کی ہو جاتی ہے، روزی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایسی ایسی جگہوں سے رزق میسر آنے لگتا ہے کہ جہاں سے کوئی گمان بھی نہیں ہوتا۔ مومل حاضر ہونہ ہو یا کوئی روپیوں کی قبلی پیش کرنے والے آئے نہ آئے لیکن

میری عزت کی مٹی پلید کر کے رکھ دی جس کی بنا پر مجھے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لگ گیا اور جسم کمزور ہو جانے سے ہمیشہ ٹائیفاؤڈ رہتا ہے، روپیہ پیسہ بہت خرچ ہوتا ہے، اب میں نے سسرال چھوڑ دیا ہے، پاس میں روپیہ نہیں، صحت ٹھیک نہ رہنے کی وجہ سے محنت نہیں کر سکتا ہوں، ہمیشہ جسم کمزور رہتا ہے، چکر آ جاتے ہیں، باہر کا کھانا پانی کی وجہ سے بیمار ہو جاتا ہوں۔

امید کرتا ہوں کہ آپ ”اللہ“ کا وظیفہ دے کر میری مدد کیجئے تاکہ میری شفا ہو جائے۔

جواب آپ کی مرضی کے مطابق آپ چاہیں تو کسی قریبی شمارے میں جواب چھاپ سکتے ہیں، مگر لفافہ میں ایک کورا خط رکھ رہا ہوں اس میں لکھے ضرور ضرور جواب رسالے کے ذریعہ ملے گا یا پھر آپ لفافہ میں جواب بھیج دیجئے گا۔ اگر جواب خط کے ذریعہ بھیجا جا رہا ہے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جواب

ہم آپ کو اس بات کا یقین کیسے دلائیں کہ ہمارے پاس اور ہمارے ارد گرد رڈی کی ایسی کوئی ٹوکری موجود نہیں ہے جس میں ہم اپنے خالصین اور اپنے خیر خواہ کے خط ڈالتے ہوں، اتنی بڑی بد اخلاقی اور کم ظرفی کی ہم سے توقع مت رکھئے، ہاں یہ ضرور ممکن ہے کہ آپ کا خط نمٹے ہوئے خطوں کی گڈی میں ازراہ غلطی رکھا جاتا ہو اور پھر وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہو، کسی کے خط کو دانستہ نظر انداز کرنا اور اسے بے حیثیت سمجھنا یا ناقابل جواب سمجھنا گناہ ہے اور اللہ سے اس طرح کے گناہوں کی ہم ہزار بار پناہ چاہتے ہیں، ہم آپ کو جھٹلا بھی نہیں سکتے، جب آپ نے لکھا ہے کہ ایک بار نہیں آٹھ بار آپ نے خط لکھا اور ہماری طرف سے اس کا جواب نہیں گیا تو درست ہی ہوگا، ہم اس کوتاہی پر غور کریں گے اور اسے اپنی بد نظمی پر محمول کرتے ہوئے آپ سے معذرت چاہیں گے۔

دفتر میں ڈھیروں خطوط روزانہ موصول ہوتے ہیں ہم سبھی کو جواب دینے کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن پے در پے سفر کی وجہ سے کئی بار خطوں کے اعتبار لگ جاتے ہیں اور پھر بے پناہ مصروفیت کی وجہ سے ہماری نظروں سے کچھ اوجھل ہو جاتے ہیں اور ہمارے قارئین جواب سے محروم

اللہ کی رحمت بندے کی ضرورت دگر بنتی ہے اور اس کی خواہشات عائبانہ طور پر پوری ہونے لگتی ہے اور خواہشات اور ضروریات پوری ہونے کے اسباب پیدا ہوتے ہیں۔

آپ ایمان و یقین کے ساتھ ”اللہ الصمد“ والے عمل کو کر لیں اور اس رب اور اس کی قدرتوں پر بھروسہ رکھیں جو ان کو بھی مایوس نہیں کرتا جو نہیں مانگتے پھر ان کو کیوں مایوس کرے گا جو ان کے سامنے اپنا دامن پھیلا رہے ہیں۔

اسم ذات الہی ”یا اللہ“ کا عمل بھی آپ کے لئے سودمند ثابت ہوگا، آپ ہر نماز کے بعد ۶۶ مرتبہ ”یا اللہ“ کا ورد رکھیں اور عشاء کی نماز کے بعد اس کی تعداد ۹۹ مرتبہ کر دیا کریں۔ اگر آپ ۳۳۵۶ مرتبہ پڑھ سکتے ہوں تو بہت ہی بہتر ہوگا ورنہ ۹۹ بار پڑھنے پر اکتفا کریں۔

اپنی موجودہ صحت کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ وظیفہ کریں اور موکل کی حاضری اور اس کو تابع کرنے کے بارے میں سوچنا بند کر دیں کیوں کہ موکلین والے تمام اعمال طویل اور مشکل ترین ہوتے ہیں جو موجودہ صورت حال میں آپ کے بس کی بات نہیں ہے لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اپنا مایوسیوں کا روحانی علاج کرنے کے لئے موکل تابع کرنا یا اس کو اپنا غلام بنانا ضروری نہیں ہے، اگر علاج کے سلسلے میں آپ کی نیت صحیح ہے اور لوگوں کی خدمت کرنے میں آپ مخلص ہیں اور لوگوں کو فائدہ پہنچانے کا جذبہ رکھتے ہیں تو موکل کے بغیر بھی بہ حسن و خوبی خدمات کے سلسلے کو جاری رکھ سکتے ہیں، بس آپ کو اپنا تعلق اللہ سے مضبوط کرنا ہے اور اس کے بندوں کی بے لوث خدمات کرنے کا تہیہ کر لینا ہے، آپ دیکھیں گے کہ اللہ کی نصرت اور مدد آپ کے ساتھ ہوگی۔

آپ کا جو وقت اچھا یا برا گزر گیا اس کو بھول جائیے، اب آپ اپنے حال کی قدر کریں، اس کو ضائع نہ کریں، وقت جو گزر جاتا ہے، گزر جاتا ہے، کوشش اس بات کی کریں کہ آپ کا وقت ایک پل بھی ایک لمحہ بھی کچھ کئے بغیر نہ گزرے۔ جو لوگ کچھ نہیں کرتے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں وہ خود پر بہت بڑا ظلم کرتے ہیں اور وقت ضائع کرنے کی انہیں بہت بڑی سزا ملتی ہے۔

دوسروں کی خدمت کرنے سے پہلے اپنی صحت کا بھی خیال رکھئے، جان ہے تو جہان ہے۔ اگر آپ خود بیمار ہوں گے تو دوسروں کا علاج کیسے

کر پائیں گے، نماز کی پابندی رکھئے، ہمیشہ تازہ وضو کے ساتھ نماز پڑھئے، نماز کی پابندی سے بھی تندرستی بحال رہتی ہے، صبح شام ”یا سلام“ ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیے، انشاء اللہ اس وظیفے سے بھی صحت پر اچھا اثر پڑے گا۔ اگر صبح شام ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں تو انشاء اللہ آپ کی تندرستی ٹھیک رہے گی اور ناگہانی بیماریوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔

اگر تعویذ گلے میں ڈالنے کو نادانی اور کم فہم اور کم علم لوگوں کی طرح آپ ناجائز نہ سمجھتے ہوں تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے آپ کی حفاظت رہے گی۔

۷۸۶

۶۰۸	۶۲۲	۶۱۸	۶۱۵
۶۱۹	۶۱۴	۶۰۹	۶۲۱
۶۱۳	۶۱۶	۶۲۳	۶۱۰
۶۲۳	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۷

کھانا گھر کا کھانے کی عادت ڈالنے خواہ دال اور چٹنی ہو، ہوٹلوں کے کھانے کتنے بھی لذیذ ہوں وہ تندرستی کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور پہنچاتے ہیں، خاص طور پر ہر جگہ کا پانی صحت کے لئے بہت مضر ثابت ہوتا ہے، پانی ہمیشہ پسرلی کا اگر استعمال کریں تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا۔ بہر حال سب چیزوں سے پہلے اپنی صحت کا خیال رکھیں یہی اپنے ساتھ انصاف ہے اور جب صحت ہوگی تب ہی عبادت بھی ہوگی اور تب ہی خدمت خلق بھی صحیح طریقے سے ہوگی۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کے ہر عمل کو قبول فرمائے، آپ کی تندرستی کو بحال رکھے اور آپ کو اپنے اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کی صلاحیتوں سے بہرہ ور کرے۔

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی

دیوبند۔ پن ۳۵۵۴

عکسِ سلیمانی

یا حفیظ کا نقش

جان و مال کی حفاظت کے لئے اس نقش کو عروج ماہ میں ساعتِ شمس میں لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ جان و مال کی حفاظت رہے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ظ	ی	ف	ح
۷۹	۹	۸۹۹	۱۱
۱۰	۸۲	۸	۸۹۸
۹	۸۹۷	۱۱	۸۱

یا حسیب کا نقش

امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو عروج ماہ میں کسی ساعتِ سعید میں لکھ کر طالب علم کے گلے میں ڈالیں اور طالب علم کو تاکید کریں وہ روزانہ ”یا حسیب“ ۱۰۰ مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھتا رہے۔ زمانہ امتحان سے پڑھنا شروع کرے اور نتیجہ امتحان آنے تک برابر پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ اچھے نمبروں سے کامیابی ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ی	س	ح
۵۹	۹	۱	۱۱
۱۰	۶۲	۸	۰
۹	۰	۱۱	۶۱

یار قیب کا نقش

حفاظت اور فرشتوں کی نگہبانی کے لئے یار قیب پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر رات کو سونے سے پہلے روزانہ ۳۱۳ مرتبہ ”یار قیب“ پڑھ کر دستک دیں تو فرشتے تمام رات عامل کی اور اس کے اہل خانہ کی حفاظت اور نگہبانی کرتے ہیں۔ جو شخص یار قیب کے نقش اپنے پاس رکھے گا وہ تمام آفات سے محفوظ رہے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	ی	۵	ر
۹۹	۲۰۱	۱	۱۱
۲۰۲	۱۰۲	۸	۰
۹	۰	۲۰۳	۱۰۱

یا واسع کا نقش

روزی میں وسعت اور کشادگی کے لئے روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ”یا واسع“ ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، چند ماہ کی پابندی کے بعد روزی میں وسعت اور کشادگی پیدا ہوگی، تنگ دستی اور غربت سے نجات ملے گی اور ایسی ایسی جگہ سے رزق ملے گا جہاں سے گمان بھی نہیں ہوگا۔ یا واسع کا نقش غربت و افلاس سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش سے عروج و مدح میں وسعت مشتری میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	س	۱	و
۰	۷	۶۹	۶۱
۸	۳	۵۸	۶۸
۵۹	۶۷	۹	۲

یا حکیم کا نقش

کسی بھی ضرورت یا کسی بھی خواہش کی تکمیل کے لئے ”یا حکیم“ روزانہ ۷۸ مرتبہ صبح و شام پڑھیں۔ اس وظیفے کو ۴ دن تک جاری رکھیں، اپنے مقصد اور اپنی مراد کو ذہن میں رکھ کر اس اسم الہی کا ورد رکھیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں مراد برآئے گی۔ کسی بھی مہم میں

کامیابی حاصل کرنے کے لئے ”یا حکیم“ کا نقش شرفِ قمر کے وقت بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور کرہمہ قدرت دیکھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۳۸	۱۹
۳۷	ک	ح	۱۳
۲۱	م	ی	۷
۱۱	۶	۲۲	۳۹

یا وکیل کا نقش

تمام ضروریات اور خواہشات کی تکمیل کے لئے روزانہ ”یا وکیل“ کا ورد سو مرتبہ کریں اور یا وکیل کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ تمام کام بنیں گے، رکاوٹیں دور ہوں گی، بندشوں اور گردشوں سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ک	۳۱	۹	و
۸	۷	۱۹	۳۲
۸	۱۱	۲۹	۱۸
ل	۱۷	۹	ی

یا متین کا نقش

اگر کوئی بچہ بہت روتا ہو، دودھ نہ پیتا ہو تو یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں، جو عورت اپنے شوہر سے دن رات لڑتی ہو، زبان چلاتی ہو، اس کے گلے میں بھی یا متین کا نقش لکھ کر ڈال دیں، انشاء اللہ زبان زوری سے نجات حاصل ہوگی۔ حمل ٹھہرنے کے دو ماہ بعد اگر حاملہ عورت کے پیٹ پر ۷۰ مرتبہ یا متین بغیر روشنائی کے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے لکھ دیں۔
اللہ کے فضل و کرم سے فرزند پیدا ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۱	۵۱	۸	م
۷	۴۱	ت	۵۲
۴۲	ی	۴۹	۳۹۹
ن	۳۹۸	۴۳	۹

یا حمید کا نقش

اگر کسی کو بے تحاشہ گالیاں بکنے کی عادت ہو اور بات بات پر لڑتا ہو، گالیاں بکتا ہو، لوگوں پر الزام تراشیاں کرتا ہو تو ایسے شخص کے گلے میں ”یا حمید“ کا نقش ڈالیں اور یہی نقش گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر روزانہ تارے پانی سے دھو کر ۲۱ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ زبان درازی اور فحش گوئی سے باز آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۲	۲۹
۱	م	ح	۱۳
۴۱	د	ی	۷
۱۱	۶	۴۲	۳

یا واحد کا نقش

اگر کوئی شخص روزانہ سو مرتبہ ”یا واحد“ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کا دل توحید پر جم جائے اور شرک و بدعت سے اس کی حفاظت ہو جائے۔ ہر طرح کے خوف سے نجات پانے کے لئے بھی اس اسم الہی کا ورد موثر ثابت ہوتا ہے۔ یا واحد کا نقش طبیعت میں استقلال اور استحکام پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے پٹے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

۷۸۶

د	ح	ا	و
و	ا	ح	د
ح	د	و	ا
ا	و	د	ح

یامقتر کا نقش

خلوق کی نظروں میں محبوب اور معزز ہونے کے لئے روزانہ ”یامقتر“ پانچ سو مرتبہ پڑھیں اور لوگوں کی نظروں میں سرخوردہ بننے کے لئے ”یامقتر“ کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، اس نقش کو نوچندی جمعہ کو ساعت زہرہ میں لکھیں۔ اگر اتار کے درخت کا شاخ کا قلم بنا کر لکھیں تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ق	ت	د
۴۰۱	۲۰۳	۴۱	۹۹
۲۰۲	۳۹۸	۱۰۲	۴۲
۱۰۱	۴۳	۲۰۱	۳۹۹

یاباطن کا نقش

دل و دماغ کی صفائی کے لئے اور باطن میں روحانیت اور پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے روزانہ سو مرتبہ ”یاباطن“ پڑھنے کا معمول رکھیں، گناہوں اور معصیّتوں سے محفوظ رہنے کے لئے ”یاباطن“ کا نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۰	۴۸	۱۱	۳
۱۲	ب	۱	۴۷
۱	ط	ن	۲
۴۹	۳	۰	۱۰

یامانع کا نقش

اگر کسی کی بیوی ناراض ہو کر سو جائے تو شوہر کو چاہئے کہ سوہار ”یامانع“ پڑھ کر سو جائے۔ انشاء اللہ صبح اٹھ کر خود ہی بات چیت شروع کر دے گی اور ناراض ہونے پر اظہارِ شرمندگی بھی کرے گی۔ یامانع کا نقش سرعیت انزال سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔
اگر اس نقش کو منگل کے دن مرغ کی ساعت میں لکھیں تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱	۵۲	۶۸	۰
۶۷	۱	۲	۵۳
۲	ع	ن	۳۹
۵۱	۳۸	۳	۶۹

یاغنی کا نقش

اگر کوئی شخص مالدار بننے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد ”یاغنی“ ۱۰۶۰ ایک ہزار ساٹھ مرتبہ پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ دولت ہر طرف سے آنی شروع ہوگی۔ ”یاغنی“ کا نقش انسان کو مالدار بنانے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ نوچندی اتوار کو ساعت شمس میں اس نقش کو لکھ کر ہرے یا سنہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷	۱۱	۳	۹۹۷
۳	۹۹۸	۴۸	۱۲
۹۹۹	۱	۹	۴۹
ی	ن	غ	۲

یا معطی کا نقش

ستاروں کی نحوست اور گردشوں سے بچنے کے لئے ”یا معطی“ صبح و شام ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں، ستاروں کی نحوستوں اور گردشوں سے محفوظ رہنے کے لئے ”یا معطی“ کا نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ جان و مال کی حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ع	۱۱	۸	۲
۷	۴۱	۶۹	۱۲
۴۲	۱۰	۹	۶۸
بی	۶۷	۴۳	ط

یا ضار کا نقش

اگر کسی کا نفس سرکشی کرتا ہو اور شرارتوں پر اکساتا ہو اور بار بار دل گناہوں کی طرف مائل کرتا ہو تو ہر جمعہ کی شب ”یا ضار“ ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ نفس امارہ کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا اور ایک سال تک ہر جمعہ کی شب میں مذکورہ وظیفہ پڑھتا رہا تو ایک سال میں درجہ ولایت کو پہنچے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۷۷۹	۱۹۹	۰
۱۹۸	۲۱	۲	ض
۲۲	۲۰۱	۷۷۷	۱
۷۷۸	۰	۲۳	ر

یا صبور کا نقش

”یا صبور“ کا ورد رکھنے والا سکون و طمانیت کی دولت سے بہرہ ور رہتا ہے۔ اس کا نقش ہمیشہ اس کے کنٹرول میں رہتا ہے۔ جس عورت کے حمل نہ ٹھہرتا ہو وہ ”یا صبور“ کے نقش کو لال کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ چند ماہ میں حمل قرار پائے گا اور صالح اولاد پیدا ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۲۰۱	۴	ص
۳	۹۱	ب	۲۰۲
۹۲	۰	۱۹۹	۱
ر	۰	۹۳	۵

یا وارث کا نقش

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا ہر کام اس کی منشاء کے مطابق ہو جائے اور اس کے کام میں نہ کوئی رکاوٹ ہو نہ کوئی حارج ہو تو اس کو روزانہ ”یا وارث“ ۷۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ”یا وارث“ کا نقش کرنی اپنے گلے میں ڈالنا چاہئے۔ انشاء اللہ کام بنتے رہیں گے اور حسب منشاء زندگی میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و	ا	ر	ث
ث	ر	ا	و
ا	و	ث	ر
ر	ث	و	ا

یاہادی کا نقش

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ دوران سفر وہ کبھی راستہ نہ بھٹکے اور جہاں جانا چاہے بغیر کسی رہنمائی کے بھی وہاں پہنچ جائے تو اس کو چاہیے کہ روزانہ صبح شام ”یاہادی“ ۲۱ مرتبہ پڑھا کرے اور جب سفر پر جائے جب بھی ”یاہادی“ ۲۱ مرتبہ پڑھ کر گھر سے نکلے اور اس نقش کا اپنے دائیں بازو پر باندھے۔

۷۸۶

ھ	ا	د	ی
ی	د	ا	ھ
ا	ھ	ی	د
د	ی	ھ	ا

یا منعم کا نقش

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ”یا منعم“ کا بہ کثرت ورد کرنے والا کبھی کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ یہ ہمیشہ مستغنی رہتا ہے اور اس کی جیب ہمیشہ پیسوں سے بھری رہتی ہے۔ ”یا منعم“ کا نقش بھی انسان کو مالداری سے ہمکنار کرتا ہے۔ اس نقش کو عروج ماہ میں ساعت مشتری میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں اور روزانہ سو مرتبہ ”یا منعم“ پڑھ کر اس نقش پر دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ دولت سے سرفراز ہوں گے اور انشاء اللہ کبھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

م	ع	ن	م
۶۹	۳۹	۴۱	۵۱
۴۲	۴۸	۷۲	۳۸
۴۹	۴۳	۳۷	۷۱

یا ظاہر کا نقش

جو شخص اس اسم الہی کو روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھے گا اس کی بینائی میں اضافہ ہوگا اور اس کی عقل میں وسعت پیدا ہوگی۔ یا ظاہر کا ورد رکھنے والے کا گھربار سلامت رہتا ہے، اس کے بیوی بچے ہر آفت سے محفوظ رہتے ہیں اور زلزلے وغیرہ سے مکان کی حفاظت ہوگی ہے۔ اس کا نقش ہر طرح کے حادثے سے محفوظ رکھتا ہے اور اس نقش کی برکت سے تندرستی بھی بحال رہتی ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ظ	۱	۵	ر
۶	۱۹۹	۹۰۱	۰
۱۹۸	۳	۳	۹۰۲
۲	۹۰۳	۱۹۷	۴

یا باعث کا نقش

یا باعث کا ورد کرنے سے رگوں میں ایک طرح کی حرارت پیدا ہو جاتی ہے، سستی اور کاہلی سے نجات ملتی ہے، بدن میں چستی پیدا ہوتی ہے۔ اس اسم الہی کا ورد مردہ دل لوگوں کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ یا باعث کا نقش بھی سستی اور کاہلی سے انسان کو نجات دیتا ہے۔ اس نقش کو فیروزی رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ب	۶۸	۵۰۱	۲
۵۰۲	۱	۳	۶۷
۰	۴۹۹	ع	۴
۶۹	۵	۰	ث

یا قوی کا نقش

اگر کوئی شخص ”یا قوی“ روزانہ صبح شام ۱۱۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو وہ عظیم طاقت سے بہرہ ور ہو۔ اگر کسی کا دشمن زبردست ہو اور اس کی ریشہ دوانیوں سے ڈر لگتا ہے تو ۱۱۶ کاغذ کے پرزوں پر ”یا قوی“ لکھے، پھر ان کو آٹے میں رکھ کر گولیاں بنالے۔ اس کے بعد ۱۳ دن تک یہ گولیاں کسی مرغ کو کھلاتا رہے اور یہ تصور کرتا رہے کہ دشمن کو مقہور اور مغضوب کر رہا ہے۔ ۱۳ دن کے بعد اس مرغ کو ذبح

کر کے کھالے اور چاہے تو دوستوں بھی کھلا دے۔ اس کے بعد یا قوی کا یہ نقش اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ دشمن مقہور و مغضوب ہوگا اور اس کی شرارتیں اور خباثتیں ختم ہو جائیں گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی	د	ق	۰
۹۹	۱	۹	۷
۳	۱۰۲	۳	۸
۵	۷	۳	۱۰۱

یا عظیم کا نقش

اس دنیا میں بڑائی حاصل کرنے کے لئے اور اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہونے کے لئے ”یا عظیم“ کا ورد کرنا چاہئے۔ اگر صبح شام سو مرتبہ اس اسم الہی کا ورد کریں تو لوگوں کے دل میں عظمت پیدا ہوتی ہے اور مخلوق عامل کے سامنے اپنا سر جھکانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اکابرین نے اس اسم الہی سے ہمیشہ استفادہ کیا ہے اور لوگوں کے قلوب کو فتح کرنے میں اس اسم سے مدد لی ہے۔
اس اسم الہی کا نقش بھی عظمت و رفعت کی دو تئیں عطا کرتا ہے اور اس اسم کے ورد سے دلوں پر حکومت ہوتی ہے اور روحیں فتح یاب ہوتی ہیں۔ اس نقش کو عروج ماہ میں جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں لکھنا چاہئے۔ پھر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لینا چاہئے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۰۱	۴	۸	ع
۷	۷۱	ظ	۴۲
۷۲	ی	۳۹	۸۹۹
م	۸۹۸	۷۳	۹

☆☆☆

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

فرمان خداوندی ہے۔

الَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرَاتٍ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ. (سورہ نحل آیت: ۷۹)

”یعنی کیا نہیں دیکھا انہوں نے پرندوں کو جو مسخر ہیں آسمان کی فضا میں نہیں تھامتا ہے ان کو مگر اللہ۔“

اللہ تعالیٰ نے پرندہ کو مضبوط اور ہلکا پیدا فرمایا تاکہ اڑنے میں بوجھل نہ ہو اور اس کی حاجت و ضرورت کے مطابق اس کو بدنی ساخت عطا فرمائی، اس کا جو عضو جیسا بھی تھا نرم یا خشک یا درمیانی اس کو اسی کے مطابق غذا نصیب فرمائی۔ قدرت نے پرندہ کے ہاتھ پیدا نہیں کئے بلکہ صرف پاؤں تاکہ ان سے زمین پر چلے پھرے بھی اور اگر زمین سے اڑنا چاہے تو وہ اس کو اڑنے میں بھی مدد دیں، پاؤں کو نیچے سے قدرے چوڑائی دی تاکہ زمین پر اچھی طرح بیٹھ سکے، پاؤں کے کچھ حصہ میں گدی رکھی اور اس میں چند ناخن لگائے، ناخنوں کی کھال باریک اور پنڈلی کی کھال سے سخت تر پیدا کی۔ پنڈلی کی کھال قدرت نے موٹی اور مضبوط بنائی تاکہ گرمی اور سردی کے بچاؤ میں اس پر بالوں کی ضرورت نہ رہے۔

اور مصلحت یہی چاہتی تھی کہ اس پر بال نہ ہوں کیوں کہ وہ اپنی روزی کی طلب میں پانی اور کیچڑ کی جگہوں پر جاتا ہے، اگر پنڈلی پر بال ہوتے تو وہ اکثر مٹی میں بھرے ہی رہتے اور پرندہ اس سے دکھ پاتا کیوں کہ اڑنے میں بوجھل ہو جاتا۔ نیز خالق نے جن پرندوں کی ٹانگیں لمبی بنائیں ان کی گردن بھی لمبی رکھی تاکہ زمین سے یہ اپنی غذا آسانی سے اٹھالیں، اگر صورت اس کے خلاف ہوتی کہ ٹانگیں تو ہوتیں لمبی اور گردن ہوتی چھوٹی تو خشکی اور تری میں چیز کا اٹھانا ممکن نہ ہوتا جب تک وہ سینہ کے بل اوندھے نہ گرتے۔

قدرت نے کبھی ایسا بھی کیا کہ گردن کی درازی کے ساتھ چوچ

بھی لمبی کی تاکہ پرندہ آسانی سے اپنی غذا چک لے، اگر گردن لمبی ہوتی اور ٹانگیں چھوٹی تو پرندہ پر اس کی گردن بوجھ ہوتی اور دانہ چکنا اس پر بوجھ ہو جاتا۔ خالق نے پرندہ کے سینہ کو نصف دائرہ میں شکل کا آگے کی جانب نکلا ہوا بنایا تاکہ اڑان کے وقت وہ ہوا کو اچھی طرح پھاڑے اور بازوؤں کے سروں کو گولائی دی کہ اڑنے میں آسانی رہے، پھر پرندہ کی چوچ کو اس کی ضرورت کے موافق ساخت دی۔ کسی کی چوچ کو کاٹنے کے لئے بنایا اور کسی کو چگنے اور کھودنے کے لئے کیا، گدھوں کا یا ان پرندوں کو جن کی غذا گوشت ہے، پنچے دیئے، بعض کے پنجوں کو چوڑا، دندانہ دار بنایا تاکہ اس کے ذریعہ جس چیز کو چکنا چاہیں اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں۔

بعض کو معمولی گرفت کے لئے بنایا کہ وہ سبزیاں کھائیں اور جن کی چوچ کو لمبائی دی اس سے کھودنے کا مقصد حل کیا، اس لئے چوچ کو سخت بھی دی مگر ہڈی کی سختی سے کمتریوں کہ اس کا استعمال ہڈی سے زائد تھا، چوچ پرندہ میں وہ کام دیتی ہے جو دانت دوسرے جانوروں میں کام دیتے ہیں۔ بازوؤں کے پروں کو نرسل نما بنا کر ان کو سخت قسم کی کھال میں مضبوطی کے ساتھ پیوست کیا کیوں کہ اڑنے کی حاجت پرندہ کو زیادہ ہوتی ہے اور اڑنے میں بازوؤں کی پختگی کی بھی ضرورت ہے، بازوؤں پر پر اُگائے تاکہ گرمی اور سردی کے نقصانات سے بھی پرندہ بچ سکے اور اڑان کے وقت ہوا کو چیرنے میں بھی اس کو مدد مل سکے، بازوؤں کے پروں کو بقیہ حصہ بدن کے پروں سے مضبوط و پختہ تر کیا کیوں کہ اڑان میں ان کی پختگی کی ضرورت تھی البتہ بدن کے دوسرے حصوں کے پر نرم پیدا کئے کہ خوب صورتی بھی پیدا ہو اور گرمی اور سردی کی آفتوں سے یہ بدن کو محفوظ بھی رکھیں اور ان سب پروں کو جلد میں مضبوطی کے ساتھ اُٹھایا۔ قدرت نے پروں میں یہ بھی خوبی رکھی کہ وہ اگر تر ہو جائیں تو خراب نہ ہوں، میلے ہو جائیں تو میل ان کا کچھ نہ بگاڑے، پر تر ہو جاتے

مقام میں سینے کی فکر کرتا ہے، تنکے جمع کرتا ہے اور ان سے ایک محفوظ جگہ پر آرام دہ گھونسلا تیار کرتا ہے تاکہ اس کے بچوں کی پرورش میں کسی آفت کا کھٹکانہ ہو، کبوتری کو دیکھئے کہ وہ اپنے انڈوں کو کس حسن و خوبی اور حیران کن طریقہ سے سیتی ہے، یہاں تک کہ ان سے بچے نکل آتے ہیں، اگر کسی انڈے میں کوئی خرابی دیکھتی ہے تو اس کو فوراً نکال پھینکتی ہے۔

پھر چوگا دینے کا طریقہ دیکھئے کہ اول اپنے بچے کے پوٹے کو ہوا سے بھرتی ہے تاکہ وہ کچھ لینے کے قابل ہو جائے، جب غذا اس کے پیٹ میں نرم ہو جاتی ہے تو اس کو نکال کر دھیرے سے اپنے بچے کے پوٹے میں اتارتی ہے اور ایسا عمل کئی بار کرتی ہے۔ اگر ایک ہی بار وہ غذا چوزہ کے پوٹے میں اتار دے یا سالم دانہ پہنچا دے تو چوزہ اس کو برداشت کرنے کے قابل نہ رہے۔

اسی طرح بچہ اپنے انڈے سے نکلتا ہے تو اس کو اپنے سینہ سے یک بیک جدا نہیں کرتی بلکہ بدن سے لگائے رکھتی ہے اور اس کو حرارت پہنچاتی ہے ورنہ اگر وہ ایک دم ٹھنڈ پالے تو اس کی جان کے لالے پڑ جائیں۔

دوسرے پرندوں کی پیدائش کا طریقہ دوسرا ہی ہے کیوں کہ حکمت الہی اور قدرت خداوندی کا تقاضا ہر جگہ جدا ہے، مرغی کے بچوں کو دیکھئے کہ وہ چوگے کے محتاج نہیں بلکہ وہ جوں ہی انڈوں سے باہر نکلے دانہ چگنے لگتے ہیں، ساتھ ساتھ یہ بھی ملاحظہ کیجئے کہ کبوتر اور کبوتری دونوں مل کر باری باری سے انڈوں کو گرمی پہنچاتے ہیں، گویا ان کو علم ہے کہ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو انڈے خراب ہو جائیں گے، انڈے کی اندرونی بناوٹ کو دیکھیں گے تو آپ کو اور حیرت ہوگی۔ اس میں ایک زرد گاڑھا مادہ ہوتا ہے اور دوسرا رقیق سفید پانی جیسا ایک حصہ سے بچہ کا بدن بنتا ہے، دوسرے سے وہ بدن غذا حاصل کرتا ہے اور انڈے سے نکلنے تک اسی غذا سے اس کا بدن پرورش پاتا رہتا ہے، کیا حیرت کا مقام ہے کہ بدن کی پرورش بھی اندر ہو رہی ہے اور غذا بھی اندر ہی اندر اس کو مل رہی ہے۔

پوٹے کی ساخت بھی پر حکمت ہے، پوٹے کا نشیبی حصہ ایسا تنگ رکھا گیا ہے کہ اس میں غذا آہستہ آہستہ پہنچ سکتی ہے، اس کی تنگی کا لحاظ کرتے ہوئے اگر ایسا ہوتا کہ ٹھہر ٹھہر کر دانہ اس میں پہنچتا تو اس میں بڑا طول عمل تھا، نیز اس میں خطرہ بھی تھا کیوں کہ اچانک اس میں دانہ وغیرہ پڑتا تو وہ دکھ پاتا، لہذا قدرت نے پوٹے کا بالائی حصہ ایک تو برہ نما اس

ہیں تو پرندہ ان کو جھاڑ کر تری کو دور کر دیتا ہے اور پھر خشک ہو کر ہلکا ہو جاتا ہے، انڈے دینے اور بدن سے غلاظت نکالنے کے لئے قدرت نے اس میں ایک ہی مخرج پیدا کیا تاکہ اس کا بدن ہلکا رہے، اس کی دم پرندہ اس مقصد سے اُگائے کہ وہ اڑان میں سیدھا اڑ سکے۔ اگر اس کے پردار دم نہ ہوتی تو اس کے بازو اس کو ادھر ادھر نہ موڑ سکتے تھے، گویا پرندہ کی دم کشتی یا جہاز کے اُس آلہ کے مانند ہے جس سے اس کی رفتار کو سیدھا کیا جاتا ہے۔

پرندہ اپنی خلقت میں بہت چوکنا اور خائف پیدا کیا گیا تاکہ وہ اسی بیداری سے اپنی حفاظت کر سکے، پرندہ اپنی غذا انگلتا ہے چبا نہیں سکتا، اس لئے اس کی چونچ کو سخت بنایا اور ایسا سخت کہ وہ گوشت کو چاقو یا چھری کی طرح کاٹ دیتی ہے اور پھر آرام کے ساتھ وہ اپنی غذا نگل لیتا ہے، نیز پرندے کے اندرون بدن میں کچھ ایسی زائد حرارت قدرت کی طرف سے ودیعت ہوئی ہے کہ وہ غذا کو گلا کر رکھ دیتی ہے، اس کو پہلے سے دانتوں وغیرہ کے ذریعہ چبانے کی ضرورت ہی نہیں رہتی، اس لئے پرندہ دانتوں اور ان کے بوجھ کی قطعی حاجت نہیں رکھتا، چنانچہ یہ تجربہ ہے کہ اگر کوئی دوسرا حیوان انگور کا دانہ کھائے تو وہ اس کے پیٹ میں سالم ملے گا لیکن وہ دانہ پرندہ کے پیٹ میں جا کر ریزہ ریزہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

پرندہ انڈے دیتا ہے، بچہ نہیں جنتا، اگر اس کا بچہ ہوتا اور وہ کچھ مدت کے لئے اس کے پیٹ میں ٹھہرتا تو اس مدت میں پرندہ اڑنے سے عاجز ہو جاتا، کیوں کہ اس کے بدن کا وزن اڑان سے مانع رہتا۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی ساخت اور بناوٹ کیا موزوں اور قرین مصلحت و حکمت رکھی ہے، پھر ملاحظہ کیجئے کہ انڈا دینے کے بعد وہ کس ہوشیاری سے اس کو سیتا ہے اور اس میں سے جب بچہ نکلتا ہے تو اس کو اپنے پیٹ سے نکالی ہوئی غذا کس خوبی سے چکاتا ہے، غرض اپنے بچہ کی پرورش میں پوری مشقت برداشت کرتا ہے حالانکہ مستقبل کا کوئی دھیان اس کو نہیں، نہ بچہ سے اس کو کوئی امید ہے جس طرح ایک انسان اپنے بچے کے بارے میں بڑی بڑی امیدیں باندھتا ہے کہ مثلاً وہ بڑا ہو کر اس کے لئے باعث عزت ہوگا اور ایک سہارا بنے گا نیز اس کے ذریعہ اس کا نام بھی چلے گا۔

بس پرندہ کی یہ جدو کہ محض قدرتی الہام کی بنا پر ہے اور قدرت خداوندی کا یہ کھلا ثبوت ہے، انڈے دینے کے بعد پرندہ اس کو مناسب

طلسماتی صابن

ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیرت ناک پیش کش

رؤسحر، رؤسب، رؤنشہ، رؤبندش و کاروبار اور رؤامراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افاذیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ ترڈ اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے ڈسٹری بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

— ہمارا پتہ —

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند پن 247554

مہبئی مہین

طلسماتی موم بتی، کامران اگر بتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BUILDING N03

2 FALOR ROOM N0 207VIRA

BESAIROAD

JOGESHWRI (W) MUMBAI 102

PHON N0. 09773406417

کے سامنے لگا دیا جو تیزی سے آنے والی غذا کا خزانہ اپنے اندر جمع رکھتا ہے اور پھر اس کو ٹھہر ٹھہر کر نیچے کی جانب اتارتا ہے۔

قدرت کی اس ایجاد چوگا دینے والے جانوروں کے لئے بھی سہولت ہے کہ وہ اسی حصے (پوٹے) سے غذا آسانی سے واپس نکال لیتے ہیں اور اپنے بچوں کے پوٹوں میں اتار دیتے ہیں۔ پرندہ کے ہڈ کی بناوٹ بھی عجیب ہے، یہ بالکل کپڑے کی طرح باریک باریک تاروں سے بنا ہوا ہوتا ہے، ان تاروں میں خشکی اس مقدار سے رکھی گئی ہے کہ یہ اپنے اطراف کو تھامے رہتے ہیں اور نرمی بھی اس انداز سے رکھی گئی ہے کہ حرکت سے ٹوٹنے نہ پائیں، یہ تار آپس میں ایک دوسرے سے ایسے جڑتے ہیں جس طرح کپڑے میں دھاگے ایک دوسرے سے گتھے ہوتے ہیں یا بال آپس میں ایک دوسرے سے گندھے ہوتے ہیں۔

ہڈوں کی بناوٹ بھی کچھ اس خوبی سے رکھی گئی ہے کہ اگر ان کو چیرے تو یہ دھیرے دھیرے کھلتے ہیں، ایک دم نہیں پھٹتے۔ اگر یہ ایک دم پھٹ جایا کرتے تو ہوا اس میں گھس جاتی اور پرندہ کو بوجھل کر کے اس کو اڑنے سے روک دیتی پھر ہڈ کے وسطی حصہ میں آپ دیکھیں گے تو اس میں آپ کو ایک موٹی خشک مضبوط ڈنڈی سی دکھائی دے گی جس پر تاروں کا نازک تانا بانا لگایا گیا ہے، یہ اس مقصد سے کہ یہ ڈنڈی اپنی موٹائی کی وجہ سے نازک بناوٹ کو روک لے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ہوا کے پھیڑے ہڈ کی نازک بناوٹ کو پارہ پارہ کر ڈالتے۔

(باقی آئندہ)

شہد

صحت و حسن دونوں کے لئے شہد بہت مفید ہے جلد کو صاف کرتا ہے اور جراثیم کو ہلاک کرتا ہے، جلد کی طرف دوران خون بڑھتا ہے۔ جلدی مسامات کو صاف کر کے بہت سے جلدی امراض سے حفاظت کرتا ہے، اس کا متواتر استعمال جلد کو ڈھیلا پڑ جانے اور جھریاں پڑنے سے بچاتا ہے، بے رونق جلد کے لئے شہد بہت مفید ہے، تھوڑا سا شہد لے کر اسے نیم گرم کر لیں اور انگلی کی مدد سے آہستہ آہستہ جلد پر ملیں، پندرہ منٹ بعد دھو لیں، اس میں روغن بادام یا لیموں کا عرق بھی شامل کیا جاسکتا ہے، سانونی رنگت اس سے نکھر جاتی ہے۔

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کار کردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاهی خدمت انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی ٹل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھال، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

ابو امامہ امر شاہ

دم خود کیجئے

کرتا ہے اور ایمان و تصدیق، قبول تام اور پختہ یقین کے ساتھ اس کی شرائط کو پورا کرتے ہوئے اس سے مرض کا علاج کرتا ہے تو مرض اس کا مقابلہ کسی صورت میں نہیں کر پاتا ہے اور یہ امراض زمین و آسمان کے رب کے کلام کے مقابلہ کیسے کر پائیں گے، جو کلام کہ اگر پہاڑوں پر نازل کر دیا جاتا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے اور اگر زمین پر نازل ہوتا تو اس کو پھاڑ دیتا۔ پس کوئی بھی قلبی و بدنی مرض ایسا نہیں ہے جس کا علاج و اسباب اور اس سے بچنے کا طریقہ قرآن میں موجود نہ ہو لیکن اسے وہی سمجھ سکتا ہے جسے کتاب اللہ کا فہم نصیب ہو۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ أَنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَرَحْمَةً وَذِكْرَىٰ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ**۔ (سورہ عنکبوت: ۵۱)

ترجمہ: کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مومن لوگوں کے لئے اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔

بہت سارے گھروں میں خون کے چھینٹے، گوشت کے ٹوٹے، کپڑوں کا کترا جانا، مختلف آوازیں سنائی دینا، بدبو محسوس کرنا، لائٹ کا آن آف ہونا، آگ لگ جانا، چیزوں کا غائب ہو جانا اور اس طرح کے دیگر واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ یہ سب جنات و شیطین کی چالیں ہیں۔ یہ سب گھروں میں ذکر الہی، تلاوت، قرآن مجید، سورہ بقرہ کی آخری دو آیات اور آیت الکرسی نہ پڑھنے کے نقصانات ہیں۔ جن لوگوں کو ایسی پریشانی کا سامنا ہے وہ جادو گروں، شعبدہ بازوں اور شرکیہ جھاڑ پھونک کرنے والوں کی طرف رخ کرتے ہیں مگر یہ انسان نما بھیڑیے ضعف الایمان اور ضعیف الاعتقاد انسانوں کو ورغلا کر ان سے شرکیہ اور کفریہ اقوال و افعال کرواتے ہیں جس سے ان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مال و عزت کی دولت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے

غم و پریشانی اور دکھ و تکالیف شروع ہی سے انسان کا ساتھ چلی آرہی ہیں۔ مومن و مسلمان کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ وہ خوشی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور غم و پریشانی میں صبر کا دامن تھامے رکھتا ہے۔ بعض الناس کی عادت ہے کہ تھوڑی سی تکلیف آنے پر بے صبری کا مظاہرہ شروع کرتے ہیں۔ علاج اور پریشانی کے حل کے لئے زردی کی ٹھوکریں کھاتے ہیں، ناامیدی اور مایوسی کے علاوہ ان کے ہاتھ کچھ نہیں لگتا۔ بعض اوقات تو پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ان کے ذہن پر صرف یہ پریشانی سوار ہوتی ہے کہ مریض کیسے تندرست ہو سکتا ہے؟ جیسے کوئی کسی معالج کی طرف اشارہ کرے، اس کی طرف بھاگ کھڑے ہوتے ہیں، جائز و ناجائز کا فرق بھول جاتے ہیں۔ علاج کے ناجائز طریقے اختیار کر کے صحت کی دعائیں اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ نادان اور کم بخت انسان کیوں نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے علاج کے جائز طریقے بیان کئے ہیں۔

ارے مسلمان! جو ذات اپنی مرضی کے بغیر رات کو درختوں سے پتہ نہیں گرنے دیتی، کیا وہ اشرف المخلوقات انسان کو بے یار و مددگار چھوڑ دے گی۔

قرآن کریم جہاں کتاب ہدایت ہے، وہاں ہر قسم کے مرض کے لئے بہترین علاج بھی اپنے اندر رکھتا ہے، سورت فاتحہ کا تو ایک نام ہی ”سورت شفا“ ہے۔ لہذا قرآن سے تعلق جوڑیے، ہدایت حاصل کیجئے، ثواب سے دامن بھریئے اور ہر قسم کی پریشانی اور مرض کے لئے اسے ایک بہترین معالج سمجھئے۔

شیخ الاسلام ثانی عالم ربانی، علامہ ابن القیم فرماتے ہیں: ”قرآن قلبی و بدنی اور دنیاوی و اخروی تمام امراض کے لئے کلی شفا ہے لیکن ہر شخص کو اس سے شفا حاصل کرنے کی توفیق و صلاحیت نہیں ہوتی۔ البتہ جو شخص اس سے حسن اسلوبی کے ساتھ عمدہ طریقے پر علاج

ہیں۔ یوں شیطان ہمیشہ کے لئے ان کو اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ ایسے لوگوں کو پھر بھی ان پریشانیوں سے چھٹکارا نہیں ملتا، شیطانی جن ان کا چچھا نہیں چھوڑتے۔ ایسی صورت میں بجائے بد عقیدہ لٹیروں کے پاس جانے کے، ان پریشانیوں سے نجات کا واحد حل مسنون ذکر الہی ہے۔ نیز گھر میں بسم اللہ پڑھ کر داخل ہوں۔

افسوس! ایک طرف انسان ترقی کی بلند ترین چوٹیوں کو کندیں ڈال رہا ہے، دوسری جانب کچھ معاملات میں جہالت کی تاریک داریوں میں گھستا چلا جا رہا ہے۔ آئے دن اخبار یا میڈیا پر یہ خبر چلتی ہے کہ جعلی پیر نے لڑکی کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے، فلاں برائی میں ملوث ہے مگر عوام پھر ان ہی لٹیروں کے پاس اپنے غموں کا حل تلاش کرتی ہے، یہ بد بخت کسی کی کیا مدد کریں گے؟ یہ تو خود جنات کے زیر اثر ہوتے ہیں، کبھی کبھار جنات کی مدد سے ایک آدھ شعبہ بازی والا عمل دکھا دیا، یا ہوا میں تیر پھینک دیا کہ آپ اکثر پریشان رہتے ہیں، آپ کو ڈراؤنے خواب آتے ہیں، حالاں نکہ اگر وہ کوئی بات ٹھیک بتائیں تو اس میں ان کا کوئی کمال نہیں ہوتا، وہ جنات کے ذریعے یہ عمل کرتے ہیں جو کہ ہر طرح کی خیر سے خالی اور کئی طرح کی برائیوں سے لبریز ہوتا ہے۔ قارئین کرام! میں خود آپ سے اپنی زندگی کا ایک واقعہ عرض کرتا ہوں:

رمضان المبارک کا مہینہ تھا، یہ بات ۲۰۱۲ء کی ہے، مدنی محلہ جہلم میں میرے ایک دوست کی بیٹی بیماری تھی۔ قرآن کریم کا ناظرہ اس نے میرے پاس پڑھا تھا، ۱۲ یا ۱۳ سال اس کی عمر تھی، اس کا نام ماہ نور تھا، اکثر پریشان دکھائی دیتی۔ میں نے کئی بار اس کے والدین سے اس کی حالت کے بارے میں پوچھا، وہ بتاتے: قاری صاحب! ہم خود اس حوالے سے بڑے پریشان ہیں، رات کو بھی اسے نیند نہیں آتی، اگر نیند آ بھی جائے تو اچانک آدھی رات کو اٹھ کر بیٹھ جاتی ہے، رونا شروع کر دیتی ہے، جیسے کسی چیز سے ڈر گئی ہو، پوچھیں: کیا ہوا ہے؟ کوئی خاص بات نہیں بتاتی، بس کہتی ہے کہ مجھے ڈر لگتا ہے۔ ایک دن اس کی والدہ نے مجھے دم کرنے کو کہا، میں نے سورہ فاتحہ تین دفعہ پڑھ کر دم کیا، باقی بھی جواز کار مجھے یاد تھے، میں نے پڑھے، تین دن دم کرتا رہا، مگر کچھ افادہ نہ ہوا، میں نے مشورہ دیا: لازمی بات نہیں کہ جو کچھ آپ سمجھ رہے ہیں، حقیقت حال ایسی ہی ہو، ایسا بھی تو ہو سکتا ہے اس لڑکی نے کوئی حادثہ دیکھ لیا ہو، وہ پریشانی

اس کے ذہن سے نکل نہیں رہی، یا ویسے کوئی پریشانی اس نے اپنے ذہن پر سوار کر لی ہے کیوں کہ اکثر ہمارے گھروں میں بچے ڈرامے دیکھتے ہیں، بعض ڈرامے خوفناک بھی ہوتے ہیں، کچھ کا تو موضوع ہی جنات یا ان جیسی چیزوں سے متعلق ہوتا ہے، ایسی کہانیاں آئے دن بچے ٹی وی پر دیکھتے ہیں، رات کو ڈرامہ دیکھتے ہیں، دن کے تذکرے کرتے ہیں، لازمی طور پر ایسی ہی کسی کہانی کا ایک پہلو رات کو خواب میں آ جاتا ہے، حالاں کہ ایسے خواب کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی، مگر بچے سمجھتے ہیں کہ سچ میں ان کے ساتھ کچھ ایسا ہو رہا ہے۔

بات لمبی ہو گئی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ میں نے اس حوالے سے بالتفصیل سمجھاتے ہوئے انہیں عرض کیا: آپ اس بچی کو کسی نفسیات کے ماہر ڈاکٹر کے پاس لے جائیں، یا اسے کہیں اپنے عزیز واقارب کے پاس مہمان بھیج دیں، ایسا مریض اکثر دوسری جگہ جا کر جب نیا اور مختلف ماحول دیکھتا ہے تو اپنی پریشانی بھلا دیتا ہے، جب پریشانی ذہن سے نکل جاتی ہے تو مریض خود بہ خود ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مگر والدین نے مجھے کہا: آپ کسی دم کرنے والے سے ہمارا رابطہ کروائیں، ہماری پریشانی بڑھ رہی ہے۔ میں نے بڑا سمجھایا کہ آپ ایسا نہ کریں، مگر ان کا اصرار میرے فیصلے پر غالب آ گیا۔ چنانچہ میں نے ایک عامل کی طرف ان کی رہنمائی کی، وہ حافظ قرآن ہیں، مگر ان کی کچھ عادات سے مجھے سخت اختلاف تھا، یہ بات پہلے ہی میں نے ماہ نور کے والدین سے کر دی تھی کہ میرا ذہن اس سے مطمئن نہیں ہے، مگر آپ کے کہنے کے سامنے میں مجبور ہوں۔ میں نے ان کے گھر بیٹھے ہی ایک دوست سے موصوف کا فون نمبر لیا اور اسی وقت رابطہ کر لیا، انہوں نے کہا: نماز تراویح کے بعد فلاں جگہ سے آپ مجھے لے لیں۔ نماز کے پابند ہیں، نماز تراویح بھی پڑھاتے ہیں۔ یہی کچھ خوبیاں تھیں جو مجھے ان کے متعلق اچھی رائے رکھنے پر مجبور کرتی تھیں۔ الغرض مقررہ وقت پر ہم ان کی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ گئے، گھر لائے، مہمان نوازی ہوئی، بچی کو سامنے بٹھا دیا گیا، میں بھی پاس ہی بیٹھ گیا، موصوف دم کرنے لگے، کچھ سمجھ آ رہا تھا، مگر کچھ تو بالکل کھاتے نہیں پڑا تھا، پندرہ بیس منٹ دم کرنے کے بعد حضرت صاحب بولے: بچی پر کچھ سایہ ہے۔ میں نے غلطی سے سوال کر لیا: اس کی کچھ تفصیل بتادیں؟ مگر انہوں نے دو تین سخت جملے سنا کر

دیا، اس کے ساتھ ہمیں دودھ بھی پلایا، جب دم کرنے والا پلٹ کر واپس آیا تو ہم نے اس سے پوچھا: کیا تو اچھی طرح دم کرنا جانتا ہے؟ یا یوں کہا: کیا تو دم کرتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں نے تو بس سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا ہے۔ بکریوں کے بارے میں ہم نے طے کیا کہ ان کے بارے میں اس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کریں گے جب تک رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لیں۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہے کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ ان بکریوں کو آپس میں تقسیم کر لو اور میرا بھی حصہ رکھنا۔“ (صحیح بخاری ۵۰۰۷، صحیح مسلم ۲۲۰۱)

سورہ بقرہ کا دم

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ. فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. ”اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، جس گھر میں سورہ بقرہ تلاوت کی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم ۷۸۰)

آیت الکرسی کا دم

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ صدقے کی کھجوروں پر نگراں مقرر ہوئے، انہوں نے وہاں (کھجوروں کے ڈھیر پر) ہاتھ کے نشان پائے گویا کہ کسی نے وہاں سے کچھ اٹھایا ہے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ (شیطان) کو مسخر کیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: میں نے یہ وظیفہ پڑھا، اچانک ایک جن کو اپنے سامنے پایا۔ میں نے اس جن کو کہا: میں تجھے پکڑ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاتا ہوں۔ اس نے کہا: میں نے صرف جنوں کے غریب گھرانوں کے لئے کچھ لیا ہے۔ آئندہ میں ہرگز نہیں آؤں گا۔ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں مگر وہ پھر آ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ

مجھے خاموش کر دیا کہ آپ کو اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے، نہ ہی سمجھ آئے گا۔ ساتھ ہی موصوف کہنے لگے: میں تین دن دم کرنے آؤں گا، میری فیس ایکس سو روپے ہوگی، ساتھ ہی کچھ گولیاں دے کر فیس ستائیس سو روپے لی۔ تیسرے دن جب حضرت صاحب کا آخری دن تھا، ان کا دل اس گھر کی جان چھوڑنے کو نہیں کر رہا تھا۔ لہذا بولے: آپ کے گھر پر بھی کچھ سایہ ہے، پیسے کچھ زیادہ لگیں گے، مگر بہتر یہی ہے کہ یہ عمل بھی کروالیں۔

مجھے اپنے دوست کی حالت زار پر ترس آیا، لہذا بول پڑا: قاری صاحب! ابھی نہیں، بعد میں آپ کو بتادیں گے۔ تین دن گزر گئے، بچی کی صحت پر ذرہ برابر بھی اثر نہیں پڑا تھا، الٹا ستائیس سو روپے کا نقصان کروا کر ”ٹھنڈے سیت“ ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

قارئین کرام! قرآن سے تعلق توڑنے کا یہی نقصان ہوتا ہے کہ مال بھی گیا، وقت بھی ضائع کیا، حضرت صاحب کے ایک ایک اشارے کی تعمیل کی گئی، پریشانی کم نہ ہوئی بلکہ اضافہ ہوا۔

آخر کار میرے پہلے مشورے پر عمل کیا گیا، ڈاکٹر صاحب کے پاس لے گئے اور بعد میں ماہ نور کو پشاور نانی اماں کے پاس بھیج دیا، وہاں وہ پہلے بھی جایا کرتی تھی، نانی اماں اور دوسرے رشتہ دار اس سے پیار کرتے تھے۔ لہذا اسی گھر کا انتخاب کیا گیا۔ دو مہینے رہنے کے بعد ماہ نور واپس آئی، کوئی پریشانی نہیں تھی، صحت بھی بہت اچھی تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے مکمل صحت یابی سے نوازا دیا تھا۔ الحمد للہ رب العالمین!

ذیل میں ہم قرآنی وظائف ذکر کرتے ہیں، جن میں ہماری پریشانی کا حل موجود ہے۔

سورہ فاتحہ کا دم

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے ”دوران سفر ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو ایک لڑکی آئی اور کہنے لگی: اس قبیلے کے سردار کو بچھونے کا ٹاٹا ہے اور ہمارے (علاج جاننے والے) لوگ غائب ہیں۔ کیا تمہارے درمیان کوئی دم کرنے والا ہے؟ ایک آدمی اس کے ساتھ چل دیا، حالاں کہ ہم نے کبھی نہیں سنا تھا کہ وہ دم کرتا ہے لیکن اس نے دم کیا اور سردار ٹھیک ہو گیا۔ سردار نے دم کرنے والے کو تیس بکریاں دینے کا حکم

سورہ بقرہ کا اختتام فرمایا۔ جس بھی مکان میں یہ آیتیں تین دن پڑھی جائیں، شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔ (سنن الترمذی ۲۸۸۲)

ابوالاسود ظالم بن عمرو الدؤی کہتے ہیں: میں نے سیدنا معاذ بن جبلؓ سے کہا: آپ مجھے وہ قصہ بیان کریں جب آپ ﷺ نے شیطان کو پکڑ لیا تھا۔ انہوں نے بتایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے صدقہ (کی حفاظت) پر متعین کیا۔ کھجوریں کمرے میں پڑی تھیں، مجھے سُوس ہوا کہ وہ کم ہو رہی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں شیطان لے جاتا ہے۔ ایک دن میں کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر دیا، اندھیرا اس قدر شدید تھا کہ دروازہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ شیطان نے ایک صورت اختیار کی، پھر دوسری صورت اختیار کی، وہ دروازے کے شکاف سے اندر گھس گیا۔ میں نے لنگوٹا کس لیا، اس نے کھجوریں اٹھانا شروع کر دیں، میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! (تو کیا کر رہا ہے) اس نے کہا: مجھے جانے دو۔ میں بوڑھا ہوں اور کثیر الاولاد ہوں۔ میرا تعلق نصیبین (بستی کا نام) کے جنوں سے ہے۔ تمہارے صاحب (محمد ﷺ) کی بعثت سے پہلے ہم بھی اسی بستی کے رہائشی تھے۔ جب آپ ﷺ (مبعوث ہوئے تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا) خدا کے لئے) مجھے چھوڑ دیں۔ میں دوبارہ کبھی نہیں آؤں گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ سیدنا جبریل نے آکر سارا معاملہ رسول اللہ ﷺ کو بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی، آپ ﷺ کی طرف سے ایک منادی کرانے والے نے منادی کی کہ معاذ بن جبل کہاں ہیں؟ میں نبی کریم ﷺ کی طرف چلا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آپ کے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ ﷺ کو سارا معاملہ بیان کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عنقریب دوبارہ آئے گا۔ آپ بھی دوبارہ جائیں۔ میں نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا۔ شیطان آیا، وہ دروازے کے شکاف سے اندر گھسا اور کھجوریں کھانا شروع کر دیں۔ میں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا۔ مجھے چھوڑ دو، میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن! تو نے آئندہ کبھی نہ آنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس نے کہا: میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی تم میں سے سورہ بقرہ کی آخری آیات لیلہ مافی السموات و مافی الارض نہیں پڑھے گا تو

(شیطان) کو مسخر کیا ہے۔ میں نے یہ پڑھا۔ اچانک میں اس کے ساتھ (کھڑا) تھا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاتا ہوں مگر اس نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ آئندہ نہیں آئے گا۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ مگر وہ پھر آ گیا۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کو پکڑنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ وظیفہ پڑھو۔ پاک ہے وہ ذات جس نے محمد ﷺ کے لئے تجھ (شیطان) کو مسخر کیا ہے۔ میں نے یہ پڑھا۔ اچانک میں اس کے ساتھ (کھڑا) تھا۔ میں نے اس کو کہا: تو نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا مگر تو نے اس کی خلاف ورزی کی ہے اور دوبارہ آ گیا ہے۔ اب میں تجھے ضرور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے کر جاؤں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ جب تو ان کو پڑھے گا، جنوں میں سے کوئی مذکر اور مونث تیرے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے کہا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: آیت الکرسی۔ تم اس کو روزانہ صبح و شام پڑھا کرو۔ سیدنا ابو ہریرہؓ کہتے ہیں: میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا تھا کہ بات ایسے ہی (یعنی روزانہ صبح و شام آیت الکرسی پڑھنے سے انسان جنات کے شر سے محفوظ رہتا ہے) (فضائل القرآن للنساء: ۴۲)

سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کا دم

سیدنا مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةِ كَفَّاهُ۔ ”جس شخص نے رات کو سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں، وہ اس کے لئے کافی ہیں۔“ (صحیح بخاری ۴۰۰۸، صحیح مسلم ۸۰۷)

کافی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ (۱) یہ شیطان کی شرانگیزیوں سے حفاظت دیں گے۔ (۲) ناگہانی مصائب اور آفات سے بچاؤ کا ذریعہ ہوں گی (۳) نماز تہجد سے کفایت کریں گی۔

سیدنا نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی، اس میں سے دو آیات نازل فرمائیں، جن کے ساتھ

موٹاپے کا واحد علاج

بغیر دوا ایکسرسائز کے ایک گھنٹے میں پیٹ ۱۰ انچ کم کیجئے اور ۵۰۰ گرام سے لے کر ایک کلو تک وزن گھٹائیں صرف -/999 روپے میں کلر اپورمنٹ (Pimpale) ڈارک سرکل وغیرہ کا علاج ہے۔

S.P.A Slimming Center Abid.s
Hyderabad

Mob. 9985463645- 8686820303

فارم نمبر 4 رجسٹریشن

آف نیوز پیپر دولز ۱۹۵۶

نام: طلسماتی دنیا

مقام اشاعت: محلہ ابوالمعالی دیوبند

وقفہ اشاعت: ماہانہ

زبان: اردو

طابع و ناشر: زینب ناہید عثمانی

مدیر مسئول: حسن الہاشمی

ملکیت: حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تمام

تفصیلات میرے علم و یقین کی حد تک درست ہیں۔

10 مارچ ۲۰۱۷ء

اسی رات ہم میں سے کوئی اس کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔ (الہوائف لابن ابی الدنیا ۱۷۵، المعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۱، ۱۶۲، ۲۰)

معوذتین کا دم

سیدنا حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو حالت نماز میں بچھونے ڈس لیا، تو آپ ﷺ نے اسے پاؤں کے نیچے روند دیا اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: بچھو پر اللہ کی لعنت ہو، نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ کسی دوسرے کو اور نہ نبی کو چھوڑتا ہے، نہ غیر نبی کو۔

اس کے بعد پانی اور نمک منگوا یا، نمک کو پانی میں گھول کر ڈسنے کی جگہ پر پھیرتے رہے اور سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھتے رہے۔ (المعجم الصغیر للطبرانی ۸۳۰)

سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنات اور انسانوں کی نظر (بد) سے بچنے کے لئے (اللہ تعالیٰ کی) پناہ طلب فرمایا کرتے تھے، لیکن جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ ﷺ نے باقی تمام دعائیں چھوڑ دیں اور معوذتین کو اپنا معمول بنا لیا۔ (سنن النسائی ۵۳۹۶، سنن ابن ماجہ ۳۷۱۳، سنن الترمذی شریف ۲۰۵۸)

نظر بد کے لئے دم

سیدنا عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حسنین کریمینؓ کے لئے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم) بھی ان کلمات کے ذریعہ اسماعیل اور اسحاق کے لئے اللہ رب العزت کی پناہ طلب کرتے تھے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ غِيْنٍ لَّامَةٍ.

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے، ہر ہرزہریلے جانور اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔ (صحیح بخاری ۳۳۷۱)

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دورانہدیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

کشادگی رزق کے مجرب عملیات

دفع مصائب و وسعت رزق کے لئے عمل

جناب امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ ایک دن رسول خدا نے مجھ سے پوچھا کہ اے علی کیا تم چاہتے ہو کہ تمہیں ایسی چیز کی تعلیم دوں کہ اگر سات آسمانوں اور سات زمینوں کی تمام مخلوق جمع ہو جائے تو بھی وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ وہ چیز مجھے تعلیم کر دیں تو آپ نے فرمایا وہ سات آیات ہیں جو اس طریقے سے ان کو پڑھے گا تو اس کی ستر ہزار برائیاں ختم کر دی جائیں گی اور ستر ہزار نیکیاں اس کے ثلثہ اعمال میں درج کی جائیں گی اور ستر ہزار قصر اسے جنت میں عطا کئے جائیں گے اور ستر ہزار حور اور ستر ہزار جنت کے غلے اُسے دیئے جائیں گے۔ پھر فرمایا: اے علی! جو کوئی بھی یہ سات آیات پڑھے گا اور لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرمادے گا۔ اگر یہ آیات لکھ کر بیمار کے گلے میں ڈالے تو مریض شفا پائے گا اور اگر یہ آیات پڑھ کر اپنے اوپر پھونکے تو جب بھی بادشاہ یا حاکم کے پاس جائے گا تو وہ اسے عزیز رکھے گا، چاہے وہ اس پر سخت غصہ رکھتا ہو۔ رزق میں اضافہ، تنگ دستی سے نجات، مشکلات و مصائب سے نجات پائے گا۔ اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد ستائیس دفعہ اور نماز مغرب کے بعد تینتیس دفعہ پڑھے گا تو اسے کوئی پریشانی لاحق نہ ہوگی۔ اگر کوئی شخص روزانہ عشاء کی نماز کے بعد سات دفعہ پڑھے گا تو اس کے رزق میں برکت ہی برکت ہوگی۔ ان آیات کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے:

(۱) یہ آیت پڑھ کر اپنے سامنے پھونکے: قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔ (سورہ توبہ، آیت: ۱۵)

(۲) یہ آیت پڑھ کر پیٹھ پیچھے پھونکے: وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُخَيِّبُ بِهِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (سورہ

یونس، آیت: ۱۰۷)

(۳) یہ آیت پڑھ کر سر کی طرف اوپر پھونکے: وَمَا مِنْ ذَاتَةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي كِتَابٍ مُبِينٍ (سورہ ہود، آیت: ۶)

(۴) یہ آیت پڑھ کر زمین کی طرف اپنے نیچے پھونکے: اِنِّى تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّى وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ ذَاتَةٍ إِلَّا هُوَ اخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّى عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (سورہ ہود، آیت: ۵۶)

(۵) یہ آیت پڑھ کر اپنے دائیں طرف پھونکے: وَكَأَيِّنْ مِنْ ذَاتَةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَاَيُّكُمْ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (سورہ عنکبوت، آیت: ۶۰)

(۶) یہ آیت پڑھ کر اپنے بائیں طرف پھونکے: مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكُ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (سورہ فاطر، آیت: ۲)

(۷) یہ آیت پڑھ کر اپنے تمام بدن پر پھونکے: وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلْ أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادْنِىَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادْنِىَ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ قُلْ حَسْبِىَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ۔ (سورہ زمر، آیت: ۳۸)

فراخی رزق کے لئے تحفہ

جمعہ کے دن اذان ہو جانے کے بعد جمعہ کی ابتدائی سنتیں پڑھیں، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے دو زانو بیٹھ جائیں۔ پہلے جتنی دفعہ چاہیں درود شریف پڑھیں، یا غیبی یا کبریٰ یا صاحب الفضل العظیم یا صاحب العطاء والکرم اغنی بحلک واکفینى بفضلک عن سؤالك پھر ستر دفعہ دعا پڑھیں، پھر درود شریف پڑھیں اور دل میں رزق میں فراخی وسعت کی دعا مانگ کر بیٹھے رہیں۔ پھر نماز جمعہ پڑھ کر گھر

مُسْتَقْوَاهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلُّ فِی كِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔

پھر نماز ختم کرنے کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْغَفُوْرُ الْوَجِیْم کثرت سے پڑھے۔ اگر کوئی شخص ہفتے میں ایک دن یہ عمل کرے گا اور اسے مزید جاری رکھے گا تو انشاء اللہ اس کے لئے غیب سے کشائش رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور وہ کبھی محتاجی کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا۔

ایک اور عمل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ تین مرتبہ اللہ الصمد اور اول و آخر درود شریف پڑھے اور تین ماہ تک یہ وظیفہ جاری رکھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی قسمت چمک اٹھے گی اور یہ رزق کی کشائش ہوگی۔ یہ عمل سوموار کے دن فجر کی نماز کے بعد شروع کریں اور تین ماہ کے بعد اتوار کے دن ختم کر دیں۔ اگر اتوار کو تین مہینے ختم ہو جائیں تو بہتر ہے لیکن اگر تین مہینے کی مدت کسی اور دن مثلاً سوموار یا منگل کو ختم ہو تو اگلے اتوار تک وظیفہ پڑھتے رہیں اور عمل سے فارغ ہو کر اسے ختم کر دیں۔

رزق میں وسعت کے لئے عمل

رزق میں وسعت کے لئے یہ عمل کرے کہ تہجد فجر کی نماز اور عصر و عشاء کی نماز کے بعد پہلے تین بار درود شریف پڑھے، پھر تین بار یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ پڑھے، پھر تین بار اَفْوَضْ اَمْرِیْ اِلٰی اللّٰہ پڑھے، پھر تین بار یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام پڑھے، پھر تین دفعہ درود شریف پڑھ کر مسجد میں جائیں اور رزق میں برکت کی ادائیگی اور ہر حاجت کے پورا ہونے کی دعا مانگے۔ اللہ کے فضل سے انشاء اللہ چالیس کے دن کے اندر ہی رزق میں وسعت پیدا ہوگی، قرضہ ختم ہو جائے گا، نصیب چمک اٹھے گا۔ اگر کوئی شخص اس عمل کو جاری رکھے گا تو اس کا حیرت انگیز اثر ظاہر ہوگا۔

دست غیب وسعت رزق کا حیران کن عمل

اگر کوئی خاص مقررہ وقت پر پاک و صاف ہو کر تنہا مکان میں بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف منہ کر کے پہلے تین مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر ۱۰ مرتبہ یہ دعا پڑھے: یَا ذَا اِلْم الْعِزَّة وَالْبَقَاءِ وَیَا وَهْب الْجُوْد وَالْعَطَاءِ وَیَا دُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ فَعَالَ لِمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِاَوْلَآئِنَا وَ

آجائیں۔ یہ عمل ہر جمعہ کو وقت معینہ پر کرے۔ اگر کسی جمعہ کو وقت پر نہ پہنچ سکیں اور آپ کے جانے سے پہلے خطبہ شروع ہو چکا ہو تو نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد کسی سے بات کئے بغیر مذکورہ بالا طریقہ سے وظیفہ پورا کریں۔ یہ عمل بہت موثر اور تیر بہدف ہے۔ بارہا تجربہ کیا گیا کہ آسان بھی بہت ہے، صرف وقت پر پابندی ضروری ہے۔ انشاء اللہ رزق میں فراخی ہوگی۔

ایک اور عمل یہ ہے کہ گلاب کا کھلا ہوا پھول لے کر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر اکیس دفعہ اَللّٰہُ نَاصِرُ پڑھے، اکیس دفعہ اَللّٰہُ حَافِظُ پڑھے اور سو دفعہ اللّٰہُ الصَّمَد پڑھے، اس کے بعد تین دفعہ درود شریف پڑھ کر پھول پر دم کریں اور لمحہ بہ لمحہ اس کو سونگھتے رہیں، جب پھول مرجھا جائے تو اسے خشک کر کے کوٹ کر باریک کر کے کھالیں، جو شخص سال بھر اسے پابندی سے جاری رکھے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزق فراخ کر دے اور مفلسی ختم ہو جائے گی۔ ربیع الاول کی ہر جمعرات کو یہ عمل کرنا چاہئے۔

محتاجی و تنگدستی سے نجات

اگر کوئی سورہ قدر کثرت سے پڑھے گا اور فارغ ہونے کے بعد سات دفعہ اس دعا کو پڑھے گا اَللّٰہُمَّ یَا مَنْ یَلْتَفِیْ مِنْ خَلْقِہِ جَمِیْعًا وَلَا یَلْتَفِیْ مِنْ اَحَدٍ خَلْقِہِ یَا اَحَدٌ مَنْ لَا اَحَدَ لَہُ الْقَطْعُ الرَّجَاءُ اِلَّا فِیْکَ وَ خَابَتْ الْاَعْمَالُ اِلَّا فِیْکَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغْنِیْ لِفِظِ اَغْنِیْ کو سات دفعہ کہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ تہجد کے وقت بلا ناغہ اکتالیس دن یہ عمل کرے گا تو انشاء اللہ اس کی روزی میں برکت عطا فرمائے گا اور اس پر کبھی محتاجی و تنگدستی کی آفت نازل نہیں ہوگی۔

کشائش رزق کے لئے عمل

اگر کوئی دو رکعت نفل نماز پڑھے اور پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھے: وَعِنْدَہٗ مَفَاتِیْحُ الْغِیْبِ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ہُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرْقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا وَلَا حَبَّةٌ فِی ظُلُمَاتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٌ وَلَا یَابِسٌ اِلَّا فِیْ كِتَابٍ مُّبِیْنٍ۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ آیت پڑھے:

وَمَا مِنْ ذَاْبَةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلٰی اللّٰہِ رِزْقُہَا وَیَعْلَمُ

أَجْبَرْنَا وَ آيَةً مِنْكَ وَ ارْزُقْنَا وَ أَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ. يَا تَنَكُّيلُ
بِحَقِّ يَا صَمَدُ الْغَفَّارُ ذَا الْمَنِّ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ يَا صَمَدُ.

اس کے بعد تین مرتبہ درود شریف پڑھے، اللہ کے فضل سے انشاء اللہ
تعالیٰ رزق اس قدر کا کشادہ ہوگا کہ آپ حیران ہو جائیں گے۔ آزمودہ ہے۔
یاد رکھیں کہ یہ وظیفہ اکیس دن تک متواتر وقت پر جہاں پہلے دن
پڑھنا شروع کیا تھا اسی جگہ عمل کرے۔

وسعت رزق کے لئے اس طرح کرے کہ عمل شروع کرنے سے
کم از کم ایک ہفتہ پہلے روزے رکھے، نماز پابندی سے پڑھے، نئے چاند
کا مہینہ شروع ہونے سے عمل کی نیت سے تین دن تک روزے رکھے۔
حیوانات جلائی و جمالی ترک کرے، اپنے ہاتھ سے پکائی ہوئی کھیر سے
روزہ افطار کرے۔ ضرورت کے مطابق خوراک ہو، پانچویں تاریخ کو
تہجد کے وقت اٹھ کر غسل کرے، پھر کپڑے بدل لے، اس کے بعد وضو
کرے، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور تین مرتبہ سورہ فاتحہ
پڑھے، لیکن سورہ فاتحہ میں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کو گیارہ مرتبہ
پڑھے۔ اس کے بعد وَافَتْحْ خَزَائِنَ رَحْمَتِكَ بِحَقِّ يَا ايُّهَا
الْمُزْمِلُ بِلُطْفِكَ الْعَلِيِّ الْإِلَاطَافِ پڑھ کر سورہ مزمل شروع
کر دے۔ لفظ و کبلا پر پہنچ کر رک جائے اور اکیس دفعہ حسبی اللہ
و نعم الوکیل نعم النصیر پڑھے، پھر نو دفعہ يَا رَبِّ کہہ کر بیٹھ
جائے، پھر سورہ آگے پڑھے، مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ پر پہنچ کر اپنے
مقصد کے لئے دعا کرے اور سورہ ختم کر دے۔ اس کے بعد انیس دفعہ
يَا رَحِيمُ كُلُّ صَرِيحٍ وَ مَكْرُوبٍ وَ غِيَاثَةٍ وَ مَفَاذَةٍ يَا رَحِيمُ اسی
طرح گیارہ مرتبہ سورہ مزمل پڑھے۔ اکتالیس دن تک معینہ وقت پر
بدستور یہ عمل جاری رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انشاء اللہ غیب
سے رزق حاصل ہونے لگے گا، یہ راز کسی کے سامنے ظاہر نہ کرے اور
اکتالیس دن کے بعد زکوٰۃ کا عمل پوری ہو جانے پر اسی ترکیب سے ایک
بار روزانہ پڑھ لیا کرے۔ یہ عمل غیب سے رزق کے لئے نہایت موثر
ترین عمل ہے۔

دولت مند ہونے کا عمل

اگر کوئی شخص دولت مند ہونے کے لئے عروج ماہ اتوار کے دن صبح

کو جب آفتاب طلوع ہو رہا ہو کوئی پاک کپڑا باندھ کر غسل کرے اور یہی
بیگاہا کپڑا پہنے ہوئے آفتاب کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو کر اکیس دفعہ
یہ آیت پڑھے وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ. وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ
أَمْرِهِ. قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا.

پھر ماشاء اللہ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ پڑھ کر آفتاب کی طرف
اشارہ کر کے کہے: اے آفتاب عالم تاب جہاں تاب آنچہ کہ از طلوع
تست بمن بدہ۔ جو کچھ تیرے طلوع ہونے میں ہے وہ مجھے بھی دے۔
اللہ کے فضل سے انشاء اللہ چالیس دن میں غربت، دولت مندی
میں بدل جائے گی۔ اگر چلہ ختم ہونے پر بھی دور رکھیں تو خوش حالی بڑھتی
رہے گی۔

وسعت رزق کے لئے

جو کوئی یہ آیت چاندی کی انگٹھی پر کندہ کرا کر پہنے گا اُنم بَعَثْنٰكُمْ
مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ
أَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰی كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
(سورہ بقرہ) انشاء اللہ اسے ایسی جگہ سے رزق حاصل ہوگا جو اس کے
وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔ انشاء اللہ غربت ختم ہوگی اور دولت میں
اضافہ ہوگا۔

توقع سے زیادہ رزق کا عمل

اگر کوئی عروج ماہ میں جب قمر کی روشنی زیادہ ہو اور برج شرف ہو،
کسی اتوار یا جمعرات کو یہ عمل شروع کرے، وقت اور مقرر جگہ ایک ہی
ہو، لباس مخصوص ہو، جو صرف عمل کے وقت پہنے، پھر تین دفعہ درود
شریف پڑھے اور تین مرتبہ سورہ یسین پڑھے، پھر ایک دفعہ یہ دعا پڑھے:
اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ رِزْقِيْفِيْق السَّمَاءِ فَاَنْزِلْهُ وَ اِنْ كَانَ فِى الْاَرْضِ
فَاَخْرِجْهُ وَ اِنْ كَانَ فِى الْبَحْرِ فَاُطْلِئْهُ وَ اِنْ كَانَ بَعِيْدًا فَقَرِّبْهُ وَ
اِنْ كَانَ قَرِيْبًا فَيَسِّرْهُ وَ اِنْ كَانَ قَلِيْلًا فَكَثِّرْهُ وَ اِنْ كَانَ كَثِيْرًا
فَهُوَ اَنَّهُ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَ ارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ
حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا غَرَقًا وَ اَمِيعًا طَبَقًا مُّبَارَكًا
فِيْهِ حَتّٰى لَا يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ عَلٰى فِىْهِ مِنْهُ وَ اجْعَلْ يَدَيَّ

عَلَيْهَا بِالْإِعْطَاءِ وَلَا تَجْعَلْ يَدَيَّ السُّفْلَى بِالْإِسْطَاعِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

اس کے بعد درود شریف پڑھے، اور خدائے رزاق کی بارگاہ میں رزق کی فراخی کے لئے دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ چند ہی دنوں میں کسی ایسی جگہ سے رزق کا دروازہ کھل جائے گا جس کا آپ کو گمان تک نہ ہوگا اور توقع سے زیادہ رزق میں برکت نصیب ہوگی۔

رزق کے لئے سورہ یسین کا عمل

رزق کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کے بعد یسین یسین بحق یسین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بحق یسین پڑھے، پھر سورہ یسین پڑھنا شروع کرے اور ہر یسین پر پہنچ کر سات بار یہ الفاظ دہرائیں اور سات مرتبہ سورہ یسین پڑھے، روزانہ تین دفعہ یہی عمل کرے، انشاء اللہ چند دنوں کے بعد پردہ غیب سے فراخی رزق کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

دکان و مال تجارت میں اضافہ کے لئے عمل

نیک و سعد ساعت میں یہ آیت کسی کاغذ پر تحریر کر کے اپنی دکان یا سامان تجارت میں رکھیں اور اپنے پاس رکھیں

اِنَّ الدِّينَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَاَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ۔

انشاء اللہ رزق میں بہت زیادہ برکت ہوگی، دکان اور مال تجارت میں اضافہ ہوگا۔

رزق میں برکت اور قرضہ سے نجات کے لئے ایک عمل

اگر کوئی شخص یہ عمل کرنا چاہے تو اس عمل کی پہلی زکوٰۃ ادا کرے یعنی کسی غریب کو صدقہ خیرات دے، پھر حیوانات جلالی و جمالی کو ترک کرے، یعنی گوشت نہ کھائے، پھر مخصوص اور معینہ جگہ پر مخصوص لباس پہن کر پاک و صاف ہونے کی حالت میں یہ اسمائے مبارکہ ۶۵۸ دفعہ پڑھے، اس کے بعد یاسمیع ۹۱ دفعہ پڑھے، یاواسع ۱۲۸ دفعہ پڑھے، یا رزاق ۳۱۹ دفعہ پڑھے، چالیس دن کے بعد اپنی توفیق کے

مطابق صدقہ و خیرات بچوں میں تقسیم کر دے، پس عمل پورا ہو گیا۔ اس کے بعد جس مقصد کے لئے کم سے کم تین اور زیادہ سے زیادہ سات دن تک اسی طریقہ سے عمل پڑھے گا تو جو بھی مقصد و مدعا ہوگا، انشاء اللہ پورا ہو جائے گا، روزگار میسر آئے گا، غریب دولت مند ہو جائے گا، مقروض کا قرض اتر جائے گا۔

رزق کے لئے سورہ فاتحہ کا ایک عمل

رزق کے لئے سورہ فاتحہ کا ایک عمل یہ ہے کہ نوچندی اتوار کو اول و آخر درود شریف پڑھ کر ستر دفعہ سورہ فاتحہ بسم اللہ سمیت پڑھے، سوموار کے دن ساٹھ دفعہ پڑھے، منگل کے دن پچاس دفعہ پڑھے، بدھ کے دن بیس دفعہ پڑھے، ہفتہ کے دن دس دفعہ پڑھے، انشاء اللہ تنگ دستی ختم ہوگی۔ اگر اسے اپنا معمول بنالے گا تو انشاء اللہ بے حد و حساب برکت پائے گا، رزق میں کمی نہ ہوگی۔

مالی خوش حالی کے لئے وظیفہ

فراخی رزق اور ترقی درجات کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس آیت روزانہ پڑھے وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُوْنَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقُّ مَقْلٍ مَا اَنْتُمْ تَنْطِقُوْنَ یہ عمل ترقی رزق کے لئے فجر کی نماز کے بعد ایک تسبیح روزانہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ مالی خوش حالی نصیب ہوگی۔

حاصل مطالعہ

صحت اللہ کریم کی طرف سے انسان کے لئے ایک عطیہ ہے یہ ایک نعمت ہے اس نعمت کی قدر کرنا اور اس کا شکر بجالانا ہر انسان پر لازم ہے۔

قانون قدرت ہے کہ کسی نعمت کی ناقدری نہ صرف اس نعمت کے چھن جانے کا سبب بن جاتی ہے بلکہ کفران نعمت غضب الہی کا دعوت دینے کا موجب بن جاتا ہے۔ لہذا اپنی صحت کا خیال رکھنا اور حفظان صحت کے اصول پر کاربند رہنا ہر مسلمان کے لئے ایک فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ (طب نبوی)

اسلام الف سے ی تک

مختار بدری

(س)

رات کی مسافت ہے، علماء کرام نے اڑتالیس میل کی دوری قرار دی ہے۔ سفر کے احکام مخصوصہ اس مقدار پر جاری ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے سواری پر بیٹھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر یہ آیت پڑھتے۔

وَاللّٰہِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّہَا وَجَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الْفَلَکِ وَالْاَنْعَامِ مَا تَرْکَبُوْنَ ۝ لِتَسْتَوُوْا عَلٰی ظُہُوْرِہٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّکُمْ اِذَا اسْتَوٰیْتُمْ عَلَیْہِ وَتَقُوْلُوْا سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِئِیْنَ ۝ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ اور جس نے تمام قسم کے حیوانات پیدا کئے اور تمہارے لئے کشتیاں اور چار پائے جس پر تم سوار ہوتے ہو تاکہ تم ان کی پیٹھ پر چڑھ بیٹھو اور جب اس پر بیٹھ جاؤ تو پھر اپنے پروردگار کے احسان کو یاد کرو اور کہو کہ وہ (ذات) پاک ہے جس نے اس کو ہمارے زیر فرمان کر دیا اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (۱۳/۱۲:۲۳) اور پھر یہ دعا مانگتے کہ خدایا میں تجھ سے ملتی ہوں کہ اس سفر میں نیکی تقویٰ اور ایسے عمل کی توفیق فرما جو تجھے پسند ہو، الہی ہمارے لئے سفر کو آسان کر دے اور لمبی مسافت کو لپیٹ دے، الہی ہمارے سفر میں ہمارے ساتھ اور ہمارے پیچھے ہمارے گھروالوں کو خبر گیری فرما۔ (مسند احمد، مسلم، ترمذی)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ کر رکاب میں پاؤں رکھا، سوار ہو چکے تو تین مرتبہ الحمد للہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہا، پھر سُبْحَانَکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاَغْفِرْ لِیْ کہہ کر ہنس دیئے، میں نے وجہ دریافت کی تو فرمایا جب بندہ رب اغفر لی کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند آتی ہے وہ کہتا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا مغفرت کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔

ابوداؤد، نسائی

(باقی آئندہ)

سفاح

سفاح کے لفظی معنی بہانے اور اٹھیلنے کے ہیں، اسی سے یہ محاورہ نکلا ہے۔ پنہم سفاح یعنی ان کے درمیان خونیازی ہے۔ بنو عباس کے پہلے خلیفہ کو سفاح اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس نے ناحق خونریزی کی تھی، شیخ جوئے کے اس تیر کو کہتے ہیں جس کا کوئی حصہ نہ ہو گویا شیخ کے لفظ میں بے کار اور بے ضرورت کسی چیز کو بہانے کے معنی پوشیدہ ہیں۔ اسی لئے زنا کو سفاح کہتے ہیں کیوں کہ زنا میں آدمی اپنا نطفہ بالکل ضائع کرتا ہے اسی لئے قرآن کریم نے زانی و بدکار مرد کے لئے مساحسین اور زانیہ، فاحشہ عورتوں کے لئے مسافات کا لفظ استعمال کیا ہے۔ قرآن کریم نے بار بار سفاح سے بچنے کی تاکید کی ہے اور نکاح کے ذریعہ احسان کی ترغیب دی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے بارے میں فرمایا وَلِدْتُ مِنْ نِّکَاحٍ لَا یَسْفَاحُ۔ ”میری ولادت نکاح کے ذریعے ہوئی ہے، سفاح کے ذریعے نہیں۔“

سفارش

ابوموسیٰؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی حاجت مند آتا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین سے فرماتے اس کی سفارش کرو، تم کو اجر ملے گا اور خداوند تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جس بات کو پسند کرتا ہے، کہلوادیتا ہے۔ (مسلم)

سفر

مسافرت ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا.

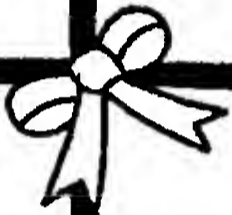
اللہ کی راہ میں جب سفر کرو تو تحقیق کر لیا کرو۔ (۹۳:۴)

امام اعظمؒ کے نزدیک سفر شرعی کی کم از کم مقدار تین دن اور تین

مہبت کی مشہور و معروف مٹھائی بازار فرم

طہور اسونٹس

اسپیشل مٹھائیاں



افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
 ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ باوامی حلوه ★ گلاب جامن
 دودھی حلوه ★ گاجر حلوه ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
 مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
 دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسونٹس®



بلاس روڈ، ناگپارہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

اونٹ پر سوار کر کے بہشت میں لے گئے، مختلف مقامات کی سیر کرانے کے بعد نفیس و لذیذ کھانے پیش کئے، اگرچہ اس شخص نے پیرومرشد کی نصیحت کو دل سے قبول نہیں کیا تھا لیکن نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی زبان سے کلمہ مقدس ادا ہو گیا، ابھی فضا میں ”لا حول ولا قوۃ“ کی گونج باقی تھی کہ تمام فرشتے چیختے ہوئے بھاگ گئے۔ اب وہ شخص اپنی جنت میں تھا تھا اور اس کے سامنے بہشتی کھانوں کے بجائے مردہ انسانوں کی ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں، یہ نہ ہول منظر دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ کے نا فرمان مرید کی آنکھ کھل گئی، اس کا پورا جسم خوف و دہشت سے لرز رہا تھا اور وہ ہذیبانی انداز میں چیخ رہا تھا۔

”فرشتے کیا ہوئے اور وہ میری ولفریب جنت کہاں گئی؟“
پھر جب شیطان کا طلسم چاک ہو گیا تو وہ شخص روتا ہوا پیرومرشد کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت جنید بغدادیؒ کے قدموں سے لپٹ کر عرض کرنے لگا۔ ”اگر آپ میری رہنمائی نہ فرماتے تو شیطان مجھے اس وادی ظلمات میں لے جا کر ہلاک کر ڈالتا، بے شک! مرید کے لئے تنہائی زہر ہے۔“

ایک بار آپ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے، یکا یک ایک مرید نے بے قرار ہو کر نعرہ مستانہ بلند کیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے وعظ بند کر دیا اور مرید کو مخاطب کر کے فرمایا۔

”جو اس طرح نعرہ زنی کرتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“
یہ کہہ کر آپ نے مرید کو اپنی مجلس سے نکال دیا، بعد میں اس مرید نے کئی دن تک معافی مانگی، تب کہیں جا کر اسے دوبارہ مجلس میں شامل ہونے کی اجازت دی گئی۔

واضح رہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ اس طرح ذکر کرتے تھے کہ اسم الہی آپ کی سانسوں میں جاری ہوتا تھا۔ آپ اس بات کے قائل نہیں تھے کہ اپنے خالق کو بہ آواز بلند پکارا جائے، خود قرآن کریم میں بھی اسی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب بندہ دعا کے وقت اپنے مالک کو پکارے تو

حضرت جنید بغدادیؒ نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ اپنے مرید کا جواب سنا، پھر نہایت دردمندانہ لہجے میں فرمایا۔ ”اگر وہ نہیں آتا تو ہم خود چلے جاتے ہیں، اس نادان کو کیا معلوم کہ پیر کی ذمہ داریاں کیا ہوتی ہیں؟ اور جب کسی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا جاتا ہے تو اس کا کیا مفہوم ہوتا ہے؟“
اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ اپنے مرید کے یہاں تشریف لے گئے، وہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ ایک تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے چند معتقد تخت کے نیچے جمع تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو دیکھ کر مرید نے کسی خاص ادب و احترام کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ اپنی حرکات و سکنات سے یہی تاثر دیتا رہا کہ وہ خود ولایت کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہے۔
حضرت شیخؒ نے اپنے مرید کے اس گستاخانہ رویے کو نہایت خوش دلی کے ساتھ برداشت کیا، پھر اس کے شب و روز کا حال پوچھا تو وہ اسی انداز میں لاف زنی کرنے لگا۔

”میں راب بھر جنت کی سیر کرتا ہوں، فرشتے میزبان ہوتے ہیں اور اللہ کی نعمتیں میرے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔“
”آج رات بھی تم جنت کی سیر کو جاؤ گے؟“ مرید کی گفتگو سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

”یقیناً!“ مرید کے نخوت و غرور کا وہی عالم تھا، اسے یہ احساس تک نہیں رہا تھا کہ پیرومرشد اس کے سامنے موجود ہیں۔

”پھر ہماری خاطر ایسا کرنا کہ جب فرشتے تمہیں بہشت میں لے جائیں اور تمہارے سامنے اللہ کی نعمتیں پیش کر دیں تو تم صرف ایک بار ”لا حول“ پڑھ دیتا۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

”مجھے اس کی کیا ضرورت ہے؟“ مرید نے حیران ہو کر کہا۔
”تمہیں شاید اس کی ضرورت نہ ہو مگر میری درخواست ضرور ہے۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید کے متکبرانہ طرز عمل کو نظر انداز کرتے ہوئے فرمایا اور واپس تشریف لے آئے۔

اس رات بھی حسب معمول فرشتے خواب میں آئے اور اسے

اس طرح کہ جیسے وہ سرگوشیاں کر رہا ہو۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی احتیاط تو سرگوشی سے بھی بڑھ کر تھی کہ آپ دل کی گہرائیوں سے حق تعالیٰ کو پکارا کرتے تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا مشہور قول ہے کہ جو قرآن حکیم کا پیرو نہ ہو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقلد نہ ہو اس کی تقلید ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے کے سوا تمام راستے مخلوق پر بند ہیں، آپ کے اس قول مبارک کی تشریح یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ چھوڑ کر انسان جس راستے پر چلے گا، گمراہی اس کا مقدر بن جائے گی۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے اس قول کو مشہور فارسی شاعر حضرت شیخ سعدیؒ نے اپنے ایک شعر میں اس طرح نظم کیا ہے۔

خلاف پیہر کسے رہ گزید

کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

(جس نے بھی پیغمبر اسلام کے خلاف راستہ اختیار کیا وہ منزل تک

نہیں پہنچ سکا)

”حق تعالیٰ اور بندے کے درمیان چار دریا ہیں، جب تک بندہ ان چاروں دریاؤں کو عبور نہ کرے اس وقت تک اسے حق تعالیٰ کی قربت میسر نہیں آسکتی۔“

ایک دریا دنیا کا دریا ہے جو زہد (پرہیزگاری) کی کشتی کے بغیر عبور نہیں کیا جاسکتا۔ دوسرا آدمیوں کا دریا ہے، اس دریا کو پار کرنے کے لئے آدمیوں سے دور رہنا چاہئے۔ تیسرا دریا شیطان ہے، شیطان کی مخالفت کرنا ہی اس دریا کی کشتی ہے۔

اپنے اس قول مبارک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اپنے نفس کی مخالفت کرنا ہی دراصل ابلیس کی مخالفت ہے، انسانی نفس اور شیطان کے دوسووں میں فرق یہ ہے کہ نفس جس چیز کی خواہش کرتا ہے، جب تک اسے حاصل نہیں کر لیتا اس وقت اسے سکون نہیں ملتا، چاہے اسے کتنا ہی روکا جائے، بالفرض اگر اس وقت باز بھی آجائے تو پھر کسی دوسرے موقع کی تلاش میں رہتا ہے یہاں تک کہ اپنے نفس کی خواہش پر عمل کر کے قرار پا جاتا ہے۔“

شیطان کے دوسے کا ایک ہی علاج ہے کہ لا حول پڑھنے سے یہ مرض دور ہو جاتا ہے، یہی وجہ تھی کہ جب آپ کے مرید نے لا حول پڑھی تو شیطانی طلسم پارہ پارہ ہو گیا اور وہ خیالی جنت ایک خوفناک دیوانے میں تبدیل ہو گئی۔

ایک روز آپ دعا فرما رہے تھے کہ ایک مرید کھڑا ہوا اور اس نے گستاخانہ لہجے میں سوالات شروع کر دیئے، حاضرین مجلس مرید کی اس بے ادبی پر سخت برہم ہوئے مگر حضرت جنید بغدادیؒ نے سکوت اختیار کیا، پھر وہ سپہا دب مرید اس قدر شرمندہ ہوا کہ آپ کی مجلس سے اٹھ کر چلا گیا اور مسجد ”شونیزیہ“ میں گوشہ نشین ہو گیا، یہ وہی مشہور مسجد ہے جہاں بغداد کے بہت سے درویش ہمہ وقت جمع رہتے تھے۔

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ مسجد شونیزیہ تشریف لے گئے، اتفاق سے وہ گستاخ مرید سامنے آ گیا، نظر ملتے ہی اس پر ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ وہ فرش پر گر پڑا اور اس کے سر سے خون جاری ہو گیا، حیرتاکہ بات یہ تھی کہ خون کا جو قطرہ مسجد کے فرش پر گرنا تھا اس سے لا الہ الا اللہ کی تصویر بن جاتی تھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے یہ منظر دیکھا تو نہایت پر جلال لہجے میں فرمایا۔ ”کیا تو مجھے یہ دکھانا چاہتا ہے کہ تیرا درجہ اس قدر بلند ہو گیا ہے یاو رکھ کہ اس درجے تک تو ذکر کرنے والے بچے بھی پہنچ جاتے ہیں، مردود وہ ہے جو اپنے مقصود تک پہنچے۔“

آپ کی گفتگو کا مرید پر اس قدر اثر ہوا کہ وہ تڑپنے لگا اور پھر اس نے اسی حالت میں جان دیدی۔

مرنے کے کچھ دن بعد کسی بزرگ نے اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا۔ ”تیرا کیا حال ہے؟“

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید نے کہا۔ ”میں نے برسوں اس راستے میں دوڑ دھوپ کی مگر یہاں آ کر یہ راز کھلا کہ دین کی منزل بہت دور ہے، میرے سارے قیاس و گمان باطل تھے جو مجھے عمر بھر فریب دیتے رہے۔“

اس واقعے سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ معرفت کیا ہے اور مرد مومن کی منزل کہا ہے؟

حضرت جنید بغدادیؒ کے اخلاق کریمانہ کا یہ حال تھا کہ دوست اور اور دشمن، مسلم اور غیر مسلم، جاہل اور عالم، غرض ہر طبقے کے لوگ آپ کی بلند کرداری کے قائل تھے، آپ کی اعلیٰ ظرفی کا یہ عالم تھا کہ جس شخص نے اذیت پہنچائی، آپ نے اسے اپنی دعاؤں سے سرفراز کیا، جس نے راستے میں کانٹے بچھائے آپ نے اسے محبتوں کے گلاب بخشے، اس کے برعکس حضرت جنید بغدادیؒ اپنے مریدوں کی تربیت کے معاملے میں بہت سخت تھے، اکثر فرمایا کرتے تھے۔

”کسی کو مرید کرنا بہت آسان ہے مگر اس کی نگرانی کرنا انتہائی مشکل۔“ یہی وجہ ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ ہر کس و نا کس کو اپنے حلقہ ارادت میں شامل نہیں فرماتے تھے، ایک بار ایک مالدار شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست گزار ہوا کہ اسے بیعت سے سرفراز کیا جائے۔ جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”یہ راستہ بہت مشکل ہے۔“

اس شخص نے عرض کی۔ ”اب اس راستے کے سوا مجھے کوئی دوسرا راستہ نظر نہیں آتا۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”تیرا دعویٰ عمل کی دلیل چاہتا ہے۔“

وہ شخص خاموش ہو گیا اور آپ کی خانقاہ کے ایک گوشے میں کسی گداگر کی طرح جا پڑا۔

کچھ دن بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص سے پوچھا۔ ”یہ درویشی کی منزل ہے، یہاں اہل زر کا گزر ممکن نہیں۔“

وہ شخص اٹھا اور اپنا سرامال و متاع لے کر حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر اور عرض کرنے لگا۔ ”یہ سب کچھ آپ کی نذر ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے ناخوشگوار لہجے میں فرمایا۔ ”میں دولت کی نفی کرتا ہوں اور تو مجھے سیم و زر کے دام میں الجھاتا ہے۔“

”پھر میں کیا کروں؟“ شدت جذبات میں وہ شخص رونے لگا۔ ”مجھے بہر حال آپ کی قربت و محبت درکار ہے۔“

”سو نے چاندی کے ان سکوں کو ضرورت مندوں میں تقسیم کر دے۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

اس شخص نے خوشی خوشی اپنی تمام دولت غریب لوگوں میں بانٹ

دی۔ کچھ دن بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شخص سے پوچھا۔ ”اب تیری ملکیت میں کیا باقی رہ گیا ہے؟“

جب اس شخص نے اعتراف کیا کہ ابھی اس کا ایک گھرباتی ہے تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اسے بھی فروخت کر دے اور ساری رقم میرے پاس لے آ۔“

اس شخص نے اپنا گھر فروخت کر کے حاصل شدہ رقم حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں پیش کر دی اور حکم شیخ کا انتظار کرنے لگا۔

”اس ساری دولت کو دریائے دجلہ میں ڈال دے۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

دولت کو دریا میں ڈال دینا ایسا ہی تھا کہ جیسے کوئی شخص اپنے سرمائے کو اپنے ہاتھ سے آگ لگا دے، وہ شخص کہہ سکتا تھا کہ شیخ! اس طرح تو یہ ساری رقم رائیگاں جائے گی۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے بھی ضرورت مندوں میں تقسیم کر دوں مگر اس شخص نے ایک لمحے کے لئے بھی نہ ایسا سوچا اور نہ پیرو مرشد سے مزید کوئی سوال کیا، سیدھا خانقاہ سے اٹھا اور تمام رقم لے جا کر دریائے دجلہ میں پھینک دی۔

اس کے بعد حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا۔ ”شیخ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟“

”اب تمہارے پاس لٹانے کو کچھ نہیں ہے۔“ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اس لئے تم واپس جاؤ۔“

حاضرین مجلس کا خیال تھا کہ پیرو مرشد کی بات سن کر وہ شخص بدحواس ہو جائے گا اور شکایت آمیز لہجے میں کہے گا کہ اب اس کا گھر ہے نہ در، پھر ایسے میں وہ کہاں جائے؟ مگر خلاف توقع اس کے چہرے پر پریشانی کا ہلکا سا نفس تک نہیں ابھرا، بلکہ پورے اطمینان کے ساتھ کہنے لگا۔

”ابھی تو میرے پاس لٹانے کے لئے میری جان کا سرمایہ موجود ہے، جب اسے لٹا دوں گا تو پھر کہیں اور جانے کے بارے میں سوچوں گا۔“

پھر وہ شخص ہمہ وقت حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر رہتا، حضرت شیخ ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے مگر وہ آپ کے قدموں میں پڑا رہتا، کئی بار آپ نے اسے خانقاہ سے نکال دیا تو وہ دروازے پر پتھر کے ستون کی طرح جم گیا۔

بغدادی کا ایک مرید بصرہ میں گوشہ نشینی کی زندگی گزار رہا تھا، ایک دن اس کے دل میں کسی گناہ کا خیال گزرا، شیطانی وسوسہ اس قدر شدید تھا کہ حضرت جنید بغدادی کا مرید کسی طرح اس خیال فاسدہ پر قابو نہیں پاسکتا تھا، آخر ایسی کشمکش میں پوری رات گزر گئی، صبح اٹھا تو اسے اپنے اندر ایک ناگوار سی تہدیلی محسوس ہوئی، پھر اسی ذہنی کشمکش میں اس نے آئینہ اٹھا کر دیکھا خوف و دہشت سے اس کی چیخ نکل گئی۔ حضرت جنید بغدادی کے مرید کا چہرہ مسخ ہو چکا تھا۔

”خداوند! لوگ مجھے کیا کہیں گے؟ اپنی بگڑی ہوئی صورت لے کر ان کے سامنے کیسے جاؤں گا؟ ساری دنیا میں میری پارسائی کے قصے مشہور ہیں، بصرہ کے لوگ مجھے اس حالت میں دیکھیں گے تو یقیناً یہی کہیں گے کہ میں چھپ چھپ کر گناہ کرتا تھا اور مجھے ان ہی گناہوں کی سزا دی گئی ہے۔“ حضرت جنید بغدادی کا مرید زار و قطار رو تا رہا مگر اس کا مسخ شدہ چہرہ اپنی اصلی حالت پر واپس نہیں آیا۔

بصرہ کے بہت سے لوگ اس کی صحبت میں بیٹھا کرتے تھے، پھر جب دوپہر کا وقت گزر گیا تو حسب معمول لوگ آنا شروع ہو گئے، اس شخص نے شرم رسوائی کے سبب دروازہ بند کر لیا۔ اگر کوئی عقیدت مند دروازہ کھولنے کے لئے کہتا تو وہ شخص غضب ناک لہجے میں جواب دیتا۔ ”میری طبیعت خراب ہے، آج میں کسی سے نہیں ملوں گا، تم لوگ واپس چلے جاؤ۔“

”شیخ! اگر آپ کی طبیعت خراب ہے تو ہم شہر بصرہ کے بڑے سے بڑے طبیب کو آپ کے پاس لے آتے ہیں۔“ عقیدت مند درخواست کرتے، مگر وہ شخص کسی کو کیا بتاتا کہ اسے کس قسم کا مرض لاحق ہے، نتیجتاً اپنے عقیدت مندوں کو جھڑک دیتا۔ ”مجھے تنگ نہ کرو، میری بیماری ایسی ہے کہ اس پر کسی طبیب کی دوا کارگر نہیں ہو سکتی۔“

آخر وہ لوگ مختلف انداز میں چہ میگوئیاں اور سرگوشیاں کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔

حضرت جنید بغدادی کے مرید کا پورا دن شدید بے چینی اور اضطراب میں گزرا، رات بھر توبہ و استغفار کرتا رہا، دوسرے دن آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو سیاہی کسی قدر کم ہو گئی تھی، مرید کو خوشی کا ہلکا سا احساس ہوا مگر ابھی وہ انسانی مجمع میں جانے کے قابل نہیں تھا۔ (باقی آئندہ)

مختصر یہ کہ حضرت جنید بغدادی نے کئی سال تک اس شخص کو آزمایا مگر وہ اپنی طلب میں سچا تھا، آخر ایک دن حضرت جنید بغدادی نے اسے اپنے حلقہ ارادت میں شامل کر لیا اور فرمایا۔

”ایسی ہی طلب رکھنے والے منزل عشق کے مسافر ہوتے ہیں، تم اپنے جذبوں کی شیطان سے حفاظت کرنا۔“

☆☆☆

حضرت جنید بغدادی کا ایک مرید کئی برسوں سے آپ کی خدمت میں معروف تھا، ایک دن آپ اپنے اس مرید کے ساتھ جنگل میں جا رہے تھے، اتفاق سے اس روز سخت گرمی پڑ رہی تھی، جب کچھ دیر تک مسلسل دھوپ میں سفر جاری رہا تو مرید کی زبان سے بے اختیار نکل گیا۔

”آج کی گرمی تو ناقابل برداشت ہے۔“

یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادی ٹھہر گئے اور نہایت پر جلال لہجے میں اپنے مرید کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”تو نے اتنے دنوں کی صحبت میں صرف شکایت ہی کرنا سیکھا ہے؟“

مرید اپنے حیر و مرشد کی گفتگو کا مفہوم نہیں سمجھ سکا اور دوبارہ موسم کی سختیوں کی شکایت کرنے لگا۔

حضرت جنید بغدادی کے غیظ و جلال میں اضافہ ہو گیا۔ ”اپنی دنیا کی طرف واپس لوٹ جا! تو ہماری صحبت کے قابل نہیں ہے۔“

مختصر کہ اس مرید کو خانقاہ سے نکال دیا گیا، دوسرے خدمت گاروں نے ڈرتے ڈرتے سبب پوچھا تو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ ”موسم کیا ہے؟ دوسرے الفاظ میں حکم خداوندی ہے، ماہ و نجوم اپنی مرضی سے طلوع و غروب نہیں ہوتے، سورج میں یہ طاقت نہیں کہ وہ اپنے ارادے سے آگ برسانے لگے، جب کوئی بندہ سردی یا گرمی کی شکایت کرتا ہے تو اس کا ایک ہی مطلب ہے وہ اپنے خالق کے فیصلوں پر راضی نہ رہتا ہے، اس لئے ہم بھی ایسے شخص کو عزیز نہیں رکھتے اور وہ ہماری صحبت کے قابل نہیں ہے۔“

☆☆☆

ایک طرف حضرت جنید بغدادی کے جاہ و جلال کا یہ عالم تھا اور دوسری طرف مریدوں کے ساتھ محبت کی یہ کیفیت تھی کہ آپ ایک لمحے کے لئے بھی ان کے حالات سے بے خبر نہیں رہتے تھے، حضرت جنید

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

ہیں، ان خواتین میں ایک طرح کی اناہوتی ہے اور ان کی یہ انا کبھی کبھی ان کے لئے باعث صدمات بھی بن جاتی ہے اور کتنے ہی رشتے داران سے دوریاں اختیار کر لیتے ہیں۔

ایک عدد کی خواتین وفادار ہوتی ہیں لیکن یہ کسی کی محکومیت کو برداشت نہیں کرتیں، یہ مختارانہ طرز پر کام کرنے کی عادی ہوتی ہیں، کسی کی بھی روک ٹوک انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی، ان میں ایک طرح کی خود سری بھی ہوتی ہے، لیکن ان کی وفا شعار انہیں حد اعتدال میں رہنے پر مجبور کرتی ہے، اس لئے خود سری کے باوجود یہ بھٹکنے سے محفوظ رہتی ہیں۔ ایک عدد کی خواتین مستقل مزاج ہوتی ہیں، ان کی طبیعت میں زبردست استحکام ہوتا ہے، ان کی قوت فہم بہت مضبوط ہوتی ہے، ان کی بصیرت اور فراست ان کی ہم جولیوں میں ضرب المثل بن جاتی ہے، ان کے مزاج میں ایک طرح کی مہدی اور تیزی ہوتی ہے لیکن ان کے اخلاق اور ان کا رویہ لوگوں کو متاثر کرتا ہے اور ان سے ملنے والے ان کے گرویدہ ہو کر رہ جاتے ہیں، یہ اپنی قوت ارادی اور قوت خود اعتمادی کی وجہ سے ترقی کی منزلیں تہہ کرتی رہتی ہیں اور قرابت داری میں اپنا مقام بنانے میں کامیاب رہتی ہیں، بالعموم ان کی صحت اچھی رہتی ہے، ان کا چہرہ ہمیشہ ہشاش بشاش رہتا ہے اور عقل و خرد کی چمک دمک ہمیشہ ان کے چہرے پر نظر آتی ہے، ان خواتین کو حکم عدولی برداشت نہیں ہوتی، اگر ان کا کوئی ماتحت ان کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا تو یہ چراغ پا ہو جاتی ہیں اور اسی وقت ان کا پیانہ صبر و ضبط چھلک اٹھتا ہے۔

ایک عدد کی خواتین جم کر دوستی اور دشمنی کرنے کی قائل ہوتی ہیں، یہ جس سے دوستی کرتی ہیں اس کی بھی کوئی حد نہیں ہوتی اور جس سے دشمنی کرتی ہیں اس کی بھی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ ایک عدد کی خواتین کسی سے ہار ماننا اور کسی کے سامنے سر جھکانا پسند نہیں کرتیں، ان کی غیرت اور خود داری

از: فیروز آباد

نام: خالدہ بیگم

نام والدین: بسمیہ بانو، شمیم احمد

تاریخ پیدائش: ۷ افروری ۱۹۹۰ء

قابلیت: بی، کام

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف آتش، ۳ حروف خاک، ۲ حروف ہادی اور ایک حرف آبی ہے، اعداد کے اعتبار سے آپ کے نام میں خاک حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ایک، مرکب عدد ۱۱ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲ ہیں۔

عدد ایک کا ستارہ شمس ہے اور شمس کا تعلق برج اسد سے ہے، جس کا ستارہ شمس ہو گا اس کے لئے موزوں ترین دن اتوار ہو گا۔

جن خواتین کا عدد ایک ہوتا ہے وہ حد سے زیادہ خود دار اور غیرت مند ہوتی ہیں، حمیت اور وفاداری ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، ایک عدد کی خواتین شوقین مزاج ہوتی ہیں، گھومنا پھرنا ان کی فطرت میں داخل ہوتا ہے لیکن ان میں زبردست سنجیدگی اور متانت ہوتی ہے اور چھپو پرین سے انہیں نفرت ہوتی ہے۔ ایک عدد والی خواتین کا انداز گفتگو مسکور کن ہوتا ہے یہ اپنی گفتگو سے سامعین کا دل جیت لیتی ہے اور سامعین کے دل و دماغ پر امنٹ نقوش چھوڑنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ ایک عدد کی خواتین کو تخریب کاریوں سے وحشت ہوتی ہے، ان کی سوچ مثبت ہوتی ہے، منفی سوچ و فکر سے بھی انہیں بہت الجھن ہوتی ہے، یہ منفی سوچ رکھنے والے انسانوں سے اور عورتوں سے دور دور رہنا پسند کرتی

انہیں کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنے اور کسی سے رحم و کرم کی بھیک ماننے سے بھی روکتی ہے، یہ مانگے کے آجالوں کی قائل نہیں ہوتیں یہ اپنے مٹی کے چراغ پر قناعت کر لیتی ہیں لیکن انہیں وہ روشنی گوارہ نہیں ہوتی جس کی وجہ سے انہیں اپنوں یا غیروں کے سامنے اپنا دامن پھیلا نا پڑے۔ ایک عدد کی خواتین بہت پرکشش ہوتی ہیں، ان کا انداز رہن سہن بہت دلکش ہوتا ہے، یہ صاحب عزم ہوتی ہیں، ان کے خیالات بہت صاف ستھرے ہوتے ہیں اور ان کی قوت فکر بہت بڑھی ہوئی ہوتی ہے، یہ بہادر بھی ہوتی ہیں اور جرأت مند بھی، ان کا مزاج عظیم الشان ہوتا ہے، ان کے خیالات بہت معیاری ہوتے ہیں اور ان کے ہر ذوق پر سنجیدگی کی چھاپ ہوتی ہے، ان میں مزاج کی بھی صلاحیت ہوتی ہے لیکن یہ بھونڈے مذاق سے یہ بہت دور رہتی ہیں، تفریحات کی شوقین ہوتی ہیں لیکن کسی پر بوجھ بننا پسند نہیں کرتیں، بناؤ سنگھار کا شوق ہوتا ہے لیکن ان کے بناؤ سنگھار میں بھی سنجیدگی کا عنصر غالب رہتا ہے انہیں پیڑ پودوں سے دلچسپی ہوتی ہے اور یہ عموماً ہرے رنگ کو پسند کرتی ہیں۔

ایک عدد کی خواتین سلیقہ مند ہوتی ہیں، فیاض بھی ہوتی ہیں، لوگوں کے ساتھ ہمدردی کر کے انہیں ایک طرح کی فرحت محسوس ہوتی ہے، ان کے نظریات بہت واضح ہوتے ہیں، منافقت سے انہیں گھن آتی ہے اور منافقین سے ان کا کبھی نباہ نہیں ہوتا، چونکہ آپ کا مفرد عدد ایک ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ صاحب اخلاق ہیں، آپ تہذیب و تمدن کی دلدادہ ہیں، آپ سلیقہ مند ہیں اور آپ اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے لوگوں کا دل جیت لیتی ہیں، منافقت آپ کو پسند نہیں، چھچھور پن بھی آپ کو گوارہ نہیں ہوتا، آپ کے خیالات صاف ستھرے ہوں گے اور آپ کے رجحانات بہت معیاری ہوں گے، آپ کی ہم جولیاں آپ کی قربت سے فخر محسوس کریں گی، آپ کی غیرت اور خودداری آپ کی خاصی پہچان ہوگی، لوگوں سے ہمدردی کرنا آپ کا شیوہ ہے اور ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑنا بھی آپ کی فطرت ثانیہ ہے، آپ وفا اور دوستی کا بھرپور حق ادا کرتی ہیں لیکن آپ خواہ مخواہ کے احکامات کو برداشت نہیں کر سکتیں، آپ آزادی کے ساتھ جینے کی قائل ہیں، آپ دوسروں کے معاملات میں کبھی ٹانگ نہیں اڑاتیں اور آپ یہ چاہتی ہیں کہ دوسرے لوگ بھی آپ کے معاملات میں دخل

اندازی نہ کریں، آپ شدت کے ساتھ اس بات کی قائل ہیں کہ خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ایک، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸

ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا کلی عدد ۹ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۴ اور ۹ عدد والے لوگوں سے اور عورتوں سے خوب جھے گی۔ ۲، ۳، ۵ اور ۸ عدد کی خواتین اور لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، ان سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا نہ قابل ذکر نقصان۔ ۶ اور ۷ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عدد کی چیزوں اور لوگوں سے آپ اگر دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۱ ہے، یہ عدد اپنے حامل کو بار بار فائدہ پہنچاتا ہے، یہ استقلال اور استحکام کا عدد ہے، اس عدد کی برکتیں حامل عدد کو سرخوردہ کرتی ہیں اور اس کثرت نئے استحکامات اور قابل قدر عزائم سے بہرہ ور کرتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۷ ہے، یہ تاریخ آپ کے حالات پر برے اثرات مرتب کرے گی، اس تاریخ کی وجہ سے آپ کی قسمت کئی بار ہچکولے کھائے گی اور آپ کو کئی بار نئے صدمات عطا کرے گی، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ بنتا ہے، یہ تاریخ بھی آپ کو مشکلوں سے اور آفتوں سے دوچار کرے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷ اور ۲۳

ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کو ہفتہ کے دن کرنے کی کوشش کریں، بدھ، جمعرات اور جمعہ بھی آپ کے لئے اہم ہیں، البتہ اتوار، پیر اور منگل کو اپنے اہم کام کرنے کی شروعات نہ کریں۔

یا قوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، یہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک خاص نعمت ہے، اس کو استعمال کرنے کے بعد آپ کی زندگی میں سنہرے انقلاب آئے گا اور خواہ مخواہ کی الجھنوں سے نجات ملے گی۔

اکتوبر، دسمبر اور جنوری کے مہینوں میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو

قدامت پرستی، شاہ خرچی، لغو باتیں، خوشامد پسندی، ایک طرح کی سنجی اور اتراہٹ، انانیت وغیرہ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اس خاکے میں جو کچھ بھی لکھا گیا ہے اس کو آپ بغور پڑھیں گی اور پھر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گی اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد بھی کریں گی جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹		
۲		
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو ہار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر زبردست قسم کی گفتگو کرنے کی صلاحیت ہے، آپ باتیں خوب بناتی ہیں اور اپنی باتوں سے سامعین کو متاثر بھی کر لیتی ہیں، آپ کے اندر اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے، باتوں میں کوئی آپ سے زیادہ نمبر نہیں لے سکتا لیکن آپ کے اندر ایک طرح کی ضد اور انا بھی موجود ہے اس لئے اکثر آپ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ بھی کر گزرتی ہیں اور اپنی بات کی اوج پر قائم رہتی ہیں۔

۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت اور اک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اس کا کوئی فائدہ نہیں اٹھا پاتیں۔
۳ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس کرتی ہیں اور اس طرح اپنی ہنرمندیوں کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرنے سے محروم رہ جاتی ہیں اور آپ کی مقبولیت کے ستارے میں بریک لگ جاتے ہیں۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داری سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، اندازہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو مسائل سے اکثر و بیشتر راو فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتی ہیں حالانکہ آپ کو اپنے گھر سے بہت محبت ہے لیکن آپ گھریلو مسائل سے کچھ بیزار بیزاری رہتی ہیں، آپ

اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی حصے میں آپ کو امراض معدہ، درد گھٹیا، امراض قلب، امراض دماغ، ٹانگوں، بازوؤں اور بیروں کے درد کی شکایت ہو سکتی ہے، بلڈ پریشر کی بیماری بھی آپ کو پریشان کر سکتی ہے، آپ کے لئے لیموں، کھجور، سنگترہ، اورک، شہد اور پودینہ مفید ثابت ہوں گے، وقتاً فوقتاً ان کا استعمال جاری رکھیں، آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۷۳ ہوتے ہیں، اگر ان میں اسم ذات الہی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۱۳۹ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع بہر اعتبار آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۷	۴۱	۳۷	۳۳
۳۸	۳۳	۲۸	۴۰
۳۲	۳۵	۲۳	۲۹
۴۲	۳۰	۳۱	۳۶

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کو انشاء اللہ اس آئے گی جیسے ثمر، سرکہ، شہوت صہونی وغیرہ۔

آپ فطری طور پر ایک اچھی خاتون ہیں، آپ حسن اخلاق کی دولت سے مالا مال ہیں، آپ کا مزاج شاہانہ ہے، آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کا جذبہ رکھتی ہیں، لوگوں سے ہمدردی کرنا اور حق داروں کے سر پر دست شفقت رکھنا آپ کی ذات کا ایک حصہ ہے، آپ لوگوں کا دل جیتنے کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی بھی لگا سکتی ہیں، لوگوں کے دلوں پر اپنی وقعت پیدا کرنا آپ کا ایک شوق ہے اور آپ کا یہ شوق کبھی کبھی بہت بڑھ جاتا ہے، آپ کے حاسدوں کی تعداد ہر دور میں زیادہ رہے گی لیکن آپ کو آپ کے معیار سے گرا نا بہت آسان نہیں ہوگا۔

آپ کسی ذاتی خواہیاں یہ ہیں: خود اعتباری، یقین محکم، فہم فراست، زبردست، حوصلہ، جرأت مندی، قوت اختیاری، غیرت و خودداری، ہل دماغ کی فیاضی وغیرہ۔

آپ کسی ذاتی خامیاں یہ ہیں: خود نمائی،

ہیں اور آپ کے اندر دوسروں سے توقعات وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، اگر آپ خود داری اور فطری غیرت مندی کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتیں لیکن آپ دوسروں سے یہ امید بنائے رکھتی ہیں کہ وہ خود کسی تعاون کی پیش کش کریں اور کسی طرح کی مدد کے لئے آپ کے واسطے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔

آپ کا فوٹو آپ کے مزاج کے استحکام کی غمازی کرتا ہے اور آپ کے فوٹو سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی دلکشی اور ایک طرح کی وجاہت ہے جو محفلوں میں اور فنکشنوں میں آپ کو دوسری خواتین سے ممتاز رکھتی ہوگی۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ پراسرار رہنے کو ترجیح دیتی ہیں، آپ کھل کر دنیا کے سامنے آنا نہیں چاہتیں، آپ چاہتی ہیں کہ ایک طرح کا پردہ اور ایک طرح کی دیوار آپ کے اور دنیا والوں کے درمیان حائل رہے۔

آپ کا خاکہ مکمل ہوا، اس خاکے کو پڑھ کر اگر آپ نے اپنی شخصیت کی نوک پلک مزید نکھاری تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور آپ موجودہ وقت سے بھی زیادہ پرکشش اور خوشنما محسوس ہونے لگیں گی۔

اس کالم کا اصل مقصد یہی ہے کہ لوگوں میں آئینہ دیکھنے کی جرأت ہو اور پھر آئینہ دیکھ کر وہ اپنے چہرے کے نقوش و نگار مزید خوبصورت اور پرکشش بنانے کی ہر ممکن جدوجہد کریں اور اس شعر کو بھی حریز جان بنالیں۔
حسن صورت عارضی ہے، حسن سیرت مستقل
ایک سے خوش ہوتی ہیں نظریں ایک سے خوش ہوتا ہے دل

☆☆☆

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ واضح رہے کہ یہ رسالہ دعوت و تبلیغ کا موثر ذریعہ ہے۔

موبائل نمبر: 09756726786

بے شمار خصوصیات کے باوجود ایک طرح کی احساس کمتری اور ایک طرح کی پست ہمتی کا شکار ہیں اور اس کی وجہ بچپن میں ملے ہوئے صدمات یا کسی اپنے کی موت یا کسی کی زیادتیاں ہو سکتی ہیں جن کی بنا پر آپ کے دل و دماغ ایک طرح کی بغاوت پر آمادہ رہتے ہیں اور آپ ان خانگی مسائل سے اپنا دامن بچاتی ہیں، جن کی وجہ سے کبھی آپ کو زد و کوب کیا ہو یا جن کی وجہ سے آپ طعنہ و تشنیع کا شکار رہی ہوں۔

۷ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ عدل و انصاف کو پسند کرتی ہیں، آپ ہر جگہ انصاف ہی کو دیکھنا چاہتی ہیں، ظلم و ستم سے آپ کو وحشت ہوتی ہے اور آپ موقعہ بہ موقعہ ظلم و ستم کے خلاف احتجاج بھی بلند کرتی ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کو اس بات پر اُکساتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں نظم و نسق کو برقرار رکھنا چاہئے، ہر حال میں اور ہر معاملے میں آپ کو کاٹلی اور سستی سے احتراز کرنا چاہئے، تمام ماؤی کاموں میں آپ کی دلچسپی ہونی چاہئے اور روپے پیسے کی آمد و رفت کے معاملے میں آپ کو خوب چوکنا رہنا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے اور اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت بہت مضبوط ہے، آپ کے مزاج میں پختگی ہے اور آپ فطری طور پر ایک اچھے کردار اور ایک اچھے اخلاق کی خاتون ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی، آپ ملتساری پر یقین رکھتی ہیں، لیکن آپ ہر تعلق میں سنجیدگی کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں، آپ کے اندر اعتبار ہمدردی اور جذبہ خیر سگالی بھی ہے اور آپ چاہتی ہیں کہ آپ سے ملنے والے لوگ دیر تک آپ کو یاد رکھیں اور یقیناً لوگ آپ کو دیر تک یاد رکھتے ہوں گے اور آپ کی گفتگو کی مہک سے ان کی روح دیر تک محفوظ ہوتی ہوگی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی خوشیاں اور رآپ کی راحتیں ہمیشہ ادھوری رہ جائیں گی اور آپ اپنی زندگی میں ہمیشہ ایک کمی سی اور ایک ادھورا پن محسوس کریں گی۔

درمیان کی لائن جو زحل کی لائن ہے اس کے خالی ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضروریات کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتی

آسیب و جادو کا قرآن کریم سے علاج

منجملہ ان میں ہم 'سورہ مبارکہ جن' کا ایک آسان عمل تحریر کر رہے ہیں، اس پر عمل کریں، انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔

ہم یہ وضاحت کر دیں کہ جو لوگ اس پر یقین نہ رکھتے ہوں وہ نہ رکھیں مگر بحیثیت مسلمان جنات و آسیب سے انکار قطعاً ناممکن ہے۔ جو حضرات عملیات کے قائل نہیں ہیں ان میں پڑھے لکھے اور جاہل دونوں اقسام کے لوگ ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو بھوت، پریت اور چڑیل کے قائل ہیں جن کا سرے سے کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ جنات و نظر بد کے منکر ہیں، حالاں کہ تاریخ اسلام کا معمولی طالب علم "جنگ پیر العلم" کا علم رکھتا ہے یہ جنگ حضرت علیؑ اور جن کے درمیان واقع ہوئی تھی۔ جب لشکر اسلام کو پانی کے لئے جنات نے پریشان کیا تھا (حوالہ کے لئے ملاحظہ فرمائیں شواہد النبوة، علامہ جامی، طبع لکھنؤ، ۱۹۲۰ء، ودمہ سا کہ طبع ایران) اور نظر بد کے منکر حضرات کو سورہ قلم کی آخری آیات کی تلاوت کر کے مطالب پر غور کرنا چاہئے۔

پوہیز: خیال رہے کہ آسیب کے مریض کے ساتھ کسی بھی قسم کی زیادتی نہ کریں، مار پیٹ کرنے سے حالات ناگفتہ بہ حد تک خراب ہو سکتے ہیں، لہذا ایذا رسانی سے مکمل پرہیز کریں۔

علاج: اس کے لئے ایک طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں روز پنجشنبہ صبح صادق سے پہلے غسل کرے اور طلوع آفتاب تک نماز و تلاوت و وظائف میں مصروف رہے۔ طلوع آفتاب کے فوراً بعد شے کے پاک برتن پر گلاب و زعفران سے "سورہ جن" ایک دفعہ لکھیں اور دھو کر مریض کو پلائیں اور اس کے فوراً بعد دوسری دفعہ گلاب و زعفران سے یہی سورہ کاغذ پر لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور ۷ دن تک اسی وقت مقررہ پر بلا ناغہ ایک مرتبہ سورہ جن کی تلاوت کر کے دم کریں، انشاء اللہ شفا کا کامل حاصل ہوگی۔ خیال رہے کہ عامل کا پابند صوم و صلوٰۃ، متقی اور پرہیزگار ہونا ضروری ہے۔ ورنہ عمل کارگر نہ ہوگا۔

☆☆☆

انسان کو اس دور سائنس میں نت نئی بیماریوں اور مسائل سے دوچار ہونا پڑتا رہا ہے، عجیب و غریب واقعات و حادثات رونما ہو رہے ہیں اور اشرف المخلوقات اور مختار ہونے کے باوجود محتاج محض بن کر رہ گیا ہے اور ہر دور پر آشوب میں حقیقتاً وہی لوگ کامیاب ہیں جو خدا پر یقین محکم رکھتے ہیں اور اوہام کا شکار نہیں ہوتے۔ زمانہ قدیم سے ایک بیماری و آسیب زباں زد خاص و عام ہے جس کو علم طب میں "ہسٹریا" اور عملیات کی زبان میں "آسیب، حاضری یا جادو" کے نام سے جانا جاتا ہے جب کہ ہسٹریا ایک بیماری ہے اور آسیب کا تعلق عملیات سے ہے۔

علامات: دونوں صورتوں میں مریض مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا ضعیف، شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ ایک ہی قسم کے حرکات کا مرتکب ہوتا ہے، مثلاً چیخنا، چلنا، آواز کا تبدیل ہو جانا، غیر معمولی طاقت کا مظاہرہ، مستقل روتے یا ہنستے رہنا اور اس ہنسنے اور رونے کے درمیان مریض کا ڈراؤنے انداز میں دانتوں کی نمائش کرنا، بھوک کا بالکل ختم ہو جانا یا پھر خوراک کا اتنا بڑھ جانا کہ لوگ حیران اور دنگ رہ جائیں وغیرہ وغیرہ۔

خیال رہے کہ ہسٹریا کا شکار اکثر جوان لڑکے یا لڑکیاں ہی ہوتے ہیں اور اس کا علاج شادی یا دواؤں سے ہی ممکن ہے لیکن آسیبی خلل کا تعلق چوں کہ جنات و خباثت سے ہے لہذا اس کا علاج دواؤں کے ذریعے ممکن نہیں ہے، اسی لئے میڈیکل سائنس اس سلسلے میں خاموش ہے اور اس کو نفسیاتی و ہم سے منسوب کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ لوگ آسیبی مریضوں کا علاج ڈاکٹر و حکیموں سے کرواتے رہتے ہیں لیکن شفا ندارد۔ ہسٹریا و آسیب میں جو چیز سب سے مشکل ہے وہ ہے مرض کی تشخیص کہ ہسٹریا ہے یا آسیب؟ اس لئے کہ دونوں طرح کے مریضوں کی علامات تقریباً ایک ہی جیسی ہیں۔ لہذا علاج بھی دشوار ہوتا ہے۔

جب مرض آپ کی گرفت میں آجائے کہ ہسٹریا نہیں بلکہ آسیبی خلل ہے تو علاج آسان ہے اور آسیب کے علاج کے کئی طریقے ہیں،

حضرت مولانا حسن الباشی کے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۲۱

شمار	نام	محلہ	T. No.
1164	محمد نعیم الدین	نہرونگر، عیدی بازار، یاقوت پورہ، حیدر آباد، تلنگانہ	T/1214/15
1165	محمد جاوید	دارڈ نمبر 3، شواجی نگر، سپر بیکری، جلاگاؤں، مہاراشٹر	T/1215/15
1166	حافظ محمد عبداللہ	گاؤں مہلا، تھانہ دھوریہ، ضلع ہانکا، بہار	T/1216/15
1167	شیخ محمد عمران قاسمی	محلہ قاطمہ نگر، گاؤں ہر رسول، ضلع اورنگ آباد، مہاراشٹر	T/1217/15
1168	فرہاد الہی	اکبر پور، ضلع بلند شہر، یوپی	T/1218/15
1169	غلام حسین	گاؤں جلال پور، پوسٹ ٹوڈا، کلیان پور، روڈ کی، ضلع ہریدوار، اترکھنڈ	T/1219/15
1170	عبدالباق	گاؤں لوبیہ کندر، ضلع کشن گنج، بہار	T/1220/15
1171	محمد مشتاق احمد	سندول نواس، چیتا خانہ، مین روڈ، بیدر، کرناٹک	T/1221/15
1172	محمد شفیع	169-8، آؤٹ سائڈ شاہ گنج، پیر فانی مسجد، بیدر، کرناٹک	T/1222/15
1173	محمد اسلم	نزدی ایس این ایل ٹاور، آزاد کالونی، دیملگور، ضلع تاندیڑ، مہاراشٹر	T/1223/15
1174	غلام سرور عالم	گھر نمبر 133، گلی نمبر 6، دیال پور، نور تھ ایسٹ، دہلی 96	T/1224/15
1175	محمد اسلم قریشی	عید گاہ والی مسجد، گاؤں وپوسٹ کلونگھی، ڈاسنہ، غازی آباد، یوپی	T/1225/15
1176	دقار احمد	اسلام نگر، شیم پوری، نزد قاضی گارڈن، کھتولی، ضلع مظفر نگر، یوپی	T/1226/15
1177	امام حسین	گلی ٹیکن اونی، دارڈ نمبر 1، گاؤں انکل، ضلع باگلکوت، کرناٹک	T/1227/15
1178	آفتاب عالم	گلی نمبر 4، چمن کالونی، نیابلس اسٹینڈ، مدنی مسجد، غازی آباد، یوپی	T/1228/15
1179	عبدالحسیب	گاؤں مادھو پور، حضرت پور، روڈ کی، ضلع ہریدوار، اترکھنڈ	T/1229/15
1180	محمد وسیم	محلہ مومن پورہ، دیوانی باؤلی، کربلا روڈ، تاندیڑ، مہاراشٹر	T/1230/15
1181	عبدالقادر	محلہ لال سرائے، قصبہ بڑھاپور، ضلع بجنور، یوپی	T/1231/15
1182	محمد قمر	7/2-B، ہری گلی، ایم ایس روڈ، کولکاتہ، ویسٹ بنگال	T/1232/15
1183	حافظ عبدالرزاق	مدرسہ عالیہ العلوم، گاؤں اداوڑ، تعلقہ، چوڑا، ضلع جل گاؤں، مہاراشٹر	T/1233/15
1184	محمد انتظار	سیما ہاؤس نمبر 504، گلی نمبر 15، نیا مصطفیٰ آباد، دہلی 94	T/1234/15
1185	عرفان الرحمن	گاؤں پوہی، بیلا، تھانہ گھنشیام پور، ضلع دربھنگہ، بہار	T/1235/15
1186	سید عبداللہ ہاشمی	محلہ شاہ والی، تاج الدین باہاروڈ، سامنے قبرستان ایریا، بودھ نگر لاٹور، مہاراشٹر	T/1236/15

شمارہ	نام	محلہ	T. No.
1187	حیدر زادہ محمد امین شاہ	ٹیلی فون ایجنسی روڈ، محلہ ڈنگر پورہ، پلوامہ، جموں و کشمیر	T/1237/15
1188	شیخ موسیٰ علی	دھنگارا ڈنگر، پوسٹ ہڈا کا کانی، ضلع کنہور، اے پی	T/1238/15
1189	سید میران جلال	جیون لال مل، نواب صاحب کدہ، حیدر آباد، تلنگانہ	T/1239/15
1190	محمد اطہر قاسمی	گاؤں عمری کلاں، وایا جھالو، ضلع بجنور، یو پی	T/1240/15
1191	محمد مہتاب عالم	گاؤں پیپڑا جٹکی، پوسٹ سید پور، ڈنگر پور، ضلع چمپارن، بہار	T/1241/15
1192	محمد لطیف وار	محلہ وامر، گاؤں ذلورہ، تحصیل سوپور، ضلع باراموہلا، جموں و کشمیر	T/1242/15
1193	سید الطاف الحق ہاشمی	مکان نمبر 111-2-6، پٹھان گلی منیار تالیم، بیدر، کرناٹک	T/1243/15
1194	سید مزل پاشا	مکان نمبر 3/97، نزد گرام پنچایت، نانا ایکھلی، ہنما آباد، ضلع بیدر، کرناٹک	T/1244/15
1195	مولانا محمود اللہ رشدی گنگوہ	مکان نمبر 25، نزد بس اسٹاپ، ڈوڈا بستی، پوسٹ الال اپ نگر، بنگلور، کرناٹک	T/1245/15
1196	محمد عبدالواحد	گاؤں راؤر کیلا، پولیس اسٹیشن، پلانٹ سائٹ، ضلع سندر گڑھ، اڑیسہ	T/1246/15
1197	شیخ منصور احمد	مکان نمبر 26-7-2753، ودیا پالم، گاندھی نگر، سبھاش چندر بوس نگر، نیلور، اے پی	T/1247/15
1198	محمد افضال	مکان نمبر 24، قصبہ گنگا، بیر سید روڈ، ضلع بھوپال، ایم پی	T/1248/15
1199	محمد سلمان	مکان نمبر 16، گلی نمبر 1، نزد مسجد کلوہوا، کلا پارک، بھوپال، ایم پی	T/1249/15
1200	سید رکن الدین شاہ	مکان نمبر 35، سیکنڈ مین روڈ، کشور ہانگر، میسور روڈ، بنگلور، کرناٹک	T/1250/15
1201	خواجہ عمر	مکان نمبر 22-8-588/13/4، چوتھا بازار، کٹر کوٹ، حیدر آباد، تلنگانہ	T/1251/15
1202	شیخ ساجد	مکان نمبر 1-4-27/71/4، پدماشالی کالونی، کوادی گوڑہ، مشیر آباد، تلنگانہ	T/1252/15
1203	محمد علی عباس	مکان نمبر 3/214-4-1، ورے گڈم پھلی، پنٹم، ضلع کرشنا، اے پی	T/1253/15

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور

1000/- روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یو پی، پن کوڈ نمبر 247554

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراں	مولانا فیصل الغنی امام و خطیب مسجد مانامونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ النساء	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی قاری	040-23564217
4	جے پور	الحاج سید مختار الرحمن راہی نعل بدان	09414043103
5	جودھپور	غفران الہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھارن	09314680068
7	ممبئی	بابا ضیاء الدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نذر وڈ ویز اسٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگلی	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبدالوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبدالرحیم قاسمی، نور محل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	منظف نگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خورجہ بلند شہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفر نگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	الناور (کرناٹک)	حکیم مولانا محمد طیب توگی	09916652346
24	وانم ہاڑی	عالم نوشاد احمد	09597772317

09600119505	حاتی سید حافظ سید وہاب الدین	چٹنی	25
09773406417	سلیم قریشی	مہبتی	26
09766057202	مولانا سعید احمد قاسمی	پرہیزی	27
0962276300	غلام محمد پنڈت	پلوامہ (کشمیر)	28
08889397917	محمد اویس ابن شرف الدین	شاجاپور	29
09916270797	مولانا فضل کریم قاضی	کٹھن (کرناتک)	30
07259090958	مولانا محمد ابوبکر	کوپل (کرناتک)	31
09622705779	فاروق احمد	پلوامہ (کشمیر)	32
09598005942	محمد عارف	امبیڈ کرنگر (یوپی)	33
09030929428	مولانا احمد علی قاسمی	ہاشم آباد (حیدرآباد)	34
09766013590	محمد ابراہیم عرف پاشا	تاندیڑ (مہاراشٹر)	35
08485056579	عادل نعیم	تاندیڑ (مہاراشٹر)	36
08983565954	محمد جاوید قادری	بیڈ	37

ضروری اعلان

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے وہ شاگرد جو اپنے علاقے میں بہ سلسلہ روحانی علاج خدمتِ خلق میں مصروف ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں چھپ جائے، ان کو چاہئے کہ وہ ایک درخواست حضرت مولانا کے نام ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی درخواست کے ساتھ اپنے علاقے کے دو معزز حضرات کی تصدیق اور سفارش جو ان دونوں حضرات کے لیٹر پیڈ پر تحریر ہو اور اس پر ان کا فون نمبر یا موبائل نمبر بھی درج ہو بھجوائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سلسلے میں ان ہی شاگردوں کو اہمیت دی جائے گی جن کو شاگرد بنے ہوئے تین سال ہو گئے ہوں۔

اس سلسلے میں درخواست دینے والے شاگردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے فی نمبر کی وضاحت ضرور کر دیں۔

تمام شائقین سے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کریں اور درخواست روانہ کرنے کے بعد اس

موبائل پر ایس ایم ایس کریں 09456296786

اجازت یافتہ تمام شاگردوں کو ہاشمی روحانی مرکز کی جانب سے ایک کارڈ روانہ کیا جائے گا جو شاگردی کے لئے ایک طرح کی سند ہوگی۔

نوٹ : کچھ قدیم شاگردوں کے فون نمبر ابھی تک ہمیں موصول نہیں ہو سکے ہیں اور اس وجہ سے شاگردوں کی ڈائریکٹری مکمل کرنے میں دشواری پیش آرہی ہے۔ تمام شاگردوں سے گزارش ہے کہ وہ اپنا فون نمبر ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر روانہ کر دیں تاکہ ڈائریکٹری کی تکمیل ہو سکے۔

ناظم : ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 (یوپی) فون : 01336-224455

مفتی وقاص ہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

فقہی مسائل

ہاتھ لگانا کیسا ہے؟

جواب: جہاں آیت لکھی ہو صرف اس جگہ بے وضو ہاتھ لگانا منع ہے دوسرے مواضع کو ہاتھ لگانا جائز ہے۔

(۷) سوال: وضو کرنے کے بعد وضو کے اعضا کو کسی کپڑے

سے خشک کر لیا جائے یا ایسے ہی رہنے دیا جائے؟

جواب: وضو کے پانی کو رومال سے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ زیادہ نہ رگڑے تاکہ وضو کا کچھ اثر باقی رہے۔

(۸) سوال: تفسیر قرآن پاک اور حدیث کی کتابوں کو بغیر وضو

کے چھو کر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: تفسیر میں..... قرآن زیادہ ہو تو اس کو بلا وضو ہاتھ لگانا جائز ہے۔ مگر جہاں قرآن لکھا ہو وہاں ہاتھ نہ لگائے حدیث کی کتابوں کو بلا وضو چھونا جائز ہے۔

(۹) سوال: نماز کے قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان کتنا

فاصلہ ہونا چاہئے اور کیا یہ فاصلہ واجب ہے یا سنت یا مستحب؟

جواب: تقریباً چار انگلی کا فاصلہ مستحب ہے اور دونوں پاؤں کو بالکل سیدھا رکھنا کہ انگلیاں قبلہ کی طرف سیدھی ہوں سنت ہے۔

(۱۰) سوال: آج کل عام طور پر ائمہ مساجد جو باقاعدہ سند

یافتہ نہیں ہوتے وہ ترجمہ دیکھ کر اپنی اپنی مساجد میں درس قرآن و درس حدیث دیتے ہیں کیا ان کا درس دینا جائز ہے؟

جواب: جب تک مستند عالم سے باقاعدہ علم دین حاصل نہ کیا ہو درس قرآن یا درس حدیث دینا جائز نہیں ہے۔

(۱۱) سوال: فقیر کو جھوٹا یا رات کا بچا ہوا کھانا دینا جائز ہے یا

نہیں؟

جواب: جھوٹا یا بایا کھانا دینا جائز تو ہے مگر عمدہ کھانا دینے کے برابر ثواب نہیں ملے گا۔

(۱) سوال: ہمارے محلہ کی جامع مسجد میں آیات قرآنیہ، اللہ و رسول کے ناموں کے کتبے لگے ہوئے ہیں ایک شخص روزانہ ان کو چومتا ہے اور ان پر ہاتھ لگا کر بدن پر پھیرتا ہے اس شخص کا یہ عمل جائز یا نہیں؟

جواب: جائز ہے۔ مگر التزام اور غلو نہ کرے نیز قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے کو اہم سمجھے۔

(۲) سوال: فقہ و حدیث کی کتابوں کو سرہانے کے طور پر استعمال کرنا یا ان پر ٹیک لگانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: قرآن مجید اور کتب فقہ و حدیث سے تکیہ کا کام لینا یا ان پر ٹیک لگانا سخت گناہ ہے۔

(۳) سوال: ایک مسجد میں زینے کے نیچے الماری ہے اس الماری میں قرآن مجید رکھنا جائز ہے یا نہیں جبکہ اس زینے سے لوگ گزرتے رہتے ہیں۔

جواب: جائز ہے۔

(۴) سوال: مکان یا دکان میں کسی گتے وغیرہ پر آیات قرآنی لکھ کر آویزاں کرنا کیسا ہے؟

جواب: جہاں ٹی وی چلایا جاتا ہو یا جہاں تصویریں ہوں وہاں آیات لکھ کر آویزاں کرنے میں قرآن مجید کی بے حرمتی ہے۔ اس لئے جائز نہیں اگر یہ خرافات نہ ہوں اور تعظیم ملحوظ رکھی جائے گرد و غبار سے صاف رکھا جائے تو جائز ہے۔

(۵) سوال: دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرنا کیسا ہے جبکہ گاہک کو بتادیا جائے؟ اگر جائز ہے تو کیا دودھ جو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی نعمت ہے اس میں پانی ملانے کا گناہ نہ ہوگا۔

جواب: اگر گاہک کو ملاوٹ کا حکم ہو تو فروخت کرنا جائز ہے۔ اگر دھوکہ دینا مقصود نہ ہو تو دودھ میں پانی ملانا کوئی عیب کی بات نہیں۔

(۶) سوال: اخبار کے جس صفحہ پر آیت لکھی ہو اس کو بے وضو

مختصر کی طنز و مزاح

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم ازاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

قبرستان میں ان کی قبر تلاش کر رہے تھے۔

ابھی حال میں یوپی میں اسمبلی کا جو الیکشن ہوا، اس الیکشن میں بھی اُن سبھی لوگوں کی چاندی بن گئی جو بجائے خود کسی خدمت گزار جانور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے اور کوئی جن کے قریب سے بھی گزرنا پسند نہیں کرتا، میں بھی کم و بیش ان ہی لوگوں میں سے ایک ہوں، عام دنوں میں ہمیں کون گھاس ڈالتا ہے، شریف لوگ ہمارے سلام کا جواب دینے میں بھی تکلف محسوس کرتے ہیں اور نیم شریف قسم کے لوگوں کو ہمارے سلام کرنے پر یہ شک ہوتا ہے کہ شاید ہم ان سے کچھ طلب کرنے کا پلان بنا رہے ہیں، عام دنوں میں ہمیں سلام کرنے پر شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے اور قدم قدم پر ہمیں اپنی اوقات کا اندازہ ہو جاتا ہے لیکن ہر الیکشن کے موقع پر ہمیں ہر ایک منٹ میں کئی کئی بار نہ جانے کیوں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ بھی ہم بھی ہیں پانچویں سواروں میں اور ہمیں بھی بہ فضل الیکشن کرانا کاتبین تک سمجھ رہے ہوں گے حضرت تمیں مار خاں۔

الیکشن کی گھن گرج شروع ہو چکی تھی، میلے کھیلے کپڑے پہننے والے لوگ صاف سترے لباس میں نظر آ رہے تھے، عیتاؤں کے ساتھ ساتھ مولویوں کے چہروں پر بھی سیاست کا نور برس رہا تھا اور وہ تمام مکے قسم کے احباب و اقارب جو خارشوں کے دور میں بھی اپنے ہی بدن پر اپنے ہی ہاتھوں سے کھانے کی اہلیت نہیں رکھتے وہ بھی سڑکوں پر اٹھلاتے بل کھاتے دکھائی دے رہے تھے، انہیں دیکھ کر مجھے بھی ایک خوشی کا احساس ہوتا تھا اور دل میں یہ خوش فہمی سر اُبھارتی تھی کہ ہماری قوم ابھی زندہ ہے اور یقین کیجئے اس دنیا میں کوئی بھی مردہ قوم جب اپنے نیم مردہ رہنما کے لئے بار بار زندہ ہاد کے نعرے لگاتی ہے تو روحیں فرط مسرت میں جسم کے قید خانوں سے باہر نکل کر ہواؤں میں اڑنے لگتی ہیں کہ انہیں اچھلتے کودتے دیکھ کر دلوں کی وادیوں میں ایک ایسا احساس خودی جنم لیتا

الیکشن کے دنوں میں عیتاؤں کی قیمت تو بڑھ ہی جاتی ہے لیکن اب دیکھنے میں یہ آ رہا ہے کہ الیکشن کے موقع پر مولویوں، صوفیوں اور پھٹپھروں کے دام بھی بہت چڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اٹھائے گیروں کے مول بھی اچھے خاصے بڑھ جاتے ہیں، جو لوگ کسی قابل نہیں ہوئے جن کا ہیکلو پن دو اور دو چار کی طرح واضح ہوتا ہے وہ بھی اپنے وجود کے دام ٹھیک ٹھاک وصول کر لیتے ہیں، الیکشن کے دنوں میں ایک عجیب سی رونق سڑکوں پر رہتی ہے، عیتا لوگ تو روزانہ سب سے دمج نظر آتے ہیں لیکن ان کے چچے اور ان کے لئے ہلڑ پن کا مظاہرہ کرنے والے وہ درجنوں لوگ بھی صاف سترے دکھائی دیتے ہیں جنہیں بس عید کے دن ہی نہانے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ میں ایسے تھرڈ لوگوں کی اگر غیبت کرنے پر اتر آؤں تو بات بہت لمبی ہو جائے گی اور یہ پتہ نہیں چلے گا کہ قیامت کب آئی اور حساب و کتاب کب سے شروع ہو کر کب ختم ہوا۔ کیوں کہ ان بدنام زمانہ لوگوں کے اتنے کارنامے اور ان سے جڑے ہوئے ضمیر فردی کے اتنے واقعات ذہن کے لوپ میں محفوظ ہیں کہ انہیں بیان کرنے کے لئے الگ ہے۔ ایک پوری کائنات درکار ہے، یہ ہنرمند لوگ اتنے خود غرض اور اتنے شاطر ہوتے ہیں کہ یہ فرشتوں کے بس میں بھی نہیں آتے، ہاں عیتا لوگ کسی مسمریزم کے ذریعہ انہیں اپنے بس میں کر لیتے ہیں اور ان کی منفی صلاحیتوں کا جی بھر کے استعمال کرتے ہیں اور الیکشن کے بعد پھر انہیں حسب معمول سڑکوں پر بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں، باصلاحیت عیتا بھی عام دنوں میں روپوش رہتے ہیں، ان کا دیدار کرنا آسان نہیں ہوتا، انہیں صرف اخبارات کے تراشوں ہی میں دیکھا جاسکتا ہے اور بہت زیادہ صلاحیت والے عیتا تو اخبارات میں بھی جلوہ گر نہیں ہوتے یہ جب کسی تقریب میں اتفاقاً نظر آ جاتے ہیں تو انہیں دیکھ کر دفعتاً یہ خیال ہوتا ہے کہ ماشاء اللہ یہ تو ابھی تک زندہ ہیں، ہم تو خواہ مخواہ

حیات فانی میں جب بھی انہیں دیکھا ہے روح کے نہاں خانوں میں میدان سیاست میں اچھل کود کرنے کے دلوں نے سر ابھارنے لگے ہیں اور میرے دل ناتواں نے ایک ایک پل میں کئی کئی بار لیڈر بننے کی آرزو کی ہے، دورِ غبرگردن راوی لیکن میں نے ان کے بارے میں سنا ہے کہ سیاست ان کے خاندان کی لونڈی ہے اور یہ لونڈی پچھلی سات نسلوں سے ان کے گھر کے کھونٹے سے بندھی ہوئی ہے، یہ لوگ ہر حال میں سیاست کا بھرم رکھتے ہیں ان کے گھر میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ اس کے دائیں کان میں جن من گن اور بائیں کان میں قومی ترانہ علامہ اقبال والا کم سے کم ایک بار ضرور پڑھتے ہیں تاکہ جب تک بچہ زندہ رہے سیکولرازم کے سائے میں زندہ رہے۔

ان کے والد مولوی بلچل میاں بھی اس ملک کی بہت بڑی ہستی رہے، سنا ہے کہ ان ہی کی دعاؤں سے ہمارا ملک آزاد ہوا تھا، ایک بار مولوی قراقرم ہی نے یہ انکشاف کیا تھا کہ اگر ابا حضور دعا نہ کرتے تو ہندوستان آزاد نہ ہوتا، ساری تدبیریں الٹ چکی تھیں، مہاتما گاندھی کی تحریک کسی سمندر کے کنارے پر پتھروں کے کھارے تھی، ہندو مسلم اتحاد بھی نا کے گھاٹ اترنے کے لئے اپنے پر تول رہا تھا، بس اسی وقت ابا حضور نے دعا کے لئے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اللہ میاں کو اسی وقت رحم آگیا اور آنا فانا ہندوستان آزاد ہو گیا۔ مولوی قراقرم نے یہ روایت بھی بیان کی تھی کہ چونکہ ابا حضور کی موت اچانک ہوئی تھی ان کا مرنے کا پہلے سے کوئی پروگرام نہیں تھا، لہذا اہل خانہ نے باہمی مشورے کے بعد انہیں ”پدم بھوشن“ کا خطاب عطا کر دیا تھا، میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ کے والد کے انتقال کے بعد کیا حکومت نے اسی خطاب کو تسلیم کیا، انہوں نے بڑے کروفر کے ساتھ جواب دیا تھا کہ حکومت کا کیا، حکومت تو ادنیٰ بدلتی رہتی ہے، وہ خدا جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس نے اس خطاب کی تصدیق کر دی تھی۔

وہ کس طرح؟ یہ مجھے بھی نہیں معلوم، بس میرے خاندان کے معتبر مرحومین کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس خطاب کی تصدیق باقاعدہ فرشتے لے کر آئے اور انہوں نے یہ تصدیق نامہ ہماری امی کے ہاتھوں میں تھا دیا اور ہماری امی کی ایک خوبی یہ تھی کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتی تھیں۔

ہے جو ہمیں کبھی خوابوں میں بھی میسر نہیں آتا، میں نے اس الیکشن کے موقع پر اپنے اُن نکلے ساتھیوں کو بھی اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتے دیکھا ہے کہ جن کے نکلے پن سے ان کے گہروا لے بھی عاجز آچکے ہیں جو دن چھپتے ہی سو جانے کے عادی تھے اور سورج طلوع ہونے کے بعد سے سورج غروب ہونے تک بستر سے ہی یار ہاشی کرتے رہنے کے عادی تھے، ایسے لوگ بھی اپنے ہی ہاتھ پیروں سے چل پھر رہے تھے اور نیتاؤں کے گھروں کے چکر لگا رہے تھے۔ حسب روایت میری بھی پوچھ ہوئی اور ایک دن ایک نیتا جو پہلے پولیس کے مخبر ہوا کرتے تھے لیکن اب کسی کی دعا یا بد دعا کی وجہ سے باقاعدہ نیتا بن چکے ہیں اور جن کا وجود خود بول کر یہ بتاتا ہے کہ یہ میدان سیاست میں دندنانے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، انہوں نے بڑے پرتپاک انداز میں مجھ سے ملاقات کی اور بغیر کسی تمہید کے فرمایا، الیکشن سروں پر آگیا ہے، فرقہ پرستوں کی طرف سے لفظوں کی مار دھاڑ شروع ہو گئی ہے، ہمارا اسلام خطرے میں ہے اور آپ گھر میں پڑے ہوئے ہیں۔

میں نے انہیں معنی خیز نظروں سے دیکھا، میری علم و اطلاع کے مطابق ان کا تو انتقال ہو چکا تھا، یہ خدا فراموشی کے قبرستان سے کیسے واپس آ گئے، واللہ اعلم بالصواب۔

آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

میں کچھ نہیں سوچ رہا، میں تو بس آپ کو دیکھ رہا ہوں۔

فرضی صاحب ”وہ چیخے“ یہ وقت ایک دوسرے کو دیکھنے اور گھورنے کا نہیں ہے، جیسے سر پر ٹوپی اوڑھئے اور باہر آئے اور یاد رکھئے کہ میں الیکشن کاریزلٹ آنے تک آپ کو گھر میں نہیں گھسنے دوں گا۔

میں لگے ہاتھوں ان کا تعارف کرادوں، یہ میرے لنگوٹیا یار ہیں، ان کا اصلی نام تو مجھے بھی نہیں معلوم لیکن یہ شروع ہی سے مولوی قراقرم کے باز کے نام سے مشہور ہیں، بلاشبہ یہ مادرزاد قسم کے نیتا ہیں انہیں دیکھ کر سیاست یاد آ جاتی ہے اور ان کا حلیہ دیکھ کر سیاست پر ایمان لانے کو جی کرنے لگتا ہے، کھدر کے لباس میں یہ لاکھوں میں ایک نظر آتے ہیں، ان کی وضع قطع اور ان کی چال ڈھال کچھ اس قسم کی ہوتی ہے کہ بس اللہ دے اور بندہ لے، ان کو دیکھ کر اچھی خاصی عقل والے لوگ حلقہ بگوش سیاست ہونے کے لئے بے قرار سے ہو جاتے ہیں، میں نے اپنی اس

خاندان کے جن لوگوں نے یہ روایت بیان کی ہے کیا وہ بھی جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

فرضی صاحب، آپ تو بال کی کھال نکال رہے ہیں، فرضی صاحب میں نے اپنے کانوں سے یہ بھی سنا ہے کہ کسی خاندان کے لوگوں نے اس بات کو سچ نہیں مانا تھا، اس خاندان کا حشر یہ ہوا کہ ان کی آنے والی سات نسلیں پیدا ہونے سے پہلے ہی مر گئیں، اس خاندان کا شجرہ تک محفوظ نہیں تھا۔ اللہ بہت بڑا ہے وہ منکرین کو ایسی ہی سزائیں دیتا ہے۔

آپ ہمارے یقین کریں بس اسی میں آپ کی عافیت ہے۔

میں ڈر گیا اور مجھے یہ یقین کرنا پڑا کہ ان کے والد کے خطاب اللہ میاں کی طرف سے ہو گئی تھی، مولوی لوگ بھی عجیب ہوتے ہیں، ان کی چٹ بھی اپنی ہوتی ہے اور پٹ بھی اپنی، کون ان سے الجھے اور کون ان کے عقل و خرد کے جغرافیہ کو جاننے کی کوشش کرے۔

مولوی قراقرم کی پر جوش باتیں اپنے معدے کے حوالے کر کے میں بانو کے پاس پہنچا اور میں نے باادب باحفظہ سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا۔ اگر جان کی سلامتی ہو تو یہ ناچیز آپ کے در کا فقیر کچھ عرض کرے۔

خدا خیر کرے۔ ”بانو بولی“ پھر کوئی غلط بات سوچھی ہے کیا؟

میں الحمد للہ ابھی تک تمہارا مجازی خدا ہوں، آخر تم مجھے سرتاپا غلط کیوں سمجھتی ہو۔

حضرت! آپ غلط نہیں ہیں، آپ کی غلطی بس یہ ہے کہ آپ اپنے نیکے اور غلط سلسلہ دوستوں کی ہر غلط بات مان لیتے ہیں اور زندگی کے قیمتی اوقات کو برباد کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

ایسا کچھ نہیں ہے بیگم، میرے سبھی دوست اتنے اچھے ہیں کہ ان سے زیادہ اچھا ہونا کم سے کم اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ ”میں فرافریول رہا تھا“ اور بیگم میں ہر اس چیز کی قسم کھا کر کہتا ہوں تم جس پر ایمان رکھتی ہو کہ میرے دوستوں نے ہمیشہ میری سرخروئی چاہی ہے اور وہ مجھے جو بھی مشورہ دیتے ہیں اس میں خیر ہوتی ہے اور میرے قدیم دوست مولوی قراقرم کا تازہ ترین مشورہ یہ ہے کہ وہ مجھ سے ہونے والے الیکشن میں کچھ مدد چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ میں دایاں ہاتھ بن کر ان کی مدد کروں۔ یہ سن کر بانو نے مجھے اس طرح گھورا کہ میرا ہارٹ ٹیل ہوتے

ہوتے رہ گیا، قریب تھا کہ میرا دم گھٹ جائے کہ کسی غیبی طاقت نے میری مدد کی اور لجنہ کی کسی جماعت نے آ کر میری کمر تھپھانی شروع کی، میں نے اپنے اندر شوہروں والا حوصلہ پیدا کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اپنے قابل اعتبار دوستوں سے سنا ہے کہ اسلام خطرے میں ہے اور یہ وقت بیوی کی باتیں مان کر گھر میں بیٹھنے کا نہیں ہے، ہمیں سڑکوں پر آنا پڑے گا، ورنہ..... ورنہ چڑیا سارا کھیت چک جائے گی۔ ”بانو نے لقمہ دیا“ اور پھر پچھتاوے سے کچھ نہیں ہوگا۔

جی بیگم، تم بہت ہونہار ہو اور میرے ہونٹوں پر آئی ہوئی بات اچک لیتی ہو۔

لیکن میں آپ کو سیاست میں دلچسپی لینے کی اجازت نہیں دے سکتی، اس سیاست میں آ کر آپ نے پہلے بھی بہت بدنامی جھیلی ہے اور مجھے اپنی سہیلیوں کے سامنے خفت اٹھانی پڑی تھی، بھول گئے میرے اور بھائی صاحب کے بار بار منع کرنے کے بعد بھی آپ الیکشن میں کھڑے ہو گئے تھے اور آپ نے مجھے بھی کیسے کیسے خواب دکھانے شروع کر دیئے تھے، اُف مرے اللہ۔

آپ نے تو شیخ جلی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایک بنگلہ بھی خرید لیا تھا، کئی گاڑیاں بنگلے کے سامنے آ کر کھڑی ہو گئی تھیں، اس زمانہ میں آپ سو کروڑ سے کم کی کوئی بات ہی نہیں کرتے تھے، پھر ان خوابوں کی تعبیر کتنی بھیا نک ملی تھی وہ مجھے ابھی تک یاد ہے، آپ کو دو درجن سے زیادہ ووٹ نہیں ملے تھے۔

ضمانت تو ضبط ہوئی تھی، آپ پر جوتے اور گندے انڈے بھی اچھلے تھے۔

بیگم تمہیں گڑے مردے اکھاڑنے کی بہت عادت ہے، میں روایتی انداز میں بولا، سیاست میں کوئی خوشی اور کوئی غم دائمی نہیں ہوتا، کتنے ہی ایسے لیڈر جو گزشتہ الیکشن میں چاروں خانے چت کرے تھے آج بغیر پروں کے اڑ رہے ہیں اور ساتویں آسمان کی خبر لا رہے ہیں اور میں الیکشن خود نہیں لڑوں گا، کیوں کہ الیکشن لڑنے سے اپنی قلعی کھل جاتی ہے، سمجھ دار لوگ وہ ہوتے ہیں جو ڈھیل میں کسی طرح راجہ سجا کی سیٹ حاصل کر لیں اور خود کو خطرے میں رکھ کر سیکورٹی کے دو چار گارڈ حاصل کر لیں، اب میں بھی یہی کروں گا، ضمانت ضبط ہونے کو گزر رہی ہوئی

دور کی بات سمجھو۔

لیکن میں آپ کو کسی بھی طرح کی بھاگ دوڑ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی، جب تک میں بھائی جان سے مشورہ نہ کر لوں۔
تم گمراہ ہو گئی ہو، ہر بات میں بھائی جان سے مشورہ کرنا بد عقیدگی ہے، شریعت سے بے بہرہ ہونے کی علامت ہے۔ ”میں نے بتاؤٹی غصہ سے کہا۔“

کچھ بھی کہو، میں تو بھائی جان سے مشورہ کر کے ہی اجازت دوں گی، ورنہ نہیں۔

میں جھلاتے ہوئے باہر آ گیا، صوفی قراقرم بے چینی سے میرے منتظر تھے بولے، اماں اتنی دیر کیوں لگا دیں، اس وقت ہمارا ایک ایک منٹ قیمتی ہے، اپنے سروں سے کفن باندھ کر ہمیں میدان میں اترنا ہے۔
مولوی صاحب، میں مجبور ہوں، میں بیوی کی اجازت حاصل کئے بغیر مر بھی نہیں سکتا، کئی بار میں نے مرنا چاہا لیکن بیوی نے اجازت نہیں دی اسی لئے ابھی تک زندہ ہوں اور جی کر بہت ہی شرمندہ ہوں۔

آپ کب تک جواب دیں گے؟ ”انہوں نے جاتے جاتے ایک اور سوال کر ڈالا۔“

میں ایک دو دن میں آپ کو اطلاع دوں گا۔

ہمیں اطلاع نہیں چاہئے ہمیں آپ کا ساتھ چاہئے، فرضی بھائی اگر آپ ہمارے ساتھ لگ گئے تو ہم یہ الیکشن جیت سکتے ہیں۔

میں جب گھر میں گیا تو بانوفون پر کسی سے بات کر رہی تھی، مجھے دیکھ کر اس نے فون بند کر دیا، میں نے پوچھا کس سے سرگوشیاں کر رہی تھیں، اس نے بتایا شام کو بھائی صاحب کے گھر چلیں گے اور ان سے مشورہ کریں گے۔

میں پہلے ہی بتا دوں وہ مجھے الیکشن میں دلچسپی لینے کی اجازت نہیں دیں گے۔

آپ بھائی صاحب سے ہمیشہ بدگمان کیوں رہتے ہیں؟

میں جانتا ہوں نا انہیں یہ گوارہ نہیں ہے کہ میں کسی قابل بن کر ان کی برابری کر سکوں، بقول شاعر

ایک قطرے کو سمندر نہیں ہونے دیتا

وہ مجھے اپنے برابر نہیں ہونے دیتا

فلطیحی ہے آپ کی؟

اور تم ہمیشہ خوش فہمی میں جھلارہی ہو، تم انہیں فرشتہ سمجھتی ہو، کاش تمہیں اپنے شوہر کے ارمانوں کی پرواہ ہوتی۔

تمہید بھائی جان کی وجہ سے میرے لاکھوں ارمان خاک میں مل گئے۔
آپ ناقدری کرتے ہیں، بھائی صاحب نے ہمیشہ آپ کو اہمیت دی ہے، جب آپ نے تنخواہ کے رجسٹر پر لیلیٰ مجھوں کی مکمل داستان لکھ دی تھی وہ کتنی بچکانہ حرکت تھی، لیکن بھائی صاحب کا ظرف تھا کہ انہوں نے اس حرکت کو بھی نظر انداز کر دیا تھا۔

وہ ان کی مجبوری ہے۔ ”میں نے سینہ پھلا کر کہا“ انہیں مجھ جیسا لکھنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

بھول گئی تم، ایک بار انہوں نے اذان بت کدہ کی ایک قسط صوفی شلجم کے برادر خورد چلغوزے عرف کاجو میاں سے لکھوائی تھی، اس کو پڑھنے کے بعد طلسماتی دنیا کے قارئین ہفتوں تک روتے رہے، اس میں ایسا سنسنس تھا کہ مرنے کے بعد بھی قارئین کی سمجھ میں آنے والا نہیں تھا اور میرا مضمون پڑھ کر تو لوگ پڑھتے وقت بھی ہنستے ہیں پھر سونے کے بعد بھی انہیں ہنسی آتی ہے اور کئی لوگوں کو تو مرنے کے بعد بھی ہنسی آئی۔

سنو، بھائی صاحب سے مشورہ کریں گے اور میں یقین کر دو آپ کی تائید کروں گی، میں ان سے کہوں گی کہ سیاست میں آئے بغیر ان کی روٹی ہضم نہیں ہو رہی ہے اور جب روٹی ہضم نہیں ہو رہی ہے تو ان کی صحت پر برا اثر پڑ رہا ہے لہذا آپ انہیں میدان سیاست میں مٹر گشت کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں، مجھے یقین ہے کہ وہ میری بات نہیں ٹالیں گے اور آپ کو اجازت دے دیں گے۔

اور اگر انہوں نے اجازت نہ دی تو؟ ”میں نے کہا“

تو پھر آپ کی مرضی ان کی بات رکھیں یا نہ رکھیں، میں کچھ نہیں بولوں گی۔

مجھے کچھ پیسے چاہئیں۔

پیسے کس بات کے؟

الیکشن مفت میں نہیں لڑا جاتا، الیکشن خود لڑے یا دوسروں کو لڑائے پیسے تو ہر حال میں خرچ کرنے پڑتے ہیں۔

عجیب مصیبت ہے۔ ”بانو بڑبڑائی“ الیکشن دوسرے کا لڑو گے

دکھانے کا سنہری موقع مل گیا اور میں نے اگلے ہی دن مولوی قراقرم کے گھر ایک ہنگامی میٹنگ طلب کر لی جس میں ان حضرات نے شرکت فرمائی۔

صوفی گل بدن، مولوی بتا شے میاں، خواجہ امرود بخش، عیثی جی جل تو جلال تو، صوفی اڈا جاء، صوفی تاشقند، صوفی زلزال، امیر الہند مولانا آر پار، منشی مروارید، صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، مسٹر گو بھی سنگھ، بنو جی بھائی، مولوی ابے تے خاں، مسٹر چوکس میاں، صوفی ہد ہد اور صوفی مل من مزید وغیرہ اور یہ خاکسار ابوالخیال فرضی، خطاب آپ جو چاہیں دیں آپ کی مرضی۔

اس میٹنگ میں دھوئیں دار تقریریں ہوئیں اور ہر ایک مولوی اور صوفی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ملک اور اسلام دونوں خطرے میں ہیں اور انہیں خطروں سے نکلانے کے لئے مولوی قراقرم کے ہاتھ پیر مضبوط کرنے پڑیں گے، اسی طرح ہم اپنی اور اپنی قوم کی نیا پار کر سکتے ہیں۔

امیر الہند مولانا آر پار نے بڑی جوشیلی تقریر کی، وہ تو کئی بار اتنی زور سے چیخے کہ شاید ان کی آواز ساؤتھ افریقہ تک چلی گئی ہوگی اور کئی بار انہوں نے اس طرح ہاتھ پیر چلائے کہ مائیک پبلک کے اوپر جا کر گر گیا، ان کی تقریر میں الفاظ کم تھے، لیکن شور و غل زیادہ تھا لیکن چونکہ وہ مسلم امیر الہند تھے لہذا ان کی تقریر لوگ دھیان سے سن رہے تھے اور بار بار کچھ لوگ تالیاں بھی بجا رہے تھے۔ انہوں نے صاف صاف یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اگر آپ لوگوں نے مولوی قراقرم کو اپنا ووٹ نہیں دیا تو میں میدان حشر میں آپ لوگوں کا گریبان پکڑ لوں گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ لوگوں کے خلاف اللہ میاں کوئی سزا نہ سنا دیں، ان کا دعویٰ تھا کہ ہمارے حلقے میں صوفی قراقرم ہی ایک ایسے انسان ہیں جو صحیح معنوں میں سیکولر کی زندگی بچائے ہوئے اگر یہ نہ ہوتے تو سیکولر ازم کبھی کا دنیا سے رخصت ہو جاتا۔

صوفی تاشقند نے بھی اچھی تقریر کی، وہ پانچ منٹ سے زیادہ نہیں بولے، انہیں اسی لئے پسند کیا گیا اور جب وہ مائیک کو چھوڑ کر گئے تو سامعین نے کم بولنے کی وجہ سے انہیں اپنی دعاؤں سے نوازا۔ منشی مروارید نے عجیب و غریب انداز سے تقریر کی، ان کی تقریر کا

پہلے تم خرچ کرو گے، پیسے تو اس کے خرچ کراؤ جو الیکشن لڑ رہا ہے۔

بیگم، میری جیب بھی نوٹوں سے بھری رہنی چاہئے ورنہ قوم پر میرا بھرم کیسے قائم ہوگا، وہ تو مجھے لال بچھکڑی سمجھے گی۔

کیا روزانہ میں آپ کو خرچ کے لئے پیسے نہیں دیتی۔

آپ تو بچے تلے پیسے دیتی ہیں، اتنے کہ جیسے اونٹ کی جاڑ میں زیرہ اور الیکشن کے وقت تو شاہ خرچی کئے بغیر بات نہیں بنتی۔

کیا آپ نے کسی مدبر کا یہ شعر نہیں سنا۔

شاہ خرچی کی ادا پہلے گلے لگتی ہے پھر کسی قوم کی جیبوں پہ زوال آتا ہے ارے بیگم ہم مسلمان ہیں اور اگر ہم بھی فضول خرچی نہیں کریں گے تو کیا آسمان سے اس کام کے لئے دوسری قوم اترے گی۔

بانو نے مجھے گھور کر دیکھا اس طرح کہ اس کی آنکھوں میں غصہ بھی تھا، بیزاری بھی تھی، محبت بھی تھی اور شکایتیں بھی تھیں۔

میرے پیارے قارئین یہ عورتوں ہی کا کمال ہے کہ ایک ہی وقت میں اتنی سارے اوصاف اپنی دو آنکھوں میں سمیٹ لیتی ہیں، یہ کمالات مردوں کو نصیب نہیں ہیں، مردوں کو تو جب کسی پر غصہ آتا ہے تو وہ پیر کے انگوٹھے سے اور پیشانی کی انتہا تک بھوت ہی نظر آتا ہے۔

مختصر یہ کہ شام کو جب مولانا کے گھر پہنچے اور ان کے سامنے میں نے اپنا مدعا بیان کیا تو پہلے تو انہوں نے ناک بھنوائیں چڑھائیں اور کچھ اس طرح مجھے دیکھا کہ جیسے وہ انسان نہیں موت کے فرشتے ہیں اور جیسے انہیں میری روح قبض کرنے کا حکم ہوا ہے لیکن جب بانو بعد احترام ان سے میری سفارش کی اور انہیں بتایا کہ جب سے آپ نے منع کیا تھا جب سے انہوں نے سیاست کو شجر ممنوعہ سمجھ لیا تھا، لیکن اب کئی دنوں سے انہیں پھر میدان سیاست میں اپنے کارنامے دکھانے کی خواہش ہو رہی ہے اگر آپ اجازت دیدیں گے تو انہیں اپنے جو ہر دکھانے کا موقع مل جائے گا۔

لیکن پھر وہی ہوگا کہ یہ لائے سیدھے بھاشن دیں گے اور ان کے ساتھ ہمارا ادارہ بھی بدنام ہوگا۔

بانو نے انہیں اطمینان دلایا کہ نہیں، میں ایسا نہیں ہونے دوں گی انشاء اللہ میں لگام کس کے رکھوں گی اور انہیں سنجیدگی کے دائروں سے ادھر ادھر نہیں جانے دوں گی، اس طرح مجھے الیکشن میں اپنے کارنامے

انداز ایسا تھا کہ جیسے جلسہ نہیں مشاعرہ ہو رہا ہو اور وہ روایتی شاعروں کی طرح زبردستی لوگوں سے تالیاں پٹوارہ تھے، درمیان تقریر میں وہ بولے، اب جو میں کہنے جا رہا ہوں وہ ایک کڑوا سچ ہے اگر آپ نے اس کڑوے سچ کو برداشت کر لیا اور تالیوں کے ذریعہ مجھے اپنی دعاؤں سے نواز دیا تو میں اپنی تقریر جاری رکھوں گا ورنہ ایک مادر زاد شریف انسان کی طرح اپنی جگہ لوں گا، یہ سن کر لوگوں نے خوب تالیاں بجائیں، اس کے بعد انہوں نے یہ بھی کہا، کیا آپ لوگ نہیں چاہتے کہ ہندوستان دوبارہ انگریزوں کا غلام بننے سے محفوظ رہے؟ لوگوں نے نفی میں گردن ہلائیں تو منشی مروارید چیخے صرف گردن ہلانے سے کام نہیں چلے گا، پر زور الفاظ میں انکار کرو اور اپنی دلش بھگتی کا ثبوت دو۔ لوگوں نے چیخ کر کہا نہیں نہیں، شاباش۔ اب جلسے کا ماحول بن رہا ہے تو سن لو میرے پیارے بھائیوں کہ آپ کو ہوش و حواس سے کام لینا ہے، اگر آپ یہ چاہتے ہو کہ آپ اپنے ملک کو سامراجیوں سے محفوظ رکھ سکیں تو آپ کو مولوی قراقرم کو جوتانا ہوگا اور ان کے سر پر سہرا باندھنا ہوگا، اس کے بعد انہوں نے نعرہ لگایا، نعرہ تکبیر، لوگوں نے اللہ اکبر کہا۔ وہ بولے اگر اتنی آہستہ سے اللہ اکبر کہو گے تو سیکولرازم کی ایسی کی تیشی ہو جائے گی۔

کیا تم لوگوں نے بچپن میں اپنی ماں کا دودھ نہیں پیا، ارے زور سے کہو، اس کے بعد انہوں نے پھر نعرہ لگایا، نعرہ تکبیر، لوگ چیخ اٹھے اللہ اکبر، وہ بولے یہ ہوئی تاباں، اس کے بعد وہ چیخے مولوی قراقرم، سامعین نے کہا زندہ باد، زندہ باد۔

میں یہ بات واضح کر دوں کہ یہ میٹنگ جو عوامی نوعیت کی تھی یہ مولوی قراقرم کے گھر میں منعقد ہو رہی تھی اور اس میں شہر کے خاص خاص لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا، چونکہ یہ میٹنگ سیاسی تھی اس لئے یہ ایک جلسے کی شکل اختیار کر گئی تھی، اگرچہ اس میٹنگ میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے لوگوں کو مدعو کیا گیا تھا کہ جن کی سنجیدگی کے چرچے ساتویں آسمان پر بھی تھے لیکن ان سنجیدہ لوگوں کی بھی غیر سنجیدگی اور چھپھور پن یہ ثابت کرنے کے لئے کافی تھا کہ اب ہمارا ملک بھونڈے پن کی طرف بڑھ رہا ہے اور ہمارے ملک کی آسمان سیاست پر چھپھور پن کی کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں، ہر مقرر سرکس کے جوکروں کی طرح اچھل کود کر رہا تھا اور سامعین بھی بدتمیزی اور بدتمیزی میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے تھے۔

مجھے اس بات کی وضاحت کرنی ضروری نہیں کہ یہ میٹنگ سیکولر لوگوں کی طرف سے سیکولرازم کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے کی گئی تھی لیکن اس میٹنگ کی پوری کارروائی سیکولرازم کا مذاق اڑا رہی تھی، مجھے بھی پروگرام کے مطابق کچھ کہنا پڑا، میں نے کہا بھائیوں ہم جب تک سنجیدہ نہیں ہوں گے ہم اس وقت تک اپنے دشمن کے دانت کھٹے نہیں کر سکیں گے۔ فرقہ پرستی کا ناگ ہمارے ملک کو ڈسنے کے لئے پھنکاریں مار رہا ہے لیکن ہم اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ابھی تک سنجیدہ نہیں ہیں، صرف شور مچانے سے اور بات بات پر تالیاں پیٹنے سے اور زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگانے سے ہماری نیا پار نہیں ہوگی، ہم سیکولرازم کے دعوے داری میں بکھرے ہوئے ہیں، ہماری صفوں میں انتشار ہے، ہم ایک سی سوچ و فکر رکھنے والے لوگ بھی ایک دوسرے کے لئے ۳۶ کا آنکڑا بنے ہوئے ہیں، ہم کیسے ان لوگوں کو ہرا سکتے ہیں جو اس ملک میں نفرت کی سیاست کر رہے ہیں، بے شک ان کی تعداد کم ہے اور ہم اچھی سوچ رکھنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ہم بہت سارے ہو کر بھی بہت کم ہیں کیوں کہ بہت سارے خانوں میں بٹے ہوئے ہیں، بھائی اگر ہمیں دشمن کو سرنگوں کرنا ہے تو ہمیں ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں دینی ہوں گی، میں گزارش کروں گا کہ سیکولرازم کے نام پر الیکشن لڑنے والے لوگ ایک دوسرے کی خاطر الیکشن سے دست بردار ہو جائیں اور برادری علاقہ پرستی اور ملک پرستی کی بھاناؤں سے بلند ہو کر صرف ملک کی خاطر اور صرف ملت کی آبرو کی خاطر الیکشن لڑیں۔ میں دوران تقریر کافی سنجیدہ ہو گیا تھا لیکن میری تقریر شاید لوگوں کو پسند نہیں آئی کیوں کہ سامعین نے میرے کسی جملے پر نہ تالیاں بجائیں اور نہ نعرے لگائے۔

آہستہ آہستہ الیکشن کی تاریخ قریب آگئی، اس دوران میں نے دیکھا کہ عیناؤں کے دفاتروں میں لنگر جاری تھا، جو لوگ کبھی ایک وقت کا کھانا بھی کسی کو نہیں کھلاتے تھے ان کے یہاں روزانہ بریانی کی دیکیں اتر رہی تھیں اور لوگ اس طرح دونوں ہاتھوں سے کھا رہے تھے کہ جیسے پھر قیامت تک انہیں کھانا نصیب ہونے والا نہیں، بعض اہل صلاحیت کا عالم یہ تھا کہ وہ اپنے کیمپ میں بھی کلو واشربوا کرتے نظر آتے تھے اور تھوڑی دیر کے بعد وہ اپنے حریف کے دفتر میں کھانے پینے میں مشغول دکھائی دیتے تھے، خدا ہی جانے یہ نفاق کی زیادتی تھی یا سب سے تعلقات

بنائے رکھنے کا جوہر۔

میں تو دل و جان سے مولوی قراقرم کا ساتھ دے رہا تھا اور میں نے تو مولوی قراقرم کے لئے دن رات ایک کر دیئے تھے، ماحول بن رہا تھا اور لوگ سیکولرازم کے لئے دھن من کی بازی لگانے کے لئے تیار تھے، ایک دن مجھے بہت افسوس ہوا کہ جب ایکشن سے چند دن پہلے مولوی قراقرم نے اپنے جلسے میں ایک من چلے قسم کے مقرر کو بلایا، انہوں نے ہندوؤں کے خلاف اور ہندوؤں کے مذہب کے خلاف بہت بکواس کی، انہوں نے رام اور سیتا اور رامائن کے پرچے اڑا کر رکھ دیئے، انہوں نے ایسے ایسے الزام غیر مسلمین پر لگائے کہ جنہیں سن کر مجھے دکھ ہوا لیکن سامعین بہت خوش ہوئے اور پنڈال زندہ باد اور مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھا۔ اس تقریر کو سن کر وہ ہندو بھائی ہم سے دور ہو گئے جو فرقہ پرستی کے ہموا نہیں تھے، مجھے یہ محسوس ہوا کہ مولوی قراقرم نے جذباتی تقریر کرنے والے کو بلا کر غلط کیا ہے، اس طرح کی باتوں سے نفس کو تو تسکین پہنچ جاتی ہے لیکن اصلی مقصد پامال ہو جاتا ہے۔

ایکشن کے زمانہ میں پولیس کے سارے مخبر شہر کے معززین نیتا بن گئے تھے جسے دیکھ کر وہ کھادی کے لباس میں نظر آتا تھا اور اس انداز سے باتیں کرتا تھا جیسے سبھاش چندر بوس کی روح اس میں حلول کر گئی ہو۔

لیکن ان نیتاؤں میں نہ حالات کو پرکھنے کی صلاحیت تھی نہ دوسروں کو قوم کا غمخوار بنانے کا جذبہ تھا، یہ سب اپنے اپنے مفاد کی خاطر کسی نہ کسی سیکولرازم پارٹی سے جڑے ہوئے تھے، سیکولرازم ذہن رکھنے والوں کی تعداد زیادہ تھی لیکن ان کی پارٹیاں بھی بے شمار تھیں اور کوئی بھی پارٹی سیکولرازم کی خاطر اپنے مفاد کی قربانی دینے کے لئے تیار نہیں تھی، ہمارے علاقے میں کل ووٹ ۱۰ لاکھ تھے، ان میں فرقہ پرستوں کا ووٹ صرف ۲ لاکھ تھا، ۸ لاکھ ووٹ ان لوگوں کے لئے تھے جو نفرت کی سیاست کے مخالف تھے اور جنہیں فرقہ پرست ایک آنکھ نہیں بھاتے تھے۔ فرقہ پرستوں کو شکست سے دوچار کرنے کے لئے ۸ کنڈیڈیٹ کھڑے ہوئے تھے، ان میں سے ۳ مسلمانوں کو پیسے دے کر کھڑا کیا گیا تھا، یہ تین مسلمان ہرگز ہرگز جیتنے کے قابل نہیں تھے لیکن یہ دس بیس ہزار ووٹ حاصل کر کے جیتنے والے کی دوڑ روک سکتے تھے۔

میں نے دیکھا کہ ایکشن لڑنے والے اپنی قوم کے لئے بلکہ اپنی

ذاتی خواہش اور اپنے ذاتی مفاد کے لئے ایکشن لڑ رہے تھے اور اس دور میں بھی یہ صاف نظر آ رہا تھا کہ انصاری لوگ کسی انصاری لیڈر کو اہمیت دے رہے تھے، گوڈ، گوڈ کے گن گار رہے تھے، قریشی اس لیڈر کی طرف لپک رہے تھے جو قریشی تھا اور شیعہ خجیو کی برادری شیخ جی کو جتوانے کی فکر میں دہلی ہو رہی تھی۔ سوچئے ایسی صورت حال میں فرقہ پرستی کا مقابلہ کیسے ممکن تھا۔

اور منظر بھی صاف نظر آ رہا تھا کہ ملک کے وہ گرانقدر لیڈر جن کی للکار سب مسلمانوں کو اچھی لگتی ہے اور جو اتنی گرم تقریریں کرتے ہیں کہ سارا ماحول گرم ہو جاتا ہے اور ہر طرف ایک آگ سی لگ جاتی ہے لیکن ان کا منشا صرف یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا ووٹ اپنے دامن میں سیٹ لیں اور اس سیکولر پارٹی کو جیتنے سے روک دیں جو جیتنے کی حقدار تھی۔ ایکشن کے بعد ہم نے دیکھا کہ ایسے جانباز قسم کے لیڈر خود بھی نہیں جیتے اور انہوں نے دوسری سیکولر پارٹی کو بھی جیتنے سے باز رکھا، ایکشن کا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ پرستوں کا ووٹ دو لاکھ ایک ہی جگہ پڑا اور سیکولر ووٹ جس کی تعداد آٹھ لاکھ تھی وہ ۸ خانوں میں بٹ کر بیکار ہو گیا اور اس طرح زیادہ تعداد میں ہو کر بھی سیکولرازم کو سرخروئی نصیب نہ ہو سکی۔

ایکشن کی دنیاوی ہار جیت تو اپنی جگہ لیکن اندازہ یہ ہوا ہے کہ بیشمار مسلمان ایکشن کے موقع پر اپنی عاقبت بھی ہارتے ہیں، سیکولر طاقتوں کو نقصان پہنچانے کے لئے میدان سیاست میں دندناتا اور مسلمانوں کے ووٹوں کو منتشر کرنے کا کارنامہ انجام دینا بہت بڑا گناہ ہے لیکن افسوس کہ اس طرح کے گناہ کرنے والوں کی کمر مسلم حلقوں میں بھی تھپتھپائی جاتی ہے جو عاقبت نااندیش کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

ایکشن کے بعد جب میں نے سیکولرازم کو کھلے عام رسوا ہوتے دیکھا اور سیکولرازم کو جب بے گورو کفن سڑک پر پڑا ہوا دیکھا اور فرقہ پرستوں کو بہت کم تعداد میں ہونے کے باوجود تخت نشین دیکھا تو مجھے شرمندگی سی ہوئی اور اندازہ ہوا کہ سیکولرازم کے قاتل فرقہ پرست نہیں بلکہ وہ لوگ ہیں جو سیکولرازم کی باتیں کرتے ہیں لیکن اس کے لئے اپنی جاہ پرستی کی قربانی نہیں دے سکتے اور ہم؟

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

(بار زندہ محبت باقی)

زیتون! قدرت کا ایک شاہکار

زیتون نہ صرف ذائقہ کے اعتبار سے منفرد حیثیت کا حامل ہے بلکہ متعدد طبی فوائد بھی رکھتا ہے

فشار خون اور کولیسٹرول کی سطح پر بڑی حد تک کم ہو جاتی ہے اور شریانوں کے اندر جمنے والی چکنائی بھی کھل جاتی ہے جو شریانوں میں خون کے رکنے کا باعث بنتی ہے۔ اس میں پایا جانے والا سائیکلور آرٹھیول نامی جز

کو لیسٹرول کو جسم میں جذب ہونے سے روکتا ہے۔ اس میں ماں کے دودھ کی طرح بہت ہی خصوصیات موجود ہیں جو بچوں کے لئے بہترین غذا ہے۔ اس میں موجود غیر تکسیدی اجزاء خون سے زہریلے مادے خارج کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کا استعمال پیٹ کے افعال کو اعتدال

پر لاتا ہے۔ چہرے کی رنگت کو نکھارتا ہے، جسمانی کمزوری دور کرتا ہے۔ اس کی مالش سے اعضاء کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ یہ بڑھاپے کے اثرات اور نکالیف کو کم کرتا ہے۔ اس میں شامل اجزاء سبزیوں اور پھلوں کا نعم البدل ہے۔ یہ خون کی رگوں میں جمنے نہیں دیتا۔ اس کے استعمال سے جسم میں خون کی کمی پیدا نہیں ہوتی۔

زیتون کا استعمال سعودی عرب خلیج کے علاقوں میں زیادہ ہوتا ہے۔ اور ان علاقوں کے لوگوں کی تندرستی اچھی ہوتی ہے۔ اگر ہم بھی زیتون کا استعمال وقتاً فوقتاً کرتے رہیں تو ہماری صحت پر اس کا خوشگوار اثر پڑے گا۔ زیتون میں کئی وٹامن ہوتے ہیں جو ہمارے اعضاء رئیسہ کو خاطر خواہ تقویت پہنچاتا ہے۔ اور ہماری صحت کو بحال رکھنے میں بہر صورت مدد کا ذریعہ بنتا ہے۔

زیتون کا تیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی تحفہ سے کم نہیں ہے۔ یہ جسم انسانی کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید اور احادیث نبی ﷺ میں بھی آیا ہے۔ زیتون کا پھل اور تیل دونوں مفید ہیں اور ان کی افادیت مسلمہ ہے۔ یہ چھوٹا سا بیضوی شکل کا کڑوے ذائقہ کا پھل ہے۔ اس کا رنگ کچے ہونے پر ہر جبکہ پکنے کے بعد کالا ہو جاتا ہے۔ یہ مرطوب آب و ہوا میں پرورش پاتا ہے۔

زیتون تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے جو طوفان نوح کے بعد زمین پر نمایاں ہوا۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تمہارے لئے زیتون موجود ہے، اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو کیونکہ اس میں ۷۰ بیماریوں کے لئے شفاء ہے جن میں ایک جذام (کوڑھ) بھی ہے۔

زیتون تاریخ کا قدیم ترین پودا ہے جو طوفان نوح کے بعد زمین پر نمایاں ہوا۔ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تمہارے لئے زیتون موجود ہے، اسے کھاؤ اور بدن پر مالش کرو کیونکہ اس میں ۷۰ بیماریوں کے لئے شفاء ہے جن میں ایک جذام (کوڑھ) بھی ہے۔

ابتداء میں زیتون اسپین، کیلی فورنیا، بحرہ روم اور شمالی امریکہ میں کاشت کیا گیا جب کہ آج زیتون کے پودے جنوبی امریکہ، اسٹریلیا اور شمالی افریقہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے پودے صدیوں تک زندہ رہتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں اس کے خام تیل کو لیموں میں روشنی پیدا کرنے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

زیتون کو کچا بھی کھایا جاتا ہے اور اس کی چٹنی بھی بنائی جاتی ہے۔ اس کو مختلف قسم کے سلاڈ اور پکوان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ زیتون نہ صرف ذائقہ کے اعتبار سے منفرد حیثیت کا حامل ہے بلکہ یہ اپنے اندر متعدد طبی فوائد بھی پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کے روزانہ استعمال سے بلند

مَجْرِبِ عَمَلِیَات

نجات پانے کے لئے تیر بہدف ہے۔ چار رکعت نماز ہے جو درود و سلام سے پڑھی جاتی ہے۔

ترکیب

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد 25 مرتبہ یہ پڑھیں: "أَفْوَضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَعِثَ بِالْعِبَادِ" اور دوسری رکعت میں سورہ الحمد کے بعد 25 مرتبہ "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ مُبْعَاثُكَ" اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔ فَاسْتَجِبْنَا لَهُ وَنَجِّنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ" اور تیسری رکعت میں بعد الحمد 25 مرتبہ "حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ" اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد 25 مرتبہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" پڑھے اور لام دے کر 25 مرتبہ درود شریف پڑھے اور جناب و اہب العطا یا سے اپنا مطلب عرض کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

نکاح کے لئے

کسی لڑکی کو نکاح کے لئے پیغام بھیجے وقت آیت لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ پیغام منظور ہوگا۔ "قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ" (سورہ آل عمران، پارہ ۳، آیت ۷۳-۷۴)

وسعت رزق کے لئے

روزہ میں اضافہ، وسعت رزق، ترقی عہدہ، تنگ دستی اور حصول روزگار کے لئے بعد نماز عشاء روزانہ ۵۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔ "يُغْنِيهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ" (سورہ النور، پارہ ۱۸، آیت ۳۳) بہت مجرب ہے۔

سرور کے لئے

اگر سر میں درد ہو تو تین مرتبہ آیت ذیل کو پڑھ کر دم کریں۔ انشاء

نقش برائے ادائیگی قرض

آیت مقصودہ کا نقش ذوالکتابت ساعت مشتری میں بروز جمعرات اور عروج قمر میں لکھے جبکہ قمر تمام نحوسات سے پاک ہو، مشتری کے سعد نظرات ہوں۔ حامل لوح کو غالب سے مدد ملے گی، تھوڑے عرصے میں وہ غنی ہو جائے گا۔ (آیت سورہ تغابن میں ہے)

۷۸۶

۲۱۶۳	۶۸۶	۲۲۴۱	۲۸۵۳
عالم الغیب	واللہ	يضعفه لكم	ان تقرضوا
والشهادة العزيز	شكور	ويغفر لكم	اللہ قرضاً
الحكيم	حليم		حسناً
۲۲۴۰	۲۸۴۴	۲۱۶۳	۶۸۷
۲۸۴۵	۲۲۴۳	۶۸۴	۲۱۶۲
۶۸۵	۲۱۶۱	۲۸۴۶	۲۲۴۲

محبت کے لئے

جن دو میاں بیوی کے درمیان ناچاتی ہو یا نفرت ہو گئی ہو یا اولاد، بھائی بہنوں کے درمیان کشیدگی ہو، یا شادی کا مقصد ہو تو طالب و مطلوب مع والدہ کے اعداد قمری حاصل کر کے حاصل شدہ اعداد کے مطابق قرآن پاک کی آیت مبارکہ والمقیف علیک محبة منی آیت نمبر 38 سورہ طہ صبح و شام ورد کرے اور آیت مقدسہ کی لوح زعفرانی یا نقرئی یا طلائی جتنی توفیق ہو پاس رکھے، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ یہ لوح نقش مقدس قمریاز ہرہ کے قرآن یا اس کی تہلیث و تدریس میں لکھے۔ نوٹ: بریکٹ والے ہند سے نقش کی چال کے ہیں۔ اصل نقش رلوح میں یہ کونے والے ہند سے نہیں لکھے جائیں گے۔

نماز حاجت

حاجت برآنے کے لئے یہ وہ نماز ہے جس کو الصلوۃ المضطر بھی کہتے ہیں۔ یہ نماز عجیب و غریب اثر رکھتی ہے۔ مصائب زندگی سے

تین بار پڑھ کر دروالی جگہ پر پھونکیں اور یہ عمل روزانہ کریں، جب تک کہ درد میں آفاقہ نہ ہو جائے۔ انشاء اللہ آفاقہ ہوگا۔

آیات کفایات

کوئی بھی مقصد ہو، کوئی بھی مشکل ہو اپنے مقصد کی نیت سے بعد نماز صبح صرف ۶۰ مرتبہ آیات کفایات پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے گریہ و زاری و اشک باری کے ساتھ دعا کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَكَفَى بِاللّٰهِ وَلِيًّا	وَكَفَى بِاللّٰهِ نَصِيرًا
وَكَفَى بِاللّٰهِ حَسِيبًا	وَكَفَى بِاللّٰهِ عَلِيمًا
وَكَفَى بِاللّٰهِ وَكِيلًا	وَكَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

نماز برائے ادائیگی قرض

تعداد : دو رکعت نماز صبح کی طرح۔ وقت : شب جمعہ
طریقہ : بعد سلام پڑھے یا حَسْبُ يٰ اَقِيُوْم سُبْحَانَ يٰ اَوْهَابُ
۱۰۰۰ بار، اس عمل کو بارہ شب تک انجام دینا ہے۔

مغرب نماز ادائیگی قرض

طریقہ پہلی رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۱۱ بار۔
دوسری رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۲۱ بار
تیسری رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۳۱ بار
چوتھی رکعت : سورہ حمد ایک بار، سورہ توحید ۴۱ بار
نماز کے بعد سورہ توحید ۵۱ بار، صلوٰۃ ۵۱ بار، سجدے میں جائے اور سو بار کہے یا اللہ، یا اللہ پھر حاجت طلب کرے۔

ملازمت ملنے کے لئے

ان اسماء حسنہ کو آخر رات میں تہجد کے بعد ۵۰ بار پڑھے، اگر تہجد کے وقت ممکن نہ ہو تو بعد عشاء پڑھے۔ چند دن کی مداومت سے نوکری مل جائے گی، انشاء اللہ یا اللہ یا لطیف یا فتاح یا باسط یا رزاق یا غنی یا مغنی یا معطی یا منعم اور ہر روز اس کی مداومت کرنے سے نوکری سے معطل نہ ہوگا۔

اللہ در دسر جاتا رہے گا "لَا يَصْدُغُونَ عَنْهَا وَلَا يَنْزِفُونَ" (سورہ واقعہ، پارہ ۲۷، آیت ۱۹)

تلاش گمشدہ کے لئے

گمشدہ شخص یا کھوئی ہوئی کوئی شے کے لئے مندرجہ ذیل اسم الہی کا روزانہ کثرت سے ورد کریں "یا مُعِیْذُ"۔

بخار کے لئے طلسم

جس شخص کو بخار آرہا ہو، اس طلسم کو پاک و صاف ہو کر لکھیں اور مریض کے سرہانے بغیر موم جامہ کئے رکھا جائے۔ مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

دفع جن و شیطان

سفید کپڑے کے تین ٹکڑے کر کے لکھے، ہر ایک کو آگ میں ڈال کر جن گرفتہ کے ناک اور منہ میں دھواں ڈالیں، بفضل خدا اس کے بدن سے نکل جائے گا۔

شادی کے لئے عمل

آج کل والدین اپنے بچے بچیوں کی شادی کے لئے پریشان نظر آتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پریشان نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں اور قرآن حکیم سے مدد حاصل کریں اور یقین کے ساتھ اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ زیادہ سے زیادہ چالیس دن کے اندر مناسب رشتہ مل جائے گا جو کہ آپ لوگوں کی توقعات کے مطابق ہوگا۔ نوچندی اتوار کو مشتری کی ساعت میں زعفران سے نقش کو مرتب کرے اور صبح ہی نماز پڑھنے کے بعد اول و آخر چودہ مرتبہ درود شریف اور ایک مرتبہ "وَهُوَ اللّٰطِیْفُ الْخَبِیْرُ" پڑھے۔ پڑھنے والا نماز کی پابندی رکھے۔ یہ ورد چالیس دن تک پڑھنا ہے۔ نقش درج ذیل ہے۔

اگر لڑکا ہو تو دائیں بازو پر باندھ لے۔ اگر لڑکی ہے تو گلے میں پہن لے۔

جوڑوں، گھٹنوں کے درد کے لئے

جوڑوں، گھٹنوں یا پورے جسم میں درد کی شکایت ہو تو حضرت جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ سورہ "تَبَّتْ يَدَا" نماز عشاء کے بعد

عملیات سے آپ کے مسائل کا حل

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

(۷) دشمن سے تحفظ کے لئے زعفران

اور عرق گلاب کی سیاہی سے بنائیں اور ہر نماز

کے بعد یا جبار پڑھیں۔

۷۸۶

۷۲	۶۴	۷۰
۶۶	۶۹	۷۱
۶۸	۷۳	۶۵

(۸) قبولیت دعا کے لئے ہر نماز کے

بعد یا سمیع ۲۰۰ مرتبہ پڑھا کریں، نقش عرق

گلاب اور زعفران کی سیاہی سے بنائیں۔

۷۸۶

۶۳	۵۶	۶۱
۵۸	۶۰	۶۲
۵۹	۶۴	۵۷

(۹) مقدمہ میں کامیابی کے لئے ہر نماز

کے بعد یا الفتح ۲۰۰ مرتبہ پڑھا کریں، نقش

حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

۱۶۶	۱۵۹	۱۶۴
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰

(۱) بے اولادی کے لئے یہ نقش کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یا اللہ کا ورد کریں، نقش کو

زعفران اور عرق گلاب کی سیاہی سے کسی زعفران اور عرق گلاب کی سیاہی سے بنائیں۔

۷۸۶

۲۵	۱۸	۲۳
۲۰	۲۲	۲۴
۲۱	۲۶	۱۹

(۳) روزگار کے لئے ہر نماز کے بعد

۲۰۰ مرتبہ یا رزاقی پڑھا کریں اور نقش لکھ کر

گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۰۶	۹۸	۱۰۴
۱۰۰	۱۰۳	۱۰۵
۱۰۲	۱۰۷	۹۹

(۵) دولت کے لئے اس نقش کو لکھ کر

گلے میں ڈالیں اور ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ

یا غنی پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۷	۳۴۹	۳۵۴
۳۵۱	۳۵۳	۳۵۶
۳۵۲	۳۵۸	۳۵۰

(۶) حب کے لئے اور بیاں بیوی کی

ناچاقی ختم کرنے کے لئے، ہر نماز کے بعد ۲۰۰

مرتبہ یا ودود پڑھا کریں اور یہ نقش گلے میں

(۳) لاعلاج بیماری کے لئے ہر نماز ڈالیں۔

مبارک ساعت میں بنائیں اور نقش کو تعویذ بنا کر گلے میں پہنیں، ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ

یا خالق پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۷	۲۳۹	۲۴۵
۲۴۱	۲۴۴	۲۴۶
۲۴۳	۲۴۸	۲۴۰

نقش چال

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

تمام نقش آتش چال کے مطابق دیئے

کئے ہیں۔

(۲) ہر مشکل کے لئے لکھ کر گلے میں

ڈالیں اور ہر نماز کے بعد ۲۰۰ مرتبہ یا رحمٰن

یا رحیم پڑھیں۔

۷۸۶

۱۸۹	۱۸۱	۱۸۶
۱۸۳	۱۸۵	۱۸۸
۱۸۴	۱۹۰	۱۸۲

یا حییٰ یا قیوم کے خواص

مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری
سابق شیخ الحدیث دارالعلوم وقف دیوبند

لوگوں کے دلوں میں محبت قائم ہو

جو شخص اس اسم پاک کو سحر کے وقت کثرت سے کافی تعداد میں پڑھے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت قائم ہو جائے۔

تمام دلی مقاصد پورے ہوں

اور اگر کوئی اس کو ہمیشہ پڑھنے کا معمول بنالے تو اس کے تمام دلی مقاصد پورے ہوتے ہیں اور ہر ایک نیک کام اس کا پورا ہو جایا کرتا ہے اور ہمیشہ خوش و خرم رہے اور مسکراتا رہے۔

غریب مالدار ہو جائے

اگر کوئی اس اسم کو تنہائی میں بکثرت پڑھے تو اگر غریب ہو مالدار ہو جائے۔

نیند کی زیادتی کا علاج

اگر کسی کو نیند زیادہ آتی ہو تو وہ بھی اس اسم کو بکثرت پڑھے، نیند مناسب ہو جائے گی۔

جملہ مقاصد کا حصول

یہ اسم جملہ مقاصد کے لئے مجرب رہے۔
الْقَیُّوْمُ کا نقش معظم یہ ہے:

۷۸۶

۳۳	۴۵	۴۶	۳۱
۴۹	۳۷	۳۶	۴۳
۳۵	۴۲	۴۱	۳۸
۴۷	۴۴	۳۳	۴۴

☆☆☆

”یا حییٰ“ یہ اسم جمالی ہے اور بعض کے نزدیک جلالی ہے۔ اس

کے اعداد اٹھارہ (۱۸) ہیں۔

روح میں قوت اور دل میں روشنی پیدا کرنے کے لئے

روح میں قوت اور دل میں روشنی پیدا کرنے کے لئے اپنے دل میں ”یا حییٰ یا قیوم“ کا ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھا کرے، اپنے مقصد میں کامیاب رہے۔ ”یا قیوم“ کے ساتھ پڑھنے سے زود اثر وظیفہ بن جاتا ہے۔

بیمار شفا یاب ہو

اگر کسی بیمار پر ”یا حییٰ“ بکثرت پڑھا جائے شفا پائے۔ اگر خود بیمار نہ پڑھ سکے تو دوسرا پڑھ کر اس پر دم کر دیا کرے۔

عمر میں اضافہ ہو

اور اگر کوئی سات مرتبہ اس کا وظیفہ پڑھنے کا معمول بنالے تو کافی مدت تک وہ زندہ رہے اور حق تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ فرمادے۔

عبادت کرنے میں مستعدی پیدا ہو

بعد نماز فجر طلوع آفتاب تک اگر کوئی ”یا حییٰ یا قیوم“ پڑھا رہے اور اس کا معمول بنالے تو طبیعت میں مستعدی، عبادت کرنے میں آمادگی پیدا ہو جاتی ہے۔
الْحَیُّ کا نقش معظم:

۷۸۶

۵	۱۰	۳
۴	۶	۸
۹	۲	۷

”یا قیوم“ یہ اسم جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

انسان ہے، جب تم اپنے لشکر کے ساتھ جنوب میں سوسارام کے ساتھ جنگ کر رہے ہوں گے تو اس دوران شمال سے دریودھن اپنے لشکر کے ساتھ حملہ کرے گا، اس موقع پر تمہارا وہ بیٹا جس کی کمان داری میں دوسرا لشکر دیا جائے گا وہ اس برنیل کے ساتھ اس لشکر کو روکنے بلکہ اسے شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا اور اے راجہ جب مجھے خبر ہوگی کہ دریودھن تمہارے بیٹے اور برنیل پر بھاری ثابت ہو رہا ہے تو میں بھی تمہارے لشکر سے نکل کر ان کی طرف آ جاؤں گا اور پھر دیکھنا ہم جنگ کا نقشہ کیسے پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اے راجہ اب وقت برباد نہ کرنا دریودھن اور سوسارام کسی بھی وقت تم پر حملہ آور ہو سکتے ہیں لہذا ایک ایک لمحہ تمہارے لئے قیمتی اور اہم ہے۔“

اس انکشاف پر راجہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ایک بار خوشی میں اس نے یوناف کو اپنے ساتھ لیٹایا اور پھر اس نے کہا۔ ”میں ابھی جاتا ہوں اور اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیتا ہوں اور سنو تم شاید ہمارے ساتھ جنگوں میں مصروف رہو، لہذا تم اپنی بیوی کو جس کا نام مجھے یوسا بتایا گیا ہے راج محل کے زنان خانے کی طرف بھیج دو وہاں یہ ایک رانی کی حیثیت سے پرسکون زندگی بسر کرے گی۔“

”نہیں، راجہ یہ نہیں ہوگا، یہ میرے ساتھ رہے گی، یہ ایسی تیز اور جرأت مند لڑکی ہے کہ جنگوں میں میری بہترین معاون اور بہترین ساتھی ثابت ہوتی ہے، لہذا یہ جنگ میں میرے ساتھ ہی روانہ ہوگی۔“

راجہ یوناف کی بات سے مطمئن ہو گیا، پھر وہ اپنے لشکر کی تیاری کے لئے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔

راجہ کے وہاں سے اٹھ کر جانے کے بعد یہ ہشتر نے مطمئن انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرے محسن، میرے مہربان جس وقت تم یوسا کے ساتھ یہاں

”اے راجہ اس جوان کا نام یوناف ہے، اس کے ساتھ اس کی جو بیوی ہے اس کا نام یوسا ہے، یہ دونوں میاں بیوی انتہائی مخلص اور جانثار ہیں، میں ان کا پرانا جاننے والا ہوں، میں یقین دلاتا ہوں کہ لڑائی اور جنگ کے معاملہ میں اس سے بہتر نہ کوئی مشورہ دے سکتا ہے اور نہ مدد کر سکتا ہے، یہ ایسا مافوق الفطرت قسم کا انسان ہے کہ اپنے سامنے آنے والے بڑے بڑے لشکروں کو مٹھی بھر جوانوں کے ساتھ الٹ پلٹ کر کے شکست دینے پر قادر ہو سکتا ہے، لہذا اے راجہ اس موقع پر میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ اس یوناف کو اپنے ساتھ رکھا جائے اور یہ دریودھن اور سوسارام جو ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے پرتول رہے ہیں تو ان کے خلاف اس کی تجویز اور اس کی کارگزاری سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔“

یہ ہشتر کی اس گفتگو پر راجہ کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں تھیں، پھر اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے مہربان اجنبی! اس سلسلے میں تم ہمارے لئے کیا کر سکتے ہو؟“

”ان دونوں قوتوں کے خلاف تم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر میرے کہنے پر عمل کرو تم اپنے سارے لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کرو ایک حصے کو لے کر تم جنوب کی طرف نکلو اس کا لڑکا والا گرنختی اور تاتریال کو بھی تم اپنے ساتھ رکھو کیوں کہ یہ سب جنگوں کے ماہر اور انتہائی پر خلوص لوگ ہیں، میں بھی اس جنگ میں تم لوگوں کے ساتھ ہوں گا اور مجھے امید ہے کہ سب مل کر راجہ سوسارام کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور ہاں راجہ اپنے دوسرے لشکر کی کمان داری کے لئے اپنے کسی بیٹے کو ویرت شہر میں چھوڑ کے جانا اور تم نے جو نیا تاج گھر تعمیر کرایا ہے اس میں رقص کی تربیت دینے والا جو استاد ہے جس کا نام برنیل ہے اس کو بھی یہیں چھوڑ کر جانا یہ برنیل وہ شخص ہے جو پاٹو و برادران کے بھائی ارجن کا رتھ بان رہا ہے اور یہ ایک رتھ کا اس کے علاوہ ایک انتہائی دلیر اور شجاع

آئے تھے تو میں پریشان ہو گیا تھا اس لئے کہ مجھے ڈر اور خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہاں تم کہیں ویرت کے راجہ پر اپنی گفتگو کے درمیان یہ ظاہر کر دو کہ ہم پانڈو برادران ہیں اور یہ کہ ہماری بیوی دروپدی بھی یہاں سرندھری کے بھیس میں قیام کئے ہوئے ہے۔ اسے یوناف تم نے انتہائی دلنش مندی اور دانائی کا ثبوت دیا کہ تم نے راجہ پر ہماری حقیقت ظاہر نہیں کی اس لئے کہ اگر ایسا ہو جاتا تو لوگوں پر ہماری اصلیت ظاہر ہو جاتی اور ہمیں مزید بارہ سال کے لئے جنگلوں میں خانہ بدوشی کی ریت چھاننا پڑتی، اب ہماری اس خانہ بدوشی کی زندگی ختم ہونے میں ایک دو روز ہی رہ گئے ہیں اس کے بعد ہم دریودھن سے اپنے راج پاٹ کی واپسی کا مطالبہ کریں گے۔“

”یدھشٹر یہ راجہ سے میرا اور بیوسا کا تعارف کراتے وقت تم نے بیوسا کو اس کے سامنے میری بیوی کیسے بتا دیا جب کہ تم جانتے ہو کہ ہم دونوں کے درمیان ایسا رشتہ نہیں ہے۔“ یوناف کے ان الفاظ پر قریب بیٹھی ہوئی بیوسا کچھ شرمانے اور مسکرانے لگی تھی۔

”یوناف اسی میں نے مصلحت کے تحت کیا تھا، تم جانتے ہو کہ بیوسا انتہائی درجے کی خوبصورت ہے ہماری بیوی دروپدی اپنے حسن اپنی خوبصورتی میں پورے ہندوستان کی سرزمین کے اندر بے مثال مانی جاتی ہے لیکن تم جانتے ہو بیوسا کے حسن اور اس کی خوبصورتی کے مقابلہ میں دروپدی کچھ بھی نہیں ہے، یہ ہندوستان کے راج کماروں اور راجاؤں کا اصول ہے کہ جس خوب صورت لڑکی کو دیکھتے ہیں اسے شادی کرنے کے خواہش مند ہو جاتے ہیں، اگر میں بیوسا کو تمہاری بیوی نہ بتاتا تو ویرت کا یہ راجہ بیوسا کے حسن اور خوب صورت سے متاثر ہو کر بیوسا سے ضرور شادی کرنے کی رضا مندی ظاہر کر دیتا، اس طرح یہاں رہتے ہوئے ہمارے لئے مسائل کھڑے ہو جاتے بس انہی مسائل سے بچنے کے لئے بیوسا کو میں نے تمہاری بیوی بتا دیا ہے۔ میں تمہیں یہ بھی بتا دوں کہ ہم پہلے ہیہ دریودھن کے معاملہ میں انتہائی دشواریوں میں مبتلا ہیں اور وہ سرندھری کے بھیس میں اپنی خوبصورتی اور اپنے حسن کو یہاں چھپائے ہوئے ہے اور اس نے لوگوں پر یہ ظاہر کر رکھا ہے کہ وہ پانچ خونخوار شوہروں کی واحد بیوی ہے اور جو کوئی بھی اس پر ہاتھ اٹھائے گا یا بری نگاہ سے دیکھے گا تو اس کے وہ پانچوں خونخوار شوہر ایسے شخص کو موت کے گھاٹ

اتار دیں گے، بس انہی باتوں کی وجہ سے وہ یہاں راج محل کے اندر پرسکون زندگی گزار رہی ہے، مجھے امید ہے کہ میرے ان الفاظ کا میری بہن بیوسا نے بھی برائہ مانا ہوگا۔“

یوناف نے اس موقع پر یدھشٹر کو کوئی جواب نہ دیا تاہم اس نے سوالیہ انداز میں بیوسا کی طرف دیکھا اور بیوسا نے بھی یوناف کی طرف گہری نگاہ سے دیکھا اور وہ اس طرح دیکھنے کا مطلب سمجھ گئی تھی، اپنی خوش دل اور کھنکتی ہوئی آواز میں کسی قدر مسکراتے ہوئے کہا۔ ”میں نے تمہاری اس گفتگو کا برا نہیں مانا۔“

بیوسا کا جواب سن کر یوناف کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی، دوسری طرف یدھشٹر بھی اس جواب سے مطمئن ہو گیا تھا پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دونوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”اب تم دونوں میرے ساتھ آؤ میں تم دونوں کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں اور پھر دیکھنا کہ میرا بھائی بھیم سین جو ہمارے چچا خانے کا نگران ہے تمہارے لئے کیسے کیسے عمدہ اور لذیذ پکوان تیار کروا رہا ہے۔“

☆☆☆☆

دوسرے روز تری گرت کا راجہ سوسارام چانک ویرت شہر کے جنوبی حصے پر حملہ آور ہوا اور وہاں چرنے والے راجہ کے ریوڑوں پر اس نے قبضہ کر لیا اور چرواہوں کو مار مار کر اس نے وہاں سے بھگادیا، یہ چرواہے بھاگے بھاگے ویرت کے راجہ کے پاس آئے اس کے سامنے فریاد کی کہ کس طرح تری گرت کا راجہ سوسارام ان پر اچانک حملہ آور ہوا اس نے ان کے ریوڑوں پر قبضہ کر لیا اور انہیں مار مار کر ویرت شہر کی طرف بھگادیا۔ راجہ کو جب یہ خبر ہوئی تو اس نے فوراً اپنے لشکر کو کوچ کا حکم دیا، اپنے لشکر کو اس نے دو حصوں میں تقسیم کیا، آدھا لشکر اس نے ویرت شہر کی حفاظت کے لئے چھوڑا اور اس لشکر کا کمان دار اس نے اپنے بیٹے اترکار کو بنایا جب کہ دوسرے آدھے حصے کے ساتھ اس نے جنوب کی طرف کوچ کیا تھا، اس نے یوناف بیوسا کے علاوہ لشکر میں یدھشٹر، بھیم سین، سہاریو اور کولہ کو بھی شامل کیا تھا، یوں ویرت کا راجہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی خونخواری لئے اس طرف بڑھا جہاں پر اس کے ریوڑوں پر قبضہ کرنے کے بعد سوسارام اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کئے ہوئے تھا۔

تری گرت کا راجہ ریوڑوں پر قبضہ کرنے کے بعد ایک کھلے میدان

کچھ کم ہوا تو یہ ہشتر کی نگاہ اچانک اس سمت پڑی جہاں پرویرت کے راجہ کو سوسارام اپنے خاص دستوں کے ساتھ آہستہ آہستہ محاصرے کو تنگ کرتا جا رہا تھا، یہ صورت حال دیکھ کر یہ ہشتر پریشان اور مغموم ہو کر رہ گیا تھا، ہشتر اس نے اپنے قریب ہی بائیں طرف دشمن کی لاشوں کے انبار لگائے ہوئے یوناف کی طرف دیکھا پھر وہ اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا یوناف کی طرف ہولیا تھا۔ یوناف نے بھی یہ ہشتر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر دشمن کے سپاہیوں سے تھوڑا پیچھے ہٹ گیا تھا اور کسی قدر پریشانی میں یہ ہشتر کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

”خیریت تو ہے؟“

یہ ہشتر کہنے لگا۔ ”وہ اپنے بائیں طرف دیکھو ویرت کے راجہ کو سوسارام اپنے لشکر کے ساتھ گھیرے ہوئے ہے اور تیزی سے وہ ویرت کے راجہ کے گرد محاصرہ تنگ کر رہا ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ صورت حال ایسی رہی تو سوسارام ویرت کے راجہ کو گرفتار کرنے میں کامیاب ہو جائے گا اور اگر ایسا ہو گیا تو ہماری شکست یقینی ہو جائے گا لہذا ہمیں کسی نہ کسی صورت ویرت کے راجہ کو اس کے چنگل سے بچانا چاہئے۔“ اس دوران بھیم سین بھی اس کے پاس آ کر رُکا تھا اور ان کی گفتگو سن لی تھی۔ یوناف کے بولنے سے قبل ہی بھیم سین نے بولتے ہوئے کہا۔

”ہمیں فوراً اس سمت میں زوردار حملہ کر دینا چاہئے جس سمت سوسارام، ویرت کے راجہ کو گھیرے ہوئے ہے۔“

بھیم سین کے خاموش ہونے پر یوناف کہنے لگا۔ ”اگر ہم نے زوردار حملہ کیا تو ایسی صورت میں ہمیں مختلف سمتوں سے اپنے سپاہیوں کو اکٹھا کرنا پڑے گا اور اس صورت میں ان سمتوں پر ہماری پوزیشن کمزور ہو کر رہ جائے گی، لہذا میں بھیم سین کی اس تجویز سے اتفاق نہیں کرتا، سنو میں سوسارام اور اس کے محافظ دوستوں پر حملہ آور ہوتا ہوں تم میرے حملہ آور ہونے کا انداز دیکھنا میرے ساتھ صرف بیوسا جائے گی اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ہم سوسارام کے حصار سے ویرت کے راجہ کو باہر نکال دیں گے۔“

اس موقع پر بھیم سین نے فوراً کہا۔ ”اگر ایسا معاملہ ہے تو اے

یوناف میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گا تاکہ میں تمہاری مدد کر سکوں۔“

یوناف نے لمحہ بھر کے لئے بھیم سین کی طرف غور سے دیکھا اور پھر

میں پڑاؤ کئے ہوئے تھا جس کی زمین کسی حد تک بھر بھری تھی اور جب اس پر گھوڑے دوڑتے تھے تو گرد و غبار کے بگولے آسمان کی طرف اٹھتے تھے۔ تری گرت کے راجہ سوسارام کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ ویرت کا راجہ اپنے جرار لشکر کے ساتھ اس کی سرکوبی کے لئے آگے بڑھ رہا ہے، لہذا اس نے اپنے پڑاؤ کے سامنے ان کی آمد سے پہلے ہی اپنے لشکر کو ترتیب دے کر اس کی صفیں درست کر لی تھیں۔

ویرت کے راجہ نے آتے ہی رُکے اور دم لئے بغیر سوسارام کے لشکر پر حملہ کر دیا تھا یوں اس بھر بھری زمین والے کھلے میدانوں کے اندر دونوں لشکر ایک دوسرے کے ساتھ برسرِ پیکار ہو گئے تھے اور یہ جنگ لمحوں کے اندر ہی ایسی ہولناکی اختیار کر گئی تھی کہ چاروں طرف وحشتوں کے گرد و غبار، غیظ و غضب میں ڈوبی آوازیں بلند ہونے لگیں تھیں۔ جنگ کا وہ میدان جو تھوڑی دیر پہلے کسی پیڑ کی طرح پرسکون تھا اب چیختی کراہتی اور دم توڑتی صداؤں سے لبریز ہو گیا تھا، یوں لگتا تھا جیسے خاموشی کی درزوں سے اجل کا ہم نفس ان کی روحوں میں ایک ساتھ سرایت کر گیا ہے، انسانی گردنیں کٹ کر بھر بھری زمین کے اس میدان پر اس طرح گرنے لگی تھیں جیسے پکے پھلوں کا بوجھ شاخ نہ سہار سکی ہو، زخمی ہونے والے سپاہی میدان کے اندر دوڑتے گھوڑوں تلے آ کر پسے لگے تھے جنگ میں حصہ لینے والا ہر سپاہی تپے ہوئے چہرے، سلگتے ہوئے بازو اور دھکتے دوش کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑا تھا۔

دونوں لشکروں کے درمیان جب جنگ اپنے زور اور عروج پر تھی اور میدان کے اندر گھوڑوں کے ادھر ادھر بھاگنے کے باعث گرد و غبار کا طوفان بادلوں کی مانند آسمان کی طرف اٹھ رہا تھا تو اس گرد و غبار کے طوفان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تری گرت کے راجہ سوسارام نے ایک چال چلی، اس نے اپنے خاص دستوں کو اپنے ساتھ لیا اور اس سمت پورے جوش کے ساتھ حملہ آور ہوا جس طرف ویرت کا راجہ جنگ کر رہا تھا، لمحوں کے اندر ویرت کے محافظوں کو ادھر ادھر ہٹاتے ہوئے، کانٹے ہوئے سوسارام نے ویرت کے راجہ کا محاصرہ کر لیا تھا اور لمحہ بہ لمحہ اس محاصرے کو تنگ کرتے ہوئے وہ ویرت کے راجہ کے قریب پہنچے لگا۔ شاید اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ ویرت کے راجہ کو زندہ گرفتار کر کے اپنے لئے فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرے گا، اسی لمحہ جب گرد و غبار کا طوفان

سے کھینے کا عزم کر چکے ہوں۔ سوسارام کے محافظ دستوں کے قریب جا کر وہ دونوں اجالوں اور روشنیوں کے گرداب کی طرح حملہ آور ہوئے تھے اور اپنے چاروں طرف انہوں نے چیخ و پکار کا ایک رقص برپا کر کے رکھ دیا تھا۔ سوسارام کا جو بھی محافظ ان کے سامنے آتا کٹ مارتا، طوفانی آندھیوں کی طرح وہ دونوں اپنا راستہ صاف کرتے ہوئے بڑی تیزی سے سوسارام کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے جب کہ بھیم سین بھی بڑی ہوشیاری اور تیزی سے اپنے گھوڑے کو ان دونوں کے درمیان رکھتے ہوئے آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا، جلد ہی یوناف اور بیوسا نے سوسارام کے محافظوں کا خاتمہ کر کے رکھ دیا اس موقع پر بھیم سین بے حد خوش نظر آ رہا تھا۔ دوسری طرف ویرت کے راجہ نے بھی یوناف، بیوسا اور بھیم سین کو اپنی طرف آتے ہوئے اور دشمنوں کا اپنے ارد گرد صفایا کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا، اس نے یہ بھی دیکھا کہ اس موقع پر جب کہ یوناف اور بیوسا نے سوسارام کے محافظوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ سوسارام اپنے جنگی رتھ میں اکیلا حیران اور پریشان کھڑا اپنے اطراف کا جائزہ لے رہا تھا، اس صورت حال کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھیم سین نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆

خورجہ ضلع بلند شہر میں

رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا
کی تمام کتابیں اور خاص نمبرات

ڈاکٹر سمیع فاروقی

پھوٹا دروازہ محلہ خولیش گیان گج کی مسجد سے خریدیں

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 9319982090

اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”تمہارے ساتھ جانے کی ضرورت لیکن اگر تم ساتھ جانے پر بعد ہو تو سنو آگے بڑھتے ہوئے تم میرے اور بیوسا کے درمیان رہنا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم دشمن کے سپاہیوں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے اگر ایسا ہو گیا تو تمہارے بھائیوں کو سخت صدمہ اور دکھ ہوگا۔“

بھیم سین نے کہا۔ ”آپ کوئی فکر نہ کریں میں سوسارام تک جاتے ہوئے آپ کے اور بیوسا کے درمیان رہنے کی کوشش کروں گا۔“

بھیم سین کے جواب سے مطمئن ہونے کے بعد یوناف بیوسا کی طرف پلٹا اور اسے بڑی رازداری سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے بیوسا یہاں سے سوسارام کے دستوں کی طرف کوچ کرنے کے ساتھ ہی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے آنا اور اپنی سری قوتوں کی مدد سے سپاہیوں سے اپنا دفاع کرنے کی کوشش کرنا تاہم اپنی تلوار، اپنی ڈھال سنبھالتے ہوئے اسے اپنے سامنے رکھنا تاکہ دیکھنے والے یہی دیکھیں کہ تم اپنی تلوار اور اپنی ڈھال سے دشمن کے سپاہیوں سے اپنا دفاع کر رہے ہو اور میں بھی ایسا ہی کرنے کی کوشش کروں گا۔“

یوناف کی اس تجویز کے جواب میں بیوسا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں گردن ہلا دی تھی، بیوسا سے اپنی گفتگو مکمل کرنے کے بعد یوناف بھی اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لے آیا۔ بھیم سین نے دیکھا اس موقع پر یوناف کی حالت یکسر بدل چکی تھی اس کی آنکھوں کے اندر امید و عزم کی تابانی تھی اس کے چہرے پر طوفان کروٹیں لے رہے تھے، اس کی پیشانی غصے میں تپ کرتا بنے کی طرح سرخ ہو چکی تھی اور بھیم سین نے بھی اندازہ لگایا گویا اس کی سانسیں تھوڑی دیر تک چنگاریوں میں بدل جائیں گی پھر یوناف نے بھیم سین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اے بھیم سین آؤ اپنے کام کی ابتدا کریں۔“ اس کے ساتھ ہی بھیم سین حرکت میں آیا اپنے گھوڑے کو اس نے یوناف اور بیوسا کے درمیان کر لیا پھر وہ اپنے گھوڑوں کو حرکت میں لاتے ہوئے آگے بڑھے یوناف اور بیوسا کو اس وقت بھیم سین بڑے غور اور انہماک سے دیکھ رہا تھا اس نے یہ اندازہ لگالیا تھا کہ یہ دونوں کوئی عام انسان نہیں اور اس نے یہ بھی دیکھ لیا تھا کہ سوسارام کے محافظ دستوں کی طرف بڑھتے ہوئے ان کی حالت کچھ اس طرح ہو گئی تھی جیسے وہ طوفانوں سے لڑنے اور بجلیوں

جادو کی نحوستوں سے نجات پانے کے لئے ایک مجرب عمل

حکیم صوفی غلام سرور شباب صاحب

سحر و جادو کے اثر کو رفع کرنے کے لئے اور جادو کی تمام تر نحوستوں سے نجات کے لئے یہ عمل بڑا بے نظیر ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اکیس مختلف درختوں کے پتے جو تعداد میں کل ۲۹۴ رہوں، توڑ کر لائیں اور پھر ہر ایک پتے پر سات سات مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ کر دم کریں۔ کل تعداد پڑھائی ۲۰۵۸ مرتبہ ہو جائے گی۔ یہ عمل زیادہ سے زیادہ تین نشستوں میں پورا کر سکتے ہیں، لیکن بہتر ہے کہ ایک ہی نشست میں پورا کریں۔ اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکائیں، پھر مریض مسحور کو اس پانی سے غسل کرنے کی تلقین کریں۔ سات یوم تک روزانہ ایسا ہی کریں، ہر ایک درخت کے چودہ پتے توڑیں، اس طرح اکیس درختوں کے کل پتے ۲۹۴ ہو جائیں گے۔ ایک ہی دن میں سات دن کے پتے توڑ کر لانے کی غلطی نہ کریں بلکہ روزانہ تازہ پتے لائیں اور روزانہ کا عمل پڑھ کر مسحور کو غسل کرنے کی تلقین کریں۔ ساتویں دن غسل کے بعد ایک بوتل عرقِ گلاب پر اکیس مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھ کر دم کریں اور مسحور کو صبح و شام اسے پینے کے لئے دیں تاکہ وہ ایک ہفتہ میں پانی پی کر ختم کر دے۔ ہر ہفتہ نئی بوتل تیار کی جائے اور مسحور مریض اکیس یوم تک مسلسل پیتا رہے۔

روغنِ کلونجی پر مندرجہ بالا عمل اکیس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے تاکہ مسحور سے روزانہ اپنے سر میں دماغ والے حصہ پر مالش کرے۔ اکیس یوم تک مسلسل ایسا ہی کرے، پہلے دن غسل کے بعد مندرجہ ذیل عددی نقش مبارک تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈال دیا جائے اور آخر میں دیئے گئے کلمات کا تعویذ آرٹ پیپر پر خوبصورت سیاہ چمکیلی روشنائی سے چار سطروں میں تحریر کر کے گھر میں آویزاں کر دیں تاکہ گھر میں رہنے والے افراد پر کسی بھی طرح کے سحر و جادو کا اثر نہ ہو۔ اَلْقِيُومُ کا نقش معظم یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۳	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

گھر میں لٹکانے کا تعویذ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہی رَحِمِ کُنْ بِرَحَالِ مَا وَ بِرِخَانَةِ مَا
اِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ اِنَّکَ مَسْمُوْعٌ مُّجِیْبٌ
وَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

طارق فتح و تسلیمہ نسرین کو ملک بدر کیا جائے

سنی بریلوی کانفرنس میں ملک کے امن و امان کے لئے ایک سٹیج پر جمع ہوئے ملک و برون ملک کے علما کرام۔
کہا: طلاق ثلاثہ کے مسئلہ پر مرکزی حکومت کی مداخلت برداشت نہیں کریں گے۔

جیسے لوگوں کے اسلامی مخالف بیانوں کی سخت مذمت کرتے ہوئے انہیں ملک سے باہر نکالے جانے کا حکومت سے مطالبہ کیا۔ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ طارق فتح اور تسلیمہ نسرین جیسے بدنام زمانہ لوگ نہ صرف اسلام کے خلاف مہم چلا رہے ہیں بلکہ وہ مسلمانوں کو مشتعل کر رہے ہیں۔ لہذا ملک کے مفاد میں ان لوگوں پر لگام بے حد ضروری ہے۔ ال لئے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ تسلیمہ نسرین اور طارق فتح کو فوراً ہندوستان سے باہر نکالا جائے۔

بچہ اسمگلنگ : گرفتار ہی جیسے پی لیڈر نے منہ کھولا

کئی لیڈروں کے نام چوڑکا دینے والے حقائق
کلکتہ (یو این آئی) مغربی بنگال سی آئی ڈی نے دعویٰ کیا ہے کہ بچہ اسمگلنگ معاملے میں گرفتار بی جے پی کی خاتون لیڈر جوہی چودھری نے پوچھتاچھ کے دوران سینئر بااثر سیاست دانوں کے نام ظاہر کیے ہیں۔ سی آئی ڈی کے ذرائع کے مطابق ایک آفیسر نے کہا کہ جوہی اس وقت بچہ اسمگلنگ ریکٹ میں ملوث ہونے سے متعلق پوچھتاچھ جاری ہے۔ جوہی نے پوچھتاچھ کے دوران بااثر سیاست داں اور اہم لوگوں کے نام لئے ہیں۔ مگر جانچ کارخ بھٹکنے سے بچنے کے لئے ان لیڈروں کے نام ظاہر نہیں کئے جارہے ہیں۔ سی آئی ڈی کے آفیسر نے کہا کہ جوہی چودھری اس معاملے میں کلیدی اور ملزم چندنا چکرورائی کو ایک ساتھ بیٹھا کر پوچھتاچھ کی جائے گی۔

بریلی: دنیا و ملک میں امن و امان کی فضا کو برقرار رکھنے اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے آج تحریک عنوان سنی بریلوی کانفرنس سرزمین بریلی پر اسلامیہ انٹر کالج کے وسیع میدان میں ملک و بیرون ملک کے مشہور و معروف علماء کرام و مفتیاں کرام کی موجودگی میں منعقد کیا گیا جس کی سرپرستی مولانا سبحان رضا خان کے علاوہ مختلف خانقاہوں کے سجادہ گان نے کی۔ کانفرنس میں صدارتی خطاب شجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت مولانا احسن رضا قادری نے کیا۔ اسلامیہ کالج کے میدان میں عقیدت مندوں کے جم غفیر کی موجودگی میں علماء نے مختلف موضوعات پر خطاب کیا اس کے ساتھ ہی دور حاضرہ کے تمام مسائل پر غور و فکر کے بعد ۱۰ نکات پر مشتمل ایک میمورنڈم بذریعہ ضلع مجسٹریٹ صدر جمہوریہ کو ارسال کیا گیا، جس میں ہندوستان کو نشلی اشیا سے مکمل آزاد کرانے، طارق فتح و تسلیمہ نسرین جیسے فرقہ پرستی کی چنگاری کو ہوا دینے والے لوگوں کو بھارت سے نجات دلانے پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کے خلاف سخت قانون بنانے، ثلاثہ طلاق مدعے کو سنی اوقاف کے معاملات سنی وقف بورڈ کو سونپے جانے اور سنی وقف بورڈ میں سنی بریلوی کی ممبر شپ کی تعداد میں اضافہ کرنے، جیلوں میں قید بے گناہ نوجوانوں کی رہائی، غریب بچوں کی مفت تعلیم، مسجد مدرسوں، اور قبرستانوں کے تحفظ اور ناجائز قبضوں سے آزاد کرانے، مقابلہ امتحانات میں میڈیم ہندی کے ساتھ اردو میں بھی کرنے اور سرکاری اسکولوں کی تعلیمی سطح میں بہتری کے لئے میمورنڈم بھیجا گیا۔ سنی بریلوی کانفرنس کے علماء نے طارق فتح اور تسلیمہ نسرین

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن یو پی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ

دیوبند

دنیا کو مسخر کرنے کے کٹر

طلسماتی دنیا

جون، جولائی ۲۰۱۷ء

RS.25/=

جادو اور جنات کی تباہ کاریاں

عاطف باغی

کیا اور کہاں

۴۹..... اس ماہ کی شخصیت

۵۳..... جنات کی دنیا

۵۷..... اُف یہ رشتہ داریاں

۶۰..... عمل برائے رُؤسحر

۶۱..... حضرت سلمان فارسی

۶۷..... یاسمیع

۶۹..... اذان بتکدہ

۷۶..... سورہ جاثیہ کے خادم جن کی دعوت کا عمل

۷۷..... انسان اور شیطان کی کشمکش

۸۱..... فقہی مسائل

۸۲..... خبر نامہ

☆☆☆

۵..... ادارہ

۶..... مختلف پھولوں کی خوشبو

۱۱..... اسم اعظم

۱۲..... ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

۱۳..... اسلام اور آداب زندگی

۱۸..... تحفہ امامیہ

۱۹..... روحانی ڈاک

۲۷..... دنیا کے عجائب و غرائب

۳۱..... عکس سلیمانی

۳۷..... میاں بیوی کی محبت کے لئے عظم کا فارمولہ ...

۳۹..... غصہ اور قوت برداشت

۴۱..... اسلام الف سے ی تک

۴۵..... اللہ کے نیک بندے

اجمل انصاری
http://www.facebook.com/groups/freemiliviatbooks

اداریہ

ماہ مبارک کی آمد

بقلم خاص

تمام اہل ایمان اس بات سے واقف ہیں کہ رمضان کا مہینہ نہایت مبارک مہینہ ہے، اس مہینے میں برکتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی ہیں اور اس مہینے میں نہ صرف یہ کہ مومنوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے بلکہ غیر مسلمین کی راحتوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور ہر طرف رونق ہی رونق نظر آتی ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ۔ اس مہینے کی قدر کرتے ہیں اور اس مہینے میں بذریعہ عبادت اور بذریعہ ذکر و فکر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں، اس مہینے میں روزے رکھنے کے علاوہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت کے ساتھ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے۔ ہمارے اکثر اکابرین کا معمول روزانہ ایک قرآن کریم ختم کرنے کا تھا۔ ہمیں اس ماہ میں اگر تیس قرآن نہیں تو پندرہ قرآن اور اگر پندرہ قرآن نہیں تو سات قرآن کریم ختم کرنے چاہئیں اور گھر سے گری بات ہے کہ پورے مہینے میں ایک قرآن کو ختم کر لینا ہی چاہئے۔ اس کے ساتھ مردوں کو تراویح کا اہتمام کرنا چاہئے تاکہ ایک قرآن حکیم اس طرح بھی پورا ہو۔

ماہ مبارک میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے سے اور تراویح میں پڑھنے اور سننے سے کروڑوں نیکیاں ملتی ہیں، جس کا تصور عام دنوں میں نہیں کیا جاسکتا اور تمام اچھے کاموں کا معاملہ دس گنا بڑھ کر ملتا ہے۔ اس لئے اس مہینے میں بندہ جتنے بھی اچھے کام کر سکتا ہو کر گزرے اور اپنے نامہ اعمال کو رضاءِ الہی کی دولتوں سے پُر کرے تاکہ سال بھر کی غلطیوں کی کچھ تلافی ہو سکے۔

یہ مبارک مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا مہینہ بھی ہے، اپنے رشتے داروں کے ساتھ جتنی بھی صلہ رحمی کی جاسکے اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ دوسروں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کے لئے دھن دولت کی حاجت نہیں ہوتی، صرف سوچ اور حسن نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی روزے دار کو ہم اگر ایک گھونٹ پانی بھی پلا دیں اور ایک کھجور سے کسی کا روزہ افطار کر دیں تو اس کا ثواب بھی اس قدر حاصل ہوگا کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ حتی الامکان اور حتی الوسعت لوگوں کی مدد کرنی چاہئے۔ جو لوگ حقیقتاً خوشیوں سے محروم ہیں، جو تنگ دستی کا شکار ہیں اور جو لوگ صاحب خیر لوگوں سے امیدیں لگائے ہوئے ہیں ان کی مدد، ان کے مطالبہ سے پہلے کر دینی چاہئے اور یہ یقین کرنا چاہئے کہ اللہ اپنے بندوں کی مدد کرنے والوں سے بہت خوش ہوتا ہے اور مدد کرنے والوں کو دونوں جہاں میں نوازتا ہے، اس مہینے میں گلے شکوے بھی دو کر لینے چاہئیں اور جو لوگ بڑی غلطیوں کے مرتکب ہو چکے ہوں وہ بھی اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہو جائیں اور معافی طلب کر لیں تو ان کو بھی معاف کر دینا چاہئے اس یقین کے ساتھ کہ جب ہم لوگوں کی خطاؤں کو معاف کر دیں گے تو اللہ ہماری خطاؤں کو معاف کر دے گا۔ بڑی بڑی خطاؤں کے مرتکب اگر اس مہینے میں بھی شرمندہ اور تائب نہ ہوں تو بڑی شرمندگی اور بد نصیبی کی بات ہے۔

اس مہینے میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں اس لئے ہر رات دعا کا اہتمام کرنا چاہئے، اپنے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئے اور تمام امت کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئے۔ ہماری دعا ہے کہ رب کریم ہم سب کو ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرنے کی اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمام مسلمانوں کو اس ذلت و خواری سے نجات عطا کرے جس میں عمومی طور پر پوری قوم مبتلا ہے۔

مختلف پہلو

نورِ ہدایت

☆ جس انسان نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم اس کو اپنا راستہ بتائیں گے۔ (قرآن کریم)

☆ جس انسان نے خدا کے حدود سے باہر قدم رکھا اس نے اپنے ہی اوپر ظلم کیا۔ (قرآن کریم)

☆ جس انسان پر خدا کی رحمت ہوتی ہے وہی ہمسایہ کا حق ادا کرتا ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

پانچ عمل کے پانچ نتیجے

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حرام کی ہوئی چیزوں سے بچو تو سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے۔

☆ تمہاری سعی کے بعد جتنا رزق اللہ تعالیٰ دیں اور اس پر راضی ہو تو سب سے زیادہ مال دار بن جاؤ گے۔

☆ پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو گے تو مومن بن جاؤ گے۔

☆ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو مصلح بن جاؤ گے۔

☆ زیادہ ہنسی میں مت پڑو اس لئے کہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

حسن فطرت

☆ انسان اتنا عظیم نہیں ہونا جتنا خدا سے بناتا ہے۔

☆ اگر انسان کی نیت میں فتور نہ ہو تو آنسو گناہ دھو دیتے ہیں۔

☆ اس خوشی سے محروم رہو جو غم کا کاٹنا بن کر دکھ دے۔

☆ وہ دل جس میں خلوص کا جذبہ نہ ہو اس صدف کی مانند ہے جس میں موتی نہ ہو۔

☆ میں اندھیروں کے قافلے کی ایک ایسا مسافر ہوں جس کی کوئی منزل نہیں۔

افکارِ عظیم

☆ خاموش محبت اس بہتے ہوئے پرسکون دریا کی مانند ہے جس کی موجوں میں کوئی تلاطم نہیں ہوتا لیکن محبت میں اظہار اس کی موجودگی میں تلاطم پیدا کر دیتا ہے اور لہریں بے قابو ہو جاتی ہیں۔ (حضرت علیؓ)

☆ خدا ہر طائر کو خود خوراک دیتا ہے مگر گونسے میں نہیں ڈالتا۔ (الفاظِ طون)

☆ عافیت اور امن درکار ہے تو آنکھ اور کان سے زیادہ کام لو اور زبان بند رکھو۔ (خلیل جبران)

☆ حاسد تمہاری خوشی سے غمگین ہوتا ہے یہ اس کے لئے کافی ہے، تمہیں انتقام لینے کی ضرورت نہیں وہ خود اپنی آگ میں جل رہا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ کتابوں کی سیر میں ہم داناؤں سے ہم کلام ہوتے ہیں اور کاروبار میں احمقوں سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

☆ سب کو خوش رکھنا بہت مشکل ہے اس لئے بس خدا سے اپنا

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

کی خوشی

☆ معاملہ صاف رکھو اور کسی کی بے جا خوشی و ناخوشی کی پروا نہ کرو۔

(امام شافعی)

قوت ارادی

☆ دوست بناتے وقت بھی اپنے دل کو قبرستان بنالینا چاہئے تاکہ دوست کی برائیوں اور اپنی خواہشوں کو اس میں دفن کر سکو۔

☆ اے ایمان والوں اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس کے ڈرنے کا حق ہے۔
☆ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کیا کرو اور ظلم کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید ہو۔

☆ اچھا انسان وہ ہے جس کا دل غم سے لپٹ رہا ہو مگر ہونٹوں پر تبسم ہو۔

☆ منزل کی تلاش کرنا چاہو تو پر عزم اور جذبوں کو اپنے دل میں جگہ دو یہ تمہاری منزل کا راستہ آسان بنائے گی۔

دین اور دنیا

☆ جو شخص عزت کا خواہاں ہو اس کو چاہئے کہ خداوند تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے، کیوں کہ عزت ساری خدا کی دین ہے۔

(فرمان خداوندی)

☆ ایک بیٹی والا رنجور ہے، دو بیٹیوں والا گراں ہار اور تین والے کی مدد کریں کہ اے مسلمانوں وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔

(فرمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ گفتگو میں اختصار سے کام لو، کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا آسانی سے سنا جاسکے، طول کلامی ذہنوں سے کچھ حصہ ضائع کر دیتی ہے۔ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ)

☆ کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ تلاش رزق میں بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے خدا مجھ کو رزق دے کیوں کہ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے سونا اور چاندی نہیں برستا۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

مشعل راہ

☆ بہترین یادداشت وہ ہے جس میں انسان اپنی نیکیاں اور دوسروں کی زیادتیاں بھول جاتا ہے۔

☆ زبان اور نظر کی دیکھ بھال عقل مندی کی نشانی ہے۔

☆ لگن کے بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہوتی۔

☆ ہماری ایک غلط نگاہ پوری زندگی کو خراب کر دیتی ہے۔

☆ جو کم کھائے گا اس کا دماغ زیادہ روشن ہوگا۔

☆ خوشی کی بجائے مصیبت کو زیادہ قبول کرو یہ تم کو زیادہ مضبوط بنائے گی۔

☆ جو اپنے دوستوں کو چھوڑتا ہے وہ دشمنوں کو قوت دیتا ہے۔

☆ بات کو دیکھو بات کرنے والے کو نہ دیکھو۔

☆ اعتماد ایک زندگی کی طرح ہے جو ایک بار ختم ہو جائے تو واپس نہیں آتا۔

شیعہ فروزاں

☆ جو زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر پورا کرتا ہے وہ کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ تم فخر نہ کرو۔

☆ گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔

☆ دولت کا بھوکا ہمیشہ بے چین رہتا ہے۔

مذہب

☆ مذہب انسان اور میدان میں فرق کرتا ہے کیوں کہ حیوان کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔

☆ مذہب کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے اگر انسان نہ بنے تو ان سے اچھے حیوان ہیں کیوں کہ حیوان کسی مذہب کو ماننے کا دعویٰ نہیں کرتے اور نہ مذہب کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور نہ مذہب کے نام پر لڑتے جھگڑتے ہیں اور نہ مذہب کے نام پر لوٹ مار اور خون خرابہ کرتے ہیں۔

☆ جو مذہب جتنا اونچا ہوگا وہ اپنے ماننے والوں کو اتنا ہی اونچا بنائے گا۔

☆ جو مذہب اپنے ماننے والوں کو انسان نہ بنائے وہ کوئی مذہب نہیں، بلکہ وہ صرف ایک ناجائز قسم کا جنون ہے۔

حیا

☆ حیا اور ایمان دونوں ساتھ ساتھ ہیں اگر ایک چیز گئی تو جانو دوسری بھی گئی۔

☆ جس شخص میں حیا ہوگی اس میں ایک خاص قسم کی زینت پیدا ہو جائے گی اور ایک خاص قسم کی عاجزی۔

اسلوبِ فطرت

☆ دل کا سکون چاہتے ہو تو حسد سے بچو۔

☆ معاف کرنے سے بہتر اور کوئی انتقام نہیں۔

☆ بڑے کام کرو مگر بڑے دعوے نہ کرو۔

☆ جس نے جھوٹی قسم کھائی اس نے اپنے گھر کو دیران کیا۔

☆ مصیبت ہلاکت کیلئے نہیں بلکہ آزمائش کے لئے ہوتی ہے۔

☆ زبان درازی عمر کو کم کرتی ہے۔

☆ نصیحت خواہ کڑوی ہو قبول کرو۔

☆ کتنے نادان ہیں وہ لوگ جو خود تو ماں باپ کی فرمانبرداری نہیں کرتے مگر اپنی اولاد سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں۔

زاویہ نگاہ

☆ مت ملوان سے جو صرف مطلب کے وقت ملتے ہیں۔

☆ مت چلو ان کے ساتھ جو راستے میں دغا دیتے ہیں۔

☆ مت جاؤ ایسی جگہ جہاں برائیاں جنم لیتی ہیں۔

☆ مت بیٹھو ایسی جگہ جہاں غلاظت کے انبار ہوں۔

☆ مت پیو ایسی شے جو صحت کو برباد کر دے۔

☆ مت چکھو ایسا ذائقہ جو زندگی کو پامال کر دے۔

شجرِ احساس

☆ قسمت ہیئے کی مانند گھومتی ہے کوئی نیچے آ جاتا ہے اور کوئی اوپر، جب تم اوپر آؤ تو نیچے والوں کا ہاتھ تھام لو کیوں کہ اگلے چکر میں تمہیں ان کے سہارے کی ضرورت پڑے گی۔

☆ جب جیب خیرات کر کے خالی ہو جاتی ہے تو دل خوشی اور انبساط سے بھر جاتا ہے۔

☆ جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے موافق ڈھال سکتا ہے۔

☆ بدی کے اندھیرے صرف علم کی روشنی ہی سے چھٹ سکتے ہیں۔

☆ محنت کرنے سے جسم تندرست، دماغ صاف، دل فیاض اور جب بھری رہتی ہے۔

نشانِ راہ

☆ انسان خود عظیم نہیں بلکہ اس کا کردار اسے عظیم بناتا ہے۔

☆ سب سے بڑا فخر یہ ہے کہ فخر نہ کرو۔

☆ نصیحت کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر اس کا پھل نہایت شیریں ہے۔

☆ انسان کا پاک صاف رہنا اس کا نصف ایمان ہے۔
☆ حیا ایمان کی نشانی ہے۔

علم کی روشنی

☆ علم ایسا موتی ہے جس کی چمک ماند نہیں پڑتی۔
☆ علم ایسی نعمت ہے جو ہر انسان کو نصیب نہیں ہوتی۔
☆ علم ایسی خوشبو ہے جو انسان کے ذہن کو ہمیشہ معطر رکھتی ہے۔
☆ علم ایسی روشنی ہے جو بھٹکے ہوئے انسانوں کو صحیح راستہ دکھاتی ہے۔
☆ علم ایسی روح ہے جو ہر انسان کو نئی زندگی عطا کرتی ہے۔
☆ علم ایسی تلوار ہے جس کی دھار تلوار سے بھی زیادہ تیز ہے۔
☆ علم کی شمع کبھی نہیں بجھتی۔
☆ علم ایسا راستہ ہے جس پر چل کر انسان اپنی منزل تک پہنچ جاتا ہے۔
☆ علم وہ دولت ہے جو پھر دل انسان کو بھی موم بنا دیتی ہے۔

منتخب اشعار

چراغ بن کے جلا جس کے واسطے اک عمر
چلا گیا وہ ہوا کے سپرد کر کے مجھے
☆
بہت گمان ہے خود یہ تو میرے ساتھ چلو
ہوا کے رخ پر تو چلنا کوئی کمال نہیں
☆
بے خطاؤں کو زمانہ جو سزا دیتا ہے
بے خطا ضد میں سر عام خطا کرتے ہیں
☆
اعمال کا تو اپنے ذرا جائزہ تو لے
کیوں تیرے پیچھے گردش دوراں ہے آج کل
☆
چھپ کے بیٹھی ہوئی ہے موت کہیں
زندگی تیرے شامیانے میں



آئینہ معاشرت

(۱) بعض لوگ شاکی ہیں کہ گلوں میں خار پنہا ہیں لیکن میں شاکر ہوں کہ کانٹوں کے ساتھ پھول بھی ہیں۔
(۲) موجودہ نسل فضا میں پرواز کر سکتی ہے وائرلیس کے ذریعہ گفتگو کر سکتی ہے، ایٹمی طاقت سے فائدہ اٹھا سکتی ہے لیکن بچوں کی تربیت اور پرورش سے عاری ہے۔
(۳) خاموشی اظہار نفرت کا بہترین طریقہ ہے۔
(۴) دوستی کے بندھن کو مضبوط بنانا ہے تو دوستوں سے ملتے رہئے اور اگر بہت مضبوط بنانا ہے تو کبھی بکھار ملئے۔
(۵) انکساری ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعہ ہم خود کو صحیح پوزیشن میں خدا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔
(۶) بن بلائے مہمانوں کا خیر مقدم اس وقت ہوتا ہے جب وہ جا چکے ہوتے ہیں۔

قدر و قیمت

☆ وقت کی قدر کرو کیوں کہ وقت ہمیشہ یکساں نہیں ہوتا۔
☆ سوچنا اور اس پر عمل کرنا منزل کی طرف پہلا قدم ہے۔
☆ اپنی زبان کی حفاظت کرنے سے ہی انسان پر وقار ہوتا ہے۔
☆ احسان کر کے جتانے سے تمام نیکی ختم ہو جاتی ہے۔
☆ برے ساتھی سے اکیلا رہنا بہتر ہے۔
☆ خود کشی بزدلی کا ثبوت ہے۔

اسلامی آداب

☆ کفر کے بعد سب سے بڑا گناہ انسان کی دل آزاری ہے۔
☆ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہونا سب سے بڑی توبہ ہے۔
☆ اپنے مال میں سے خیرات کرنا روزی میں خیر و برکت کی ضمانت ہے۔
☆ سب سے خوبصورت چیز انسان کا نیک ارادہ ہے۔
☆ اس شخص کی مثال جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی مثال جو کہ اللہ کا ذکر نہیں کرتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

آندھرا اور تلنگانہ کے قارئین توجہ فرمائیں

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تمام خصوصی نمبرات اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

علاوہ ازیں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ہمارے پاس موجود ہیں، خواہش مند حضرات توجہ فرمائیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ایک قیمتی اسٹاک ہے جو باشعور قارئین کے لئے ہم نے روک رکھا ہے۔ یہ اسٹاک ایک علمی دولت ہے اور ایک قیمتی اثاثہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو طلسماتی دنیا کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتا ہو۔

دفعہ نمبر کی بھی کچھ کاپیاں ابھی موجود ہیں، شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ دفعہ نمبر میں دفعہ کی صحیح جگہ معلوم کرنے کے لئے اور دفعہ نکالنے کے لئے سینکڑوں طریقے درج کئے گئے ہیں۔ یہ ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ جسے لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

دفعہ نمبر: ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز ہے کہ جس کا ہر پڑھ لکھے انسان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس نمبر کو اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ کام آئے گا۔

طلسماتی دنیا کے تازہ ترین شمارے بھی بروقت ہم سے طلب کیجئے اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے بھی ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

نصف صدی سے دیانت اور احساس ذمہ داری ہماری پہچان ہے اور ہم اس پہچان کو برقرار رکھتے ہوئے علم اور معلومات سے دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ”طلسماتی دنیا“ کا اگلا شمارہ بہت اہم ہوگا۔

ہمارا پتہ

SHAMS NEWS AGENCIES

Beside Agra Sweet, Formenwadi, Hyderabad

Contact : 04030680837, Mob. 95964655588

قسط نمبر: ۹

اسم اعظم

حسن الہاشمی

جس کو چاہے عزت بخشے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے، تمام خوبیاں تیرے دست قدرت میں ہیں تو رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور ان کو داخل رات میں داخل کر دیتا ہے تو زندگی کو موت سے ہمکنار کرتا ہے اور موت کو بعد میں زندگی پیدا کر دیتا ہے، اللہ تو جس کو چاہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔ اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے اور اے دونوں جہاں میں اپنے کرم سے نوازنے والے تو دونوں جہاں میں جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور جس کو چاہے نعمتوں سے محروم کر دیتا ہے، مجھ پر رحم فرما دے اور مجھے دونوں جہاں کی مشکلوں سے نجات عطا کر دے۔

بعض صحابہ سے ہی روایت ان ہی الفاظ میں بھی بیان ہوئی ہے لیکن ان میں ان کلمات کا اضافہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَقْرَ عَنِ الدِّينِ وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادَتِكَ وَجِهَادِيْ فِيْ سَبِيْلِكَ۔ ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ مجھے مال دار کر دے مجھے فقر اور قرض سے نجات دے اور مجھے اپنی عبادت کی اور اپنے راستوں میں جہاد کرنے کی توفیق عطا کر دے۔ ایک روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی ان کلمات کی اہمیت کو ظاہر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ان کلمات کے ذریعہ کوئی دعا کی جاتی ہے تو وہ بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت سے سرفراز ہوتی ہے۔

اکثر محدثین نے ان کلمات کو اسم اعظم قرار دیا ہے اور درحقیقت ان کلمات کے ذریعہ جب جب بھی دعا کی جاتی ہے تو بندہ اللہ کے رحم و کرم سے سرفراز ہوتا ہے، رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے، فقر اور تنگ دستی سے نجات ملتی ہے اور قرض کی لعنت سے انسان کو نجات مل جاتی ہے۔ اکابرین کی تقلید کرنے والے لوگ اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یقین رکھنے والے لوگ ان کلمات کا ہر دور میں فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور اللہ کی رحمتوں کا حق دار بنتے رہے ہیں، خصوصاً آج کے دور میں جب کہ لوگ رزق کی تنگی کا شکار ہیں اور مالی مشکلات سے دوچار ہونے کے ساتھ قرضوں میں دبے ہوئے ہیں تو انہیں اس دعا کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ☆

اسم اعظم کے ذریعہ مصائب سے نجات حاصل کرنے کے ضمن میں امام طبرانی نے حضرت معاذ بن جبلؓ کا یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ وہ جمعہ کی نماز میں مسجد نبویؐ میں حاضر نہ ہو سکے، اس کے بعد جب بعد میں حضرت معاذ بن جبلؓ کی ملاقات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپؐ نے دریافت کیا کہ اے معاذ تم جمعہ کی نماز میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ کیا ہے، کوئی مصروفیت مانع رہی۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ذمہ ایک یہودی کا قرض تھا، میں نماز جمعہ میں شرکت کے لئے اور آپؐ سے ملاقات کی غرض سے اپنے گھر سے نکلا، راستے میں وہ یہودی مجھے مل گیا اور اس نے مجھ سے بحث شروع کر دی اور میرا وقت ضائع کر دیا، مجھے کافی دیر ہو گئی اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہنچ سکا۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج میں تمہیں ایک ایسی دعا بتاتا ہوں کہ تم اگر اس کے ذریعہ اپنے رب سے دعا کرو گے تو اگر تمہارے ذمہ صبر کے برابر بھی قرض ہوگا تو وہ اللہ کے فضل و کرم سے ادا ہو جائے گا۔ صبر ایک پہاڑ کا نام ہے جو یمن میں موجود ہے۔ اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے وہ الفاظ بتائے جن کو اس امت کے فقہاء نے اسم اعظم قرار دیا ہے، دعا کے الفاظ یہ ہیں۔ اَللّٰهُمَّ مَا لَكَ الْمُلْكُ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتَذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ تَوَلَّجَ اللَّيْلُ فِي النَّهَارِ وَتَوَلَّجَ النَّهَارُ فِي اللَّيْلِ وَتَخْرُجُ الْحَيُّ مِنَ الْمَمِيَّتِ وَتَخْرُجُ الْمَمِيَّتُ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ رَحِمْنِ السُّبْحَانَ وَالْاٰخِرَ وَرَحِمَهُمَا تُؤْتِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمَا وَتُمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِيْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِيْ بِهَا مِنْ رَّحْمَةِ مَنْ يُّوَاكُ۔

اس دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ اے تمام سلطنتوں کے مالک، تو جس کو چاہے اقتدار عطا کرے اور جس سے چاہے اقتدار چھین لے، تو

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کمال حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

رحمت کو متوجہ کر دیتی ہیں۔

ایک مثال

اس کی مثال یوں سمجھو کہ ایک بچہ چلنا سیکھ رہا ہے کتنی مرتبہ باپ اس کو کھڑا کر کے یوں کہتا ہے بیٹا میرے پاس آؤ والد کو پتہ ہے یہ نہیں چل سکتا یہ گر جائے گا لیکن وہ بھی یہ چاہتا ہے کہ میں دیکھتا ہوں آتا ہے میری طرف یا نہیں، والد ہوشیار بیٹھا ہوتا ہے وہ بچے کو گرنے نہیں دیتا بلاتا ہے تو بس اتنا دیکھنا چاہتا ہے کہ قدم اٹھاتا ہے یا نہیں جہاں بچے نے قدم اٹھایا اور درڑم گایا باپ نے اٹھا کر سینہ سے لگا لیا۔ پروردگار کے یہاں بھی یہی معاملہ ہے بلاتے ہیں اپنی طرف (وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ) اللہ تعالیٰ تمہیں بلاتا ہے سلامتی والے گھر کی طرف اب سلامتی والے گھر میں کیا ہونا ہے محبت کی محبوب سے ملاقات ہوئی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کو اپنے عاشقوں کو بلارہے ہیں آؤ بھی میرا دیدار کرنے کے لئے مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے۔

رحمت کب متوجہ ہوگی

ہم نے اپنی طرف سے شریعت سے چلنے کی کوشش کرنی ہے، تقویٰ کی زندگی اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہے، بس یہ ہماری طلب ظاہر کرنی ہے اور اس طلب کے ظاہر ہونے پر پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوگی، اس لئے ارشاد فرمایا (وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا) تم میں سے کوئی بندہ کبھی بھی ستمرا نہ ہوتا (اِنَّ اللّٰهَ يُؤْتِیْ مَنْ يَشَاءُ) اللہ جسے چاہتا ہے ستمرا کر دیتا ہے تو ستمرا تو انہوں نے کرنا ہے مگر ہم نے اپنے ہاتھ پاؤں ہلا کر اس کی رحمت کو متوجہ کرنا ہے، ذکر واذکار کی پابندی متوجہ کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو اپنی طرف، تو دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے شوق کو اور بڑھائے ہمیں استقامت کے ساتھ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر
تو تو بس اپنا کام کر پنجرے میں پھڑپھڑائے جا

دل میں کیا تڑپ ہو

اس شراب کی لذت سے انسان واقف نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اسے چکھ نہ لے تو بھی یہ کتنی خوشی کی بات ہے ہمارے لئے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے چاہنے والوں میں ہمارا نام شامل ہوگا، یہ کتنی سعادت کی بات ہے، ہمارے وہ حال تو نہیں وہ کیفیات تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بلند رہتے مانگیں لیکن اتنی تمنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے چاہنے والوں میں ہمیں بھی شامل فرمائیں، بس دل کے اندر یہ تڑپ ہو اور انسان لگا ہوا ہو، کیسے کیسے حضرات قیامت کے دن اللہ کے چاہنے والے کھڑے ہوں گے، زندگی انہوں نے نیکی اور تقویٰ کی گزاری ہوگی، اللہ تعالیٰ کی یاد میں پوری پوری زندگی لگائی ہوگی۔

فہرست میں نام کیسے شامل ہو؟

لیکن ایک بات سن لیں کہ اگر ایک بینک میں کسی بندے کا اکاؤنٹ ہے اور مثال کے طور پر اس میں صرف ایک ہزار ڈالر ہوں اب جب اس بینک کے لوگ اپنے کسٹمر کی فہرست بنائیں گے جہاں بلینرس اور ملینرس کے نام آئیں گے وہاں اس ایک ہزار والے بندے کا نام بھی آجائے گا تو بیعت کے ذریعہ انسان اللہ کے یہاں اکاؤنٹ کھولتا ہے جس نے بھی بیعت کر لی اس نے اکاؤنٹ کھول لیا، اکاؤنٹ کھل گیا، اب اس میں ذکر واذکار کے ذریعہ اتباع سنت کے ذریعہ وہ اپنی نیکیوں کو بڑھاتا ہے، پھر اس نسبت کے صدقہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحم فرمادیں گے، اس نسبت کی اللہ لاج رکھ لیں گے۔

اگر اصحاب کہف کا کتا ان کے پیچھے چلا اس کے ساتھ جنت کا وعدہ ہو گیا تو انسان تو بہر حال انسان ہے وہ بھی اگر اللہ والوں کے راستے پر چلے گا اللہ تعالیٰ کی اس پر بھی رحمت کی نظر ہو جائے گی، ہے تو رحمت کی نظر کا مسئلہ ہماری سب محنتیں ایک طرف ہماری محنتوں سے کچھ نہیں بنتا، بنتا تو اللہ کی رحمت سے ہے، ہاں اتنا ہوتا ہے کہ یہ محنتیں اللہ تعالیٰ کی

اسلام اور آدابِ زندگی

اسلام کی تعریف

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

- (۱) اسلام یہ ہے کہ گواہی دو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔
- (۲) نماز ادا کرو۔
- (۳) زکوٰۃ ادا کرو۔
- (۴) رمضان کے روزے رکھو۔
- (۵) اگر مالی حیثیت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔

(مسلم جلد ۱، ص ۳۲، بیان ارکان الاسلام و دعائے العظام)

اسلام اللہ کا سب سے پیارا دین ہے، اسلام حضور نبی کریم ﷺ پر پورا ہو چکا ہے، سارے مسلمان ایک دوسرے کے دینی بھائی ہیں، سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری شریف، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمین من لسانہ و یدہ، ج ۱۰، کتاب الرقاق، باب الانباء عن المعاصی ۶۳۸۴۲، کتاب الایمان باب الایمان افضل، ج ۱۱)

”جس نے ان پانچوں ارکان پر پوری طرح عمل کیا وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری شریف، کتاب العلم، باب ما جاء فی العلم، ج ۶۳، مسلم شریف باب السؤال عن ارکان الاسلام)

ایمان کی تعریف

ایمان تین چیزوں سے مل کر پورا ہوتا ہے:

- (۱) دل سے توحید و رسالت کو سچ سمجھنا۔
 - (۲) زبان سے اس کی گواہی دینا۔
 - (۳) اپنے جسم کے اعضاء سے اس پر عمل کرنا
- چھ چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی ذات پر۔

(۲) فرشتوں پر۔

(۳) اللہ کی کتابوں پر۔

(۴) سب رسولوں پر۔

(۵) قیامت کے دن پر۔

(۶) اور تقدیر اچھی ہو یا بری۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۲۷)

ایمان صالح عمل سے بڑھتا ہے اور برائی سے گھٹتا ہے۔

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۰۱)

اس شخص نے ایمان کا صحیح مزہ پالیا جو اللہ کے رب ہونے پر راضی ہو اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر۔ (مسلم شریف، ج ۱، ص ۶۲)

عمل میں اخلاص

مومن کو چاہئے کہ اپنا ہر کام اللہ کی مرضی اور اسی کے حکم کی تابعداری کی نیت سے کرے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ“ (البینہ، آیت ۵)

ترجمہ: اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی بندگی کریں، اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے دین کو

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”اللہ تعالیٰ صرف اتنا ہمیں قبول کرتا ہے جو صرف اسی کے لئے خاص ہو اور اسی کے لئے رضا کے لئے کیا گیا ہو۔“ (نسائی، ج ۶، ص ۳۵)

نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے ”وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اپنا دل ایمان کے لئے خالص کر لیا ہو اور اپنے دل کو تمام آلائشات سے محفوظ رکھا ہو اور اپنی زبان کو سچ بولنے والی، نفس کو حکم الہی پر مطمئن اور عادت کو درست اور کان کو حق کے لئے کھلا اور آنکھ کو عبرت کے لئے دیکھنے والی رکھا ہو۔“ (احمد، ج ۵، ص ۱۴۷)

مومن کا سب کچھ اللہ کے لئے ہے

مومن کا فرض ہے کہ اپنی زندگی کی ہر چیز اللہ کی مرضی کے لئے کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: قُلْ إِنْ صَلَّيْتُ وَتُسَبِّحُ وَتُحَيَّيْتُ وَمَسَّيْتُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ. (الانعام، آیت: ۱۵۲، ۱۵۳)

ترجمہ: کہہ دو بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت، اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں مسلمانوں میں پہلے درج کا ہوں۔

اور اس حضرت ﷺ اکثر یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمَعْيِي وَعَظْمِي وَعَصْبِي.

ترجمہ: اے اللہ میں تیرے لئے جھک گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے لئے فرماں بردار ہوا، میرا کان اور نگاہ اور مغز اور ہڈی اور پٹھے سب تیرے لئے جھک گئے۔ (مسلم جلد ۱، ص ۲۶۳، من علی بن ابی طالب کتاب صلوٰۃ المسافرین، باب صلوٰۃ النبی و دعاہ باللیل)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت

ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے کہ وہ تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کا پابند رہے، اللہ کا ارشاد ہے: اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. (النور: ۵۱)

ترجمہ: ایمان والوں کو جب اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر عمل کید عورت دی جائے تو ان کا جواب صرف یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور ہم نے مان لیا اور ایسے ہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّةُ نَبِيِّهِ. (مسلم جلد ۲، ص ۸۹۹)

ترجمہ: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوں گے، کتاب اللہ (قرآن مجید) اور سنت رسول اللہ ﷺ۔ (حدیث)

یعنی صرف قرآن اور حدیث دین کی اصل بنیاد ہیں، انہیں میں پورا دین محفوظ ہے۔

والدین کی اطاعت

اللہ کا حق ادا کرنے کے بعد ہر مسلمان پر اس کے والدین کا حق ادا کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَقُلْطِئْ رَبُّكَ إِلَّا آيَاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا. (الاسراء، آیت: ۲۳)

ترجمہ: اور تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ نیکی کرو۔

والدین کے ساتھ نیکی حسب ذیل طریقے پر کی جاتی ہے:

- (۱) جب ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھے ہو جائیں تو ان کو ”آف“ نہیں کہنا چاہئے۔
- (۲) ان کو ڈانٹنا نہیں چاہئے۔
- (۳) ان سے ادب کے ساتھ بات کرنی چاہئے۔
- (۴) ان کے لئے اطاعت کا ہار و محبت سے جھکانا چاہئے۔
- (۵) ان کے حق میں رحمت و پیار کی دعا کرنی چاہئے (ترجمہ آیت: ۲۳، بنی اسرائیل)

- (۶) ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ (بخاری شریف)
- (۷) ماں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ (نسائی ۱۱۷۲)
- (۸) شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔ (بخاری شریف)

حسن نیت

عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو پاک صاف کرنا چاہئے کیوں کہ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی عمل کا بدلہ ملے گا۔ آں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”بے شک تمام اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کو ایسا بدلہ ملے گا جیسی اس نے نیت کی ہے۔“

ارشاد نبوی ﷺ ہے: لوگ قیامت کے دن اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائیں جائیں گے۔ نیز فرمایا: جو شخص یہ نیت کر کے سویا ہو کہ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے گا لیکن نیند کے غلبہ سے جاگ نہ سکا تو اس کے

لئے تہجد کی نماز کا ثواب لکھا جائے گا اور اس کی نیند اللہ کی طرف سے صدقہ ہوگی۔

صبر و استقامت

نیکیوں پر قائم رہنا اور صبر و شکر کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرنا مومن کی شان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا**۔ (آل عمران)

ترجمہ: اے ایمان والو! صبر کرو اور جبرجہ رہو۔

اور آں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اور مومن کا معاملہ بھی کتنا عجیب ہے کہ ہر کام میں خیر و برکت ہے اور صرف مومن ہی کے لئے ہے کہ اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بھلائی ہوتی ہے اور اگر کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بھلائی ہوتی ہے۔ (مسلم ۳۲۹۵/۳)

سچائی

سچائی مومن کی فطرت ہے، سچ بولنا، سچ پر عمل کرنا، سچ پر قائم رہنا ایمان کا لازمہ ہے۔ سچائی میں نجات ہے اور جھوٹ میں ہلاکت ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: میرے لئے اپنی طرف سے چھ باتوں کی ضمانت دو میں تمہارے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔“

(۱) جب بات کرو سچ بولو (۲) وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) امانت لو تو پوری ادا کرو (۴) اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو (۵) اپنی نگاہوں کو پست کرو (۶) ظلم اور برائی سے اپنے ہاتھوں کو روکو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: سچائی پر قائم رہو، سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے“ (الحدیث، مسلم ۲۰۱۳/۳)

حیاء

نفس کو برائی سے روکنے والی طاقت و عادت کا نام حیاء ہے، حیاء ایمان کا جزء ہے، حیاء سے بھلائی پیدا ہوتی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”حیاء ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں پہنچائے گا اور بدکلامی ظلم ہے اور ظلم کا انجام جہنم ہے۔ (مسند احمد ۹۱۲)

فرمایا: ہر دین کا اخلاق ہوتا ہے اور اسلام کا اخلاق حیاء ہے۔ (ابن ماجہ) نیز فرمایا: اللہ سے حیاء کرو جیسا کہ حق ہے اور وہ حق یہ ہے کہ تم اپنے سر کی حفاظت کرو اور اس کے آس پاس کی یعنی سر کے ساتھ آنکھ، زبان اور منہ کی برائیوں سے بچو اور پیٹ اور اس کے دائرہ عمل کی حفاظت کرو یعنی حرام کھانے، بدکاری کرنے سے اس کو محفوظ کرو اور موت اور دنیا کی تباہی کو یاد کرو اور جسے آخرت پیاری ہوگی وہ دنیا کی زیب و زینت چھوڑ دے گا۔ جو ایسا کرے گا وہ حیاء کا پورا حق ادا کرے گا۔ (ترمذی ۱۳۷۴/۴)

حیاء جس چیز میں شامل ہوتی ہے اس کو خوبصورت بناتی ہے۔ (الحدیث، احمد ۱۶۵/۳)

اہل و عیال سے محبت

مسلمان کے دینی فرائض اور آداب میں سے یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی، بچوں اور متعلقین کے ساتھ شفقت و محبت کا برتاؤ کرے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”تم میں وہ اچھا ہے جو اپنی بیوی بچوں کے لئے اچھا ہے اور میں تم میں اپنے اہل و عیال کے لئے سب سے اچھا ہوں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے دو بچیوں کی پرورش کی (دوسری روایت میں تین بچیوں کا ذکر ہے) ان کو تعلیم دی، ادب سکھایا، اچھی طرح پرورش کر کے شادی کر دی تو جنت میں داخل ہوگا۔ (احمد ۱۳۸۷/۳) یہی ثواب اس آدمی کا ہے جس نے صرف ایک بچی کی پرورش کی ہے۔ حضور ﷺ اپنے پیارے نواسے حسن اور حسین کو اپنی دونوں رانوں پر بٹھا کر فرماتے تھے: اے اللہ! میں ان بچوں سے پیار کرتا ہوں تو بھی انہیں پیار فرما۔ (بخاری ۲۱۶۷/۳)

خیر خواہی

مسلمان کے دینی آداب میں سے ہے کہ وہ سب کا بھلا چاہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے پوچھا کن کے لئے خیر خواہی یا رسول اللہ؟ فرمایا: اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے، اس کے رسول کے لئے اور پیشوا یا بن اسلام کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔ حضرت جابر فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حسب ذیل چیزوں پر عمل کرنے کی بیعت کی:

فَسَلِّمُوا عَلَى الْفَسِیْکُمْ تَجِبَةُ مَنْ عِنْدَ اللَّهِ مُبَارَكَةٌ طَیْبَةٌ. (النور: ۶۱)

ترجمہ: جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں پر سلام کرو، یہ دعا خیر اور اللہ کی طرف سے خیر اور برکت ہے۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ”لوگو! سلام کو رواج دو، کھانا کھاؤ اور رشتہ داروں کا حق ادا کرو اور رات کو نماز پڑھو، جب لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی ۶۵۲۳)

نیز فرمایا: سوار آدمی پیدل چلنے والوں پر سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے پر اور کم آدمی زیادہ آدمیوں پر اور چھوٹا بڑی عمر والے کو سلام کرے۔ (بخاری ۱۲۷۷)

نیز فرمایا وہ افضل ہے جو لوگوں کو پہلے سلام کرے۔ (ابوداؤد ۵۰۸۵)

ملاقات کے وقت مصافحہ

مصافحہ کرنا اور ہنستے ہوئے چہرے سے اپنے بھائی کا استقبال کرنا اور بچے کو بوسہ دینا اور سفر سے آنے والے کے ساتھ معافہ کرنا اسلامی آداب کا ایک اہم رکن ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ ان دونوں کو بخش دیتا ہے۔ (ابوداؤد ۳۸۸۵)

حضرت زید بن حارثہ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سے ملے تو آپ ﷺ بھی ان کی طرف لپک کر گئے۔ (ابوداؤد)

نیز فرمایا: کسی نیکی کو چھوٹا مت سمجھو، یہاں تک کہ اپنے بھائی سے ملو تو ہنستے چہرے سے ملو۔ (مسلم ۲۰۲۶)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ جب آپس میں ملتے تھے تو مصافحہ کرتے تھے اور جب سفر سے لوٹتے تو استقبال کرنے والے معافہ کرتے تھے۔ (طبرانی)

اچھا اخلاق

سچے مومن کی پہچان یہ ہے کہ اس کا اخلاق اچھا ہو، نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ نیکی اور گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا

(۱) نماز قائم کرنے پر۔ (۲) زکوٰۃ ادا کرنے پر۔

(۳) اور ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے پر۔ (مسلم ۷۵۱)

نیز فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک سچا مومن نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (مسلم ۶۷۱)

اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنا

مسلمان کا دینی فریضہ ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کا مددگار اور ہمدرد بنے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو دشمن کے حوالے کرے، جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے اللہ اس کی ضرورت پوری کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی کسی مشکل کو دور کر دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مشکل دور کرے گا اور جو کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا عیب چھپا لے گا۔ (بخاری و مسلم ۳۹۸۳/۱۹۹۶)

نیز فرمایا اور اللہ اپنے بندے کی مدد میں رہتا ہے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔ (مسلم ۳۷۳۳/۲۰۷۷/۱۲۳۷)

زبان کی حفاظت

مومن کا فرض ہے کہ اپنی زبان کو لعنت، غیبت، بدکلامی اور جھوٹ سے محفوظ رکھے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ”مومن کو چاہئے کہ اچھی بات بولے ورنہ چپ رہے۔ (بخاری ۷۸۷۷)

نیز فرمایا: مومن طعنہ دینے والا، لعنت کرنے والا، فحش بکنے والا اور بیہودہ گوئی نہیں ہوتا۔ (ترمذی ۳۵۰۳)

نیز فرمایا: پاکیزہ بات صدقہ ہے۔ (احمد ۳۱۲۲)

نیز فرمایا سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری ۸۱۱)

السلام علیکم کہنا

”السلام علیکم“ اسلام کا شعار اور مومن کے لئے اللہ کی طرف سے برکت و سلامتی کا انعام ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا

ارشاداتِ رسولؐ

❖ قرآن حکیم میں تم سے پہلے کی خبریں تمہارے بعد کی پیشین گوئیاں اور تمہارے درمیانی حالات کے احکامات ہیں۔

❖ میرے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاکت میں مبتلا ہوں گے۔ ایک محبت میں حد سے بڑھنے والے اور دوسرے مجھ پر جھوٹا بہتان باندھنے والے۔

❖ دل کبھی عبادت کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ کبھی عبادت سے اچاٹ ہوتے ہیں۔ لہذا جب مائل ہوں تو مستحبات پر بھی توجہ دو اور جب اچاٹ ہوں تو واجبات پر اکتفا کرو۔

❖ تمہارا قاصد تمہاری عقل کا ترجمان ہے اور تمہاری طرف سے کامیاب ترجمانی کرنا تمہارا خط ہے۔

❖ بے وقوف کی ہمنشینی اختیار نہ کرو کیوں کہ وہ تمہارے سامنے اپنے کاموں کو سجا کر پیش کرے گا اور چاہے گا کہ تم اس کے لئے ہو جاؤ۔

❖ طمع کرنے والا ذلت کی زنجیروں میں گرفتار ہے۔ جس کو حیا نے اپنا لباس پہنا دیا ہے اس کے عیب لوگوں کے سامنے نہیں آسکتے۔ کیوں کہ وہ گناہ چھپ کر کرتا ہے۔

❖ جس کی نظروں میں خود اپنے نفس کی عزت ہوگی وہ اپنی نفسانی خواہشوں کو بے وقعت سمجھے گا۔

❖ بھوکا بھیڑیا بکریوں کے گلے کو اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جس قدر تباہی ایمان کیلئے حسد لاتا ہے۔

❖ ہر شخص کی قیمت اس ہنر سے ہے جو اس کی ذات میں موجود ہے۔



نام ہے اور برائی وہ ہے جو تمہارے دل میں چبھے اور تم اسے لوگوں کو بتانا پسند کرو۔ (مسلم ۱۹۸۰/۳)

نیز فرمایا: قیامت کے دن بندے کی میزان عمل میں اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی دوسری چیز نیکی نہیں۔ (ترمذی ۳۶۲۴)

نیز فرمایا: قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجھ سے قریب رہنے والے وہ ہوں گے جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ۲۵۳)

نیز فرمایا: خوش خلق آدمی اپنے اچھے اخلاق سے رات کے تہجد گزار اور دن کے روزہ داروں کا درجہ پالیتا ہے۔ (ابوداؤد ۱۳۹۵/۵)

مسلمان کا دینی فرض ہے کہ وہ اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور وعدہ پورا کرو، وعدہ کے بارے میں اللہ کے یہاں پوچھا جائے گا۔“ (الاسراء ۳۴)

جو لوگ وعدہ کر کے پورا نہیں کرتے وہ منافق ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے ”منافق کی پہچان تین عادات ہیں، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور جب امانت پائے تو خیانت کرے۔“ (مسلم ۷۸)

نیز فرمایا: مجھ کو چھ باتوں کی ضمانت دو میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں:

(۱) جب بات کرو تو سچ بولو

(۲) جب وعدہ کرو تو پورا کرو۔

(۳) جب امانت پاؤ تو ادا کرو۔

(۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔

(۵) اپنے ہاتھوں کو برائی سے روکو۔ (احمد ۳۲۳/۳)

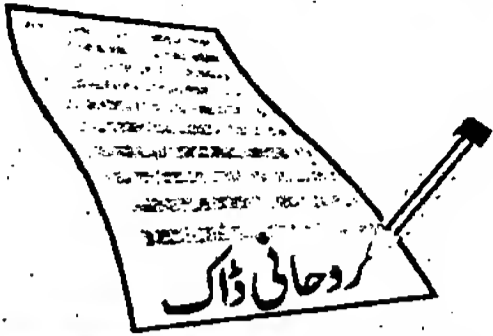
(۶) اپنی نگاہوں کو پست کرو۔ (احمد ۳۲۳/۵)

ارشاد نبوی ﷺ ہے ”جو امانت دار نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو وعدہ پورا نہیں کرتا اس کا دین نہیں۔“ (شعب الایمان)



مستقل عنوان

حسن الباشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)



ہوں، مڑی مڑی نہ ہوں اور مرچیں بالکل درست ہوں، درمیان سے چٹھی ہوئی بھی نہ ہوں، ہر ایک مرچ پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں۔
وَأَنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا الْيَزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ

اس کے بعد ان ساتوں مرچوں کو سیدھے ہاتھ کی مٹھی میں بند کر کے صاحب زادے کے سر سے پیروں کی طرف سات مرتبہ اتار کر جلا دیں، انشاء اللہ اسی وقت نظر بد سے نجات ملے گی۔ اکثر ماں باپ اور چاہنے والوں کی بھی نظر لگ جاتی ہے اسلئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جب کسی اچھی بات سے متاثر ہو کر والدین یا کسی کو چاہنے والے بچوں کی طرف پیار سے دیکھیں تو ”سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ“ ایک بار پڑھ لیا کریں، اس آیت کی برکت سے بچہ نظر لگنے سے محفوظ رہے گا۔

آج کے دور میں بچوں کے بھٹک جانے یا احساس کمتری میں مبتلا ہو جانے یا کسی وجہ سے مایوس محض ہو جانے کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ماں باپ اپنے بچوں کو صحیح تربیت نہیں دے پاتے اور اس کی بنیادی وجہ بے جا اور غیر ضروری مصروفیات ہیں، بچوں کی صحیح تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ماں باپ دونوں یا دونوں میں سے کوئی ایک روزانہ کسی وقت بچوں کو لے کر بیٹھے اور انہیں اپنے خاندان کے بارے میں اور اپنے دین اور اسلامی قوانین کے بارے میں بتائے اور زندگی کے اصل مقصد پر روشنی ڈالے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ آج کل بچوں کو نانا نانی اور دادا دادی کے نام بھی معلوم نہیں ہوتا اور دین کی بنیادی معلومات سے بھی اکثر

ناکامی کی وجہ

سوال از: خدیجہ احمد آباد

بعد سلام کے یہ خط میں بہت یقین کے ساتھ لکھ رہی ہوں، مولانا طلسماتی دنیا بہت سالوں سے پڑھتی ہوں اور آپ پر بھی بہت یقین رکھتی ہوں کہ آپ ایک سچے اور ایماندار مولانا ہیں، اس لئے یہ خط لکھ رہی ہوں، مولانا میرے سب سے چھوٹا بیٹا جس کا نام ”ہود“ ہے، ان کی پیدائش ۱۹۹۵ء ۱۲-۸ بروز جمعہ کو ہوئی ہے، اب پریشانی یہ ہے کہ انہوں نے دسویں اور بارہویں کا امتحان سب اچھے طریقے سے دیا ہے اللہ کامیاب کرے، اب چار سال سے انجینئرنگ میں ہے لیکن کچھ بھی کامیابی نہیں ملتی، چار سالوں میں ان کے دو سال بھی پورے نہیں ہوئے ہیں، جس سے وہ مایوس ہو گئے ہیں اور مایوسی انہوں نے کئی بار خودکشی کی کوشش بھی کی۔ مولانا آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس کی وجہ سے میرے لڑکے کی زندگی میں پھر سے امن آجائے، میں بہت امید کے ساتھ یہ خط لکھ رہی ہوں امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے اور میرے اور میرے بیٹے کے لئے دعا ضرور کریں گے، آمین۔

جواب

اس طرح کی صورت حال میں کسی بھی معاملے میں پے درپے ناکامی کی وجہ نظر بد اور لوگوں کی ہائے ہائے بھی ہو سکتی ہے، نظر بد، جادو اور آسمی اثرات سے زیادہ نقصان پہنچاتی ہے، اس لئے وقتاً فوقتاً اس کا تدارک کرتے رہنا چاہئے، سات سرخ مرچ لے کر جو بالکل سیدھی

دین کے تقاضے کچھ اور بھی ہیں

سوال از: سید الیاس _____ بنگلور
میں سید الیاس ابن مرحوم سید امیر جان صاحب ساکن ”بیچ بی آر
لے آؤٹ بنگلور نمبر ۸۴۔

دراصل تقریباً ایک سال کی مدت گزرنے کو ہے کہ میرے گھر کے
اندرونی و بیرونی حالات ناقابل اطمینان ہو چکے ہیں، حالانکہ گھر کا ماحول
الحمد للہ دین داری والا ہے، گھر کے سبھی افراد پر ہیز گار اور صوم و صلوة کے
پابند ہیں لیکن پتہ نہیں ہم سے کسی بات پر اللہ تعالیٰ ناراض تو نہیں ہو گیا یا
ہمارا گھر انہ کسی کی نظر بد یا کرنی کر توت کا شکار تو نہیں ہو گیا، کیوں کہ
کاروباری سطح اپنے معمول سے نیچے ہے اس کے علاوہ کچھ قرض دار بھی
ہیں اور اکثر لوگوں کے پاس ہماری امانت اور پیسہ پھنسا ہوا ہے اور وہ
ہمارے حالات جانتے ہوئے بھی واپس نہیں لوٹاتے، مزید یہ کہ گھر میں
یکے بعد دیگرے افراد خانہ کی صحتوں کا اکثر خراب رہنا، کچھ سمجھ میں نہیں
آتا کہ ان مسائل سے کیسے نمٹوں، رب العالمین کی طرف سے اپنی امید
سے بھری ہوئی نگاہیں لگائے ہوئے منتظر رحمت خداوندی ہوں، اکثر
نمازوں کے بعد مساجد میں خط کے ذریعہ دعا بھی کرائی۔

آپسے بھی بڑی التجا کے ساتھ دعا خیر کا طالب ہوں کہ رب العزت
اپنے مخلص اور نیک بندوں کی اپنی بارگاہ عظیمہ میں ہاتھ پھیلانے کی لاج
ضرور رکھتا ہے، دعا فرمائیں کہ رب العالمین موجودہ ابتلاؤں سے مجھے
میرے گھر والوں سمیت نجات عطا فرمائے اور مجھے اپنے فضل و کرم سے
ثابت قدمی عطا فرمائے اور دارین میں اپنی رضامندی اور خوشنودی سے
سرفراز فرمائے، آمین۔

جواب

نماز روزہ اپنی جگہ ہے اور نماز روزے کی برکتیں بھی اپنی جگہ ہیں
لیکن اسباب و علل کی اس دنیا میں ایک مسلمان کو چوکنا اور محتاط ہو کر زندگی
گزارنی چاہئے اور ہر اس چیز سے خود کو بچانا چاہئے جو اللہ کی ناراضگی کا
سبب بنتی ہیں، نماز روزہ بھی اگر ہمیں اللہ کی نافرمانیوں سے نہ بچا سکے تو
پھر نماز روزے کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ قرآن صراحتاً یہ کہتا ہے کہ
نماز بندے کو ہر نافرمانی اور فحش باتوں سے باز رکھتی ہے لیکن دیکھنے میں تو

بچے نابالغ ہوتے ہیں۔

ایک بات سبھی والدین کو یاد رکھنی چاہئے کہ اسکولوں میں تربیت
نہیں ہوتی اور تعلیم بھی ایک واجبی سی ہوتی ہے جو بچے ہوم ورک کرتے
ہوئے اپنے والدین کی نگرانی سے محروم ہوں وہ کبھی ترقی نہیں کر پاتے، وہ
کسی نہ کسی طرح امتحانات میں پاس تو ہو جاتے ہیں لیکن استعداد اور
قابلیت سے محروم ہی رہتے ہیں، آپ کے بچے کا خود کشی کے بارے میں
سوچنا اس بات کی علامت ہے کہ بچہ والدین کی مکمل نگرانی، توجہ اور گرفت
اور جزا اور سزا کے احساس سے تہی دامن ہے، آپ کو وقتاً فوقتاً بچے کو یہ بھی
سمجھانا چاہئے کہ زندگی اور وقت کسی بھی انسان کی ملکیت نہیں ہے بلکہ
زندگی اور وقت خدا کی امانت ہے اور اس امانت میں خیانت کرنا گناہ کبیرہ
ہے، اسی لئے خود کشی کو حرام قرار دیا گیا ہے، دوسرے کا قتل کرنا ہو یا خود اپنا
یہ اللہ کی بہت بڑی نافرمانی ہے۔ زندگی اللہ کی عطا کردہ سب سے بڑی
نعمت ہے، ہم دوسروں کو زندگی سے محروم کر دیں یا خود اپنے آپ کو تو بہت
بڑی سرکشی ہے اور اس سرکشی کی سزا دائمی جہنم ہے، خود کشی یا قتل وہ لوگ
کرتے ہیں جو مایوسی کا شکار ہوں یا پھر بزدل ہوں اور ان دونوں چیزوں
کی دین اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے، مایوسی کفر ہے۔ قرآن حکیم میں
فرمادیا گیا وَلَا تَيْسَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْسَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا
الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ۝

اللہ کی رحمتوں سے ناامید مت ہو اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر ہی
مایوس اور ناامید ہوتے ہیں اور دین اسلام میں بزدلی کی بھی کوئی گنجائش
نہیں ہے، بزدل وہ ہوتا ہے کہ جس کو اپنے مالک و خالق پر کوئی بھروسہ نہ
ہو اور جو اللہ کے ماسواہر ایک سے ڈرتا ہو اور خوف زدہ رہتا ہو، آپ اپنے
بچے کی دینی تربیت جاری رکھیں تاکہ وہ مایوسی کا، بزدلی کا شکار نہ ہو اور
خود کشی جیسی نامردی اور بزدلی جیسے ارادے اس کے ذہن کے قریب نہ
پہنچیں۔

ہمارا مشورہ ہے کہ بچے کا نام بدل دیں، یہ نام اس پر بھاری پڑ رہا
ہے، اگر بچہ تیار ہو تو اس کا نام بدل دیں، نام بدلنے میں آپ کو تھوڑی
زحمت ہوگی لیکن اس کے اثرات اچھے مرتب ہوں گے اور بچے کو ناگہانی
پریشانیوں اور الجھنوں سے نجات ملے گی، نام اچھا ہے لیکن بچے پر یہ منفی
اثرات مرتب کر رہا ہے، لہذا اس پر غور فرمائیں۔

عطا کرے۔

تین سوال

سوال از: محمد ادریس قاسمی _____ شاہ جاپور

لکھنا ضروری یہ ہے کہ میں آپ کے پاس دو خط روانہ کر چکا ہوں لیکن ابھی تک میرے پاس خط کا جواب نہیں آیا ہے، ضروری تحریر یہ ہے کہ درود تہجینا کونسا درود ہے، ہم کو لکھ کر دیں گے، آپ نے حصار قطبی کی زکوٰۃ میں لکھا ہے (۲) دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم ہندو کسی مسلم بھائی پر جادو کرے تو اس کے لئے بچاؤ کا کیا طریقہ ہے کہ کوئی اثر نہ ہو اگر انسان جاہل ہو تو کونسا تعویذ حفاظت کے لئے لگا لیں ڈال سکتا ہے۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ایک عورت سے خبیث جنات جانے کا نام نہیں لیتا اور روزانہ تکلیف دیتا ہے اس کے نجات کے لئے کونسا عمل کریں گے، ان تینوں مسئلوں کا جواب ضرور دیں گے۔

جواب

جن خطوں کا جواب کسی وجہ سے نہیں دیا جاسکا اس کے لئے ہم آپ سے معذرت چاہتے ہیں، بطور طالب علم یہ عرض ہے کہ دانستہ تو کسی کے خط کو نظر انداز نہیں کیا جاتا، کبھی مصروفیت کی وجہ سے اور کبھی خط رل جانے کی وجہ سے سوال کرنے والے حضرات جواب سے محروم رہ جاتے ہیں جو ہمارے لئے بھی باعث افسوس ہے اور اس صورت میں ہم معذرت اور اظہار شرمندگی کے سوا کچھ نہیں کر سکتے، جب کہ ہماری کوشش یہی رہتی ہے کہ ہم لوگوں کی الجھنوں کا سدباب کریں اور انہیں تشفی بخش جواب دے کر انہیں مطمئن کریں، آپ نے دیکھا ہوگا کہ کتنی ہی بار ایسا ہوتا ہے کہ سوال مختصر ہوتا ہے لیکن ہم اس کا جواب مفصل دیتے ہیں اور جب تک اپنے جواب سے ہم خود مطمئن نہیں ہو جاتے ہمارا قلم چلتا ہی رہتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ آپ کو درود تہجینا کا علم نہیں ہے، یہ بہت معروف و مشہور درود ہے اور یہ ہمارے قاسمی بزرگوں کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اس درود کے بے شمار فائدے ہمارے بزرگوں نے لکھے ہیں اور ہم نے کئی بار ان پر روشنی ڈالی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ

یہ آتا ہے کہ پابندی سے نماز پڑھنے والے اللہ کی تمام نافرمانیوں میں مبتلا نظر آتے ہیں، نمازی جھوٹ بولتے ہیں، غیبتیں کرتے ہیں، ایک دوسرے پر تہمتیں اچھالتے ہیں، حسد کرتے ہیں، مقدموں میں جھوٹی گواہی دیتے ہیں، ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے ہیں، ایک دوسرے کا برا چاہتے ہیں اور ہر طرح کی عیاری اور مکاری کا شکار نظر آتے ہیں، خدا نخواستہ ہم آپ پر کوئی شک نہیں کر رہے ہیں ہم اپنے اور مسلمانوں کے عمومی حالات کا ذکر کر رہے ہیں جو اسی طرح کے ہیں، آج دنیا میں مسلمانوں کی جو درگت بن رہی ہے اور مسلمان جس ذلت و منکبت کا شکار نظر آ رہے ہیں وہ سبھی پر عیاں بیاں ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم اللہ کے اور اس کے رسول کے نافرمان ہو گئے اور ہماری نمازیں اور ہمارے حج زکوٰۃ اور روزے ہمیں اُن برائیوں سے نہیں روک پارہے ہیں جو دنیا و آخرت میں بربادی کا سبب بنتی ہیں، ہر مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے حالات کا جائزہ لیتا رہے اور کسی نیکی کی وجہ سے کسی زعم میں مبتلا نہ ہوں۔ آج ہم سب کا حال یہ ہے کہ چند نیکیاں کر کے خود کو دین کا ٹھیکیدار اور اللہ میاں کا خاص رشتے دار سمجھ بیٹھتے ہیں جب کہ اللہ کی نظروں میں ہماری اوقات بہت گئی گزری ہے۔ اگر اللہ کی نظروں میں کوئی مقام ہوتا تو ہم اس درگت اور اس ذلت و خواری کا شکار نہ ہوتے۔

نماز کے تو آپ پابندی ہیں بس ہر فرض نماز اپنی ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۃ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ قدر پڑھنے کا معمول بنالیں اور مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَاٰلِكَ عَنْ حَوَائِمِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَنْ مَسَاوَاك۔ ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں اور پڑھتے وقت سر کے بالوں میں بالوں یا داڑھی میں گنگھا کیا کریں روزانہ اگر ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نَعْمَ الْوَكِيْل ۵۰ مرتبہ اور جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے، انشاء اللہ ان چند وظائف کے اہتمام سے آپ کا بیڑہ پار ہو جائے گا، قرص وصول بھی ہوگا اور ادا بھی۔

ہماری بطور خاص گزارش ہے کہ قرض لینے سے حتی الامکان احتراز کریں، قرض ایسی لعنت ہے جو انسان کا سکون اور نیند حرام کر دیتی ہے، فاقہ کر لیں یا کسی بھی خوشی اور ارمان کا گلا گھونٹ دیں، لیکن خود کو قرض سے دور رکھیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو تمام مسائل اور مصائب سے نجات

الْأَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ أَعْلَى الثَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ مُجِيبُ الدُّعَوَاتِ وَرَافِعُ الثَّرَجَاتِ وَيَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ وَيَا كَافِيَ الْمُهَمَّاتِ وَيَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ وَيَا حَلَّ الْمُسْكَلَاتِ اغْنِنِي اغْنِنِي اغْنِنِي يَا إِلَهِي إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اس درود کو اگر کوئی شخص روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو سات دن کے اندر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوگی، مصائب اور مشکلات کے زمانہ میں اس کا درود روزانہ تین سو مرتبہ کرنا چاہئے۔ یہ وہ درود ہے جس کی تلقین خواب میں خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی اور یہ درود ہمارے بے شمار کابرین کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ جادو کی طرح کا ہوا اس کا توڑ ”سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ“ سے کیا جاسکتا ہے۔ سات کنوؤں کا یا سات مسجدوں کا پانی لے کر اس پر دو سو مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر دیں اور اس پانی سے مریض کو نہلا دیں، اس کے بعد ”سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ“ کا نقش مریض کے گلے میں ڈلوادیں، سات چھوڑے لیں، ہر چھوڑے پر سات مرتبہ یہی آیت پڑھ کر دم کر دیں، سات مسجدوں کا پانی لے کر اس پر دو سو مرتبہ ”سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ“ پڑھ کر دم کر دیں، مریض کو تاکید کریں کہ وہ روزانہ عصر کے بعد ایک چھوڑہ کھائے اور پڑھا ہو پانی پی لے، انشاء اللہ سات دن میں جادو کا اثر ختم ہو جائے گا، اگر مریض خود بھی دو سو مرتبہ یہ آیت پڑھتا رہے تو بہتر ہے ورنہ کوئی بھی پڑھ کر اس پر دم کر سکتا ہے، جادو کسی پر ہندو کرے یا مسلمان جادو حرام ہے اور اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیات قرآنیہ سے ہی استفادہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

”سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ“			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۳۶۰
۹۱	۲۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۲۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۲	۲۵۷	۸۹

جنات کو دفع کرنے کے لئے اصحاب کہف کا نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں اور سات دن تک روزانہ ان کے کان میں اذان اور ایک کان میں اقامت پڑھیں۔ ۴۰ مرتبہ معوذتین پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو صبح شام پلائیں انشاء اللہ جنات سے نجات مل جائے گی۔ راقم الحروف کی مرتب کردہ کتاب کثکول عملیات کو پیش نظر رکھیں اور اللہ کے پریشان حال بندوں کی خدمت کا تہیہ کر لیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو خدمت خلق کی توفیق دے اور آپ کے ہاتھ میں شفا عطا کرے، آج کل مسلمانوں کی روحانی عملیات کے خدمت کرنا وقت کا تقاضہ ہے۔

احساس ذمہ داری کے لئے

سوال از: محمد جعفر عبدالغنی۔ بھیونڈی تھانے۔ ممبئی
میں محمد جعفر عبدالغنی، ٹی نمبر. TN. 848 میں بھیونڈی تھانے (ممبئی) میں رہتا ہوں آپ کا ایک شاگرد ہوں، ایک شاگرد ہونے کے ناطے میں سب ریاضتیں اور چلہ کشی تقریباً مکمل کیا ہوں، آخری چلہ جو سورہ یٰسین کا بھی مکمل کیا ہوں، آپ اجازت بھی دیئے ہیں علاج معالجہ کرنے کی، میں بھی خدمت خلق میں مشغول ہوں، اللہ کے فضل و کرم سے لوگوں کو شفا ہو رہی ہے، اجازت نامہ کی خواہش ہے، مسلم اور غیر مسلم سمجھوں کو تقریباً شفا ہو جاتی ہے۔ اسماء حسنیٰ اور قرآن مجید کی ایک سو چودہ سورتیں ہیں، آپ ایک خاکہ بنا کر دیئے تھے اس سے بھی علاج کرتا ہوں، علم الاعداد سے اس کی ضرورت مندوں کو نقوش دیتا ہوں، انشاء اللہ شفا ہوتی ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ ہمارے استاد محترم عزیزم کی صحت تندرستی سلامت رہے اور آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی خصوصی دعاؤں میں ناچیز کو بھی شامل کریں اور ہمارے فن میں مزید نکھار آئے، حوصلہ اور ہمت قائم رہے۔

مندرجہ ذیل مریض ہیں، ایک مشورہ آپ سے چاہتے ہیں عنایت فرمائیں، علاج کی خاطر دیوبند آنا چاہتے ہیں۔

مریض کا نام: ظہور خاں ابن سلیمہ، شوہر (جن کا اثر ہے)

مریض کا نام: اشرف بی بنت سلطانہ بیوی (جن کا اثر ہے)

دھربان رہیں تاکہ ان کو یہ اندازہ ہو سکے کہ مسلمان کتنے اچھے ہوتے ہیں اور ان کا مذہب کتنا پیارا مذہب ہے لیکن اگر آپ غیر مسلمین کو قرآن حکیم کی آیات لکھ کر نہ دیں تو بہتر ہے البتہ اسماء حسنیٰ کے ذریعہ ان کا علاج کیا جاسکتا ہے۔

غیر مسلمین کو رو آسب کے لئے اصحاب کھف کا نقش بھی لیا جاسکتا ہے اور پینے کے لئے ایک بوتل پانی پر لَا خَوْفَ وَلَا قُوفَةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دیدیں اور اس بوتل کا پانی ۷ دن تک دن میں ۲ بار پلائیں، اگر لاحول ولا قوۃ کا نقش بھی ان کے گلے میں ڈال دیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۲	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

جو بھی مریض آنا چاہیں ان کو بتادیں کہ ہم صرف بدھ کے دن مریضوں کو دیکھتے ہیں، عام دنوں میں اگر آنا ضروری ہو تو پہلے دفتر کو فون کر کے یہ معلوم کر لیں کہ میں دیوبند میں ہوں یا نہیں۔

دوران علاج جنات اس طرح کی بکواس کرتے ہیں کہ تم کچھ بھی کر لو ہمارا کچھ بگڑے گا نہیں اور ہم جائیں گے، اس طرح کی بکواس سے نہ گھبرانا چاہئے نہ متاثر ہونا چاہئے، ہم روحانی علاج کا ۵۰ سال کا تجربہ رکھتے ہیں، قرآنی علوم کے سامنے جنات زیادہ دیر تک ٹک نہیں پاتے اور ایک دن انہیں مریض کا جسم چھوڑنا ہی پڑتا ہے لیکن یہ بات ہر معالج کو اور ہر مریض کو یاد رکھنی چاہئے کہ شفا دینے والی ذات اللہ کی ہے جب تک اس کا حکم نہیں ہو جاتا کسی مریض کو شفا نصیب نہیں ہوتی، دوا، تعویذ، غذا صرف اسباب کے درجے میں ہیں باقی مرضی مسمولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے اس سے سر مو انحراف کرنے والے لوگ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور ڈینگلیاں مار کے عوام کو بھی گمراہ کرتے ہیں، کاروباری حفاظت اور ترقی کے لئے دوکان کھولتے اور بند کرتے وقت آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھنی چاہئے، انشاء اللہ دوکان تمام آفتوں سے محفوظ رہے گی

پتھری کی شکایت: یہ دونوں مریض حیدر آباد میں مقیم ہیں اور میرے ماموں زاد بھائی ہیں، میں بھی اس وقت حیدر آباد میں موجود تھا، آپ سے حیدر آباد میں ملاقات ہوئی تھی اور علاج کی غرض سے آئے تھے ان دونوں مریضوں کو آپ نے کچھ نقوش اور گلے میں تعویذ ڈالنے کے لئے دیئے تھے، صابن نہانے کے لئے، دوکان کے لئے بھی نقش دیئے تھے، مسلسل استعمال کر رہے تھے، ایک ہفتہ بعد ان دونوں مریضوں کو بھیا نک اور خطرناک ڈراؤنے خواب آنا شروع ہو گئے، ظہور خاں تو وحشتناک طریقے سے چلاتے ہیں، آواز سے پورا گھر سہم جاتا ہے اور رات بھر سو نہیں پاتے، ماں باپ بھی پریشان، چھوٹے بچے ہیں ان کے چاروہ بھی ڈر جاتے ہیں، بیوی مریضہ ہیں، وہ بھی ڈر جاتی ہے، دن میں بھی ظہور خاں ماں باپ سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میں جاؤں گا نہیں آپ مجھے بھگانا چاہتے ہیں، میں جاؤں گا نہیں، زور زور سے چلاتے ہیں میں جاؤں گا نہیں۔ موبائل کی دوکان ہے، کاروبار چوپٹ ہو گیا ہے، مزید معاشی پریشانی کی حالت میں ہیں، قرض دار ہو گئے ہیں، آپ دونوں کے لئے مزید کچھ عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی، آپ پوسٹ سے بھیج دیئے جو خرچ ہے وہ دیں گے، ایک اجڑتا ہوا گھر بچا لیجئے، مہربانی ہوگی، آپ کی اللہ کے فضل و کرم سے نزدیک کے طلسمانی شمارے میں چھاپ دیں مہربانی ہوگی۔

جواب

ریاضتوں سے فارغ ہونے کے بعد آپ کو تحفۃ العالمین کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ فن عملیات کی بنیادوں اور اصولوں سے واقف ہو سکیں، جب تک فن عملیات کے اصولوں سے آپ واقف نہیں ہوں گے عوام کی خدمت کرنا مشکل ہوگا، جب تک آپ پوری طرح نقش نویسی کے فن سے واقف نہ ہوں تو آپ ساعتوں کا اندازہ نہ کر سکیں، عروج ماہ اور زوال ماہ کی حقیقت کا ادراک نہ کر سکیں اور آپ کو یہ اندازہ نہ ہو کہ کس شخص کا تعویذ کوئی چال سے بنانا چاہئے اس وقت تک آپ ہماری مرتب کردہ کنگول عملیات سے استفادہ کرتے رہیں۔

روحانی علاج کرتے وقت ہندو مسلم وغیرہ کی بحث میں نہ الجھیں، ہندو بھی اللہ کے بندے ہیں وہ اگر آپ کے پاس علاج کے لئے آئیں تو ان کا علاج بھی تہہ دل سے کریں بلکہ ان پر خصوصی طور پر آپ شفیق

اور کوشش کریں کہ جب دوکان پر بیٹھیں تو وضو کر کے بیٹھیں، انشاء اللہ خیر و برکت بھی ہوگی اور دوکان میں ترقی بھی ہوگی، دیگر یہ کہ دوران تجارت اور دوران معاملات اپنی نیت سے اور اپنی سوچ و فکر اور اپنے گراہوں سے حسن اخلاق کا معاملہ کرنا چاہئے، گراہوں کے ساتھ ایسا سلوک کرنا چاہئے کہ وہ دوکان پر بار بار آنے پر مجبور ہوں۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کے ہاتھوں میں ساری مخلوق کی خدمت کرنے کی صلاحیت عطا کرے اور لوگ آپ کے حسن اخلاق سے متاثر ہو کر آپ کے گرویدہ ہو جائیں اور جب لوگ آپ کے گرویدہ ہو جائیں تو، تو پھر آپ اس دین کی تبلیغ بھی کریں جو دنیا کا سب سے زیادہ اچھا دین ہے۔

محنت کے بعد بھی پریشانی

سوال از: ربیہ فاطمہ۔ اورنگ آباد

حضرت مسائل و پریشانیاں تو میری زندگی میں شروع سے ہی حائل ہیں مگر ایک پریشانی یہ بھی ہے کہ پہلے تو کہیں ذریعہ معاش و نوکری کے اسباب نہیں بنتے ہیں اگر باوجود بہت دوڑ دھوپ کے کہیں چھوٹا موٹا کام مل بھی گیا تو لوگ حد سے زیادہ محنت کروا کر بھی معاوضہ نہیں دیتے، ہر جگہ یہی ہو رہا ہے، زندگی مسائل و رکاوٹ سے بھرپور ہے، کسی عورت نے تجارت میں پیسہ لگا کر معاوضہ دینے کا کہہ کر میرے ہزاروں روپے کھا چکی ہے پھر اس کی قریبی عورت نے بھی مجھے بے وقوف بنا کر میرے پیسے لوٹا نہیں رہی ہے، وہ پیسے میری جمع پونجی تھی میں نے (B.E.D) کی آدھی فیس ان لوگوں کی باتوں میں آ کر دے چکی ہوں، مگر ان لوگوں نے جھوٹ کہہ کر میرا روپیہ کھالیا، فیس پوری نہ بھرنے کی وجہ سے دو سال سے میرا ریزلٹ نہیں ملا، مجبوری میں چھوٹا موٹا کام ڈھونڈا وہاں بھی پریشانی رہی، لوگوں نے مجھے جھوٹ کہہ کر معاوضہ دینے کو کہہ کر محنت کرواتے رہے اور پیسہ نہیں دیتے صرف میں محنت ہی کر رہی ہوں مگر لوگ میری مجبوری جان کر میرے ساتھ دھوکہ کر رہے ہیں کیسے میرا ریزلٹ کالج سے چھڑاؤں، ہر چیز میں رکاوٹ حائل ہے یہاں تک کہ سوچنے کے بعد کوئی کام کی ٹھان لینے کے بعد وہاں پر بھی ناکامی و رکاوٹ میں بیزار ہو چکی ہے، حضرت علم کی روشنی میں وجہ بتادیں اور اس کا زود اثر تعویذ بھی

عنایت کر دیں اور اس طرح کا تعویذ ہو کہ جن جن لوگوں نے میرا پیسہ کھایا ہے وہ تمام لوگ مجھے میرا پیسہ واپس کر دیں، خاص کر وہ عورت (نام مخفی) لوگوں کو جھوٹ کہہ کر اپنے جال میں پھنساتی ہے اور بہت ہی غلط قسم کی عورت ہے اس کے لئے کہیں سے تعویذ وغیرہ سے بھی کام لیا مگر وہ بد معاش عورت الٹا مجھے پیسہ دینے کے بجائے رُلا رہی ہے، پولیس کی دھمکی دے رہی ہے۔

حضرت دعا فرمادیں کہ اللہ میری پریشانیاں درکادوں سے مجھے نجات عطا فرمائے اور جو بندش مجھ پر جس جس قسم کی لگائی گئی ہے وہ ختم ہو جائے اور ترقی کامیابی کے اسباب بنیں، دعا گو ہوں کہ خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

جواب

عام طور پر ہم سبھی کا حال یہ ہے کہ غلطیاں ہم خود کرتے ہیں اور جب کسی غلطی کی وجہ سے ہم نقصانات سے دوچار ہو جاتے ہیں تو ہم دوسروں میں خامیاں نکالتے ہیں اور دوسروں میں غلطیاں گنوا کر ہمیں سکون ملتا ہے۔ ہم نے اکثر و بیشتر یہ دیکھا ہے کہ جب ہم کسی کاروبار کی شروعات کرتے ہیں اور کسی کو اپنا پارٹنر بناتے ہیں تو اس کی لچھے دار باتیں ہمیں اچھی لگتی ہیں اتنی اچھی کہ ہم اس سے باقاعدہ کوئی لکھت پڑھت بھی نہیں کرتے اور اس کی کٹھی میٹھی باتوں میں اپنا سر دھننے لگتے ہیں، کتنے ہی مسلمان پارٹنر شپ کی بنیاد ڈالتے ہیں اور اپنے پارٹنر سے اس کے باپ کا نام تک نہیں پوچھتے اور لکھت پڑھت کا ہمیں خیال تک نہیں آتا، اس ادا کو بھروسہ اور اعتبار نہیں کہتے اس کو صرف بے وقوفی، نادانی اور حماقت ہی سمجھنا چاہئے اور اس طرح کی حماقتوں کی وجہ سے ہزاروں کیا لاکھوں مسلمان برباد ہو جاتے ہیں، سامنے والا انہیں چکمہ دے کر فو چکر ہو جاتا ہے۔

آپ بھی اس طرح کی شرافتوں کا مظاہرہ کر چکی ہیں کہ جن سے صرف حماقتوں کی بو آتی ہے، کسی بھی پارٹنر شپ کی بنیاد ڈالتے وقت باقاعدہ لکھت پڑھت کرنی چاہئے اور نفع و نقصان کی باقاعدہ لمٹ طے ہونی چاہئے، آیا نفع نقصان میں دونوں فریق برابر کے شریک رہیں گے یا ان میں ۴۰ فیصد یا ۶۰ فیصد کا تناسب ہوگا، زبانی جمع خرچ کے ذریعہ کاروبار میں جو شراکت داری ہوتی ہے اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسے

ایک در دو غم یہ بھی

سوال از: (ایضاً)

حضرت میں مسلسل جناتی جادو و اثرات کا شکار ہوں، کچھ خطوط کا جواب آپ نے بذریعہ رسالہ دے چکے ہیں الحمد للہ پہلے کے مقابلے میں کچھ راحت ہے مگر پوری طرح نہیں، علاج میں اس قدر رکاوٹ آتی ہے کہ بتا نہیں سکتی رکاوٹوں اور دشمنوں کی ریشہ دوانیوں نے جینا محال کر دیا ہے۔ حضرت دعا فرمادیجئے کہ دشمن اپنی سازشوں میں ناکام ہو جائے اور اللہ نے انہیں میری زندگی سے بہت دور کر دے۔ میں عاجز آچکی ہوں۔

حضرت ایک پریشانی یہ بھی ہے کہ عمر سے پہلے میرے بال بہت تیزی سے سفید ہو رہے ہیں جو کہ باعث تشویش ہے اور صحت بھی گر چکی ہے، تھکاوٹ کا ہر وقت احساس ہے، جسم میں خون کی کمی ہے، کوئی بات یاد نہیں رہتی ہے، دباغی کمزوری، حضرت علاج بتادیجئے ایسا زبردست علاج جس سے یقینی طور پر شفا ہو اور تمام کمزوری، رکاوٹ، پریشانیاں دفع ہوں اور خاص کر میرے بال پھر سے کالے ہو جائیں اور سفید ہونا بند ہو جائے اور کوئی بندش، خبیث کا اثر اس میں رکاوٹ نہ لائے۔

ایک ایسا علاج و فارمولہ اس گناہ گار کو عنایت کر دیجئے کہ جس کے اثر سے عقل دنگ رہ جائے، خود آپ کو خیر و عافیت عطا کرے، آمین۔

جواب

جو حضرات و خواتین پابندی کے ساتھ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سلام قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيم دو سو مرتبہ پڑھتے ہیں ان پر سحر اثر انداز نہیں ہوتا اور اگر سحر انداز ہو چکا ہو تو اس آیت کے ورد سے سحر سے نجات مل جاتی ہے۔ آپ روزانہ صبح شام دو سو مرتبہ اس آیت کا ورد کیا کریں۔ اگر آپ اس آیت کا نقش خود لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں تو انشاء اللہ سحر رفتہ رفتہ ختم ہو جائے گا یا اس کے اثرات معدوم ہو جائیں گے۔ اس نقش کو بہ حالت وضو خود لکھ لیں یا کسی نمازی سے لکھوا لیں اور اگر اس نقش کو لکھنے کے بعد دو سو مرتبہ اس پر سلام قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيم پڑھ کر دم کر دیں تو اس کی تاثیر دوگنی ہو جائے گی۔

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، اور اللہ کے فضل و کرم کا انتظار کریں، اس یقین کے

انجام سے آپ دو چار ہوئی ہیں۔ یہ ساری دنیا شطرنج کی بازی کی طرح ہے اور شطرنج کھیلنے والے حسن ترکیب سے جتنے بھی ہیں اور اپنی کسی غلطی کی وجہ سے ہار بھی جاتے ہیں، پھر ہارنے کے بعد عام طور پر ہر انسان دوسروں میں خامیاں تلاش کرتا ہے یا پھر قسمت کو کوستا ہے یا پھر دوسرے کھلاڑی پر الزام تراشی کرتا ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی عقل سے جیتتا ہے اور اپنی ہی کسی غلطی کی وجہ سے شکست سے دو چار ہوتا ہے، بقول مولانا عامر عثمانی

اسباب و نتائج کے داخل ہیں قدرت کے اہل قانونوں میں جب سورج ابھرا دن نکلا جب سورج ڈوبا رات ہوئی قسمت کا گلہ کرنے والو شطرنج کی بازی ہے دنیا ایک چال چلے تو جیت گئے ایک چال چلے تو مات ہوئی اس لحاظ سے آپ کے بے جا اعتماد اور بے جا بھروسے نے آپ کو خساروں سے دو چار کیا ہے، اب آپ کے پیسے کی واپسی اللہ کے رحم و کرم پر منحصر ہے۔ آپ کو روزانہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ تین سو مرتبہ پڑھنی ہیں اور اپنے پارٹنروں کا تصور کرتے ہوئے اور ان لوگوں کا تصور کرتے ہوئے روزانہ ”یا لطیف“ بارہ سو نوے مرتبہ پڑھتی رہیں، شاید کہ ان کے دلوں میں آپ کے لئے نرمی پیدا ہو اور شاید کہ وہ آپ کی رقم واپس کر دیں، ہم بھی اللہ سے دعا کریں گے کہ کسی بھی طرح آپ کے اس نقصان کی تلافی ہو جو آپ کے لئے اس وقت سوہان روح بنا ہوا ہے۔

کاروبار میں محنت تو ایک بنیاد ہے اس کے بغیر کاروبار کے درو دیوار نہ اٹھتے ہیں، نہ اونچے ہوتے ہیں لیکن کاروبار میں ہوش و حواس کو برقرار رکھنا اور اپنی دونوں آنکھیں کھولے رکھنا بھی از بسکہ ضروری ہے، دوسروں پر بھروسہ کرنا چاہئے، بغیر بھروسے کے بھی کام نہیں چلتا لیکن بھروسہ کرتے ہوئے ان تمام اصولوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے جو اعتماد اور اعتبار کا ہی ایک حصہ ہوتے ہیں۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ تم کسی بھی طرح کا معاہدہ کرو اس کی لکھت پڑھت کر لیا کرو تا کہ خدا نہ کرے اگر کوئی فریق سے کوئی بھول چوک ہو یا کوئی فریق دوسرے کو کوئی فریب دے تو تحریر ایسے موقع پر کام آسکے، آپ نے اپنے سیدھے پن میں جس طرح کا کاروبار میں پیسہ لگایا ہے اور جس طرح آنکھیں بند کر کے بھروسہ کیا ہے اس کے بعد بھی اگر آپ کی رقم آپ کو مل جائے تو یہ ایک معجزہ ہوگا۔

ساتھ کہ اللہ کے یہاں دیر تو ممکن ہے اندھیر ممکن نہیں ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

آپ نماز کی پابند تو ہوں گی بس ہر فرض نماز کے بعد ”یا سلام“ یا حفیظ“ ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیا کریں اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اگر ”یا سلام“ ۱۳۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں تو ہمیشہ عافیت و سلامتی کے ساتھ رہیں۔ فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد ”یا سلام“ ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں اور فجر کے فرض ادا کرنے کے بعد دوسو مرتبہ سلام قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَجِيم پڑھا کریں، رات کو نماز عشاء ادا کرنے کے بعد یعنی فرض ادا کرنے کے بعد ”یا سلام“ ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں اور رات کو سونے سے پہلے دوسو مرتبہ سلام قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَجِيم پڑھا کریں۔

ایک بات یاد رکھیں وظیفہ کوئی سا بھی ہو اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہو یا قرآنی آیات پر اس کے اول و آخر کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف ضرور پڑھنا چاہئے، درود شریف پڑھنے سے وظائف میں روح پیدا ہو جاتی ہے اور ان کی تاثیر یقینی ہو جاتی ہے۔

اگر آپ رات کو تکیہ لگانے کی عادی ہوں تو اپنے تکیہ میں یہ نقش لکھ کر رکھ لیں، اس نقش کی برکت سے آپ ہمیشہ انشاء اللہ عافیت میں رہیں گی اور دشمنوں اور بدخواہوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۳۹	۲۵
۳۸	۲۶	۳۱	۳۶
۲۷	۴۱	۳۳	۳۰
۳۳	۲۹	۲۸	۳۰

نماز روزے اور وظائف کی پابندی اپنی جگہ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہر مسلمان مرد اور عورت کا یہ ایمان اور یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے اور جب ہمارا رب ہمارے ساتھ ہے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

یاد کیجئے وہ بات جب غار ثور میں حضور ﷺ مد یق رضی اللہ عنہ دشمنوں سے خائف تھے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا، لَا تَحْزَنَنَّ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا مَتَّ دُرُوكِیوں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے، دشمنوں کی سازشیں اور گھات میں بیٹھے ہوئے بدخواہوں کی ریشہ دوانیاں ہرگز ہرگز کارگر نہیں ہو سکتیں، اگر اللہ کا فضل و کرم ہمارے ساتھ ہیں، ہمارا فرض اور ہماری دورانہی یہ ہے کہ ہم اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط رکھیں اور اس کی یاد اور اس کے ذکر سے کبھی غافل نہ ہوں۔ آج کل مسلمان اللہ کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل ہیں اس لئے انہیں دنیا بھر میں ذلت و مکتبت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اگر ہم خود کو بدل دیں تو حالات بدلنے میں دیر نہیں لگے گی۔ قرآن حکیم دنیا کی سب سے زیادہ سچی اور معتبر کتاب ہے اور وہ کہتا ہے وَأَنْتُمْ لَا غَلْوَانَ إِنَّ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ تم ہی سرخرو اور بلند رہو گے، بشرطیکہ تم مومن ہو، گویا کہ متقی اور پرہیزگار ہونا تو بہت بڑی بات ہے اگر ہم صرف سچ سچ کے مسلمان بھی بن جائیں تو ہماری عزت و آبرو کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور ہمیں سر بلند ہونے سے کوئی محروم نہیں کر سکتا۔

ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو امن و امان میں رکھے اور جن دانس کی شرارتوں سے نجات دے۔

☆☆☆☆

ضروری اعلان

ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے یہ شمارہ مشترکہ دو ماہ پر مشتمل ہے۔ عید کے بعد انشاء اللہ اگست کا شمارہ منظر عام پر آئے گا۔ اس لئے ایجنٹ حضرات اور قارئین ماہ مبارک میں طلسماتی دنیا کا انتظار نہ کریں۔

اعلان کنندہ: منیجر طلسماتی دنیا، دیوبند

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

فرمان الہی ہے۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے بھی پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور نیز زینت کے لئے بھی۔

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر بڑا کرم فرمایا کہ ان کے نفعوں کے لئے چوپائے پیدا فرمائے۔ ان کو ٹھوس گوشت مضبوط ہڈیاں اور سخت پٹھے اور رگیں عطا فرمائیں اور ایک گٹھا ہوا بدن ان کو دیا، ان کو نہ زیادہ نرم بنایا نہ پتھر کی طرح ٹھوس اور سخت کیا۔

پھر ان کو کھال بھی ملی تو سخت قسم کی، کیوں کہ یہ بوجھ اٹھانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور کام ہی کے لئے ان کی تخلیق ہوئی ہے، سننے کی طاقت بھی ان کو ملی اور دیکھنے کی بھی تاکہ انسان ان سے اپنی پوری حاجتیں حل کر سکے، اگر یہ اندھے یا بہرے ہوتے تو انسان کی حاجت روائی میں سنگین رخنہ پڑ جاتا اور ان کے ذریعہ کوئی مقصد بھی حل نہ ہوتا، پھر چوپائے عقل اور سمجھ سے محروم کئے گئے، اس حکمت کی بنا پر کہ انسان کی خدمت میں ان کو ہر طرح کی ذلت گوارا ہو اور اس کی فرمانبرداری سے یہ سرسرو انحراف نہ کریں۔

انسان جس محنت و مشقت میں ان کو ڈالے خواہ ان سے چکیاں چلوائے یا بھاری بھاری بوجھ گھسٹوائے یہ اس کے خلاف ذمہ نہ ماریں، اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ انسان کو ایسی سخت حاجتیں پیش آئیں گی جس کو وہ خود پوری نہیں کر سکے گا کیوں کہ اس کی قوت و طاقت کم ہے یا اگر وہ اپنی تھوڑی سی طاقت کو کٹھن کاموں اور کڑے دھندوں پر لگا بھی دے گا اور یوں اپنی طاقت ختم کر دے گا تو پھر ان ہنروں اور دھندوں کے لئے اس کے پاس طاقت نہیں بچے گی جن کے لئے وہ بنا ہے اور جن کو صرف وہی

انجام دے سکتا ہے نیز ان کی انجام دہی کے بغیر اس کو چارہ بھی نہیں، مثلاً علوم و فنون آداب و خصائل وغیرہ وغیرہ۔

پھر یہ بھی ہے کہ انسان اگر اپنی قلیل طاقت اس طرح کھپا دے تو روزی کی راہیں اس پر تنگ ہو جائیں اور وہ طلب معاش کی طاقت اپنے میں نہ پائے، لہذا کتاب بڑا احسان الہی ہے کہ اس نے مشقت طلب امور میں چوپایوں کو اس کے زیر فرمان بنادیا۔

جانداروں کی قسموں پر نظر ڈالئے ہر ایک کو خالق عالم نے اسی نہج پر پیدا فرمایا جس کی مصلحت متقاضی تھی، انسان کو ہنروں، پیشوں یا علوم و صفات فاضلہ کی تحصیل کے لئے تجویز فرمایا اور معمار، جولاہا اور بڑھئی بننے کی صلاحیت اس کو دی، تو پھر عقل و ذہن فکر اور سوچ کی قوت بھی اس کو مرحمت کی، ساتھ ساتھ ہاتھ دیئے اور ان میں انگلیاں لگائیں تاکہ چیزوں کو بہ سہولت پکڑ سکے اور اپنے کاروبار آسانی سے چلائے۔

گوشت خود شکاری جانوروں کو دیکھئے کہ ان ہی کی ضرورت کے مطابق ان کو بچے نوکیلے عطا فرمائے اور تیزی سے کودنے پھانسنے کی طاقت ان کو بخشی، اسی طرح وہ جانور گھاس چرنے والے تھے ان کو چونکہ نہ انسانی پیشوں سے تعلق تھا، نہ شکار کرنے اور نہ چیرنے پھاڑنے سے اس لئے ان میں سے بعض کو ایسے سخت قسم کے کھر ملے کہ اگر وہ سخت زمین پر چلیں پھریں تو زمین کی کرسٹلی ان کے کھروں کو گزند نہ پہنچا سکے، بعض تلوؤں کی طرح گہرائی لئے ہوئے کھر ملے اس غرض سے چلنے میں پاؤں زمین پر اسی طرح جم جائے اور بوجھ اٹھانے اور سواریاں کھینچنے میں یہ ادھر ادھر نہ ڈگمگائیں۔

غور کیجئے گوشت خور جانوروں کو کیسے تیز دانت اور داڑھیں اور کشادہ منہ ملے تاکہ وہ ان سے شکار کرنے میں ہتھیاروں کا کام لیں اور گوشت خوری ان کے لئے آسان ہو، اگر گھاس چرنے والے جانوروں

اٹھاتا ہے پھر پچھلے دو قدموں میں سے الٹا قدم اٹھاتا ہے اور ٹیک مخالف قدموں پر لگاتا ہے، اس صورت سے زمین پر ٹھہرا رہتا ہے اور رفتار میں گرتا نہیں کیوں کہ بہت تیزی سے قدم اٹھاتا بھی جاتا ہے اور ٹیک بھی لیتا جاتا ہے۔

جانوروں کی اطاعت شعاری ملاحظہ ہو کہ گدھا بے چارہ بوجھ ڈھونے اور چکی چلانے کے لئے بسر و چشم حاضر ہے، گھوڑے سے یہ کام نہیں ہوتا، اونٹ ہے کہ اگر اکڑ جائے تو چند آدمی بھی اس کو قابو میں نہیں لاسکتے، مگر غریب ایک چھوٹے بچے کے ہاتھوں میں کھیل رہا ہے اور وہ حسب منشا اس سے کام لے رہا ہے۔

ادھر سخت بدن بیل کو دیکھئے کہ وہ اپنے مالک کے ہاتھوں میں بن داموں غلام ہے اور یہ اگر اس کی گردن پر جوار کھ کر زمین بھاڑنا چاہے تو یہ بہ دل و جان حاضر ہے، گھوڑا بھی فرمانبرداری میں کسی سے کم نہیں ہے چاہے اس پر سواری لیں چاہیں تو اس پر ہتھیار جنگ سے لیس ہو کر نبرد آزما ہوں، یہ بڑی وفاداری سے مالک کو خطرات سے نکالتا ہے، بکریوں کے گلے کو ملاحظہ کیجئے کہ اس نے اپنی جان ایک بچہ کے ہاتھ فروخت کر دی ہے وہ جیسے چاہتا ہے اس گلے کو رکھتا ہے ورنہ بکری جیسا غریب جانور اگر یہی طوق غلامی اپنی گردن سے نکال لے اور گلہ میں سے ایک ایک بکری اپنی اپنی راہ لے تو ان کا جمع کرنا بہت دشوار ہو جائے اور ان کو چرانے کی کوئی صورت نہ نکل سکے۔

اسی طرح تمام جانور انسان کے لئے فرمانبردار بنادیئے گئے ہیں اور اس کا راز یہی ہے کہ ان کو عقل اور سمجھ نہیں دی گئی اور یوں وہ ذی عقل کے سامنے جھک گئے اور انسان جس قدر بھی ان سے محنت و مشقت لے کبھی منہ نہیں موڑتے، درندوں کو دیکھئے کہ وہ اگر عقل مند ہوتے اور فکری طاقت رکھتے ہوتے تو انسانوں پر حملہ آور ہو کر ان کو سخت نقصان و آزار پہنچاتے اور ان کو دفع کرنے کی کوئی سبیل نہ نکلتی، خصوصاً جب کہ ان کو اپنی روزی کی سخت تلاش ہوتی۔ غور کیجئے انسانوں سے یہ کیسے دور بھاگتے ہیں اور ان کے گھروں کے پاس نہیں پھٹکتے، یہی وجہ ہے کہ اکثر و بیشتر جب بھوک ان کو ستاتی ہے تو صرف رات ہی کو یہ اپنی روزی کی تلاش میں نکلتے ہیں، یہ سب قدرت کی کار فرمائی ہے ورنہ بے پناہ طاقت و قوت کے مالک ہیں، اگر چاہیں تو انسانوں کے گھروں میں گھس پڑیں اور ان کی

کو پنچ اور درندوں جیسے منہ ملتے، تو عبث تھے یہ ان کے کیا کام آتے، نہ یہ شکار کر سکتے نہ یہ گوشت کھا سکتے۔ اسی طرح درندے اگر کھردار ہوتے تو شکار کرنے کے ہتھیاروں سے محروم رہ جاتے اور ان کی ضرورتوں کے راستے بند ہو جاتے، معلوم ہوا کہ قدرت نے ہر جاندار کو اس کی حاجتوں اور ضرورتوں کے تقاضے کے مطابق اس کو اعضاء بخشے۔

ذرا دیکھئے کہ چوپایوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں کیسی توانائی کے ساتھ اپنی ماؤں کے پیچھے دوڑنے لگتے ہیں، انسانی بچوں کی طرح ان کو سکھانے پڑھانے اور تربیت دینے کی حاجت نہیں، کیوں کہ ان کی ماؤں کو عقل و علم کہاں نصیب؟ ان کے پاس قوت فکر اور ہاتھ اور انگلیاں کہاں کہ محبت اور پیار سے اپنے بچوں کی پرورش کریں اور چلنا پھرنا ان کو سکھائیں۔

مرغی اور تتر کے چوزوں کا بھی یہی کمال ہے وہ انڈے سے نکلتے ہی چلنے پھرنے لگتے ہیں، ہاں کبوتر چونکہ کمزور ہوتے ہیں وہ پیدا ہونے پر اٹھ نہیں سکتے تو قدرت نے ان کی ذاتی توانائی کے عوض میں ان کی ماؤں کے دل میں محبت و شفقت ڈال دی اور وہ اپنے بچوں کی پرورش میں ہمہ تن لگ پڑیں۔

کبوتری پہلے دانہ خود چکیتی ہے، پھر اسی کو نکال کر اپنے بچوں کے پوٹوں میں پہنچاتی ہے جب تک ان میں خود اٹھنے کی طاقت نہیں آتی، یہ اپنا یہی عمل جاری رکھتی ہے۔

جانوروں کی ٹانگوں کا نظام کچھ عجیب ہی ہے، ان کی ٹانگیں دوہری پیدا کی گئی ہیں، اگر ایک ٹانگ ہوتی تو چلنا پھرنا ممکن نہ رہتا۔ آبی جانوروں دیکھئے کہ ان کو دو ٹانگیں ملیں تو یہ ایک کو اٹھاتے اور آگے چلاتے ہیں اور دوسری پر ٹیک لگاتے ہیں اور اس کو اپنی جگہ جمی رہنے دیتے ہیں جن کو قدرت سے چار ٹانگیں ملی ہیں وہ بھی دو کو اٹھاتے ہیں اور دو پر ٹیک لگاتے ہیں مگر خلاف سمت سے اگر ایک ہی سمت کی دو ٹانگیں اٹھائیں اور دوسری سمت کی ٹانگوں پر ٹیک لگائیں تو گر پڑیں اور نہ چل سکیں، مثلاً چار پائیوں والا تخت کہ اگر ایک سمت سے اس کے دو پائے نکال لیں تو گر پڑے گا اور زمین پر آ رہے گا یا اگر جانور اگلے دو قدم اٹھالے اور اس کے بعد پچھلے دو قدم تو اس کی چال ہی گڑبڑ ہو جائے۔

اب صورت یہ ہے کہ جانور اگلے دو قدموں میں سے سیدھا قدم

طلسماتی صابن

هاشمی روحانی مرکز دیوبند کی حیرت ناک پیش کش

رڈ سحر، رڈ آسیب، رڈ نشہ، رڈ بندش و کاروبار اور رڈ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ تروڑ اور تنہا سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپے﴾

حیدر آباد میں ہمارے دستی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

هاشمی روحانی مرکز

محکمہ ابوالمعالی، دیوبند پن 247554

مہمبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگر بتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03

2 FALOR ROOM N0 207VIRA

BESAIROAD

JOGESHWRI (W) MUMBAI 102

PHON N0. 09773406417

زمین کی لالے پڑ جائیں۔

کتے ہی کی مثال کو لے لیجئے کہ یہ بھی ایک درندہ ہے اس کو قدرت نے انسان کے لئے کیسا مسخر کیا کہ اپنے مالک کے گھر کی رکھوالی کرتا ہے، اپنی نیند قربان کرتا ہے حتیٰ کہ جان تک کی بازی لگانے کو تیار ہو جاتا ہے مگر مالک پر آنچ نہیں آنے دیتا، خطرہ کے وقت بھونکتا ہے اور اپنے مالک کو نیند سے جگا دیتا ہے تاکہ وہ اپنی جان کا بچاؤ کرے، اپنے مالک کا ساتھ بھوک پیاس، ذلت و ظلم، غرض کسی حال میں نہیں چھوڑتا۔ اس کا مالک اگر چوکی کا کام اس سے لے تو اس کے لئے وہ حاضر ہے، اگر شکار کرنے کا حکم دے تو بھی اسے انکار نہیں، یہ سب قدرت کے کھیل ہیں۔ کتے کا کام جب چوکیداری ٹھہرا تو اس کو نوکیلے ناخن ملے تاکہ ان کے ذریعہ چوروں کو ڈرائے اور ہر غیر اور اجنبی کو اس جگہ سے بچائے جس کی حفاظت پر وہ مامور ہے، جانور کی پیٹھ کو دیکھئے کیسی ہموار چاروں ٹانگوں پر مسطح بنائی گئی ہے تاکہ اس پر سواری لینے میں آرام ملے اور اگر بوجھ لادیں تو بھی مفید رہے۔ جانوروں میں فرج پیچھے کی رکھی گئی تاکہ نراس پر آسانی سے قابو پاسکے، اگر نیچے پیٹ کی جانب آدمی کی طرح ہوتی تو جفتی کی کوئی سبیل نہ نکلتی، ہتھنی میں پیٹ کی جانب پیدا ہوتی ہے، مگر حیرت کا مقام ہے کہ جفتی کے وقت وہ باہر نکل آتی ہے اور یوں نراس پر قابو پالیتا ہے، یہ سب کچھ اسی مصلحت کے کہ نسل کا سلسلہ نہ ٹوٹنے پائے۔ جانوروں کے بدن پر بال اور اون پیدا کی گئی تاکہ وہ اس کے ذریعہ گرمی اور سردی کے آزار سے بچ سکیں، ان کے قدموں میں کھر لگائے گئے تاکہ چلنے میں زمین کی اذیت سے بچ سکیں، بعض جانوروں کو بجائے کھر کے نرم ٹلی ملی۔

هاشمی روحانی مرکز

بدھ کے دن روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔
لاکھوں لوگ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

ہمارا مکمل پتہ

هاشمی روحانی مرکز

محکمہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یو پی

رابطہ کرنے کیلئے

01336 - 224455 - 9634011163

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاهی خدمت انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھال، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔ ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

عکس سلیمانی

العلیٰ : جلالی ہے، عدد اس کے ایک سو دس ہیں، اگر کوئی شخص اس کو روزانہ ایک سو دس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو فقیر ہو تو تو نگر ہو جائے اور اگر ذلت و خواری میں مبتلا ہو تو عزت و عظمت سے بہرہ ور ہو جائے۔

الکبیر : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۳۲ ہیں، اس کا ورد رکھنے والا بارعب ہو جائے، لوگوں کے دلوں میں اس کا خوف پیدا ہو اور اس کی ہر مہم کامیابی سے سرفراز ہو۔

الحفیظ : جمالی ہے، اس کے اعداد ۹۹۸ ہیں، اگر کوئی شخص اس اسم الہی کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے تو وہ ہر بلا سے مامون و محفوظ رہے۔

المقیث : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۵۵۰ ہیں، اس اسم الہی کے ورد سے غربت و افلاس سے نجات ملتی ہے اور انسان کی زندگی میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

الحسیب : جمالی ہے، اس کے اعداد اسی ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی دشمن سے خوف زدہ ہو اور اس کے خوف سے نجات چاہتا ہو تو روزانہ حسبی اللہ الحسیب ستر مرتبہ سات دن تک پڑھے اور جمعرات سے اس کی شروعات کرے، انشاء اللہ دشمن کے خوف سے نجات ملے گی۔

الجلیل : جمالی ہے، اس کے اعداد ۷۳ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو مشک و زعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تمام مخلوق اس کی تعظیم کرنے پر مجبور ہو۔

الکریم : جمالی ہے، اس کے اعداد دو سو ستر ہیں۔ جو شخص سونے سے پہلے بستر پر لیٹ کر اس اسم الہی کو دو سو ستر مرتبہ پڑھے تو فرشتے اس کے لئے یہ دعا کریں: اَنْحَرَمَكَ اللّٰہُ تجھے اللہ عزت عطا کرے۔ حضرت علیؑ اس اسم الہی کا ورد رکھتے تھے، اسی لئے ان کو کرم اللہ وجہہ کا خطاب عطا ہوا۔

الوقیب : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۱۲ ہیں، اگر کوئی رات کو ۳۱۲ مرتبہ پڑھ کر اپنے بیوی بچوں پر دم کر دے تو وہ تمام رات ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہیں۔

المجیب : جلالی ہے، اس کے اعداد ۵۵ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کا ورد رکھے تو اس کی دعائیں قبول ہوں اور اگر کوئی اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو ہمیشہ حق تعالیٰ کی امان میں رہے۔

السّواسع : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۳ ہیں، اس اسم الہی کا ورد کرنے سے رزق میں زبردست وسعت پیدا ہو اور رزق

موسلا دھار بارش کی طرح برے۔

الحکیم : جمالی ہے، اس کے اعداد ۷۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی آزمائش میں مبتلا ہو تو روزانہ اس اسم کو ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے، انشاء اللہ چند ہفتوں ہی میں ہر آزمائش سے نجات مل جائے گی۔

الودود : جمالی ہے، اس کے اعداد ۲۰ ہیں۔ اگر میاں بیوی میں موافقت اور محبت پیدا کرنی ہو تو اس کا ورد ایک ہزار مرتبہ کریں اور کھانے کی چیز پر دم کر کے کھلائیں، انشاء اللہ محبت پیدا ہوگی۔ دونوں میں سے جو بیزار ہو اس کو کھلانا چاہئے۔

المجید : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۷ ہیں۔ اگر کسی کو برص یا جذام کی بیماری ہو تو ایام بیض کے روزے رکھے اور افطار کے وقت ۵۷ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے، تو اس کو مذکورہ بیماریوں سے نجات مل جائے اور اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد نانوے مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کو عزت و عظمت حاصل ہو اور ہر مجلس و محفل میں وہ سرخ رو ہو۔

الباعث : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۷۳ ہیں۔ اس اسم الہی کا ورد رکھنے والا باطنی قوتوں سے سرفراز ہو جاتا ہے، اس کا دل زندہ ہو جاتا ہے اور انوار و برکات اس پر نازل ہونے لگتے ہیں۔

الشہید : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۳۱۹ ہیں۔ اگر کسی کا بیٹا نافرمان ہو تو نماز فجر کے بعد بیٹے کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر ۲۱ مرتبہ ”یا شہید“ پڑھ کر اس پر دم کرے اور اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھے تو انشاء اللہ اس کی نافرمانیاں ختم ہو جائیں گی۔

الحق : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۱۰۸ ہیں۔ اگر کسی کا کچھ کھو گیا ہو تو رات کو سوتے وقت اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر ”الحق لکھے اور ۱۰۸ مرتبہ پڑھ کر سو جائے تو انشاء اللہ اس کی کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔ اگر کوئی قیدی نصف رات کو ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑے ہو کر آسمان کے نیچے اس اسم الہی کو ایک سو ساٹھ مرتبہ پڑھے تو اس کو رہائی نصیب ہو۔

الوکیل : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۶۶ ہیں۔ اس کا ورد کرنے والا آگ، پانی اور ہوا سے محفوظ رہتا ہے اور اس کا ورد کرنے سے ہر خوف سے نجات ملتی ہے۔

القوی : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۶ ہیں۔ اگر کسی کا دشمن قوی ہو اور اس کی دشمنی سے نجات چاہتا ہو تو آٹے کی ایک ہزار گولیاں بنائے اور ہر گولی پر ایک مرتبہ ”یا قوی“ پڑھ کر دم کرے، پھر ان گولیوں کو کسی مرغے کو کھلائے، انشاء اللہ اس کی دشمنی سے نجات مل جائے گی۔ اگر کسی کو نسیان کی بیماری ہو تو جمعہ کی شب میں ۱۱۶ مرتبہ اس اسم کا ورد رکھے، انشاء اللہ نسیان سے نجات ملے گی۔

المتین : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۵۰۰ ہیں۔ اگر کسی عورت کے دودھ نہ اترتا ہو یا کم اترتا ہو اور اس کا بچہ بھوکا رہ جاتا ہو تو ”یا متین“ پڑھ کر پانی پر دم کر کے عورت کو پلائے تو اس کے دودھ میں اضافہ ہو۔ اگر کسی حاملہ عورت کے پیٹ پر ”یا متین“ ۷۰ مرتبہ دے تو اللہ کے فضل سے لڑکا پیدا ہو لیکن یہ عمل حمل ٹھہرنے کے تین ماہ کے اندر اندر کرنا چاہئے۔ اگر کوئی شخص عروج ماہ میں اس اسم کا ورد روزانہ تین سو مرتبہ پڑھے تو وہ مظلوم بہ منصب سے سرفراز ہو۔

الولی : جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۶ ہیں۔ اگر کسی بات کی جانکاری کوئی شخص چاہتا ہو تو رات کو ۳۶ مرتبہ پڑھ کر سو جائے اس کو خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اگر کسی کی بیوی نافرمان ہو تو ”یا والی“ ۳۶ مرتبہ پڑھ کر جب بیوی سو جائے تو اس پر دم کر دے، انشاء

نافرمانی سے باز آئے گی۔

المجید : جمالی ہے، اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔ اگر کوئی شخص بد زبان اور بد گوئی سے اپنی حفاظت چاہتا ہو تو روزانہ ۶۲ مرتبہ اس اسم الہی کا ورد رکھے۔ انشاء اللہ اس کی زبان ہر طرح کی بد گوئی سے محفوظ ہو جائے گی۔

المحصى : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۴۸ ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک ہزار مرتبہ شب جمعہ میں پڑھنے کا معمول رکھے تو عذاب قبر سے محفوظ رہے۔

المبتدی : جلالی ہے، اس کے اعداد ۵۶ ہیں۔ اگر کسی کی بیوی کو حمل ہو اور بار بار اس کو اسقاط ہو جاتا ہو تو اپنی بیوی کے پیٹ پر شہادت کی انگلی رکھ کر ۵۶ مرتبہ ”یا مبدی“ پڑھے۔ اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ ۹۰ مرتبہ پڑھے اور لگاتار تین دن اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ حمل اسقاط سے محفوظ رہے گا۔

المعید : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۱۶۴ ہیں۔ اگر کوئی غائب یا فرار ہو جائے تو جب گھر والے سو جائیں تو کوئی ایک شخص گھر کے چاروں کونوں میں کھڑا ہو کر ستر ستر مرتبہ ”یا معید“ پڑھے اور غائب کا تصور رکھے۔ انشاء اللہ غائب اور مفروض کی واپسی ہوگی یا صحیح اطلاع ملے گی۔ روزانہ اس اسم الہی کو ۶۸ مرتبہ پڑھیں، چند دنوں میں ہر غم سے نجات ملے گی۔

الممیت : جلالی ہے، اس کے اعداد ۴۹۰ ہیں۔ اگر کوئی دشمن اپنے نفس پر قادر نہ ہو، رات کو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھے اور لا تعداد مرتبہ اس کو پڑھتے پڑھتے سو جائے، ہر رات ایسا ہی کرے، انشاء اللہ جلد اس کا نفس اس کے کنٹرول میں ہوگا۔

الحی : جلالی ہے اور اس کے عدد ۱۸ ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہو تو اس کو روزانہ پڑھا کرے، انشاء اللہ جلد اس کو شفا نصیب ہوگی۔

القیوم : جلالی ہے، اس کے عدد ۱۵۲ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ نماز فجر کے بعد ۵۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا تو اس کو تصرفات کی دولت نصیب ہوگی، لوگ اس سے دوستی کرنے پر فخر محسوس کریں گے، ہر وقت اس اسم الہی کا ورد کرنے سے مہمات میں کامیابی ملتی ہے۔

الواجد : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۴۱ ہیں۔ اگر کوئی شخص کھانا کھاتے وقت اس اسم الہی کا ورد رکھے تو کھانا اس کے پیٹ میں جا کر نور بن جائے اور اس کو عبادتوں کی توفیق نصیب ہونے لگے۔ اگر رات کو سوتے وقت اس کو ۱۱۴ مرتبہ پڑھے تو اس کے دل پر انوار الہی کی بارشیں ہونے لگیں۔

الماجد : جلالی ہے، اس کے عدد ۵۴ ہیں۔ اس کا بکثرت پڑھنے والا باطنی طاقتوں سے سرفراز ہو جاتا ہے۔

الواحد الاحد : جلالی ہے، اس کے اعداد ۶۳ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس کو بکثرت پڑھے تو ہر خوف اس کے دل سے نکل جائے۔ اگر کوئی حاملہ عورت اس کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے تو اس کو زینہ اولاد عطا ہو۔

الضمد : جمالی ہے، اس کے اعداد ۱۳۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص ہر رات اس کو پڑھنے کا معمول رکھے تو دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے اور اس کا پڑھنے والا سچائی اور صداقت کی دولت سے مالا مال ہو جائے اور دنیا کے ہر خوف سے بے پرواہ ہو جائے۔ اگر بحالت وضو پڑھے تو دنیا کی دولتیں اس کے قدموں میں آجائیں۔

القادر: اس کے اعداد ۳۰۵ ہیں۔ اگر وضو کرتے وقت ہر عضو کو دھوتے وقت ایک بار یا قادر پڑھتا رہے تو کوئی دشمن اس پر قابو نہ پاسکے۔ اگر کوئی مشکل آ پڑے تو صبح شام اس اسم کو ۴۱ بار پڑھے تو مشکل سے چھٹکارا نصیب ہو۔

المقتدر: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۷۴۲ ہیں۔ اس اسم الہی کا ورد کرنے والا غفلت سے محفوظ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ اس کی تمام مرادیں پوری کرے۔

المقدم: جلالی ہے اور اعداد اس کے ۱۸۴ ہیں۔ اگر کوئی شخص دوران جنگ اس کا ورد رکھے تو دشمن پر فتح پائے اور اگر عام دنوں میں اس کا ورد جاری رکھے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا ہو۔

الموخر: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۸۴۴ ہیں۔ اگر روزانہ اس اسم کو سو بار پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے تمام کام آسان ہو جائیں اور اگر روزانہ صرف ۴۱ بار پڑھے تو نفس اس کا اس کے قبضہ میں رہے۔

الاول: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۷۳ ہیں۔ اگر کسی کے زینہ اولاد نہ ہو تو ایام سے فارغ ہونے کے بعد دونوں میاں بیوی سو مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں، انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا اور اگر کسی خاص حاجت کے لئے جمعہ کی شب میں اس اسم الہی کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں تو اس کی حاجت پوری ہو۔

الآخر: جلالی ہے، اس کے اعداد ۸۰۱ ہیں۔ جو شخص اس اسم الہی کو بہ کثرت پڑھے گا اس کا انجام بخیر ہوگا۔

الظاهر: جلالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار ایک سو چھ ہیں۔ اگر کوئی روزانہ پانچ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کی بینائی سلامت رہے اور اگر آنکھ میں کوئی بیماری ہو یا بینائی متاثر ہو تو بیماری کو شفا ہو اور بینائی بڑھ جائے۔ اگر کوئی اس اسم کو اپنے گھر کی دیواروں پر لکھ دے تو گھر کی دیواریں ہمیشہ محفوظ رہیں۔

الباطن: مشترک ہے اور اس کے اعداد ۶۲۲ ہیں۔ اس اسم الہی کا روزانہ ۶۲ مرتبہ ورد کرنے والا اسرار الہی سے آگاہ ہوگا اور ہر وقت اس اسم کا ورد کرنے سے تسخیر خلاق کی دولت عطا ہوتی ہے اور دیکھنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

الوالی: جمالی ہے اور اس کے اعداد ۷۴۲ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الہی کو کوری پلیٹ پر لکھ کر گھر میں کسی جگہ رکھ دے تو گھر تمام آفات سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اس اسم الہی کو گیارہ مرتبہ پڑھے تو دنیا مسخر ہو۔ اگر کوئی کسی خاص شخص کو مسخر کرنا چاہے تو اس کا تصور کر کے اس اسم الہی کا ورد جاری رکھے۔

المتعالی: جلالی ہے اور اس کے اعداد ۵۵۱ ہیں۔ اس اسم الہی کا بہ کثرت ورد کرنے والا تمام مشکلات اور آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر عورت اس اسم الہی کو صبح شام سو مرتبہ پڑھتی رہے تو وہ حیض کی کمی اور زیادتی سے محفوظ رہے۔

البر: جلالی ہے، اس کے اعداد ۲۰۲ ہیں۔ طوفان اور طاعون وغیرہ سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ لا تعداد بار پڑھیں۔ اگر کوئی شخص فحش گناہوں میں مبتلا ہو جیسے شراب نوشی یا زنا کاری وغیرہ تو اس اسم الہی کو ہر فرض نماز کے بعد ۷ بار پڑھیں، انشاء اللہ گناہوں سے نجات مل جائے گی۔

التواب: جمالی ہے، اس کے اعداد ۳۰۹ ہیں۔ اگر کوئی اس اسم کو تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو توبہ الصوح کی

توفیق عطا فرمائیں گے۔ اس اسم کو کثرت سے پڑھنے والا اللہ تعالیٰ کا مطیع بن جاتا ہے اور اس کو عبادت و ریاضت کی توفیق عطا ہوتی ہے۔

المنتقم : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۶۳۰ ہیں۔ اگر کسی دشمن کو دوست بنانا ہو یا یہ خواہش ہو کہ دشمن دشمنی سے باز آ جائے تو اس اسم الہی کا روزانہ تین سو مرتبہ ورد کرنا چاہئے۔ انشاء اللہ دشمن یا تو دوست بن جائے گا یا دشمنی سے باز آ جائے گا۔

العفو : مشترک ہے، اس کے اعداد ۱۵۶ ہیں۔ اس اسم کا بہ کثرت پڑھنے والا اللہ کی رحمتوں کا حق دار بن جاتا ہے اور اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

الرفوف : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۸۲ ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی کے ظلم کا شکار ہو تو نماز کے بعد امرتبہ پڑھے، انشاء اللہ ظلم سے نجات مل جائے گی، ہر وقت اس اسم الہی کا ورد کرنے والا عزیز خلاق بن جائے۔

مالک الملک : جلالی ہے اور اس کے اعداد ۲۱۲ ہیں۔ اس اسم الہی کا بہ کثرت ورد کرنے والا اپنی تمام مرادوں کو پہنچ جاتا ہے اور اس کی ہر خواہش پوری ہو جاتی ہے۔

ذوالجلال والاکرام : جلالی ہے اور اس کے اعداد ایک ہزار چورانوے ہیں۔ اگر کوئی شخص اس اسم الہی کو بہ کثرت پڑھے گا تو لوگ اس کی عزت و توقیر کرنے پر مجبور ہوں گے۔ بعض اکابرین کا کہنا ہے کہ ملکہ سبائلیس کا جو جن تخت اٹھا کر لایا تھا وہ اس اسم اعظم کا عامل تھا۔ اگر کوئی شخص اس اسم کو روزانہ دو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے وہ سماں میں ہمیشہ سرفراز اور سر بلند رہے اور دنیا اس کی اطاعت کرنے پر مجبور ہو۔

المقسط : جلالی ہے، اس کے اعداد دو سو نو ہیں۔ جو شخص اس کو روزانہ دو سو نو بار پڑھنے کا معمول بنائے تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے۔ اگر وہ وساوس میں مبتلا ہو تو اس کو وساوس سے نجات مل جائے۔

الجامع : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۴ ہیں۔ اگر کسی خاندان میں آپسی جھگڑے ہوں اور آپسی جھگڑوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے لوگ بیزار ہو گئے ہوں اور سب کے دلوں کے درمیان دوریاں پیدا ہو گئی ہوں تو اس اسم الہی کو روزانہ چاشت کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ چند ہفتوں میں دوریاں ختم ہوں گی اور آپسی اختلافات ختم ہو جائیں گے۔

الغنی : جلالی ہے، اس کے اعداد ایک ہزار ساٹھ ہیں، اگر کوئی طمع اور لالچ میں گرفتار ہو جا تو روزانہ اس اسم الہی کو سو بار پڑھے، انشاء اللہ طمع اور لالچ سے نجات ملے گی۔ اگر کوئی روزانہ اس اسم الہی کو تین سو بار پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کے مال میں خیر و برکت ہو اور اس کو غربت اور تنگی سے نجات مل جائے۔

المغنی : جمالی ہے اور اس کے اعداد گیارہ سو ہیں۔ اگر کوئی شخص جمعہ کو گیارہ سو بار پڑھے اور اس عمل کو دس جمعوں تک جاری رکھے تو پڑھنے والے کو دولت کثیر حاصل ہو اور پڑھنے والا مخلوق سے بے نیاز ہو جائے۔

المانع : جلالی ہے، اعداد اس کے ۱۶۱ ہیں۔ جن میاں بیوی میں اختلاف رہتا ہو اور بات بار بار پر جھگڑا کھڑا ہوتا ہو تو وہ دونوں روزانہ ۱۶۱ بار ”یا مانع“ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ آپسی طنائی سے نجات مل جائے گی۔

الضار : جلالی ہے، اعداد اس کے ایک ہزار ایک ہیں۔ اگر کوئی شخص کسی خاص مرتبہ اور منصب کا خواہش مند ہے تو اس کو چاہئے

کہ روزانہ یہ اسم الہی دس بار پڑھے اور جمعہ کے دن ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے اور اس عمل کو دس جمعوں تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ منصب اور عہدہ عطا ہوگا۔

النافع : جمالی ہے اور اس کے اعداد دو سو ایک ہیں۔ کسی بھی سواری پر بیٹھنے سے پہلے گیارہ مرتبہ پڑھیں تو سواری حادثہ سے محفوظ رہے اور اگر کسی بھی کام کرنے سے پہلے اکیس مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالیں تو کاموں میں کامیابی یقینی طور پر ملے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ زندگی کے ہر ہر موڑ پر کامیاب حاصل کرنے کے لئے روزانہ سو بار پڑھنے کا معمول رکھے۔

النور : جمالی ہے اور اس کے اعداد دو سو چھپن ہیں۔ اگر کوئی شخص ایک سال تک اس اسم الہی کو ۱۰۰ مرتبہ اور جمعہ کے دن سورۃ نور سات مرتبہ اور ”یا نور“ ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے باطن میں ایک نور پیدا ہو اور اس کا چہرہ بھی نورانی ہو جائے اور دیکھنے والے اس نور سے متاثر ہوں۔

الہادی : جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۰ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر آسمان کی طرف دیکھ کر عشاء کے بعد بیس مرتبہ ”یا ہادی“ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر ہاتھ مل لے تو اس کو دولت معرفت عطا ہو جائے اور اس کا دل آئینے کی طرح صاف و شفاف ہو جائے۔

البدیع : جلالی ہے، اس کے اعداد ۸۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص مصائب کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم الہی کو ۷ ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کو مصائب سے نجات مل جائے۔ اگر کوئی مہم درپیش ہو تو عشاء کے بعد بستر پر لیٹ کر لاتعداد مرتبہ یا بدیع السلوٰۃ والارض پڑھے یہاں تک کہ نیند آجائے تو انشاء اللہ مہم میں کامیابی ملے۔

الباقي : جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۱۳ ہیں، اگر جمعہ کی شب میں اس اسم الہی کو ۱۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تمام دعائیں قبول ہوں۔

الوارث : جمالی ہے، اس کے اعداد سات سو سات ہیں۔ اگر کوئی آفتاب طلوع ہونے سے پہلے سو بار پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے سب کام بن جائیں۔

الرشید : جمالی ہے، اس کے اعداد ۵۱۴ ہیں، اگر کسی کی جدوجہد ناکام ہو جاتی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم الہی کا درود روزانہ پانچ سو مرتبہ کرے، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس کی جدوجہد کامیابی سے دو چار ہو جائے گی۔

الصبور : جلالی ہے، اس کے اعداد ۲۹۸ ہیں۔ دشمنوں کو مغلوب کرنے اور مشکل کو آسان کرنے کے لئے اور حصول اولاد کے لئے اس کا ورد بہ کثرت کریں۔

اسماء حسنی کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لئے مولانا حسن البہاشی کی تصنیف ”اسماء حسنی“ کا مطالعہ کریں۔ یہ کتاب اپنے موضوع کی ایک عظیم الشان کتاب ہے۔ اس کا ہدیہ -/300 روپے ہے۔ (محصل ڈاک کے علاوہ)

ملنے کا پتہ : مکتبہ روحانی دنیا، محلہ ابوالمعالی، دیوبند

میاں بیوی کی محبت کے لئے

علم الجفر کا ایک قیمتی روحانی فارمولہ

اگر میاں بیوی کے درمیان ناچاقی رہتی ہو اور دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کی کوشش چل رہی تو اس روحانی فارمولے کو آزما کر دیکھیں۔ علم جفر کا ایک خاص طریقہ ہے۔

سب سے پہلے میاں بیوی کے نام مع والدہ حاصل کریں۔ پھر ان کے ناموں کی ایک سطر تیار کریں۔ پھر ان کل حروف کی الگ الگ تقسیم عنصر کے اعتبار سے کریں۔ عنصر کے اعتبار سے جو بھی حروف برآمد ہوں، ان میں سے خمس حروف کو ساقط کر دیں اور ہر عنصر کی کل تعداد میں ۲۵ کا اضافہ کر کے مثلث کے ۴ نقش عنصر کے اعتبار سے تیار کریں اور ہر عنصر کے ۲۵ نقش بنائیں۔

آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ بادی نقوش کو کپڑے میں پیک کر کے پھل دار درخت پر لٹکائیں۔ خاکی نقوش کو خاکی کپڑے میں پیک کر کے زمیں دبائیں۔ اور آتشی نقوش کو آگ میں جلادیں۔ اس کے بعد جن حروف کا غلبہ پیدا ہو، عنصر کے اعتبار سے مربع کا نقش تیار کریں اور طالب کے عنصر کے اعتبار سے ایک نقش مربع کا تیار کریں۔ طالب اور والدہ کے اعداد میں ۲۵ کا اضافہ کر کے حسب قاعدہ نقش بنائیں اور طالب کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ طالب و مطلوب میں زبردست محبت پیدا ہوگی۔ اس تفصیل کو ایک مثال سے سمجھئے۔

نام شوہر: طالب نسیم احمد ولد نسیم بانو

نام مطلوب: سلمہ بانو والدہ اسمہ خاتون۔

ان کی ایک سطر الگ الگ حروف میں اس طرح بنے گی:

ن س ی م ا ح م د ش م ی م ب ا ن و س ل م ہ ب ا ن و ا س م ہ خ

ت و ن۔

ان حروف کو عناصر کے اعتبار سے تقسیم کیا۔

آتشی۔ ام م ش م م ام ام ام ام

خاکی۔ د ح ل خ

آبی۔ س س س

عناصر کے اعتبار سے خمس حروف ساقط ہوں گے ان کی تفصیل یہ ہے:

آتشی۔ ش

بادی۔ ب ن

خاکی۔ خ

آبی۔ x

آتشی حروف میں سے خمس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ

حروف کے کل اعداد: ۲۵۵، اضافہ ۳۰۰ = ۵۵۵

بادی حروف سے خمس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ حروف

کے کل اعداد: ۳۸۸، اضافہ ۴۳۳ = ۸۲۱

خاکی حروف میں سے خمس حروف ساقط کرنے کے بعد بقیہ

حروف کے اعداد: ۱۲۲، اضافہ ۸۷ = ۲۰۹

آبی حروف کے کل اعداد: ۱۸۰، اضافہ ۲۲۵ = ۴۰۵

آتشی نقش اس طرح بنے گا:

اس نقش کے نیچے یہ عزیمت بھی لکھ دیں اور نقش کو طالب کے گلے میں ڈالوا دیں۔

احرق القلب سلمہ بانو بنت اسمہ خاتون درغرض
وعلى حب نسيم احمد ابن شميم بانو يا مقلب القلوب العجل
العجل العجل الساعه الساعه الساعه الواحا الواحا الواحا
اس طرح کے نقش علم جفر کا ایک راز ہیں۔ ان نقش سے یقین
کامل کے ساتھ استفادہ کرنا چاہئے اور اس بات کی کوشش کرنی چاہئے
کہ اس طرح کے فارمولے کے لئے صحیح ماہ، صحیح تاریخ دن اور صحیح
ساعت کا اہتمام ہو۔ اگر اس طرح کے اعمال ماہ ثابت عروج ماہ، سعید
تاریخ اور ساعت سعید میں ہوں تو بہتر ہے۔ سفر، جمادی الاول،
شعبان ذی قعدہ کے مہینے ثابت مانے جاتے ہیں۔ ان مہینوں کی یہ
تاریخیں غیر مبارک سمجھی جاتی ہیں:

صفر ۲۰، ۱۱، ۱۰ جمادی الاول ۲۸، ۱۱، ۱۰

شعبان ۲۶، ۲۰، ۱۳ ذی قعدہ ۸، ۶، ۲

عرج ماہ سے مراد چاند کی شروع تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک کا
وقت اور ساعت سعید سے مراد یہ ہے کہ اس طرح کے اعمال ساعت
زہرہ، ساعت مشتری اور ساعت شمس میں ہی کریں تو بہتر ہے۔ ہم
مانتے ہیں کہ دنیا کا کوئی بھی کام ہو، جب تک اللہ کی مرضی نہ ہو، وہ نہیں
ہو سکتا۔ لیکن اسباب و علل کی اس دنیا میں صحیح اسباب اختیار کرنے کے
بعد ہی اللہ پر بھروسہ کرنا درست ہے۔ اسباب کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔
جو بندہ اپنے مالک کے پیدا کردہ اسباب کو اہمیت نہیں دیتا، اس کو ناکامی
کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ علم جفر ہو یا علم سائنس سب اللہ کے حکم اور مرضی
کے محتاج ہیں۔ لیکن جو لوگ جدوجہد نہ کر کے توکل کرتے ہیں وہ در
حقیقت توکل کو بدنام کرتے ہیں

واضح رہے کہ اس فارمولے میں ۳۵ کا جو اضافہ ہے، وہ آدم
دحا کے اعداد ہیں۔ درحقیقت حوا کے اعداد ۱۵ ہیں اور نقش مثلث کی
ایک لائن میں ۳ خانے ہوتے ہیں۔ ۳ کو ۱۵ سے ضرب دیں گے تو
۴۵ ہوں گے۔ جو آدم کے اعداد ہیں۔

۷۸۶

۱۰۱	۹۶	۱۰۳
۱۰۲	۱۰۰	۹۸
۹۷	۱۰۳	۹۹

یہ نقش ۳۵ عدد بنا کر ان کو آگ میں جلا دیں۔
بادی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۱۴۱	۱۴۷	۱۴۵
۱۴۹	۱۴۴	۱۴۰
۱۴۳	۱۴۲	۱۴۸

یہ نقش ۳۵ عدد بنا کر پھل دار درخت پر لٹکا دیں۔
آبی نقش اس طرح بنے گا:

۷۸۶

۷۶	۷۷	۷۲
۷۱	۷۵	۷۹
۷۸	۷۳	۷۴

اس نقش کو ۳۵ عدد بنا کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال
دیں۔ خاکی نقش بنے گا۔

۷۸۶

۲۸	۳۳	۲۶
۲۷	۲۹	۳۱
۳۲	۲۵	۳۰

اس نقش کو ۳۵ عدد بنا کر زمین میں دبا دیں۔
اس تفصیل میں غلبہ آتش حروف کے اعداد کو ہے۔ اس لئے مریخ
کا نقش آتش چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۴	۷۸	۸۱	۷۷
۸۰	۶۸	۷۳	۷۹
۶۹	۸۳	۷۶	۷۲
۷۷	۷۱	۷۰	۸۲

غصہ اور قوت برداشت

دوران بے شمار چیزیں کھودی ہیں لیکن ہمارا سب سے بڑا نقصان برداشت کی کمی ہے۔ ہم سب میں برداشت، دوسرے کی بات کو تسلیم کرنا، اختلاف رائے کو سہہ جانا اور غصے کو پی لینا جیسے جذبے ہی ختم ہو گئے ہیں۔ ہم سب لوگ آگ کا گولہ بن گئے ہیں اور جونہی کوئی ہماری آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے تو ہم اس کو جلا کر راکھ کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں، چنانچہ پورا ملک بھٹی بن کر رہ گیا ہے۔ برداشت ہوتی کیا ہے؟ یہ ایک بہت اہم سبجیکٹ ہے اور ہم اسے چند مثالوں سے ہی سے ثابت کر سکتے ہیں۔

صدر ایوب خان پاکستان کے پہلے ملٹری ڈکٹیٹر تھے۔ وہ روزانہ سگریٹ کے دو بڑے پیکٹ پیتے تھے۔ روز صبح ان کا بٹلر سگریٹ کے دو پیکٹ ٹرے میں رکھ کر ان کے بیڈروم میں آ جاتا تھا اور صدر ایوب سگریٹ سلگا کر اپنی صبح کا آغاز کرتے تھے۔ وہ ایک دن مشرقی پاکستان کے دورے پر تھے، وہاں ان کا بنگالی بٹلر انہیں سگریٹ دینا بھول گیا۔ جنرل ایوب خان کو شدید غصہ آیا اور انہوں نے بٹلر کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ جب ایوب خان گالیاں دے دے کر تھک گئے تو بٹلر نے انہیں مخاطب کر کے کہا ”جس کمانڈر میں اتنی برداشت نہ ہو وہ فوج کو کیا چلائے گا، مجھے پاکستانی فوج اور اس ملک کا مستقبل خراب دکھائی دے رہا ہے“ بٹلر کی بات ایوب خان کے دل پر لگی، انہوں نے اسی وقت سگریٹ ترک کر دیا اور پھر باقی زندگی سگریٹ کو ہاتھ نہ لگایا۔

آپ نے رستم زماں گاما پہلوان کا نام سنا ہوگا۔ ہندوستان نے آج تک اس جیسا دوسرا پہلوان پیدا نہیں کیا ایک بار ایک زور سے دکاندار نے گاما پہلوان کے سر میں وزن کرنے والا باٹ مار دیا۔ گامے کے سر سے خون کے فوارے پھوٹ پڑے، گامے نے سر پر مفلر لپیٹا

یہ بہت ہی معمولی بات تھی، اشارے پر ٹریفک رکی، گاڑی ایک دوسرے کے ساتھ جڑ کر کھڑی ہو گئی۔ پیچھے سے ایک موٹر سائیکل آئی، موٹر سائیکل گاڑیوں سے الجھنے لگی، کسی گاڑی کا شیشہ دہرا ہو گیا، کسی کی باڈی پر لکیر پڑ گئی اور کسی کے دروازے کے ساتھ موٹر کا پائیدان لگ گیا۔ گاڑی میں سوار تمام لوگوں نے نا پسندیدگی سے موٹر سائیکل سواروں کی طرف دیکھا لیکن نو جوان کسی کی پروا کئے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے۔ آخری گاڑی میں چار نو جوان سوار تھے۔ موٹر سائیکل والے نو جوان نے اس گاڑی کو کراس کرنے کی کوشش کی لیکن جگہ بالکل نہیں تھی۔ لہذا موٹر سائیکل کا پائیدان گاڑی کے ساتھ لگ گیا۔ گاڑی میں سوار نو جوانوں نے شیشہ نیچے کیا اور موٹر سائیکل پر سوار نو جوان سے الجھ پڑے، موٹر سائیکل والے نو جوانوں نے جواب میں بدتمیزی کی اور یوں دونوں پارٹیوں میں لڑائی شروع ہو گئی۔ گاڑی والے نیچے اترے اور انہوں نے موٹر سائیکل والوں کو مارنا شروع کر دیا اور موٹر سائیکل والے ہیلمٹ پہن کر انہیں ٹکریں مارنے لگے اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے سڑک میدان جنگ بن گئی۔

یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا میں نیچے اتر اور انہیں چھڑانے کی کوشش کی لیکن وہ باز نہیں آئے۔ اتنے میں اشارہ کھل گیا اور گاڑیوں کے ہارن بجنا شروع ہو گئے۔ ہارن کی وجہ سے ماحول مزید خراب ہو گیا۔ پولیس آئی اور اس نے دونوں پارٹیوں کو گرفتار کر لیا۔ میں گاڑی میں بیٹھا اور آگے نکل گیا لیکن یہ واقعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے میری یادداشت کا حصہ بن گیا۔

میں اس دن سے سوچ رہا ہوں یہ واقعہ کیوں پیش آیا؟ مجھے ہر بار جواب ملتا ہے برداشت کی کمی کے باعث ہم نے گزشتہ ۶۲ برسوں کے

اور چپ چاپ گھر لوٹ گیا۔ لوگوں نے کہا ”پہلوان صاحب آپ سے اتنی کمزوری کی توقع نہیں تھی، آپ دکان دار کو ایک تھپڑ مار دیتے تو اس کی جان نکل جاتی“ گامے نے جواب دیا ”مجھے میری طاقت نے پہلوان نہیں بنایا، میری برداشت نے پہلوان بنایا ہے اور میں اس وقت تک رستم زمان رہوں گا جب تک میری قوت برداشت میرا ساتھ دے گی“ قوت برداشت میں چین کے بانی چیمز مین ماؤزے تنگ اپنے دور کے تمام لیڈرز سے آگے تھے، وہ ۵۷ سال کی عمر میں سردیوں کی رات میں دریائے سندھ گائی میں سوئمنگ کرتے تھے اور اس وقت پانی کا درجہ حرارت منفی دس ہوتا تھا۔ ماؤ انگریزی زبان کے ماہر تھے لیکن انہیں نے پوری زندگی انگریزی کا ایک لفظ نہیں بولا۔ آپ ان کی قوت برداشت کا اندہ لگائے کہ انہیں انگریزی میں لطیفہ سنایا جاتا تھا وہ لطیفہ سمجھ جاتے تھے لیکن خاموش رہتے تھے لیکن بعد ازاں جب مترجم اس لطیفے کا ترجمہ کرتا تھا تو وہ دل کھول کر ہنستے تھے۔ قوت برداشت کا ایک واقعہ ہندوستان کے پہلے مغل بادشاہ ظہیر الدین بابر سنایا کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ انہوں نے زندگی میں صرف ڈھائی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان کی پہلی کامیابی ایک اژدھے کے ساتھ لڑائی تھی ایک جنگل میں بیس فٹ کے ایک اژدھے نے انہیں جکڑ لیا اور بابر کو اپنی جان بچانے کے لئے اس کے ساتھ بارہ گھنٹے اکیلے لڑنا پڑا۔ ان کی دوسری کامیابی خارش اس قدر شدید تھی کہ وہ جسم پر کوئی کپڑا نہیں پہن سکتے تھے۔ بابر کی اس بیماری کی خبر پھیلی تو ان کا دشمن شبانی خان ان کی عیادت کے لئے آگیا۔ یہ بابر کے لئے ڈوب مرنے کا مقام تھا کہ وہ بیماری حالت میں اپنے دشمن کے سامنے جانے۔ بابر نے فوراً پورا شاہی لباس پہنا اور بن ٹھن کر شبانی خان کے سامنے بیٹھ گیا، وہ آدھا دن شبانی خان کے سامنے بیٹھ رہے، پورے جسم پر شدید خارش ہوئی لیکن بابر نے خارش نہیں کی۔ بابر ان دونوں واقعات کو اپنی دو بڑی کامیابیاں قرار دیتا تھا اور آدمی دنیا کی فتح کو اپنی آدمی کامیابی کہتا تھا۔

دنیا میں لیڈرز ہوں، سیاستدان ہوں، حکمران ہوں، چیف ایگزیکٹو ہوں یا عام انسان ہوں، ان کا اصل حسن ان کی قوت برداشت ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی شارٹ نمبر ڈکوئی غصیلا اور کوئی جلد باز شخص

ترقی نہیں کر سکتا۔ دنیا میں معاشرے قومیں اور ملک بھی صرف وہی آگے بڑھتے ہیں جن میں قوت برداشت ہوتی ہے۔ جن میں دوسرے انسان کی رائے، خیال اور اختلاف کو برداشت کیا جاتا ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارے ملک ہمارے معاشرے میں قوت برداشت میں کمی آتی جا رہی ہے۔ ہم میں سے ہر شخص ہر وقت کسی نہ کسی شخص سے لڑنے کے لئے تیار بیٹھا ہے۔ شاید قوت برداشت کی یہ کمی ہے جس کی وجہ سے پاکستان میں دنیا کی سب سے زیادہ قتل اور سب سے زیادہ حادثے ہوتے ہیں۔ لیکن یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہم اپنے اندر برداشت پیدا کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب ”ہاں“ سے اور اس کا حل رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہے۔ ایک بار ایک صحابی نے رسول ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے زندگی کو پرسکون اور خوبصورت بنانے کا کوئی ایک فارمولہ بتا دیجئے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”غصہ نہ کیا کرو“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دنیا میں تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اول وہ لوگ جو جلدی غصے میں آجاتے ہیں اور جلد اصل حالت میں واپس آجاتے ہیں۔ دوم وہ لوگ جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور جلد اصل حالت میں واپس آجاتے ہیں اور سوم وہ لوگ جو دیر سے غصے میں آتے ہیں اور دیر سے اصل حالت میں لوٹتے ہیں“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ان میں سے بہترین دوسری قسم کے لوگ ہیں جبکہ بدترین تیسری قسم کے انسان“۔ غصہ دنیا کے ۹۰ فیصد مسائل کی اماں ہے اور اگر انسان صرف غصے پر قابو پالے تو اس کی زندگی کے ۹۰ فیصد مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔ برداشت دنیا کی سب سے بڑی اینٹی بائیوٹک اور دنیا کا سب سے بڑا ملٹی وٹامن ہے۔ آپ اپنے اندر صرف برداشت کی قوت پیدا کر لیں تو آپ کو ایمان کے سوا کسی دوسری طاقت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ انسان اکثر اوقات ایک گالی برداشت کر کے سینکڑوں ہزاروں گالیوں سے بچ سکتا ہے اور ایک بری نظری کو انور کر کے دنیا بھر کی غلیظ نظروں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ آج کے بعد آپ کو جب بھی غصہ آئے تو فوراً اپنے ذہن میں اللہ کے رسول ﷺ کے یہ الفاظ لے آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا ”غصہ نہ کیا کرو“ مجھے یقین ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے یہ الفاظ آپ کی قوت برداشت میں اضافہ فرمادیں گے۔

قسط نمبر: ۵۷

اسلام الف سے ی تک

(س)

مختار بدری

ہے۔ فرمایا میرا اس المال معرفت ہے، میرے دین کی جزا عقل ہے، میری بنیاد محبت ہے، میری سواری شوق ہے، میرا انیس ذکر الہی ہے، میرا لباس صبر ہے، میرا مال یغمار ضائے سبحانی ہے، میرا نذر عجز بہ درگاہ ربانی ہے، میرا پیشہ زہد ہے، میری خوراک یقین ہے، میرا شفیق صدق ہے، میرا اندوختہ طاعت الہی ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے۔

(رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم)

سنت کی دو قسمیں ہیں، پہلی سنت مؤکدہ ہے یہ وہ حکم شرعی ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو مگر اس خیال سے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے کبھی ترک بھی فرمایا ہو۔ دوسری سنت غیر مؤکدہ وہ حکم شرعی جس پر شریعت میں کوئی تاکید نہ آئی ہو مگر اس کا ترک کرنا بھی شریعت کو پسند نہیں۔ عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک سیدھی لکیر کھینچ کر فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے پھر اس کے دائیں بائیں لکیریں کھینچ کر فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے راستے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں، بلاشبہ میرا راستہ سیدھا ہے اور تم لوگ اسی پر عمل کرو۔

سنت الفعل وہ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو (۲) سنت القول وہ جس کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو (۳) سنت التقریر وہ چیزیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے منع نہ فرمایا ہو، وہ چیزیں جن کی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی، سنت الہدیٰ یا سنت محمدیہ کہلاتی ہیں، مثلاً اذان وغیرہ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن کی تاکید نہ فرمائی سنت الزائدہ کہلاتی ہیں۔ مالک بن انس سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان کو مضبوط پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہوں گے، ایک کتاب اللہ اور دوسری

سماع

حال قال، گانا سننا، ذوالنون مصری فرماتے ہیں سماع حق کا فیضان ہے جو دلوں کو حق کی طرف راغب کرتا ہے، پس جس نے حقیقی معنوں میں سنا اس نے راہ حق کو پایا اور جس نے خواہش نفس سے سنا بے دین ہو گیا۔ حضرت شبلی فرماتے ہیں، سماع کا ظاہر فتنہ ہے اور باطن عبرت، جو اہل اشارہ ہے اور بشارات کو پہچانتا ہے اس کے لئے سماع عبرت حلال ہے ورنہ طلب فتنہ اور مصیبت کا سامنا کرنا ہے۔ حضرت علی ہجویریؒ گنج بخش کے بارے میں لکھا ہے کہ آپ نے آخری عمر میں سماع بالکل ترک کر دیا اور واضح الفاظ میں اعلان کیا کہ میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں کہ کوئی شخص سماع میں نہ پڑے۔ اس سے طبیعت کو پریشان نہ کرے کیوں کہ اس میں بڑے خطرے ہیں۔ حضرت بابا اخوند کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ سماع کے سخت مخالف تھے اور اس معاملہ سماع میں انہوں نے اپنے مرشد حضرت سید علی خواصؒ سے بھی مباحثہ کیا اور جب تک حضرت خواص نے محفل سماع شرکت کرنے سے پرہیز کرنے کا وعدہ نہ کر لیا انہوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔

سنت

طریقہ رسم، چلن، سُنن، سُنن اللہ سے مراد اللہ کا دستور حکمت اور قانون قدرت مراد ہے اور سُنن النبی سے مراد وہ طریقہ ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل پیرا رہے۔ حدیث کو سنت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اصطلاح فقہ میں سنت سے مراد ہے جس کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا ہو۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کیا

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (مؤطا)

سنت والجماعت

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین کو عامہ مسلمین کا حق جان کر پوری قوم میں جو منتخب ہو جائے اس کو خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سمجھنے والا اہل سنت والجماعت کہلاتا ہے، دوسرا فرقہ شیعہ ہے جو کسی انتخاب کے بغیر اہل بیت ہی کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی کا حق دار سمجھتا ہے۔

سنہ

سال، قدیم عربی سال جو بارہ مہینوں پر مشتمل ہوتا تھا مگر ۴۱۲ء میں عربوں نے تین سالوں میں ایک بار ایک مہینہ جوڑنا شروع کیا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی یہی رواج قائم تھا، حجۃ الوداع کے خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سال کے بارہ ہی مہینے ہوتے ہیں اور عربوں کے اس چلن کو ختم کر دیا، عربوں میں حرام مہینوں میں تبدیل کرنے کی جو عادت تھی اس سے بھی منع فرمایا۔

سن ہجری

حضرت موسیٰ اشعریؒ نے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا کہ آپ کے خطوط ہم کو کسی تاریخ کے بغیر ملتے ہیں جس سے معاملات کو سمجھنے اور احکامات کے نافذ کرنے میں بڑی دشواری ہوتی ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ کوئی تاریخ ڈالا کریں۔ امیر المؤمنین نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ چار چیزوں سے تاریخ کی ابتدا کی جاسکتی ہے۔

(۱) ولادت نبویؐ (۲) بعثت نبویؐ (۳) ہجرت نبویؐ اور (۴) وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سبھی حضرت ہجرت نبویؐ سے تاریخ کی ابتدا کرنے پر متفق ہو گئے، پھر سوال اٹھا کہ سال کی ابتدا کس مہینے سے کی جائے، بعض صحابہ رمضان المبارک سے آغاز کرنے کے حق میں تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، محرم الحرام سے سال کی ابتدا ہوگی۔

سنی

اہل سنت والجماعت، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل

کرنے والے مسلمان کو سنی کہتے ہیں، یہ لفظ عام طور سے شیعہ کے مقابل کہا جاتا ہے، یعنی وہ مسلمان جو چاروں خلفاء کو مانتے ہیں، صحاح ستہ یعنی احادیث کے چھ مجموعوں اور چار ائمہ دین میں سے کسی کا اتباع کرتے ہیں۔

سود: برائی، عیب، گناہ، امام راغبؒ نے لکھا ہے کہ سوء ہر وہ چیز ہے جو آدمی کو رنجیدہ کرے خواہ وہ امور دنیوی ہو یا امور اخروی۔

سواع

ایک بت کا نام جس کی پرستش حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کرتی تھی، سورہ نوح میں ہے۔

وَقَالُوا لَا تَلْزَمْنَا إِلَهَتَكُمْ وَلَا تَلْزَمْنَا وَدًّا وَلَا سَوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا

تفسیر عزیزی میں ہے کہ یہ پانچوں حضرات ادیس کے بیٹوں کے نام ہیں جو بہت نیک تھے، ان کے بہت زمانہ بعد لوگوں نے ان کے اوصاف کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے مجسمے تراش لئے اور پھر ان کی پرستش شروع کر دی اس طرح یہ نام ان بتوں کے قرار پائے۔ تاریخ الامم خضریٰ میں لکھا ہے کہ عرب میں عمرو بن لُحی خزاعی کے زمانے تک بت پرستی کا رواج نہ تھا، یہ شخص جب شام گیا تو وہاں سے اس مرض کو ساتھ لایا، بت پرست قوموں کے پرانے بتوں کے ہم شکل بت بنائے، بیج کے قریب رمعاط کے مقام پر ایک مندر بنا کر اسے نصب کیا گیا، بنی لحیاناس مندر کے مہنت بنے۔

سوانم: سائنم کی جمع وہ جانور جو چراگا ہوں میں ہوں اور جن پر زکوٰۃ لازمی ہے۔

سود

اسلام میں سود کی سخت ممانعت ہے، سود خور، سود کا گواہ، سود کی دستاویز لکھنے والا، سود دینے والا سبھی ایک حکم میں آتے ہیں، سود عرب میں دو طرح کا ہوتا تھا، ایک قرض پر، ایک بیع پر، قرض پر اس طرح کے روپیہ دینے والا ایک مقررہ وقت کے لئے کسی کو روپیہ دیتا، جب مدت پوری ہو جاتی تو روپے کا تقاضا کرتا، اگر قرض لینے والے کے پاس روپیہ نہ ہوتا تو وہ مہلت طلب کرتا، تو قرض پر سود بڑھالیا جاتا اور اسے بھی اصل رقم

حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ میں نے رات کو خواب میں دو آدمیوں کو دیکھا، وہ میرے پاس آئے اور ایک پاکیزہ سرزمین میں مجھے لے گئے، پھر ہم وہاں سے چل کر ایک خون کی نہر پر پہنچے جس میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور نہر کے بیچ میں ایک اور آدمی تھا جس کے ہاتھ میں کچھ پتھر تھے، یہ شخص اس آدمی کے سامنے تھا جو نہر میں تھا، میں نے سوال کیا کہ یہ کون شخص ہے تو اس آدمی نے جواب دیا جو شخص نہر میں ہے وہ سود خور ہے۔ (بخاری)

میں شامل کر کے مدت کی توسیع کر دی جاتی۔ بیچ پر اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کرتا اور اسی قسم کی چیز خریدنے والے سے اس کے عوض میں لیتا تو زیادہ لیتا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گیہوں کو گیہوں کے عوض، نمک کو نمک کے عوض، جو کو جو کے عوض، کھجور کو کھجور کے عوض، چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو تو برابر فروخت کرو یعنی زیادہ لینا دینا داخل سود ہے اور یہ دونوں قسم کے سود حرام ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا گناہ ستر حصہ ہے جس میں سے چھوٹا حصہ اس (گناہ) کے برابر ہے جو کسی شخص کو اپنا ماں حرام کرنے سے ہو (ابن ماجہ) عبد اللہ بن حنظلہ غسیل ملائکہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو آدمی جان بوجھ کر کھائے چھتیس زنا سے زیادہ گناہ رکھتا ہے۔ (احمد)

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش
یا لوح حاصل کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

سے رابطہ کریں

فون نمبر: 9358002992

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور سنگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو اس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتا، یا قوت، مولگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یو پی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۴

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی کنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی کنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دو گنی ہو گئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دورانہ لیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

(۳) صبر جس کا حق حضرت ایوب علیہ السلام نے ادا کیا۔

(۴) اشارہ جو حضرت ذکریا کے لئے مخصوص تھا۔

(۵) اندوہ و غم جسے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے مخصوص کیا

گیا تھا۔

(۶) غریب الوطنی جو حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے مخصوص تھی۔

(۷) سیاحت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خصائص میں سے تھی۔

(۸) فقیر اور درویشی جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور خاص

بخشے گئے تھے، دوسری روایت کے مطابق مناجات میں صوفی کا اخلاص

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ہو۔

ان مثالوں سے کسی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صوفی پیغمبرانہ صفات کا

حامل ہوتا ہے، دراصل انبیائے کرام علیہم السلام سیرت و کردار کا اعلیٰ ترین

نمونہ ہوتے ہیں، اس لئے ان ہی کی تقلید کر کے کوئی انسان صوفیت اور

ولایت کی منزل تک پہنچ سکتا ہے۔

ایک بار کسی شخص نے برسر مجلس آپ سے پوچھا۔ ”مریدوں کو

حکایتیں سنانے سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے جواب میں فرمایا۔ ”حکایتیں تو اللہ تعالیٰ

کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس سے مریدوں کے دلوں کو تقویت

پہنچتی ہے۔“

اسی شخص نے دوسرا سوال کیا۔ ”کیا آپ کے پاس اس کا کوئی

ثبوت بھی ہے؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا

ارشاد مقدس ہے۔

ترجمہ: ”ہم تم سے پیغمبروں کے تمام قصے بیان کریں گے

جس سے تمہارے دل کو مضبوطی بخشیں گے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے تھے۔ ”اللہ جل شانہ نے مومنین کو

ایمان سے شرف عطا کیا، ایمان کو عقل سے نوازا اور عقل کو صبر سے آراستہ

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ”جب تم کسی صوفی کی یہ

حالت دیکھو کہ وہ ظاہر داری کی باتوں کا زیادہ خیال رکھتا ہے تو سمجھ لو کہ اس

کا باطن خراب ہے۔“

تصوف ایک ایسا موضوع ہے جس پر صدیوں سے عجیب و غریب

بحث جاری ہے مگر اس سلسلے میں حضرت جنید بغدادیؒ نے جو کچھ فرمادیا

ہاں پر کسی بھی زاویے سے اضافہ نہیں کیا جاسکتا۔

ایک موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”تصوف یہ ہے کہ

اللہ سبحانہ اور تیرے درمیان میں کوئی واسطہ باقی نہ رہے۔“

ایک بار فرمایا۔ ”تصوف تو ایک جنگ ہے جس میں صلح نہیں۔“

جنگ سے مراد نفس کے خلاف جنگ ہے اور نفس آخری سانس تک باقی

رہتا ہے، اس لئے نفس کے ساتھ صلح نہیں ہو سکتی۔

ایک دن فرمایا۔ ”تصوف اللہ کے ساتھ معاملات کے صاف

ہونے کا نام ہے اور اس کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا سے روگردانی کی جائے۔“

ایک دن وعظ کے دوران فرمایا۔ ”تصوف یہ ہے کہ اسی تصوف

سے اللہ تیری خودی کو مٹا کر مار ڈالے اور پھر اسی تصوف سے تجھے زندہ

کرے۔“

ایک اور موقع پر صوفی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ ”صوفی وہ

ہے جو زمین کے مانند ہو کہ دنیا بھر کی غلاظت اس پر ڈالی جاتی ہے مگر اس

کا اندر سے سربز فصل پھوٹتی ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ تصوف کی بنیاد آٹھ

خصلتوں پر ہے جو انبیائے پاک علیہم السلام کے ساتھ مخصوص تھیں۔

(۱) سخاوت جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصف خاص تھی۔

دوسری روایت میں ہے کہ صوفی کا دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح

دنیا کی دوستی سے پاک ہو۔

(۲) رضا جو حضرت اہلق علیہ السلام کے لئے مخصوص تھی۔ دوسری

روایت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مثال دی گئی ہے۔

کیا، لہذا ایمان مومنین کا دین ہے، عقل ایمان کا دین ہے اور صبر عقل کا دین ہے۔“

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ اخلاص کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے، آپ نے اپنی ذاتی زندگی کا ایک واقعہ سناتے ہوئے فرمایا۔ میں نے اخلاص ایک حجام سے سیکھا، وہ اس وقت مکہ معظمہ میں کسی رئیس شخص کے ہال بنا رہا تھا، میرے مالی حالات نہایت شکستہ تھے، میں نے حجام سے کہا۔

”میں اجرت کے طور پر تمہیں ایک پیسہ نہیں دے سکتا، بس تم خدا کے لئے میرے بال بتلاؤ۔“

میری بات سنتے ہی حجام نے اس رئیس کو چھوڑ دیا اور مجھ سے مخاطب ہو کر بولا۔ ”تم بیٹھ جاؤ۔“

مکے کے رئیس نے حجام کے طرز عمل پر اعتراض کیا تو وہ معذرت کرتے ہوئے بولا۔

”جب خدا کا نام اور واسطہ درمیان میں آجاتا ہے تو میں سارے کام چھوڑ دیتا ہوں۔“

حجام کا جواب سن کر مجھے بڑا تعجب ہوا، پھر اس نے قریب آ کر میرے سر کو بوسہ دیا اور بال بنانے لگا، اپنے کام سے فارغ ہونے کے بعد حجام نے مجھے ایک پڑیادی جسمیں کچھ رقم تھی۔

”میں نے رقم قبول کر لی اور اس کے ساتھ ہی نیت کی کہ مجھے جو پہلی فتوح حاصل ہوگی وہ حجام کی نذر کروں گا۔“

پھر چند روز بعد جب میرے پاس کچھ روپیہ آیا تو میں سیدھا اس حجام کے پاس پہنچا اور وہ رقم اسے پیش کر دی۔

”یہ کیا ہے؟“ حجام نے حیران ہو کر پوچھا۔ میں نے اس کے سامنے پورا واقعہ بیان کر دیا۔

میری نیت کا حال سن کر حجام کے چہرے پر ناگواری کا رنگ ابھر آیا۔ ”اے شخص! تجھے شرم نہیں آتی؟ تو نے اللہ کی راہ میں ہال بنانے کو کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ یہ اس کا معاوضہ ہے، تو نے کسی بھی مسلمان کو دیکھا ہے کہ اللہ کی راہ میں کام کرے اور پھر اس کی مزدوری لے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے۔ ”میں نے اخلاص کا

مفہوم اسی حجام سے سیکھا ہے۔“

☆☆☆

سیرت و کردار کی ایسی بلندی نے حضرت جنید بغدادیؒ کو اہل عراق کا محبوب بنادیا، پھر آپ کی یہی محبوبیت بعض علماء کے لئے حسد کا سبب بن گئی، ایک دن عباسی خلیفہ مستنصر باللہ کے دربار میں کہا گیا۔

”امیر المؤمنین! اس درویش کی خبر لیجئے جو اپنے مکان کے ایک گوشے میں بیٹھ کر اہل ایمان کو گمراہ کر رہا ہے۔“ علماء کا اشارہ حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف تھا۔

خلیفہ نے بڑی حیرت سے فقہائے عراق کی بات سنی۔ ”آخر وہ شخص کیا کرتا ہے؟“

وہ سماع سنتا ہے، رقص کرتا ہے اور لوگوں کو صوفیت کی تعلیم دیتا ہے۔“ حاسد علماء نے حضرت جنید بغدادیؒ کے خلاف فرد جرم پیش کرتے ہوئے کہا۔

”یہ انسان کا اپنا فعل ہے کہ وہ مسجد میں کھلے عام اللہ کی عبادت کرے یا گوشہ نشین ہو کر اپنے مالک کو یاد کرے۔“ عباسی خلیفہ نے حاسد علماء کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

”امیر المؤمنین! جنید دنیا داری کے کاموں میں مبتلا ہیں۔“ علمائے عراق نے دلیل پیش کی۔ ”لوگ ان کی مصنوعی درویشی اور ظاہری تقویٰ دیکھ کر دھوکا کھاتے ہیں اور فریب میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔“

”کسی محبت کے بغیر جنید کو ان کے اعمال و اشغال سے روکا نہیں جاسکتا۔“ عباسی خلیفہ نے حضرت جنید بغدادیؒ کے مخالفین کو واضح الفاظ میں جواب دیدیا۔

مگر فقہا کا حاسد کردہ مسلسل خلیفہ کے کان بھرتا رہا، آخر عباسی خلیفہ نے یہ کہہ کر جان چھڑائی۔ ”پہلے میں جنید کو آزماتا ہوں، اگر وہ دنیا دار ہوئے تو اس آزمائش میں ناکام ہو جائیں گے، پھر انہیں شریعت کی گرفت سے کوئی نہیں بچا سکے گا۔“

خلیفہ کی ایک کنیز تھی جسے اس نے تین ہزار درہم کے عوض خریدا تھا، کنیز کے خدو خال اس قدر دلکش تھے کہ وہ اپنے زمانہ میں خوبصورتی کا ایک اعلیٰ مثال تھی، خلیفہ نے اپنی خدمت گار عورتوں کو حکم دیا کہ اس کنیز کو قیمتی لباس اور زرد و جواہر سے آراستہ کیا جائے۔

پھر کنیز کو اپنی خلوت میں طلب کر کے عباسی خلیفہ نے کہا۔ ”تجھے لازم ہے کہ تو شیخ جنید کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرے کہ تجھے ان سے بے پناہ عقیدت ہے۔“

کنیز نے حیران ہو کر خلیفہ کی طرف دیکھا۔ ”امیر المؤمنین! میں تو شیخ جنید کو جانتی تک نہیں۔“

”شیخ جنید بغداد کے ایک پارسا انسان ہیں۔“ عباسی خلیفہ نے اپنی کنیز کو سارا منصوبہ سمجھاتے ہوئے کہا۔ ”تجھے ان کی پارسائی کو آزمانا ہے۔“

”اگر وہ نیک انسان ہیں تو پھر مجھے کس طرح قبول کریں گے؟“ کنیز کی حیرت برقرار تھی۔

”تجھے اپنی پرزور تقریر کے ذریعے شیخ جنید پر یہ ظاہر کرنا ہے کہ تو ایک مال دار عورت ہے مگر تیرا دل دنیا کی رنگینوں سے اکتا گیا ہے، اب تجھے صرف خدا کی تلاش ہے اور تو شیخ جنید کی صحبت میں رہ کر حق تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہتی ہے۔“

الغرض وہ خوبصورت کنیز حضرت جنید بغدادیؒ کی خانقاہ کی طرف روانہ ہو گئی، خلیفہ نے اپنا ایک معتمد غلام بھی اس کے ساتھ روانہ کر دیا تاکہ وہ خانقاہ میں پیش آنے والے واقعات سے خلیفہ کو باخبر کرتا رہے۔

کنیز بڑے عاجزانہ انداز میں حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے حاضر ہوئی اور اس نے اپنے خوبصورت چہرے کو بے نقاب کر دیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک نظر اس فتنہ ساماں عورت کو دیکھا اور فوراً ہی سر جھکا لیا۔

عباسی خلیفہ کے منصوبے کے مطابق کنیز التجا کرے لگی۔ ”شیخ! میری رہنمائی کیجئے! میں آپ کی صحبت میں رہ کر اپنی باقی زندگی یاد الہی میں بسر کرنا چاہتی ہوں۔“

جیسے ہی کنیز کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ نے سر اٹھا کر دوبارہ کنیز کی طرف دیکھا اور ایک آہ سرد بھری۔

حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ رنگ جلال دیکھ کر کنیز اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ فرش پر گر کر ترپنے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی روح جسم سے پرواز کر گئی۔

غلام بدحواسی کے عالم میں قصر خلافت تک پہنچا اور خلیفہ کے روبرو

سارا واقعہ بیان کر دیا۔ مشہور تصنیف ”تذکرۃ الاولیاء“ میں حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ کی روایت ہے کہ جب عباسی خلیفہ کو کنیز کی موت کا علم ہوا تو وہ غضب ناک ہو کر کہنے لگا۔

”اب شیخ جنید وہ دیکھیں گے جو انہیں نہیں دیکھنا چاہئے۔“ پھر خلیفہ پورے جاہ و شتم کے ساتھ حضرت جنید بغدادیؒ کی خانقاہ کی طرف روانہ ہوا، خوشامدی معاحبوں نے عباسی خلیفہ کو سمجھانے کی کوشش کی۔

”امیر المؤمنین! آپ کا ایک عام انسان کے گھر جانا منصب خلافت کے منافی ہے۔ شیخ جنید کو اپنی خدمت میں طلب کر کے ان سے باز پرس کیجئے۔“

خلیفہ نے اپنے معاحبوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ ”ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے ہیں کہ شیخ جنید کون ہیں اور ان کی خانقاہ میں کیا ہوتا ہے؟“

پھر جب عباسی خلیفہ حضرت جنید بغدادیؒ کے مکان کے قریب پہنچا تو پورے محلے میں امیر المؤمنین کی آمد کا شور مچ گیا، خدمت گاروں نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بھی خبر دی مگر آپ نے کسی تاثر کا اظہار نہیں کیا بلکہ پورے اطمینان و سکون کے ساتھ اپنے کام میں مصروف رہے۔

پھر جب عباسی خلیفہ آپ کی خانقاہ میں داخل ہوا تو حضرت شیخ نے ایک مسلمان طرح امیر المؤمنین کا استقبال کیا اور مزاج پر سی کی۔

عباسی خلیفہ نے رسمی باتیں کرنے کے بجائے براہ راست حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔ ”شیخ! یہ کیسی ادا ہے کہ آپ نے ایک محبوبہ دلنواز کو مار ڈالا اور اسے جلا کر خاک کر دیا۔“

خلیفہ کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے بے نیازانہ لہجے میں فرمایا۔

”امیر المؤمنین آپ کی یہ شفقت کیسی ہے کہ میری چالیس سالہ ریاضت، مجاہدات اور بے خوابی کو وہ کنیز ایک لمحے میں برباد کر ڈالتی اور لوگ تماشا دیکھتے رہ جاتے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کی اس قوت کشف پر عباسی خلیفہ سناٹے میں آ گیا۔

”امیر المؤمنین! ایک انسان میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ دوسرے

انسان کو مار ڈالے۔ ”حضرت جنید بغدادیؒ نے عباسی خلیفہ کو دوبارہ مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”میں اس گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر جسے پکار رہا ہوں، وہ خود نہیں چاہتا کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی غیر حائل ہو جائے۔“

عباسی خلیفہ چپ چاپ اٹھ کر چلا گیا، پھر جب مخالفین نے دوبارہ حضرت بغدادیؒ کی شکایت کی تو خلیفہ مستنصر سخت برہم ہو گیا۔ ”لوگ جھوٹ بولتے ہیں، جو شخص خود فتنے میں مبتلا نہیں ہوا اسے دیکھ کر دوسرے لوگ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کے کردار پر عباسی خلیفہ کی گواہی ایک بڑی گواہی ہے، اگر لوگ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

پھر جب خلیفہ معتضد باللہ کا زمانہ آیا تو علمائے بغداد نے اجتماعی طور پر صوفیاء کے خلاف ہنگامہ آرائی شروع کر دی۔ ایک روایت کے مطابق اس ہنگامہ آرائی کا سبب ایک شخص غلام خلیل تھا، خلیل نے دربار خلافت میں عرضداشت پیش کرتے ہوئے کہا۔

”عراق کے تمام صوفیاء زندیق اور بے دین ہیں، اس لئے امیر المؤمنین کا فرض ہے کہ وہ اسلام کو اس خوناک فتنے سے بچائیں۔“ غلام خلیل کی درخواست سن کر خلیفہ معتضد باللہ نے تمام صوفیائے عراق کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔

دوسری روایت ہے کہ اس ہنگامہ آرائی کی ابتدا شیخ نورؒ سے ہوئی جو نہایت بلند مرتبہ صوفی تھے۔ شیخ نورؒ نے ایک دن بغداد کے کسی راستے سے گزر رہے تھے کہ آپ نے چند لوگوں کو دیکھا جو شراب کے مٹکے اٹھائے ہوئے تھے، شیخ نورؒ کی مذہبی غیرت اس منظر کو برداشت نہ کر سکی، آپ دائرگی کی حالت میں آگے بڑھے اور شراب کے بہت سے مٹکے توڑ ڈالے، خم بردار تعداد میں زیادہ تھے اس لئے ان لوگوں نے حضرت شیخ نورؒ کو پکڑ لیا اور عباسی خلیفہ کے دربار میں لے گئے۔ بعض مؤرخین نے معتضد باللہ کے بارے میں تحریر کیا ہے کہ وہ ایک زشت خو اور تند مزاج حکمران تھا، پہلے گالی دیتا تھا، بعد میں گفتگو کا آغاز کرتا تھا، خلیفہ نے حسب عادت شیخ نورؒ کو گالی دیتے ہوئے کہا۔

”تو شراب کے خم توڑنے والا کون ہوتا ہے اور تجھے مختب کس

نے بنایا ہے؟“

حضرت شیخ نورؒ نے کسی تکلف اور رعایت کے بغیر فرمایا۔ ”جس ذات پاک نے تجھے خلیفہ بنایا ہے، اسی نے مجھے مختب کے منصب پر فائز کیا ہے۔“

خلیفہ معتضد باللہ حضرت شیخ نورؒ کا یہ بے باکانہ جواب برداشت نہ کر سکا اور تمام صوفیائے عراق کے قتل کا حکم جاری کر دیا تھا، معتوب صوفیاء میں حضرت شیخ نورؒ کے احباب بھی شامل تھے۔

بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ عباسی خلیفہ معتضد باللہ ایک پابند شریعت اور محتاط حکمران تھا، وہ حضرت شیخ نورؒ کے اس عمل سے اس قدر برہم نہیں ہو سکتا تھا۔ اب تاریخی حقائق کی روشنی میں ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ عراق کے فقہاء اور محدثین صوفیاء کے علم باطنی کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ان کے نزدیک ذکر اور سماع کی محفلوں کی کوئی حقیقت نہیں تھی، اس لئے وہ صوفیاء کے عشق جاں سوزی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ اتفاق سے بعض صوفیاء بھی غیر محتاط زندگی بسر کرتے تھے، نتیجتاً ان پر سرعام جذب مستی کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی، پھر یہی جذب و مستی صوفیاء کی دشمن بن گئی اور اسی کو بنیاد بنا کر فقہائے عراق نے عباسی خلیفہ کے دربار میں صوفیاء کی بے راہ روی کی شکایت اور اس اندیشے کا اظہار کیا کہ اگر اس گروہ کو شرع کا پابند نہ بنایا گیا تو عام مسلمان گمراہی کا شکار ہو سکتے ہیں، کسی تاریخی روایت سے پتہ نہیں چلتا کہ اس سلسلے میں خلیفہ وقت نے تحقیق سے کام لیا صرف فقہائے عراق کی شکایت پر تمام صوفیاء کے قتل کا حکم جاری کر دیا۔

فقہاء کی طرف سے صوفیاء پر تین الزامات عائد کئے گئے تھے۔ زندقہ، الحاد اور حلول، یہ تینوں صورتیں کفر کی کھلی ہوئی علامت ہیں، اگر بنیاد پر صوفیاء کو دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا اور واجب القتل قرار پائے صرف جنید بغدادیؒ کی حد تک پتہ چلتا ہے کہ اس سلسلے میں کسی قدر تحقیق سے کام لیا گیا تھا، بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ یہ ناخوشگوار واقعہ معتضد باللہ کے بجائے خلیفہ الموفق باللہ کے دور اقتدار میں پیش آیا تھا۔ مؤرخین کی اسی جماعت کے مطابق حضرت جنید بغدادیؒ کو الموفق کے دربار میں طلب کر کے پوچھا گیا تھا۔

☆☆☆☆

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: حیدر آباد

نام: محمد تمیز الدین

نام والدین: افضل بی بی محمد ابوالحسن

تاریخ پیدائش: ۲۷ جنوری ۱۹۵۵ء

نام شریک حیات: نفیسہ خانم

شادی کی تاریخ: ۷ اکتوبر ۱۹۸۳ء

قابلیت: ایم اے (عثمانیہ)

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ۵ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۸ حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵ حروف آتش، ۴ حروف بادی، ۳ حروف خاکی اور ایک حرب آبی ہے، باعتبار تعداد آپ کے نام میں آتش حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵، مرکب عدد ۱۴ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۴ ہیں۔

۵ کا عدد خود اعتباری سے وابستہ ہے، جس شخص کا عدد ۵ ہوتا ہے اس کی طبیعت میں استحکام ہوتا ہے اور یہ شخص اپنی ذات کے سوا کسی پر اعتبار نہیں کرتا۔ جن لوگوں کا عدد ۵ ہوتا ہے وہ بے تکلف ہوتے ہیں، ان کی طبیعت میں ایک طرح کی آزادی ہوتی ہے اور وہ لوگوں سے ان کے مرتبہ کا ناظر نہ رکھتے ہوئے ملاقاتیں نہیں کرتے ہیں، کسی سے ملاقات کرتے ہوئے ان کے دل میں کسی طرح کا خوف، جھجک اور تردد نہیں ہوتا، ان کا حلقہ احباب وسیع ہوتا ہے لیکن ان میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہوتا ہے۔ یہ لوگ پرانے دوستوں سے ترک تعلقات کر کے پھر نئے دوست بنا لیتے ہیں اور پرانے دوستوں کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، اس فطرت کی وجہ سے کبھی کبھی انہیں بڑے بڑے نقصانات برداشت کرنے

پڑتے ہیں اور کئی بار انہیں اچھے دوستوں سے ہاتھ دھونے پڑ جاتے ہیں۔ پانچ عدد کے لوگوں کو راج نیتی سے بھی بہت دلچسپی ہوتی ہے، یہ خود کو نمایاں کرنے کی جدوجہد میں بھی لگے رہتے ہیں، ان کو خواتین سے بھی ایک خاص قسم کی دلچسپی ہوتی ہے اور خواتین کے سامنے یہ اپنے خیالات کو بار بار پیش کرنے کی کوششیں کرتے ہیں، ان کے خیالات میں ایک طرح کا انتشار ہوتا ہے اور یہ انتشار ان کو رنجیدگی اور پراگندگی سے وابستہ رکھتا ہے اور یہ مضطرب سے رہتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ سنجیدہ ہوتے ہیں، بہت گہرے ہوتے ہیں، لیکن روپے پیسے کے معاملے میں قابل بھروسہ ہوتے ہیں، کاروبار سے انہیں بہت دلچسپی ہوتی ہے اور کاروبار کے معاملے میں یہ ہوشیار بھی بہت ہوتے ہیں، انہیں جھوٹ اور لاگ لپیٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ عیش و عشرت اور راحت و مسرت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ سفر کے شوقین ہوتے ہیں، ۵ کا عدد ایک اور ۹ کے درمیان کا عدد ہے اس میں وفا کی مقدار کم ہوتی ہے، اس عدد کا حامل کسی بھی وقت دوسری عورت کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے، اگر ان کی نگرانی اور حفاظت نہ کی جائے تو یہ کسی بھی وقت بے وفائی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں، محبت اور دوستی کے معاملے میں یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیتے ہیں، یہ شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اس کے لئے یہ جدوجہد بھی کرتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ لفظ نقصان سے بہت چڑتے ہیں، ان کا ذہن ہر وقت صرف نفع اور پروٹ کی طرح مائل رہتا ہے، یہ ایسی تجارت کے قائل ہوتے ہیں جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو، بزنس کے معاملے میں ان کی ہوشیاری اور چالاکی مسلم ہوتی ہے لیکن ان میں استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوتی یہ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل دیتے ہیں، بعض اوقات تو کسی بھی طرف

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۱۲، اور ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۵ ہی ہے، ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں کے ساتھ خوب جھے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ کے لوگ آپ کیلئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کے لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے، اگر آپ ۲ اور ۴ عدد والے لوگوں سے اور چیزوں سے خود کو بچائیں تو یہی آپ کے حق میں بہتر ہوں گے، آپ کوئی گاڑی، کوئی مکان یا موبائل بھی ایسا نہ خریدیں اس کا مفرد عدد ۲ یا ۴ ہو۔

آپ کا مرکب عدد ۱۴ ہے، یہ کاروبار اور دوستی سے ہم آہنگ مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو دولت حاصل کرنے میں ہمیشہ کامیابی رہے گی، اگر آپ خرید و فروخت اور زمین کے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہوں تو کسی بھی زمین کو یا کسی بھی فروخت کرنے والی چیز کو ۵ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں، ورنہ آپ کو غیر معمولی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ کا مرکب عدد آگ، ہوا اور پانی کے طوفان سے آپ کو چوکنا کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ ان چیزوں سے احتیاط برتتے ہوئے زندگی گزارنی چاہئے کیوں کہ آگ، ہوا اور پانی آپ کے لئے کسی بھی وقت بڑی مشکلات کھڑی کر سکتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۱۷، ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ ایک ضروری بات یہ یاد رکھیں کہ نام کے مفرد عدد کے حساب سے ۲۳ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور برج کے اعتبار سے آپ کے لئے یہی تاریخ غیر مبارک ہے اس لئے آپ کے لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے اہم کام انجام دیتے وقت اس ۲۳ تاریخ سے گریز کریں۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے آپ اپنے اہم کام تو ہفتہ کے دن بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر ہفتہ کا دن غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہا ہو تو اس کو نظر انداز کر دیں، بدھ اور جمعہ بھی آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہیں، آپ اپنے اہم کام بدھ اور جمعہ کو بھی

چلتے چلتے معمولی سے خسارے کی بنا پر اپنی رائے تبدیل کر لیتے ہیں اور اپنے لگے ہوئے سرمائے کو نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ اگر یہ ثابت قدمی سے کام لیں اور تھوڑا سا نقصان برداشت کر کے اسی راستے پر چلتے ہیں تو ان کے نقصان کی تلافی ممکن ہے اور انہیں پہلے ہی راستے پر چل کر بے انتہا نفع حاصل ہو سکتا ہے لیکن ان کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ بہت تھوڑا سا نقصان بھی یہ برداشت نہیں کر پاتے اور ایک دم پلٹی مار جاتے ہیں، ان کی زیادہ تر توجہ اپنی محنت کا صلہ پانے پر لگی رہتی ہے، بعض عدد کے لوگوں کے اعتقادات بہت کمزور ہوتے ہیں، ان کی سوچ و فکر اور ان کا نقطہ نظر کسی بھی وقت بدل سکتا ہے، ایک اعتبار سے یہ رجعت پسند ہوتے ہیں ان کے مزاج میں ہر آن تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔

۵ عدد کے لوگوں کی بیویاں ان کے بدلتے ہوئے مزاج سے بہت پریشان اور خوفزدہ رہتی ہیں۔ اگر ان لوگوں کی شادی دوران دلش اور صبر و ضبط کرنے والے خواتین سے نہ ہوں تو تعلقات ٹوٹ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ ۵ عدد کے لوگ حقائق اور دلائل کو پسند کرتے ہیں، ان کے نزدیک خدا پرست ہونا اور جذبہ رحم کی رکھنا محض کمزوری کی دلیل ہے۔ ۵ عدد کے لوگ اپنے یا کسی اور راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اپنا ہی راز فاش کرنے کی وجہ سے انہیں کئی بار بڑے بڑے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، بہت جلد ناراض ہو جاتے ہیں لیکن دیر تک کسی سے ناراض بھی نہیں رہ پاتے، صبح کو راستہ بھول کر شام کو گھر لوٹ آنا ان کی فطرت ہوتا ہے، چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۵ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کو اچھے کھانوں کا شوق ہوگا لیکن کھانوں میں کمی نکالنا بھی آپ کی فطرت ہوگی، آپ کسی بھی وقت کسی بھی کھانے کو ٹھکرا سکتے ہیں، آپ کی یہ ادا آپ کی شریک حیات کے لئے اور مسئلہ بنی رہتی ہوں گی، سفر آپ کا محبوب مشغلہ ہوگا، آپ گفتگو اچھی کر لیتے ہیں لیکن آپ گفتگو کرنے میں زیادہ محتاط نہیں ہوں گے، آپ کی غیر محتاط باتیں کئی بار دوسروں کے لئے اور خود آپ کے لئے مشکلات کھڑی کر دیتی ہوں گی لیکن آپ اپنی چرب زبانی سے باز نہیں آتے اور کئی ناحق باتوں کی وجہ سے آپ اپنے اچھے دوستوں اور قابل قدر رشتہ داروں سے اپنا تعلق ختم کر لیتے ہیں۔

اچھے دوست گنوا دیں گے اور کئی قرابت داروں سے آپ کی دوری ہو جائے گی اگر آپ اپنے اس مزاج کو ترک کر دیں تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دور اندیشی، موقعہ شناسی، ہمت و حوصلہ، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتی، تنقید مزاجی، بے استقلالیت، نخوت و غرور، بے پرواہی وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اپنی خامیوں سے نجات حاصل کر لی اور رفتہ رفتہ آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کر لیا تو پھر آپ کی شخصیت میں مزید حسن پیدا ہو جائے گا اور دیکھنے والوں کو آپ اور زیادہ اچھے اور بھلے محسوس ہونے لگیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		
	۵۵	۲
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد بار آیا ہے جو آپ کی قوت گویائی کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو بہت ہی عمدہ طریقے سے بیان کر سکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک میں بڑھی ہوئی ہے لیکن نہ جانے کیوں آپ بروقت اپنی اس صلاحیت کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ اپنی کاوشوں اور اپنی تخلیقات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور اس طرح آپ اپنی ہنرمندیوں کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے محروم ہی رہتے ہیں۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لا پرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے مواقعات کافی چاق و چوبند دکھائی دیتے ہیں اور علمی کارناموں میں کبھی کبھی یہ لا پرواہی آپ کو اہم مسائل سے دور کر دیتی ہے اور یہ بری صفت آپ کے لئے بہت سی

رکھتے ہیں، اتوار، جمعہ اور منگل آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گے، ان دنوں میں اگر آپ اپنا کوئی اہم شروع نہ کریں تو بہتر ہے۔ باتوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، اگر آپ اس پتھر کو ساڑھے ۴ گرام کی چاندی کی انگٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی انگلی میں پہن لیں گے تو انشاء اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کے لئے راحتوں کے دروازے کھل جائیں گے۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، آپ کو اپنی عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، امراض دماغی، ٹانگوں اور پیروں کی تکلیف، درد گھٹیا اور امراض چشم کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۶۶ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۳۲ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۰	۶۳	۶۱	۵۷
۶۲	۵۶	۵۱	۶۳
۵۵	۵۹	۶۶	۵۲
۶۵	۵۳	۵۳	۶۰

آپ کے مبارک حروف ٹ، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات آپ کے لئے اہم ثابت ہوں گے۔ آپ محنت و مشقت کرنے کی عادی ہیں، آپ دماغی اعتبار سے چست و چالاک ہیں، جدت طرازی اور منصوبہ بندی میں ماہر ہیں، جمات مند اور بہادر ہیں، آپ کے مزاج میں عجلت اور جلد بازی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے کئی بار آپ کو بڑے بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن آپ عجلت اور جلد بازی کرنے سے باز نہیں آتے، آپ اکثر غصہ سے بے قابو ہو جاتے ہیں اور غصے میں آکر غلط فیصلے کر گزرتے ہیں، آپ کی قدر بخشی مزاج بھی ہیں، آپ اپنے اس مزاج کی وجہ سے اپنے کئی

الجھنوں کے دروازے کھول دیتی ہے اور آپ کو کئی طرح کی ناگہانیوں سے دوچار کراتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کا عدد بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر خود اعتباری حد سے زیادہ بڑھی ہے اور آپ کے لئے کسی وقت بھی کوئی مشکل کھڑی کر سکتی ہے، انسان کے اندر خود اعتباری ہونی چاہئے لیکن ایک حد میں، حد سے زیادہ بڑھی ہوئی خود اعتباری انسان کو نقصان پہنچاتی ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہاں اس بات کا اندیشہ ہو جاتا ہے کہ آپ حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے کہیں راہ فرار اختیار نہ کر لیں اور اگر ایسا ہو تو پھر یہ ایک طرح کی پست ہمتی ہوگی جو آپ جیسے باصلاحیت انسان کے لئے وجہ ندامت بنے گی۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل و انصاف کے دلدادہ ہیں اور آپ ہر جگہ عدل و انصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں، آپ ظلم و ستم کو ہرگز پسند نہیں کرتے اور آپ ظلم و ستم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ سے یہ فہمائش کرتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں مزید منظم ہونا چاہئے، مادی کاموں میں آپ کی دلچسپی از حد ضروری ہے اور روپے پیسے کے لین دین میں آپ کو ہر وقت چوکنا رہنا چاہئے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور اس سے یہ ثابت ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں اور کشادہ ذہن بھی لیکن یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اکثر معاملات میں آپ جلد بازی سے کام لیتے ہیں اور ایک دم جذباتی ہو جاتے ہیں اس لئے کئی کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے لیکن کوئی بھی لائن بالکل خالی بھی نہیں ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ کی زندگی میں الجھاؤ بہت پیدا ہوں گے اور زندگی کا ہر سال کسی نہ کسی کشمکش کا شکار رہے گا، آپ کتنی ہی احتیاط سے اپنا قدم اٹھائیں مگر پیچیدگیاں آپ کا مقدر بن کر رہیں گی۔

آپ کے دستخط آپ کی بردباری اور آپ کی نکھری ہوئی سوچ کے آئینہ دار ہیں، آپ کی تصویر آپ کی سوچ و فکر اور آپ کے گہرے خیالات کو واضح کرتی ہے اور آپ کی تصویر سے یہ بھی مترشح ہوتا ہے کہ آپ عمر بھر کسی نہ کسی کھوج میں رہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ اس کالم کو پڑھ کر اپنی شخصیت کی نوک پلک کو مزید درست کرنے کی جدوجہد کریں گے تاکہ آپ کی شخصیت بے مثال بن جائے اور آپ کا کردار چاند اور ستاروں کی طرح چمکنے لگے۔

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور از دو اجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی بڑا اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی - 20/- روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت - 600/- روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

جنات کی دنیا

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سلیمان علیہ السلام کے لئے جہاں بہت سی چیزیں مسخر کی تھیں وہیں جنوں اور شیطانوں کو بھی آپ کے تابع کر دیا تھا، جو چاہتے ان سے کرواتے ان میں ان میں سے جو نافرمانی کرتا اس کو سزا دیتے اور قید میں ڈال دیتے تھے۔

لَسَخَرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝ وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ ۝ وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ لِّىَ الْأَصْفَادِ ۝ (ص: ۳۶-۳۸)

”تب ہم نے اس کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی جدھر وہ چاہتا تھا اور شیاطین کو مسخر کر دیا، ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور اور دوسرے جو پابند سلاطین تھے۔“

نیز سورہ سبأ میں فرمایا: وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ وَمَن يَزِغُ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُنْزِلُكَ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ۝ يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِنْ مَّحَارِبٍ وَتَمَائِيلٍ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَاسِيَاتٍ ۝ (سبأ: ۱۲-۱۳)

”اور ایسے جن اس کے تابع کر دئے جو اپنے رب کے حکم سے اس کے آگے کام کرتے تھے ان میں سے جو ہمارے حکم سے سرتابی کرتا اس کو ہم بھڑکتی ہوئی آگ کا مزہ چکھاتے۔ وہ اس کے لئے بناتے تھے جو کچھ وہ چاہتا، اونچی عمارتیں تصویریں، بڑے بڑے حوض جیسے لگن اور پانی جگہ سے نہ ہٹنے والی بھاری دیکیں۔“

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنوں کو اس طرح مسخر کرنا اس کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی کہ:

وَهَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي (ص ۳۵)

”اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو۔“

اسی دعا کی وجہ سے ہمارے نبی محمد ﷺ نے اس جن کو نہیں باندھا تھا جو آپ کے چہرے پر پھٹکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔ صحیح مسلم میں ابو داؤد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز

کے لئے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا ”میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں“ پھر آپ نے فرمایا: ”میں تجھ پر اللہ کی لعنت بھیجتا ہوں“ اور آپ نے اپنا ہاتھ پھیلا یا جیسے کوئی چیز لے رہے ہوں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے آپ کو نماز میں کچھ کہتے ہوئے سنا جو اس سے پہلے نہیں سنا، ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے ہوئے بھی دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس میرے چہرے پر پھٹکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا، میں نے تین مرتبہ اس سے اللہ کی پناہ چاہی پھر اس پر اللہ کی لعنت بھیجی پھر بھی وہ پیچھے نہیں ہٹا میں نے اس کو پکڑنا چاہا اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو اس کو پکڑ کر باندھ دیتا جس سے مدنیہ والوں کے بچے کھلتے۔

یہ واقعہ ایک سے زائد مرتبہ پیش آیا ہے: چنانچہ صحیح مسلم ہی میں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کل رات شیطان میری نماز خراب کرنے کے لئے مجھے پر حملہ کرنے لگا تھا اللہ نے اسے میرے قابو میں کر دیا، میں نے سوچا اسے مسجد کے کسی ستون سے کس دوں تاکہ صبح کو تم لوگ اس کا نظارہ کرو، پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی بات یاد آئی انہوں نے کہا تھا کہ اے رب مجھے بخش دے اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو، چنانچہ اللہ نے شیطان کو ذلیل کر کے واپس کر دیا۔

سلیمان علیہ السلام پر یہود کی تہمت

یہود اور ان کے جو تبعین جادو کے ذریعہ جنوں کو استعمال کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام جادو کے ذریعہ جنوں سے کام لیتے تھے۔ بہت سے علماء سلف کہتے ہیں کہ جب سلیمان علیہ السلام کا انتقال ہوا تو شیطانوں نے جادوئی اور کفریہ کتابیں لکھ کر آپ کی کرسی کے نیچے رکھ دیں اور کہا کہ سلیمان انہی کتابوں کے ذریعہ

حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے جنوں کو اس طرح مسخر کرنا اس کی دعا کی قبولیت کا نتیجہ تھا جو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے کی تھی کہ:

وَهَبْ لِي مَلَكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي (ص ۳۵)

”اور مجھے وہ بادشاہی دے جو میرے بعد کسی کے لئے سزاوار نہ ہو۔“

اسی دعا کی وجہ سے ہمارے نبی محمد ﷺ نے اس جن کو نہیں باندھا تھا جو آپ کے چہرے پر پھٹکنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔ صحیح مسلم میں ابو داؤد سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز

جنوں سے خدمت لیتے تھے۔

چنانچہ بعض یہود کہنے لگے کہ اگر یہ چیز حق اور جائز نہ ہوتی تو سلیمان کبھی نہ کرتے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. (البقرة)

”اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی رسول اس کتاب کی تصدیق و تائید کرتا ہوا آیا جو ان کے ہاں پہلے سے موجود تھی تو ان اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے کتاب اللہ کو اس طرح پست پشت ڈالا گویا کہ وہ کچھ جانتے ہی نہیں۔“

پھر بتایا کہ یہود ان چیزوں کی پیروی کرتے ہیں جو شیاطین، سلیمان علیہ السلام کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان علیہ السلام جادوگری اور کفریہ باتوں سے کوسوں دور تھے۔

وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا. (البقرة)

”اور ان چیزوں کی پیروی کرنے لگے جو شیطان، سلیمان کی سلطنت کا نام لے کر پیش کیا کرتے تھے، حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا کفر کے مرتکب تو وہ شیاطین تھے۔“

جن معجزات پیش کرنے سے قاصر ہیں

انبیاء علیہم السلام نے اپنی نبوت و رسالت کی صداقت کے ثبوت میں جو معجزات پیش کئے تھے جنات اس طرح معجزات پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ چنانچہ جب بعض کافروں نے یہ کہا کہ قرآن شیطانوں کا بنایا ہوا کلام نہیں ہے اللہ نے ان کے جواب میں فرمایا:

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ۚ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ ۙ وَسْتَطِيعُونَ ۚ إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعَزُونَ ۚ (الشعراء)

اس کتاب میں کو شیاطین لے کر نہیں اترتے ہیں نہ یہ کام ان کو جتا ہے اور نہ وہ ایسا کر ہی سکتے ہیں۔ وہ تو اس کی سماعت تک سے دور رکھے گئے ہیں۔ ”اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کو قرآن کے بارے میں چیلنج دیا ہے: قُلْ لِّسِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

ظہیراً (بنی اسرائیل)

کہہ دو کہ اگر انسان اور جن سب کے سب مل کر اس قرآن بھی کوئی چیز لانے کی کوشش کریں تو نہ لاسکیں گے چاہے وہ سب ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ ہوں۔“

جنات خواب میں رسول اللہ ﷺ کی شکل اختیار نہیں کر سکتے

جنات اور شیاطین خواب میں رسول اللہ ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتے، ترمذی میں صحیح سند سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے مجھے دیکھا وہ میں ہی ہوں، شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔ بخاری اور مسلم میں یہی حدیث ان لفظوں میں ہے:

”جس نے مجھے دیکھا اس نے صحیح دیکھا، اس لئے شیطان میرا روپ نہیں دھار سکتا۔“ (الجامع الصحيح)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ شیطان رسول اللہ ﷺ کی حقیقی شکل اختیار نہیں کر سکتا البتہ یہ ممکن ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی دوسرے کی شکل میں آئے اور یہ کہے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

اس لئے اس حدیث سے یہ دلیل نہیں دی جاسکتی کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں آپ کو دیکھ لیا البتہ حدیث کی کتابوں میں آپ کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں اگر انہیں اوصاف میں دیکھا ہے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ بہترے لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسی شکل میں دیکھا جو حدیث کی معتبر کتابوں میں بیان کردہ شکل سے مختلف تھی۔

کرمانی نے ”باب رَوَا النَّبِيُّ ﷺ“ کے ضمن میں کہا کہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر نبی ﷺ خواب میں بوڑھے نظر آئیں تو وہ صلح کا سال ہوگا اور اگر جوان نظر آئیں تو وہ جنگ کا سال ہوگا۔

اسی طرح اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ نبی ﷺ اس کو ایسے آدمی کے قتل کا حکم دے رہے ہیں جس کو قتل کرنا جائز نہیں تو کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیالی صفت ہے، نبی ﷺ نے یہ جو فرمایا کہ: (مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَاتِي فِي الْيَقَظَةِ)

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا۔“ اس کے متعلق مازری نے کہا کہ: اگر لفظ ”فسیرانی فی الیقظة“ محفوظ ہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے زمانہ کے ان

بعض عبادت گزاروں سے منقول ہے کہ

وہ اپنی مناجات میں یہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱) الہی لمبی لمبی امیدوں نے مجھے دھوکہ میں ڈال دیا۔

(۲) دنیا کی محبت نے مجھے ہلاک کر ڈالا۔

(۳) شیطان نے مجھ کو گمراہ کر دیا۔

(۴) نفس امارہ (جو برائی کا حکم کرتا ہے) نے مجھ کو حق سے

روک دیا۔

(۵) اور برے ہم نشین (ساتھی) نے نافرمانی پر میری مدد کی،

پس تو میری فریادری کر (مدد کر) اے فریاد کرنے والوں کی فریادری

(مدد کرنے والے) پس اگر تو نے مجھ پر رحم نہ کیا تو تیرے علاوہ مجھ پر

کون رحم کریگا۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے

عقرب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا کہ پانچ چیزوں سے

محبت کریں گے اور پانچ چیزوں کو بھلا دیں گے۔

(۱) دنیا سے محبت کریں گے اور آخرت کو بھلا دیں گے۔

(۲) زندگی سے محبت کریں گے اور موت کو بھلا دیں گے۔

(۳) مخلوق (بڑے بڑے مکانات) سے محبت کریں

گے، لیکن قبروں کو بھلا دیں گے۔

(۴) مال سے محبت کریں گے اور حساب کو بھلا دیں گے۔

(۵) مخلوق سے محبت کریں گے اور خالق کو بھلا دیں گے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے

(۱) الہی رات اچھی نہیں لگتی، مگر تیری مناجات کے ساتھ۔

(۲) دن اچھا نہیں لگتا مگر تیری اطاعت کے ساتھ۔

(۳) دنیا اچھی نہیں لگتی مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔

(۴) آخرت اچھی نہیں لگتی مگر تیری معافی کے ساتھ۔

(۵) جنت اچھی نہیں لگتی مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔



لوگوں کو مراد لیا ہو جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو یعنی اگر انہوں نے آپ کو خواب میں دیکھا تو بیداری میں بھی دیکھیں گے۔ اس طرح اللہ جل شانہ نے خواب میں دیدار کو بیداری میں دیدار کی علامت قرار دیا ہو اور نبی ﷺ کو اس کی وحی کر دی ہو۔

جنات فضا میں حدود سے آگے نہیں بڑھ سکتے

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُلُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُلُوا لَا تَنْفُلُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۖ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ ۝ (الرحمن)

اے گروہ جن و انس! اگر تم زمین اور آسمانوں کی سرحدوں سے نکل کر بھاگ سکتے ہو تو تو بھاگ کر کر دیکھو، نہیں بھاگ سکتے، اس کے لئے بڑا زور چاہئے۔ اپنے رب کی کن کن قدروں کو تم جھٹلاؤ گے؟ (بھاگنے کی کوشش کرو گے تو) تم پر آگ کا شعلہ اور دھواں چھوڑ دیا جائے گا تم مقابلہ نہ کر سکو گے۔“

معلوم ہوا کہ جنوں میں عظیم طاقت ہونے اور لمحوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ حرکت کرنے کے باوجود ان کے اپنے مخصوص حدود ہیں جن سے وہ آگے نہیں بڑھ سکتے ورنہ ان کا انجام ہلاکت و بربادی ہے۔

جس دروازہ کو بسم اللہ کہہ کر بند کیا گیا ہو اس کو جنات نہیں

کھول سکتے

یہ بات نبی ﷺ نے بتائی۔ آپ نے فرمایا: دروازے بند کرو اور بند کرتے وقت اللہ کا نام لو، شیطان ایسا دروازہ نہیں کھول سکتا جو اس پر بند کر دیا گیا ہو۔ اس کو ابوداؤد احمد، ابن حبان اور حاکم نے صحیح سند سے روایت کیا (الجامع الصحیح)

بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے۔ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا، اور اپنے مشکیزے اللہ کا نام لے کر بند کرو اور اپنے برتن اللہ کا نام لے کر ڈھانپ رکھو، اور چراغوں کو بجھا دو۔ (الجامع الصحیح) مسند احمد میں ہے: دروازے بند کرو، برتن ڈھانپ دو، مشکیزے بند کرو چراغ گل کرو، شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور نہ کوئی دھک ہوئی چیز سے پردہ اٹھا سکتا ہے۔

معین کی مشہور و معروف مٹھائی بازار فرم

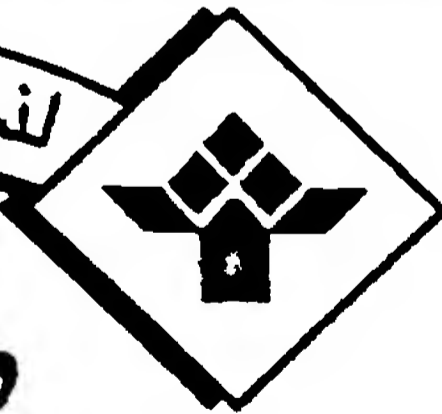
طہور اسونیس

اپیشل مٹھائیاں



افلاطون * نان خطائیاں * ڈرائی فروٹ برنی
 ملائی میٹکو برنی * قلا قند * بدوائی حلوه * گلاب جامن
 دوہی حلوه * گاجر حلوه * کاجو کٹی * ملائی زعفرانی پیڑہ
 مستورات کے لئے خاص تیار لڈو۔
 دیگر عمدہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لنیز مٹھائیوں کے لئے



طہور اسونیس®

پلاس روڈ ٹاکیلا، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ۲۳۰۹۱۳۱۸ ۲۳۰۸۲۷۷۳

رفیعہ نوشین

اف رشتہ داریاں

خاص کھانا چاہو تو ”آپ کو پرہیز ہے“ زندگی کی ساری گفتگو جیسے ان چار پانچ جملوں میں سمٹ کر رہ گئی ہو۔

والدین اور اولاد کے درمیان تو خون کا رشتہ ہوتا ہے، خون کے ساتھ ساتھ رشتے احساس کے بھی تو ہوتے ہیں، اگر احساس ہو تو اجنبی بھی اپنے ہو جاتے ہیں اور اگر احساس نہ ہو تو اپنے بھی اجنبی محسوس ہونے لگے ہیں۔ رشتوں کا نہ ہونا اتنا تکلیف کا باعث نہیں ہوتا جتنا

رشتوں کا ہوتے ہوئے بھی احساس کا مرجانا تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ ایک خاتون اپنے کسی قریبی رشتہ دار سے ملنے ان کے گھر گئیں، دیوان خانے کے سینئر ٹیبل پر ایک ٹرے میں چھوٹے چھوٹے چمکیلے، رنگین، مگر بیجان پتھر رکھے تھے جسے دیکھ کر اس خاتون کا چھوٹا سا بیٹا محل گیا اور ان پتھروں سے کھیلنے لگا۔ ظاہری بات ہے جب بچے کھیلتے ہیں تو چیزیں ہوں یا کھلونے بکھرتی ہیں، ٹوٹتی ہیں، اس کے بغیر بچپن کا تصور ہی کیسا؟ اس بچے کے ساتھ بھی یہی ہوا کہ کچھ پتھر اس کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گر پڑے۔ صاحب خانہ کی نظر جیسے ہی ان گرے ہوئے پتھروں پر پڑی ان کے چہرے پر ہوائیاں سی اڑنے لگیں اور انہوں نے بہت ہی شٹے لہجے سے بچے کے ہاتھوں سے وہ پتھر والی ٹرے اٹھائی اور اسے اونچائی پر رکھ دیا جہاں بچے کا ہاتھ نہ پہنچ سکے۔ بچہ مایوس ہو کر خاموش بیٹھ گیا۔ کاش وہ یہ جانتے کہ چیزیں اہمیت نہیں رکھتیں، رشتے اہمیت رکھتے ہیں۔ جب ہم سے چیزیں چھین لی جائیں تو دل ڈوب ڈوب کر ابھرتا ہے لیکن جب رشتے کھوجائیں تو دل ایسا ڈوبتا ہے کہ پھر ابھرنے نہیں سکتا۔

کاش وہ سمجھتے کہ ”ایک معصوم بچے“ کے چہرے پہ بکھری مسکراہٹ کی قیمتی دنیا کی قیمتی چیز سے قیمتی چیز سے بھی زیادہ معنی رکھتی ہے، پر یہ تو حقیر سے حقیر ہیں۔ اپنی زندگی میں پیش آنے والے خوشی اور غم کے خاص طور پر خوشی کے مواقع پر رشتہ داروں کو شامل رکھنا ضروری ہے۔ اکثر رشتہ دار جب خوش خبریاں دوسروں سے بانٹتے ہیں تو کچھ رشتہ داروں کا عمل واقعی خوش کن ہوتا ہے جب کہ کچھ رشتہ داروں کے ہلچے میں اتنی

انسان جب اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو وہ تنہا آتا ہے لیکن اس کی آمد کے ساتھ ہی کئی رشتے تخلیق ہوتے ہیں۔ رشتے ہمیں جینے کا ڈھب سکھاتے ہیں اور زندگی جیسا مشکل سفر ان ہی رشتوں کے ساتھ مل کر ہم گزارتے ہیں۔ سب سے پیارا رشتہ والدین کا ہوتا ہے اور اس میں بھی خاص طور سے ”ماں“ کا۔ اس کے بعد باپ، بھائی، بہن، تایا، چاچی، ماموں، خالہ، نانا، دادی وغیرہ وغیرہ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کا روایت کردہ ایک واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ ”کون لوگ میرے بہترین سلوک کے حق دار ہیں؟“ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تمہاری ماں“ صحابی نے پھر عرض کیا ”اس کے بعد کون؟“ تو آپ نے فرمایا ”تمہاری ماں“ صحابی نے پھر پوچھا ”اس کے بعد؟“ آپ نے فرمایا ”تمہاری ماں“ صحابی نے پھر پوچھا کہ ”اس کے بعد؟“ تو آپ نے فرمایا ”تمہارا باپ“۔

آج کے دور میں اس ماں کے ساتھ اکثر اولاد کا جو سلوک ہے اس کا ثبوت اولڈ ایج ہوس میں ہونے والا بتدریج اضافہ ہے جو عمرین کے آخری وقت کا مسکن بنے ہوئے ہیں۔ کچھ بچے جو خود کو فرماں بردار خدمت گزار ثابت کرنے کے لئے والدین کو اولڈ ایج ہوم میں نہیں چھوڑتے ہیں تو گھر کا ماحول ہی ان کے لئے اولڈ ہوم جیسا بنا دیا جاتا ہے جہاں ان کی زندگی کی ایک کمرے میں مقید کر کے یکہ و تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے۔ وقت پر کچھ کھانے کو دے دیا اور تفریح کے نام پر ایک ٹیلی ویژن اولاد کو اپنی زندگی کے چند ساعت بھی ان کے نام کرنے کی فرصت نہیں، جس کی وجہ سے گھر میں ہوتے ہوئے بھی وہ علیحدگی اور تنہائی کے بوجھ تلے دبے رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس سے اچھا تو ہوم ہی ہوتا جہاں ہمیں اپنے ہم عمر تو ملتے ہیں، جن سے ہم جی بھر کے باتیں کرتے، ہنستے بولتے اور من ہلکا کرتے یہاں تو درود یوار کو تکتے تکتے آنکھیں جیسے پتھر لگیں ہیں۔ کچھ پوچھیں تو جواب ملتا ہے کہ ”آپ کو نہیں معلوم“ کچھ بتاؤ تو ”یہ آپ کا زمانہ نہیں ہے“ کہیں جانا چاہو تو ”آپ نہیں جاسکتے“ کچھ

کسی غلط بات کو بھی رد کر دے تو وہ اپنے اس تکبر میں رشتہ دار یاں توڑنے میں بھی کوئی تردد محسوس نہیں کرتے بلکہ بسا اوقات تو زندگیوں کو جہنم بنا دیتے ہیں۔

اکثر اوقات بیویاں خاوند کے لئے اس کے رشتہ داروں سے قطع تعلق کا سبب بنتی ہیں۔ ان میں صرف اور صرف اپنے شوہر سے تعلق رکھنا ہی منسوب ہوتا ہے۔ ان سے جڑے رشتوں سے نہیں۔ ان کی مثال ایسی ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھر میں موجود پیڑ سے صرف اس کا پھل کھانا چاہتی ہیں۔ جڑ (ماں) اور پتوں (بھائی بہن) کی انہیں پرواہ ہی نہیں ہوتی۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر رہتی ہیں کہ بنا جڑ اور پتوں کے درخت سرسبز و شاداب نہیں رہ سکتا بلکہ سوکھ کر ویران ہو جاتا ہے اور اگر ایسا ہو تو انہیں بھی اپنی زندگی ویرانے میں ہی بسر کرنی ہوگی۔

اب جہاں تک خاوند کا سوال ہے تو وہ بے چارہ اپنی بیوی کی رضامندی کے لئے، اس کو خوش رکھنے کے لئے اپنے دیگر رشتہ داروں کا حق مارنے لگتا ہے یہاں تک کہ ان کو کاٹ کر پھینک دیتا ہے، اس کے برعکس ایسی کئی خواتین بھی ہیں جن کے شوہر انہیں مجبور کرتے ہیں کہ وہ کسی شرعی سبب کے بغیر اپنے رشتہ داروں سے قطع تعلق کر لیں۔ بیویاں ان کی محکوم جو ہوتی ہیں، دونوں ہی صورتیں رشتہ داروں کے لئے تکلیف کا باعث بنتی ہیں کیوں کہ رشتے اور موسم دونوں ایک جیسے ہوتے ہیں، کبھی حد سے زیادہ اچھے اور کبھی برداشت سے باہر۔ فرق بس اتنا ہے کہ موسم جسم کو تکلیف دیتا ہے اور رشتے روح کو۔ اگر ہم مال یا وسائل یا زکوٰۃ کی رقم بھی مستحق رشتہ داروں کو دیتے ہیں تو ان سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ صرف ہماری مرضی کے مطابق ہی عمل کریں گے۔ ہماری غلط صحیح ہر بات مانیں گے اور ہمارے احسانات کا ورد کرتے رہیں گے وغیرہ وغیرہ۔ اور اگر ہم ایسا سوچتے ہیں یا کسی کو کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو یقین رکھیں کہ ہم رشتہ دار یاں جوڑنے یا نبھانے والوں میں سے نہیں بلکہ اپنے نفس کی پیروی کرنے والوں میں سے ہیں۔ جس کا نتیجہ عموماً اچھا نہیں ہوتا۔

رشتے اعتبار کی ڈور سے بندھے ہوتے ہیں اور اعتماد کی فضاء میں پل کر مضبوط ہوتے ہیں۔ اگر انہیں بدگمانی کی ہوا جھکا دے تو یہ کچے دھاگے کی مانند ٹوٹ جاتے ہیں اور ہمارا عالم یہ ہے کہ جہاں رشتے دار جمع ہوئے نہیں کہ بدگمانیوں کا بازار گرم ہونے لگتا ہے۔ رسول پاک

سردھری اور بیزارگی کا عنصر نمایاں ہوتا ہے کہ خوش خبری سنانے والے کو سوچنا پڑتا ہے کہ اس نے خوش خبری ہی سنائی ہے یا پر کوئی دردناک خبر؟

ایک مرتبہ Telecommunication کے تربیتی پروگرام میں شرکت کرنے والے شرکاء سے کہا گیا کہ آپ جب بھی فون رسپو کریں تو مسکراتے ہوئے ”ہیلو“ کہیں۔ ایک لڑکے نے سوال کیا ”سر کیا ہماری مسکراہٹ ٹیلیفون پر انہیں دکھائی دے گی؟“ پروفیسر نے کہا نہیں، آپ کا چہرہ تو نہیں دکھائی دے گا لیکن سننے والا آپ کے لہجے سے، آپ کی مسکراہٹ کو ضرور جان لے گا کیوں کہ مسکراہٹ کا عنصر آواز میں شامل ہو جاتا ہے۔ چائے میں چینی کی طرح، جو دکھائی نہیں دیتی لیکن مٹھاس ضرور گھول دیتی ہے۔ مسکرانا صدقہ ہے، جس کے لئے کسی کو کچھ خرچ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ اس کے باوجود وہ بھی ہم اپنے رشتہ داروں کو دینے میں کنجوسی کرتے ہیں۔ ہماری لب گلاب کی پٹکھڑیاں یا سنگترے کی قاشیں نہیں بلکہ ”لب سنگ“ ہیں جو مسکرانے کے لئے ہوتے ہی نہیں۔ پہلے زمانے میں جب رشتہ دار بطور مہمان گھر آتے تو میزبان خوشی سے پھولے نہیں ساتے تھے۔ اتنی گرم جوشی اور محبت سے ان کا استقبال ہوتا کہ مہمان بھی سرشار ہو جاتے۔ میزبان حتی الامکان کوشش کرتا کہ مہمان کی خوب خاطر تواضع کی جائے اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

لیکن آج کے دور میں جب رشتہ دار کسی کے گھر بطور مہمان جاتے ہیں تو میزبان کے چہرے پر ایسے ناگواری کے آثار نمودار ہوتے ہیں کہ مہمان اپنی آمد پر پچھتانے لگتا ہے۔ پہلے کھانا کھاتے وقت اگر مہمان آجائے تو اسے بہت مبارک تصور کیا جاتا اور کہا جاتا کہ جو کھاتے وقت آتا ہے وہ سچا ہی خواہ اور دوست ہوتا ہے مگر آج ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ کھاتے وقت مہمان آجائے تو میزبان اسے بوجھ تصور کرتا ہے اور پھر آپس میں کہنے لگتے ہیں ”پتہ نہیں کیسے لوگ ہوتے ہیں جو عین کھانے کے وقت وارد ہو جاتے ہیں۔ بیٹھے بیٹھے کھانا کا انتظام کرنا کوئی معمولی بات نہیں“ کچھ رشتہ دار معاشی، معاشرتی اور خاندانی خوبی ملنے کی وجہ سے دوسروں کو خود سے برتر سمجھنے لگتے ہیں اور یہ خیال کرنے لگتے ہیں کہ وہ ہر ایک معاملہ میں اپنی بات منوانے کا حق رکھتے ہیں اور دوسروں کو ان کی کوئی بھی بات رد کرنے کا کوئی حق نہیں اور اس تکبر میں وہ سب سے پہلے اپنے رشتہ داروں اور قریب والوں کو گرگرتے ہیں اور اگر کوئی ان کی

قوتِ باہ عدد ۹ کی انگٹھی

منگل کا دن مرنے سے منسوب ہے، جسے پہ سالار فلک، ہمت بہادری طاقت اور قوت کا سیارہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سیارہ دو بروج حمل اور عقرب کا حامل ہے، مردانہ قوت، ہمت، حوصلہ اور بہادری اس کی خاصیت ہے۔ جن افراد کے زائچہ پیدائش یہ سیارہ کمزور ہوتا ہے ایسے افراد کو مردانہ کمزوری، معدہ اور خون کی خرابی، پھوڑے پھنسی، بخار جیسے امراض کے علاوہ بزدلی، ڈر، خوف، نفسیاتی امراض، احساس کمتری کا سامنا رہتا ہے۔ اگر ایسے افراد شادی شدہ ہوں تو ان کو اکثر اوقات شرمندگی رہتی ہے جس کے علاج کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں، روپیہ پیسہ برباد کرتے ہیں لیکن پھر بھی حاصل وصول کچھ نہیں ہوتا، ایسے افراد کا مسئلہ کا حل عدد ۹ کی انگٹھی یا طلسم مرنے میں پوشیدہ ہے۔ ایسے افراد کو چاہئے کہ شرف یا اوج مرنے کے وقت قوتِ باہ میں اضافہ چاہیں تو اپنے نام کے عدد شمس برآمد کریں، ان اعداد میں حرف ی کے شمس اعداد ۱۰۰۰ شامل کر کے موکل برآمد کریں، حاصل شدہ موکل کا اسم تانبہ یا لوہے کی انگٹھی پر بوقت اوج یا شرف مرنے یا مرنے شمس تبدیل و تثلیث میں مذکورہ بالا دھات اور قوت ایسی ملے گی کہ جیسے اُس نے دیا گرا کا استعمال کر لیا ہو۔ اکثر و بیشتر دیکھنے میں آیا ہے کہ عدد ۹ کی انگٹھی چاندی میں تیار کی جاتی ہے جب کہ ہماری تحقیق کے مطابق چاندی میں تیار کردہ انگٹھی کے اثرات کمزور ہو جاتے ہیں کیوں کہ مرنے عنصر آتش ہے اور چاندی کا مزاج آبی ہے۔ لہذا آگ اور پانی کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ضروری ہے کہ اگر آگ کو بڑھا دینا ہو گا تو ہوا کی مدد دینی ہے۔ آتش عمل کر رہے ہیں تو نظر میں رکھنا ضروری ہے کہ دھات بھی آتش استعمال ہو۔ بخورات بھی آتش مزاج سے مسلک ہو رنگ سرخ یعنی آتش ہو تو یقیناً اثرات جلد ظاہر ہوں گے۔ ابجد قمری میں اعداد کی قوت آبی ہوتی ہے۔ لہذا ابجد قمری سے اعداد برآمد نہ کئے جائیں گے، یہ انگٹھی تیار کرنے کے بعد اگر اسی ساعت میں پہن لیں تو بہت خوب ورنہ بروز منگل تیسری ساعت جو کہ عموماً رات کی ۵:۰۹ تا ۸:۰۹ بجے میسر آتی ہے اس وقت میں پہن لی جائے۔ عدد ۹ کی انگٹھی تیار کرنے کے لئے مثلث آتش سے خانے پر کئے جائیں گے تاکہ تاثیر قوت برقرار رہے۔

پہلے نے فرمایا کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو صرف بدلہ چکائے (یعنی احسان کے بدلے احسان کرے) بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اگر اس سے رشتہ ناطہ توڑا جائے تب بھی وہ رشتہ ناطہ جوڑے رکھے۔ رشتہ داروں کی طرف سے ملنے والے دکھ اور تکالیف کو درگزر کرنا اور بدلہ نہ لینا یہ ہماری مذہبی تعلیمات ہیں۔ اس کے برخلاف ہمارا انداز فکر ایسا ہے کہ کہیں سے دعوت نامہ آتا ہے تو سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ ہماری دعوت میں شرکت کئے تھے یا نہیں؟ اگر کئے تھے تو انہوں نے کیا تحفہ دیا تھا؟ یا بطور سلامی کتنے روپے دیئے تھے۔ ہم بھی کم و بیش ویسا ہی تحفہ یا اتنے ہی روپے انہیں دیں گے۔ اب چاہے ان کے اور ہمارے معاشی حالات میں زمین آسمان کا فرق کیوں نہ ہو۔ یہ تو بات تھی خوشی کے مواقع کی لیکن کہیں سے موت کی بھی خبر آتی ہے تو ہمارا موازنہ یہی ہوتا ہے کہ وہ ایسے ہی کسی موقع پر ہمارے گھر آئے تھے یا نہیں اور حاضری کے وقت کوئی تحفہ لائے تھے یا نہیں۔ اگر وہ آئے تھے تو تب تو ہم جائیں گے۔ ورنہ بنانے کے لئے بہانوں کی کمی تو نہیں۔ ایسی باتوں کو بڑھاوا دینے میں گھر کے دیگر افراد بھی موثر کردار ادا کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”جب ان کو آپ کی پرواہ نہیں تو آپ کیوں ان کی پلاہ کرتے ہو؟“ آپ کو کوئی نہیں پوچھتا تو آپ کیوں سب کی خبر گیری کرتے رہتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ اگر ہم اپنے کسی اچھے عمل کے بدلے کی امید مخلوق سے رکھتے ہیں تو ہمیں یہ جان لینا چاہئے کہ ہم نے وہ کام اللہ کی خوشنودی کے لئے نہیں کیا بلکہ اپنے نفس کے لئے، دنیا کے دکھاوے کے لئے یا کسی اور مقصد اور نیت سے کیا ہے۔ اللہ کے لئے نہیں کیا اور اگر وہ دکھاوے کے لئے کیا گیا ہے تو پھر ”ریا کاری“ میں شامل ہو گیا۔

تکبر سے پاک گفتگو، مفاد سے پاک محبت، لالچ سے پاک خدمت اور خود غرضی سے پاک دعا سچے رشتے کی دلیل ہوتے ہیں۔ کہاں ہے ایسے رشتے، وہ تو عنقا ہو گئے۔

کوئی ٹوٹے تو اسے بنانا سیکھو
کوئی روٹھے تو اسے منانا سیکھو
رشتے تو ملتے ہیں مقدر سے
بس اسے خوبصورتی سے بھانا سیکھو

عمل برائے رد سحر و نظر بد

تحریر: روحانی اسکالر حکیم حافظ عتیق الرحمن ضیاء، کراچی

توکیب عمل: ایک کوری مٹی کی ہنڈیا لے آئیں، جس کو پانی نہ لگا ہو اور ٹھیک دوپہر کو ڈھائی مٹی سیاہ ماش مریض اپنے ہاتھ سے اس میں ڈال دے اور دیا گیا تعویذ ایک کاغذ پر لکھ کر ہنڈیا میں ڈال دے اور ڈھکن اچھی طرح بند کر کے آٹا لپیٹ دے اور پھر مریض کے سر سے پاؤں کی جانب تین بار پھیرے، پھر کوئی گھر کا فرد ایسی جگہ اس ہنڈیا کو لے جائے جہاں لوگوں کا آنا جانا کم ہو، وہاں پتھر سے چولہا بنا کر لکڑیاں جلائے اور ہنڈیا کو گرم کرے، یہاں تک کہ وہ وہاں پتھر سے چولہا بنا کر لکڑیاں جلائے اور ہنڈیا کو گرم کرے یہاں تک کہ سیاہ ماش کا عرق نکلے لگے، جب عرق نکل کر ختم ہو جائے تب ہنڈیا کو زیر زمین دفن کر دیں، یہ عمل چالیس یوم کریں، درمیان میں شفاء حاصل ہو جائے تو عمل بند کر دیں، جو شخص یہ عمل کرے گھر جانے سے پہلے غسل کر کے گھر جائے، کاغذ پر جو عبارت لکھنی ہے وہ درج ذیل ہے:

الْحَفِیْظُ الْحَفِیْظُ الْحَفِیْظُ الْحَفِیْظُ الْحَفِیْظُ الْحَفِیْظُ
الْحَفِیْظُ الْحَفِیْظُ الْحَفِیْظُ الرَّقِیْبُ الرَّقِیْبُ الرَّقِیْبُ الرَّقِیْبُ
الرَّقِیْبُ الرَّقِیْبُ الرَّقِیْبُ الرَّقِیْبُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّادِقِ
مِنْ شَیْءٍ کُلِّ طَارِقٍ بِحَقِّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اَللّٰہِ
بِحُرْمَتِ اِیْنِ تَعْوِیْذِ فَلَانِ بِنِ فَلَانِ رَا صَحْتِ دَہِیْ یَا اَللّٰہِ یَا اَللّٰہِ
یَا اَللّٰہِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا غَفُوْر یَا غَفُوْر یَا غَفُوْر

یہ مکمل عبارت لکھ لی جائے اور فلاں ابن فلاں کی جگہ مریض کا نام مع والدہ لکھا جائے، اس کے علاوہ نظر بد، سحر، آسیب یا اس قسم کے اثرات جن کو لوگ بندش سے تعبیر کرتے ہیں اس کے لئے اوج مشتری اور اوج شمس کے موقع پر میں نے کثیر تعداد میں لوح مشتری اور لوح شمس، اسم اعظم فیض عام کی ہے جو کہ از حد مفید ہے اور لوح مرغ بھی پہنی جاسکتی ہے۔ جس سے ہر قسم کے شر سے نجات ممکن ہے۔ اپنی کوشش کے مطابق ہر بات میں نے سمجھا دی ہے۔

موجودہ دور نفسا نفسی کا ہے، انسان دنیا اور دنیا داری کی لالچ کے چکر میں پڑ کر ایک مشین کی طرح کام میں لگ گیا، اس دنیا کے چکر میں وہ دنیا بنانے والے اپنے حقیقی رب کو بھول گیا، رب کو اور اس کے احکام کو بھولنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ نفس کی پاکیزگی نے شرا انگیزی، کینہ، بغض و حسد نے جگہ لی اور شیطانی سرچڑھ کر بولی جو کہ نظر بد، جادو، سحر و آسیب جیسی روحانی بیماریوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ یہ ضروری نہیں کہ اس قسم کی بیماریوں کو جادو گر یا کوئی آپ کا دشمن ہی آپ پر جادو، سحر وغیرہ کر دے بلکہ جب انسان خود احکام الہیہ اور سنت نبوی پر عمل کرنا چھوڑ دے تو ماورائی قوتیں ایسے انسان پر اپنا قبضہ جمالتی ہیں اور یا تو بھٹکے ہوئے ہمزاد کی یہ شرا انگیزیاں ہوتی ہیں، جیسے لوگ سحر، آسیب، جادو، بندش وغیرہ کا نام دیدیتے ہیں اور ہمارے یہاں تو علاج کرنے والوں کو تو اکثر خود ہی علم نہیں ہوتا کہ مریض کا مسئلہ کیا ہے؟ بس دو کتابی چلے گئے اور کچھ وظائف پڑھے اور بنگلے جتنی بابا حالاں کہ یہ خود مریض ہوتے ہیں اور ان کو علاج کی ضرورت ہوتی ہے، ہماری بے چاری عوام اپنا پیسہ، عزت دونوں ہی ایسے نام نہاد لوگوں پر ضائع کر دیتے ہیں اور بعد میں کف افسوس ملتے ہیں، خیر یہ ایک لمبا موضوع ہے۔ مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی بیماریوں سے نجات کے لئے اگر علاج کے ساتھ ساتھ ان ہدایت پر بھی عمل کیا جائے تب ہی علاج ممکن ہے۔ سب سے پہلے تو اپنے نفس پر قابو رکھیں، اچھے اخلاق اور اچھے کردار سے ایک اچھا انسان بننے کی کوشش کریں۔ جھوٹ، غیبت، چغل خوری، حسد سے دور رہیں، ہمیشہ با وضو رہا کریں، نماز پابندی سے ادا کریں، قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کریں، ہر نماز کے بعد آیت الکرسی کا لازمی ورد رکھیں۔

ذیل میں شائع شدہ عمل نظر بد، سحر، آسیب اور دیگر جسمانی بیماریوں کے لئے مفید و مجرب ہے اور میرے اساتذہ کا تجربہ شدہ عمل ہے اور بزرگان دین سے بھی ثابت ہے۔ اکثر لا علاج بیماریوں میں اسے مفید پایا گیا، میرا کام علم کی آگاہی ہے، شفاء اور صحت کس کے مقدر میں کتنی ہے وہ اللہ پاک خوب جانتے ہیں کہ کون کتنے پانی میں ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

نام و نسب

سیدنا حضرت سلمان بن بودخشان بن مورسلان بن بہود بن فیروز بن شہرک قبل از اسلام کا نام ”مابہ“ تھا۔

قبول اسلام

پہلے مجوسی المذہب تھے۔ پھر عیسائیت میں آئے، اس کے بعد ہجرت کے پہلے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی کہانی ان کی زبانی میں اصہبان میں سے فارسی بولنے والا شخص تھا اور اس بستی سے میرا تعلق تھا جسے ”جی“ کہا جاتا تھا، میرے والد اس بستی کے زمین دار تھے، میں انھیں اللہ کی ساری مخلوق میں سے پیار تھا، وہ مجھ سے بہت پیار کرتے تھے جس کی وجہ سے انھوں نے مجھے اپنے گھر میں بیٹی کی طرح قید کر رکھا تھا، میں نے مجوسی مذہب سیکھنے میں پوری کوشش کی اور اس آگ کا ٹکرا بنایا، جسے جلاتے اور لمحہ بھر کے لئے بھی بجھنے نہ دیتے تھے۔ ان کے پاس بہت سی جائیداد تھی، ایک دن وہ تعمیر کر رہے تھے کہ مجھ سے کہا: ”اے بیٹے آج میں تعمیر میں لگا ہوا ہوں، جائیداد کی طرف توجہ نہیں لہذا ذرا دھیان رکھو۔“

بعد ازاں مجھے اس کے بارے میں کچھ ہدایتیں دیں۔ میں جائیداد کی حفاظت کے لئے نکلا، اسی دوران عیسائیوں کے ایک گرجے سے گزرا، میں نے ان کی آواز سنی، مجھے یہ بات معلوم نہیں تھی کہ میرے والد نے مجھے گھر میں پابند کرنے کے لئے لوگوں کو کیوں کہہ دیا ہوا ہے اور جب میں نے ان کے ہاں سے گزرتے ہوئے ان کی آوازیں سنی تو میں ان کے پاس اندر چلا گیا تاکہ پتا چلا سکوں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ انھیں دیکھتے ہی مجھے ان کی عبادت اچھی لگی، میں ان کے معاملے میں دلچسپی لینے لگا اور دل ہی دل میں سوچا کہ یہ اس مذہب سے بہتر ہے جس پر ہم چل رہے ہیں چنانچہ اللہ کی قسم میں اپنے والد کی جائیداد چھوڑ کر سورج فروغ ہونے تک ان کے پاس ہی رہا، جائیداد تک نہ پہنچا۔ میں نے پوچھا

کہ ”یہ دین مجھے کہاں پر ملے گا؟ انھوں نے کہا: ”شام میں۔“

پھر میں اپنے والد کے پاس آیا، انھوں نے میری تلاش کے لئے لوگوں کو بھیجا ہوا تھا، جس کی بنا پر ان کا سارا کام ادھورا رہ گیا تھا اور جب میں ان کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: ”اے بیٹے! تم کہاں تھے؟ کیا میں نے تمہارے ذمے ایک کام نہیں لگا رکھا تھا؟“ میں نے کہا: ”اے والد! میں نے ایک گر جا گھر دیکھا، جہاں گر جا والے اپنی نماز پڑھ رہے تھے، مجھے ان کا دین پسند آیا اور اللہ کی قسم میں شام تک انہیں کے پاس رہا۔“ انھوں نے کہا: اے بیٹے اس دین میں کوئی بہتری نہیں ہے بلکہ تمہارا اور تمہارے باپ دادا کا دین ان سے بہتر ہے۔“ میں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اللہ کی قسم ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔“ چنانچہ انھوں نے مجھے ڈراتے ہوئے پاؤں میں بیڑی لگا کر گھر میں قید کر دیا۔

شام کو روانگی

میں نے انصاریوں کو پیغام بھیج کر کہا کہ ”جب تمہارے پاس شام کے نصرانی تاجروں کا کوئی قافلہ آئے تو مجھے بتا دینا۔“ چنانچہ ان کے ہاں شام کے نصرانی تاجروں کا قافلہ آیا انھوں نے مجھے ان کے بارے میں بتا دیا، میں نے ان سے کہا: ”جب یہ اپنا کام مکمل کر کے واپس جانے کی تیاری کر لیں تو مجھے اطلاع دے دینا۔“ چنانچہ جب انھوں نے واپسی کی تیاری کر لی تو میں نے پاؤں سے بیڑی دے پھینکی، ان کے ساتھ چل نکلا اور شام جا پہنچا۔ جب میں وہاں پہنچ گیا تو پوچھا کہ ”اس دین کا معزز ترین شخص کون ہے؟“ انھوں نے کہا: فلاں پادری ہے جو گرجا میں ہے۔“ میں اس کے پاس پہنچا اور بتایا کہ ”مجھے اس دین سے دلچسپی ہے لہذا میں تمہارے پاس رہنا چاہتا ہوں، تمہارے گرجا میں تمہاری خدمت کروں گا، تجھ سے علم حاصل کروں گا اور تمہارے ساتھ نماز پڑھوں گا۔“ اس نے کہا: ”آ جاؤ۔“ چنانچہ میں اس کے پاس رہنے لگا۔ وہاں ایک نام نہاد راہب تھا جو لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتا اور

اپنے اسی ساتھی جیسا ہے، لیکن وہ جلد ہی وفات پا گیا، جب اس کا وقت آخر آیا تو میں نے کہا: ”ارے فلاں شخص نے مجھے تمہارے بارے میں بتایا تھا اور تجھ سے ملنے کی وصیت کی تھی لیکن تمہاری حالت تم خود دیکھ ہی رہے ہو، چنانچہ اب مجھے کس بارے میں وصیت کرتے ہو اور کیا حکم دیتے ہو؟“ اس نے کہا: ”اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے اپنے طریقے جیسا آدمی نظر نہیں آتا، ہاں ایک شخص ”نصیبین“ کے مقام پر ہے، تم اسے چالو۔“ وہ فوت ہو کر غائب ہو گیا تو میں نے نصیبین والے کے پاس جا کر اپنا سارا واقعہ بتایا اور یہ بھی بتایا کہ میرے ساتھی نے مجھے کیا ہدایت دی ہے۔ اس نے کہا: ”میرے پاس ٹھہرو۔“

عموریہ جانے کی وصیت

میں ٹھہر گیا اور اسے بھی پہلو جیسا دیکھا لہذا میں اس بھلے آدمی کے پاس ٹھہرا رہا۔ اللہ کی قسم! تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ وہ بھی مر گیا اور جب اسے موت آنے لگی تو میں نے اس سے کہا: ”ارے! فلاں شخص نے مجھے فلاں کے بارے میں وصیت کی، فلاں نے فلاں کے بارے میں وصیت کی پھر فلاں نے تمہارے بارے میں وصیت کی تو اب تم مجھے کیا وصیت کرتے ہو اور کیا حکم دیتے ہو؟“ اس نے کہا: ”اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے ایسا کوئی شخص دکھائی نہیں دیتا جہاں میں تجھے جانے کو کہوں، ہاں ”عموریہ“ کے مقام پر ایک آدمی موجود ہے جو ہماری طرح کا ہے، چاہو تو اس کے پاس چلے جانا کیونکہ اس کا طریقہ ہمارے جیسا ہے۔“ جب وہ مر گیا اور اسے غائب کر دیا گیا تو میں عموریہ والے سے ملا اور اسے اپنے بارے میں بتایا تو اس نے کہا: ”میرے پاس ٹھہر جاؤ۔“ چنانچہ میں اس کے اور اس کے ان ساتھیوں کے کہنے پر ٹھہر گیا۔ میں کاروبار کرتا تھا اور میرے پاس بہت سی گائیں اور بکریاں جمع ہو گئیں، جب وہ مرنے لگا تو میں نے کہا: ”ارے! میں فلاں شخص کے پاس رہا اس نے مجھے فلاں کی وصیت کی، فلاں نے فلاں کی وصیت کی، فلاں نے فلاں کی وصیت کی اور فلاں نے مجھے تیرے بارے میں وصیت کی تھی تو اب تم مجھے کسی کی وصیت کرتے ہو اور کیا حکم کرتے ہو؟“

نبی آخر الزماں ﷺ کی بشارت
اس نے کہا: اے بیٹے! مجھے آج تک اپنے طریقے کا آدمی

اس کی طرف ان کی توجہ کرتا اور جب وہ کچھ جمع کر لیتے تو اسے اپنے لئے رکھ لیتا لیکن مسکینوں کو کچھ نہ دیتا اور یوں اس نے سات کوزے بھر لئے تھے، میں نے اس پر سخت غصہ نکالا کیوں کہ وہ ایسا کام کرتا رہا۔ پھر وہ مر گیا تو نصرانی اسے دفن کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے، اس پر میں نے ان سے کہا: ”یہ شخص بہت برا تھا، تمہیں صدقہ دینے کو کہتا اور اس کے بارے میں شوق پیدا کرتا اور جب تم دولت جمع کر کے اس کے پاس لے آتے تو یہ اپنے پاس رکھ لیتا، لیکن کسی بھی مسکین کو کچھ نہیں دیتا تھا۔“ انھوں نے پوچھا تمہیں کیسے معلوم؟ میں تمہیں اس کا خزانہ دکھا دیتا ہوں۔ انھوں نے کہا: ”دکھاؤ! میں نے اس کی جگہ بتا دی تو انھوں نے وہاں سے سونے چاندی بھرے سات کوزے نکالے، جب انھوں نے یہ کوزے دیکھے تو کہنے لگے: ”اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی اسے دفن نہیں کریں گے۔“ چنانچہ انھوں نے اسے سولی پر لٹکا کر اسے پھرمارے۔

اس کے بعد انھوں نے ایک اور راہب کو اپنا مذہبی رہنما بنایا، میں نے اس سے پہلے ایسا آدمی نہیں دیکھا تھا جو تمام نمازیں پڑھتا ہو، دنیا سے بے تعلق ہو، آخرت سے بڑی دلچسپی رکھتا اور رات دن میں نہایت ادب سے رہتا ہو لہذا مجھے اس سے اتنی محبت ہو گئی کہ اس سے پہلے اتنی محبت کسی اور سے نہ تھی چنانچہ میں اس کے ساتھ کافی عرصہ رہا، پھر اس کا وقت آخر آ گیا تو میں نے اس سے کہا: ”میں اتنا عرصہ آپ کے ساتھ رہا ہوں، مجھے آپ سے اتنی زیادہ محبت ہے کہ اس سے پہلے کسی اور سے نہ تھی، اب آپ اس دنیا سے جا رہے ہیں تو مجھے کس کے حوالے کریں گے اور کیا کرنے کو کہیں گے؟“ اے بیٹے! اللہ کی قسم! مجھے اپنے طریقے کا کوئی بھی آدمی نظر نہیں آتا، اچھے لوگ وفات پا چکے ہیں، اب لوگ بدل چکے ہیں اور انھوں نے وہ بہت سی باتیں چھوڑ دیں ہیں جو وہ کیا کرتے تھے، ہاں موصل میں ایک ایسا آدمی موجود ہے اور اس کا طریقہ بالکل میرے جیسا ہے لہذا وہاں چلے جاؤ۔“

موصل روانگی

جب وہ فوت ہو گیا اور نظروں سے غائب ہو گیا تو میں موصل والے کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: مجھے فلاں شخص نے تمہارے پاس آنے کی وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ تو اس کے طریقے پر ہے۔“ اس نے کہا: ”میرے پاس ٹھہرو!“ میں ٹھہر گیا اور دیکھا کہ وہ ایک اچھا اور

جاری رکھوں گا۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضری

میرے پاس کھانے کی کوئی چیز تھی رات ہوئی تو میں اسے لے کر قباء میں رسول ﷺ کے پاس پہنچا اور اندر جا کر عرض کی: ”مجھے بتا چلا ہے کہ آپ ﷺ ایک نیک آدمی ہیں اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ غریب ساتھی بھی ہیں جو ضرورت مند ہیں، میرے پاس صدقہ کی کچھ چیز ہے چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کے بغیر کوئی اور اس کا حق دار نہیں۔“ میں نے وہ چیز پیش کر دی تو انھوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ ”کھالو“ لیکن اپنا ہاتھ روک لیا اور کھایا نہیں، اس پر میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ یہ پہلی نشانی ہے۔ پھر میں واپس چلا آیا اور پھر کچھ چیز جمع کی، اسی دوران آپ ﷺ مدینہ میں تشریف لے جا چکے تھے، میں وہ لے مدینہ پہنچا اور عرض کیا: ”میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ صدقہ کی چیز نہیں کھاتے لیکن یہ ہدیہ ہے جو میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔“ چنانچہ آپ ﷺ نے اس میں سے کھالیا اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو بھی کھانے کا حکم دیا، انھوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر کھایا۔ اب میں نے دل ہی دل میں کہا کہ یہ دونشائیاں پوری ہو گئیں۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دوسری حاضری

اسے بعد میں آپ ﷺ کی ڈرمت میں اس وقت حاضر ہوا، جب آپ ﷺ بقیع الغرقہ میں تھے (آپ ﷺ اپنے کسی ساتھی کے جنازہ پر آئے تھے اور دو چادریں اوڑھ رکھی تھیں) آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے سلام عرض کیا، پھر نظر گھا کر ان کی پیٹھ مبارک کو دیکھا کہ کسی طرح وہ مہربوت دیکھ لوں، جس کے بارے میں مجھے میرے ساتھی نے بتایا تھا۔

جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے پھیل طرف نظر کرتے ہوئے دیکھا تو جان گئے کہ میں کسی شے کی تلاش میں ہوں جو مجھے بتائی گئی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پیٹھ مبارک سے اپنی چادر ہٹا دی۔ جس پر میں نے مہربوت فوراً پہنچان لی اور اسے چومنے کے لئے روتے ہوئے اس پر اوندھا ہو گیا، اتنے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ایک طرف ہو جاؤ۔“ میں ہٹ گیا اور اے ابن عباس! میں نے انھیں اپنا پورا واقعہ ویسے ہی سنایا جیسے تجھے سنایا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام کو سنانے پر رسول اللہ ﷺ

دکھائی نہیں دیا جس کے پاس تجھے جانے کو کہوں لیکن جلد ایک نبی کی آمد ہو رہی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوگا، عرب کی سر زمین میں نظر آئے گا جو ہجرت کر کے دور ریگستانوں کے درمیان پہنچے گا، اس کی نشانیاں کسی سے ڈھکی چھپی نہ ہوں گی، تحفہ کھائے گا، صدقہ نہیں کھائے گا اور اس کے دونوں کندھوں کے درمیان مہربوت ہوگی لہذا اگر وہاں جاسکو تو وہاں پہنچ جانا۔

عرب روانگی اور یہودی کی غلامی

میں اللہ کی مرضی کے مطابق عموریہ میں ٹھہرا رہا اور پھر میرے ہاں سے بنو کلب کے تاجروں کے کچھ لوگ گزرے تو میں نے ان سے کہا: ”مجھے عرب میں لے چلو، میں تمہیں اپنی گائیں اور بکریاں دے دیتا ہوں۔“ وہ مان گئے۔ میں نے انھیں دے دیں، انھوں نے مجھے سوار کر لیا اور جب وہ مجھے وادی القریٰ میں لے پہنچے تو ظلم کرتے ہوئے مجھے ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا چنانچہ میں اس کے پاس رہا، میں نے کھجوروں کے درخت دیکھے تو امید لگی کہ یہ وہی شہر ہی ہوگا جس کے بارے میں کوئی شک نہ رہا۔ ابھی میں اسی کے ہاں تھا کہ مدینہ سے بنو قریظہ کا ایک آدمی آیا جو اس کا چچا زاد بھائی تھا، اس نے مجھے اس کے ہاتھ بیچ دیا جو مجھے مدینہ لے پہنچا، اللہ کی قسم! مدینہ دیکھتے ہی میں پہچان گیا کہ وہ میرے ساتھی کے کہنے کے مطابق تھا۔ میں وہاں ٹھہر گیا اور اسی دوران اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو مبعوث فرمادیا، وہ مکہ میں رہے اور میں غلامی کی وجہ سے ان کے بارے میں کچھ نہ سن سکا پھر وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر آئے تو اللہ کی قسم! میں اپنے آقا عذوق والے باغ کے کنارے کوئی کام کر رہا تھا۔ میرا وہ آقا بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران اس کا چچا زاد بھائی اس کے پاس آکر ٹھہر گیا، کہنے لگا: ”اے فلاں! اللہ بنوقیلہ کا بیڑا غرق کرے، اللہ کی قسم! بنوقیلہ اس وقت قبا میں ایک ایسے آدمی کے گرد جمع ہو چکے ہیں جو آج ہی مکہ سے آیا ہے اور وہ اسے نبی خیال کرتے ہیں۔“ یہ سنتے ہی میں کانپ اٹھا اور لگتا تھا کہ اپنے آقا پر گر جاؤں گا۔ میں کھجور سے نیچے اتر اور اس کے چچا زاد سے کہا کہ ”تم نے کیا کہا ہے؟“ اس پر میرا آقا سخت ناراض ہوا اور مجھے سخت مکار کر کہنے لگا ”تجھے اس شخص سے کیا غرض؟ اپنا کام کئے جاؤ۔“ میں نے کہا: ”کچھ پروا نہ نہیں۔“ میں نے سوچا کہ اس کے بتانے پر میں اسکی تلاش

فضائل و مناقب

☆ حضرت عبداللہ مزیٰ رضی اللہ عنہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ”رسول اللہ نے خندق کے نشان لگائے اور ہر دس آدمیوں کے لئے چالیس ہاتھ جگہ مقرر کی چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مہاجرین و انصار کے درمیان بحث چھڑ گئی، آپ طاقت و راہی تھے، مہاجرین نے کہا: ”سلمان“ ہمارے ہیں۔“ جبکہ انصار نے کہا: ”ہمارے ہیں۔“ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان ہمارے ہیں اور ہمارے گھر والوں میں شامل ہیں۔“

☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تلاش حق میں) سبقت لے جانے والے آدمی چار ہوئے ہیں: میں عرب میں، صہیب روم میں، سلمان اور بلال حبشہ میں۔“

☆ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ بنایا چنانچہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ انھیں ملنے گئے تو حضرت ام درداءؓ پرانے کپڑے پہنے بیٹھی تھیں، پوچھا: ”یہ کیا حال ہے؟“ انھوں نے کہا: ”آپؐ کے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا کے مال کی ضرورت نہیں۔“ چنانچہ جب وہ واپس گھر آئے تو ابو درداءؓ نے ان کے سامنے کھانا رکھ کر کہا: کھاؤ! کیونکہ میں روزہ سے ہوں۔“ انھوں نے کہا: ”میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ (رضی اللہ عنہ) نہیں کھاتے۔“ چنانچہ انھوں نے کھانا شروع کر دیا اور جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لئے کھڑے ہونے لگے، جس پر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: ”سو جاؤ۔“ وہ سو گئے اور جب رات کا آخری پہر ہوا تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اٹھئے۔“ چنانچہ دونوں نے کھڑے ہو کر نماز شرع کر دی اور کہا: ”آپ رضی اللہ عنہ کے جسم کا آپ پر حق ہے، آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کے مہمان کا آپ پر حق ہے، آپ کی بیوی کا آپ پر حق ہے تو ہر حق دار کو اس کا حق دیا کرو۔“ اس کے بعد دونوں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا جس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”سلمان نے سچ کہا۔“ (صحیح بخاری شریف)

☆ مشہور تابعی محمد بن سیرینؒ بتاتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی

خوش ہوئے۔ اس کے بعد حضرت سلمان فارسیؓ اپنی نوکری میں مصروف ہو گئے چنانچہ رسول اللہ کے ہمراہ آپؐ احد و بدر میں شامل نہ ہو سکے۔

زبان مصطفیٰ ﷺ سے آزادی کی خوش خبری

ایک دن رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے سلمان! کچھ دینے کی لکھت پڑھت کر کے جان چھڑا لو۔“ چنانچہ میں اس سے ملے کر لایا کہ کھجور کے تین سو درخت لگا کر چالیس اوقیہ سونا بھی دوں گا، اس پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ ”اپنے بھائی کی مدد کرو۔“ چنانچہ انھوں نے کھجوروں کے پودے لانے پر میری مدد کی، کسی نے تیس پودے دے دیئے، کسی نے پندرہ، کسی نے دس دیئے، ہر شخص اپنی ہمت کے مطابق مدد کر رہا تھا اور یوں میرے پاس تین سو پودے جمع ہو گئے، جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اے سلمان! جاؤ اور گڑھے کھود دو اور جب فارغ ہو جاؤ گے تو میں اپنے ہاتھ سے انھیں لگا دوں گا۔“ میں نے ان کے لئے گڑھے کھودے، میرے ساتھیوں نے میری مدد کی تو فارغ ہو کر میں نے آپ ﷺ کو اطلاع دی، آپ ﷺ میرے ساتھ ان کی طرف چل پڑے، ہم پورے قریب کرتے گئے اور آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے انھیں لگاتے گئے۔ چنانچہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں سلمان کی جان ہے، ان میں سے ایک بھی ضائع نہ ہوا۔ اب کھجوریں تو میں لگا چکا تھا، بس مال باقی تھا۔

بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے سونا عطا ہوا

اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے ہاں مرغی کے انڈے جتنا کسی طرف سے سونا آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سلمان نے لکھت پڑھت والے سے کیا کیا ہے؟“ چنانچہ مجھے آپ ﷺ کے پاس بلایا گیا، ارشاد فرمایا: ”اے سلمان! یہ لو اور تمہارے ذمے جو کچھ ہے، ادا کر دو۔“ میں نے عرض کی: ”یا رسول اللہ ﷺ! یہ مجھ پر لازم سونے کے مقابلے میں کیسے پورا اترے گا؟“ ارشاد فرمایا: ”اسے لے جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی کے ذریعے تمہارا بوجھ اتار دے گا۔“ میں نے اس میں سے کچھ لے کر چالیس اوقیہ وزن پورا کر دیا اور ان کا حق ادا کر کے آزاد ہو گیا چنانچہ اس کے بعد میں خندق کی جنگ میں شامل ہوا اور پھر کسی غزوے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جانے سے نہیں رہا۔

رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء کے ہاں جمعہ کے دن گئے تو آپ کو بتایا گیا کہ سورہ ہے ہیں، آپ نے پوچھا: ”وجہ کیا ہے؟“ بتایا گیا کہ ”جب جمعہ کی رات ہوتی ہے تو ساری رات عبادت کرتے ہیں اور پھر جمعہ کو روزہ رکھتے ہیں۔“ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن کھانا تیار کرنے کو کہا تو گھر والوں نے تیار کر دیا، پھر آکر ان سے کہا: ”کھاؤ!“ انھوں نے کہا: ”میں روزے سے ہوں۔“ وہ زور دیتے رہے اور آخر کار انھوں نے کھالیا، پھر دونوں حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ سنایا۔ جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عویمر (ابودرداء)! سلمان (رضی اللہ عنہ) تم سے زیادہ علم والے ہیں (تین مرتبہ ارشاد فرمایا، آپ ﷺ نے ابودرداء کی ران مبارک پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا تھا) پھر ارشاد فرمایا: ”آئندہ سے راتوں کی عبادت میں جمعہ کی رات مقرر نہ کیا کرو اور نہ ہی جمعہ کا دن روزے کے لئے مقرر کیا کرو۔“

☆ حضرت ابوالاسود الدؤلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ ”ایک دن ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ لوگوں نے کہا: ”اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! ہمیں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بتائیے۔“ انھوں نے کہا: ”تمہارے لئے لقمان حکیم جیسا کون ہوگا، وہ ہماری طرف سے اور ہم اہل بیت میں سے ہیں، انھوں نے اول و آخر علم کا پتا لگایا پہلی اور آخری کتاب پڑھی اور ایسا سمندر تھے جو خشک نہ ہو سکے۔“

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ نے ایک آدمی کو وصیت کی کہ ”چار لوگوں سے علم لو جن میں سے ایک سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہیں۔“

دنیا سے بے رغبتی

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ”حضرت سلمان فارسیؓ کی تنخواہ پانچ ہزار تھی کیونکہ آپ ہفتقریباً تیس ہزار مسلمانوں کے سربراہ تھے، آپ لوگوں کو خطہ دیتے تو عبا کا ایک حصہ فرش بناتے اور آدھا پہنا کرتے اور تنخواہ ملتے ہی اسے ختم کر دیتے، اور ہاتھوں سے کھجور کی ٹوکریاں بنا کر گزراہ کرتے۔“

ہاتھوں کی کمائی

حضرت نعمان بن حمید رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ”میں مدائن

میں اپنے خالو کے ساتھ حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس گیا تو وہ کھجور کی ٹوکریاں بنا رہے تھے چنانچہ میں نے انھیں یہ کہتے سنا کہ ”میں ایک درہم میں کھجور کے پتے خریدتا ہوں اور اس سے ٹوکری بنا کر تین درہم میں بیچتا ہوں، پھر ایک سے تو یہی کام کرتا ہوں، ایک اہل و عیال پر خرچ کرتا ہوں اور ایک کو صدقہ کر دیتا ہوں اور اگر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے روکا نہ ہوتا تو یوں ہی کرتا رہتا۔“

پرہیز گاری

حضرت ابوہللیٰ کنذی رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے غلام نے ان سے کہا: ”میرے بارے میں لکھت پڑھت کر لو“ ((کہ اتنی رقم دے کر آزاد ہو جاؤں)) ”آپ نے پوچھا: ”کیا کچھ پاس ہے؟“ اس نے کہا: ”کچھ بھی نہیں۔“ فرمایا: ”پھر کہاں سے آزاد کروں؟“ اس نے کہا: ”میں لوگوں سے مانگ لوں گا۔“ فرمایا: ”تم ہمیں لوگوں کی میل کھانا چاہتے ہو۔“

عاجزی و انکساری

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن پر امیر بنے ہوئے تھے اسی دوران شام سے کوئی شخص آیا جس کے پس تنکوں کی گٹھڑی تھی جبکہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس گیہوں کی بھوسی، چادر اور عبا تھی۔ اس نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا: ”آؤ اور یہ گٹھڑی اٹھاؤ۔“ وہ آپ کو جانتا نہ تھا، حضرت سلمان فارسیؓ نے وہ بوجھ اٹھا لیا تو لوگوں نے پہچان کر کہا: ”یہ تو امیر ہیں۔“ اس نے کہا: ”میں تو آپ کو پہچانتا تھا۔“ آپ نے فرمایا: ”اب اسے نہیں رکھوں گا بلکہ تمہارے گھر پہنچاؤ گا۔“ ایک روایت میں یہ ہے کہ ”میں نے اس کے بارے میں نیت کر لی ہے تو اسے پہنچانے تک نہیں رکھوں گا۔“

کوڑھ والے کے ساتھ کھانا

حضرت عبداللہ بن بریدہ رحمۃ اللہ علیہ بتاتے ہیں کہ ”حضرت سلمانؓ کو کچھ ملتا تو اس سے گوشت خرید کر کوڑھ والوں کو بلاتے اور ان کے ساتھ مل کر کھاتے۔“

وصال مبارک

حضرت عامر بن عبداللہ المعروف یہ امام شعی رضی اللہ عنہ حضرت

سلمان فارسیؓ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ”جب ان کے وصال کا وقت ہوا تو ہم نے انھیں ذرا تکلیف میں دیکھا۔

چنانچہ پوچھا کہ ”اے ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ کیا پریشانی ہے حالانکہ آپ تو بڑھ چڑھ کر نیک کام کرتے رہے ہو، رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپؐ نے غزوات میں حصہ لیا اور کئی علاقے فتح کئے تھے؟ انھوں نے کہا: ”پریشانی یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے ہم سے جدا ہوتے وقت ہمیں یہ بات سمجھائی تھی کہ آدمی کے لئے ایک سوار شخص جتنا کھانا دانا پاس رکھنا ہی کافی ہوتا ہے، یہی پریشانی ہے۔“

چنانچہ آپؐ کا سارا سامان اکٹھا کر کے قیمت لگایا تو دس دینا بنتی تھی۔

حضرت سعد بن وقاصؓ حضرت سلمان فارسیؓ کی بیماری پر سی کر نے گئے تو وہ رونے لگے، حضرت سعدؓ نے پوچھا: اے سلمانؓ کیوں روتے ہو۔

حالانکہ رسول اللہ ﷺ وصال کے موقع پر آپؐ سے خوش تھے اور ”آپؐ حوض کوثر پر ان کے پاس ہوں گے؟“ انھوں نے کہا: ”میں موت سے ڈر کر نہیں رویا اور نہ مجھے دنیا کی خواہش ہے البتہ رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ بات سمجھا گئے ہیں کہ اپنے پاس صرف اتنا رکھو جتنا سوار کے پاس ہوتا ہے جبکہ میرے پاس تو یہ تکیے پانی کا یہ ٹب (یا فرمایا: پیالہ یا فرمایا لوٹا) ہے۔“

اس پر حضرت سعدؓ نے کہا: ”اے ابو عبد اللہ! ہمیں بھی کوئی بات سمجھا دو کہ تمہارے بعد اس پر عمل کریں۔“ انھوں نے کہا: ”اے سعدؓ جب کوئی کام کرنا چاہو، کسی کا فیصلہ کرو اور کچھ بانٹو تو اللہ کو یاد کرو۔“

حضرت شعبیؓ بتاتے ہیں کہ ”حضرت سلمان فارسیؓ کو جلولا فتح کرنے کے دن کستوری کی ایک تھیلی ہاتھ لگی تو آپؐ کی زوجہ محترمہ نے اسے سنبھال کر رکھ لیا اور جب آپؐ کا وصال ہوانے لگا تو انھوں نے کہا: وہ کستوری لاؤ۔“

چنانچہ اسے پانی میں حل کر کے کہا کہ ”اسے میرے ارد گرد چھڑک دو کیونکہ ابھی مجھے دیکھنے کے لئے ویسے لوگ آرہے ہیں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔“ آپؐ کی زوجہ محترمہ نے یوں ہی کیا اور تھوڑی ہی

دیر بعد آپؐ کا وصال ہو گیا۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ”حضرت سلمان فارسیؓ نے ان سے کہا: ہم ”دونوں میں سے جو پہلے فوت ہو، خواب میں دوسرے کو دکھائی دے۔“ اس پر حضرت عبد اللہ بن سلام نے کہا: ”ہاں امومن کی روح آزاد ہوتی ہے، وہ جہاں چاہے جائے جبکہ کافر کی روح سچین نام والے جہنم میں ہوتی ہے۔“ اتنے میں حضرت سلمان فارسیؓ وصال فرما گئے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے حضرت سلمان فارسیؓ ملے اور وہ انتہائی خوش و خرم تھے۔“

حضرت سلمان فارسیؓ نے ۳۳ ہجری میں دارقانی سے جنت عدن کی طرف کوچ فرمایا۔

اولاد امجاد

حضرت ابو بکر بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ”حضرت سلمان فارسیؓ کی صرف تین بیٹیاں تھیں، جن میں سے ایک تو اصہبان میں تھی اور دوسری میں۔“

تلامذہ

حضرت انس بن مالک، حضرت جندب ازدی، حضرت حارث بن مضرب، حضرت ابو ظبیان، حصین بن جندب الجبلی، حضرت خلید العصری، حضرت زاذان ابو عمر الکندی، حضرت زید بن صوحان، حضرت ابو سعید سعد بن مالک الجذری، حضرت سعید بن وہب ہمدانی، حضرت ابو قرۃ سلمۃ بن معاویۃ الکندی، حضرت شریل بن السمط، حضرت طارق بن شہاب، حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلۃ اللبیشی، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن ویدعہ، حضرت عبد الرحمن بن یزید، حضرت عطیہ بن عامر الجبلی، حضرت علقمہ بن قیس، حضرت علیم الکندی، حضرت عمرو بن ابی قرۃ الکندی، حضرت القاسم ابو عبد الرحمن الشامی، حضرت قرطیب النضی، حضرت کعب بن عجرۃ، حضرت محفوظ بن علقمہ، حضرت ابو البختری الطائی، حضرت ابو عثمان المنہدی، حضرت ابو لیٰ الکندی، حضرت ابو مرواح، حضرت ابو مسلم مولیٰ زید بن صوحان، حضرت ابو مشجعہ بن ربیع الجبلی، حضرت بقیرۃ (امراتہ) حضرت ام الدرداء الصغری۔ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

ڈاکٹر افتخار وارث

یا سمیع

ذاکر مستجاب الدعاء ہو جاتا ہے

کریں تو اسے چاہئے کہ شرف قمر میں چاندی کی ایک انگٹھی پر اسم پاک ”یا سمیع“ کو نقش کرے اور کھلے آسمان کے نیچے چاند کی روشنی میں بیٹھ کر اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۴۱ ردن روزانہ ۱۸۰ مرتبہ بمع اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے تو اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ ہر کوئی اس کی بات کو سنے گا، واعظوں اور خطیبوں کے لئے یہ عمل انتہائی موزوں اور فائدہ مند ہے۔

اگر کسی شخص کو بواسیر کی تکلیف ہو تو اسے چاہئے کہ اسم مبارک ”یا سمیع“ کو اپنے نام کے اعداد مع والدہ کے نام کے مجموعہ کے مطابق روزانہ ۴۰ ردن تک پڑھے۔ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اسم مبارک ”یا سمیع“ کو زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر روزانہ نہا منہ پیئے تو انشاء اللہ ۴۰ ردن کے بعد ہمیشہ کے لئے بواسیر سے نجات حاصل کرے گا۔

بہرین کا علاج

اس پاک ”یا سمیع“ کی یہ خاص صفت ہے کہ یہ ان لوگوں کے لئے تیر بہدف ہے جس کو سنائی نہیں دیتا جس کی قوت سماعت کسی وجہ سے ختم ہو گئی ہے۔ انہیں چاہئے کہ روغن بادام پر اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۳۱۳ مرتبہ اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر دم کر کے کانوں میں ڈالے اور ۴۰ ردن تک اس عمل کی مداومت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۴۰ ردن گزرنے کے بعد قوت سماعت بحال ہو جائے گی۔ یہاں اہل علم اور طب کا علم جاننے والوں کی طرف سے سوال اٹھائے جائیں گے کہ سننے کا کام آٹھواں عصب 8th Nerve ذریعہ ہوتا ہے اور اگر ایک مرتبہ یہ عصب (Nerve) ختم ہو جائے تو دوبارہ زندہ نہیں ہو سکتی۔ بحیثیت معالج میں بھی اس کو سمجھتا ہوں، لیکن جس طرح ہم

سمیع کے لغوی معنی سننے والے کے ہیں، جب اسے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے صفاتی نام کے مطابق معنی دیئے جائیں تو سمیع وہ ذات ہے جس کے سننے سے کوئی بات نہ رہے۔ حتیٰ کہ وہ حیونٹی کے چلنے کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے بارے میں بڑے فخر سے یہ کہا بمطابق قرآن کریم ”اور میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے“ جناب حضرت امام علی رضا فرماتے ہیں کہ اسم پاک ”یا سمیع“ کا پڑھنے والا مستجاب الدعاء ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر فریاد اور ہر ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ پیر فضل شاہ فرماتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۸ ردن تک ۳۶۳ مرتبہ متواتر بمع اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل و کرم سے وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو جمعہ کے مبارک دن بعد از نماز جمعہ شروع کیا جائے اور پھر روزانہ بعد نماز فجر ہی پڑھا جائے۔ اس مبارک و مطاہر اسم پاک کے اعداد ۱۸۰ ہیں۔ اس کے موکل کا نام قطیائیل ہے۔ جس کے ماتحت ۴۲ فرشتے ہیں۔ ہر فرشتہ ۱۸۰ صفوں کا حاکم ہے اور ہر صف میں ۱۸۰ فرشتے ہیں۔

جو شخص قرب الہی کی تمنا رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۱۸۰۰ مرتبہ بعد از نماز عشاء و تروں سے پہلے اول و آخر ۹ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذاکر کو اللہ جل شانہ سے قربت ہوگی اور اس قربت الہی کا یہ فیض ہوگا کہ اس کی ہر دعا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبول ہو جائیگی۔

زبان میں تاثیر پیدا کرنا

کوئی شخص اگر اپنی زبان میں تاثیر پیدا کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ لوگ اس کی بات پورے دھیان سے غور سے سنیں اور اس پر عمل

حاجات کا پورا ہونا

جو شخص یہ چاہے کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھ سکے تو اسے چاہئے کہ پانچ وقت نمازوں کی پابندی کرے۔ جھوٹ بولنے سے اجتناب کرے، لوگوں کی مدد کرے اور تب جا کر اس عمل کو شروع کرے۔ عمل کچھ اس طرح ہے کہ جو شخص جانوروں کی آواز سمجھنے کی قوت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۴۰ دن بیچ اول و آخر درود شریف ۷ یا ۱۱ مرتبہ، ۱۸ سو مرتبہ پڑھے اور روزانہ صبح اٹھ کر بعد از نماز فجر کسی کھلی جگہ میں جا کر جانوروں کو دانہ ڈالے۔ ۴۰ دن یہ عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پروردگار سے وہ سماعت فرمائے گا کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھنے لگ جائے گا۔

اسم ”یا سمیع“ کا عمل اور نقش

جو شخص اسم پاک ”یا سمیع“ کا عامل بننا چاہے تو اسے اسم پاک ”یا سمیع“ کی زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی اور زکوٰۃ یہ ہے کہ پابندی صوم و صلوٰۃ کے ساتھ روزانہ ایک ہزار مرتبہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے ۴۰ دن گزرنے پر، تک کسی میٹھی چیز پر روزانہ ایک تسبیح اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے۔ اور شیرینی چھوٹے بچوں میں تقسیم کر دے۔ اس کے بعد وہ شخص اسم پاک ”یا سمیع“ کا عامل ہو جائے گا اور اس اسم کا درود اور نقش درج بالا فوائد کے لئے دروسوں کو دے سکتا ہے۔

حضرت حرم بن حیان کی وصیت

حضرت ہرم بن حیان عہدی ایک دفعہ ذرہ پہن کر گھوڑے پر سوار جہاد فی سبیل اللہ کے لئے روانہ ہوئے ساتھ میں ایک غلام بھی تھا۔ راستے میں سخت بیمار ہو گئے جب حالت نازک ہو گئی تو کسی نے عرض کیا کہ کچھ وصیت فرمائے۔ فرمایا: بس میری وصیت یہی ہے کہ جب میں مر جاؤں تو میری ذرہ بیچ کر میرا قرض ادا کر دینا۔ اگر ذرہ کافی نہ ہو تو کھوڑا بھی بیچ دینا اگر یہ بھی کافی نہ ہو تو غلام بھی فروخت کر دینا اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف لوگوں کو حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ بلاؤ یہ فرما کر آپ نے داعیِ اجل کو لبیک کہا۔

سسٹم آف میڈسن کا اپنا اپنا پروٹوکول یعنی طریقہ کار ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کو بھی ایک سسٹم آف میڈیسن مان لیا جائے تو اس کا بھی ایک طریقہ کار ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن آلفرنیٹو سسٹم آف میڈیسن میں (Faeth Healing) یعنی دم درود کو بھی شامل کیا گیا ہے اور کیا ہی اچھا ہو کہ اگر انسان اپنی عقل کو اس وقت رخصت دے دے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہا ہے۔ اس لئے وہ ذات ہر چیز پر قدرت اور اختیار رکھتی ہے۔

ہر جائز دعا کا قبول ہونا

اس پاک ”یا سمیع“ اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ یہ ذکر کی ہر جائز دعا کو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کا درجہ اختیار کر لے تو اسے چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء و تروں سے پہلے اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۷۰ مرتبہ پڑھے اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور ۴۰ دن کے بعد اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا ہو جائے گی کہ جو اس کی ہر دعا کو اللہ کے یہاں قبول کروانے کا سبب بن جائے گی۔

کان کے درد کا علاج

جس شخص کے کان میں درد ہو اور وہ تکلیف سے پریشان ہو، عموماً بچوں کو کان میں درد کی شکایت ضرور ہو جاتی ہے تو چاہئے کہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو کسی ایک پیر کے روز ۱۱ ہزار مرتبہ اول و آخر درود پاک کے ساتھ پڑھ کر روغنِ بادامِ پر دم کرے اور محفوظ کر لے۔ جب بھی کسی کو درد ہو تو اس کے کان میں ایک قطرہ ڈالنے سے درد فوراً کافور ہو جائے گا۔

بوڑھے لوگوں کے بہرے پن کا علاج

اگر کسی شخص کو بزرگی یعنی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہو تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو پڑھے اور اپنی سماعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ جب تک یہ عمل جاری رکھے گا سماعت کی کمزوری سے اور بہرے پن سے محفوظ رہے اور اگر اس عمل کو تاحیات کرتا رہے تو تاحیات اس کی سماعت بحال رہے گی اور سننے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستنیوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

مختصری طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اس دنیا میں قدم رکھ رہے ہو جو گناہوں اور معصیتوں سے بھری ہوئی ہے۔ یہ خبر سنتے ہی وہ واویلا کرنا شروع کر دیتا ہے، اس خاندان کی خواتین بھی مثل حور جنت ہیں، دروغ برگردن راوی میں نے سنا ہے کہ ان کی عورتوں کی خطائیں کرنا کاتبینِ ثلثہ اعمال میں درج کرنے کی غلطی نہیں کرتے، اس خاندان کی دھوم پوری دنیا میں ہے، بلکہ صبح شام عالم برزخ میں بھی اس خاندان کا ذکر چلتا ہے اور قبرستان میں دفن شدہ مردے بھی اس خاندان کی خوبیاں ایک دوسرے سے بیان کر کے اپنا دل بہلاتے ہیں۔

قارئین! آپ یقین کریں اور اگر آپ یقین نہ بھی کریں تو میرا کیا بگڑتا ہے، اس خاندان کے افراد کی مغفرت مرنے سے کئی سال پہلے کر دی جاتی ہے اور انہیں قیامت سے پہلے ہی داخل بہشت کر دیا جاتا ہے، چنانچہ ان کے خاندان کے کئی لڑکوں نے مرنے کے بعد یہ اطلاع دی ہے کہ وہ روزانہ فرشتوں کے ساتھ کبڑی کھیتے ہیں اور انہیں جنت میں نکلنے کے لئے اجازت ہے، میں جانتا ہوں کہ اور جانتا ہوں کہ آپ میرا یقین نہیں کریں گے لیکن میں کسی نہ کسی چیز کی قسم کھا کر آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اس خاندان کا ایک ایک فرد مجھ سے ایسی محبت کرتا ہے کہ جیسی محبت شادی کے بعد میاں بیوی ایک ہفتے کے اندر اندر کرتے ہیں، ایک عجیب طرح کی دیوانگی ہے جو ان لوگوں پر سوار ہے، ساری دنیا ان کی دیوانی ہے اور اس خاندان کا بچہ بچہ میرا دیوانہ ہے، بس افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی خواتین مجھے منہ نہیں لگاتیں، ان کے گھروں میں پردہ بہت گہرا ہے، بعض خواتین تو دن میں اپنے شوہروں سے بھی پردہ کرتی ہیں، اسی خاندان کے ایک دندہ دتا بندہ چشم و چراغ مجھے بتا رہے تھے کہ شادی کے ایک سال تک ازراہ تقویٰ انہوں نے اپنی بیوی کا چہرہ نہیں دیکھا، کئی بار ان کی شرم اتاری گئی لیکن بیوی کا دیدار کرنے کی وہ ہمت نہ

صوفی البلاغ کا خاندان بہت بڑا خاندان ہے، اس خاندان کی وسعت اور خوبیاں بیان کرنے کے لئے آج تک کسی لغت میں الفاظ نہیں ملتے اس لئے اس خاندان کی کماحقہ تعریفیں بیان کرنا ممکن نہیں ہے، اس خاندان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس خاندان کا ہر بچہ مادرِ زاد صوفی اور ولی ہوتا ہے، یہ ولی اور صوفی بننے میں عبادتوں اور ریاضتوں کے محتاج نہیں ہوتے، یہ لوگ خاندانی صوفی ہوتے ہیں، یہ ان صوفیوں اور ولیوں کی طرح نہیں ہوتے جنہیں صوفی اور ولی بننے کے لئے سالہا سال پاڑے پڑتے ہیں تب کہیں جا کر انہیں ولایت نصیب ہوتی ہے، ان کے خاندان کا عالم تو یہ ہے کہ ان کے خاندان کا ہر بچہ بالغ ہونے سے ۱۲ سال لچکی ولی کامل بن جاتا ہے اور اس پر کرامتوں کی بارشیں ہونے لگتی ہیں اور کبھی کبھی تو معجزے بھی صادر ہو جاتے ہیں، ان کے حلقے ماشاء اللہ اتنے شاندار ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر فرشتوں کو بھی پسینے چھٹ جاتے ہیں اور ان لوگوں کی بزرگی اور شان ولایت دیکھ کر فرشتے احساسِ کمتری کا شکار ہو جاتے ہیں، ان لوگوں سے جو بھی ملتا ہے وہ ان کا غلام محض بن کر رہ جاتا ہے، مدبروں کا تدبیر ان کے قدموں میں مچلتا ہے اور مال داری کی دولت ان ہی کی جیب میں پہنچ کر سکون پاتی ہے۔ مفتیانِ کرام اور علماء شرح متین کی رائے کے مطابق ان کے کم سن بچوں کو بھی نابالغ کہنا اور سمجھنا بلوغیت کی توہین ہے اور ادب و تہذیب کا قتل ہے، چنانچہ ان کے دودھ پیتے بچوں کا بھی احترام کرنا از روئے طریقت ضروری ہے۔ میں نے سنا ہے کہ جب ان کے گھر میں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے کانوں میں اذان اور اقامت نہیں پڑھی جاتی کیوں کہ ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ فرشتوں نے ماں کے پیٹ میں ہی بچے کے دونوں کانوں میں اذان و اقامت کی ذمہ داری ادا کر کے ہی بچے کو چلتا کیا ہے، ان کے خاندان کا ہر بچہ پیدا ہوتے ہی اس لئے روتا ہے کہ اس کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ تم اب

کر سکے، پھر کئی عاملوں سے ہاتھ بندھ کر ان کا علاج کرایا گیا اور بذریعہ عملیات ان کی پرہیزگاری اور احتیاط کی کچھ خراش تراش کی گئی تب جا کر وہ اپنی بیوی کا منہ دیکھنے کی جرأت کر سکے، جب یہ بات میں نے اپنے دوستوں کو بتائی تو وہ یقین کرنے کے لئے تیار نہیں تھے، ان کا کہنا تھا کہ اس دور میں لوگ اپنی ہونے والی بیوی سے شادی سے کئی سال پہلے ہی غلط ملط شروع کر دیتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے کہ شادی کے ایک سال بعد بھی میاں بیوی بعد الشرفین بنے رہیں اور دوسرے کے جسم کو کو ہاتھ لگانے کے لئے ترستے رہیں۔ میں نے اپنے ایمان و عقیدے کو برقرار رکھتے ہوئے عرض کیا تھا کہ میں اس خاندان کو جانتا ہوں کہ اس خاندان سے میرے تعلقات پیدا ہونے سے بھی پہلے ہی چل رہے ہیں، میں نے ان کے نوکروں کو بھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا، بلکہ ان کے گھروں کا کتا بھی جب بھونکتا ہے تو وہ بھی غلط نہیں بھونکتا، ان کے گھروں کا کوئی مرغا دن میں اذان دینے کی غلطی نہیں کرتا، ان کی بلیاں ٹومیلیٹ کے علاوہ کسی جگہ گھنے مونتے کی غلطی نہیں کر سکتیں اگرچہ پوچھو تو ان میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت نہیں ہے، اس لئے بھائی یہ جو بھی کہہ رہے ہیں وہ سچ کے سوا کچھ نہیں کہہ رہے ہیں۔

ایک بار تو یہ بھی ہوا کہ اس خاندان کے ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ وہ کچھ دھاگے پر چل کر حضرت جنید بغدادیؒ کے مزار مبارک تک گیا ہے اور اتنی طویل مسافت اس نے پانچ منٹ میں پوری کر لی ہے، یہ سن کر مجھے یقین کرنا پڑا، ہاں اس سے ایک سوال کرنے کی گستاخی میں نے ضرور کر لی تھی، میں نے پوچھا تھا بر خور دار اتنی عظیم الشان قسم کی دوڑ لگاتے ہوئے تمہیں کسی نے دیکھا تو نہیں۔ ارے بھئی ویلوں کی اولاد بھی ولی ہوتی ہے اور فقہیوں کے گھروں میں فقیہ ہی پیدا ہوتے ہیں اس نے اتنا مدلل جواب دیا کہ میری اگلی بچھلی سات نسلوں کو پسینے آگئے۔ اس نے کہا، مجھے صرف وہی دیکھ سکتا تھا جس کی گزشتہ ۲۱ نسلوں سے ولایت بدستور چل رہی ہو اور اتفاق سے ایسا کوئی شخص میرے آس پاس نہیں تھا اس لئے میں یوں گیا اور یوں آیا۔

سبحان اللہ! اس کا جواب سن کر مجھے یقین ہو گیا کہ اس خاندان کے بچے بھی ولایت کے ساتویں آسمان پر اڑتے ہیں اور خشکیوں میں تیر کر اپنے خاندان کی عظمتوں کے جھنڈے گاڑنے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔

ہمارا دور چونکہ دور الحاد ہے اور اس دور کے مومنوں کو بھی طمع ہے میں دیر نہیں لگتی اس لئے اس خاندان کی عظمتوں اور رفعتوں کا صحیح معنوں میں ادراک نہیں ہو پاتا اور چونکہ اب کرامتوں اور معجزوں کو ماننے کا دور نہیں ہے اس لئے اس طرح کی باتیں مذاق بن کر رہ جاتی ہیں اور بھی میں تو کئی مادر زاد صوفیوں کے طفیل میں کئی بار خوابوں میں براہ راست کرامتوں سے مل چکا ہوں تو مجھے تو ان سب باتوں پر ایمان لانا ہی پڑتا ہے ایک بار شیخ جل تو جلال تو حق بندہ نواز سے بیعت ہونے کے بعد جبر میں نے راہ تصوف میں چلنے کا ارادہ ہی کیا تھا تو تین کرامتیں پہلے ہی مجھ سے صادر ہو گئی تھیں لیکن ان کرامتوں کا ذکر میں نے کسی سے نہیں کیا کیوں کہ میرا یقین کون کرنا اور تو اور جب ان میں سے صرف ایک کرامت کا تذکرہ میں نے ڈرتے ڈرتے اپنی بیوی سے کیا تو وہ مجھے اس طرح دیکھنے لگی کہ جیسے میں مکمل طور پر پاگل ہو چکا ہوں، میں سہم گیا کہ جب سہم گیا تو پھر دوسری کرامت بیان نہ کر سکا۔

تھوڑی دیر کے بعد ہانو بولی، میں آپ سے دست بستہ گزرا کرتی ہوں کہ کسی کے سامنے کبھی یہ اپنی کوئی کرامت بیان مت کرنا میں لوگ آپ کا مذاق اڑائیں گے۔

کیوں؟ کیا اللہ کے ولی براہ راست آسمان سے برستے ہیں بھی تو ماؤں کے پیٹ ہی سے پیدا ہوتے ہیں، جب صوفی چلفوز صوفی تاشقند جیسے لال بھکھو قسم کے لوگوں سے کرامتیں سرزد ہو سکتی ہیں کیا مجھ جیسے مدبروں اور مفکروں سے کرامت کا ظہور نہیں ہو سکتا، مجھے ایک درجن سے زیادہ اولیاء شفیقت کی نظروں سے دیکھتے ہیں اور خاندانی ولایتیں مجھے سوچنے کی فکر میں رکھتے ہیں۔

کچھ بھی ہوا اپنی کرامتوں کا ذکر دوستوں سے بھی مت کرنا، قیامت تک آپ کا مذاق اڑے گا اور میں بھی آپ کے دوستوں کی باتوں سے آپ کو بچا نہیں سکوں گی۔

بس اس کے بعد دل کے ارماں دل میں گھٹ کے رہ گئے اور ولی بن کر بھی تنہا رہ گئے۔

میرے پیارے قارئین! جب ہانو نے میری بزرگی اور میری توجہ کرامتوں کا مذاق بنایا تو مجھے تصوف و طریقت کی راہوں کو نظر انداز کرنا پڑا اور نہ اب تک میں کائنات کا سب سے بڑا بزرگ بن چکا ہوں اور

کر سکتے، ابھی کل کی بات ہے کہ صوفی مسکین کے خیر الحاج مولوی کرامت حسین فرما رہے تھے کہ تہجد کی دوسو کھتیں پڑھ کر ان کے دونوں پاؤں پہ درم ہو گیا، بتا رہے تھے کہ آسمان سے فرشتے بیروں پر تیل کی مالش کرنے آئے تو انہوں نے منع کر دیا اور فرمایا کہ مجھے یہ درم اور یہ تکلیف عزیز ہے تم زحمت نہ کرو۔

بانو مجھے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی، بالکل اس طرح جیسے میں جھوٹ بول رہا ہوں۔

میں نے کہا، بانو تم نے تو کبھی میرا یقین ہی نہیں کیا ہے، میرے دوستوں میں ایسے ایسے رستم موجود ہیں کہ جب قیامت کے دن انعامات تقسیم ہوں گے تو دیکھ لینا کہ انعامات کا ایک حصہ تو میرے دوست ہی لے اڑیں گے۔ میں نے خود ایک رات خواب میں اپنے کانوں سے یہ سنا ہے کہ میرے دوستوں کو دیکھ کر ساتویں آسمان کے مقرب ترین فرشتے کہہ رہے تھے کہ بھئی واہ چند سے آفتاب چند سے ماہتاب!

چھوڑو ان باتوں کو۔ آپ اذان بت کدہ کی دوسری قسط کے لئے مواد اکٹھا کریں اور بھائی صاحب کو خوش کر دیں کیا بعید ہے کہ آپ کی جیب کی پیسہ دور ہو جائے۔

اما بعد۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ صوفی البلاغ کا خاندان اس وقت سب سے زیادہ معتبر ہے اور تصوف اور ولایت کے حساب سے اس کی کوئی دوسری مثال دنیا میں موجود نہیں ہے، ان کے تین بیٹے ہیں، ایک کا نام صوفی گلہار، انہیں قوم کی طرف سے امیر الہند کا خطاب عطا ہوا ہے، جس دن ان کو یہ خطاب دیا جا رہا تھا یہ کنواری لڑکیوں کی طرح شرما رہے تھے، کسی نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ شرما کیوں رہے ہیں تو انہوں نے تجوید کے ساتھ یہ جواب دیا تھا کہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

سبحان اللہ، حاضرین نے کہا تھا اس خاندان کی یہی سب سے بڑی صفت ہے کہ ہر موقع پر انہیں حدیث یاد آ جاتی ہے اور حدیث پڑھ کر یہ بولنے والوں کو شرمندہ کر دیتے ہیں۔

ان کے دوسرے بیٹے کا نام صوفی اغل بغل ہے، ان کو قوم کی طرف سے ضمیر الہند کا خطاب ملا ہے، اس خطاب پر مجھے کچھ اعتراض تھا، میں نے برسر محفل کہا، یہ خطاب کچھ چاہئیں، امیر الہند تو سمجھ میں آتا ہے لیکن ضمیر الہند؟ یعنی کہ چہ؟

انسان چیل کوئے تک مجھ سے بیعت ہو جاتے اور میری شہرتوں کی انہیں رتی لیکن بانو نے بیوی کو میرا مذاق اڑایا اور میری بزرگی کی بے مصلحتی سے نہ چڑھ سکی، اب تو مجھے صبر آچکا ہے لیکن جب بھی کسی مولیٰ کی گلی میں مریدوں کی قطار در قطار دیکھتا ہوں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے اور میرا بس نہیں چلتا کہ میں آٹا فانا بزرگ بن جاؤں اور اس دنیا کے مزے ہوں ہاتھوں سے لوٹنے لگوں۔

ابھی چند دن پہلے کی بات ہے کہ جب میں نے یہ سنا صوفی آر پار کے داماد صوفی چند میاں کے کسی مرید نے انہیں ایک باغ گفت کیا ہے میرا دل اچھل کر میرے حق میں اٹک گیا اور دونوں گردے ٹیل ٹیل ہوتے رہ گئے۔ بانو نے جب میری صورت میں درد و غم کی آندھیاں چلتی دیکھیں تو اس نے اذرا شفقت کہا، خیریت؟ یہ آپ کی شکل مبارک اس وقت بارہ کیوں بچ رہے ہیں۔

بیگم! ایک بری خبر سن کر نس نس میں درد ہو گیا ہے۔ کیا سن لیا؟ مجھے باوثوق ذرائع سے یہ معلوم ہوا کہ صوفی چند رجوکل تک گلیوں کے کچے کھیل کرتے تھے اور انہوں نے اب مرید بنانے شروع کر دیئے اور ان کے ایک کروڑ پتی مرید نے انہیں ایک باغ ہدیہ کیا ہے، جب یہ سنا ہے اپنی اس بے کیف زندگی سے نفرت سی ہونے لگی ہے۔ اپنی اپنی قسمت ہے، آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں۔

میری قسمت کا گلا تو تم نے گھونٹ دیا تھا، ورنہ میرے ذہن میں ایسی کرامتیں تھیں کہ اگر ہندو بھی دیکھ لیتے تو میرے مرید بن جاتے نہ جانے کیا کیا مجھے بھینٹ کر دیتے، لیکن افسوس تم نے مجھے اس لائن چلنے نہیں دیا اور آج میری جیب کا حال اس بچے کا سا ہے جو ایک دن سو بار یتیم ہوتا ہو۔

بانو ناک سے مسکرائی پھر بولی، میں چاہتی نہیں کہ اس طرح لوگوں کے قلوب بنا کر پیسہ اینٹھا جائے، پیسہ وہی اچھا ہوتا ہے جو اپنی محنت سے کمایا جائے۔

تم تو ہمیشہ قیاسی باتیں کرتی ہو، کرامتیں بغیر محنت کے صادر نہیں ہوتیں، بزرگان دین کو رات رات بھر مصلے پر کھڑا ہونا پڑتا ہے تب جا کر ان کو مرید ہاتھ لگتے ہیں، ہم دنیا دار لوگ دین داروں سے زیادہ محنت نہیں

مجھے یہ مژدہ سنایا تھا کہ وہ اب باقاعدہ سیاست میں آرہے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ان پر عینا بننے کا بھوت سوار ہو چکا ہے۔

میں نے ان سے پوچھا، اس کی وجہ کیا ہے؟

انہوں نے کہا، فرضی بھائی میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے دلش کے عینا قوم کے غم میں موٹے ہو رہے ہیں، انہیں دیکھ کر مجھے وحشت سی ہونے لگی ہے، میں نے سوچا کہ میں قوم کے غم میں دبلا ہو کر دنیا کو دکھاؤں گا اور ثابت کروں گا کہ اصل خیر خواہ قوم میں ہی ہوں۔

فائدہ کیا ہوتا؟ ”میں نے پوچھا۔“

فائدہ اور نقصان کی بات نہیں، میں تو دلش بھگتی اور قوم کی خیر خواہی کی بات کر رہا ہوں۔

میں پوچھ رہا ہوں کہ یہ سب کچھ کر کے تمہیں حاصل کیا ہوگا، تمہارے پاس اللہ کا دیا ہوا سب کچھ ہے، تمہارے ایک اشارے پر لوگ اپنی جانیں قربان کر سکتے ہیں، عینا بن کر تمہیں کیا ملے گا یہ تو وہ لائن ہے جس میں ذلت نقد ہے اور عزت ادھار۔

فرضی صاحب! بس کئی سالوں سے میرا دل چاہتا ہے کہ لیڈر بنوں اور قوم کے لئے کچھ کر دکھاؤں، اس زندگی سے کہ اس میں، میں اپنا حلیہ سنبھالتے سنبھالتے اکتا گیا ہوں، تم سے کیا پردہ، ایک دن اچانک ہمیں ایک لڑکی سے محبت ہو گئی، ہم نے اس کو بے خوف و خطر ایک مسیح بھی کر ڈالا۔

مسیح کا جواب آیا۔ ”میں نے پوچھا۔“

اس نے جواب دیا۔ ”داڑھی کو کرو صاف تو ممکن ہے ملاقات۔“

بڑی گستاخ لڑکی ہے۔

خیر کسی لڑکی کی خاطر کہ ہم اس داڑھی پہ نظر ثانی نہیں کر سکتے، مگر زندگی میں اور بھی کئی مرحلے ایسے آتے ہیں کہ ہمیں داڑھی کے بارے میں سوچنا پڑتا ہے۔

مطلب؟

فرضی بھائی بات یہ ہے کہ ہر چھوٹی بڑی بات پہ لوگ یہ کہنے لگتے ہیں، یا راہنی داڑھی کا تو خیال کرو ابھی پچھلے ہفتہ کی بات ہے کہ ہماری شیردانی کا دامن ایک انگریز عورت کی ساڑھی میں الجھ گیا نہ جانے کس طرح تو وہ آنکھیں نکال کر بولی، یہ ڈیلے ڈالے کپڑے پہنتا، اتنی بڑی

ان ہی کے ایک مرید نے جواب دیا، ضمیر الہند میں ایک طرح کی انفرادیت ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ صوفی البلاغ کے یہ صاحبزادے انسان کے ضمیر کی طرح صاف و شفاف ہیں اور اور اب یہ اس مقام پر ہیں کہ انہیں اگر ہندوستان کی آستھیا ہندوستان کا ضمیر کہا جائے تو کوئی بڑی بات نہیں، اللہ کی قسم میرے کچھ بھی پلے نہیں پڑا تھا لیکن مجھے چپ ہونا پڑا کیوں کہ بزرگوں کے مریدوں سے بحث کرنے کا مطلب ہوتا ہے شامت اعمال۔

صوفی البلاغ کے تیسرے بیٹے کا نام صوفی اخروٹ ہے، ان کے پاس بیٹھ کر خشک میوں کی بو آتی ہے، یہ اخروٹ کی طرح گول مٹول بھی ہیں۔ انہیں ہندوستان کے سارے مدبروں نے مل کر اسیر الہند کا خطاب عطا کیا ہے، یہ خطاب بھی میری سمجھ سے بالاتر تھا لیکن میں کوئی حرف اعتراض زبان پر نہیں لایا، کیوں کہ مجھے اندازہ ہو چکا تھا کہ ان بزرگوں پر اعتراضات کا حشر کیا ہوتا ہے، اس لئے یہاں ہاں میں ہاں ملانے ہی میں بھلائی ہے۔

صوفی البلاغ کے تیسرے صاحبزادے جنہیں اسیر الہند کا خطاب ملا تھا، یہ تو سنا ہے کہ نماز بھی نہیں پڑھتے، ان کے بارے میں ان کے ایک مرید نے یہ وضاحت کی تھی کہ نماز گناہوں سے پاک صاف کرتی ہے لیکن یہ تو وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے ہی نہیں اس لئے انہیں اپنی صفائی کرنے کی بھی کوئی حاجت نہیں، نماز تو ہم جیسے گناہ گاروں کو پڑھنی پڑھتی ہے اگر ہم نماز نہیں پڑھیں گے تو غلاظتوں کا ڈھیر جمع ہوتا رہے گا لیکن یہ خاندان تو وہ خاندان ہے کہ جو گناہ کرتا ہی نہیں، پھر یہ نماز کی زحمت کیوں کریں۔ میں کچھ کہنے والا تھا تو مرید باصفا بولے۔

فرضی صاحب یہ دل کی باتیں تم نہیں سمجھو گے تم جس عقل کو اٹھائے پھر رہے ہو وہ دیا پر عشق کے اصولوں سے واقف نہیں ہے، اس عقل کو ایسی بابرکت مجلسوں میں برقعہ اڑھا کر لایا کرو۔

میں چپ ہو گیا اور مجھے یہ یقین ہو گیا کہ یہ وہ لائن ہے جہاں نیکی کر کے بھی ملتا ہے اور بدی کر کے بھی۔ آہ! کاش میں اس لائن پر چلتا رہتا تو آج میرے بھی ایسے ہی مرید ہوئے جو میری ایک ایک معصیت کی تاویل کرتے اور مجھے اپنے سروں پر اٹھائے پھرتے۔

آج اسیر الہند میرے گھر تشریف لائے تھے اور انہوں نے آکر

داڑھی لٹکانا اور عورتوں کو چیرنا۔

بڑی شرمندگی ہوئی اور بھی کئی موقعے ایسے آئے کہ ہمیں اس داڑھی کی وجہ سے جلی کٹی سننی پڑی، اب نیتا گیری میں قدم رکھنے جا رہے ہیں تو ہماری بیوی ہم سے کہتی ہے کہ چلو آپ نیتا تو بن جاؤ گے پھر اس داڑھی کا کیا کرو گے؟

میں سمجھا نہیں۔ فرضی صاحب اس کا کہنا ہے کہ تمہیں قوم و ملت کی خاطر بات بات پر جھوٹ بولنا پڑے گا، تمہیں یہ بھی کہنا پڑے گا کہ یہ جو تم پھول رہے ہو اور مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیل رہے ہو یہ بھی غم قوم کی وجہ سے ہے اور تمہیں تو ازراہ جھوٹ یہ بھی ثابت کرنا ہو گا کہ تمہارے آباؤ اجداد اس ملک کی خاطر ایک ایک دن میں کئی کئی بار شہید ہوئے اس وقت یہ داڑھی اگر تمہارے کذب افتراء میں رکاوٹ بنی تو پھر اس داڑھی کا مقصد ہی فوت ہو جائے گا، یقین کرو کئی بار کئی موقعوں پر بیوی تک یہ کہہ دیتی ہے کہ اپنی داڑھی کا خیال تو کرو۔

ایک بار ایسا ہوا کہ ایک مشاعرہ میں ہمیں تمبر کا بلا لیا گیا، ہم ایک پاکستان کے شاعر کی غزل یاد کر کے چلے گئے، ہمیں معلوم تھا کہ آج کل دوسروں کی غزلیں پڑھنے کی ریت سی چل پڑی، ہم نے بھی ہمت کر کے ایک ایسے شاعر کی غزل پڑھ دی جو پاکستان کے کسی چھوٹے موٹے گاؤں میں رہتے تھے۔ جب ہم نے وہ غزل پڑھ کر جس پر ہمیں اچھی خاصی داد بھی مل گئی تھی واپس آ کر اپنی جگہ پر بیٹھے تو ایک شاعر صاحب بولے، دوسرے کی غزل پڑھتے ہوئے کم سے کم اپنی داڑھی کا خیال تو کرتے، میں تملایا گیا۔ میں نے کہا اور آپ نے بھی تو مرزا غالب کے خسر کی غزل پڑھی ہے، آپ کو شرم نہیں آئی۔

پھر وہ کیا بولے۔ ”میں نے پوچھا۔“

انہوں نے کہا۔ میرے داڑھی تو نہیں ہے، تم تو اتنی لمبی داڑھی رکھ کر دوسروں کا مال چمارہے ہو۔

تو آپ نے کیا سوچا ہے؟ ”میں نے پوچھا“ کیا اس داڑھی کو نمٹانے کی سوچ رہے ہو؟

ہم ایسا نہیں کر سکتے، ہمارے بڑوں کا کہنا ہے کہ کچھ کرتے رہنا لیکن اپنا حلیہ نہ بدلنا، ورنہ اس حلیے کی خیر و برکت سے محروم ہو جاؤ گے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں میں نے تو دینیات کا رسالہ تک نہیں پڑھا اور نماز

کی توفیق بھی کبھی اتفاق سے ہی ہو جاتی ہے لیکن ابا حضور کے ساتھ جب سفر پر جاتا ہوں تو مجھے دیکھ کر بھی لوگ حضرت حضرت کہہ کر اس طرح معاف کرتے ہیں کہ جیسے وہ اسی وقت داخل جنت ہو جائیں گے۔ لیکن میں ایک بات کہوں۔ ”میں نے اجازت طلب نظروں سے انہیں دیکھا۔“

ہاں ہاں ضرور کہئے۔ میں آپ کی سننے کے لئے تو آیا ہوں۔ داڑھی میں ہر چیز کا مزہ ممکن ہے لیکن داڑھی رکھ کر عشق کرنے میں مزہ نہیں آتا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں، ایک بار ہم نے مجبوراً اپنی بیوی سے عشق کرنے کی ٹھان لی تھی تو اس وقت بعض چٹ پٹے جملے جب زبان پر آتے تھے تو خود بھی ایک طرح کی شرمندگی سی ہوتی تھی اور بیوی کو بھی دین و شریعت کی لاج رکھتے ہوئے یہ کہنا پڑتا تھا، جانے دو اپنی اس داڑھی کا تو خیال کرو۔

اسیر الہند صاحب میں تو آپ سے یہی کہوں گا کہ آپ کا خاندان بہت بابرکت خاندان ہے یہ تو بہ فضل رب وہ خاندان ہے کہ ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آئے چوکھا، آپ تو قاعدہ بغدادی پڑھے بغیر ہی حضرت جنید بغدادی محسوس ہوتے ہیں اور آپ کو دیکھ کر تو فرشتوں کو بھی احساس کمتری ہوتا ہو گا کیوں کہ اس شاندار حلیے کو دیکھ کر کس کی مجال ہے کہ وہ سر تسلیم خم نہ کرے۔ میں آپ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کئی بار میں نے دیکھا ہے کہ آپ اپنی داڑھی پر تولیہ لپیٹے ہوئے سینما ہال سے نکل رہے تھے لیکن پھر بھی جب آپ قریب سے گزرتے ہیں تو بے اختیار آپ کو سلام کرنے کو دل چاہتا ہے اور یہ سب آپ کے خاندان کی عظمتوں کی وجہ سے ہے اگر آپ اس حلیے سے باہر بھی جاؤ گے تو پھر اس دنیا کے لئے اجنبی سے ہو جاؤ گے اور پھر حضرت کہنے کی غلطی کون کرے گا اور اگر تمہیں نیتا ہی ہونا ہے تو بن جاؤ، ہمارے ملک میں سیکڑوں نیتا ایسے ہیں جو اپنی لیڈری کو بھی سنبھالتے ہیں اور اپنی داڑھی کو بھی، میں ایک منٹ خاموش ہو کر بولا۔

اور برخودار یہ بھی تو ممکن ہے کہ داڑھی ہی کی وجہ سے آپ کو ”اسیر الہند“ کا خطاب ملا ہو۔

فرضی بھائی میں داڑھی سے بیزار نہیں ہوں میں جانتا ہوں کہ

داڑھی حصول مراعات کے لئے کتنی ضروری ہے اور پھر ہمارے خاندان کا تو مونو گرام ہے، اس داڑھی کے بغیر ہماری پہچان ممکن نہیں ہے لیکن ہر معاملے میں جب یہ کہتے ہیں کہ اپنی داڑھی کا تو خیال کرو تو برا لگتا ہے۔

میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ داڑھی تو ہر صورت میں برقرار رکھو، اسی داڑھی کے طفیل بہت سے لوگ امیر الہند بن رہے ہیں اور میدان سیاست میں بھی داڑھی بہت کام آتی ہے، آج کل سیاسی پارٹیاں بھی داڑھی کو بہت اہمیت دیتی ہیں۔

لیکن کچھ لوگ سیاست میں آکر داڑھی کو منڈوا بھی دیتے ہیں۔

مثلاً؟

حافظ عثمان ائمہ طہوی کسی زمانہ میں داڑھی رکھتے تھے اور انہوں نے ہی دارالعلوم پر قبضہ کرانے میں مدد بھی کی تھی، جب پوری طرح سیاست سے وابستہ ہوئے تو انہوں نے داڑھی پر بلڈ وزر چلوادیا۔

جانتا ہوں۔ ”میں بولا“ اور آج کل تو وہ شری رام زندہ باد کے نعرے بھی لگا رہے ہیں۔

وہ سیاست کا پورا مزہ لے رہے ہیں اور سیاست بھی ان کے وجود کو اپنے لئے نعمت غیر مترقبہ سمجھ رہی ہے، کاش اس وقت عثمان ائمہ طہوی کی داڑھی ہوتی، پھر شری رام زندہ باد کے نعروں کی اور بھی اہمیت ہوتی، کسی داڑھی منڈے کے بارے میں تو یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ مسلمان ہے بھی یا نہیں۔

آپ داڑھی کے ہوتے ہوئے اگر میدان سیاست میں دندنائیں گے تو آپ کے دارے کے نیارے رہیں گے اور آم کے آم گٹھلیوں کے دام والی کہاوت صادق آجائے گی۔

فرضی بھائی، آپ تو گھر کے آدمی ہیں اس لئے آپ سے کیا پردہ، آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ ہم تو علم و عمل میں بالکل ہی کورے ہیں لیکن آباؤ اجداد کے کچھ کارنامے ایسے تھے کہ جن کی وجہ سے ہمارا خاندان آج تک معتبر ہے اور آج تک ہماری جے جے ہو رہی ہے، مجھ جیسے عقل و علم سے کورے انسان کو ”اسیر الہند“ کا خطاب مل گیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب میں سیاست میں آؤں گا تو ہمارے خاندان کی سابقہ عظمتوں کی وجہ سے یا ان سیاست مجھے ہاتھوں ہاتھ اپنی گود میں اٹھالیں گے۔

اور میری یہ بات یاد رکھنا۔ ”میں ان کی بات کاٹ کر بولا۔“ اس

وقت تم اپنی اس لہلہاتی داڑھی کی قیمت پوری پوری وصول کر لو گے، میری یہ بات یاد رکھنا آج کل کی مروجہ سیاست میں داڑھیاں بہت کام آتی ہیں اور جب یہ داڑھیاں کسی اسٹیج پر لہلہا رہی ہوں تو پھر اس ملک کی گنگا جمنی تہذیب کا مشاہدہ ہم سیاست میں بالکل ہی نابالغ ہو کر بھی اپنی کھلی آنکھوں سے کر سکتے ہیں۔

دھننے داد فرضی بھائی وہ چمک اٹھے اور انہوں نے شکریہ کے بجائے دھننے داد کہہ کر یہ ثابت کر دیا کہ وہ پوری طرح ہندوستانی ہیں اور ان کے خمیر میں عیتا بننے کی قدرتی صلاحیتیں موجود ہیں، اس کے بعد انہوں نے کہا۔

فرضی بھائی میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ آپ مجھے عیتا بننے کے اُن اصولوں کا سبق پڑھائیں جو عیتا گیری کی بنیاد ہیں۔

میں نے جواب دیا، تمہارا لباس کھادی کا ہونا چاہئے، ٹوپی دوپٹی نہیں چلے گی، ٹوپی ایسی ہو کہ جسے دیکھ کر سب جاش چندر بوس کی یاد آجائے، جھوٹ تو تم بول ہی لیتے ہو، عیتا بننے کے لئے بس اتنا کرنا ہے کہ ہر جھوٹ کو بولتے ہوئے سچ ہی سمجھنا تا کہ کسی بھی وقت شرم و حیا قریب نہ سسکنے پائے۔ اپنے آباؤ اجداد کے کچھ ایسے کارناموں کا بھی ذکر ہر تقریر میں کرنا کہ جن میں کوئی صداقت نہ ہو لیکن اس طرح بولنا جیسے یہ باتیں سو فیصد سچ ہوں اور تاریخ کا ایک باب ہوں، لیڈر بننے کے لئے ہمیں پیسے بھی خرچ کرنے ہوں گے، تمہیں کچھ ایسے اٹھائے گیرے ہر وقت اپنے ساتھ رکھنے ہوں گے کہ جو ہر وقت تمہارے آگے پیچھے چلیں اور تمہارے کپڑوں کی سلوٹیں ٹھیک کرنے میں دیر نہیں لگائیں، ان اٹھائے گیروں سے ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ لوگ نعرۂ تکبیر کے دوران ایمانداری سے زندہ باد کہتے ہیں اور اپنے جوش و خروش سے یہ ثابت کر دیتے ہیں کہ یہ لیڈر و اقتصاد سچ کا لیڈر ہے اور میدان سیاست میں دندنانے کے لئے فطری صلاحیتوں سے بہرہ ور ہے، یہی کام مشاعروں میں شعراء حضرات بھی کرتے ہیں، ان کے زیادہ نہیں چند ہزار روپے خرچ ہوتے ہیں لیکن مشاعروں کے بارزادہ جچے بخر سے گھرے ہوئے شعروں پر اس طرح داد دیتے ہیں جیسے انہوں نے شعروں کو پوری طرح سمجھ لیا ہے، جب کہ ان میں کوئی بھی دو کلاس تک پڑھا ہوا بھی نہیں ہوتا، ایک گجرہ شاعر کے گلے میں ڈالنے والا شخص پانچ سو روپے وصول کرتا ہے اور شاعر کو پانچ ہزار روپے سے بھی زیادہ کی عزت

مہل ہو جاتی ہے۔ تم یقین کرو کہ دیوبند کے ایک شاعر دعویٰ اور خلیج کے ماہوں میں بلائے جا رہے ہیں جب کہ انہیں اپنی زندگی میں ابھی تک ایک شعر بھی کہنے کی توفیق نصیب نہیں ہو سکی ہے، ادھر ادھر سے اٹھا کر شعر پڑھتے ہیں لیکن اتنی داد وصول کرتے ہیں کہ سچ سچ کے شاعروں کو پیٹے جھوٹ جاتے ہیں، بھائی لیڈر بننا ہے تو ان تمام کارناموں سے فائدہ اٹھانا پڑے گا اور تل کا پہاڑ بنانے کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنا پڑے گا، تم کسی بھی تقریر میں بر ملا یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ تمہارے خاندان میں درجنوں لوگوں نے اس ملک کی خاطر اپنی جانیں قربان کی ہیں اور تم بھی ملک کی خاطر شہید ہونے کا جذبہ رکھتے ہو، ہماری قوم اس طرح کی باتوں سے خوش ہوتی ہے، اب جھوٹ ہماری زندگیوں میں اس قدر رچ بس چکا ہے کہ بے چارے سچ کو بھری مجلس میں بار بار شرمسار ہونا پڑتا ہے، اس لئے جھوٹ بولو اور جھوٹ بولتے ہوئے کبھی اتنا بھی نہ جھگو جس طرح بعض لوگ سچ بولتے ہوئے جھک جاتے ہیں اور بے چارے سچ کی ایسی کی نیسی ہو جاتی ہے۔

میں نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا اور یہ بات بھی یاد رکھنا سیاست اور بے شری کا چولی دامن کا ساتھ ہے، اس میدان میں جس نے کی شرم اس کے پھولے کرم۔

مثلاً جب تم کوئی ایکشن لڑو تو نہایت بے شری کے ساتھ یہ وعدہ کرنا کہ اگر تم جیت گئے تو تم ہر شخص کے گھر کے دروازے سے لے کر ہالی ووڈ تک ایسی سڑک بناؤ گے جس پر کوئی بھی انسان ایک منٹ میں ایک میل تک چل سکے گا، گویا کہ سڑک خود بھی چلے گی۔

لیکن ”اسیر الہند“ بوسے یہ بات تو خلاف عقل ہوگی۔

بر خوردار سیاست میں کوئی چیز خلاف عقل نہیں ہوتی، جب مودی جی وعدے اور دعوے کر رہے تھے تو انہوں نے سب کا ساتھ سب کا داس اور اچھے دن آنے کی باتیں کس طرح کی تھیں، یہ باتیں اس ملک میں عقلاً محال تھیں کیا مودی جی کا گریس کا بھلا کر سکتے ہیں؟ کیا اس ملک میں مسلمانوں کے دن اچھے آسکتے ہیں اور کیا بھاجپا کے دور اقتدار میں اقلیتوں کا بھلا ہو سکتا ہے، ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں لیکن مودی جی کہتے رہے اور پبلک تالیاں بجاتی رہی، اس ملک کی جنتا کا حال یہی ہے کہ جتنی بھی خلاف عقل باتیں کوئی کرے گا یہ اتنی ہی خوش ہوگی اور اتنی ہی

تالیاں بجائے گی، آپ دیکھنا شاعروں میں اُس شعر پر زیادہ داد ملتی ہے جو کسی کے پلے نہ پڑا ہو، کیوں کہ ہر داد دینے والا اپنی جہالت کو اسی طرح چھپا سکتا ہے اور ہر شاعر تب ہی سامعین کی دعاؤں کا حق دار بنتا ہے جب وہ شاعری کی دونوں ٹانگیں توڑنے کی خدمت اعلیٰ پیمانے پر انجام دے رہا ہو، اگر تم عقل و قل کے چکر میں پڑو گے تو تم کامیاب لیڈر نہیں بن سکتے، صرف پولیس کے منجر بن سکتے ہو۔

یہ تمہارا پہلا سبق ہے۔

اگر تم مجھ سے ملتے رہے تو میں تمہیں سیاست کے اتنے سبق پڑھاؤں گا کہ تم خود تسلیم کر لو گے کہ ”اچھا اور کامیاب لیڈر بننے کے لئے کن صلاحیتوں کی ضرورت ہے اور یہ بھی یاد رکھنا کہ ”دھوکہ“ سیاست کے بطن سے پیدا ہونے والی پہلی اولاد ہوتا ہے جس میں دھوکہ دینے کا جذبہ اور صلاحیت نہ ہو تو وہ کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔

وہ چلے گئے تو ہانوں نے میری زبان سے ساری تفصیلات سننے کے بعد کہا، تم یہ باتیں اس طرح سمجھا رہے ہو جیسے انہیں ان باتوں کی خبر ہی نہیں، وہ تمہارے پڑھائے بغیر بھی ان حرکتوں سے خود بھی واقف ہیں اور وہ خود بہت اچھے طریقے سے عیاری اور مکاری کے ہر مرحلے سے کامیابی کے ساتھ گزر جائیں گے۔

میں ہانو کو غور سے دیکھ رہا تھا اور یہ بات ماننے پر مجبور تھا کہ واقعتاً آج کل کی عورتیں ہم مردوں سے زیادہ سمجھ رکھتی ہیں اور اڑتی چڑیا کے پزے گفنے کی خوبیوں سے مالا مال ہیں، تو پھر یہ عورتیں آزادی کا مل حاصل کرنے کے لئے ہم سے خلع کیوں نہیں لیتیں؟

(یار زمدہ صحبت باقی)

اذان بت کدہ

اگر دیکھنے کی جرأت ہو، اگر آئینے پر تاؤ کھانے کی غلطی سے پوری طرح محفوظ رہیں تو ابوالخیال فرضی کی مرتب کردہ ”اذان بکدہ“ کا مطالعہ کریں۔

ہدیہ: 100 روپے محصول ڈاک۔ آج ہی طلب کریں
رابطہ کا پتہ

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالعالی دیوبند 247554 (یو پی)

سورۃ ”جاثیہ“ کے خادم جن ”ہیطیش“ کی دعوت کا عمل

سورۃ ”جاثیہ“ کے خادم جن ”ہیطیش“ کی تسخیر کے لئے الگ کمرے کا انتظام کریں جہاں شور و غل نہ ہو۔ نوچندی اتوار کی رات یا جمعرات یا جمعہ سے عمل شروع کریں، عمل جب آپ شروع کرنے کا ارادہ کریں تو اس دن سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی تمام چیزیں بند کر دیں اور جماع سے مکمل پرہیز کیجئے گا، عمل شروع کرنے سے قبل پہلے غسل کریں اور احرام باندھ لیں (سوتی سفید یا آسمانی شلوار قمیض بھی زیب تن کر سکتے ہیں) کمرے میں داخل ہو کر لوہان کی خوب دھونی لگائیں، پھر حصار باندھ لیں اب قبلہ رو ہو کر پہلے دو نفل نماز توبہ، دو نفل نماز برائے ایصال

ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، دونوں رکعت میں پھر سورۃ الفاتحہ ۳-۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں اور دو نفل نماز حاجت حاضری جن کی نیت سے ادا کریں۔ اب آپ درۃ ”جاثیہ“ کو پڑھنا شروع کریں جب سورت ختم ہو تو ۳ مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۃ جاثیہ کی تعداد کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم سورۃ جاثیہ کے خادم جن ”ہیطیش“ تشریف لائیں گے، جب وہ حاضر ہوں تو عہد و پیمان کریں، جب چلہ ختم کریں تو سورت مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَجِبْ یَا هِیْطِیْش حَاضِرْ شَوْ حَاضِرْ
شَوْ حَاضِرْ شَوْ بِحَقِّ سُوْرَةِ جَاثِیَہِ بِحَقِّ تُوْرِیْتِ، مُوسٰی، وَ الْعِیْلِ، عِیْسٰی بِحَقِّ زَبُوْر، دَاوُدْ
ابن دَاوُدْ عَلِیْہِ السَّلَامْ وَ قُرْآنِ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم الْمَدَدُ الْوَاسِعُ جَلْ
جَلَالُہُ بِحَقِّ سُلَیْمَانَ بن دَاوُدْ عَلِیْہِ السَّلَام۔

انسان اور شیطان کی کشمکش

اترکمار کے اس انکشاف پر ارجن مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ”یونان ہمارے پرانے مہربان اور ہمارے قدیم واقف کار ہیں اگر یہ میرے متعلق ایسا سوچتے ہیں تو یہ ان کی میرے ساتھ مہربانی اور شفقت ہے، بہر حال ان کے کہنے پر میں جنگ میں ضرور حصہ لوں گا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنی کارکردگی سے آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا، کیا میں ایک جنگی رتھ سجا کر اپنی قیام گاہ واپس جا کر اپنا جنگی لباس پہن کر واپس آ سکتا ہوں۔“

”ہاں ضرور تم یہ رتھ لے جاؤ اور تیار ہو کر واپس آؤ۔“ اس پر ایک زہریلی جست کے ساتھ ارجن ایک جنگی رتھ میں سوار ہوا اور اس کے گھوڑوں کو ہانکتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔

اپنی قیام گاہ پر جا کر ارجن نے پہلے اپنا جنگی لباس پہنا پھر وہ شہر سے باہر اس درخت کی طرف گیا، جس پر پانچوں بھائیوں نے اپنے ہتھیار باندھ دیئے تھے اس درخت پر چڑھ کر اس نے اپنے ہتھیار اتارنے انہیں جنگی رتھ میں رکھا اور واپس اس جگہ آیا جہاں اترکمار اور یونان اور بیوسا اس کا انتظار کر رہے تھے اس کے بعد وہ چاروں لشکر گاہ میں آئے اور لشکر کے ساتھ وہ دیرت شہر کے شمال کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

اترکمار جب اپنے لشکر کو لے کر یونان، بیوسا اور ارجن کے ساتھ دریودھن کے لشکر کے سامنے رُکا تو وہ دریودھن کے لشکر کی تعداد اور دور دور تک اس کا پھیلاؤ دیکھ کر دنگ رہ گیا اور پریشانی کے عالم میں اس نے اپنے قریب ہی کھڑے یونان اور ارجن دونوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔ ”اے میرے مہربان ساتھیو! تم دیکھتے ہو کہ ہستناپور کے دریودھن کے لشکر کی تعداد کس قدر زیادہ اور بے شمار ہے جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے دور دور تک اس کے لشکر پھیلے ہوئے ہیں، میں اب یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ ہم اپنے اس مختصر سے لشکر کے ساتھ دریودھن کے اس لشکر کا کیسے

”تمہاری سوچ غلط ہے میں اور بیوسا ایک ہی جنگی رتھ پر ہوں گے اور دوسرا جنگی رتھ جو ہے وہ دیرت شہر میں رقاں کا کام کرنے والا جو برنیل ہے اس کے لئے منگوایا ہے وہ بھی ہمارے ساتھ اس جنگ میں حصہ لے گا۔“

اس پر اترکمار نے کسی قدر پریشان اور جستجو کے انداز میں یونان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ”اے یونان یہ تم کیسی گفتگو کر رہے ہو، برنیل جس کے لئے میرے باپ نے ایک نیا ناچ گھر بنوایا ہے اور جو عورتوں کو رقص کی تربیت دیتا ہے کیا وہ جنگ میں حصہ لے گا؟ جب جنگ ہو۔ میں اس کی کارکردگی کچھ نہ ہوگی تو لوگ ہمارا مذاق نہ اڑائیں گے؟“

اس پر یونان مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ”مجھ سے بہتر اس شخص کو کوئی نہیں جان سکتا، تم اس کی اصلیت سے واقف نہیں، یہ شخص بے شک یہاں ایک رقاں کی حیثیت سے کام کر رہا ہے لیکن انتہا درجے کا شجاع دلیر اور ایک مانا ہوا تیر انداز ہے میں تم سے اس موقع پر یہ بھی کہہ سکتا ہوں کہ اس شخص کا نشانہ بہت کم خطا جاتا ہے۔“

یہ گفتگو سن کر اترکمار بے حد خوش ہوا اس نے اپنے چند ساتھیوں کو روانہ کیا کہ وہ دو جنگی رتھ وہاں لے کر آئیں، ایک محافظ کو اس نے دوسری سمت روانہ کیا اور کہا کہ وہ برنیل کو بلا کر لائے، تھوڑی ہی دیر بعد دو جنگی رتھ بھی وہاں پہنچ گئے اور ارجن بھی وہاں آ گیا۔

اترکمار نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ ”یونان نے تمہاری بے حد تعریف کی تھی کہ تم ایک رقاں کے ساتھ ساتھ ایک بہترین جنگجو اور تیر انداز بھی ہو اور اس نے یہ کہا تھا کہ اس ہونے والی جنگ میں تمہیں ضرور ساتھ رکھا جائے، لہذا جہاں میں نے یونان اور بیوسا کے لئے جنگی رتھ منگوایا ہے وہاں تمہارے لئے بھی جنگی رتھ منگوایا ہے تاکہ تم ہمارے ساتھ پہلو پہلو جنگ میں حصہ لے سکو۔“

اور کیوں کر مقابلہ کر سکیں گے۔“

یونانف نے اس کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”حوصلہ نہ ہارو تسلی رکھو میں تمہارے ساتھ ہوں اور میرے علاوہ یہ برٹیل بھی تمہارے لشکر میں شامل ہے اور یہ بھی ناممکن کو ممکن کر دکھانے والا شخص ہے۔ ہماری موجودگی میں تمہیں پریشان اور فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ در یودھن اگر اتنا لشکر اور بھی لے آئے تب بھی ان کھلے میدانوں کے اندر ہم اس کو شکست فاش دیدیں گے۔“

ارجن نے بھی اترکار کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ ”اترکار تسلی رکھو، میں اپنے جنگی رتھ میں بیٹھ کر دشمن کے لشکر کا ایک جائزہ لیتا ہوں اور پھر میں تمہیں یہ بتا سکوں گا کہ ہم دشمن کو کتنی دیر تک شکست دینے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔“ اس کے ساتھ ہی ارجن اپنے جنگی رتھ میں بیٹھا اور دونوں لشکروں کے درمیان اپنے جنگی رتھ کو دوڑانے لگا۔

ارجن جس وقت در یودھن کے لشکر کے سامنے اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے ہوئے لشکر کا جائزہ لے رہا تھا تو لشکر کے سامنے ٹھیسٹم اور کرپا کے ساتھ کھڑے درونانے اسے پہچان لیا تھا، یہ دیکھ کر میدان جنگ میں رتھ دوڑانے والا ارجن ہی ہے درونانے بے حد خوش ہوا کیوں کہ وہ ارجن کا استاد تھا اور ارجن کو وہ اپنے سب سے ہر دلعزیز اور ہونہار شاگردوں میں شمار کرتا تھا۔ ارجن کی وہاں موجودگی سے درونانے کچھ ایسا خوش ہوا کہ وہ بلند آواز میں اپنے ارد گرد جمع لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”لوگو! سنو، دونوں لشکروں کے درمیان یہ جو شخص اپنے جنگی رتھ کو دوڑا رہا ہے یہ ارجن کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پانچوں پانڈو برادران اپنی بیوی دروپدی کے ساتھ ویرت کے راجہ کی مدد پر آئے ہیں، لوگو! میں تمہیں ایمانداری سے ایک مشورہ دیتا ہوں اور وہ یہ کہ جب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ویرت کے راجہ کے ساتھ پانچوں پانڈو بھائی شامل ہیں تو ہمارا ویرت کے راجہ کے ساتھ جنگ کرنا کسی طرح بھی سودمند ہوگا اور اگر یہ جنگ ہوئی تو ہمیں نقصان ہی نقصان اٹھانا پڑے گا، لہذا میرا سب کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ جنگ کا ارادہ ترک کر کے واپس ہستنا پور روانہ ہو جانا چاہئے اور اگر یہ جنگ ہو کر رہی تو پھر ہمارے مقدر میں موئے شکست اور بدنامی کے کچھ نہ رہے گا۔“

درونانے یہ باتیں آن ہی آن میں پورے لشکریوں میں پھیل گئیں

اور لشکری ہمدل ہونے لگے کہ انہیں اس جنگ میں پانڈو برادران کا سامنا کرنا پڑے گا اور یہ کہ درونانے کی پیش گوئی کے مطابق اگر یہ جنگ ہوئی تو انہیں شکست ہوگی، لہذا در یودھن کے لشکر میں شامل ہر شخص جنگ کرنے سے جی چرانے لگا تھا۔

یہ صورت حال دیکھتے ہوئے در یودھن درونانے کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”اے میرے مہربان آپ غلط وقت پر غلط گفتگو کر رہے ہیں، آپ کی اس گفتگو نے پورے لشکر میں بددلی اور خوف کی کیفیت طاری کر کے رکھ دی ہے، آپ جانتے ہیں کہ ہماری اس مہم کا کیا مقصد اور مدعا ہے۔ اب جب کہ ارجن میدان میں اتر رہا ہے تو میرے خیال میں اس کے دوسرے بھائی بھی تھوڑی دیر تک میدان میں اترنے ہی والے ہوں گے اور جو کام ہم چاہتے تھے وہی کام خود ہی یہ پانڈو برادران جلدی اور غلٹ میں کرتے دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر ارجن کے دوسرے بھائی ویرت کے راجہ کے پاس سوسارام کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں تو عنقریب وہ بھی یہاں پہنچ جائیں گے، اس لئے کہ میرا اندازہ ہے کہ اب تک سوسارام نے ویرت کے راجہ کو شکست دیدی ہوگی اور وہ ہمارے لشکر میں آکر شامل ہونے ہی والا ہوگا اس طرح ہماری قوت میں خاطر خواہ اضافہ ہو جائے گا اور اگر سوسارام کو اس جنگ میں شکست ہوئی ہے تب بھی ہم اکیلے اس جنگ کو جاری رکھیں گے۔“ تھوڑی دیر رکنے کے بعد در یودھن پھر اپنی گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ”میں حیران اور پریشان ہوں کہ ٹھیسٹم درونانے اور کرپا جیسے سوار ارجن کو اپنے لشکر کے سامنے اپنا جنگی رتھ دوڑاتے ہوئے دیکھ کر خاموش اور چپ ہو گئے ہیں، جیسے ارجن کی وہاں موجودگی نے ان پر خوف اور لرزہ طاری کر دیا ہو۔“

در یودھن کے یہ الفاظ سن کر اس کا دوست دوست راد یو قریب آیا اور کہنے لگا۔ ”در یودھن گو درونانے کے مکالمے لشکر کے اندر بزدلی اور کمزوری کے اثرات پیدا کر چکے ہیں لیکن اس کیفیت کو ہم جلد ہی دور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے، یہ درونانے کی وجہ کے بس یوں ہی ارجن کو میدان جنگ میں اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے دیکھ کر خوف زدہ ہو رہا ہے، یہ جنگ ہر حال میں ہو کر رہے گی۔ ارجن اگر اس موقع پر کرشن اور اس کے بھائی بلرام کو بھی اپنے ساتھ ملا لے تب بھی ہم جنگ کریں گے اور ان

سب مطلوب کر کے فتح حاصل کریں گے۔“ رادیو کی بات سن کر قریب ہی کڑا کر پائے لگا۔

”سنو رادیو! تم ہمیشہ جنگ اور مار دھاڑ سے متعلق گفتگو کرتے رہے ہو جنگ ہمیشہ انتہائی مجبوری کی حالت میں کی جاتی ہے ورنہ عام حالات میں جنگ سے اجتناب ہی کرنا چاہئے۔ تم صرف یہ اعتراف نہیں کرنا چاہتے کہ ارجن تم سے طاقت ور اور جنگی علوم میں زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ رادیو تمہارے سامنے ارجن کی تعریف کر کے لشکر کے اندر بددلی پھیلاتا مقصود نہیں ہے بلکہ ان پر میں حقیقت ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ ارجن کے خلاف گفتگو کر کے اور اس کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ ظاہر کر کے تم سانپ کے منہ سے زہر نکالنے کی کوشش کر رہے ہو، میں ارجن کو بہت اچھی طرح جانتا ہوں، جنگ میں وہ اپنے مد مقابل پر شعلوں اور غصے کی بھڑاس کی طرح حملہ آور ہوتا ہے اور اپنے سامنے آنے والی ہر شے کو جلا کر رکھ دیتا ہے۔ رادیو بات کرنے سے پہلے خوب سوچا کرو تم اپنی طاقت کو کم ہی نگاہ میں رکھتے ہو اور اگر تمہاری یہی حالت رہی تو میں تم کو تنبیہ کرتا ہوں کہ تم جنگ کے اندر سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہوں گے۔“

کرپا کی یہ گفتگو سن کر رادیو غصے میں بھڑک اٹھا تھا اور وہ کرپا کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔ ”میں دیکھتا ہوں کہ کرپا سمیت ہر شخص کے جو اس پر ارجن کا خوف اور خطرہ طاری ہے اور اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ارجن کی وجہ سے کی وجہ سے ہمیں شکست ہوگی اور ہمیں اپنی جانوں سے ہاتھ دھونا پڑے گا تو ایسی سوچیں رکھنے والے واپس ہستنا پور جاسکتے ہیں میں اکیلا یہاں ارجن کے خلاف جنگ کرو گا اور یہ ثابت کروں گا کہ میں ہر میدان میں اس کو زیر کر سکتا ہوں۔“

رادیو کے یہ الفاظ سن کر کرپا کا بیٹا آسوار نام رادیو کے پاس آیا۔ ”میرے باپ نے جو کچھ کہا ہے وہ درست اور صحیح ہے ارجن ہر حال میں تم سے بہتر اور برتر ہے اور کسی کی بڑائی اور اپنی کمتری کو قبول کر لینا اور مان لینا بہت بڑی دلیل اور قابلیت ہے۔ سنو رادیو اب تک تم نے جنگ میں کیا معرکہ مارا ہے، ابھی تک ہم نے ویرت کے راجہ کے ریوڑوں پر ہی قبضہ کیا ہے اور یہ قبضہ بھی اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتا جب تک ہم ان ریوڑوں کو لے کر ہستنا پور کی حدود میں داخل نہیں ہو جاتے اس لئے کہ ہم ان ریوڑوں سمیت ویرت کے راجہ کی حکومت میں پڑاؤ کئے ہوئے ہیں،

لہذا ہم نے ویرت پر حملہ آور ہونے کے بعد ابھی تک کوئی معرکہ نہیں مارا اور یہ جو تم ہر وقت ارجن کے خلاف بولتے رہتے ہو تو رادیو زیادہ بولنے والا انسان عموماً بے وقوف ہوتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ تم اس قسم کی گفتگو کرنے کا ارادہ نہیں کرو گے۔“

اس موقع پر بھیشم ان دونوں کے قریب آیا اور دھیمی اور نرم آواز میں مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”میرے مہرانا! جو کچھ درونا نے کہا وہ بھی درست ہے جو کچھ در یودھن کہتا ہے وہ بھی صحیح ہے اور جن خیالات کا کرپا اور اس کے بیٹے آسوار نام نے اظہار کیا ہے اور جس طریقے سے رادیو اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے اس میں بھی کوئی غلط بات نہیں ہے، آسوار نام تمہیں رادیو کے الفاظ کا برا نہیں ماننا چاہئے۔ رادیو کی نیت خراب نہیں ہے یہ جو اس قسم کی گفتگو کرتا ہے تو وہ اس جذبے کے تحت کرتا ہے تاکہ اپنے لشکر کے اندر ایک جوش ایک جذبہ، ایک دلولہ قائم اور دائم رہے یہ جگہ آپس میں لڑنے اور تکرار کرنے اور دست و گریباں ہونے کی نہیں ہے، ہمیں یہاں سب کو دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد اور ایک ہو جانا چاہئے۔“

بھیشم کی یہ گفتگو سن کر در یودھن کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا تھا، پھر اس نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”ہم سب کو آپس کے اختلافات ختم کر کے ایک دوسرے کو گلے لگالینا چاہئے۔“ رادیو دھن کرپا رادیو اور آسوار نام نے در یودھن کی اس بات سے اتفاق کیا اور وہ سب ایک دوسرے سے مل کر اپنے دل صاف کر چکے تھے۔“

سب کے درمیان صلح ہوئی اور سب نے ایک دوسرے کو گلے لگا کر دل صاف کر لئے تو درونا بولا۔ ”سوچنے اور فکر کرنے کی بات یہ ہے کہ آخر یہ ارجن اپنے آپ کو نمایاں کر کے جنگ میں کیوں کودا ہے جب کہ ان پر یہ شرط بھی لگائی گئی تھی کہ اپنی جلاوطنی کے تیرہ سال میں اگر ان کی شناخت کسی پر ظاہر ہوگئی تو تمہیں مزید بارہ سال جلاوطنی کے گزارنا ہوں گے جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ اس میدان جنگ میں اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے ہوئے ارجن ہر ایک پر اپنی شناخت ظاہر کر رہا ہے اور ایسا وہ یونہی نہیں کر رہا اس کی ضرورت کوئی وجہ ہوگی ورنہ تم جانتے ہو کہ ارجن ایسا احمق نہیں کہ لوگوں پر اپنی شناخت ظاہر کر کے مزید بارہ سال کی جلاوطنی طلب کرے، لہذا ہمیں یہ حساب لگانا چاہئے کہ کہیں ان کی تیرہ سال کی جلاوطنی کے دن پورے تو نہیں ہو گئے اور اب وہ اپنی جلاوطنی کی زندگی پوری کرنے کے

بعد اپنے آپ کو لوگوں پر ظاہر کر رہے ہیں تاکہ وہ لوگوں پر اپنا آپ ظاہر کر کے اپنا راج پاٹ واپس لے سکیں۔

دردنا کے یہ الفاظ سن کر دیودھن نے پر امید انداز میں اپنے قریب کھڑے بھیشم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”یہ بات تو ہمارے دادا بھیشم ہی بتا سکتے ہیں کیوں کہ ان کی جلاوطنی کے دنوں کا حساب یہی کرتے رہے ہیں۔“

دیودھن کے یہ الفاظ سن کر بھیشم تھوڑی دیر تک خاموش رہا پھر کسی قدر بلند آواز میں کہنے لگا۔ ”میرے بچو! درونا ٹھیک کہتا ہے پہلے ہمیں یہ سوچنا اور فیصلہ کرنا چاہئے کہ ارجن آخر کیوں اپنے جنگی رتھ کو دونوں لشکر کے درمیان دوڑاتے ہوئے اپنی شناخت کو ظاہر کر رہا ہے اس کی بھی کوئی وجہ ہے اور جہاں تک ان کی جلاوطنی کے حساب کا تعلق ہے اور جس طرح میں دنوں کی گنتی آج تک کرتا رہا ہوں اس کے مطابق پاٹ و برادران کی جلاوطنی کی مدت اب ختم ہو گئی ہے۔“ یہاں تک کہنے کے بعد بھیشم تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر وہ دوبارہ اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ ”میرے بچو! تم اس وقت اپنے جنگی رتھ کو میدان میں دوڑاتے ارجن کو غور سے دیکھو وہ کس قدر اطمینان اور تسلی کے ساتھ اپنے رتھ کو ادھر ادھر دوڑاتا پھر رہا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ ان کی جلاوطنی کی مدت پوری ہو چکی ہے اس کے چہرے پر پھیلے ہوئے عزم کو بھی دیکھو جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اسے فتح نہیں کیا جاسکتا اور میرے بچو میری یہ بات بھی یاد رکھنا اگر ویرت کے راجہ کے ساتھ مل کر پاٹ و برادران نے ہمارے خلاف جنگ کی تو یہ جنگ بڑی ہولناک ہوگی اور اس میں ہماری شکست اور دشمن کی فتح کی امیدیں زیادہ ہوں گی، لہذا میں تمہیں نیک اور مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ ہمیں اس جنگ سے بچنا چاہئے اور اے دیودھن میں خصوصیت کے ساتھ نہیں یہ کہتا ہوں کہ اب جب کہ شرائط کے مطابق پاٹ و اپنی تیرہ سال کی جلاوطنی کی مدت کو ختم کر چکے ہیں تو تمہیں بھی ان کے ساتھ برائی اور قدیم دشمنی کو ختم کر دینا چاہئے تمہیں پاٹ و برادران کو راج پاٹ واپس کر دینا چاہئے اور آپس میں اتحاد اور امن قائم کر لینا چاہئے ایسا کر کے تم خوشحال زندگی بسر کر سکتے ہو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو ہر طرف تباہی اور بربادی کا دور دورہ ہو جائے گا، میری نصیحت پر عمل کرو اور پاٹ و برادران کو اپنے پاس بلاؤ اور انہیں بڑے پیار اور محبت کے ساتھ ان کا راج

پاٹ انہیں واپس کر دو اس لئے کہ ان کے ساتھ جو شرائط طے ہوئی تھیں ان کے مطابق اب وہ اپنی ریاست اور اپنے راج پاٹ کے حق دار ہیں۔“

بھیشم کا یہ فیصلہ سن کر دیودھن کا چہرہ پیلا سا ہو کر رہ گیا تھا، تھوڑی دیر تک وہ کچھ نہ کہہ سکا اس لئے کہ اس کی حالت سوکھے کھڑے درخت جیسی ہو کر رہ گئی تھی اس کے سینے میں نفرت کی دہکتی آگ کے اندر پرانی یادیں بری طرح گونجنے لگی تھیں اور اس کے دل کے اندر زندگی کی وحشتیں اور محرومیوں کی آگ کھولن پیدا کر رہی تھی، تھوڑی دیر تک دیودھن خاموش کھڑا رہ کر اپنی باطنی کیفیت پر قابو پانے کی ناکام کوشش کرتا رہا پھر وہ گندھک اور کوئلے کے بارود کی طرح پھٹ پڑا۔ ”میں کسی بھی صورت پاٹ و برادران کو ان کا راج پاٹ واپس نہ کروں گا اب ہمیں اس بات کی فکر نہیں کرنا چاہئے کہ ہمیں پاٹ و برادران کو مزید بارہ سال کے لئے اس طرح جلاوطنی کی زندگی پر مجبور کرنا چاہئے اب ہمیں صرف جنگ کے متعلق سوچنا چاہئے میں پاٹ و برادران کو ان کی ریاست واپس نہ کروں گا اور اب آنے والے دور میں ہر جگہ ان سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہوں اب ان کے ساتھ میرے لئے جنگ کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے، مجھے امید ہے کہ جب میری ان کے ساتھ جنگ ہوئی تو انہیں میں اندھیروں اور آخر شب کے سنائے کی طرح مار بھگاؤں گا اور ان پر اپنی فتح مندی کا اعلان کروں گا اور اے میرے ساتھیو! یہ بھی سن رکھو کہ اگر پاٹ و برادران ہم پر غالب آئے تو وہ صرف مجھے ہی تختہ مشق نہیں بنائیں گے بلکہ بھیشم، درونا، کرپا، آسوانام، رادیو، دسونا اور دیگر ہمارے ساتھیوں میں سے کسی کو بھی معاف نہیں کریں گے وہ ہمارے لئے انگارہ بن جانے والی زمین ثابت ہوں گے، وہ قہر بن کر ہمارے جسم و جان کے سارے راستے بند کر دیں گے اور ہمارے روشنیوں کے شہروں کی ظلمتوں کی لہر اور اندھیروں کا اسیر بنا کر رکھ دیں گے، لہذا اے میرے ساتھیو! اگر تم میرے ساتھ ساتھ پاٹ و برادران کی یلغار اور ترکتاز سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو میرا ساتھ دو۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے
ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے رابطہ کریں۔

فقہی مسائل

۴۔ جواب : حالت خطبہ میں زبان سے نبی عنہما کے جواز

نہیں، اشارہ سے جائز بلکہ فرض ہے۔

۵۔ سوال : اگر جوتے کا تلہ پلید اور اندر کا حصہ اور اوپر

پاک ہو تو اسے اتار کر اوپر پاؤں رکھ کر نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

۵۔ جواب : جائز ہے۔ پر ایسی چیز جس پر ایک طرف

نجاست لگنے سے دوسری طرف سرائت نہ کرتی ہو اس کی پاک جانب پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

۶۔ سوال : زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا شرعاً کیسا ہے؟

۶۔ جواب : دوسرے شہر کی طرف زکوٰۃ بھیجنا مکروہ ہے،

مگر وہاں کوئی رشتہ دار مسکین ہو یا اپنے شہر کے مسکین سے کوئی زیادہ حاجت مند ہو یا زیادہ نیک ہو، یا طالب علم دین ہو یا دوسری جگہ بھیجنے میں عامۃ المسلمین کا زیادہ فائدہ ہو تو کوئی کراہت نہیں ہے۔

۷۔ سوال : بعض نکاح ایسے ہوتے ہیں کہ چھ ماہ پہلے نکاح

ہو جاتا ہے اور رخصت چھ ماہ بعد ہوتی ہے، آیا دعوت ولیمہ بعد نکاح ہونی چاہئے یا بعد شب زفاف؟

۷۔ جواب : دونوں وقت کرنا مستحب ہے نکاح کے بعد

ولیمہ کرے یا رخصت کے بعد سب ولیمہ حاصل ہو جائے گی۔

۸۔ سوال : اگر کوئی شخص جنگل میں نماز پڑھ رہا ہے اور سترہ

نہیں کھاڑا کیا تو کہاں تک اس کے آگے سے چلنا جائے۔

۸۔ جواب : جنگل میں نمازی کی نظر جہاں تک پہنچے اس سے

آگے کو چلنا درست نہیں ہے۔

۹۔ سوال : اگر امام سجدہ میں فوت ہو جائے تو مقتدی نماز

کس طرح پوری کریں؟

۹۔ جواب : وہ نماز فاسد ہوگئی، پھر کسی کو امام بنا کر از سر نو

نماز پڑھی جائے۔

۱۔ سوال : اپریشن کے لئے مریض کو بیہوش کیا جاتا ہے تو کیا

بیہوشی کی حالت میں اس کی جو نمازیں قضا ہوں گی ان کی قضا ضروری ہے۔

جواب : اگر بیہوشی ایک دن رات یا اس سے کم رہی ہو تو اس

وقت کی نمازیں قضا کی جائیں گی اور چھٹی نماز کا وقت بھی بیہوشی کی

حالت میں گزر جائے تو اس صورت میں اختلاف ہے اس لئے قضا کر

لینا بہتر ہے، یہ حکم اپنے اختیار سے بیہوش کرنے کا ہے، قدرتی بیہوشی

میں اگر پانچ نمازوں سے زیادہ قضا ہوگئی تو بالائے اتفاق ان نمازوں کی قضا

معاف ہے۔

۲۔ سوال : اگر کہیں تراویح وغیرہ میں قرآن شریف سنایا

جا رہا ہو لیکن کوئی شخص اس میں شریک نہ ہو بلکہ بیٹھا ذکر وغیرہ کر رہا ہو یا

کوئی دوسرا کام کر رہا ہو اسی دوران سجدہ کی آیت پڑھی گئی لیکن اس شخص

کو پتہ نہ چلا کہ میں نے یہ آیت سنی ہے لیکن پتہ جب چلا جب سارے

نمازیوں نے سجدہ کیا اب یہ شخص کیا کرے؟

۲۔ جواب : اگر ذکر وغیرہ میں مشغول ہونے کی وجہ سے

آیت سجدہ سنی ہی نہیں تو سجدہ تلاوت واجب نہیں اور اگر آیت سنی ہو تو

سجدہ واجب ہے اپنے طور پر امام سجدہ کرے اس میں امام کی اقتدانہ

کرے البتہ اگر اسی رکعت میں امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو جائے تو

اس سے سجدہ تلاوت ساقط ہو جائے گا، دوسری رکعت میں اقتدانہ سے

ساقط نہ ہوگا۔

۳۔ سوال : مسافر کے لئے سنن کا ترک جائز ہے یا نہیں؟

۳۔ جواب : جلدی کی صورت میں سنت فجر کے سوا دوسری

سننوں کا چھوڑنا جائز ہے، بحالت اطمینان سنن مؤکدہ پڑھنا ضروری

ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں سنت پڑھنا ثابت ہے۔

۴۔ سوال : خطبہ شروع ہونے کے بعد اگر کوئی شخص سننوں

کی نیت باندھنا چاہے تو اس کو منع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

مودی حکومت سپریم کورٹ میں پھر لا جواب ہوئی

ریاستی اور مرکزی حکومت کی خاموشی پر عدالت عظمیٰ نے آخری موقع دیا، نام نہاد گنور کشکوں کے حملے پر حلف نامہ نہیں دیا تو سوموٹو کاروائی کا امکان، عرضی گزار ایڈوکیٹ نے کہا، وزیراعظم جو بات گنور کشکوں کے سلسلے میں کہتے ہیں وہ تحریری طور پر کیوں نہیں دیتے

ممتاز علم رضوی

نئی دہلی: گنوکشی کے نام پر فرقہ پرستوں کی جانب سے کئے جانے والے حملوں پر مرکزی اور ریاستی حکومتیں لا جواب ہو رہی ہیں۔ سپریم کورٹ کی ہدایت کے باوجود مودی حکومت سمیت کسی بھی ریاستی حکومت نے اپنا جواب داخل نہیں کیا چنانچہ اب عدالت عظمیٰ نے آخری موقع دیا ہے اور اگر اب بھی جواب نہیں دیا گیا تو پھر ان کے خلاف سوموٹو کاروائی ہو سکتی ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے جواب نہ دینے پر عرضی گزار ایڈوکیٹ شہزاد پونہ والا نے سخت تنقید کی ہے اور سپریم کورٹ کو قومی راجدھانی دہلی، آسام، بہار، جموں و کشمیر، جھارکھنڈ وغیرہ میں تازہ ترین واقعات کی تفصیلات بھی پیش کی۔ واضح رہے کہ گزشتہ تین ہفتے پہلے سپریم کورٹ نے مرکزی حکومت اور کرناٹک، اتر پردیش، ہریانہ، مدھیہ پردیش، جھارکھنڈ، گجرات کو نوٹس جاری کرتے ہوئے ۶ ہفتے میں جواب دینے کو کہا تھا اور اس کی اگلی سماعت ۳ مئی کو رکھی تھی تاہم کانگریس کی کرناٹک حکومت کے علاوہ کسی نے بھی سپریم کورٹ میں اپنا جواب داخل نہیں کیا۔ معلوم ہو کہ مذکورہ بالا ریاستوں میں گنور کشکوں نے مولشی تاجروں پر حملہ کرتے ہوئے کئی لوگوں کی جان لی ہے جس کے خلاف کانگریس کے لیڈر اور ایڈوکیٹ سپریم کورٹ شہزاد پونہ والا نے پیشین داخل کی تھی اور مطالبہ کیا تھا کہ جس طرح آئی ایس آئی پر پابندی عائد کی گئی ہے اسی طرح گنور کشک کے نام پر دہشت گردی کرنے والوں کے خلاف بھی کاروائی ہونی چاہئے نیز پابندی لگائی جانی چاہیے۔ اس معاملہ میں سپریم کورٹ نے نوٹس جاری کیا تھا۔ اس سلسلہ میں

انقلاب پیور سے بات کرتے ہوئے شہزاد پونہ والا نے کہا کہ اس سے پہلے وزیراعظم سے سوال کرتا ہوں کہ آپ جو بات عوام درمیان کہتے ہیں وہ عدالت میں تحریری طور پر کیوں نہیں دیتے انھوں نے کہا کہ خود وزیراعظم نے کہا تھا کہ ۸۰ فیصد گنور کشک گولہ مار کرتے ہیں تو پھر وہ اس بات کو عدالت میں کیوں نہیں دیتے انھوں نے کہا کہ عدالت نے ۶ ہفتے میں جواب مانگا ہے، آج سب جواب دینا تھا لیکن کرناٹک کو چھوڑ کر کسی نے بھی حکومت نے گنور کشک کے معاملہ میں جواب نہیں دیا جس سے صاف ہے کہ ان کے قول و عمل میں فرق ہے۔ لیکن باقی ریاستوں اور مودی حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ انھوں نے کہا جموں و کشمیر سے لیکر قوری راجدھانی دہلی، آسام، جھارکھنڈ میں تازہ ترین حملے ہوئے ہیں جن کی تفصیل عدالت میں پیش کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس معاملہ میں مودی حکومت کو فوری طور پر اسٹینڈ لینا چاہئے تھا لیکن ابھی تک کوئی کاروائی نہیں ہوئی۔ شہزاد پونہ والا نے کہا کہ تین طلاق پر ۱۱ مئی سے سپریم کورٹ میں یومیہ سماعت ہونے جارہی ہے پھر سوال یہ ہے کہ ملک کے اتنے بڑے ایشیو پر سماعت کیوں نہیں ہو رہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ اگر حکومت نے تین ہفتے بعد بھی جواب نہیں دیا تو سپریم کورٹ نے صاف اشارہ دیا ہے کہ اب وہ سوموٹو کاروائی کرنے پر مجبور ہوگا انھوں نے کہا کہ سوموٹو کاروائی میں عدالت اپنے طور پر گنور کشک دل پر پابندی عائد کر سکتی ہے۔

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمال مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن یو پی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freemliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freemliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ دیوبند
طلسمانی دُنیا
اگست ۲۰۱۱ء

رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات

ناظمیٰ کا تاریخی پس منظر

سورہ احقاف کا جن کس طرح تالیف ہوگا

RS.30/=

عالمی ماہنامہ

POSTING DATE: 26-BEFORE EVERY MONTH

کیا اور کہاں

محمد

جمیل

النصاری

freemilnyatbooks

groups

www.facebook.com

groups

www.facebook.com

groups

www.facebook.com

- ۵۳ اپنی مصروفیات کا جائزہ
- ۵۵ سیاسی پارٹیوں کا مستقبل
- ۵۷ بوستان طلسمات
- ۶۱ علم نجوم اور بچوں کی تعلیم
- ۶۳ فقہی مسائل
- ۶۵ ۲۰۱۹ء کی تیاریاں
- ۶۷ خلفائے راشدین کے فضائل
- ۷۱ تاؤ علی کا تاریخی پس منظر
- ۷۳ پیاز
- ۷۵ اذان بکدرہ
- ۷۹ آیت الکرسی کی فضیلت
- ۸۳ انسان اور شیطان کی کشمکش
- ۸۷ بے نظیر قاتنامہ
- ۸۸ اپنا وزن کیسے بڑھائیں؟
- ۹۰ خبرنامہ

☆☆☆

- ۵ ادارہ
- ۶ مختلف پھولوں کی خوشبو
- ۱۰ ازراہ کرم و حیان دیں
- ۱۱ اسم اعظم
- ۱۲ دعا کی اہمیت و آداب
- ۱۳ ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے
- ۱۶ آندھرا سنگھ کے قارئین توجہ فرمائیں
- ۱۷ رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات
- ۱۹ روحانی ڈاک
- ۲۷ دنیا کے عجیب و غریب
- ۳۱ عکس سلیمانی
- ۳۶ تاج الوطائف
- ۳۷ اسلام الف سے ی تک
- ۴۰ سورہ احقاف کے جن کا عمل
- ۴۱ طلاق، طلاق، طلاق
- ۴۵ اس ماہ کی شخصیت
- ۴۹ اللہ کے نیک بندے

بقلم خاص

سوچنا تو پڑے گا؟

اتر پردیش میں یوگی کی حکومت قائم ہونے کے بعد اتر پردیش کی حالت دن بدن اتر ہوتی جا رہی ہے۔ ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہے۔ ظلم اور بربریت کے شرمناک واقعات ہر شہر میں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔ مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے، گائے کشی کے مسئلے کو لے کر جگہ جگہ مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہے اور فرقہ پرستی ایک منصوبے کے ساتھ پورے صوبے میں پھیلائی جا رہی ہے۔ آڈوانی جی کہا کرتے تھے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے۔ یہ بات قطعاً غلط تھی اور اب تو حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہندوؤں میں دہشت گردوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اخلاق اور جنید جیسے واقعات نے یہ بات مترشح کر دی ہے کہ بعض ہندو نوجوان بے رحمی اور قتل و غارتگری کے معاملوں میں حیوانیت کی تمام حدیں پار کر چکے ہیں۔ قانون تو پہلے بھی اندھا، بہرا اور گونگا ثابت ہو چکا ہے اور اب تو قانون کی بے بسی اور اس کی بے چارگی دو اور دو چار کی طرح واضح ہو چکی ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ میڈیا کی بے جا طرف داری کی وجہ سے اب بھی ملک کی اکثریت مسلمانوں کو ترچھی نظروں سے دیکھتی ہے اور انہیں مظلوم اور مقتول سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے اور اس سے بھی زیادہ شرمناک بات یہ ہے کہ تماشہ دیکھنے والے بھی تسلی کے دو لفظ مسلمانوں کے لئے بولنے کو تیار نہیں ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے لیکن حقیقت تو یہی ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ دہشت گرد ہر قوم میں ہو سکتے ہیں اور دہشت گردوں کی قدموں کی آہٹیں ہر مذہب اور ہر دھرم میں محسوس کی جاسکتی ہیں اور صحیح بات یہ ہے کہ دہشت گردان مسلمانوں میں بھی ہو سکتے ہیں جو پوری طرح مسلمان نہ ہوں اور دہشت گردان ہندوؤں میں بھی ہو سکتے ہیں جو پوری طرح ہندو نہ ہوں۔ مذہبی کتابوں کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ کسی بھی مذہب میں دہشت گردی اور قتل و غارتگری کی گنجائش نہیں ہے لیکن آج دنیا میں ازراہ سیاست یا پھر ازراہ خباثت صرف مسلمانوں کو دہشت گرد باور کرایا جا رہا ہے اور اسلام کو بدنام کرنے کی ایک مہم سی چھڑی ہوئی ہے۔ امریکہ اور اسرائیل جیسے ملک جو یقینی طور پر دہشت گردی کو فروغ دینے کا کام کرتے ہیں اور اپنے ہتھیار فروخت کرنے کے لئے اور اپنی من مانیوں دنیا پر مسلط کرنے کے لئے دہشت گردی کی باقاعدہ پرورش کرتے ہیں وہ مسلمانوں کو بدنام کرنے میں پیش پیش ہیں۔

ہمارے ملک کی صورت حال یہ ہے کہ سیکولرزم بن رکھنے والے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن ہمارے ملک میں سیکولرزم کو نقصان لان پارٹیوں نے پہنچایا ہے جو سیکولر ہونے کا دعویٰ کرتی ہیں لیکن جن کا منشاء ہمیشہ صرف یہ رہا ہے کہ ان کی لچھے دار باتوں سے متاثر ہو کر مسلمانوں کے ووٹ پر وہ اپنا قبضہ جما سکیں۔ کانگریس اور سماجواदी پارٹی نے مسلمانوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر فرقہ پرستی کی باقاعدہ پرورش کی ہے اور اسی ذہنیت کی قانون سازی کے دائرہ میں رہ کر کمر تھپ تھپائی ہے۔ جو ذہنیت آج ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کا خواب دیکھ رہی ہے اور کھلم کھلا مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیل رہی ہے۔ جن سنگھ، آر ایس ایس، بجرنگ دل، شیو سینا ہندو مہا سبھا کی وہ جماعتیں ہیں کانگریس نے جن کی باقاعدگی کے ساتھ پرورش کی ہے تاکہ ان کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے مسلمان خوف زدہ رہیں اور مسلمانوں کا ووٹ کانگریس کو بڑتا رہے۔ آزادی کے بعد سے مسلمان بھی فریب کھاتا رہا اور وہ ہندو بھائی بھی فریب میں مبتلا رہے جو سیکولرزم بن رکھتے تھے اور فرقہ پرستی جنہیں ہرگز ہرگز گوارہ نہیں تھی۔ نوبت ہاں جا رسید کہ سیکولر پارٹیوں کی منافقت اور مفاد پرستی کی وجہ سے آج فرقہ پرست لوگ پورے ماحول پر اپنی اجارہ داری قائم کر چکے ہیں اور اس بات کا اندیشہ ہو گیا ہے کہ اب اسلام اور کفر کی لڑائی آمنے سامنے کی لڑائی نہ بن جائے۔ اسلام ایسا مذہب ہے جو خواہ مخواہ کسی کے ساتھ چھیڑ خانی نہیں کرتا، وہ جنگ جب لڑتا ہے جب کوئی جنگ اس پر مسلط کر دی جاتی ہے، وہ عارضی طور پر سے کبھی کبھی پسپائی سے دو چار ہو جاتا ہے لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ اسلام کو ہر حادثہ کربلا کے بعد ایک نئی زندگی ملتی ہے اور ایک نیا عروج حاصل ہوتا ہے۔ مسلم رہنماؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہندوستان اگر اکھنڈ بھارت یعنی دارالحرب بن گیا تو پھر دو ہی صورتیں ممکن ہیں مقابلہ یا پھر ہجرت۔ اس وقت مسلم نوجوانوں کی جو درگت بن رہی ہے اور جس طرح انہیں بے دریغ قتل کیا جا رہا ہے وہ ایک تشویش ناک بات ہے۔ اس وقت مسلمان رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اور آپسی اختلافات کو وقتی طور پر ہی سہی بالکل نظر انداز کر دیں، ورنہ خود ان کا وجود بھی کسی بڑے خطرے سے دو چار ہو سکتا ہے۔

مختلف کھول

☆ دنیا میں اس طرح نہ ہو گویا تم ایٹمی ہو یا مسافر (حدیث پاک)
☆ وہ شخص ہرگز بھی مسلمان نہیں ہو سکتا جو اپنا پیٹ بھرے اور اس کا پڑوسی بھوکا سوئے (نبیہی)

☆ جو شخص ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا اور بزرگوں کا لوب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (ترمذی)
☆ حرص، طمع اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے (سنن نسائی)

جن باتوں سے خوشبو آئے

☆ اگر بولنا ہے تو بولنے کا کمال پیدا کرو ورنہ جو ہڑوں میں مینڈک بھی بولتے ہیں۔
☆ سب سے بے وقوف آدمی وہ ہے جو اپنی مصیبتوں کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرائے۔

☆ تلواریں کا زخم جسم پر ہوتا ہے اور تلخ گفتار کا روح پر۔
☆ بات چیت کا سلیقہ بھی ایک بڑا فن ہے۔
☆ صرف امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکا دینا ہے۔
☆ ہم پہلے اپنی عادتیں بناتے ہیں پھر عادتیں ہمیں بناتی ہیں۔
☆ انسان جتنی محنت خامی چھپانے میں کرتا ہے اتنی محنت سے خامی دور کی جاسکتی ہے۔

☆ سردی کی شدت میں وہ چہن نہیں جو دوستوں کی بے رخی میں ہے۔

مہکتے الفاظ

☆ پل دوپل کے سفر میں اگر انتظار شامل ہو جائے تو یہ پل بھی

ارشادِ ربانی

☆ تم میں جو لوگ ایمان رکھنے والے ہیں اور جن کو علم بخشا گیا ہے اللہ ان کو بلند درجے عطا فرمائے گا۔ (قرآن حکیم)
☆ علم کے ساتھ تھوڑا سا عمل بھی تیرے لئے مفید ہوگا لیکن جہالت کے ساتھ زیادہ عمل بھی فائدہ نہیں پہنچائے گا۔ (قرآن حکیم)

سن میری لے

☆ سب سے زیادہ عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ تلاوت قرآن کرنے والا ہے۔ (فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)
☆ سب سے بڑا دولت مند وہ ہے جو تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہو۔ (حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ)
☆ مظلوم کی بددعا سے بچو کیوں کہ قبولیت اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہے۔ (سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)
☆ اگر تجھے کوئی بدترین خلق کہے اور تجھے اس پر غصہ آجائے تو واقعی تو بدترین خلق ہے۔

اقوالِ زریں

☆ تم میں سے سب سے افضل وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں (حدیث پاک)

☆ سود کھانے اور کھلانے والے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

(حدیث پاک)

☆ اپنے رب کو پکارو گڑ گڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے۔ (القرآن کریم)

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

حکایتِ حشر

☆ آسمان پر نگاہ ضرور رکھو لیکن یہ نہ بھولو کہ پاؤں زمین پہ ہی رکھے جاتے ہیں۔
☆ غلطی کے بعد سرکشی مت کیجئے، کیوں کہ غلطی کی معافی ہے سرکشی کی نہیں۔
☆ جو لوگ مطالعہ نہیں کرتے ان کے پاس بولنے کے لئے بہت کم اور سوچنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا۔

سہکتی کلیاں

☆ کوئی بھی شخص کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی ہرگز تمنا نہ کرے۔ (سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم)
☆ گناہوں پر نادم ہونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا نیکیوں کو مٹا دیتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)
☆ دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔ (حسن بھری)

☆ غرور یہ ہے کہ اپنے نیک اعمال اپنی نظر میں پسندیدہ دکھائی دیں۔ (حضرت مجدد الف ثانی)
☆ حسد کے ساتھ راحت نہیں، انتقام کے ساتھ سرداری نہیں، بے ادبی کے ساتھ بزرگی کی نہیں۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

کردار و گفتار

☆ انسانی زندگی اس شمع کی مانند ہے جو ہوائیں رکھی گئی ہو۔
☆ جب بہت سے درد آئیں، سسکیاں ایک جگہ آکر ملتی ہیں تو انسان کی مسرتوں کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں۔

نہیں گزرتے۔

☆ زندگی جام سے بھرے پیالے کی طرح ہے، جو ایک ہی گھونٹ بھرنے پر پینے والے کو اپنا عادی بنا دیتی ہے۔
☆ تنہائیاں کبھی دوریاں پیدا نہیں کرتیں، البتہ ہمیں ہمارے ساتھ رہنے پر مجبور ضرور کر دیتی ہیں۔
☆ یہ محبت بھی عجیب چیز ہے، مٹھی میں بھرو تو اپنی، بکھیر دو دوسروں کی اور اگر چھپالو تو کسی کی نہیں رہتی۔

☆ یادو کے تہہ خانہ میں ہم جیسے جیسے سیڑھیاں اترتے جاتے ہیں یادیں اتنی ہی روشن ہوتی جاتی ہیں۔
☆ قسمت جب دروازہ کھٹکھٹائے تو کھولنے میں دیر نہیں کرنی چاہئے اگر ایک بار دیر ہو جائے تو پھر بہت دیر ہو جاتی ہے۔

زاویہ نگاہ

خلیل جبران کہتا ہے

☆ وہ سرزمین جہاں کانٹے، پھولوں کا گلا گھونٹتے ہوں، رہنے کے قابل نہیں۔
☆ اگر ”فرض“ قوموں کی سلامتی کو تباہ اور ”وطنیت“ حیاتِ انسانی کے سکون کو برباد کر دے تو ایسے ”فرض“ اور ”وطنیت“ کو دور ہی سے سلام۔
☆ جو شخص مصیبتِ دالم کو نہیں دیکھتا وہ فرحتِ دسرور سے نا آشنا محض رہتا ہے۔

☆ دولتِ محبت کی مثال ہے جو بخل سے کام لیتا ہے وہ فنا کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے اور جو بذل و کرم اختیار کرتا ہے وہ زندہ جاوید ہو جاتا ہے۔

فلسفہ حیات

☆ امید ایک ٹھنڈی چھاؤں اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پرسکون دامن میں پناہ دے کر انسان کو مایوسیوں کے اٹھارہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

☆ گلاب کی پتی پر کوئی نقش و نگار نہیں ہوتا لیکن وہ اپنی سادگی کے باوجود تمام پھولوں سے زیادہ حسین دل پسند اور مسکور کن ہوتا ہے۔

☆ احساس ایک عظیم جذبہ ہے جس کی عظمت و معراج انسانی بلند یوں کو چھو لیتی ہے اور احساس کی گہرائی خلوص کی بے کراں وسعتوں سے بھر پور ہے۔

☆ موتی کچھڑ میں گر کر بھی قیمتی ہوتا ہے اور گرد آسمان پر چڑھ کر بھی بے قیمت ہی رہتی ہے۔

روشن باتیں

☆ کسی کی خوبیوں کی تعریف کرنے میں وقت ضائع مت کرو، بلکہ اس کی خوبیاں اپنانے کی کوشش کرو۔ (کارلائل)

☆ بحث کرنے کی بجائے بحث سے دو بھاگنا ہی سب سے بڑی جیت ہے۔ (خلیل جبران)

☆ غموں اور آہوں کا ایک دن، خوشی کے ایک سال سے طویل ہوتا ہے۔

سنہری موتی

☆ جو شخص نگاہ کی اتجا کو نہ سمجھے اس کے سامنے زبان کھولنے سے کیا حاصل۔

☆ محبت ایک سے ہوتی ہے، دوستی سیکڑوں سے اور ہاتھ ہزاروں لوگوں سے ملائے جاتے ہیں۔

☆ دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی دل کو متوجہ نہیں کر سکتیں۔

☆ کبھی انسان جسے چاہتا ہے اسے پاتا نہیں، جسے پاتا ہے اسے چاہتا نہیں۔

☆ بے وفائی مرد یا عورت پر نہیں، حالات پر منحصر ہے۔

☆ جس سے محبت کی جائے اس سے مقابلہ نہیں کیا جاتا۔

☆ آنسو اگر جذبات کے ہوں تو انہیں خوشی سے پی جاؤ اور اگر ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے پڑیں تو خوب بہاؤ۔

☆ انسان اپنے انجام سے ایسا ہی غافل ہے جیسا کہ سرسبز و شاداب درخت پر کوئی پرندہ بیٹھا ہو اور نیچے شکاری اس پر نشانہ باندھ رہا ہو۔

☆ پرندے چند دانوں کے باعث دام میں پھنستے ہیں اور انسان اپنی زبان کے باعث۔

سرمایہ حیات

☆ اوائل عمر میں جو وقت ضائع کیا ہے، آخر عمر میں اس کا تدارک کرنا کہ انجام بخیر ہو۔

☆ میں اپنے حریفوں پر اکثر اس لئے غالب آتا ہوں کہ وہ دو چار منٹ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے لیکن میں اس تھوڑے سے وقت کی قدر و قیمت اور اہمیت سے بہ خوبی واقف ہوں۔

☆ وقت دنیا کی روح ہے۔

☆ وقت تیز کی گھاگتا ہے اور سنہرا موقع پھر کسی طرح ہاتھ نہیں آتا۔

کتاب افکار

☆ زبان دل کی بھتی ہے اس میں اچھی خم ریزی کرو۔ (امام شافعی)

☆ محتاط لوگ عموماً کم غلطیاں کرتے ہیں۔ (کنفیوشس)

☆ چوں بھری شاخ کو پھول خوبصورت بناتا ہے۔

(گولڈ اسمتھ)

☆ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپے کو

غنیمت جانو۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

☆ کرنا ایک ایسا سیرا ہے جو پتھر کو کاٹ سکتا ہے۔

(جارج برنارڈ)

☆ تین چیزیں انسان کو خراب کر دیتی ہیں، حرص، حسد، غرور۔

(امام غزالی)

☆ ہر مشکل انسان کی ہمت کا امتحان لینے آتی ہے۔ (اللاطون)

☆ سب سے بڑی مصیبت قرض ہے۔ (ارسطو)

☆ جب کبھی محبت کی کوئیل اپنے اندر پھونٹا محسوس کرو تو عقل کی کی چوٹی پر کھڑے ہو کر دور اندیشی اور فہم کی عینک سے اپنے ارد گرد ضرور ڈال لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

☆ حاسد ہمیشہ غم میں مبتلا رہتا ہے۔

☆ سچائی سے چہرے حسین ہو جاتے ہیں۔

☆ جس کے اخلاق خراب ہوں گے لوگ اس کی موت پر خوشی

مناتے ہیں۔

☆ آدمی کی قابلیت زبان میں پوشیدہ ہے۔

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔

☆ خلیفہ روٹی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔

☆ جس پر فصاحت کا اثر نہ ہو اس کا بل ایمان سے خالی ہے۔

حکمت علی

☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

☆ اللہ کسی فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

☆ مشکل کام اپنی اصلاح اور آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی

کرتا ہے۔

☆ خاموش رہنا ہی خصلت کا بہترین علاج ہے۔

☆ دوستی اختیار کرو لیکن اپنی آبرو کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

☆ اس دوست سے بچو جو تمہاری جھوٹی تعریف کرتا ہے۔

مشعل برآاد

☆ رشوت انصاف کو کھاجاتی ہے۔

☆ حسن صورت سے زیادہ حسن سیرت کی قدر ہے۔

☆ انسان کے ارمانوں کی مدقبر میں جا کر ختم ہو جاتی ہے۔

☆ تو بہ کرنا آسان ہے، گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

☆ اخلاق کی تلواریں کاوار خالی نہیں جاتا۔

☆ اپنے راز کی حفاظت خود کرو۔

☆ کردار کی بلندی اصل ہے۔

☆ نماز دعاؤں کے قبول ہونے کا سبب ہے۔

☆ احمق کی دوستی سے احتراز لازمی ہے۔

☆ وقت بہت قیمتی چیز ہے، وقت کی قدر کرو۔

☆ جسم کی بھوک غذا سے مٹی ہے اور روح کی غذا ذکر خدا ہے۔

☆ تو اگر گناہ پر آمادہ ہے تو ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔

احساس

☆ ہادلوں کی طرح رہو جو پھول پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی

برستا ہے۔

☆ کردار انسان کا آئینہ ہے۔

☆ فصاحت کرنا آسان ہے، حل بتانا مشکل ہے۔

☆ اگر طلب شدہ پورے گن بھی ہو تو منزل قریب سٹ آتی ہے۔

نکتہ اشعار

حسن نبی کو دیکھ کر شرما گیا قر
محبوب کبریا سا کوئی دوسرا نہیں

☆

کس نور سے تشبیہ بھلا دیجئے ان کو
وہ غیرت خورشید بھی ہیں رکھ کر بھی

☆

میں نے یہ سوچ کر یوئے نہیں خوابوں کے درخت
کوئی جگل میں لگے پڑ کو پانی دے گا

☆

دیار فنی میں جہاں منزلیں بھی فرضی ہیں
تمام عمر بھگنے کا حوصلہ رکھو

☆

ایک بار تجھے عقل نے چاہا تھا بھلا
سو بار جنوں نے تری تصویر دکھادی

☆

دے دے فریب ظاروں نے بار بار مجھے
کہ ہر خزاں کو سمجھنا پڑا بہار مجھے

از راہِ کرم دھیان دیں

ایک طویل عرصہ سے قارئین کی طرف سے اس بات کی فرمائش چل رہی تھی کہ طلسماتی دنیا کو ہندی میں بھی چھاپا جائے۔ چند سال پہلے ہمارے ادارے کی طرف سے ایک رسالہ ”الہامی دنیا“ کے نام سے ہندی میں چھپتا تھا۔ اس رسالے کو بھی خاصی مقبولیت حاصل ہو گئی تھی اور طلسماتی دنیا کی طرح اس رسالے کا بھی انتظار ہر ماہ شدت کے ساتھ ہوا کرتا تھا، جن لوگوں کو اس رسالے کا انتظام سونپا گیا تھا وہ اس کو سنبھال نہیں سکے، بالآخر اس رسالے کو بند کرنا پڑا۔ ابھی حالات ایسے نہیں ہیں کہ ہندی میں باقاعدہ کوئی رسالہ نکالا جائے۔ فیس بک، انٹریٹ اور موبائل میں کھسے رہنے کی وجہ سے مطالعہ کا شوق دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے اور کتب و رسائل پڑھنے کا ذوق بہت تیزی کے ساتھ ختم ہو رہا ہے۔ ایسی نازک صورت حال میں رسائل اور کتابوں کی جو درگت بن رہی ہے وہ سبھی پر عیاں ہے۔ تاہم قارئین کی فرمائش کا احترام کرتے ہوئے ادارہ طلسماتی دنیا نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ ہر ماہ سولہ صفحات ہندی زبان کے اسی رسالے میں جوڑ دیئے جائیں۔ جو لوگ اردو زبان پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہندی بھی پڑھ لیتے ہیں ان کے لئے یہ صفحات بھی مفید رہیں گے کیوں کہ ان کے مضامین جدا ہوں گے۔ باقی ہندی پڑھنے والے حضرات کے لئے یہ مفید سلسلہ ہوگا اور اس سلسلے سے روحانیت کو فروغ حاصل ہوگا اور ان کے لئے تشفی کا سامان ہوگا جو کہ اردو پڑھنے پر قادر نہیں ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہندی کے ان صفحات کی وجہ سے طلسماتی دنیا کا حلقہ وسیع ہوگا اور طلسماتی دنیا کو قارئین کی ایک نئی برادری میسر آئے گی۔ احباب اور مخلصین سے گزارش ہے کہ وہ اس بات کی اشاعت کریں اور رسالے کو ہندی پڑھنے والوں تک پہنچائیں۔ (ادارہ)

قسط نمبر: ۱۰

اسم اعظم

حسن الهاشمی

کرے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے، ایک سال کے اندر وہ محسوس کرے گا کہ لوگوں میں اس کی مقبولیت بڑھ رہی ہے اور اہل دنیا اس کے سامنے اظہار محبت و عقیدت کرنے میں پیش قدمی کر رہے ہیں، اگر کسی کو ملازمت کی خواہش تو عروج ماہ میں گیارہ دن تک روزانہ ظہر کے بعد گیارہ سو مرتبہ پڑھے یا بَدِیْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ یا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ قابل قدر ملازمت مل جائے گی۔

بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اس اسم اعظم کا ورد کرے تو کبھی کسی کا محتاج نہ ہو اور کبھی اس کو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہ آئے۔ اس اسم اعظم کا ورد عامل کو اہل دنیا سے بے نیاز کر دیتا ہے اور اس کی ہر ضرورت پوری ہوتی ہے اور ہر معاملے میں غیب سے اس کی مدد ہوتی ہے۔

کچھ لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی روحانیت میں اضافہ ہو اور انہیں دولت تصرف حاصل ہو، ان پر کشف والہام کی بارشیں برسیں اور ان کی دعائیں قبول ہوں، اس اسم کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہمارے اکابرین نے فرمایا ہے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد تین سو مرتبہ یا بَدِیْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ یا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ پڑھے اور اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے، چند ہفتوں میں اس ورد کا اثر ظاہر ہوگا، طبیعت میں روحانیت اور نورانیت پیدا ہوگی، کشف والہام سے بہرہ ور ہوگا اور دعائیں قبول ہوں گی لیکن اکابرین نے یہ تاکید کی ہے کہ دعا وہ کرنی چاہئے کہ جس کا قبولیت سے سرفراز ہونا قرین عقل ہے۔ بہر حال اکثر محققین کے نزدیک یا بَدِیْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ یا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ "اسم اعظم ہے اور اس اسم اعظم سے خیر القرون کے حضرات نے بہ کثرت استفادہ کیا ہے۔

□ □ □

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ یہ کلمات اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں۔ یا بَدِیْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ یا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اور اے بزرگی اور بخشش والے۔ حضرت امام ابن ماجہ سے روایت ہے کہ ان کے دور میں کسی شخص نے اللہ سے یہ فریاد کی کہ اللہ ان پر اسم اعظم کو منکشف کر دے تاکہ وہ اس کے ذریعہ دعائیں کر سکیں، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد انہوں نے ایک خواب دیکھا کہ آسمان پر چاند ستارے چمک رہے ہیں اور ان کے درمیان میں یہ کلمات لکھے ہوئے ہیں۔ یا بَدِیْعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ یا ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عہدے سے معزول ہو گیا ہو اور کوشش کے بعد بھی اس کا عہدہ بحال نہ ہو رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم اعظم کے ذریعہ اللہ سے فریاد کریں اور مکمل تنہائی میں کامل یکسوئی کے ساتھ ۸۶ مرتبہ ان کلمات کو پڑھے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو سات دن تک جاری رکھے۔ راقم الحروف کی رائے یہ ہے کہ اگر اس عمل کو عروج ماہ میں کیا جائے تو بہتر ہے۔ اس عمل کی برکت سے عہدہ بحال ہو جائے گا اور کھویا ہوا وقار واپس مل جائے گا۔

اگر کسی کی زمین پر کسی نے ناحق قبضہ کر لیا ہو اور کسی بھی طرح زمین سے قبضہ ہٹانے کے لئے تیار نہ ہو تو مالک کو چاہئے کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد تین مرتبہ ان کلمات کو پڑھے اور اول و آخر تین بار درود شریف پڑھے اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ غیب سے ایسے حالات بنیں گے کہ قابض زمین سے اپنا قبضہ ہٹانے کے لئے مجبور ہوگا، یہ عمل کبھی خطا نہیں کرتا، ایمان و یقین کے ساتھ یہ عمل کرنا چاہئے اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ ظاہر ہوگا اور عقلیں حیران ہوں گی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو تسخیر خلائق کا شوق ہو، اس کی خواہش ہو کہ لوگ اس سے محبت کریں اور کل مخلوقات اس کی گرویدہ رہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ اس اسم اعظم کا ورد کیا

مولانا سید عمران حسین

دعا کی اہمیت و آداب

القرآن: تم مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری (دعا) کو قبول کروں گا سورۃ المؤمن
 (آیت نمبر ۱۰) دعائیں مانگنا بہت جانتی ہے (فرمانِ مطہر حضرت محمد امجد عالم باقر)

دعا عمدہ عبادت ہے جسے خدا پسند کرتا ہے کیونکہ اس میں تواضع، عاجزی اور فروتنی کی اعلیٰ شان نمایا ہو کر پائی جاتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے اسلحہ کا پتہ بتا دوں جو دشمن سے بچائے اور روزی کو فراوان کر سکے یہ اسلحہ دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دعا مانگنا ایک عظیم الشان عمل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ دعا مانگنے والے کو بہت پسند کرتا ہے دعا نہ مانگنا بے نیازی اور تکبر کی علامت ہے جو اللہ کو پسند نہیں لہذا دعا کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہئے۔ بعض لوگوں کی دعائیں جلد قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آزمائش و امتحان کی منزل میں رکھتا ہے تاکہ وہ ثابت قدمی اور صبر و استقامت کو سمجھیں اور اس میدانِ عمل میں آگے بڑھیں۔

اکثر پریشان حال مومنین یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم تو نماز، روزہ، مختلف وظائف اور بہت کچھ کرتے ہیں ہماری دعا جلد قبول نہیں ہوتی اور برے لوگوں کی دعائیں جلد قبول ہو جاتی ہے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر عیش سے نوازا ہوا ہے تو میں ایسے تمام مومنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ رب کی بارگاہ میں کبھی شکوہ نہ کریں اور صبر و تحمل سے کام لیں اور جہاں تک یہ بات رہی کہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا جلد نہیں سنتا اور گناہ گاروں کی جلد قبول ہو جاتی ہے اور انھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر عیش سے نوازا ہوا ہے تو میں ایسے تمام مومنوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ رب کی بارگاہ میں کبھی شکوہ نہ کریں اور صبر و تحمل سے کام لیں اور جہاں تک یہ بات رہی کہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کی دعا جلد نہیں سنتا اور گناہ گاروں کی دعاؤں کی دعا جلد قبول کرتا ہے تو میں عرض کروں کہ اللہ کے ہر کام میں حکمت ہے وہ اپنے نیک بندوں کا امتحان لیتا ہے اور انھیں صبر و تحمل جیسی نعمتوں سے نوازا تا چاہتا ہے اس کے علاوہ ہماری بعض حاجات ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر اپنے حق میں قائدہ مند لگتی ہیں لیکن حقیقت بالکل برعکس ہوتی ہے۔ لہذا دعا کے جلد قبول نہ ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ برے اور ظالم لوگوں کو اس لئے دولت، ظاہری عزت و شہرت دیتا ہے کہ انھیں دنیا و آخرت میں عبرت کا نشان بنادے۔ انسان کو چاہئے کہ با وضو ہو کر دعا کرے، خوشبو استعمال کرے، رو بہ قبلہ ہو کر حضور قلب اور گڑ گڑا کر دعا کرے۔ فرمانِ حضرت امام جعفر صادقؑ ہے کہ ”پروردگار بندوں کے سامنے گڑ گڑانے کو پسند کرتا ہے لیکن اپنے سامنے گڑ گڑانے کو دوست رکھتا ہے“ اپنی تمام حاجتوں کو خود بھی بیان کیا کریں کیونکہ حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں ”خداوند ہر ایک کی حاجت جانتا ہے مگر یہ چاہتا ہے کہ انسان خود بھی بیان کرے“ مومنین اپنی حاجات میں دوسرے مومنین کے حق میں دعا کریں دعا قبول ہو یا نہ ہو برابر دعا کرتے رہیں شاید کہ تاخیر میں مصلحت پروردگار ہو۔ دعا مانگنے والے لوگ اللہ کو بے حد پسند ہیں لہذا اس محبوبِ عمل کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

ہماری دعائوں میں حائل چند رکاوٹیں: مومنین کرام! بعض اوقات ہم خود ہی اپنی حاجات کی قبولیت میں رکاوٹ بنے ہوتے ہیں۔ جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ ترک واجبات شرعی، بدعتی نفاق، نوافلین کی نافرمانی، مخلوق خدا پر ظلم و زیادتی، مال حرام کھانا، بغیر محنت و مشقت کے دعا کرنا، مایوسی اور بہت کچھ جس کی اللہ تعالیٰ ہمیں اجازت نہیں دیتا یہ تمام چیزیں دعا کو قبولیت سے روکتی ہیں لہذا ان چیزوں کو ترک کریں تاکہ آپ کی دعائیں قبولیت کا شرف حاصل کر سکیں کیونکہ معصوم کافر مانا ہے ”عمل کے بغیر دعا کرنے والا ایسا ہے جیسے کمان کے بغیر تیر چلانے والا۔“

درج ذیل دعاؤں کو ۱۱ مرتبہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ روزانہ پڑھیں اور اس کے بعد محمد ﷺ و آلِ محمد کے وسیلہ سے خدا کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کریں انشاء اللہ آپ کی جائز حاجات قبول ہوں گیں، بگڑنے کا مسرور جائیں گے بس یقین کامل ہونا شرط ہے۔ آپ نے مقصد جس کامیابی حاصل کرنے کے بعد میرے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

کس کس نے منع کیا؟

قرآن مجید کی جو آیت تلاوت کی گئی، اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں، زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا۔ (فَأَيُّنَ أَنْ يُعْمِلُنَهَا) انہوں نے اس بار امانت کو اٹھانے سے معذرت کی (وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا) اور اس سے ڈر گئے کہ بوجھ بہت بڑا ہے ہم اس کے تحمل نہیں ہو سکتے۔ (وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ) انسان نے اس بوجھ کو اٹھالیا (إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا) یہ تھا بڑا ظالم اور تھا بہت بڑا جاہل۔

بندگی کی امانت اللہ رب العزت نے آسمانوں اور زمینوں پر پیش کی اور یہ بوجھ اتنا بڑا تھا کہ انہوں نے اٹھانے سے معذرت کر لی اور انسان کتنا نادان تھا کہ اس نے اس بار امانت کو اپنے کندھوں پر اٹھالیا، اب یہاں پر ظاہر میں دو لفظ استعمال کئے گئے، ایک ظلوما اور ایک جہولا، ظلوما اور جہولا دونوں مبالغہ کے صیغہ ہیں، ظلوما باب ضرب مضرب سے ہے اور جہولا منع بمع سے ہے، ظاہر میں نظر آتا ہے کہ انسان کی برائی بیان کی گئی لیکن ظاہری الفاظ برائی بتا رہے ہیں مگر اس کے اندر انسان کی صفت چھپی ہوئی ہے اس لئے کہ جو انسان ظالم ہو سکتا ہے اگر وہ اپنے آپ کو سنوارے تو وہ عادل بھی بن سکتا ہے جو انسان جاہل ہے اگر وہ اپنے آپ پر محنت کرے تو وہی عالم بھی بن سکتا ہے تو گویا اس میں انسان کے اندر علم حاصل کرنے اور عدل کو حاصل کرنے کی استعداد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے تو ظاہر میں نظر آتا ہے کہ اس کی برائی بیان کی گئی مگر درحقیقت یہ انسان کی دو خوبیوں کی طرف اشارہ ہے۔

شخصیت کہاں بنتی ہے

ماں کے پیٹ سے کوئی بھی انسان بن کے نہیں آتا، اس دنیا میں آکر بننا ہوتا ہے، ماں کا پیٹ انسان کے جسم کے بننے کی جگہ اور زمین و آسمان کا پیٹ انسان کی شخصیت بننے کی جگہ انسان کی روحانیت بننے کی

جگہ۔ جس طرح ماں کے پیٹ سے کوئی بچہ اس حالت میں پیدا ہو کہ اس کی آنکھیں ٹھیک نہیں تو دنیا میں آکر وہ آنکھیں ٹھیک نہیں ہو سکتیں جتنا مرضی ڈاکٹر زور لگا لے وہ کہیں گے کہ یہ پیدائشی نقص ہے اس لئے یہ ٹھیک نہیں ہو سکتا اسی طرح جو انسان زمین و آسمان کے درمیان میں نہ بن سکا اپنے اوپر جس نے محنت نہ کی اور جس نے اپنی اصلاح کے لئے کوشش نہ کی اور بنے بغیر وہ انسان اللہ رب العزت کے حضور پہنچ گیا تو قیامت میں جا کر اس انسان کی روحانیت بن نہیں سکتی دنیا بنانے کی جگہ ہے اس لئے ہم میں سے ہر ایک انسان اللہ کا محتاج ہے، کیا چھوٹا کیا بڑا، کیا مرد، کیا عورت، ہم سب کے سب اصلاح کے محتاج ہیں۔

ایک نکتہ: ایک یاد رکھئے کہ اللہ رب العزت نے بار امانت، امانت کا بوجھ بندے کے سر پر رکھا اور بندے نے اٹھالیا اب جو کوئی بوجھ اٹھاتا ہے اس کے بھی حقوق ہو جاتے ہیں کہ وہ بوجھ کا اٹھانے والا بنا، دیکھئے اللہ تعالیٰ نے گدھے کو بوجھ اٹھانے کے لئے پیدا کیا اس لئے اس کو حرام کر دیا کہ انسان اس کے گلے پر چھری نہ چلائے تو مقصد کیا تھا کہ اس نے بوجھ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر پہنچانا تھا اب بوجھ پہنچانے کا بھی کوئی حق تھا لہذا انسانوں کو منع کر دیا کہ تم اس کے گلے پر چھری نہیں چلا سکتے یہ تمہارے حلال نہیں اس کے ذبح کرنے کو منع کر دیا اس وجہ سے کہ اس نے بوجھ بندے کے لئے اٹھانا تھا تو جب کوئی کسی کا بوجھ اٹھاتا ہے تو اس کے بھی حقوق ہو جاتے ہیں، لہذا اللہ رب العزت نے اسی لئے گدھے کو ذبح کرنا حرام کر دیا تاکہ اس کو کوئی ذبح نہ کر سکے۔

اسی طرح اگر کسی کی باندی ہو اور وہ امید سے ہو جائے اب اس مالک کے لئے اجازت نہیں کہ وہ اس کو بیچ سکے کیوں اب اس نے بوجھ اٹھالیا اب اس بوجھ اٹھانے والی باندی کا اس بندے پر حق ہو گیا اب اس کا انجام آزادی ہے یا وہ اس کو اپنے پاس رکھے یا اس کو آزاد کرے اس کو بیچ نہیں سکتا، مگر گدھے نے بوجھ اٹھایا اس کا حق تسلیم کیا گیا، اگر باندی نے بوجھ اٹھایا تو اس کا حق تسلیم کیا گیا تو جو انسان اس دنیا میں اللہ رب العزت کے بار امانت کو اٹھائے گا اللہ رب العزت قیامت کے دن اس

کے حق کو تسلیم فرمائیں گے یہ میرا وہ بندہ ہے جس نے میرا بوجھ اٹھایا تھا۔

غور کرنے کا مقام

میں اور آپ اپنے گھر میں کوئی مزدور لائیں جو سارا دن کام کرے، پسینہ بہائے تو شام کو جاتے ہوئے ہم اسے مزدوری ضرور دیتے ہیں حالانکہ ہمارے اندر سیکڑوں برائیاں ہیں ہمارے اندر حرص بھی ہے، طمع بھی ہے، بخل بھی ہے، معلوم نہیں کیا کیا برائیاں موجود ہیں لیکن جو تھوڑی سی شرافت نفس جو اللہ نے رکھی ہے اس کی وجہ سے دل نہیں چاہتا کہ جس بندے نے ہماری خاطر سارا دن پسینہ بہایا ہم اس بندے کو مزدوری دیئے بغیر بھیج دیں تو کیا خیال ہے کہ جو بندہ ساری زندگی اس بارگاہت کو اٹھانے کی محنت کرے گا کیا اللہ رب العزت قیامت کے دن اس کو اجر ثواب عطا نہیں فرمائیں گے؟ تو اس لئے جس بندے کی بھی زندگی شریعت و سنت کے مطابق بن گئی، اللہ رب العزت کی طرف سے اس کے لئے رحمت کے فیصلے ہو گئے۔

مخلوق کو کس لئے پیدا کیا؟

یہ عاجز بار بار یہ بات عرض کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو عذاب کے لئے نہیں مخلوق کو ثواب کے لئے پیدا کیا، عذاب تو ہم خریدتے ہیں، ہماری نادانی ہے، ہم اپنے آپ کو گناہوں کے اندر دھنسا دیتے ہیں جس کی وجہ سے مصیبتیں سر پر لازم آ جاتی ہیں اور اگر ہم اپنی زندگی کو اپنی فطرت کے مطابق گزاریں شریعت و سنت کے مطابق گزاریں تو اللہ رب العزت دنیا کے اندر بھی ہمیں عزتیں دیں اور آخرت کے اندر بھی ہمیں عزت عطا فرمائیں۔

اس لئے ارشاد فرمایا (وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمْ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ) تمہیں سست ہونے کی ضرورت نہیں تمہیں غم کھانے کی ضرورت نہیں، تمہیں اعلیٰ اور بالا ہوں گے، اگر تم ایمان والے ہوں گے۔

تو ہم اپنے اوپر محنت کریں گے تو دنیا کا راج ہمیں ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِی السَّمَوَاتِ وَمَا فِی الْأَرْضِ) جو کچھ بھی زمین اور آسمان میں ہے ہم نے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ ”مفردات القرآن“ میں لکھا ہے امام رازی اصلہائی لکھتے ہیں کہ مسخر

کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندہ کسی جانور کی لگام پکڑ کے اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرے اس کو کہتے ہیں مسخر کرنا تو اللہ رب العزت نے زمین و آسمان کے اندر جو کچھ بھی ہے اس کو انسان کے لئے مسخر کر دیا، اب ہم اگر صحیح معنوں میں انسان بن جائیں اور ہمارے جسم پر ہمارا حکم چلے کیا مطلب؟ دیکھئے بندے کے جسم پر اس کے دل کا حکم چلتا ہے ایک آدمی کسی کی طرف دیکھتا ہی نہیں وہ اس سے پوچھتا ہے جی آپ میری طرف دیکھتے ہی نہیں، وہ کہتا ہے دل نہیں کرتا، حالانکہ دیکھنا کام ہے آنکھوں کا لیکن جواب کیا ملتا ہے، دل نہیں کرتا، ایک آدمی کسی کی بات نہیں سنتا وہ کہتا ہے تم میاں میری بات ہی نہیں سنتے وہ کہے گا میرا دل نہیں کرتا، اب سننا کام ہے کان کا مگر کہتا ہے میرا دل نہیں کرتا، معلوم ہوا کہ دل کرے تو آنکھ اور کان عمل کرتے ہیں دل نہ کرے تو آنکھ اور کان عمل نہیں کرتے تو جسم پر راج ہے دل کا، لہذا جس دل میں اللہ رب العزت کا راج آ جاتا ہے اللہ رب العزت اس جسم کو زمین میں مقام تسخیر عطا فرماتے ہیں اور یہ مقام تسخیر کیا ہوتا ہے کہ زبان سے بات نکلتی ہے اللہ تعالیٰ اس بات کو پورا کر دیا کرتے ہیں، یہ مقام تسخیر ہوتا ہے جی ہاں جو انسان بنتا ہے صحیح معنوں میں پھر اللہ رب العزت اس کی لاج رکھ لیتے ہیں مگر اللہ والے مشیت خداوندی کو دیکھتے ہیں اس لئے کوئی بات ایسی نہیں نکالتے جو اس کی مشیت کے خلاف ہو۔

ایسا کرنے کی اجازت نہیں

امام العلماء و صلحاء حضرت خواجہ محمد عبدالمالک مدنی آپ مجمع میں فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں چاہوں تو ایک منٹ میں ایک لمحہ میں اس مجمع کو تڑپا کر رکھ دوں مگر مجھے اوپر سے ایسا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اگر میں چاہوں تو ایک توجہ میں اس مجمع کو تڑپا کر رکھ دوں مگر اوپر سے مجھے ایسا کرنے کی اجازت نہیں تو یہ حضرات مشیت الہی کو دیکھتے ہیں اسی لئے پھر کوئی بھی ایسی دعا ایسی بات زبان سے نہیں نکالتے جو مشیت خداوندی کے خلاف ہو۔

حضرت خواجہ فرید الدین عطارؒ

چنانچہ جب تاتار کا فتنہ چلا تو خواجہ فرید الدین عطارؒ جس شہر میں تھے اطلاع ملی کہ تاتاری اس شہر پر پہلے بولنے والے ہیں، انہوں نے اٹھ

کر دیا پھر تاتاری شہزادہ چپکے چپکے خفیہ خفیہ ان کو ملنے کے لئے آتا اللہ تعالیٰ نے نور فراست سے ان کو بتا دیا کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ شہزادہ پورے ملک کا حکمران بنے گا، انہوں نے اس سے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ اس نے کہا میں ہو تو جاتا ہوں یا ہو گیا ہوں لیکن میں اظہار نہیں کر سکتا کیوں کہ مجھے مار دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اس وقت اظہار کر دینا جس دن تمہیں اللہ ساری حکومت عطا کر دیں گے، اس نے کہا اچھا مجھے ملے گی، فرمایا ہاں، میرے باطن کا نور بتاتا ہے تجھے حکومت ملے گی اس نے کہا، جس دن مجھے حکومت ملی میں اسی دن اپنے اسلام کا اعلان کروں گا، تیس سال کے بعد شہزادے کو حکومت ملی اور اس نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا اور پوری دنیا میں پھر خلافت مسلمانوں کے ہاتھ آگئی، یہ مقام تسخیر ہوا کرتا ہے جس بندے کے اس چھٹ کے جسم پر اللہ رب العزت کا حکم لاگو ہو گیا اب اس بندے کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ رو نہیں ہوتے۔

ارے ہمیں کسی سے دوستی ہو ہم اس کی بات کو رو نہیں کرتے، خاوند کو بیوی سے پیار ہوتا ہے وہ بیوی کی بات کو رو نہیں کرتا، ماں کو بیٹے سے پیار ہوتا ہے، ماں بیٹے کی بات کو رو نہیں کرتی، اللہ رب العزت کو اپنے جن بندوں سے پیار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کی باتوں کو رو نہیں فرمایا کرتے لیکن ہم نے ابھی وہ زندگیاں قریب سے دیکھی نہیں اس لئے اندازہ نہیں ہوتا ورنہ تو جس انسان نے اپنے اوپر اللہ رب العزت کے حکم کو لاگو کر لیا وہ سکون پا گیا۔

کر دعا مانگی اے اللہ ہمیں اس فتنہ سے محفوظ فرما جو لشکر چلا تھا وہ راستہ بھول گیا اور کسی دوسری طرف کو جانکا، اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمالیا۔ لیکن انہوں نے ایک سال بعد پھر اس شہر کا رخ کیا، اب خواجہ فرید الدین عطار نے دل میں ارادہ کیا کہ میں دعا مانگو مگر الہام کر دیا گیا میرے بندے یہ میری مشیت تمہیں سر جھکا تا پڑے گا، پہلے دعا مانگی ہم نے قبول کر لی اب مت ہاتھ اٹھانا یہ قضا و قدر کے فیصلے ہیں اسے ہو کر رہنا ہے، چنانچہ حضرت نے دعا نہ مانگی نتیجہ کیا نکلا؟ کہ وہ تاتار آئے اور خواجہ فرید الدین عطار بھی انہیں کے ہاتھوں شہید ہو گئے تو یہ مشیت خداوندی کو دیکھتے ہیں اس لئے زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کرتے کہ جو پروردگار کے منشا کے خلاف ہو ورنہ اگر ایسی بات نکل جائے یا دعائیں نکل جائیں اللہ رب العزت دنیا کا جغرافیہ بدل کر رکھ دیتے ہیں۔

شہر در بند

تاتار ایک شہر میں پہنچے جس کا نام تھا ”در بند“ وہاں ایک بزرگ رہتے تھے ان کا نام تھا سید احمد در بندی، جب یہ شہر میں پہنچے تو مسلمانوں نے پورے شہر کو خالی کر دیا تھا، شیخ احمد در بندی اور ان کے خلیفہ یہ دو حضرات مسجد کے اندر تھے تاتاری شہزادے نے کہا کہ پتہ کرو کوئی ذی روح اس شہر کے اندر موجود ہے، بتایا گیا کہ دو بندے مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اس نے کہا گرفتار کر کے بیڑیاں پہنا کر میرے سامنے پیش کرو، اس حالت میں پیش کیا گیا تاتاری شہزادہ پوچھتا ہے کہ تمہیں پتہ نہیں تھا کہ میں آ رہا ہوں، انہوں نے کہا پتہ تھا تو پھر سارے جو مسلمان ہیں یہاں سے چلے گئے تم کیوں نہیں گئے، انہوں نے کہا کہ میں اپنے گھر میں نہیں بیٹھا، میں اپنے پروردگار کے گھر میں بیٹھا ہوں اور اس گھر سے مجھے کوئی نکال نہیں سکتا اس نے کہا کیسی باتیں کرتے ہو، ہم نے تمہیں نکالا، ہم نے تمہیں بیڑیاں پہنائیں اور ہم نے تمہیں مجرم کی طرح سامنے کھڑا کر دیا وہ کہنے لگے یہ بیڑیاں کیا چیز ہیں؟

تاتاری شہزادے کو غصہ آیا، کہنے لگا کوئی چیز تو ہے جنہوں نے تمہیں جکڑ کر رکھا ہے، جب یہ الفاظ سنے، شیخ احمد در بندی نے اس وقت زور سے کہا اللہ اور اللہ کہنا تھا کہ وہ زنجیریں ٹوٹ کر نیچے گر گئیں، تاتاری شہزادے کے دل پر بیت بیٹھ گئی، کہنے لگا کہ آپ کو میں اجازت دیتا ہوں آپ اس شہر میں رہ سکتے ہیں چنانچہ انہوں نے اس شہر میں رہنا شروع

ہاشمی روحانی مرکز

بدھ کے دن روحانی خدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ لاکھوں لوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کی خدمات سے فائدہ اٹھا چکے ہیں، آپ بھی ایک بار تشریف لائیں اور خدمت کا موقع دیں۔

ہمارا مکمل پتہ
ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارنپور یوپی
رابطہ کرنے کیلئے

01336 - 224455 - 9634011163

آندھرا اور تلنگانہ کے قارئین توجہ فرمائیں

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تمام خصوصی نمبرات اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

علاوہ ازیں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ہمارے پاس موجود ہیں، خواہش مند حضرات توجہ فرمائیں اور یہ بات یاد رکھیں کہ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے بھی ایک قیمتی اثاثہ ہے جو باشعور قارئین کے لئے ہم نے روک رکھا ہے۔ یہ اثاثہ ایک علمی دولت ہے اور ایک قیمتی اثاثہ ہے، ہر اس شخص کے لئے جو طلسماتی دنیا کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتا ہو۔

دفینہ نمبر کی بھی کچھ کاپیاں ابھی موجود ہیں، شائقین طلب کر سکتے ہیں۔ دفینہ نمبر میں دفینہ کی صحیح جگہ معلوم کرنے کے لئے اور دفینہ نکالنے کے لئے سینکڑوں طریقے درج کئے گئے ہیں۔ یہ ایسا قیمتی سرمایہ ہے کہ جسے لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

دفینہ نمبر: ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز ہے کہ جس کا ہر پڑھ لکھے انسان کے پاس ہونا ضروری ہے۔ اس نمبر کو اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ کام آئے گا۔

طلسماتی دنیا کے تازہ ترین شمارے بھی بروقت ہم سے طلب کیجئے اور مولانا حسن الہاشمی کی تمام تصنیفات کے لئے بھی ہماری خدمات حاصل کیجئے۔

نصف صدی سے دیانت اور احساس ذمہ داری ہماری پہچان ہے اور ہم اس پہچان کو برقرار رکھتے ہوئے علم اور معلومات سے دلچسپی رکھنے والوں کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ واضح رہے کہ ”طلسماتی دنیا“ کا اگلا شمارہ بہت اہم ہوگا۔

ہمارا پتہ

SHAMS NEWS AGENCIES

Beside Agra Sweet, Formenwadi, Hyderabad

Contact : 04030680837, Mob. 95964655588

رمضان کے بعد شیطان سے ملاقات

اسے انسانی شکل میں دیکھ کر اور کچھ آیت انکری کے مسلسل درد سے میں خود تھوڑی بہت ہمت مجتمع کر چکا تھا، لہذا اس کے سوال پر میری رمضان میں پڑھی گئی ساری نمازیں، قرآن کی تلاوت، زہد و تقویٰ، عبادات و پارسائی انگ انگ سے کشید ہو کر یکدم میری نوک زبان پر آگئی، میں رمضان میں شیطان کی قید کے بعد مسلمانوں کے چاروں ہاتھوں سے نیکیاں سینے پر تقریر جھاڑنے ہی والا تھا کہ وہ بولا۔

”میں سمجھ گیا ہوں آپ کیا کہنا چاہتے ہیں، میں قید تھا تو تم لوگوں نے کونسا تیر مار لیا، میں قید ہو کر بھی تم لوگوں کے درمیان ہی تھا بلکہ اس مینے میں تو مجھے پہلے ہی جانفشانی سے کام بھی نہیں کرنا پڑتا تم انسانوں میں موجود میرے چیلے ہی کافی تھے۔“

میں نے جواب میں کچھ بولنا چاہا تو شیطان میرا منہ کھولنے سے قبل ہی گویا ہوا کہ ”آؤ تمہیں حقیقت سے آشنا کرانا ہوں، وہ میرا ہاتھ پکڑ کر فضا میں بلند ہو گیا، خوف و ہشت سے میرا کلیجہ حلق میں آ گیا اور مجھے اپنا دم گھٹنا محسوس ہوا۔“

سب سے پہلے وہ مجھے ایک تاجر کی دوکان پر لے گیا اور دوکان کے پچھلے حصے کا منظر دکھایا، جہاں کچھ لوگ بیٹھے مہرچوں میں اینٹوں کا برادہ، بنسن میں مکئی کا آٹا اور دیگر چیزوں میں ملاوٹ میں مصروف تھے شیطان نے کہا کہ رمضان میں یہ دھندہ کئی گنا تیز رفتاری سے جاری تھا۔ بغل والے مکان میں ایک دودھ فروش دودھ میں کھاد، صرف، لاشوں کو محفوظ کرنے والا کیمیکل اور پتہ نہیں کون کون سے زہریلے اجزاء ملا کر اس کا ڈالہ اور رنگ دوہالا کر کے قوم کی عابسانہ خدمت میں مصروف تھا، ساتھ والے ریزمی ہان کی بیٹی آج ہی اسپتال میں عطائی ڈاکٹر کے ہاتھوں جعلی انجکشن لگنے سے بستر مرگ پر پڑی کراہ رہی تھی، سب مناظر دیکھ کر میرا دل کھٹا ہو گیا اور میرے چہرے سے نیکی شرمندگی شاید اس نے بھی دیکھ لی، اس کے ہونٹوں پر پراسرار فاخرانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

اس چاند ماری کے بعد وہ مجھے شادی کی ایک تقریب میں لے گیا، میں سمجھا شاید اس کی بھوک پھر سے چمک اٹھی ہے مگر یہ میری خام خیالی

تم انسان میری سمجھ سے بالا ہو، ہر وہ کام کئے دیتے ہو جو میں نے تم سے کندانے کا ازل میں تمہیہ کیا تھا، لیکن سچ یہ ہے کہ اس اشرف المخلوقات نامی مخلوق کے کارنامے دیکھ کر میں بھی شرمندہ ہو جاتا ہوں۔

کل رات مجھے شہر کی ایک ویران شاہراہ پر آوارہ گردی کرتے ایک پرانی حویلی کے پاس سے نزر ہوا تو ایک نہایت پراسرار آواز سن کر میں ٹھٹھک گیا اور کان آواز پر لگا دئے، لگتا تھا جیسے کوئی کتا سخت خشک ہڈی چبانے کی تنگ دو کر رہا ہے یا کوئی مردہ خلاف توقع چمکی ہڈیوں سمیت کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا ہے، نہ جانے میں کسب سے وہاں گھوم رہا تھا، چاند کب کا بادلوں کی لوث میں پردہ نشین ہو چکا تھا، چار سو فوٹا ک تاریکی چادر تھی، ایسے میں اچانک اس پراسرار آواز نے میرے دو ٹکٹے کھڑے کر دیئے۔

کبھی کبھار کوئی گاڑی سڑک پر فرار لے بھرتی گزرتی تو پراسرار خاموشی کا طلسم چند لمحوں کے لئے ٹوٹ جاتا، دور کہیں کسی قصائی کے بھٹے کے نیچے سے بلند ہوتی بھوکے کتے کی درد بھری ہوک اور پھر ایک روز قتل ہونے والی بارش کے بعد ٹپکنے والے مینڈکوں کے ٹرانے کی آواز نے فل کرات کی پراسراریت کو مزید گہرا کر دیا تھا، ماحول پر عجب پراسراریت طاری تھی جیسے کچھ ہونے والا ہو جیسے کسی نے شہر پر کالا جادو کر دیا ہو۔

ذہن عجیب و غریب خیالات کے شکنجے میں پھنس چکا تھا کہ اچانک ایک کریہہ المنظر مخلوق میرے مد مقابل آن کھڑی ہوئی، خوفناک اور پرہیت چہرہ، بڑے بڑے کان، سر سے فارغ البال مگر کسی بل فائننگ کے خوفناک ساٹھ جیسے سینک، اس سے پہلے میں اپنے قدموں بھاگتا اس کریہہ المنظر مخلوق کے بڑے بڑے اور بھدے ہونٹوں میں جنبش پیدا ہوئی اور اس کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔

”ڈرو نہیں، میں شیطان ہوں، شاید پہلے تم نے اصل شکل میں مجھے دیکھا نہیں اس لئے ڈر رہے ہو، میں انسان کی شکل میں بدل جاتا ہوں۔“

یہ کہہ کر وہ مخلوق ایک دراز قد آدمی کی شکل میں میرے سامنے موجود ہوئی۔

”لورنڈا کیسا گزرا آپ کا مقدس مہینہ؟“ اس نے پہلا سوال دیا۔

ترستی ماں بیمار ہو کر بستر سے جا لگی تھی، بڑی چار بیٹیوں کے سروں میں زمانہ کی گردش کے ساتھ چاندی اتر رہی تھی، شیطان گویا ہوا کہ بھی دیکھ لو اس بی بی کی بیٹیاں غربت اور کسپہری کی وجہ سے گھر بیٹھی بوڑھی ہو رہی ہیں، کوئی شادی کرنے کو تیار نہیں، حاجی صاحب کو اپنے ایک آدمی آدھ جج یا عمرے کی رقم انہیں دے کر کبھی حق ہمسائیگی ہونے سے بھی ادا کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔

اس کے بعد وہ مجھے لاہور کی ایک مسجد میں لے گیا، اندر داخل ہونے سے تو احتراز برتا مگر مسجد کے باہر کھڑا ہو کر بتانے لگا کہ یہ جو نو ملانی چہرے والے امام صاحب ہیں، ابھی کل ہی عید کے چاند کے مسئلے پر ساتھ والے محلے میں مخالف فرقے سے لڑ بھڑ کر انہیں کافر واجب القتل اور پکا بلا حسابی جہنمی قرار دے چکے ہیں، یہ بتانے کے بعد اچانک شیطان کہنے لگا کہ لگتا ہے بھی مجھے تو اب ریٹائرمنٹ پر غور کرنا چاہئے! کیوں کہ میرے سارے کام تو تم لوگ بخیر و خوبی انجام دے رہے ہو۔

اس کے بعد وہ مجھے لاہور سے نکال کر کہیں لمبی پرواز پر روانہ ہو گیا، ہمارے نیچے میدانی علاقہ ختم ہوا تو پہاڑی علاقہ شروع ہو گیا، بالآخر گھنے درختوں سے گھرے ایک قطعہ زمین پر اس نے لینڈنگ کی، میں نے یہ علاقہ فقط تصویروں میں دیکھ رکھا تھا، خوبصورت، تریلوٹ بخش مناظر! پر اب تو یہ کوئی مقتل گاہ تھی، انسانوں کی مقتل گاہ، یہاں کچھ دن قبل ایک قیامت گزر چکی تھی جس کے آثار اب بھی باقی تھے، جسموں کے چھتھڑے ادھر ادھر بکھرے تھے، فضا میں خون کی بساند اور جلے ہوئے جسموں کی بو پھیلی تھی، سانس لینا دشوار تھا، میں سمجھ گیا یہ پارا چتر تھا۔

شیطان گویا ہوا کہ بھی دیکھ لو یہ سب مسلمان اور روزے دار تھے، کوئی حوروں اور جنت کا طالب آ کر ان کے درمیان پھٹا اور پھر چٹھوں کے بھی آنسو بہہ لگے، بھی تم انسان میری سمجھ سے بالا ہو، ہر وہ کام کئے دیتے ہو جو میں نے تم سے کروانے کا ازل میں تمہیہ کیا تھا لیکن سچ یہ ہے کہ اس اشرف المخلوقات نامی مخلوق کے کارنامے دیکھ کر میں بھی شرمندہ ہوتا ہوں، تم انسان ایک دوسرے کو زندہ رہنے کا حق دینے کو تیار نہیں ہو۔

اس کی یہ کڑوی باتیں سن کر میرے وجود کا اشرف المخلوقات کا بت دھڑام سے میرے قدموں میں آن گرا اور پاش پاش ہو گیا، اب جیسے ہی میں نے پلٹ کر دیکھا تو انسانیت کے ساتھ وہ بھی غائب ہو چکا تھا۔

تھی، شیطان گویا ہوا کہ بھی تم انسان بھی عجیب مخلوق ہو، احساس سے عاری، سنگ دل، اپنی خواہشوں کے ساتھ چھینے والے، گھر میں کھانے کو بے شک سوکھی روٹی نہ ہو مگر یہاں اس قدر اسراف، دکھاوا، فضول خرچی بلکہ شاہ خرچی کرتے ہو کہ میں بھی شرمناکرا اپنے بچوں کو چھپا دیتا ہوں کہ تم لوگوں کی حرکتیں دیکھ کر بگڑ نہ جائیں۔ تم اپنی چادر میں پاؤں اتنے پھیلاتے ہو کہ سر ہمیشہ ننگا رہتا ہے یا چادر میں چھید ہو جاتے ہیں، اس شادی کے اجتماع کے باہر ۲۰-۱۵ بھوکے کم عمر بچے نہیں دیکھے کیا؟ جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے کمر سے جا لگے ہیں، کوئی دونوں لے کھانا انہیں دینے کا روادار نہیں مگر ضائع جی بھر کر کرتے ہیں، وہ فاقہ زدہ بچے یونہی دور کھڑے میل بھری سوکھی انگلیاں دانتوں میں دا بے، حسرت ویاس اور ترسی لگا ہوں سے اس عظیم الشان شادی کے جشن کو دیکھ کر اپنا فاقہ زدہ پیٹ تمام کر چل دیں گے۔

یہاں سے پاس ہی ایک زاہد و عابد کا ڈیرہ تھا، وہ مجھے کھینچ کھانچ کر وہاں لے گیا، ڈیرے کی پیشانی پر مالک کے نام سے پہلے حاجی کے الفاظ آنکھیں چند ہیار ہے تھے، مجھے تعجب ہوا کہ عبادت گزار اور پارسا حاجی صاحب کے ڈیرے پر شیطان کا کیا کام؟ مگر اس نے میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی سامنے کی طرف اشارہ کیا جہاں بڑی چار پائی پر شان بے نیازی سے پاؤں پسارے، سر پر حاجی صاحب کا طرہ سجائے ایک تسبیح پھیرتا شخص براجمان تھا۔

اس کی جانب اشارہ کر کے شیطان بولا کہ حاجی صاحب کے پاس خدا کا دیا سب کچھ ہے، لاکھوں میں کھیلتے ہیں، اپنے زہد تقویٰ پر بڑا مان ہے، رمضان کا آخری عشرہ حرم شریف میں گزارتے ہیں، ہر دو سال بعد حج کو جاتے ہیں اور اب تک بلا مبالغہ سات حج اور کئی عمرے کر چکے ہیں، مگر اکلوتی بیٹی نے جائیداد میں سے اپنا جائز حصہ مانگ لیا اور یوں حاجی صاحب کی پارسائی کا بت پاش پاش ہو گیا۔ سخت ناراض ہوئے اور سالوں سے بیٹی کا منہ نہیں دیکھا مگر حج اور عمرے بدستور جاری ہیں، اس رمضان بھی آخری عشرہ حرم شریف میں گزار کے آئے ہیں۔

اتنا کہہ کر شیطان مجھے ڈیرے سے متصل ایک بوسیدہ اور خستہ حال دیواروں والے ایک کچے اور بہ ظاہر کھنڈر سے گھر میں لے گیا، یہ کسی بیوہ کا مکان تھا، جس کے یکے اور بعد دیگرے سات بیٹیاں تھیں۔ دوا کو

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ایک قیمتی جذبہ

سوال از: ڈاکٹر ایم ایم انصاری ————— سمن پورا
میں پرچہ طلسماتی دنیا کا بہت کافی دنوں سے مطالعہ کرتے آرہا ہوں، آپ کی اور اس ماہنامہ کی جتنی بھی تعریف کروں کم ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ قارئین، شاگرد حضرات آپ کے اسباق سے مستفید ہوتے رہیں، بندہ کی ہمت تو نہیں ہو رہی ہے پر گستاخی معاف ہو تو اس طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ جس طرح ہر عنوان کی مدرسہ، اسکول و کالجوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور بچے، طالب علم اپنی صلاحیت کے مطابق اس عنوان کی پڑھائی میں داخلہ لیتے ہیں اور پھر عالم، فاضل، انجینئر، ڈاکٹر، وکیل بنتے ہیں۔ آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ ”روحانیت“ کی درس و تدریس کے لئے ایک درسگاہ قائم کریں تاکہ اس علم سے فیضیاب ہوں، اس طرح کی درسگاہ فی الحال ہندوستان کے کسی حصہ میں موجود نظر نہیں آتی ہے۔ اگر آپ نے اس درسگاہ کے لئے کاوش کی تو اپنے آپ میں یہ ایک انوکھا انسانی بھلائی و ترقی کا کام ہوگا، جس طرح بانی علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا با احترام نام لیا جاتا ہے، آپ بھی اس دور میں شامل رہیں گے۔

اکثر یہ دل میں خیال پیدا ہوتا تھا کہ جناب ہاشمی صاحب سے کیسے ملاقات ہوگی، یہ اتفاق کہنے کے اخبار ”ہمارا سماج“ مورخہ ۲۱ اپریل اور اس سے پہلے بڑی تصویر مضمون کے ساتھ شائع ہوئی، دیکھ کر اذ حد خوشی ہوئی، میں نے احتراماً تصویر کاٹ کر اپنے فائل میں رکھ لی، جب کبھی ملاقات کا

خیال آیا کرے گا تو تصویر سے شرف حاصل ہو جایا کرے گا، دل سے اگر کوئی خواہش ہوتی ہے تو اللہ تو کسی نہ کسی شکل میں تکمیل کرا ہی دیتے ہیں۔ میں اپنی عمر کا ۷۶ واں سال گزار رہا ہوں، رمضان کی چاند رات سے چالیس دن تک تہجد کی نماز ادا کرنے کا ارادہ بنا رکھا ہے، چاہت یہ ہے کہ آپ ایک ایسا نقش فراہم کرائیں کہ ”روحانیت“ میں اضافہ ہو اور ساتھ ساتھ اس لائق ہو جاؤں کہ جب کسی گود کا بچہ روتا ہوا آئے اور دم کرنے کے بعد ہنستا ہوا چلا جائے یا پھر کسی مریض کی صحت یابی کا باعث بنے۔

اس ماہ اپریل ۲۰۱۷ء کے پرچہ میں بہت سارے نقش کا ذکر ہے لیکن نقش اوپر سے نیچے یا دائیں سے بائیں لکھا جائے گا اس کی کوئی تلقین نہیں نظر آتی ہے، نقش کے ساتھ اس کی چال بھی فراہم ہو تو بہت مدد ملے گی۔ امید کہ طلسماتی دنیا کے کسی اگلے شمارے میں روحانیت کی توانائی کے لئے ایک مضبوط نسخہ مرحمت فرمائیں گے، نوازش ہوگی، بے ادبی کے لئے معافی چاہوں گا۔

جواب

آج ماہ مبارک کی ۱۰ تاریخ ہے، گویا کہ رمضان المبارک کا پہلا عشرہ جو سرتاپا رحمت ہوتا ہے، آخری لحات سے گزر رہا ہے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس عشرے کی قدر و قیمت کو پہچانا اور جنہوں نے اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے عبادت اور خدمت خلق کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، یوں تو ساری کائنات پر رحمت خداوندی کی بارشیں موسلا دھار انداز میں برتی ہیں اور گناہ گار بھی ان

باملاحت طلبہ کو اس علم سے سرفراز کیا جائے، مگر گھر میں علم و معرفت کے چراغ روشن کئے جائیں۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی درسگاہ قائم کرنے کی توفیق بھی دے اور ہمیں وسائل بھی عطا کرے۔

اخبارات میں ہمارے فوٹو چھپتے رہتے ہیں، آپ کی محبت ہے کہ آپ نے فوٹو کا ٹکڑا اپنی ڈائری میں محفوظ کر لیا لیکن ہمارے خیال میں اصل چیز تو محبت، نسبت اور عقیدت ہی ہوتی ہے اور ان ذرائع سے جو قربتیں ملتی ہیں وہ تصویروں سے کہیں زیادہ اہم ہوتی ہیں۔

آپ نے سنا ہوگا کدول کے آئینے میں تصویر یاں جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی، ایک بار سچی محبت کسی سے ہو جائے تو پلک جھپکتے ہی انسان ان کی آغوش میں پہنچ جاتا ہے، کسی شاعر نے کہا تھا۔

تصورات کی دنیا عجیب دنیا ہے
ہمارے گھر سے تیرا گھر دکھائی دیتا ہے
اللہ سے ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمیں ایک دوسرے کی محبت عطا کرے، ہم ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کی قدر کرنے والے بنیں، پھر نہ کسی خط کی ضرورت ہوگی اور نہ کسی فوٹو کی۔

یہ تو چند رسمی باتیں تھیں جو خواہ مخواہ نوک قلم پر آگئیں، ہم آپ کے جذبے کی قدر کرتے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اندر ایسے جوہر پیدا کر دے کہ ہم آپ جیسے محبت کرنے والوں کے حسن ظن کی حفاظت کرتے رہیں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے علم و معرفت کی وہ دو تہیں لٹاتے رہیں جن کی دنیا کو ضرورت ہے اور جو ہم سب کا کھویا ہوا سرمایہ ہیں۔ آپ کی فرمائش پر سورۃ فاتحہ کا ایک نقش نقل کر رہے ہیں، یہ نقش ہر بیماری اور ضرورت میں باذن اللہ تیر کی طرح کام کرے گا، اس نقش میں مزید تاثیر پیدا کرنے کے لئے اگر آپ روزانہ سورۃ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا، نقش یہ ہے۔

۷۸۶

رحمتوں سے کچھ نہ کچھ اُچک لیتے ہیں لیکن اللہ کی رحمتوں کے حق دار صحیح معنوں میں تو وہی حضرات ہوتے ہیں جو اس عشرے میں نمازوں کی پابندی رکھیں، روزہ کی قدر و قیمت کو پہچانیں اللہ کی رضا کی خاطر بھوک پیاس برداشت کریں اور اپنے رب کو حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے کام بھی کریں، سعادت مند ہیں وہ لوگ جن کی زبانیں جن کے ہاتھ پیر جن کی سوچ و فکر اس ماہ مبارک میں محتاط اور محفوظ رہے اور جو دھرموں کو جسمانی اور دینی تکلیف پہنچانے سے باز رہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی زندگی کا ایک لمحہ یاد خداوندی اور ذکر خداوندی میں گزر رہا ہوگا، کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

اُن کا ذکر اُن کی تمنا اُن کی یاد
وقت کتنا قیمتی ہے ان دنوں

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی تعریف جن الفاظ میں کی ہے وہ قابل قدر ہے اور آپ نے ہماری خدمات کو جو اہمیت دی ہے ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں اور اللہ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اندر خدمت خلق کی بہترین صلاحیتیں پیدا کر دے، ہمیں جہالت کے اندھیروں میں علم و معرفت کے چراغ جلانے کی توفیق دے تاکہ آپ جیسے مخلصین کا حسن ظن باقی رہے، آپ نے اس خط میں ہمیں ایک قیمتی مشورہ بھی دیا ہے اور یہ مشورہ پہلے بھی کچھ احباب کی طرف سے ہمیں مل چکا ہے اور ہم نے ان سے وعدہ بھی کیا تھا کہ ہم ان کے مشوروں کو اہمیت دیں گے اور آج ہم آپ سے بھی یہ وعدہ کرتے ہیں کہ جلد ہی ہم آپ کے مشورے کو پیش نظر ایک ایسی درسگاہ کی بنیاد رکھیں گے جس میں باقاعدگی کے ساتھ روحانی عملیات کی تعلیم و تدریس کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔

آج کے دور میں روحانی علاج ایک ضرورت بن چکا ہے اس لئے حالات کا تقاضہ ہے کہ اس لائن کی تعلیمات کو آجا کر کیا جائے اور اچھے اور خداترس عاملین کی ایک کھپ تیار کی جائے تاکہ اللہ کے بندوں کی صحیح معنوں میں خدمت ہو سکے اور اللہ کے بندوں کو غلط قسم کے اور بازاری قسم کے عاملوں سے نجات مل سکے۔ ہاشمی روحانی مرکز پچھلے ۳۵ سالوں سے روحانی تحریک چلانے میں مصروف ہے اور ہزاروں شائقین کو اس راستے پر چلنے کی تربیت دے رہا ہے لیکن اب ضرورت اس بات کی ہے کہ باقاعدہ ایک مدد سامیہ قائم ہو جہاں روحانی عملیات کا باقاعدہ درس دیا جائے اور

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۷۴
۲۳۷۰	۲۳۷۳	۲۳۷۶	۲۳۷۹
۲۳۸۰	۲۳۸۳	۲۳۸۶	۲۳۸۹
۲۳۹۰	۲۳۹۳	۲۳۹۶	۲۳۹۹

برائے کرم جولائی سے پہلے جو کچھ ہے برائے کرم طلسماتی دنیا میں شائع کرنے کی زحمت گوارہ کریں، نوازش ہوگی، گستاخی کے لئے معافی کا خواستگار ہوں۔

جواب

آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے وہ ایک ہماری غلطی ہے جس پر ہم شرمسار ہیں اور آپ سے اور تمام قارئین سے معذرت چاہتے ہیں اور زندگی رہی تو آئندہ سال کی تقویم میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

قرآن حکیم کی آیت ہے: وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَاشًا۔ لیکن آپ نے دیکھا ہے کہ اس آیت کے جواہر دکان والے گئے ہیں وہ کچھ ہیں اس سے بھی آپ یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ غلطی نہیں ہے بلکہ طباعت کی غلطی ہے، تصحیح کرنے والے سے چوک ہو گئی اور آیت غلط چھپ گئی لیکن چونکہ کسی بھی آیت کا غلط چھپ جانا ایک ہماری قسم کی چوک اور ہماری اپنی بھی ایک غفلت ہے اس لئے ہم اس پر شرمندہ ہیں اور تمام قارئین سے معافی چاہتے ہیں اور آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اس طرف اشارہ کر کے ہمیں آئندہ چھپنے والی غلطی سے ہوشیار کر لیا اور ہمیں حلائی کرنے کا موقع دیا، اللہ آپ کو جزا دے اور ہمیں احتیاط کے ساتھ تقویم اور رسالہ چھاپنے کی صلاحیت عطا کرے۔

ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں میں یہ شعور پیدا ہو گیا ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کی بھی غلطیوں کو پکڑ لیتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک رنگ لارے ہے اور لوگوں کا شعور بیدار ہو رہا ہے، یہ شعور جتنا بیدار ہوگا اتنا ہی قوم جہالت اور بے شعوری کی دلدل سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوگی، اللہ ہم سب کو اپنی غلطیوں پر شرمندہ ہونے کی اور بروقت تائب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

سلام قولہ من رب رحیم

سوال از: محمدالحی

بندہ خیریت سے ہے اور آپ کی دعاؤں کا خصوصی شکر ہے۔ حضرت میں ”طلبائے روحانیت“ کے پورے اعمال اور شرائط کے ساتھ پورا کر چکا ہوں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کر رہا ہوں۔

اس نقش کو آتش چال سے لکھا کریں، آتش چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۳	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ایک بار یاد رکھئے کسی بھی نقش کی اہمیت و افادیت اپنی جگہ لیکن اس کو مزید موثر بنانے کے لئے ہمیں اپنی نیت اور اپنے خلوص کو کراغذربنانا چاہئے، بزرگوں کا چھوڑا ہوا علمی اثاثہ اپنی جگہ موثر اور معتبر ہے لیکن اگر یہ اثاثہ نااہلوں کے ہاتھ لگ جائے تو اس کے خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہوتے، دنیا کی دولت بھی اگر کسی نااہل کے ہاتھ لگ جائے تو صرف نقصان ہی پہنچاتی ہے، اسی طرح اگر علم و معرفت کے خزانے کسی نااہل کے ہاتھوں میں دے دیئے جائیں تو بھی تباہی مچ جاتی ہے یا پھر وہ خزانے رنگ آلود ہتھیار بن کر رہ جاتے ہیں۔ اکابرین کے چھوڑے ہوئے سرمائے سے استفادہ کرتے وقت ہمیں اپنی نیت کو درست رکھنا چاہئے اور اپنے عقیدے کی بھی حفاظت کرنی چاہئے تاکہ ہم لوگوں کو فیض پہنچانے کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت کی بھی حفاظت کر سکیں اس ماہ مبارک میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ سے کام لے اور آپ روتی ہوئی انسانیت کو ہنسانے کے لئے پر خلوص خدمت تمام عمر انجام دیتے رہیں۔

طباعت کی غلطی

سوال از: منیر احمد ٹیلر ماسٹر

مہو (ایم پی)۔
مکرمی جناب عالی آداب گستاخی کے لئے معافی چاہتا ہوں، روحانی تقویم ۲۰۱۷ء صفحہ ۱۳۹ اوج زہرہ کے بارے میں تقویم میں صفحہ ۱۶۸ پر اوج زہرہ وقت ۱۳ جولائی ہے اس لئے جناب سے معافی کے ساتھ پارہ ۸ اور رکوع ۸، آیت نمبر ۹: وَفِيهَا مَعَاشٌ لِّمَا كُنْتُمْ رَزَقْتُمْ کے نقش میں فہما معاش ہے، یعنی دونوں ہی اس میں نہیں چھپ سکی اور نقش کے نیچے جو آیت لکھی ہے وہ بھی اسی طرح ہے، نقش میں عداۃ فیہا لیش کے ہیں لیکن نقش میں فہما معاش لکھا ہوا ہے، ایسی حالت میں فہما معاش لکھیں یا لفظ مَعَاش لکھیں۔

معلوم ہو جائے گا کہ یہ فن کس قدر گہرا ہے فنی اعتبار سے اسلامی مہینوں کی عین تقسیم ہیں، منقہ، مثبت اور زوجہ دین، منقہ مہینوں کو مہذب بھی کہتے ہیں، ان میں کسی بھی عمل سے گریز کرنا چاہئے، نظرات کی بحث بھی اس میں مل جائے گی اور اگر ہر سال روحانی تقویم کا بھی مطالعہ جاری رکھیں گے تو شمس کی کسی بھی سعد اور ستارے کے ساتھ نظر تثلیث کو آپ تلاش کر لیں گے۔

روحانی عملیات کی لائن جستجو کی، تنگ و دو کی لائن ہے اور یہ بات مشہور بھی ہے اور معتبر بھی کہ من جد وجد جو کوشش کرتا ہے وہ ایک دن حاصل کر ہی لیتا ہے، آپ اپنی کوششوں اور جستجو کو جاری رکھئے انشاء اللہ ایک دن آپ کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گے۔

آپ نے ”مسلم قولاً قیماً ذنباً و جہنم“ کا جو عمل نقل کیا ہے شمس العارفین میں علامہ بوٹی نے تحریر کیا ہے اور تجربہ یہ عمل سو فیصد درست ثابت ہوا ہے لیکن اس عمل کے دوران عمل کی شرائط اور قیود کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے، عمل کوئی خاص مشکل بھی نہیں ہے، جس کو روحانی عملیات کی مفت اقلیم حاصل کرنے کا شوق ہے اس کے لئے یہ پابندیاں بہت زیادہ نہیں ہیں۔ ہماری طرف سے اجازت ہے، آپ اس عمل کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں پھر اس کی شرائط اور پرہیز و غیرہ پر غور و فکر کریں اور اس کے بعد اس کو سعید ساعتوں میں شروع کر کرنے کی ٹھان لیں۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور آپ کو وہ دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں کہ جس دولت کے سامنے اس دنیا کے تمام خزانے بھی بیچ ہیں۔

کسی بھی ناکامی پر ہوش برقرار رکھئے

سوال از: (نام پتہ مخفی)

اللہ رب العزت سے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، بعد عرض یہ ہے کہ میں تقریباً سات سال سے آپ کے رسالہ کا خریدار ہوں، ہر ماہ برابر جسٹرڈ اک سے آتا ہے، اس کے علاوہ طلسماتی دنیا کے اکثر نمبرات بھی موجود ہیں اور عملیات کی لائن سے آپ کی اکثر کتب بھی میرے پاس ہیں، یہ سب اکثر مطالعہ میں رہتی ہیں۔ میں ۲۰۰۵ء میں ممبئی گیا تھا ایک شادی میں، وہاں آپ کا ایک رسالہ ہاتھ آ گیا اس کو پڑھ کر لگا کہ واقعی عملیات کی لائن بھی کچھ ہے اس کے بعد ہی سے خریدار ہوا اور ہر

حضرت میں اب ”مسلم قولاً قیماً ذنباً و جہنم“ کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اجازت اور رہنمائی چاہتا ہوں، اجازت آپ نے بوقت ملاقات دی ہے اب رہنمائی چاہتا ہوں، حضرت میں نے بہت کوشش کی روحانی تقویم میں سے مددوں مگر اتوار اور مثبت مہینے میں تثلیث نہیں ملا، شاید مجھے صحیح اندازہ نہیں ہو رہا ہے اس لئے حضرت میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میں جو مذکورہ عمل کرنا چاہتا ہوں آپ سے التجا ہے کہ مثبت مہینے اور اتوار، تثلیث کی رہنمائی اور نشاندہی فرمادیں اور خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(نوٹ) میں عمل کرنا چاہتا ہوں ایک زیر اس کا پی بھی بھیج رہا ہوں اس میں کا عمل کرنا چاہتا ہوں۔

جواب

یہ معلوم ہو کر خوشی ہوئی کہ آپ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں سے فارغ ہو چکے ہیں اور یہ جان کر مزید خوشی ہوئی کہ آپ اکل حلال اور صدق مقال کو بھی ملحوظ رکھ رہے ہیں۔ اگر آپ ان امور کے پاس دار بنے رہے تو آپ کو انشاء اللہ وہ سب کچھ حاصل ہوگا جو اس لائن کے بزرگوں کو حاصل تھا، بزرگوں کے اشاروں پر ہزاروں کے کام بن جاتے تھے اور اللہ کے حکم سے لوگوں کے حالات سنوڑ جاتے تھے، اللہ کے نیک بندے اپنے نفس کو مار کر اپنی خودی کو اتنا بلند کر لیا کرتے تھے کہ ان کے اور خدا کے درمیان بال برابر بھی فرق باقی نہیں رہتا تھا اور جب وہ اللہ کی رضا میں راضی رہتے تھے تو اللہ بھی ان کی رضا میں راضی رہتا تھا، چونکہ تمام صحابہ کرام اللہ کی مرضی کو اپنی مرضیات پر ترجیح دیتے تھے، اسی لئے انہیں رضی اللہ عنہم و رضو عنہ کی سند حاصل ہو گئی تھی، کسی شاعر نے کہا ہے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ جیسے شاگرد نہ صرف اپنا نام روشن کریں گے بلکہ ہمارے لئے بھی اور ہماری روحانی تحریک کیلئے باعث فخر ثابت ہوں گے اور ہمارے روحانی اقدامات کو تقویت پہنچائیں گے۔

بنیادی ریاضتوں سے فارغ ہونیکے بعد اب آپ کو تحفۃ العالمین کا مطالعہ کرنا چاہئے، یہ کتاب آپ روحانی عملیات کی گہرائیوں سے بھی اور ضرورتوں سے بھی روشناس کرائے گی، اس کا مطالعہ کرتے ہوئے آپ کو

چیز پیش کی جاتی ہے یا پھر کوئی آواز کانوں سے ٹکراتی ہے جس میں اس انسان کو خود مخاطب کیا گیا ہو تو زبردست اثر کرتی ہے، مثلاً موکل یا میں عائبانہ طور پر ایک تحریر فلاں سے ۳ ماہ کے اندر شادی کر لو ورنہ پورا گھر برباد ہو جائے گا اور تم زندہ ہوتے ہوئے بھی موت کی تمنا کرو گی اور یاد رکھنا یہ راز ہر راز ہی رہے اور پھر پرچہ چھین کر غائب ہو یہ بات بڑی حیرت زدہ ہو گی اور میں سمجھتا ہوں کہ پھر کسی اور چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی یا پھر جو کچھ آپ مناسب سمجھیں وہ کریں لیکن حضرت مجھے مایوس نہ فرمائیں اور میرے یقین و اعتماد کو حزن لزل نہ ہونے دیں۔

حضرت اگر اس سے میری شادی نہیں ہوئی تو میں بالکل ٹوٹ جاؤں گا، اس کے بغیر مجھے ایسا لگتا ہے کہ میں زندہ ہوتے ہوئے ایک لاش کی مانند ہو جاؤں گا کیوں کہ اس کی وجہ سے جو کیفیات میرے اوپر گزرتی ہیں میں اچھی طرح سے واقف ہوں، حضرت اس لئے میرے لئے دعا بھی فرمائیں اور میرے حال پر رحم کرے جو کچھ بھی کر سکتے ہوں کر دیں، میں زندگی بھر آپ کا شکر گزار ہوں گا اور اس میں جو کچھ بھی خرچ آئے میں تیار ہوں، اگر آپ اپنا تو آجاؤں گا انشاء اللہ مطلع فرمائیں۔ جوانی رجسٹرڈ لفافہ اور فوٹو موجود ہے اور طلسماتی دنیا میں بھی صرف پتہ وغیرہ نہ لکھیں، جواب عنایت فرمادیں تو خوشی ہوگی۔

جواب

روحانی عملیات کی لائن ایک پاکیزہ لائن ہے، اس لائن کی نقاست اور تقدس کا انکار وہی شخص کر سکتا ہے جو علم و معرفت کے اعتبار سے ابھی تک سن بلوغ کو نہ پہنچا ہو کچھ تو حیدر زہد قسم کے لوگ جنہیں متقی ہونے کا گھمنڈ ہوتا ہے، حالانکہ وہ تقویٰ اور پرہیزگاری الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے، ان لوگوں نے روحانی عملیات کے خلاف نابالغ بچوں کی طرح کافی شور و غل مچایا ہے لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ چاند پر خاک اڑانے والے خود گرد و غبار میں اٹ جاتے ہیں اور چاند کا کچھ نہیں بگڑتا، ہمارے عہد کی سب سے بڑی نحوست یہ ہے کہ علم سے نااہل قسم کے لوگ جب کسی بات کو سمجھ نہیں پاتے تو وہ اس بات کا مذاق اڑانا شروع کر دیتے ہیں یا پھر اس کے خلاف فتوے بازی کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں تاکہ ان کی اپنی جہالت اور اپنی لاوینیت پر پردہ پڑ جائے اور لوگ انہیں علامہ، متقی اور پرہیزگار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں۔ ہم نے تعویذ

جیسے جیسے آپ کا رسالہ، کتب، نمبرات مطالعہ میں آتے گئے علم بھی بڑھا، عمل بھی بڑھا اور روحانی عملیات کی واقفیت کے ساتھ ساتھ اس پر یقین میں پختگی اور اعتماد بھی پیدا ہوا اور دل و دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی کہ اگر واقعی اللہ تعالیٰ پر پختہ بھروسہ کر کے انسان روحانی عملیات اختیار کرے تو انشاء اللہ اسے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں پڑے گی، مثلاً انڈاکٹروں کی نہ دواؤں کی، سارے حل اور سارے علاج اس میں موجود ہیں، لیکن حضرت بڑے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایک واقف نے میرے اس یقین اور اعتماد کو بڑی کاری ضرب لگائی اور میرا یقین و اعتماد حزن لزل ہو کر رہ گیا۔

واقعہ یہ ہے کہ تقریباً ۷ سال سے میری ایک لڑکی سے دوستی ہے میرے اندر وہ دوستی محبت میں بدل گئی میں اس سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن وہ صرف دوستی تک ہی محدود ہے، شادی کے لئے ہرگز تیار نہیں ہے، میں نے اس کے دل میں والہانہ محبت پیدا ہونے کے لئے تاکہ وہ شادی کے لئے تیار ہو جائے بڑے جتن کئے، آپ کی کتابوں سے کئی مجرب عملیات و تعویذات بھی کئے مگر سب بے سود، پھر آپ نے بذریعہ ڈاک تعویذات بھیجے میرے لیٹر پر، مگر ناکام، پھر شرف زہرہ کا بھی تعویذ آپ نے بھیجا کچھ نہیں ہوا، پھر ۷ ارجولائی ۱۶ میں، میں حاضر ہوا، آپ نے چار تعویذ دیئے، ایک آنٹے میں، ندی میں بہانے کا، دو پھلدار پیڑ میں، ایک جڑ میں اور ایک لٹکانا اور ایک بازو میں، مگر ان ساری چیزوں نے اس کے اندر کوئی بھی فرق نہیں پیدا کیا، اس وجہ سے میرے یقین و اعتماد کو بڑی سخت چوٹ پہنچی، میرے دل میں آپ روحانی عملیات کے بادشاہ تھے لیکن حضرت معاف کیجئے مجھے اب ایسا لگنے لگا ہے کہ یہ سب کچھ صرف کمائی کا ذریعہ ہے بس اور کچھ نہیں، بہر حال میں اللہ کی ذات سے ناامید اب بھی نہیں ہوں اور آپ سے بڑا عامل میری نظر میں کوئی نہیں ہے۔

امید یہی ہے کہ اگر واقعی سنجیدگی کے ساتھ آپ میرے معاملے پر دھیان دیدیں گے تو انشاء اللہ یہ معاملہ ضرور حل ہو جائے گا کیوں کہ محدود دائرے کے اندر ہمارے تعلقات ابھی برقرار ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ موکل کے ذریعہ یہ کام کرا دیں یا پھر عمل حجاب الابصار میں سے کوئی عمل کر کے دیں تو بہتر ہے، کیوں کہ عائبانہ طور پر جب کوئی

گنڈوں کی مخالفت میں ایسے ایسے عظیم لوگوں کو اچھل کود کرتے ہوئے دیکھا ہے کہ جنہیں دیکھ کر شرم کو بھی شرم آ جاتی ہے اور علم و عقل اپنا آپاٹیٹے لیتے ہیں، اللہ کا کرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی تحریک نے لاکھوں لوگوں کی عاقبت سنواری ہے اور لاکھوں لوگوں کو اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کا شوق پیدا ہوا ہے، خوشی کی بات ہے کہ آپ بھی برابر طلسماتی دنیا کا، طلسماتی دنیا کے خاص نمبروں کا مطالعہ کر رہے ہیں اور ہماری روحانی تحقیقات سے استفادہ کر کے ہماری محنت کو ٹھکانے لگا رہے ہیں لیکن یہ معلوم ہو کر افسوس ہوا کہ ایک عظیم الشان تحریک سے جڑنے والا انسان ایک لڑکی کے عشق میں جتلا ہو کر رہ گیا ہے، اگر پاکیزہ ہو تو عشق کوئی بڑی چیز نہیں ہے لیکن جو لوگ عظیم الشان کاموں کے لئے دنیا میں آئے ہوں جن کی سوچ و فکر نکھری ہوئی ہو، جو اس دنیا کی رہنمائی کا فریضہ انجام دینے کے اہل ہوں، جن میں راہ حق پر خود چلنے کی اور دوسروں کو راہ حق پر چلانے کی صلاحیت موجود ہو وہ عشق مجازی کی بھول بھلیوں میں کھو جائے تو کہاں کی دانش مندی ہے۔

آپ نے اس لڑکی کو اپنا بنانے کے لئے کئی جتن بھی کئے، دعائیں بھی کیں، ہمارے پاس آ کر ہم سے علاج بھی کرایا اور پھر اور بھی دوسری کوشش آپ کر رہے ہیں اس کے باوجود آپ ابھی بھی اس مسئلے میں ناکام ہیں تو پھر آپ کے دل میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ شاید آپ دونوں کا ملن آپ کے رب کو منظور نہیں ہے، محبت بجائے خود ایک انعام ہے، محبت کا انجام شادی ہی ہو تو یہ کوئی ضروری نہیں ہے اگر آپ اس لڑکی سے ساری عمر محبت کرتے رہیں اور وہ بھی تمام عمر آپ کی عزت کرتی رہے تو یہ بھی تو ایک انعام ہے اور اس دنیا میں تو اکثر یہ ہوتا ہے کہ محبت کے بعد جب شادی ہو جاتی ہے تو پھر رنگ محبت پھیکا پڑ جاتا ہے اور کبھی کبھی تو لڑائی جھگڑوں کے بعد طلاق کی نوبت آ جاتی ہے، اگر شادی نہ ہونے کے بعد ذہنوں میں ایک دوسرے کی چاہت اور ایک دوسرے کی عزت باقی رہے تو یہ صورت حال دوسری صورت حال سے لاکھ بچے بہتر ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے فرمایا ہے کہ کسی بھی معاملے میں اگر تین مرتبہ تعویذ گنڈے کرا کر بھی فائدہ نہ ہو تو پھر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ کی مرضی نہیں ہے، پھر تعویذ گنڈوں کی مخالفت یا ماطلوں کی مخالفت یا بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علمی اثاثے کو نشانہ

بنانے کے بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اس کام کے نہ ہونے ہی میں اللہ کی کوئی مصلحت ہے۔ روحانی علاج کے بعد کام نہ ہونے پر یہ سمجھنا کہ تعویذ گنڈے سب بکواس ہیں اور صرف کمائی کے جھگنڈے ہیں، یہ سمجھاؤ یہ سوچ صرف اور صرف جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ ذرا سوچئے کتنے ہی کامیاب ترین ڈاکٹروں کے علاج نے بعد بھی مریض مر جاتے ہیں یا مریض شفا یاب نہیں ہوتے تو کیا یہ کہنا درست ہوگا، ڈاکٹروں کے بس کا کچھ نہیں اور یہ ہو سکتا ہے اور نرسنگ ہوم وغیرہ کچھ نہیں صرف کمائی کا ذریعہ ہیں۔ بڑے بڑے جلسوں میں لاکھوں کے مجمع میں دعاؤں کا اہتمام ہوتا ہے اور بے شمار لوگوں کی دعائیں قبول بھی نہیں ہوتیں تو کیا دعاؤں کے پیچھے اور دعا کرنے والوں کے پیچھے لالچی لے کر دوڑ پڑنا درست ہوگا؟

عزیزم ڈاکٹر ہو یا حکیم، طبیب ہو یا عامل وہ صرف کوشش کر سکتا ہے، اس کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والی ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں کسی درخت کا کوئی پتہ بھی مل نہیں سکتا اور زمین کا کوئی ایک ذرہ بھی جنبش نہیں کر سکتا۔ ایک سال میں ہمارے پاس ہزاروں لوگ آتے ہیں، ان کے سیکڑوں مقاصد ہوتے ہیں، ہمارے علاج کے بعض لوگوں کو کامیابی مل جاتی ہے اور بعض لوگ اپنے مقصد میں ناکام بھی ہو جاتے ہیں، دراصل کامیابی اور ناکامی کا دار و مدار اللہ کی مرضی پر منحصر ہے، وہ اگر چاہے تو سب کچھ ہو جائے اور وہ نہ چاہے تو کچھ بھی نہ ہو، عملیات میں ناکام ہونے کے بعد آپ کا یہ کہنا کہ میرے یقین اور اعتماد کو سخت ٹھیس پہنچی، ایک بچکانہ بات ہے اور اس بات کے تانے بانے بد عقیدگی سے جڑے ہوئے ہیں، آپ کو توبہ کرنی چاہئے۔ لے دیکے اس دنیا میں محبت صرف آپ ہی نے نہیں کی، آپ سے پہلے بھی ہزاروں اور لاکھوں لوگوں نے محبت کا جام پیا ہے اور سیکڑوں لوگوں نے آسمان عشق پر بہت اونچی اڑان اڑی ہے، جنوں، فرہاد، رومیہ اس لائن کے بڑے شہسوار گزرے ہیں اور اس طرح کے لوگ محبت میں ناکام ہی ہوئے ہیں لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی محبت میں ناکام ہو کر مرا نہیں، کچھ دنوں تک روئے دھولے کے بعد انہیں صبر آئی گیا۔ اگر آپ بھی محبت میں ناکام ہو گئے تو یہی سب کچھ آپ کے ساتھ بھی ہوگا، کچھ دن آپ روئیں گے، کچھ دن تڑپیں گے، کچھ راتوں کو کروٹیں بدلیں گے اور بالآخر آپ کو بھی صبر آئی جائے گا اور اپنی قیمتی زندگی کو جو ہر انسان

اور خدا نخواستہ اگر آپ یہ سب کچھ پڑھ کر بھی عملیات سے بدگمان ہو گئے اور بزرگوں کے چھوڑے ہوئے علمی ذخیرے کو لا یعنی سمجھنے لگے تو پھر یہ بات بھی یاد رکھئے کہ کسی ایک شخص کے بدگمان ہونے سے یا مٹھی بھر لوگوں کے برگشتہ ہونے سے عملیات کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے، نہ جانے کتنے سر پھرے لوگوں نے عملیات کے خلاف فل خپاڑہ کیا اور نہ جانتے کتنے غیر مقلد لوگوں نے اور خود کو حیدر سنت کا ٹھیکیدار سمجھنے والے لوگوں نے کتنی ہی پختائیں چوراہوں پر بٹھائیں اور کتنے ہی ڈرامے اور جاہلانہ مقدمے سڑکوں پر سٹیج کئے، کہیں کچھ بھی نہیں ہوا۔ تاہم ہمارے کی طرح ایسے سب لوگ منصفہ شہود سے لاپتہ ہو گئے اور عملیات کا کاروبار زور و شور سے چل رہا ہے اور قیامت تک چلتا رہے گا کیوں کہ روحانی عملیات سب وقت کی ایک ضرورت بن گیا ہے، اس ضرورت کی مخالفت محض ذلتی ناکامیوں کی وجہ سے یا ذاتی جہالت اور بد عقیدگی کی وجہ سے ایک طرح کا ظلم بھی ہے اور ایک طرح کی بے حیائی بھی اور ذلیل قسم کی ہٹ دھرمی بھی۔

اپنیوں کی ستم گری

سوال باز: مظہر علی
 کرول
 اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز فرمائے تاکہ ہم جیسے دہکی لوگوں کی خدمت خلق کرتے رہیں آمین۔

میں بہت پریشان اور دکھی ہوں، امید ہے کہ میری پریشانی کو جلد سے جلد جواب دے کر دور کریں گے، میری منجھلی بہمن (عالیہ بیگم) نے مجھ پر الزام لگایا ہے کہ میں نے بہنوئی صاحب کو جادو ٹوٹا کر کے مارنے کی کوشش کی ہے، دراصل بہت سال پہلے قریب (بارہ سال) بہنوئی صاحب چار منزل عملات سے گر پڑے تھے، ان کے گرنے کی خبر ملتے ہی میں نے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز اللہ کی بارگاہ میں ادا کی اور کچھ خیرات کیا اور ان کی جان کی حفاظت کے لئے رو رو کر دعا کی ان کا بچنا بہت مشکل تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو نئی زندگی بخشی، کچھ دنوں کے بعد میں اور میری بیوی مل کر بچے کی سلطان کے چوکی دوات دینے گئے، جب اس نے مجھ پر تین الزام لگائے، بہنوئی صاحب کو مارنے کی کوشش کی، دوسرا اس کے بچے امتحانات میں ٹپل ہونے کے لئے جادو کر لیا ہے، تیسرا میرے سارے صاحب میرے گھر آئے تھے، انہوں نے کہا تمہارے بہنوئی صاحب کیسے ہیں دیکھ کر آئیں گے، میں نے ان کو بلوا کر اس کے

کو صرف ایک ہی بار ملتی ہے کسی لڑکی کی خاطر گنوا دینا دانش مندی نہیں ہے، پھر یہ بھی تو سوچئے ایک لڑکی آپ سے دوستی تو رکھنا چاہتی ہے لیکن وہ آپ سے شادی کرنا نہیں چاہتی کیوں؟ ظاہر ہے کہ وہ آپ کو دوست کی صورت میں اچھا انسان سمجھتی ہے لیکن اس کے نزدیک آپ اس قابل نہیں ہیں کہ آپ اس کے شوہر بنیں تو پھر سب سے پہلے آپ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور اپنی اُن خامیوں کو دور کرنا چاہئے جو آپ کی شادی میں حارج ہو رہی ہیں۔

آپ نے ہم سے التجا کی ہے کہ ہم آپ کے اس مسئلے کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کی کوشش کریں تو آپ سے ہماری درخواست ہے کہ اب آپ کسی عمل کے چکر میں نہ پڑیں، آپ اپنا معاملہ اس خدا پر چھوڑ دیں جو اپنے بندوں سے بے لوث محبت کرتا ہے اور ان کی جائز خواہشات اور ضروریات کو پورا کرنے میں اپنے رب ہونے کی ذمہ داری نبھاتا ہے، پھر آپ کے پاکیزہ جذبات و احساسات کو وہ کیسے نظر انداز کر سکتا ہے لیکن آپ یہ بھی یاد رکھئے کہ اکثر یہ ہوتا ہے کہ بندہ ایک چیز اپنے لئے مفید سمجھتا ہے لیکن وہ اس کے لئے مضر ہوتی ہے، اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ بندہ ایک چیز کو اپنے لئے مضر سمجھتا ہے لیکن وہ چیز اس کے لئے مفید ہوتی ہے، جب لڑکی سے آپ پیار کرتے ہیں ہو سکتا ہے کہ اس کی رفاقت آپ کے لئے ضرر رساں ہو اور اسی لئے اللہ آپ کی شادی اس کے ساتھ نہ ہونے دے رہا ہو، بہر حال خدا خدا ہی ہے وہ ہم سے زیادہ حکیم اور حلیم ہے اور اس کی رضا میں راضی رہنا دورانہش بھی ہے اور بندگی کی معراج بھی، آپ اپنے اس معاملے کو اللہ پر چھوڑ دیں اور اس سلسلے میں اسی سے فریاد کریں اور اسی سے لو لگائیں، لب عالموں کا در نہ کھٹکتا میں تو بہتر ہے۔

جہاں تک دعا کا تعلق ہے تو وہ ہم آپ کے لئے بدستور کریں گے کہ اگر اس لڑکی کے ساتھ آپ کی شادی بہر اعتبار مفید ہو تو اللہ راستے کی تمام کادلوں کو دور کر دے اور اس کو آپ کا شریک حیات بنا دے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارا جواب پڑھنے کے بعد عملیات سے آپ کی بدگمانیاں ختم ہو جائیں گی اور آپ کا وہ یقین جو حزن لزل ہو گیا تھا وہ بھی مستحکم ہو جائے گا اور آپ کے دل و دماغ میں یہ بات جاگزیں ہو جائے گی کہ جدوجہد اپنی جگہ لیکن حقیقت یہ ہے کہ مرضی مولیٰ الہیہ اولیٰ۔

کو کوئی گناہ کرتا ہے تو لوگ اس کے گناہ پر اس کو عار دلانے کے بجائے اس کی تعریف کرنے لگتے ہیں یا اس کے گناہ کو گناہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ کرنے والا مطمئن ہو جاتا ہے نہ اسے شرمندگی ہوتی ہے، نہ اسے توبہ مانگنے کی توفیق ہوتی ہے۔ اس دور جہالت میں گناہ گاروں کی کمر تھپتھپانے کا سلسلہ عام ہے، اسی لئے لوگوں کو معافی مانگنے اور شرمسار ہونے کی توفیق عطا نہیں ہوتی۔

ان تمام تکلیف دہ رویوں اور رشتے داروں کی ناجائز ہمتوں کے باوجود ہم آپ سے یہی گزارش کریں گے کہ اپنی زبان کی حفاظت کریں اور کسی بھی مجلس میں اپنی بہن اور بہنوئی کے خلاف کچھ نہ کہیں۔ اس دنیا میں اختلافات زبان ہی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے بڑھتے ہیں اور زبان ہی کی وجہ سے اتنے سنگین ہو جاتے ہیں کہ پھر تعلقات کے سدھرنے کی ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔ ہمارے بڑوں نے کہا تھا کہ دوران اختلاف لحاظ کی ایک آنکھ کھلی رکھنی چاہئے تاکہ جب دوبارہ تعلقات اللہ کے فضل سے بحال ہوں تو آنکھیں ملانے میں شرم محسوس نہ ہو، بہت سے لوگ اختلاف کے دوران دونوں آنکھوں کو بند کر کے لڑتے ہیں جیسے انہیں پھر اپنے دشمن سے آنکھ نہیں ملانی، حالانکہ دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ خاندان کے جھگڑے اور خاندان کی چپقلش ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتی ہے اور ایک دوسرے کے درپے آزار رہنے والے لوگ پھر ایک دوسرے سے گلے مل لیتے ہیں، وہ لوگ سمجھدار ہوتے ہیں جو اپنی زبان کو لگام میں رکھتے ہیں انہیں دوبارہ کسی سے گلے ملتے ہوئے کوئی شرمندگی اور خفت نہیں اٹھانی پڑتی، یوں بھی زبان کو قابو میں رکھنے سے اور لوگوں کی الزام تراشیوں پر صبر و ضبط کرنے میں انسان اللہ کی رضا کا حق دار بن جاتا ہے اور اس صبر و ضبط کی وجہ سے اس کو اجر و ثواب کی وہ دو تین نصیب ہو جاتی ہیں جو مسلسل عبادتیں کرنے سے بھی نصیب نہیں ہوتیں۔ آپ کی بہن نے آپ کو شادی میں نہیں بلایا تو اس نے برا کیا لیکن اگر آپ کے یہاں شادی ہو تو آپ اس کو ضرور مدعو کریں، یہ شرافت بھی ہوگی اور ایک طرح کا چہیت بھی، بس یہ ایک شعر بھی سن لیجئے۔

مانئے نہ مانئے یہ اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھاتے جائیں گے

گھر گیا، اس نے ان پر بھی الزام لگایا کہ جادو ٹوٹنے میں ان کا بھی ہاتھ ہے، میرے ساڑھو صاحب اس دنیا میں اب نہیں رہے، بعد میں اس نے کہا قرآن شریف کی قسم کھاؤ، مجھے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا، ایسا کام میں کیوں کروں گا میں تصور بھی نہیں کر سکتا لیکن وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی، اس نے کہا ایک غیبی طاقت میرے کمرے میں ہے تم آؤ لیکن میں اس کمرے میں نہیں گیا اس کا کہنا ہے کہ اس کے دو دشمن ہیں، ایک میں اور دوسرے کا نام نہیں بتا رہی ہے لیکن اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی وہ عیدوں کو ہم سے ملتی رہی اور ہر فنکشن میں بات کرتی رہی، ہم نے بھی دل پر کچھ نہیں رکھا لیکن اس نے رجب کے مہینے میں بیٹے کی شادی کی وہ سب میری ماں بہن بھائیوں کو بلوایا مجھے نہیں بلوایا اور میری ماں بہن بھائی بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں، ہم تین بھائی اور تین بہن ہیں میں سب سے بڑا، میرا نام مظہر علی ہے، دوسرے کا نام محفوظ علی ہے اور تیسرے کا نام مسعود علی ہے، بہنوں میں بڑی کا نام شہزادی بیگم، منجھلی کا نام عالیہ بیگم، تیسری کا نام سمنا بیگم، میری والدہ کا نام عظیم النساء بیگم ہے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا اور یہ اندازہ ہوا کہ اب خونی رشتے اس وجہ پامال ہو چکے ہیں کہ ایک دوسرے پر آخری درجہ کی بدگمانیاں ہو رہی ہیں اور بہن بھائی بھی ایک دوسرے کا اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، یہ قیامت کے قریب ہونے کی نشانی ہے کہ خاندان ایک دوسرے کی مخالفت میں تباہ ہو گئے ہیں اور ایک دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے اور ایک دوسرے کو نچا دکھانے کے لئے وہ جھگڑے استعمال کئے جاتے ہیں کہ بس توبہ ہی بھلی۔

جب آپ نے قسم کھالی تھی تو آپ کے بہنوں اور بہنوئی کو آپ کا یقین کرنا چاہئے تھا، پھر اگر وہ بدگمانی کر رہے تھے تو دوسری بہنوں کو ان کی کمر نہیں تھپتھپانی چاہئے تھی، اس دور کی مشکل یہ ہے کہ کوئی غلط چلتا ہے تو اس کی غلطیوں کی تائید کرنے والی اچھی خاصی جماعت اسے مل جاتی ہے اور اس کے منہ پر ہاں میں ہاں ملانے والوں کی ایک لمبی قطار ہوتی ہے اور اس طرح وہ گمراہی کے راستے پر چلتا چلتا راجح سے بہت دور چلا جاتا ہے اور پھر اس کو توبہ مانگنے کی اور اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کی بھی توفیق نہیں ہوتی، آج کل اکثر خاندان میں یہی ہو رہا ہے کہ خاندان کا کوئی فرد

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

پڑے سڑا کرتے لیکن اب آپ کو شش بھی کریں تب بھی مشکل سے کسی وحشی جانور یا درندے کا لاشہ بتا سکیں گے حالانکہ وحشی جانور قعدہ میں کچھ کم نہیں کہ آپ سمجھیں کم ہیں کہیں مرکب جاتے ہوں گے، ان کا کیا پتہ چلے نہیں وہ تو اتنے ہیں کہ اگر کہا جائے کہ انسانوں سے زائد ہیں تو بالکل بجا ہوگا اور ایک حقیقت کی ترجمانی ہوگی۔

سوچئے یہ لہا چوڑا اور لقی و دق جنگل انہی سے تو بھرا پڑا ہے، بے کنتی درندے، بچو، گائیں، گدھے، نسل گائے، اونٹ، سور، بھیڑیے، سانپ، بچھو اور قسم قسم کے کیڑے مکوڑے اس میں بھرے ہیں، پھر لاتعداد پرندے ہیں، ان میں پیدائش کا سلسلہ بھی جاری ہے اور موت کا بھی اور حیرت ہے کہ مردہ جسم کی کوئی ہڈی دکھائی نہیں دیتی، اس کا بس یہی سبب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں عادت پیدا فرمادی کہ اپنی اپنی جگہ رہتے ہیں لیکن جب موت کا کلکا اپنے اوپر دیکھتے ہیں تو تنہا جگہ ٹٹولتے ہیں اور وہیں جا کر مر جاتے ہیں۔

غور کیجئے! مردہ دفن کرنے کا کام جو عقل و فہم سے انسان کو سمجھایا قدرت نے اس کو وحشی جانوروں میں ان کی فطرت میں داخل فرمایا اور ان کے نظام کو اسی طرح چلایا۔

جانوروں کے منہ پر آنکھیں پیدا کی جو آگے کی جانب دکھاتی ہیں اور پورے گھرانے اور گڑھے میں گرنے سے ان کو بچاتی ہیں، چنانچہ یہ جب کسی خطرہ سے خود کو قریب پاتے ہیں اس سے بھاگتے ہیں اور اپنی جان بچاتے ہیں حالانکہ وہ خطروں کے نتائج سے ناواقف ہیں، یہ ان کا فطری فعل ہے اس کا مدار کسی فکر پر نہیں اور قدرت نے ان کی فطرت میں یہ بات یوں رکھی ہے کہ وہ خطرات سے سلامت رہیں، ان کے منہ میں نیچے کچھ شکاف ہوتا ہے یہ اس لئے کہ یہ چارہ آسانی سے چر سکیں۔ اگر ان کا منہ انسان کی طرح ہوتا تو زمین سے کچھ لے نہیں سکتے تھے نیز

چوپایوں کو چونکہ نہ ذہن ملا نہ ہاتھ اور انگلیاں جن سے وہ کام کر سکیں، اس لئے ان کو قدرتی ایسا لباس عطا ہوا جو ہمیشہ ایک حالت میں رہے اور کبھی نہ بدلے، البتہ انسان عقل و فہم کا مالک ہے اس کے اعضاء بدنی کام کے لئے بنائے گئے ہیں اس لئے وہ اپنے لباس کی تبدیلی عقل و اعضاء کی مدد سے کرتا رہتا ہے اور اس مشغولیت میں اس کے حالات کی بڑی اصلاح منظور ہے، کیوں کہ وہ فطرتاً خیر و شر دونوں کی قابلیت رکھتا ہے، لیکن شر کی جانب جلد جھک جاتا ہے لہذا قدرت نے اس کو کام کاج کے آلات دے کر اپنی حاجت روائی میں لگا دیا تاکہ اس میں مشغول ہو کر وہ شر کے ارتکاب سے بچا رہے جس میں اس کی بربادی ہے اور اس کے دین کی بھی تباہی۔ اگر اس کو جسمانی حاجتوں کے پورا کرنے سے فراغت مل جاتی تو وہ زمین پر مہلک ترین مخلوق ثابت ہوتا اور عقل جو سعادت اور نیک نیتی حاصل کرنے کے لئے اس کو دی گئی ہے اس سے وہ بد نیتی اور بربادی کی راہ نکالتا اور تباہی کی طرف قدم بڑھاتا۔

انسان کو قدرت نے طرح طرح کے لباسوں کا ملنا سکھا دیا چنانچہ وہ قسم قسم کے لباس ایجاد کرتا ہے، کسی کو پہنتا اور زیب تن کرتا ہے اور کسی کو چھوڑتا ہے، اچھے اچھے لباس پہن کر اپنے ساتھیوں کو خوش کرتا ہے اور خود بھی خوش ہوتا ہے، خوشبوئیں لگاتا ہے اور لطف اٹھاتا ہے، غرض خالق نے انسان کو ان سب چیزوں کا مردہ دے کر اس کو سیکڑوں آفتوں سے بچالیا، یہ انسان پر زبردست کرم فرمایا، چوپایوں میں چونکہ شر کا خطرہ نہیں اس لئے ان کو یہ دلچسپیاں نہیں دی گئیں اور نہ ان کو ایجادات میں پھنسایا گیا۔ ایک اور حیرت انگیز حقیقت پر غور کیجئے کہ جنگل کے وحشی جانور اپنی مردہ لاشوں کو بالکل انسان کی طرح چھپاتے ہیں، یہ جب محسوس کرتے ہیں کہ موت قریب ہے تو ایک تنہا اور پوشیدہ جگہ اپنے کو پہنچاتے ہیں اور وہیں ختم ہو جاتے ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو وحشیوں کے سیکڑوں ڈھانچے

حکمت اس میں پوشیدہ ہے، یہ سوئڈ ہاتھی کو ہاتھ کا کام دیتی ہے، گھاس اٹھا کر منہ میں رکھتی ہے، ہاتی کی سوئڈ نہ ہوتی تو زمین سے چیزیں نہیں اٹھا سکتا تھا، کیوں کہ دوسرے چوپایوں کی طرح ہاتھی گردن نہیں رکھتا کہ جھکا کر چیزیں زمین سے اٹھالے اسی لئے اس کے سوئڈ لگائی گئی اور ہاتھ سے اس کو بے نیاز کیا گیا، ہاتھی اس میں پانی بھر لیتا ہے اور اس کو منہ میں ڈالتا ہے، اسی سوئڈ سے یہ سانس لیتا ہے اور اگر کوئی چیز اپنی پیٹھ پر لانا چاہے تو اس میں بھی اپنی سوئڈ سے کام لیتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس پر سوار ہونا چاہے تو اس کو سوار کرنے میں سوئڈ ہی سے مدد ملتی ہے۔

زرافہ جانور کو دیکھئے کہ اس کی پیدائش چونکہ اونچے اونچے سبزہ زاروں میں ہوتی ہے اس لئے اس کو لمبی گردن ملی تاکہ اپنی روزی آسانی سے حاصل کرے اور درختوں کی لمبائی اور اونچائی اس میں مانع نہ ہو۔

لومڑی زمین میں اپنا بھٹ بٹاتی ہے تو اس میں دو راستے رکھتی ہے ایک آنے جانے کا اور ایک خطرہ کے وقت بھاگنے کا، نیز زمین کے کچھ حصہ کو نرم کر لیتی ہے۔ اگر کوئی اس کی تلاش دونوں راستوں سے کرے تو نرم کی ہوئی زمین میں سر مار کر نکل بھاگتی ہے، کیا قدرت کی تعلیم ہے کہ دیکھ کر ہر عقل مند انگشت بدنداں ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ خداوند قدوس نے مختلف طبیعتوں اور فطرتوں اور طرح طرح کی عادتوں کے جانور پیدا فرمائے ہیں، بعض وہ ہیں جن کو لوگ کھاتے ہیں، ان کی طبیعت میں ترقی اور عاجزی پیدا کی اور ان کی غذا گھاس رکھی، بعض پر لوگ بوجھ لادتے ہیں، ان کو بھی قدرت نے فطرت سے خاموش طبیعت اور غصہ اور تیزی سے دوری عطا فرمائی تاکہ بوجھ لادنے میں انسان کے سامنے نہایت رستی سے سر جھکا دیں۔

کچھ ایسے حیوان پیدا کئے جن میں غصہ اور مزاج کی چیز ہے لیکن وہ ساتھ ساتھ سدھ جانے کے قابلیت بھی رکھتے ہیں، چنانچہ لوگ ان کو سدھ کر ان سے شکار کھیتے ہیں اور جگہوں کی حفاظت کا کام بھی لیتے ہیں اور اسی کام کے مطابق ان کو قدرت کی طرف سے اعضاء بھی دئے گئے جیسا کہ ابھی بیان ہوا، انہی میں سے ایک ہاتھی ہے اس نے خاص سمجھ پائی ہے اور انسان سے مانوس ہو جانے اور اس سے تعلیم حاصل کرنے کا مادہ بھی اس میں ہے، یہ بوجھ لادنے کا کام میں بھی آتا ہے اور اس کو لڑائیوں میں بھی لے جاتے ہیں، چند جانور ایسے ہیں جن میں کو غصہ اور

جانوروں کو ہونٹ کچھ اس وضع کے ملے ہیں کہ چیز کے کاٹنے میں ان کو ان سے بڑی مدد ملتی ہے، جو چیز مناسب سمجھتے ہیں اس کو کاٹ کر کھا لیتے ہیں اور جس چیز میں غذائیت نہیں پاتے ہیں یا صلاح بدن نہیں دیکھتے ہیں چھوڑتے جاتے ہیں۔ پانی چوس کر پیتے ہیں اور قدرت نے ان کے منہ پر بال اُگادیئے ہیں جن سے وہ پانی کے کوڑے کرکٹ کو دور کر لیتے ہیں اور پانی کی گارو غیرہ کو تھار کر صاف ستھرا پانی پیتے ہیں، گویا ان کے منہ پر بالوں کی چھلنی لگی ہے۔

جانوروں کو دم دی گئی اور اس کے آخر میں بال لگادیئے گئے اس دم میں بھی بہت فائدے ہیں، یہ پیشاب پاخانہ کی جگہ پر ایک ڈھکن کا کام دیتی ہے اور اس کو نظر سے چھپاتی ہے، پھر یہ غلاظت نکلنے کی جگہ ہے اس پر کھیاں جمع رہتی ہیں اور پھر بھنسناتے رہتے ہیں ان کو دور کرنے کے لئے دم ایک چھڑی کا کام دیتی ہے، دم بدن کے پچھلے حصے سے کھیاں دور کرتی ہے اور اگلے حصے کی کھیاں جانور اپنے سر کو ہلا کر دور کرتے ہیں اور جو کھیاں وسط بدن پر بیٹھتی ہیں ان کو دور کرنے کے لئے قدرت نے ان کی کھال کو حرکت دینا سکھا دیا ہے کہ کھال کو ایسی حرکت دیتے ہیں کہ مکھی فوراً اڑ جاتی ہے۔ قدرت الہی سے جلد کھیاں اڑانے میں گویا ہاتھ کا کام کرتی ہے۔

جانور دم کو ادھر ادھر ہا کر آرام بھی کر لیتے ہیں، کیوں کہ جب کھڑے ہوتے ہیں تو بدن کو سہارنے میں ہاتھ اور پاؤں دونوں کام میں آتے ہیں اس لئے دم ہلا کر راحت حاصل کر لیتے ہیں، پھر بہت تیزی سے ہلاتے ہیں تاکہ زیادہ وقفہ بڑ کر کھیاں وغیرہ دکھ نہ پہنچائیں۔

جانور جب کسی تالاب نشینی جگہ یا کچھڑ میں اترتے ہیں اور ان میں بیٹھ رہتے ہیں تو ان کو اٹھانے کے لئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کی دم پکڑ کر اٹھایا جائے وہ فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی نشینی مقام کی طرف اترتے ہیں اور خوف ہوتا ہے کہ ان پر لدا ہوا بوجھ سر کر ان کی گردن پر نہ آ جائے یا یہ خوف ہوتا ہے کہ جانور اوندھے منہ نہ گر جائیں تب بھی ان کی دم کو پکڑا جاتا ہے تاکہ وہ سیدھا سیدھا چلیں اور ان کی رفتار میں بددلی اور بے اعتدالی نہ آنے پائے۔

قدرت خداوندی ملاحظہ ہو کہ بدن کی ایک ایک چیز میں کیا کیا مصلحتیں مضمر ہیں، ہاتھی کی سوئڈ کو دیکھئے کہ کس وضع کی بنی ہے اور کیا

تقسیم ہے۔

جانور دراصل دو طرح کے ہیں، ایک وحشی جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور انسان سے دور بھاگتے ہیں، جیسے ہرن، جنگلی گدھے، جنگلی ہاتھی اور شیر وغیرہ۔ یہ سب بدن میں قوی اور مضبوط اور تندرستی میں نہایت خوب ہوتے ہیں، سمجھ اور احساس کے تیز، حرکت میں چست اور پکڑتیلے اور مزاج کے لحاظ سے آزاد ہوتے ہیں۔

ان کے مقابلے میں گھریلو اور پالتو جانور ہیں جیسے بکریاں، گائیں اور کتے وغیرہ ان کی سب باتیں دوسری ہیں، یہ مزاج میں ذلیل و عاجز اور سمجھ و ذہن میں کھٹل ہوتے ہیں، ہر بات میں انسانی طاقت کے دست نگر رہتے ہیں، طرح طرح کی بیماریوں کے شکار ہو جاتے ہیں، حالانکہ دونوں طبقوں کے جانور صورت و شکل میں ہمسر نظر آتے ہیں، یہ فرق دراصل آزادی اور غلامی کا ہے، یہ ایک کھلا اصول ہے کہ جب کسی طاقت کا استعمال چھوڑ دیا جائے تو وہ تلف ہو جاتی ہے۔ اگر کار رفتہ ہو کر عدم کی نذر ہوتی ہے، لہذا گھریلو جانوروں نے جب اپنی فکری طاقتوں سے کام لینا چھوڑ دیا اور معیشت کا بار انسان کے کندھوں پر ڈالا تو ان کی ذہنی طاقتیں تلف ہو گئیں، طبیعت کند ہو گئی، بخلاف جنگلی جانوروں کے کہ وہ اپنی قوتوں کو استعمال میں رکھتے ہیں اس لئے وہ محفوظ اور جوں کی توں رہتی ہیں۔ انہوں نے اپنی معیشت کا بوجھ خود اپنے کندھوں پر رکھا ہے، ورنہ قدرت نے طاقتوں کا فیضان دونوں پر برابر کیا تھا، ایک طبقہ نے قدر ندکی کھو بیٹھا دوسرے قدر کی مالا مال رہا۔

مہینہ سی

طلسماتی موم بتی، کامران اگر بتی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03
2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD
JOGESHWRI (W) MUMBAI 102
PHON NO. 09773408417

تیزی ہے لیکن انسان سے بہت جلد مانوس ہو جاتے ہیں جیسے بلی وغیرہ۔ بعض پرندے اسی نوعیت کے ہیں جیسے کبوتر، یہ تو اس قدر سدھ جاتے ہیں کہ ضرورت کے وقت یہ خبر رسائی کا کام بھی کرتے ہیں، ان کی نسل بہت بڑھتی ہے، شکرہ کا شمار بھی غیر مانوس جانوروں میں ہے لیکن سدھ جانے کا مادہ اس میں بھی ودیعت ہے، چنانچہ تعلیم سے یہ اپنی وحشت کو چھوڑ کر شکار کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ جانوروں کی پیدائش میں جو مصالحو حکم زیر بیان آئے وہ بہت کم ہیں اور جو بیان سے رہ گئے وہ بہت زیادہ ہیں جو صرف ذات خداوندی کے علم میں ہیں۔

ف: حضرت امامؑ نے حیوانات کے مصالحو پر بہت کچھ لکھا اور خوب لکھا، اب اسی ذیل میں کچھ عجائبات قدرت مزید ملاحظہ کریں اور اس عالم کی کارگیری پر حیرت کریں، اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب جانور پیدا فرمائے ہیں، بعض کو صرف چھوکر احساس کرنے کا مادہ عطا فرمایا اور جھکنے سو گھنے، سننے دیکھنے کی طاقتوں سے ان کو محروم کیا، مثلاً سپی کا کیر، پانی، سرکہ، پھلوں کے گودے اور مٹی میں پیدا ہونے والے کیرے، یہ مادہ کو چیزوں سے چوستے ہیں اور اپنے پورے بدن سے مادہ جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں جو چیزوں کو جھکتے ہیں اور چھوتے ہیں لیکن سننے دیکھنے کی قوتوں سے یہ بھی محروم ہیں، یہ وہ کیرے ہیں جو درختوں کے پتوں پر بیٹھتے پھرتے ہیں یا پھولوں اور کلیوں پر چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں، یہ غریب اندھے بہرے ہیں مگر چیزوں کے جھکنے یا کھر دے ہونے کی خوب پرکھ رکھتے ہیں اور مزہ کی بھی جانچ کر لیتے ہیں۔ کچھ جانور ایسے ہیں جو چھونے جھکنے کے ساتھ سو گھنے کی بھی قابلیت رکھتے ہیں مگر سننے دیکھنے کی قوتوں سے یہ غریب بھی خالی ہیں، اس قسم کے جانور سمندر کی گھرائیوں میں ملتے ہیں یا تاریک جگہوں پر پائے جاتے ہیں، چند ایسے بھی ہیں جو جھکنے، چھونے، سو گھنے اور سننے کی قوت تک رکھتے ہیں لیکن آنکھیں ان کو بھی نہیں ملیں، اس نوع کے جانور نہایت تاریک جگہوں میں ملتے ہیں، ان کو قدرت نے چاروں حواس سے نوازا ہے مگر آنکھیں عطا نہیں فرمائیں کیوں کہ یہ جن تاریک مقامات میں رہتے ہیں وہاں آنکھوں کی ضرورت ہی نہیں پھر آنکھیں کیوں ملتیں۔

یہ حیوانات کی تقسیم بہ اعتبار حواس کے تھی اور بہ نسبت طبیعت و مزاج اور ساخت بدنی یا صحت جسمانی کے ان کی ایک اور حیرت انگیز

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کار کردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، کلیں کلیں لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھال، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

حسن الهاشمی

عکس سلیمانی

خواص سورۃ فاتحہ

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کسی شخص پر کوئی مصیبت پیش آئے تو اس کو سورۃ فاتحہ کا ورد کرنا چاہئے۔ فجر اور سنتوں اور فرض کے درمیان سورۃ فاتحہ ۴۰ مرتبہ پڑھ کر اگر کسی بیمار پر دم کر دیں تو اس کو بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ الفاتحۃ شفاء لكل داء۔

اگر کوئی شخص سورۃ فاتحہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو وہ بیماریوں سے محفوظ رہے۔ بزرگوں نے دعویٰ کیا کہ کسی بھی طرح کی بیماری میں سورۃ فاتحہ لکھ کر گلے میں ڈالنے سے شفا نصیب ہوتی ہے۔

خواص سورۃ بقرہ

حضرت محمد ﷺ کا فرمان ہے کہ سورۃ بقرہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اگر کسی گھر میں جنات ہوں تو چالیس دن تک لگا بٹا سورۃ بقرہ پڑھنی چاہئے۔ ایک حدیث میں یہ آیا ہے کہ سورۃ بقرہ پڑھو اس میں خیر و برکت ہے اور اس کے پڑھنے سے بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ آئینی اثرات میں سورۃ بقرہ اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتی ہے۔

خواص سورۃ آل عمران

اس سورۃ کا ورد رکھنے والا قرض سے سبکدوش ہو جائے گا۔ ورد کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ کم سے کم ایک مرتبہ تلاوت کرے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ۳۱ دن تک روزانہ ۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو تمام قرضوں سے نجات مل جائے۔

خواص سورۃ نساء

اگر کوئی شخص اس سورۃ کو سات مرتبہ پڑھے تو اس کی بیوی اس سے حد سے زیادہ محبت کرنے لگے اور اگر بیوی روزانہ ۷ مرتبہ پڑھے تو اس کا شوہر اس پر حد سے زیادہ محبت کرنے لگے۔

خواص سورۃ مائدہ

ایام قحط میں اس سورۃ کے پڑھنے سے رزق فراہم ہوتا ہے اور گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی روزی فراخ ہو جائے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو ایک نشست میں ۴۰ بار پڑھ لے تو کبھی فقر و فاقہ کا شکار نہ ہو۔

خواص سورۃ النعام

اگر کوئی شخص اس سورۃ کو صرف ایک بار پڑھ لے تو ہزار فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ ہر قسم کی ضرورت اور مصیبت میں اس سورۃ کا پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

خواص سورۃ یوسف

اگر کوئی شخص اپنے عہدے سے برخاست ہو گیا ہو تو وہ روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرے، جب تک اس کا عہدہ بحال نہ ہو جائے روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کرتا رہے۔ اگر کوئی شخص افلاس میں مبتلا ہو تو روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کر کے پانی پر دم کر کے پی لیا کرے، انشاء اللہ بہت وقت نہیں گزرے گا کہ افلاس سے نجات ملے گی۔ اگر کوئی لڑکی ہر بدھ کو اس سورۃ کی تلاوت کرے گی تو برائے شادی اس کے اچھے پیغام موصول ہوں گے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اس کی تمام حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہو جائیں۔

خواص سورۃ حجر

اگر کوئی دوکاندار اس سورۃ کو لکھ کر اپنی دکان میں رکھے تو اس کی دکان خوب چلے اور خوب خیر و برکت ہو۔ اگر کسی عورت کے دودھ کم اترتا ہو تو اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر پانی سے دھو کر پئے تو دودھ بہ کثرت اترنے لگے۔

خواص سورۃ بنی اسرائیل

اگر کسی شخص کو کوئی حاجت ہو تو وہ اس سورۃ کی تلاوت کرے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اگر اس سورۃ کو لکھ کر گلے میں ڈال دیں تو جو بچہ بول نہ پارہا ہو بولنے لگے گا۔ اگر اس سورۃ کو زعفران سے لکھ کر کسی کو پلا دیں تو اس کی کند ذہنی ختم ہو جائے۔ اگر اس سورۃ کو ایک بار پڑھ کر کوئی دعا کرے تو دعا قبول ہوگی۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اس کو حاسدوں کے حسد سے نجات ملے گی۔

خواص سورۃ کہف

جو شخص قرض دار ہو اور بظاہر قرض سے نجات ملنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو نماز جمعہ کے بعد اس سورۃ کو سات بار پڑھنے کا معمول رکھے اور اس عمل کو سات جمعوں تک جاری رکھے، انشاء اللہ قرض کی ادائے گی کا بندوبست غیب سے ہوگا۔ اگر کوئی شخص اس کو شب جمعہ میں ایک بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا نور عطا فرمائے گا کہ اس کی روشنی بیت اللہ تک پہنچے گی اور اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن اس سورۃ کی تلاوت کا معمول رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت عطا کریں گے اور وہ شخص طاعون سے، برص سے، جذام سے اور ہر طرح کے فتنے سے اور حدیہ ہے کہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا۔ اس سورۃ کی آخری دس آیات اگر کوئی لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھے لے تو اس کے دشمنوں کی زبانیں اس کے حق میں بند رہیں اور اس کا راز محفوظ رہے گا۔ سورۃ کہف کا ورد کرنے سے گھر میں خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے اور گھر کی خوشی دور ہوتی ہیں، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو جمعہ کے دن پابندی سے اس سورۃ کی تلاوت کرتے ہیں اور اپنے گھر میں برکتیں سمیٹتے ہیں۔

خواص سورۃ طہ

جس کی شادی نہ ہوتی ہو وہ مرد ہو یا عورت اس سورۃ کو لکھ کر ہرے ریشمی کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے، انشاء اللہ بہت جلد اس کی شادی ہو جائے گی، اس کی تلاوت کرنے والے پر جادو اثر نہیں کرتا اور رزق وسیع ہوتا ہے۔

خواص سورۃ حج

حج کو جانے والے حضرات اگر اس سورۃ کی ایک بار تلاوت کر کے سفر حج کے لئے گھر سے نکلیں گے تو سفر آسان رہے گا اور خیر و عافیت کے ساتھ واپسی ہوگی۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اس سورۃ کی تلاوت کرنے والے کو حج اور عمرے کا ثواب عطا ہوتا ہے۔ اگر کوئی حج کرنے کا متحمل نہ ہو تو اگر وہ حج کے دنوں میں پانچ دن تک روزانہ پانچ مرتبہ اس سورۃ کی تلاوت کرے گا تو اس سال جتنے لوگ حج کر رہے ہوں گے ان کی تعداد کے مطابق اتنے حج کرنے کا ثواب اس کو ملے گا۔

خاص سورۃ نور

جس شخص کو احکام کی بیماری ہو وہ اس سورۃ کو پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کر کے اپنے اوپر مل لیا کرے، پھر سویا کرے تو اس کو احکام نہیں ہوگا۔ اس کی تلاوت کرنے والا شیطان کی سازشوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورۃ کی پانچ مرتبہ تلاوت کرے گا تو وہ دشمنوں کی بکو اس اور زبان درازی سے محفوظ رہے گا۔

خواص سورۃ نمل

ایک ہفتے تک روزانہ اس سورۃ کو سو مرتب پڑھنے والے کی ہر خواہش اور حاجت پوری ہوتی ہے اور پڑھنے والے کو تمام مصیبتوں اور آفتوں سے چھٹکارا نصیب ہو جاتا ہے۔

خواص سورۃ احزاب

اگر کسی لڑکے یا لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو تو جمعہ کے دن اس سورۃ کی تلاوت کرے۔ اگر اس سورۃ کی تلاوت پر دم کر کے نافرمان اولاد پر دم کیا جائے تو وہ فرماں بردار ہو جاتی ہے۔ کشائشِ رزق کے لئے بھی اس سورۃ کا پڑھنا مفید ہے۔

خواص سورۃ یسین

اس سورۃ کے فوائد اس قدر ہیں کہ انہیں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہر شے کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن کریم کا دل سورۃ یسین ہے۔ جو شخص کسی بھی حاجت کے لئے اس سورۃ کی تلاوت کرے گا اس کی حاجت پوری ہوگی۔ اگر کسی بانجھ عورت کو کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اس کو ہر ہفتے پلاتے رہیں تو اس کا بانجھ پن ختم ہو جائے گا اور اس گھر میں اولادِ ذریعہ عطا ہوگی۔ اگر اس سورۃ کو کوئی مفلس پڑھے تو مال دار ہو جائے۔ اگر مسکور پڑھے تو اس کا سحر ختم ہو جائے۔ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی آسیب زدہ پر دم کر دیں تو

آسیب بھاگ جائے۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کر کے سوئے تو وہ جنت کا حق دار ہو اور اس کو ہر مشکل سے نجات مل جائے، کسی بھی مقصد کے لئے اس سورۃ کا پڑھنا مفید ہے۔ اگر نزع کے وقت اس سورۃ کی تلاوت کی جائے تو جان کنی میں آسانی ہو۔ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی بھی مریض پر دم کریں تو اس کو شفا ہو۔

خواص سورۃ جمعہ

اگر میاں بیوی کے درمیان ناموافقت ہے تو دونوں میں سے ایک سورۃ جمعہ کو جمعہ دے دن تین بار پڑھے اور دعا مانگے، دعا قبول ہوگی اور آپس میں محبت پیدا ہوگی۔ اگر کسی کو لکنت کی بیماری ہو اور وہ اچھی طرح بات چیت کرنے پر قادر نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک بار سورۃ جمعہ کی تلاوت کر لیا کرے، انشاء اللہ لکنت دور ہو جائے گی۔

خواص سورۃ ملک

حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ایک سورۃ ہے جس میں تیس آیات ہیں، اس سورۃ نے ایک شخص کو شفا عطا کی یہاں تک کہ وہ بخش دیا گیا۔ ابن حبان سے روایت ہے کہ سورۃ ملک جس مومن کے لئے استغفار کرتی ہے وہ بخش دیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہ سورۃ سورۃ منجیہ ہے، یہ عذاب قبر سے نجات دلاتی ہے۔ اکابرین نے فرمایا کہ ائمہ اہل بیت رات کو سوتے وقت اس سورۃ کی تلاوت ضرور کیا کرتے تھے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس سورۃ کی تلاوت چاند کی پہلی تاریخ کو کرے گا اس کو پورے مہینے کا درجہ میں نفع حاصل ہوگا اور اس کے مال میں پورے مہینے خوب خیر و برکت ہوگی۔ اگر کوئی شخص عام راتوں سے کسی بھی رات اس سورۃ کو رات بھر پڑھے، اس کو شب قدر اور شب براءت میں تمام رات عبادت کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔ گویا کہ تمام رات اس سورۃ کی تلاوت کرنے سے عام رات بھی شب قدر اور شب براءت جیسی مبارک رات بن جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص اس کو ایک نشست میں اکتالیس بار پڑھے تو اس کی تمام مشکلات سے نجات حاصل ہوگی۔ کتنا بھی قرض ہوگا ادا ہوگا اور تمام آفات سے اس کی حفاظت ہوگی۔

خواص سورۃ نوح

اگر کسی شخص کا کوئی قاصد فاجر دشمن ہو اور وہ اس کو ستاتا ہو تو سورۃ نوح کو ایک ہی نشست میں ایک ہزار بار پڑھے اور لگا تار اس عمل کو تین روز تک کرے تو دشمن ہلاک ہو جائے گا یا کسی شدید مرض میں گرفتار ہو جائے گا اور دشمنی سے باز آ جائے گا۔ اس عمل کے شروع اور آخر میں درود شریف پڑھنا چاہئے۔

خواص سورۃ جن

اگر کسی کو جن ستاتا ہو تو سورۃ جن کو سات مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کریں اور اس عمل کو لگا تار سات دن تک کریں۔ اگر روزانہ سات مرتبہ سورۃ جن پڑھ کر پانی پر دم کر کے آسیب زدہ کو پلاتے رہیں تو اور بھی بہتر ہے۔ اگر جن اور کسی پری کو سحر کرنا ہو تو اس سورۃ کو سات سو

مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ زبردست جنت اور پریوں کی تسخیر حاصل ہوگی لیکن اس طرح کے عملیات کے لئے کسی عامل کا بل سے رجوع کرنا چاہئے کیوں کہ اس طرح کے عمل میں خطرہ درپیش ہوتا ہے۔

خواص سورہ منزل

جو شخص اس سورہ کی تلاوت روزانہ کرنے کا معمول بنالے وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو خواب میں ضرور دیکھے گا۔ اگر اس سورہ کی تلاوت کر کے کوئی حاکم کے سامنے جائے تو وہ مہربانی سے پیش آئے۔ اس سورہ کی سات بار تلاوت کرنے سے رزق میں وسعت پیدا ہوتی ہے اور پڑھنے والا خیر و برکت کا حق دار بن جاتا ہے۔ اکثر اکابرین روزانہ ایک بار سورہ یٰسین اور ایک بار سورہ منزل کی تلاوت لازماً کیا کرتے تھے اور بے شمار دین و دنیا کی دولتیں انہیں میسر رہا کرتی تھیں۔

خواص سورہ قیامہ

جو شخص اس سورہ کی تلاوت روزانہ سات مرتبہ کرے گا اس کو تسخیرِ خلافت کی دولت حاصل ہوگی اور ہر دیکھنے والا اس سے محبت کرے گا۔ اکثر اکابرین نہایت پابندی کے ساتھ اس سورہ کا ورد کیا کرتے تھے۔

خواص سورہ شمس

اگر کوئی حاجت درپیش ہو تو آفتاب طلوع ہونے پر آفتاب کی طرف منہ کرے، سات مرتبہ سورہ شمس پڑھے اور اپنی حاجت کے لئے دعا کریں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس عمل کو عروجِ ماہ میں لگاتار سات دن تک کریں۔ اس سورہ کا روزانہ پڑھنے والا قیامت کے دن سرخرو ہوگا اور اللہ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ واضح رہے کہ ہر حال میں اللہ ہی کے سامنے دامن پھیلاتا ہے اور اسی کو ہر صورت میں مستعان سمجھنا ہے۔

خواص سورہ ضحیٰ

اگر کوئی شخص غائب ہو گیا ہو تو اس کو حاضر کرنے کے لئے اس سورہ کو دو ہزار مرتبہ پڑھیں تو وہ شخص جہاں بھی ہوگا بہت جلد واپس آئے گا، اس کو دس لوگ مل کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل میں ایک شخص کو دو سو مرتبہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص اس سورہ کو روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جائے۔

خواص سورہ الم نشرح

اگر کسی کے سینے میں درد ہوتا ہو تو اس سورہ کو ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر دے تو اس کا درد موقوف ہو جائے گا۔ اگر کسی کا کام بند ہو گیا ہو تو اس سورہ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر دعا کرے تو اس کا کام کھل جائے۔ اگر بارش کے پانی پر اس سورہ کو اکیس مرتبہ پڑھ کر نہار منہ اس شخص پلایا جائے جس کے گردہ میں پتھری ہو تو پتھری نکل جائے گی اور نکلنے وقت کوئی تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

امور اول غیب میں بے خبر ہوں مجھ کو خبر کرو۔

تشخیصی موصوف: درج ذیل نقش کو اس کی ترتیب سے تار لیں (۳۱۷) کے بعد (۳۱۸، ۳۱۹) ایسی ہی ترتیب سے نقش پر کر لیں اور (۳۲۰) کے بعد (۳۲۲) سے شروع کریں اور عدد لوہان کا دھواں یا اگر بتی کا دھواں دے کر نقش کو لپیٹ کر مریض کے سیدھے ہاتھ میں تھا دیں اور ہاتھ سیدھا رکھنے کو کہیں۔ اگر مریض کے ہاتھ میں وزن معلوم ہو تو آسیب کا غلط ہے۔ اگر ہاتھ میں جلن یا لرزہ ہو تو سحر ہے یا کچھ بھی نہ معلوم ہو تو مرض جسمانی ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۵	۳۲۸	۳۳۱	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸	۳۲۲	۳۲۹
۳۱۹	۳۳۳	۳۲۶	۳۲۳
۳۲۷	۳۲۲	۳۲۰	۳۳۲

عزمت علیکم یا صلحشا یا بلعشا یا یلخشفشا یا ملکشفاف لنا علی عصمت علی سلیمان بن داود علیہ السلام پڑھ کر نقش پر دم کریں۔

درج ذیل کو نقش تشخیصی مرض کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے، طریقہ وہی ہے جو پہلے بتایا گیا ہے، البتہ اس نقش کو (۹۲۵۰) سے شروع کریں اور (۹۲۵۱) اور (۹۲۵۲) سے مسلسل لگا تار بھرتے رہیں اس پر اگر بتی کا دھواں دیں اور مریض کے ہاتھ میں رکھیں۔ اگر وزن معلوم ہو تو آسیب کا غلط ہے۔ جلن یا لرزہ ہو تو سحر (جادو) ہے اور اگر کچھ بھی نہ ہو مرض جسمانی ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۲۵۷	۹۲۶۰	۹۲۶۳	۹۲۵۰
۹۲۶۲	۹۲۵۱	۹۲۵۶	۹۲۶۱
۹۲۵۲	۹۲۶۵	۹۲۵۸	۹۲۵۵
۹۲۵۹	۹۲۵۳	۹۲۵۳	۹۲۶۳

تاج الوظائف

تمام مقاصد کے لئے (طریقہ غوثوی): جو بھی مقصد ہو پیش نظر رکھ کر دو رکعت نماز توبہ پڑھ کر پھر دو رکعت نماز برائے حصول مقصد پڑھ کر درج ذیل اسماء کو اکیس مرتبہ پڑھیں، اول و آخر دو شریف تین تین بار پڑھیں۔ اس عمل کو جمعرات سے شروع کریں اور چالیس دن تک جاری رکھیں۔

عمل: اللہم یا مسبب سبب یا مفتاح فتح یا مفرج فرج یا ميسر يسر یا متمم تمام یا ربی الی مغلوب فانتصر یا مسبب الاسباب یا مفتاح الابواب یا مقلب القلوب والابصار و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ میلنا محمد و علی آل میلنا محمد و بارک و سلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

اپنا ہفتنہ کے لئے: اگر کوئی افسریہ جس سے کام ہو جو کہ سخت دل ہو اس کو اپنانے کے لئے درج ذیل دعا کو روزانہ ۱۱۲ ایک سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔ مگر پہلی جمعرات صرف گیارہ سو مرتبہ پڑھے، عمل جمعرات سے شروع کر لیا تو بہت مجرب ہے۔

یا امام قوم فلاں بن فلاں کو کر دے موم آپ کے فضل و کرم سے پھر ہوا موم بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ (فلاں بن فلاں کی جگہ اپنے مطلوب کا نام لیں)

استخارہ عجیب: جو مخفی مقصد ہو، پیش نظر رکھ کر جمعرات کے دن عشاء کی نماز پڑھ کر دو اگر بتی جلا کر ایک ہزار بار یہ وظیفہ پڑھیں، آخر میں ایک بار کہیں یا ہدیہ العجائب بخیر بحق امام جعفر صادق اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ سات دن کے اندر اندر خواب میں سب کچھ ظاہر ہوگا۔

استخارہ حاضر: گیارہ بجے رات کو چراغ بجھے رکھ کر (۱۱۲۱) مرتبہ پڑھیں اور پہلی جمعرات سے عمل شروع کریں، جو بھی مقصد ہو (میں بے خبر ہوں مجھ کو خبر کرو) کے وقت ظاہر کریں، آپ کے سایہ میں سب معلوم ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ (اس عمل کو جاہلوں سے چھپائیں) عمل: بسم اللہ الرحمن الرحیم یکبروا حق ہر نبی من

قسط نمبر: ۵۸

اسلام الف سے ی تک

(۷)

مختار بدری

اسی پارہ: فارسی لفظ قرآن مجید کے تیس جز میں سے ایک جز۔

سید: سردار، پیشوا، مسلمانوں میں عام طور پر حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی سبط کو سید کہتے ہیں۔

مسیح: سیرت کی جمع، سوانح حیات، السیر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کا مجموعہ ہے جسے امام محمد بن اسحاقؒ نے لکھا۔

سيف الفہم: اللہ کی تلووار، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اس لقب سے نوازا تھا۔

سیلِ عزم

ملک سبا کے شہر مارب کے متصل جنوب میں البلق نامی دو پہاڑوں کے درمیان وادی اڈنیہ میں جہاں پہاڑوں کے ارد گرد پانی جمع ہو کر دریا بن جاتا تھا، ۸۰۰ سال قبل مسیح میں یسعر ہیسین بن یحہلی بنوف نامی بادشاہ نے ایک عظیم الشان تاریخی بند تعمیر کیا تھا جس کی وجہ سے تمام بنجر زمینیں باغ و بہار ہو گئیں اور زمین کا کوئی حصہ غیر مزروعہ نہیں رہ گیا، تمام آبادی خوشحال ہو گئی مگر یہ لوگ نافرمان اور سرکش و شریر تھے آخر یہ بند ٹوٹا اور پوری قوم تباہ ہو گئی۔ فَأَغْرَضُوا زَيْلَنَا عَالِمًا سَبِيلَ الْعَرَمِ۔

تو انہوں نے منہ پھیر لیا پس ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا۔

(14:17)

سیناء

سینا اور سنین کو وہ طور کے نام ہیں ملک شام کا پاک پہاڑ جدہ سے مصر کے راستے میں پڑتا ہے، اسی پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خدا سے ہمکناری کا شرف حاصل ہوا اور وہ نبوت سے سرفراز ہوئے۔

وَجَارَةٌ تَخْرُجُ مِنْ طُورِ مِثْنَاءَ تَهْتُ بِاللَّحْنِ وَصِيغُ
الْأَكْلَيْنِ ٥

019

سورہ کے لغوی معنی ہیں راہ، شرف، بزرگی، اصطلاحی معنی میں ٹکڑا قرآن شریف کا، جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ہوتی ہے، صرف ایک سورہ (سورۃ برأت) ایسی ہے جس کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں ہے، علماء کرام نے قرآن شریف کو بہ اعتبار تعداد آیات چار قسمیں کردی ہیں، جن میں سو آیتوں سے زیادہ ہیں ان کو طوال کہتے ہیں، جن میں سو کے قریب ہیں ذوات المسین کہتے ہیں اور جن میں سو سے بہت کم آیتیں ہیں، ان کو مثانی کہتے ہیں اور سورۃ حجرات سے اخیر قرآن شریف تک جو سورتیں ہیں ان کو مفصل کہتے ہیں۔

سنگ

سُورگ کے معنی ہیں ماتم کرنا، زینب بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ جب ملک شام سے اہل سفیان کی رحلت کی خبر آئی تو تیسرے دن ان کی بیٹی ام المؤمنین حضرت ام حبیبہؓ نے ایک خوشبو جس میں زردی تھی منگوائی اور اسے اپنے رخسار اور باہوں پر لگایا اور کہا بے شک مجھے اس وقت اس خوشبو کے لگانے کی ضرورت نہ تھی، اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا نہ ہوتا کہ کسی عورت کو جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو یہ جائز نہیں کہ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے تو میں یہ خوشبو ہرگز نہ لگاتی۔ (بخاری)

14

برائی، گناہ، سیدہ اور حسنہ کی دو قسمیں ہیں شرعاً ناپسندیدہ اور پسندیدہ اور طبعاً ناپسندیدہ اور پسندیدہ، قرآن مجید میں دونوں معنوں میں اس کا استعمال ہوا ہے وَجَزَاءٌ مِّثْلَہٗ مِثْلَہٗا۔

برائی کا بدلہ اسی کے مثل برا ہوگا۔ (۴۰:۴۲)

اور وہ درخت بھی (ہم نے پیدا کیا) جو طور سینا میں ہوتا ہے،
کھانے والوں کیلئے روغن اور سالن لئے ہوئے آگتا ہے۔ (۲۰:۲۳)



شادی

ازدواجی زندگی کے بندھن کو فارسی اور اردو میں شادی کہتے ہیں۔
عربی میں اسے عرس اور شرع میں نکاح کہتے ہیں۔ ازدواجی بندھن کے
لئے قرآن میں نکاح اور عقد کے الفاظ آئے ہیں۔ اسلام میں نکاح کرنا
سنت رسول ہے۔ روایت ہے کہ ایک صحابی عثمان بن معذون راہبانہ
زندگی گزارنا چاہتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف منع فرمادیا۔
وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا
اللہ کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس
سے تمہاری بیویاں پیدا کیں۔ (۲۱:۳۰)

شاعر

إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۝ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۝
یہ معزز فرشتہ کا اتارا ہوا ہے کسی شاعر کا کلام نہیں۔ ۲۹:۴۰-۴۱
بعض مقامات میں آیات قرآنی شعروں تقاضوں پر پورا اترتی ہیں جیسے
الْم نَشْر لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَدَعْنَا عَنكَ وَزْرَكَ
اور جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
هَلْ أَنتَ إِلَّا سَبْعُ دُمَيِّتٍ ۝ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَالَقِيَتٍ
مگر حضور رسول مکرم، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دعویٰ
نہیں کیا اور اسی لئے یہ شعر نہیں کہلائے، کشف الاصطلاحات الفنون میں
عربی شعر کو چھ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) الجاہلون، ظہور اسلام سے پہلے کے شعراء جیسے زہیر، طرفہ،
امرأ القیس، امر بن کلثوم، الحارث وغیرہ۔

(۲) المقترمون، وہ جو دور جہالت میں پیدا ہوئے پھر اسلام کو
قبول کر لیا جیسے لبید، حسان، وغیرہ۔

(۳) المحدثون، جن کے والدین نے اسلام قبول کیا ہوا اور جو

اسلام کے ابتدائی دور میں پیدا ہوئے، مثلاً ضریر۔

(۴) المولدون، جو مسلمان ہی پیدا ہوئے مثلاً بشر۔

(۵) المحدثون، اسلام کی تیسری نسل میں ابو تمیم، مختاری وغیرہ۔

(۶) المحدثون، آخری یا بعد کے لوگ۔

وَالشُّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ لَمَّا قَامُوا
يَتَّبِعُونَ ۝ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝

اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں، کیا تم نے نہیں
دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سرمارتے پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو کرتے
نہیں۔ (۲۲:۶-۲۳:۶)

شاعری

فرصت کے لحاظ میں اگر اچھے اشعار بغرض تفریح کے اور سنے
جائیں تو شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ حضرت عمر بن الشریف اپنے
والد شریف سے روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ ایک سواری پر بیٹھا چلا جا رہا تھا کہ آپ نے مجھ سے فرمایا
تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں۔ میں نے عرض کیا جی
ہاں "فرمایا سناؤ، میں نے ایک شعر سنایا، آپ نے فرمایا اور کچھ یہاں تک
کہ اسی طرح آپ کو سو شعر میں نے سنائے (مسلم)
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان من الشعر لحكمة
بلاشبہ بعض اشعار میں حکمت ہے یہ بھی فرمایا۔ اصدق کلمة قالها
العرب قول لبید۔ سب سے زیادہ سچا کلام جو اہل عرب نے کہا وہ لبید
شاعر کا ہے جس نے یہ کہا۔

الاکل شئ من اخل الله باطل

وکل نعیم لامحاله زائل

سنو، اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز باطل ہے اور ہر ایک نعمت ضرور زوال
پذیر ہے۔

شب برات

ماہ شعبان کی پندرہویں رات، جس میں فرشتے بحکم الہی بندوں کا
حساب عمر اور رزق تقسیم کرتے ہیں، اس شب کے چار نام آئے ہیں۔

رات ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نجات دے گا جتنے قبیلہ کی بکریوں کے ہال ہیں، مگر اس رات میں بھی چند بد نصیب اشخاص کی جانب اس کی نظر عنایت نہ ہوگی، مشرک، کینہ ور، قطع رحمی کرنے والے، پانچامہ، تہہ بند فتنوں کے نیچے لگانے والے، والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب خوار، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، میں نے سنا آپ کعبہ میں دعا مانگ رہے تھے، میں تیری سزا سے تیرے حق کی پناہ مانگتا ہوں، تیری ذات بزرگ و برتر ہے، میں تیرے لائق تیری تعریف نہیں کر سکتا، تو دیا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے **ہاشمی روحانی مرکز دیوبند** سے رابطہ کریں
فون نمبر: 9358002992

(۱) لیلۃ المبارک (۲) لیلۃ البرأت (۳) لیلۃ الصک اور (۴) لیلۃ الرحمہ، لیلۃ المبارک یعنی برکت والی رات اس لئے کہ اس شب میں ملائکہ نزول کرتے ہیں، اسی شب میں اللہ تعالیٰ آب زمزم میں زیادتی کرتا ہے اور یہ زیادتی ظاہری بھی ہوتی ہے۔ لیلۃ البرأت، بری کرا دینے والی رات اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں ایک بڑی تعداد کی مغفرت کر کے جہنم سے بری کرتا ہے۔ لیلۃ الصک یعنی اقرار نامہ کی رات اس لئے کہ اس شب میں اللہ جل شانہ اپنے خاص بندوں کو گناہوں سے مغفرت کر کے اقرار نامہ یعنی پروانہ نجات عطا کرتا ہے، لیلۃ الرحمہ یعنی رحمت کی رات، اس لئے کہ اسی شب میں قرآن مجید لوح محفوظ سے تحریر ہونا شروع ہوا تھا اور لیلۃ القدر میں اس کی تکمیل ہوئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو ان کی جستجو میں نکلی، آپ بقیع میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آج نصف شعبان کی

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور اور ٹکینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو برکت آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتا، یا قوت، موگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یو پی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۴

سورۃ ”احقاف“ کے جن ”جعطیش“ کی تسخیر کا عمل

پرسکون ماحول اور الگ کمرہ میں یہ عمل کریں، عمل شروع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے جانوروں کی ہر چیز بند کر دیں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔ یہ عمل آپ نوچندی جمعرات یا جمعہ سے شروع کریں گے، غسل کر کے احرام سفید کپڑے کا پہن لیں، پھر کمرہ میں داخل ہو جائیں، پہلے لوہان مہکائیں، پھر حصار باندھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دو نفل نماز توبہ، دو نفل برائے ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، دونوں رکعت میں سورۃ الفاتحہ، سورۃ اخلاص ۳-۳ مرتبہ پڑھیں اور پھر دو نفل نماز حاجت تسخیر جن کی نیت سے ادا کریں، اب آپ سورۃ ”احقاف“ ایک مرتبہ اور عمل تسخیر ۳۳ مرتبہ پڑھیں۔ اسی ترکیب سے سورت کی تعداد ۷۲، ۷۳ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ سورۃ ہذا کے جن ”جعطیش“ کی حاضری ہوگی، جب وہ حاضر ہو تو ہدایات کے مطابق عہد و بیان کریں، بعد چلہ سورۃ عمل تسخیر کو ۷ مرتبہ ورد میں رکھیں۔

عمل تسخیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبِّیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ یَا جَعْفَطِیْش بِحَقِّ سُوْرَةِ اِحْقَافِ بِحَقِّ کَہِیْعَصِ
بِحَقِّ سُلَیْمٰنِ بْنِ دَاوُدَ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اُحْضُرْ مِنْ
جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْجَنُوْبِ وَالشِّمَالِ یَا جَعْفَطِیْش یَا جَعْفَطِیْش
یا جَعْفَطِیْش حاضر شو حاضر شو حاضر شو

❀ ❀ ❀ ❀ ❀

آئی آر ایس (موضف)

طلاق۔ طلاق۔ طلاق

اور پھڑنے کی ہزار ہا داستانوں میں ایک نئے قصے کا اضافہ کر دیا تھا لیکن اندرونی چوٹ اور ٹوٹ پھوٹ کا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا تھا۔ یوں بھی پوسٹ مارٹم کے لئے مرنا ضروری ہوتا ہے لیکن طلاق کی گولی سے گھائل عورت زندہ چلتی پھرتی نعش کی طرح ہوتی ہے۔ ابھی تک سائنس اور جدید ٹکنالوجی زندہ اور چلتی پھرتی نعشوں کے پوسٹ مارٹم سے بالکل نا آشنا اور انجان ہیں۔

کم و بیش کچھ اسی سے ملتی جلتی کہانیاں طلاق دینے اور طلاق حاصل کرنے والوں کے درمیان معاشرے میں آج کل مستقل گھوم رہی ہیں۔ لڑکیاں شادی سے قبل آرزوؤں کے سنہرے خوابوں میں طلاق کے تصور سے بھی نا آشنا رہتی ہیں لیکن سر پرستوں کے غلط فیصلے، پچھتاوے یا قسمت کی خرابی پر وہ روتی سکتی ہیں اور ماتم بھی کر سکتی ہیں لیکن کسی معقول وجہ کے بغیر نیکی کے کاغذی مشین کی طرح استعمال کر کے پھینک دیئے جانے والی صورت میں اتنا ٹوٹ جاتی ہیں کہ انھیں شادی کے نام سے نفرت ہونے لگتی ہے اور وہ اپنے وجود کو کوئے لگتی ہیں اور کبھی کبھی تو وہ سوچتی ہیں کہ وہ قدیم دور کتنا اچھا تھا جب بیٹی کو پیدا ہوتے ہی مار دیا جاتا تھا، دفن کر دیا جاتا تھا، زندہ جلادیا جاتا تھا۔ غیور لوگ طلاق کے بعد اپنی بیٹیوں کے ساتھ ساری عمر اپنے گھروں میں ایسے قید ہو جاتے ہیں یا اپنے آپ کو قید کر لیتے ہیں کہ پھر وہاں سے چار کاغذوں پر ہو کر ہی نکلیں۔ طلاق کے زہریلے خنجر سے زیادہ خطرناک کوئی اور ہتھیار اس دنیا میں آج تک نہیں بن سکا جس کے زخم کی شدت طلاق کے زخم سے ہونے والی تکلیف سے زیادہ ہو۔

سورج سے نظریں ملانے کا دعویٰ کرنے والے لوگ چھوٹی سی ویلڈنگ مشین کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہیں لیکن کسی طلاق شدہ عورت کی آنکھوں میں دیکھئے تو ہزاروں سورج اس کی آنکھوں سے اٹھتے ہوئے دکھائی دیں گے۔

طلاق لفظ یوں تو بڑا کٹھور، کرخت اور تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن اس کی سفاکی کا آسانی سے اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ یقیناً اس کی مغنویت آری کے ابھرے ہوئے دانٹوں کی طرح خطرناک ہوتی ہوگی۔ اس کا ہم صرف قیاس ہی لگا سکتے ہیں کیونکہ ڈوبتے ہوئے انسان کی چیخیں تو عمر بھر کے لئے سماعتوں کو گونگا کر دیتی ہیں۔ ہم نے اپنی کم عمری کے زمانے میں اپنے ایک جاننے والے بزرگ جو قدیم حیدر آبادی روایت کے گہرا۔ نے سے تعلق رکھتے تھے ان کے خاندان میں، طلاق۔ طلاق۔ طلاق، کے رسمی طور پر انجام پانے کا ایک خوفناک منظر اپنی ان بد نصیب آنکھوں سے دیکھا تھا اور آج تک میری آنکھیں اس دل سوز منظر سے پیچھا نہیں چھڑا سکی ہیں۔ گھر کے آنگن اور دالان کے بیچ ایک دبیز گھریلو چادر کو حجاب بنایا گیا تھا۔ یعنی یہ ایک پردہ تھا، لیکن یہ پردہ کب تھا؟ یہ تو مقدس رشتوں کی ایک ٹوٹی ہوئی دیوار تھی۔ آنگن میں خاندان کے بزرگ اور محلے کے کچھ شرفاء بیٹھے ہوئے تھے اور پردے کے پیچھے دالان میں ایک تخت پر کچھ عورتیں اس عورت کو گھیرے بیٹھیں تھیں جو طلاق کی سولی پر لٹکائی جانے والی تھی۔ مردانے والے حصے میں بزرگوں کے بیچ ایک شخص گردن جھکائے بیٹھا تھا۔ تھوڑی سی میلی کچلی گفتگو کے بعد وہ شخص اچانک کھڑا ہو گیا اور اس نے تین بار طلاق۔ طلاق۔ طلاق کہا اور کسی رجسٹر نما چیز پر دستخط کئے اور بہت آرام سے کچھ لوگوں کے ساتھ گھر سے نکل کر زندگی کی شاہراہ پر کہیں گم ہو گیا۔ اسے تو یہ پتہ ہی نہیں چلا کہ اندر کے حصے میں نسوانی حکمت کی ایک مضبوط دیوار اچانک بیٹھ گئی، آرزوؤں، حسرتوں، امنگوں کے طہ میں دھنس گئی۔ اس اندر بیٹھی ہوئی طلاق کے زہریلے خنجر سے زخمی عورت کی سسکیاں اچانک چیخوں میں تبدیل ہو گئیں۔ اس خاتون نے بین کرتے ہوئے اپنی کلائی کی چوڑیوں کو تخت پر اتنی زور سے پٹا کہ چوڑیوں کے ٹکڑوں نے اس کی دونوں کلائیوں پر مطلقہ کی کبھی نہ مٹنے والی خونی مہر لگا دی تھی۔ بظاہر تو اس دلدوز منظر نے ملنے

اس کے اندر چھپا ہوا کرب آتش فشاں پہاڑ سے کم نہیں ہوتا۔ اس کرب کو محسوس کرنے والی ساری زندگی اندر ہی اندر سلگتی رہتی ہے۔ اپنے اندر سلگتے ہوئے شعلوں پر صبر و تحمل و ضبط کا پانی ڈال کر اس آگ کی آغوش کو کم کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے۔ اس فرسودہ اور رکیک عمل کو انجام دینے والے کیوں اور کس طرح اس حقیقت کو فراموش کر دیتے ہیں کہ یہ وہ عمل ہے جو خالق کائنات کو سخت ناپسند ہے اور اس کو انجام دینے والا بلاشبہ جہنمی بن جائے گا۔ حدیث شریف ہے کہ جب کوئی مرد کسی عورت کو کسی معقول وجہ کے بغیر طلاق دیتا ہے تو زمین و آسمان لرز اٹھتے ہیں۔ زمین و آسمان کو اس طرح جھنجھوڑنے والے کیوں اپنے عبرتناک انجام سے غافل اور بے نیاز ہو جاتے ہیں اور ایسے گھناؤں نے عمل کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ معاشرہ میں جب کسی گھر میں کسی بیٹی کو طلاق دی جاتی ہے تو گھروں میں ایسی خاموشی چھا جاتی ہے جیسے کسی گھر سے میت اٹھ جانے کے بعد کیفیت طاری ہوتی ہے۔ جیسے لڑکی کی رخصتی کے بعد گھر کے در و دیوار کی ویرانی، جیسے قبرستان میں دفنانے کے بعد لوگوں کے چلے جانے کے بعد چھا جانے والی خاموشی۔ آنکھوں میں سوگواری کے ڈھیر سارے آنسو، چہرے آنسوؤں سے تر جیسے بھیکے ہوئے سفید کبوتر، جیسے بجھتے ہوئے چراغ کی لو، جیسے چھت کاٹ کر آتا ہوا برسات کا پانی جیسے شکرے کی آواز سے سبھی چڑیا، جیسے سانپ کے خوف سے خالی پیا کا گھونسلہ جیسے پگڈنڈیوں سے الجھتا ہوا تھکا تھکا سا مسافر۔ دنیا ایک گذرگاہ ہے، انسانیت کے قافلے اس پر سے گزر رہے ہیں۔ پوری زندگی ایک مسلسل سفر ہے۔ ہر انسان مسافر ہے اور چاروں طرف چاروں طرف زندگی کا سفر سبھی کو طے کرنا ہے۔ ازدواجی زندگی کا رشتہ ایک آئینہ کی طرح ہے جس میں شوہر اور بیوی ایک دوسرے کی عکاسی کرتے ہیں۔ نکاح صرف خوشی کا نام نہیں بلکہ ایک معاہدہ ہے جو ایک مرد اور ایک عورت کے درمیان طے پاتا ہے کہ ہم دونوں زندگی بھر کے ساتھی اور مددگار بن گئے ہیں اور یہ معاہدہ کرتے وقت خدا اور خلق دونوں کو گواہ بنایا جاتا ہے، اور خطبہ نکاح کی آیتیں اس بات کی طرف صاف صاف اشارہ کرتی ہیں کہ اگر اس معاہدہ میں شوہر یا بیوی کی طرف سے کوئی خرابی پیدا کی گئی یا اسے ٹھیک سے نبھایا نہیں گیا تو خدا کا غصہ اس پر بھڑ

کے گا، اور وہ جہنم کی سزا کا مستحق ہوگا۔ پرانے زمانے میں طلاق کے واقعات کبھی کبھار سننے میں آتے تھے لیکن آج کل یہ روزانہ کے واقعات بنتے جا رہے ہیں۔ ازدواجی زندگی کی ناخوش گواری معاشرہ کی بنیادیں ہلا رہی ہیں۔ انسانیت (Ego) غرور، تکبر، پر دگی، جنسی بے راہ روی، ٹیلی ویژن سیریس کے حشی اثرات، مہربانگی، فوٹس، یہ تمام برائیاں اس فعل کی فصل کے بیج ہیں۔ نئی نسل آج صبر و تحمل، بزرگوں کے ادب، استقامت ایثار قربانی کے جذبے سے بہت دور ہے۔ سرپرست ان بنیادی ضرورت کی قدروں سے اپنی اولاد کو قریب لانے سے غافل ہیں۔

معاشرہ میں لوگ اپنی اولاد کو زندگی کے تقریباً ہر شعبہ کے لئے تیار کرتے ہیں، روزگار سے منسلک اعلیٰ تعلیم، لڑکیوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ امور خانہ داری، خصوصی طور پر پکوان سے واقفیت اور مہارت پر توجہ دی جاتی ہے لیکن سسرال میں ضرورت پڑنے پر کبھی کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہ پیدا ہو۔ لیکن کہیں بھی کبھی بھی یہ دیکھا نہیں جاتا ہے کہ میاں بیوی کے ازدواجی رشتہ کی مستحکم اور مضبوط اور ہمیشہ قائم رہنے والی بنیادی قدروں کے بارے میں بھی موثر طور پر کونسلنگ کی جائے۔ ابتدائے میں انھیں ان قدروں کی اہمیت کے بارے میں سمجھایا جائے۔ جب آپ شادی کو ایک سماجی فرض اور جسمانی ضرورت سمجھ کر زندگی کی طرف بڑھیں گے تو ظاہر ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ یہ رشتہ بھی محض ذمہ داری بن جائے گا۔ اس طرح یہ رشتہ صرف سانس لیتا ہے، جیتا نہیں ہے۔ سروے کے مطابق ۷۵% شادی شدہ لوگ اس طرح جیتے ہیں کہ بس ذمہ داری نبھانی ہے، اور وہ اجنبیوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ سماجی فرائض اور جسمانی تقاضوں کو تو وہ پورا کرتے ہیں لیکن ذہنی و جذباتی طور پر ایک دوسرے کے قریب نہیں ہوتے۔ میاں بیوی دو انفرادی شخصیتیں ہیں۔ کامیاب شادی شدہ زندگی کے لئے ایک دوسرے کی انفرادیت سے مستفید ہونا چاہئے۔ کسی ایک کی سوچ یا رائے کو اپنے شریک حیات پر کبھی مسلط نہ کریں۔ اختلاف رائے فطری بات ہے، ایسی صورت میں خاموش اور ناراض ہونے کی بجائے گفتگو اور سنجیدگی سے حل کر غور کریں اور پھر دونوں مشترکہ طور پر ایک فیصلہ پر آئیں،

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل
تعلیم و تربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے
مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ
کون ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

A.C.NO

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم
کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی
حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے
لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالعالی دیوبند (یو پی) 247554

فون نمبر: 09897916788-09557554338

اس سے احساس اور اچھوتا پن قائم ہوتا ہے۔ مومن شوہر اپنی مومن
بیوی سے نفرت نہ کرے۔ وہ اگر خوبصورت نہ ہو تو اس کی سیرت میں
خوبصورتی تلاش کرے، اگر اس کی ایک عادت آپ کو پسند نہیں آتی
تو دوسری عادتیں پسند آئیں گی بشرطیکہ اس کو موقع دیا جائے۔ ایسے
کسی عمل پر فوراً قطع تعلق کا فیصلہ بزدلانہ اور کمزور ہے۔ یہ مردانگی والا
عمل یقیناً نہیں۔

جہاں اللہ کے خطبہ میں نبی و دعا لکھی فرماتے ہیں کہ لوگوں
سنو! عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنا، اس لئے کہ وہ تمہارے پاس
بمزلہ قیدی کے ہیں۔ جب پوچھا گیا کہ کسی شوہر کی بیوی کا اس پر کیا
حق ہے تو حضور نے فرمایا جب تو کھائے اسے کھلائے اور جب تو
پینے تو اسے پھنائے اور اس کے چہرے پر نہ مارے اور اس کو بددعا
کے الفاظ نہ کہے اور اگر اس سے تعلق ترک کرے تو صرف اپنے گھر
میں کرے یعنی اگر بیوی کی طرف سے نافرمانی اور شرارت ظاہر ہو تو
قرآن کی ہدایت کے مطابق پہلے اسے نرمی سے سمجھایا جائے، اگر اس
سے بھی وہ ٹھیک نہ ہو تو گھر میں بستر الگ کرے اور بات باہر نہ پہنچنے
دے کیونکہ یہ شرافت کے خلاف ہے، اس پر بھی ٹھیک نہ ہو تو مارا جا
سکتا ہے لیکن چہرہ پر نہیں نہ ہی ایسا کہ ہڈی ٹوٹ جائے زخمی کر دینے
والی مار نہ ماری جائے اس کی سختی سے ہدایت کی گئی ہے۔

ہر شادی شدہ زندگی میں جھگڑے، بحث و کھرات ہوتی ہے، ایک
کا میاب شادی شدہ جوڑے کی کامیابی کا راز یہ ہے کہ وہ کبھی ایک
دوسرے کو الزام نہیں دیتے جہاں تک ممکن ہو وہ مسئلہ کی تہہ تک پہنچ کر
اسے جڑ سے اکھاڑ پھینک دیتے ہیں۔ اکثر میاں بیوی جھگڑے یا کسی
غلش یا کھراڑ کے بعد ایک دوسرے سے بات نہ کرتے ہوئے اپنے
غصہ کا اظہار کرتے ہیں، اس سے کشیدگی اور بڑھتی ہے۔ باہر نفسیات
کہتے ہیں کہ ہمیشہ گفتگو یا بات چیت بے حد اہمیت کی حامل ہوتی ہے،
اس لئے ضروری ہے کہ ہمیشہ مسئلہ کا حل بات چیت سے نکالا جائے،
وہنی و جذباتی طور پر میاں بیوی ایک دوسرے میں خیم ہو جائیں۔ پیار و
محبت، باہمی احترام و اعتماد بھروسہ، صبر و تحمل، جذبات ایثار و قربانی،
بزرگوں اور سرپرستوں کی قدر و عزت اور ان سب سے بڑھ کر
استقامت وہ بنیادی پتھر ہیں جن کے بغیر کامیاب زندگی کے بنیادی
پہلے اذھورے اور نامکمل ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پچا کی شکل ہے۔ اس شکل پر عام طور پر درختی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس پہننے سے سب طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے۔ اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ انسان کو کون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ نفع دینے والا ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے کلاں کی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید مستحضر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

مضبوطی کے ساتھ اپنے آباء و اجداد کے اصولوں اور قاعدوں پر قائم رہتی ہیں اور انہیں ان کے خیالات اور رجحانات سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہوتا، یہ ہر لڑکی سے دوستی نہیں کر سکتیں لیکن جس سے دوستی کر لیتی ہیں اس پر اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں، دو عدد کی خواتین اگرچہ مضبوط اور پختہ ارادی اور خیالوں کی ہوتی ہیں لیکن نازک ترین حالات میں اپنے ارادے اور خیالات اچانک بدلتی رہتی ہیں اور سب کو حیرت میں ڈال دیتی ہیں۔

دو عدد کی خواتین اگر وہ پڑھی لکھی ہوں تو ان کو حساب اور نفسیات سے بطور خاص دلچسپی ہوتی ہے، حیران کن مضامین اور عقل کو حیرت میں ڈالنے والے کارناموں سے انہیں خاص لگاؤ ہوتا ہے اگر اس طرح کی خواتین کو کسی شعبہ کا ناظم بنادیا جائے تو یہ انتظام کو بہت خوش اسلوبی سے چلاتی ہیں اور اپنے ماتحتوں کو خوش رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے، یہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتتیں اور بے وجہ کسی کی سفارش بھی قبول نہیں کرتیں اپنے چھوٹوں کی غلطیوں کو نظر انداز کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے، یہ ہر ایک کا ساتھ آخری حد تک دیتی ہیں لیکن اپنے اصولوں سے کبھی ادھر ادھر نہیں ہوتیں۔ ۲ عدد کی خواتین کو طبی امور اور نرسنگ ہوم میں اچھے اچھے مواقع ہاتھ آجاتے ہیں اور خدمت خلق کے لئے راستے کھلتے ہیں۔

۲ عدد کی خواتین کو جھگڑوں سے بہت نفرت ہوتی ہے لیکن ان کی زندگی میں سکون نہیں ہوتا، ایک طرح کی بے چینی اور اضطراب سے یہ ہمیشہ دوچار رہتی ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی، اگرچہ آپ دل کی نرم اور زبان کی قہماق ہیں، لوگوں سے ہمدردی کرنا بھی آپ کا شیوہ ہے لیکن ایک طرح کی خود غرضی اور ایک طرح کی انانیت آپ کے اندر موجود ہے، آپ اپنے

از: فتح پور

نام: عصمت جہاں

نام والدین: بانو، اکرام اللہ

تاریخ پیدائش: یکم ستمبر ۱۹۸۹ء

قابلیت: ایم، اے، اردو معلم

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نطق والے ہیں باقی ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں تین حروف بادی، تین حروف آتش، ایک حرف خاکی اور ایک حرف آبی ہے، یہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کا مفرد عدد ۲ مرکب عدد ۲۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۵۹ ہیں۔

۲ کا عدد حیا اور سادگی سے وابستہ ہے، جن خواتین کا عدد ۲ ہوتا ہے ان میں شرم و حیا حد سے زیادہ ہوتی ہے لیکن ملبوسات کے سلسلہ میں یہ اچھا ذوق رکھتی ہیں، بھڑک دار کپڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، بناؤ سنگھار اور کپڑوں کی خراش تراش سے انہیں دلچسپی ہوتی ہے لیکن کپڑوں کے سلسلہ میں ان کے رجحانات متانت اور سنجیدگی سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ ۲ عدد کی خواتین کو رنگوں کے انتخابات میں کافی مہارت ہوتی ہے، یہ خواتین نہایت شریف اور نرم دل ہونے کے باوجود ایک طرح کی ضد اپنے اندر رکھتی ہیں اور ان میں ایک طرح کی انا ہوتی ہے جو انہیں ہر وقت پریشان اور مضطرب رکھتی ہے۔

۲ عدد کی خواتین میں ایک طرح کا عورت پن ہوتا ہے جو انہیں اپنی ہم جویوں میں ممتاز رکھتا ہے، دو عدد کی خواتین کو دین و مذہب سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، ان کے عقائد پر اپنا اثر ڈالنا آسان نہیں ہوتا، یہ نہایت

میں آپ کو غیر معمولی فائدے وقتاً فوقتاً جو آپ کو پہنچیں گے وہ عورتوں کے ذریعہ نہیں بلکہ مردوں کے ذریعہ پہنچیں گے

آپ کسی غیر مبارک تاریخیں: ۱۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹

ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے آپ بدھ کے دن کو فوقیت دے سکتی ہیں، بشرطیکہ بدھ غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، جمعہ اور اتوار بھی آپ کو ہمیشہ راس آئیں گے، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے ٹھیک نہیں ہے، اگر آپ پیر کے دن کو نظر انداز کر کے ہی چلیں تو بہتر ہے۔ پکھراج، نیلم اور پتا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، اگر آپ تین گرام چاندی کی انگلی میں ان میں سے کسی بھی پتھر کو جزوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت اور کن انگلی کی برابر والی انگلی میں پہنیں تو آپ کی زندگی میں سنبھرا انقلاب آجائے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ پتھر کا وزن کم سے کم چار کیرٹ ہونا چاہئے اس سے کم وزن کا پتھر فائدہ نہیں پہنچاتا۔

جنوری، فروری اور جولائی میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں اگر ان مہینوں میں معمولی درجے کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، آپ کو اپنی عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کی بیماریاں، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۲۰۶ ہیں اگر ان میں اللہ کے اسم ذاتی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۷۲ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقص ہر حال میں اور ہر معاملے میں آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ کو سکون و راحت پہنچائے گا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۰	۷۳	۷۱	۶۷
۷۲	۶۶	۶۱	۷۳
۶۵	۶۹	۷۶	۶۲
۷۵	۶۳	۶۴	۷۰

سکون و چین کی خاطر دوسروں کے سکھ چین کو نظر انداز کر دیتی ہیں، آپ کو اپنی بناوٹ اور سجاوٹ کا بہت شوق ہے، آپ اپنے چلنے پھرنے اور بولنے چالنے کا انداز اور ڈھنگ سے بھی خوب فائدہ اٹھاتی ہیں اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے اپنے مسائل حل کرنے کی مہارت رکھتی ہیں، آپ گھریلو انتظام کو بہ حسن و خوبی چلاتی ہیں اور اپنے گھر کی صفائی ستھرائی کا خاص خیال رکھتی ہیں، آپ میں ایک اہم خوبی یہ ہے کہ آپ کسی کی تحقیر نہیں کرتے، دوسروں کی جو ادائیں آپ کو پسند نہیں آتیں انہیں آپ نظر انداز کر دیتی ہیں اور ان پر تبصرہ کرنے سے گریز کرتی ہیں، آپ کے دل میں ایک آرزو ہمیشہ پرورش پاتی ہے کہ اپنے اہل خانہ کی نظروں میں سرخرو ہیں اور ہمیشہ ان کی گرویدہ بنی رہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو خاص طور پر راس آئیں گی اور آپ کی ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گی۔ ۷ اور ۹ عدد کے لوگوں سے بھی آپ کی دوستی خوب جے گی، ایک، ۳، ۴ اور ۶ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہیں ان عدد کے لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان، یہ عدد حالات کے ساتھ آپ کے لئے کوئی رول ادا کریں گے، یہ اچھے حالات میں آپ کے لئے قابل تعریف اور برے حالات میں آپ کے لئے قابل مذمت کردار ادا کر سکتے ہیں۔

۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، قسمت آپ کی اگر آپ کا کھل کر ساتھ دے رہی ہے تو بات دیگر لوگوں سے ورنہ یہ عدد آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا اور آپ کے لئے طرح طرح کی مشکلات کھڑی کرے گا۔ ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی اسلئے ۵ عدد کی چیزیں اور شخصیتوں سے آپ خود کو جتنا بھی بچا کر رکھیں گی اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا، آپ کا مرکب عدد ۲۰ ہے، یہ ایک روحانی عدد ہے، اگر آپ مادہ پرستی سے گریز کریں گی اور روحانیت کی طرف اپنے رجحانات کو بڑھائیں گی تو آپ کے حق میں بہت بہتر ہوگا، یہ عدد پبلک مصروفیات اور اسپتال سے متعلق کاموں کے لئے موزوں ہے، یہ عدد جنس مخالف کے ذریعہ حصول مراعات کو بھی ظاہر کرتا ہے، یعنی زندگی

ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کر سکتی ہیں اور سامعین کو اپنے انداز گفتگو سے متاثر کر سکتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات اور احساسات کی بالکل پرواہ نہیں کرتیں جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں زیادہ حساس ہونا چاہئے، آپ حساب و کتاب کے معاملے میں بھی کجی ہیں، جب کہ حساب و کتاب آپ کا پسندیدہ موضوع ہے، آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دنیا میں جتنے بھی کامیاب لوگ گزرے ہیں وہ سب حساب و کتاب کے معاملات میں بہت چوکنا اور مستعد رہا کرتے تھے، بزرگوں کی ہمیشہ یہ رائے رہی ہے کہ بخشش لاکھوں کی بھی کی جاسکتی ہے لیکن حساب پائی پائی کا ہونا چاہئے، جو لوگ حساب و کتاب سے لاپرواہی برتتے ہیں انہیں رسوائی اور عظیم خسارہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۵، ۴ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ بچپن میں کسی ایسے غم سے دوچار ہوئی ہیں جو آپ کا بچپن نہیں چھوڑتا اور اسی غم کی بنا پر آپ کی فطرت میں ایک طرح کی پستی اور ایک طرح کی احساس کمتری پیدا ہو گئی ہے جو آپ کو اہم ذمہ داریوں پر فرار پر اکساتی ہے، آپ اکثر اپنی شخصیت سے شاکی نظر آنے لگی ہیں اور اس سے کبھی کبھی یہ باتیں اور یہ الجھنیں آپ کو اپنی ذمہ داریوں سے لاپرواہ بنا دیتی ہیں، ہمارے خیال میں آپ کو ماضی کے سارے غم بھلا کر اس لاپرواہی سے نجات حاصل کر لیتی چاہئے کیوں کہ اس طرح کی لاپرواہی سے آپ کی خوبصورت شخصیت قتل ہوتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ اگرچہ خود اعتباری کی دولت سے مالا مال ہیں، لیکن پھر بھی اپنے کاموں کے لئے دوسرے لوگوں کا سہارا تلاش کرتی ہیں اور خود بیش قدی سے ہچکچاتی ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کے مزاج کی لطافت اور نفاست کو واضح کرتی ہے، آپ نفاست پسند ہیں اور آپ ہر طرح کی گندگی اور غلاظت کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتیں۔

۹ کا عدد آپ کے چارٹ میں تین بار آیا ہے جو آپ کے حالات

آپ کے مبارک حرف ب اور غ ہیں، ان حرف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات آپ کو اس آئیں گے۔

آپ کے اندر حمیت اور انا موجود ہے آپ دور تک اور دیر تک ساتھ دینے کا مزاج رکھتی ہیں، آپ کے اندر فطری شرم موجود ہے، اس شرم وحیا کی وجہ سے آپ کئی بار بڑے کام کرنے سے محفوظ رہیں گی، آپ کئی بار اپنی اغراض کی وجہ سے دوسروں کی راہیں مسدود کرنے کا اقدام کر گزرتی ہیں جو آپ کے شایان شان نہیں ہے، اگر آپ اسی طرح کی حرکات سے خود کو بچائیں گی تو آپ کی شخصیت پامال اور پراگندہ ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ اپنی نسوانیت اور عورت پن کا تحفظ خوب کرتی ہیں اور آپ کی یہ ادا آپ کو ہم جولیوں میں ممتاز رکھتی ہے، عورت پن ہی آپ کی شخصیت کا خاصہ ہے اس کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: حمیت، قابل بھروسہ، صبر و ضبط، سادگی، شرم و حیا، تحمل، استقلال، ہمدردی، وفاداری اور مقبولیت عامہ وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دوسروں کی طرف طبیعت کا میلان، جلد یقین کر لینا، کسی بھی اثر سے بہت جلد بدل جانا اور دوستی اور تعلقات سے منحرف ہو جانا، خواہ مخواہ کا شرمیلا پن، بے چینی، اضطراب، تنکون مزاجی، نال مثل کی فطرت، مایوسی، ہر وقت کا فکر و تردد وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کیا اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی تو آپ کی شخصیت اور بھی پرکشش ہو جائے گی اور دنیا آپ سے محظوظ بھی ہوگی اور متاثر بھی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹۹
		۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، گویا کہ آپ باتونی قسم کی لڑکی

بعد اپنی خامیوں کو دور کرنے کی جدوجہد شروع کر دی اور اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی ٹھان لی تو انشاء اللہ بہت جلد آپ اپنی شخصیت میں چار چاند لگانے میں کامیاب ہو جائیں گی اور آپ کی زندگی چاند اور سورج ستاروں کی طرح دیکھنے لگے گی۔



گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور از دو لگی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی بڑی گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی 20/- روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت 600/- روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz

Abulmali Deoband- 247554

اور آپ کے مستقبل کو قوی تر بنانے کا ذمہ دار ہے، یہ عدد تین بار آکر یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی ذہنی قوتیں زبردست ہیں، اگر آپ ان قوتوں کو بروئے کار لانے میں ہچکچاہٹ سے کام نہ لیں تو آپ کو ہام عروج تک پہنچنے میں کوئی نہیں روک سکتا۔ یہ عدد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ محبت پرست ہیں اور آپ حد سے زیادہ حساس بھی ہیں، آپ اپنے اہل خانہ اور اپنے چاہنے والوں کی ذرا سی بھی بے توجہی برداشت نہیں کر سکتیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے، جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ کو زندگی میں جو بھی سرمتیں اور راحتیں میسر آئیں گی ان میں ایک اوجھڑا پن موجود رہے گا، درمیان کی لائن جو زحل کی لائن کہلاتی ہے اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات کا اظہار کرنے میں ہچکچاتی ہیں اور بولنے کی زبردست صلاحیتوں کے باوجود بعض اہم موقعوں پر اظہار تمنا کرنے سے گریز کرتی ہیں اور خواہ مخواہ بھی محرومیوں کا شکار ہو جاتی ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں لگائے رکھنے کا رجحان ہے، اگرچہ آپ اپنی ذاتی حیثیت و غیرت کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتیں لیکن آپ دوسروں سے مدد اور تعاون کی خواہش ضرور رکھتی ہیں، آپ کے لئے یہ بات قطعاً غیر مناسب ہے کہ بے پناہ ذاتی صلاحیتوں کے باوجود اب دوسروں سے امیدیں وابستہ کریں، حالانکہ آپ اپنے ذاتی اقدامات سے اس دنیا کی ہر خوشی حاصل کر سکتی ہیں، ہماری رائے میں آپ اگر خود جدوجہد کریں گی تو آپ کو کامیابیوں کی منزلوں تک پہنچنے کی دیر نہیں لگے گی۔

آپ کا فوٹو آپ کی سنجیدگی، آپ کی غیرت، آپ کی شرم و حیا کی غمازی کرتا ہے اور آپ کے دستخط آپ کی شخصیت کے انوکھے پن کو واضح کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو غفلت رکھنا چاہتی ہیں لیکن حالات آپ کو نمایاں کر دیتے ہیں اور آپ کا ذکر مختلف محفلوں میں ہونے لگتا ہے۔

ہم نے اس کالم میں جو کچھ بھی بیان کیا ہے وہ علم غیب نہیں ہے بلکہ وہ آپ کے نام اور آپ کی تاریخ پیدائش سے جڑے ہوئے کچھ اندازے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ اندازے کافی حد تک درست ہوں گے، یہ کالم دراصل ایک آئینہ ہے اور آئینہ میں چہرے کے خدوخال صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنے خدو حال کا جائزہ لینے کے

قسط نمبر: ۱۱

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

نے نیا حکم جاری کیا کہ تمام اسیروں کو قاضی بغداد کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ وہ ان لوگوں کے حالات و عقائد کی تفتیش کر سکے۔

پھر جب قاضی بغداد نے حضرت شیخ ابوالحسن نورئی سے فقہ کے چند مسائل دریافت کئے تو آپ نے تمام سوالات کا صحیح جواب دیا۔

قاضی بغداد نے حیران ہو کر کہا۔ ”اس کا مطلب ہے کہ لوگ تم پر تہمت لگاتے ہیں۔“

حضرت شیخ ابوالحسن نورئی نے فرمایا۔ ”قاضی صاحب! میری بات غور سے سنئے۔“

حق تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اللہ ہی کی ذات سے قائم ہیں اور جب زبان کھولتے ہیں تو صرف اسی کا ذکر کرتے ہیں۔“ پھر حضرت شیخ ابوالحسن نورئی نے اس قدر مؤثر تقریر کی کہ قاضی بغداد کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

اس کے بعد قاضی بغداد نے خلیفہ معتضد باللہ کے نام ایک خط لکھا جس میں واضح طور پر تحریر تھا۔ ”امیر المؤمنین! اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی مسلمان نہیں۔“

خلیفہ معتضد باللہ نے قاضی بغداد کا خط پڑھا اور اپنا فرمان منسوخ کر دیا، تمام صوفیاء رہا ہو کر اپنی اپنی خانقاہوں میں واپس چلے گئے، مگر حضرت شیخ ابوالحسن نورئی کو خلیفہ معتضد باللہ کی طرف سے اس قدر اندیشہ لاحق ہو گیا تھا کہ جب تک وہ ۶۸۹ھ میں انتقال نہیں کر گئے اس وقت تک آپ دار الخلافہ بغداد سے دور دوری رہے۔ واضح رہے کہ یہ موت کا خوف نہیں تھا، دراصل حضرت شیخ ابوالحسن نورئی دنیا کے ہنگاموں سے بچنا چاہتے تھے اس لئے بغداد چھوڑ کر چلے گئے تھے۔

ضروری ہے کہ یہاں اس مرد جانناز کے کچھ اہم واقعات بیان کئے جائیں جس نے دوستوں اور درویشوں کو زندگی کی چند سائیں فراہم کرنے کے لئے سب سے پہلے اپنا سر پیش کر دیا تھا۔

آپ کا پورا نام ابوالحسن احمد بن محمد نورئی تھا، بزرگوں کا تعلق

”جنید! تمہارا مسلک کیا ہے؟“

جواب میں آپ نے فرمایا تھا۔ ”میں محدث و فقیہ ہوں اور شیخ ابو ثور کا شاگرد ہوں اور ان ہی کی فقہ کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں۔ میرا مسلک قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔“

اس باز پرس کے بعد حضرت جنید بغدادی کو چھوڑ دیا گیا مگر دوسرے صوفیاء حکومت کی نظر میں مجرم قرار پائے، پھر جب ان برگزیدہ ہستیوں کے قتل کے احکام جاری ہوئے تو حضرت جنید بغدادی نے نہایت آزرده لہجے میں فرمایا۔

”میں اسی دن کے لئے منع کرتا تھا کہ صبر و ضبط سے کام لو اور لوگوں سے وہ باتیں نہ کرو جو ان کے فہم و ادراک سے بالاتر ہوں۔“

الغرض حضرت شیخ نورئی، شیخ شحام، شیخ رقام اور دوسرے مشہور صوفیاء گرفتار کر کے قتل میں لائے گئے، جلاد بدھنہ شمشیر لئے ہوئے حکومتی کارندے کے حکم کا منتظر تھا کہ یکایک حضرت شیخ نورئی تیزی سے آگے بڑھے اور قتل ہونے کے لئے اپنا سر جھکا دیا، جلاد نے اپنی پوری زندگی میں کسی انسان کو موت کا اتنا مشتاق نہیں پایا تھا، وہ حیران ہو کر بولا۔

”تمہیں خبر بھی ہے کہ تم یہاں کس لئے لائے گئے ہو؟“

”خوب جانتا ہوں کہ موت میری منتظر ہے۔“ حضرت شیخ نورئی نے بے خوفی کے لہجے میں جواب دیا۔

”تو پھر اتنی جلدی کیوں ہے؟“ جلاد کی حیرت میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔

”میں چاہتا ہوں کہ میرے رفیقوں سے پہلے میری جان لی جائے تاکہ انہیں زندگی کے چند لمحے اور مل جائیں۔“ حضرت شیخ نورئی نے بڑے والہانہ انداز میں جواب دیا۔

جلاد کچھ دیر تک شدید حیرت و استعجاب کے عالم میں حضرت شیخ نورئی کو دیکھتا رہا پھر اس نے اپنی شمشیر نیام میں کی اور قتل سے چلا گیا۔

عہدِ خلیفہ کو اس واقعے کی خبر دی گئی تو وہ بھی حیران رہ گیا، پھر اس

اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا۔ ”ابوالحسن! اگر تم پھلی کے بجائے سانپ کا شکار کرتے تو یقیناً کرامت ہوتی، ابھی تم درمیانی منزل میں ہو اس لئے تمہارے واقعے کو کرامت سے نہیں بلکہ فریب سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سن کر شیخ نوریؒ نے فرمایا۔ ”ابوالقاسم! تم سچ کہتے ہو۔“ یہ آپ کے صبر و تحمل اور بلند حوصلگی کی دلیل تھی۔

ایک دن حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے اپنے دوست کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”ابوالقاسم! تیس سال سے میں اس عجیب الجھن میں مبتلا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ ظاہر ہوتا ہے کہ میں گم ہو جاتا ہوں اور جب میں ظاہر ہوتا ہوں تو اس کی ذات پاک مجھ سے پوشیدہ ہو جاتی ہے۔“

شیخ نوریؒ کی اس گفتگو کا ذکر سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”آپ اسی حالت پر قائم رہیں کہ ظاہر و باطن میں صرف وہی نظر آتا رہے اور آپ گم رہیں۔“

ایک دن کچھ لوگوں نے حضرت جنید بغدادیؒ کو بتایا کہ شیخ نوریؒ تین دن سے پتھر پر بیٹھے یہ آواز بلند ”اللہ اللہ“ کر رہے ہیں اور کھانا پینا ترک کر دیا ہے مگر نماز اپنے صحیح وقت پر ادا کرتے ہیں۔

یہ واقعہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کے کچھ مریدوں نے عرض کیا۔ ”شیخ یہ تو فنا کی دلیل نہیں بلکہ ہوش کی علامت ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مریدوں کے خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔ ”یہ بات نہیں، دراصل شیخ نوریؒ پر وجد کی کیفیت طاری ہے اور صاحب وجد حق تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے، اسی لئے وہ صحیح وقت پر نماز ادا کرتے ہیں۔“

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ اس جگہ تشریف لے گئے اور حضرت ابوالحسن نوریؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”شیخ! اگر اللہ کو رضا پسند ہے تو پھر آپ شورو غوغا کیوں کرتے ہیں؟“

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد گرامی سن کر شیخ نوریؒ خاموش ہو گئے، پھر مختصر سے وقفہ سکوت کے بعد فرمایا۔ ”جنید! تم میرے بہترین استاد ہو۔“

خراسان سے تھا مگر آپ بغداد میں پیدا ہوئے تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ حضرت شیخ سری سقطیؒ کے مرید اور شاگرد تھے، اس رشتے سے آپ حضرت جنید بغدادیؒ کے پیر بھائی بھی تھے اور دوست بھی، بڑے بڑے مشائخ آپ کو ”امیر القلوب“ کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ اپنے مسلک کے اعتبار سے تصوف کو فقہ پر ترجیح دیتے تھے۔ آپ کا مشہور قول ہے۔

”ایثار و قربانی کے بغیر محبت شیخ جائز نہیں۔“

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ کا خطاب اسلئے دیا گیا کہ آپ کے چہرہ مبارک سے ایسا نور ظاہر ہوتا تھا جس سے پورا مکان منور ہو جاتا تھا۔ دوسری روایت ہے کہ شیخ نوریؒ جس جھونپڑی میں مشغول عبادت رہتے تھے وہ آپ کی کرامت سے سیاہ رات میں بھی روشن رہتی تھی۔ آپ کے متعلق حضرت شیخ ابوالاحمد مغاریؒ کا یہ قول بہت شہرت رکھتا ہے۔

”میں نے شیخ نوریؒ سے بڑھ کر جنید بغدادیؒ کو بھی عبادت گزار نہیں پایا۔“

ریاضت کے ابتدائی دور میں حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ گھر سے کھانا لے کر نکلتے اور راستے میں خیرات کر کے اپنی دوکان پر جا بیٹھتے، یہ سلسلہ تیس سال تک جاری رہا اور گھر والے یہی سمجھتے رہے کہ آپ نے کھانا کھا لیا ہوگا، حضرت شیخ نوریؒ فرمایا کرتے تھے۔

”میرے لئے برسوں کے مجاہدات، ریاضتیں اور خلوتیں سب بے سود ثابت ہوئے اور جب میں نے انبیائے کرام علیہم السلام کے قول کے مطابق یہ غور کرنا شروع کیا کہ شاید میری عبادت میں ریا کا عنصر شامل ہو گیا ہو تو پتہ چلا کہ میرے نفس نے قلب سے ساز باز کر رکھی ہے، پھر جب میں نے اپنے نفس کی مخالفت شروع کی تو مجھ پر اسرار و باطنی کا انکشاف ہونے لگا تا آخر ایک دن میں نے اپنے نفس سے سوال کیا۔ ”اب تیری کیا کیفیت ہے؟“ نفس نے مجھے جواب دیا۔ ”میری کوئی مراد پوری نہ ہو سکی۔“ اس کے بعد میں دریائے دجلہ پہنچا اور پانی میں کانٹا ڈال کر باری تعالیٰ سے عرض کرنے لگا۔ ”جب تک پھلی نہیں پھنسنے گی اس وقت تک میں اسی طرح کھڑا ہوں گا، پھر جیسے ہی میری زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے پھلی پھنس گئی۔“

ایک دن حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے

ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوری غسل کر رہے تھے کہ کوئی شخص آیا اور آپ کے کپڑے چرا کر لے گیا، پھر جب حضرت شیخ نوری غسل سے فارغ ہوئے اور لباس کو موجد نہ پایا تو بہت پریشان ہوئے، بار بار فرماتے تھے۔ ”میرے بھائی! تم اتنے ضرورت مند تھے تو مجھ سے کہا ہوتا، کپڑے لے گئے اور یہ بھی نہ سوچا کہ صاحب لباس اس حالت میں حمام سے باہر کیسے نکلے گا؟“ حضرت شیخ ابوالحسن نوری غائبانہ طور پر چور کو مخاطب کر کے یہ باتیں کہہ رہے تھے۔

چور حضرت شیخ نوری کا پیرہن لے کر تھوڑی ہی دور گیا ہوگا کہ اسے اپنے دونوں ہاتھ ناکارہ محسوس ہوئے جیسے وہ فالج کا شکار ہو گئے ہوں، چور خوف زدہ ہو گیا اور فوری طور پر سمجھ گیا کہ یہ کپڑے چرانے کی سزا ہے، نتیجتاً وہ بدحواسی کے عالم میں واپس لوٹا اور حمام پہنچ کر حضرت شیخ نوری کا پیرہن واپس کر دیا، کپڑے پہن کر آپ حمام سے باہر تشریف لائے، لباس چور مفلوج ہاتھوں کے ساتھ سر جھکائے کھڑا تھا، حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”اس نے میرے کپڑے واپس کر دیئے، تو بھی اس کے ہاتھوں کی توانائی لوٹا دے۔“

جیسے ہی حضرت شیخ ابوالحسن نوری کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، چور کے ہاتھوں کی سلب شدہ طاقت واپس آ گئی۔

☆☆☆

ایک بار آپ پر جذب کی سی کیفیت طاری تھی، سامنے آگ سے بھری ہوئی آگیشیں رکھی تھیں۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے ایک دہکتا ہوا انگارہ اٹھا کر اسے ہاتھ سے مسل ڈالا، کوئلہ تو بجھ گیا مگر آپ کا ہاتھ کالا ہو گیا، اسی دوران خادمہ کھانا لے کر آ گئی۔ حضرت شیخ نوری نے ہاتھ دھوئے بغیر کھانا شروع کر دیا، آپ کے اس طریقے کو دیکھ کر ملازمہ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ انتہائی بدتمیزی کی علامت ہے، حضرت شیخ نوری اپنی خادمہ کی اس سوچ سے بے خبر خاموشی کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ چند سپاہی داخل ہوئے اور حضرت شیخ نوری کی خادمہ کو پکڑ لیا۔

خادمہ نے حیران ہو کر پوچھا۔ ”میرا قصور کیا ہے؟“

”تو نے فلاں رئیس کے گھر سے قیمتی لباس چوری کیا ہے۔“

سپاہیوں نے جواب دیا اور خادمہ کو مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔ حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے یہ منظر دیکھا تو سپاہیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”اس خاتون کو چھوڑ دو، تمہاری کھوئی ہوئی چیز مل جائے گی۔“

ابھی سپاہی حضرت شیخ نوری کی باتوں پر حیران ہو رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے ایک قیمتی لباس سپاہیوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ”تمہاری مطلوبہ چیز میرے پاس ہے، یہ لباس میں نے چرایا تھا۔“

سپاہیوں نے خادمہ کو چھوڑ دیا اور اس شخص کو کوتوالی لے کر چلے گئے۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوری خادمہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”آج میری بدتمیزی ہی تیرے کام آگئی۔“

خادمہ حضرت شیخ نوری کی اس قوت کشف پر حیران رہ گئی اور رو رو کر معافی مانگنے لگی۔

☆☆☆

ایک بار بغداد کے کسی محلے میں خوف ناک آگ لگی، جس سے کئی افراد جل کر مر گئے، کسی رئیس کے دو غلام بھی اسی آگ کے شعلوں میں گھر گئے تھے، اس نے اعلان کیا کہ جو شخص میرے غلاموں کو آگ سے نکال کر لائے گا اسے ایک ہزار دینار انعام میں دیئے جائیں گے، اتفاقاً حضرت شیخ نوری بھی ادھر سے ادھر سے گزر رہے تھے، آپ نے یہ اعلان سنا تو رئیس بغداد سے فرمایا۔

”کیا واقعتاً تم اس شخص کو اتنا گرانقدر انعام دو گے جو تمہارے غلاموں کو بچائے گا؟“

”کسی کو میری بات پر شک نہیں ہونا چاہئے۔“ رئیس بغداد نے پر زور لہجے میں کہا۔ ”میں اپنے غلاموں کی زندگی کے عوض اسی وقت یہ رقم دینے کو تیار ہوں۔“

حضرت شیخ ابوالحسن نوری نے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی طرف دیکھا اور بسم اللہ پڑھتے ہوئے داخل ہو گئے، پھر تھوڑی دیر بعد انسانی جھوم نے یہ ناقابل یقین منظر دیکھا کہ حضرت شیخ نوری دونوں غلاموں کو لئے ہوئے آگ سے اس طرح باہر آ گئے کہ آپ کا جسم مبارک

طلسماتی صابن

ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیرت انگیز پیش کش

رؤسخر، رؤ آسب، رؤ نشہ، رؤ بندش و کاروبار اور رؤ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افاذیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ ترڈ اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف 30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے دستی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالعالی، دیوبند پین 247554

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقع دیں۔ واضح رہے کہ یہ رسالہ دعوت و تبلیغ کا مؤثر ذریعہ ہے اور یہ رسالہ بندوں کو خدا سے ملانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

موبائل نمبر: 09756726786

بھی بھڑکتے ہوئے شعلوں کے اثرات سے محفوظ رہا اور دونوں غلاموں کو بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

رئیس بغداد نے حسب وعدہ ایک ہزار دینار آپ کی خدمت میں پیش کئے۔ حضرت شیخ ابوالحسن نورانی نے دولت کے اس ڈھیر کو دیکھتے ہوئے فرمایا۔ ”یہ تم اپنے پاس ہی رکھ لو کیوں کہ تمہیں اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ میں دولت کی حرص سے آزاد ہوں اور میں نے دنیا کو آخرت سے تبدیل کر لیا ہے، اسی لئے حق تعالیٰ نے مجھے یہ مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ آگ کے شعلے میرے جسم کو کوئی گزند نہ پہنچا سکے۔“

☆☆☆

ایک دن حضرت شیخ نورانی کسی مقام سے گزر رہے تھے، آپ نے دیکھا کہ ایک شخص راستے میں بیٹھا رو رہا ہے اور اس کے قریب ہی ایک گدھا پڑا ہے، حضرت شیخ نورانی نے قریب پہنچ کر اس شخص سے پوچھا۔ ”تجھے ایسی کوئی تکلیف پہنچی ہے جو سرعام لوگوں کے سامنے بیٹھا رو رہا ہے؟“

”میں ایک مسافر ہوں اور میرا گدھا مر گیا ہے۔“ اس شخص نے مردہ جانور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”میں اس خیال سے رو رہا ہوں کہ اب اپنا اسباب و سامان کس پر لا دوں گا اور یہ طویل راستہ کس طرح طے کروں گا؟“

”یہ تو نظام دنیا ہے۔“ حضرت شیخ ابوالحسن نورانی نے فرمایا۔ ”ایک چیز کھوجانی ہے تو دوسری چیز خرید لی جاتی ہے۔“

”اپنی اسی مجبوری کا تو ماتم کر رہا ہوں۔“ اس شخص نے کہا۔ ”میں اس قابل نہیں ہوں کہ دوسرا گدھا خرید سکوں۔“

یہ سن کر حضرت شیخ نورانی کو اس شخص پر ترس آیا، پھر آپ نے انتہائی جذب و کیف کے عالم میں فرمایا۔ ”مگر وہ تو اس قابل ہے کہ جس طرح چاہے تجھے تیرا گدھا لوٹا دے۔“ یہ کہہ کر آپ نے گدھے کے ایک ٹھوکر ماری اور کہا۔ ”اب اٹھ جا ایہ سونے کا وقت نہیں ہے۔“

ابھی فضا میں حضرت شیخ ابوالحسن نورانی کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ گدھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا، مسافر نے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہا تو نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ ”پاک ہے وہ ذات جو عجیب عجیب انداز سے اپنے بندوں کی دشگیری کرتی ہے۔“

شفاء غوری

خوشگوار طرز زندگی کے لئے اپنی مصروفیات کا جائزہ لینا ضروری ہے

ہم زندگی کے جھمیلوں میں بہت سے مسائل کا تہما مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ضروری نہیں کہ صرف بڑے مسائل سامنے آنے کی صورت میں اپنے قریبی لوگوں کی مدد لی جائے۔ روزمرہ کے بھی بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم دوسروں کے لئے اور دوسرے ہمارے لئے انجام دے سکتے ہیں۔ اسی کا نام باہمی انحصار ہے۔ اس لئے اپنی مصروفیات کم کرنے کے لئے ایسے کام تلاش کریں جو آپ کے قریبی لوگ آپ کے لئے کر سکتے ہیں

خداشات بڑھ جاتے ہیں۔ اس لئے صحت مند زندگی اور اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے نبھانے کے لئے پرسکون نیند انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لئے کچھ اہم باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلے تو اپنے معمولات کا بغور جائزہ لیں۔ اس جائزہ سے آپ کے لئے آسان ہو جائے گا کہ آپ کے معمولات میں بہت سے ایسے کام بھی شامل ہیں جو غیر اہم ہونے کے باوجود آپ کے لئے بوجھ ثابت ہو رہے ہیں۔ ہم کئی مرتبہ غیر ضروری چیزوں یا کام کو اپنے لئے اہم سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر تھوڑا بہت غور و فکر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے انہیں اہمیت دینا مسائل میں اضافہ ہی کرتا ہے۔ ہم زندگی کے جھمیلوں میں بہت سے مسائل کا تہما مقابلہ نہیں کر

سکتے۔ ضروری نہیں کہ صرف بڑے مسائل سامنے آنے کی صورت میں اپنے قریبی لوگوں کی مدد کی جائے۔ روزمرہ کے بھی بہت سے ایسے کام ہیں جو ہم دوسروں کے لئے اور دوسرے ہمارے لئے انجام دے سکتے ہیں۔ اسی کا نام باہمی انحصار ہے۔ اس لئے اپنی مصروفیات کم کرنے کے لئے ایسے کام تلاش کریں جو آپ کے قریبی لوگ آپ کے لئے کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپ کے پاس گھر کی ضروری

ایک بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے عورت زندگی کے ہر موڑ پر اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے کئی قربانیاں دیتی ہے۔ بدلتے معاشی منظر نامے میں جب عورت نے گھربار کی دیکھ ریکھ کے ساتھ گھر کی کفالت میں بھی اپنا کردار ادا کرنا شروع کیا تو اس کی ذمہ داریاں دو چند ہو گئیں۔ ملازمت کرنے والی خواتین گھر کے اندر اور باہر یکساں طور پر محنت کرتی ہیں اور اس اضافی ذمہ داریوں کے باوجود گھریلو کام کاج میں انہیں کوئی رعایت نہیں ملتی۔ دن بھر کی مصروفیات گھر کا رخ کرنے والی عورت کا کام ختم نہیں ہوتا بلکہ اسے گھر پہنچ کر بہت سے امور نمٹانے ہوتے ہیں۔ اسی تک دو دو میں روز شب گزرتے ہیں۔

عام طور پر ملازمت پیشہ خواتین، خصوصاً مائیں اپنی روزمرہ مصروفیت کے باعث نیند پوری نہیں کر پاتیں۔ بچے چھوٹے ہوں یا بڑے ایک ملازمت پیشہ ماں ان کی دیکھ بھال اور مختلف ضرورتوں کا خیال رکھتے رکھتے دن بھر میں اپنے لئے آرام کا وقت نہیں نکال پاتی۔

مختلف طبی تحقیقات کے مطابق کم خوابی یا بے خوابی سے ذہنی تناؤ، امراض قلب اور ذہنی دباؤ سے جنم لینے والے دیگر امراض کے

اپنی دن بھر کی مصروفیات کا جائزہ لیں اور اہم ترین امور کی نشان دہی کر کے انہیں ترجیحی طور پر مکمل کریں۔ یہ سوچ بچار کرتے ہوئے گھر اور ملازمت کے متعلق ایسی سرگرمیاں آپ کے سامنے آئیں گی جو آپ کے آرام کا وقت کم کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ اچھی کارکردگی کا انحصار محض انفرادی کوشش پر نہیں ہوتا۔ تقسیم کا ایک ہنر ہے۔ یہ ہنر جاننے والے اپنے اور دوسروں کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آپ بھی ملازمت اور گھر کے کاموں کی بہتر انداز میں تقسیم کر کے بے جا مصروفیت سے بچ سکتے ہیں۔

مثلاً گھر میں تمام افراد کو اس بات کا پابند کر دیا جائے کہ ہر کوئی اپنے کھانے کے برتن خود دھو بیگا یا دھلے ہوئے کپڑے خود الماری میں رکھے گا۔ ان چھوٹے چھوٹے کاموں سے خاتون خانہ کی گھریلو ذمہ داریوں میں قابل قدر کم ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی بچوں کو اگر ابتدا ہی سے اپنے کام خود کرنے کی عادت پڑے گی تو ان میں خود اعتمادی بھی پیدا ہوگی۔

ملازمت پیشہ خواتین ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دے کر باسانی وقت کی بچت کر سکتی ہیں اور میسر آنے والے وقت میں آرام کر کے خود کو ان ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے بھرپور توانائی کے ساتھ تیار کر سکتی ہیں۔ اہل خانہ کے آرام اور خوشی کے لئے ہمہ وقت کوشاں رہنا ایک قابل ستائش جذبہ ہے لیکن اس جذبے کو حقیقی روپ دینے کے لئے ایک عورت کو جس مستعدی اور توانائی کی ضرورت ہے، اس کے لئے آرام اتنا ہی ضروری ہے۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے

- (۱) اور جو معصیت شہوت کی وجہ سے ہو اس کی تومعافی کی امید ہوتی ہے، (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)
 - (۲) اور جو معصیت کبر کی وجہ سے ہو اس کی معافی کی امید نہیں ہوتی (کہ اس سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔)
- اور حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی اصل شہوت (خواہش نفس تھی) ان کو توبہ کی توفیق ہو گئی۔

خریداری کے لئے وقت نہیں یا تھکاوٹ بہت زیادہ ہے تو اس کا حل یہ ہو سکتا ہے کہ اگر آپ کی کوئی سہیلی یا رشتہ دار بازار جا رہی ہے تو آپ اس سے سودا سلف منگوا سکتی ہیں۔

اس وقت کو آپ آرام میں صرف کر سکتی ہیں اور اگلی مرتبہ جب آپ خریداری کے لئے جائیں تو اس کی مدد کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیجئے۔ اگر بچے اپنے نانائے یا دادا دادی کے ساتھ چھٹی والا دن خوشی خوشی گزار لیتے ہیں تو انہیں مینے میں ایک آدھ بار چھٹی کے دنوں میں وہاں بھیج کر بھی آپ آرام کے لئے بہت سا وقت نکال سکتی ہیں۔ ماؤں کو چاہے کہ وہ اپنے بچوں کو پابندی وقت کی عادت ڈالیں۔ اگر بچے ہوم ورک اور کھانے پینے وغیرہ سے فارغ ہو گئے ہیں تو انہیں فوری طور پر سونے کا عادی بنائیں۔ اسے آپ بھی وقت پر سو کر خوشگوار انداز میں صبح کا آغاز کر سکیں گی۔ رات دیر تک ٹی وی دیکھنے، دوستوں سے ملاقات میں بے ترتیبی کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے ان سے خود بھی دور رہیں اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔

دن بھر کی تھکاوٹ کو دور کرنے کے لئے آپ خواب گاہ کا رخ کرتی ہیں۔ اس لئے خواب گاہ زیادہ سے زیادہ پرسکون ہونی چاہئے۔ اگر آپ اپنی مصروفیات کا جائزہ لیں تو باسانی اس بات کی نشاندہی کر سکتی ہیں کہ دن بھر میں بہت سے ایسے کام ہیں جنہیں ضروری سمجھ کر پریشان ہوتی ہیں جب کہ انہیں مؤخر کرنے سے ہمارے معمولات پر کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ آپ ساری ذمہ داریاں اور کام ایک دن میں انجام نہیں دے سکتیں۔ اس لئے ”ناں“ کہنے کی ہمت پیدا کریں۔ کوئی بھی ایسا کام جو فوری طور پر ضروری نہیں اس پر وقت اور توانائی صرف نہ کریں۔ عام طور پر خواتین خریداری یا عزیز رشتہ داروں سے ملاقات کو بھی اپنی مصروفیات کا لازمی حصہ تصور کرتی ہیں، جبکہ ان کاموں کے لئے الگ سے وقت نکالا جاسکتا ہے۔ ایسے کام چھٹی کے دن یا فارغ اوقات کے لئے اٹھا رکھیں۔ اپنے کاموں میں ترتیب پیدا کرنے کے لئے دن بھر کی مصروفیات ختم کرنے کا ایک وقت مقرر کر لیں۔ خود کو اس بات کا پابند کر لیں کہ اس وقت کے بعد آپ کوئی کام نہیں کریں گی۔ اس طرح آپ باسانی اپنی ترجیحات طے کر پائیں گی۔

سیاسی پارٹیوں کا مستقبل

بی جے پی کی فتح یا ترانے دیگر سیاسی پارٹیوں کے مستقبل پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے

تو آرائس ایس کا کوئی سیاسی وجود نہیں ہے۔ ۱۹۲۵ء سے مشن چلانے والی آرائس ایس کو ہندو اکثریت کے ساتھ دلانے میں اکیلا سب سے بڑا کردار مودی کا رہا ہے۔ آج مودی کا نام ہی آرائس ایس کی شناخت بن چکا ہے، اور اس شناخت سے مودی نکال دیں تو آرائس ایس کا وجود ایک بار پھر کمزور پڑ جائے گا۔ مودی ہندوؤں کی ایسی طاقت ہے تو پرا بھرے ہیں کہ لوگ ان کی پوجا کرنے لگے ہیں۔ آج مودی نے پورے ملک کو اپنی مٹھی میں کر رکھا ہے۔ اور مودی پر سیاسی حملہ کرنے والوں کی جرأت بھی کمزور پڑ چکی ہے۔

ایک عام سا سوال صحافی اور سیاسی تجزیہ نگاروں کے ذہن میں پیدا ہوتا ہے کہ اگر دیگر سیاسی پارٹیاں متحد ہو جائیں تو کیا بی جے پی کو شکست دی جاسکتی ہے۔ ہمارے تجزیہ نگار ابھی بھی اعداد و شمار پر یقین رکھتے ہیں جبکہ ہندوستانی سیاست اب طاقت کی سیاست کا حصہ بن چکی ہے۔ اور اس طاقت کی سیاست میں الکرٹراک و ونگ مشین تک مودی کا جادو بولتا ہے۔ مودی اس حقیقت سے واقف ہیں کہ مینڈک کی طرح ٹرٹرانے والی سیاسی پارٹیوں اگر میڈیا کا ساتھ نہیں ملے گا تو ان کی باتوں کو سننے والا کون ہوگا؟ اپوزیشن حکومت پر حملہ کرتی ہے تو میڈیا ہاؤس، اپوزیشن کو ٹرائل میں لے آتی ہے۔ وہاں معمولی نیوز، اینکر بھی سیاسی پارٹیوں کے لیڈران کو نشانہ بناتا ہے اور ان کی ہنسی اڑاتا ہے۔ حکومت میں اپنا دبدبہ بڑھانے کے لئے ایسے اینکر دیگر سیاسی پارٹیوں کے لیڈر کو ڈانٹتے پٹکارتے بھی نظر آتے ہیں۔ اس وقت ملک کا ماحول یہی ہے کہ اگر سیاسی پارٹیاں

اس حقیقت کو تسلیم کرنا ہوگا کہ بی جے پی آج کی تاریخ میں ملک میں اکیلی سیاسی پارٹی بن چکی ہے جس کے سامنے دور دور تک کوئی دوسری سیاسی پارٹی نظر نہیں آتی۔ خوش فہمیوں کے ساتھ ساتھ کمزور حکمت عملی نے نہ صرف ان سیاسی پارٹیوں کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے بلکہ تاش کے پتوں کی طرح بکھرتی ہوئی ان پارٹیوں کے سیاسی وجود کے آگے بھی خطرہ مڈلارہا ہے۔ اتر پردیش میں شکست کے بعد بیمار کانگریس کا بھروسہ بیمار سونیا گاندھی سے بھی اٹھ چکا ہے۔ رائل گاندھی لمبی گہری نیند میں چلے گئے ہیں۔ کبھی کبھی انکا کوئی کمزور بیان آجاتا ہے، جس سے سیاسی سطح پر ان کے زندہ ہونے کا ثبوت مل جاتا ہے۔ کانگریس اب بھی کمزور لیڈر شب کے سہارے اگر اقتدار میں آنے کا خواب دیکھ رہی ہے تو یہ اس کی بھول بھی جائے گی۔ ملک میں اس وقت صرف بی جے پی اور آرائس ایس کی گونج ہے اور اس کے آگے ہر آواز کمزور اور سہمی ہوئی ہے۔ ابھی حال میں دہلی ہائی کوٹ کے سابق چیف جسٹس اور پھر کٹھی کے سربراہ راجندر پھرنے یہ خدشہ ظاہر کیا ہے کہ آرائس ایس ۲۰۱۹ء میں ہندوستان کو ہندو راشٹر بنا نے کا اعلان کر دے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یوگی کو وزیر اعلیٰ بنایا جانا آرائس ایس کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا ایک حصہ ہے۔ مودی صرف ایک چہرہ ہے یہ خدشات اپنی جگہ صحیح ہو سکتے ہیں لیکن اس میں دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ آج کی تاریخ میں علامتی طور پر ہندوستان ہندو راشٹر بن چکا ہے۔ ہاں پھر صاحب کی اس بات سے مجھے اختلاف ہے کہ مودی صرف ایک چہرہ ہے۔ مودی کو الگ کریں

میں اشتعال پیدا کر دیتے ہیں اور سیاسی پارٹیاں اصل الٹو کو چھوڑ کر مودی کے بیانات کے پیچھے بھاگنے میں وقت ضائع کر دیتی ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح ہو چکی ہے کہ آرائیں ایس کے مشن کو صرف مودی نے سمجھا تھا کہ اگر ہندو اکثریت پر قبضہ ہو جائے تو ہندو راشٹر کا راستہ صاف ہو جائے گا۔ کیا ہماری کمزور سیاسی پارٹیاں مودی کے اس مشن کو روک پائیں گی؟ پانچ فیصد سیکولر اور جمہوری کردار والے ہندوؤں کو نظر انداز کیا جائے تو آج ہندو اکثریت مکمل طور پر مودی کے ساتھ نظر آتی ہے۔

جیسا کہ سچر صاحب نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ آرائیں ایس ۲۰۱۹ء میں لوگ سبھا انتخابات سے قبل ہندو راشٹر کا باضابطہ اعلان کر دے گی۔ اگر یہ اعلان ہوتا ہے تو ملک کی اکثریت مودی کے ساتھ نظر آئے گی۔ اس اکثریت کے سامنے پاکستان کا بھی چہرہ ہوگا جہاں اسلام اور دہشت گردی کے نام پر ایک ملک خون کے سوسو آنسو رو رہا ہے۔ اسلام کی غلط تصویر کشی کے ذمہ دار بھی مسلمان رہے ہیں۔ اس لئے یہ اسلامی ممالک آج اپنی شناخت کی جنگ سے دوچار ہیں۔ یہ خوفناک صورت حال ہے کہ اس وقت عالمی سطح پر مسلمان نشانے پر ہیں۔ یہ بھی تلخ حقیقت ہے کہ عالمی سطح پر ہونے والے واقعات کا اثر ہمارے ملک پر بھی ہوتا ہے۔ پاکستان میں ابھی مذہب کے نام پر دہشت گردی کا سلسلہ جاری ہے۔ ان واقعات کا نفسیاتی اثر ہندوستان میں غیر مسلموں پر ہونا لازمی تھا۔ اس لئے مسلم مخالف کا کھیل اب آہستہ آہستہ آرائیں ایس اور بھاجپا کی مضبوطی بنتا جا رہا ہے۔ ہندو اکثریت، ہندو راشٹر کے زیر سایہ خود کو محفوظ اور اقتدار کی طاقت سے قریب محسوس کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ بھیاںک ہوگا اور مذہبی اقلیتوں کا استحصال بڑے پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ سیاسی پارٹیوں کو اپنے مستقبل کی فکر کرنی ہے تو اتحاد ہی واحد راستہ ہے۔ یہ آخری امید نوٹ مئی تو مذہبی اقلیتوں کے ساتھ ساتھ سیاسی پارٹیوں کی مشکلیں بڑھ جائیں گی۔

مودی کے خلاف ماحول بنانا بھی چاہیں تو یہ مشن ناممکن ہے۔ کیا یہ سیاسی پارٹیاں مودی کے خلاف متحد ہوں گی؟ اس کا جواب آسانی سے نہیں دیا جاسکتا۔ اگر یہ پارٹیاں متحد ہوتی ہیں تو اگلے وزیراعظم کے طور پر کس کے نام کو آگے کریں گے؟ نیش، مایاوتی، ملائم سنگھ، رمل گاندھی کیا کسی ایک نام پر متحد ہو سکتے ہیں؟ میرے خیال سے نہیں۔ یہ مشکل کام ہے۔ لیکن اگر ان سیاسی پارٹیوں کو شدت سے اس بات کا احساس ہو جائے کہ ان پارٹیوں کا سیاسی وجود بکھر جائے گا تو یہ ایک بار اس فیصلے پر غور ضرور کر سکتے ہیں۔ اتر پردیش میں بی جے پی کی زبردست فتح کے بعد کا سیاسی منظر بے چین کرنے والا ہے۔ کانگریس، بی ایس پی، ایس پی میں بغاوت کا سلسلہ جاری ہے۔ بڑے بڑے نام اور چہرے سیاسی شناخت قائم رکھنے کے لئے اب بی جے پی میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ خطرہ تمام پارٹیوں کے سامنے ہے۔ المیہ یہ ہے کہ جو کام مشکل لگ رہا ہے، حل وہی ہے۔ اتحاد کے بغیر آج کی تاریخ میں ان سیاسی پارٹیوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

عوام نے مودی کی طاقت کو آزمایا ہے۔ یہ مودی کی طاقت ہے کجریوال کے سیاسی تیور کو میڈیا کے سہارے اس قدر کمزور کر دیا کہ کجریوال بھی گوا اور پنجاب میں شکست کے بعد اپنی سیاسی زمین کو کمزور محسوس کر رہے ہیں۔ وقت کے ساتھ کجریوال کا سیاسی جلوہ دم توڑ چکا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کو چاہئے کہ ابھی کچھ دن خاموشی سے مودی کی قیادت کے تین برسوں کا تجزیہ کریں۔ جہاں سیاسی پارٹیاں جیت کی مہر لگا رہی ہوتی ہیں، مودی اپنی سیاسی حکمت عملی سے وہاں اپنی جیت کی مہر لگا دیتے ہیں۔ یہ ان کی طاقت، محنت اور سیاسی کرشمہ ہے کہ مئی پورا اور گوا پر بھی قبضہ کر لیا۔ اتر پردیش کی حکمت عملی پر تجزیہ نگاروں میں اختلاف تھا مگر شاندار جیت کی لہر میں مودی کا کرشمہ بھی شامل تھا۔ مودی کی اصل طاقت یہ ہے کہ مودی جیت کے لئے اپنا پسینہ بہاتے ہیں اور کسی گوشہ یا کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں کرتے۔ مودی کی اصل طاقت یہ ہے کہ وہ اپنے بیانات سے سیاسی پارٹیوں

بوستان طلسمات

تسخیر حضرات و روحانیات کے طلسماتی عملیات

عمل دوم : ذیل کے طلسماتی عمل کو چند ایک بار تلاوت کر کے ایک آئینہ پر دم کریں اور کسی نابالغ عمر کے بچے کو آئینہ میں دیکھنے کے لئے کہیں آئینہ میں حضرات کھل جائے گی، ان سے جو چاہیں دریافت کر لیں۔ حضرات آپ کے ہر قسم سوالات کے تسلی بخش جواب دیں گے۔ عبادت عمل یوں ہے:

بسم اللہ عاماطہ سالنا علیکم بسم اللہ عافیتہ
ماسعد اللہ بسم اللہ ہو خالق السماء ونزل من القرآن
بسم اللہ من ورائہم محیط بل هو قرآن مجید فی اللوح
محفوظ یا رفیق بسم اللہ حضارا مجید۔

عمل سوم : دس بارہ سال تک کی عمر کے کسی صاف سترے لڑکے یا لڑکی کے دائیں ناخن پر سیاہی لگائیں اور خشک ہونے تک لگا کر ذیل کے عمل کو تلاوت کر کے بچے پر پھونکیں اور ناخن میں دیکھنے کا حکم دیں۔ ناخن میں حضرات کا نزول ہو گا جن سے آپ گمشدہ انسان، چوری، تشکیص مرض اور اس کے علاوہ جو بھی سوالات دریافت کرنے ہوں بچے کے ذریعہ حضرات سے پوچھ سکتے ہیں جن کے بالکل درست اور مکمل جواب معلوم ہوں گے۔ عمل کی عبارت درج ذیل ہے:

عز من علیکم یا معتر الروحانیون ان تنزلوا ابحق
لا الہ الا محمد رسول اللہ بحق سلیمان ابن داؤد علیہم
السلام وبحق کھمحص وبحق حمصق وبحق یسن
وبحق فسکفیکہم اللہ وهو السميع العليم وبحق یا حی
یا قیوم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

عمل چہارم : ایک پاک و صاف مکان کو معطر کر کے وقت لوہان، صندل اور کافور کا بخور روشن کریں اور بارہ سال سے کم عمر لڑکے یا لڑکی کو جو برائی سے محفوظ ہو پاک و صاف لباس پہنا کر بزرگ کا ایک نئے چراغ چنبیلی کا تیل ڈال کر روشن کریں اور بچے کو چراغ کے سامنے

حاضرات کی تسخیر کے پہلے طریقہ کے عملیات میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے ہر شخص جو حضرات کرے اپنی ذوق طبع کے مطابق کامیاب ہو سکتا ہے۔

عمل اول : تسخیر حضرات و روحانیات کے طلسماتی آئینہ کی مدد سے عامل ہر قسم کے سوالات کا قبل از وقت مکمل اور درست جواب حاصل کر سکتا ہے۔ عمل کے لئے کسی صاف و شفاف شیشہ پر خوشبو اور عطر لگا کر ذیل کی عبارت کو سات مرتبہ تلاوت کر کے آئینہ پر دم کریں۔ طلسماتی آئینہ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ لما مطمئنا رحم برحمته العالی النوح
الوہاخ طیبو ابھا سلفو خادا اللہم یسر وسهل ولنا اتعسر
والہم لنا بروح القدس یا کن لد لالہ الہا ہو ولا معبود
سواہ شکوت غلی ذلک النوت بحق حقک لعظام
وبحرمته اسمائک الکر اما الرحمن علم القرآن۔

عمل کے لئے دس بارہ سال کے خوبصورت لڑکے یا لڑکی کو کسی صاف اور عمدہ مقام پر بٹھادیں۔ اور آئینہ کو اس کے سامنے کر کے بچے کو آئینہ دیکھنے کا حکم دیں۔ چند لمحے بعد بچے کو آئینہ میں ایک میدان سا نظر آنے لگتا ہے۔ جب میدان نظر آئے تو بچے سے کہیں کہ جا کر وہاں کو بلائے۔ ایسا کہنے پر بچے کو معلوم ہو گا کہ جا کر وہاں صاف کر رہا ہے۔ اس کے بعد بچے کو میدان میں فرش بچھتا نظر آئے گا۔ جب فرش پر تخت آراستہ کر دیا جائے تو بچے کو کہیں کہ بادشاہ جنات کو حاضر ہونے کا حکم دے۔

بچے کے حکم کرنے پر ایک بزرگ اور روحانی شخص کی روح حاضر ہوگی۔ اس وقت ضروری ہے کہ بچہ اس بزرگ کو نہایت سلیقہ سے سلام و آداب پیش کرے اور جو سوال دریافت کرنا ہو بچے کے ذریعہ اس حاضر شدہ بزرگ سے دریافت کریں۔

بٹھا کر روشن فکیلہ کے درمیان غور سے دیکھنے کے لئے کہیں اور خود اسامے روحانیات کو تلاوت کر کے بچے پر دم کرتے جائیں۔ اسمائے روحانیہ یہ ہیں۔

حاقا ما قفا سا قفا سا قفا حاقفا سا قفا قفات معا قفا ما قفات بحرمتہ سلیمان ابن دائود علیہ السلام لہ ما سکن فی الیل والنہار وهو السميع العليم قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السموات والارض وهو یطعم ولا یطعم۔
اس عمل کے ساتھ بچے کو کہو کہ کوئی صورت نظر آئے تو پہلے صفائی والے کو بلائے پھر تخت سلیمانی طلب کرے۔ تخت آنے پر جادو آسیب کرنے والے اور چوری شدہ مال واپس ملنے یا نہ ملنے کے بارے میں ہر سوال کا صحیح اور تسلی بخش جواب ملے گا۔

عمل پنجم : روغن کنجد میں صاف آٹا ملا کر خوب باریک کر لیں اور خشک ہونے پر ایک انگٹھی میں گھینہ کی جگہ پر لگالیں اور اوپر سے شیشہ رکھ کر دبا دیں تاکہ اس کے سطح ہموار ہو جائے۔ یہ طلسماتی انگٹھی ہے جس کے ذریعہ آپ ہر قسم کے سوالات اور حل طلب مسائل کے بارے میں صحیح جواب معلوم کر سکتے ہیں۔ عمل کے لئے عبارت ذیل پڑھ کر گھینہ کی جگہ کو معطر کریں۔ اور بچے کے ذریعہ اپنے حل طلب مسائل کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں۔ عمل کی عبارت حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنظرین بلسان عربی مبین یا حی حین للہی فی دیمومتہ ملکہ وبقائہ۔

عمل ششم : حاضرات و روحانیات سے عالم خواب میں ملاقات کرنا۔ حاضرات و روحانیات سے عالم خواب میں ملاقات کے لئے ذیل کی قرآنی آیات کو چاندی کے ورق کے ہر ہر کے خون سے نماز مغرب کے وقت بلسان کی لکڑی کے قلم سے تحریر کر لیں۔ رات سوتے وقت اس حریر سفید کے پارچہ میں لپیٹ کر سر ہانے رکھ لیں۔ خواب میں حاضرات و روحانیات کا مشاہدہ ہوگا۔

یا بنی انہا ان تک مقال حبۃ من خردل لتکن فی سخرۃ اوفی السموات او فی الارض بات بہاء اللہ یا معشر

العوان الا ما امرتم من یقضى حاجتی و یتصرف فی رضائی الا تعلم علی و اتونی فی نومی بحق ما تلوتہ علیکم و طاعتہا الیکم: حاضرات کے باب میں علمائے طلسمات نے جن اعمال و ادوار کو بیان کیا ہے ان کا عملی طور پر مطالعہ و مشاہدہ کیا جائے تو یہ بات واضح طور پر سامنے آئے گی کہ حاضراتی عملیات بنیادی طور پر ایسے عمومی اعمال کا حصہ ہیں جو کسی بھی قسم کی چلہ کشی کا بھی موثر و مفید ثابت ہوتے ہیں۔ کوئی بھی معمولی پڑھا لکھا احکام شرعیہ کا پابند شخص حاضرات کی حاضری طلب کر سکتا ہے۔ حاضرات کے اعمال کا ایک عجیب و غریب تعارف نامہ یہ بھی ہے کہ حاضرات کی حاضری کے لئے کسی بھی قسم کے مخصوص الفاظ و حرف کے مجموعہ عمل کی بھی احتیاج و احتیاط کی ضرورت ہے۔ آپ قرآنی آیات یا خدا بزرگ و برتر کے اسمائے جلیلہ و عظیمہ میں سے اپنی بات کی کسی آیت مبارکہ یا اسم مقدس کو تلاوت کر کے اپنے معمول کے ذریعہ حاضرات کو بلا سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی بطور خاص معروف و مروج ہیں۔ ذیل میں سورہ فاتحہ اور آیت الکرسی سے ترتیب و تراکیب کردہ نقوش تحریر کئے جاتے ہیں جن سے حاضرات کی حاضری طلب کی جاسکتی ہے۔ طریقہ عمل کے مطابق نقش کو تحریر کر کے پاکیزہ روشنائی سے پر کر لیں اور نقش کے متعلقہ دفع کی عبارت کو تلاوت کر کے معمول پر پھونک دیں۔ معمول کے سامنے حاضرات کا نزول ہو جائے گا۔

نقش سورۃ الفاتحہ

۷۸۶

۲۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۷۴
۲۳۷۱	۲۳۷۴	۲۳۷۷	۲۳۸۰
۲۳۸۰	۲۳۸۳	۲۳۸۶	۲۳۸۹
۲۳۸۹	۲۳۹۲	۲۳۹۵	۲۳۹۸

(دفعہ) عبارت دفع سورۃ الفاتحہ

ایتھا الا رواح الحاضرون دعا کم کم نو اعو نالی
بارک اللہ فیکم وعلیکم
عبارت وقت آیت الکرسی
استلکم ان تقضوا احوالہی مما یكون لی فیہ خیر

کرنے کے واسطے لائیں اور ذبح کرتے وقت اس پر اپنا سایہ نہ پڑنے دیں ورنہ عمل میں نقصان کا خدشہ ہے۔

خرگوش کو ذبح کرنے کے بعد جو خون حاصل ہو اس میں روغن زیتون شامل کر کے چراغ میں روئی بتی بنا کر جلائیں اور اس طرح جو کا جل تیار ہو اسے اپنے پاس محفوظ کر لیں۔ پھر جو شخص بوقت ضرورت اس کا جل کو بطور سرمہ کے آنکھ میں لگائے گا اپنے چاروں طرف حاضرات و روحانیات اور اپنے ہمزاد کو موجود پائیگا۔

یاد رہے کہ علمائے طلسمات کے نزدیک یہ سب سے بڑھ کر عجیب و غریب کا جل ہے اور میرا ذاتی تیار کردہ اور مجرب ہے۔

۹۔ جو شخص حاضرات سے ملاقات کر کے اپنے حل طلب مسائل میں ان سے امداد لینے کا خواہش مند ہو وہ غروب آفتاب کے وقت ایک صاف و شفاف آئینہ کو زعفران و کافور اور اسپند کی دھونی دیکر سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر محفوظ رکھے۔

عمل کے لئے رات کا کچھ حصہ گزر جانے کے بعد ایک تہا اور پرسکون مکان میں بخور روشن کرے۔ اور حاضرات سے ملاقات کرنے کا تصور کر کے آئینہ کو اپنے سامنے شمالی دیوار میں ذرا اونچا کر کے آویزاں کرے کہ جس میں عامل کا چہرہ اور گردن بخوبی نظر آ سکے۔ جنوب کی دیوار پر آئینہ میں عکس پر نظر جماتے ہوئے لگا تار ذیل کی عبارت کو تلاوت کر کے آئینہ کی طرف پھونکنے کا آغاز کرے۔ عمل کے کچھ ہی وقفہ بعد آئینہ میں عجیب و غریب صورتیں نظر آنے لگیں گی جن سے خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ عامل اسماء کی تلاوت کو برابر جاری رکھے یہاں تک کہ حاضرات کی دنیا کے تاج دار یکناوش فاضل شاہ محمد میمون زنگی کی آمد ہو جائے۔ اس وقت غلطہ عظیم بلند ہوگا اور ایک تخت نمودار ہوگا جس پر یکنا نور زنگی سوار ہوگا اور تخت کو چار قوی ہیکل خوفناک جن اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ عامل ان کی طرف کوئی توجہ نہ کرے اور عمل پڑھنے میں مشغول رہے۔ جب شاہ جنات تخت سے اتر کر عامل کی کے پاس آئے اور سجدہ کر کے مسائل کا مطلب دریافت کرے تو مسائل کو قوی کر کے اپنے بلانے کا مقصد بیان کرے۔ عامل جو سوال دریافت کرے گا اور جس کام میں امداد کرے گا حاضرات فوراً اس کا حکم بجالائیں گے۔ عمل کی عبارت یہ ہے:

الدنيا والاخرة يا ارواح الحاضرون لايت الكرسي.

حاضرات کی ایک دوسری قسم کے اعمال جن کا عامل معمول کے کی خود اپنے طور پر حاضرات کا مشاہدہ کر سکتا ہے اعظم ترین اعمال کے طور پر بیان کئے جاتے ہیں اس قسم کے اعمال کی بجا آوری کے لئے جلالی و جمالی شرائط کی پابندی اور چلہ کشی کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ اعظم ترین اعمال میں سے ایک مجرب البحر ب عمل یہ ہے کہ ذیل کے عمل کے کلمات کو ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھ کر تسخیر کر لیں۔ چلہ کشی کی مدت چالیس روز ہے۔ ضرورت کے وقت شیشے کے برتن میں پاکیزہ روشنائی یا زعفرانی سیاہی کے پانچ سات قطرے ٹپکائیں برتن کو اپنے سامنے رکھیں اور عبارت عمل کو جاپ کرنا شروع کر دیں۔ لمحہ بمرم نہیں شیشے کا برتن جام جہاں نما بن جائے گا۔ دنیا بھر کی خبریں معلوم کر لیں جو چاہیں دریافت فرمائیں۔ کلمات عمل ملاحظہ فرمائیں۔

دفائن و خزائن کا مشاہدہ

اگر شک ہو کہ فلاں مقام پر کوئی دفینہ موجود ہے تو اس کے معلوم کرنے کا ایک آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ مشکوک مقام کو پاک و صاف کر کے لوہان کا بخور جلائیں اور ذیل کے عمل کو تلاوت کر کے ایک سفید رنگ کے مرغ پر وہاں پر دم کریں اور اس کی آنکھوں پر سبز رنگ کا کوئی ساروشی کپڑا خوب مضبوطی سے کس کر باندھ دیں اور اس کے بعد عمل کی تلاوت کرتے ہوئے مرغ کو آزاد کر دیں۔ بحکم خدا مرغ دفینہ کی جگہ پر ضرور کھڑا ہو جائے گا اور اپنے پاؤں سے اس جگہ کی مٹی کریدے گا۔ اور بلند آواز کے ساتھ مسلسل آذائیں بھی دینے لگے گا۔ عم کی عبارت ملاحظہ ہو:

هلمطس بقرة طرش علمط علمطى شطورش يا طلبش مطيورش علمطيشن سلططلع جراهى شمرشنيا ملو حج سملميطش وهو الذى يتوفكم باليل ويعلم ما جراحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقتضى اجل منسمى ثم اليه مرجعكم ثم ينبئكم بما كنتم تعلمون هلمطياش دو طرش علمطيشاغ قداح قدوح قدوس بطلياس ثرايساش طلبناش النود.

۸۔ عروج ماہ کے کسی اتوار کو غروب آفتاب سے قبل صحرائی خرگوش کو حاصل کریں۔ اگر سیاہ رنگ کا ہو تو کوہ ورنہ جو بھی ہاتھ لگے پکڑ کر ذبح

عالم نہ صرف خود ہی اس مخفی مخلوق کا مشاہدہ کر سکتا ہے وہ اپنے ہر سائل کو حاضرات کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔ عمل یہ ہے:

عزمت علیکم والسمت علیکم سالکان سلطان الجن والانس احضر واحضر وامن جانب المشارق والمغرب والجنوب ولشمال بحق الیمان ابن داؤد علیہا اسلام وبحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ۔

۱۲۔ حاضرات دروہانیاں اور ہمزاد و جنات کو قابو میں لانے اور ان سے حل طلب مسائل میں امداد لینے کے ذیل کا دختہ روشن کریں۔

کندر سفید پوست خشخاش۔ کف دریائی۔ لوبان۔ زعفران۔

انسانی ہڈیاں ان سب کو جمع کر کے باہم خوب ملا لیں اور جب اس دختہ کو جلائیں گے تو حیرت انگیز مخلوق کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔

علامہ سعد الدین تفتازانی با کورۃ الاعداد میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس دن یہ عمل کیا جائے عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس دن روزہ رکھے اور اس عمل کو خلوت کے کسی مکان میں بجالائے دل قوی رکھے اور عمل سے قبل اپنا حصار باندھے تاکہ بلاؤں اور حاضرات سے امن میں رہے۔

۱۳۔ تغیر روحانیاں کے لئے ایک تنہا اور پاک و صاف مقام کا

انتخاب کر لیں۔ پھر شرائط جلالی و جمالی کی پابندیوں کے ساتھ عروج ماہ کے آخری دنوں میں اس عمل کو شروع کر کے اکتالیس یوم تک کیا جاتا ہے۔

عالم ایک قد آدم آئینہ کے سامنے آئینہ میں اپنے عکس پر نظر جماتے ہوئے کامل یکسوئی کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ ذیل کے عمل کو پڑھیں۔ چند روز بعد

آئینہ میں روحانیاں کا سایہ نظر آنے لگے گا ورنہ دوران عمل ایسا محسوس ہوگا کہ روحانیاں عالم کے ساتھ ہم کلام ہونا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر عالم

کے لئے ضروری ہے کہ وہ روحانیاں کی طرف کوئی التفات نہ کرے اپنا عمل جاری رکھے۔ یہاں تک کہ عمل کے آخری روز جب روحانیاں ظاہر ہو کر

سامنے آجائیں تو عالم ان سے عہد لینے کے لئے بعد حسب نشاء کام لے سکتا ہے۔ عمل یہ ہے:

عزمت علیکم یا معشر الادواح الجن والانس بحق

حضرت سلیمان ابن داؤد علیہ السلام احضرو

احضرو یا قوم الواح حاضر شو بحق یا حی یا قیوم

برحمتک یا ارحم الراحمین۔

دیداش یارب الروح والا جساد درماش یارب

الجن والانس علیماش یارب الرحمن والسماء طہارش

یارب للوح القلم ارہوش یا صاحب الطور و کتاب

المسطور الوحا العجل یا شاہ یکتا نوش فاضل شاہ جمد

میمون زنگی یا صاحب دار العقول والشور بحق ہلف لا

سماء علیک!

۱۰۔ علامہ وحید الدین ابن الخیر کشفی رسائل ہلالیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص حاضرات و ہمزاد کا مشاہدہ کرنا چاہے تو عروج ماہ

میں شب پنج شنبہ کو زحل و عطارد کے اوقات تثلیث میں گرہ سیاہ کو سرخ رنگ کے تانے کے تیز آلہ کے ساتھ کسی تانبہ کے برتن میں ذبح

کرے۔ اس طرح جو خون حاصل ہو اس میں گرہ کا دل چربی اور دونوں آنکھیں ملا کر تمام اجزاء کو خوب ملا لے۔ یہاں تک کہ پیٹے ہی

میں تمام خون جذب اور خشک کر دے اور مرہم کے برابر وزن روغن بلسان شامل کر کے کسی تانبے کے برتن میں ڈال کر اس کا منہ خوب سے

بند کر دیں اور گل حکمت کر کے آگ پر رکھ دیں۔ جب تمام مواد جل کر راکھ ہو جائے تو اسے پاس محفوظ رکھ لیں۔ اور جب حاضرات و ہمزاد کا

مشاہدہ کرنا چاہیں تو ذیل کا بخور روشن کریں اور حاضرین کی آنکھوں میں کا جل لگا دیں جو شخص بھی بخور روشن ہوتے وقت یہ کا جل استعمال کرے گا اپنے حاضرات و ہمزاد کو ملاحظہ کرے گا۔ بخور یہ ہے۔

الیوازرد۔ سیاہ مرچ۔ سنگ مقناطیس۔ کنجد سیاہ۔ زعفران عود قماری گل سرس۔ اس عمل کا کوین رات کا ہے اور حاضرین کے سامنے

بخور کا تیز تر روشن کرنا ضروری ہے تا آنکہ دھوئیں کے تاریک بادل اٹھنے لگیں جن میں عجائبات کا نظارہ بڑا دل فریب اور کامیاب رہے گا۔

۱۱۔ تغیر حاضرات و روحانیاں کی دوسری قسم کا عامل طلسمات کے ان عملیات سے کام لیتا ہے جن میں حاضرات و روحانیاں کو قابو میں لا

کر ان سے کام لیا جاتا ہے طلسمات کے ان عملیات میں پرہیز جلالی و جمالی شرط ہے۔ طریقہ اس عمل کا یہ ہے کہ متواتر سات دن تک شرائط معینہ کے

مطابق اپنے گرد حصار باندھ کر ذیل کے عمل کو ہر روز سات سو مرتبہ پڑھیں۔ ساتویں روز جب حاضرات و روحانیاں حاضر ہو جائیں تو ان

سے اپنے تابع فرمان ہونے کا عہد لیں جن کے بعد آپ جب چاہیں حاضرات کو حاضر کر کے ان سے کام لے سکتے ہیں۔ تغیر کی اس قسم کا

علم نجوم بچوں کی تعلیم

والدین اکثر اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں کہ کس طرح ان کے بچے تعلیمی اداروں میں نمایاں کامیابی حاصل کر سکیں۔

سب سے پہلے آپ یہ معلوم کیجئے کہ درحقیقت بچے کی مشکل کیا ہے۔ آیا وہ کس مضمون میں کمزور ہے یا بنیادی طور پر پڑھنے میں ہی دلچسپی نہیں لیتا تو کیا اس میں بنیادی صلاحیتوں کی کمی ہے یا وہ سیکھنے کے عمل میں بہت سست ہے۔ آیا بچے میں مستقبل مزاجی اور ثابت قدمی میں کمی ہے یا اس میں ضرورت سے زیادہ شوخی و شرارت ہے جس کی وجہ سے وہ دوسرے طالب علم ساتھیوں سے پیچھے رہ جاتا ہے۔

بچے کی اصل مشکل سے واقف ہونے کے بعد دوسرا مرحلہ یہ درپیش ہوتا ہے کہ اس کا کیا علاج کیا جائے۔ اگر مسئلہ بنیادی ہے۔ مثلاً اگر بچے کی لکھائی خراب ہے تو اس پر خصوصی توجہ دیں اور بازار سے رائٹنگ سیریز خرید کر دیں تاکہ وہ مسلسل مشق کر کے مہارت حاصل کر سکے۔ اگر پڑھ اور سمجھ نہیں سکتا تو نصابی کتب کے علاوہ دیگر کتب کی مدد سے سمجھائیں اور رفتہ رفتہ اس خامی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ایسے بچے جس روز اپنی ان بنیادی خامیوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اسی روز سے وہ اپنی پڑھائی پر پوری توجہ دینے لگیں گے اور ان کی شرارتوں میں نمایاں کمی واقع ہوگی کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ عموماً بچے شرارت استاد کی توجہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہیں اور چونکہ اب وہ اپنی خامیوں پر قابو پا چکا ہوگا لہذا وہ بھی اچھا کام کر کے استاد کی نظروں میں دعویٰ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرے گا جو کہ ذہین طالب علموں کا مقام ہوتا ہے۔ اگر بچہ قدرے کند ذہن ہے تو والدین کا فرض ہے کہ وہ اسکول کا تمام کام اپنی نگرانی میں کروائیں اور دیگر کاموں کو بلا ناغہ چیک کریں تاکہ

اسکول میں بچے کو شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ کیونکہ اکثر بچے خراب کام کر کے شرمندہ ہونے کے بجائے سزا سہہ لینا اسان سمجھتے ہیں۔ اس طرح رفتہ رفتہ ضدی اور ہٹ دھرم بن جاتے ہیں اور ان کی پڑھائی سے دلچسپی ختم ہو جاتی ہے۔ اگر بچہ ضدی اور ہٹ دھرم ہے تو مختلف طریقوں سے پڑھائی کا رجحان پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً کچھ سزا کا خوف اور انعام وغیرہ بھی مقرر کریں تاکہ وہ ثابت قدمی کے ساتھ تحصیل علم کی جانب راغب ہو جائے۔ اگر شرارت کو عنصر زیادہ ہو تو استاد کے مشورے سے مناسب سزادیں تاکہ وہ شرارت کی ہمت نہ کر سکیں۔ اگرچہ کسی خاص مضمون میں کمزور ہے تو اس مضمون کو اپنی نگرانی میں تیاری کروائیں یا کسی اچھے ٹیوٹر کو کچھ عرصہ کے لئے مقرر کریں اور بچے پر واضح کر دیں کہ اس مدت میں اپنی کمزوری پر قابو پالیں۔ تاکہ وہ ٹیوشن کا عادی نہ ہو جائے۔ یاد رہے! کہ ہمیشہ کا ٹیوشن عموماً بچے کی تعمیری صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیتا ہے۔ ڈانٹ ڈپٹ اور سزا سے اکثر بچے وقتی طور پر تو شرارت سے باز آ جاتے ہیں لیکن کچھ ہی عرصے بعد پھر اپنی پرانی روش پر چلنے لگتے ہیں۔ اس کی وجہ عموماً بنیادی کمزوری یعنی لکھنے پڑھنے میں کمزوری ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس بچے کو شرارت کرنے کے لئے کوئی ساتھی بھی میسر ہوتا ہے۔ لہذا اس صورت میں استاد کا فرض ہے کہ جس بچے کے ساتھ مل کر وہ شرارتیں کرتا ہے اس بچے کو کوئی ذمہ داری سونپیں اور اس پر خصوصی توجہ رکھیں۔ یہ بچہ اپنے کام میں منہمک ہو جائے گا اور اس شرارتی بچے کا شرارت میں ساتھ نہیں دے پائے گا۔ جب اس شرارتی بچے کا شرارت میں ساتھ دینے والا کوئی نہیں رہے گا تو اس کی شرارتوں میں نمایاں کمی آ جائے گی اور آہستہ آہستہ اپنے کام میں دلچسپی لینے لگے گا۔

متا کر آگے بڑھ جائیں۔ ایسے بچوں کو ڈاکٹر کو دیکھائیے اگر لا علاج ہوں تو اس شعبے کے ماہرین سے ٹیوشن دلوائیے یا روحانی امداد حاصل کیجئے۔

۴۔ اگر بچہ پڑھنے میں اور بنیادی حساب میں کمزور ہے آپ کو اس کمزوری کا علم ہو جائے تو فوراً ہی کسی قابل ٹیوٹر کا بندوبست کریں تاکہ جو نیز کلاس میں ہی یہ کمزوری دور ہو جائے یا در کھئے! یہ کمزوری عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی چلی جاتی ہے اور بلا آخر ایسا وقت آتا ہے جب بچہ کسی قیمت پر بھی پڑھنا نہیں چاہتا۔

۵۔ بعض بچوں کو انعام کا لالچ بھی پڑھائی کی طرف مائل کرتا ہے۔ اگر آپ کا بچہ ان میں سے ہے تو اپنے اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے انعام مقرر کریں۔ لیکن خیال رہے کہ انعام گریڈ کے بجائے مجموعی کارکردگی پر مقرر کریں۔ مثلاً کسی مشکل پیرا گراف کو با آواز بلند صحیح تلفظ اور ادائیگی کے ساتھ پڑھنے پر، کسی مخصوص مضامین کی مشقیں بغیر کسی کی مدد کے کرنے پر وغیرہ۔ اگر گریڈ کو مد نظر رکھ کر انعام مقرر کیا گیا تو آئندہ چل کر بچہ نقل کی طرف مائل ہوگا اور اس طرح انعام کا مقصد فوت ہو جائے گا۔

۶۔ انعام کے ساتھ ساتھ تعریف و توصیف بھی بچوں کی ہمت افزائی کرتی ہے۔ استاد اور والدین دونوں ہی بچے کی کارکردگی پر نظر رکھیں اور ہر اچھے کام پر حوصلہ افزائی کریں۔ اکثر اوقات بچے کی خاص خاص نمایاں کارکردگی کا ذکر مثال کر طور پر کریں تاکہ ان کا جوش و خروش مدہم نہ پڑھنے پائے۔ یہ اسلوب تمام بچوں کے لئے کارگر ہے لیکن خصوصی طور پر اسدی ارمیزانی بچوں کے لئے وطیرہ بنالیں۔ کونکہ یہ ہمیشہ خصوصی توجہ کے طالب ہوتے ہیں اور تعریف و توصیف ان کے لئے پیڑول کام کام کرتی ہیں۔ سرطانی اور حوتی بچے اس تعریف کا یہ مطلب لیں گے کہ آپ ان سے بے حد محبت کرتے ہیں وہ اس محبت کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی تعلیم پر بہت ضرور دیں گے۔

۷۔ آپ اسکول میں بچے کی پروگریس اور کارکردگی پر گہری نظر رکھئے اور اس کے استاد سے اس کی کارکردگی کے بارے میں سوالات کرنے سے نہ ہچکچائیے اور اگر استاد کسی خاص مسئلہ کی بابت کوئی مشورہ دیں تو شرمندہ ہونے یا ناراض ہونے کے بجائے پوری تہددی سے فوراً اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ روزانہ اس کی کاپیاں چیک کریں کہ کتنا کام کروایا گیا ہے اور استاد نے کیا کیا ہے۔

یاد رکھئے! اسکول سرکاری ہو چاہے پرائیویٹ کوئی بھی ٹیچر کل وقتی آپ کے بچے پر توجہ نہیں دے سکتا۔ ہاں! البتہ چند فرض شناس استاد ضرور آپ کو کوئی نہ کوئی گراں قدر مشورہ دیں گے۔

آپ کوئی خیال دل میں لائے بغیر مثلاً یہ کہ شاید یہ ٹیچر کسی وجہ سے آپ کے بچے کو ناپسند کرتا ہے یا بغض معاویہ رکھتا ہو، استاد کے مشورہ پر عمل کریں کیونکہ ایسے استاد عموماً دل سے آپ کے بچے کی ترقی کے خواہاں ہوتے ہیں اور ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ تمام کلاس یکساں کامیابی حاصل کرے اور یہ بچہ بھی عملی لحاظ سے دوسرے بچوں کے برابر ہو جائے۔ ویسے بھی ایک اچھا استاد تمام بچوں کی کامیابی و کامرانی کے لئے پوری کوشش کرتا ہے۔ وہ تمام والدین اور اساتذہ جو بچوں کو کامیاب و کامرانی کے لئے پوری کوششیں صرف کرتا ہے۔ وہ تمام والدین اور اساتذہ جو بچوں کو کامیاب و کامرانی دیکھنے کی خواہش رکھتے ہوں ان کے لئے چند نقاط درج ذیل ہیں۔

۱۔ ہر بچے کی سیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت دوسروں سے مختلف ہوتی ہے۔ مثلاً جملی، جوزا اور قوسی طالب علم ہر چیز جلدی جلدی سیکھنا چاہتے ہیں۔ ست رفتاری کی صورت میں وہ بور ہو جاتے ہیں اور پڑھائی سے ان کی توجہ ہٹ جاتی ہے۔ اس کے برخلاف ثوری اور عموماً جلدی طالب علم بھی پڑھائی میں جلدی بازی سے چڑھوس کر تے ہیں اور جب تک پوری طرح سے سمجھ نہ آئے آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔ لہذا والدین اور اساتذہ اس بات کا خاص خیال رکھیں اور ان پر خصوصی توجہ دیں علاوہ ازیں دیگر کتب سے بھی معلومات فراہم کریں تاکہ ان کی تسلی و تشفی ہو جائے۔

۲۔ اسی طرح ہر طالب علم پر سکھانے کا روایتی طریقہ کار نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر طالب علموں کی اکثریت آنکھوں سے بڑھ کر اور دیکھ کر علم حاصل کرتے ہیں اور اس کے مقابلے میں خصوصاً ثوری طالب علم سن کر بہتر سمجھتے ہیں لہذا ان کے لئے زبانی مشقیں اور ریڈینگ بہت فائدہ مند ہیں لیکن کچھ بچے عضلات کی مدد سے سمجھتے ہیں یعنی وہ لکھے بغیر نہ تو یاد کر سکتے ہیں اور نہ ہی سمجھ پاتے ہیں۔

۳۔ بعض بچے لکنت زبان کی وجہ سے صحیح تلفظ ادا نہیں کر پاتے۔ ایسے بچوں کے تلفظ درست کرنے پر زور نہ دیں وہ اعتماد کو بیٹھیں گے اور پڑھائی سے متنفر ہو جائیں گے۔ لہذا ان کو صرف صحیح تلفظ

فقہی مسائل

وقاص ہاشمی

سوال نمبر: اگر عین جمعہ کی جماعت کے وقت ہارش ہونے لگے، امام صاحب کے علم میں یہ بات ہو کہ سیکڑوں نمازی مسجد کے محن میں بھیگ رہے ہوں تو ایسی صورت میں کیا یہ اقرب بہ سنت نہ ہوگا کہ امام صاحب بہت چھوٹی سورتوں سے نماز پڑھائیں؟

جواب: جی ہاں ایسی صورت حال ہو تو جماعت میں مختصراً قرأت کرنی چاہئے۔

سوال نمبر: برکت، بیماری سے شفا یا کسی مصیبت سے نجات کے لئے سورۃ فاتحہ یا قرآن کریم کی کوئی سورت پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ پھر اس پر اجرت لینا کیسا ہے؟

جواب: کسی بیمار اور مصیبت زدہ پر قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت پڑھنا یا تعویذ لکھ کر دینا اور اس پر اجرت لینا جائز ہے۔

سوال نمبر: اگر ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہنا بھول گیا تو جانور حلال ہو جائے گا یا نہیں؟ اگر درمیان میں یا آخر میں یاد آجائے تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو جانور حلال ہے ہر گیس کٹنے سے پہلے یاد آ گیا تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے بعد میں یاد آیا تو ضروری نہیں۔

سوال نمبر: حلال کے واسطے اگر زید بکر کی مطلقہ سے اس نیت سے نکاح کرے کہ بعد مباشرت طلاق دیدوں گا ایسی حالت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

جواب: نکاح جائز ہے مگر اس نیت سے نکاح کرنے کو حدیث میں برا کہا گیا ہے۔

سوال نمبر: سنا ہے بیوہ عورت بچہ والی کا نکاح جائز نہیں ہے مگر عورت کا نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر بیوہ عورت بچہ اولاد کی پرورش کے نکاح ثانی نہ کرے اس کو ثواب ملتا ہے لیکن نکاح کرنا درست ہے، نکاح کرنے میں کچھ گناہ نہیں بلکہ اس زمانہ میں چونکہ نکاح ثانی عیب سمجھتے ہیں اس لئے کرنا چاہئے اور ثواب زیادہ ہے۔

سوال نمبر: نماز میں قہقہہ کرنا وضو اور نماز دونوں کو فاسد کر دیتا ہے یا صرف نماز کو؟

جواب: نماز میں قہقہہ کرنے سے وضو اور نماز دونوں فاسد ہو جاتی ہیں۔

سوال نمبر: نماز میں دنیوی خیالات اور وساوس کے پیدا ہونے سے نماز درست ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: نماز میں خیالات آجانے سے فساد نہیں ہوتا حتیٰ الوسع خیالات اور وساوس کو دفع کریں۔

سوال نمبر: کتے کا لعاب ہی ناپاک ہے یا بدن بھی؟

جواب: لعاب ناپاک ہے بدن ناپاک نہیں ہے۔

سوال نمبر: ایک شخص نے اپنے بھائی کو مارا، کہا تو اپنی زوجہ کو طلاق دیدے، اس نے جان کے خوف سے اپنی زوجہ کو طلاق دیدی، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔

سوال نمبر: جو شخص نذر کرے اگر اللہ تعالیٰ میرا فلاں کام پیدا کر دے تو دس نفل پڑھوں گا تو ان نفلوں کو کھڑا ہو کر ادا کرنا واجب ہے یا بیٹھ کر بھی ادا کر سکتا ہے۔

جواب: اگر طاقت ہو تو کھڑا ہو کر پڑھنا چاہئے۔



معینتی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

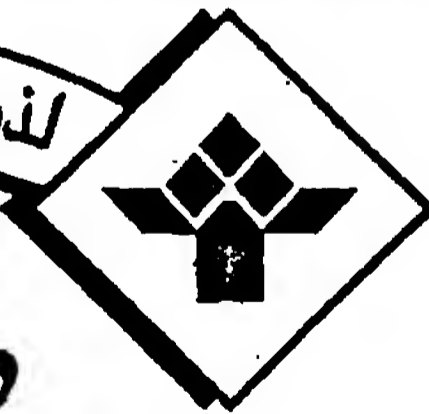
طہور اسونیسٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ ہلوائی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کٹکی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسونیسٹس®



بلاس روڈ، ٹاکیا پورہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

تبسم فاطمہ

2019ء کی تیاریاں

۲۰۱۹ء میں کیا ہوگا؟ یہ ایک سوال ہے ابھی سے سرائٹھانے لگا ہے۔ جہاں کانگریس پریشان ہے۔ وہاں علاقائی سطح کی سیاسی پارٹیوں کو بھی مستقبل کے لئے خطرہ نظر آنے لگا ہے۔ وقت کے ساتھ بی جے پی کی بڑھتی ہوئی طاقت نے ان تمام پارٹیوں کو حاشیہ پر ڈال دیا ہے۔ ان پارٹیوں کی مجبوری یہ ہے کہ یہ آپس میں اتحاد کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کیونکہ ماضی میں یہ پارٹیاں کھل کر ایک دوسرے کے خلاف سوچہ لیتی آئی ہیں۔ اس لئے ووٹس کا مسئلہ بھی اپنی جگہ برقرار ہے۔ ووٹس نے اس اتحاد کو تماشہ سمجھا تو ۲۰۱۹ء میں ان پارٹیوں کی کمرٹوٹ جائے گی۔ اس وقت تماشہ کا عالم یہ ہے کہ بی جے پی کو چھوڑ کر تمام مظلوم سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی طرف ہاتھ بڑھانے کی خواہش مند بھی ہیں اور شک میں گرفتار بھی۔ ان سیاسی پارٹیوں کے سامنے مودی کسی قد آور بت کی طرح نظر آتے ہیں جو آج کی تاریخ میں آرائس ایس اور بھاجپا سے بھی کہیں زیادہ اپنے قد کو بلند کر چکے ہیں۔ ان تین برسوں میں مودی نے فتح کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔ مودی نے کسی کی بھی پرواہ نہ کرتے ہوئے جس طرح اپنے سیاسی رتھ کو جنگ کے میدان میں اتارا، وہاں ان کے مقابل سیاسی پارٹی کا رویہ یہ ہے کہ دن میں آسمان میں تارے نظر آرہے ہیں۔ مودی نے سیاست سازش، زور زبردستی، الٹ پھیر، ای وی ایم مشین، یہاں تک کہ ہر اس داؤ کو آزمایا جہاں حزب مخالف زمین دوز نظر آئے۔ مودی کے سامنے کوئی بھی دوسری سیاسی پارٹی مقابلہ کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ سیاسی پارٹیوں میں خلفشار و انتشار اس بات سے بھی ہے کہ ان کے اپنے گھر میں بغاوت کی لہر تیز ہے۔ اور اس بغاوت کو روکنا آسان نہیں۔ بی ایس پی کو ہی لیجئے۔ مایاوتی نے ہار کا ذمہ دار نسیم الدین صدیقی کو

بتایا۔ صدیقی صاحب نے باغی تیار اپنایا۔ بیان دے ڈالا کہ مایاوتی مسلمانوں کو برا بھلا کہتی رہی ہیں۔ صدیقی صاحب جب تک مایاوتی خیمے میں رہے، مسلمانوں سے زیادہ مایاوتی کی وفاداری نبھاتے رہے اب نکال باہر ہوئے تو مسلمان یاد آرہے ہیں اپنی پارٹی بنا ڈالی۔ لیکن یہ طے ہے کہ صدیقی صاحب کا رویہ نہیں بدلا تو ۲۰۱۹ء میں اس کا نقصان مایاوتی کو اٹھانا پڑے گا۔ مایاوتی کی دوسری جنگ اب بھیم آرمی سے ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ یہاں پوری دال ہی کالی ہے۔ بھیم آرمی کے کپتان چندر شیکھر بی جے پی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اور بی ایس پی کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ یہ مایاوتی کا بیان ہے۔ مایاوتی کے ہاتھ سے مسلمان بھی نئے، اور دلت بھی۔ دلتوں کا معاملہ یہ کہ انتخابات آتے ہی جے پی کے بھی ہو جاتے ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ آگے ناراض اور باغی دلت بی ایس پی کا ساتھ چھوڑ کر بھیم آرمی پر توجہ کریں۔ اب بی ایس پی سپریمو کے پاس سیدھا سادہ ایک ہی راستہ بچا ہے۔ ایس پی سے ہاتھ ملایا جائے۔ ایس پی کا معاملہ یہ ہے کہ باپ بیٹے اور چچا شیو پال مل کر الگ پارٹی بنانے پر زور دے رہے ہیں تو اگلی شیش ابھی بھی کانگریس اور مایاوتی کے ساتھ مل کر ۲۰۱۹ء کی جنگ کو جیتنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ آر جے ڈی سر بارہ لالو پر ساد یادو کی پہل پر ۲۳ برس بعد اتحاد کی یہ کوشش کتنی ثمر آور ہوگی، یہ یقین سے کہا نہیں جاسکتا اس کی ایک وجہ تو یہی ہے کہ دونوں پارٹیاں ایک دوسرے کی نہ صرف کٹر مخالف رہی ہیں بلکہ ایک دوسرے کو پھوٹی آنکھ بھی دیکھنا برداشت نہیں کرتیں۔ تیسری طرف مردہ کانگریس بھی ہے جو پارٹی میں جان پھونکنے کے لئے دلتوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی مہم تیز کرنے میں لگی ہے۔ کانگریس ابھی بھی سمجھتی ہے کہ مسلمانوں پر اس کا پہلا حق ہے۔

مودی، آر ایس ایس اور بی جے پی سے ستائے گئے مسلمانوں کے پاس کانگریس کو چھوڑ کر دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے۔

دراصل یہ کانگریس کا مخالف ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے پاس ان تین، قیامت کے برسوں میں کانگریس ایک بھی وجہ نہیں ہے۔ کانگریس کی سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ مودی اور بی جے پی کے دباؤ میں آکر اس نے سیکولر کے نعرے کو خیر باد کہہ دیا۔ ان تین برسوں میں مسلمانوں اور دلتوں پر مسلسل ظلم ہوتے رہے لیکن کانگریس کسی بھی عملی کارروائی کے لئے سامنے نہیں آئی۔ سامنے اس لئے نہیں آئی کہ اس سے ہندو ووٹ کھودینے کا خطرہ اب بھی نظر آرہا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ ان کانگریسیوں کو صلاح کون دیتا ہے۔ رائل گاندھی اور سونیا گاندھی کو یہ بتانا چاہئے کہ کانگریس کا مسلمان ووٹ اس کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔ کیونکہ ماضی میں کانگریس نے سوائے خوفزدہ کرنے والی سیاست کر کے، مسلمانوں کے کسی بھی مسئلہ کا حل نہیں نکالا اور اب ان تین برسوں میں ہندو ووٹوں کے چھن جانے کے خوف سے مسلمانوں کے زخم پر مرہم پاشی کے لئے بھی خود کو تیار نہیں کر سکی۔ ابھی دو برس باقی ہیں، کانگریس کو سیاسی تجزیہ کی شدید ضرورت ہے کہ اس سے غلطیاں کہاں ہو رہی ہیں؟

موجودہ وقت میں مسلمانوں اور دلتوں پر ہونے والے مظالم کو دیکھتے ہوئے کانگریس پورے ملک میں بی جے پی کے خلاف ماحول بنانے کا کام بہ آسانی کر سکتی تھی۔ گٹور کشکوں کے ظلم، سلاٹر ہاؤس کو بند کرنے، طلاق ثلاثہ، ہزروں ایشوز تھے، جسے کانگریس اٹھا کر زمین و آسمان ایک کر سکتی تھی۔ یہ حقیقت ہے کہ میڈیا پر مودی کا قبضہ ہے۔ لیکن کیا میڈیا کانگریس کی بڑی بڑی ریلیوں کو نظر انداز کر سکتی ہے۔ کانگریس کی ایک آواز پر دوسری سیاسی پارٹیاں بھی اس ماحول میں اس کا ساتھ دینے کو تیار ہو جاتیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس برے وقت میں بھی کانگریس کے پاس کوئی حکمت عملی نہیں ہے۔ ریل اور سونیا سے ناراض کانگریسی بڑی تعداد میں پارٹی چھوڑ رہے ہیں۔

مودی اور بی جے پی کو ۲۰۱۹ء کے لئے تیاریاں کرنے کی

ضرورت نہیں ہے۔ مودی نے اس بار مسلمانوں کو راغب کرنے کے لئے رمضان کی مبارکباد بھی سلیقے سے دی ہے۔ بی جے پی کا مسلم مورچہ عام مسلمانوں کو قریب لانے کے لئے مسلسل اپنی مہم تیز کر رہا ہے۔ مودی نے ہندو راشٹر کا ہندو کارڈ کھینچا اور اس وقت ملک کی فضا ایسی ہے کہ عام ہندو مودی کی مخالفت میں کچھ بھی سننے کو تیار نہیں ہے۔ مودی اکیلے تمام سیاسی پارٹیوں پر بھاری پڑ سکتے ہیں۔ کانگریس کے علاوہ دیگر سیاسی پارٹیوں بھی یہ جانتی ہیں کہ دو سال بعد بھی، ۲۰۱۹ء کے انتخابات میں مودی سے مقابلہ آسان نہیں ہوگا، لیکن اس کے باوجود مقابلہ کے لئے جو تیاری چاہئے تھی، وہ تیاری کسی بھی سیاسی پارٹی کے پاس نہیں ہے۔ ۲۰۱۳ء میں کانگریس پہلے ہی سپر ڈال چکی تھی۔ ۲۰۱۹ء کے لئے بھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے وہ اپنی شکست تسلیم کر چکی ہو۔

اس وقت ملک کی موجودہ صورت حال پر تبصرہ کرنے سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ کوئی عملی قدم اٹھایا جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ سیاسی بساط پر اس وقت تمام مہرے پٹے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ یہ جنگ ملک کی سالمیت، جمہوری اقدار کے تحفظ اور انسانیت کی جنگ بھی ہے۔ اس جنگ میں شکست تب تک قائم ہے، جب تک میڈیا کی حمایت حاصل نہیں کی جاتی۔ مودی کی جنگ کو میڈیا نے ہی کامیاب بنایا ہے۔ اور آج ہندوستانی میڈیا حکومت کے ہر غلط قدم اور ہر ناجائز عمل کو صحیح اور جائز ٹھہرانے کا کام کر رہا ہے۔ کیا کانگریس، ایس پی، بی ایس پی اور دیگر سیکولر پارٹیاں کیا ایک بھی میڈیا یا بی وی چینل کی حمایت حاصل نہیں کر سکتیں؟ اس کا مطلب ہے، آہستہ آہستہ کئی چیئٹس ان کے ساتھ آجائیں گے۔ طاقتور اتحادی موچہ بننے کے باوجود میڈیا کو نظر انداز کر کے ہندوستانی عوام تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ۲۰۱۹ء میں تمام بڑی سیاسی پارٹیوں کا اتحادی کانگریس کی ڈوبتی نیا کو بچا سکتا ہے۔ ۲۰۱۹ء میں دو برس باقی ہیں، لیکن سیاسی پارٹیوں کے لئے یہ جنگ آر پار کی جنگ ہونی چاہئے۔

(مضمون نگار مصنف، تجزیہ نگار، اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب

سیدنا ابوبکر صدیق

۱- سیدنا ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی محبت و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر سے بڑھ کر مجھ سے زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوسری بہتر ہے۔ ابوبکر صدیق کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کر دو۔ (صحیح البخاری ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، صحیح مسلم ۲۲۸۲)

۲- سیدنا عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کیا: عورتوں سے نہیں (بلکہ میں پوچھ رہا ہوں کہ مردوں میں کون ہیں؟) تو فرمایا ان کے والد۔ (صحیح البخاری ۳۶۶، ۳۶۷، صحیح مسلم ۲۲۸۲)

۳- سیدنا ابوبکر صدیقؓ ان خوش نصیبوں میں سے ہیں جن کو جنت کے دروازوں سے آزادی دی جائے گی۔ (صحیح بخاری ۳۶۶، صحیح مسلم ۱۰۱۸)

۴- محمد بن حنفیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد سیدنا علیؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل صحابی کون ہیں؟ انہوں نے بتلایا کہ سیدنا ابوبکرؓ میں نے پوچھا پھر کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مجھے اس کا اندیشہ ہوا کہ اب پھر میں نے پوچھا کہ اس کے بعد کون تو فرمادیں گے کہ سیدنا عثمانؓ۔ اس لئے میں نے خود ہی کہا: اس کے بعد تو آپ ﷺ ہی ہیں تو فرمایا: میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام انسان ہوں۔ (صحیح البخاری ۳۶۷، احمد بن حنبل ۱۳۶)

۵- سیدنا وہب السوائیؓ سے روایت ہے کہ ہمیں سیدنا علی المرتضیٰؓ نے خطبہ دیا تو فرمایا: امت میں نبی کریمؐ کے بعد بہترین شخص کون ہے؟ ہم نے عرض کیا: امیر المؤمنین آپ۔ آپؓ نے فرمایا نہیں، اس امت میں نبی کریمؐ کے بعد سب سے افضل شخص سیدنا ابوبکر صدیقؓ ہیں۔ پھر سیدنا عمرؓ

ہیں۔ (فضائل الصحابہ احمد بن حنبل ۵۰، تاریخ دمشق الکبریٰ لابن مساکر ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶

۱۲- امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین الباقی فرماتے ہیں: جس شخص کو سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ کے فضائل معلوم نہیں ہے بلاشبہ وہ شخص سنت سے جا ملے۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل: ۱۰۸، کتاب الشریعہ للکبریٰ ج ۱، ۱۸۰۳ء، اسنادہ حسن)

۱۳- امام ابوبکر بن حفصؓ نے فرمایا: اگر تم برگزیدہ ہستیوں کا تذکرہ کرنا چاہتے ہو تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ اور سیدنا عمر فاروقؓ کو اور ان کے افعال (کارناموں) کو یاد کرو۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۲۳۸ سند صحیح)

سیدنا عمر فاروق اعظمؓ

۱- شرف صحابیت

۲- خلیفہ ثانی

۳- نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ مردوں میں سے آپ ﷺ کو سب سے بڑھ کر کون ہیں؟ فرمایا: ابوبکر، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: عمر۔ (صحیح البخاری ۲۶۶۲، مسلم ۲۳۸۳)

۴- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو (اپنے بعد) اپنا خلیفہ بناتا تو یقیناً ابوبکر اور عمرؓ میں سے کسی کو بناتا۔ (صحیح مسلم ۲۳۸۵)

۵- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں لوگوں کو الہام ہوتے تھے میری امت میں اگر کسی کو الہام ہوتا تو وہ عمر بن خطاب کو ہوتا۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۹)

۶- سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے وہ پیالہ تک کہ اس کی سیرابی میں نے ناخنوں سے نکلتی ہوئی محسوس کی، پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۱، صحیح مسلم ۲۳۹۱)

۷- نبی کریم ﷺ نے فرمایا (میں خواب کی حالت میں) جنت میں داخل ہوا پھر میں نے سفید رنگ کا ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل یہ کس کا ہے؟ تو جبریل نے کہا یہ سیدنا عمر بن خطاب کا ہے تو میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو دیکھ سکوں لیکن مجھے تیری غیرت یاد آگئی، یہ سن کر سیدنا عمرؓ نے

عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا بھلا میں آپ ﷺ پر غیرت کروں گا؟ (صحیح البخاری ۳۶۷۹، صحیح مسلم ۲۳۹۲)

۸- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس راستے سے بھی تجھے شیطان ملتا ہے وہ بھی تجھ سے ڈر کر اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۳، صحیح مسلم ۲۳۹۶)

۹- نبی کریم ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دینا ہی میں سنادی تھی۔ (صحیح البخاری ۳۶۹۵، صحیح مسلم ۲۴۰۳)

۱۰- نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ ﷺ کے پیچھے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمانؓ بھی چڑھے، احد پہاڑ حرکت میں آگیا تو آپ ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا اے احد رک جاؤ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔ (صحیح البخاری ۳۶۷۵)

۱۱- مشہور مفسر قرآن صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سیدنا عمرؓ سے اتنی زیادہ محبت ہو گئی تھی مجھے ڈر ہے کہ اگر سیدنا عمرؓ کو کوئی کتا پسند ہوتا تو وہ مجھے بھی پسند ہوتا اور میری خواہش ہے کاش میں موت آنے تک سیدنا عمرؓ کا خادم ہوتا اور یقیناً سیدنا عمرؓ کی کمی سب کو محسوس ہو رہی ہے حتیٰ کہ کانٹے دار درخت کو بھی۔ ان کا مسلمان ہونا فتح تھی، ان کی ہجرت مدد تھی اور ان کی حکومت رحمت تھی۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۰۷، المعجم الکبیر للطبرانی ۹/۱۸۱، اسنادہ حسن)

۱۲- سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کیا۔

(فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۱۳، سنن الترمذی ۳۶۸۲، اسنادہ حسن)

۱۳- نبی کریم ﷺ نے ان کے لئے شہادت کی دعا فرمائی۔ (فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۲۲۳، سنن ابن ماجہ ۳۵۵۸، اسنادہ صحیح)

۱۴- سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدنا عمرؓ پر رحم کرے جب ان کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے ایک لڑکے سے فرمایا: جس کی شلوار ٹخنوں سے لٹک رہی تھی، اے لڑکے! اپنے بالوں کو کم کر دو اور شلوار کو اوپر کر دو، بے شک اس میں کپڑوں کی صفائی بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی۔ (صحیح البخاری ۳۷۰۰، فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل ۳۲۹)

۱۵- سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: ہمیشہ سیدنا عمرؓ کے اسلام لانے کی وجہ سے ہمیں عزت ملی ہے۔ (صحیح البخاری ۳۶۸۳، صحیح ابن حبان ۶۸۸۰)

سیدنا عثمان ذوالنورینؓ

۱- شرف صحابیت اور مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ ہونے کا اعزاز

حاصل ہے۔

۲- آپ ﷺ کا شمار سابقین اولین اور عشرہ مبشرہ و صحابہ کرامؓ

میں ہوتا ہے۔

۳- حبشہ اور مدینہ منورہ کی جانب دو ہجرتوں کا اعزاز حاصل ہے۔

۴- سیدنا کعب بن عجرہؓ سے روایات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

قتلوں کا تذکرہ کیا تو وہاں قریب سے ایک شخص چہرہ ڈنپتے ہوئے گزر رہا

تھا، ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ شخص اس وقت ہدایت پر ہوگا۔ میں نے

ان کا پیچھا کیا۔ ان کو کندھے سے پکڑ کر ان کا چہرہ رسول اللہ ﷺ کی طرف

کر کے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ شخص؟ فرمایا: جب میں نے ان کو دیکھا وہ

سیدنا عثمان بن عفانؓ تھے۔ (فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۷۲۲، اسنادہ حسن)

۵- سیدنا علیؓ اپنے ہاتھوں کو اٹھا کر کہہ رہے تھے اے اللہ میں عثمان

کے خون سے بیزار ہوں اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا۔ (فضائل الصحابہ

لاجمہ بن حنبل ۷۲۷، المستدرک للحاکم ۱۹۳ اسنادہ حسن)

۶- سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: جب سے سیدنا عثمانؓ خلیفہ

بنے ہمارے معاملات کے متعلق کوئی کوتاہی نہیں کی۔

(فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۷۳۱، کتاب المعروف للنفوس ۸۶ اسنادہ صحیح)

۷- جیش العصرہ کی تیاری کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ نے

چندے کا اعلان کیا تو سیدنا عثمانؓ اپنے کپڑے میں ایک ہزار دینار لے

کر آئے اور نبی کریم ﷺ کی جھولی میں ڈال دیئے۔ آپ ﷺ نے

ان کو اپنے سامنے رکھ کر فرمایا: آج کے بعد عثمان بن عفان اگر کوئی عمل

نہا بھی کرے تو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

(فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۷۳۸، سنن الترمذی ۳۷۰۱، اسنادہ حسن)

۸- سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: تم سیدنا عثمانؓ کو سب دشمن مت

کرو وہ (سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمرؓ کے بعد) ہم سب سے افضل شخص

تھے۔ (فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۷۴۴، مصنف ابن ابی شیبہ ۶۷۳۶۲، اسنادہ صحیح)

۹- سیدنا عبداللہ بن سلامؓ نے (قاتلین سیدنا عثمانؓ سے) کہا: تم

لوگ سیدنا عثمانؓ کو مت قتل کرو کیوں کہ شہادت عثمانؓ کے بعد تم ہرگز

اکٹھی نماز نہیں پڑھ سکو گے۔

(فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۷۶۹، کتاب السنۃ للخلال ۲۲۳۷، اسنادہ صحیح)

۱۰- ہانی مولیٰ عثمانؓ سے روایت ہے کہ سیدنا عثمانؓ کا معمول تھا

جب کسی قبر پر جاتے تو وہاں کھڑے ہوتے اور روتے یہاں تک کہ ان

کی ڈاڑھی تر ہو جاتی۔ کسی نے کہا: آپ جنت اور جہنم کو یاد کرتے ہیں

(لیکن اس قدر نہیں روتے) لیکن قبر کو دیکھ کر کیوں رونے لگتے ہیں؟

فرمانے لگے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قبر قیامت کا سب

سے پہلا مرحلہ ہے، جو یہاں نجات پائے گا وہ بعد میں بھی نجات پائے گا

اور جو یہاں نجات نہیں پائے گا وہ بعد میں اس سے بھی زیادہ سختیاں

پائے گا۔ (سنن الترمذی ۲۳۰۸، سنن ابن ماجہ ۲۲۶۷، اسنادہ حسن)

۱۱- سیدنا حسنؓ فرماتے ہیں میں نے امیر المؤمنین ہونے کے

باوجود سیدنا عثمانؓ کو مسجد میں اکیلے قیلولہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۸۰۰، سندہ حسن)

۱۲- سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: سب سے سچا حیا کرنے والا عثمانؓ ہے (فضائل الصحابہ لاجہ بن

حنبل ۸۰۳، سنن الترمذی ۳۷۹۰، سنن ابن ماجہ ۱۵۴، اسنادہ صحیح)

۱۳- سیدنا عثمان بن عفانؓ نے اپنی شہادت سے ایک دن پہلے

فرمایا: رات کو مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ سیدنا

ابوبکرؓ اور سیدنا عمرؓ بھی ساتھ تھے اور مجھ سے فرمایا صبر کرو، روزہ ہمارے

ساتھ افطار کرنا ہے، پھر قرآن کریم منگوا یا اور کھولا اسی حالت میں شہید

ہو گئے۔ (فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۸۰۹، اسنادہ حسن)

۱۴- رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عثمانؓ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کو

خلافت کی قمیص پہنائے گا اور منافقین تم سے اتروانے کی کوشش کریں گے

مگر تم اسے مت اتارنا۔ (سنن الترمذی ۳۷۰۵، سنن ابن ماجہ ۱۱۳، اسنادہ حسن)

۱۵- امام حمرانؓ فرماتے ہیں: اسلام لانے کے بعد روزانہ غسل

کرنا سیدنا عثمانؓ کا معمول تھا۔ (فضائل الصحابہ لاجہ بن حنبل ۷۵۶، سندہ حسن)

سید علی المرتضیٰؓ

۱- شرف صحابیت

۲- جگر گوشہ رسول، سید فاطمہؓ بول کے شوہر ہیں۔

۳- ہجرت کی رات نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنا نائب بنا کر اپنے

بستر پر سلا دیا۔

۴- خلیفہ رابع برحق ہیں۔

۵- سیدنا زید بن ارقمؓ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب

سے پہلے سیدنا علیؓ نے نماز پڑھی۔

(مسند الطیالسی ۶۷۸، مسند الامام ۳/۲۷۰، خصائص علی للنسائی ۲، اسنادہ حسن)

۶- رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علیؓ، فاطمہؓ، سیدنا حسنؓ اور سیدنا

حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(صحیح مسلم ۲۴۰۴، خصائص علی بن ابی طالب للنسائی ۱۱)

۷- سیدنا ہبل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے غزوہ خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ

اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ اور اس کے رسول اس سے محبت

کرتے ہیں (صحابہ کرامؓ نے اس اضطراب کی کیفیت میں رات گزاری

کہ آپ ﷺ کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کئے ہوئے تھا کہ آپ

ﷺ اسی کو جھنڈا عطا فرمائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی

طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ان کی

آنکھ میں تکلیف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو بلاؤ۔ سیدنا علیؓ کو بلایا

گیا۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے

حق میں دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا تکلیف

ہی نہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا دیا۔ سیدنا علیؓ نے عرض کیا

یا رسول اللہ ﷺ میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک

وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا

جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو اسلام کی دعوت

دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں، بخدا اگر تمہاری

وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں

سے بہتر ہے۔ (صحیح البخاری ۳۷۰۱، صحیح مسلم ۲۴۰۴)

۸- نبی کریم ﷺ نے سیدنا علیؓ کو فرمایا کیا تو اس بات پر خوش نہیں

ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت رہی ہے جو موسیٰ کو ہارون کے ساتھ تھی۔

مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (صحیح مسلم ۲۴۰۴، خصائص علی للنسائی ۴۹)

۹- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ علیؓ مجھ سے ہیں اور میں علیؓ

سے ہوں اور یہ ہر مومن کا دوست ہے۔

(السنۃ لابن ابی عاصم ۱۸۷، خصائص علی للنسائی ۶۸، اسنادہ حسن)

۱۰- سیدہ ام سلمہؓ فرماتی ہیں اے ابو عبد اللہ! کیا تم میں کچھ لوگ رسول

اللہ ﷺ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ پھر تم پر اس بات کا ذرا اثر نہیں ہوتا۔

میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو کون برا بھلا کہتا ہے؟ انہوں نے

فرمایا: وہ لوگ سیدنا علیؓ کو برا بھلا کہتے ہیں، البتہ جو ان سے محبت کرتا ہے

یقیناً رسول اللہ ﷺ ان سے محبت کیا کرتے تھے۔

(مسند ابی داؤد ۷۱۳، المعجم الکبیر للطبرانی ۲۳/۴۲۳، سندہ حسن)

۱۱- سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے متعلق

فرمایا: مجھ سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور مجھ سے بغض نہیں رکھے گا

مگر منافق۔ (صحیح مسلم ۷۸، خصائص علی للنسائی ۱۰۰)

۱۲- سوادہ بن حنظلہؓ کہتے ہیں سیدنا علیؓ کی داڑھی زرد رنگ کی

تھی۔ (فضائل الصحابہ لاجمہ بن حنظلہ ۹۳۶، الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۳/۲۷۸، سندہ حسن)

۱۳- عمرو بن حبشیؓ سے روایت ہے کہ سیدنا حسنؓ نے سیدنا علیؓ کی

شہادت کے بعد ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا یقیناً تم سے کل وہ شخص جدا ہو گیا

جس سے علم میں آؤ لون (قدیم علمائے کرام) آگے نہیں تھے اور نہ ہی

بعد میں آنے والے ان کا مقام پائیں گے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ ان کو

جھنڈا دیتے اور جہاد کے لئے روانہ کرتے وہ تب لوٹتے جب ان کو فتح

ملتی اور انہوں نے اپنے اہل و عیال کے لئے سوائے ۷۰۰ درہم کے کچھ

بھی نہیں چھوڑا تا کہ ان کے اہل و عیال اس (سات سو درہم) سے خادم کا

بند و بست کر لیں۔

(فضائل الصحابہ لاجمہ بن حنظلہ ۹۳۲، صحیح ابن حبان ۹۳۲، مسند البزار ۱۳۴، اسنادہ صحیح)

۱۴- سیدنا علیؓ بیت المال میں جھاڑو لگواتے تھے، پھر اسے صاف

کرا کر وہاں نماز پڑھتے اس امید سے کہ قیامت کے دن یہ گواہی دے

کہ علیؓ نے بیت المال کو مسلمانوں سے نہیں روکا۔

(فضائل الصحابہ لاجمہ بن حنظلہ ۸۸۶، الاستیعاب لابن عبد البر ۳/۳۹، اسنادہ صحیح)

۱۵- سیدنا علیؓ نے فرمایا ایک قوم میری محبت میں غلو کی وجہ سے جہنم

میں داخل ہوگی اور دوسری قوم میرے ساتھ بغض کے سبب آگ میں

داخل ہوگی۔ (السنۃ لابن ابی عاصم ۹۸۳، سندہ صحیح)

ناد علی کا تاریخی پس منظر اور خواص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَادِ عَلٰی مُطَهِّرَ الْعَجَائِبِ تَجِدُهُ عَوْنًا لَّكَ فِی النَّوَائِبِ، كُلُّ هَمٍّ وَ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِعَظَمَتِكَ یَا اللّٰهُ بُنُوْتُكَ یَا مُحَمَّدٌ وَبَوَلَا یَتِّکَ یَا عَلٰی یَا عَلٰی یَا عَلٰی اَذْرِ غِیْبِیْ۔

چنانچہ لشکر اسلام غزوہ احد میں منتشر ہوا اور قریب شکست پہنچ چکا تھا پیغمبر ﷺ اسلام کا دندان مبارک شہید ہوا تھا آنحضرت ﷺ کو سخت پریشانی ہوئی۔ یہ مشہور ہو چکا تھا کہ پیغمبر اسلام شہید ہو چکے ہیں پس اسی اثناء میں جبرائیل امین پیغمبر کے خدمت میں یہ کلمات لے کر نازل ہوئے

کُلُّ غَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوَلَا یَتِّکَ یَا عَلٰی یَا عَلٰی یَا عَلٰی حضور رسالت مآب ﷺ بزبان وحی یہی کلمات با آواز بلند فرمانے لگے کہ اچانک حضرت شاہ ولایت امیر المومنین امام المستنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے لشکر کفار سے جنگ ہوئی بعض کو دامن جہنم کیا اور بقیہ کو شکست اٹھانا پڑی علی علیہ السلام کے بابرکت وجود سے تمام غیبتیں لشکر اسلام نے حاصل کیں اس عبارت کو (ناد علی کا نام ایسے دے دیا گیا جس طرح سورہ توحید کو سورہ قل ہو اللہ احد اور سورہ قدر کو انزلنا کہا جاتا ہے)

انشاء اللہ بعون خدائے لایزال دشمن مغمور و مغلوب ہوگا۔ ☆ برائے دفع شر و دشمن ۲۰ روز کا عمل ہے روزانہ ۷۰ مرتبہ ناد علی پڑھے۔ ☆ دشمنی دور ہوگی لطف و عنایات حاصل ہوگی ۲۰ روز کا عمل ہے روزانہ ۲۰ مرتبہ ناد علی پڑھے۔ ☆ جادو کے اثر کو باطل کرنے کا طریقہ کسی برتن میں سات کنوؤں کا پانی جمع کریں پھر اس پانی میں تازہ جنگلی شہد ملا لیں جسے عام آنکھیں نہ دیکھ سکیں ہوں اب اس پر ناد علی پڑھیں اور مریض کو پلائیں ان شاء اللہ جادو کا اثر زائل ہوگا۔ ☆ جادو کا اثر ختم کرنے کے لئے بروز جمعہ صبح ۲۸ مرتبہ پڑھیں ان شاء اللہ جادو کا اثر زائل ہوگا۔ ☆ نظر بد کے اثرات زائل کرنے کے لئے اور زبان بندی کے لئے ۳ روز کا عمل ہے روزانہ ۳۰ مرتبہ ناد علی پڑھے چشم بد کے اثر سے محفوظ رہے گا اور دشمنوں کے برے ارادوں سے نجات ملے گی۔ ☆ زہر کے اثر کو دور کرنے کے لئے ناد علی کو چینی کے پیالے پر مشک و زعفران سے لکھے اور پھر اسے پانی سے دھو لیں مریض کو پلائیں انشاء اللہ زہر کا اثر دور ہوگا۔ ☆ اگر کسی پر حاکم، بادشاہ بے گناہ غصہ کرتا ہو اور رنجیدہ رہتا ہو تو اس کے دل میں نرمی و جذبہ رحم دلی پیدا کرنے کے لئے ۷ مرتبہ ناد علی پڑھے انشاء اللہ ظالم کا غیظ و غضب و لطف و عنایت میں بدل جائے گا۔ ☆ بادشاہوں، حاکموں کے درباروں میں کامیابی کے لئے

خصوصیات نادر علی مختلف طریقوں کا عمل و فوائد ناد علی کے چند فوائد درج ذیل ہیں۔ ☆ روزانہ ۷۰ مرتبہ پڑھنے سے دشمن مغلوب ہوں گے۔ ☆ دشمن کو ذلت و خواری و شکست فاش پہچانے کے لئے ۶ روز کا عمل ہے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ ناد علی پڑھے خدائے لایزال کی مدد سے دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔ ☆ جو شخص شر اعداء سے مکمل طور محفوظ رہنا چاہے تو روزانہ ۱۰۰۰ مرتبہ ناد علی پڑھے انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا ☆ دشمن خود بخود گھر چھوڑ جائیں اور آپ کو ان سے کلی نجات حاصل ہو جائے ۳۰ روز کا عمل ہے ہر روز ۳۰ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ دشمن پریشان حال ہو جائے گا۔ ☆ اگر دشمن کے درمیان اختلاف چاہتے ہو تو ۶۵ مرتبہ ناد علی پڑھو۔ ☆ دشمن پر مکمل غلبہ حاصل کرنے کے لئے ۵ دن کا عمل ہے روزانہ ۵۰ مرتبہ ناد علی پڑھے تو انشاء اللہ نجات کامل ملے گی۔ ☆ جب دشمنوں میں گھر جائے اور بظاہر جان بچانے کا کوئی ذریعہ معلوم نہ ہوتا ہو تو ۷۰ مرتبہ ناد علی پڑھے انشاء اللہ دشمن اندھا ہو جائے گا یعنی دشمن کی نگاہوں سے چھپ جائے گا اور نجات و سلامتی حاصل ہوگی۔ ☆ دشمن کی زبان بندی کے لئے ۳ روز کا عمل ہے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ ناد علی پڑھے۔ ☆ دشمنوں کا خاتمہ کرنے کے لئے ۷ روز کا عمل ہے روزانہ ۷۰ مرتبہ ناد علی پڑھے

جیون ساتھ کا انتخاب کریں

عدد معلوم کرنے کا طریقہ
مثلاً شہزاد کا عدد معلوم کرتا ہے۔

ش ۵ ز ۱ د

۳ ۵ ۱ ۷ = ۲۰ صفر کی کوئی قیمت نہیں

پس شہزاد کا عدد ۲۰ ہو اس طریقہ سے آپ دیگر ناموں کے اعداد معلوم کر سکتے ہیں۔

اعداد	حروف
۱	ا۔ی۔ق۔غ
۲	ب۔ک۔ر
۳	ج۔ل۔ش
۴	د۔م۔ت
۵	ھ۔ن۔ج
۶	د۔س۔خ
۷	ر۔ع۔ز
۸	ح۔ف۔ص
۹	ط۔ص۔ظ
عدد ۱	عدد ۳، ۴، ۵، ۷ کے ساتھ شادی کرنی چاہئے جبکہ ۸، ۶، ۲، ۹ والوں کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے۔
عدد ۲	عدد ۲، ۳، ۶، ۹ والوں کے ساتھ شادی کرنی چاہئے جبکہ ۵، ۷، ۸ والوں کے ساتھ ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے۔
عدد ۳	تمام اعداد کے ساتھ شادی کرنی چاہئے ماسوائے ۱ اور ۴ کے۔
عدد ۴	تمام اعداد کے ساتھ شادی کرنی چاہئے ماسوائے ۱، ۲، ۵، ۷ کے۔
عدد ۵	عدد ۲، ۳، ۶، ۹ کے علاوہ تمام اعداد کے ساتھ زادواجبی زندگی گزار سکتے ہیں۔
عدد ۶	عدد ۲، ۳، ۶، ۹ والوں کے ساتھ شادی کرنی چاہئے۔
عدد ۷	۱ اور ۲ کے علاوہ باقی تمام اعداد کے ساتھ شادی کر سکتے ہیں۔
عدد ۸	۳، ۴، ۵، ۷ والوں کے ساتھ کر سکتے ہیں۔
عدد ۹	سوائے ۵ اور ۸ کے تمام اعداد والوں کیلئے ساتھ ساتھ ہو سکتا ہے۔

۶ روزہ عمل ہے روزانہ ۱۰۰ مرتبہ نادر علی پڑھے۔ ☆ دلی مراد پوری ہونے کے لئے ۳ مرتبہ نادر علی پڑھے ان شاء اللہ حاجت شرعی جس کا ارادہ کیا ہے پوری ہوگی۔ ☆ اگر کسی کو کوئی مشکل درپیش ہو تو ہر صبح کو ۳۰ مرتبہ نادر علی پڑھے ☆ دلی حاجات ۵ روز کا عمل ہے روزانہ ۱۵۴ مرتبہ نادر علی پڑھے۔ ☆ ۶۵ مرتبہ نادر علی پڑھنے سے بے خوابی دور ہوگی اور انشاء اللہ پرسکون نیند آئے گی۔ ☆ غربت و فقر و پریشانی کی دوری کے لئے روزانہ ۵۰۰ مرتبہ نادر علی پڑھے انشاء اللہ رہتی زندگی خوش حالی اور بے نیازی سے گزرے گی فقر و فاقہ دور ہوگا پریشانیوں سے کلی نجات حاصل ہوگی۔ ☆ اگر کوئی شخص کسی مرض میں مبتلا ہو اور دنیا کے طبیب عاجز آجائیں تو ۷۰ مرتبہ پانی پر نادر علی پڑھے اور مریض کو پلائیں انشاء اللہ شفاء کاملہ حاصل ہوگی۔ ☆ جملہ امراض کی شفا یابی کے لئے ہر روز ۷۰ مرتبہ نادر علی پڑھے انشاء اللہ شفا ہوگی۔ ☆ چھپے ہوئے خزانوں کے ظاہر ہونے کے لئے ۳۰ روز کا عمل ہے روزانہ ۷۰ مرتبہ نادر علی پڑھے انشاء اللہ اس کے لئے خزانے دھینے ظاہر ہوں گیں۔ ☆ برائے کشف اسرار غیب پر پردہ غیب سے راز خداوندی معلوم کرنے کے لئے ۳۰ روز کا عمل ہے روزانہ ۱۶۷ مرتبہ نادر علی پڑھے انشاء اللہ اسرار علم لدنی اور پردہ غیب سے راز ہائے خداوندی ظاہر ہوں گے۔ ☆ (عالم خواب) نیند کی حالت میں حضور رسالت مآب ﷺ کی زیارت حاصل ہوگی سوالا کھ انبیاء کرام کی زیارت ہوگی سوتے وقت ہر رات ۳۰۰۰ مرتبہ نادر علی پڑھ کر سوائے انشاء اللہ حضرت ختمی مرتبت ﷺ اور اولو العزم انبیاء کرام کی زیارت ہوگی۔ ☆ بد بختی کے زائل ہونے اور کامیابی و خوشحالی کے لئے ۱۰۰ مرتبہ روزانہ نادر علی پڑھے۔ ☆ تمام مشکلات، مہمات اور جملہ دشواریوں کے حل کے لئے نادر علی کا بکثرت ورد کرنا اکسیر ہے۔ ☆ پردہ غیب سے حاجات پوری ہوں گی روزانہ ۵۰۰ مرتبہ نادر علی پڑھے۔ فقر و پریشانی کے دور ہونے کے لئے اور دولت و ثروت کے لئے روزانہ ۱۸ مرتبہ نادر علی پڑھے۔ ☆ فتح کامل و امور دنیا میں کمال کامیابی کے لئے ۵ روز کا عمل ہے روزانہ ۳۰۰ مرتبہ نادر علی پڑھے۔ ☆ عزت، وقار، ترقی م راتب روزانہ ۱۰ مرتبہ نادر علی پڑھے۔ ☆ تنہائی، وحشت کی دوری، اور قید و بند سے نجات کے لئے روزانہ ۱۶۵ مرتبہ اسی طرح قید و بند سے نجات کے لئے روزانہ ۷۰ مرتبہ نادر علی کا ورد کریں۔ ☆ روزانہ ۷۰ مرتبہ نادر علی پڑھنے سے علم و حکمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔



تحریر کی ہے، روم کے مشہور زمانہ فلسفی پلاٹینی نے پیاز کے ستائش وہ قائدے تحریر کئے ہیں جو زندہ رہنے کے لئے سنگ میل ہیں اور جنہوں نے پیاز کی اہمیت کو بے حد زیادہ کر دیا ہے اور روم کا مشہور زمانہ بادشاہ نیرود جس نے روم کو جلا کر اس کی تباہی کا تماشا دیکھا تھا، علم موسیقی اور گانے کا رسیا بھی تھا، وہ اپنی آواز کو سریلی بنانے کے لئے سال کے بارہ ماہ پیاز کا استعمال کرتا تھا۔ پاکستان میں ملکہ ترنم نور جہاں جو اپنی سریلی آواز کے لئے دنیا بھر میں لاثانی ہیں اپنے ایک انٹرویو میں اپنی پسندیدہ سبزی پیاز بتلاتی ہیں اور مشہور عالم لوگوں نے بھی اپنی آواز کو سریلی بنانے کے لئے رنگ کو گورا کرنے کے لئے اور ذہن کو تیز کرنے کے لئے پیاز سے مدد لی ہے۔ یہ دنیا بھر کی مشہور سبزی ہے جو قدم قدم پر مختلف علاج معالجوں میں کام آتی ہے۔ اسے ہر دور میں ہر قسم کے انسانوں نے نعمت خداوندی تسلیم کیا ہے۔

جزائر عرب الہند میں آج بھی یہ رواج ہے کہ مریض کا کمرہ چھوٹ سے پاک کرنے اور جراثیم کو ختم کرنے کے لئے وہاں ہر روز پیاز چھیل کر پھیلا دی جاتی ہے۔ آئرلینڈ کے لوگ اسے کھانسی، نزلہ اور زکام کے لئے بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔

مصر والے اسے دیوتا خیال کرتے ہیں اور اس کی پوجا کرتے ہیں اور قدیم مصر کا وہ کاریگر جو اہرم بنایا کرتے تھے لاکھوں پونڈ پیاز ہر روز کھایا کرتے تھے۔

زمانہ وسطی کے لوگ مریضوں کے پاس جانے سے پہلے ہاتھوں میں پیاز پکڑ لیا کرتے تھے یا پیاز کا پانی ہاتھوں میں لگا لیا کرتے تھے تاکہ مریض سے چھوٹ یا جراثیم اثر نہ کریں مگر دور جدید میں گھریلو خواتین پیاز چھیلنے کے بعد کئی کئی بار پانی سے صابن لگا کر ہاتھ صاف کرتیں تاکہ پیاز کی بو ختم ہو جائے۔

دنیا بھر میں وہ مشہور عام سبزی ہے جس کے بغیر کوئی سالن پکانا ممکن نہیں اور نہ ہی کوئی سالن اس کے بغیر مزیدار بنتا ہے، اس کی بھی چند اقسام تھیں مگر وہ کسی بیان کے لائق نہیں کیوں کہ سبھی اقسام کی تاثیر یکساں ہے۔ یہ قدرت کا ایک عطیہ ہے، اسے ہانڈی میں مسالہ کی جگہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا اچار بھی سرکہ وغیرہ میں ملا کر بنایا جاتا ہے۔ چٹنی بھی تیار کی جاتی ہے اور بطور سلاڈ بھی اسے کھایا جاتا ہے۔

اجزاء : نشاستہ، پروٹین، نمکیات، فاسفورس اور وٹامن بی و ای جی اس کے اجزاء میں ہے جب کہ اس کا مزاج گرم اور خشک ہوتا ہے۔ یہ سفید اور سرخ دو رنگوں میں ہوتا ہے۔

خصوصیات و علاج : پیاز وہ نعمت ہے جب قوم بنی اسرائیل من و سلوئی کھاتے کھاتے اکتا گئی تو اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پیاز، مسور اور لہسن کی تمنا کی تھی۔

پہلے پہل پیاز کی اہمیت سے کیسیادان اور علم طب کے موجود آگاہ نہ تھے، مگر بعد تحقیق جب اس میں وٹامن ج بھی دریافت کی گئی تو یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ وہ مقید عالم اور کامیاب غذا ہے جس کی کچھ اپنی خصوصیات ہیں، اسے اگر کچی حالت سے سبزی کے طور پر پکایا جائے تو ہمیں سے کچھ کم نہیں ہوتا بلکہ اس کے حیاتین کی مقدار پکنے کے بعد بڑھ جاتی ہے، یہ ہر چند کم محنت اور معمولی چیز ہے مگر فوائد میں یہ سب سے بڑھ کر ہے۔ اس کا پانی آنکھوں میں آنسو لاتا ہے جب اسے کاٹایا چھیل جائے تو آنکھیں رونے لگتی ہیں۔

پیاز کی ایک تاریخ ہے، ہم یہاں اس کا بیان چیدہ چیدہ کریں گے۔

علم طب یونانی کے پرانے حکماء اس کے فوائد سے بخوبی آگاہ تھے اور اس امراض کے سد باب کے لئے استعمال میں لائے تھے۔ اس کے بارے میں دنیا کے مشہور مفکر حکیم پاتی گوراس نے ایک عظیم کتاب

قدیم اطباء کا قول ہے کہ اگر کچھ یا بھڑکاٹ لے تو پیاز کا پانی وہاں لگا دیں درد دور ہو جائے گا اور زہرا پٹا اثر نہ کرے گا۔

یہ بات طے شدہ ہے کہ اگر ہاتھ میں پیاز کی گانٹھ ہو تو لو نہیں لگ سکتی۔

معدہ کو طاقت دینے میں بے حد مفید ہے، اس کا پانی آنکھ میں ٹپکانا اور معہ جرب اور شروع نزول الماء کے ہمراہ شہد آنکھوں کے امراض اور نظر کی کمزوری کے لئے آنکھوں میں لگانے سے غلیظ مواد خارج ہو جاتا ہے اور آنکھوں کو شفا ملتی ہے۔

اسے اگر پاس رکھا جائے یا دہی کے ہمراہ یا سادہ کھائی جائے تو امراض سے بچاتی ہے اور پانی کی خرابی کے باعث کوئی اندیشہ کا امکان نہ ہوتا اسے سرکہ کے ہمراہ کھانا چاہئے۔

کانوں کے امراض کے لئے بے حد مفید ہے، اس کا عرق کانوں میں ٹپکانے سے ثقل سامعہ اور دوری و طہین کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور کاکوں کی میل کو یہ عرق صاف کرتا ہے۔

اگر پیشاب بند ہو اور مثانہ کا تشنج ہو تو پیاز کو باریک چس کر آٹا، گہوؤں و پسی ہوئی پیاز کھولتے پانی میں ڈال کر پلٹیں بنالیں اور اسے پیٹ پر باندھ دیں، یقیناً پیشاب جاری ہو جائے گا اور تشنج مثانہ کو شفا ہوگی۔

اگر بلغمیت اور سردی سے حیض بند ہو گیا ہو تو پیاز کو خوب گھی میں سرخ کر لیں اور روٹی کو خوب چڑ کر اس میں مخلول کر دیں اور کھائیں، حیض جاری ہو جائے گا۔

پیاز کو نہیں کر اس کا لیپ بالوں پر کر دینے سے سیاہ بال اگنے شروع ہو جاتے ہیں۔

بدن پر سیاہ داغ موجود ہو تو اس پر پیاز کا عرق لگاتے رہنے سے یہ ختم ہو جاتا ہے۔

پیاز کے بیج سدھ کو کھولتے ہیں اور بھوک لگانے کا باعث ہیں۔ اسے پکا کر درموں پر اس کا لیپ کر دینے سے ورم تحلیل ہو جایا کرتے ہیں۔

آٹھ دس پیاز لیں اور انہیں خوب کوٹ لیں، گودہ بنا کر اسے

آگ پر پکائیں اور اس وقت اس میں سرکہ اور روٹی ملا لیں، اسے چند منٹ بلائیں اور پھر نمونیہ (ذات الریہ) میں قابل برداشت حال میں پوٹلی میں ڈال لیں اور حصہ مارف کی جانب سینہ پر رکھیں جب تک حالت درست ہونے کی طرف رجحان نہ ہو یہ عمل جاری رکھیں، نمونیہ درست ہو جائے گا اور کسی بھی دیگر علاج سے پہلے مریض شفا یاب ہوگا۔

نصف چھٹانک پیاز کا پانی صبح سویرے سے پلاتے رہنے سے گردہ و مثانہ کی پتھری ریزہ ریزہ ہو کر خارج ہو جاتی ہے، یہ پانی نہار منہ پینا شرط ہے۔

پیاز چھیل کر اسے دھو لیں اور اس پر کھانے والا نمک چھڑک لیں، جب شدید ہچکی آرہی ہو تو یہ مریض کو دیں، ہچکی بند ہو جائے گی، کئی روز سے ہچکی آرہی ہو تو چند روز اسے کھانے سے ہمیشہ کے لئے ہچکی بند ہو جائے گی۔

پیاز کا رس ایک دو قطرہ ناک میں ٹپکائیں، بکسیر بند ہو جائے گی۔ سفید پیاز حسب ضرورت لیں اور انہیں خشک کر لیں اور پھر انہیں خوب کوٹ کر اس کا سفوف بنالیں اور احتیاط سے رکھ لیں۔ مریض کو آدھ پاؤ ہی میں چھ ماشہ ملا کر کھلا دیں۔ اگر بے حد اسہال ہو تو ایک گھنٹہ بعد دوسری خوراک دے دیں، صرف دو خوراک کافی ہیں، دو گھنٹے کے بعد ایک دست آئے گا اور پچش بھی ختم ہو جائے گی۔ غذا میں چاول اور دہی کے علاوہ اور کچھ کھانے کو نہ دیں۔

کچی پیاز کھانے اور پیاز پاس رکھنے سے طاعون اور دوسرے وبائی امراض قریب نہیں آسکتے۔

بھنی ہوئی پیاز پھوڑوں پر باندھ دینے سے درد اور سوجن ختم ہو جاتی ہے اور پھوڑے پھٹ جاتے ہیں۔

پیاز کو آگ پر بھون لیں اور پھر اس کا چھلکا دور کر کے اسے گھی میں بریاں کریں، یہ گرم گرم پیاز بوا سیر کے مسوں پر باندھ دیں، سے ختم ہو جائیں گے اور درد فوری بند ہو جائے گا۔

نوشادر برابر مقدار میں پیاز کے رس میں رگڑیں جہاں تک کہ دونوں یک جان ہو جائیں، اسے شیشی میں بھر لیں، بچھو کاٹنے کا

کامیاب علاج ہے، اس کے چند قطرے متاثرہ مقام پر لگا دینے سے درد ختم اور زہر کو آرام ملتا ہے۔

پیاز کا رس کپڑے میں چھان لیں اور ہمراہ سیاہ سرمہ تین روز اسے کھل کریں، جب رس خشک ہو جائے تو مزید رس ملا دیں۔ آنکھوں میں یہ سرمہ لگاتے رہیں، دھند، جالا، موتیا بند اور آشوب چشم کے لئے یقینی شفا ہے۔

ایام ہیضہ میں اگر پیاز کاٹ کر گھر میں رکھ لیں تو اس گھر میں ہیضہ کا داخلہ تک نہ ہوگا۔

پیاز آگ میں بھون لیں اور اس کا رس نکال کر گرم گرم پلائیں، پیٹ درد کو شفا حاصل ہوگی۔

پیاز گھوٹ لیں اور اسے گلے پر لگائیں، اس سے خناق، گلے کا درد اور گلے کی سوجن کو آرام ملے گا۔

چند کالی مرچیں اور آدمی چھٹا تک پیاز لیں اور اسے پیس کر لٹی بنالیں اس میں کسی قدر پانی شامل کر لیں اور ہیضہ کے مریض کو چھٹا تک چھٹا تک بھر دیتے رہیں۔

درد، گھبراہٹ اور قے کو افاقہ ہوگا اور چند خوراک کھانے سے مریض یقیناً مکمل صحت مند ہوگی۔

موسم برسات میں اس کا زیادہ استعمال کریں، موسمی بیماریاں قریب نہ آئیں گی۔

پیاز کا اچار کھانے سے ریا ح کو بجد فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ تلی کے درم کا سب سے کامیاب علاج پیاز خود ہی ہے۔

پیاز کچل کر اپنے زخم پر باندھیں، زخم کو آرام آجائے گا۔ پیاز کاٹ کر کھانے سے قبل اسے پانی سے دھولیں، پیاز سے تھریلی آب و ہوا کا طبیعت پر منفی نتیجہ نہیں ہوتا۔

پیاز کاٹ کر گلے پر لگائیں، گلے کی سوجن اور گلے کے دیگر امراض ختم ہو جائیں گے۔

خارش میں پیاز کا رس ملنے سے آرام آجاتا ہے اور خارش دور

ہو جاتی ہے۔

پیاز کے رس میں روئی کی بتی بنا کر اسے تر کر لیں اور پھر اسے خشک کر کے تلوں کے تیل کے دیئے میں جلائیں اور اس طرح کا جل تیار کر لیں۔ یہ کا جل آنکھوں میں لگائیں، پھولا دور ہو جائے گا، بے حد کامیاب نسخہ ہے۔

پیاز کا رس اور کریلے کا رس ہم وزن ملا کر ہیضہ کے مریض کو دینے سے اسہال بند ہو جاتے ہیں۔

شہد میں پیاز کا رس ملا کر دھیمی آگ پر پکائیں، جل جائے، نصف تا ایک تولہ رات کو کھائیں، مقوہ باہ ہے، منی کو پیدا کرتا ہے اور گاڑھا کرتا ہے۔

پیاز کا پانی لے کر اسے عام پانی میں ڈال کر اس قدر پکائیں کہ یہ آدھا رہ جائے، یہ پانی پیشاب کی جلن والے مریض کو دیں، یقینی شفا نصیب ہوگی۔

دہی اور پیاز کا رس ملا کر پینے سے خونی پیش دور ہو جاتی ہے۔ گنجا شخص پیاز کا پانی سر پر ملتا رہے تو بال گرنا بند ہو جائیں گے اور گرے ہوئے بال پھر اگ آئیں گے۔

پیاز کا رس جوؤں والے سر پر ملیں تو جوئیں مرجائیں گی۔ پیاز کاٹ کر سونگھ لیں درد سر ختم ہو جائے گا، آزمودہ اور مجرب ہے۔

باؤلے کتے کے کاٹنے پر پیاز کھلائیں اور زخم پر لگائیں، شفا حاصل ہوگی۔

سن سڑوک کا مجرب اور کامیاب علاج پیاز کھانا ہے۔ پیاز کھانے سے منہ سے بد بو آنے لگتی ہے، اس کے تدارک کے لئے شکر یا کشینز کے سبز پتے کھائیں۔

درد سر کے لئے پیاز کو کوٹ کر پاؤں پر ملنے سے بھی آرام آجاتا ہے۔ مرگی والے مریض کے ناک میں پیاز کے عرق کے چند قطرے ڈال دیں، مریض کو ہوش آجائے گا۔

مقتصدی طنز و مزاح

اذان بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

بچپن ہی سے رمضان آنے کی خوشی مجھے کچھ زیادہ ہی ہوتی تھی کیوں کہ یہ تو جانی پہچانی بات تھی کہ ہمارے گھروں کے دسترخوان رمضان میں کافی وسیع ہو جاتے تھے اور جو چیزیں خواب میں بھی کھانے کو نہیں ملتی تھیں وہ حقیقت میں دسترخوان پر پوری طرح دندباتی نظر آتی تھیں اور کمال یہ تھا کہ ان چیزوں کو بے تحاشہ کھانے کے بعد بھی نہ پیٹ میں درد ہوتا تھا اور نہ ڈکاریں آتی تھیں، عام دنوں میں ڈکاریں آ کر سارا بھاٹا پھوڑ دیتی ہیں اور اچھے خاصے شریف لوگ بھی اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ہم سے بسیار خوری کا عمل سرزد ہو گیا ہے لیکن ماشاء اللہ رمضان میں جس قدر چاہو کھاؤ اور جتنا چاہو پیو، پیٹ بھی اپنی حدود میں رہتا ہے اور ڈکاریں گدھے کے سر سے سینک کی طرح غائب رہتی ہیں۔

جوں جوں عمر بڑھتی رہی رمضان کے مزے کچھ زیادہ ہی آنے لگے، بالغ ہونے سے پہلے جو شرارتیں ہم نے کی تھیں وہ عجیب تھیں، جب کبھی ان کا خیال آ جاتا ہے تو ہماری روح بھی پسینے پسینے ہو جاتی ہے اور کرانا کاتین بھی اپنی شرم کو چھپانے کے لئے بچوں کی طرح اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں، جب ہم ان شرارتوں کے بارے میں سوچتے ہیں تو یقین نہیں آتا کہ ہم جیسے مادر زاد شریف لوگوں سے اس طرح کی شرارتیں کیسے وجود میں آ گئی تھیں، گھر والے ہمیں مسجدوں کی طرف ہنکا دیا کرتے تھے اور ہم گھر والوں کے سامنے اس طرح وضو نہایت حسن نیت کے ساتھ کیا کرتے تھے کہ جیسے اب ہمارا وضو قیامت تک نہیں ٹوٹے گا اور گھر والوں کو مطمئن کرنے کے لئے اپنے چہرے پر ہم حسن بصری والی بزرگی طاری کر لیا کرتے تھے کہ جیسے ہم سچ مج کے اللہ والے ہو گئے ہیں اور جیسے اب چالیس سالوں تک ہمارا ہنسنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں ہے، گھر سے نکلتے وقت ہماری چال فضیل ابن عیاض جیسی ہوتی تھی اور گھر سے باہر قدم رکھتے ہی ہمارے اندر کا شیطان جو کسی وجہ سے

رمضان میں گرفتار نہیں ہوتا تھا، باہر آ جاتا تھا اور ہم دیرینہ تعلقات کی وجہ سے اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہو جاتے تھے، دوران تراویح مسجد میں اس قدر شور مچاتے تھے کہ بے چارے حافظ کو ایک ایک آیت میں کئی کئی بار لقمہ دینا پڑتا تھا، اکثر نمازی سلام پھیرنے کے بعد بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتے تھے بالخصوص وہ نمازی جن بے چاروں کو پہلی بار نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی تھی وہ اس طرح ہمیں گھور کر دیکھتے تھے کہ جیسے آخرت میں ملنے والے عذاب سے پہلے ہی ہمیں نمٹالیں گے اور ہمارا حال یہ تھا کہ ہم سلام پھیرتے ہی ایسے معصوم عن الخطا سے بن جاتے تھے کہ جیسے اب پوری طرح سدھر چکے ہیں اور اب شرارت کرنے کا ہم نام تک نہیں لیں گے اور شرارتیں بھی کیسی! آف ہمارے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ! ایک نمازی کے لٹکے ہوئے گرتے میں مسجد کا لوٹا ہی باندھ دیا تھا اور اس میں پانی بھی بھر دیا تھا، جب وہ سجدے سے اٹھے تو لوٹا الٹا ہوا اور پانی گر گیا جس سے ان کے کپڑے بھی گیلے ہو گئے اور مسجد کی چٹائی بھی، انہوں نے نیت نہیں توڑی لیکن سلام پھیرتے ہوئے انہوں نے قاری باسط کے لہجے میں کہا، کیا تمہارے ماں باپ نے تمہیں یہی تربیت دی ہے؟ اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے کئی بار مسجدوں سے نکالے گئے اور کئی بار ان نمازیوں کی زبان سے گالیاں سنیں جو نئے نئے تھے اور نیک بن کر مسجدوں پر اپنی اجارہ داری ثابت کیا کرتے تھے۔

شدہ شدہ ہم ایک دن خواہ مخواہ ہی بالغ ہو گئے، ہم جانتے تھے کہ ہمارے بالغ ہونے کی خبر کسی کو نہ ہو، کیوں کہ بالغ ہونے کے بعد نہ جانے کون کونسی ذمہ داریاں ہمارے سروں پر مسلط کر دی جاتیں، اس لئے ہم چاہتے تھے کہ ہم بچے ہی بنے رہیں تاکہ ہم کسی شرارت کے بعد سزا کے حقدار قرار نہ پائیں لیکن ہلکی ہلکی مونچھیں جب ہماری ناک کے عین نیچے پھوٹنے لگیں تو گھر والوں کو یہ اندازہ ہو گیا کہ ہم بالغ ہو گئے ہیں،

روم میں جا کر پانی پینے کے ارمان پورے کر لینا لیکن خدا کے لئے سب کے سامنے آخری لمحے تک روزے دار ہی بنے رہنا تاکہ ہماری تقریب کا بیڑہ غرق نہ ہو، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں تو دو سال کی عمر سے ہی بہت سمجھ دار تھا، باجی کی یہ نصیحت سن کر میں نے کہا، جب آپ نے پہلا روزہ رکھا تھا تب آپ نے ہاتھ روم میں پانی کس وقت پیا تھا۔

چل خبیث، باجی نے میرے ہلکا سا ایک چپٹ لگایا اور مجھ سے دور ہو گئیں، یہ بڑے لوگ سب کے سب ایک جیسے ہوتے ہیں وہ مجھے جو سمجھا رہی تھی اس کی منصوبہ بندی تو میں پہلے ہی کر چکا تھا اور پھر ہوا بھی یہی میں نے اپنے روزے کو کسی بھی طرح دو چار بار کھاپی کے پورا کر لیا، اور شام تک گھر والوں کو کی طرف سے اس قدر شفقتیں موصول ہوئیں کہ بس مزہ ہی آ گیا، پیسے بھی خوب ملے اور گھر میں افطاریاں بھی حرے حرے کی تیار ہوئیں، اس کے بعد کئی رمضان تو ایسے ہی گزرے کہ روزہ تو اپنے ایمان کا بھرم قائم رکھنے کے لئے رکھ لیا لیکن غسل خانہ وغیرہ میں اپنی پیاری پیاری باجی کی نصیحتوں پر عمل کرتا رہا اور سب کے سامنے صورت اس طرح کی بنائے رکھی کہ بس اب برا اور جب مرا، پھر آہستہ آہستہ سچ سچ کے روزے رکھنے کی عادت سی پڑ گئی اور اب تو روزوں سے اس قدر انسیت سی ہو گئی ہے کہ اگر میرا بس چلے تو میں ایک دن میں دو دو روزے رکھ لوں۔

اگر آپ برانہ مانیں تو ایک بار عرض کروں کہ ہمارے دور میں یعنی بچپن کے دور میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے تھے وہ اپنے چہرے پر مردنی سی طاری رکھتے تھے تاکہ دیکھنے والوں کو یہ اندازہ ہو کہ سامنے والے کا روزہ ہے لیکن موجودہ زمانہ میں جو لوگ روزے نہیں رکھتے وہ اپنے چہرے پر بارہ تیرہ بجانے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے وہ شام کو بھی اس طرح ہشاش بشاش نظر آتے ہیں جس طرح سحری کھانے سے پہلے لوگ ہشاش بشاش ہوتے ہیں۔

آج کل افطار پارٹیوں کا بہت رواج چل رہا ہے، رمضان کے آخری عشرے میں افطار پارٹیوں کی بھرمار ہوتی ہے، تکلف برطرف ہمارے شہر کے ایسے تمام شریف اور نیم شریف لوگ جنہوں نے خواب میں کبھی روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کی ہر سال افطار پارٹیوں کا اہتمام کرتے ہیں اور ان پارٹیوں میں زیادہ تر ایسے ہی لوگوں کو مدعو کیا جاتا ہے جو بھول

ہماری سوچوں کی کوٹلیں جب سر اُبھارنے لگیں تو ماں باپ کے دلوں میں یہ ارمان بچلے کہ صاحب زادے کا پہلا روزہ رکھوایا جائے۔ پہلا روزہ رکھنے کا شوق کس کو نہیں ہوتا، چنانچہ میں بھی ازراہ ایمان طفولیت کے دور سے یہ خواہش رکھتا تھا کہ میرا بھی پہل کا روزہ رکھوایا جائے اور پھر یار دوستوں اور رشتے داروں کو مدعو کیا جائے، مجھے آج تک یاد ہے کہ میرے پہلے روزے کی گونج پورے خاندان میں مچی ہوئی تھی اور خاندان کے تمام شریف لوگوں کو یہ حیرت بھی تھی کہ میں روزہ کیسے رکھ لوں گا، دراصل میں اس قدر شریک تھا کہ مجھ سے یہ توقع رکھنا کہ میں کوئی نیک کام کر سکتا ہوں ایک طرح کا امر محال تھا، میں دو رکعت نماز جو دو نمٹ میں پوری ہو جاتی تھی اس میں بھی کوئی نہ کوئی شرارت کر گزرتا تھا، پھر روزہ تو دن بھر کی عبادت تھی بھلا کیسے ممکن تھا کہ میں پورا دن روزے دار بننا رہوں، لیکن جب اپنے طریقے سے پورے خاندان میں یہ اعلان ہوا کہ ابوالخیرال فرضی کا پہلا روزہ رکھوایا جا رہا ہے تو بعض ایسے لوگ بھی مجھ پر رحم کھانے لگے جو کچھلی آٹھ پشتوں سے میرے مخالف تھے، چقدر میاں مجھ سے چند سال بڑے تھے، روزہ رکھنے کی خبر سن کر میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپس کی مخالفت اپنی جگہ لیکن مجھے تم پر ابھی سے رحم آرہا ہے تم کس طرح بھوک اور پیاس کو برداشت کر سکو گے۔

بھائی، اب روزہ رکھنا تو پڑے ہی گا، یہ گھر والے کہاں مانیں گے، میں رو دینے کے سے انداز میں بولا۔

تم تیار ہی مت ہو۔ ”انہوں نے سازش کرنے کے انداز میں مشورہ دیا تھا۔“

جب میری ختنہ ہوئی تھیں، میں نے کس قدر دواویلا مچایا تھا، لیکن گھر والوں نے وہ اڑی چڑیا کہہ کر اپنی ساری خواہش پوری کر لی تھیں۔ اس موقع پر میری باجی نے بہت اچھا رول ادا کیا تھا، انہوں نے ایک دن پہلے مجھ سے کہا تھا کہ دیکھو بچہ، روزہ اللہ کے لئے ہوتا ہے لیکن روزے دار پر دنیا والوں کی خاص نظر ہوتی ہے اور اللہ میاں تو غلطیوں کو معاف بھی کر دیتے ہیں لیکن یہ دنیا والے کسی غلطی کو معاف نہیں کرتے، لہذا تم سب کے سامنے سچ سچ کے روزے دار بنے رہنا، تمہاری صورت پر صبح ۸ بجے سے بارہ بجتے چائیں، دن میں زیادہ ہنستا بھی مت، ہنسنے سے بھی شک پیدا ہوگا بس رونی صورت بنائے رکھنا۔ اگر پیاس لگے تو ہاتھ

مسلمانوں کے قریب آجائیں اور جمہوریت کی لاج رہ جائے۔
لیکن اس پارٹی میں آپ نے زیادہ تر ان مسلمانوں کو مدعو کیا ہے،
جو سرے سے مسلمان ہیں ہی نہیں۔

آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے ناگہاری سے کہا۔ ”کیا
مسلمان صرف اس کو کہتے ہیں کہ جس کے چہرے پر داڑھی ہو؟ بے شک
میری اس پارٹی میں داڑھی منڈے زیادہ ہیں لیکن یہ سب مسلمان
ہیں۔ ان میں اکثریت اگر نماز نہیں پڑھتی تو کیا لیکن یہ ہیں سب
مسلمان۔“

نیٹاجی! یہی تو افسوس کی بات ہے کہ آپ افطار پارٹی میں ان
لوگوں کو مدعو کرتے ہیں جن کے پاس کردار نام کی کوئی چیز نہیں ہے،
ہمارے ہندو بھائی ان سے مل کر کیا متاثر ہوں گے، نیٹاجی آج ضرورت
اس بات کی ہے کہ ہم ہندو بھائیوں کو ان مسلمانوں سے ملائیں جو سچ سچ
کے مسلمان ہیں اور ان کا کردار آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہے، ان
داڑھی منڈوں سے مل کر اور ان بے نمازیوں سے بغل گیر ہو کر ہندو
بھائیوں پر کوئی تاثر قائم ہونے والا نہیں ہے۔

نیٹاجی کے کچھ پلے نہیں پڑا، دراصل ہمارے دیش کے مسلم نیٹا
بھی صرف اپنی جمہولی بھرنے کے لئے اسلام اور قوم کے گن گاتے ہیں،
انہیں نہ اپنے مذہب کی الف بے کی خبر ہے اور نہ ہی قوم کے مسائل سے
کوئی دلچسپی ہے۔

آپ مانیں یا نہ مانیں ان افطار پارٹیوں نے مسلم قوم کی سنجیدگی کو
بہت نقصان پہنچایا ہے کیوں کہ ان میں روزے کی اور روزے داروں کی
جو بے ادبی ہوتی ہے وہ سبھی پر عیاں ہیاں ہے، غیر مسلمین کو بشرطیکہ وہ
عقل و خرد سے بہرہ ور ہوں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ مسلمان
اپنے مذہبی معاملات میں بھی اچھے خاصے غیر سنجیدہ ہیں، بری جمہوریت تو
وہ اس طرح کی پارٹیوں سے زندہ رہنے والی نہیں ہے اور ہم نے اپنی کلی
آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ اس طرح کی پارٹیوں میں وہی لوگ شریک
ہوتے ہیں جنہیں دین اسلام سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اگر یہ کہا جائے تو
غلط نہیں ہوگا، ان لوگوں کو افطار پارٹی میں اکٹھا کرنا جو روزے سے نہ ہوں
روزے کی توہین ہے اور ایک طرح کا مذاق ہے۔

اگر غیر مسلمین کو اپنے دسترخوانوں پر کسی مصلحت کی بنا پر بلانا ہی ہو

کر بھی کبھی روزہ نہیں رکھتے، یہ پارٹیاں چونکہ خالصتاً سیاسی ہوتی ہیں تو
اس میں غیر مسلمین کو بھی بلایا جاتا ہے اور وہ بھی پوری آن بان کے ساتھ
ان پارٹیوں میں شرکت کرتے ہیں۔ ہمارے دیوبند میں ایک صاحب
جنہیں سیاست سے اتنا لگاؤ ہے کہ جتنا لگاؤ اچھے خاصے شوہر کو اپنی بیوی
سے بھی نہیں ہوتا، سیاست ان کا اوڑھنا بچھونا ہے، یہ لباس بھی ایسا پہنتے
ہیں کہ جیسو کیے کر خولہ خولہ بھی سیاست سے محبت سی ہو جاتی ہے، یہ بھی ہر
سال افطار پارٹی کا اہتمام کرتے ہیں، یہ جن لوگوں کو اپنی پارٹی میں مدعو
کرتے ہیں ان میں زیادہ تر وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا روزہ نہیں ہوتا،
لیکن وہ عصر کے وقت سے بن سنور کر دسترخوانوں پر ڈٹ جاتے ہیں،
اس طرح کے لوگ روزے جیسی عبادت کے لئے شرمندگی کا باعث بنتے
ہیں لیکن نہ یہ باز آتے ہیں، نہ افطار پارٹی کرنے والے شرمسار ہوتے
ہیں بلکہ جو حضرات ان دونوں کو اچھا نہیں سمجھتے انہیں کئی بار شرمندگی سے
دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اس سال بھی ہمارے شہر میں افطار پارٹیوں کا بڑا اہتمام چل رہا
ہے ان پارٹیوں میں ایسے لیڈروں کو بھی مدعو کیا جا رہا ہے جو کئی بار اسٹیج پر
یہ کہہ چکے ہیں کہ روزہ وہ رکھے جس کے گھر میں کھانے کو نہ ہو۔

کل بھی ہمارے دیوبند میں ایک افطار پارٹی تھی، اس پارٹی میں
ایسے لوگ بھی شریک تھے جو اسلام کے مخالف ہیں، اسلامی تہذیب کا
مذاق اڑاتے ہیں لیکن جمہوریت کی لاج رکھنے کے لئے ایسے لوگوں کو بھی
افطار پارٹی میں مدعو کیا جاتا ہے یہ پارٹی جن صاحب کی طرف سے تھی
انہوں نے زندگی میں اب تک تو روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کی، لیکن آج وہ
محفل میں اس طرح دندانہ ہے تھے کہ جیسے وہ ہی سب سے زیادہ روزے
کی عظمتوں کے قائل ہیں، آج انہوں نے کھد رکھا لہا چوڑا کرتا اور کھد
ہی کا پچامہ پہن رکھا تھا، ان کی ٹوپی دیکھ کر سب کچھ چاندی کی یاد مجھے بار
بار آ رہی تھی، ملنے سے وہ اس قوم کے لیڈر لگ رہے تھے جس پیماری قوم
کو عقل آسمان سے بھیک مل بھی نہیں ملی، میں نے ان کے قریب جا کر
انہیں مسک لانے کے لئے کہا۔

آج تو آپ ہماری قوم کے امام لگ رہے ہیں۔ وہ مسکراتے
ہوئے بولے، میں ہر حال میں افطار پارٹی کا اہتمام کرتا ہوں اور اپنے
ہندو بھائیوں کو بھی بلاتا ہوں تاکہ وہ ان افطار پارٹیوں سے متاثر ہو کر

چاہتی کہ آپ اس طرح کے لوگوں میں اٹھو بیٹھو جو قوم کو بے وقوف بنا کر ان منسروں کے ٹکڑے چاٹ رہے ہیں اور جو افطار پارٹیاں کر کے یہ سمجھ رہے ہیں کہ سات ماہیم فتح کر لیں۔

میں چپ ہو گیا اور چپ ہونے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں تھا، میری تو اوقات ہی کیا ہے، میں نے تو بڑے بڑے شیر دل شوہروں کو بیویوں کے سامنے اس طرح بے بس دیکھا ہے کہ اب مرے تب مرے، دراصل یہ بیویاں ایسی ہی ہوتی ہیں، ان کے سامنے خود کو مرد ثابت کرنا بہت آسان نہیں ہے۔ (یار زندہ محبت باقی)

اذان بت کدہ

اگر آپ کے اندر آئینہ دیکھنے کی جرأت ہے؟
اگر آپ آئینے کے روبر کھڑے ہو کر اپنے چہرے کے عجیب خدوخال کو برداشت کر سکتے ہیں؟

اگر آپ اپنی خود نمائی، اپنی شناخت، اپنی دروغ گوئی، اپنی ریاکاری، اپنے جاہلانہ دھم اور اپنی بے کرداری کو محسوس کر کے ان سے پیچھا چھڑانے کا حوصلہ رکھتے ہیں تو پھر دیر نہ کریں اور ”اذان بت کدہ“ کا مطالعہ کریں، طرز و مزاج میں ڈوبی ہوئی یہ کتاب آپ کو آپ کا ہاتھ پکڑ کر کسی مقصد تک لے جائے گی اور آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ جو لوگ پھول نظر آتے ہیں وہ تو محض کانڈ کے پھول ہیں اور

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کانڈ کے پھولوں سے کیا سمجھے؟ اگر سمجھ گئے تو اذان بت کدہ خرید کر پڑھئے اگر نہ سمجھیں ہوں تو اذان بت کدہ کسی کی اٹھا کر پڑھ لیجئے لیکن ایک بار پڑھ ضرور لیجئے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو جائے کہ آپ خود کتنے پانی میں ہیں اور آپ کوئی بسم اللہ کی گتہ میں زندگی گزار رہے ہیں۔

قیمت 90 روپے (ملاوئے محصول ڈاک)

طلب کا پتہ

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند 247554

تو اس کی اور بھی صورتیں نکالی جاسکتی ہیں، وہ ہمارے برادر وطن ہیں، ان کو ہم اپنے بچوں کی شاویوں میں مدعو کر سکتے ہیں، وہ اگر گوشت نہ کھاتے ہوں تو ان کے لئے شاہکاری کھانے کا بندوبست کر سکتے ہیں، ان کو اہمیت دینے کے بعد بھی دوسرے طریقے ہیں لیکن افطار پارٹی کو ہی ایک ذریعہ بنالینا اپنی عبادتوں کا مذاق بنانا ہے۔

اس سال تو حد ہو گئی ہمارے شہر میں ایک ایسے شخص نے افطار پارٹی کا اہتمام کیا کہ جن کے گھر میں کوئی روزہ نہیں رکھتا، مجھے بھی اس پارٹی میں مدعو کیا گیا تھا اور میں بن سنور کر اس پارٹی میں جانا بھی چاہتا تھا لیکن بانو نے مجھے جانے نہیں دیا۔

اس نے کہا، شہر کے جتنے لفٹے ہیں سب اس پارٹی میں بلائے جا رہے ہیں وہ عینا جنہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف زہرا گلا ہے وہ اس پارٹی میں دندنائیں گے اور خوب مستی لیں گے۔

لیکن بیگم ذرا میری بھی تو سنو مولوی صہب اللہ! جمیری ثم کلیری ثم مکی یہ فرما رہے تھے اس طرح کی پارٹیوں سے ہمارا اسلام مستحکم ہوتا ہے اور غیر مسلمین کو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہم مسلمان کتنے روادار ہیں، ہم اپنی مذہبی تقریبات میں غیر مسلمین کو بھی اہمیت دیتے ہیں۔

یہ صرف سیاست ہے۔ ”بانو نے سینہ تان کر کہا۔“ اس میں اخلاص آئے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے، اس طرح کی پارٹیاں روزوں کی توہین ہے، یہ خوش فہمی کہ اس سے جمہوریت باقی رہے گی اور ہندو بھائی مسلمانوں کی قدر کریں محض خام خیالی ہے۔

اور تو اور ”میں پھر بولا۔“ مولوی فتانی اللہ جو تصوف کی لائن میں سب سے آگے دوڑ رہے ہیں وہ بھی فرما رہے تھے کہ افطار پارٹی سے ایک ماحول بننا رہتا ہے اور عام مسلمانوں کو وزیروں اور غنڈوں کے اغل بغل میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے، وہ خود ایک افطار پارٹی میں مسلسل اپنی ہزی پگڑی سمیت کسی منتری سے بغل گیر ہو رہے تھے اور اتنے تگن تھے جیسے حضرت جبرائیل سے معانقہ کا شرف حاصل ہو گیا ہو۔

بیگم مولوی کی بھی عام سوچ یہ بن گئی ہے کہ بس کسی منسٹر کی بغل میں بیٹھ گئے تو بس ہو گئے چودہ طبق روشن اور اسی سوچ نے ”بانو نے میری بات کاٹ کر کہا۔“ ان مولویوں کی حیثیت عرفی ختم کردی ہے، یہ جس چیز کو عزت سمجھ رہے ہیں وہ عزت نہیں ایک طرح کی پھٹکار ہے میں نہیں

آیت الکرسی کی فضیلت

بلاشبہ قرآن کریم کی تمام آیات مبارکہ فضائل و برکات کے اعتبار سے ہر مسلمان مرد، عورت کو فائدہ پہنچاتی ہیں۔ قرآن پاک کو پڑھنا اور سنتا بے شمار فوائد و برکات کے حاصل کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن کو سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (بخاری)

جس طرح قرآن مجید کی دیگر آیات مبارکہ اپنے اندر خواص و برکات رکھتی ہیں، اسی طرح آیت الکرسی بھی بلند و بالا شان و عظمت والی آیت مبارکہ ہے، اس کی بہت زیادہ فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہے اور بندگان دین نے بھی آیت الکرسی کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں اسی حوالے سے آیت الکرسی کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صدقہ فطر کی حفاظت کے کام میرے سپرد فرمایا۔ ایک رات ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے میں لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور اس سے کہا کہ میں تجھے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا تو وہ کہنے لگا میں محتاج اور عیال دار ہوں، سخت ضرورت مند ہوں، چنانچہ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ابو ہریرہؓ! تمہارے رات کے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس نے شدید حاجت اور عیال داری کا واسطہ دیا تھا۔ اس لئے مجھے اس پر رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔ اس پر مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا، اس لئے کہ یہ بات حضور ﷺ نے ارشاد فرمائی ہے۔ چنانچہ میں (رات کے قریب) اس کا انتظار کرنے لگا کہ اسی اثناء میں وہ آگیا اور غلہ بھرنے میں لگا۔ میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا تجھ کو حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو، میں محتاج

اور عیال دار ہوں، اب نہیں آؤں گا۔ مجھے پھر اس پر رحم آگیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو ہریرہؓ! تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی گریہ و زاری پر آج پھر سے مجھے رحم آگیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے، وہ پھر آئے گا۔ چنانچہ میں اس کے انتظار میں تھا کہ وہ پھر آگیا اور غلہ بھرنا شروع کر دیا۔ پس میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا کہ آج تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا اور حضور ﷺ کے پاس تمہیں ضرور لے کر جاؤں گا، وہ بولا تم مجھے چھوڑ دو، میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھاتا ہوں جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع دے گا، وہ یہ ہے کہ جب تم سونے لگو تو آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرو، اس سے اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائے گا۔ صبح تک یہ آیت تمہاری اللہ تعالیٰ کی طرف سے نگہبان ہوگی اور شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ چنانچہ میں نے پھر اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہؓ! تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے مجھے چند کلمات سکھائے جن سے اللہ تعالیٰ نفع دے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ابو ہریرہؓ! اس نے آیت الکرسی پڑھ کر سونے والی بات سچ کہی ہے حالاں کہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ وہ تین رات متواتر آنے والا چور کون ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نہیں جانتا۔ حضور ﷺ کہہ رہے تھے کہ وہ شیطان تھا۔

(بخاری شریف، مشکوٰۃ شریف)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اس کو کوئی چیز جنت میں داخل ہونے سے نہیں روک سکتی، وہ مرتے ہی جنت میں چلا جائے گا اور جو کوئی رات کو سونے سے پہلے اسے پڑھے گا وہ اس کا ہمسایہ اور ارد گرد کے دوسرے گھر والے شیطان اور چور سے محفوظ

رہیں گے۔ (نبیؐ)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھے گا اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجے گا جو اگلے دن اسی وقت تک اس شخص کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھتا رہے گا، گناہ مٹاتا رہے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے نفسوں کو مضبوط قلعہ میں محفوظ کر لیا کرو۔

ایک شخص نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے گھر میں خیر و برکت نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم آیت الکرسی کیوں نہیں پڑھتے؟

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے دو فرشتے مقرر فرما دیتا ہے جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں۔

حضرت علیؓ کا ارشاد ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس گھر میں آیت الکرسی پڑھی جاتی ہے شیطان بھاگ جاتا ہے اور تین دن تک اس گھر میں داخل نہیں ہوتا اور چالیس دن تک اس مکان میں سحر کا اثر نہیں ہو سکتا۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ فرماتے ہیں کہ فتاویٰ ظہیریہ میں تحریر ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر گھر سے نکلے تو اللہ تعالیٰ ستر ہزار ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ اس کے واپس آنے تک اس کی مغفرت کے لئے دعاء کرتے رہو اور جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا اس کے گھر سے اللہ تعالیٰ مفلسی کو دور فرما دے گا۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے آیت الکرسی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس دن آیت الکرسی نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس کے ارد گرد تھے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا لیجئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے اعزاز و اکرام سے اسے لیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو بندہ آیت الکرسی پڑھے گا ہر حرف کے بدلے ہزار ہزار برس کا ثواب

اس کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ ستر ہزار فرشتے جو کرسی کے گرد ہیں آیت الکرسی کا ثواب اس کے نام لکھتے ہیں اور وہ شخص اللہ تعالیٰ کے مقربین میں شامل کیا جاتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص دن رات ایک ہزار مرتبہ آیت الکرسی چالیس یوم تک پڑھے گا پروردگار کی قسم! اس آیت کا روحانی اثر اس کو دکھائی دے گا، ملائکہ اس کی زیارت کو آئیں گے اور اس کے تمام مقاصد اور دلی مرادیں پوری ہوں گی۔

تفسیر اتقان میں ہے کہ ایک شخص تنہا سفر کر رہا تھا، سامنے بھیڑیا آگیا۔ اس شخص نے آیت الکرسی پڑھی تو بھیڑیا دم دبا کر بھاگ گیا۔ آیت الکرسی کی برکت سے جنات اور شیاطین بھاگ جاتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جامع الحکایات میں لکھا ہوا دیکھا کہ بغداد میں ایک درویش تھا۔ ایک رات کا ذکر ہے کہ دس چور اس کے گھر میں داخل ہوئے، وہ درویش آیت الکرسی پڑھ کر کہیں گیا ہوا تھا، وہ چور سب کے سب اندھے ہو گئے۔ جب وہ درویش اپنے گھر آیا تو لوگوں کو دیکھ کر پوچھا کہ تم لوگ کون ہو اور کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم چور ہیں، چوری کرنے آئے تھے۔ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں، ہماری پینائی واپس آجائے، ہم اس کام سے توبہ کرتے ہیں اور آپ کے سامنے اسلام قول کرتے ہیں۔ وہ درویش مسکرائے اور کہا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آنکھیں کھولو، سب کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ بیٹھا ہو گئے، سب نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گئے۔

آیت الکرسی کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ گیسو درازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو بخشے، اللہ تعالیٰ مشرق سے مغرب تک تمام مسلمان مردوں کی قبول کو انوار سے پر کر دے گا۔ مومن مردوں کا درجہ بڑھے گا اور پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں بہت زیادہ ثواب لکھا جائے گا۔

آیت الکرسی کے صن میں علمائے کرام فرماتے ہیں کہ آیت الکرسی میں اسم اعظم موجود ہے۔ چنانچہ امام جوزیؒ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اللہ لا الہ الا هو الحي القيوم اسم اعظم ہے۔

حضرت ابوالامامہ رضی اللہ عنہ کے ہونہار شاگرد مشہور تابعی حضرت

عہدہ میں ترقی

جو کوئی چاہے کہ اس کے عہدہ میں ترقی ہو جائے یا اس کی تنخواہ میں اضافہ ہو جائے تو وہ جمعۃ المبارک کے دن نماز عصر کی ادائیگی کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت جلد عہدہ میں ترقی ہوگی اور تنخواہ میں اضافہ ہو جائے گا۔ اگر بہت جلدی چاہتا ہے تو دوسرے جمعہ کو پھر اسی طرح پڑھے اور تیسرے جمعہ کے دن پھر پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔ یہ عمل ایک بزرگ کا آزمودہ عمل ہے اور ایک عطیہ ہے۔ اس عمل کی برکت سے بہت سے لوگوں نے کامیابی حاصل کی ہے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو پھر شرفِ قمر میں عمل شرع کیا جائے۔ بفضل باری تعالیٰ ضرور بالضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

کوئی نقصان نہ پہنچا سکے

جس کو یہ خدشہ ہو کہ اسے کوئی نقصان پہنچائے گا تو اسے چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد دعا مانگنے سے پہلے اپنے سجدہ کی جگہ پر دائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو زمین پر رگڑے اور پھر ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر پھونک دے اور ہلکی سی تالی بجائے، انشاء اللہ کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور نہ ہی کسی کی طرف سے کوئی برائی دیکھنے کو ملے گی۔

چور کے بارے میں معلوم کرنا

اگر کسی کی چوری ہوگئی ہو اور چور کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ ایک خالی مشک لے کر با وضو حالت میں اس پر آیت الکرسی لکھے اور سات انبیاء کرام علیہ السلام کے نام لوح، لوط، صالح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین لکھے۔ اس کے بعد الگ الگ ایک ایک نام کے ساتھ ایک مرتبہ زبانی آیت الکرسی پڑھ کر مشک میں پھونک دے اور ہر مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کے بعد یہ دعا مانگے السلام الی اسئلتک بما ارسلت هذا انتفع بطن هذا السارق کما نفعتم هذا للقرآن۔ پھر جب سات مرتبہ آیت الکرسی اور یہ دعا پڑھ کر مار لیں تو مشک کا منہ باندھ کر دیوار کے ساتھ لٹکا دے، انشاء اللہ چور کا پیٹ زیادہ پھول جائے گا اور اس قدر پریشان ہوگا کہ چرایا ہو مال لے کر واپس آجائے گا۔ اس مقصد کے لئے یہ نہایت آزمودہ اور مجرب عمل ہے۔

عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب قاسم فرماتے ہیں کہ میں نے اسم اعظم کو تلاش کرنا چاہا تو الٰہی القیوم کو اسم اعظم پایا۔

آیت الکرسی کے فوائد

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ.

آیت الکرسی سے مشکلات کا حل

ہر طرح کی مشکل مصیبت اور سختی دور کرنے کے لئے آیت الکرسی کے وسیلہ جیلہ سے بارگاہ الہی میں دعا مانگنے سے مطلوبہ مقصد میں جلد حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ دعا کو شرف قبولیت بخشا ہے، آیت الکرسی میں چوں کہ اسم اعظم بھی ہے، اس لئے آیت الکرسی پڑھنے سے بے شمار مشکلات حل ہوتی ہیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے جو کوئی مصیبت اور سختی کے وقت آیت الکرسی اور سورہ بقرہ کی آخری آیات مبارکہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی فریادری فرمائے گا۔

مشکلات میں گھرے ہوئے اور پریشان حال لوگوں کے لئے آیت الکرسی کو کتاب ہذا میں بتائے گئے طریقہ کے مطابق پڑھنے سے بفضل باری تعالیٰ مشکلات رفع ہوتی ہیں، پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں، بہت سی بیماریوں میں اللہ تعالیٰ شفا کے کاملہ سے نوازتا ہے، بکثرت آیت الکرسی کا ورد کرنے والے مرد، عورت پر اپنا خصوصی فضل و کرم نازل فرماتا ہے۔ کتاب ہذا آیت الکرسی کے اسرار و خواص کے حوالے سے ایک نادر خزینہ ہے، بارگاہ الہی سے مشکلات کا حل کروانے کا ایک بہترین وسیلہ ہے۔

مفلسی دور ہو

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے عملیات میں تحریر ہے کہ جو کوئی آیت الکرسی پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے گھر سے مفلسی کو دور فرما دے گا اور اس گھر میں کبھی رزق کی تنگی نہ ہوگی، پروردگار عالم کشائش رزق فرمائے گا۔

قسط نمبر: ۱۶۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

میں ہیں یہ بھی ہم سے چمن جائیں گے۔ لشکر کے ان حصوں کے یہاں کوچ کرنے کے بعد باقی لشکر کے دو حصہ جائیں گے اور لشکر کے ان دو حصوں کے اندر میں خود بھیشم اور کرپا آسونام اور رادو، دونا اور دیگر کئی سورا شامل ہوں گے اور ہم سب مل کر لشکر کے دو حصوں کے ساتھ پاٹو و برادران اور ویرت کے راجہ کے لشکریوں کا مقابلہ کریں گے۔“

اس کے خاموش ہونے کے بعد درودھن نے کہا۔ ”دونا میرے بزرگ تمہارا فیصلہ بہت عمدہ اور بروقت ہے اور مجھے یہ پسند بھی آیا ہے لیکن میں لشکر کے ایک حصے کو لے کر کیسے اور کیوں کروانہ ہو جاؤں ایسا کرنے سے مجھے دو باتوں کا اندیشہ ہے ایک تو یہ کہ لوگ مجھے بزدل جانیں گے کہ میں لشکر کے ایک حصے کو لے کر ہستناپور کی طرف روانہ ہو گیا ہوں اور دوسرے میری اس روانگی سے لشکر میں بددلی اور کم ہمتی پھیل جائے گی اور میں ایسا نہیں چاہتا لہذا اے درونا میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تم سب کے ساتھ رہ کر جنگ میں حصہ لوں گا اور مجھے امید ہے کہ ہم سب مل کر اس جنگ میں فتح مند اور کامیاب ہو کر نکلیں گے۔“

☆☆☆

عارب اور عیہ گنگا جمن کے سنگم پر ماہی گیروں کی بستی میں اپنے اسی پرانے جھونپڑے کے اندر جو گفتگو تھے وہ اس موضوع پر بحث کر رہے تھے کہ اس کائنات میں انسان اور جنات کو پیدا کرنے کا کیا مقصد تھا ابھی ان دونوں کی گفتگو زوروں پر ہی تھی کہ عزازیل وہاں نمودار ہوا اسے دیکھتے ہی وہ دونوں میاں بیوی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”میں تم دونوں کو لینے آیا ہوں آؤ اس وقت ویرت شہر کے باہر پاٹو و برادران اور درودھن کے لشکر کے درمیان جنگ ہونے والی ہے لہذا میں تم دونوں کو لینے آیا ہوں تاکہ ہم وہاں چلیں اور جنگ کا نظارہ کریں اور دیکھیں کہ کس طرح یہ انسان ایک دوسرے سے دست و گریبان ہو کر بدی

درودھن کی اس گفتگو کا لوگوں پر خاص اثر ہوا سب سے پہلے درونا حرکت میں آیا وہ درودھن کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بڑی شفقت اور پیار سے اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”میری ایک تجویز پر عمل کرو اس میں ہماری بہتری اور بھلائی ہے۔“

اس پر درودھن نے بڑی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے درونا کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”کہو تم کیا کہنا چاہتے ہو؟“

”درودھن تمہاری گفتگو نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے اور اس گفتگو کی روشنی میں میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر لینا چاہئے۔ سنو درودھن لشکر کا ایک حصہ لے کر تم فوراً بلکہ ابھی اور اسی وقت ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ اس لئے کہ ہم تمہیں جنگ سے دور اور محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں اور یہ فیصلہ میں اس بنا پر کر رہا ہوں کہ اگر تم نے جنگ میں حصہ لیا تو سن رکھو صرف ارجن ہی نہیں بلکہ دیگر پاٹو و برادران بھی سب سے پہلے تمہیں ہلاک کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ جو ارجن اس وقت اکیلا میدان جنگ میں اپنا جنگی رتھ کو دوڑاتا پھر رہا ہے تو میرا خیال ہے کہ وہ یہاں اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے دوسرے بھائی بھی پیچھے لشکر میں جنگ شروع ہونے کے منظر کھڑے ہوں گے اور جوں ہی جنگ ہوئی تو وہ سب سے پہلے تمہیں اپنا ہدف بنانے کی کوشش کریں گے لہذا میں نہیں چاہتا کہ اس جنگ میں تم پاٹو و برادران کے ہاتھوں مارے جاؤ اور اگر ایسا ہوا تو مجھے بے حد دکھ اور صدمہ ہوگا، لہذا میں تمہیں یہ مشورہ دیتا ہوں کہ لشکر کے چار حصوں میں سے ایک حصہ لے کر تم ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ تاکہ تم پاٹو و برادران کی ہلاکت سے محفوظ ہو جاؤ، لشکر کا دوسرا حصہ ان جانوروں کو لے کر ہستناپور کی طرف روانہ ہو جائے جو ویرت کے راجہ کی ملکیت ہیں اور جن پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے اگر جنگ ہوئی تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو ہزاروں کی تعداد میں جانور ہمارے قبضے

اور گناہ کی تشہیر کا کام کرتا ہے۔

عزیزیل کے خاموش ہونے پر مہطیہ نے اسے مخاطب کر کے کہا۔
”اے آقا، ہم ابھی اور اسی وقت آپ کے ساتھ چلنے کو تیار ہیں۔“

”عزیزیل عارب اور عبیدہ ویرت شہر کے باہر اس وقت نمودار ہوئے جس وقت در یودھن اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر رہا تھا وہ تینوں در یودھن کے پاس آئے، در یودھن انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا اور عزیزیل کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”اے میرے محسن میرے مربی میرے راہبر، آپ بڑے اچھے اور مناسب وقت پر آئے ہیں آپ دیکھتے ہیں کہ ہمارے اور دشمن کے درمیان جنگ ہونے والی ہے۔ آپ بولیں آپ کا اس معاملہ میں کیا خیال ہے اور ہاں اے آقا اس موقع پر میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ آپ کے وہ ازلی دشمن یوناف اور بیوسا بھی ہمارے خلاف اور ہمارے دشمن کا ساتھ دیتے ہوئے جنگ میں عملی طور پر حصہ لے رہے ہیں۔“

یوناف اور بیوسا کا نام سن کر عارب، عبیدہ اور عزیزیل کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نمودار ہوئے پھر عزیزیل در یودھن کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ”سنو در یودھن یہ جنگ ناگزیر ہے اور یہ جو تم اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کر رہے ہو اس سے میں مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں۔“ اس پر در یودھن نے پوچھا۔ ”اے میرے آقا کیا آپ یہاں رہ کر جنگ میں حصہ لیں گے یا میرے ساتھ ہستناپور کی طرف کوچ کرنا پسند کریں گے۔“

اس پر عزیزیل نے طنزیہ سے انداز میں در یودھن کی طرف دیکھا پھر وہ کہنے لگا۔ ”اے در یودھن تم لشکر کے دو حصوں اور دشمن کے مویشیوں کو لے کر یہاں سے کوچ کر جاؤ میں تمہارے اس لشکر میں رہوں گا جو یہاں رہ کر جنگ کرے گا میں عارب اور عبیدہ عملی طور پر تو اس جنگ میں حصہ نہ لیں گے لیکن ہم اس جنگ کا نظارہ کریں گے کہ کس طرح دو حریفوں کے درمیان جنگ سے انجام کو پہنچتی ہے اور ہاں در یودھن رہا، سوال یوناف کا تو یہ ایک مافوق الفطرت انسان ہے اور اس پر قابو پانا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہے۔“

اس پر در یودھن کہنے لگا۔ ”آپ سچ کہتے ہیں میرے آقا، پہلے میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ میں یہیں رہ کر جنگ میں حصہ لوں گا اور دشمن پر

تباہی من کر وارد ہوں گا لیکن جب میں نے یہ دیکھا کہ یوناف اور بیوسا بھی ارجن کے ساتھ اپنے جنگی رتھ کو دوڑاتے پھر رہے ہیں تو میں نے ارادہ تبدیل کر لیا اس لئے کہ یہ یوناف میرے ساتھ دشمنی رکھتا ہے اور مجھے خدشہ اور خطرہ ہے کہ یہ لہجوں کے اندر مجھے کاٹ کر رکھ دے گا، لہذا میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اپنے لشکر کے ایک حصے کے ساتھ یہاں سے ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤں گا تاکہ میں موت کی صورت میں منڈلانے والے اس یوناف کے سامنے سے بچ سکوں۔“

اس پر عزیزیل نے فیصلہ کن انداز میں در یودھن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اے در یودھن تم سچ کہتے ہو اگر اس جنگ میں تمہارا سامنا یوناف سے ہوا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ تمہیں ضرور کاٹ کر رکھ دے گا اور تم کوئی حیلہ اور کوئی بھی طریقہ استعمال کر کے اس کی مار سے نہ بچ سکو گے، لہذا تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ کوئی فی الفور ہستناپور کی طرف روانہ ہو جاؤ، میں تمہارے لشکر کے اندر رہ کر تمہارے لشکر یوں اور لشکر کے کمان داروں کا حوصلہ بڑھانے کی کوشش کروں گا۔“

در یودھن نے عزیزیل کے اس فیصلے سے اتفاق کیا، پھر وہ لشکر کے دو حصوں اور راجہ ویرت کے سارے مویشیوں کو لے کر اپنے لشکر کے پڑاؤ سے پیچھے اتر کمار کے لشکر کی نگاہوں سے بچتا ہوا ہستناپور کی طرف جا رہا تھا۔

☆☆☆

یوناف جس وقت ارجن کے ساتھ دونوں لشکر کے درمیان اپنے جنگی رتھ کو دوڑا رہا تھا اسی وقت ایلیکا نے اس کی گردن پر بس دیا پھر اس نے کہنا شروع کیا۔ ”یوناف میں ابھی ابھی دشمن کے لشکر سے لوٹ رہی ہوں اور اس کی ساری کیفیت اور تفصیل سے تمہیں آگاہ کرتی ہوں۔ سنو در یودھن تمہیں میدان جنگ میں دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا ہے، لہذا اس نے اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے، دو حصوں اور راجہ ویرت کے ہاتھ آنے والے سارے مویشیوں کو لے کر وہ ہستناپور کی طرف کوچ کر چکا ہے، لہذا تم کچھ آدمی اپنے لشکر ویرت شہر کی طرف روانہ کرو اور ان جانوروں کے جو چرواہے ہیں جیسے ہی وہ میدان جنگ کے شمالی حصے کی طرف آئیں اور وہاں سے اپنے جانوروں کو لے لیں اس لئے ہم شمال کی سمت بڑھتے ہوئے ہستناپور کے در یودھن پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے

لشکریوں کو شہر کی طرف بھیجنا تاکہ وہ چرواہوں کو بلا کر لائیں پھر یونانی ارجن اور اتر کمار حرکت میں آئے اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ بڑی تیزی سے دریودھن کا تعاقب کرنے لگے تھے۔

دوسری طرف بھیشم اور درونانے جب دیکھا کہ ان کے دشمن نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کے بجائے دریودھن کا تعاقب شروع کر دیا ہے تو انہوں نے بھی وہاں سے کوچ کیا اور وہ بھی اپنے لشکر کو لے کر یونانی اور اتر کمار کے پیچھے لگ گئے تھے۔

دریودھن اپنے لشکر کے ایک حصے کے ہمراہ ہستناپور کی طرف بڑھ رہا تھا، لشکر کا دوسرا حصہ دریودھن سے کچھ پیچھے ویرت کے راجہ کے جانوروں کو ہانکتا ہوا آ رہا تھا، لشکر کے دونوں حصوں کو ابھی تک یہ خبر نہ ہوئی تھی کہ یونانی، بیوسا، ارجن اور اتر کمار طوفانی انداز میں ان کے تعاقب میں ہیں۔ لشکر کے پچھلے حصے کو اس وقت اطلاع ہوئی جب دشمن سر پر چڑھ کر ان پر حملہ آور ہونے کو پر تول رہا تھا۔

حملے کی ابتدا یونانی اور بیوسا نے کی، وہ دونوں اپنے لشکر کی کمان داری کرتے ہوئے لشکر کے اس حصے پر حملہ آور ہوئے تھے جو جانوروں کو ہانکتا چلا جا رہا تھا۔ یونانی اور بیوسا کے حملے سے ان میں بھگدڑ مچ گئی اور وہ خزاں کا شکار ہونے والے بچوں کی مانند ادھر ادھر بکھرنے لگے۔

یونانی اور بیوسا کے عقب میں ارجن اور اتر کمار بھی اپنے لشکر کے ہمراہ آندھی و طوفان کی طرح حملہ آور ہوئے تھے، انہوں نے دریودھن کے لشکر کے بڑے حصے کو کاٹ کر رکھ دیا تھا اور وہ جانوروں کے ریوڑ جنہیں وہ اپنے آگے ہانک رہے تھے ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں اپنے حصار میں لے لیا تھا، اتنی دیر تک ویرت شہر کی طرف سے راجہ کے چرواہے بھی وہاں پہنچ گئے اور وہ اپنے جانوروں کو لے کر میدان جنگ سے کافی دور ہٹ گئے۔

دریودھن کو خبر ہونے تک یونانی وغیرہ نے اس کے لشکر کے ایک بڑے حصے کو مکمل طور پر کاٹ دینے کے بعد تمام جانوروں پر قبضہ کر لیا تھا۔ دریودھن کو جب یہ خبر ہوئی تو اس کی حالت بکھرے خوابوں جیسی ہو گئی تھی، اتنی دیر میں بھیشم اور درونانے بھی اپنے لشکر کے ہمراہ اس سے آٹے تھے چنانچہ وہ حوصلہ پا کر پلٹا تاکہ بھیشم اور درونانے کے ہمراہ یونانی کے لشکر پر

امید ہے کہ اس سے ہم اپنے جانور چھڑانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ پیغام بھیجنے کے بعد آؤ پھر یہاں سے کوچ کریں اور دریودھن کا تعاقب کریں وہ اپنے لشکر اس کے پیچھے پیچھے پڑاؤ کے عقب سے ہوتا ہوا اور تم لوگوں کی نگاہوں سے بچتا ہوا کوچ کر چکا ہے، لشکر کے دو حصے یہیں رہیں گے اور وہ تم لوگوں کو اپنے ساتھ جنگ میں مصروف رکھیں گے اور سنو! یونانی اس دریودھن کو ہستناپور نہ پہنچنا چاہئے اگر یہ ہستناپور پہنچ گیا تو سمجھو کہ اس نے جنگ کے ایک حصے میں کامیابی حاصل کر لی اس لئے کہ اگر عملی طور پر اس نے جنگ میں حصہ نہ لیا تب بھی وہ یہ کہنے میں تو حق بجانب ہو گا کہ اس نے ایسا معرکہ مارا کہ راجہ کے ان گنت جانوروں کو ہستناپور لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ لہذا میں تم لوگوں کو مشورہ دوں گی کہ اس دریودھن کا فوراً تعاقب کیا جائے نہ صرف یہ کہ اس سے ویرت کے راجہ کے جانور واپس لئے جائیں بلکہ ہستناپور کی طرف جانے سے بھی روک دیا جائے۔“

”اہلیکا میں یہ خبر دینے پر تمہارا لشکر یہ ادا کرتا ہوں اور تمہاری اس تجویز سے مکمل اتفاق کرتا ہوں“ اس کے ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے یونانی نے ارجن کو اپنے پاس بلایا دونوں پہلو پہلو اپنے جنگی رتھوں کو دوڑاتے ہوئے اس جگہ آئے جہاں اتر کمار اپنے لشکر کے سامنے اپنے جنگی رتھ میں کھڑا ہوا تھا، یونانی اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

”اتر کمار جنگ کا نقشہ بالکل بدل کر رہ چکا ہے اس لئے کہ ہستناپور کے دریودھن نے اپنے لشکر کو چار حصوں میں تقسیم ہے، دو حصوں کو اس نے یہیں رکھا ہے تاکہ وہ ہمیں جنگ میں مصروف رکھیں باقی دو حصوں کے ساتھ وہ جانوروں کو لے کر ہستناپور کی طرف کوچ کر چکا ہے، لہذا تم کچھ آدمی اپنے لشکر سے ویرت شہر کی طرف روانہ کرو اور ان جانوروں کے جو چرواہے ہیں انہیں ی کہو کہ وہ میدان جنگ کے شمالی حصے کی طرف آئیں اور وہاں سے اپنے جانور لے لیں اس لئے کہ ہم شمال کی طرف بڑھتے ہوئے ہستناپور کے دریودھن پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ اس سے ہم اپنے جانور چھڑانے میں کامیاب ہو جائیں گے، یہ پیغام بھیجنے کے بعد آؤ پھر یہاں سے کوچ کریں اور دریودھن کے لشکر کا تعاقب کریں۔

اتر کمار یونانی کے اس فیصلے سے خوش ہوا اس نے فوراً اپنے کچھ

حملہ کر سکے۔

بھیشم، درونا، رادیو اور دوزیو دھن کے سامنے یونانی، بیوسا، ارجن اور اترکار نے بھی اب اپنے لشکر کو درست کر لیا تھا، رادیو جو عموماً بڑھ چڑھ کر گفتگو کرنے کا عادی تھا، اس وقت یونانی اور بیوسا کے سامنے ہچکچاہٹ اور خوف محسوس کر رہا تھا، کرپا کے بیٹے آسوانام نے رادیو کی یہ کیفیت بھانپ لی تھی لہذا وہ رادیو کے سامنے آیا اور اسے مخاطب کر کے بولا۔

”سنو رادیو! اب تم حملہ آور ہونے سے متعلق کسی شش و پنج میں مبتلا ہو کر رہ گئے ہو، تم ہمیشہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اکیلے ہی پاٹھ و برادران کو تباہ و برباد کر کے رکھ دو گے۔ اے رادیو اب پاٹھ و برادران کے بھائی ارجن سے ٹکرانے کا موقع آ گیا ہے، میں حیران ہوں، ضرورت کے اس موقع پر تم خاموش ہو اور آگے بڑھ کر ارجن پر حملہ آور ہونے کی ابتدا نہیں کر رہے، گزشتہ کئی سال سے تم یہ دعویٰ کرتے چلے آ رہے ہو کہ تم اپنے تیروں سے پاٹھ و برادران کو چھلنی کر کے رکھ دو گے جب کہ ارجن تمہارے سامنے میدان جنگ میں کسی گھورتے درندے کی طرح تمہارا منتظر ہے، وہ میدان جنگ میں تمہارے سامنے کھڑا ہے، جب کہ تم میدان جنگ میں اترنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہو۔“

آسوانام! میرے بھائی مجھے اس طرح طعنے نہ دو یقین جانو میں اس ارجن سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ اس موقع پر اگر ارجن کے ساتھ کرشن اور اس کا بھائی بلرام بھی ہوتے تو بھی میں خوف کھانے والا نہ تھا لیکن میدان جنگ میں تم ارجن کے ساتھ دوسرے جنگی رتھ میں جو ایک جوان اور لڑکی کو دیکھتے ہو بس یہی دونوں میدان جنگ میں وحشت پھیلانے والے ہیں میں ان دونوں کو خوب اچھی طرح جانتا اور پہچانتا ہوں اور یہ جو جوان ہے اور اس کی ساتھی لڑکی لہجوں کے اندر اپنے دشمنوں کا خاتمہ کر دینے کا فن جانتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ دونوں کوئی عام انسان نہیں ہیں بلکہ کسی مافوق الفطرت مخلوق سے ہیں اور کسی عام انسان کا ان کے مقابلے میں ٹھہرنا مشکل ہی نہیں بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر ناممکن ہے، تاہم میں حملہ آور ہونے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کروں گا اگر میں ایسا کروں گا تو سارے لشکر میں بزدلی اور کم ہمتی پھیل جائے گی۔“ اس کے ساتھ ہی رادیو وحشیانہ انداز میں نعرے بلند کرنے لگا، پھر اس نے

اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا۔

رادیو کے حملہ آور ہوتے ہی بھیشم اور درونا اور دوزیو دھن نے بھی اپنے اپنے لشکر کو حملہ آور ہونے کا حکم دے دیا تھا، یوں دونوں لشکروں کے درمیان ایک عام جنگ کی ابتدا ہو گئی تھی۔

تھوڑی دیر ہی بعد جنگ اپنے عروج پر پہنچ گئی، ہر لشکر کے اگے وپے میں طوفان اٹھنے لگے تھے، زمین خون سے سرخ ہونے لگی تھی اور زہر قلمت کا شکار ہو کر ان گنت لشکر گمشدہ مسافروں کی طرح زمین یوں ہونے لگے تھے، بڑے بڑے سورما خاک و خاکستر ہوتے جا رہے تھے۔

بھیشم اور درونا اور رادیو اور دوزیو دھن کا خیال تھا کہ وہ جلد ہی دشمن پر قابو پالیں گے لیکن ان کی ہر امید، ہر تمنا اور خواہش رائیگاں گئی۔ یونانی، بیوسا، ارجن اور اترکار کچھ اس طرح ان پر حملہ آور ہوئے کہ چند ہی لمحوں میں انہوں نے اپنے مد مقابل کے سارے عزائم کو پاش پاش کرنا شروع کر دیا تھا، دریو دھن کے سپاہی بڑے تیزی سے بھوکی روحوں کی غذا بننے لگے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے لشکریوں کے دلوں میں ایک تہائی، ایک پستکی کا بڑی تیزی کے ساتھ احساس اٹھنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر تک اور جنگ جاری رہی اور دریو دھن کے لشکر کی اذیتوں کی طرح سٹ سٹ کر اور کٹ کٹ کر مرنے لگے تھے، یہاں تک کہ وہ نوبت بھی آ گئی کہ یونانی اور ارجن کے ہاتھوں بھیشم، درونا، رادیو، دریو دھن اور ان کے بڑے بڑے سورما بری طرح زخمی ہو گئے تھے، یہ صورت حال دیکھتے ہوئے سب نے فیصلہ کیا کہ میدان چھوڑتے ہوئے بھاگ نکلتا چاہئے اور اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو تھوڑی دیر بعد ان سب کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا، یہ فیصلہ کرنے کے بعد بھیشم، درونا، رادیو اور دریو دھن اپنے لشکریوں کو لے کر بھاگ نکلے، انہوں نے ایک طرح سے اپنی شکست تسلیم کر لی اور میدان جنگ سے فرار ہوتے ہوئے وہ ہستنا پور کی طرف بھاگ گئے۔

☆☆☆☆

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح حاصل کرنے کے لئے عالمی شہرت یافتہ ادارہ
ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے رابطہ کریں۔

نقشہ

۱۷	۱۹	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵
۱۸	۱۱	۸	۲۰

(۱۱) اب تمہاری خوشی کے دن آنے والے ہیں، انشاء اللہ تکلیفیں دور ہوں گی تمہاری دلی مراد برآئگی۔

(۱۲) تمہارے غم و غم کے دن گزر گئے، انشاء اللہ ہر طرح سے خوشی اور روزگار میں ترقی ہوگی، جل سے لڑکا پیدا ہوگا اور کسی جگہ سے مالی فائدہ پہنچے گا۔
(۱۳) کوئی چیز کا ملنا مشکل ہے، دشمن تکلیف دیں گے، کچھ صدقہ دیدیا کرو۔

(۱۴) جس کام کے لئے دریافت کرتے ہو اس میں کامیابی ہوگی۔ آپ کے حسب نشاء کام سرانجام ہوگا مذرو مال و فرزند سے خوشی ہوگی۔
(۱۵) عرصہ سے کوئی شخص تم کو نقصان پہنچاتا ہے، جس کی فکر تم کو دن رات رہتی ہے مگر اب وقت اچھا آ گیا ہے۔

(۱۶) جو کام کرتے ہو نقصان اٹھاتے ہو، تمہارا ستارہ گردش میں ہے، جس کام کے لئے دریافت کر رہے ہو پورا ہونا مشکل ہے۔

(۱۷) جس کام کا آپ کو خیال ہے اس کے پورا ہونے کا وقت آ گیا، عنقریب آپ کو خوشی حاصل ہوگی، پردیش جانے سے کام پورا ہوگا۔
(۱۸) ارادہ سفر کا کرتے ہو بے شک جاؤ، فائدہ ہوگا۔ کسی شخص سے ملاقات ہوگی۔ ایک خوبصورت عورت سے ملاپ ہوگا، دشمن زیر ہوں گے، دلی مراد حاصل ہوگی۔

(۱۹) تمہارے خیالات منتشر رہتے ہیں، کسی عورت سے ملنے کی خواہش میں سرگرداں رہتے ہو، صبر کرو، دو ماہ بعد تمہاری مراد پوری ہوگی، روزگار میں فائدہ ہو، سفر پیش آئے۔

جو جوابات اس قال کے ذریعہ حاصل ہوں اُن پر سو فیصد یقین نہ کریں، ہر حال میں اللہ پر بھروسہ کریں اور اسی سے رجوع کریں۔ ☆☆

بے نظیر فالنامہ

قال دیکھنے کی ترکیب یہ ہے کہ اپنے مطلب کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے تین مرتبہ درود اور تین مرتبہ سورہ قل ہو اللہ پڑھ کر درود بھیجیں، پھر داہنے ہاتھ کی کلمہ والی انگلی نقشہ پر رکھیں، جو عدد انگلی کے نیچے آئے حسب ذیل جوابات میں اس عدد کے سامنے جواب ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ: امر ضروری کے لئے با وضو ہو کر صرف ایک مرتبہ قال دیکھنا چاہئے
(۱) خویش و اقارب سے مسرت، بزرگوں سے فائدہ، دوستوں سے امداد ہر طرح سے آرام ملے گا۔ سفر یا منفعت پیش آئے گی۔

(۲) آج کل کسی کی محبت میں بے قرار رہتے ہو، خواہش پوری ہوگی اور مالی فائدہ بھی پہنچے گا۔

(۳) تم ہر قسم کی تکلیفیں اٹھا رہے ہو، فی الحالی مالی مشکلات کا دور ہونا مشکل ہے۔

(۴) جس کام کے لئے تو دریافت کرتا ہے وہ کام تیرا دو ماہ کے بعد پورا ہوگا، مشرق کے سفر سے فائدہ پہنچے گا۔

(۵) تمہاری محبت محبوب کے دل میں موجود ہے اور تمہارا دل بھی اس کی محبت میں بے قرار ہے۔ ایک ماہ بعد اس سے ملاقات ہوگی، کاروبار میں فائدہ ہوگا۔

(۶) اپنی پریشانیوں کے دفع اور ترقی کاروبار کے لئے سفر کرو، مطلب پورا ہوگا۔

(۷) جس شخص کی مدد کا خیال ہے وہ دھوکہ دے گا، اُس کا خیال چھوڑ دو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔

(۸) تم جس مہ جیس سے ملنے کی خواہش رکھتے ہو، اس سے عنقریب ملاقات ہوگی، تمہاری دلی مراد برآئگی۔

(۹) جس کام کے متعلق دریافت کرتے ہو اس میں ابھی بہت دیر ہے، خوشی حاصل ہوگی۔

(۱۰) تم کو وہم کا مرض ہے، جس کی وجہ سے ہر وقت فکر و تشویش رہتی ہے۔ وہم چھوڑ دو، مراد برآئے گی۔ وہا، ہوا، مدپیہ واپس ملے گا۔

دبے افراد اپنا وزن کیسے بڑھا سکتے ہیں

جسم کو نقصان نہ پہنچائیں۔

وودزش : ایک عام مغالطہ ہے کہ وودزش صرف فربہ افراد کو کرنی چاہئے تاکہ ان کا وزن کم ہو سکے، یہ سراسر غلط ہے۔ وودزش ہر عمر اور ہر جسامت کے انسان کے لئے ضروری ہے۔ وودزش آپ کے جسمانی اعضاء اور اندرونی نظام کو فعال کر کے اس کی کارکردگی میں اضافہ کرتی ہے۔ خصوصاً صبح کے وقت کی جانے والی وودزش (جم جانا یا صرف چہل قدمی کرنا) خصوصاً آپ کے رات بھر کے اکڑے ہوئے جسم کو کھول دیتی ہے جس کے بعد آپ کی توانائی میں اضافہ ہوتا ہے، آپ کھانا بآسانی ہضم کر لیتے ہیں اور سارا دن چست رہتے ہیں۔ باقاعدگی سے وودزش کرنا آپ کے جسم کو چکدار بناتا ہے جس سے اس میں پھیلنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ یہ آپ کے مدافعتی نظام کو بھی بہتر کرتی ہے اور آپ فٹ رہتے ہیں۔

آدام کسویں : دبے پتلے افراد کے لئے آرام کرنا ان کی وودزش کا ہی حصہ ہے۔ جسمانی آرام کے دوران جسم کے پٹھے پھلتے ہیں اور ان کی ساخت نئے سرے سے تشکیل پاتی ہے۔ اگر آپ مستقل وودزش کریں گے اور کم آرام کریں گے تو آپ کے پٹھوں کو پھیلنے کا وقت نہیں ملے گا بلکہ اس کے برعکس وہ کمزور اور چھوٹے ہوتے جائیں گے۔

وڈان کا معائنہ کوئے دھیں : اگر آپ کو محسوس ہو کہ آپ کا وزن بالآخر بڑھنا شروع ہو گیا ہے تو اب چیک اینڈ بیلنس رکھیں۔ اگر آپ نے بے احتیاطی کی تو یہ بہت زیادہ بڑھ کر آپ کو بے ڈول بھی کر سکتا ہے۔ اسی طرح اپنی روٹین کو چھوڑ دینے سے آپ کی ساری محنت ضائع بھی جاسکتی ہے اور آپ واپس اپنی پرانی جسامت پر آسکتے ہیں۔

اکثر افراد اپنے بڑھتے وزن سے پریشان ہوتے ہیں اور وزن کم کرنے کے لئے طرح طرح کے طریقے اپناتے ہیں لیکن ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں جو بے حد دھان پان سے ہوتے ہیں اور اپنا وزن بڑھانا چاہتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق وزن کم رہنا انسان کو چست رکھتا ہے اور اسے بے شمار بیماریوں سے بچاتا ہے، تاہم یہ کی ایک حد تک ڈنٹی چاہئے۔ اس سے زیادہ وزن میں کمی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ آج ہم ایسے ہی لوگوں کے لئے کچھ آسان طریقے بتا رہے ہیں جنہیں اپنا کر دبے پتلے افراد بآسانی وزن بڑھا سکتے ہیں۔

غذا کی مقدار بڑھا دیں : کمزور جسامت کے حامل افراد کو سب سے پہلے تو اپنی غذا کی مقدار بڑھا دینی چاہئے۔ اچانک اپنی خوراک میں بہت زیادہ اضافہ کر دینا بد ہضمی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس کے برعکس آہستہ آہستہ، درجہ بدرجہ اپنی خوراک کی مقدار میں اضافہ کریں۔ ہر کھانے کی مقدار میں معمولی سا اضافہ کریں۔ ہر کھانے کی مقدار میں معمولی سا اضافہ اس ضمن میں فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

پروٹین کا استعمال : پروٹین ہمارے جسم کے پٹھوں کی استعداد میں اضافہ کرتا ہے جس سے وہ زیادہ سے زیادہ توانائی اپنے اندر جذب کرنے کے قابل ہوتے ہیں۔ زیادہ خوراک کھانے کے بعد اسے جزو بدن بنانا بھی ضروری ہے اور یہ اسی صورت ممکن ہے جب پٹھے پھیل کر غذائی اجزاء سے توانائی کو اپنے اندر جذب کریں۔ پروٹین والی غذائی اشیاء جیسے دودھ، انڈے، پھل، وغیرہ کا استعمال بڑھا دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سبزیوں اور پھلوں کا استعمال بھی کریں۔ وزن بڑھانے کی مہم شروع کرنے سے پہلے ایک بار کسی ماہر غذائیات سے ضرور ملیں تاکہ لاعلمی میں آپ اپنے

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لگی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ - 600/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یا دہ تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ - 400/- روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

جے این یو کے لاپتہ طالب علم نجیب احمد کا سراغ دینے والے کو اب سی بی آئی دے گی ۱۰ لاکھ روپے

سوچی دی۔ معاملے پر اگلی سماعت ۷ ارجو لائی کو ہونی ہے۔ بتادیں کہ اس معاملے نے کافی سیاسی رنگ لیا تھا۔ نجیب کی ماں نے اس معاملے میں بہت سے غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ دہلی میں مظاہرہ کیا تھا اور مرکزی حکومت اور دہلی پولیس سے نجیب کو جلد ڈھونڈ نکالنے کی مانگ کی تھی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نجیب کی انتخابی مہم کے سلسلے میں یونیورسٹی کے ہی کچھ طالب علموں سے جھگڑا ہوا تھا۔ اس کے بعد ۱۶ اکتوبر سے وہ غائب ہے۔

غور طلب ہے کہ اس سے قبل بھی دہلی پولیس نے نجیب احمد کی تلاش میں ایک لمبا عرصہ لگایا لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں لگ سکا۔ اس سلسلے میں اس سے قبل دہلی پولیس نے بھی جگہ جگہ سراغ دینے والے کو دس لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا تھا جس کے پوسٹر لمبے عرصہ تک جے این یو اور دیگر مقامات پر چسپاں تھے لیکن دہلی پولیس کو اس میں کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا۔ دہلی پولیس نے نجیب احمد کی تلاش میں نجیب کے گاؤں بدایوں میں بھی چھاپہ مارا تھا اور سراغ لگانے کی کوشش کی تھی۔ ٹرینوں میں اس کا اعلان کیا تھا اس کے علاوہ دہلی کے مختلف مقامات پر واقع مساجد سے بھی نجیب کے سلسلے میں کوئی خبر دینے کا اعلان کرنے کی بات بھی سامنے آئی تھی لیکن ان تمام کوششوں باوجود دہلی پولیس کو نجیب کا کوئی سراغ ہاتھ نہیں لگا۔ اب سی بی آئی بھی دہلی پولیس کی طرح سراغ دینے والے کو دس لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔

نئی دہلی: (ایجنسیاں) سی بی آئی نے آج کہا کہ گذشتہ آٹھ ماہ سے جے این یو کے لاپتہ طالب علم نجیب احمد کا پتہ بتانے والے کو وہ ۱۰ لاکھ روپے انعام دے گی۔ ذرائع نے کہا کہ نجیب کے بار میں اطلاع دینے کا خواہش مند کوئی بھی شخص سی بی آئی تفتیش کاروں سے ان نمبروں پر 9650394796 اور 24368638 رابطہ کر سکتے ہیں جو اہر لال نہرو یونیورسٹی سے پراسرار طریقے سے لاپتہ ہوئے نجیب کے معاملے کی تحقیقات کر رہی سی بی آئی حال ہی میں یونیورسٹی احاطے میں واقع مایا مائڈ وی ہاسٹل گئی تھی۔ نجیب اسی ہاسٹل سے لاپتہ ہوا تھا، نجیب کی ماں فاطمہ نفیس نے حال ہی میں کیس کی تحقیقات کر رہی سی بی آئی حکام سے ملاقات کر کے طالب علم کے لاپتہ ہونے سے پہلے کے واقعات کی معلومات انہیں دی تھی۔ انہوں نے حکام سے کہا نجیب تعطیلات کے بعد ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۶ کو یونیورسٹی واپس آئے تھے۔ فاطمہ نے کہا تھا، ۱۵-۱۶ اکتوبر کی درمیانی رات نجیب ان سے بات کر رہا تھا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ نجیب کے روم میٹ نے بعد میں انہیں بتایا کہ اسے کسی جھگڑے میں چوٹ آئی تھی۔ ان کا کہنا ہے، بات چیت کے بعد وہ اتر پردیش کے بلند شہر سے بس سے دہلی روانہ ہو گئیں۔ آندوہار پہنچنے کے بعد انہوں نے فون پر نجیب سے بات کی اور اس ہوٹل میں ملنے کو کہا، جہاں وہ رکی ہوئی تھیں۔ فاطمہ نے اپنی شکایت میں کہا ہے، پھر جب وہ مایا مائڈ وی ہاسٹل کمرے نمبر ۱۶ پہنچیں تو نجیب کا کوئی پتہ نہیں تھا۔ دہلی پولیس جب نجیب کو نہیں تلاش سکی تو وہ سی بی آئی جانچ کا مطالبہ لے کر دہلی ہائی کورٹ پہنچیں۔ عدالت نے ۱۶ مئی کو جانچ سی بی آئی کو

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمال مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن پوئی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

دیوبند

ماہنامہ

طلسمانی دنیا

ستمبر ۲۰۱۷ء

دورِ حاضر کا ایک اہم رسالہ جو تمام انسانوں
کو اپنے خالق سے قریب کر دیتا ہے

اب ہندی زبان جاننے والے کم ہیں

عاطف ہاشمی

POSTING DATE 15 DAYS BEFORE EVERY MONTH

RS.30/=

کیا اور کہاں

محمد اجمل انصاری <https://www.facebook.com/groups/freemliyatbooks/>

- | | |
|--|-----------------------------------|
| ۵۱..... اس ماہ کی شخصیت | ۵..... |
| ۵۵..... اللہ کے نیک بندے | ۶..... مختلف پھولوں کی خوشبو |
| ۵۹..... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے | ۱۱..... اسم اعظم |
| ۶۱..... پردہ اٹھنے کی منتظر نگاہ | ۱۲..... عملیات بسم اللہ |
| ۶۳..... اذان بتکدہ | ۱۳..... ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے |
| ۶۹..... اچھے برے خواب | ۱۶..... لوح شفاء امراض |
| ۷۱..... گھریلو ٹوٹکوں کو آسان بنائیے | ۱۷..... بھیڑ کی درندگی اور سیاست |
| ۷۶..... نایاب عمل رزق | ۱۹..... روحانی ڈاک |
| ۷۷..... علاج بذریعہ غذا | ۲۷..... دنیا کے عجائب و غرائب |
| ۸۱..... زمین ایک امانت | ۳۱..... عکس سلیمانی |
| ۸۵..... انسان اور شیطان کی کشمکش | ۳۷..... پانی سے علاج، قدرتی طریقہ |
| ۸۹..... قرآن سے فال دیکھنے کا طریقہ | ۴۰..... سورہ اخلاص کے جن کا عمل |
| ۹۰..... خبر نامہ | ۴۱..... مجرب عملیات |
| | ۴۵..... شیطان کی تخلیق کا فلسفہ |

بقلم خاص

کاش اردو زبان کے لئے ہم سنجیدہ شوجائیں

چند ماہ سے اس بات کی کوشش چل رہی ہے کہ طلسماتی دنیا میں کچھ صفحات ہندی کے بھی شامل کئے جائیں تاکہ وہ لوگ بھی اس رسالے سے استفادہ کر سکیں جو اردو نہیں پڑھ سکتے لیکن کچھ قانونی مجبوریوں کی وجہ سے ابھی دیر لگ رہی ہے۔ ابھی قارئین کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔

یہ بات بھی یقیناً تشویشناک ہے کہ مسلم گھرانوں میں آہستہ آہستہ اردو ختم ہوتی جا رہی ہے۔ دوسری زبانوں کی تعلیم جیسے ہندی اور انگلش آج کے دور میں یقیناً ناگزیر ہے۔ ان زبانوں کی تعلیم حاصل کئے بغیر قدم قدم پر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو ہندی بھی پڑھائیں اور انگریزی بھی، لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اب اردو پڑھنے پڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ ہمارے دین اسلام کا اصل ذخیرہ عربی کے بعد اردو ہی میں ہے اور اردو ہماری مادری زبان ہے، اس کی سلامتی اور بقاء کے لئے ہمیں اپنے بچوں کو اردو زبان ضروری سیکھنی چاہئے۔ افسوس ہوتا ہے کہ جب ہم ہزاروں ایسے مسلم نوجوانوں سے ملتے ہیں کہ جو نہ اردو پڑھ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں۔

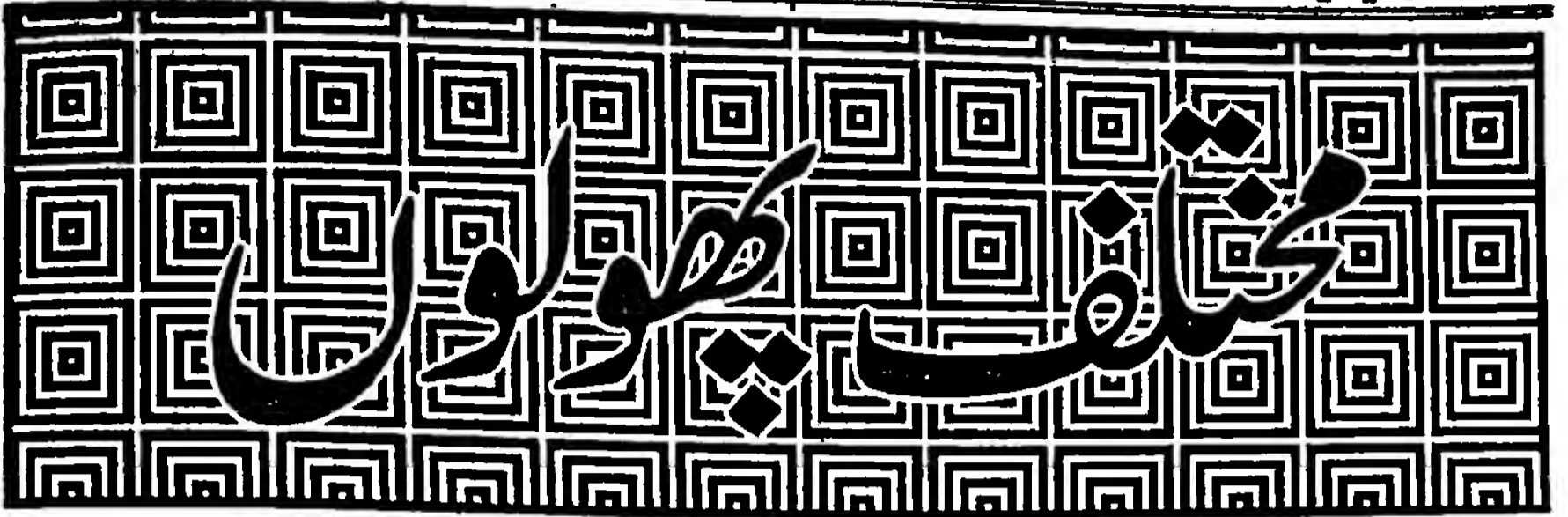
بے شک اردو زبان روزگار سے جڑی ہوئی زبان نہیں ہے لیکن پھر بھی اردو زبان کا اور ہمارا چولی دامن کا ساتھ ہے اس لئے اردو کو اپنے گھروں سے ختم کر دینا احسان فراموشی بھی اور عاقبت نااندیشی بھی۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ بعض غیر مسلم بھائی باقاعدہ دینی مدرسوں میں داخل ہو کر اردو زبان سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں سے مستفیض ہونے اور مسلمانوں کے دین و مذہب کو سمجھنے کے لئے اردو زبان کی تعلیم حاصل کرنے کا ذوق رکھتے ہیں لیکن ہم مسلمانوں کو اس کا احساس نہیں ہے کہ اگر اردو ہمارے گھروں سے نیست و نابود ہوئی تو اس کا کتنا بڑا نقصان ہماری آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا۔

دکھ ہوتا ہے کہ جب ہمارے پاس ایسا کوئی خط آتا ہے جس میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ صرف ہمارے والد ہی اردو زبان جانتے تھے اور اب ان کا انتقال ہو گیا ہے، لہذا طلسماتی دنیا بند کر دیں کیوں کہ اب گھر میں کوئی بھی اردو پڑھنا نہیں جانتا۔ آزادی کے بعد سے اردو زبان کی لڑائی ہم لڑ رہے ہیں اور نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہر زبان کو ایک صوبہ ملا لیکن اردو زبان کسی ایک صوبے پر اپنی اجارہ داری قائم نہ کر سکی۔ اس میں کوتاہی اس اردو طبقہ سے بھی ہے کہ جو اپنی زبان کو زندہ رکھنے کی کوئی جدوجہد نہیں کرتا۔ سیاسی پینٹرے بازیوں سے قطع نظر اگر ہم اپنے گھر کے بچوں کو کسی بھی طرح اردو کی تعلیم دلوائیں تو اردو زبان کو فروغ پانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ آج مسلم سماج میں اچھے خاصے تعلیم یافتہ لوگ جب اردو کا اخبار نہیں پڑھ سکتے تو ان کے بارے میں یہ معلوم ہو کر بہت تکلیف ہوتی ہے۔ ہم اردو کے چار اخبار محض اس لئے خرید کر پڑھتے ہیں کہ اردو نوازی کا کچھ تو حق ادا ہو حالانکہ اس زمانہ میں اردو کا اخبار مستعار لے کر پڑھنے کا رواج ہے۔ ایک اخبار کی قیمت ہی کیا ہوتی ہے لیکن اتنی سی قیمت بھی ہم اس زبان کے لئے ادا نہیں کر پاتے جس کے ہزاروں احسانات ہم پر اور ہماری قوم پر ہیں۔

فی زمانہ اردو کے اخبارات و رسائل کا حشر بہت خراب ہے۔ کتنے ہی رسالے ختم ہو چکے ہیں اور کتنے ہی رسالے حالت نزع میں ہیں، ان حالات میں جو رسالے کس پرسی کی حالت میں ہیں ان کی داسے درے درے سخنے مدد کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ہمیں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ انٹرنیٹ، فیس بک، موبائل بازیوں کے اس موجودہ دور میں جب لٹریچر کی معنویت ختم ہوتی جا رہی ہے ہمیں اپنی زبان کو زندہ رکھنے کے لئے اردو رسالے خود بھی خرید کر پڑھنے چاہئیں اور خود خرید کر انہیں اپنے یار دوستوں کو پہنچانے چاہئیں۔

ماہنامہ ”طلسماتی دنیا“ نے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں کو مٹانے کے لئے ایک طویل جہاد کیا ہے لیکن اس وقت یہ رسالہ بھی مشکلات سے گزر رہا ہے۔ طلسماتی دنیا اپنے چاہنے والوں سے اس بات کا خواہش مند ہے کہ وہ اس کو پھیلانے اور اس کے وجود کو باقی رکھنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ ورنہ خدا نخواستہ آپ کو کہیں یہ کہنا نہ پڑے۔

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے



مختلف پہلو

پیار کریں۔

☆ اپنی غلطی کو تسلیم کر لینا انسان کی سمجھداری کو ثابت کرتا ہے۔

انمول موتی

☆ گناہ ناسور ہے اگر ترک نہ کرو گے تو بڑھتا جائے گا۔
☆ ظالموں کے ساتھ رہنا خود ایک ظلم ہے۔
☆ نیکی اور ہمدردی کے درمیان اتنی باریک لکیر ہے جو نظر نہیں آتی۔
☆ اطمینان سب سے بڑا سکھ اور بے اطمینانی سب سے بڑا دکھ ہے۔

انداز فکر

☆ اپنے دوست کو سب کچھ دے دو مگر اپنا راز کبھی نہ دو۔
☆ اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
☆ دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔
☆ ایک اچھا مسلمان وہی ہے جو حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ بندوں کے حقوق بھی ادا کرتا ہے۔
☆ دنیا کو آزمائش کیوں کہ یہ دنیا تمہارے لئے ہے تم دنیا کیلئے نہیں۔
☆ کسی کو بھی ہمارا نہ بناؤ کیوں کہ اپنے راز اپنوں کے دلوں سے کھل جاتے ہیں۔
☆ کسی چیز پر اپنا زور نہ جتاؤ کیوں کہ اگر وہ چیز تمہارے نصیب میں ہے تو ضرور ملے گی۔

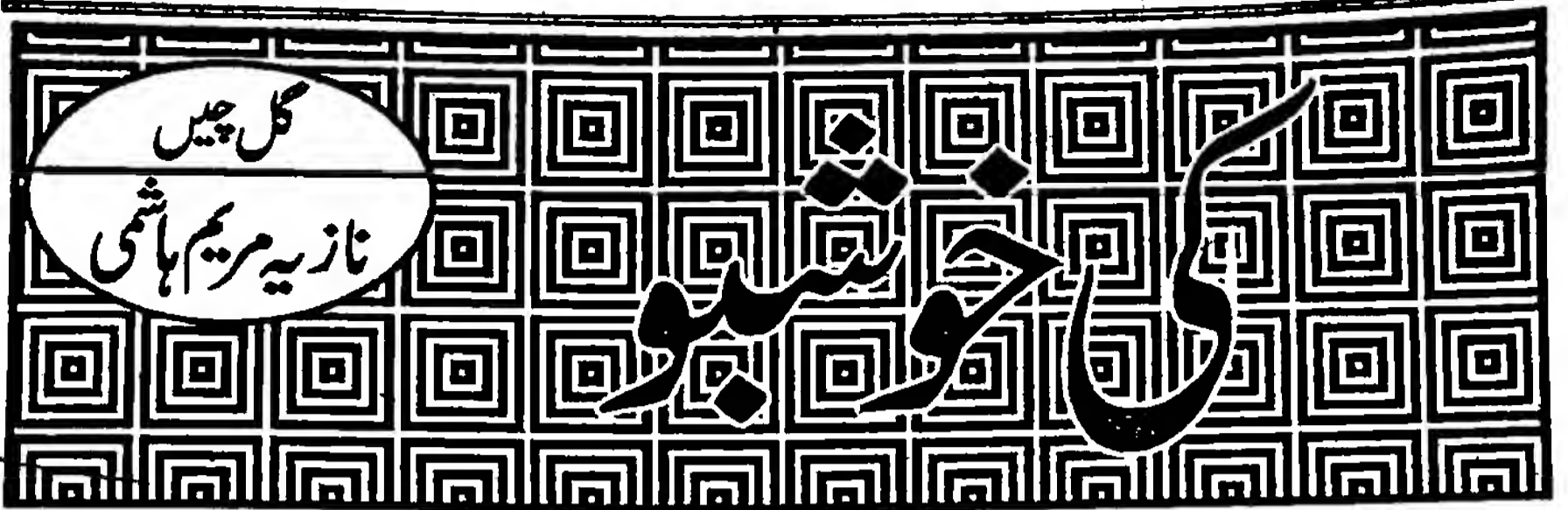
☆ دل کا حسن چہرے کو بھی خوبصورت بنا دیتا ہے۔
☆ دنیا میں تمام چیزوں کی حد ہے سوائے علم کے۔

دستک

☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رحمت برسی ہے۔
☆ عقل سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔
☆ تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں، لالچ، حسد اور غصہ۔
☆ اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا تو یقیناً تم نے دنیا کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا۔
☆ عقل مند سوچ کر بولتا ہے اور بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔
☆ عقل مند اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

اقوال زرین

☆ بادشاہوں کو وہی شخص نصیحت کر سکتا ہے جسے نہ سراڑنے کا خوف ہو، نہ زکر کی تمنا۔
☆ نفرت، نفرت سے نہیں بلکہ محبت سے ختم ہوتی ہیں۔
☆ صرف انسان ہی وہ مخلوق ہے جسے شرم و حیا کا احساس دامن گیر رہتا ہے۔
☆ وہ شخص بے دین ہے جس میں عہد کی پابندی نہیں۔
☆ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے سامنے سر نہ جھکاؤ۔
☆ دنیا کا رزق صرف اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے مقدر میں ہوتا ہے۔
☆ دنیا جس کے لئے قید خانہ ہے، قبر اس کے لئے آرام گاہ ہے۔
☆ اگر آپ اپنی زندگی میں سچی خوشی چاہتے ہیں تو اپنے کام سے



گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

گل چیں

☆ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ جو شخص خواہ مخواہ اپنے آپ کو محتاج بناتا ہے وہ محتاج ہی رہتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ شرافت عقل و اداب سے ہے نہ کہ مال و نسب سے ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ میانہ روی نصف روزی ہے اور حسن اخلاق نصف دین ہے۔

(شیخ عبدالقادر جیلانی)

☆ اللہ کا خوف بڑی عبادت ہے۔

☆ بیکار ہے وہ پھول جس میں خوشبو نہ ہو۔

☆ بیکار ہے وہ خوشی جو کل مشکل پیدا کر دے۔

☆ دل ایک آئینہ ہے اگر وہ بدی سے پاک ہو تو اس میں خدا بھی

نظر آ سکتا ہے۔

☆ اگر کچھ بننا چاہتے ہو تو ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو۔

☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

ایک قول

☆ ایک دانا کا قول ہے: ”دوست کے ساتھ ایسے رہو کہ کبھی دشمن

نہ بنے اور دشمن کے ساتھ ایسے رہو کہ کبھی نہ کبھی دوست بننے پر مجبور

ہو جائے۔“

قتل

☆ تلخ رویے دلوں میں نفرت پیدا کرتے ہیں۔

☆ زیادہ باتیں وہ لوگ کرتے ہیں جن کے پاس کرنے کو کچھ

نہیں ہوتا۔

☆ بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سکہ حوصلہ ہے۔

☆ محنت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ جو تم سے چھینے اسے عطا کرو۔

☆ جو تم سے تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو۔

☆ رشتوں اور انسانوں سے بڑھ کر کچھ اہم نہیں ہوتا بشرطیکہ وہ

ہمارے ساتھ مخلص اور پر خلوص ہوں۔

☆ اگر تم آکاش میں بھی مشہور ہونا چاہتے ہو تو اپنے وعدے کی

پاس داری کرو۔

مشعل راہ

☆ جاہل دماغ سے زیادہ زبان کا استعمال کرتا ہے۔

☆ موت کے سامنے کوئی حکمت نہیں چلتی۔

☆ اگر نفس کو نیکی میں نہیں لگاؤ گے تو یہ تمہیں برائی میں لگا دے گا۔

☆ تحریر ایک خاموش آواز ہے اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

☆ امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکہ دینا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو ناپسند کرتا ہے۔ اونچی آنکھیں، جھوٹی

زبان، وہ ہاتھ جو بے گناہ کو آزار پہنچائے، وہ دل جو برے منصوبے

باندھے، وہ پاؤں جو جلد برائی کی طرف دوڑیں اور وہ شخص جو دو بھائیوں

کے درمیان جھگڑے برپا کرے۔

☆ صبر امید کا آرٹ ہے۔
☆ علم حاصل کرو چاہے اس کے لئے تمہیں چین کیوں نہ جانا

پڑے۔

یاد رکھنے کے قابل

☆ محبت چہروں سے نہیں دلوں سے، رحوں سے کی جاتی ہے،
چہرے روپ بدل سکتے ہیں، چہرے ایک جیسے بھی ہو سکتے ہیں لیکن دل
اور روح کبھی ایک طرح کے نہیں ہو سکتے۔
☆ عشق تو دور یوں کے جزدان میں لپٹا اچھا لگتا ہے، ملتا ہے تو
دکھ بن جاتا ہے، تبھی تو اللہ نے ہیر رانجھے سے، سوہنی کو مہیوال سے اور کسی
کو پنو سے نہیں ملوایا۔

☆ ہاں ایسا ہوتا ہے محض ایک فھس کے چلے جانے سے شہر کے
شہر ویران ہو جاتے ہیں اور کسی ایک کو پالینے سے دو جہاں مل جاتے ہیں۔
☆ جب بڑی خواہش پوری نہ ہو تو پوری نہ ہونے والی چھوٹی
چھوٹی تمنائیں بھی حسرت بن جاتی ہیں۔
☆ جو بہت اچھا لگے اس سے بہت کم ملا کرو جو انتہا سے زیادہ اچھا
لگے اس کو صرف دیکھا کرو اور جو دل میں سما جائے اس کو صرف یاد کیا کرو
کیوں کہ جو آپ کے جتنا قریب ہوتا ہے اسے یہ دنیا آپ سے اتنا ہی دور
کرتی ہے۔

بڑی باتیں

☆ خدا اگر ہمارے مقدر میں پتھر لیے راستے لکھتا ہے تو ہمیں
مضبوط جوتے بھی بخشتا ہے۔

☆ ہر مشکل انسان کا امتحان لینے کے لئے آتی ہے۔
☆ دل ایک آئینہ ہے اگر وہ بدی سے پاک ہے تو اس میں خدا بھی
نظر آتا ہے۔

☆ اپنے خیالات کو اپنی جیل نہ بناؤ۔
☆ اگر غلطیوں کو روکنے کے لئے دروازے بند کر دو گے تو سچ بھی
باہر نہ جائے گا۔

☆ بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے

☆ اگر تمہاری محبت سے کی گئی بات سے دوسرا خوش ہوتا ہے تو تم
دعا گو ہو۔

☆ اپنے نیت درست کرو، اعمال خود درست ہو جائیں گے۔
☆ دنیا ایک دلدل ہے اس میں جتنا اترو گے اتنا ہی نیچے جاؤ گے۔
☆ ”میں“ کا لفظ زندگی سے نکالو کامیاب رہو گے۔
☆ دوسرے کے لئے جینا سیکھو۔
☆ دوسروں کی قدر کر دو تمہاری قدر خود بخود ہوگی۔
☆ محبت کرو اور محبت پھیلاؤ دنیا میں پھر ہر طرف محبت ہی ہوگی۔
☆ غریبوں کا حق نہ چھینو ہو سکے تو ان کی مدد کرو۔
☆ اچھی بات بھی صدقہ جاریہ ہے۔

خوب صورت باتیں

☆ جو ایمان ہمیں گھر سے مسجد تک نہیں لے جاسکتا وہ ایمان ہمیں
قبر سے جنت تک کیسے لے جاسکتا ہے۔
☆ اپنے جسم کو ضرورت سے زیادہ مت سنوارو اسے تو مٹی میں مل
جانا ہے، سنوارنا ہے تو اپنی روح کو سنوارو کیوں کہ اسے اپنے رب کے
پاس جانا ہے۔
☆ نماز جو ہم پر فرض کر دی گئی ہے اسے پابندی سے ادا کرو اس
سے پہلے کہ تمہاری نماز پڑھی جائے۔
☆ خوف سے تنہائی میں رونے کے سوا کوئی بھی چیز اللہ کی
تاراضگی کو مٹا نہیں سکتی۔
☆ اپنی زندگی میں ہم جتنے دل راضی کر لیں اتنے ہی ہماری قبر
میں چراغ جلیں گے۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ پانی بنو جو اپنا راستہ خود بناتا ہے، پتھر نہ بنو جو دوسروں کا راستہ
روکتا ہے۔

☆ صبر زندگی کے مقصد کے دروازے کھولتا ہے کیوں کہ اس کے
سوا اور دروازے کی کوئی چابی نہیں۔

☆ ماں کے بنا گھر قبرستان کی مانند لگتا ہے۔

جتنی فاقہ سے پیار ہونے والوں کی۔

☆ محبت ایک نورانی کلمہ ہے جسے ہاتھ نے نورانی کاغذ پر لکھا ہے۔

☆ دوست نمادِ دشمن سب سے خطرناک ہے۔

☆ خود پسندی سب سے بڑی تنہائی ہے۔

☆ جب دعا سے بات نہ بنے تو فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ

اپنے بندوں کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

اخمول موتی

☆ محبت اگر بے وفا ہو جائے تو آنسو مقدر بن جاتے ہیں۔

☆ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

☆ موت کے درد کا ایک قطرہ اگر دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا

جائے تو وہ پگھل جائیں۔

☆ انسان کو اس گلاب کے پھول کی مانند ہو جانا چاہئے جو ان

ہاتھوں میں بھی خوشبو دیتا ہے جو اسے مسل دیتے ہیں۔

☆ احسان جتانے سے احسان کی قدر جاتی رہتی ہے۔

محبت

☆ پہلی محبت ان دیکھی سرزمین کے لئے کئے جانے والے سفر کی

طرح ہمیشہ ہماری یادوں میں تازہ رہتی ہے۔

☆ جو دکھ کو گلے کا ہار بنا لیتے ہیں وہ کبھی دکھ سے نجات نہیں پاتے۔

☆ جو زندگی اندر مر چکی ہو اسے جھوٹ موٹ جیتے رہنا کتنا

دشوار ہے۔

☆ محبت جنہیں یاد کرتی ہے انہیں سفر میں دوڑائے پھرتی ہے۔

☆ ہم کسی کو اپنی مرضی سے چاہ تو سکتے ہیں لیکن کسی کی آنکھوں

میں آنکھیں ڈال کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ تم بھی مجھ سے محبت کرو۔

اچھی باتیں

☆ لڑکیاں رزق کی طرح ہوتی ہیں، اپنی ہوں تو ہمیشہ خوشی اور شکر

کی نگاہ ڈالو، لفظوں سے میت کہو، نگاہوں اور دل سے ان کی سلامتی چاہو۔

☆ دوسروں کی ہوں تو نگاہیں جھکالو، بات کرو تو کوئی گدلا خیال

دل اور نگاہوں کو آلودہ نہ کرے، تمہارا ہونا تحفظ کا احساس دلائے تاکہ

سامنے والے کو اپنی عزت کی پڑ جائے۔

☆ خوابوں کی نیل کو اتنا اونچا مت چڑھنے دو کہ جب پھل

اتارنے کا وقت آئے تو تمہارے ہاتھ اس تک نہ پہنچ سکیں۔

منتخب اشعار

کتنے لوگوں سے مرے گہرے مراسم ہیں مگر

تیرا چہرہ ہی فقط میری دعاؤں میں رہا

☆

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت میں کھڑا ہے

ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

☆

ہم تسلیم کرتے ہیں ہمیں فرصت نہیں ملتی

تمہیں جب یاد کرتے ہیں سبھی کو بھول جاتے ہیں

☆

ایک نام کیا لکھا ترا ساحل کی ریت پر

پھر عمر بھر میری ہوا سے دشمنی رہی

☆

مجھے عادت سی ہو گئی ہے صبح و شام لکھتی ہوں

تمہیں دلبر تمہیں محسن تمہیں گلغام لکھتی ہوں

☆

میں ہاتھوں پر کتابوں پر درختوں پر دیواروں پر

میں جب لکھوں جہاں لکھوں تمہارا نام لکھتی ہوں

بری مرغیوں

☆ خوب صورت لڑکی اپنے مسائے سے نہیں ڈرتی مگر اپنے

مسائے سے ڈرتی ہے۔

☆ جس سے محبت کرو اس سے شادی نہ کرو وہ تمہاری کمزوری

سے بخوبی واقف ہے۔

☆ شادی کا پہلا مہینہ فخر، دوسرا صبر، اور تیسرا مہینہ جبر کا ہوتا ہے۔

☆ دعائیں مانگو مگر کبھی محبت میں کامیابی کی دعا نہ کرو ورنہ محبت

سے نفرت ہو جائے گی۔ ☆ ☆

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفائی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھال، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سر زمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بیک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔ ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

اسم اعظم

حسن الهاشمی

رہتے ہیں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسری آیت کو بھی اسم اعظم بتایا، وہ آیت سورہ آل عمران کی شروع کی آیت ہے۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝

اکابرین نے اس آیت کے بے شمار فوائد بیان کئے ہیں، بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مقروض ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کا ورد ہر جمعرات کو ایک ہزار مرتبہ کرے اور اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ کتنا بھی قرض ہو گا ادا ہو جائے گا۔ اگر کسی بچے کا حافظہ کمزور ہو تو بارش کے پانی پر اس آیت کو ۴۰ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ نہار منہ یہ پانی بچے کو پلائیں، انشاء اللہ اس کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوگا۔

اگر کوئی قید میں ہو اور قید سے رہائی چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر رات کو یہ آیت تین سو مرتبہ پڑھے اور ہر سیکڑے پر آیت الکرسی ۲۱ مرتبہ پڑھے اور قید سے نجات کی دعا کرے، اس عمل کو ۱۴ دن تک کرے، انشاء اللہ اس کی رہائی کا فیصلہ ہو جائے گا۔

کوئی بھی حاجت درپیش ہو دو رکعت نماز نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھیں اور اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر پھر سجدے میں جا کر اپنی حاجت اللہ کے حضور رکھیں، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ قرآن حکیم کی ہر آیت اور اللہ تعالیٰ کا ہر اسم، اسم اعظم ہی ہے لیکن ہمارے اکابرین جن اسماء الہی اور جن آیات قرآنی کے بارے میں کچھ وضاحت فرمادی ہے تو اس کو خاص طور پر ملحوظ رکھنا اور ان آیات سے اور اسماء الہی سے استفادہ کرنا دور اندیشی کی بات ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ کسی بھی عمل کو کرتے وقت ایمان و یقین لازمی ہے عمل کرنے والے کا یقین جتنا مضبوط ہوگا اتنا ہی اس کو فائدہ پہنچے گا۔

(باقی آئندہ)

اسم اعظم کی تحقیقات کے ضمن میں علامہ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر، تفسیر ابن کثیر میں یہ فرما رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دونوں آیتوں میں ہے، ایک آیت تو یہ ہے جو آیت الکرسی کے نام سے مشہور ہے۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۝ لَا تَاْخُذُهٗ مِנَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝

اکابرین نے فرمایا ہے کہ آیت الکرسی سے تمام مسائل حل ہو جاتے ہیں اگر کوئی شخص گھر سے جاتے وقت اور گھر میں داخل ہوتے وقت ایک بار آیت الکرسی پڑھ لے تو اس کا گھر تمام آفتوں سے محفوظ رہتا ہے، گھر میں اثرات داخل ہونے سے گھر و بانی امراض سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی دوکان کھولتے وقت اور بند کرتے وقت ایک بار آیت الکرسی پڑھ لے تو اس کے کاروبار میں دن دوئی رات چوگنی ترقی ہو جاتی ہے اور ہر طرح کی بندش سے کاروبار محفوظ رہتا ہے۔

آیت الکرسی کا حصار ایک مضبوط قلعہ کی مانند ہے، اس حصار کے بعد کوئی بھی عمل کرنے والا اجنب اور شیاطین کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بعض اکابرین مسجد میں جا کر فرض نماز سے پہلے آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کرتے تھے، اس عمل کی برکت سے وہ دوران نماز شیطان کی خلل اندازی سے اور مختلف وساوس سے محفوظ ہو جاتے تھے۔

آیت الکرسی ایک اسم اعظم ہے اور اس اسم اعظم کے ذریعہ ہم بے شمار فتوحات میں کامیاب ہو سکتے ہیں، صبح شام آیت الکرسی کا ورد رکھنے والے لوگ آفات و حادثات سے اور ناگہانی موت سے محفوظ

تحریر: ڈاکٹر محمد اکمل

عملیات : بسم اللہ

حاکم سے مطلب پورا کروانا
اگر کسی حاکم یا افسر وغیرہ سے اپنا مقصد نکالنا ہو یا کوئی ضرورت ہو تو قضائے حاجت کی نیت سے جمعرات کو روزہ رکھیں اور کھجور سے افطار کرنے کے بعد، بعد نماز مغرب ۱۰۱۱ مرتبہ بسم اللہ کوتہائی میں توجہ دیکھ کر پڑھیں۔ پڑھتے وقت دل میں اپنے مقصد کا خیال رکھیں۔ بعد نماز عشاء بھی سونے تک بسم اللہ شریف کو پڑھتے رہیں۔ دوسرے دن نماز فجر کے بعد ایک مرتبہ بسم اللہ شریف کو خوشخط لکھ کر اور ۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کرنے کے اپنی ٹوپی یا سامنے والی جیب میں رکھ لیں اور افسر سے ملاقات کریں۔ انشاء اللہ عزوجل مطلب پورا ہوگا۔ دم کرنے کے دوران غبر یا لوہان کا سفوف ڈالتے رہیں۔ غبر دلوہان کی اگر جی بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

گھر آفات سے محفوظ رہیں
اگر گھر تعمیر کرتے وقت ۱۰۰ مرتبہ بسم اللہ شریف کو کسی کاغذ پر لکھ کر اور پھر اس کاغذ پر ۱۰۰ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۳ مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ اس طرح ۳ یا ۱۹ دم کرنے کے بعد اس کاغذ کو دہاں دفن کریں جہاں سے گھر کی بنیاد اٹھائی جانی ہو تو انشاء اللہ عزوجل گھر کل آفات سے محفوظ رہے گا اور اس سے خیر و برکت ہوگی۔ اگر کسی عمل کر کے کھیتی میں دفن کریں تو کھیتی کی پیداوار اور خوب ہو اور یہ آفات سے محفوظ رہے گی۔ عزیمت میں حاجت کی جگہ ”گھر کل آفات و بلیات سے محفوظ رہے“ کے الفاظ ادا کریں۔

پھولوں کی کثرت ہو
اگر بسم اللہ کو ۱۰۷۶ مرتبہ بتے پانی پر پڑھ کر اس پانی سے باغ کو سینچا جائے تو درختوں پر پھل کثرت سے آتے ہیں۔ عمل سعد وقت میں کریں۔

درخت پر پھل آئے
اگر سعد وقت میں بسم اللہ شریف کو ۱۳ مرتبہ کاغذ پر لکھ کر اور ۱۳ مرتبہ بسم اللہ شریف ایک مرتبہ عزیمت اور اول و آخر درود و سلام پڑھ کر کاغذ پر دم کریں ایک دم ہوا۔ اس طرح کے ۱۳ دم کریں۔ کل ۱۶۹ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۱۳ مرتبہ عزیمت پڑھی جائے گی۔ جس درخت پر پھل نہ آتا ہو۔ اس درخت پر یہ کاغذ لٹکائیں۔ انشاء اللہ عزوجل درخت ثمر دار ہے تو یوں بولیں۔ ”آم کا درخت پھل دار ہو۔“

آنکھوں کی حفاظت اور کمزور نظر ختم ہو
بسم اللہ شریف کو ۳ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر آنکھوں پر دم کر کے آنکھوں پر لگائیں۔ انشاء اللہ عزوجل آپ کی آنکھوں کی حفاظت رہے گی، نظر کمزور نہیں ہوگی اور اگر کمزور نظر والا کرے تو نظر میں بہتری آئے گی۔ یہ عمل ساری عمر جاری رکھیں۔

کند ذہنی اور کمزور حافظہ
اگر کسی کا ذہن کند ہو یا حافظہ کمزور ہو تو ۸۶ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۳ مرتبہ عزیمت پانی پر دم کر کے صبح کے وقت نہار منہ آدھا گلاس روزانہ ۳۰ دن تک پئیں۔ عزیمت میں قضائے حاجت کی جگہ ”فلاں بن فلاں کی ذہنی کمزوری دور ہو“ کے الفاظ بولیں۔ دم پانی سے بھری بوتل پر کریں اور پانی روزانہ اس بوتل سے پئیں۔ اگر پانی کم ہو جائے تو بوتل میں مزید پانی مکس کر لیں۔ ہر سات دن بعد نئے پانی پر دوبارہ دم کر کے نئی بوتل تیار کر لیں۔ برتن پر لکھ کر اور ۸۷ مرتبہ عزیمت پڑھ کر، بسم اللہ شریف اور ۱۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھ کر، بسم اللہ لکھے ہوئے برتن پر دم کریں اور برتن کو پانی سے دھو کر اور اس پانی کو بوتل میں ڈال کر تازہ پانی مکس کر کے بوتل بھر لیں۔ اس بوتل سے دن میں ۳ مرتبہ ۲۱ دن تک پانی پئیں۔ اگر پانی کم ہو جائے تو مزید پانی ڈال لیں۔ انشاء اللہ عزوجل کند ذہنی دور اور فہم و عقل بڑھ جائے گی۔

تکسیر پھوٹ جانے
اگر کسی کی تکسیر پھوٹ جائے اور خون بہنے لگے تو شہادت کی انگلی سے پیشانی پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنا شروع کریں اور ناک کے آخر پر ختم کریں۔ خون بند ہوئے گا۔ یہ عمل دو سے تین مرتبہ کریں اور ہر مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر دم کریں۔

عمل شفاء
اگر بسم اللہ شریف کو اس صورت میں ”بسم ن ہا ل رح ی م“ ۱۲۱ مرتبہ شیشے کے برتن پر لکھ کر اور آب زم زم سے دھو کر لی لیں تو مرض سے شفاء ہوگی۔ لکھتے ہوئے بسم اللہ شریف کا درود رکھیں اور لکھنے کے بعد ۱۲۱ مرتبہ بسم اللہ شریف اور ۷ مرتبہ عزیمت پڑھ کر دم کریں۔ ۷ سے ۱۱ دن تک یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ عزوجل شفاء ہوگی۔

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

راہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ابراہیم ادھم رحمہ اللہ کا قول

ابراہیم ادھم فرماتے تھے اگر وقت کے بادشاہوں کو پتہ چل جائے کہ ہمارے دلوں میں کتنا سکون ہے تو یہ اپنے لشکر اور فوج لے کر ہم پر چڑھائی کر دیں، اس لئے یہ تو مثالیں آپ نے بہت پڑھی ہوں گی کہ لوگ تخت و تاج کو چھوڑ کر بوریا نشین بن گئے، آج تک آپ نے ایک مثال نہیں پڑھی ہوگی کہ کوئی بوریا نشین ہو اور اس نے تخت و تاج کو قبول کر لیا ہو تو معلوم ہوا کہ اس بوریا نشینی میں کوئی ایسی لذت ہے کہ پھر تخت و تاج کی کوئی حیثیت ہی نہیں رہتی۔ ابراہیم ادھم فاقوں کی فضیلت بیٹھے ہوئے بیان کر رہے تھے کہ فاقہ کا یہ مزہ اور فاقہ کا یہ مزہ ایک آدمی آیا کہنے لگا جی کیا بات کر رہے ہیں یہ بھوک اور فاقہ بھی کوئی ایسی چیز ہے کہ اس کی فضیلت آپ بیان کریں فرمایا میاں تمہیں اس کی قدر کا کیا پتہ ہم سے پوچھیں جنہوں نے بلخ کی بادشاہی لے کر فاقوں کو خریدنا ہے ظاہر میں نظر آتا ہے کہ یہ اللہ والے ان کے لباس معمولی ہیں یہ بوریا نشین ہیں، دنیا میں ان کی کوئی حیثیت نہیں مگر اللہ رب العزت کے یہاں ان کا بڑا مقام ہوتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا واقعہ

امام شافعیؒ ایک مرتبہ حجام کے پاس گئے اس نے دیکھا کہ پھٹے سے کپڑے ہیں، میلے سے اور ایک اور بندہ کوئی دنیا دار سا آ رہا تھا اسے توقع تھی کہ ادھر سے پیسے زیادہ ملیں گے اس نے امام شافعیؒ کے بال کاٹنے سے انکار کیا کہ جی میں تو اس کے بالوں کا، آپ نے اپنے غلام سے پوچھا کہ بتاؤ کہ تمہارے پاس کچھ پیسے ہیں، اس نے کہا جی تین سو دینار، فرمایا اس کو ویسے ہی دیدو ایک یا دو دینار لگتے ہوں گے بال کٹوانے کے، فرمایا تین سو دینار اس کو ویسے ہی دیدو اب جب ویسے ہی دیئے اور بال بھی نہ کٹوائے تو وہ بڑا حیران ہوا کہنے لگا میں تو سمجھتا تھا کہ فقط اس کے اوپر گدڑی ہے مگر گدڑی میں لعل چھپا ہوا تھا تو اس کی بات سن کر امام شافعیؒ کو جذبہ آیا، آپ نے پھر اشعار لکھے جن کا ترجمہ یہ بنتا ہے۔

کہ اے لوگو اگر تم میرے جسم کے کپڑوں کی قیمت کا اندازہ لگاؤ گے تو اس کی قیمت تو ایک درہم بھی نہیں بنے گی لیکن اگر تم ان کپڑوں میں چھپے ہوئے بندے کی قیمت لگاؤ گے تو پوری دنیا میں بھی مل کر اس بندے کی قیمت نہیں بن سکتی۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی للکار

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے دہلی کی جامع مسجد کے منبر پر کھڑے ہو کر کہا تھا او مغل بادشاہو! تمہارے خزانے ہیرے یا قوت اور موتیوں سے بھرے ہوئے ہیں لیکن ولی اللہ کے سینہ میں ایک دل ہے تمہارے سارے خزانے مل کر اس دل کی قیمت نہیں بن سکتے اس لئے کہ اس کے دل میں اللہ سمایا ہوا ہے اس کے دل میں اللہ آیا ہوا ہے بلکہ اس کے دل میں اللہ چھپایا ہوا ہے تو جب انسان کے جسم پر اللہ رب العزت کے احکام لاگو ہو جاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کے حکم کو زمین پہ لاگو کر دیتے ہیں، ایسے بندے کی اطاعت ہوا کرتی ہے، ایسے بندے کی اطاعت پانی کرتا ہے ایسے بندے کی اطاعت زمین کرتی ہے، ایسے بندے کی اطاعت جنگل کے جانور کرتے ہیں، ارے انسانوں کی کیا بات اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو بھی اس کا ماتحت بنادیتے ہیں۔

مطیع بندے کی اطاعت کس کس نے کی؟

دیکھئے سیدنا عمر ابن الخطابؓ کھڑے منبر پر ہیں یا ساریہ الجمل، یہ الفاظ کہے اور ہوا اس پیغام کو سیکڑوں میل دور تک پہنچا رہی ہے، دریائے نیل کو رقعہ لکھا تو دریائے نیل نے چلنا شروع کیا، آج بھی دریائے نیل چل رہا ہے اور عمر ابن الخطابؓ کی عظمتوں کی گواہی دے رہا ہے، مدینہ میں زلزلہ آتا ہے آپ پاؤں کی ٹھوک مارتے ہیں، فرماتے ہیں زمین تو کیوں ہلتی ہے کیا عمر نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا؟ زمین کا زلزلہ رک جاتا ہے، ایک آگ لگتی ہے جو مدینہ کی طرف بڑھتی ہے۔ حضرت عمر ابن الخطابؓ تمیم انصاریؒ کو بھیجتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے یہ بات پہلے بتادی

قسمت پست نہیں ہوتی، ہمت پست ہوتی ہے جس کی وجہ سے پست ہو کر انسان زندگی گزارا کرتا ہے تو جو بلند ہمت ہوتے ہیں اللہ رب العزت ان کے لئے راستے آسان کر دیتے ہیں اسی لئے کہا گیا:

محبت مجھے ان جوانوں سے ہے
ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کند

کہ جس کے اندر اتنا عزم ہو اتنی صلاحیت اتنا عزم معمم ہو کہ وہ اپنے مقصود کو حاصل کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگالے، اللہ رب العزت کا تعلق حاصل کرنے کے لئے ہمیں اس دنیا میں محنت کرنی ہے اور اسی کے لئے ہم یہاں اکٹھے ہوئے، یہ بارامنت ہمارے سر پر رکھ دیا گیا، مرد ہو یا عورت، ہو ہم میں سے ہر ایک نے اس کو اٹھانا ہے اور اگر اٹھانے میں کمی کوتاہی کی تو قیامت کے دن ہم سے پوچھا جائے گا اور جس نے اٹھالیا، پھر پروردگار اس بندے کی پذیرائی فرمائیں گے اور اس بندے کو اپنی طرف سے اجر اور بدلہ عطا فرمائیں گے۔

راہ کی رکاوٹ کیا؟

دیکھئے بنیادی گناہ انسان کی زندگی میں تین ہوتے ہیں، سمجھنے کی

بات ہے۔

(۱) پہلا گناہ شہوت، شہوت کا مطلب ہوتا ہے، اشتہاء اشتہاء کہتے ہیں کسی چیز کی طلب، کسی چیز کی بھوک، جب بھوکا بندہ ہوتا ہے تو اس کو روٹی کی شہوت ہوتی ہے، پیاسے بندے کو پانی پینے کی شہوت ہوتی ہے یا کئی لوگ ہوتے ہیں، جن کو اچھے اچھے کھانا کھانے کی شہوت ہوتی ہے، اچھے سے اچھے لباس پہننے کی شہوت ہوتی ہے یا جب بندہ بڑی عمر کا ہو جاتا ہے، جوانی کی عمر کا ہو جاتا ہے تو اسے پھر دوسرے ساتھی کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے لئے بھی شہوت کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس کے معانی میں بڑی وسعت ہے تاہم مردوں کے اندر عورت کی طرف رجحان زیادہ ہوتا ہے اور عورت کے دل میں کپڑوں اور نمائش کا رجحان زیادہ ہوتا ہے، ہر ایک کے اندر بیماریاں علیحدہ علیحدہ مردوں کو جمال نے برباد کر دیا اور عورتوں کو مال نے برباد کر دیا، آج پوری دنیا کے مسلمان مال اور جمال کے ہاتھوں برباد ہوئے پڑے ہیں۔

مرد کو جمال نے برباد کر دیا، نیک ہو شریف ہو، صوفی ہو، لیکن

تھی جائے اس کو بھائیے، انہوں نے دور کھٹ نفل پڑھے اور دور کھٹ پڑھ کر اپنے کپڑے کو ایسے بنالیا جیسے گھوڑے یا کسی اونٹ کو مارنے کا سناٹا ہوتا ہے اس کے ساتھ آگ کو مارتے رہے، آگ پیچھے ہٹتی رہی، جس غار سے نکلی تھی اسی غار میں واپس داخل ہو گئی۔

افریقہ کے جنگلوں میں پہنچے بربر قوم کہنے لگی یہاں پر تو بڑے خطرناک درندے ہیں یہ تمہاری ٹکا بوٹی کر دیں گے، صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر اعلان کیا ہے جنگل کو خالی کر دو، اعلان ہونا تھا شیرنی بچوں کو لے کر جا رہی ہے، ہاتھیوں کا غول جا رہا ہے، جانور سارے کے سارے جنگل کو خالی کر کے جا رہے ہیں، مقامی لوگوں نے دیکھا انہوں نے پوچھا کہ تم نے یہ کام کیسے سیکھا؟ انہوں نے بتلایا ہمارے پیارے محبوب نے یہ حکومت سکھا دی کہنے لگے پھر ہمیں بھی اپنے جیسا بنا لیجئے، بغیر کسی لڑائی کے جنگل کے درندوں کی اطاعت کو دیکھ کر وہ افریقن قوم مسلمان ہو گئی جس کے دل پر، جس کے جسم پر اللہ رب العزت کا حکم چلتا ہے، پھر اس کا حکم ہوا پر، زمین پر، پانی پر، درندوں پر، چرندوں پر، ہر چیز کے اوپر چلتا ہے یہ مقام تسخیر کہلاتا ہے اور اللہ رب العزت نے مومن کو یہ مقام تسخیر عطا کر دیا۔

راستے کی رکاوٹ

اب ہمارے راستے میں رکاوٹ یہ ہمارا چھٹ کا جسم ہے شیخ مولانا رومؒ ایک جگہ لکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ اے دوست تیرے راستے میں تیرا یہ چھٹ کا جسم ہے، یعنی تیرا نفس ہے اور پھر فرماتے ہیں کہ یہ دیوار اتنی اونچی نہیں ذرا ہمت کر لے اور چھٹ کی دیوار کو پھلانگ جا اور واقعی ہم ساری زندگی یہ چھٹ کی دیوار کو عبور نہیں کر سکتے، ہم اسے ہی نہیں پھلانگ سکتے، یہ ہمارے اور ہمارے پروردگار کے راستہ میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے، ہم اس کے اوپر پاؤں رکھ کر آگے نہیں جاسکتے۔

نہ شاخ گل ہی اونچی تھی نہ دیوار چمن بلبل
تیری ہمت کی کوتاہی تیری قسمت کی پستی ہے

کس کی کمی؟

ہمت پست ہوتی ہے ہم کہتے ہیں کہ جی قسمت پست ہے، بھئی

یہ ہے کہ اس کے جسم کے اوپر اللہ کے احکام جاری ہو جائیں اس کا جسم اس کے دل کے قابو میں آجائے، پھر یہ ہے اس بندے کا قلب جاری ہو گیا، یعنی اس بندے کے قلب کا حکم جاری ہو گیا، یہ قلب کا جاری ہونا جو اصل مقصود ہے وہ یہ کہ اتنا ذکر کریں کہ ہماری رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے۔

فکر کی گندگی کیسے دور ہو؟

حضرت اقدس تھانویؒ نے یہ بات لکھی وہ فرماتے ہیں کہ ذکر کا اصل مقصد یہ ہے کہ انسان کے رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے اور یہ فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے اب کوئی آدمی معمولات تو کرتا نہیں مراقبہ کے بارے میں پوچھیں کہ کرتے ہو؟ پانچ منٹ اور دس منٹ تو پانچ اور دس منٹ سے تو کام ٹھیک نہیں بنے گا جس کام کو بگاڑنے میں عمر گزر گئی پانچ اور دس منٹ میں تو وہ سنورنے سے رہا تو اس کے اوپر وقت لگانا پڑتا ہے، لہذا ہر سالک کو اپنے معمولات کی پابندی کرنی ضروری ہے۔ ہمارے مشائخ نے فرمایا: من لا ور دلہ لا وار دلہ جو آدمی اوراد و وظائف نہیں کرے گا اس کے اوپر کوئی کیفیات اور واردات نہیں آسکتیں، ہم مراقبہ کرتے نہیں اور سمجھتے ہیں کہ فقط بس حضرت کی دعا سے دل جاری ہو جائیں گے، یہ کام ہم اتنا آسان سمجھتے ہیں دنیا کے سارے کام خود کرتے پھر رہے ہوتے ہیں اور یہ دین کا کام ہم نے دوسروں کے ذمہ ڈالا ہوا ہوتا ہے اس کے لئے بھی ہمیں بیٹھنا پڑے گا ذکر اور مراقبہ کرنا پڑے گا۔ (باقی آئندہ)

مہمبی میں

طلسماتی موم جی، کامران اگر جی، طلسماتی صابن اور ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03
2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD
JOGESHWRI (W) MUMBAI 102
RHON N0. 09773406417

جمال اس کی کمزوری کہ جی آنکھیں قابو میں نہیں اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے، کتابیں بھی پڑھ لیں فلاں بھی کام کر لیا، لیکن اپنی آنکھوں پہ قابو پانے کے لئے کہیں نہ کہیں آکر ضربیں لگانی پڑتی ہیں کہیں آکر رگڑیں پڑتی ہیں تب جا کر فکر کی گندگی دور ہوتی ہے۔

فکر کیسے پاک ہو؟

فکر کی گندگی ذکر سے دور ہوتی ہے جب ہم ذکر ہی نہیں کریں گے تو فکر پاک ہی نہیں ہوگی، پھر بھلے ہم جو مرضی کام کرتے رہیں دنیا کا یا دین کا لیکن ہمارے اندر کا انسان اور ہوگا اور پر کا انسان اور ہوگا، ہم دورنگ کی زندگی گزار رہے ہوں گے، ہمارا جسم ظاہر میں کچھ اور حقیقت میں کچھ اور اب چاہیں کہ یہ ٹیل و قال کا فرق ختم ہو جائے یا قال اور حال کا فرق ختم ہو جائے اس کے لئے کسی کے زیر سایہ رہ کر تربیت حاصل کرنی پڑے گی، یہ خانقاہیں جو پیش ان کا بنیادی مقصد یہی تھا۔

قلب جاری ہونے کا مطلب

ایک آدمی بسکت بیٹھتا ہے تو وہ ساری چیزوں کو ملا کر پھر ایک خاص درجہ حرارت پر اس کو کچھ وقت کے لئے رکھ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے جی کیک بن گیا، اب کیک کتنا مزے دار ہوتا ہے لیکن وہ بنتا کب ہے؟ جب حرارت کے اندر کچھ وقت کے لئے رکھا جاتا ہے اسی طرح جب انسان کے دل کو ذکر کی حرارت میں کچھ وقت کے لئے رکھا جاتا ہے تب اس کا دل بھی کیک کی مانند لذیذ بن جاتا ہے۔ اللہ رب العزت کے یہاں قبولیت پالیتا ہے تو ذکر کے ماحول میں ہر بندے کو رہ کر محنت کرنی پڑتی ہے تاکہ اس کا اپنے اوپر قابو آجائے اس کی زندگی میں شریعت و سنت کے احکام لاگو ہو جائیں اور اس انسان کو اپنے آپ پر قدرت حاصل ہو جائے اسی کو بعض مشائخ نے کہا دل کا جاری ہونا۔

بعض لوگ سمجھ لیتے ہیں کہ فقط دل کا جاری ہونا یہ کوئی ظاہر میں بظہر من ہوگی دل لی، جب تک اعضاء اس کا ثبوت نہیں دیتے اگر کوئی آدمی اللہ اللہ کی کیفیت تو کہتا ہے کہ مجھے حاصل ہے مگر اپنے جسم سے شریعت و سنت کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اس کے اس اللہ اللہ کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا تو مشائخ کے نزدیک دل کا جاری ہونا، اس کی ابتدا یہ ہے کہ انسان کو اپنے دل سے اللہ اللہ کا ادراک محسوس ہوا اور اس کی انتہا

الهامات جفر

لوح شفاء امراض

اس لوح کو ہر سال شرف شمس کے اوقات میں اپنے نام مع والدہ کے نام کے ساتھ ان کے اعداد نکال کر مربع آتش چال سے پر کریں۔
لوح یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۶	۱۹
۱۸	۲۱	۲۴
۲۷	۳۰	۳۳
اللہ اللہ لہ محمد		

۷۸۶

۷۱۷	۷۲۰	۷۲۳	۷۲۶
۷۲۸	۷۳۱	۷۳۴	۷۳۷
۷۴۰	۷۴۳	۷۴۶	۷۴۹
۷۵۲	۷۵۵	۷۵۸	۷۶۱
لہ ہولہ ہو			

ان نقوش کو اگر گلاب و زعفران سے لکھیں تو بہتر ہے اور شرف شمس کے اوقات میں اگر ساعت شمس میں نقش پر کریں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور یہ نقش تیر کی طرح کام کریں گے اور اللہ کا فضل و کرم موسلا دھار بارش کی طرح برے گا۔

☆☆☆

لوح شفاء امراض تحویل شمس میں تیار کی جاتی ہیں، اس لوح کے ہزاروں فوائد ہیں، سب سے اہم فوائد میں لکھ دیتا ہوں۔
امراض معدہ، معدہ میں تکلیف، ہڈیوں میں تکلیف، سر پر بوجھ، کالا بریقان، پیلا بریقان، نامرد لوگ جو جادو ٹونے اور حروف صوامت کی بندش سے نامرد ہو گئے ہوں یا ساڑھ ستی چڑھ چکی ہو یا ستاروں کی گردش کا شکار ہوں یا مقدمات میں پھنسا ہوا ہو، پردیس میں کسی دشمن نے ڈرایا ہوا ہو، گھر میں تو تو میں چلتی رہتی ہو، گاڑی چلاتے چلاتے نقصان دیتی ہو، ہر وقت دشمنی کا خوف لگا رہتا ہو اس سے بچنے کے لئے یہ لوح تیار کر کے پاس رکھے۔ اس کی برکت سے اللہ پاک مذکورہ آفتوں سے محفوظ فرمادے گا۔ تمام مصیبتیں اور نحوستیں ٹل جائیں گی، یہ لوح کامیابی کی ضامن بنے گی۔ وہ خواتین و حضرات جو آئے دن مصیبت اور پریشانی کا شکار ہوں اس کی کامیابی کی ضامن بنے گی، اسی تعویذ کو زعفران و عنبر سے لکھ کر چالیس دن تک پیئیں اور ایک لوح بنا کر گلے میں پہن لیں۔ اللہ پاک بے پناہ برکتیں دے گا اور جادو ٹونے سے محفوظ ہو جائیں گے۔ تحویل شمس میں سورہ توبہ کی آخری دو آیات ۱۱۰ مرتبہ پڑھیں اور ساتھ میں ۵۰۰ مرتبہ درود پاک بھی پڑھیں تو اس کے عامل ہو جائیں گے۔ اس عمل کا ثواب آقا پاک ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ کریں، اس عمل کو شرف شمس کے وقت سے شروع کر کے چالیس دن تک لگاتار پڑھیں، انشاء اللہ یہ زکوٰۃ کبیر کا چلہ بن جائے گا۔ یہ دو آیات تسخیر خلق اور رجوع خلق کے لئے پرتاثر ہیں، اللہ پاک بہت برکت عطا کرے۔

تہسم فاطمہ

بھیز کی زندگی اور سیاست

اگر اس ملک میں جمہوریت کو نافذ کر کے لوگ اس جمہوریت کے تحت اور ملک کی سلامتی پر غور کریں تو ان کی نظر

۲۵ مارچ ۱۹۳۱ کو مشتعل ہجوم نے نامور صحابی اور کانگریسی لیڈر گنیش شکر کو دیار تھی پر حملہ کیا اور انہیں جام شہادت پینا پڑا۔ کانپور میں جب فرقہ وارانہ فساد بھڑک اٹھا تو وہ دیا تھی ہندو مسلمانوں کے درمیان امن و محبت کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جمشید پور میں مشہور افسانہ نگار ذکی انور کو بھی ہجوم کا سامنا کرتے ہوئے موت کو گلے لگانا پڑا۔ ایسے حادثوں کی تاریخ آج بھی ہمیں رسوا کرتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر ایسے مواقع بھی ہمیں رسوا کرتی ہے اور یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آخر ایسے مواقع پر انسانیت کہاں کھو جاتی ہے؟ غلامی کی تاریخ کا بیشتر حصہ لہو بہا ہے۔ ہندوستان کی تقسیم نے بھی اس درد کو محسوس کیا ہے، جب ہندو مسلمان دونوں ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے تھے۔ اس وقت بھی یہی بھیز یہی ہجوم تھا اور اس ہجوم کو نفرت کے خون کا ذائقہ مل گیا تھا، ۱۵ اگست کو ہماری آزادی کے ستر برس پورے ہو جائیں گے۔ ان ستر برسوں میں فرقہ وارانہ فسادات کی اپنی تاریخ رہی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ پچھلے تین برسوں میں نفرت کی سیاست نے پورے ملک میں جو ماحول پیدا کیا ہے، اس نے آزادی کے وقت ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس وقت ایک نیا ملک پاکستان کی شکل میں سامنے آیا تھا۔ جنگ برابر کی تھی۔ جو مسلمان ہندوستان چھوڑ کر نہیں گئے، انہیں اس بات کا بہارا تھا کہ جمہوری نظام میں وہ یہاں زیادہ چمکن اور سکون سے رہیں گے۔ ان ستر برسوں میں مذہب کے نام پر پاکستان میں جو کچھ ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ معصوم عورتوں اور بچوں کا قتل، دہشت گردی کو فروغ، آپسی خانہ جنگی اور مذہبی تنگ نظری نے پاکستان کو کس حد تک نقصان پہنچایا، یہ بھی سب کے سامنے ہے۔ اس

لئے پچھلے تین برسوں سے ہونے والی سیاست کو دیکھتے ہوئے یہ سوچنا ضروری ہو جاتا ہے کہ غیر اعلانیہ ایمر جنسی میں مذہبی تنگ نظری کہیں ہندوستان کا وہی حال نہ کر دے جس نے پاکستان کو درد کی تھوکریں کھانے پر مجبور کر دیا۔ دادری حادثہ نے ہندوستان بھر کے دانشوروں کو بیدار کیا۔ لیکن ہندو راشٹر کی گونج میں دانشوروں اور فنکاروں کے تمام اقدامات ناکام ثابت ہوئے۔ ایک وقت ایسا بھی محسوس ہوا کہ خوف اور دباؤ کی سیاست میں کوئی بھی دانشور اب سامنے آنے کو تیار نہیں ہے۔ ملک کی سالمیت اور تحفظ کے لئے اس سے زیادہ حوصلہ شکن کوئی دوسری بات نہیں ہو سکتی تھی۔ ابھی حال میں آرائیں ایس سپریمو موہن بھاگوت نے ایک بیان جاری کیا کہ نریندر مودی ہندو راشٹر کے سچے علمبردار بن کر ابھرے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ایک بڑے مشن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب ہجوم کی بڑھتی ہوئی درندگی مسلسل قیامت بن کر مسلمانوں پر نازل ہو رہی ہے۔ معصوم بے گناہ جھوٹے الزامات کے تحت مشتعل ہجوم کی وحشت کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایسے کئی حادثے سامنے ہیں جہاں پولیس مسلمانوں کا ساتھ دینے کے بجائے درندوں کے ساتھ کھڑی نظر آتی ہے بلکہ حالات اس حد تک خراب ہو چکے ہیں کہ وہ درندگی کا شکار ہونے والے مسلمانوں پر پولیس جھوٹے الزام لگا کر انہیں شک کے گھیرے میں کھڑا کر دیتی ہے۔ جب ان حادثات کی عالمی سطح مخالفت شروع ہوئی تو وزیر اعظم نریندر مودی نے ایک کمزور بیان جاری کر کے ان حادثوں سے پلہ جھاڑ لیا۔ یو کے وزیر اعلیٰ یوگی ادیتھ ناتھ نے بیان دیا کہ اکثریتی طبقے کو اسکا میں اقلیت طبقے کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اس کا سیدھا اور صاف مطلب ہے کہ ہر طرح کا ظلم سننے کے باوجود اقلیتی طبقے کو اپنی زبان بند

چاہئے۔ اس وقت پورے ملک مسلمانوں کے اندر خوف اس حد تک سرایت کر چکا ہے کہ مسلمان ٹرین میں سفر کرنے سے گھبرانے لگے ہیں۔ شام میں گھر سے باہر نکلتے میں خوف محسوس ہوتا ہے۔ ان دنوں سوشل ویب سائٹس پر نفرت آمیز ویڈیو اور پوسٹ ڈال کر ماحول کو خطرناک بنانے کی سازش پر نفرت آمیز ویڈیو پوسٹ ڈال کر ماحول کو خطرناک بنانے کی سازش ہو رہی ہے۔ مذہب کے نام پر دہشت گردوں کے حوصلے اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ کرناٹک میں مسجد پر چڑھ کر بے شری رام کے نعرے لگائے گئے۔ حصار کی مسجد کے باہر ایک مسلمان کو پتھر بڑا کر اس سے بھارت ماتا کی جے کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا گیا۔ مویشیوں کو لے جانے کے جھوٹے الزامات لگا کر بھیڑ کے ذریعہ زخمی کرنے کی وارداتیں اب ہر نئے دن کی سرخیاں بن چکی ہیں۔ عدلیہ خاموش۔ حکومت چپ۔ آرائیں ایس کو فکر نہیں، کیونکہ ایک بڑے مشن پر کام ہو رہا ہے۔ کرناٹک میں سکولر کپی جانے والی کانگریس کی حکومت ہے۔ ابھی حال میں وہاں پولیس نے مدارس کے ۲۰۰ طلبہ بنگلور ریلوے اسٹیشن پر پوچھ تاچھ کے بہانے آٹھ گھنٹے تک روکے رکھا اور ان کے ساتھ برا سلوک کیا۔ ملک میں مسلسل ہونے والی بھیڑ کی درندگی کی پر کانگریس کی خاموشی اس بات کا اشارہ دے رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کی حمایت کر کے اکثریتی طبقے کو ناراض کرنا نہیں چاہتی۔ موجودہ صورتحال میں وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ کی تعریف کرنا ہوگی، جس نے بڑی حد تک مسلمانوں کے زخموں پر مرحم رکھنے کی کوشش کی ہے۔ امر ناتھ یا تریوں پر دہشت گردوں کا حملہ ہوا تو دہشت گردوں کی مخالفت میں سارا ہندوستان ایک پلیٹ فارم پر نظر آیا۔ کشمیری حریت لیڈران نے بھی دہشت گردوں کی خبر لی۔ عمر عبداللہ نے ٹوئٹ کر کے راجناتھ کے قدم کی تعریف کی۔ یہ حقیقت ہے کہ راجناتھ سنگھ کے بیان نے مسلمانوں کو اس بات کا احساس کرایا کہ انہیں ایسے معاملوں سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اس ملک میں جمہوریت کو داغدار کرنے والے موجود ہیں تو ایسے لوگوں کی بھی کوئی کچی ن ہیں جو ملک کے تحفظ اور سالمیت کو برقرار رکھنے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ بھیڑ کی درندگی کو لے کر دانشوروں کا سویا ہوا طبقہ ایک بار

پھر جاگ گیا۔ صبا دیوان، گوہر رضا، شبنم ہاشمی، گریش کرنا ڈ اور ہزاروں دانشوروں نے پورے ملک میں ان مائی نیم، کی جوہم چلائی، اس کی داد نہ دینا بے انصافی ہوگی۔ گلی محلے سے لوگ نکل کر سڑک چوراہوں پر جمع ہوئے۔ دلی کے جنرل منتر اور دوسرے مقامات پر بھی جمہوریت پسندوں کا قافلہ نظر آیا۔ یہ ایک کھلا پیغام تھا کہ آپ دہشت گردی کے نام پر جو کچھ بھی کر رہے ہیں اس میں ایک سوہیں کروڑ ہندوستانیوں کو شامل نہ کیجئے۔ چھوٹے چھوٹے بچے، اسکول کالج کے نو عمر لڑکے لڑکیاں ناٹ ان مائی نیم کی تختی لگائے سلگتے جلتے ہوئے ہندوستان کو وہ پیغام دینے کی کوشش کر رہے تھے، جس کی اس ماحول میں سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ اور یہ پیغام خاموش سے اپنا کام کر گیا۔ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ ہندوستان کے اکثریتی طبقے کے بیشتر لوگوں نے یہ محسوس کیا کہ مذہب کے نام پر مشتعل ہجوم جو نفرت کا کاروبار کر رہا ہے۔ اس کا روکا جانا ضروری ہے۔ امر ناتھ یا تریوں پر حملے کے بعد کچھ بھاجپائی لیڈران نے ناٹ ان مائی نیم، مہم کو سیاسی رنگ دینا چاہا لیکن اس وقت ایسے لوگوں کی بولتی بند ہو گئی، جب اس موقع پر بھی محبت کا پیغام دینے والے بڑی تعداد میں جمع ہوئے اور ایک بار پھر یہ پیغام دیا گیا کہ ہندوستان یا اسلام، ہمارے نام پر قتل و غارتگری کا بازار بند کیجئے، کیونکہ ہر مذہب محبت کی تعلیم دیتا ہے اور ٹوٹے دلوں کو جوڑنا سکھاتا ہے۔ نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کے خوفناک اثرات کے باوجود ہندو راشٹر بنانے کا اعلان اکثریتی طبقے کو اپنے طرف کھینچنے کے لئے کافی ہے۔ لیکن یہ بھی سچائی ہے کہ بڑھتی ہوئی فرقہ واریت اور نفرت نے اس طبقے کو بھی سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ آخر ہمارا ملک کس سمت میں جا رہا ہے؟ اس وقت ایک خاموش بغاوت ناٹ ان مائی نیم کی شکل میں سامنے آئی ہے اور اس مہم کی کامیابی کا دائرہ دنوں دن بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ناٹ ان مائی نیم کا پیغام، آہستہ آہستہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کی کوشش کر رہا ہے۔ یہی ہمارے ہندوستان کی اصل طاقت ہے۔ سماجی، معاشرتی اور تہذیبی سطح پر ہماری جڑیں اتنی پختہ اور مضبوط ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی شر پسند طاقت ہمارے اتحاد کا شیزہ نہیں بکھیر سکتی۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اشارات کا دکھ

سوال از: سید ارشاد احمد _____ شاہجہاں پور

بعد سلام کے عرض یہ ہے کہ ۲۰۱۲ء تک میرے گھر میں ٹھیک چل رہا تھا، دو بیٹوں کی شادیاں ہو چکی تھیں ماشاء اللہ ان کے بچے بھی ہیں، تیسرے بیٹے کی شادی فروری ۲۰۱۵ء میں کی گئی اس لڑکے کا نام سید جنید الرحمن والدہ کا نام سعادت فاطمہ اور بہو کا نام شیبہ پروین، ماں کا نام گلشاد فاطمہ ہے۔ شادی کے چند ماہ کے اندر جنید کی والدہ سعادت فاطمہ بنت ریاض فاطمہ پر مصیبتیں آنی شروع ہو گئیں، کئی مرتبہ چلتے پھرتے زمین پر گر جاتیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ بائیں ہاتھ پیر تھرانے شروع ہو گئے، ضروری جانچیں کرائی گئیں، MRI بھی کرایا گیا، فالج کی بیماری نہیں نکلی، دل کا علاج کرایا اس میں بھی کوئی بیماری نہیں تھی، یہ علاج علی گڑھ میں ۲ ماہ تک رہ کر کرایا، دوا چلتی رہی، پھر فائدہ نہ ہونے پر دلی بھیجا وہاں صرف B.P کے ساتھ کیمیشیم کی کمی اور ہڈیوں کا کمزور ہونا بتایا گیا اور اسی کی دوا چلائی گئی، کوئی بیماری نہیں، بتائی کہا کوئی بیماری نہیں ہے۔ B.P اور کیمیشیم کی دوا برابر چل رہی ہے، دوائیں کچھ دن فائدہ کرتی ہیں پھر نقصان کرنے لگتی ہیں اس لئے صرف ان دواؤں کو چھوڑ کر سب دوائیں بند کر دی ہیں۔

میں آپ کے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ۲۰۱۱ء سے مسلسل مطالعہ کر رہا ہوں، آپ کی عدیم الفرستی کے بارے میں اور حاجت مندوں کے خطوط

کے جوابات کئی کئی بار لکھنے پر مہینوں انتظار میں گزر جانے کی شکایت کے بارے میں پرہ کراچی پریشانی بیان کرنے کی ہمت نہیں پڑی اور دو سال گزر گئے، لڑکے نے کہا آپ برابر اس ماہنامہ کو پڑھتے ہیں لوگ حضرت جی کو حال لکھتے ہیں آپ بھی حضرت جی کو لکھئے اور معلوم کیجئے کہ یہ بیماری ہے یا نظر بد ہے یا کچھ کرایا دھرا ہوا ہو، اور اس کا علاج کیا ہے۔ اگر بیماری ہے تو ڈاکٹروں کا علاج چلنا ہے کچھ اور ہے تو ڈاکٹری علاج سے ٹھیک نہ ہوگا، انٹرنیٹ پر ایک مولانا کے ”نظر بد کا علاج“ کے بارے میں بیان سنا تو مریضہ کو ان کے بتائے ہوئے طریقے پر دو بار غسل بھی کرایا، غسل کے لئے آدمی بالٹی پانی لے کر اس میں دونوں ہاتھ ڈال کر سات سات مرتبہ درود شریف، سورہ فاتحہ، آیت الکرسی، چاروں قل، آخر میں پھر درود شریف پڑھنا ہے، پانی پر دم نہیں کرنا ہے۔

سعادت فاطمہ کی اس وقت محتاجی کی حالت ہو چکی ہے، خود کچھ کرنے کے قابل نہیں رہ گئی، نہ بیٹھ سکتی ہیں، نہ چل سکتی ہیں، بس پڑی رہتی ہیں، بیت الخلا کلوڈ تک لے جاتے ہیں، دو لوگوں کا سہارا لینا پڑتا ہے، ایک پیرہیاں والا اب گھسٹ کر چل رہا ہے، یہاں بازاری عاتلوں سے برہادی کے علاوہ کچھ حاصل نہ ہوگا اس لئے ڈاکٹری علاج پر ہی منحصر ہوں، حالت ناگفتہ بہ ہے۔

اب آپ کی خدمت میں پورا حال لکھ رہا ہوں، بہ ظاہر چہرے مہرے سے بیماری نہیں لگتی، دماغ ماشاء اللہ ٹھیک ہے، خدا را میری درخواست پر غور کر کے ان کی صحت یابی کے لئے کچھ کیجئے، میں آپ کا

انشاء اللہ ممنون رہوں گا۔

جواب

عالی جناب آپ کا خط ملا، صورت حال کا علم ہوا، آپ کا گھر جنات کے اثرات کا شکار ہے، گھر کے سبھی افراد اثرات میں مبتلا ہیں لیکن سعادت فاطمہ خاص طور پر آپسی اثرات کا شکار ہیں اور اثرات ان کے جسم میں پوری طرح سرایت کر چکے ہیں، بہتر ہوتا اگر آپ ان کا علاج کسی مقامی عامل سے کراتے کیوں کہ اس طرح کے مریض کو روزانہ چیک کرنا ضروری ہے، دوران علاج مریض کی کیفیت بدلتی رہتی ہے، اثرات دوران علاج بڑھ بھی سکتے ہیں اور ایک دم کم بھی ہو سکتے ہیں، دور بیٹھ کر علاج کرنے والے کو پل پل کی رپورٹ ملنا مشکل ہے اس لئے افضل تو یہی ہے کہ آپ سعادت فاطمہ کا علاج کسی مقامی عامل سے کرائیں اور جب تک آپ کسی معتبر عامل کی کھوج کرنے میں ناکام ہوں اس وقت تک جو علاج ہم دے رہے ہیں اس پر اکتفا کریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ سعادت فاطمہ ٹھیک ہو جائیں گی اور باری تعالیٰ ان کو آپسی اثرات سے نجات عطا کریں گے۔

ان کا علاج جمعرات سے شروع کریں، بدھ کے دن سے اس کا گوشت، انڈا، مچھلی بند کر دیں اور جمعرات کے دن اس تعویذ کو پانی میں پکا کر اس پانی کو ایک بالٹی پانی میں ملا لیں اور اس سے سعادت فاطمہ کو نہلائیں، کاغذ پانی گرم کر کے نکال لیں، تعویذ کا یہ کاغذ تالی میں نہیں جانا چاہئے، پانی اگر تالی میں جائے تو کوئی حرج نہیں۔

غسل کا تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۳۰۹۱۹	۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۷
۳۰۹۱۸	۳۰۹۲۰	۳۰۹۲۲
۳۰۹۲۳	۳۰۹۱۶	۳۰۹۲۱

اس تعویذ کی رفتار یہ ہے۔

۳	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

اس تعویذ کو ۴۳ عدد بنائیں، پہلے دن اس سے نہلا کر گلے کا تعویذ گلے میں ڈال دیں، اس کے بعد ۳ جمعرات کو اس تعویذ سے پھر نہلا دیں، تعویذ کو موثر کرنے کے لئے اس کی رفتار کو پیش نظر رکھیں۔
غسل کے بعد یہ دو تعویذ سعادت فاطمہ کے گلے میں ڈال دیں۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

۷۸۶

۱۳۵	۱۳۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۳	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

یہ دونوں تعویذ ایک ہی موسم جامہ میں پیک ہو کر کالے پٹے میں رکھ کر سعادت فاطمہ کے گلے میں ڈال دیں، اس دونوں نقش کو بھی اس کی رفتار سے پڑ کریں، ان دونوں کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اسی رفتار سے ایک نقش اور تیار کریں اور اس کو گھر میں لٹکادیں تاکہ گھر کے اثرات بھی ختم ہو جائیں یا کم ہو جائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۳	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

ایک بات یاد رکھیں کہ سحر اور جن کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے، ان کی کسی بھی مشین میں یہ اثرات پکڑے نہیں جائیں گے اس لئے اس طرح کے مریضوں کا روحانی علاج کرانا ہی ضروری ہے اور روحانی علاج کے لئے عالمین سے رابطہ کرنا ناگزیر ہے۔ آپ اپنے گھر میں ۴۰ دن تک نصف شب کے بعد اذان خود دے لیں یا کسی سے دلائیں تو اچھا ہے، ۴۰ دن تک صبح دس گیارہ بجے کے درمیان ایک بار روزانہ سورہ بقرہ تلاوت بھی کر لیں یا کسی سے کرائیں۔

میں دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کے گھر اور سعادت فاطمہ کو آئینی اثرات سے کلی طور پر نجات عطا کرے۔ اس ماہ میں اگر فائدہ محسوس نہ ہو تو کسی عامل سے رجوع کریں اور اس علاج کی وضاحت کریں، انشاء اللہ وہ اس کی روشنی میں آپ کا علاج کریں گے جو مفید ثابت ہوگا۔

تشخیص کی طلب

سوال از: شاہد شاہ کراچی ————— پاکستان

استاد محترم حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، استاد محترم ایک دوکان سے آپ کی کتاب موکلات نمبر خریدی اور ان میں کچھ اعمال پر تجربے بھی کئے، ایک عمل باموکل جو کہ سورہ اخلاص کا ہے کیا، عمل سے فائدہ ہوا لیکن کوئی چیز سامنے حاضر نہیں ہوئی۔ میں عرصہ ۵ سال سے فن عملیات سے وابستہ ہوں، اس فن کی طرف آنا میری بیماری کی وجہ سے ہوا، جس کی ہمدادی وجہ سحر تھا لیکن مجھے کوئی اچھا قابل اور مخلص استاد میسر نہیں آیا، ایک استاد نے

چند وظائف بتائے لیکن بعد میں جواب دیا کہ میں آپ کی کوئی معاونت نہیں کر سکتا، اس کے بعد دوسرے استاد سے رابطہ ہوا کہ جو کہ میرے پہلے استاد کے استاد تھے، انہوں نے بھی کچھ عرصہ بعد یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ جب آپ میرے ساتھ بیٹھتے ہیں تو میری طبیعت خراب ہوتی ہے، لہذا آپ یہاں نہیں آیا کریں، حالانکہ میں نے کبھی بھی اپنے اساتذہ کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہیں دیا، پتہ نہیں انہوں نے ایسا کیوں کیا، البتہ ان کے سلسلہ کے وظائف فہرست میرے پاس آئی جن میں وظائف بمع زکوٰۃ کی ترتیب کے ساتھ درج ہیں، بغیر استاد کے معاونت کے وہ وظائف شروع کئے، تین چار سال سے میں یہی وظائف کر رہا ہوں، تکلیفیں بہت آئیں لیکن برداشت کی یہ سلسلہ تاحال جاری ہے، اب میں اصل بات کی طرف آتا ہوں، مجھے تشخیص کا طریقہ چاہئے جو کہ کوئی بتاتا نہیں ہے۔ ہمارے استاد جو تشخیص کرتے ہیں وہ اس طرح ہے کہ اگر کوئی آدمی ان کے سامنے جاتا ہے تو ان کو فوراً پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کس مقصد سے آیا ہے، یہ شخص عامل ہے یا عام آدمی ہے، اگر عامل ہے تو وہ آپ کو یہ بھی بتا دے گا کہ اس نے کتنے چلے کاٹے ہیں، کونسے کونسے چلے کاٹے ہیں یا اب وقت وہ کونسا وظیفہ کر رہا ہے یا اگر وظائف کے دوران کوئی غلطی ہو جائے تو وہ آپ کو یہ بھی بتا دے گا کہ آپ نے کیا غلطی کی ہے جس کی وجہ سے آپ کی طبیعت خراب ہے، کوئی ایسا وظیفہ جس کی زکوٰۃ کی ترتیب کا آپ کو پتہ ہو، آپ ان سے اجازت لینے جائیں کہ مجھے ایک وظیفہ کرنے کی اجازت چاہئے تو وہ آپ کو خود سے اس کی زکوٰۃ کی ترکیب، تعداد پڑھائی بتا دے گا، یعنی آپ کی پوشیدہ باتوں کا آپ کو بتا دے گا اور بھی میں نے کئی لوگوں کو دیکھا ہے جو کہ اس قسم کی تشخیص کرتے ہیں لیکن عمل نہیں بتاتے۔ اگر ایسا کوئی عمل ہے تو برائے مہربانی اس کا طریقہ بتائیں مجھے اس کی اشد ضرورت ہے، کتابوں سے کافی اعمال کئے ہیں لیکن نتیجہ صفر رہا، یہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ انہوں نے جو عمل کیا ہوا ہے یہ عمل باموکل ہے یا ہمزاد کا عامل ہے یا خود پر حاضری کا کوئی عمل ہے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کوئی سفلی عمل ہے لیکن ہمارے استاد تو دیوبندی ہیں، ان کے تو شرکیہ اعمال کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، میں خود بھی ایسا عمل کرنا چاہتا ہوں جو کہ ہر قسم کے شرکیہ کفریہ الفاظ سے پاک ہو، مثلاً یا اسرائیل یا جبرائیل یا بدوح وغیرہ الفاظ سے اجتناب کرتا ہوں۔ اس

خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

ہمیں افسوس ہے کہ آپ عامل بننے کے لئے جن اساتذہ سے ملے انہوں نے آپ کی رہنمائی نہیں کی اور آپ کو اس لائن کے اصول و ضوابط سکھانے کی ذمہ داری بھی کوشش نہیں کی۔

آپ بھی چونکہ اس دنیا کے ہی انسان ہیں جو ہتھیلی پر سروس جمانے کے عادی ہوتے ہیں اور جو صرف چٹکار دیکھنے دکھانے کے آرزو مند ہوتے ہیں، ہر سال ہماری ڈاک میں اس قسم کے بے شمار خطوط آتے ہیں جن میں اس طرح کی فہمائش کی گئی ہو کہ میں یہ اندازہ کر سکوں کہ کس کے دل میں کیا ہے؟ کس کی جیب میں پیسے ہیں اور کس کی جیب خالی ہے؟ آنے والا کس مقصد کے لئے آیا ہے اور اس کے آنے کی غرض و غایت کیا ہے؟ وغیرہ اس طرح کی باتوں کا یا اندازہ کر لینے سے کیا حاصل ہوتا ہے؟ ظاہر ہے کہ کچھ بھی نہیں، ہاں اتنا ضرور ہوتا ہے کہ اس طرح کی باتیں سمجھنے اور بول دینے سے آنے والے پر ایک دھاک بیٹھ جاتی ہے اور اپنا الو سیدھا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

عزیزم! عامل ہرگز ہرگز عالم الغیب نہیں ہوتا اگر عامل عالم الغیب ہوتا کسی بھی مریض سے وہ اس کی ماں کا نام کیوں پوچھتا، عالم الغیب کو تو معلوم ہونا چاہئے کہ کس کے ماں باپ کا نام کیا ہے، آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ عامل اپنے مریض سے اس کی ماں کا نام دریافت کرتا ہے اور اس کے بعد بذریعہ علم الاعداد اور بذریعہ علم الحروف یہ اندازہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کو کیا بیماری ہے؟ کچھ عالمین مریض کا کپڑا یا گمر کی مٹی سونگھ کر یہ اندازہ لگا لیتے ہیں کہ مریض یا اس کا گمر کس طرح کے اثرات کا شکار ہے، کچھ علمی قسم کے مجاہدوں کے بعد ان کی قوت شلتہ اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ وہ صحیح مرض کا اور صحیح اثرات کا ادراک بوسونگھ کر کر لیتے ہیں، اس طرح کے طریقوں کو بروئے کار لا کر جو بھی رہنمائی ملتی ہے اس کو علم غیب نہیں کہتے اور ہر صاحب ایمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ علم غیب صرف خداوند تعالیٰ کو حاصل ہے اس کے سوا اس دنیا میں کوئی بھی فرد بشر علم غیب کی دولت سے سرفراز نہیں ہے۔

آپ نے جو کچھ فرمایا کہ بعض عالمین کو دیکھا گیا کہ وہ آنے والے کو سب کچھ بتا دیتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ عالمین یہ تک بتا دیتے ہیں کہ اس نے کتنے چلے کئے ہیں اور ان چلوں میں کتنے مکمل ہوئے ہیں

ایک عمل کے لئے میں بہت پریشان ہوں، ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک چکا ہوں، برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں، اس کے بدلے میں میں آپ کو کچھ بھی نہیں دے سکتا لیکن اگر آپ کے ذریعے سے مجھے یہ عمل حاصل ہوا تو میں اس کے بدلے میں ۱۰۰۰۰ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب آپ کو بخش دوں گا، انشاء اللہ آپ کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھوں گا، استاد صاحب آپ کی کتابوں کے اعمال کے لئے خصوصی اجازت بھی چاہئے تاکہ آپ سے روحانی نسبت بن جائے، استاد صاحب اگر جواب خط کے ذریعہ سے دیں تو برائے مہربانی خط کو رجسٹری کر کے بھیج دیجئے گا تاکہ مجھے مل سکے، جتنا خرچ آئے گا میں آپ کو دینے کے لئے تیار ہوں یا اگر میری ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی اچھی سی کتاب بھی ساتھ بذریعہ V.P بھیج دیں اور اس کتاب کی قیمت کے ساتھ خط پر آنے والا خرچ بھی اس میں ملائیں تو آپ نقصان سے بچ جائیں گے اور پیسے میں یہاں ادا کر دوں گا۔

میں اپنا موبائل نمبر بھی دے رہا ہوں اگر SMS کے ذریعہ سے بھی طریقہ بتا دیں تو بھی ٹھیک ہے یا اگر اپنے نمبر سے مجھے ایک مس کال دیدیں تو میں آپ کو فون بھی کر لوں گا، مجھے آپ کے جواب کا شدت کے ساتھ انتظار رہے گا۔

جواب

عامل بننے کی خواہش ایک قابل قدر خواہش ہے، موجودہ زمانہ میں جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق جنات اور جادو ٹونا گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گئے ہوں ایسے دور میں صحیح قسم کے عامل کی ضرورت اللہ کے بندوں کو قدم قدم پر پڑ رہی ہے اور لوگ اچھے عاملوں کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں، عاملوں کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن عاملوں کی بہتات میں ایک شخص بھی ایسا نظر نہیں آتا جو اللہ سے ڈرتا ہو جو بہر اعتبار عامل کامل کہلانے کا حق دار ہو، کسی شہر کا کوئی محلہ ایسا نہیں ہے جہاں کوئی عامل موجود نہ ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ معتبر اور مستند قسم کا عامل اس دور ہی عنقا بن کر رہ گیا ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں اگر کوئی شخص عامل بننے کی آرزو رکھتا ہے تو یہ آرزو قابل قدر اور یہ شخص اس قابل ہے کہ اس کی رہنمائی کی جائے اور اس کو ان ریاضتوں سے گزارا جائے جو روحانی عملیات کی اصل بنیادیں ہیں اور جن سے گزرے بغیر عامل بننے کا

بچنے اور ہواؤں میں اڑنے کی خواہش ان کے دل میں پیدا ہونے لگتی ہے وہ ایسی باتوں سے متاثر ہوتے ہیں جو عقل کو حیران کرنے والی ہوں یا سرے سے جن کا کوئی وجود ہی نہ ہو۔

ہم نے ۲۵ سالہ خدمات کے دور میں بہت سے قیمتی نمبر نکالے جن میں عوام و خواص کو فائدہ پہنچانے کے لئے بے شمار فارمولے پیش کئے ہیں، ان فارمولوں میں جنات سے نجات دلانے کے لئے، سحر کو دفع کرنے کے لئے، نظر بد سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے، کاروبار کی اور رشتوں کی بندش ختم کرنے کے لئے اور تمام امراض جسمانی سے نجات پانے کے لئے بے شمار قیمتی فارمولے ہم نے نقل کئے ہیں، لیکن آپ نے صرف مؤکلات نمبر کا ذکر کیا ہے اور اس کے فارمولوں سے استفادہ کرنے کی بات کی ہے۔

عزیزم روحانی عملیات کا علم ایک ایسا وسیع سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس لائن سے دلچسپی رکھنے والوں کی نظر بس جن، موکل اور ہمزاد پر ہی جا کر رک جاتی ہے اور علم عملیات کا وہ ذخیرہ جو کتابوں میں تاحد نظر پھیلا ہوا ہوتا ہے اس کو ایک نظر دیکھنے کی بھی طلبہ زحمت نہیں کرتے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچانا ہی روحانی عملیات کا اولین مقصد ہے ورنہ خوش فہمی کی گنبد میں رہ کر خیالی پلاؤ پکانے سے کچھ حاصل نہیں ہے، آپ نے ۱۰ ہزار مرتبہ سودہ اخلاص پڑھ کر ہمیں ثواب پہنچانے کی بات بھی کی، جو ایک بچکانہ بات ہے، ثواب کسی کو بھی مرنے کے بعد پہنچایا جاتا ہے زندگی میں نہیں۔

درد و درماں کی باتیں

سوال از: شمیم

آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتی ہوں بروز جمعہ ۱۷/۶/۲۰۱۷ء رمضان کو حاضری کا شرف حاصل ہوا اور نماز جمعہ کے بعد آپ نے نہایت اور خوبصورت طریقہ سے میرے مسائل کو سنا اور ان کا حل بھی بتایا، آپ کی سادگی اور خلوص کے لئے آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ مولانا صاحب میں آپ کی رہنمائی میں قلب القرآن کا چلہ کر رہی ہوں، آپ ستمبر ۲۰۱۷ء کو ممبئی میں ہوٹل کامران میں قیام پذیر تھے، تب آپ سے یسین شریف کے ابتدائی ۹ چلوں کی کتاب اور قلب القرآن

اور کتنے چلے ادھر رہے ہیں اور ان چلوں میں اور وظیفوں میں کوئی کوتاہیاں چلہ کرنے والے سے سرزد ہوئی ہیں اور عالمین پوشیدہ اور مخفی باتیں بھی بتادیں گے وغیرہ، ہم ایسی باتوں میں یقین نہیں کرتے کیوں کہ غیب کا علم صرف اللہ ہی کو حاصل ہے، اب رہی یہ بات کہ حکیم مریض کی بغض پر ہاتھ رکھ کر جگر اور گردوں کی کیفیت بتا دیتا ہے وہ بھی ایک علم ہے اور اس کی بھی ایک حد متعین ہے۔ غالب بھی اسی طرح مریض اور اس کی ماں کا نام معلوم کر کے ایک علم کے ذریعہ کسی حد تک مریض کے مرض پر اپنی پکڑ بنا سکتا ہے اور کچھ باتیں سمجھ لیتا ہے اور کچھ ایسی باتوں اور کمزوریوں کا اسے اور اک ہو جاتا ہے جس سے مریض اور اس کے تیماردار بے خبر ہوتے ہیں لیکن اس دنیا میں ابھی تک ایسا کوئی علم رائج نہیں ہو سکا جس کا سہارا لے کر کل مغیبات تک کسی کی پہنچ ہو سکے۔

روحانی عملیات کی لائن کا اصل مقصد امراض جسمانی ہوں یا روحانی ان کا علاج کرنا ہے اور اللہ کے بندوں کو ان مصائب سے نکالنا ہے جن میں وہ پھنسے ہوئے ہیں، جس طرح کی خوبیاں آپ نے کچھ عاطلوں کی بتائی ہیں اس طرح کی خوبیاں تو مدار یوں میں ہوتی ہیں لیکن مداری اپنی دھاک تو بٹھا دیتے ہیں لیکن کسی کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتے۔ ہم آپ سے ہی پوچھتے ہیں کہ آپ نے غیب کی باتیں بتانے والے جن عالمین کا ذکر کیا ہے کیا ان سے اللہ کے بندوں کو کوئی فائدہ پہنچا؟ کیا کسی کو جنات سے نجات ملی؟ کیا کسی کو سحر اور نظر بد سے چھٹکارا حاصل ہوا؟ کیا کسی کی کاروبار کی بندش ان کے ذریعہ ختم ہوئی، کیا دوجبت کرنے والوں کو وہ ایک دوسرے سے ملانے میں کامیاب ہوئے، کیا کسی جگہ ناجائز قسم کے تعلقات ختم کرنے میں انہیں کامیابی ملی؟ وغیرہ اگر وہ ان میں کسی میں کامیاب ہوئے ہوں تو ان کا اصل کارنامہ یہی ہے تو پھر آپ نے ان باتوں کا ذکر کیوں نہیں کیا؟ اور اگر ان کو اس طرح کے مسائل میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی تو پھر محض غیب کی باتیں بتانے سے کیا حاصل ہے؟ اور اس سے مخلوقات خداوندی کو کیا فائدہ ہے؟

روحانی عملیات کا ذوق رکھنے والوں کی یہ سب سے بڑی کمزوری ہے کہ وہ صرف ان باتوں سے متاثر ہوتے ہیں جو سمجھ میں نہ آنے والی ہوں۔ اس لائن میں قدم رکھتے ہیں انہیں جن، موکل، ہمزاد، پری وغیرہ کو تابع کرنے کی فکر ستانے لگتی ہے اور منٹوں میں کہیں سے کہیں

دونوں کی قیمت ادا کر کے میں نے لئے ہیں، میں نے آپ کی شاگردی کے ۱۰۰۰ روپے کا ڈرافٹ اگست ۲۰۱۶ء کو رجسٹرڈ ڈاک سے بھیجا تھا، اس ڈرافٹ کی (xexex) کاپی پر میں نے باقی رقم تحفۃ العالمین کی قیمت ڈاک خرچ وغیرہ دیئے تھے، پتہ نہیں کیوں میرے ساتھ ایسا ہوا کہ ابھی تک مجھے ٹوکن نمبر نہیں ملا، آپ نے کہا تھا ڈاک سے روانہ کریں گے مگر مجھے آپ کی طرف سے کوئی ڈاک نہیں ملی، میں نے جوابی لفافہ بھی ساتھ میں دیا تھا۔

۵۔ رمضان بروز جمعہ کو آپ سے ملاقات کے بعد آپ نے کہا تھا فون کر کے ٹوکن نمبر بتادیں گے، رمضان کے مہینے کی مصروفیت میں آپ کو وقت نہ ملا ہو، میرا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میں حروف تہجی کی زکوٰۃ کیسے ادا کروں؟ کیوں کہ آپ کے کہنے کے مطابق منزل شریطین کا اندازہ کرنا ضروری ہے اور مجھے اندازہ کرنے کا ہنر معلوم نہیں ہے، تو کیا بغیر اندازہ کئے حروف کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ کیوں کہ آپ نے جو آفس کا نمبر دیا ہے وہ فون لگانے کی کوشش کرتی ہوں مگر نمبر لگتا ہی نہیں، میرا یہ مسئلہ بھی حل کر دیجئے آپ کا احسان ہوگا۔

آپ نے جو خدمت خلق کرنے کا ارادہ کر کے تحفۃ العالمین کی اشاعت کی ہے وہ ہیرے جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے، یہ کتاب طلبہ کے لئے عمدہ رہنمائی، یہ کتاب علم غیب جاننے کا ایک انمول خزانہ ہے، میں تحفۃ العالمین کا مطالعہ کر رہی ہوں جہاں کوئی مشکل آتی ہے تو کس طرح اسے حل کروں؟ اس کتاب کو پڑھ کر آپ والد گرامی کی قد و قیمت اور آپ کی قدر میری نظر بڑھ گئی ہے، میں آپ کے والد، آپ اور آپ کے اہل خاندان کے لئے خدا سے رورو کر دعا کرتی ہوں آپ کا سارا گھرانہ انمول جواہرات سے زیادہ قیمتی ہے اور آپ نے جو کچھ اپنے بزرگوں سے حاصل کیا اسے خدمت خلق کے لئے وقف کر رہے ہیں، یہ آپ کے عمدہ اخلاق کی مثال ہے، آپ کو خدا تاقیامت چاند سورج کی طرح قائم رکھے۔

ہم غریب اور علم کی شوقین آپ کی قدر کرنا جانتے ہیں۔ مولانا میں ایک عورت ذات ہوں مجھے علم غیب سیکھنے کا حد سے زیادہ شوق ہے اور میں اتنی ہی غربت کی زندگی بسر کر رہی ہوں، میں اپنی ذات کے لئے ہی نہیں بلکہ اپنی جیسی غریب عورتوں کی بھی تھوڑی بہت خدمت کرنا چاہتی

ہوں، بچپن سے یتیم ہوں اور اب تو سارے رشتے ہی ختم ہو گئے ہیں، میرے گھر چولہا جلنا مشکل ہے، میں آپ کی رہنمائی میں قلب القرآن کے چلنے کے بعد ہمزاد نمبر جنوری، فروری ۲۰۰۱ء کا صفحہ نمبر ۳۳ ہمزاد نمبر ۲۰ اور صفحہ نمبر ۳۵ پر ہمزاد نمبر ۳۳ کرنے کی اجازت چاہتی ہوں، صفحہ نمبر ۳۵ پر ہمزاد ۳۵ اس طرح لکھا ہے: ۲۱ دن تک سورۃ قریش پڑھو، چالیسویں دن ہمزاد حاضر ہوگا، سمجھ میں نہیں آیا کہ عمل ۲۱ دن کا کرنا ہے یا چالیس دن کا، صفحہ ۳۳ پر ہمزاد ۲۰ کی عزیمت ٹھیک سے نہیں سمجھی ہے، آپ عزیمت لکھ کر روانہ کریں گے تو زندگی بھر آپ کا احسان رہے گا، زندگی بھر آپ کے پاؤں دھو کر پینے سے بھی آپ کا احسان ادا نہیں ہوگا۔

مولانا میں نے دو خواب دیکھے ہیں جن کی تعبیر جانا چاہتی ہوں۔ (۱) ۲۰۱۳ء میں خواب دیکھا تھا کہ چاند میری گود میں آکر گرے اور جب میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے چاند کو آسمان پر جاتے دیکھا۔

(۲) دوسرا خواب اسی رمضان کے مہینے میں ۱۳ رمضان بروز پیر کو دیکھا کہ خوب صورت ۱۹ سال کی لڑکی مجھ سے کہہ رہی ہے کہ میں دعا کرتی رہی ہوں کہ خانہ کعبہ آپ کا ہے اور آپ نہ ہی رہے گا۔

خواب کچھ اس طرح ہے کہ ایک شخص کے گھر والوں کو میں جانتی ہوں اس شخص کی ۸ سال کی لڑکی مجھے خواب میں اپنی بڑی بہن کے بارے میں بتانا چاہتی ہے، جس کی عمر ۱۹ سال ہے مگر اس لڑکی کی داوی بتانے سے منع کرتی ہے اور تھوڑی دیر بعد وہی ۱۹ سال کی لڑکی مجھ سے کہتی ہے کہ خانہ کعبہ آپ کا ہے اور آپ کا ہی رہے گا۔ ۱۹ سال کی اصل میں بیٹی نہیں ہے اس شخص کی۔ مولانا دونوں خواب کی تعبیر کے ساتھ جواب ضرور دیجئے آپ کے جواب آنے کی آس لگائے ہوئے ہوں۔

جواب

ماہ رمضان میں عموماً میں روحانی عملیات کی ذمہ داریوں سے دور رہتا ہوں لیکن کوئی ایمر جنسی مریض ہو تو اس کی طرف توجہ کرنی ہی پڑتی ہے، آپ جس وقت پہنچی تھیں وہ وقت متوجہ ہونے کا نہیں تھا لیکن چونکہ آپ کا مقصد سفر صرف مجھ سے ملاقات کرنا اور اپنے الجھے ہوئے مسائل کا حل تلاش کرنا تھا اس لئے مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ کو مایوس لوٹاؤں مجھے اس کا احساس ہے کہ میں آپ کے مسائل پر خاطر خواہ توجہ نہ دے سکا

کئے جاسکتے لیکن اللہ کی بخشی ہوئی توفیق سے ہم نے بغیر کسی بجل کے بعض ایسے فارمولے بھی پیش کر دیئے کہ جو ابھی تک عالمین کی دسترس سے باہر تھے، ان فارمولوں میں سے کوئی ایک فارمولہ آپ بھی منتخب کر سکتی ہیں، کسی بھی فارمولے کو اللہ کے بھروسے پر شروع کیجئے، انشاء اللہ کامیابی ملے گی اور آپ روزمرہ کے مسائل حل ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھئے کہ کوئی بھی فارمولہ پسند کریں اس کو تمام قیود و شرائط کے ساتھ کریں اور ان فارمولوں کے لئے جو پرہیز وغیرہ کی شرائط ہوں ان کو پیش نظر رکھیں، بہت سے لوگ صرف روحانی فارمولوں پر دھیان دیتے ہیں اس کی قیود و شرائط پر ان کی نظر نہیں ہوتی اس لئے وہ کامیابی سے محروم رہتے ہیں۔

تحفۃ العالمین ہم نے بڑی محنت سے مرتب کی ہے اور اس بات کی کوشش کی ہے کہ روحانی عملیات کے طلبہ کو اس کتاب سے وہ سب کچھ حاصل ہو جائے گا جو اس لائن کے لئے ضروری ہیں، قدر دان لوگ اس کتاب کی ابھی بھی پذیرائی کرتے ہیں اور ایک بڑا طبقہ اس کتاب کی گہرائیوں کو اس وقت سمجھے گا جب ہم اس دنیا میں انہیں رہیں گے۔

آپ اس کتاب کے تمام نکات کو کئی بار پڑھئے، ہر بار آپ کو ایک نئی رہنمائی ملے گی اور بار بار اس کتاب کو پڑھنے سے آپ کو ایک نیا لطف حاصل ہوگا۔

آپ نے جو خواب دیکھے ہیں ان کی تعبیر یہ ہے، جس خواب میں آپ نے چاند کو دیکھا ہے یہ کسی خوشی ملنے کی طرف اشارہ ہے اور اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کو ایسی خوشی حاصل ہوگی جس سے دوسرے لوگ بھی خوش ہوں گے اور آپ کی خوشی سے استفادہ کریں گے، خانہ کعبہ سے متعلق آپ نے جو خواب دیکھا ہے کہ اس کی دو تعبیریں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ آپ حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوں گی اور دوسرے یہ کہ ہمارے ملک میں جو حالات پیش آرہے ہیں یا دنیا میں مسلمانوں کے خلاف اور اسلام کے خلاف جو آوازیں اٹھ رہی ہیں ان میں حق کو غلبہ حاصل ہوگا اور بہت جلد دودھ کا دودھ کا اور پانی کا پانی ہو کر سامنے آئے گا، یہ تعبیریں ہم نے اپنے علم و عقل سے اخذ کی ہیں باقی اصل بات سے رب العالمین ہی واقف ہے۔

شاگردی کا کتابچہ اگر ابھی تک آپ کے پاس نہ پہنچا ہو تو ایک خط

پھر بھی بروقت جو کچھ بن پڑا وہ میں نے کیا اور آپ کے لئے ماہ مبارک کی آخری راتوں میں دعائیں بھی کیں کہ پروردگار عالم آپ کو تمام مسائل سے نجات عطا کرے اور آپ کو دین و دنیا کی راحتوں سے سرفراز کرے۔ آپ اپنے خط میں علم غیب سیکھنے کی فرمائش کی ہے اس فرمائش کو پورا کرنا ہمارے بس سے باہر ہے کیوں کہ علم غیب کی دولت صرف دست قدرت میں مقید ہے، اللہ کے سوا کسی کو بھی مغیبات کا علم نہیں ہے، البتہ روحانی عملیات میں کچھ ریاضتوں کی وجہ سے کچھ خفیہ اور پوشیدہ باتوں پر دسترس حاصل ہو جاتی ہے اگر آپ کی مراد اس طرح کے خفیہ علوم پر اپنی گرفت کرنا ہے تو یہ بات ناممکن نہیں ہے، روحانی عملیات کی کتابوں میں ایسے بہت سے فارمولے ہمارے اکابرین نے پیش کئے ہیں کہ جن پر عمل کر کے کوئی بھی شخص خفیہ اور پوشیدہ علوم تک اپنی رسائی کر سکتا ہے کئی بار ہم نے بھی اس طرح کے فارمولے نقل کئے ہیں اور لوگوں نے اس سے بھرپور استفادہ کیا ہے۔

مسلسل عبادتیں کرنے اور حتی الامکان گناہوں سے بچنے سے بھی شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور بصیرت کے خزانے انسان کو میسر آ جاتے ہیں، نماز عشاء کے بعد ”یا غیوث“ یا ”یا خیر“ یا ”یا غلام الغیوث“ اگر آپ تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں گی تو انشاء اللہ آپ کی آنکھوں سے بے شمار پردے ہٹ جائیں گے اور آپ کے اندر نظر نہ آنے والی اشیاء کو دیکھ لینے کی ایسی صلاحیتیں پیدا ہو جائیں گی کہ خود آپ کو حیرت ہوگی۔

اگر پانچوں وقت کی نماز کے بعد ”سورۃ الم نشرح“ سات مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈال لیں تو اس سے بھی قوت ادراک بڑھ جاتی ہے۔ عورتوں کا چلہ ۲۱ دن کا ہی ہوتا ہے لیکن جن چلوں میں ۴۰ دن کی قید ہوتی ہے انہیں وقفے کے بعد پورا کیا جاسکتا ہے، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ موکل اور ہمزاد وغیرہ تابع کرنے چکر میں عورتوں کو نہیں پڑنا چاہئے اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ آپ کو چاہئے کہ دولت بصیرت حاصل کرنے کے لئے اور رزق کی فراوانی کے لئے وظائف کا اہتمام کریں اگر مجبوریاں ہو تو دست غیب کا بھی کوئی عمل آپ کر سکتی ہیں۔ ”دست غیب نمبر“ میں ہم نے بہت قیمتی فارمولے پیش کئے ہیں آپ یقین کریں کہ ایسے فارمولے لاکھوں روپے خرچ کر کے بھی حاصل نہیں

بعض روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آصف بن برخیا توحید باری تعالیٰ کے قائل تھے اور وہ مشہور اسم اعظم ”یا قیوم“ کے عامل تھے اور اسی اسم اعظم کے ذریعہ انہوں نے بڑی بڑی فتوحات کیں اور اسی اسم اعظم کے ذریعہ انہوں نے ملکہ سبا بلقیس کا تخت پلک جھپکتے ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔

ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ رب العالمین کے کسی بھی صفاتی نام کے عدد فائدہ ہمیں حاصل ہو سکتا ہے کہ جب ہم خود کو ان صفات میں ڈھالنے کی کوشش کریں جو اسماء حسنیٰ سے واضح ہوتی ہیں، مثلاً ”بِالْطَّيِّفِ“ پڑھنے کا فائدہ ہمیں جب ہی پہنچے گا جب ہم دوسروں پر مہربانیاں کرنے کی روایات کو اپنائیں اور صرف دوستوں پر نہیں بلکہ دشمنوں پر بھی احسان کرنے میں تامل نہ کریں۔ ”بَارِزًا“ پڑھنے کا فائدہ اس وقت ہوگا جب ہم غریبوں اور فاقہ کشوں کو کھانا کھلانے کا اہتمام کریں۔ ”یا قیوم“ کا فائدہ ہمیں اس وقت پہنچے گا جب ہم دوسروں کو زندگی بخشیں اور ان کو قائم و دائم رکھنے کے لئے ان کے علاج وغیرہ کا بندوبست کریں۔

پرانے زمانہ کے انسان اور جنات جس اسم الہی کا ورد کرتے تھے اس اسم الہی کی صفت میں خود کو مکمل ڈھال لیتے تھے، تب ہی انہیں وہ عظیم الشان دولتیں عطا ہوتی تھیں جو آج تک حیران کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ یہ بات بھی یاد رکھئے کہ اللہ کا ہر نام ”اسم اعظم“ ہے اگر کسی بھی اسم الہی کے رنگ میں خود کو رنگ لیں تو ہمیں وہ فائدے حاصل ہوں گے جن کا ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔

☆☆☆☆

روحانی ڈاک کے کالم میں اپنے سوال کا جواب پانے کے لئے اپنا خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں ایک شخص ایک وقت میں تین سوال کر سکتا ہے

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

لکھ کر یاد دہانی کرائیے اور اس میں اپنے چار نوٹ اور پہچان پتر ضرور بھیجئے، منزل شریفین کے لئے یہ تاریخیں نوٹ کیجئے۔

۱۵ اکتوبر بروز رات ۲ بجے یکم نومبر رات ۱۲ بجے صبح تاریخ اور صبح وقت میں زکوٰۃ کی شروعات کر کے پھر بالترتیب پڑھتی رہئے۔

یہ بات یاد رہے کہ چاند ایک منزل میں تقریباً ۲۳ گھنٹے رہتا ہے، باقی عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہے۔

آپ کے تمام حالات کے پیش نظر ہم آپ کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو زندگی گزارنے کا مزید حوصلہ عطا کرے، الجھنوں اور پیچیدگیوں کی راہوں میں آپ متزلزل ہونے سے محفوظ رکھے، آپ کو درد و غم سے اور آفات و مصدات سے نجات عطا کرے اور آپ سے ازارہ خدمت خلق کوئی ایسا کام لے کہ لوگ آپ کی قدر آپ کی زندگی میں بھی کریں اور آپ کو مرنے کے بعد بھی یاد رکھیں۔

آپ نے ہماری خدمات کو اور ہماری تحریروں کو جس طرح سراہا ہے اور جس عزت افزائی کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے مشکور ہیں اور آپ سے التجا کرتے ہیں کہ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچا کر اس روحانی تحریک کو تقویت پہنچائیں جو ہمارے اور آپ کی شناسائی کا سبب بنی۔

بات آصف بن برخیا کی

سوال از: عبدالرشید نوری۔ بھوپال۔

گزارش یہ ہے کہ حضرت آصف بن برخیا وزیر تھے انہوں نے ملکہ بلقیس کا تخت پلک جھپکتے آن واحد میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا تھا۔ حضرت آصف بن برخیا قرآن کریم کی کس آیت کے عامل تھے جس کو پڑھنے کے بعد تخت بلقیس سامنے موجود ہو گیا۔

برائے کرم مکمل جواب سے نوازیں۔

جواب

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں قرآن حکیم نہیں تھا، قرآن حکیم حضرت سلیمان علیہ السلام کے بہت بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا، حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں جو اجنبہ تھے وہ قرآن حکیم کی آیات کے عامل کس طرح ہو سکتے تھے جب کہ قرآن حکیم بہت بعد میں نازل ہوا۔

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

کی مٹی نکالتی ہیں، پھر اس کو صاف کر کے سوراخ کی شکل میں لاتی ہیں، ادھر جو دانہ رکھنے کے لئے لاتی ہیں اس کو توڑ کر ذرا خشک کر لیتی ہیں اس ڈر سے کہ کہیں زمین کی تری سے اُگ نہ آئے، ذاتی تری کے علاوہ اگر کوئی خارجی تری اور نمی دانہ میں اتر جاتی ہے تو دانہ کو سوراخ سے باہر نکال کر خشک کر لیتی ہیں نیز یہ اپنا سوراخ زیادہ گہرا نہیں بناتیں کہ سیلاب اس کو بہا لے جائے۔

شہد کی مکھی کا حال اس سے زیادہ عجیب تر ہے اور قدرت الہی کا زبردست مظہر ہے، ان کا ایک سردار ہوتا ہے جس کی تابعداری سے یہ باہر نہیں ہوتیں، اپنی روزی اسی کے فرمان کے ماتحت جمع کرتی ہیں، اگر کوئی دوسرا سردار بھی اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو پہلا سردار دوسرے کو ختم کر دیتا ہے اور یہ اسی مصلحت سے کہ اگر دوسرا سردار ہوں گے تو لامحالہ رعایا میں پھوٹ پڑ جائے گی۔

ظاہر ہے جب دوسرا سردار رونما ہوں گے تو ہر سردار اپنا ایک جھنڈا بنائے گا اور یوں ساری کھیاں دو حصوں میں بٹ جائیں گی اور اتحاد و اتفاق خواب و خیال ہو کر رہ جائے گا۔

قدرت نے ان کو کیسی تعلیم دی کہ پھولوں پر پہنچ کر ان میں سے رس چوستی ہیں اور وہ ان کے پتوں میں پہنچ کر شہد بن جاتا ہے جو انسان کے سیکڑوں کاموں میں آتا ہے اور لوگوں کے لئے پیغام شفا بھی لاتا ہے جیسا کہ خود جناب باری نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔ شہد میں قدرت نے بڑی غذائیت رکھی ہے اور انسان کے نفعوں کے لئے اس میں بڑے طاقتور اجزاء شامل فرما دیے ہیں، جس طرح جانوروں کے تھنوں میں دودھ اتار کر ان کے بچوں پر کرم فرمایا اور ان کی غذائیت اس میں رکھ دی، ان چیزوں میں برکت بھی رکھی اور لوگوں کے نفعوں کے پیش نظر ان کو ہر طرف پھیلا بھی دیا تاکہ ہر شخص کو یہ دستیاب ہو سکیں۔

شہد کی مکھی، چیونٹی، مکڑی، ریشم کا کیڑا اور مکھی وغیرہ کی پیدائش میں حکمت اور بھید ارشاد الہی ہے۔

وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا ظَلِيرٍ يُطِيرُ بِجَنَاحِهِ إِلَّا أَمَّمْ آمَنَّا لَكُمْ مِمَّا فَرَّقْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝

اور نہیں کوئی چلنے والا زمین میں اور نہ کوئی پرندہ جوازتا ہے اپنے دو بازوؤں پر مگر یہ کہ یہ امتیں ہیں تم ہی جیسی، نہیں کم کیا ہم نے کتاب میں کچھ پھر وہ اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

چیونٹیوں کو دیکھئے قدرت نے ان کو کیسی سمجھ بخشی ہے، یہ مل جل کر اپنی روزی کس خوبی سے جمع کرتی ہیں اور غذا کی فراہمی میں ایک دوسرے کا کیسا ہاتھ بٹاتی ہیں، غذا کا ذخیرہ یہ اس وقت کے لئے کرتی ہیں جب کہ یہ شدت گرمی و سردی سے اپنے سوراخ سے باہر نہ نکل سکیں۔

پھر رکھے ہوئے ذخیرہ کو بھی یوں رکھا ہوا نہیں چھوڑتیں بلکہ اس کو الٹ پلٹ کرتی رہتی ہیں، اس خوف سے کہ کہیں خراب نہ ہو جائے۔

غور کیجئے یہ زیر کی کے کام اور یہ احتیاطی امور اسی سے سرزد ہو سکتے ہیں جس کے سامنے نتائج ہوں، مستقبل کا دھیان اس کے دل میں بیٹھا ہو۔ چیونٹیوں میں سے اگر کوئی چیونٹی بوجھ اٹھانے سے تھک جاتی ہے تو اور چیونٹیاں چستی سے اس کی مدد کرتی ہیں اور اس طرح یہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے ان اہم امور کو انجام دے لیتی ہیں جو تنہا نہیں کئے جاسکتے بالکل جس طرح انسان بہت سے مشکل کام مل جل کر انجام دیتے ہیں، قدرت نے ان کو زمین میں سوراخ بنانا کیسا سکھایا کہ پہلے یہ زمین

ہوتے ہیں، یہ گرمی پا کر پھوٹ جاتے ہیں اور ان سے کیڑے نکل آتے ہیں، یہ جسم میں کئی کداندہ سے بڑے نہیں ہوتے، ان کو شہوت کے پتے پر رکھ دیا جاتا ہے جس کو یہ چرتے ہیں اور اپنی غذا حاصل کرتے ہیں، یہاں تک کہ ان کا جسم بڑا ہو جاتا ہے اور بے جان ریٹم کے لچھے بننا شروع کر دیتے ہیں، بنتے بنتے ان کا جسم لٹا ہو جاتا ہے اور بے جان ریٹم کے لچھے دکھائی دیتے ہیں۔

اب قدرت کو چونکہ ان کی بھانتھور ہوتی ہے اور ان کی نسل پھیلائی، تو دیکھتے دیکھتے یہ کیڑے پرندے کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جن کا جسم شہد کی مکھی کے برابر ہوتا ہے اور ان میں نرم مادہ کا فرق ہوتا ہے، نرم مادہ سے ملتا ہے اور آپ واحد میں مادہ حاملہ ہو جاتی ہے اور پھر اسی وقت وہی اٹھ دیتی ہے جن کا ذکر ہوا اور خود پھر سے اڑ جاتی ہے کیوں کہ اب ان کا کام ریٹم بانی ختم ہو جاتا ہے۔

ملاحظہ کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پتہ چمنا کیسا سکھایا یہاں تک کہ ان کے بدن کی پرورش ہوئی پھر انہوں نے ریٹم بانی شروع کی اور اپنے بدن کو فنا کیا پھر پرکالے اور اپنی شکل تبدیل کر لی، اس کے بعد نرم مادہ کے فرق کے ساتھ ان سے نئی نسل وجود میں آئی، اگر یہ کیڑے اپنی ابتدائی شکل میں رہتے تو نسل کا سلسلہ کیسے ہوتا، نیز دیکھئے کہ قدرت نے ان کو ریٹم بننا کس خوبی سے سکھایا اور پھر اس ریٹم سے بنی نوع انسان کے کس قدر کام نکالے، اچھے اچھے لباس تیار ہوئے، زینت و فخر کے اسباب مہیا ہوئے اور یوں معیشت کا ایک باب کھل گیا۔ اگر غور کیا جائے تو اس امر سے ایک اور مفید سبق ملتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حشر و فخر کی زبردست دلیل بھی پیش فرمائی اور بتایا کہ وہ کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا اور دوسیدہ ہڈیوں میں پھر حیات کے آثار پیدا فرمائے گا۔ مکھی کو دیکھئے حیرت ہوگی، قدرت نے اس کو روزی طلب کرنا کیسا سکھایا وہ اپنے بازوؤں سے اڑ کر تیزی سے اس جگہ پہنچ جاتی ہے جہاں اس کی غذا ہوتی ہے اور جہاں خطرہ ہو وہاں سے دور بھاگ جاتی ہے۔ اس کے چھ پاؤں ہوتے ہیں، چار سے یہ اپنے بدن کو سہارا دیتی ہے اور دو کو منہ پونچھنے کے لئے رکھتی ہے، ان سے آنکھوں کو گرد و غبار سے پاک صاف کرتی رہتی ہے کیوں کہ اس کی آنکھیں، پلکیں نہیں رکھتیں، سر میں لگی ہوتی ہیں اور کھلی ہوتی ہیں، یوں صفائی کی ہر وقت ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے چھوٹے

پھر رکھیاں اپنے ساتھ صرف شہد کا مادہ ہی نہیں لاتیں بلکہ اپنے پاؤں میں موم بھی لگالاتی ہیں اور اس میں شہد کو محفوظ رکھتی ہیں کیوں کہ موم سے زیادہ بہتر شہد کی حفاظت کے لئے کوئی اور چیز نہیں مل سکتی۔ اب غور کیجئے کہ شہد کا اس انوکھے طریقے سے جمع کرنا اور موم کو اس کو عرصہ تک محفوظ رکھنا اور پھر پہاڑوں یا درختوں میں امن و امان سے اپنے چھتوں میں بیٹھے رہنا کیا یہ سب کچھ صرف حقیر سی مکھی کی سمجھ اور فہم کی کارگزاری اور کار فرمائی ہے یا پروردگار عالم کی حیرت کاری ہے؟

ظاہر ہے یہ سب کچھ خالق عالم کے غیبی ہاتھوں کے نتائج ہیں، یہ رکھیاں صبح سویرے چھتوں سے نکل جاتی ہیں اور شام کو پھر اپنے چھتوں میں لوٹ آتی ہیں، اپنی غذا بھی لاتی ہیں اور شہد کا مادہ بھی اور گھروں میں ایسی حکمت اور کاریگری سے بناتی ہیں کہ اس کا جواب نہیں۔ ان میں شہد کی حفاظت کے لئے ایک علیحدہ جگہ ہوتی ہے اور بیٹ وغیرہ کرنے کے لئے دور ایک جدا جگہ اور بھی بہت سی عجیب عجیب خوبیاں ہوں گی جن کا علم اللہ ہی کو ہے۔

مکڑی کو دیکھئے اللہ تعالیٰ نے اس میں کیا حکمتیں رکھی ہیں، اس کے بدن میں ایک لعاب دار شے پیدا فرمائی جس سے وہ اپنا گھر بناتی ہے اور شکار کے لئے اس سے جال کا کام بھی لیتی ہے۔ غذا سے اس کے بدن کی پرورش بھی ہوتی ہے اور اسی سے یہ لعاب بھی پیدا ہوتا ہے، اس کے لعاب سے ایک تار سا تیار کرتی ہے اور تار کے تانے بانے سے ایک جال بنالیتی ہے، پھر اس کے ایک گوشہ میں اپنی رہائش گاہ بنا کر اس میں بیٹھ رہتی ہے اور تاک لگاتی ہے، جب دیکھتی ہے کہ کوئی مکھی یا کوئی بھنگا وغیرہ اس جال پر بیٹھا فوراً لپک کر اس کو پکڑ لیتی ہے اور گھر میں لے آتی ہے، چاہتی ہے تو پکڑے تو ہوئے شکار سے رطوبت چوس کر غذا حاصل کر لیتی ہے اور اگر ضرورت نہیں پاتی ہے تو شکار کو حاجت کے وقت لئے چھوڑ دیتی ہے۔ غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے اس بے عقل جانور کو روزی حاصل کرنے کے اسباب کی کیسی تعلیم دی اور اس نے غذا کی تلاش کا وہ راستہ نکالا جو انسان فکر و فہم سے نکالتا ہے، یہ سب کچھ خالق عالم کی کار سازی ہے۔

ریٹم کے کیڑے کو دیکھئے تو قدرت الہی سے عقل دنگ رہ جاتی ہے اس چھوٹے سے کیڑے کی تخلیق انسان کے بیش از بیش منافع اور مصالح کے پیش نظر ہوئی کہ یہ ریٹم بھی پیدا کرتا ہے، بیج کی شکل کے اٹھ

حفاظت اپنی تیز اور بلند اذان سے کی، اپنی روزی حاصل کرنے کے لئے قدرت نے اس کو بہت تیز نظر بخشی جس سے وہ آسمان کی بلندی سے اپنی غذا کا پتہ لگا لیتی ہے اور پھر تیزی سے اس پر جم پڑتی ہے، وہ یہ بھی خوب پہچانتی ہے کہ کس کی اس کی طرف پشت ہے اور کس کا اس کی طرف منہ ہے، اس لئے آپ دیکھیں گے کہ وہ لوگوں کی چیزوں کو پیچھے سے آکر جم پڑتی ہے آگے سے نہیں آتی اس ڈر سے کہ کوئی اس کو حملہ سے نہ روک دے، قدرت سے اس کو تیز بلیوں جیسے پنچے ملے ہیں تاکہ وہ اپنی غذا آسانی سے اٹھائے اور پھر چیز چھوٹنے نہ پائے۔

گرگٹ کی تخلیق بھی عجیب طرح کی ہوئی ہے، یہ ست حرکت پیدا ہوا ہے، اس سستی کی بنا پر روزی حاصل کرنا دشوار تھا، لہذا قدرت نے اس کو عجیب ساخت عطا فرمائی، اس کو آنکھیں ایسی دیں کہ چاروں طرف گھومتی ہیں اور ان سے یہ اپنے شکار کو ہر رخ سے دیکھ لیتا ہے اور اس کا بدن ہلتا تک نہیں، درخت سے ایسا چمٹتا ہے کہ گویا یہ بے جان چیز ہے، پھر اس کو اپنا رنگ بدلنے کی طاقت عجیب ملی ہے، جس رنگ کے درخت پر ہوتا ہے اسی کے رنگ میں رنگ جاتا ہے کہ دیکھنے والا اس کے جسم کا پتہ نہیں لگا سکتا، یہ چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے، جب دیکھتا ہے کہ کوئی مکھی یا پتنگ وغیرہ اس کے پاس سے گزر اپنی زبان نکالتا ہے اور ایسی تیزی سے اس کو چھپٹ لیتا ہے کہ جیسے بجلی چمک گئی، پھر چپ چاپ بیٹھ جاتا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ درخت کا چھلکا ہے، اس کی زبان عام زبانوں سے کچھ جدا پیدا ہوئی ہے، یہ تین بالشت تک کی چیز کو اس کے ذریعہ تھپٹ لیتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ کوئی خوفناک چیز اس کے پاس آ رہی ہے تو اپنی ہیئت اور رنگ کو اس نوعیت سے بدلتا ہے کہ اس کو پکڑنے والا اس سے نفرت کرنے لگے۔ (باقی آئندہ)

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ واضح رہے کہ یہ رسالہ دعوت و تبلیغ کا موثر ذریعہ ہے اور یہ رسالہ بندوں کو خدا سے ملانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

موبائل نمبر: 09756726788

چھوٹے جانور جیسے مکھیاں یا اور اسی قسم کے جانور، ان کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا فرمایا کہ یہ انسانوں پر ہر وقت مسلط رہیں اور ان کی زندگی بے مزہ بنائیں اور اس سے دنیا کی حقارت ان کی نظر میں سما جائے اور پھر جب وہ دنیا کو خیر باد کہیں تو ان کو اس کے چھوٹنے پر قلق نہ ہو، بس اس نوع کے جانوروں کی پیدائش میں یہ حکمت خاص طور سے کارفرما ہے۔

بہت سے چھوٹے جانوروں کو آپ ایسا بھی پائیں گے کہ اگر آپ ان کو چھوئیں تو وہ پتھر کی طرح بے حس اور بے جان ہو کر پڑ جاتے ہیں۔ تھوڑی دیر ایسے بنے پڑے رہتے ہیں، پھر خود بخود حرکت کرتے ہیں اور چل پڑتے ہیں، ان کو عادت اس لئے پڑی کہ شکار کرنے والا جب ان کو اس حالت میں دیکھے تو ان کو بے جان چیز سمجھے اور چھوڑ کر چل دے، چنانچہ شکار جب کچھوے کا شکار کرتا ہے تو کچھوے ایسا بے حرکت ہو کر چپ چاپ پڑ جاتا ہے کہ گویا پتھر پڑا ہے اور وہ اس کو اپنے پنجوں میں پکڑ کر آسمان کی بلندی پر لے جاتا ہے اور وہاں سے کسی پہاڑ یا پتھر پر چھوڑ دیتا ہے، جوں ہی وہ گرتا ہے پاش پاش ہو جاتا ہے تب شکار اس کو کھا لیتا ہے۔ غور کیجئے کہ شکار جیسے بے عقل و فہم جانور کو اللہ تعالیٰ نے روزی حاصل کرنے کی ترکیب کیسی عمدہ سکھائی۔

سیانے کوئے کو ملاحظہ کیجئے چونکہ بد ہیئت اور ہر ایک کو ناپسندیدہ تھا وہ ہوشیاری کا پتلا بنا بیٹھا ہر وقت چوکنار رہتا ہے اور اس کی طرف رخ کرنے والے کو ایسا تاڑ جاتا ہے کہ گویا غیب داں ہے، پکا حیلہ باز ہے، اپنے بچوں کی حفاظت کی غرض سے گھونسلہ چھپائے رکھتا ہے اور مادہ کے ساتھ بہت ہی کم دکھائی دیتا ہے، یہ اسی خوف سے کہ کہیں وہ اپنی مادہ کے ساتھ مشغول ہو اور دوسرا اس پر قابو پالے، چنانچہ آپ نے اس کو مادہ کے ساتھ بہت کم دیکھا ہوگا، اس کی یہ ہوشیاری اور چمک انسانوں کے ساتھ ہوتی ہے جن میں یہ عقل و فہم پاتا ہے۔

جانوروں سے نڈر ہوتا ہے، ان کی پیٹھوں پر بیٹھتا ہے، اونٹ کا خون کھاتا ہے، لید اور گوبر کو چمکتا ہے، جب اس کو غذا مل جاتی ہے کھاتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے تو بچی ہوئی غذا کو دوسرے وقت کے لئے زمین میں دفن کر دیتا ہے۔ ذرا سوچئے یہ ہوشیاری اس بے عقل جانور میں کس نے پیدا کی؟ دراصل یہ سب کچھ قدرت الہی کی کارگیری ہے۔

چیل کا بھی یہی حال ہے کہ بد ہیئت تھی، اس نے اپنی جان کی

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پچھلے پچھلے کی شکل ہے۔ اس شکل پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دورانہیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

تسخیر محبت اور فراوانی رزق کے لئے

ایک عجیب و غریب عمل جو اکابرین سے منقول ہے پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل نہایت موثر ہے۔ اس عمل کے ذریعہ تسخیر محبت کی دولت زبردست طریقے سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس عمل کے بعد دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسی ہے۔ اس عمل میں مکمل کامیابی کے لئے ایسی عورت کی قبر تلاش کریں جو بچے کی پیدائش کے وقت گذر گئی ہو۔

نوچندی جمعرات کو اس عمل کی شروعات کریں، نماز فجر سے پہلے غسل کرنے کے بعد نیا لباس زیب تن کریں اور روزہ رکھیں اور افطار سے پہلے ساعت زہرہ میں مندرجہ ذیل نقش لکھیں، یہ نقش سورۃ اخلاص کا ہے، اس نقش کو اسی طرح لکھیں اور اس کے چاروں طرف جو حروف لکھے گئے ہیں ان کو بھی لکھ دیں اور نقش کے نیچے عزیمت بھی تحریر کر دیں، اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش پر دم کر دیں، جب روزہ افطار کر لیں تو نماز مغرب کے بعد اس نقش کو اس عورت کی قبر میں سراہنے کی طرف انداز عورت کے سینے کے بالمقابل دفن کر دیں۔

اگلے دن پھر روزہ رکھیں اور سحری کھانے کے بعد اس نقش کو قبر سے نکال کر لے آئیں اور نماز فجر کے بعد پھر ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس نقش پر دم کر دیں اور اس نقش پر موم جامہ کر کے ہر اکپڑا چڑھا لیں، پھر اسی دن ساعت زہرہ میں چاندی کے تین پیالے لے کر ان میں کوئی شربت تیار کر کے بھر لے اور ایک ہزار مرتبہ سورۃ اخلاص اول و آخر سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر ان تینوں پیالوں پر دم کرے اور اس عمل کا ثواب سرکارِ دو عالم ﷺ کو، تمام اہل بیت کو، تمام بزرگوں کو اور نقش کے مولکین کو پہنچا دیں۔ اس دن روزے کا افطار اسی ترتیب سے کرے۔ دوسرا پیالہ کسی کم سن بچے کو دیدیں۔ اگر وہ بچہ یتیم ہو تو بہتر ہے ورنہ کسی بھی یتیم بچے کو بشرطیکہ وہ اپنا رشتہ دار نہ ہو اس کو دیدیں۔

تیسرا پیالہ شربت سمیت دریا میں ڈال دیں۔

نقش کو ہمیشہ اپنے ساتھ اور روزانہ چاندی کے پیالے میں پانی بھر کر ۱۱ مرتبہ سورۃ اخلاص اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھ کر اس پانی پر دم کر دے اور پی لے، چالیس دن تک اس عمل کو لگاتار پابندی کے ساتھ کریں، اس کے بعد ایک مہینے میں صرف ایک بار کر لیا کریں۔

انشاء اللہ خلقت آگے پیچھے پھرے گی اور دولت کے انبار لگ جائیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ابن جودوز

୧୧୪	୧୧୦	୧୧୩	୧୧୨
୧୧୫	୧୧୧	୧୧୬	୧୧୭
୧୧୮	୧୧୨	୧୧୯	୧୧୪
୧୧୬	୧୧୩	୧୧୫	୧୧୮

بقیہ میٹا میں

حسن سکندر

۱۰۰

حق جبرائیل

شخ زوض ظغ

॥ श्रीगणेशाय नमः ॥

سید محمد تقی میر

بحق بس م ال ا ل ه ال ا ح م ان ال ا ح ی م

اللهم سخر لي قلوب جميع المخلوقات و سخر لي كل شيء في هذه الدنيا.

الوفا الوفا الوفا العجل العجل العجل الساعة الساعة بحق نقش مبارك

یا خالق محبت یا رزاق انک علی کل شیء قدير.

عمل فتوحات

یہ فتوحات کا عمل ہے، اس عمل کے ذریعہ دستِ غیب کی دولت حاصل ہوتی ہے، اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش کو ماہِ ثابت یا ماہِ ذوجسدین میں عروجِ ماہ میں لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھ لیں یا اپنے تکیہ میں رکھ لیں۔ اس عمل کی شروعات اگر نوچندی جمعرات سے کریں تو افضل ہے ورنہ عروجِ ماہ میں کسی بھی رات سے کریں۔ پہلی رات میں ۱۲۰ مرتبہ ”یا باسط“ پڑھیں، پھر گیارہ راتوں تک لگاتار ”یا باسط“ پڑھتے رہیں اور اس دوران روزانہ تین نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالتے رہیں۔

گیارہویں دن ایک نقش زیادہ بنائیں، یعنی چار نقش بنائیں، ایک نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور تین نقش حسب معمول دریا میں ڈال دیں۔ اس کے بعد ”یا باسط“ ۷۲ مرتبہ صبح شام پڑھتے رہیں، انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی اور روزانہ غیب سے معقول رقم ملتی رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

214

۳۱۲	۳۲۳	۳۱۷	۳۲۶
۳۲۵	۳۱۸	۳۲۰	۳۱۵
۳۲۲	۳۱۳	خانه مطلوب	۳۱۶
۳۱۹	۳۲۴	۳۱۴	۳۲۱

نوٹ : یہ نقش آتش چال سے اسی طرح بنے گا، جو ہندے اس نقش میں دیئے گئے ہیں وہ جوں کے توں خانوں میں نقل ہوں گے کیوں کہ یہ نقش اسی طرح بزرگوں سے نقل ہوتا چلا آ رہا ہے۔

فتوحات کا ایک اور عمل

یہ عمل بھی ماہ ثابت یا ماہ ذو جسدین میں نوچندی جمعرات سے شروع ہو گیا، روزانہ عشاء کے بعد ۳۱۲۵ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی جائے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہو جائیگی۔

چالیس دن کے بعد تین دن یہ عمل کریں، ان میں روزہ رکھیں اور رات کو عشاء کے بعد بحالت احرام ایک ہزار چالیس مرتبہ کھڑے ہو کر ”یا منعم“ پڑھیں، تیسری رات عمل کے بعد یہ نقش تیار کریں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ فتوحات ہوں گی اور زبردست ہوں گی، روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتے رہیں اور صبح کو روزانہ نماز فجر کے بعد بسم اللہ اور عشاء کے بعد دو سو مرتبہ ”یا منعم“ پڑھنے کا معمول رکھیں تاکہ فتوحات کا سلسلہ بند نہ ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶	۲۳۹	۲۵۲	۲۳۹
۲۵۱	۲۴۰	۲۴۵	۲۵۰
۲۴۱	۲۵۲	۲۴۷	۲۴۴
۲۴۸	۲۴۳	۲۴۲	۲۵۳

حصول روزگار کے لئے

اس عمل کو عروج ماہ میں کسی دن سے شروع کریں، نماز فجر کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھنے کے چاروں قل ۲۱ مرتبہ پڑھیں، نماز ظہر کے بعد چاروں قل ۲۲ مرتبہ، اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں، بعد نماز عصر چاروں قل ۳۳ مرتبہ اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں، بعد نماز مغرب چاروں قل ۲۲ مرتبہ اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں اور بعد نماز عشاء چاروں قل ۲۵ مرتبہ اور اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں، انشاء اللہ اس دوران روزگار لگ جائے گا۔

غیب سے سوال کا جواب تحریری طور پر حاصل کرنے کا عمل

سورۃ جن کی اس آیت کو زبانی یاد کر لیں **قُلْ اُوْحٰی اِلَیَّ اِنَّہٗ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ لَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا (۱) یٰہٰدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاَمَّا بِہٖ اَخْضُرُوْا بِاِخْلَامِ ہٰذِہ السُّورۃ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ**۔ اس عمل کی شروعات ماہ ثابت میں عروج ماہ میں کریں۔ اس عمل کے دوران پرہیز جلالی اور ترک حیوانات ضرور کریں۔ عمل احرام باندھ کر کریں اور احرام کے ایک کونہ میں ۱۰۰ گرام

جو باندھ لیں اور ایک گلاب کا پھول بھی رکھ لیں۔ روز بروز قبلہ ہو کر ۴۰۵ مرتبہ مذکورہ آیت مع اول و آخر درود شریف ۳ مرتبہ پڑھیں، لگاتار ۳۰ دن پڑھنے کے بعد ایک دن کا ناغہ کر کے پھر ۳۰ دن تک لگاتار پڑھیں، اس کے بعد روزانہ دیکھتے رہیں کہ جواب آگیا یا نہیں۔ اگر اس دوران جواب مل گیا تو بھی دو دن پورے کریں، اس کے بعد جب بھی کسی سوال کا جواب مطلوب ہو سوال لکھ کر اپنے نکیہ کے نیچے رکھ لیں اور رات کو سونے سے پہلے ۴۰۵ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں، اول و آخر ۳ بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ پہلی ہی رات میں جواب مل جائے گا۔

اس عمل کو جس جگہ کریں وہاں آیت الکرسی کا حصار کر لیں اور دوران عمل کھلا ہوا چاقو یا حصار اپنے پاس رکھیں۔ یہ عجیب عمل ہے، اگر اس کو ایمان و یقین کے ساتھ کریں گے تو انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی، خصوصاً عالمین اس عمل سے بھرپور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

دفعہ نکالنے کا عمل

جس مکان میں دفعہ کا گمان ہو اس مکان کے سو حصے متعین کرے اور وہاں ایک دو تین لکھ کر سب کو الگ الگ شمار کر لے، یعنی ہر ایک حصے پر ایک ہندسہ لکھ دے، اس طرح پورے مکان کو سو حصوں میں تقسیم کر لے اور کاغذ کے سو پرزوں پر ایک سے ۱۰۰ تک ہندسے الگ الگ لکھ لے یعنی ایک کاغذ کے پرزے پر ایک، دوسرے پر ۲، تیسرے پر ۳ وغیرہ۔ پھر ان کاغذ کے پرزوں کو الگ الگ مٹی کی گولیوں میں رکھ کر گولیاں بنالے اور ان سب پر سو مرتبہ **سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ** پڑھ کر پھونک دیں، اس کے بعد تین مرتبہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ** پڑھ کر پھونک دیں، پھر ایک بار سورہ فاتحہ، ایک بار چاروں قل، ایک بار درود شریف پڑھ کر ان سب گولیوں پر پھونک مار دیں، پھر ایک طشت میں پانی بھر کر ان میں یہ گولیاں چھوڑ دیں اور اس کے بعد ایک مرتبہ درود شریف پڑھ کر سورہ یٰسین پڑھنی شروع کریں۔ انشاء اللہ سورہ یٰسین پوری ہونے سے پہلے کوئی ایک گولی پانی میں تیرنے لگے گی، اس گولی کو بسم اللہ پڑھ کر اٹھالیں اور دیکھیں کہ اس گولی کے اندر جو کاغذ ہے اس پر کون سا نمبر لکھا ہوا ہے، پھر دیکھیں کہ وہ نمبر مکنا کے کس حصہ کا ہے، بس سمجھ لیں دفعہ اسی جگہ ہے۔

اس کے بعد سورہ جن کی شروع کی آیات **ط ط ط** تک روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے اور روزانہ پانی پر دم کر کے وہاں چھڑکے جہاں کے بارے میں بذریعہ نمبر یہ انداز ہوا ہو کہ اس جگہ دفعہ ہوگا۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک کریں، جس دن وہ جگہ کھودنے کا ارادہ ہو ۴۰ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے اور اس اوزار پر دم کرے جس کے ذریعہ زمین کی کھدائی کرنی ہو، انشاء اللہ آسانی سے دفعہ نکل آئے گا، پھر جو بھی دفعہ کے اصول ہوں ان پر عمل کرے۔

جتنی چاہے دولت حاصل کرو

دولت حاصل کرنے کا یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور اس عمل کی خوبی یہ ہے کہ اس عمل کا عامل جس صورت میں دولت چاہے اس کو اس صورت میں دولت عطا ہوتی ہے اور اس عمل کے موکلین اور جنات عامل کی خواہش کے مطابق دولت کا ڈھیر لگا دیتے ہیں، مثلاً اگر عامل اشرفیاں مانگے تو اشرفیاں لا کر دیتے ہیں، اگر وہ ریال طلب کرے تو ریال لا کر دیتے ہیں اور اگر عامل ڈالر مانگے تو ڈالر لا کر

قدموں میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ عمل گیارہ دن کا ہے لیکن دورانِ عمل پر ہیز جلالی اور ترک حیوانات کو ملحوظ رکھے۔ اس عمل کا ارادہ ان ہی لوگوں کو کرنا چاہئے جو دل کے مضبوط ہوں اور جن کی صحت بھی درست ہو کیوں کہ اس عمل میں پانچ دن کے بعد جنات کی آمد و رفت شروع ہو جاتی ہے اور وہ حاضر ہو کر خلل ڈالنا شروع کر دیتے ہیں لیکن ان کی مجال نہیں ہوتی کہ وہ حصار کے اندر کوئی ریشہ دوانی کر سکیں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ حصار کا دائرہ اپنے ارد گرد کھینچ کر بیٹھ جائے، وہ اللہ کے فضل سے محفوظ رہے گا۔ جنات حصار کے دائرہ سے باہر رہ کر مختلف حرکتیں اس لئے کریں گے تاکہ عامل اس عمل سے باز آجائے۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے عامل کو چاہئے کہ قرآن کریم کی درج ذیل آیت کو خوب اچھی طرح صحیح تلفظ کے ساتھ یاد کرے، یہ آیت زبانی یاد ہونی چاہئے۔ اس عمل کو ماہِ ثابت میں نوچندی جمعرات سے شروع کرنا ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اپنے کپڑوں کو عطر سے معطر کر کے مکمل تنہائی میں اس عمل کو کرے اور جس کمرے میں عمل کرے وہاں اپنے چاروں طرف اگر بتیاں جلا لے۔ یہ عمل پٹنگ پر بیٹھ کر بھی کیا جاسکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ زمین پر بیٹھ کر کرے اور زمین بالکل پاک صاف ہونی چاہئے۔ عمل شروع کرنے سے تین دن پہلے ہی سے پرہیز جلالی اور ترک حیوانات کرنا چاہئے اور عمل کے وقت آیت الکرسی کا حصار کر لینا چاہئے۔ اس وقت حصار قطبی بھی بہت موثر ثابت ہوگا۔ یہ عمل گیارہ دن تک لگاتار کرنا ہے۔ یہ عمل دن میں بھی کیا جاسکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس عمل کو عشاء کے بعد بلکہ نصف شب کے بعد کرے۔ عمل کا لباس الگ رکھے اور عمل سے فارغ ہو کر اُس لباس کو اتار دے اور گیارہ راتوں تک ایک ہی لباس رکھے۔ یہ بات یاد رہے کہ دورانِ عمل پانچ دن کے بعد اگر آیت بھول گیا یا جنات کی خلل اندازی کی وجہ سے ڈر گیا یا گھبرا گیا پھر دماغ خراب ہونے کا خطرہ رہے گا، اس لئے عمل کی آیت کو خوب اچھی طرح حفظ کر لے۔

آیت یہ ہے: قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَإِنَّيَ أَفْقَىٰ إِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيمٌ. إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. أَلَا تَعْلَمُونَ عَلَيَّ وَأَتُونِي مُسْلِمِينَ. (سورہ نمل: پارہ ۱۹)

اس آیت شریفہ کو روزانہ دو ہزار اکیس بار پڑھنا ہے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ اپنی ضرورت سے زیادہ مانگنا ٹھیک نہیں ہوتا۔ ضرورت کے مطابق پیسہ منگائیں تو عمر بھر آتا رہے گا۔ اگر ضرورت سے زیادہ منگائیں تو کسی نقصان سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں۔ اگر کبھی عامل یہ چاہے کہ بس اب رقم آنی بند ہو جائے تو جو رقم اس عمل کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے عامل اس رقم کو اپنی زبان کی نوک لگا دے تو رقم کی آمد رک جائے گی۔ اس دولت کو ناجائز اور غیر شرعی امور میں خرچ کرنا بھی تباہی اور بربادی کا باعث بنتا ہے۔ یہ عمل بزرگوں کی ایک امانت ہے۔ اس عمل کو نہایت مجبوری میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے یا محتاجی اور افلاس کو دور کرنے کے لئے کیا جائے۔ مالدار بننے کے لئے عمل کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس عمل میں کامیابی کے بعد اس آیت کریمہ کو روزانہ پڑھنا اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے تاکہ عمل قابو میں رہے اور جنات اور موکلین رقم لانے کی خدمت انجام دیتے رہیں۔

لوگوں کو مسخر کرنے کے لئے

اس عمل کو بھی ماہِ ثابت میں کرنا چاہئے اور اس کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرنی چاہئے۔ یہ عمل ۱۳ دن کا ہے۔ اس عمل کے

لئے یہ چیزیں درکار ہوں گی ۲۵ گرام چھوٹی الائچی، ۲۵ گرام بڑی الائچی، ۲۵ گرام عطر شرک کے کسی چوراہے میں پڑی ہوئی ۲۵ کنکریاں، کمہار کے یہاں کی ۲۵ ٹھیکریاں (ٹوٹی ہوئی ٹھیکریاں جو چھوٹے انگور کے بقدر ہوں) کنکریوں کو اچھی طرح پانی سے دھولیں، عمل کے وقت ان سب چیزوں کو اپنے سامنے رکھ لیں اور عمل شروع کرنے سے پہلے کپڑوں پر عطر لگالیں اور کپڑے میں لوبان کی دھونی دیں، کنکری اپنے پاس رکھیں اور روزانہ ایک گھنٹے تک لا تعداد مرتبہ یہ عمل پڑھیں، اول و آخر ۲۱ بار درود شریف پڑھیں اور ایک گھنٹے تک سورۃ فاتحہ لا تعداد مرتبہ پڑھیں۔ ایک گھنٹے کے بعد ان تمام چیزوں پر دم کریں، پھر ان چیزوں کو الگ الگ ڈبیوں میں بند کر کے رکھ دیں اور اگلے دن عمل کے لئے انہیں پھر اپنے سامنے ڈبیوں سے نکال کر رکھ لیں اور حسب معمول عمل شروع کریں۔ ۱۴ دن میں عمل مسلسل ہوگا، اس کے بعد کوجس کو بھی مسخر کرنا ہو یا اس کے دل میں اپنی محبت کی آگ بھڑکانی ہو تو ایک کنکری لے کر اس کی کمر پر مار دیں وہ اسی وقت محبت میں مبتلا ہوگا اور دیوانگی کی حد تک محبت کرنے لگے گا۔ عورت کو مسخر کرنے کے لئے کمہار کے یہاں والی ٹھیکری کا استعمال کریں، عطر اگر اپنے کپڑوں پر لگا کر کسی سے ملیں گے تو وہ محبت میں پاگل ہو جائے گا۔ الائچی مطلب کو کھلانا ہوگی، پان وغیرہ میں رکھ کر دے سکتے ہیں لیکن شربت میں ڈال کر اس کو دیوانہ بنا سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ناجائز امور میں اس عمل کو استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار ہوں گے اور پھر یہ عمل اللہ کی نافرمانی کا سبب بنے گا۔ یہ تمام چیزیں ختم ہونے کے بعد اس عمل کو پھر دوبارہ کریں۔ اس عمل کی فیوض و برکات ایک بار کرنے سے باقی نہیں رہتیں۔

دہلی میں

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کی مطبوعات

اور ماہنامہ طلسماتی دنیا

ایوریسٹ نیوز پیپر ایجنسی

سے خریدیں

پتہ:

ذکر الرحمن

دکان نمبر 3، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی

موبائل 09811339440, 09013629195

پریکٹیکل پینانٹزم دولت، طاقت، اقتدار کے لئے زمانہ قدیم سے دور جدید تک جس علم کا خفیہ استعمال ہوتا آیا ہے، وہ علم جسے عوام سے چھپایا گیا وہ سائنس جسے اسرار کے پردوں میں چھپایا گیا، یقین کیجئے صرف دس گھنٹے کی پریکٹیکل ٹریننگ میں آپ یہ بجلی اثر سائنٹفک علم سیکھ جائیں گے۔ زندگی میں مثبت بدل کے لئے، برسوں پرانی ذہنی، جسمانی تکالیف، درد، مسائل، ڈر میں ایک ہی بار میں نمایاں افادہ۔ سیکھئے پینانٹزم اور برسوں سے تمباکو، شراب، ڈرگز کے عادی لوگوں کو لذت سے چھٹکارا دلائیے۔ تصور کیجئے اس خوشی کا جب آپ درد سے تڑپتے مریض کا درد دور کریں گے، اسٹیج پر جانے سے ڈرنے والوں کو بے خوف مقرر بنائیں گے، ہکلاتے ہوئے لوگ فرائے سے بولیں گے، بھولنے والوں کی یادداشت بڑھائیں گے۔

پریکٹیکل پینانٹزم سیکھئے، جلدی رابطہ کیجئے

N.I.S.A CLINIC B.B.S. CORNER

Muslim Mohalla, Dr. Ambedkar Road,

At, P.o. Tal. Navapura

Distt. Nandurbar, Maharashtra (INDIA) Pin 425418

Cocontact : 08575560809, Whatsapp

09405583638, 02569-

250044.email:dmias@gmail.com

پانی سے علاج

ایک قدرتی طریقہ

رہ جائے تو اس کے مہلک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

ماہرین کے مطابق بہت سی بیماریاں جیسے قبض، سردرد، خواتین میں حیض کی بے قاعدگی، وزن میں اضافہ، بلڈ پریشر، چکر آنا، جوڑوں کا درد اور درد، ذہنی خلقتشار کو نیشنرول میں اضافہ، آنکھوں کا جریان خون، اعضاء کی کارکردگی کا معطل ہو جانا، اینیمیا سائنوسائٹس قلبی عارضے یہاں تک کہ قولون، الیوگلیس، جگر، پھیپھڑوں اور رحم کے کینسر کے لئے بھی پانی کی کمی ذمے دار ہوتی ہے لیکن اگر اس کمی کی طرف توجہ دی جائے تو بڑی حد تک ان بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ پانی دماغی خلیوں کو قوت دیتا اور یادداشت کو بڑھاتا ہے۔ دماغ کے گرے میٹر (Grey matter) میں ۸۵ فیصد تک پانی ہوتا ہے۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اگر اس میں صرف دو فیصد کی کمی واقع ہو جائے تو یادداشت متاثر ہونے لگتی ہے اور انسانوں کی جوڑنے اور گھٹانے کی اہلیت کم ہو جاتی ہے۔ اگر جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے دی جائے تو دماغی صلاحیتوں کو نارمل رکھا جاسکتا ہے۔

پانی قلب کی نارمل دھڑکن کے لئے ضروری : تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ جسم میں پانی کی کمی سے دل کی دھڑکن بے قاعدہ ہو جاتی ہے لیکن اگر اس کمی کو بحال کر دیا جائے تو دھڑکن نارمل ہو جاتی ہے۔

گردے کی پتھری کے لئے پانی بے مشکل دوا : حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۴۰۰ سال ہو کر پیش (Hippocrates) نے پیشاب کی نالی میں پتھری کی تکلیف کو رفع کرنے کے لئے زیادہ مقدار میں پانی پینے کی سفارش کی تھی۔ موجودہ سائنس کے مطابق بھی گردے کی پتھری سے حفاظت کا بہترین طریقہ کثیر مقدار میں پانی کا استعمال ہے۔ گردے کی پتھری سے بچنے کے لئے عام طور سے جو کا پانی تجویز کیا جاتا ہے۔

اس زمین پر پانی ایک معجزہ ہے جو ہائیڈروجن کے دو آئینٹس اور آکسیجن کے ایک انیم کے باہم ملنے سے برپا ہوا ہے۔ رب کائنات نے جب اس زمین کی تخلیق فرمائی تو یہاں ایک متعینہ مقدار میں پانی اتارا اور ہر زندہ شے پانی سے پیدا کی۔ اس سرزمین خشکی کے مقابلے پانی کی مقدار ستر فیصد ہے اور انسانی جسم میں بھی اس کا یہی تناسب برقرار رکھا گیا۔

سائنس دانوں کا خیال ہے کہ پانی ایک ایسی دوا کے مانند ہے جو نہ صرف انسانی بیماریوں کو روکتا ہے بلکہ اہم بیماریوں کا علاج بھی کرتا ہے۔ لورین آئینسلے کے مطابق اس سرزمین پر ان کو کوئی جادوئی شے ہے تو وہ پانی ہے۔ انسانی جسم میں دل جیسا اہم عضو اس وقت سے دھڑکن شروع ہو جاتا ہے جب بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں محض بیس دن کا ہوتا ہے اور پھر اس کی آخری سانس تک دھڑکتا ہی رہتا ہے۔ دل دھڑکنے کے لئے بار بار سکڑنا اور پھیلنا اس پانی کی وجہ سے ممکن ہے جو اس کے خلیوں میں موجود ہوتا ہے۔ آؤں میں نظام ہضم کے لئے پانی ہی ذمے دار ہے۔ غذا میں موجود تغذیات پانی میں حل ہو کر ہی خون میں مقفل ہو پاتے ہیں جہاں سے وہ جسم کے ایک ایک خلیے میں پہنچ کر توانائی فراہم کرتے ہیں۔ انسانی جسم میں پانی کی کمی سے طرح طرح کے مسائل پیدا ہوتے ہیں بالخصوص چھوٹے بچوں، بوڑھوں یا لمبی بیماری میں مبتلا مریضوں میں پانی کی کمی مہلکت ثابت ہو سکتی ہے۔ ایسی ہلاکت خیز کے تجربات عام طور پر سامنے آتے رہتے ہیں۔ بزرگوں، بچوں یا مریضوں کو اگر غیر معمولی طور پر الٹیاں یا دست آجائیں تو انہیں مسلسل پانی پلانے کا مشورہ دیا جاتا ہے کیوں کہ اگر یہ صورت حال دیر تک جاری

موٹاپے کا علاج پانی : زیادہ پانی پینے والے کھانا کم کھاتے ہیں اور اس طرح قدرتی طور پر ان کا وزن قابو میں رہتا ہے۔ ماہرین کے مطابق وہ لوگ جن کا وزن بڑھا ہوا ہو وہ روزانہ پانچ سے ۶ گلاس نیم گرم پانی پیئیں اور پھر پانی کے کرشمے دیکھیں کہ وہ کس طرح ان کے بڑھے ہوئے وزن کو کم کر دیتا ہے۔

ماہرین کے مطابق اگر صبح نہار منہ صرف دو گلاس تازہ پانی پی لیا جائے تو وہ عام صحت کو قائم رکھنے کے لئے کافی ہے کیوں کہ صبح اٹھنے کے بعد پیٹ خالی ہوتا ہے، اس لئے پانی کو جسم کے زہریلے مادے کو خارج کرنا آسان ہوتا ہے، اس کے علاوہ پانی خون کو پتلا کرنے اور بدن کے اہم اعضاء کو تقویت پہنچا کر انہیں چاق و چوبند رکھنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اوپر بیان کی گئی بیماریوں کو روکنے میں بھی پانی بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔ اس سلسلے میں مسٹر آر جی کننگن وانی نے عوام کی بہبود کے خیال سے دکن کرائیکلس نامی میگزین میں پانی سے معجزاتی علاج، عنوان کے تحت ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں انہوں نے ”جاپان سکینس ایسوسی ایشن کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا تھا کہ پانی کے ذریعہ بہت سی بیماریوں کا علاج ممکن ہے۔ ان میں سردرد، انیمیا، عام فاج، موٹاپا، جوڑوں کا ورم اور درد، ناک کے جوف کی سوجن، کھانسی، پھیپھڑوں کی دق، جگر کی خرابی، پیشاب اور تھلاسل امراض، تیزابیت، پچش، کانچ ٹکنا، قبض، ذیابیطس، امراض چشم، بے قاعدہ حیض، لیکوریا، حلق کا ورم اور رحم و پستان کے کینسر جیسی بیماریاں شامل تھیں۔

اب سے تقریباً ۲۵۰۰ سال پہلے کنفیوٹس نے کہا تھا کہ کسی بھی جاندار کی صحت اس کے معدے کی صحت پر موقوف ہوتی ہے، اس بیان کی روشنی میں رمضان کے روزے اللہ کا انتہائی کرام اور اس کی رحمت سے تعبیر کئے جاسکتے ہیں۔ دیکھا جائے تو صاف پانی جسم کے اندر پہنچ کر پوری طرح اس کی صفائی کر دیتا ہے تاکہ نظام ہضم کی کارکردگی بڑھ جائے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جب پانی کے قہولون اور آنتوں کی اندرونی جھلی ذہل کر صاف ہو جاتی ہے تو غذاء میں موجود تغذیات کا خون میں انجذابی عمل تیز ہو جاتا ہے اور نتیجے کے اندر صحت مند خون کا اضافہ

ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے یہ صحت مند تازہ خون جسم کے جس حصے میں پہنچے گا وہاں کی بیماریوں اور عارضوں کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ پانی کے ذریعے علاج کا طریقہ یہ ہے کہ صبح اٹھنے کے فوراً بعد ۲۶ گلیاں ۱۲۶۰ ملی لیٹر تازہ، صاف پانی پی لیا جائے۔ یہ کام منہ ہاتھ دھونے اور دانت صاف کرنے سے بھی پہلے کیا جانا چاہئے۔ اگلے پینتالیس منٹ تک کچھ بھی کھایا پیانا نہ جائے۔ اس بات کا بھی خیال رہے کہ رات کو سونے سے پہلے جسم کو متحرک کرنے والی کوئی شے یا مشروب کا استعمال نہ کیا جائے۔ ایک دفعہ میں اس قدر پانی پی لینا یقیناً ایک مشکل کام ہے لیکن چند روز کی کوشش اسے آسان بنا دے گی۔ ایک بار میں جس قدر بھی پانی آسانی سے پیا جاسکے پی لیں اور اس کے بعد یا تو لیٹ جائیں یا پھر ایک جگہ کھڑے ہو کر چلنے کی کوشش کریں، تھوڑا وقفہ دے کر باقی پانی بھی پی لیں۔ چند روز ضرور دشواری محسوس ہوگی لیکن بعد میں یہ کام آسان ہو جائے گا۔ جوڑوں کی سوجن یا درد میں مبتلا مریضوں کو پہلے تین ہفتے میں پانی پینے کا یہ عمل دن میں تین بار دوہرنا چاہئے لیکن بعد میں صرف ایک ہی بار پانی پینا کافی ہوگا، پانی سے علاج کے دوران کھانے کے دو گھنٹے بعد پانی پینا چاہئے۔ ساتھ ہی مشروبات وغیرہ سے بھی مکمل طور پر پرہیز کرنا چاہئے۔ تجربات شاہد ہیں کہ پانی کے ذریعے حسب ذیل بیماریاں ان کے سامنے دی گئی مدت میں دور ہو سکتی ہیں۔

(۱) ہائی بلڈ پریشر (ایک مہینہ)

(۲) قبض (ایک یا دو دن)

(۳) ذیابیطس (ایک سے دو ہفتے)

(۴) کینسر (ایک مہینہ)

(۵) پھیپھڑوں کی دق (۳ سے ۹ مہینے)

اس طریق علاج کو اپنانے والے ایک نوجوان کا کہنا تھا کہ پہلے روز پانی پینے کے بعد اُسے تین بار پیشاب کے لئے جانا پڑا، جس کے بعد اسے ناشتہ انتہائی ذائقہ دار اور راحت بخش محسوس ہوا۔ دوسرے دن اس کے اجابت کے مسائل حل ہو گئے اور تین مہینوں کے اندر اس کا وزن بڑھ گیا۔ اس نے بتایا کہ اس علاج کے بعد سے اب تک وہ کبھی بیمار نہیں

ہو ایساں تک کہ معمولی نزلہ اور کھانسی تک اسے نہیں ہوتی۔

علاج کی غرض سے پانی کا استعمال ”واٹر یا ہائیڈرو تھیراپی“ (Hydro Therapy Water or) کہلاتا ہے۔ پانی پی کر بیماریوں کا علاج یا روک تھام اور واٹر تھیراپی کا صرف ایک پہلو ہے جب کہ دوسرا ایک پہلو اور بھی ہے جس میں پانی کو جسم کے باہر سے استعمال کیا جاتا ہے۔ عام گرم پانی کے فب میں لیٹنے یا پھر گندھک کے چشموں سے لگنے والے گرم پانی میں خود کو ڈوبنے سے جو لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے وہ تو ہے ہی تاہم اس عمل کے دوران نہ صرف جسم کے بہت سے درد رفع ہو جاتے ہیں بلکہ جسمانی حرکت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور بعض بیماریاں تک دور ہو جاتی ہیں۔ انسانی جسم جیسے ہی گرم پانی کے اندر جاتا ہے اسی لمحے پانی کے فوائد حاصل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ سب سے پہلے اسے گرمی کا احساس ہوتا ہے، جس کے ساتھ ہی پانی اس کے جسم کے اوپر اچھال کر ہلکا کر دیتا ہے اور وہ کسی قدر زمینی کشش سے آزاد ہو جاتا ہے اور پھر ان کے اثر سے جسم کا دورانی نظام متاثر ہونے لگتا ہے۔ گرم پانی جسم کو گرم کر دیتا ہے۔ یہ عمل اوپری جلدی سے شروع ہوتا ہے، فوراً ہی دل اپنی کارکردگی تیز کر دیتا ہے اور وہ زیادہ قوت سے خون پمپ کرتا ہے تاکہ جسم کی اوپری شریانوں میں پہنچ کر بڑھی ہوئی حرارت کو نارمل کرنے کا عمل شروع کر سکے۔ اوپری شریانوں میں تیزی سے خون کا دوران وقتی طور پر خون کا دباؤ بڑھاتا ہے۔ مگر خون کے زیر اثر تیزی سے پسینہ آتا ہے جو عام حالت میں جلدی سے نکل کر بخارات کی شکل میں فضا میں تحلیل ہونے لگتا ہے جس کے ساتھ ہی جسمانی درجہ حرارت نارمل ہونے لگتا ہے لیکن گرم پانی میں ڈوبے ہوئے جسم سے پسینہ نہیں نکل پاتا اور اوپری شریانوں کا خون جب جسم کے دوسرے حصوں میں گہرائی تک پہنچتا ہے تب وہ پورے جسم کو مزید گرم کر دیتا ہے۔ اگر گرم پانی کا درجہ حرارت ۱۰۴ ڈگری فارن ہائٹ تھا تو بیس منٹ کے اندر جسم کا مجموعی درجہ حرارت ۱۰۲ ڈگری فارن ہائٹ ہو جاتا ہے۔

گرم پانی میں لیٹنے والے قصد نیک کریں گے کہ کچھ دیر بعد ہی بے حد راحت اور سکون کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گرم

خون جسم کی شریانوں میں لگا تار گردش کرتا رہتا ہے اور اس کی بڑھی حرارت شریانوں کو پھیلا کر چوڑا کر دیتی ہے جس کے سبب دوران خون زیادہ آسانی اور بغیر کسی رکاوٹ کے ہونے لگتا ہے، اس کی وجہ سے بڑھا ہوا بلڈ پریشر ایک بار پھر نیچے آ جاتا ہے۔

وجہ چاہے کچھ بھی ہو لیکن اگر جسم کا کوئی عضلہ کبھی کسی تناؤ کا شکار ہو جائے تو وہ اپنے اندر موجود نوسوں اور رگوں پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ رگوں کے اندر دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور وہ عضلے کو اتنی مقدار میں آکسیجن مہیا کرنے میں ناکام ہوتا ہے جتنی مہیا کرنا چاہیے جس سے عضلے میں ٹھٹھن اور دوری کی شکایت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور اس طرح عضلے میں تکلیف اور ناخوشگوارگی کا احساس بڑھ جاتا ہے لیکن جیسے ہی وہ عضلہ گرم پانی کے اندر جاتا ہے الٹا عمل شروع ہو جاتا ہے اور اسے راحت اور طمانیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ گرم پانی رگوں کو کھولتا ہے اور ان میں رکاوٹ دور ہونے سے دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس کے زیر اثر عضلے کو آکسیجن کی خاطر خواہ فراہمی بحال ہوتی ہے۔ نوسوں پر دباؤ جیسے جیسے کم ہوتا ہے ویسے ویسے درد اور تکلیف میں افاقہ ہونے لگتا ہے اور عضلے میں رات اور خوشگوارگی کا احساس بڑھنے لگتا ہے۔ اگر طبی زبان میں بات کریں تو جب کوئی عضلہ تناؤ سے آزاد ہوتا ہے تو اس کے مختلف ریشوں کے درمیان فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس طرح خون کی رگوں کو خون کی ضروری مقدار وہاں پہنچانے میں بالکل دقت نہیں ہوتی، جسمانی تحول کے نتیجے میں عضلے کے اندر جو بھی زہریلے فاصلے مادے جیسے لیکک ایسڈ وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں خون انہیں باہر نکال کر ان کی جگہ تازہ آکسیجن اور غذا سے حاصل کئے ہوئے تغذیات وہاں پہنچا دیتا ہے جس کے ساتھ ہی عضلہ راحت اور خوشگوارگی کا احساس کرنے لگتا ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اگر گرم پانی میں جسم کو ڈوبنے کے ساتھ عضلات کی تھوڑی سی ورزش اور مساج بھی کر لیا جائے تو نتائج اور بھی بہتر اور دیر پا ہوتے ہیں۔ واٹر تھیراپی کا یہ طریقہ ان لوگوں کے لئے بہت کارآمد ہے جو عموماً ایک جگہ بیٹھ کر لکھنے کا یا پھر کمپیوٹر وغیرہ پر کام کرتے ہیں اور جس کے باعث ان کی گردن، کمر یا ہاتھوں پیروں کے حصوں میں عضلات اکڑ جاتے ہیں۔

سُورَةُ "اخلاص" کے جن "بیطیش" کو بلانے کا عمل

سُورَةُ "اخلاص" کے جن خادم "بیطیش" کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز توبہ، پھر دو نفل نماز برائے ایصال ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو نفل نماز حاجت جن "بیطیش" کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، جب آپ مکمل توجہ و یکسوئی کے ساتھ سُورَةُ "اخلاص" کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سُورَةُ ہذا کی تعداد ۱۰۰۲ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب و احترام سے عہد و پیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلہ آپ سُورَةُ مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ يَا بَیْطِیْش
حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سُورَةُ بحق کھیتھ حص بحق حمتعتق بحق
سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یابلئوح یابلئوح یابلئوح حاضر شو۔

مغرب کی عبادت - تعویذات - کشاکش رزق کے واسطے ہر مہینے کی ساتویں تاریخ

دوسرے واسطے چھاتی کے درد کے لئے لکھ کر اور دھو کر پلائے اور ایک گردن میں ڈالے درد فوراً جاتا رہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۲	۱۵	۱
۱۳	۲	۷	۱۳
۳	۱۷	۱۰	۶
۱۱	۵	۴	۱۶

دوسرا واسطے درد سر کے اس نقش کو لکھ کر سر میں باندھے اور وہ یہ ہے۔
دوسرے واسطے جاڑے بخار کے اس نقش کو لکھ کر ایک تو بازو میں باندھے آنے سے پہلے جاڑہ دور ہوگا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۷	۸۶۰	۸۶۳	۸۵۰
۸۶۲	۸۵۱	۸۵۶	۸۶۱
۸۵۲	۸۶۵	۸۵۸	۸۵۵
۸۵۹	۸۵۴	۸۵۳	۸۶۴

دوسرا واسطے درد سر کے اس نقش کو لکھ کر سر میں باندھے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۲	۳	۴
۵	۶	۷	۸
۹	۱۰	۱۱	۱۲
۱۳	۱۴	۱۵	۱۶

دوسرا واسطے آدھے سر کے درد کے اس نقش کو لکھ کر اور روز تازہ پانی سے دھو کر صبح کے وقت پلاوے انشاء اللہ درد رفع ہوگا۔ دوسرے واسطے آدھے سر کے اس نقش کو اچھی ساعت لکھ کر سر میں باندھے۔

مولوس یا بدوح یا بدوح	صلح یا بدوح
-----------------------	-------------

خدا کے فضل سے درد جاتا رہے۔ او وہ یہ ہے۔

وقت نماز صبح کے غسل کرے اور آدھ پاؤ آٹا گیہوں کا لے کر طہارت سے دور روٹی پکاوے اور ان کو گھی سے چوب کرے اور ایک روٹی پر شکر رکھے اور دوسری روٹی پر ٹھوڑا دہی اور ٹھوڑا نمک اور چار مریچ سیاہ رکھے پھر دونوں روٹی اپنے آگے جائے نماز کے دونوں کناروں پر رکھے اور چار رکعت نماز نفل ادا کرے بعد اس کے فاتحہ اوپر روح حافظ خدا یا رخاں کی دیوے اس کے بعد وقت نماز فجر کے سورج نہ نکلے یہ نقش سات سات عدد لکھے اور نگاہ رکھے جب وقت نماز ظہر کا آوے نقش لکھے ہوؤں کو دریا میں ڈالے خدا کے کرم سے کچھ مال اس کو اس طرح سے ملیں گے کہ کسی کو علم نہ ہو اور چاہئے کہ لکھتے وقت بات نہ کرے اور درود شریف دل میں پڑھتا رہے یہ عمل قطعہ میں خدا یا رخاں صاحب مرحوم کے تھا اور ان کی توجہ باطنی سے اس فقیر کو ملا ہے جو شخص اس سے فائدہ اٹھاوے اس کو اجازت ہے اور مجھ کو دعائے خیر سے یاد کرے چنانچہ نقش یہ ہے۔

۱۰	۲۵	۲۴	۷	۱۱	۱۲	۲۶
۹	۱۹	۳۴	۱۷	۲۰	۳۵	۳۱
۲۹	۳۷	۲۹	۲۵	۲۱	۱۳	۲۲
۲۸	۳۶	۲۲	۲۷	۲۶	۱۴	۲
۲۷	۱۵	۶۱	۳۳	۳۰	۳۱	۳
۲	۵	۶	۲۳	۹۳	۸۳	۲۰

دوسرے یہ نقش لکھ کر اپنے بازو میں باندھے تو ہرگز خدا کے حکم سے محتاج نہ ہوگا اور اس کو غیب سے ملے گا۔

هو الرزاق علی الاطلاق ۹۱۱۱ بسط ۱۱۱۱ ہا ولعہ
دوسرے واسطے محبت کے ساتھ چار دن ناموں کے چاہے جس درخت کے چوں پر لکھے اور آگ میں ڈالے۔

طحیح لطحیح علیحیح صلیحیح صلیحیح
اجب یا تنکفیل بحق یا قیوم۔ یا حی الا هو الہی

القیوم۔

دوسرے واسطے کھولنے پیشاب کے آدمی کا خواہ جانور کا ہو اس طلسم کو چاروں ہاتھوں بیروں پر لکھے پیشاب کھل جاوے اور وہ یہ ہے عطست سیدھے ہاتھ اور اٹنے پر عطست اور سیدھے پیر پر عطست اور اٹنے پیر پر عطست جب پیشاب ہووے نقش کو مناد پوے تجربہ کیا ہوا ہے اور اس کی زکوۃ یہ ہے کہ ہر شخص کو یاد کرادے۔

دوسرے واسطے بھاگے ہوئے آدمی کے اس نقش کو اچھی ساعت میں لکھے اور نیچے درخت میں باندھے تاکہ ہوا سے ہٹا رہے اور جو طرف بچکے ہوئے کے معلوم ہو کہ ادھر کو گیا ہے تو منہ تعویذ کا بھی اس طرف کو کرے انشاء اللہ بھاگا ہوا جلد لوٹ آوے گا۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۹	۲۵۲	۲۵۷	۲۳۶
۲۳۶	۲۳۳	۲۴۰	۲۵۳
۲۳۳	۲۵۹	۲۵۰	۲۴۷
۲۵۱	۲۳۶	۲۴۵	۲۵۸

دوسرے واسطے بھاگے ہوئے کے اس نقش کو لکھ کر چرنے میں باندھے اور چرنے کو کھادے بھاگا ہوا لوٹ آوے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۹	۳۶۲	۲۶۷	۲۵۲
۲۶۶	۲۵۳	۲۵۸	۳۶۳
۲۵۳	۲۶۹	۲۶۰	۲۵۷
۲۶۱	۲۵۶	۲۵۵	۳۶۸

دوسرے اس نقش کو لکھ کر چاہ میں ڈالے جب نقش گل جاوے گا تو بھاگا ہوا ہوا بے قرار ہو کر اپنے گھر کو لوٹ آئے گا اور اس کے آنے تک نقش کنوئیں میں ڈالے اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۷	د
ر	دع	د
۸	س	ع
ست	۳	ع.

۷۸۶

۱۶ ۳۳	۱۶ ۳۷	۱۶ ۵۲	۱۶ ۳
۱۶ ۵۱	۱۶ ۳۸	۱۶ ۳۳	۱۶ ۳۸
۱۶ ۳۹	۱۶ ۸۳	۱۶ ۳۵	۱۶ ۳۲
۱۶ ۳۶	۱۶ ۴۱	۱۶ ۴۰	۱۶ ۵۳

دوسرے دور کرنے آسیب کے اس نقش کو لکھ کر گلے میں مریض کے باندھے حکم خدا سے آسیب دفع ہووے اور وہ یہ ہے۔ دوسرے جس عورت کا حمل گر جاتا ہو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر ایام حمل میں اس کی کمر میں باندھے تو حمل قائم رہے گا۔ اور بچہ پیدا ہووے یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۳۷	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۲۳	۲۸
۱۹	۳۳	۲۵	۲۲
۲۶	۲۱	۲۰	۳۲

دوسرے واسطے محبت کے اس نقش کو لکھ کر اور شربت میں دھو کر مطلوب کو پلائے تو بے قرار ہو۔

۷۸۶

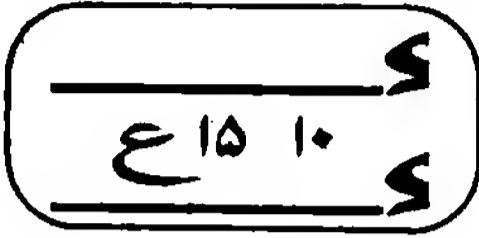
۱۲	۱۵	۱۸	۹
۱۷	۶	۱۱	۱۶
۷	۲۰	۱۳	۱۰
۱۴	۹	۸	۱۹

دوسرے جس عورت کا حمل گر جاتا ہو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر ایام حمل میں اس کی کمر میں باندھے تو حمل قائم رہے گا۔ اور بچہ پیدا ہو وہ نقش حسب ذیل ہے۔

۷۸۶

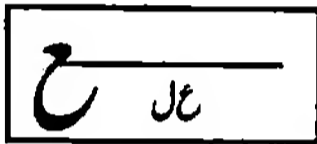
۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹

میں ڈالے انشاء اللہ دودھ پینے لگے گا اور آیت شریف یہ ہے۔
 اِنَّمَا صَنَعُوا كَيْدُ مَاجِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاجِرُ حَيْثُ
 اتَىٰ ۝ ہوا ماما ہوا با اتر ہو یا اہیا اشر اہیا۔



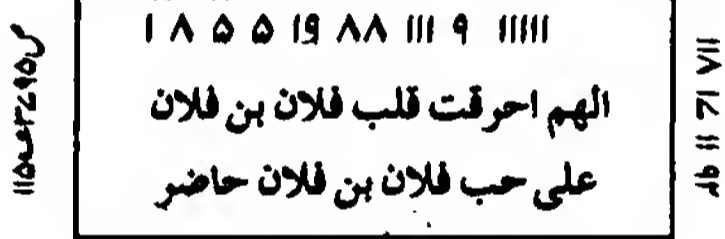
سفلے

دوسرے واسطے ورد ہونے گھٹی اور درد کے اس طلسم کو لکھ کر اور
 باندھے درد بند ہوگا اور وہ



یہ ہے۔

دوسرے واسطے محبت کے سرنگ گھوڑے کے نعل پر لکھ کر آگ
 میں ڈالے مطلوب فوراً بے قرار ہو کر آوے اور وہ طلسم یہ ہے۔



شود و مستغور

۱ ۳ ۲۹ ۱۹ ۱۹ ۱۱ ۱۱ ۹۰ ۸ ۱۱ ۱۱ ۱۱

دوسرے اگر اس نقش کو جو کہ الم نشرح کی عدد دن کا ہے لکھے اور ہر
 روز درد جگر کے مریض کو دھو کر پلاوے تو خدا کے فضل سے شفا پاوے اور
 جو سورہ الم نشرح پانی یا پان پر دم کر کے دیوے تو بھی شفاء ہوگی اور وہ
 نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۴	۳۹۲	۳۹۷	۴۰۲
۳۹۳	۴۰۷	۳۹۹	۳۹۶
۳۹۳	۴۰۷	۳۹۹	۳۹۶
۴۰۰	۳۹۵	۳۹۴	۴۰۶

دوسرے کسی مکان میں جنات یا خبیات پتھر پھینکتے ہوں تو

دوسرے یہ نقش واسطے دفعیہ جو کہ کے لکھ کر بچے کے گلے میں
 ڈالے انشاء اللہ تعالیٰ مرض جاتا رہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۹	ع	ع
۱۵	ع	بدر	۲
۱۷	ر د	سرد	۱۲ سر
۱۸	۱۸	الہ	علی

دوسرے جس شخص کی ناف جانی رہی ہو تو یہ نقش لکھ کر کمر
 میں باندھے ناف اپنی جگہ پر انشاء اللہ آوے۔ اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

د	ج	ب	ا
ی	ا	د	ر
۶	۶	در	ز

دوسرے واسطے جاری ہونے دوکان کے قمری کی خواہ شس خواہ
 مشتری خواہ زہرہ کے دن چاند ۲ آفتاب سورج نکلنے سے پہلے اس نقش
 کو لکھے اور دوکان میں رکھے انشاء اللہ بکری بہت ہوگی۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۰	۱۲۲	۱۲۰
۱۳۳	۱۳۱	۱۲۶	۱۳۱
۱۳۲	۱۳۶	۱۲۸	۱۲۵
۱۲۹	۱۲۴	۱۲۳	۱۳۵

دوسرے واسطے درد اور دم گلے کے اس نقش کو لکھ کر اسی جگہ
 باندھے انشاء اللہ دم اور درد دور ہوگا۔

سوطیل

وطیل

وطیل

موطیل

دوسرے واسطے قائم رہنے حمل اور جانے درد اور بند کرنے خون
 کے چاہئے کہ پان پر اس طلسم یہ ہے۔

؟؟؟.....

دوسرے جو بچہ کہ دودھ نہ پیتا ہو تو اس آیت کو لکھ کر اس کے گلے

دوسرے واسطے پیدا ہونے بچہ کے آسانی سے اور جلد چاہئے کہ ان ناموں اصحاب کہف کہ جو سات ہیں سب کو جس طرح کہ ہم نے لکھا ہے لکھ کر عورت کی کمر میں باندھے تو فوراً بچہ پیدا ہو دینگا۔ اور جب بچہ پیدا ہو تو ان کو تعویذ کر کے بچہ کی گردن میں ڈالے تو لڑکا ہر ایک مرض اور بلا سے محفوظ رہے گا اور وہ یہ ہے۔

اللہی بحرمات ملینا مکسملینا کشف لطف شولس اخر

لفط ہوالس ہوس۔

دوسرے یہ عمل واسطے سرعت و انزال مرد کے کام میں آتا ہے چاہئے کہ نقش کو چاند گرہن یا سورج گرہن میں زیر ناف پانی میں کھڑا ہو کر لکھے یا کہ یہ شیشہ کی تختی پر کندہ کرا کے اپنے پیٹ پر باندھے انزال نہ ہو واجب ناف پر لا دینگا تو انزال ہوگا اور وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶:

۳۶۶	۲۰۲۶۰۲	۲۷۵
۲۲۵	۳۳۰۱	۲۵۲
۲۳۷	۳	۲۷۶

دوسرے اگر چاہے کہ دوسرا مرد عورت پر قادر نہ ہو تو اس مہر کو وقت قمر در عقرب کے پانی کمر تک میں کھڑے ہو کر تانبے پر نشان کر لاوے اور پھر اس کو کندہ کر دالے پھر جس عورت کی فرج پر مہر کرے بستہ ہوئے مگر اس روز آپ بھی منزل نہ ہو اور جب چاہے کہ کھولے تو اس مہر کا رخ تبدیل کرے اور دوسری جگہ مہر کرے یعنی اگر پہلے فرج کے اوپر مہر کی ہے تو اب نیچے کرے تو کھل جاوے تجربہ کیا ہے اور جان لے اے عزیز کہ رمال کے پاس ہر قسم کے لوگ سوال کرنے آتے ہیں اس واسطے یہ نقش بھی لکھ۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ اپنی مناجات میں کہا کرتے تھے

۱۔ الہی رات اچھی نہیں لگتی، مگر تیری مناجات کے ساتھ۔

۲۔ دن اچھا نہیں لگتا، مگر تیری اطاعت کے ساتھ۔

۳۔ دنیا اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے ذکر کے ساتھ۔

۵۔ آخرت اچھی نہیں لگتی، مگر تیری معافی کے ساتھ۔

۶۔ جنت اچھی نہیں لگتی، مگر تیرے دیدار کے ساتھ۔

چاہئے کہ اس نقش کو رکابی میں لکھ کر اور رکابی کو لکڑی میں باندھ کر اونچی کریں بلاشبہ پتھر آنا بند ہو دیں گے۔ تجربہ کیا ہوا ہے اور وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۰	۱۳	۱
۱۲	۱۵	۸	۶
۹	۵	۴	۱۲

دوسرے واسطے دفع کرنے دشمن کے ان دونوں نقشوں کو مکی اینٹ پر لکھنے یقین ہے کہ اکیس ۲۱ روز یا اکتالیس روز میں دشمن تباہ اور برباد ہوگا اور وہ دونوں نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

۷۲۴	۷۱۷	۷۷۲
۷۱۹	۷۲۱	۷۲۳
۷۲۰	۷۲۵	۳۱۸

۷۸۶

۸	۹۶۲	۹۶۹	۱
۹۲۸	۲	۷	۹۲۷
۳	۹۳۱	۹۲۴	۶۱
۹۲۵	۵	۴	۹۳۰

دوسرے یہ نقش عدد دن نام الہی سے ہے اور یہ ہی اسم اعظم ہے جو اس نقش کو ایک لاکھ پچیس ہزار لکھ کر اور گولی گیہوں کے آٹے میں بنا کر دریا میں ڈالے تو عامل اس نقش کا ہو پھر جس کام کے واسطے لکھے تو تیر بہدف ہوگا اور واسطے دریافت کرنے ایسی مشکل کے جو کہ حل نہ ہوتی ہو اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو رہے جواب ہر سوال کا خواب میں پائے گا۔ مجرب ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۱۳۲	۹
۲۱	۱۰	۱۲	۲۰
۱۱	اس جگہ اپنا نام لکھے	۱۷	۱۳
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

شیطان کی تخلیق کا فلسفہ

جیسا کہ دنیوی بادشاہ کے غلاموں کی حالت ہوتی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ نے ان میں سے کسی کو بری طرح ذلیل کیا ہے تو ان کا خوف و احتیاط اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ شیطان سامان عبرت

تیسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ان لوگوں کے لئے سامان عبرت بنایا ہے جو اس کے احکام کی مخالفت، اس کی اطاعت سے تکبر اور اس کی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ابو البشر آدم علیہ السلام کی غلطی کو ان لوگوں کے لئے سامان عبرت بنایا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب یا اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان دونوں کے باپوں کو گناہ میں ڈال کر ان کی آزمائش کی، اس باب کو ان لوگوں کے لئے عبرت بنایا جو اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اور اس باپ کو ان لوگوں کے لئے نصیحت بنایا جو گناہ کے بعد خدا کے حضور میں توبہ و استغفار کرتے ہیں۔ اس کے اندر کی کتنی عظیم حکمتیں اور نشانیاں ہیں۔

۴۔ شیطان بندوں کے لئے فتنہ آزمائش

چوتھی حکمت یہ ہے کہ شیطان کسوٹی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ اللہ نے نوع انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ مٹی نرم بھی ہے سخت بھی، اچھی بھی ہے بری بھی، کس کا خمیر کس مٹی سے بنایا ہے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ ترمذی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اللہ نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی، چنانچہ آدم کی اولاد بھی اسی پر پیدا ہوئی ہے، ان میں اچھے بھی ہیں برے بھی، سخت بھی ہیں نرم بھی، جو جس مادہ سے بنا ہوگا اس میں وہ مادہ ضرور رہے گا، اللہ کی حکمت

شیطان تمام خرابیوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہے وہی دنیوی و اخروی بربادی کی طرف لے جاتا اور ہر طرف اور ہر جگہ اپنا جھنڈا لہراتا ہے۔ وہ لوگوں کو کفر اور معصیت الہی کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کی تخلیق کے پس پشت کوئی حکمت عملی پہنا ہے۔ آخر وہ کون سی حکمت ہے؟ اس سوال کا جواب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”شفاء العلیل“ ص ۳۲۲ میں دیا ہے، آپ فرماتے ہیں: ”ابلیس اور اس کی فوج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہیں۔“

۱۔ شیطان اور اس کے چیلوں سے لڑنے میں عبودیت کے مراتب کی تکمیل:

پہلی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کو عبودیت کے ان مراتب کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے جو اللہ کے دشمن سے لڑنے، اللہ کی خاطر اس کی مخالفت کرنے، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غضبناک کرنے اور اس کے مکر و فریب سے اللہ کی پناہ مانگنے پر ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ نیز اس پر وہ بہت سے دنیوی و اخروی مصالح مرتب ہوتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اور جو چیز کسی چیز پر موقوف ہو وہ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

۲۔ بندوں کا گناہوں سے ڈرنا

دوسری حکمت یہ ہے کہ جب فرشتوں اور مومنوں نے ابلیس کی حالت زار اور اس کا ملکوتیت کی بلندی سے شیطنیت کی پستی کی طرف انحطاط دیکھ لیا تو ان کے دل میں گناہوں کا خوف اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ جب فرشتوں نے اس کو دیکھا تو ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی اور عبودیت پیدا ہو گئی اور خضوع و خوف پیدا ہو گیا

فوج کے پائے جانے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں نے اللہ کا اتنے مختلف طریقوں سے شکر یہ ادا کیا کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو وہ اتنے طریقوں سے اس کا شکر ادا نہ کرتے۔ آدم علیہ السلام کے اس شکر میں جب وہ جنت میں تھے اور ابھی وہاں سے نکالے نہیں گئے تھے اور اس شکر میں جب ان کو شیطان کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی کتنا عظیم فرق ہے۔

۸۔ تخلیق ابلیس عبودیت کی گرم بازاری کا ذریعہ

آٹھویں حکمت یہ ہے کہ محبت، امانت، توکل، صبر، رضا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبودیت ہے، اس عبودیت کی تکمیل جہاد، اللہ کے لئے ایثار و قربانی اور اس کی محبت کو ہر شخص کی محبت پر مقدم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جہاد عبودیت کا اعلیٰ ترین مقام اور اللہ کی سب سے پسندیدہ بندگی ہے۔ شیطان اور اس کی فوج کی تخلیق میں اسی عبودیت اور اس کے ملکیات کی گرم بازاری مضمحل جس کے فوائد حکمتیں اور مصلحتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

۹۔ شیطان کی تخلیق اللہ کی نشانیوں کے ظہور کا ذریعہ

نویں حکمت یہ ہے کہ جو اللہ کے رسولوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور ان سے دشمنی رکھے ایسے شخص کی تخلیق سے اللہ کی نشانیاں اور عجیب و غریب قدرتوں کا ظہور ہوا اور ایسی چیزیں وجود میں آئیں جن کا ہونا اللہ کو زیادہ پسند اور اس کے بندوں کے لئے زیادہ نفع بخش تھا، ان کے نہ ہونے سے جیسے طوفان، لاشی، ید بیضاء، سمندر کا پھٹنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالنا یہ اور اس طرح کی بے شمار نشانیاں کا ظہور، ان سب نشانیوں کے لئے اسباب کا ہونا ناگزیر تھا۔

۱۰۔ اللہ کے اسماء کے متعلق کا ظہور

دسویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن میں خالص (پست کرنے والا) ”ذالِج“ (بلند کرنے والا) ”مُعِز“ (عزت دینے والا) ”مُذِل“ (ذلیل کرنے والا) ”حَکَم“ (فیصلہ کرنے والا) ”عَذَل“ (انصاف کرنے والا) ”مُنْتَقِم“ (بدلہ لینے والا) وغیرہ بھی ہیں۔ ان ناموں کا تقاضا ہے کہ ان کے کچھ متعلقات ہوں جو احسان، رزق اور رحمت وغیرہ معانی کی طرح ان کے معانی

کا تقاضہ ہوا کہ وہ اس مادہ کو ظاہر کرے، اس کے اظہار کے لئے ایک سبب ناگزیر تھا، چنانچہ ابلیس کو سوئی بنایا گیا جس کے ذریعہ اچھے اور برے میں تمیز ہو سکے۔ اللہ نے انبیاء و رسل کو بھی اس کام کے لئے سوئی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ. (آل عمران: ۱۷۹) ”اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا کہ جس میں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو۔ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا۔ اس نے رسولوں کو مکلف بندوں کی طرف مبعوث فرمایا ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، جو اچھا تھا وہ اچھے کے ساتھ مل گیا اور جو برا تھا وہ برے کے ساتھ ہو گیا۔“

اللہ کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس نے دارالامتحان یعنی دنیا میں اچھے اور برے تمام لوگوں کو ایک ساتھ رکھا جب وہ دارالقرار یعنی آخرت میں منتقل ہوں گے تو اچھے اور برے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اس علیحدگی میں عظیم حکمت و قدرت مضمحل ہے۔

۵۔ متضاد چیزوں کی تخلیق کے ذریعہ کمال قدرت کا اظہار

پانچویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریل اور فرشتے ابلیس اور شیطان جیسی متضاد چیزوں کو پیدا کر کے اپنی کمال قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے، یہ اس کی قدرت، مشیت اور قوت کی عظیم ترین نشانی ہے وہ آسمان وزمین، روشنی و تاریکی، جنت و جہنم، آب و آتش، سرد گرم، اور طیب و خبیث جیسی متضاد چیزوں کا خالق ہے۔

۶۔ ضد کا حسن ضد سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹی حکمت یہ ہے کہ کسی چیز کے ضد کی تخلیق اس کے ضد کے حسن کا کمال ہے کیونکہ ضد کا حسن اس کی ضد ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر بد صورتی نہ ہوتی تو خوبصورتی کی اچھائی سمجھ میں نہ آتی اور غریبی نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ معلوم ہوتی۔

۷۔ شیطان کے ذریعہ آزمائش تکمیل شکر کا طریقہ

ساتویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مختلف طریقوں سے شکر ادا کیا جائے اس میں شک نہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس اور اس کی

کے بھی مظہر ہوں لہذا ان تعلقات یعنی مظاہر کا وجود ضروری ہے۔

۱۲۔ ابلیس کا وجود اللہ کی کمال حکمت ہے

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے سامنے برباد باری، صبر، نرمی و وسعت رحمت، اور جو دو سخاوت کا اظہار کرے چنانچہ اس کا تقاضہ تھا کہ ایسی مخلوق پیدا کی جائے جو اللہ کے ساتھ شرک کرے، اس کے احکام سے سرتابی کرے، اس کی مخالفت کرے اور اس کو ناراض کرنے میں کوشاں رہے بلکہ اس کی ہمسری بھی کرنا چاہے اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو اچھی اچھی نعمتوں سے نوازے، اس کو خیر و عافیت بخشے، اس کے لئے مختلف قسم کے اسباب رحمت فراہم کرے، اس کی دعائیں سنے، اس کی مصیبت دور کرے، اور اس کے ساتھ بالکل اس کے برعکس کفر و شکر کے مقابلہ میں فضل و کرم کا معاملہ کرے، اس میں اللہ تعالیٰ کی کتنی حکمتیں اور تعریفیں ہیں۔

ابلیس کے تا قیامت زندہ رہنے کی حکمت

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ”شفاء العلیل ص ۳۲۷“ میں اس کا بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔

بندوں کا امتحان

چنانچہ علامہ نے جوابات کہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کسوٹی اور آزمائش بنایا ہے جس سے اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز ہو جائے، اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس کو قیامت تک زندہ رکھا جائے تاکہ اس کی تخلیق کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو جائے اگر اس کو مار دیا جاتا تو وہ مقصد فوت ہو جاتا جیسا کہ حکمت کا تقاضا تھا کہ اللہ کے کافر و دشمنوں کا وجود دنیا میں تا قیامت رہے انہیں بالکل ختم کر دیا جاتا تو وہ بہت سی حکمتیں بے کار ہو جاتیں جو ان کے زندہ رہنے میں مضر ہیں۔ چنانچہ جس طرح خدا کی حکمت کے تقاضہ کے مطابق ابوالبشر آدم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا اسی طرح ان کے بعد ان کی اولاد کا بھی امتحان ہوگا جو شیطان کی مخالفت اور اس سے دشمنی کرے گا وہ سعادت سے ہم کنار ہوگا اور جو اس کی موافقت اور اس سے

دشمنی کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

سابقہ نیک اعمال کے بدلہ میں لمبی عمر

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ چونکہ پہلے سے اللہ کے علم و حکمت میں یہ بات تھی کہ شیطان کو آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا اور چونکہ وہ اطاعت و عبادت کر چکا ہے تو اللہ نے اس کو اس کی عبادت و طاعت کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا۔ اس طرح کہ اس کو قیامت تک زندگی بخش دی کیونکہ اللہ کسی کو اس کے عمل کی نیکی سے محروم نہیں کرتا ہے، جہاں تک بندہ مومن کا تعلق ہے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا، لیکن کافر کو اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں مل جائے گا، آخرت میں اس کے لئے کچھ نہ ہوگا جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

گناہوں میں اضافہ کے لئے لمبی عمر

شیطان کا قیامت تک زندہ رہنا اس کے حق میں عزت و کرامت نہیں کیونکہ اگر وہ پہلے ہی مرجاتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا اس کے عذاب میں بھی کمی ہوتی اور شر میں بھی، لیکن چونکہ معصیت پر اصرار کرنے، جس ذات کے فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اس سے لڑنے، اس کی حکمت پر اعتراض کرنے اور اس کے بندوں کو اس کی بندگی سے روکنے کی وجہ سے شیطان کا جرم سنگین ترین ہو چکا ہے اس لئے اس کو اس سنگین جرم کی سزا بھی سنگین ہی ملے گی، چنانچہ اللہ نے اس کو دنیا میں زندہ رکھا اور خوب مہلت دیدی تاکہ اس جرم کے ساتھ اس کے ذریعہ اور گناہوں میں اضافہ ہو جائے اور ایسی سزا کا مستحق ہو جائے جو اس کے علاوہ کسی کو نہ دی جاسکتی ہو، چنانچہ وہ جس طرح شر اور کفر میں شریکوں کا سردار تھا اسی طرح سزا میں بھی اس کو اسی طرح سزا دی جائے گی یعنی جہنمیوں کو جو عذاب ہوا کرے گا اس کی ابتدا شیطان سے ہوگی پھر وہ اس کے پیروکاروں تک پہنچے گا۔ یہ اللہ کا انصاف اور عظیم حکمت ہے۔

اس کو لمبی عمر دی گئی تاکہ مجرموں پر مسلط ہو جائے

شیطان کو تا قیامت زندہ رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس

نے اپنے رب سے خاصہ کرتے ہو کہا تھا :

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَآخْشِيكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ۝ (الاسراء: ۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر
فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری
نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں گا، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔
اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آدم علیہ السلام کی ذریت میں کچھ لوگ
ایسے بھی ہوں گے جو اس کے گھر میں رہنے کے قابل نہ ہوں گے ان کی
وہی حیثیت ہوگی جو کوڑے کرکٹ کی ہوتی ہے اس لئے اللہ نے ان
کے لئے شیطان کو زندہ رکھا اور بزبان تقدیر فرمایا کہ یہ ہیں تیرے
دوست اور فرمانبردار، تو ان کے انتظار میں بیٹھ۔ جب ان میں سے کوئی
تیرے پاس سے گزرے تو پکڑ لے اگر وہ میرا مطیع ہوگا تو میں اس کو
تیرے قبضہ میں نہیں دوں گا کیونکہ میں مطیع اور فرمانبردار بندوں کا
نگہبان ہوں۔ اور تو مجرموں کا سرپرست ہے جو میری دوستی اور
خوشنودی سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے فرمایا: إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ
عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى
الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ۝ (النحل: ۹۹-۱۰۰)

”اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور
اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی پر چلتا ہے جو اس کو اپنا
سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔“

رہا انبیاء اور رسولوں کی موت آنا تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ وہ اللہ
کے نزدیک حقیر تھے بلکہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کی باعزت جگہ میں پہنچ
جائیں اور دنیا کی مصیبتوں نیز اپنوں اور غیروں کی تکلیفوں سے چھٹکارا
حاصل کر لیں اور تاکہ اللہ ان کے بعد دوسرے رسولوں کو پیدا کرے، کہ
موت ان کے اور ان کی امت دونوں کے لئے ٹھیک ہے، ان کے لئے
اس لئے کہ انہیں دنیا سے نجات مل گئی اور انتہائی سرور و لذت کے ساتھ
رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اور امت کے لئے اس لئے کہ ان کی امت
صرف ان کی زندگی میں اطاعت کی پابند نہ تھی بلکہ ان کی زندگی کی طرح
موت کے بعد بھی اطاعت کی پابندی تھی، نیز انبیاء کے پیروکار اپنے
انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے حکم سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اللہ کی ذات

ہمیشہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں۔ انبیاء کی موت میں ان کے اور ان
کی امت کے لئے کتنی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں؟ اسی کے ساتھ تمام انبیاء
بشر تھے اور اللہ نے بشر کو دنیا میں ہمیشہ رہنے والی مخلوق بنا کر نہیں پیدا کیا
بلکہ ان کو زمین میں خلیفہ یعنی جانشین بنایا کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا
قائم مقام بنے۔ اگر تمام انسانوں کو ہمیشہ زندہ رکھتا تو ان کو خلیفہ بنانے
میں جو حکمت و مصلحت تھی فوت ہو جاتی اور ان کے لئے زمین کا دامن
تنگ ہو جاتا، موت ہر مومن کا نقطہ کمال ہے، اگر موت نہ ہوتی تو دنیا کی
زندگی میں کوئی لفظ نہ ہوتا اور لوگوں کو دنیا میں کوئی خوشی نہ ہوتی، زندگی کی
طرح موت میں بھی حکمت ہے۔

بنی آدم کو ہلاک کرنے میں شیطان کہاں تک کامیاب ہوا؟
جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور
اللہ نے اس کو اپنی جنت و رحمت سے بے دخل کر کے اس پر غضب
و لعنت بھیجی تو اس نے اللہ کے سامنے اپنے آپ سے یہ عہد کر لیا کہ وہ
ہمیں گمراہ کر کے رہے گا اور ہم سے اپنی عبادت کروائے گا۔

لَعَنَهُ اللَّهُ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَفْرُوضًا
وَلَا ضِلَّيْنَهُمْ وَلَا مَنِّينَهُمْ (النساء: ۱۱۸-۱۱۹)

(وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت
زدہ کیا ہے اور جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک
مقررہ حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوں
میں الجھاؤں گا۔“

قَالَ أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْتَ عَلَيَّ لَئِنْ أَخَّرْتَنِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَآخْشِيكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا ۝ (الاسراء: ۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر
فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی
پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں گا، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔“
تو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے مقصد میں کہاں تک
کامیاب ہوا؟

تاریخ انسانیت پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر دمگ رہ جائے گا کہ
کتنے لوگ گمراہ ہیں اور انہوں نے کس طرح رسولوں اور آسمانی کتابوں
کو جھٹلایا اور اللہ کا انکار کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک

ظہرایا، جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِينَ (یوسف: ۱۰۳) ”مگر خواہ تم کتنا ہی چاہو ان میں سے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں“

فَمُ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَىٰ كُلًّا مَّا جَاءَ أُمَّةً رَّسُولُهَا كَذَّبُوهُ فَاتَّبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَجَعَلْنَاهُمْ أَحَادِيثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ (المومنون: ۴۴)

”پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا اس نے اسے جھٹلادیا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا، پھٹکارا ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔“

عصر حاضر میں ہم جہاں کہیں دیکھیں ہر جگہ شیطان کے ماننے والوں کا شور سنائی دے گا۔ وہ شیطان کا جھنڈا اٹھائے اس کے افکار و نظریات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر ظلم و ستم ڈھا رہے ہیں۔ شیطان اپنے مقصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ وہ اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو الگ کریں، جب آدم علیہ السلام اس جماعت کی تعداد کے متعلق پوچھیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ تنانوے جہنم میں ایک جنت میں۔ ایک روایت میں ہے نوسونانوے جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اسی سے شیطان کا اس ذریت کے بارے میں اپنا خیال صحیح ثابت ہوا، انہوں نے نہ تو اپنے باپ کے ساتھ جو ہوا اس سے عبرت پکڑی اور نہ اپنے اسلاف پر جو گزری اس سے سبق حاصل کیا اور یہ ملعون انہیں تباہی کی طرف لے جاتا رہا بلکہ بسا اوقات وہ خود جہنم کی طرف دوڑ میں شیطان سے آگے نکل گئے۔

کتنی بری بات ہے کہ ایک دشمن کا خیال اپنے دشمن کے بارے میں صحیح ثابت ہوا:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنُّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ (سبا: ۲۰)

”ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا“

انسان کے لئے یہ خراب بات ہے کہ اس کے بارے میں شیطان کا خیال صحیح ثابت ہو یعنی وہ اس دشمن کی اطاعت کرے اور اپنے رب کا نافرمان ہو جائے۔ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے جس کا بیان یا تصویر ممکن نہیں، چنانچہ عراق اور دوسرے علاقوں میں ایسی بھی جماعت ہے جو کہ اپنے آپ کو ”شیطان کے بندے“ کہتی ہے، بعض مصنفین کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان کی قسم کھاتے ہیں، کتنا تعجب خیز ہے، ان کا یہ رویہ!

ہلاک ہونے والوں کی کثرت سے دھوکہ نہ کھایا جائے عقلمند انسان کو ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اللہ کی میزان میں اکثر کا کوئی اعتبار نہیں، اعتبار صرف حق کا ہے، خواہ حق پرستوں کی تعداد اقلیت میں کیوں نہ ہو۔ آپ بھی حق پرستوں میں شامل ہو جائیے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول مانتے اور جانتے ہیں، جو شیطان اور اے کے پیروکاروں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور ان سے ہر طرح سے برسر پیکار ہیں، دل سے برا مان کر، زبان سے بول کر، ہاتھ سے لکھ کر، حق پر عمل کر کے، اور سب سے پہلے اللہ کے دربار میں سر بسجود ہو کر اور اس کے دین پر عامل بن کر۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ. فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمْ الْبَيِّنَاتُ فَاذْكُرُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (البقرہ: ۲۰۸-۲۰۹)

”اے ایمان لانے والوں! تم پورے کے پورے اسلام میں آ جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں اگر ان کو پانے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانہ ہے۔“

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے ان لوگوں میں شامل کرے جو پورے طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔
وَصَلَّىٰ اَللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهِ وَرَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و شیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ - 600/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ - 400/- روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: بمیونڈی، مہاراشٹر

نام: امیرالدین قاسمی

نام والدین: نانکھ بانو، اشتیاق احمد

تاریخ پیدائش: ۱۵ جولائی ۱۹۹۲ء

قابلیت: فراغت دار العلوم دیوبند، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں حروف آتش ۳، حروف بادی ۳ اور حروف خاکی بھی تین ہی ہیں۔

تعداد کے حساب سے آپ کے نام میں کسی بھی حروف کو غلبہ حاصل نہیں ہے بلکہ ایک طرح کی یکسانیت اور برابری موجود ہے، البتہ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام آتش حروف سے شروع ہوتا ہے اور بادی حرف پر ختم ہوتا ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۶ ہیں۔

۴ کا عدد ستارہ عطار دے منسوب مانا گیا ہے، اس عدد کا حامل اس قدر خوش کن اور اس قدر متضاد باتیں کرتا ہے کہ اس کے متعلق کوئی بھی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی، اس کی تندرستی بے مثال ہوتی ہے، اس کی صحت پر رشک کیا جاسکتا ہے، اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے وہ پر لطف ہوتا ہے، یار دوست اس کا قرب تلاش کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اپنا وقت گزارنے میں اپنی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ ۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کا عادی ہوتا ہے، تنقید کرنا اس کی فطرت میں شامل ہوتا ہے، بحث و مباحثہ کرنا بھی اس کی شخصیت کا ایک حصہ ہوتا ہے اور بحث و مباحثہ کی وجہ سے یہ کئی بار

اپنے کئی اچھے دوستوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، یہ دوران بحث ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کے سامنے ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہو جاتے ہیں، اکثر لوگوں کی عقلیں اس کی ٹھوس گفتگو سے مطمئن ہو جاتی ہیں لیکن قلوب مطمئن نہیں ہو پاتے اس لئے اکثر بحث کے بعد یار دوستوں کے درمیان فاصلے پیدا ہو جاتے ہیں، بحث و مباحثہ کی وجہ سے ان کے دشمنوں اور بدخواہوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور جو لوگ ان کا قرب حاصل کرنے کے خواہش مند رہا کرتے تھے وہ ان سے دور ہو جاتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والوں کا مزاج کسی کو ستانے اور دل دکھانے والا نہیں ہوتا، وہ یہ چاہتا ہے کہ ساری دنیا کے لوگ اس کی سوچ پر آجائیں اور اس ڈگر کو اپنائیں جس پر وہ چل رہا ہے لیکن اس کو اپنی کوششوں میں ناکامی ملتی ہے اور دوست دشمن بن جاتے ہیں یا بیزار ہو جاتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خاص بات یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ برسر اقتدار لوگوں کے خلاف اپنی زبان کھولتا رہتا ہے اور اس کے نتیجے میں اس کے حصے میں صرف نقصان آتا ہے، نقصان نہ بھی ہو لیکن وہ ہر طرح کے فائدے سے محروم ہی رہتا ہے لیکن یہ سچ ہے کہ ہر وقت کی مخالفتیں اور تنقیدیں نیک نیتی پر مبنی ہوتی ہیں، کسی لالچ اور کسی غرض کی وجہ سے نہیں ہوتیں، مگر ساری دنیا یہ جانتی ہے کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے وہ جھوٹ کی طرح لذیذ اور میٹھا نہیں ہوتا، جھوٹ بولنے والوں کو سلامیاں ملتی ہیں اور سچ بولنے والا لوگوں کی بیزاری اور بے رخی سے بہرہ ور ہو جاتا ہے اور اس کے دامن میں کانٹوں کے سوا کچھ نہیں آتا۔

۴ عدد والے لوگ اگر وکیل بنیں یا جج بنیں یا پروفیسر بنیں تو مقبولیت اور شہرت حاصل کرنے میں انہیں زبردست کامیابی نہیں ملتی ہے اور یہ لوگ اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہو جاتے ہیں۔ ۴ عدد والا شخص بے جا

رسومات کا زبردست مخالف ہوتا ہے یہ دقیا نو سیت کو بھی برداشت نہیں کرتا اگر اس کے سامنے حصول دولت و مال کی بات آئے تو اس کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ اس کا رجحان حالات اور ماحول کی عمدگی کی طرف رہتا ہے، یہ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کا قائل نہیں ہوتا، اگرچہ ۴ عدد کا حامل اپنے اندر زبردست صبر و ضبط رکھتا ہے لیکن غلط بات اس سے ہرگز برداشت نہیں ہوتی۔ زہر کو تریاق اور تریاق کو زہر کہنا اس کے بس سے باہر کی بات ہوتی ہے، یہ سفید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ اپنی بات پر جمار ہوتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم سمجھتے ہیں۔

۴ عدد کے لوگ خوش گفتار ہوتے ہیں یہ اپنی خوش گفتاری اور خوش کلامی سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر ان کا سامنا کسی ایسے شخص سے ہو جائے جو حسن کلام اور حسن گفتگو میں ان سے بڑھ چڑھ کر ہو تو یہ چھلک اٹھتے ہیں اور آپے سے باہر ہو جاتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگوں کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتے اور یہ جلدی سے آنکھیں بند کر کے کسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے، کسی سے حسد نہیں کرتے اور کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے یہ جس مجلس میں بحث کرتے ہیں اسی مجلس میں اپنی بحث کو ختم کر دیتے ہیں لیکن دنیا والوں کا مزاج عموماً اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے وہ ان کے سامنے مجبور اور بے بس ہو جاتے ہیں اور وہ پھر ان کی مخالفتیں شروع کر دیتے ہیں اس لئے ۴ عدد والے کا بنا بنایا حلقہ احباب دھیرے دھیرے سکڑنے لگتا ہے اور ان کے دوست بھی ان کے خلاف انگلیاں اٹھانے لگتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۴ ہی ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ سختی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دور اندیش ہیں، صلح پسند ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، لیکن ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی آپ کو اکثر خوشیوں اور راحتوں سے محروم رکھتی ہیں، انتہا پسندی کا نقصان ہر انسان کو خود ہی اٹھانا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر مقروض بھی ہو جاتے ہیں اور تنگ دست بھی۔ آپ کی مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۲، ۱۱ اور ۳۱ ہیں، ان تاریخوں میں

اپنے اہم کام کرنے کی شروعات کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا کل عدد ایک ہے، ایک عدد کی شخصیتیں اور چیزیں آپ کو ہمیشہ راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۶، ۸ والے افراد سے خوب جئے گی۔ ۲، ۷ اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے اپنا برتاؤ جاری رکھیں گے۔ ۱۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور لوگ آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے، ان عددوں کی چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور اس عدد کی وجہ سے آپ زوال سے بھی دوچار ہو سکتے ہیں، اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، علم اعداد کے تجربہ کاروں کا دعویٰ یہ ہے اگر اس عدد کا حامل لوگوں کی مدد کرے اور مصیبتوں میں ان کے کام آئے تو پھر یہ عدد انسان کو اس عروج تک پہنچا دیتا ہے جس عروج تک پہنچنا بظاہر ممکن نہیں ہوتا، اس عدد سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ لوگوں کی مدد کریں اور ان کی دست گیری کرنے کو اپنا معمول بنالیں، ان کو عروج ملے گا تو آپ کی شخصیت بھی ابھرے گی اور لوگ آپ کے احسان مند ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۲، ۱۱، ۱۷ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں کیوں کہ ان تاریخوں میں کام کرنے سے ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، پیر کے دن بھی آپ اپنے اہم کاموں کی شروعات کر سکتے ہیں، بشرطیکہ پیر کا دن کسی غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، اتوار اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔

یعنی عقیق اور سچا موتی آپ کے راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی پتھر کا استعمال آپ کی زندگی میں سنہرے انقلاب لا سکتا ہے، ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ جنوری، فروری اور اگست کے مہینوں میں اپنی صحت کا

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹		
	۵	۲
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ ہاتھوں قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھاتے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات و احساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے، جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہونا چاہئے، آپ حساب و کتاب کے معاملے میں بہت ہی لاپرواہ ہیں، جب کہ معاملات کو درست رکھنے کے لئے انسان کو حساب و کتاب کے معاملے میں چوکنا ہونا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں گاہے گاہے لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں ہمیشہ بیدار اور چوکنا رہتے ہیں، کبھی کبھی آپ کی سستی علمی کاموں میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور یہ رکاوٹ آپ کے لئے کئی اعتبار سے نقصان دہ بنتی ہے اور آپ کو کسی طرح کے سکون و راحت سے محروم کر دیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم بہت بلند ہیں، ارادے پختہ ہیں اور آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو معاملات میں حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں جو ایک طرح کی پست ہمتی کی علامت ہے۔

خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی حملہ آور ہو تو اسکے علاج میں غفلت نہ برتیں۔ عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو امراض سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کی شکایت ہو سکتی ہے، آپ کو ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ فائدہ پہنچائیں گی، تیز مسالوں اور گرم غذاؤں سے آپ جتنا پرہیز کریں گے آپ کی صحت کے حق میں اتنا ہی مفید ثابت ہوگا۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۷۶ ہیں اگر ان میں اسم ذات الہی کے ۶۶ اعداد بھی شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۳۴۲ ہو جاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر حال مفید ثابت ہوگا، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۵	۸۸	۹۱	۷۸
۹۰	۷۹	۸۳	۸۹
۸۰	۹۳	۸۶	۸۳
۸۷	۸۲	۸۱	۹۲

آپ کے مبارک حروف ح اور ہ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء بھی انشاء اللہ آپ کو اس آئیں گی اور آپ کی تندرستی کا ذریعہ بنیں گی اور آپ کو راحت بھی پہنچائیں گی۔ آپ کی فطرت میں صلح جوئی کا مادہ ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں سے اور اختلافات سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، آپ مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو مفید مشوروں دینے کے خواہر ہیں، یہ الگ بات ہے کہ لوگ آپ سے مشورہ طلب تو کرتے ہیں لیکن آپ کے مشوروں کو اہمیت نہیں دیتے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: مبروحت، احتیاط، اعتماد، ایجاد و اختراع، حق پرستی، صلح جوئی، بہترین سوچ، کشادہ ذہن وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، جلد مشتعل ہو جانا، ضد، ہٹ دھرمی، بحث و مباحثہ وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو خالصتاً آپ کے لئے لکھا گیا ہے، ہمیں امید ہے کہ آپ اس کو پڑھ کر اپنی شخصیت کی نوک پلک درست کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کرتا ہے۔

آپ ہماری رہنمائی سے فائدہ اٹھائیں گے اور اپنی شخصیت کے خدو خال کو مزید نکھارنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

☆☆☆☆

گولی فولاد اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولاد اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولاد اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور ازدواجی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی -20/- روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت -600/- روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz
Abulmali Deoband- 247554

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل و انصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم اور نا انصافی آپ کو کسی طور گوارہ نہیں، آپ نصیحتوں سے بھی بیزار رہتے ہیں، آپ نہیں چاہتے کہ لوگ آپ کے سامنے نصیحتوں کا دفتر کھولیں اور آپ کو کچھ بھی سمجھانے کی کوشش کریں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی اور روپے پیسے کے معاملے میں آپ کی لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے، آپ کی طبیعت میں استحکام ہے اور آپ کو دولت کمانے کی دھن ہے پھر بھی کبھی آپ کاہلی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کر بیٹھتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا عدد دوبار آنا اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ ہمدردی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کی دل کھول لدا د بھی کرتے ہیں، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی انقلاب آئیں گے، عروج و زوال کی کشمکش سے کئی بار آپ کو گزرنا پڑے گا لیکن آپ کی سربلندی اور سرخروئی ہر دور میں برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک ادھورا پن ہمیشہ موجود رہے گا اور کوئی بھی خوشی اور کوئی بھی راحت آپ کو مکمل طور پر نہیں ملے گی۔

آپ کا فوٹو آپ کی مکمل شخصیت کی عکاسی کرتا ہے، آپ کی پیشانی اور آنکھوں کی چمک آپ کے مدبر اور مفکر ہونے کی وضاحت کرتی ہے اور آپ کے بڑے پن کی نشاندہی کرتی ہے۔

آپ کے دستخط سے آپ کی نرمی لیکن خیالات کی پیچیدگی واضح ہوتی ہے اور ایسا بھی محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو کسی ایسی خوشی کی تلاش ہے جو آپ کو کبھی میسر نہیں آ سکے گی۔

ہم نے آپ کی شخصیت کے بارے میں جو کچھ بھی اس کالم میں لکھا ہے وہ آپ کی رہنمائی کے لئے بہت کافی ہے، ہمیں امید ہے کہ

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کی حیرت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ آپ کو حیران پا کر بوڑھے نے کہا۔ ”آگ کے سات سمندر پار کرنے کے بعد انسان کو معرفت حاصل ہوتی ہے اور جب حاصل ہوتی ہے تو پھر اسے اول و آخر کا علم بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

”بے شک! اس کے چاہنے والے ایسی عجیب عجیب حالتوں میں رہتے ہیں کہ انہیں کوئی نہیں پہچان سکتا۔“ حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ نے بوڑھے شخص کا شکریہ ادا کیا اور قید خانہ سے چلے گئے۔

دراصل یہ ایک مشاہدہ تھا جو حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کی قدرت کی طرف سے کرایا گیا۔

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے مرید خاص حضرت شیخ ابوبکر شبلیؒ نے حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کو مراقبہ کی حالت میں دیکھا، آپ اس قدر سکوت کے عالم میں آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے کہ بہت غور سے دیکھنے کے بعد احساس ہوتا تھا کہ سانسوں کا عمل جاری ہے ورنہ کوئی عام انسان دیکھتا تو یہی سمجھتا کہ حضرت شیخ نورانیؒ دنیا سے گزر چکے ہیں، آپ کی اسی حالت کو دیکھ کر حضرت ابوبکر شبلیؒ نے پوچھا۔

”شیخ! آپ نے مراقبہ کا یہ کمال کس سے سیکھا؟“

حضرت شیخ نورانیؒ نے نہایت سادگی کے ساتھ جواب دیا، ”ملی سے۔“

حضرت ابوبکر شبلیؒ یہ جواب سن کر حیران رہ گئے۔ ”وہ کس طرح؟“ حضرت شیخ نورانیؒ نے فرمایا۔ ”ایک دن میں نے ایک بلی کو دیکھا، وہ چوہے کے بل کے سامنے مجھ سے بھی زیادہ بے حس و حرکت بیٹھی تھی۔“

☆☆☆

اصفہان کے شاہی خاندان کے ایک نوجوان نے حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کی شہرت سنی تو اسے آپ سے ملنے کا اس قدر شوق پیدا ہوا کہ وہ بغداد جانے کے لئے بے قرار رہنے لگا۔ شاہ اصفہان نے نوجوان کی یہ حالت دیکھ کر کہا۔ ”تم شاہوں کی اولاد ہو، تمہیں فقیروں سے کیا

اسی طرح ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ راستے سے گزر رہے تھے کہ آپ نے چند سپاہیوں کو دیکھا جو ایک ضعیف و ناتواں انسان کو زد و کوب کرتے ہوئے لئے جا رہے تھے مگر وہ بوڑھے شخص انتہائی صبر و ضبط کے ساتھ سپاہیوں کی مار کھا رہا تھا اور منہ سے آف تک نہیں کرتا تھا۔ حضرت شیخ نورانیؒ کو اس شخص کی قوت برداشت پر بہت حیرت ہوئی، آخر آپ نے سپاہیوں سے پوچھا۔

”تم اس شخص کو کہاں لئے جا رہے ہو؟“

”ہم اسے زنداں کے حوالے کرنے جا رہے ہیں؟“ سپاہیوں نے کہا اور دوبارہ اس بوڑھے شخص کو پیٹنا شروع کر دیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ خاموشی سے یہ تکلیف دہ منظر دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ ضعیف انسان اور سپاہی نظروں سے اوجھل ہو گئے مگر آپ نے آخر تک اس ضعیف انسان کے منہ سے کوئی چیخ یا شکایت نہیں سنی۔

وہ رات حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ نے بڑے اضطراب کے عالم میں گزاری، بار بار آپ کو سپاہیوں کے تشدد اور اس بوڑھے شخص کی خاموشی کا خیال آتا تھا، آخر حضرت شیخ نورانیؒ سے برداشت نہ ہو سکا تو آپ قید خانے پہنچ گئے اور اس ضعیف و ناتواں انسان سے پوچھا۔

”اس قدر کمزوری اور تقاہت کے باوجود تم نے سپاہیوں کے تشدد پر کس طرح صبر کیا؟“

بوڑھے شخص نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ ”صبر کا تعلق جسمانی طاقت سے نہیں انسانی ہمت و شجاعت سے ہے۔“

حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کو اس شخص کے جواب پر حیرت ہوئی، پھر آپ نے دوسرا سوال کیا۔ ”تمہارے نزدیک صبر کا کیا مفہوم ہے؟“

ضعیف و ناتواں شخص نے کہا۔ ”آفات و مصائب کو اسی طرح خوشی کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے جس طرح لوگ مصائب سے نجات پا کر مسرور و مطمئن ہوتے ہیں۔“

نسبت؟

”شیخ نورؒ کی طرف میرا دل کھنچا جا رہا ہے، میں اپنے آپ کو بہت مجبور پاتا ہوں۔“ نو جوان نے پر شوق لہجے میں کہا۔

”اگر تم بغداد نہ جاؤ تو میں تمہارے لئے نیا محل آراستہ کئے دیتا ہوں۔“ شاہ اصفہان نے نو جوان کو لالچ دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ خوبصورت کنیزیں تمہاری دل بستگی کے اتنے اسباب فراہم کر دیں گی کہ تم بغداد کے اس فقیر بے سروساماں کو بھول جاؤ گے۔“

خاندان شاہی کے اس مضطرب نو جوان نے جواب دیا۔ ”عیش و عشرت کے یہ سامان نہایت حقیر اور کمتر ہیں، میرے شوق دیدار کے مقابلے میں ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں۔“

الغرض وہ اصفہانی نو جوان برہنہ پا بغداد کی طرف روانہ ہو گیا۔ حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ اپنا خانقاہ میں تشریف فرما تھے، اچانک آپ نے اپنے مریدوں اور خدمت گاروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”خانقاہ سے لے کر ایک میل تک زمین کو صاف شفاف کر دو کیوں کہ ہمارا ایک عاشق شوق ملاقات میں اصفہان سے ننگے پاؤں چلا آ رہا ہے۔“

”ایک عاشق صادق کو محل اور کنیزیں تو کیا تاج و تخت کا لالچ بھی نہیں روک سکتا۔“

اصفہانی نو جوان حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ کی اس قوت کشف پر حیران رہ گیا، پھر وہ بے تابانہ آگے بڑھا اور آپ کے قدموں سے لپٹ گیا۔ حضرت شیخ نورؒ نے اپنا دست مہربان اس کے سر پر رکھ دیا اور فرمایا۔ ”اے جان بے قرار سن! مرید کی شان یہ ہوتی ہے کہ اگر سارے جہاں کی نعمتیں بھی اسے پیش کی جائیں تو وہ انہیں ٹھوکر مار دے۔“

پھر اہل بغداد نے دیکھا کہ اصفہانی نو جوان نے اپنی پر تعیش زندگی کو ٹھوکر ماردی اور حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ کے در کی گدائی پر رضامند ہو گیا۔

☆☆☆

ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ بیمار ہوئے تو حضرت جنید بغدادیؒ عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں کچھ پھول اور پھل پیش کئے۔

اس واقعہ کے چند سال بعد حضرت جنید بغدادیؒ بیمار ہو گئے، جب حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ کو خبر ملی تو آپ اپنے مریدوں کو لے کر حراج ہری کے لئے حاضر ہوئے، کچھ دیر رسی گفتگو کی پھر اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”جنید میرے بھائی اور دوست ہیں، اس لئے لازم ہے کہ ہم سب ان کا مرض اپنے اوپر تقسیم کر لیں۔“

اس کے بعد بہ آواز بلند دعا فرمائی۔ ”اے سمجائے حقیقی! ہم تیری بارگاہ کرم میں جنید کی صحت کا سوال کرتے ہیں تو ان کی تکلیف ہمیں نکل کر دے اور انہیں مکمل طور پر صحت عطا فرما دے۔“

جیسے حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، حضرت جنید بغدادیؒ کو اپنے جسم میں ایک تغیر محسوس ہوا اور پھر تھوڑی دیر میں بیماری کے سارے اثرات زائل ہو گئے۔

جب حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ رخصت ہونے لگے تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے فرمایا۔ ”شیخ! دوستوں کی عیادت اس طرح کرنا چاہئے۔“

یہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، پھر آپ نے انتہائی رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ”شیخ دوستوں کے لئے یہ جذبہ جاں نثاری آپ ہی کی شان ہے۔“

☆☆☆

حضرت شیخ ابو حمزہؒ اپنی مجلس وعظ میں ”قرب“ کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے، اتفاق سے اس مجلس میں حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ بھی موجود تھے، جب حضرت شیخ ابو حمزہؒ کی تقریر ختم ہو گئی تو حضرت شیخ نورؒ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”جس قرب میں ہم لوگ ہیں، دراصل وہ بعد در بعد (دوری در دوری) ہے۔“

حضرت شیخ ابو حمزہؒ نے فرمایا۔ ”شیخ! پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟“

حضرت شیخ ابوالحسن نورؒ نے فرمایا۔ ”جب بندہ اللہ کو پہچان لے اور اس میں وعظ گوئی کی صلاحیت موجود ہو تو اسے وعظ کہنا چاہئے۔ اگر اللہ کو پہچانے بغیر کوئی وعظ کہتا ہے تو اس کی تقریروں کی بلا (مصیبت) بندوں اور شہروں میں پھیل جاتی ہے۔“

پھر اسی مجلس میں حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ نے فرمایا۔ ”وجد کی حقیقت کا اظہار اس لئے ممنوع قرار دیا گیا ہے کہ وجد ایک ایسا شعلہ ہے جو سر کے اندر بھڑکتا ہے اور شوق کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔“

ایک اور موقع پر حضرت شیخ نورانیؒ نے فرمایا۔ ”سنت کے اتباع کے بغیر اسلام کا راستہ نہیں ملتا، صوفی کی تعریف یہ ہے کہ نہ تو وہ کسی کی قید میں ہو اور نہ کوئی اس کی قید میں۔“

ایک اور موقع پر صوفیاء کرام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا۔ ”صوفیاء کی روحیں غلاظت بشری سے آزاد، کدورت نفسانی سے صاف اور خواہشات سے مبرا ہوتی ہیں، تصوف نہ تو رسم ہے اور نہ علم۔ اگر رسم ہوتا تو مجاہدات سے اور علم ہوتا تو تعلیمات سے حاصل ہو جاتا۔“

حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کا مشہور قول ہے۔ ”تصوف ایک اخلاقی شعبے ہے جو اللہ تعالیٰ کے اخلاق و عادت اختیار کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔“ ”دنیا دشمنی“ اور ”خدا دوستی“ کا نام تصوف ہے۔“

☆☆☆

حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ”میں نے ایک بار طواف کے دوران میں یہ دعا مانگی کہ اے اللہ! مجھے وہ مقام اور وصف عطا فرما دے جس میں کبھی کوئی تغیر نہ ہو۔“

حضرت شیخ نورانیؒ کی اس دعا کے جواب میں ایک صدائے غیبی سنائی دی۔ ”اے ابوالحسن! کیا تو خالق کائنات کے مساوی ہونا چاہتا ہے، یہ وصف تو خاص اللہ تعالیٰ کا ہے کہ اس کی ذات پاک میں کبھی تغیر و تبدل رونما نہیں ہوتا، مگر بندوں میں یہ تغیر اس لئے رکھا گیا کہ وہ اس کی بندگی کا اظہار کرتے رہیں۔“

حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کے سیرت و کردار کی یہ خاص علامت تھی کہ آپ اللہ کی مخلوق سے بہت محبت کرتے تھے، ان کے دکھوں اور غموں کو دیکھ کر بے قرار ہو جاتے تھے اور بڑے سوز و گداز کے ساتھ عام مسلمانوں کی مغفرت کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ مشہور بزرگ حضرت شیخ جعفری خدریؒ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے حضرت شیخ ابوالحسن نورانیؒ کو مناجات کرتے سنا۔“

”اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کو پیدا کیا اور پھر ان ہی کو دوزخ کا عذاب دے گا لیکن تیرے اندر یہ قدرت بھی تو ہے کہ تو ابوالحسن کے وجود

سے جہنم کو بھردے اور اس کے بدلے میں تمام دوزخیوں کو جنت میں داخل فرما دے۔“

حضرت شیخ جعفر خدریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اسی رات خواب دیکھا، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا۔

”ابوالحسن کو ہمارا یہ پیغام پہنچا دو کہ مخلوق کی محبت کے بدلے میں ہم نے اس کی مغفرت فرمادی۔“

یہی وہ جذبہ جاں نثاری تھا کہ جس کے زیر اثر حضرت شیخ نورانیؒ نے مقتل میں آگے بڑھ کر اپنی گرن تلوار کے نیچے رکھ دی تھی اور جب جلاوٹ نے اس بے قراری اور غلجلیت کا سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا تھا۔

”میں اس لئے پہلے قتل ہونا چاہتا ہوں کہ میرے ساتھیوں کو زندگی کی چند سانسیں مل جائیں۔“

ایک دن آپ کے خدمت گاروں نے دیکھا کہ حضرت شیخ نورانیؒ راستے میں بیٹھے رو رہے تھے اور آپ کے قریب ہی ایک اجنبی شخص بھی بیٹھا ہوا گریہ و زاری کر رہا تھا، پھر جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”وہ ابلیس تھا، اس نے اپنی عبادت کو یاد کر کے اس قدر گریہ و زاری کی کہ مجھے بھی رونا آ گیا۔“

ایک دن ایک نابینا شخص حضرت شیخ نورانیؒ کو راستے میں ملا، وہ بہ آواز بلند ”اللہ اللہ“ کا ورد کر رہا تھا، حضرت شیخ ابوالحسنؒ نے اس شخص کو مخاطب کر کے فرمایا۔

”تو کیا جانے کہ اللہ کون ہے؟ اگر جان لیتا تو ایک لمحہ بھی زعمہ نہیں رہ سکتا تھا۔“

جیسے ہی حضرت شیخ نورانیؒ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے، آپ غش کھا کر زمین پر گر پڑے، پھر جب ہوش آیا تو شیخ نورانیؒ ایک ایسے جنگل میں جا پہنچے جہاں بانس کی پھانسیں آپ کے پورے جسم میں چبھی ہوئی تھیں، پھر اسی حالت میں شیخ نورانیؒ کو گھرا لیا گیا، مریدوں، خدمت گاروں اور دوستوں نے آپ کو تلقین کی۔

”شیخ الا اللہ الا اللہ کہئے!“

حضرت ابوالحسن نورانیؒ نے فرمایا۔ ”تم لوگ جس کے ذکر کی تلقین کر رہے ہو میں اسی کے پاس جا رہا ہوں۔“ یہ کہہ کر آپ بادنسیم کے تیز

جھوٹے کی طرح دنیا سے گزر گئے۔

ایک مجلس میں کسی شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے سوال کیا۔
”معرفت میں حضرت ابوالحسنؒ کا کیا مقام تھا؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔ ”شیخ نورؒ اپنے دور کے ایسے صدیقوں میں سے تھے کہ آپ کے بعد کسی عارف نے اتنی حقیقی اور سچی بات نہیں کہی۔“

یہ تھے حضرت شیخ ابوالحسنؒ جن کی بے مثال جرأت اور جاں نثاری کے سبب خلیفہ معتضد باللہ نے صوفیائے عراق کی معافی کا فرمان جاری کیا۔ اگر خدا نخواستہ صوفیوں کی یہ جماعت قتل ہو جاتی تو اللہ ہی جانتا ہے کہ تصوف کی تاریخ کیا ہوتی؟

بہر حال اس واقعے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ بہت زیادہ محتاط ہو گئے تھے اور شاید اسی وجہ سے آپ نے کم علم لوگوں پر اپنی علمی مجلسوں کے دروازے بند کر دیئے تھے اور غالباً اسی باعث آخری عمر میں آپ کے مخاطبین کی تعداد میں سے بھی کم رہ گئی تھی۔

☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار جب میں اپنے روزمرہ کے وظائف میں مشغول تھا تو مجھے نیند آ گئی، پھر میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ آسمان سے اتر، اس نے اپنی روح میرے سینے کے اندر اٹھیل دی اور مجھ سے کہنے لگا۔

”ابوالقاسم اٹھ! اور لوگوں سے خطاب کر، اب تیرے اندر روح موجود ہے۔“

یہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ زار و قطار رونے لگے۔

غالباً یہ اس خواب کے بعد کا واقعہ ہے کہ جب سرور کونین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وعظ کہنے کا حکم دیا تھا۔ قارئین کو یہ راز سمجھ لینا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو علم و حکمت سے سرفراز کرتا ہے تو فرشتوں کے ذریعے اس کے دل و دماغ کے درتے کھول دیتا ہے۔ ایک بار کسی شخص نے حضرت جنید بغدادیؒ سے صوفیاء کے کلام کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ”صوفیاء تو کلام ہی نہیں کرتے۔“

پھر جب اسی شخص نے مشہور بزرگ حضرت عبداللہ بن خلیفہؒ نے

حضرت جنید بغدادیؒ حوالہ دیتے ہوئے یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ”جو کچھ ابوالقاسم (جنید بغدادیؒ) نے کہا وہی درست ہے۔ صوفی کو ان دیکھی دنیا کے سوا کسی چیز سے غرض نہیں ہوتی، پھر جب اس کی زبان کھول دی جاتی ہے اور حق تعالیٰ اسے بولنے کی اجازت نہیں دیتا ہے تو وہ کلام کرتا ہے ورنہ خاموش ہی رہتا ہے۔ فصاحت و بلاغت تو ان لوگوں کا حصہ ہے جو اس موضوع پر اصل کتابوں کی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور انہیں زبان یاد کر لے ہیں۔ (باقی آئندہ)

❦ ❦ ❦

طلسماتی صابن

حاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیرت انگیز پیش کش

رؤسخر، رؤ آسب، رؤ نشہ، رؤ بندش و کاروبار اور رؤ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر اقا دیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ ترڈ اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے دستی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

حاشمی روحانی مرکز

محله ابوالعالی، دیوبند پن 247554

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے

چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر (چوری کرنے والی) قاطمہ بن محمد ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔“
راواہی کہتے ہیں: پس آپ نے مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹ دیا۔
(بخاری و مسلم)

اونٹ دربار رسالت ﷺ میں

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز اپنے پیچھے مجھے سوار کیا اور مجھ سے ایک راز کی بات کہی جسے میں کسی کو بھی نہیں بتا سکتا۔ رسول اکرم ﷺ کو قضائے حاجت کے لئے کسی ٹیلے یا کھجور کے درخت کی آڑ میں چھپنا پسند تھا، چنانچہ آپ ﷺ ایک انصاری کے باغ میں رفع حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔

وہاں ایک اونٹ تھا، رسول اکرم ﷺ کو دیکھتے ہی وہ باریک آواز میں رونے لگا اور اس کی آنکھیں اٹکھار ہو گئیں۔ نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے کان کی کھلی ہڈی پر ہاتھ پھیرا تو وہ خاموش ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ”اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟“

ایک انصاری آیا اور اس نے عرض کی: ”اللہ کے رسول ﷺ! یہ اونٹ میرا ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے جس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں مالک بنا دیا ہے۔ اس نے ابھی مجھ سے شکوہ کیا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو (چارہ کم دیتے ہو) اور کام زیادہ لے کر اس کو تھکا دیتے ہو۔“

رحمت عالم ﷺ کی قید میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

فیصلے کرنے میں فہم و بصیرت کا بہت عمل دخل ہے۔ انصاف پر مبنی فیصلہ وہی کر پائے گا، جو غور فکر کی اچھی صلاحیت رکھتا ہو۔ کہا جاتا ہے کہ انسان میں آٹھ قسم کی ذہانتیں پائی جاتی ہیں، یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کسی ایک انسان میں یہ سب صلاحیتیں بدجہ اتم موجود نہیں ہوتی، کسی میں ایک مکمل ہوتی تو کسی دوسری صلاحیت کی کمی ہوتی ہے، اس لئے تو ہر انسان ہر کام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ مگر ایک ہستی ایسی ہے کہ جن کے بارے میں دنیا والوں نے اپنا قانون بدلا، ان کی تحقیق اس شخصیت کے سامنے ماند پڑ گئی۔ وہ ہستی مسلمانوں کے رہبر و رہنما اسلام کے داعی، انصاف کے پیکر اور ہر صفات میں اپنی مثال آپ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ اپنی سعادت کے لئے آپ ﷺ کے چند فیصلے ذیل میں درج کر رہے ہیں۔ یہ فیصلے ان کے ہیں۔ جن سے دنیا والوں نے فیصلہ کرنا سیکھا ہے۔ جن کے فیصلے کو لوگوں نے اپنے فیصلوں کی حقانیت پر دلیل بنایا۔

عدل یہ ہوتا ہے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مخزومی عورت چیزیں ادھار لے کر انکار کر دیا کرتی تھی، نبی کریم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا، اس کے گھر والے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے (معافی کی) بات کی تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بات کی، آپ ﷺ نے فرمایا: اسامہ! کیا میں تجھے دیکھ نہیں رہا کہ تو مجھ سے اللہ تعالیٰ کی حد کے متعلق بات (سفارش) کر رہا ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ جب ان میں سے بڑے خاندان کا کوئی آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور آدمی

بات بھی میں اللہ کی قسم کھا کر عرض کرتا ہوں کہ آپ ﷺ کے اس شہر پر مجھے تمام شہروں سے بڑھ کر حصہ آتا تھا مگر اب یہ شہر سب شہروں سے بڑھ کر مجھے پیارا لگ رہا ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کے گھر سوار مجاہدین نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جس وقت میں عمرہ ادا کرنے جا رہا تھا، اب آپ ﷺ کی مرضی ہے جو حکم فرمائیں۔

اللہ کے رسول ﷺ نے ان کے قبول اسلام پر خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا: ”تم عمرہ ادا کر لو۔“

حضرت ثمامہ رضی اللہ عنہ جب مکہ میں پہنچے تو ایک شخص انہیں کہنے لگا: ”کیا تو بے دین ہو گیا؟“

ثمامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ”بالکل نہیں! اللہ کی قسم! میں تو اللہ کے رسول ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں اور سنو! یہ بات ہے تو ثمامہ سے تمہارے پاس اب گندم ایک دانہ بھی نہیں پہنچے گا حتیٰ کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں اناج دینے کی اجازت دیں۔ (صحیح بخاری)

چار باتوں کا بیان

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر (رضی اللہ عنہ)

(۱) کشتی کی تجدید (مرمت) کر لے اس لئے کہ دریا بہت گہرا ہے۔

(۲) پورا توشہ لے لے اس لئے کہ سفر بہت لمبا ہے۔

(۳) بوجھ ہلکا کر لے اس لئے کہ گھائی بہت دشوار گزار ہے۔

(۴) عمل کو خالص کر لے اس لئے کہ پرکھنے والا (حق تعالیٰ)

شائد بہت تیز نظر ہے۔

شاعر نے کہا ہے (ترجمہ شعر)

(۱) لوگوں پر توبہ کرنا فرض ہے۔ لیکن گناہوں کا ترک کرنا

واجب تر ہے۔

(۲) مصیبتوں میں صبر کرنا دشوار ہے۔ لیکن ثواب کا ترک کرنا

دشوار تر ہے۔

(۳) زمانہ اپنے حادثات میں عجیب ہے۔ لیکن لوگوں کی غفلت

عجیب تر ہے۔

(۴) ہر آنے والی چیز قریب ہے، لیکن موت اس سے بھی قریب

تر ہے۔

نے نجد کی جانب گھر سوار مجاہدوں کا ایک دستہ روانہ فرمایا۔ یہ مجاہدین حنیفہ قبیلہ کے ایک سردار ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر لائے اور اسے مسجد نبوی کے ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ جب گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے تو ثمامہ سے پوچھا: ”ثمامہ! جو تیرے دل میں ہے کہہ ڈال۔“

ثمامہ کہنے لگا: ”اے محمد (ﷺ) میرے اندر تو خیر ہی ہے لیکن اس کے باوجود اگر مجھے قتل کرو گے تو ایسے شخص کو قتل کرو گے جس کا خون کا بدلہ لیا جائے گا اور اگر مجھ پر احسان کرو گے تو ایسے شخص پر احسان کرو گے جو احسان کی قدر کرنا جانتا ہے۔ یہ بھی بتلا دینا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو مال و دولت کی تمنا ہے تو جس قدر چاہیں تقاضا کریں، اسے پورا کیا جائے گا۔“

یہ جواب سن کر اللہ کے رسول ﷺ کچھ کہے بغیر چلے گئے، حتیٰ کہ اگلے دن تشریف لائے اور ثمامہ سے وہی سوال دہرایا جو پہلے دن کیا تھا۔ ثمامہ نے کہا: ”میرا جواب وہی ہے جو میں آپ کو دے چکا ہوں۔“ ساتھ ہی اپنے جواب کو دہرا بھی دیا۔ اب کے بھی اللہ کے رسول ﷺ کچھ کہے بغیر چلے گئے اور تیسری دن پھر آپ ﷺ ثمامہ کے پاس آئے تو وہی سوال دہرایا۔ ثمامہ نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دو بار دے چکے تھے۔ اب کے اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام کو حکم دیا: ”ثمامہ کو آزاد کر دو۔“

ثمامہ یہاں سے نکلا اور مسجد کے قریب ہی کھجوروں کے ایک باغ میں جا پہنچا، وہاں سے غسل کر کے واپس مسجد میں آ گیا اور اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے آ کر کہنے لگا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔“

پھر کہنے لگا: ”اے محمد (ﷺ)! میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس زمین پر جس قدر بھی چہرے ہیں، ان میں سب سے بڑھ کر مجھے جس چہرے پر حصہ آتا تھا، وہ آپ ﷺ کا چہرہ تھا لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ ان تمام چہروں میں مجھے جس چہرے کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت ہے وہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک ہے۔ اسی طرح میں یہ بات بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ دنیا پر تمام ادیان میں سے مجھے جس دین پر سب سے زیادہ حصہ آتا تھا وہ آپ ﷺ کا دین تھا، مگر اب آپ ﷺ کا دین مجھے تمام دینوں میں سب سے زیادہ محبوب لگ رہا ہے۔ اسی طرح یہ

تبسم فاطمہ

پردہ اٹھانے کی منتظر ہے نگاہ

بی جے پی کی مقبولیت کے گرتے گرائے کا اثر ۱۹۸۱ء کے انتخاب میں نظر آسکتا ہے

چکر چھوڑ کر ایک بار پھر سے سیکولرزم اور جمہوریت کی اعلیٰ قدروں کو اپنا معیار بنائے گی۔ نرم ہندو کا گھریس کی بنیادی فکر کا حصہ ہے۔ بیس برسوں کی سیاست میں کانگریس کو اب اس بات کا احساس ہوا ہے کہ کانگریس کے کمزور ہونے کی ایک وجہ نرم ہندو کا سہارا لینا بھی ہے۔ اس لئے ملک کی بقاء سلامتی اور تحفظ کے ساتھ ہی کانگریس کو دوبارہ مضبوط کرنا ہے، تو اسے کانگریس کی پرانی بنیادوں پر چلتے ہوئے ہی فتح کی امید کرنی ہوگی۔ اور اس حقیقت سے پردہ پوشی ممکن نہیں کہ ہندوستان کی بڑی آبادی آج بھی سیکولر ازم اور جمہوریت کو ہی ہندوستان کی علامت تصور کرتی ہے۔

بچھلے چھ مہینے کے حالات و واقعات کا جائزہ لیں تو ایک خاموش انقلاب کی آمدی کا آہستہ آہستہ ہندوستانی عوام کی طرف بڑھنا ایک ایسا اشارہ ہے، جسے ابھی بی جے پی کے حکمران سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ آمدی بتدریج قریب آتی جا رہی ہے۔ عوام میں انتشار بڑھتا جا رہا ہے۔ کبھی کبھی میڈیا چینل میں بھی بغاوت کی رسم ادا ہو جاتی ہے۔ سمیت پاترا کو لے کر پچھلے دنوں دو حادثے ہوئے۔ ایک خاتون نے انھیں اپنے پروگرام سے باہر کاراستہ دکھایا۔ دوسرا حادثہ بی جے پی کا بھروسہ مندی وی چینل کا تھا، یہاں بھی سمیت پاترا کو بے عزتی کا شکار ہونا پڑا۔ این ڈی ٹی وی پر ہونے والے سی بی آئی کے حملے نے پورے ہندوستان کو جھنجھوڑ دیا۔ جمہوریت پسند اور سیکولر ازم کے محافظ صحافی اکٹھے ہوئے اور ان کی آواز پوری دنیا میں سنی گئی۔ این ڈی ٹی وی پر ہونے والے حملے نے گودی میڈیا (یہ ٹرم سوشل ویب سائٹ پر عام ہو چکا ہے) کے صحافیوں کو پس و پیش میں ڈال دیا ہے۔ یہ نہ بھولیں کہ مخالفت کے باوجود ایک صحافی دوسرے صحافی کی قدر کرتا ہے۔ اس حملے سے گودی صحافیوں کی سمجھ میں یہ بات بھی آگئی

یہ ڈرامہ دکھائے گا کیا سین۔ پردہ اٹھانے کی منتظر ہے نگاہ۔ بلندی اور عروج کو توازن کے ساتھ قائم رکھنا آسان نہیں ہوتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ فتح و کامرانی کے نشہ نے اکثر تخت و تاج کے منصب داروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ شہداد اور فرعون سے لے کر ہٹلر تک کوئی بھی اپنی کامیابی کو برقرار نہیں رکھ پایا اور یہ قصہ ہنوز جاری ہے۔ ایک زمانہ تک بی جے پی ۲۲ صوبوں میں سمٹی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے ایک زمانہ تھا جب جن سنگھ پارٹی کو ہزار کوششوں کے باوجود بھی کامیابی نہ مل سکی تھی۔ اور کامیابی اس لئے نہیں ملی کہ جس سیکولر اور جمہوریت کا آج مذاق اڑایا جا رہا ہے، وہ ہندوستانی سر زمین کی بنیاد کا سب سے اہم حصہ ہے۔ جن سنگھ فرقہ واریت کے ایشو کو لے کر آگے بڑھی تو ہندوستان کے بڑے سیکولر اور جمہوری طبقہ نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی اور جن سنگھ نے دم توڑ دیا۔ ایل کے ایڈوانی بامبری مسجد اور رام جنم بھومی کا چکر نہیں چلاتے تو بی جے پی کا وہی حشر ہوتا جو جن سنگھ کا رہا۔ بامبری مسجد کا مٹر کام کر گیا لیکن اس کے باوجود ۱۹۹۲ء سے ۲۰۰۰ء تک بی جے پی کی حکومت بننے تک جمہوری اقدار اور سیکولر ازم کی بنیاد مضبوط رہی۔ اٹل بھاری واچپی کے دور حکومت میں فسطائی سازشوں کے باوجود ہندو مسلمانوں کو تقسیم کرنے والی سیاست زیادہ کام نہیں آئی۔ کانگریس نے حکومت سنبھالی تو تمام تر بدعنوانیوں اور حزب مخالف کے ہنگاموں کے باوجود گنگا جمنی ملت، سیکولرزم کا کردار اور جمہوریت کا مضبوط ستون اپنی جگہ قائم تھا۔ ہاں یہ ستون مسلسل فسطائی طاقتوں کے حملے سے کمزور ضرور ہو گیا تھا۔ بڑے بڑے سیاسی تجزیہ نگار اور جمہوریت پر یقین رکھنے والے صحافی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ کانگریس کو اس کا کرپشن لے ڈوبا ورنہ کانگریس پر بھروسہ رکھنے کے لئے وجوہات بہت ساری ہیں۔ رائل گاندھی کے حالیہ بیان نے یہ اشارہ دیا ہے کہ کانگریس اب نرم ہندو کا

کہ آنے والے وقت میں سیاست کی زد میں وہ بھی آسکتے ہیں۔

کسانوں کی خودکشی کی خبروں کو لے کر بھی مرکزی حکومت کا رویہ صاف نہیں ہے۔ اب اردن جیٹلی صاحب کہہ رہے ہیں کہ ریاستیں کسانوں کی قرض معافی کا انتظام کریں۔ تازہ رپورٹ یہ ہے کہ تین برسوں میں بے روزگاری میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ اقتدار میں آنے سے قبل نوجوانوں کو روزگار کے خواب دکھانے سے لے کر کسانوں کی قرض معافی کی بات بھی بلند پیمانے پر کی گئی تھی۔ مدھیہ پردیش میں کسانوں کا اور برا حال ہے۔ شیوراج حکومت میں کسانوں

پر قارئین کے معاملے نے زور پکڑا تو کسانوں نے اپنی تحریک تیز کر دی۔ کسان اس بات کو سمجھ رہا ہے کہ شاطرانہ طور پر اس کی زمین چھین کر کاپوریٹ سیکٹر اور ایلیٹ کلاس کے لوگوں کو فائدہ

اب یہ بات عام ہو چکی ہے کہ ملک اس وقت جمہوریت اور سیکولر قدروں سے ناطہ توڑ کر ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھ چکا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ نفرت کی سیاست کبھی کامیاب نہیں رہی۔

ہے۔ ۲۰۱۳ء کے انتخاب میں بی جے پی کے حصے میں صرف ۳۱ لاکھ ووٹ آئے تھے۔ جبکہ اس وقت مودی لبرل شاپ پر تھی۔ مودی لبرل سے ابھی بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اندھ خانے مودی مخالف فضا بھی آہستہ آہستہ تیار ہو رہی ہے۔ ایکٹو آڈیو ویل میں منوہر جوشی، اردن شوری، شتر دگھن سنہا والی بزرگ نسل اس بات سے واقف ہے کہ کس دانشمندی اور سازش کے سہارے مودی حکومت انہیں حاشیہ پر ڈالنے میں کامیاب رہی ہے۔ ان کی خاموشی آنے والے وقت میں کسی بھی ایک طوفان کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتی ہے۔ دوسری

طرف دلت، مسلمان، کسان بے روزگار نوجوان، چھوٹے موٹے تاجر مودی انتظامیہ سے سختی کی وجہ سے سڑکوں پر آگئے ہیں یا خوف محسوس کر رہے ہیں، اس کا خمیازہ بھی مودی حکومت کو اٹھانا پڑ سکتا ہے۔

مودی حکومت کے لئے یہ سخت آزمائش کا وقت ہے۔ وزیراعظم مودی نے کئی مواقع پر یہ بیان دیا ہے کہ وہ سب کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ سب کو ساتھ چلنے سے ہی ملک کی ترقی ہوگی۔ اب وہ وقت آگیا ہے کہ جب وزیراعظم مودی کو ملک میں جیزی سے بڑھ رہی تنگ نظری اور فرقہ پرستی کے خلاف آگے آنا ہوگا۔ گورکھنوں نے ملک کے ماحول کو خراب کر دیا ہے۔ دھو دھند پریشد لو جہاد اور گوتھن دستوں کو سرعام ترشول تقسیم کر رہی ہے۔ مسلمانوں اور دلتوں سے نفرت اپنی انتہا پر ہے۔ اب یہ بات عام ہو چکی ہے کہ ملک اس وقت جمہوریت اور سیکولر قدروں سے ناطہ توڑ کر ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھ چکا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ نفرت کی سیاست کبھی کامیاب نہیں رہی۔ ملک کے سابق آئی اے ایس اور دیگر افسروں نے اشتعال انگیز دیش بھگتی کو منظم سازش قرار دیا ہے۔ ان کے مضر اثرات ترقی کے راستہ میں رکاوٹ ہیں۔ بی جے پی کے گرتے گرائے کا اثر ۲۰۱۹ء کے انتخابات میں نظر آسکتا ہے۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگار اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ملک اس وقت امیر اور غریب دو حصوں میں تقسیم ہے۔ نوٹ بندی کے اثرات میں بھی غریب آئے۔ لاکھوں غریب روزگار سے ہاتھ دھو بیٹھے اور سڑکوں پر آگئے جبکہ بڑے اداروں انڈسٹری اور کارپوریٹ سیکٹر پر اس کا کوئی اثر نہیں دیکھا گیا۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے بی جے پی کے کئی سینئر سیاستداں دبی زبان میں مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اس وقت شتر دگھن سنہا اور اردن شوری جیسے سیاستداں کھل کر مودی کی مخالفت میں سامنے آچکے ہیں۔ سبرامنیہ سوامی جو مودی کے قریبی جانے جاتے ہیں، جی ایس ٹی کے مسئلہ پر وہ بھی یہ بیان دے چکے ہیں کہ جی ایس ٹی کے اثرات اتنے خوفناک ہو گئے کہ مودی کو اگلا انتخاب جیتنا مشکل ہو جائے گا۔ ان تین برسوں میں ملک کی ترقی کے نام پر اگر کچھ ہے تو جیلے ہازی ہے۔ اور اس وقت بی جے پی کی سب سے بڑی طاقت یہ ہے کہ اس کے سامنے حزب مخالف کا شیرازہ اس حد تک منتشر ہو چکا ہے کہ شاید اکیلے کسی بھی پارٹی کو اٹھ کھڑے ہونے میں برسوں لگ جائیں۔ لیکن یہ خوش فہمی آگے آنے والے برسوں میں بی جے پی کے لئے مہلکی بھی ثابت ہو سکتی

منقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

اس طرح گردن ڈالے بیٹھے رہیں کہ جیسے کوئی مرغی کسی دہائی مرض میں مبتلا ہو۔

بقی باتوں کو بھول جاؤ۔ بانو نے اپنی ایک مخصوص ادا کے ساتھ کہا اور جلدی سے اپنے ہونہار دوستوں کی ایک فہرست بناؤ اور ابھی جا کر انہیں دعوت مرثدہ سادہ، بے چارے کب سے دعوت کو ترس رہے ہیں۔ اور میں نے آنا فانا دوستوں کی فہرست بنا کر بانو کے ہاتھ کے ہاتھ میں تھما دی۔

خالہ طمطراق کے صاحب زادے صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں، صوفی اذا جاء، صوفی مل من مزید، معشوق ملت صوفی لن ترئی، غشی مروارید، خواجہ امرود بخش، امیر الہند مولوی صم بکم، صوفی زلزال، خواجہ خواہ مخواہ، صوفی رضاء الہی، صوفی نمکین، مولانا تابو توڑ، شاعر قوم عجیب و غریب عثمانی، صوفی بلغم، صوفی آر پار، صوفی جان جہاں وغیرہ۔

دوستوں کی فہرست پر اُچھتی ہوئی نظر ڈال کر بانو نے کہا، بس! کم سے دو درجن دوستوں کو بلاؤ، دیکھو آج تو میں ان پر مہربان ہوں اور کل کی خدا جانے۔

میں اور بھی کچھ دوستوں کو بلا لوں گا۔ بیگم آج تو تم نے میرے ۱۳ طبق روشن کر دیے، یقین کرو بیگم مجھے یقین نہیں آ رہا ہے کہ میں ابھی تک زندہ ہوں، اپنے دوستوں سے کٹ کر میں تو مر چکا تھا اور آج تم نے مجھے نئی زندگی دی ہے اور انشاء اللہ آج رات کو میں از سر نو بالغ ہو کر تم سے وہ ملاقات کروں گا جو شریف ماں باپ کے اصلی بیٹے شادی سے پہلے شرم و حیا کی موجودگی میں کسی عورت سے کیا کرتے ہیں۔

بانو، مجھے گھور رہی تھی وہ ہونٹوں کے ساتھ ساتھ آنکھوں سے اور ناک سے بھی مسکرا رہی تھی اور اس وقت مجھے صاف طور سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میری مغفرت کر دی گئی ہے اور میں سیکڑوں فرشتوں کے ساتھ

زبے نصیب آج بانو کا موڈ بہت خوش گوار تھا، بات بات پر کھل کھلا رہی تھی، حالانکہ اس سے میں یہ بات دو چار دن پہلے کہہ چکا تھا کہ ہنسنے ہنسانے کی عادت کو اب ترک کر دو شہر کے کچھ مدبرین کا خیال یہ ہے کہ مودی جی عنقریب خوش رہنے والوں پر جی ایس ٹی لگانے والے ہیں، دراصل ہمارے وزیر اعظم کو وہ منہ اچھے لگتے ہیں، جو لٹکے ہوئے ہوں اور جن پر مسلسل ۱۲ بجے رہتے ہوں لیکن اس کے باوجود وہ ان دنوں کچھ زیادہ ہی ہنس رہی تھی اور کچھ زیادہ ہی کھل کھلا رہی تھی اور آج تو حد ہی ہو گئی اس نے مجھ سے بہ ہوش و حواس یہ عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے دوستوں کی دعوت کروں اور انہیں ایسے پکوان کھلاؤں کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹتے رہ جائیں اس کا یہ جملہ سن کر میں شپٹا گیا اور مجھے ایسا لگا کہ قیامت آچکی ہے اور ہم عالم برزخ میں مرنے کے بعد والی زندگی گزار رہے ہیں۔ بانو کا میرے دوستوں پر مہربان ہو جانا بھلا اس زندگی میں کیسے ممکن تھا، میں نے اپنے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا خیریت تو ہے؟ میرے معصوم عن الخطا دوستوں پر یہ مہربانی کیوں؟ کیا ان بے چاروں کا کوئی برا وقت آنے والا ہے۔

کوئی خاص بات نہیں۔ ”بانو نے کہا نہیں کوئی خاص بات نہیں“ بس مجھے کچھ رحم سا آ گیا کہ کافی دن ہو گئے ان کی دعوت نہیں کی، لاؤ انہیں کچھ کھلا پلا دیں۔

دعوت کیسے کرتا، دوستوں کی ایک دعوت کے بعد آپ نے وہ فضیلتا چلایا تھا کہ مجھے میرے مرحوم والدین یاد آ گئے تھے اور اس دن مجھے پوری طرح یہ احساس ہو گیا تھا کہ میں سچ بچ کا یتیم ہوں اور میرا اس دنیا میں کوئی پرسان حال نہیں ہے، بیگم! اس دن تم نے غصے میں کچھ باتیں ایسے بھی بول دی تھیں کہ مجھے یہ احساس ہو گیا تھا کہ میں کچھ بھی ہوں لیکن میں شوہر نہیں ہوں اور شوہر ایسے تھوڑی ہوتے ہیں کہ مرکھنی بلی کے سامنے

دن دہاڑے جنت الفردوس میں بہ شان و شوکت داخل ہو رہا ہوں۔

پیارے قارئین یہ ہماری بیویاں بھی کیا چیز ہیں، کبھی تو ان پر ملک الموت کا گمان ہوتا ہے اور کبھی یہ اتنی مہربان ہو جاتی ہیں کہ یہ لگنے لگتا ہے کہ اللہ میاں نے انہیں خاص اوقات میں اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اس وقت میں اتنا خوش تھا کہ بس خدا کی پناہ اگر بچے گھر میں نہ ہوئے تو فرط خوشی میں نہ جانے کونسا حادثہ ہو جاتا۔

اب آپ جائیں اور اپنے پیار دوستوں کو یہ پیغام پہنچادیں۔
کونسا پیغام! میں اچانک شپٹا گیا۔

وہی پرانا پیغام، جو ہمارے خاندان کا ورثہ ہے، یعنی

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

انشاء اللہ با وضو ہو کر میں یہ پیغام اپنے ایک ایک دوست تک پہنچاؤں گا، بیگم تم نے مجھے آج وہ خوشی عطا کر دی جس سے میں کئی سالوں سے محروم تھا، اللہ تمہارے شوہر کو طویل عمر عطا کرے تاکہ تم بیوہ ہونے سے ہمیشہ محفوظ رہو۔

گھر سے نکل کر میں پہلے صوفی اذاجا کے پہنچا، یہ میری بیوی کے بہت مداح ہیں، یہ بانو کا بنایا ہوا کھانا اتنی مقدار میں کھا جاتے ہیں کہ پھر انہیں ایک ہفتے تک کھانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔

میں نے صوفی اذاجا کو خوش خبری سنائی اور بانو کا محبت بھرا پیغام بھی پہنچا دیا، سن کر ایک دم چمک اٹھے، پھر بولے اس بار ہماری خواہش پورا پورا کر دینا۔

کیسی خواہش؟ کونسا وعدہ!

بنو مت، تمہارا وعدہ تھا کہ اگلی دعوت میں تم اپنی بیگم سے ہمیں طواؤ گے اور ان سے رو برو ملاقات کراؤ گے۔

ابھی مل کر کیا کرو گے بانو پچپن سال کی ہو گئی ہے اور اب تو اس کے چہرے کی شکل بھی ختم ہو گئی ہے۔

میں کچھ سننا نہیں چاہتا مجھے تمہاری بیگم کو دیکھنا ہے، یہ میری دیرینہ آرزو ہے، اس بار میں بغیر اجازت تمہارے گھر میں کس جاؤں گا۔

چلو کل گھر پھر دیکھیں گے، اگر موقع مل گیا تو آپ کی بیواؤ کسی نہ کسی حد تک میں پوری کر دوں گا، اطمینان رکھو۔

میں نے ایک ایک کر کے بھی دوستوں کو دعوت پیش کر دی اور پھر

آکر بانو کو بتا دیا کہ میرے دوست تمہیں بہت دعائیں دے رہے تھے اور تمہارا یہ نقلی شکر پیادا کر رہے تھے۔

ایک بات عرض کرتا چلو کہ میرے کچھ دوستوں کو کچھ دنوں سے شاعری کرنے کی سوجھ بوجھ ہے، کئی دوست تو باقاعدہ اس مرض لاعلاج میں مبتلا ہو گئے ہیں اور کچھ اس مرض میں مبتلا ہونے کے لئے چناب ہیں، چونکہ ان سے سب کا اکلوتا مشیر میں ہی ہوں اس لئے سب فون پر مجھ سے رائے مانگتے ہیں کہ ہم کیا کریں اور اس میدان شاعری میں کس طرح کا قدم رکھیں۔ صوفی زلزال سے تو میں نے صاف صاف یہ تک کہہ دیا تھا کہ آج کل داڑھی والے شاعروں کو عورتیں پسند نہیں کرتیں اور جب عورتیں ہی پسند نہیں کریں گی تو پھر شاعری کا کیا فائدہ، لیکن ان پر شاعری کی دھن سوار تھی، کہنے لگے رو برو ملاقات پر آپ سے بات کروں گا اور میری کوشش تو یہی ہے کہ کسی بھی طرح مجھے شاعر بنادو، مشاعرے سن سنا کر مجھے شاعر بننے کا جنون سا ہو گیا ہے اور بھی کئی دوستوں پر شاعری کا خط سوار ہو چکا تھا۔ میں نے سوچا کہ کھانے کے دوران اس بارے میں سب کو جو صحیح مشورے ہوں گے عطا کروں گا، پھر اس کے بعد وہ جانیں ان کا خدا جانے۔

اور اگلے دن میرے کبھی دوست نہایت کروفر کے ساتھ کہ جیسے میرے گھر کی ہفت اقلیم فتح کرنے آئے ہوں شاہوں کی طرح دغنا تے ہوئے میرے گھر میں داخل ہوئے اور سب نے اس طرح سلام پھینکا کہ جیسے ان کا آنا منجملہ احسان ہوں۔

میرے سب دوست آج کچھ زیادہ ہی خوش تھے کیوں کہ آج ان کی دعوت اچانک ہوئی تھی، ایک طویل عرصہ سے وہ دعوت کو ترس رہے تھے، میں خود انہیں مدعو کرنے کے لئے بے قرار تھا لیکن بانو نے چند سال پہلے یہ وارننگ دیدی تھی کہ اگر دوستوں کی دعوت کرو گے تو وہ گھر سے فرار ہو جائے گی اور پھر کبھی لوٹ کر نہیں آئے گی۔ اس کی اس وارننگ میں گھبرا گیا تھا اور میں نے صبر کی ٹھان لی تھی، کئی دوستوں نے کئی بار فرمائش بھی کی لیکن میں نے سنی ان سنی کر دی، اب بانو کو جب اللہ نے توفیق دیدی تو میں بھی خوشی سے چھوٹے نہیں سکیا اور میرے سب دوستوں کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے عید آ گئی ہو۔

آج جب میں نے اپنے دوستوں کو یہ خوش خبری سنائی کہ آپ

اپنے خیالات کی وضاحت کر دیں تو آپ کی عنایت ہوگی کیوں کہ میں خود بھی ایک شاعر بن کر ابھرنا چاہتا ہوں اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا، میں نے عبد الجبار دھوبی کے بڑے لڑکے کو دیکھا، وہ کل تک لوگوں کے کپڑے دھویا کرتا تھا اور دھوبی ہی اس کی پہچان تھی لیکن کل وہ دھوبی کے ایک مشاعرے میں اس طرح غزل پڑھ رہا تھا کہ جیسے میر وغالب کی روح اس میں سا گئی ہو، ہر شعر پر کہہ رہا تھا کہ مجھے آپ سب کی دعائیں چاہئیں، اس کے ہر ایک شعر پر تالیاں بج رہی تھیں اور لوگ اچھل اچھل کر اس کو داد دے رہے تھے۔ فرضی صاحب کیا اس دور میں بھی معجزے صادر ہوتے ہیں، کسی دھوبی کا مقبول ترین شاعر بن جانا ایک معجزے سے کم نہیں ہے۔

صوفی جی! ”میں نے کہا“ اس طرح کے معجزات اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے چند صلاحیتوں کا ہونا ضروری ہے، سب سے پہلے شاعر کو بے شرم ہونا چاہئے، جب تک وہ پوری طرح بے شرم نہیں ہوگا اس وقت تک وہ کسی دوسرے شاعر کی غزل سامعین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں پڑھ سکتا، بھائیوں میں آپ سے کوئی پردہ نہیں کروں گا، چند سال پہلے مجھے بھی شاعری کا مرض لگ گیا تھا، میں نے بھی غسل خانے اور بیت الخلا میں غزلیں پڑھنے کی مشق صبح شام کی تھی، کئی بار تو میں سوتے ہوئے پوری پوری غزل ترنم سے پڑھ لیا کرتا تھا، بیوی کی آنکھ کھل جاتی تھی اور وہ سہم جاتی تھی کہ انہیں یہ کیا بیماری ہو گئی ہے اور ان کا انجام کیا ہوگا وہ پکڑ کر مجھے کئی ڈاکڑوں اور حکیموں کے پاس بھی لے گئی تھی ان میں سے بعض اطباء یہ کہا تھا کہ یہ مرض تو لا علاج ہوتا ہے، اب اس سے نجات ملنا ممکن نہیں ہے، تم کسی سے جھاڑ پھونک کر کر دیکھ لو اگر تمہاری تقدیر اچھی ہے تو تمہارے شوہر کو اس لا علاج بیماری سے چھٹکارا مل جائے گا، ورنہ صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

اس زمانہ میں شاعری میرا اوڑھنا بچھونا بن کر رہ گئی تھی، دوستوں آپ یقین کریں کہ میں شعروں کو ہم وزن کرنے کے لئے دھاگہ لے کر بیٹھ جاتا تھا اور دونوں مصرعوں کو نہایت سلیقہ کے ساتھ تاپتا تھا اور جب تک دونوں مصرعے برابر نہ ہو جائیں ان میں حروف کی کمی زیادتی کرتا ہی رہتا تھا، اتنی محنت کے باوجود سننے والے میرے شعروں پر داد نہیں دیتے تھے، پھر میں نے کئی بار کے مشورے پر پاکستان کے ایک

لوگوں کی بیدار میری بیوی کی طرف سے ہے تو سبحان اللہ سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہو گئیں۔ صوفی بل من مزید کی داڑھی کا تو ایک ایک بال کھلا ہوا تھا، ان کی آنکھوں کی چمک یہ بتا رہی تھی کہ انہیں یہ سن کر سب سے زیادہ خوشی ہوئی ہے، صوفی قالمی فرط مسرت میں بولے کہ اس دنیا میں بیوی ہو تو بس ایسی جیسی تمہاری، کسی بھی رخ سے دیکھئے سو فیصد اللہ میاں کے ہاتھوں سے بنائی ہوئی لگتی ہے۔ ابوالخیال فرضی صاحب بہت ہی خوش نصیب ہیں آپ کہ اللہ نے آپ کو ایسی بیوی عطا کی، معشوق ملت نے اس بات کی کھڑے ہو کر تائید کی اور فرمایا کہ ایسی عورتیں ہی جنت کی عورتوں کا بھرم رکھنے والی ہیں، کاش ایسی بیویاں ہم سب کی گھروں میں ہوتیں۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ آج کی نشست کا خاص موضوع شاعری تھا اور میرے دوستوں وہ حضرات جن پر ان دنوں شاعری کا جنون سوار ہے مجھ سے یہ مشورہ کرنا چاہتے تھے کہ شاعری کے میدان میں چھلانگ کس طرح لگائی جائے۔

صوفی نمکین نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔ جب ہم ٹی وی پر مشاعرے دیکھتے ہیں تو دل میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ ہم بھی مشاعروں میں بلائے جائیں اور ہمیں بھی لوگ داد و تحسین سے نوازیں اور لفافے بھی عطا کریں۔

میں نے تکلف کو برطرف کرتے ہوئے جواب دیا۔ آج کے دور میں شاعر بننا کوئی مشکل بات نہیں ہے، بس شرم و حیا سے اپنے تعلقات کلی طور پر ختم کرنے پڑیں گے۔

کیا مطلب؟! سب نے حیران ہو کر میری طرف دیکھا۔

میرے دوستوں ”میں نے زبان کھولی“ میں جو کہہ رہا ہوں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہہ رہا ہوں، آپ لوگوں میں سے جو حضرات شاعر بننا چاہتے ہیں انہیں شرم و حیا سے اپنا پیچھا چھڑانا پڑے گا اور جس کو کہتے ہیں ایمانداری اس سے تعلقات منقطع کرنے پڑیں گے، تب ہی آپ کی دھوم دنیا میں ہو سکے گی اور آپ دوئی اور ریاض تک پرواز کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اور اگر آپ نے ایمانداری کو اپنے سینے سے لگائے رکھا اور شرم و حیا سے بھی وابستگی برقرار رکھی تو پھر آپ کا نام نہیں ہو سکے گا، پھر تو آپ دیوبند کی نشستوں میں بھی بلائے جانے کے قابل نہیں بن سکیں گے۔

صوفی آؤں تو پھر جاؤں کھڑے ہو کر بولے۔ فرضی صاحب آپ

شاعر کی غزل ایک مشاعرے میں پڑھ دی، اس غزل کو پڑھتے وقت مجھے اس بے شرمی کا سہارا لینا پڑا جو مجھے بزرگوں کی کچھ بددعاؤں کی وجہ سے میسر تھی، بس اس غزل کا پڑھنا تھا مجھے اتنی داد ملی کہ میں اسے اپنے دامن میں سمیٹ نہ سکا اور اس وقت میں یہ سمجھ گیا کہ جو لوگ آنا فانا بڑے شاعر بن جاتے ہیں اس کا اصل راز کیا ہے۔

اصل راز کیا ہے؟ صوفی بلغم نے پوچھا۔

اصل راز یہی ہے کہ کسی دوسرے شاعر کی غزل دھڑلے سے پڑھو اور از ارہ بے شرمی یہ ثابت کرتے رہو کہ تم اپنی غزل پڑھ رہے ہو، آپ سب مجھے معاف کرنا کہ میں ایسے کئی شاعروں کو جانتا ہوں کہ جو ایک شعر بھی نہیں کہہ سکتے لیکن وہ مشاعرے پڑھنے کے لئے دنیا بھر میں مدعو کئے جا رہے ہیں اور داد بھی اچھی خاصی سمیٹ رہے ہیں اور پیسے بھی۔

صوفی مل من مزید نے پوچھا۔ لیکن اگر کوئی سچ سچ کا شاعر بننا چاہتے ہو پھر وہ کیا کرے۔

محترم صوفی مل من مزید صاحب، آج کل سچ سچ کا شاعر بننے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ انہیں کوئی گھاس نہیں ڈالتا۔ شاعروں میں صرف ان ہی شاعروں کی پوچھ ہوتی ہے جو گلے باز قسم کے شاعر ہوں اور کسی بڑے شاعر کی کوئی ایسی غزل سنا رہے ہوں کہ جسے سن کر فرشتے بھی داد دینے پر مجبور ہو جائیں۔

میں نے اس دور میں جب میں اسی طرح کا شاعر تھا یہ اندازہ کر لیا تھا کہ داد کس طرح وصول کی جاتی ہے، میں نے مشاعرہ لوٹنے کے لئے جھوٹ بولنے کی بھی کافی مشق کی تھی۔ میں ایک مشاعرے میں بلایا گیا تو میں دیوبند ہی سے وہاں پہنچا تھا لیکن کسی مصلحت کی وجہ سے مشاعرہ پڑھتے وقت مجھے یہ کہنا پڑا، رات ہی ایک مشاعرہ پڑھ کر برطانیہ سے لوٹا ہوں، بہت تھکا ہوا ہوں لیکن انتظامیہ کے اصرار کے سامنے مجھے ہتھیار ڈالنے پر پڑے، آپ بہت اچھی طرح مشاعرہ سن رہے ہیں، آپ کی سماعتیں قابل احترام ہیں، ایک شعر ان سماعتوں کی نذر کروں گا اگر آپ نے مجھے اپنی دعاؤں سے نوازا تو پوری غزل سنانے کا حوصلہ کروں گا ورنہ اپنی نشست لوں گا۔

اس کے بعد میں نے ایک بہت بڑے شاعر کا شعر سنا دیا اور جم کیا، سامعین نے دل کھول کر داد دی، پھر میں نے کسی پاکستانی شاعر کی

غزل شروع کرتے ہوئے کہا مجھے داد نہیں چاہئے، داد تو میں برطانیہ سے اتنی بہت ساری وصول کر کے آیا ہوں کہ اب مجھے داد کی ضرورت نہیں ہے، مجھے تو آپ کی دعائیں چاہئیں، غزل پڑھ رہا ہوں اگر گلے کہ میں نے کچھ ٹھیک کہنے کی کوشش کی ہے تو آپ کو خدا کی قسم دعائیں دیتے ہیں بجل سے کام نہ لیں اور جب میں نے غزل کا پہلا شعر کہا تو سامعین نے تالیاں بجا کر شروع کیں۔ جی ہاں میرے دوستوں یہ یاد رہے اس دور میں تالیاں بجا کر ہی دعائیں دی جاتی ہیں، شاید اللہ میاں بھی اب اس طرز سے مطمئن ہوتے ہیں تب ہی تو اچھے شعروں پر سامعین اسی طرح اپنی دعائیں اچھالتے ہیں اور مشاعرے پڑھتے وقت مجھے یہ بھی اعتماد ہوا کہ لوگ داد دل سے نہیں دیتے بلکہ داد سامعین سے زبردستی وصول کی جاتی ہے، چنانچہ میں یہی کرتا تھا، ایک غزل سناتے ہوئے میں نے کہا۔ داد نہیں دو گے تو یہ مت سمجھنا کہ میں گھبرا جاؤں گا، کان کھول کر سن لو اگر داد نہیں دو گے تو صبح تک پڑھتا رہوں گا، داد لینے آیا ہوں اور داد لے کر ہی جاؤں گا اور ادھر کے محلے والے میں نے دائیں طرف اشارہ کیا یہ تو شاید گونگے ہیں تب ہی تو معذور سے بنے بیٹھے ہیں، یہ سنتے ہی لوگ بیدار ہو گئے اور میرے اگلے شعر یہ ثابت کرنے کے لئے کہ وہ گونگے نہیں ہیں سب سے زیادہ داد ان ہی کو دینی پڑی اور میرا تجربہ تو یہ ہے کہ سب سے زیادہ داد اس شعر پر ملتی ہے جو کسی کے پلے نہ پڑا ہو، ایسے شعروں پر تالیاں بجا کر سامعین اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور کچھ لوگ وہ بھی ہوتے ہیں جو شعر و شاعری کی الف بے سے بھی واقف نہیں ہوتے لیکن دوسروں کو تالیاں بجاتے دیکھ کر خود بھی تالیاں بجانے لگتے ہیں۔ اگر آپ ان تمام ٹکٹیکوں سے واقف نہیں ہیں تو آپ کبھی کامیاب شاعر نہیں بن سکتے۔

فرضی بھائی! ”صوفی دلدل بولے“ ہم نے تو یہ تک سنا ہے کہ کئی عالمی شہرت کے شاعر ایسے بھی ہیں کہ جو اردو میں اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے، لیکن وہ جب اپنی غزل سناتے ہیں تو سب سے زیادہ داد ان ہی کو ملتی ہے۔

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ میں کئی ایسے شاعروں سے بھی واقف ہوں گ کہ وہ کسی بھی زبان میں اپنے دستخط نہیں کر سکتے اور انہیں کسی بھی زبان میں لکھنا پڑھنا نہیں آتا لیکن وہ شاعروں میں اس طرح دھناتے

ہیں کہ انہیں دیکھ کر سچ سچ کے شاعروں کو چھٹی کا دودھ یاد آ جاتا ہے، گلزار دہلوی، راحت اندوری، وسیم بریلوی، منظر بھوپالی اور منور رانا جیسے لوگ حیرت کے ذریعوں میں ڈوبنے لگتے ہیں اور انہیں تعجب ہوتا ہے کہ جو لوگ شعر و ادب کے نقطہ نظر سے قطعاً نا بالغ ہیں وہ اتنے اچھے شعر کیسے پڑھ رہے ہیں۔ دراصل شعر و ادب کی دنیا میں بالخصوص بازاری قسم کے شاعروں میں سب سے زیادہ یہ احساس ہوتا ہے کہ مجزے اس گئے گزرے دور میں بھی ہوتے ہیں۔ میرے خیال سے یہ مجزہ ہی ہے کہ جو شخص اردو زبان میں چھوٹے چھوٹے جملوں کی بجائے بھی نہ کر سکتا ہو وہ شاعروں میں غزلیں پڑھتا ہوا دکھائی دے اور اتنی بہت ساری داد وصول کر لے کہ جس کا وہ قطعاً حق دار نہیں ہے۔

آپ تو ہمارا حوصلہ پست کر رہے ہیں۔ ”صوفی کسن نے کہا“ آج کل ہمیں بھی شاعر بننے کا شوق ہو رہا ہے، ہم کئی شاعروں کے گھروں کی کنڈیاں بجارہے ہیں، سوچئے فرضی صاحب اب ہمارے شوق کا کیا حشر ہوگا۔

میں آپ سے یہ نہیں کہہ رہا ہوں کہ آپ شاعر نہ بنیں۔ ”میں نے کہنا شروع کیا“ میں تو آپ کو یہ سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ آپ شاعر تو ضرور بنیں لیکن صرف ایسے شاعر نہ بنیں جنہوں نے اردو زبان کو بے شمار خدمات عطا کئے ہیں جنہوں نے صرف شاعروں میں اپنی موجودگی درج کرائی ہے، نا سمجھ عوام سے دوسروں کے شعر پڑھ کر داد وصول کی ہے اور اردو زبان کو بھیک میں بھی کچھ نہیں دیا ہے۔ ان کے حلیوں سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انہیں اردو زبان سے کوئی لگاؤ ہے، یہ اردو زبان کے نام پر گلف اور یورپ کے چکر لگا رہے ہیں، اردو کے نام پر پیسے بٹور رہے ہیں لیکن ان کے اپنے گھروں میں اردو زبان کی سپری کے عالم میں ہے اور ان کے بچے انگلش میڈیم اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ آج کے دور کی ایک شاعرہ حیاتا برہمن خاندان میں پیدا ہوئی اور اس نے اردو زبان سے سچ سچ کی محبت کی اور اردو زبان کی کتابیں اور اخبارات خرید کر پڑھنے شروع کئے اور وہ شاعری کی پگڈنڈی سے گزرتے ہوئے اسلام تک بھی پہنچی اور متاثر ہوئی اور اس نے اسلام کی حقانیت پر قابل قدر اشعار ہمارے سماج کو عطا کئے، اس طرح کی شاعرات بے شک ہمیں مروجہ شاعروں نے عطا کی ہیں لیکن ہم اس

حقیقت کو فراموش نہیں کر سکتے کہ مروجہ شاعروں نے اردو زبان کو تکلیفیں زیادہ پہنچائی ہیں اور اردو زبان کو تقویت صرف برائے نام عطا کی ہے۔ شاعرہ پیش کرنے والے منتظمین بھی اکثر بیشتر دلالی میں مبتلا ہیں وہ ان ہی شاعروں کی سفارش کرتے ہیں جو انہیں کمیشن دینے کے لئے تیار ہوں، منتظم کو معلوم ہوتا ہے کہ کون شاعر دوسروں سے غزل لکھوا کر یا کسی پاکستانی شاعر کی چرا کر لا رہا ہے لیکن چونکہ اس کو اپنا مختل جاتا ہے اس لئے وہ اس شاعر کو بھی شاعر بنا کر پیش کرتا ہے اور آئندہ کے لئے بھی اسے کمیشن کے لئے تیار رکھتا ہے۔ کچھ شاعر شاعروں میں اپنے یار دوستوں کو ناشتے کا لالچ دے کر لے جاتے ہیں کہ میرے دو تین شعر پڑھتے ہی اسٹیج پر آنا اور میرے گلے میں پھولوں کے گجرے ڈال دینا یہ کام میں بھی اپنی شاعری کے دور میں کروا چکا ہوں، اس طرح کی چھچھوری حرکتوں سے اردو زبان کی ایسی کی تیزی ہوتی ہے اور شاعروں کو بھلنے پھولنے کا موقع ملتا ہے۔ آپ لوگ شاعر ضرور بنو لیکن اس اردو زبان کے لئے بھی کچھ کر سکنے کا جذبہ رکھو کہ جو زبان اس ملک میں اپنی زندگی کی آخری سانس لے رہی ہے اور اس کے نام پر کھانے والے دن بہ دن صحت مند ہو رہے ہیں اور ان کے چہرے امریکہ اور انگلینڈ کے گلی کوچوں میں بھی ہونے لگے ہیں، مجھے خوشی ہے کہ میرے دوستوں نے مجھے خوب سراہا اور شاعری کا ذوق رکھنے والوں نے اس بات کا وعدہ کیا کہ ہم اردو زبان کو وہ سب کچھ عطا کریں گے جس کی وہ بجا طور پر مستحق ہے، صرف گانے اور کھانے تک ہماری شاعری نہیں رہے گی۔ ہماری آج کی نشست بہت سنجیدہ رہی اور بانو نے بھی میری کمر تپتہ تپاتے ہوئے کہا کہ میں آپ کی صلاحیتوں کی داد دیتی ہوں، آپ نے آج اس کا حق ادا کر دیا، کچھ دنوں کے بعد میں ایک دعوت کا اہتمام اور کروں گی، آپ اپنے دوستوں کے ذریعہ قوم تک اسی طرح اچھے پیغام پہنچاتے رہئے۔

میرے پیارے قارئین! چند ہفتوں کے بعد دیوبند میں ایک ادبی نشست ہوئی جس میں میرے ایک دوست نے میری غزل پڑھ دی، دیکھا آپ نے کتنے اچھے ہیں میرے دوست، میرا مشورہ کس قدر مانتے ہیں۔ اللہ انہیں دونوں جہان میں سلامت رکھے۔

(یار زندہ محبت باقی)

مہبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہور اسونٹیس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دوومی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کٹکی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسونٹیس®



بلاس روڈ، ناگپارہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

اچھے برے خواب

جو کچھ معلوم ہوا تھا اس کا ذکر کتابوں میں درج ہے۔

حضور علیہ السلام لوگوں کے خواب سنتے تھے

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابیوں سے اکثر دریافت فرماتے تھے۔ تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔

جس شخص سے اللہ تعالیٰ سے کچھ بیان کرانا منظور ہوتا ہے، وہ اپنا خواب حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا۔

خزیمہ بن ثابت کے فرزند اپنے والد ابو خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میں حضور سرور کوئین ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کر رہا ہوں۔

انہوں نے جب اپنا خواب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا تو آں حضرت ﷺ لیٹ گئے اور فرمایا تم اپنے خواب سچا کر لو۔

چنانچہ حضرت خذیمہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی پیشانی مبارک پر سجدہ کیا۔ (رواہ سرہ ابن جندب)

خوشخبری دینے والے خواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا حضور سید عالم ﷺ نے نبوت کے اثرات میں اب صرف خوش خبری دینے والے خواب باقی رہ گئے ہیں۔

لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ خوش خبری دینے والے خواب کیا ہوتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: اچھے خواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

علماء سے روایت ہے کہ جب بے فکری اور بے خیالی میں یا صبح جسمانی حالت میں کسی رنج و غم کے نہ ہونے پر جو خواب نظر آتا ہے، عام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فتح مکہ کا خواب

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ کو رویائے صادقہ کے ذریعہ ایک سال پیشتر فتح مکہ کا علم ہو گیا تھا۔

چنانچہ سورہ فتح کے چوتھے رکوع میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول ﷺ کا خواب بالکل سچا کر دکھایا، خواب یہ تھا کہ مسلمان انشاء اللہ تعالیٰ اپنے سروں کو منڈوائے اور بال کتروائے ہوئے (احرام کے لباس میں) مسجد حرام میں داخل ہوں گے اور انہیں کسی مخالفت کا خوف نہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ مبارک خواب ایک سال کے بعد ہی پورا ہو گیا اور مسلمانوں نے مکہ معظمہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہو کر شرک و کفر کا نام و نشان مٹا دیا۔

ہجرت سے متعلق خواب

حضرت ابو موسیٰٰ عشری رضی اللہ عنہ سے متفق علیہ روایت ہے کہ حضور سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ایک ایسے ملک کی طرف ہجرت کرتا ہوں، جہاں کھجور کے درخت ہیں۔ مجھے خیال ہوا کہ اس سرزمین کا نام ایمامہ یا ہجرت ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مدینہ یعنی یثرب تھا۔

پھر میں نے تلواریں دوبارہ حرکت دی، تو وہ جیسی پہلے تھی اس سے اچھی ہو گئی۔ اس کی تعبیر وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی اور ان کی جمعیت کزدی۔

اسی طرح احادیث میں حضور ﷺ کے کئی رویائے صادقہ درج ہیں۔

واقعہ کربلا کے متعلق بھی سرکارِ دو عالم ﷺ کے خواب کے ذریعہ

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل
تعلیم و تربیت کا عظیم الشان مرکز
زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے
مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ
کون ہے جو خالصۃً اللہ کے لئے
میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

A.C.NO

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی
مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل
کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ
بڑھائیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

طور پر وہی خواب اعتبار کے قابل ہوتا ہے، جو خواب انتہائی غم، انتہائی
خوشی یا بے ہوشی کی حالت میں دیکھا جاتا ہے، وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا،
خواہ خواب اچھا ہو یا برا عام طور پر جو خواب دن کے وقت دیکھا جائے،
اس کو بھی ناقابل اعتبار سمجھا جاتا ہے۔

رات کے پہلے صبح کے خواب کا نتیجہ چھ ماہ بعد ایک سال بعد ظاہر
ہوتا ہے، رات کے دوسرے صبح میں جو خواب دیکھا جائے اس کا نتیجہ
فوراً ایک ماہ میں ظاہر ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے
کہ ۶/۷/۸/۹/۱۰/۱۱/۱۲/۱۳/۱۴/۱۵/۱۶/۱۷/۱۸/۱۹/۲۰/۲۱/۲۲/۲۳/۲۴/۲۵/۲۶/۲۷/۲۸/۲۹
جائے، وہ سچا ہوتا ہے، اور نتیجہ بھی جلد ظاہر ہوتا ہے۔

تاریخوں کے خواب بھی سچے ہوتے ہیں، مگر نتیجہ ذرا دیر سے
ظاہر ہوتا ہے۔

تاریخوں کے خواب اچھے اور برے دونوں سچے ہوتے ہیں۔
لیکن نتیجہ برسوں کے بعد ظاہر ہوتا ہے، تاریخوں کا حساب قمری ماہ
سے ہے۔

حضرت مولانا حسن الباشی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی
کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی
استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی
مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

باشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی)

پن کوڈ نمبر: 247554

گھریلو ٹوٹکوں سے

زندگی کو آسان بنائیے!

زینت فاطمہ

چہرے کے فالٹو بالوں کے لئے

کچھ لڑکیوں کے چہرے پر بہت زیادہ باریک بال ہوتے ہیں۔ جس سے چہرہ بد نما لگتا ہے اس کے لئے بہت ہی مفید ٹوٹکا ہے ایک خوبانی کچل کر اس میں چاہئے کا ایک چمچ شہد ملا کر پیسٹ بنالیں اور چہرے پر لگا کر پندرہ منٹ بعد دھولیں۔ یہ عمل ہفتے میں تین دفعہ کریں خوبانیوں کا موسم ہو تو ٹھیک ورنہ خشک خوبانی لے کر رات پانی میں بھگو دیں۔ صبح تک نرم ہو جائے گی تو استعمال کریں کچھ عرصہ تک استعمال کرنے سے باریک بال ختم ہو جائیں گے اور چہرہ شاداب ہو جاتا ہے۔

دل کی کمزوری دور کرنا

طب نبوی ﷺ کی رو سے کھجور سے دل کو عوارض ختم کئے جاسکتے ہیں۔ رات کے وقت چند کھجوریں پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح نہار منہ اسی پانی میں کھجوروں کو مسلسل ہفتہ میں دوبار استعمال کریں تو یہ دل کو توانائی کے لئے موثر ثابت ہوتا ہے۔

چہرے کی چکنائیت

چکنی جلد پر ہر وقت چکنائیت رہتی ہے اور دوسری قسم مثلاً خشک یا نارمل جلد پر بھی اکثر چکنائی آ جاتی ہے اس چکنائی کو ختم کرنے کے لئے ٹماٹر کا آدھا ٹکڑا کاٹ کر اس ٹکڑے کو بہت آہستگی سے کم از کم دس سے پندرہ منٹ تک چہرے پر ملیں پھر سادہ پانی سے دھولیں نہ صرف چکنائی ختم ہو جائے گی بلکہ چہرہ چمک اٹھے گا۔

شہد کی مکھی کا ڈنگ شفا

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق پر کتنا مہربان ہے اس کا اندازہ حال ہی میں آنے والی ماہرین کی رائے سے ہوتا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ شہد کی مکھی کا ڈنگ انسان کے لئے خود شفا سے کم نہیں ہے۔ شہد کی مکھیاں بلاوجہ کسی کو نہیں کاٹتی ہیں۔ اگر انہیں تنگ کیا جائے تو یہ ہر لحاظ کو پس پشت ڈال دیتی ہیں۔ یوں ماہرین کی رائے کے مطابق شہد کی مکھی کے ڈنگ کو ٹکالنے یا علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ یہ ڈنگ انسانی جسم میں سفید جراثیم کو طاقت ور ہونے میں مدد دیتا ہے۔ اس لحاظ سے شہد کی مکھی کا ڈنگ انسان کے لئے خود شفا سے کم نہیں لیکن ڈنگ کے بعد ہونے والی تکلیف کو برداشت کرنا بھی بڑے حوصلے کا کام ہے۔ بچے اور خواتین اس تکلیف سے پریشان ہو جاتی ہیں۔ ڈنگ کی جگہ پر مسلسل کھجلی اور جلن سے دن گزارنا دشوار ہو جاتا ہے۔ اگر ڈنگ والی جگہ پر تھوڑا سا سرکہ متواتر وقفے وقفے سے لگاتے رہیں تو کھجلی اور جلن کی تکلیف ختم ہو جائے گی۔

چہرے پر چمک پیدا کرنے کے لئے

کچھ لوگوں کے چہرے نقوش کے اعتبار سے تو جاذبیت رکھتے ہیں مگر چمک نہیں رکھتے۔ اس کے لئے مرد و عورت کی تمیز نہیں یہ نسخہ سب استعمال کر سکتے ہیں۔ لیمو کا رس ایک چمچ، زعفران چند چمچاں (پسی ہوئی) روغن زیتون ایک چمچ سب کو ملا کر رکھ لیں۔ رات کو سوتے وقت چہرے پر لگائیں بلاناغہ چند دن ایسا کرنے سے چہرے کی جلد چمک اٹھے گی۔

خوب مسل کران کا گاڑھا پانی سر میں لگالیں۔ چندہ منٹ بعد سر کو دپانی سے دھولیں۔ ایک دو ماہ میں ہی بال کالے ہو جائیں گے۔

ہڈیاں مضبوط کرنا

لہوں میں حیاتین (سی) کی وافر مقدار ہونے کی وجہ سے یہ دودھ پلانے والی ماؤں اور حاملہ عورتوں کے لئے بہترین زود ہضم غذا ہے۔ بڑھتے اور پرہان چڑھتے ہوئے بچوں کو عمر کے مطابق پانچ سے سات قطرے تک اس کے رس کا استعمال ہڈیاں مضبوط بناتا ہے۔ نیلشیم کی ضروری مقدار فراہم کرتا ہے اور پیٹ ہلکا کر کے چستی پیدا کرتا ہے۔ اگر اسے آدمی یا ایک بچے شہد میں ملا کر استعمال کر لیا جائے تو بچے موٹے تازے اور رنگ برنگے دستوں سے محفوظ رہتے ہیں اور آسانی سے دانت نکالتے ہیں۔

جالوں کی صفائی

جہاں دھول مٹی زیادہ ہو وہاں عموماً جالے زیادہ لگتے ہیں جالو کی نرم جھاڑو سے صاف کر لیں پھر ایک نرم کپڑے کو تیز گرم پانی میں بھگو کر ہلکا ہلکا چوڑ لیں اس کپڑے کو کسی ڈنڈے کے سرے پر کس کے باندھ لیں اور پھر اس گرم کپڑے کو دیواروں پر پھیریں دو سے تین مہینے تک آپ کو جالے نظر نہیں آئیں گے۔

دانت سفید تر بنانا

دانت قدرت کی ایسی نعمت ہے جو غذا کو چبانے کے علاوہ ظاہری خوب صورتی کا کام بھی دیتے ہیں۔ مارکیٹ میں بہت تعداد میں ٹوٹھ پیسٹ دستیاب ہیں جو دانتوں کی صفائی کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال کا کام بھی کرتے ہیں لیکن اگر دانتوں کو سفید تر بنانے کے لئے ان پر اسٹرابری کا کٹا ہوا کنکڑا ملیں اس سے دانت سفید تر ہو جائیں گے۔

جگری کی گرمی کے لئے

طب یونانی میں گاجر کا مربہ استعمال کرنے کا رواج ہے۔ اسے سردیوں اور گرمیوں میں کھایا جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے جگر کے سدے ٹھٹھتے ہیں۔ گندم کے آٹے کی روٹی کے ساتھ گاجر کا مربہ کھانے سے بدن کو قوت ملتی ہے۔

عینک کے نشان

عینک پہننے کی وجہ سے اکثر نشان پڑ جاتے تو ذرا سی پٹرو لیم جیلی لگا کر عینک پہنیں تو نشان نہیں پڑیں گے۔

انٹریوں اور پیٹ کے کیڑے

ایک روسی تحقیق کے مطابق کھجور کے کثرت سے استعمال سے انٹریوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ کھجور سے انٹریوں کے انگلشن ختم ہو جاتا ہے۔

خوش و خرم اور تازہ دم دکھائی دینا

ہر وقت خوش اور تازہ دم دکھائی دینا ہر خاتون کی خواہش ہوتی ہے۔ اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے چہرے پر لکان یا پڑمردگی نہ جھلکے۔ اس امر کے لئے دن میں دو یا تین بار تازہ لیون کا عرق نصف گھنٹے تک لگائے رکھنے کے بعد چہرہ اچھے صابن اور تازہ پانی سے دھونے سے خاصا فرق محسوس ہوگا۔

نشہ والی چیزوں سے نجات

شراب کے نشہ میں مبتلا انسان کا نشہ دور کرنے کے لئے کھجور تریاق کا کام کرتی ہے۔ اس کے لئے پینے والے صاف پانی میں تازہ کھجوریں ڈالنے کے کچھ دیر بعد اس کا پانی پلایا جائے تو نشہ دور ہو جاتا ہے۔

جگر یا گردوں میں پتھری

جن مریضوں کے جگر یا گردوں میں پتھری ہو انہیں آلو کا زیادہ استعمال کرنا چاہئے اور پھر دن میں چار پانچ سیر پانی پینا چاہئے۔ ایسا کرنے سے پتھری ریزہ ریزہ ہو کر نکل جاتی ہے۔

بالوں کو سیاہ چمک دار بنانا

بعض خواتین حضرات کے بال وقت سے پہلے ہی سفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں، جو یقیناً پریشانی والی بات ہوتی ہے۔ اگر بال سفید ہو رہے ہوں تو انہیں دھونے کے لئے سیکا کائی آملا اور بال چھڑ کوٹ کر رات کو لوہے کے برتن میں بھگو دیں صبح کو ان چیزوں کو پکا کر

ناخنوں کی مضبوطی کے لئے

ناخن اکھڑنے یا پھٹنے لگیں تو پانچ تو لے شیترج کا جو شاندار تیار کر کے اس میں سرکہ اور شہد بالترتیب پانچ تو لے اور دو تولہ ملا کر پکائیں پکانے کے بعد شیشی میں ڈال کر ناخنوں پر لگانے سے مفید نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اپنے سخت ناخنوں کو جیلاٹن (چیپ دار مادہ) میں روزانہ پندرہ منٹ تک بھگو کر رکھیں ناخن مضبوط ہو جائیں گے۔ اپنے ہونٹوں کو نرم بنانے کے لئے کچے دودھ سے مساج کریں۔

مکھیوں سے نجات کے لئے

مکھیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ڈبل روٹی کے ایک سلائس پر تھوڑا سا جام لگا کر ایک پلیٹ میں رکھ دیں اور اس پر کوئی بھی زہریلا سپرے کر دیں، ساری مکھیاں اس کو کھانے کے لئے آئیں گی اور مرجائیں گی۔

سرسوں کے تیل کے جھاگ

اکثر لوگ جب سرسوں کے تیل میں کوئی چیز فرائی کرتے ہیں تو اس پر بہت سا جھاگ آجاتے ہیں اس جھاگ کو ختم کرنے کے لئے سرسوں کا تیل کو اچھی طرح گرم کریں اور فرائی کرنے سے پہلے بسن کے پانچ یا چھ جوئے تیل میں ڈال کر انہیں اچھی طرح جلا کر نکال دیں۔ اب اس میں کچھ بھی فرائی کر لیں۔ بار بار کے استعمال کے باوجود تیل پر جھاگ نہیں آئے گی۔

موٹاپے سے نجات

موٹاپے کی حالت میں لیموں کا عرق نیم گرم پانی میں ملا کر روزانہ استعمال کرنے سے وزن آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

قالیں دھونا

مشین کا پرنڈ قالین ہے تو آسانی سے دھل جاتا ہے۔ اسے کسی صاف جگہ پر بچھائیں۔ پانی کا پائپ لگا کر قالیں گیل کریں اور سرف چھڑک دیں۔ کپڑے دھونے والا برش لے کر رگڑیں اور پھر کھلے پانی میں دھو ڈالیں۔ دیوار پر ڈال کر سکھائیں۔ فرش پر بچھا کر تھوڑا سا پٹرول

جھاڑن پر لگا کر ہلکا سا ہاتھ پھیر دیں تاکہ چمک آجائے۔

عطر کا داغ دور کرنا

عطر کے داغ کپڑوں پر نمایاں نظر آتے ہیں۔ آپ دھبوں پر تھوڑی سی ٹائری چھڑک دیں۔ خوب ملیں اور نیم گرم پانی سے دھو لیں۔ پٹرول سے بھی رنگین دھبے دور ہو جاتے ہیں، مگر بعد میں انھیں دھوپ میں ڈالنا پڑتا ہے، ورنہ خوشبو کی بجائے کپڑوں سے پٹرول کی بو آتی ہے۔ پٹرول کو روٹی کی پھریری پر لگا کر داغ کو ترکر دیں۔ پھر صاف کپڑا لے کر دھبہ کو رگڑ رگڑ کر ختم کر لیں۔

فرنیچر کو دیمک سے بچانا

فرنیچر کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے کمرے کو اچھی طرح بند کر کے گندھک جلائیں اور اس کا دھواں دیں۔ وہاں جس قدر کیڑے مکوڑے ہوں گے فوراً ختم ہو جائیں گے اس کے علاوہ وہاں مچھر اور مکھیاں بھی باقی نہ رہیں گی۔

چیونٹیوں سے نجات کے لئے

گھر میں چیونٹیوں سے بچاؤ کے لئے گھر کے دروازے کے کونے میں آدمی چھلکا اتری پیاز رکھ دیں۔ چیونٹیاں گھر میں نہیں آئیں گی۔

چیونگم کے داغ

چیونگم کپڑے پر چمک جائے تو بڑی مشکل سے اترتی ہے۔ بچوں کو منع کریں چیونگم کپڑوں پر نہ چپکائیں۔ چھری ذرا گرم کر کے چیونگم اتار لیں۔ پھر اسپرٹ میں بھگو دیں۔ اس کے بعد صابن سے دھو لیں۔

مختلف رنگوں کے داغ

بازار سے ”رنگ کاٹ“ کہہ کر سفوف خرید لیں۔ عام پنساریوں کے ہاں ملتا ہے اسے بہت احتیاط سے لیبل لگا کر شیشی میں بچوں سے محفوظ رکھیں۔ رنگ کاٹ سے مختلف رنگوں کے داغ اتر جاتے ہیں، بلکہ عام کپڑوں پر دھبے پڑ جائیں تو اس سے دھونے سے ختم ہو جاتے ہیں۔

چکنائی کے داغ دور کرنا

رم کپڑوں پر اکثر چکنائی کے داغ لگ جاتے ہیں۔ چکنائی

پلاسٹک کے برتن پہلے صابن سے صاف کریں۔ پھر دم اور نمک سے صاف کر کے دھولیں۔

زنگ کے داغ

زنگ کے داغ بہت برے لگتے ہیں۔ اس پر آپ لیموں کا رس اور نمک ملیں۔ خشک ہونے پر سرف اور گرم پانی سے دھولیں۔ ہلکا داغ اتر جائے گا۔ داغ پرانا ہے تو چاول اہال کر کھولتی ہوئی بچ میں داغ والا حصہ دیں اور دو گھنٹہ بھینکے دیں۔ پھر صابن سے دھوئیں۔

انگلی چوٹ سے نیلی ہو جانا

بعض دفعہ چوٹ سے خون جم جاتا ہے۔ سیاہی مائل نیلا دھبہ پڑ جاتا ہے۔ اس کے لئے آپ شہد میں تھوڑا سا نمک ملا کر دھبہ پر لپ کریں۔ دو تین بار لگانے سے جلد کی سیاہی دور ہو جائے گی۔ اسی طرح جل جانے پر خالص شہد کا لپ ٹھنڈک دیتا ہے۔ شہد نہ ہو تو خالص پیاز کا رس لگائیں۔ نیل پانی میں گھول کر لپ کر دیں۔

کھانسی سے نجات

کھانسی تین حریفی لفظ ہے لیکن یہ ایسا خوفناک مرض ہے کہ انفرادی طور پر ہی تکلیف دہ نہیں بلکہ اہل خانہ کو بھی بے چین کر دیتا ہے۔ کھانسی کی تین اقسام ہیں اور یہ آسان اور سستا نسخہ تینوں اقسام کی کھانسی میں یکساں مفید ہے: ایک پاؤ سوئف لیجے اس کو باری پیس لیں جب کھانسی آئے تو چائے کا چمچ لیجے اور ایک کپ چائے بنا لیں۔ پہلے سوئف کھالیں پھر چائے پی لیں کھانسی ٹھیک ہو جائے گی۔

آشوب چشم

پیاز امراض چشم میں مفید ہوتا ہے۔ اگر آنکھیں داغ دے رہی ہوں تو پیاز کا پانی اور خالص شہد ہم وزن لے کر اور دونوں کو ملا کر سلائی سے آنکھ میں لگانے سے آنکھیں صاف ہو جاتی ہیں۔

دانت کے درد کے لئے

اگر لہسن کو گرم کر کے دانتوں کے درمیان رکھ کر دبایا جائے تو دانت کے درد کو فوراً تسکین مل جاتی ہے اگر کثیرا لگنے سے دانت میں درد

کے داغ پر تھوڑا دبی لگا دیں اور پھر صاف کر لیں۔ دھبے صاف ہو جائیں گے۔

کتابوں کو کیڑوں سے بچانا

لیموں کے چھلکے کتابوں میں رکھنے سے کتابوں میں کیڑا نہیں لگتا۔

دروازوں کی چرچراہٹ دور کرنا

صابن کے پچھلے کڑے سرسوں کے تیل میں گرم کرنے کے بعد لکڑی کے دروازوں اور چار پائیوں کے جوڑوں (قبضوں) میں ڈالنے سے کافی عرصہ کے لئے چرچراہٹ ختم ہو جاتی ہے۔

جوؤں کا خاتمہ

جو حضرات جوؤں کی وجہ سے پریشان رہتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ سر میں پیاز کا رس تیل کی طرح ڈالیں۔ اس سے جوؤں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس کا ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ جو بال جھڑ چکے ہوں گے وہ دوبارہ اُگ آئیں گے۔

تنگ جوتے

جوتا تنگ ہو جائے تو پرانا فلائین کا کپڑا تیز گرم پانی میں بھگو کر نچوڑ کر جوتے کے اندر ٹھونس دیں۔ گرمی سے جوتا پھیل جائے گا۔

چاول کو کیڑوں سے بچانا

چاول میں پسا ہوا موٹا نمک اور ہلدی ملا کر رکھیں۔ چاول جلدی خراب نہیں ہوں گے اور کیڑا بھی نہیں لگے گا۔ نمک موٹا ہوتا کہ چھن جائے دیہات میں منوں کے حساب سے چاول اسی طرح رکھے جاتے ہیں۔

سالن کے داغ دور

سالن کے داغ فوراً صاف ہو سکتے ہیں گرم پانی سے دھو کر اس پر سرف ڈال دیں۔ جماگ بنا کر رگڑیں، پھر دھو دیں۔ داغ باقی رہ جائے تو صابن کی لکیر لے کر داغ پر رگڑ دیں اور کپڑے کو دھوپ میں رکھ دیں۔ آدھ گھنٹہ بعد برش رگڑ کر دھو ڈالیں۔ داغ ختم ہو جائے گا۔

پلاسٹک کے برتن دھونا

دم میں نمک ملائیں اور گرم پانی کی مدد سے خوب دھوئیں۔

ہو تو سینہ و رکھن کے پانی میں حل کر کے اور اس میں روئی تر کر کے دانت کے سوراخ میں رکھنے سے تسکین ہو جاتی ہے۔

معدہ کا محافظ

گاجر جو معدہ کا محافظ قرار دیا جاتا ہے۔ اس میں شامل سوڈیم، پوٹاشیم، فاسفورس، کیلشیم سلفر وغیرہ اسہال کی صورت میں نمکیات کی کمی واقع نہیں ہونے دیتے۔ جن بچوں کو اسہال کی شکایت ہو انہیں چاہئے کہ وہ آدھا کلو گاجر کو ایک سو پچاس ملی لیٹر پانی میں ابال کر نرم کر لیں۔ اس کے بعد پانی تمھارے اس میں آدھا کھانے کا چمچ نمک ڈال لیں۔ یہ مشروب ہر تین منٹ بعد مریض کو پلانے سے چوبیس گھنٹے کے اندر بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔

ہاضمہ کی خرابی

قبض کے علاوہ کمزور معدہ کی وجہ سے غذا ہضم نہ ہونے کے باعث کھٹی ڈکاریں آتی ہیں۔ پیٹ بھرا بھرا لگتا ہے، گیس بنتی ہے جس سے معدہ میں تیزابیت کے باعث جلن ہوتی ہے۔ گاجر ایک ایسی غذا ہے جس سے ہاضمہ تیز ہوتا ہے۔ اس میں شامل اجزاء انتڑیوں کے امراض سوزش، السر، قولنج اور بد ہضمی کو رفع کرتے ہیں گاجر جراثیم، بیکٹریا کی دشمن ہے۔ بچوں کے کیرے خارج کرنے کے لئے بھی یہ مفید غذا اور دوا ہے۔

چہرے کی خارش

مولی کا رس نکال کر چہرے پر ملیں۔ رس خشک ہونے پر منہ دھولیں۔ مولی کا رس ابٹن میں ملا کر بھی منہ دھو سکتے ہیں۔ جو کے آٹے میں مولی کا رس ملا کر چہرے پر ملیں۔ اس سے بھی فائدہ ہوگا۔

دل کے امراض کے لئے

یہ بات حقیقت ہے کہ انسانی بدن کے مضبوط ترین ”عضو“ یعنی دل کا علاج سب سے زیادہ نازک ترین سبزی بلکہ اس کے باریک ترین پردوں یا پتوں سے کیا جاتا ہے۔ آپ کو اس بات پر ضرور حیرت ہوگی مگر ایسا ہے اور آپ کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ یونانی حکماء کا یہ فیصلہ بالکل درست اور سو فیصد مفید ہے کہ پیاز کی نازک پتھریوں میں گوشت پیدا

کرنے والی نمکیات اور وٹامنز کی کثیر تعداد پائی جاتی ہے۔

چنانچہ ماہرین حکیموں، اور طبیبوں کا یہ فیصلہ ہے کہ پیاز دل ارد گرد چربی جمع نہیں ہونے دیتا کیوں کہ پیاز کے چکنے خلیوں میں چربی کی تہیں جنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ گویا اس معمولی سبزی میں قدرت نے دل کی شفا کے لئے اجزاء کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے۔ روئی کے ساتھ پیاز کی گانٹھ استعمال کیجئے تو یہ ایک عمدہ سالن کا کام دیتا ہے۔ اگر دونوں کے ساتھ آدھا پاؤ پیاز (دو گانٹھ) کھایا جائے تو پورے دن کے غذائی اجزاء انسان کو حاصل ہو جاتے ہیں اور پیاز بدن کی زہریلی ہوا کو روغنی اجزاء سے پاک کر دیتا ہے۔

گیس ٹربل

اگر کوئی گیس یا ہاضمہ کی کمزوری میں مبتلا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایک پاؤ پیاز کے ٹکڑے کرے اور انھیں ایک مرتبان میں آدھ سیر سرکہ ڈال کر دو دن دھوپ میں رکھے پھر کھانے کے بعد ایک تولہ سرکہ میں بھگویا ہوا پیاز کھایا جائے تو ہاضمہ مضبوط ہوگا اور گیس سے چھٹکار مل جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ پیاز کا محلول کھانے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔ اور ان پر میل نہیں جنے پاتی۔

زکام سے نجات

تلی کے پانچ پتے تین چار کالی مرچوں کے ساتھ نہار منہ چبائیں۔ تلی میں گندھک ہوتی ہے اس لئے اس کے پتے کو پہلے ہاتھ سے گولی بنا کر نگل لیں۔ کالی مرچ کو چبا کر کھالیں۔ زکام سے راحت ملے گی۔

جوڑوں کے درد کے لئے

ایسا تیل جس میں مچھلی کو تھلا گیا ہو اور بچ گیا ہو جوڑوں پر لگانے سے جوڑوں کے درد کے درد میں آرام آ جائے گا۔

حضرت نبی کریم ﷺ سے منقول ہے

(۱) صغیرہ گناہ پر مداومت کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ کبیرہ ہو جاتا ہے)۔ (۲) اور استغفار کے ساتھ (کبیرہ) کبیرہ نہیں رہتا۔ (بلکہ معاف ہو کر ختم ہو جاتا ہے)۔ جاتا ہے۔

تحریر: فقیر محمد افضل چشتی

نایاب عمل رزق

اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ نئے چاند کی پہلی رات ہر رات یہ عمل کریں۔ دو رکعت نماز نفل کے بعد الحمد شریف تین دفعہ سورہ اخلاص تین دفعہ پڑھیں۔ پھر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ ستر مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پھر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ حاجت برآئے گی۔

نقش برائے فراخی رزق

یہ نقش فراخی رزق کے لئے ہے۔ جمعہ کے دن مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے سیدھے بازو میں باندھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ رزق وسیع ہوگا۔

۷۸۶

بِسْمِ	اللَّهُ	الرَّحْمَنِ	الرَّحِيمِ
يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ
يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ
يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ	يَا غَفُورُ

نقش برائے رزق و حاجت

یہ نقش نوچندی جمعرات کو مشک وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ رزق و حاجت پوری ہوگی۔

۷۸۶

۱۶	۲۹	۲۶	۲۳
۲۷	۲۲	۱۷	۲۸
۲۱	۲۴	۳۱	۱۸
۳۰	۱۹	۲۰	۲۵

روحانی عملیات برائے اعمال چشتیہ کے عنوان سے آج اپنے دادا اور نانا کے عطا کردہ عملیات ضرورت لے کر حاضر خدمت ہوں۔ عملیات کے شائقین حضرات کو یقیناً میری کاوش ضرور پسند آئے گی۔ جائز کاموں میں ان اعمال کی اجازت دیتا ہوں اور ناجائز کاموں میں یہ فائدہ نہ دیں گے۔

عمل برائے حل مشکلات

اگر کسی گھر میں ہر وقت پریشانیاں و مصیبتیں رہتی ہوں اور ختم ہونے کا نام نہ لے رہی ہوں تو صبح کی نماز کے بعد پڑھیں۔ یہ عمل ۹ دن کریں انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ عمل یہ ہے۔ ۹ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر بارہ سو بار پ یا ر یا رشید پھر ۹ بار درود شریف پڑھیں انشاء اللہ ۹ دن کے اندر مسئلہ حل ہو جائے گا۔

عمل برائے رزق

یہ عمل رزق کے لئے ہے۔ اگر کسی کا رزق باندھ دیا ہو۔ رزق میں کمی ہوتی جارہی ہو یہ عمل جمعرات کی رات سے شروع کریں۔ ۹ دن پڑھیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ عمل یہ ہے۔ ۹ مرتبہ درود شریف ۹۰۰ دفعہ یا بدیع پھر ۹ مرتبہ درود شریف ۳۱۳ مرتبہ یا بدیع السموات والأرض پھر ۹ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

عمل برائے حاجب

اگر کسی کو کوئی طلب ہو تو صبح کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف ۲۱ دفعہ سورہ السم نشوح پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل ۲۱ دن کریں۔ انشاء اللہ رزق وسیع ہوگا۔ جائز حاجت پوری ہوگی۔ اپنے مقصد میں کامیابی ملے گی۔

حاجت برآنے کے لئے

یہ عمل حاجت برآنے کے لئے ہے۔ یہ عمل تین دن کریں۔ انشاء اللہ

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

حیوانیں غذائیں

ابتدائے آفرینش سے حیوانات انسانی غذا میں داخل رہے ہیں اور تاریخ کا کوئی ایسا دور نہیں ملتا جس میں انسان نے حیوانات کو بطور غذا استعمال نہ کیا ہو، یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اور بطور نتیجہ انسان حیوانات سے جس حد تک غذائیت حاصل کر لیتا ہے اس قدر کسی دوسرے ذریعہ سے نہیں حاصل کر پاتا، حیوانی غذائیں آج کے دور میں بہت بڑی ضرورت کو پورا کرتی ہیں اور بہت جلد جسم کا متبادل حصہ بننے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔

غذا کوئی بھی قابل اعتراض نہیں، گوشت کو جو بعض طبیعتیں قبول نہیں کرتیں اس کی کوئی سائنٹفک بنیاد نہیں جو حضرات گوشت کو انسان کی خوراک میں داخل کرنا پسند نہیں کرتے انہیں اپنے جذبے کا ضرور احترام کرنا چاہئے اور اپنے کھانے کی چیزوں کو اپنی مرضی کے مطابق رکھنا چاہئے لیکن اپنی رائے کو دنیا بھر کے قابل عمل بنانے کی ذمہ داری سے انہیں سبکدوش رہنا چاہئے۔

گوشت خوری انسان کی غلطی ہے اور نہ محض تفریحی مشغلہ بلکہ گوشت کے متعلق دنیا کی تمام طبوں کی تحقیق و ریسرچ یہ ہے کہ وہ بہترین غذا ہے۔ آئیورڈیک کا نظریہ بھی اس مسئلے میں کسی طب سے مختلف نہیں، عام فطرت انسان بھی اس سے بڑی محبت رکھتی ہے، دنیا کی تمام طبوں نے گوشت خوری کی یکساں اہمیت تسلیم کی ہے اس کو انسان کی سب سے زیادہ غذا ثابت کیا ہے اور اس سلسلہ میں اس نکتہ کی بھی وضاحت کردی ہے کہ انسان کے اعضاء تغذیہ کی بناخت گوشت خوری کے مطابق ہے۔

انسان کے لئے گوشت خوری کی اہمیت کو تمام طبوں نے جس طرح سے بے نقاب کیا ہے اس سے تعلیم یافتہ حضرات واقف ہیں لیکن آئیورڈیک نے اپنے مخصوص انداز میں گوشت خوری کے جو اوصاف

بتائے ہیں ان سے کم لوگ واقف ہوں گے۔ ہندوستان کی اس قدیم طب کا نظریہ گوشت خوری ایک انکشاف کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے یہاں بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

چھٹی صدی قبل مسیح کا ایک نامور وید سشرت ہے یہ اناجی اور سرجری میں زیادہ باکمال تھا اس کی ایک یادگار کتاب سشرت سنگھتا ہے اس کا اردو ایڈیشن آئیورڈیک فارمیسیو ٹیکل کمپنی لمیٹڈ گئی بازار لاہور سے مارچ ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا ہے اس میں سشرت نے جانوروں کی بہت سی قسمیں بتائی ہیں۔ ان اقسام کا تعلق ان کی مخصوص اقوام سے نہیں بلکہ یہ ایک اور ہی تقسیم ہے جس میں ان کے کھانے پینے کے طور طریقے رہن سہن کے ڈھنگ اور دوسری مشترک خصوصیات کے اعتبار سے جانوروں کے مختلف گروپ بنائے گئے ہیں، ہر گروپ میں جانوروں کی بہت سی اقسام داخل ہیں مگر ان کے درمیان کوئی ایک مشترک خصوصیت ہوتی ہے جو ان کا ایک دائرہ بناتی ہے، مثلاً جو جانور کریدنے والے ہوتے ہیں ان سب کا ایک گروپ ہے جس کا نام ”ڈشکریہ“ ہے اس گروپ میں کوا، بٹر، بلی، شیر، چکور، مور، مرغ وغیرہ داخل ہیں جو جانور اپنی چونچ سے کسی چیز کو توڑ پھوڑ کر کھاتے ہیں وہ فاختہ، کیوتر، کول، بھنگ، طوطا، مینا وغیرہ ہیں۔ یہ مشترک خصوصیات جانوروں کی جن اقسام میں پائی جاتی ہیں وہ سب پرند کے گروپ میں داخل ہیں، اسی طرح گواہ آٹھے، بھنوں میں رہنے والے ہلشیہ، بلاں میں رہنے والے گرامیہ، گاؤں میں رہنے والے کوشستہ، خول کے اندر رہنے والے پاوی، پاؤں والے جانور پھر ہر گروپ کے اجتماعی فوائد لکھے ہیں، مثلاً گرامیہ کے فوائد یہ لکھے ہیں کہ گرامیہ جانوروں کے گوشت و ات کو زائل کرتے ہیں اور پتہ کو پیدا کرتے ہیں، فربہ کرتے ہیں اور دیاک میں بیٹھے ہوتے ہیں، حرارت باضمہ اور طاقت کو بڑھاتے ہیں۔ اسی طرح ہر گروپ کے اجتماعی فوائد تحریر کئے ہیں، اسی کے ساتھ انفرادی طور پر نام تمام جانوروں کے گوشت کے

ازیں یہ بھی ہوتا ہے۔

(۱۴) گائے کا گوشت کھانسی دمزد کام اور دشمن جو کوز اہل کرتا ہے مکان اور حرارت ہاضمہ کی کثرت کے لئے مفید ہے، مقدس ہوتا ہے اور دات کو دور کرتا ہے۔

(۱۵) ہاتھی کا گوشت روکھا اور لیکھن ہوتا ہے، دیر میں گرم پت کو بگاڑنے والا بیٹھا کٹھا، نمکین ہوتا ہے۔

(۱۶) بھینس کا گوشت چکنا، گرم، بیٹھا، بھی سیر کدہنے والا اور بھاری ہوتا ہے اور جسم کو مضبوط بناتا ہے۔

(۱۷) رنو پھلی کا گوشت کیلے اور رس والا ہوتا ہے، یہ تنکھ اور کافی کھائی ہے اس کا گوشت دات دور کرتا ہے اور پت کو زیادہ نہیں بگاڑتا، سمندری پھلی کا گوشت چکنا بیٹھا اور زیادہ پت کرنے والا نہیں ہوتا، گرم دماغ دات بھی پاخانہ اور کف بڑھانے والا ہوتا ہے اور گوشت خور ہونے کی وجہ سے بالخصوص طاقت دیتا ہے۔

ان گوشتوں کے کھانے سے سسرت نہ منع کیا ہے؟

بیمار جانور کا، مسموم جانور، سانپ کے کاٹے سے مرے ہوئے کا، سوکھا سڑا ہوا، جلے ہوئے اور زخمی جانور کا بوڑھے لاغر اور بچے جانور کا گوشت ساتھیہ غذا کھانے والے کے قابل نہیں ہوتا کیوں کہ مرض اور زہر وغیرہ سے مرے ہوئے جانور کا گوشت تینوں دوش پیدا کرتا ہے اور بوڑھے لاغر اور بچے کا گوشت نامکمل دیر یہ والا ہونے کی وجہ سے بے اثر ہوتا ہے۔

ان گوشتوں کو سسرت نے بہتر بتایا ہے، چوپائے جانوروں میں مادوں کا اور پرندوں میں نروں کا گوشت افضل سمجھا جاتا ہے۔ جیسیم جانوروں میں سے چھوٹوں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔ چھوٹے قد والے جانوروں میں سے بڑوں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

اس طرح ہم جنسوں میں جیسیم جانوروں کی بہ نسبت لاغر جانوروں کا گوشت اچھا ہوتا ہے۔

جانوروں کے مختلف حصوں کے گوشت کے بارے میں سسرت کی رائے یہ ہے:

فائدوں کی تفصیل بھی نہایت نتیجہ خیز انداز میں ذکر کی ہے ان حیوانات کی کل تعداد اکتالیس ہے، ان میں چوپائے کیڑے مکوڑے، پرند اور دریائی جانور داخل ہیں، اس تفصیل کا تھوڑا سا حصہ اس طرح ہے۔

(۱) ہرن کا گوشت رس اور ویاک میں بیٹھا ہوتا ہے، دات وغیرہ دوشوں کو دور کرتا ہے، حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے، ٹھنڈا ہوتا ہے پاخانہ اور پیشاب کو روکتا ہے، خوشبودار اور ہلکا ہوتا ہے۔

(۲) کورے کا گوشت قابض، حرارت ہاضمہ کو بڑھانے والا کیلا ہلکی بیٹھا ویاک میں چر پر اور سپات کے لئے مفید ہوتا ہے۔

(۳) مور کا گوشت کیلا بیٹھا چر پر چڑے اور بالوں کے لئے مفید مرغوب آواز دہن، حرارت، آنکھوں اور کانوں کے لئے پر منفعت ہوتا ہے۔

(۴) جنگلی مرغ کا گوشت چکنا گرم، دافع حرارت بھی پسینہ آور خوش آواز بنانے والا طاقت بخش اور موٹا کرنے والا ہوتا ہے۔

(۵) جنگلی چڑے کا گوشت بیٹھا چکنا اور دیر یہ کا بڑھانے والا اور دافع رکت پت ہوتا ہے۔

(۶) خرگوش کا گوشت کیلا اور بیٹھا ہوتا ہے، پت اور کف کوز اہل کرتا ہے نہایت ڈھنڈے دیر یہ والا ہوتا ہے اس لئے معمولی سی دات پیدا کرتا ہے۔

(۷) گاوہ کا گوشت ویاک میں بیٹھا کیلا اور چر پر ہوتا ہے، دات پت کوز اہل کرتا ہے، فربہی اور طاقت بڑھاتا ہے۔

(۸) سانپ کا گوشت بوا سیر اور آنکھوں کے لئے مفید ہے، ویاک میں بیٹھا ہوتا ہے اور ذہانت اور حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے۔

(۹) جگر کا گوشت بوا سیر کے لئے اچھا ہوتا ہے۔

(۱۰) بکرے کا گوشت نہایت ٹھنڈا نہیں ہوتا، بھاری اور تھوڑا چکنا ہونے کی وجہ سے پت کف کو پیدا کرتا ہے، مذ کام دور کرتا ہے۔

(۱۱) مچھن دار سانپ کا گوشت حرارت ہاضمہ کو بڑھاتا ہے ویاک میں چر پر بیٹھا اور آنکھوں کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔

(۱۲) مینڈھے کا گوشت موٹا کرتا ہے، پت اور کف کو پیدا کرتا ہے اور بھاری ہوتا ہے۔

(۱۳) دنبہ کا گوشت مینڈھے کے گوشت کی طرح ہوتا ہے، علاوہ

کھانے پینے سے بنتا ہے، اس سے ثابت ہوا کہ کھانا اس مادے کا نام نہیں ہے جس میں انسان کی مادی خصوصیات کے ساتھ اس کی زندگی اور قوتوں کی خصوصیات بھی موجود ہیں۔

یہ نباتات پودوں اور درختوں کی شکل میں انسان سازی کا پہلا درجہ ہیں ان میں انسان سازی کی مادی اور حیاتی خصوصیات بہت معمولی درجہ میں پیدا ہو چکی ہیں، اس کے بعد دوسرا درجہ وہ ہے جب یہ نباتات بار آور ہوتے ہیں، اناج اور پھل وغیرہ میں بدن انسان بننے کی قابلیت اور بڑھ جاتی ہے ان میں عناصر کی ترکیب اس حد تک ترقی کر جاتی ہے کہ یہاں سے پورے انسان کا فاصلہ بہت کم رہ جاتا ہے، ان میں خاصی حد تک وہ مواد تیار ہو جاتا ہے جو انسانی مواد و حیات سے ایک حد تک مشابہ ہوتا ہے، یہ اشیاء خوردنی دوسرے درجہ کے ”انسان“ ہیں، یہاں سے حرید ارتقا دو صورتوں میں ہوتا ہے، بالواسطہ، بے واسطہ ارتقا یہ ہے کہ سبزی اناج اور پھل انسان کھاتا ہے، جسم انسان میں پھر ان کا ارتقا ہوتا ہے اور وہاں ارتقا کے متعدد پست و بلند منازل طے کرنے کے بعد بالآخر یہ نباتاتی اشیاء خوردنی مکمل انسان بن جاتی ہیں، مگر چونکہ نباتات میں انسان سازی کی استعداد بھی بہت خام ہوتی ہے، اس لئے ان کا بہت تھوڑا ہی حصہ انسان سازی کے صرف میں آتا ہے، بیشتر حصہ فضلہ کی شکل میں خارج ہو جاتا ہے، بالواسطہ ارتقا یہ ہے کہ نباتات سبزی خورد حیوانات کی غذائیں بن کر جسم حیوان بن جاتے ہیں، اس طرح انسان کا پہلا حصہ زیادہ بلندی کی جانب مائل پرواز ہوتا ہے۔ نباتات جسم حیوان میں ارتقائی مدارج طے کرنے کے بعد جسم انسانی سے اتنے قریب پہنچ جاتے ہیں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ نہیں رہتا، اب یہ اتنے ترقی یافتہ ہو جاتے ہیں کہ ان سے مکمل انسان کی تعمیر ہو سکتی ہے یہی وجہ ہے کہ حیوانی غذا سے جتنی بڑی مقدار میں انسان کو تعمیری و تخلیقی مواد ملتا ہے اتنی بڑی مقدار میں اور کسی غذا سے میسر نہیں ہوتا، ان غذاؤں میں فضلہ بہت کم پڑتا ہے، حیوانی مواد میں انسان سازی کی قابلیت کی انتہا ہو جاتی ہے، یہاں مادی مماثلت کے ساتھ زندگی اور قوتوں کی مناسبت بھی ارتقا کی حد اخیر کو چھو لیتی ہے، یہ حیوانی غذا جب انسان کھاتا ہے تو جسم انسان میں اس کا پھر ارتقا ہوتا ہے اور یہاں غیر مکمل انسان کی کوتاہیوں کی آخری تلافی ہوتی ہے۔ بدن انسان کا پورا نظام ارتقا اس میں وہ انقلاب پیدا کر دیتا ہے جو اس کی کاپا پلٹ دیتا ہے اور اس کو پورے طور پر انسان بنا دیتا ہے۔ (باقی آئندہ)

کندھے، پیٹھ کا ٹھلا حصہ، سر، ہاتھ، پاؤں، کمر، پیٹھ چڑا، گردے، جگر اور آنتوں بالترتیب پہلے سے دوسرا بھاری ہوتا ہے۔
سر، کندھے، پشت، کمر اور رانوں کا اوپری حصہ بالترتیب پہلا اور دوسرے سے بھاری ہوتا ہے، پرندوں کی چھاتی اور گردن بالخصوص بھاری ہوتے ہیں، آخر میں گوشت کے متعلق سشرت کے چند نکتے اور سن لیجئے۔

گوشت خور پرندوں کا گوشت پت پیدا کرتا ہے۔
پھلی کھانے والے پرندوں کا گوشت پت پیدا کرتا ہے۔
اناج کھانے والے پرندوں کا ماش دافع وات ہوتا ہے۔
جانور کی عمر جسم اعضاء مزاج و حالت و افعال تذکیر و تانیث قد و قامت، عادات اور مقدار کا امتحان کر کے اس کا گوشت کام میں لانا چاہئے۔
حوالے کے لئے دیکھئے سوٹر ستھان، ادھیائے ۴۶ ماس ورگ صفحات کتاب ۳۶، ۳۷ تا ۳۹۔

گوشتوں کے متعلق آیور ویدک کے یہ وسیع تجربات اس کی فنی بلندی کا ثبوت بھی ہیں اور انسان کے لئے گوشت کی غذائی اہمیت کو ڈھائی ہزار سال کے پرانے بھارت میں ثابت کرتے ہیں، مجموعی طور پر انسان گوشت کی غذا سے کسی دور میں بے نیاز نہیں ہوا، انسان کے لئے گوشت کی اس غذائی خصوصیت کو سمجھنے کے لئے دنیا میں انسان کے رتبہ و مقام سے واقفیت ضروری ہے، اپنی جگہ سے ہٹ جانے کے بعد کسی چیز کی ٹھیک قدر و منزلت نظر نہیں آتی، انسان و حیوان کے درمیان صحیح تعلق کا علم نہ ہونے سے متعدد غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔

انسان کے لئے حیوانات کو غذا بنانے میں فطرت کا جو منشاء ہے وہ انسان سازی کے طریق کار کو سمجھنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے، اس کی تھوڑی سی وضاحت یہ ہے:

انسان کیوں کھاتا ہے؟ اس لئے اس کے بغیر انسان کی زندگی ممکن نہیں، زندگی اور اور کھانے میں کیا تعلق ہے؟ تعلق یہ ہے کہ انسان ہر آن تحلیل ہوتا رہتا ہے، اس تحلیل سے اس کے اجزائے ترکیبی اس کی زندگی اور اس کی قوتیں گھٹتی رہی ہیں، کھانا ان اجزائے ترکیبی اس کی زندگی اور ان کی قوتوں کو مسلسل انسان کے اندر پہنچاتا رہتا ہے اس طرح انسان فنا ہونے سے ایک وقت تک محفوظ رہتا ہے، کھانے اور انسان کے اس تعلق سے معلوم ہوا کہ کھانا انسان سازی کا مادہ ہے اس سے انسان بنتا ہے، اس سے انسان میں قوتیں داخل ہوتی ہیں، پورا انسان مع اپنی زندگی اور

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

<p>BOSHAM DARS KUTUBKHANA Saleem Raza Book Seller New House No. 983, Old 551 Hajim Rahim Manzil, Motinah Jalapur, 40002 M.P.</p> <p>MUSKEEN BOOK DEPOT 152A, Ghosia Khatra Rangaj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.</p> <p>E.K. AHMAD New Modern Urdu Book Seller Near Jantar Mantar, Station Road Munacherial, 504204 Dist. Adilabad A.P.</p> <p>NASEEM BOOK DEPOT 54/229, Dal Mandi Varanasi 221001 U.P.</p> <p>NATIONAL BOOK DEPOT 54, Top Khanna Road, Ujjain M.P.</p> <p>WAQAR BOOK CENTRE Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.</p> <p>KHALEEL BOOK DEPOT Inamdarpara, Talipura Chowk Akola 444001 M.S.</p> <p>YAKEEL BOOK DEPOT Mohd. Ali Road, Ahmedabad Gaj.</p> <p>QARI WAHIDULLAH SHAMA BOOK DEPOT Panch Bani, Tonk, Raj. 304001</p> <p>ROYAL NEWS AGENCY Machhara Bazar, Kota, Raj.</p> <p>MEYAR BOOK DEPOT Madina Masjid Adilabad 504001 A.P.</p> <p>SAWERA BOOK DEPOT Abdul Arzeer, Kala Tower, Nayapura M. A5 Road, Malegaon, 432003</p> <p>HAFAEZ BOOK CENTRE Behind Plice Control Room Kannool 518001</p> <p>NASEEM BOOK DEPOT 77, Calcutta Street, Kolkata 700073</p> <p>POOJA PUSTAK STORE Tulsi Mandi, Srirampur, Arangach U.P.</p> <p>NATIONAL BOOK HOUSE Jawal Colony, Walgan Road, Amravati M.S.</p> <p>NOOR NAM BOOK SELLER News Paper Agent Dal Mandi, Varanasi, U.P.</p> <p>MEHBOOB BOOK DEPOT Opp. Ramul Market Shiraji Nagar, Bangalore, 560051</p> <p>ABDUL SATTAR BOOK SELLER Campal Bagh, Muzaffarpur, Bihar</p> <p>M.H. MULLAL News Paper Agent C/o Moti Mediam Jail Road, Bijnor, 246101</p> <p>MADINA BOOK DEPOT Nang Road, Raichur K.S.</p> <p>HABIB KITAB GHAR Masini Masjid Thane Road, Dharwar 580001 K.S.</p> <p>KALEEM BOOK DEPOT Khan Bazar, Ahmedabad, Gaj.</p> <p>QURISTAN BOOK AGENCY Uda Bazar, 2832, Savday Road Mysore 570021 K.S.</p> <p>QARI KITAB GHAR Rajal Masjid Complex Roh-e-Ahla Road, Ahmedabad Gaj.</p>	<p>KITAB CENTRE Shamshad Market, A.M.U. Aligarh, 201002 U.P.</p> <p>ASGHAR MAGAZINE CORNER Janta Masjid, Motinapura Nagpur 440018 M.S.</p> <p>SINOQUEEN BOOK DEPOT Bahadurganj, Shahjahanpur U.P.</p> <p>NOMIN BOOK CENTRE Bhandi Bazar, Belgaum 590002</p> <p>MOIZ BOOK STALL Bus Stand Road, Karnanagar 505002</p> <p>JAVED AZIZI News Paper Agent, Mohd. Ali Road, Akola 444001 M.S.</p> <p>AZEEM NEWS AGENCY 267, Near Bangan, Colony Singar Talu Khandwa 450001 M.P.</p> <p>FAIZI KITAB GHAR Majid Chowk, Umar Road, Sitamarhi, 843302 Bihar</p> <p>CITY BOOK DEPOT Qasab Pada Masjid M. Ali Road, Malegaon, M.S.</p> <p>GOHAR PRESS & BOOK DEPOT 323, Triplican, High Road Chennai, T.N.</p> <p>NAZEER BOOK DEPOT 323, Triplican, High Road Chennai T.N.</p> <p>MOHD. JAWED NAYYAR BOOK SELLER 54, Nakhas Khana, Allahabad U.P.</p> <p>AFTAB BOOK DEPOT Subvi Bagh, Patna 800004</p> <p>MOON TRADERS BOOK SELLER Delhi Gate Road, Nagpur Raj. 341001</p> <p>Haji ABUL QAYYUM NEW HAJI BOOK DEPOT Bashree Ganj, Bhaji Mandi Road, Bod. 431122 M.S.</p> <p>KAMALIA BOOK DEPOT Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar</p> <p>MINARA DEENI BOOK DEPOT Masjid Road, Patel Chamber Latur 413512 M.S.</p> <p>SHABNAM BOOK STALL Machi Bazar Masjid, Shopping Centre, Room No.2 Gali No 7, Karab Bada: Dhule 424001 M.S.</p> <p>SALEEM BOOK CENTRE 97/1, High Road, Pernambul 635810 T.N.</p> <p>SHAIKH MEHBOOB Agent News Paper Bazarkhi Road, Near Madina Masjid, P.O. Udgir 413517, Dist. Latur, M.S.</p> <p>ABDUL WAHID & SONS Main Road, Ranichi, Bihar 834001</p> <p>SULTAN HYDER KHAN Indo-H. Qannay Supinath Bhandar Bus Stand, Manovar Dist. Dhar 454446 M.P.</p>	<p>M.M. KATCHIBOOK STALL Bhagyalal Bazar Hubli, 580024 K.S.</p> <p>AKILAO AHMAD URF CHHOTTE Moh. Qannay: Near Stage, Alwar Shahad Market, Wala, Bharuch, 271001 U.P.</p> <p>NEW KITAB MANZIL Tatarpur, Bhagalpur 412002, Bihar</p> <p>AZKIYA BOOK SHOP & GENERAL STORE 51, Nayapura, Indore, 452003</p> <p>MOLVI AHMAD, AZHAR Hajim Kitab Ghar, P.O. Mandu Dist. Jalga, 431504, M.S.</p> <p>HABEERUR RAHMAN FARDOOH 122, Barhamnupura Bharuch, 271001 U.P.</p> <p>AZAD KITAB GHAR Sakchi Bazar Jambhulpur 431001</p> <p>KHAN BOOK STALL Nizamuddin Chowk, Singh Gang Aurangabad, 431001 M.S.</p> <p>AL FURQAN BOOK DEPOT Darul Uloom, P.O. Pukran Dist. Jambher, 345021 Raj.</p> <p>MUNSHI BOOK DEPOT Sangay Nagar, P.O. Koper Gao Dist. Ahmednagar, 423601 M.S.</p> <p>FIRKIS KITAB GHAR No. 3, Hari Complex Ravoolpur, Bank Road Dharwad, 580001 K.S.</p> <p>RASHEED BOOK DEPOT Mandi Bazar Bharuchpur, 450331 M.P.</p> <p>M.A. QADEER News Agent P.O. Budhan, 504185 Dist. Nizamabad, A.P.</p> <p>JAVED BOOK HOUSE M.G. Chowk, Kohir 563101 K.S.</p> <p>H.H. HABEERUR RAHMAN BOOK SELLER P.O. Chimbura Gogur Dist. Baran, Raj. 325220</p> <p>SHARMA BOOK STALL Sadar Bazar, Nethaur, Bijnor U.P.</p> <p>ANWAR BOOK DEPOT Chowk Bazar, Howra Post Office Bagban Gali, Nanded 431004 M.S.</p> <p>UNIQUE STATIONARY & BOOK SELLER Old Bus Stand, P.O. Nirmal Dist. Adilabad, A.P. 504106</p> <p>RASHEED AHMAD Alhbar Wala Near Shahganj Hotel, Kharadiyon Ka Mohalla, Jodhpur 342001 Raj.</p> <p>SIDDOO BOOK DEPOT 37, Amnabad Park, Lucknow, U.P.</p> <p>M. MANZAR ALANI TAYYAR ATTAR HOUSE Janta Masjid, Main Road, P.O. Mandari, Dist. East Champaran, Bihar</p>	<p>ABDUL SATTAR Panchkula, P.O. Madhapur Dist. Deoghar 415351</p> <p>MOHD. KIL RUSHEED QASBI Makha Qannay, Mafan Nagar, Bharuch 424201 M.S.</p> <p>SAYED ABID PASLA 684, 16th Gate, Naval Alam Madanla P.O. Channupura 571401 Dist. Bangalore K.S.</p> <p>J. SMITH, YOM SUE National Book House, 49, Channupura Bazar Street, P.O. Ambur 635002 Dist. Vellore T.N.</p> <p>MOHD. ARIE DANISH RAZVI Nagar De Parvez Arzon, Hassle Allah Wala Masjid, Zehmpura, Bhawanah, Thane 400002</p> <p>MOLANA AHMAD RIVAZI UDIN Vill. Sahadullapur Dist. Gopalganj 841428 Bihar</p> <p>SAMEER BOOK DEPOT Near R.K. Model School Shahid Saran, Sonan 841220 Bihar</p> <p>AB. HUNAD AHMAD Johar News Paper Agency M.M. Johar Ali Road Kalam Chowk, Yamamal 640001</p> <p>MAHMOUD MAJID GHAR Ch. Chowk, Aurangabad, 431001 M.S.</p> <p>NASEEM BOOK DEPOT Sadar Bazar, Mumath Bhangan U.P.</p> <p>VINILAL NEWS PAPER AGENT Railway Book Stall Nizamabad, 503001 A.P.</p> <p>ABDUL MAJID MIKHI Ahmed Book Seller, Moh. Path, Near Javed Karam, Farbhari 431401</p> <p>SI SHAIKH 11 No. Z-3-Ac 1001362 Nala Road Ambedkar Nagar, P.O. Shudi Ta. Khatra, Dist. Ahmed Nagar M.S. 423109</p> <p>SHAIKH NEWS AGENCY Beside Agra Sweet, Farmarwadi Hyderabad 500011 A.P.</p> <p>MAGAZINE CENTRE 146, JPN Road, Mahendra Chambers Ground Floor, Shop No. 2 Mumbai 400001</p> <p>ABDULLAH NEWS AGENCY Lal Chowk, Ist Bridge, Sonagar J & K 140001</p> <p>MANZOOMI L. HASAN Shop No. 6, Paper Market Rail Bazar, Kanpur Cant 208001</p> <p>SHAIKH AKRAM MANSOORI 20-2-226/R, Mahbub Chowk, Channur, Hyderabad 500002 T.S.</p> <p>MURZA BOOK DEPOT Kotna Alghul Para, Nag Sark Muradabad U.P. 231001</p> <p>INDIA BOOK STALL Karni Talu Road, Near Sarai Jamarai, Bhagal, 462001 M.P.</p>
---	--	---	--

ڈاکٹر ساجد خلیفانی

زمین ایک امانت

طرح کے پھولوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں اور وہی دن پر رات طاری کرتا ہے، ان ساری چیزوں میں بڑی نشانیاں ہیں جو غور و فکر سے کام لیتے ہیں، اور دیکھو زمین میں الگ الگ خطے پائے جاتے ہیں جو ایک دوسرے سے متصل واقع ہیں، انگور کے باغات ہیں، کھیتیاں ہیں، کھجور کے درخت ہیں جن میں سے کچھ اکہرے ہیں اور کچھ دہرے ہیں، سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کرتا ہے مگر مزے میں ہم کسی کو بہتر بنادیتے ہیں اور کسی کو کم تر، ان سب چیزوں میں بہت ہی نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

انسانی اندازے کے مطابق آج سے ۵۴-۴ بلین سال پہلے اللہ تعالیٰ نے زمین کو وجود بخشا، زمین اٹھارے کی ہیئت کی مانند ایک نیم بیضوی گول شکل کا ایک گولا سا ہے۔ خلا سے دیکھنے میں یہ ایک بزرگ کی گیند نظر آتی ہے جس کے گرد بعض اوقات ایک سفید چادری لپٹی ہوتی ہے جو پانی سے بھرے بادل ہوتے ہیں اور وہی مقامات سے روشنی پھوٹی نظر آتی ہے ایک مکہ مکرمہ اور دوسرا مدینہ منورہ۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو نظام شمسی کا ایک سیارہ بنایا ہے اور اسے اپنی قدرت کاملہ سے سورج کے زہریلے اثرات سے محفوظ بنا کر اس میں زندگی کو ممکن کیا ہے۔ زمین سورج کے گرد چکر لگاتی اور اس دوران اپنے مدار کے گرد بھی گھومتی رہتی ہے، اپنے مدار کے گرد ایک چکر کو ایک دن کہا جاتا ہے اور سورج کے گرد ایک چکر ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے اور ۴۸ منٹ میں پورا کرتی ہے، اس مدت کو ایک شمسی سال کہا جاتا ہے۔

زمین اپنے مدار کے گرد کم و بیش ۳۰ کلو میٹر فی سیکنڈ کے حساب سے گھومتی ہے، یہ اتنی تیز رفتار ہے کہ اس رفتار سے چلنے والے کسی جسم پر قرار ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے زمین کے اندر کشش ثقل نامی ایک ایسی قوت رکھ دی ہے کہ زمین اپنی موجوداد کو اپنے ساتھ چٹائے رکھتی ہے۔ چاند زمین کے گرد گھومنے والا اکھوتا سیارہ ہے جو زمین کے گراپنا ایک

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ (۷: ۷۳) ترجمہ: وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو برحق پیدا کیا ”یعنی زمین و آسمان کی تخلیق محض کھیل تماشا کے طور پر نہیں ہوئی بلکہ یہ ایک نہایت سنجیدہ کام ہے جو حکمت کی بنیاد پر کیا گیا ہے اور اس کے اندر ایک بہت بڑا مقصد پنہاں ہے۔ ایک اور جگہ قرآن مجید نے تخلیق ارض کے بارے میں فرمایا: إِنَّ رَبَّكُمْ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَبِثًا وَشُمُوسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيُّ الْعَلَمِينَ (۷: ۵۴) ترجمہ: درحقیقت تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر اپنے تخت پر جلوہ فرما ہوا جورات کو دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن کو رات کے پیچھے دوڑاتا چلا آتا ہے، جس نے سورج چاند اور تارے پیدا کئے سب اسی کے فرمان کے تابع ہیں خبردار رہو کہ اسی کا خلق ہے اور اسی کا امر ہے، بڑا بابرکت ہے اللہ تعالیٰ جو سارے جہانوں کا مالک و پروردگار ہے۔ ”زمین کے انتظامات کے بارے میں ایک اور مقام پر اس طرح ارشاد ہوتا ہے: وَهُوَ الَّذِي مَدَّ الْأَرْضَ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْهَارًا وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ . وَفِي الْأَرْضِ قِطْعٌ مُّتَجَاوِرَاتٍ وَجَنَاحَاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزُرُوعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ وَنُفِضَ بَعْضُهَا عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الْآكُلِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۱۳: ۴) ترجمہ: ”اور وہی اللہ تعالیٰ ہے جس نے زمین پھیلا رکھی ہے اس میں پہاڑوں کے گھنے گاڑ رکھے ہیں اور دریا بہا دیئے ہیں، اسی نے ہر

چکر انتیس سے تیس دنوں میں مکمل کر لیتا ہے۔ چاند کی گردش زمین پر بھی اثر انداز ہوتی ہے خاص طور پر سمندر و جزیر یا جوار بھانا سورج اور چاند کی مشترکہ گردش کا نتیجہ ہوتا ہے۔

زمین کے کم و بیش اکہتر فیصد پر پانیوں کے سمندر واقع ہیں جبکہ باقی ماندہ پر خشک سر زمین ہے جبکہ خشکیوں کے درمیان جہاں دریا بہتے ہیں وہاں سمندروں کے درمیان بھی جا بجا خشکی کے جزائر واقع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک خاص اندازے مطابق زمین کو بائیس ڈگری تک سورج کی طرف ٹیڑھا کر کے رکھا ہے جس کے باعث زمین کے پانیوں اور خشکی کے درمیان توازن برقرار رہتا ہے۔ اگر زمین میں ایک ڈگری کم ٹیڑھی ہوتی تو زمین کے سارے پانی کے ذخائر جم کر برف بن جاتے اور زندگی کے امکانات معدوم ہو جاتے اور اسی طرح اگر زمین ایک ڈگری زیادہ سورج کی طرف جھکی ہوئی ہوتی، جبکہ ایک ڈگری بہت چھوٹی سی مقدار ہوتی ہے، تو زمین کے سارے برفانی تودے حدت شمسی سے پگھل کر پانی بن جاتے اور زمین پر ایک انچ خشکی کا باقی نہ بچتا اور زندگی کے امکانات ایک بار پھر معدوم ہو جاتے، پس یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ ہے کہ جہاں زمین کو خارجی اثرات بد سے بچایا وہاں داخلی طور پر بھی اس کی تخلیق اس طرح فرمائی کہ کل مخلوقات حیاتیہ اپنا عرصہ حیات بخوبی مکمل کر سکیں۔ زمین کا اندرون بے حد گرم ہے، سائنس دانوں کا خیال ہے کہ زمین ایک زمانے میں سورج کا حصہ تھی، علیحدگی کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ زمین کا بیرون تو ٹھنڈا پڑ گیا لیکن اندرون اب بھی بے انتہا حدت کا حامل ہے۔ بعض اوقات زمین کے اندرون سے گرمی کے باعث ابلتا ہوا اور کھولتا ہوا مادہ جسے ”لاوہ“ کہتے ہیں باہر نکل پڑتا ہے، یہ بہتا ہوا بے حد گرمائش کا حامل اپنے راستے میں آنے والی چیز کو جلا دیتا ہے اور بعض اوقات اسی لاوے کے باعث زلزلے بھی آتے ہیں کیونکہ لاوے کی گرمائش زمین کی اندرونی سطح میں بہت زیادہ رد و بدل کر ڈالتی ہے۔ اسی حدت ارضی کے باعث زمین کی تہوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لئے بے شمار قیمتی ذخائر دفن کر رکھے ہیں، تیل، گیس اور معدنیات کا انبوہ کثیر اسی گرمائش کا مرہون منت ہے جس کی وجہ سے زمین کے پیٹ میں بہت تیزی سے کیمیائی عملیات وقوع پذیر ہوتے ہیں اور انسان کے لئے انعامات خداوندی تیار ہوتے رہتے

ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ زمین کی بالائی سطح پر جہاں برفانی تودے اپنی برودت کی شدت پر قائم ہیں انہیں کی تہوں میں آگ کی تپش سے دھاتیں پگھلتی جلی جا رہی ہیں۔

زمین پر سات براعظم ہیں جن میں ایشیا سب سے بڑا ہے، افریقہ، شمالی و جنوبی، امریکہ، یورپ، اسیلیا اور انٹارکٹا شامل ہیں۔ زمین کے دوسرے جنہیں قطب شمالی اور قطب جنوبی کہتے ہیں، یہ دونوں خطے انتہائی بلندی اور انتہائی پستی پر واقع ہیں۔ زمین جب سورج کے گرد اپنا چکر مکمل کرتی ہے تو نصف سال تک یہ زمینی قطب ۲۲ ڈگری کے جھکاؤ کے باعث سورج کے سامنے رہتے ہیں جبکہ بقیہ نصف سال سورج سے دور ہٹ جاتے ہیں چنانچہ کہا جاتا ہے کہ یہاں کہ یہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات رہتی ہے، تب نماز اور روزہ وغیرہ کے احکامات یہاں کسی طرح مرتب ہو سکتے ہیں یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے۔ بہر حال یہاں درجہ حرارت بعض اوقات ۵۰ ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی گر جاتا ہے اور لوگ برف کے گھروں میں اقامت پزیر رہتے ہیں کیونکہ برف کا درجہ حرارت صفر ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے اور یہ گھروں کے باہر کی نسبت گرم ہوتے ہیں۔ تاہم یہاں زندگی اس طرح ممکن نہیں ہے جیسے زمین کے وسطی علاقوں میں تہذیب و تمدن اپنی پوری قوت سے تاریخی سفر طے کرتے ہیں اس کے باوجود بھی یہاں کی مخلوقات اپنے خالق کے قائم کردہ اصول ہائے حیات کے مطابق زندگی کے ایام پورے کرتی ہیں۔ پوری زمین میں دریاؤں کا بہاؤ شمال سے جنوب کی طرف رہتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے جس کے بارے میں قرآن مجید نے کئی جگہ بتایا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ سمندروں سے بادل اٹھا کر پہاڑوں پر برساتا ہے اور پھر وہ پانی بہتا ہوا دیگر سمندروں میں آن گرتا ہے۔ زمین کی سطح، زمین کی فضا اور زمین کا اندرون خدائی رازوں سے بھرپور ہیں، کہیں کہیں تو انسان کی رسائی ہو چکی ہے اور بے شمار مقامات و وقوعات ایسے ہیں کہ انسان ابھی تک ان کے مشاہدے کے بعد انکسشت بدندان ہے۔

یورپ میں صنعتی انقلاب کے بعد سے جہاں سیکولر تہذیب نے انسان کے اخلاق اور معیشت کی تباہی پھیر دی ہے وہاں صاف شفاف زمین کو بھی اس یورپی انقلاب نے بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اور یورپی

کارخانوں نے زمین کی آلودگی میں بے پناہ اضافہ کر کے اسے گندگی کا ڈھیر بنانے کی بھونڈی کوشش کی ہے۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ آلودگی اس زمین کے سینے پر سب سے بڑی ایسی قاتل بن گئی ہے جو ہمہ وقت انسانی جانوں کے درپے ہے، دنیا بھر کے ۱۰۰ ارب ملین سے زائد افراد آلودگی کے باعث ملیریا اور ایچ آئی وی کا شکار ہیں، ایک بلین سے زائد افراد پینے کے صاف پانی جیسی نعمت سے محروم ہیں، ۱۴ ارب ملین پونڈ سے زیادہ وزن کا حامل پلاسٹک کا فضلہ ہر سال سمندروں میں پھینک دیا جاتا ہے اور صرف میکسیکو کی خلیج میں چلنے والے جہاز سالانہ ۵۰ ارب میٹرک ٹن ناپاک و جہنمی آلودگی کا باعث بن رہے ہیں جس کے باعث ایک بلین سے زائد سمندی حیات کو موت کا آسیب نکل جاتا ہے، کارخانوں کے قریب رہنے والے انسانوں کو پھیپھڑے کے کینسر میں مبتلا ہونے کے امکانات ۲۰% تک زیادہ ہوتے ہیں اور یہ بہت زیادہ خطرناک حد تک کی شرح ہے، امریکہ جیسے ملک کی ۴۶% جھیلیں آلودگی سبب آبی حیات اور انسانی تیراکی و سیاحت کے قابل نہیں رہیں، ہر سال امریکہ کے قدرتی صاف شفاف اور صحت بخش پانیوں میں ۲.۱ ٹریلین گیلن زہریلا مواد ڈال دیا جاتا ہے جس کے باعث وہاں کے بچے پانچ سال سے بھی کم عمر میں آلودگی کے باعث بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی حقیقت کو وحی الہی نے سینکڑوں برس پہلے بتا دیا تھا کہ : ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ (۲۱:۳۰)

ترجمہ : ”خشکی میں اور دریاؤں میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کی اپنے ہاتھ کی کمائی سے تاکہ (اللہ تعالیٰ) مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا شاید کہ وہ باز آجائیں“ پس اللہ تعالیٰ نے تو ایک بہت عمدہ اور بہترین زمین جو انسانی تقاضوں کے لئے ایک بہترین جائے قرار تھی، نسل آدم کو عطا کی تھی لیکن انسان نے اپنے ہی ہاتھوں ایک غیر فطری، سیکولر نظام کے تحت اس کی شفافیت کو تھس تھس کر کے رکھ دیا ہے۔

یورپی سیکولر ازم کی زمین دشمنی یہیں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ منافقت اور کذب و فساد کے مرقع ”سیکولر ازم“ نے اپنی اس کارستانی پر پردہ ڈالنے کے لئے انتہائی چابک دستی سے ”آلودگی“ کو ایک معاشی ہتھیار بنا کر اس کا سارا نزلہ ایشیا پر اتارنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ ایشیا کی

زمین آج بھی یورپ اور امریکہ کی زمین سے زیادہ صاف اور صحت بخش ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ غیر فطری نظریہ زندگی کے باعث یورپ اور امریکہ میں صدیوں سے دورو پے بالکل متضاد سمت میں رواں دواں ہیں، ایک طرف تو آبادی میں نمایاں کمی واقع ہو رہی اور عمارتوں اور سڑکوں کے بھرے ہوئے شہروں میں کوئی بچہ خال خال نظر آتا ہے تو دوسری طرف کارخانوں میں بے پناہ اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے حتیٰ کہ جو ہفتہ بھر میں کہیں ایک چیز تیار ہوا کرتی تھی تو صنعتی انقلاب کی بدولت اب گھنٹوں میں ایسی سینکڑوں چیزیں تیار ہو جاتی ہیں۔ ان مصنوعات کی کھپت تو آبادی کے ہاں ہی ممکن تھی جو کہ امریکہ و یورپ میں ناپید ہے، آبادی میں کمی کے ہوش ربا اعداد اور شمار کے باعث اب اس تہذیب کے سرخیلوں نے ایشیائی باشندوں کے لئے اپنی شہریت کے دروازے کھول رکھے ہیں۔ چنانچہ آلودگی کو ختم کرنے کی بجائے اس تہذیب کا سارا زور اس بات پر صرف ہو رہا ہے کہ ایشیائی اقوام میں آلودگی کا شور مچا کر انہیں مجبور کیا جائے کہ کارخانے مت لگاؤ، نتیجہ ان ملکوں کی بڑھتی ہوئی آبادی امریکہ اور یورپ کی مصنوعات خریدے گی جس کے باعث ملٹی نیشنل کلچر کو بڑھوتری میسر آئے گی اور دولت کا بہاؤ مشرق سے مغرب کی طرف ہی رہے گا۔ اس پروپیگنڈے کے تحت ایشیائی عوام کا خون نچوڑنے والے کبھی کبھی انہیں بے وقوف بنانے کے لئے آٹے میں نمک کے برابر ایسی امداد بھیک دیتے ہیں جس کا مقصد آلودگی کے شعور کو بیدار کرنا ہوتا ہے اور پس پردہ مقصد معاشی جنگ میں اپنے ہتھیار کو مزید تیز کرنا ہوتا ہے تاکہ مجبور و بے کس اقوام کی رگوں سے زیادہ تیزی کے ساتھ عرق حیات کشید کیا جاسکے۔ انسانیت کے یہ دعوے دار دراصل انسانیت کے سب سے بڑے مجرم ہیں اور ان کی تہذیب نے ہمیشہ آزادی کے نام پر غلامی، تعلیم کے نام پر تہذیبی تسلط، امن کے نام پر سرد جنگ اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے نام پر باقی ماندہ دنیاؤں پر اپنا سیاسی تسلط قائم کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر اپنے فرعون و نمرودی نظام کے خونین پیچھے گاڑنے کی کوشش کی ہے۔ چائلڈ لیبر، آزادی نسواں، دیمن امپاورمنٹ، انرفیٹھ ڈاکٹنگ، تعلیم ہالغان، ہیومن رائٹس، ڈیموکریسی اور نہ جانے کتنے ہی خوبصورت بنے ہوئے ٹکڑی کے جال ہیں جو دراصل معاشی جنگ کے

کامران اگر بتی

موم بتی کی زبردست کامیابی کے بعد

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

کی ایک اور شاندار پیش کش

☆ کامران اگر بتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ گھر کی

نحوست اور اثرات بد کو دفع کرتی ہے، اہل خانہ کی روحانی مدد

کرتی ہے، انہیں نحوستوں اور اثرات بد سے بچاتی ہے۔

☆ کامران اگر بتی ایک عجیب و غریب روحانی تحفہ ہے، ایک

بادتحریرہ کر کے دیکھئے، انشاء اللہ آپ اس کو موثر اور مفید پائیں گے۔

ایک پیکٹ کا بدیہ تیس روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ایک ساتھ ۱۰۰ پیکٹ منگوانے پر محصول ڈاک معاف

اگر گھر میں کسی طرح کے اثرات نہ ہوں تو بھی برائے خیر

و برکت روزانہ دوا اگر بتی اپنے گھر میں جلا کر روحانی فائدے حاصل

کیجئے، اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کیجئے۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ہاشمی روحانی

مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی)

پن کوڈ نمبر: 247554

رابطہ کے لئے نمبر: 9897648829

زہریلے ہتھیار ہیں جن کی مدد سے انسانوں کی قاتل اور انسانیت دشمن
”یورپی سیکولر تہذیب“ اس زمین کو ظلم، ناانصافی اور معاشی عدم
مساوات سے بھر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا عظیم شاہکار تخلیق کیا اور پھر اسے
انسان کے قابل بنایا اور انسان کو یہ عز و شرف عطا کیا کہ خلیفہ یا نائب بنا
کر یہ کرہ ارض اس کے حوالے کیا تاکہ وہ اس زمین کے مالک کی رضا
کے مطابق اس زمین پر اپنا حق حکمرانی استعمال کر سکے۔ اللہ تعالیٰ نے
قرآن میں بتایا کہ (وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ لِّیْ
الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔ (۲:۳۰))

ترجمہ: پھر یاد کرو وہ وقت جب تمہارے رب نے فرشتوں سے
کہا تھا کہ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے جسے
خلیفہ بنا کر اس زمین کا نظام اس کے حوالے کیا، تاریخ شاہد ہے کہ اس
نے اپنے آقا کی نشست سنبھالی اور وقت نے دیکھا کہ انسان ہی اپنے
جیسے انسانوں کا خدا بن بیٹھا اور اس نے فرعون اور نمرود اور ابو جہل کے
روپ دھار لئے۔ ان انسانی کرداروں کے باعث زمین فساد سے
بھر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا تاکہ انسانوں کو انسانوں کی
خدائی سے نجات دلا کر تو ایک اور سچے معبود کے تابع کر دیا جائے۔
زمین کے فراعین نے انبیاء علیہم السلام اور ان کے ماننے والوں کے
خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ایک معرکہ کارزار آج تک جاری ہے۔ اس
زمین کے اصل وارث وہی لوگ ہیں جو اس زمین کے مالک کے بھیجے
ہوئے سامان ہدایت کے حامل ہیں لیکن یہ عجائبات عالم میں سے ہے
کہ غاصبین نے اس زمین کو اپنے تصرف گاہ بنا رکھا ہے اور اس کے
خزانوں کو اپنی ملکیت سمجھنے لگے ہیں۔ ماضی کی یہ جہالت آج سیکولر ازم
کے نام سے انسانیت کی گردنوں پر مسلط ہے اور تہذیب اور سود کی
بیڑیوں سے اس سیکولر ازم نے کل انسانیت کو غلامی کی زنجیریں پہنا کر
اللہ تعالیٰ کی اس زمین کو ظلم و ستم سے بھر دیا ہے لیکن بہت جلد یہ زمین
اپنے حقیقی وارثوں کی طرف پلٹنے والی ہے جب یہاں کا نظم و نسق انبیاء
علیہم السلام کی پیرکاروں کے باعث پلٹ آئے گا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

قسط نمبر: ۱۶۴

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

بڑے سورا اور دلیری ایسا کام انجام نہیں دے سکتے۔“
جب وہ چرواہے راجہ کو اس فتح کی خوشخبری دینے کے بعد چلے گئے تو راجہ نے اپنے قریب پیچھے یہ ہشتر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔
”سنو کا لکا اپنے بیٹے کی کارگزاری پر مجھے فخر ہے اور خوشی ہے اس نے ہستنا پور کے لشکر کو شکست دے کر اپنی ہمت اور جواں مردی سے ناممکن کو ممکن بنا کر رکھ دیا ہے، اے کا لکا! تم جانتے ہو بھیشم، درونا، کرپا، درپودھن اور رادیو ایسے سورا ہیں جن کو شکست دینا ناممکن خیال کیا جاتا ہے لیکن یہ میرے بیٹے کا کمال ہے کہ اس نے دلیری اور جرأت مندی سے کام لے کر ایسے ہولناک لشکر اور اس کے ناقابل تسخیر سوراؤں کا مقابلہ کیا اور یہ کہ نہ صرف ان سے اپنے جانور چھین لئے بلکہ انہیں شکست دے کر یہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔“ راجہ جب خاموش ہوا تو یہ ہشتر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”اے راجہ! میرا اپنا اور ذاتی خیال یہ ہے کہ اس لشکر میں اگر یوناف، بیوسا اور برنیل نہ ہوتے تو اکیلا آپ کا بیٹا اترکار کچھ نہ کر سکتا تھا اور وہ کسی بھی صورت ہستنا پور کے لشکر کو شکست دے کر اسے بھاگنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف یوناف، بیوسا اور برنیل ہی کی وجہ سے ہے کہ ہستنا پور کے لشکر کو شکست ہوئی ہے۔“ ویرت کے راجہ نے یہ ہشتر کے ان الفاظ کو ناپسند کیا، اس کے چہرے پر غصے اور ناگواری کے اثرات نمودار ہو گئے تھے، پھر اس نے کسی قدر خفگی سے یہ ہشتر کو مخاطب کر کے کہا۔

”اے کا لکا! مجھے تعجب ہے تمہیں میرے بیٹے کی فتح کی کوئی خوشی اور اسے اپنے دشمنوں کو مار بھگانے پر حیرت تک نہیں ہوئی کیا یہ بہت بڑا معرکہ نہیں ہے کہ جس لشکر میں بھیشم، درونا، کرپا، رادیو اور درپودھن جیسے سورا تھے، اس لشکر کو میرے بیٹے نے مار بھگایا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا معرکہ ہے اس پر جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے۔ جب میں اپنے

ویرت کے راجہ اور پانڈو برادران کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد راجہ سوسارام ایک دن اور ایک رات میدان جنگ میں پڑاؤ کئے رہا، اس دوران اس نے جنگ میں کام آنے والے اپنے زخمیوں کو سنبھالا اور ان کی دیکھ بھال کی پھر وہ اپنے بچے کچھ لشکریوں کو لے کر وہاں سے کوچ کر گیا تھا، اس کے جانے کے ایک دن بعد ویرت کا راجہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ ویرت لوٹ گیا، لوگوں نے اس کی فتح کی خوشی میں اس کا بہترین استقبال کیا، اس پر پھول پھار کئے اور ان کے ساتھ ساتھ پانڈو برادران کی بھی بے حد عزت کی اس لئے کہ شہر میں یہ خبریں پہنچ چکی تھیں کہ ان چاروں کے جنگ میں بہترین خدمات انجام دی ہیں۔
راجہ یہ ہشتر کو لے کر اپنے کمرے میں داخل ہوا، ابھی وہ کسی گفتگو کی ابتدا ہی کرنا چاہتا تھا کہ چند چرواہے وہاں داخل ہوئے اور راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگے۔

”اے راجہ! آپ کی غیر موجودگی میں ہستنا پور کے لشکر نے ویرت کی طرف پیش قدمی کی تھی اور ویرت کے شمال میں جو ہمارے ریوڑ چر رہے تھے، ان پر قبضہ کر لیا تھا، جانوروں پر قبضہ کرنے کے بعد قبل اس کے کہ ہستنا پور کا لشکر شہر کی طرف بڑھتا آپ کا بیٹا اترکار مقابلے پر اتر آیا، پھر دشمن کے لشکر میں درپودھن کے علاوہ بھیشم، درونا، رادیو اور کرپا کے علاوہ دسونا اور آسوانام جیسے سورا بھی شامل تھے لیکن اے راجہ! ہمارے لشکر میں آپ کے بیٹے اترکار کے علاوہ تین ہستیوں نے ایسا عمدہ اور لاجواب کام کیا کہ ان کی وجہ سے ہمیں ہستنا پور کے لشکر کے خلاف فتح نصیب ہوئی، ان تین ہستیوں میں ایک یوناف، ایک اس کے ساتھ کام کرنے والی لڑکی بیوسا اور ایک ہمارے ناچ گھر میں لوگوں کو رقص کی تعلیم دینے والا جرنیل ہے، یہ جرنیل ایک عام سا شخص دکھائی دیتا ہے۔ اے راجا اس شخص نے جنگ کے دوران ایسی کارکردگی کا مظاہرہ کیا کہ بڑے

یدھشٹر کا زخم صاف کرنے اور اس پر پٹی باندھنے کے بعد دروپدی نے غصے اور تیز لگا ہوں سے راجہ کی طرف دیکھا اور بولی۔

”اے راجہ! آپ جانتے ہیں میں اس سے پہلے اندر پر ساد میں پانڈو برادران کے راج محل میں کام کرتی رہی ہوں اور یہ شخص بھی وہاں میرے ساتھ کام کرتا رہا ہے، میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور اس کے زخم کو صاف کر کے اور اس پر پٹی باندھ کر میں نے یہ کوشش کی ہے کہ اس کا خون آپ کی سر زمین پر نہ گرے اور اے راجہ میں آپ پر یہ بھی انکشاف کروں کہ اگر اس شخص کا خون یہاں آپ کے کمرے میں گر جاتا تو پھر آپ کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی، اس کے چاہنے والے اس کے ہمدرد اس کے لواحقین یہ دیکھ کر کہ اس کا خون آپ کی وجہ سے آپ کے کمرے میں گرا ہے تو وہ نہ صرف یہ کہ آپ کا کام تمام کر کے رکھ دیتے بلکہ آپ کی ساری نسل کا صفایا کر کے رکھ دیتے، اس طرح اے راجہ تم اس تخت کے ساتھ ساتھ اپنی زندگی سے بھی محروم ہو کر رہ جاتے، سنو اے راجہ! اس نیک دل شخص کے زخم پر پٹی باندھ کر اس کا خون روک کر میں نے آپ ہی کی بہتری کا کام کیا ہے۔“

ویرت کا راجہ دروپدی کی گفتگو سن کر حیران اور پریشان سا ہو گیا تھا، وہ دروپدی سے اس گفتگو کی تفصیل جانتا ہی چاہتا تھا کہ اسی لمحے اس کا بیٹا اترکار اس کمرے میں داخل ہوا، لہذا راجہ اپنی جگہ سے اٹھا اور آگے بڑھ کر وہ اپنے بیٹے اترکار کو گلے لگا کر اس کا استقبال کرنے کے ساتھ ساتھ اسے پیار کرنے لگا تھا۔

جنگ کے دوران اترکار پر یہ حقیقت واضح ہو چکی تھی کہ پانڈو برادران اور ان کی بیوی بھیس بدل کر ان کے شہر میں رہ رہے ہیں، وہ چاہتا تھا کہ یہ انکشاف اپنے باپ اور ویرت کے راجہ پر بھی کر دے لیکن میدان جنگ کے اندر ہی ارجن نے اس کو سمجھا کر اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ فی الحال وہ راجہ پر یہ ظاہر نہ کرے کہ ہم بھی پانڈو برادران ہیں، لہذا اپنے باپ سے ملتے وقت جب اترکار نے دیکھا کہ یدھشٹر کی پیشانی زخمی ہے اور اس کے تازہ خون سے اس کے کپڑے لہو لہان اور اس کا لباس رنگین ہو گیا ہے تو اس کا چہرہ بدل گیا، غصے میں اس کی حالت ابتر ہونے لگی وہ فوراً اپنے باپ سے علیحدہ ہو گیا اور پھر اس نے اپنے باپ کو مخاطب کر کے پوچھا۔

”اے میرے باپ وہ کون بد بخت اور بزدل شخص ہے جس نے

بیٹے کی تعریف کرتا ہوں تو اس وقت تم میری ہاں میں ہاں ملانے کے بجائے بریل کی تعریف کرنا شروع کر دیتے ہو، اے کالکا! میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرا بیٹا ایک بہت بڑا سوراہا ہے اور اس کی تعریف نہ کر کے تم اس کی توہین کر رہے ہو اور اس کی بجائے ایک معمولی رقاخص کی تعریف کر کے تم میرے بیٹے کے ساتھ ساتھ میری بھی توہین کر رہے ہو، بہر حال اس دفعہ میں تمہارے اس رویے کو معاف کرتا ہوں اور تمہیں یہ تنبیہ کرتا ہوں کہ آئندہ میرے سامنے ایسی گفتگو کرنے سے پرہیز کرنا۔“

جواب میں یدھشٹر نے مسکراتے ہوئے راجہ سے کہا۔ ”اے ویرت کے عظیم راجہ! سچائی ہمیشہ ناخوشگوار اور کڑوی ہوتی ہے لیکن میں پھر بھی تمہارے سامنے حقیقت کا اظہار ضرور کروں گا اور اس موقع پر میں تم سے یہ بھی کہنا پسند کروں گا کہ شہر بھر میں اعلان کروایا جائے اور لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ یہ فتح بریل کی وجہ سے ہوئی ہے، لہذا بریل کی اس فتح کی وجہ سے شہر کے اندر خوشیاں منانے کا بندوبست کیا جانا چاہئے۔ سنو راجہ میں جھوٹ کہنے کا عادی نہیں ہوں اگر یوناف، بیوسا کے علاوہ بریل آپ کے بیٹے اترکار کے ساتھ نہ ہوتا تو اترکار کسی بھی صورت درپودھن کو بھاگنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا۔“ یدھشٹر کی یہ گفتگو سن کر راجہ غصے سے آپے سے باہر ہو گیا، وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پاسکا، غصے میں اس کی حالت بدتر ہو گئی، قریب پڑی ہوئی ایک لکڑی اس نے اٹھائی اور پوری قوت سے اس نے غصے کی حالت میں یدھشٹر کی پیشانی پر دے ماری۔ یدھشٹر کی پیشانی خون سے تر ہو گئی تھی اور خون اس کے کپڑوں پر بہنے لگا تھا، اسی وقت دروپدی بھی اس کمرے کی زینائش اور اسے سنوارنے میں لگی ہوئی تھی، اس نے جونہی دیکھا کہ راجہ نے لکڑی مار کر اس کے شوہر کو زخمی کر دیا ہے تو وہ بے چین اور بے تاب ہو کر بھاگتی ہوئی یدھشٹر کے پاس آئی، اپنا ریشمی لباس پھاڑ پھاڑ کر یدھشٹر کا زخم اس نے صاف کیا، پھر زخم پر پٹی باندھ کر بہتے ہوئے خون کو بند کر دیا تھا، اس موقع پر راجہ نے غصے اور خفگی کی حالت میں دروپدی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

سنو سرندھری تم اس بے وقوف اور احمق شخص کا خون اپنے قیمتی اور ریشمی کپڑے پھاڑ پھاڑ کر کیوں بند کر رہی ہو تمہارا اس سے کیا تعلق، کیا رابطہ اور کیا واسطہ ہے، اس احمق کا خون بہنے دو اس لئے کہ یہ حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے اس کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔“

اس سامنے بیٹھے ہوئے نیک دل کا لکا کو زخمی کیا ہے جس نے بھی اس شخص کو زخمی کیا ہے خواہ وہ کیسا ہی صاحب حیثیت شخص کیوں نہ ہو وہ اس خون کے انتقام سے بچ نہ سکے گا۔ اے میرے باپ! قبل اس کے کہ اس شخص کے بہنے والے خون کے باعث ویرت میں ایک طوفان اٹھ کھڑا ہو، میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ بتائیں اس شخص کو کس نے زخمی کیا ہے؟“

اترکار کے جواب میں ویرت کے راجہ نے اسے ساری روداد سنا دی، اپنے باپ کی یہ گفتگو سن کر اترکار افسردہ اور اداس سا ہو گیا، پھر اس نے بڑے مایوسانہ سے انداز میں اپنے باپ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

”اے میرے باپ! آپ نے یہ اچھا نہیں کیا، یہ کہ جس شخص کو آپ نے زخمی کیا ہے“ یہاں تک کہتے کہتے وہ خاموش ہو گیا تھا کیوں کہ اس موقع پر اس کمرے میں ارجن داخل ہوا تھا، ارجن پر نگاہ پڑتے ہی یدھشٹر نے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا تھا تا کہ وہ اس کی پیشانی پر بندھی ہوئی پٹی کو دیکھ کر پریشان نہ ہو۔ ارجن کے آنے سے اترکار اپنی گفتگو مکمل نہ کر سکا تھا، اس موقع پر ارجن بڑا پریشان اور ملول دکھائی دے رہا تھا کیوں کہ اس کا بڑا بھائی یدھشٹر جسے وہ اپنے باپ کی طرح چاہتا تھا، وہ اس کی طرف دیکھتے نہ رہا تھا جب کہ وہ اس سے یہ امید لگائے ہوئے تھا کہ جنگ کے بعد واپسی پر اس کا بڑا بھائی نہ صرف یہ کہ اس سے پر جوش انداز میں ملے گا بلکہ اس کی کارکردگی پر اسے شاباشی بھی دے گا لیکن جب کافی دیر تک خاموش کھڑے رہنے کے بعد یدھشٹر نے اس کی طرف نہ دیکھا اور اپنا منہ پھیرے رکھا تب ارجن مایوس سا ہو کر اس کمرے سے نکل گیا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے اترکار بھی اس کمرے سے چلا گیا تھا۔

وہاں سے نکلنے کے بعد ارجن پہلے دروپدی کے کمرے میں گیا، دروپدی اسے وہاں دیکھ کر خوش ہو گئی اور کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ ارجن اس کے قریب گیا اور اسے مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہنے لگا۔

”دروپدی! تم جانتی ہو کہ میں جنگ کے میدان سے لوٹ رہا ہوں اور دشمن کے مقابلے میں ہمیں فتح ہوئی ہے اس جنگ سے جو دشمن کا مال و متاع ہمارے ہاتھ لگا ہے اس میں سے کچھ قیمتی چیزیں میرے حصے میں بھی آئی ہیں جو میں تمہیں تحفے کے طور پر پیش کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں، اس کے ساتھ ہی ارجن نے کچھ جواہرات اور قیمتی زیورات

دروپدی کو پیش کئے جنہیں دیکھ کر دروپدی خوش ہوئی تھی، اس کے بعد ارجن اور دروپدی، بھیم سین کے کمرے میں پہنچے۔

ارجن اور دروپدی دونوں جس وقت بھیم سین کے کمرے میں داخل ہوئے اس وقت وہ اپنے کمرے میں مسہری پر آرام کر رہا تھا، انہیں اپنے کمرے میں آتے دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا، ارجن اور دروپدی آگے بڑھ کر مسہری پر بیٹھ گئے، ارجن، بھیم سین کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بڑی شفقت اور پیار سے بولا۔

”اے بھیم سین! میرے بھائی میں ایک اہم مسئلے پر گفتگو کرنے کے لئے آیا ہوں کیوں کہ اب ہماری جلا وطنی کی مدت ختم ہو چکی ہے اور ہاں میں تم سے یہ کہنے آیا ہوں کہ تم جانتے ہو کہ جب کبھی بھی میں اپنی مہم سے لوٹتا ہوں میرا بڑا بھائی یدھشٹر ہمیشہ بہترین انداز میں میرا استقبال کرتا رہا ہے، آج مجھے اس کی طرف سے ایک شکایت ہے جب میں اس کمرے کی طرف گیا جس میں اترکار، ویرت کا راجہ اور بھائی یدھشٹر بیٹھے ہوئے تھے تو جب تک میں اس کمرے میں کھڑا رہا، میرا بھائی دوسری طرف دیکھتا رہا اور نہ صرف یہ کہ مجھ سے گفتگو اور کلام تک نہ کیا بلکہ میری طرف دیکھا تک نہیں، نہ جانے کیا وجہ ہے مجھ سے کوئی غلطی ہو گئی ہے جس کی بنا پر میرا بھائی مجھ سے بات کرنے کے علاوہ میری طرف دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا۔

بھیم سین جواب میں کچھ کہنے ہی والا تھا کہ یدھشٹر کمرے میں داخل ہوا، اس کی پیشانی پر پٹی بندھی دیکھ کر بھیم سین اور ارجن کچھ پریشان ہو گئے تھے۔ یدھشٹر قریب آیا اور ارجن سے مخاطب ہو کر بولا۔

”سنو ارجن! میں نے بھیم سین کے ساتھ تمہاری گفتگو سن لی ہے، تمہاری پریشانی اور فکر مندی اپنی جگہ بجا ہے، دراصل میری پیشانی پر زخم آگیا تھا جس کی وجہ سے میں نے اپنا منہ پھیر کر رکھا تا کہ تم مجھے زخمی حالت میں نہ دیکھ سکو۔“ پھر اس نے اپنے زخمی ہونے کا احوال سنایا۔

اس انکشاف پر ارجن اور بھیم سین دونوں ہی بھڑک اٹھے پھر بھیم سین نے یدھشٹر کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

”سنو میرے بھائی! اگر راجہ نے تمہیں پیشانی پر ضرب لگا کر زخمی کر دیا ہے تو پھر وہ زندہ نہ رہ سکے گا، میں آج ہی اسے قتل کر دوں گا۔“

پھر ارجن نے بھی ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا، اس پر یدھشٹر

مسکراتے ہوئے بولا۔

”میں تم دونوں کے جذبات کی قدر کرتا ہوں اور تم دونوں اپنی جگہ درست بھی ہو، لیکن تمہیں ایسا معاملہ نہیں کرنا چاہئے، میں راجہ کے لئے ایک اور سزا تجویز کر چکا ہوں، کل صبح ہی صبح ہم محل کے اس کمرے میں داخل ہوں گے جہاں راجہ کا تخت پڑا ہوا ہے میں اپنا بہترین اور خوبصورت لباس زیب تن کر کے تخت پر بیٹھ جاؤں گا جب کہ تم چاروں بھائی اور درویدی میرے پہلو میں بیٹھ جانا اور جب راجہ اپنے اراکین سلطنت کے ساتھ وہاں آئے گا تو اس پر انکشاف کریں گے کہ ہماری اصلیت کیا ہے اور ہم کن حالات میں یہاں کام کرتے رہے ہیں، ہماری اصلیت جاننے کے بعد اگر راجہ کوروں کے خلاف جاری مدد کرنے پر تیار ہو گیا تو ہم اس سے تعاون کریں گے اور اگر اس نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو ہم اسے قتل کر کے ویرت کے تاج و تخت پر قبضہ کر لیں گے اور ہاں میرے بھائیو! اس ارادے سے ہمیں نکولا اور سہادیو کو بھی آگاہ کرنا چاہئے۔“ درویدی اور بھائیوں نے یدھشٹر کی اس تجویز کو پسند کیا پھر چاروں اس طرف جارہے تھے جہاں نکولا اور سہادیو تھے۔

☆ دوسرے روز پانچوں پانڈو بھائیوں اور درویدی نے اپنا بہترین لباس زیب تن کیا اور دربار میں پہنچ گئے اور راجہ کا تاج اٹھا کر یدھشٹر نے اپنے سر پر رکھ لیا جب کہ اس کے دوسرے بھائی اس کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے، تھوڑی دیر بعد جب ویرت کا راجہ اپنے وزیروں اور مشیروں کے ساتھ دربار میں داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ اس کے تخت پر یدھشٹر بیٹھا ہے اور اس کے دائیں بائیں وہ لوگ بیٹھے ہیں جو اس کے ہاں کام کرتے ہیں یہ دیکھ کر راجہ بھڑک اٹھا اور یدھشٹر کو مخاطب کر کے بولا۔

”کالکا! تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ میرے تخت پر بیٹھ جاؤ، اس حرکت پر تمہیں قتل بھی کیا جاسکتا ہے، میں تمہیں تھوڑی دیر کی مہلت دیتا ہوں تم مجھے اس تخت پر بیٹھنے کی وجہ بتاؤ اور اگر تم معقول وجہ نہ بتا سکتے تو ابھی اور اسی وقت تمہاری گردن کاٹ دی جائے گی۔

یدھشٹر کے جواب دینے سے پہلے ہی ارجن اٹھ کھڑا ہوا اور ویرت کے راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”اے ویرت کے راجہ! تم کسی عام انسان سے مخاطب نہیں بلکہ وہ

فخس جو تمہارے تخت پر بیٹھا ہے ہستناپور کا مہاراجہ یدھشٹر ہے چونکہ یہ جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہا ہے اور اپنی جلاوطنی کی مدت کے آخری سال میں اسے اپنی پہچان کو چھپانا تھا تو ایسا کرنے کے لئے یہ تمہارے ہاں چلا آیا اور تمہاری مصاحبت اختیار کر لی، پر اے راجہ اب اس کی جلاوطنی کی مدت پوری ہو چکی ہے اور اب وہ اپنی شناخت ظاہر بھی کر دے تو اس کے لئے کوئی نقصان نہیں ہے۔“

ارجن کے اس انکشاف پر راجہ چونک سا پڑا اور کہنے لگا۔ ”یہ میری خوش نصیبی ہے اگر یہ یدھشٹر ہے تو اس کے بھائی اور اس کی رانی کہاں ہے؟“

اس پر ارجن نے اپنا اور دوسرے بھائیوں کا تعارف کرایا، اس انکشاف پر ویرت کے راجہ اور اس کے وزیر بڑے پر جوش انداز میں پاٹو برادران سے گلے ملنے لگے تھے، جب یہ معاملہ ہو چکا تو یدھشٹر نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔

”اے راجہ ہم اپنی جلاوطنی کی زندگی پوری کر چکے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم اپنے چچا زاد بھائی درویدھن سے اپنی سلطنت لے سکیں اور اس سلسلے میں ہم تم سے مدد اور تعاون کے طلب گار ہیں۔“

یدھشٹر کی اس گفتگو کے جواب میں راجہ بڑی فراخ دلی کے ساتھ کہنے لگا۔ ”اے ہستناپور کے عظیم راجہ میں تمہارے چچا زاد بھائی درویدھن کے خلاف تمہاری مدد ضرور کروں گا، ساتھ ہی بھائی میں تم سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ جب تک تم میرے شہر میں ہو تم ہی اس تخت پر بیٹھو گے اور میری ریاست پر حکومت کرو گے۔“

جواب میں یدھشٹر فوراً تخت سے اٹھ کھڑا ہوا اور بڑی ممنونیت سے اس نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔ ”سنو راجہ! تم نے اپنی گفتگو سے ہمارا دل خوش کر دیا ہے اور ہمارے وہ سارے اندیشے دور کر دیئے ہیں جو ہمارے دلوں میں اٹھ رہے تھے، تم چونکہ ہماری مدد پر آمادہ ہو گئے ہو، اس لئے تمہیں پورا حق پہنچتا ہے کہ اپنی ریاست پر تم حکومت کرو، بس ہم چاہتے ہیں کہ تمہاری ریاست کے اندر ہمیں کوئی ایسی جگہ کوئی ایسا شہر مل جائے جہاں ہم رہائش اختیار کر سکیں اور اپنی قوت کو جمع کرنا شروع کر دیں اور مناسب وقت پر ہم کوروں کے خلاف حرکت میں آکر جنگ کی ابتدا کر سکیں۔“ (باقی آئندہ) ☆ ☆

قرآن کریم سے فال دیکھنے کا اسان طریقہ

محمد وصی خان (مدحوم)

۱۸	ع ہو	خداوند تعالیٰ اس کو دولت، عزت اور راحت عطا فرمائے گا۔
۱۹	ش ہو	دنیا کے اسرار اور امور جو مخفی ہیں وہ کھل جائیں گے۔
۲۰	ف ہو	یہ جو نیت کی ہے اس کے اقدام سے ڈر۔
۲۱	ق ہو	لوگوں کے درمیان مقبول القول ہوگا۔
۲۲	ک ہو	دشمنی اور فتنہ میں گھر جائے گا۔
۲۳	ل ہو	اپنے حاسدوں اور دشمنوں پر فتح پائے گا۔
۲۴	م ہو	اس کو جاہ و حشمت نصیب ہوگی۔
۲۵	ن ہو	بہت زحمت کے بعد مراد پوری ہوگی۔
۲۶	و ہو	ہلاکت میں پڑنے سے ڈر۔
۲۷	ہ ہو	وہ شخص مخلوق سے خدا تعالیٰ کی طرف پناہ لے۔
۲۸	ی ہو	اس نیت میں غم خوار و مہربان مشیر کی احتیاج و ضرورت ہے۔

طریقہ: پہلے غسل کر کے پاک اور صاف کپڑے زیب تن کر کے جائے نماز پر بیٹھ کر خوشبو لگا کر کمرے میں اگر بتی روشن کر کے پھر ایک مرتبہ سورۃ الحمد اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص کی تلاوت کرے اول اور آخر ایک تسبیح محمد و آل محمد علیہ السلام پر درود کی تلاوت کر کے پھر نیت کر کے قرآن کریم اٹھائے اور آنکھ بند کر کے اس کو کھولے۔ دائیں طرف کے صفحہ کی ساتویں سطر کو "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر دیکھے ساتویں سطر کا پہلا حرف جو ہوگا وہ اس کی نیت کے سوال کا جواب ہوگا۔

۱	اگر پہلا لفظ الف ہو	بھلائی اور اچھائی ہے۔
۲	ب ہو	خیر کثیر حاصل ہوگا۔
۳	ت ہو	گناہوں سے توبہ کرے۔
۴	ث ہو	ثروت و حکومت حاصل ہو۔
۵	ج ہو	اپنی دلی مراد پائے گا۔
۶	ح ہو	بہتر نہیں ہے، اس کام کا اقدام نہ کرے۔
۷	خ ہو	حلال روزی نصیب ہوگی۔
۸	د ہو	خوف سے رہائی پائے گا۔
۹	ذ ہو	ارکان حکومت کی طرف سے نفع پہنچے گا۔
۱۰	ر ہو	دشمن پر غالب ہوگا۔
۱۱	ز ہو	منصب اعلیٰ پر پہنچے گا یعنی خوشی ملے گی۔
۱۲	ش ہو	اس نیت کا انجام بہتر ہوگا۔
۱۳	ص ہو	اس کا دوست خوش بخت ہوگا اور توفیق پائے گا۔
۱۴	ض ہو	دشمنوں سے محفوظ ہوگا۔
۱۵	ط ہو	جس کے لئے نیت کی ہے بہتر ہے۔
۱۶	ظ ہو	اس کام کے اقدام میں پشیمان ہوگا۔
۱۷	ظ ہو	جملہ آرزو پوری ہوگی مراد برائے کی۔

ہلاک کرنے والی چیزیں

(۱) شدت بخل (کہ حقوق واجبہ بھی ادا نہ کرے۔)

(۲) ہوائے نفسانی جس کا اتباع کیا جائے (کہ ہوائے

نفسانی میں حدود شرع کی بھی پرواہ نہ کرے۔)

(۳) خود پسندی (کہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگے)

درجات بلند کرنے والی چیزیں

(۱) سلام کرنا (کہ ہر مسلمان کو سلام کرے خواہ تعارف ہو یا نہ

ہو) (۲) کھانا کھانا (حسب وسعت) (۳) رات کے وقت جب

لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنا (نماز تہجد)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

میرٹھ و آس پاس کے علاقوں میں چوٹی کٹنے سے خوف کا ماحول

باغپت میں ۴۲ خواتین، تھانہ بھون اور کیرانہ میں بھی دو خواتین کی چوٹیاں کٹ گئیں۔

جانے کی بات ہو رہی ہے، وہیں کچھ واقعات ایسے بھی ہو رہے ہیں جن کے سبب ہم اندھیرے دور کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ مغربی یوپی کے کی شہروں میں خواتین کے بال کٹنے کے واقعات روز بروز ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ آج ہی قصبہ تھانہ بھون اور قصبہ کیرانہ میں چوٹی کٹنے کے ۲ واقعات ہوئے ہیں۔ اسی کے سبب بہت سی خواتین نے گھروں سے باہر نکلنا بند کر دیا ہے اور رات میں بھی پہرا دیا جا رہا ہے۔ خواتین کی چوٹی کٹنے کے واقعات سے پولیس بھی پریشان ہے، کیونکہ اس معاملہ میں ابھی تک کوئی ہاتھ نہیں آیا ہے۔ سمجھا جاتا ہے کہ کوئی تانترک علاقہ میں خوف کا ماحول پیدا کرنے کے لئے ایسا کر رہا ہے۔

دلیپ کمار کی طبیعت میں بہتری

ممبئی : شہنشاہ جذبات یوسف خان المعروف بہ دلیپ کمار جنہیں گردے میں تکلیف کے سبب گزشتہ بدھ کو لیلاواتی اسپتال میں داخل کیا گیا ہے، کہ بارے میں ان کے ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ ان کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ گردہ کے کام کرنے کی صلاحیت میں بہتری آئی ہے۔ خون اور پیشاب کی رپورٹ بھی اچھی آئی ہے۔ لیلاواتی اسپتال کے ڈاکٹر جلیل پرکار نے انقلاب کو بتایا کہ اتوار کو جو میڈیکل رپورٹس آئی ہیں انہیں دیکھتے ہوئے کہا جاسکتا ہے کہ دلیپ کمار کی طبیعت میں بہتری آئی ہے۔ اتوار کو انہوں نے اسانی سے پیشاب بھی کیا ہے۔ آئندہ چند دنوں میں طبیعت میں مزید بہتری کی امید ہے۔

☆☆ ☆☆ ☆☆

میرٹھ (اسٹاف رپورٹ) میرٹھ و آس پاس کے علاقے میں خواتین کی چوٹی کٹنے کا سلسلہ تھمنے کا نام نہیں لے رہا۔ بہت سی خواتین چوٹی کٹنے سے خوفزدہ ہیں۔ بلند شہر کے جہاں گیر آباد میں مکلیش، محلہ نئی بستی کی ایک لڑکی کی چوٹی کٹ گئی۔ خورجہ کی مبین اور خیر التسا کی چوٹی کٹ گئی۔

باغپت، بڑوت اور بنولی میں دو خواتین اور برناول میں سوتی ہوئی دو خواتین کی چوٹی کاٹنے کی واردات سے سنسنی پھیلی ہوئی ہے۔ چوٹی کٹنے کا پتہ چلنے سے خواتین بے ہوش ہیں جنہیں پرائیویٹ نرسنگ ہوم میں بھرتی کر یا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ برنادہ گاؤں میں ہارون کسی دوسرے گاؤں گئے ہوئے تھے۔ ان کی بیوی نسرین گھر میں اکیلی تھی جو رات میں سو رہی تھی۔ اہل خانہ دوسرے کمرے میں سوئے تھے۔ علی الصباح جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تو پلنگ کے سرہانے نسرین کی چوٹی کٹی ملی جسے دیکھ کر سب کی چیخ نکل گئی۔ اس کی اطلاع پولیس کو دی گئی موقع پر پولیس نے جانچ شروع کی۔ اسی طرح کھکھیرہ میں بھی دو خواتین کی سوتے ہوئے بند کمرے میں چوٹی کاٹ لی گئی جس سے خوف و ہراس طاری ہے۔ فی الحال اس ماجرے کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے۔ پولیس تو اس کی افواہ نہ پھیلانے کی ہدایت دیتی ہے جبکہ موقع پرکٹی ہوئی چٹیاں صاف موجود ہیں۔ اسی بارے میں اسے وہم یا توہم پرستی کہنے سے معاملے کے سنگینی کم نہیں ہو رہی ہے۔ افواہوں کا بھی بازار گرم ہے۔

شاملی : جدید دور میں جہاں ہندوستان کو ترقی کی طرف لے

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمال مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن یو پی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

ماہنامہ دیوبند
طلسمانی دنیا

اکتوبر ۲۰۱۲ء

چہل اسماء اور سی

آیاتِ سجدہ کا عمل

نقشِ عظیم۔ اسی شمارے میں

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

کیا اور کہاں

۵۵ تعلیمات نبوی میں علم کی اہمیت	۵ ادارہ محمد اسماعیل
۶۱ فقہی مسائل	۶ مختلف پھولوں کی خوشبو
۶۲ استخراجی حسابی جدول	۱۱ اسم اعظم
۶۳ علاج بذریعہ غذا	۱۲ اعمال چشتیہ
۶۶ مختلف غذائیں کتنی دیر میں ہضم ہوتی ہیں؟	۱۳ ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے
۶۷ اذان بتکدہ	۱۶ رزق میں برکت کے اسباب و آئین
۷۳ ۲۰۱۷ء کے بہترین اوقات عملیات	۱۷ ماہ صفر احادیث کی روشنی میں
۷۳ نظرات	۱۹ روحانی ڈاک
۷۵ شرف قمر وغیرہ	۲۹ دنیا کے عجائب و غرائب
۷۷ نظرات قمر و زحل	۳۲ نقش فتوحات
۷۹ نظرات سے فائدہ اٹھائیں	۳۲ سبزی کی روٹی سے علاج
۸۱ شرف قمر اور ج قمر وغیرہ	۳۵ عکس سلیمانی
۸۳ عاملین کی سہولت کے لئے	۴۱ آب زمزم
۸۴ خواص چہل اسمائے اوربسی	۴۳ زکوٰۃ دینے کا طریقہ
۸۶ انسان اور شیطان کی کشمکش	۴۷ اس ماہ کی شخصیت
۹۰ خبرنامہ	۵۱ اللہ کے نیک بندے

بقلم خاص

کاش - ہم بیدار ہو جائیں

ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک بار صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ دنیا بھر کے تمام کافرو مشرکین تم مسلمانوں پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گے کہ جس طرح مردار جانوروں پر گدھ اور چیلیں ٹوٹ پڑتی ہیں۔ یہ سن کر صحابہ کرام لرز گئے۔ کسی صحابی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم اس وقت تعداد میں کم نہیں ہوں گے، موجودہ وقت کے مقابلہ میں تمہاری تعداد اس وقت کافی ہوگی۔ یعنی دنیا بھر میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگی لیکن ان کی حیثیت اس تنگ بے جان کی طرح ہوگی جو کسی سیلاب میں بہہ رہا ہو۔ پھر کسی صحابی نے پوچھا یا رسول اللہ! اس کی وجہ کیا ہوگی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا، مسلمان مرعوب ہو چکے ہوں گے اور دشمنوں کا رعب اور ہیبت مسلمانوں پر طاری ہوگا اور ان میں کفار و مشرکین اور یہودیوں اور عیسائیوں سے مقابلہ کرنے کی سکت نہیں ہوگی، ظلم و ستم کے سیل رواں میں مسلمان ایک بے جان تنگ کی مانند ہوگا اور سیلاب کے رخ پر بہہ رہا ہوگا۔ صحابہ کرام افسردہ ہو گئے۔ پھر کسی صحابی نے پوچھا: مسلمانوں کی اس پسپائی اور ذلت کا سبب کیا ہوگا؟ اللہ کے رسول ﷺ نے جواب دیا اس کی دو وجہ ہوں گی حب الدنیا و کراہیۃ الموت۔ دنیا کی محبت اور موت سے کراہیت۔

اس حدیث کی روشنی میں آج ساری دنیا کا مشاہدہ کیجئے تو اندازہ ہوگا کہ رسول خدا کا فرمان حرف بہ حرف درست ہے اور رسول خدا کی یہ پیشین گوئی حرف بہ حرف پوری ہوگئی۔ آج دنیا بھر میں مسلمانوں کی درگت بن رہی ہے اور سبھی قومیں مسلمانوں پر حملہ آور ہیں اور کوئی ان کی فریاد سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ مسلم ممالک میں بھی مسلمان جو توں پٹ رہے ہیں اور یورپ میں تو اس وقت مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ چوروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل نے مسلمانوں کو دہشت گردیتا کر تمام اقوام کی نگاہوں سے انہیں گرا دیا ہے اور کفار و مشرکین کی اکثریت مسلمانوں کو ترچھی نظروں سے دیکھنے لگی ہے۔ دنیا میں کوئی دہشت گردی کا واقعہ پیش آئے شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف گھومنے لگتی ہے۔ مسلمان دہشت گرد ہیں، یہ جھوٹ اتنی بار بولا گیا کہ دنیا اب اسی جھوٹ کو سچ سمجھنے لگی ہے۔ ہمارے ملک ہندوستان میں بھی فرقہ پرست عناصر نے مسلمانوں کے خلاف اس قدر پروپیگنڈہ کیا ہے کہ ہندوؤں کی اکثریت مسلمانوں کے کردار پر شک کرنے لگی ہے۔ چنانچہ کوئی بھی حادثہ رونما ہونے پر مسلمانوں کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور ہر دہشت گردی کا الزام مسلمانوں پر لگا دیا جاتا ہے۔

آج تک صحیح معنوں میں یہ تحقیق نہیں ہو سکی ہے کہ لشکر طیبہ، انڈین مجاہدین اور جیش محمد جیسی جماعتیں کہاں اور ان کی تخلیق کس ملک میں ہوئی ہے لیکن ان جماعتوں کو مسلمانوں کی جماعت سمجھ کر دنیا میں ہونے والے ہر قتل و غارت کو ان سے منسوب کر دیا جاتا ہے اور اس کے بعد دنیا بھر میں تمام مسلمانوں کے خلاف نفرتیں اور عداوتیں پھیلنے شروع ہو جاتی ہیں۔ داعش جیسی جماعتوں کے بارے میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ یہودیوں کا ٹولہ ہے جو اسلام کو بدنام کرنے کے لئے وجود میں آتا ہے، ان کے جھنڈوں پر کلمہ اس لئے لکھا ہوتا ہے تاکہ ہمارے تمام کثرت کا سہرہ مسلمانوں کے سروں پر بندھے اور مسلمان بدنام ہوں اور دین اسلام کو رسوائی سے دوچار ہونا پڑے۔ ان حالات کی وجہ اللہ کے رسول کی رائے کے مطابق یہ ہے کہ ہم مسلمان دنیا کی محبت میں غرق ہو گئے ہیں اور اس موت سے کراہیت کرنے لگے ہیں جو ایک نہ ایک دن آکر رہے گی۔

امریکہ اور اسرائیل نے جہاد اسلامی کو اس لئے بدنام کیا ہے اور اس کو دہشت گردی بتا کر مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیلانے کی اور کفار و مشرکین کو ان کے خلاف اکسانے کی زبردست کوشش کی ہے تاکہ مسلمان جہاد کا نام بھی نہ لیں اور یہودی اور نصرانی من مانی کرتے رہیں۔ امریکہ خود دہشت گردی پھیلاتا ہے، وہ خود دہشت گردی کی پشت پناہی کر رہا ہے لیکن مورد الزام مسلمانوں کو اور اسلام کو ٹھہراتا ہے۔ امریکہ کے اس غلط سلطہ پروپیگنڈہ کے زیر اثر ہمارے ملک کے باشندے بھی ہیں، وہ بھی مسلمانوں کو ایک غلط قوم تصور کرنے لگے ہیں، اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے ہمیں اپنے احوال پر نظر ثانی کرنی ہوگی۔ دنیا کی اندھی محبت سے باہر نکلنا ہوگا اور کھل عام سچ بولنا ہوگا اور دنیا کو بتانا ہوگا کہ اسلام امن کا پیغام دیتا ہے اور مسلمان خود دہشت گردی سے نفرت کرتے ہیں، دہشت گرد امریکہ اور اسرائیل ہیں اور یہ دونوں ملک پوری دنیا کو اور ہمارے ملک ہندوستان کو پرغمال بنانا چاہتے ہیں۔ اگر مسلمانوں نے حق ہو کر بیک وقت امریکہ اور اسرائیل کے خلاف آواز نہ اٹھائی تو دنیا بھر میں مسلمانوں کا انتقال عام ہوگا کہ جس کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

مختلف اصول

سنہری باتیں

- ☆ اچھا انسان وہ ہے جو کسی کا دیا ہوا دکھ تو بھلا دے مگر کسی کی دی ہوئی محبت کبھی نہ بھلائے۔
- ☆ لوگ آپ کی پیٹھ کے پیچھے تین وجوہات کی بنا پر آپ کے خلاف باتیں کرتے ہیں۔
- (۱) جب وہ آپ کی سطح تک نہیں پہنچ پاتے (۲) جب وہ آپ جیسا نہیں کر سکتے (۳) جب وہ آپ کا طرز حیات اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر نہیں کر پاتے۔
- ☆ ہمیشہ اچھے اور خوش باش رہئے، یہ ان لوگوں سے بہترین انتقام ہے جو آپ کو دکھی اور ناخوش دیکھنا چاہتے ہیں۔

اقوال زرین

- ☆ جب تجھے نیکی کر کے خوشی اور برائی کر کے بچھتاوا ہو تو سمجھو کہ تم مومن ہو۔
- ☆ کسی برائی کو معمولی سمجھ کر اختیار نہ کرو، ممکن ہے اس سے خدا روٹھ جائے۔
- ☆ گلے، شکوے سے زبان بند رکھو، راحت نصیب ہوگی۔
- ☆ پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے عمل کرو عمل قبول کیا جاتا ہے۔
- ☆ علم پیغمبروں کی میراث ہے اور مال فرعونوں اور قارون وغیرہ کی۔
- ☆ جو اللہ تعالیٰ کے کاموں میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

نیک اعمال میں ۱۵ اعلیٰ و افضل اعمال

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہارے تمام نیک اعمال میں پانچ عملوں کو سب سے افضل پایا۔
- ☆ دولت پا کر تواضع اختیار کرنا۔
- ☆ مصیبت میں صبر کرنا۔
- ☆ تنگ دستی میں سخاوت کرنا۔
- ☆ بغیر کسی قسم کا احسان جتلائے اچھا سلوک کرنا۔
- ☆ باوجود قدرت کے مجرم کی خطا کو معاف کر دینا۔

باتوں سے خوشبو آئے

- ☆ اللہ کی ذات پر بھروسہ کرنے والے کبھی ناکام نہیں ہوتے۔
- ☆ پھول خوشبو سے چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔
- ☆ جھوٹا رشتہ ایک ایسا رشتہ ہے جس سے دوسرے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں۔
- ☆ کسی کا راستہ مت دیکھو ہو سکتا ہے کہ وہ راستہ بدل جائے اور تمہاری زندگی ویران ہو جائے۔
- ☆ جب تک انسان علم سیکھتا رہتا ہے وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے یہ خیال آجائے کہ اب میں علم سیکھ چکا ہوں تو وہ جاہل بن جاتا ہے۔
- ☆ محبت ایک ایسا دریا ہے جس کے پانی میں اضافہ کرنا چاہئے کی نہیں۔

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

کی خوشبوداریاں

☆ انسان اتنا بزدل ہے کہ سوتے ہوئے خواب میں بھی ڈر جاتا ہے جب کہ بہادر اتنا ہے کہ جاگتے ہوئے بھی اپنے رب کی نافرمانی کرتا ہے۔

☆ جب کسی ضرورت مند کی آواز آپ تک پہنچ جائے تو اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے اپنے بندے کی مدد کے لئے آپ کو پسند فرمایا۔

☆ انسان کو اچھی سوچ پر وہ انعام ملتا ہے جو اسے اچھے عمل پر بھی نہیں ملتا، کیوں کہ سوچ میں دکھاوا نہیں ہوتا۔

☆ زندگی میں اچھے لوگوں کی تلاش مت کرو، آپ خود اچھے بن جائیں، شاید کسی کی تلاش پوری ہو جائے۔

☆ اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو، کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتے ہیں اسی طرح سوچوں سے کردار بنتے ہیں۔

☆ دنیا میں سب سے تیز رفتار چیز دعا ہے کیوں کہ یہ دل سے نکل کر زبان تک پہنچنے سے پہلے خدا تک پہنچ جاتی ہے۔

وہ لفظ جو دل پہ اثر کرے

☆ لوگوں سے بے رخی اختیار نہ کرو اور نہ ہی زمین پر اترا کر چل کیوں کہ اللہ کسی اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔

☆ کوئی تم سے بے اعتنائی سے پیش آئے تو جواباً اس سے محبت سے پیش آؤ اپنے رویے کی مٹھاس سے اس کو شرمندہ کرو۔

☆ پیار سے کہی گئی ایک بات نفرت اور غصے سے کہی گئی سب باتوں سے بہتر ہے۔

☆ محبت اور خدمت نہ ہو تو ایسی کوئی ایملی ایجاد نہیں ہوئی جو کسی

☆ کم کھانا تندرستی، کم بولنا حکمت اور کم سونا عبادت ہے۔

☆ برائی کرنے والے سے نہیں بلکہ برائی سے نفرت کرو۔

☆ علم کی محبت اور استاد کی عزت کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

☆ اچھی بات کہنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

مختصر تحریریں

☆ جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو بڑا سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بڑی

مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

☆ مصیبتیں ہم کو پریشان کرنے کے لئے نہیں بلکہ ہمیں جگانے

کے لئے آتی ہیں۔

☆ زندگی کی مصیبتیں ہلکی کرنا چاہتے ہو تو گناہ نہ کرو۔

☆ جو شخص مصیبت کا بوجھ خوش اسلوبی سے اٹھا سکتا ہے وہی

سب سے بہتر کام کر سکتا ہے۔

☆ اپنی نیکیوں کے لئے پوشیدہ جگہ بناؤ جیسے برائیوں کے لئے

بناتے ہو۔

☆ جو مصیبت تمہیں اللہ کی طرف متوجہ کر دے وہ مصیبت نہیں

رحمت ہے اور جو نعمت تمہیں اللہ سے غافل کر دے وہ نعمت نہیں

مصیبت ہے۔

خوشبودار باتیں

☆ زبان کا وزن بہت ہلکا ہوتا ہے مگر بہت ہی کم لوگ اسے

سنجال پاتے ہیں۔

☆ بات تمیز سے اور اعتراض دلیل سے کرو۔

رشتے کو جوڑ سکے۔

جستہ جستہ

☆ ایسی شہرت سے گریز کریں جو ذلت و رسوائی کے اندھے کنوئیں میں پھینک دے۔
☆ شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔

☆ ناامیدی کی موت کے قریب لے جاتی ہے۔

☆ جو لوگ اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے سے بحث کرتے ہیں کہ لوگ انہیں عقل مند سمجھیں تو وہ جان لیں کہ لوگ انہیں بے وقوف سمجھیں گے

☆ ایک غیر ضروری بحث کسی بھی عزیز ترین دوست، رشتہ دار کو جدا کر سکتی ہے۔

☆ نا اتفاقی اور تکرار میں سب سے پہلے سچائی کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔

☆ زوردار الفاظ اور تلخ کلامی، کمزور استدلال کی دلیل ہے۔

☆ اسکول ایسی جگہ ہے جہاں باپ کا پیسہ خرچ ہوتا ہے اور بچہ کھیلتا ہے۔

☆ مرد کی آنکھ اور عورت کی زبان کا دم سب سے آخر میں نکلتا ہے۔

۶ چیزیں دلوں میں فساد پیدا کرتی ہیں

☆ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ دلوں میں فساد چھ چیزوں سے واقع ہوتا ہے۔

☆ پہلی چیز یہ ہے کہ لوگ توبہ کی امید پر گناہ کرتے رہتے ہیں۔

☆ دوسری چیز یہ ہے کہ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اور عبرت نہیں پکڑتے۔

☆ تیسری چیز یہ ہے کہ عمل کرتے ہیں اور اخلاص پیدا نہیں کرتے۔

☆ چوتھی چیز یہ ہے کہ اللہ کا رزق کھاتے ہیں اور شکر نہیں کرتے۔

☆ پانچویں چیز یہ ہے کہ اپنی تقسیم چاہتے ہیں اور اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں رہتے۔

☆ چھٹی چیز یہ ہے کہ علم سیکھتے ہیں عمل نہیں کرتے۔

بہنی برحقائق

☆ کسی سے کتاب مستعار لینے کے بعد مشکل ہی سے اس کی واپسی کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

☆ آپ لڑکے کو کالج تک تو پہنچا سکتے ہیں لیکن اسے مفکر نہیں بنا سکتے۔

☆ سانھیوں شکم کے ساتھ بحث کرنا مشکل ہے اس کے کان نہیں ہوتے۔

☆ بادشاہ ہو یا کوئی معمولی آدمی جسے گھر میں سکون حاصل ہے وہ خوش قسمت ترین شخص ہے۔

☆ زندگی بھر خبردار رہو، لوگوں کا ظاہر دیکھ کر ان کے بارے میں کبھی اندازہ لگانا۔

☆ جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے مالک کو نہیں۔

☆ سننے میں جلدی کرو لیکن بولنے اور غصہ کرنے میں تاخیر کرو۔

☆ غصے میں آدمی اپنا منہ کھول دیتا ہے اور آنکھیں بند کر لیتا ہے۔

اقوال حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

☆ لوگوں میں زیادہ ڈرنے کے قابل وہ شخص ہے کہ اگر اس پر ظلم کیا جائے تو وہ ظالم کے مقابلے میں سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے کسی کی مدد نہ چاہے۔

☆ یتیم پر رحم کر، اس کو اپنے سے قریب کر، اس کو کھانا کھلا۔

☆ تم جان لو کہ بھلائی پرانی نہیں ہوتی اور گناہ بھلایا نہیں جاتا۔

☆ جو تجھے برا بھلا کہے، تکلیف پہنچائے، تیرے دکھ پر خوش ہو

اس کو اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دے (پھر دیکھ اللہ تعالیٰ خود تیرا بدلہ اس سے

لے گا) اور تجھ سے کوئی گناہ ہو جائے تو سچی توبہ کرنا کہ مغفرت حاصل ہو۔

ماں

☆ ایک اچھی اور لائق ماں دنیا کے ہزاروں استادوں سے

بہتر ہے۔

☆ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کی گود ہے۔

☆ ماں دنیا کی عظیم ترین ہستی ہے۔

لوگ لاپتہ بھی نہیں سے ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت پہ کھڑا ہے
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

☆

ہم تسلیم کرتے ہیں ہمیں فرصت نہیں ملتی
مگر جب یاد کرتے ہیں زمانہ بھول جاتے ہیں

☆

موسم، خوشبو، بادِ صبا، چاند، شفق اور نورِ سحر
کون تمہارے جیسا ہے گر وقت ملا تو سوچیں گے

☆

میں تنہائی کو تنہائی میں تنہا کیسے چھوڑوں
تنہائی نے تنہائی میں تنہا میرا ساتھ دیا ہے

☆

یہی ایک بات اکثر مجھے تجسس میں رکھتی ہے
محبت بھیک ہے شاید بڑی مشکل سے ملتی ہے

☆

پھول بننے کی خوشی میں مسکرائی تھی کلی
کیا خبر تھی یہ تغیر موت کا پیغام ہے

☆

ممکن ہے کہ کل زبان و قلم پہ ہوں بندشیں
آنکھوں کو گفتگو کا سلیقہ سکھائیے

اچھی باتیں

☆ غم اور مشکلات صرف اللہ کو بتایا کرو اس یقین کے ساتھ کہ وہ
تمہیں جواب بھی دے گا اور تمہاری تکلیف بھی دور کرے گا۔

☆ اپنے جسم کو ضرورت سے زیادہ نہ سنوارو، اسے تو مٹی میں مل
جانا ہے۔ اے ابنِ آدم! سنوارانا ہے تو اپنی روح کو سنوارو جسے اللہ کے
پاس جانا ہے اور جسے مر کر بھی زندہ رہنا ہے۔

▼▼▼▼▼

☆ ماں وہ اہمол موتی ہے جو ایک بار کھوجانے کے بعد دوبارہ
نہیں ملتا۔

☆ ماں ایک ایسی ہستی ہے جو اولاد کے لاکھوں راز اپنے سینے میں
چھپا لیتی ہے۔

☆ ماں کے بغیر گھر قبرستان ہے۔

ٹیپو سلطان نے کہا

☆ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے۔

☆ خدا ہمیشہ دوستوں میں سے ہوتے ہیں۔

☆ جس قوم میں خدا زیادہ ہونے لگیں اس قوم کے مضبوط قلعے

بھی ریت کے گروندے ثابت ہوتے ہیں۔

☆ مجھے دشمنوں سے زیادہ اپنوں نے نقصان پہنچایا۔

☆ جو مصنف (جج) دنیاوی باتوں میں جھوٹ کا سہارا لے وہ

کسی منصب کا مستحق نہیں کیوں کہ وہ تب بھی جھوٹ کے سہارے ہی
فیصلہ کرے گا یا پھر نذرانہ لے کر اور یہ دونوں باتیں ہی جہنم کی طرف کا

راستہ ہیں۔

مشعل راہ

☆ ہمیشہ مسکراؤ کیوں کہ دنیا ہمیشہ مسکرانے والوں کا ساتھ

دیتی ہے۔

☆ اہم بات یہ نہیں کہ آپ ہار گئے بلکہ اہم بات یہ ہے کہ ہارنے

کے بعد آپ ہمت تو نہیں ہار گئے۔

☆ دل نازک ہی سہی مگر اس میں اتنی استقامت رکھو کہ یہ پتھر

سے بھی ٹکرائے تو اسے دیرینہ ریزہ کر دے۔

دنیا

☆ دنیا کی مثال سانپ کی سی ہے جو کہ چھونے میں نرم مگر پیٹ

میں خطرناک ذہر لئے ہوتا ہے۔

لاپتہ

دل سے زیادہ محفوظ جگہ اور کوئی نہیں ہے دنیا میں مگر سب سے زیادہ

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کار کردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھال، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔ ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

اسم اعظم

حسن السہاشمی

علماء کرام کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ پروردگار عالم کے یہ چار اسماء العلی العظیم العظیم العظیم اسم اعظم ہیں۔ اس کی سند میں علامہ ناسی کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اسم اعظم اللہ ہے، یاہو ہے اور یا خسی یا قیوم اور ہُوَ العَلِیُّ العَظِیْمُ العَظِیْمُ العَظِیْمُ ہے۔ حضرت ابوالحسن شاذلیؒ کی مشہور و معروف دعا جو حزب البحر کے نام سے مشہور عام ہے اور اولیاء کرام کے تمام سلسلوں میں اس دعا کے پڑھنے کا معمول ہے اور علماء کرام کی اکثریت بھی اس دعا سے استفادہ کرتی ہے، یہ دعا بھی ان ہی اسماء الہی سے شروع ہوتی ہے اس لئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اسماء بہت بابرکت ہیں اور ان اسماء الہی کے ذریعہ تقرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔

الْعَلِیُّ کے معنی ہیں، بہت اونچا، بہت بلند، الْعَظِیْمُ کے معنی ہیں بہت اونچی اور بہت عظمت و شان والی ذات۔ اَلْحَلِیْمُ کے معنی ہیں نہایت بردبار، گناہوں کو معاف کرنے والا۔ اَلْعَلِیْمُ کے معنی ہیں ہر بات کا علم رکھنے والا اور ہر بات سے باخبر، ظاہر ہے کہ یہ تمام خوبیاں صرف وحدۃ لا شریک کے سوا کسی میں موجود نہیں ہیں۔

حیاء الحیوان میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ خلیفہ منصور عباسی کے پاس علامہ ابو بکر ابن الولیدؒ تشریف لائے انہوں نے دیکھا کہ خلیفہ کسی غم اور فکر میں مبتلا ہے، خلیفہ نے حضرت علامہ کو دیکھا تو ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی ایسی دعا ہے کہ جو میرے غم کو دور کر دے۔ آپ نے فرمایا کہ میں آپ کو ایسی دعا بتاتا ہوں جو مصائب سے نجات دلانے والی ہے اور مشکلات کا حل کرنے والی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ بصرہ شہر میں ایک شخص کے کان میں چھڑکھس گیا اور اس کے دماغ میں پہنچ گیا، وہ شخص بہت پریشان ہوا اور دن رات تڑپتا رہا، اتفاقاً اس کی ملاقات حضرت خواجہ حسن بھریؒ کے شاگرد سے ہوئی انہوں نے اس شخص سے کہا کہ تم وہ دعا کیوں نہیں پڑھتے جو حضرت حضریؒ مصائب کے وقت پڑھا کرتے تھے، اس شخص نے کہا اس کی تفصیل معلوم کرنی چاہی تو حضرت حسن بھریؒ کے شاگرد نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

جب حضرت حضریؒ کو جہاد کے لئے بحرین روانہ کیا تھا تو اتفاقاً ان کا لشکر راستے سے بھٹک گیا اور کسی صحرائے میں پہنچ گیا، دوپہر کے وقت جب سورج کی تمازت کی وجہ سے ریت بہت گرم ہو گئی، چلنا پھرنا بھی دشوار ہو گیا اور پیاس کی شدت بھی بہت بڑھ گئی جب کہ پانی جو لشکر کے پاس تھا وہ بھی ختم ہو گیا تھا، بہت اذیت دہ صورت حال تھی اس وقت حضرت حضریؒ اپنی سواری سے اترے اور انہوں نے دو رکعت نفل ادا کر کے بارگاہ الہی میں اس طرح دعا مانگی۔

اے نہایت بردبار، اے بلند وبالا، اے عظیم الشان ذات والے، اے ہر بات سے واقف اور باخبر، ہم سب کو پانی پلا دے۔ ابھی حضرت حضریؒ کی دعا پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور موسلا دھار بارش برسنے لگی، اتنی بارش ہوئی کہ گرمی بھی دور ہو گئی اور لشکر کی پیاس بھی بجھ گئی، اگلے ہی دن یہ واقعہ بھی پیش آیا کہ دوران سفر لشکر کی راہ میں ایک دریا حائل ہو گیا اور اس دریا کو پار کرنا ضروری بھی تھا اور مشکل بھی۔ حضرت حضریؒ نے پھر دو رکعت نفل ادا کر کے پھر دعا اس طرح مانگی۔

یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ وَ یَا عَظِیْمُ اجونا۔ اے بردبار، اے باخبر، اے بلند وبالا، اے عظیم الشان ذات والے ہمیں پار کر دے۔

اس دعا کے بعد دریا نے راستہ دیدیا، دریا کا ایک حصہ فوراً خشک ہو گیا اور لشکر وہاں سے گزر گیا۔

حضرت حسن بھریؒ کے شاگرد نے اس کے بعد خلیفہ سے فرمایا کہ تو بھی اس دعا سے استفادہ کر، خلیفہ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پڑھنا شروع کیا۔ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ اکشف عنا اللہم۔ اے نہایت بردبار، اے بلند وبالا، اے جاننے والے اور اے عظیم الشان ہم سے اس غم کو دور کر دے۔ راوی کا کہنا ہے کہ فکر و غم کی وجہ سے خلیفہ منصور عباسی کئی دن سے کھانا بھی نہیں کھا رہا تھا اس دعا کے بعد وہ پرسکون ہو گیا اور اسی وقت اس نے کھانا بھی طلب کیا اور خوب سیر ہو کر کھایا، پھر زندگی کے تمام مسائل میں وہ اس دعا سے استفادہ کرتا رہا اور کامیابیاں اسے ملتی رہیں۔

اعمال چشتیہ

نقش برائے رزق

اگر کسی کا رزق باندھ دیا گیا ہو۔ بکری نہ ہوتی ہو تو یہ نقش لکھ کر بتی بنا کر بیٹھے تیل میں چراغ جلائیں۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

۷۸۶

۸۰۲۳	۸۰۲۷	۸۰۳۰	۸۰۱۶
۸۰۲۹	۸۰۱۷	۸۰۲۲	۸۰۲۸
۸۰۱۸	۸۰۳۲	۸۰۲۵	۸۰۲۱
۸۰۲۶	۸۰۲۰	۸۰۱۹	۸۰۳۱

نقش برائے رزق

یہ رزق میں برکت کے لئے ہے۔ یہ دو عدد نقش لکھیں۔ ایک نقش مشک و زعفران سے لکھ کر دکان میں چپا کریں۔ دوسرے نقش کو پانی میں بکس کر کے ۹ روں تک دکان کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

۷۸۶

۱۵۷	۱۶۰	۱۶۳	۱۵۰
۱۶۲	۱۵۱	۱۵۶	۱۶۱
۱۵۲	۱۶۵	۱۵۸	۱۵۵
۱۵۹	۱۵۳	۱۵۳	۱۶۴

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے۔

(۱) جو شخص علم کا طلب میں رہتا ہے جنت اس کی طلب میں ہوتی ہے۔ (۲) اور جو شخص گناہ کی طلب میں ہوتا ہے جہنم اس کی طلب میں ہوتی ہے۔

یہ نقش رزق، سفر، نکاح، ہر حاجت کے لئے ہے۔ نئے چاند کی پہلی جمعرات کو مشک و زعفران اور عرق گلاب سے لکھ کر عنبر کی خوشبو لگا کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے ایک تسبیح بسم اللہ ۹ مرتبہ درود پاک ۹۴ مرتبہ یا باسط یا و د و د پھر ۹ مرتبہ درود پاک انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔

ب	ا	س	ط	و	د	و	د
ا	س	ط	و	د	و	د	ب
س	ط	و	د	د	و	ب	ا
ط	و	د	د	و	ب	ا	س
و	و	د	ب	ا	س	ط	و
و	و	د	ب	ا	س	ط	و
و	د	ب	ا	س	ط	و	و
د	ب	ا	س	ط	و	و	و

نام و حاجات

نقش برائے چراغ حاجت

یہ نقش ہر حاجت کے لئے ہے۔ بتی بنا کر چراغ میں جلائیں انشاء اللہ ہر حاجت پوری ہوگی اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے۔ ۴۱ روں کا عمل ہے۔ اصولاً یہ نقش غلط ہے لیکن بزرگوں سے اسی طرح منقول ہے۔

۷۸۶

۲۱	۲۲	۲۲	ب
۳۰	۸	۲۱	۲۲
۸۰	۴۶	۱۸	۱۲
۲۰	۱۰	ح	۲۳

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

راہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

صبح شام کا معمول

اس لئے یہ بات ذہن میں بٹھالیجئے کہ ذکر ہمیں صبح شام کرنا ہے اور یہی فرمان خداوندی ہے۔ (وَإِذْ نَكُرُ رَبِّكَ لِيُفِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً طَوْفًا وَخُفْيَةً طَوْفًا مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُلُوِّ وَالْأَصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ) دیکھائیے صبح شام کا جزو لازم بنانا ہے جیسے ناشتہ ہمارا ضروری، کھانا ضروری اسی طرح ہمارے لئے مراقبہ ضروری ہے، آپ کھانے کو قربان کر دیجئے مگر مراقبہ کو قربان نہ ہونے دیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے آسانی بڑی کر دی ہے آدمی دفتر سے تھکا ہوا آیا، آپ بیٹھ نہیں سکتے، آپ کرسی پر بیٹھ کر ٹیک لگا کر مراقبہ کر لیں، اس طرح بھی نہیں کر سکتے، چلو لیٹ کر مراقبہ کریں، بعض لوگ کہتے ہیں جی ہم لیٹ کر نیت کرتے ہیں نیند آ جاتی ہے۔ ہمارے مشائخ نے لکھا جو لیٹ کر مراقبہ کی نیت کرے گا جتنی دیر نیند آئے گی اللہ تعالیٰ ذکر کرنے کا اجر نامہ اعمال میں لکھیں گے تو اللہ رب العزت کو یاد کرنا ہے، لیٹے بیٹھے چلتے پھرتے ہر حال میں ہمیں اپنے رب کو یاد کرنا ہے۔

آم کے آم گٹھلیوں کے دام

وقوف قلبی کی جو تعلیم دی جاتی ہے اس کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ وقوف قلبی اللہ رب العزت تک پہنچنے کا چور دروازہ ہے اور وقوف قلبی کیا ہوتا ہے؟ کہ انسان کی توجہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہے، اچھا اس میں ایک نکتہ اور سمجھ لیجئے کہ علماء طلباء یہ سمجھتے ہیں کہ شاید ہم کتابوں کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں جی ہمیں تو ذکر کا وقت نہیں ملتا۔ حضرت خواجہ محمد معصوم مکتوبات معصومیہ میں لکھتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب کوئی طالب علم مطالعہ کرنے کے لئے بیٹھے بیٹھنے سے چند لمحہ پہلے وہ اپنی توجہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف یکسو کر لے اس کے بعد جتنا وقت مطالعہ کرے گا علم کا اجر بھی پائے گا، ذکر کا اجر بھی دیا جائے گا تو دو گنا اجر پائیں اس لئے جب بھی پڑھنے بیٹھیں، پڑھانے کے لئے مطالعہ کریں تو آپ

شیخ کا کام

شیخ کا کام ہوتا ہے کہ انسان کے اوپر جو کیفیات ہوں ان کے بارے میں اس کی رہبری کر دے کہ یہ کیفیت تمہاری رحمانی ہے اور یہ کیفیت تمہاری شیطانی ہے، شیطان بھی تو دھوکے دیتا ہے نا، کیفیتیں بنا بنا کر، شیخ عبدالقادر جیلانی ایک جنگل میں مراقبہ کر رہے تھے اچانک ایک نور ظاہر ہوا جس نے ماحول کو منور کر کے رکھ دیا، شیخ عبدالقادر جیلانی متوجہ ہوئے آواز آئی عبدالقادر جیلانی ہم تیری عبادت سے اتنے خوش ہیں کہ ہم نے تجھ سے قلم ہٹا لیا اب تو جو چاہے کر تیرے گناہ تیرے نامہ اعمال میں نہیں لکھے جائیں گے اب جب یہ بات سنی شیخ عبدالقادر جیلانی نے اس بات کو قرآن وحدیث پر پیش کیا جو سچے گواہ ہیں کہ یہ بات کھوٹی ہے یا کھری ہے تو جب انہوں نے اس پر پیش کیا تو پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا (وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَنفِكَ الْيَقِينَ) اے محبوب آپ عبادت کرتے رہئے حتیٰ کہ اسی حال میں آپ پردہ فرما جائیں تو انہوں نے سوچا کہ نبی علیہ السلام کو تو یہ حکم ہے تو عبدالقادر جیلانی کی یہ مجال کہاں کہ اس سے قلم ہٹائی گئی سمجھ گئے کہ یہ تو شیطانی چکر ہے فرمانے لگے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ اب یہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ یہ شیطان کے لئے تیر کی طرح ہے توپ کے گولے کی طرح ہے، شیطان کے لئے چنانچہ جب یہ لگا تو بھاگا مگر بھاگتے ہوئے دوسرا فائر کر گیا، دشمن بڑا خطرناک ہے، کہنے لگا عبدالقادر جیلانی میں نے اپنے اس حربہ سے ہزاروں اولیاء کو دھوکے دیئے مگر تو اپنے علم کی وجہ سے بچ گیا انہوں نے پھر فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ او مردود میں اپنے علم کی وجہ سے نہیں بچا میں اپنے پروردگار کے فضل کی وجہ سے بچ گیا ہوں تو یہ شیطان ایسا دشمن ہے، اتنے بڑے بڑے اولیاء کا ملین پر بھی وار کرنے سے باز نہیں آتا تو پھر ہم سوچیں کہ ہم ذکر پر وقت لگائے بغیر اس پر کیسے قابو پائیں گے۔

ساتھ رابطہ کر لیتا ہے، اتنا مشکل نہیں ہوتا۔

تجربہ کی بات

ہمارا یہ تجربہ ہے کہ اگر بندہ باقاعدگی کے ساتھ ذکر و مراقبہ کر رہا ہے تو پھر اسے پورے سال میں اگر ایک دن بھی شیخ کی صحبت مل جائے اس کے دل کو زندہ کرنے کے لئے ایک دن کی صحبت بھی کافی ہوتی ہے، اس عاجز کی پہلی بیعت حضرت سید زوار حسین شاہ صاحب کے ساتھ تھی، حضرت کراچی میں تھے اور ہم لوگ یونیورسٹی میں پڑھتے تھے، سال میں صرف ایک مرتبہ حضرت کی زیارت ہوتی تھی اور وہ بھی مسکین پور شریف کے اجتماع پر حضرت کراچی سے تشریف لاتے اور ہم لوگ فقراء یہاں لاہور سے مسکین پور پہنچ جاتے وہاں پر حضرت کو اجتماع کی مصروفیت بھی ہوتی تو حضرت نے یونیورسٹی کے طلباء کے لئے ایک گھنٹہ دیا ہوتا تھا اور اس ایک گھنٹے میں جو بندہ کوئی ایک سوال پوچھ لیتا اس ایک سوال کا اتنا تفصیلی جواب ہوتا کہ پورا ایک گھنٹہ گزر جاتا پورے سال میں صرف ایک گھنٹہ کی صحبت ملتی مگر وہ ایک دن کی صحبت بھی ایسی ہوتی کہ جو پورا سال ہمیں جگائے رکھتی اور پورا سال تڑپائے رکھتی تھی تو ایک دن کی صحبت بھی کافی ہوتی ہے۔ اگر پہلے سے زمین کو تیار کر دیا گیا ہو اور زمین تیار نہیں کی گئی تو پھر تو کئی دن کی صحبت بھی پوری طرح اثر نہیں دکھائے گی تو ہم اس زمین کی تیاری کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

تیل بتی درست کریں

شیخ شہاب الدین سہروردی کے پاس ایک آدمی آیا تو حضرت نے اسے ایک دن اپنے پاس رکھا تو جہات دیں اور اگلے دن اس کو اجازت و خلافت دیدی، اب دوسرے بندے جو ساہا سال سے رہتے تھے کہنے لگے حضرت ہم تو آپ کی خدمت میں کئی کئی سال سے موجود ہیں لیکن آپ کی مہربانی اس پر ہوتی۔ حضرت نے فرمایا ہاں وہ اپنے تیل بتی کو ٹھیک کر کے آیا تھا، میں نے تو فقط اس کے چراغ کو روشن کر دیا اور آج کے سالک ایسے ہیں کہتے ہیں تیل بتی بھی بجڑا لے اور بتی بھی بجڑا لے، بس ہمارا یہی احسان کافی کہ ہم نے بیعت کر لی یہ بھی احسان جلتا ہے ہیں کہ ہم نے بیعت کر لی، اندازہ لگائیے کہ پھر ایسے آدمی کی ترقی کیسے

پڑھنے پڑھانے سے پہلے مطالعہ سے پہلے اپنی توجہ کو یکسو کر لیں، نیت کر لیں کہ اللہ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہو جائے اور پھر آپ کتاب پڑھنا شروع کر دیں تاکہ اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرمادیں، تو ذکر کا اجر حاصل کرنا انسان کے لئے بہت آسان ہے، یہ تو ہر بندہ ذکر کا اجر حاصل کر سکتا ہے تو ہم نے ذکر ہر حال میں کرنا ہے چاہے ہمارے اوپر خوشی کی حالت رہے یا غم کی۔

الجھے سلجھے اسی کا کل کے گرفتار رہو
ہم جس حال میں بھی ہیں بس اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہیں۔
گو میں رہا رہیں ستم ہائے روزگار
لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا
تو گناہ بنیادی طور پر تین ہوتے ہیں۔

(۱) پہلا گناہ شہوت، شہوت کا مطلب اشتہا یعنی کسی چیز کی بہت طلب ہو، بچوں کے اندر چیزیں کھانے کی یا میٹھی چیز کھانے کی شہوت ہوتی ہے اب ان کو ماں باپ چنگم کھانے سے منع بھی کرتے پھریں، ثانی کھانے سے منع بھی کرتے پھریں وہ چھپ چھپ کر کھاتے پھریں گے ان کے اندر اس چیز کی اشتہا ہے۔

کچھ لوگوں کو کھانے کی اشتہا بے چارے کھانے کے چٹورے ہر وقت ان کو کھانے کی فکر سمائی ہوتی ہے، آج اچھا نہ ملا کل اچھا نہ ملا ایک دن اچھا مل گیا اسی کی تلاش میں رہتے ہیں حالانکہ جو بھوک کا مزہ وہ بھلا کھانے میں مزہ کہاں ہو سکتا ہے تو مختلف طرح کی اشتہا ہوتی ہے، کچھ لوگوں کو دنیا کے اندر حکومت راج پانے اور راج کرنے کی اشتہا ہوتی ہے، بے چارے اس کی خاطر زندگی برباد کر بیٹھتے ہیں، بکتوں کو کچھ مل جاتا ہے اور بکتوں کو کچھ بھی نہیں ملتا۔

تو ہر بندے کے اندر یہ کیفیت مختلف ہے اور یہ شیخ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس کی بیماری کیا ہے؟ اور اس کو علاج کیا دیتا ہے، ہر بندے کے اوپر ایک ہی جیسا وظیفہ نہیں چلتا، ہر بندے کی بیماری جب جدا ہے تو ہر بندے کا نسخہ بھی جدا ہوگا اس لئے مشائخ کے ساتھ رابطہ رکھنا اور اپنی بیماریوں کے بارے میں ان سے پوچھتے رہنا یہ ضروری ہوتا ہے کہ اور آج کل تو رابطہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے ٹیلیفون کا سلسلہ بنا دیا، دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے پر بات ہو جاتی ہے انسان آسانی کے

ہو سکتی ہے۔

شیخ کے احسان کا بدلہ نہیں

یاد رکھیں آپ ساری زندگی اپنے شیخ کی خدمت کرتے رہیں تو آپ اس کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتے اس لئے کہ وہ آپ کے لئے اللہ کے قریب ہونے کا ذریعہ اور سبب بن رہا ہوتا ہے بدلہ نہیں چکا سکتے۔ ”آداب المریدین“ میں یہ لکھا ہے ”باادب بانصیب“ کے اندر بھی یہ بات لکھی گئی، مشائخ کی طرف سے منقول ہے اللہ رب العزت کے قریب ہم کسی کی وجہ سے ایک انج بھی ہو جائیں، ایک قدم بھی ہو جائیں تو اس کی کوئی قیمت بھلا ہو سکتی ہے، اس کی قیمت نہیں ہو سکتی کس کے قریب ہو رہے ہیں؟ اللہ رب العزت کے سبحان اللہ تو اس چیز کو دیکھا کریں اس لئے ذکر کرنے سے انسان کی گندگی دور ہوگی اور پھر اس کو احوال وہ کیفیات محسوس ہوں گے، سورج تو ایک ہی مگر سورج کی گرمی سے پھل کے اندر ذائقہ بڑھ رہا ہوتا ہے، لذت پیدا ہو رہی ہوتی ہے، پھول کے اندر چھارنگ پیدا ہو رہا ہوتا ہے اور سبزی کی جسامت بڑھ رہی ہوتی ہے، اب سورج تو ایک ہے، سبزی نے اپنے نصیب کا حصہ پایا، پھول نے اپنے نصیب اور پھل نے اپنے نصیب کا اسی طرح شیخ کی توجہ تمام سالیکن کے دلوں پر ایک ہی وقت میں پڑ رہی ہوتی ہے مگر ہر آدمی اپنی طلب اور اپنے اخلاص کے بقدر ان سے فیض اور حصہ پارہا ہوتا ہے۔

عشق کی چوٹ تو پڑتی ہے سبھی پر یکساں
ظرف کے فرق سے آواز بدل جاتی ہے

خواجہ ابوسعید کی بات

ہمارے سلسلہ عالیہ نقش بندہ کے ایک بزرگ گزرے ہیں، خواجہ ابوسعید فرماتے تھے کہ میں بعض اوقات اپنے متعلقین کے دلوں پر توجہ ڈالتا ہوں کچھ دلوں میں تو وہ توجہ چلی جاتی ہے لیکن کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں کہ ان کے دلوں سے وہ فیض وہ نور ٹکرا کر واپس آتا ہے اور مجھے آواز آتی ہے ہمارے لئے ان دلوں کے اندر کوئی جگہ نہیں ہے۔

تو دل کی زمین کو ہم اگر ٹھیک کر لیں گے ہم جہاں بھی ہوں گے ہمیں مشائخ کا فیض پہنچے گا کیفیات ملیں گی، اللہ رب العزت کا قرب

ملے گا آخر ایک ہی شیخ کے ساتھ تعلق رکھنے والے لوگ ہیں کسی کی گیارہ سال سے تہجد قضا نہیں ہوتی، کسی کی آٹھ سال سے قضا نہیں ہوتی اور اس بندے کو اگر تکبیر اولیٰ بھی نصیب نہیں ہوتی تو معلوم ہوا کہ قصور اس کا اپنا ہے ورنہ اگر دوسروں کو اللہ استقامت عطا کر سکتے ہیں تو اس کو بھی مل سکتی ہے لیکن یہ خود محنت نہیں کرتے اور اوراد و وظائف کو معمولی سمجھتے ہیں۔

کس کی کب پکڑ آتی ہے؟

ہمارے مشائخ نے لکھا ہے:

عام مومن کو عذاب تب دیا جاتا ہے جب وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے لیکن سالک کو سزائے دی جاتی ہے جب وہ اپنے اوراد و وظائف کو چھوڑ دیتا ہے اور مقررین کو سزائے دی جاتی ہے جب ان کے دل میں بھی اگر کسی کی طرف رجحان ہو گیا اس پر بھی پکڑ کر لیتے ہیں اسی لئے کہتے ہیں حسنات الابرار سیئات المقرین کہ ابرار کی نیکیاں مقررین کے لئے گناہوں کے مانند ہوتی ہیں تو ہم اپنے اوپر محنت کریں پھر دیکھیں کہ اس کے اثرات ہم پر کیسے مرتب ہوتے ہیں۔

☆☆☆

مہبئی میں

طلسماتی موم بتی، کامران اگر بتی، طلسماتی صابن اور
ہاشمی روحانی مرکز دیوبند کی دوسری مصنوعات اس جگہ سے
حاصل کریں۔

محمد سلیم قریشی

MONARCH QURESHI COMAAUNO
BILDING N03
2 FALOR ROOM N0 207VIRA
BESAIROAD
JOGESHWRI (W) MUMBAI 102
PHON N0. 09773406417

حضرت مولانا امجد علی محمد رضا صاحب

رزق میں برکت کے اسباب و ذرائع

اب ایک حدیث میں رزق کے اضافے کا ایک اور نسخہ ارشاد کیا گیا۔ میرے حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں برکتیں ہوں اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ اپنے رشتے داروں کے ساتھ سلوک اچھا کرے۔ رشتے داروں کے ساتھ اگر اچھا سلوک کر دے گا تو پھر تمہارے رزق میں برکت ہوگی۔ وہ اگر غریب ہیں تو ان کی مدد کرو، ان کی بیٹیوں کی شادیاں اپنے ذمے لے لو اگر اللہ تعالیٰ آپ کو وسعت دی ہے، ان کی پریشانیاں بانٹ لو، ان کا قرضہ ہے تو اتروانے کی کوشش کرو، ان کو مشکلات سے نکالنے کی کوشش کرو، تم ان کو مشکلات سے نکالو گے اللہ تمہیں مشکلوں سے نکالے گا۔ تمہارے رزق میں بھی برکتیں ہوں گی اور تمہارے مال میں بھی برکتیں ہوں گی۔

فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو ناراض غریب رشتہ دار کو دیا جائے۔ اگر وہ پھنس گیا ہے، مجبور ہے، ناراض ہے تو اس کو اگر دیں گے تو تمہارا نفس اس میں شامل نہیں ہوگا، تو یہ افضل صدقہ ہے جو ہر صورت میں قبول ہی ہے۔

☆ رزق کے اضافے کا ایک اور سبب الاحسان الی الضعفاء: جو کمزور لوگ ہیں ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا ☆ الانفاق علی طلبۃ العلم: طالب علموں پہ خرچ کرنا یہ بھی رزق میں اضافے کا سبب اور ذریعہ ہے۔ وہ حضرت بابا فرید نے کہا تھا: چھٹار کن دین کا روٹی ہے۔ گھر میں کچھ نہ ہو تو پھر نہ نماز ہو اور نہ ہی دیگر امور کی لذت آتی ہے۔ تو اللہ یہ رزق فراواں، وسیع اور مبارک نصیب کر دے، اس کے لئے ایک اور وظیفہ میں دیتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ مغرب کے بعد اکیس مرتبہ سورۃ الکوثر پڑھ لیں کثرت ہو جائے گی ان شاء اللہ اول آخر دور و شریف پڑھ لیں پانچ سات منٹ لگتے ہوں گے، تو سورۃ الکوثر اکیس مرتبہ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھیں۔ اور اگر بہت زیادہ مسائل ہیں تو ہر نماز کے بعد پڑھ لیں تو انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ گھر میں برکتیں اترتی محسوس ہوں گی، انوار کا نزول ہوتے محسوس کریں گے۔

یہ وہ رزق کے اسباب ہیں اگر ہم اختیار کر لیں تو ہم اللہ کی خاص رحمتوں کے حق دار ہوں گے۔ اللہ ہم سب کو رزق حلال، رزق وسیع و رزق سہل، رزق مبارک، رزق فراواں نصیب فرمائے۔ آمین

رزق میں برکت کا ایک بہت بڑا ذریعہ شکر ہے ارشاد فرمایا: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ (سورۃ ابراہیم، آیت ۷) ”اگر تم شکر کرو گے ضرور میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا۔“ اور اگر تم شکر نہیں کرو گے لَئِنْ كَفَرْتُمْ كَفَرْنَا نَعْتِكُمْ كُفْرًا تَكُونُونَ مِنْ خَسِرَتِكُمْ (سورۃ ابراہیم، آیت ۸) ”اگر تم کفر کرو گے میں تمہیں کفر سے کفر کر دوں گا۔“ رزق میں اضافے کا ایک بہت بڑا سبب انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ جو تم خرچ کرتے ہو، جو چیز تم نے نکال دی اس کی جگہ تمہیں اللہ اور عطا کر دے گا۔ بعض اوقات ہمارے یہاں یہ ہوتا ہے کہ کوئی آدمی مالی بحران میں آ گیا تو وہ کرتا کیا ہے کہ جو راہ خدا میں دینے کا کھاتہ تھا پہلے اسے close کرتا ہے فلاں مدرسے کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، یہ فلاں مسجد کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، یہ فلاں غریب کو دیتے ہو یہ بھی بند کرو، حالات tight ہو گئے ہیں، لیکن پانچ گاڑیاں ہیں، دو گاڑیوں پر گزارا کر لیا جائے کہ پٹرول بچے، یہ نہیں ہو سکتا۔ گھر کے کچھن وہی ہیں۔ لیکن بند کہاں سے کیا، جہاں سے رزق آتا تھا۔ ہمیں تو یہ حکم دیا ہے کہ جب رزق تنگ ہونے لگے تو صدقہ دے کے رب سے کاروبار کر لو۔ صدقے سے تمہارے رزق میں اضافہ ہوگا۔ یہ رب کا وعدہ ہے اور اللہ کے وعدے جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ رزق کی برکت کا ایک اور بہت بڑا ذریعہ النکاح ہے۔ فرمایا اگر تم نکاح کرو گے، فقیر ہو تو وہ تمہیں غنی کر دیگا۔ لوگ کہتے ہیں بچہ پیدوں پہ کھڑا ہولے تو پھر نکاح کریں گے۔ ہمارا فلسفہ اپنا ہے اس کا حکم اپنا ہے۔ وہ کہتے ہیں ابھی تو یہ اپنے لئے نہیں کماتا تو جو آئے گی اس کو کہاں سے کھلائے گا۔ میاں! جس نے آنا ہے اس نے اپنا رزق لے کے آنا ہے۔ تو بچوں کی شادیاں کرو اگر وہ جوان ہو گئے ہیں، رزق نصیب ہوگا۔

اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دینے سے رزق بڑھتا ہے۔ کیوں کہ جو صبح کا وقت ہوتا ہے یہ رزق بننے کا وقت ہوتا ہے اور جس گھر میں صبح کے وقت لوگ سوئے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بے برکتیاں ہوتی ہیں۔ تو طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب تک اپنی اولاد کو، بیوی کو بچوں کو نہ سونے دیں۔ اس وقت رزق بننے کے لمحے ہوتے ہیں۔ کثیر دعائیں مانگیں، تلاوت کلام مجید کریں اور نماز فجر مرد حضرات مسجدوں میں جا کے باجماعت ادا کریں اور گھروں میں بیٹیاں ہمیشہ مصلتے بچھالیں۔ تو اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوگا۔

ماہِ صفر احادیث کی روشنی میں

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں چار مہینوں کو الشہرِ حرم، قرار دیا ہے یعنی وہ خالص احترام والے مہینے ہیں ان میں سے تین مسلسل ہیں ذی القعدہ، ذی الحجہ اور محرم۔ ایک مہینہ رجب کا ہے ان چاروں مہینوں کے محترم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ عبادت کی جائے اور جنگ و جدل سے اجتناب برتا جائے۔ ان کے ساتھ ایک مہینہ صفر کا ہے، جس کو، صفر المظفر بھی کہا جاتا ہے یعنی کامیابی سے ہمکنار مہینہ، جس کو مشرکین کبھی الشہرِ دم کے ساتھ ملا لیا کرتے تھے اور کبھی نکال دیا کرتے تھے، لیکن اصلاً یہ الشہرِ دم میں نہیں تھا۔

اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں صفر کے متعلق اہل عرب کی مختلف اور عجیب و غریب توہمات تھیں یعنی اہل عرب کا یہ گمان تھا کہ اس سے مراد وہ سانپ ہے جو انسان کے پیٹ میں ہوتا ہے اور بھوک کی حالت میں جو تکلیف ہوتی ہے وہ اسی کے ڈسنے سے ہوتی ہے۔ بعض اہل عرب کا یہ نظریہ تھا کہ صفر سے مراد پیٹ کا وہ جانور ہے جو بھوک کی حالت سے بھڑکتا اور جوش مارتا ہے جس سے تکلیف ہوتی ہے۔ بسا اوقات اس کو جان سے مار دیتا ہے۔ اہل عرب اسے خارش کے مرض والے سے زیادہ متعدی سمجھتے تھے۔ آج بھی صفر کے متعلق لوگوں کے ذہن میں مختلف خیالات جمے ہوئے ہیں اور لوگ وہم پرستی میں مبتلا ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مہینے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں کسی بھی مہینے کو کسی بھی وجہ سے برا نہیں کہا جاسکتا۔

تمام لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ ماہِ صفر میں بکثرت بلائیں اور مصیبتیں نازل ہوتی ہیں یہ جاہلیت کا عقیدہ ہے، کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے اس کو بالکل بے اصل اور بے بنیاد قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے ارشادات کے ذریعے زمانہ جاہلیت کی توہمات اور قیامت تک پیدا ہونے والے تمام باطل خیالات اور صفر کے متعلق وجود میں آنے والے نظریات کی تردید اور نفی فرمادی ہے،

ساتھ ہی عرب کے دورِ جاہلیت میں جن طریقوں نحوست بد فعلی اور بد شکونی کی جاتی تھی ان سب کی بھی مکمل نفی فرمائی ہے اور مسلمانوں کو ان توہمات سے بچنے کی تاکید فرمائی۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مرض کا لگ جانا، الو، صفر اور نحوست یہ سب باتیں بے حقیقت ہیں اور جتنا شخص سے اس طرح بچوں اور پرہیز کرو جس طرح شیر سے بچتے ہوئے۔ (بخاری شریف) ایک اور جگہ فرمایا: مرض کا لگ جانا، ماہِ صفر اور غول بیابانی سب خیالات ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ (مسلم شریف) اور روایت میں ان سب کو وہم پرستی کہا گیا ہے۔ (مسلم شریف)

مذکورہ بالا احادیث میں آپ ﷺ نے تین چیزوں کی نفی فرمائی ہے۔ سب سے پہلے جس چیز کی آپ ﷺ نے نفی فرمائی ہے وہ ایک بیماری کا دوسرے کو لگنا ہے، جس کی تفصیل یوں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ بیمار کے پاس بیٹھنے یا اس کے ساتھ کھانے پینے سے اس کی بیماری تندرست اور صحت مند آدمی کو لگ جاتی ہے اور یہ لوگ ایسی بیماری کو متعدی اور چھوت کی بیماری کہتے ہیں۔ قدیم و جدید طب میں بھی بعض بیماریوں کو متعدی اور چھوت کی بیماری قرار دیا گیا ہے۔ مثلاً جزام، خارش، چچک، خسرہ، آشوب چشم اور عام و بائی امراض وغیرہ۔ معاشرے میں و بائی امراض میں مبتلا ہونے والوں سے بہت پرہیز کیا جاتا ہے ان کا کھانا پینا رہنا سہنا اور اوڑھنا بچھونا سب علیحدہ کر دیا جاتا ہے، حالانکہ آپ ﷺ نے اس عقیدے اور نظریے کو باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا۔ بذاتِ خود ایک شخص کی بیماری بڑھ کر دوسرے کو نہیں لگتی، بلکہ بیمار کرنا یا نہ کرنا قادرِ مطلق کے اختیار میں ہے۔ وہ جسے چاہے بیمار کرے اور جسے چاہے بیماری سے محفوظ رکھے سارا اختیار اسی کے قبضے میں ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک دیہاتی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خارش اولادوں کے ہونٹ سے شروع ہوتی ہے پھر اس کی دم سے آغاز کرتی ہے اور پھر یہ خارش دوسرے تمام اونٹوں میں پھیل

کامران اگر بتی

موم بتی کی زبردست کامیابی کے بعد

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند

کی ایک اور شاندار پیش کش

☆ کامران اگر بتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ گھر کی

نخوست اور اثرات بد کو دفع کرتی ہے، اہل خانہ کی روحانی مدد

کرتی ہے، انہیں نخوستوں اور اثرات بد سے بچاتی ہے۔

☆ کامران اگر بتی ایک عجیب و غریب روحانی تحفہ ہے، ایک

بار تجربہ کر کے دیکھئے، انشاء اللہ آپ اس کو موثر اور مفید پائیں گے۔

ایک پیکٹ کا ہدیہ تیس روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ایک ساتھ ۱۰۰ پیکٹ منگوانے پر محصول ڈاک معاف

اگر گھر میں کسی طرح کے اثرات نہ ہوں تو بھی برائے خیر

و برکت روزانہ دوا اگر بتی اپنے گھر میں جلا کر روحانی فائدے حاصل

کیجئے، اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کیجئے۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی دیوبند (یو پی)

پین کوڈ نمبر: 247554

رابطہ کے لئے نمبر

9897648829:

جاتی ہے اس پر رحمت عالم ﷺ نے فرمایا یہ بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو جارش کیسے ہوئی اور کس کے ذریعہ سے لگی۔ وہ دیہاتی یہ سن کر لا جواب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو! متعدی مرض چھوت، شگون اور بدفعالی کوئی چیز نہیں ہیں ہر جاندا کو پیدا کر کے اس کی زندگی، رزق اور مصیبت مقرر کر دی ہے۔ البتہ ساتھ ہی اس شخص کے لئے یہ حکم بھی دیا ہے کہ اسے متعدی مرض والے آدمی کے ساتھ نہ رہے تاکہ اگر اس کو اللہ کے حکم سے مرض لگ گیا تو اس کا عقیدہ خراب نہ ہو جائے۔

دوسری چیز جس کی حدیث میں نفی فرمائی ہے وہ ”ہامہ“ ہے اس کی حقیقت سے بھی باخبر ہو جائیے۔ ”ہامہ“ کے لفظی معنی ”سر پرندے کے آتے ہیں۔ احادیث میں ”ہامہ“ سے مراد پرندہ ہے، کوئلہ زمانہ جاہلیت میں عرب لوگ عام پرندے سے بدشگونی اور نخوست مراد لیتے تھے اور اس کے متعلق ان میں طرح طرح کی باتیں پھیلی ہوئی تھیں مثلاً ان کا خیال تھا کہ مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکلتا ہے جس کا نام ”ہامہ“ ہے وہ ہمیشہ فریاد کرتا رہتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ جب مقتول کا بدلہ قاتل سے لے لیا جاتا ہے تو پھر پرندہ اڑ جاتا ہے۔ بعض کا خیال تھا کہ مردے کی ہڈیاں جب بوسیدہ اور معدوم ہو جاتی ہیں تو وہ ”ہامہ“ بن کر قبر سے نکل جاتی ہیں اور ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں اور بعض کا اعتقاد تھا کہ ”ہامہ“ وہ الو ہے جو کسی کے گھر پر بیٹھ کر آوازیں نکالتا ہے اور انہیں ہلاکت و مہمادی اور موت کی خبر دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا اور ایسا اعتقاد رکھنے سے منع فرمایا اور واضح طور پر فرمایا۔ ”ہامہ“ کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ تیسری چیز جس کی احادیث میں نفی فرمائی گئی ہے وہ نوء ہے یہ چاندی کی اٹھائیس منزلوں کا نام ہے، جس میں ہر منزل کے مکمل ہونے پر صبح صادق کے وقت ایک ستارہ گرتا ہے اور دوسرا ستارا اس کے مقابلے میں اسی وقت مشرق میں طلوع ہوتا ہے اہل عرب کا بارش کے متعلق یہ گمان تھا کہ چاند ستاروں کی ایک منزل کے ختم اور دوسری کے آغاز پر بارش ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے ”لانو“ فرما کر اس کی بھی مکمل نفی کر دی، کیونکہ ایسا خیال شرک کی حد تک انسان کو پہنچا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ماہ صفر کے متعلق جتنے باطل نظریات اور توہمات کی نفی فرمادی ہے۔ آپ ﷺ کے ارشاد قیامت تک کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تو ہم پرستی سے بچائے آمین (واللہ اعلم بالصواب)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی قاضی دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)



حالات حاضرہ اور مسلمان

سوال از: عبدالمقیم
شاہ جہاں پور
حضرت والا!

اس وقت ملک کے جو حالات ہیں وہ نہایت تکلیف دہ ہیں، فرقہ پرستی دن بہ دن بڑھ رہی ہے اور مسلمانوں سے نفرت کا سلسلہ پورے شباب پر ہے، دوران سفر فرقہ پرست قسم کے لوگ مسلمانوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں اور عجیب زہریلی قسم کی باتیں کرتے ہیں، سننے والے خون کے گھونٹ پی کر رہ جاتے ہیں اگر کچھ بولیں تو لڑائی شروع، ان ہی کے غنڈے ان ہی کا قانون، ان ہی کی پولیس اور ان ہی کی عدالتیں۔ جنید کا حادثہ کتنا بڑا حادثہ تھا اور یہ ظلم کتنا بڑا ظلم تھا لیکن اس دردناک موت پر بھی میڈیا نے اپنی زبان نہیں کھولی اور قانون اندھا گونگا بہرہ تار ہا اور ایک جنید ہی کیا، نہ جانے کتنے مظلوم ہیں جن کے لئے کوئی دو لفظ بولنے والا نہیں اگر کوئی بولتا ہے تو سمجھو اس کی خیر نہیں، مظفر نگر کا کوئی غیر مسلم لشکر طیبہ میں شامل تھا اور رنگے ہاتھوں پکڑا گیا لیکن میڈیا نے اس بات کو دبا دیا اور اگر کوئی مسلمان اس طرح پکڑا جاتا ہے تو تمام چینلوں پہ یہ بکواس شروع ہو جاتی ہے، کچھ دن پہلے دارالعلوم دیوبند کے کچھ طالب علموں کو جب اٹھایا تو چینلوں نے خوب شور مچایا۔ دارالعلوم دیوبند کے ساتھ تمام دینی مدارس کو بدنام کرنے کی ایک مہم سی چھیڑ گئی لیکن دودن کے بعد ان کو بے قصور کہہ کر چھوڑ دیا گیا، جب انہیں چھوڑ دیا گیا، تو میڈیا کچھ نہیں بولا۔ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی برائیاں

پھیلانے کی اور ان کے اچھے کردار پر پردہ ڈالنے کی ٹھان لی گئی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے مسلم رہنما بھی ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم کا مصداق بنے ہوئے ہیں اور سیکولر پارٹیوں کا حال تو یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے دو بول بولنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

فرقہ پرستوں کی خواہش ہے کہ ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنا دیں وہ اس بارے میں جو جتن کر رہے ہیں وہ ظاہر ہے، گائے کے مسئلے کو لے کر بھی جو غنڈہ گردہ ہو رہی ہے وہ سب کو نظر آرہی ہے۔ عید الاضحیٰ کے موقع پر خدا ہی جانے کیا ہو، وہ قربانی پر پابندی لگانے کی باتیں کریں گے، ٹرینوں کے جگہ جگہ حادثوں سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ سرکار ہر طرح سے فیل ہے لیکن یہ ہندوؤں کو خوش کرنے کے لئے مسلمانوں کو ستارہ ہے ہیں۔ یوگی اتر پردیش میں مسلمانوں کے لئے نئے نئے گڑھے کھود رہے ہیں اور مودی پورے ملک میں مسلمانوں کو نئی نئی آزمائشوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ تین طلاق کا مسئلہ انہوں نے محض اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کو رسوا کرنے کے لئے اٹھا رکھا ہے اور اسی طرح کے دوسرے سلگتے ہوئے مسائل میں دیا سلائی لگانے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان کی ہاں میں ہاں کچھ مسلمان بھی کرتے ہیں جنہیں صرف کچھ نقدی چاہئے یا کوئی عہدہ چاہئے۔ بامدی مسجد کے سلسلہ میں بعض شیعہ حضرات کا بیان نہایت تکلیف دہ ہے جس میں انہوں نے کہا کہ ہمیں مسجد نہیں چاہئے اور مسجد ہندوؤں کو ہی دیدو۔ اس طرح کے بیانات سے جگ ہنسائی ہوتی ہے اور مسلم قوم کا کھوکھلا پن ثابت ہوتا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ گجرات کا ظلم و ستم دو اور چار کی طرح واضح ہے، سب جانتے ہیں کہ نریندر مودی نے جب وہ گجرات کے سی ایم تھے انہوں نے مسلمانوں کے گھر جلوائے اور انہوں نے مسلمانوں کا قتل عام کرایا لیکن اس کے باوجود مسلمانوں کے کچھ لیڈر مودی سے ملتے ہیں اور انہیں اپنے شہر میں آنے کی دعوت دیتے ہیں اور مودی جب مسلم ممالک کا دورہ کرتے ہیں تو کوئی بھی بادشاہ ان کے گریبان پر ہاتھ نہیں ڈالتا اور کوئی بھی ان سے سوال و جواب کرنے کی غلطی نہیں کرتا، جب کہ تمام مسلمانوں کو جسد واحد بتایا گیا ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، جسم کے کسی بھی حصے پر وار ہو پورا جسم ہی تکلیف محسوس کرتا ہے، پھر ان عربوں کو کیا ہوا جو نریندر مودی کی آؤ بھگت کرتے ہیں۔

مولانا ہاشمی صاحب! اس طرح کے حالات اور مسلمانوں کی بے حسی کی وجہ سے دل خون کے آنسو روتا ہے اور ڈر لگتا ہے کہ آگے چل کر ہمارے ملک کا کیا ہوگا، کیا مسجدوں میں اذانیں بند ہو جائیں گی اور کیا دینی مدارس میں بھی جن من گن کی آوازیں گونجنے لگیں گی اور ہندوستان دارالحرب بن جائے گا اور اگر یہ دارالحرب بن گیا تو پھر کیا ہوگا؟ کیا ہمیں جہاد کرنا پڑے گا یا ہمیں ہندوستان سے ہجرت کرنی پڑے گی۔

برائے کرم میرے سوالوں کا جواب جلد از جلد طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیں اور حالات حاضرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے اور شریروں کی شرارتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کوئی وظیفہ اور کوئی عمل بھی بتادیں۔ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ ملت کی نمکھانی کا فریضہ اسی طرح انجام دیتے رہیں۔

جواب

آپ کے خط سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ملک و ملت سے متعلق آپ ایک کرب میں مبتلا ہیں، یہ کرب اور یہ درد جو مسلسل آپ کو بے چین و بے قرار رکھتا ہے یہ اس ایمان و یقین کا عکس جو دنیا و آخرت میں اللہ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے، آپ نے ملک میں پھیلے ہوئے جن حالات کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً تشویشناک ہیں اور کوئی بھی حساس انسان ان حالات سے پریشان ہو سکتا ہے۔ نریندر مودی نے ہندوستان کا وزیراعظم بننے سے پہلے ہندوستان کی جنتا کو جو سنہرے خواب دکھائے تھے ان خوابوں کو کوئی تعبیر نصیب نہ ہو سکی اور ہمارے ملک میں وہ اچھے دن نہیں

آئے جن کا بار بار دعویٰ کیا گیا تھا، نوٹ بندی اور جی ایس ٹی کے بعد ملک کے اور ملک میں رہنے والے ہندو اور مسلمانوں کے جوہر صاف ہوئے ان سے سبھی باخبر ہیں، لوگوں کی بے چاریاں اور پریشانیاں اس قدر بڑھ گئی ہیں کہ الامان والہ محفیظ۔

۲۰۱۳ء میں الیکشن کے موقع پر لوگ مہنگائی کی وجہ سے کانگریس سے بہت ناراض تھے اور نریندر مودی جی جی کر اچھے دن آنے کی بات کر رہے تھے لوگ جھانے میں آگئے، کانگریس صاف ہو گئی لیکن مودی جی کی سرکار کو تین سال ہو گئے نہ مہنگائی کم ہوئی نہ اچھے دن آئے بلکہ نوبت تو یہاں تک پہنچ گئی کہ لوگ ان برے دنوں کو یاد کرنے لگے جو کانگریس کے دور حکومت میں تھے اور لوگوں کی زبان پر یہ جملے بھی آگئے کہ مودی جی ہمیں تو ہمارے وہ برے دن ہی لوٹا دو جو کانگریس کی عطا تھے کیوں کہ وہ دن اتنے برے نہیں تھے جتنے برے دن یہ ہیں جو ہمیں آپ کی سرکار میں دیکھنے کو مل رہے ہیں۔

مسلمانوں کی بات چھوڑیے ان کو ستانا تو ان کا نصب العین بن چکا ہے لیکن مودی جی کی سرکار میں تو انہیں بھی راحت اور چین نصیب نہیں ہے جو بھاجپا کے متوالے تھے اور جو اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ اگر مودی جی کی سرکار آگئی تو ہندوستان میں دودھ اور گھی کی ندیاں گھر گھر میں بہنے لگیں گی اور سب ہندوستانیوں کی پانچوں انگلیاں تر ہو جائیں گی آج ان میں کی اکثریت بھاجپا سرکار سے پناہ مانگ رہی ہے اور مودی جی سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہے۔

اتر پردیش میں یوگی کی سرکار بننے کے بعد مسلمانوں کی جو درگت بنی وہ تو سبھی کو نظر آرہی ہے لیکن اتر پردیش میں کسی جگہ بھی خوشیوں کی برکھا نہیں برس سکی، بڑے دعوے تھے کہ اگر یوپی میں بھاجپا کی سرکار آجائے تو یوپی ترقی کرے گا، روزگار کی فراہمی ہوگی اور خوشیوں اور راحتوں کے انبار لگ جائیں گے لیکن پہاڑ کھودنے کے بعد ہندوؤں کو بھی یہی اندازہ ہوا کہ ان کے ہاتھ چوہا لگا ہے اور وہ بھی مرا ہوا اور اب تو اندازہ یہ ہو رہا ہے کہ پہلے کی طرح بھاجپا اتر پردیش میں پانچ سال پورے نہیں کر پائے گی اور سرکار وقت سے پہلے ہی گر جائے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت محض نفرت اور تشدد کی بنیادوں پر قائم نہیں رہ سکتی۔ یوگی جی نے اگر اپنے احوال پر نظر ثانی نہیں کی تو وہ دن دور نہیں

جانے کن کن لوگوں سے جوڑ دیا گیا، ایسے ایسے من گھڑت دلائل پیش کئے گئے تو بہ ہی بھلی اور جب دودن کے بعد یہ خبر آئی کہ وہ نوجوانوں جنہیں گرفتار کیا گیا تھا وہ سب بے قصور ہیں اور کسی مجبر نے غلط نشانہ ہی کی تھی تو میڈیا نے اس خبر کو دہا دیا۔ یہ خبر صرف اردو اخباروں میں ہی چھپی، جس ملک میں یہ ظلم ہو رہا ہو اور جس ملک میں اس طرح کی نا انصافیوں کا امتیاز بن گئی ہوں وہ ملک کیسے ترقی کرے گا اور اس طرح کے حالات پیدا کر کے اس ملک کو پیرس کیسے بنایا جاسکتا ہے۔

مودی جی کا نگرلیں سے ۷۰ سال کا حساب مانگ رہے ہیں لیکن اگر ان سے تین سال کا حساب مانگا جائے تو وہ تین سال کا حساب نہیں دے سکیں گے، بے شک کا نگرلیں کی بے شمار غلطیوں کی وجہ سے لوگ کا نگرلیں سے ناراض ہو گئے تھے اور وہ کا نگرلیں کو اقتدار سے ہٹانے کے درپے ہو گئے تھے لیکن مودی جی کو معلوم ہونا چاہئے کہ بھاجپا کی اور ان کی بے شمار غلطیوں اور تانا شاہی کے بے شمار مظاہروں کی وجہ سے لوگ پھر اس کا نگرلیں کو یاد کرنے لگے ہیں جس سے وہ خفا تھے اور جس کے خلاف اپنے ووٹ کا استعمال کر کے انہوں نے کا نگرلیں سے اقتدار چھین لیا تھا، کا نگرلیں کی غلطیوں کا فائدہ اگر تم اٹھا سکتے ہو تو تمہاری غلطیوں کا فائدہ کا نگرلیں کیوں نہیں اٹھائے گی۔ مودی جی ایک دن تمہیں تمہاری غلطیاں لے ڈوبیں گی اور تم ہندوستان کی تاریخ کا ایک باب بن کر رہ جاؤ گے۔

بے شک اس دنیا میں ہٹلر نامی ایک شخص ابھرا اس نے یہودیوں کا قتل عام کیا اس نے اپنی من مانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اس کے دبدبے کے سامنے بڑے بڑے سوراؤں کی چٹھی ہو گئی، اس کی لہر دنیا میں ایسی پھیلی کہ اس کے خلاف پالیسیاں بنانے والے تنکے بے جان کی طرح اس کی تانا شاہی کے دریا میں بہہ گئے لیکن پھر کیا ہوا؟ کیا اس کو دائمی عزت حاصل ہوئی؟ کیا اس نے لوگوں کے جینے میں کامیابی حاصل کی؟ کیا وہ اپنی اہلیت اور قابلیت کا لوہا منوانے میں کامیاب ہوا؟ نہیں ہرگز نہیں ایک دن اسے بھی اقتدار سے محروم ہونا پڑا اور وہ انسان تاریخ کا ایک بد نما باب کی حیثیت سے پڑھا جاتا ہے اور لوگ اس پر اور اس کی تانا شاہی پر تھو تھو کرتے ہیں۔ ڈکٹیٹری اور تانا شاہی کسی بھی انسان کو زیادہ دنوں تک دندنہ نہیں دیتی، جو لوگ نرم دلی کے ساتھ اپنی رعایا سے ہمدردی رکھنے کے ساتھ اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔

جب انہیں شکست اور ہسپائی کا سامنا کرنا پڑے گا اور انہیں مسلمان نہیں خود مدد ہی ہٹانے کی مانگ کریں گے، یوگی جی کو چاہئے والوں میں سے ایک طبقہ یہ خواب دیکھ رہا ہے کہ یوگی ۲۰۲۶ء میں ہندوستان کے وزیر اعظم بنیں گے۔ ۲۰۲۶ء تک نہ جانے کتنے انقلاب آئیں گے اور اس دوران بھاجپا برقرار بھی رہے گی یا نہیں، کچھ نہیں کہا جاسکتا، جس تشدد اور جس ہٹ دھرمی کے ساتھ مودی جی حکومت کر رہے ہیں یہ تشدد اور ہٹ دھرمی زیادہ دنوں تک کسی انسان کو سرخرو نہیں رکھ سکتی۔

نوٹ بندی کے بعد جی ایس ٹی نے عام جتنا کو دکھی کر کے رکھ دیا ہے اور بڑے کاروباریوں نے انکم ٹیکس بچانے کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لیے ہیں، کاش مودی جی دلش میں رہنے والے کروڑوں لوگوں کا دل جیت کر کوئی اچھا فیصلہ کرتے، اپنی من مانیوں کرنے سے اور بار بار ہٹ دھرمی اور تانا شاہی کا اظہار کرنے سے عزت نصیب نہیں ہوتی صرف تسلط برقرار رہ سکتا ہے اور یہ تسلط بھی پائیدار نہیں ہے۔ شاید ۲۰۱۹ء میں بھاجپا پھر سرکار بنانے میں کامیاب ہو جائے لیکن اس کے بعد الٹی کتنی شروع ہو جائے گی اور مودی جی کے غبارے میں سے ہوائی شروٹ ہوگی اور وہ بھاجپا خود بھی خانہ جنگی کا شکار ہو کر رہے گی جو دوسرے گھروں میں آگ لگانے کی خوگر ہے۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں مسلمانوں کو صبر و ضبط سے کام لینا چاہئے۔ مسلمانوں کا صبر و ضبط ہی ان لوگوں کو منہ کی کھانے پر مجبور کرے گا، جو مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے نئے نئے حربے استعمال کر رہے ہیں۔

ایڈوانی جی یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے اور حال ہی میں مظفر نگر کا ایک ہندو پکڑا گیا ہے جو لشکر طیبہ کے لئے کام کر رہا تھا اس نے نہ جانے کتنے ہندو نوجوانوں کے نام کھولے ہوں گے لیکن میڈیا نے تو یہ قسم کھا رکھی ہے کہ ایسی تمام حقیقتوں کو دنیا کے سامنے نہیں آنے دے گی جس سے ہندو ازم بدنام ہوتا ہے اور اگر مسلمانوں کے خلاف کوئی خبر تنکے کے برابر بھی ہو تو میڈیا اس کو پہاڑ بنا کر پیش کرتا ہے، پچھلے دنوں جب دیوبند سے کچھ نوجوانوں کو دہشت گردی کے الزام میں اٹھایا گیا تو میڈیا نے آسمان سر پر اٹھالیا، سب چینلوں پر یہی شور مچا رہا تھا کہ دیوبند دہشت گردی کا اڈہ ہے اور مسلمانوں کو اسامہ بن لادن، داعش اور داؤد ابراہیم وغیرہ نہ

ان کا اقتدار زیادہ دنوں تک باقی رہتا ہے اور مرنے کے بعد انہیں زیادہ دنوں تک یاد رکھا جاتا ہے۔

نریندر مودی صرف بھاجپا کے وزیراعظم نہیں ہیں وہ پورے ملک کے وزیراعظم ہیں، وہ مسلمانوں کے بھی وزیراعظم ہیں وہ ان لوگوں کے بھی وزیراعظم ہیں جنہوں نے ان کی پارٹی کے خلاف اپنے ووٹ کا استعمال کیا ہے ان کو چاہئے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا بھی اور اپنے مخالفین کے احساسات کا بھی خیال رکھیں، اگر وہ ایسا نہیں کریں، اگر وہ عام ہٹا کے رجحانات اور ان کے مسلک و مشرب کو اہمیت نہیں دیں گے تو پھر وہ زیادہ دنوں تک وزارت عظمیٰ کی کرسی پر براجمان نہیں رہ سکیں گے۔ یوگی جی کے بارے میں بھی ہماری یہی رائے ہے کہ وزیراعلیٰ بننے کے بعد انہیں مسلمانوں کے مسائل پر بھی غور کرنا چاہئے لیکن وہ تو ان مسائل میں الجھ کر رہ گئے کہ جن کو ہوادے کر کرسی حاصل تو کی جاسکتی ہے لیکن انہیں ہوادے کر کرسی باقی نہیں رکھی جاسکتی۔

آپ نے اپنے خط میں جن نازک مسائل، جن حادثات، جس ظلم اور بربریت کا ذکر کیا ہے وہ یقیناً بہت اذیت ناک اور بہت تشویشناک ہیں، بالخصوص اس ملک میں جو گنگا جمنی تہذیب کا علمبردار سمجھا جاتا ہے اور جہاں ہندو اور مسلمان شیر و شکر کی طرح زندگی گزارتے ہیں۔ اس ملک میں مسلمانوں کے ساتھ ظلم و ستم اور ان کے مذہب کے ساتھ کھلم کھلا سوتیلے پن کا سلوک ایک گھناؤنی حرکت ہے اور ایک تکلیف دہ صورت حال ہے اور اس سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ جو لوگ اقتدار پر قابض ہیں وہ قاتلوں کو سزا نہیں دیتے بلکہ اپنی چشم پوشی سے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور انہیں عزت بخشتے ہیں، ایسے حالات میں اگر مسلمان مشتعل ہو جائیں اور اپنے ہاتھوں میں لاشعیاں اٹھالیں اور مجرمین سے خود نمٹ لینے کی ٹھان لیں تو کوئی بعید از قیاس بات نہیں لیکن ہم تمام مسلمانوں سے وہ اتر پردیش کے رہنے والے ہوں یا کسی اور صوبے کے ہوں التجا کریں گے کہ وہ صبر و ضبط سے کام لیں اور کسی بھی جگہ قانون کو اپنے ہاتھوں میں لینے کی غلطی نہ کریں، یہ مصائب جن سے آج کل ہم دوچار ہیں بہت تکلیف دہ سہی لیکن ہمیں ہر دور مصیبت میں ان تکلیفوں کا احساس کرنا چاہئے جو دور رسولؐ میں ان کے اصحاب پر گزری تھیں۔

حسب ابی طالب میں جو کچھ بھی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے

ساتھیوں پر گزری تھی وہ دنوں کو ہلا دینے والی تکلیفیں تھیں، ایک ایک قدم کو اور پانی کے ایک ایک قطرے کو صحابہ ترس گئے تھے اور ان کا محض ترین رسول بھی بھوک اور پیاس کی شدت سے ہلکا تھا، لیکن انہوں نے ہتھیار کیا اور ان اذیت ناک لمحوں میں اللہ کی رحمتوں کا انتظار کیا، دیکھنے اگر معاہدے کے کاغذ کو چاٹ کر ختم نہ کر دیا ہوتا تو مصیبتوں کا یہ وقت اور بھی طویل ہو سکتا تھا۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ برے سے برے حالات میں صبر کا دامن تھامے رکھیں اور برائی کا جواب برائی سے دینے کی غلطی نہ کریں یہ وقت ہے کہ ہمیں اپنی شرافت، اپنے مذہب کی تعلیمات اور اپنے رسولؐ کے اسوۂ حسنہ کو واضح کرنے کا، ہمیں ان اوقات میں یہ ثابت کرنا چاہئے کہ اخلاقیات کیا ہوتی ہیں اور انسانیت کس حقیقت کا نام ہے، یہ وقت ہے کہ لوگوں کے دلوں کو جیتنے کا اور یہی لحاظ ہیں یہ ثابت کرنے کے کہ محبت ہی فاتح عالم ہے اور اخلاق اور محبت کے ذریعہ ہی ہم اس کائنات کو فتح کر سکتے ہیں۔

ان دنوں آیات کریمہ کا ورد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے اور نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ بارگاہ الہی میں بار بار اپنے دامن کو پھیلا نا چاہئے اور اپنے ملک کی بقا اور سلامتی کی دعائیں بھی بار بار کرنی چاہئے۔ ہمارے عزیزوں نے ہمیں اپنے وطن اور اپنے ملک سے محبت کرنے کی ہدایت کی ہے۔ ہندو فرقہ پرست لوگوں کی بدتمیزیوں اور ناروا باتوں سے بددل ہو کر ہم تمام اہل وطن سے نفرت نہیں کر سکتے، حالات کتنے بھی لاترکیوں نہ ہوں لاکھوں کروڑوں ہندو آج بھی ہمارے ساتھ کھڑے ہیں اور وہ ان تمام چیرہ دستیوں کی بزبان خود مخالفت کر رہے ہیں، ہمیں ان سے اپنے تال میل کو بڑھانا چاہئے اور ان کے ساتھ اپنے رہن سہن کو بھی بڑھانا چاہئے۔ ایک بات یاد رکھیں کہ ہماری ہمتا اس ملک میں اسی وقت پار ہو سکتی ہے جب ہندو قدم بہ قدم ہمارے ساتھ ہوں جو لوگ اپنی پارٹی بنانے کی باتیں کرتے ہیں، جو لوگ مسلم لیگ کی طرح اپنی الگ تھلک جماعت بنانے کی دعویدار ہیں وہ یا تو عاقبت نااندیش ہیں یا حقیقی دشمنوں سے ہاتھ ملائے ہوئے ہیں۔ اس ملک میں مسلمان بھی اسی وقت محفوظ ہو سکتے ہیں جب اس کے روابط غیر مسلمین سے ہوں اور وہ ان کی ہمواری میں اپنی سیاسی سفر تہہ کر رہے ہوں، ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین اس ملک کی گنگا

جمنی تہذیب کو برقرار رکھیں اور مسلمان ایک دوسرے کے ہموار بن کر زندگی گزاریں۔ مسلمانوں کی سرکاروں کا مقابلہ دونوں ایک ساتھ مل کر کریں۔

نہ اور شوہر کی ستم ظریفیاں

سوال از: (نام و علاقہ مخفی)

میں ایک طویل عرصہ سے طلسماتی دنیا پڑھتی ہوں، میں اس بات کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں کہ آپ امت مسلمہ کی صحیح طریقوں سے رہنمائی کر رہے ہیں، یہ ظاہر آپ کا رسالہ ایک روحانی عملیات کا رسالہ ہے جو جھلڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں پر مشتمل ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ رسالہ زندگی میں پیش آنے والے تمام مسائل پر گفتگو کرتا ہے اور مسائل میں الجھے ہوئے انسانوں کی زبردست رہنمائی کرتا ہے۔ آپ کی خوبی یہ ہے کہ روحانی ڈاک کے ذریعہ آپ جو مسائل کا حل پیش کرتے ہیں وہ حق بجانب ہوتا ہے اور اس پر عمل کر کے راحت بھی نصیب ہوتی ہے اور سکون بھی۔ مولانا! میں بھی اس دنیا کی جو غم اور درد بھری دنیا ہے ایک دکھیا لڑکی ہوں، میرے والد کا انتقال میری شادی سے پہلے ہی ہو گیا تھا وہ دل کے مریض تھے، میری ایک بہن اور بھائی بھی ہے جو بہت چھوٹا ہے اور ابھی پڑھ رہا ہے، میری والدہ سلائی بنائی کر کے گھر چلا رہی ہے اور کچھ والد کی پیشکش بھی آتی ہے، جس سے سہارا چلتا ہے۔ ہماری ماں نے والد کے مرنے کے بعد اپنی زندگی کو مشین بنا کر رکھ دیا اور ہماری اچھی تربیت کی۔ ۲۰۱۰ء میں میری شادی ٹھیک ٹھاک طریقہ سے ہوئی اور ہماری والدہ نے ضرورت کا سب سامان جینز میں دیا اور جوڑی کی بھی رقم اپنی بساط سے زیادہ دی، میرے دو ماموں بھی ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً ہمیشہ ہماری مدد کی اور میری شادی میں کھانے وغیرہ کا بندوبست ان دنوں نے مل کر کیا اور ان دنوں ماموں نے جینز میں پانچ لاکھ کی قیمت کی ایک کار بھی دی۔ میرے شوہر سعودی عرب میں ملازم تھے اور ان کی تنخواہ ایک لاکھ روپے کے قریب ہے، شادی کے بعد شروع شروع میں میرے شوہر مجھ سے محبت کرتے تھے لیکن پھر رفتہ رفتہ انہوں نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کرنا شروع کر دیا اور اس کی وجہ میری ساس اور میری ایک نند جو شادی شدہ ہے اس کا غلط رول ہے، میری ساس انتہائی ظالم قسم کی عورت ہے ان نے میری جھٹائی کو بھی بہت پریشان کیا تھا بالآخر وہ گھر سے الگ

ہو گئی اور اس کے شوہر نے تنگ آ کر اپنا گھر الگ بنا لیا۔ میری نند جو شادی شدہ ہے وہ بھی فطرت کے اعتبار سے بہت غلط لڑکی ہے، وہ ساس سے بھی غلط ذہنیت کی ہے اور وہ اپنی سسرال میں بھی سب کو اپنی انگلیوں پر نچاتی ہے اور وہ جب گھر آتی ہے تو پھر یہاں بھی اپنی حکومت کرتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ جب جینز چلاتی ہے تو میری ساس کا بھی ناک میں دم ہو جاتا ہے اور میری ساس اگر کسی سے ڈرتی ہے تو وہ اپنی بیٹی سے ہی ڈرتی ہیں، میرے سر کسی قدر غنیمت ہیں لیکن وہ میری ساس کے سامنے زور سے سانس بھی نہیں لے سکتے اس لئے وہ کسی کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ میرے شوہر کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی ماں کے اشاروں پر ناپچے ہیں، وہ کسی بھی نا انصافی پر ایک حرف زبان سے نہیں نکالتے اور ماں کے کہنے پر انہوں نے مجھے کئی بار مارا بھی ہے ایک بار نند آئی ہوئی تھی اور وہ مجھے بے تحاشہ مار رہے تھے تو نند نے میرے قریب آ کر کہا، کیسا لگا؟ تم بھابی جی ہمیشہ ایسے ہی پنوگی اور ایک دن پٹے پٹے مر جاؤ گی۔

مولانا جی! میری شادی کو سات سال ہو گئے ہیں مجھے شوہر کا پیار تو کیا ملتا مجھے تو سسرال میں انصاف بھی نہیں ملا، مجھے شوہر جیب خرچ بھی نہیں دیتے ہیں، میری ایک بیٹی بھی ہے جس کو چیز کے لئے میں دس بیس روپے بھی نہیں دے سکتی، شوہر تنخواہ اپنی ماں کو بھیجتے ہیں اور میں پیسے کو ترستی ہوں، مانگہ جانے پر پابندی ہے اور اب تو حال یہ ہے کہ وہ مجھے کئی کئی مہینوں تک فون بھی نہیں کرتے جب کہ وہ اپنی ماں کو ہر ہفتے فون کرتے ہیں اور گھنٹوں گھنٹوں باتیں کرتے ہیں، جب نند آئی ہوئی ہوتی ہے تو اس سے بھی دیر دیر تک باتیں کرتے ہیں اور مجھ سے دو لفظ باتیں کرنا پسند نہیں کرتے اور اپنی بچی کو بھی نہیں پوچھتے، سچ پوچھتے تو میں اس زندگی سے بیزار ہو چکی ہوں۔ اگر بیٹی نہ ہوتی تو میں خودکشی کر لیتی، میں گھر جا کر بھی نہیں بیٹھ سکتی، میں اپنے اوپر ہونے والے ظلم و ستم اپنی ماں سے بھی نہیں کہتی وہ تو سن کر مر ہی جائے گی اور میری بہن بھائی برباد ہو جائیں گے۔

مولانا! میری ساس ہر وقت تسبیح پڑھتی ہیں، نماز روزے کا بھی خوب اہتمام کرتی ہیں، عورتوں کے اجتماعات میں بھی جاتی ہیں لیکن ان کا رویہ میرے ساتھ انتہائی ظالمانہ ہے تو کیا ایسی عورتوں کی اللہ کے یہاں پکڑ نہیں ہوگی؟ کیا میرے شوہر ماں کی ہر بات میں ہاں میں ہاں ملا کر

اللہ کی نظروں میں سرخورد ہیں گے وہ سینہ پھلا کر کہتے ہیں مجھے تجھ جیسی بیوی اور بھی مل جائے گی لیکن ماں نہیں ملے گی، اس لئے میں تجھے چھوڑ دوں گا، ماں کو نہیں چھوڑوں گا، مولانا! ان باتوں کا کوئی حل بتائیں، کوئی مشورہ دیں، میں کیا کروں، کیا کسی عامل سے یہ ممکن ہے کہ میرا شوہر مجھ سے وہ محبت کرنے لگے جس کی خواہش ہر لڑکی کو ہوتی ہے، کیا میری ساس کو ہدایت مل سکتی ہے، میں اس طرح جیتی رہوں یا میں خلع لے لوں۔ اگر میں خلع لے بھی لوں تو میری ماں مرجائے گی اور میری چھوٹی بہن کی شادی نہیں ہوگی کیوں کہ سب مجھے ہی تصوروار مانیں گے۔ مولانا آج کل عورت کتنی کمزور اور بے بس ہیں، مسلم سماج کا حال کس قدر برا ہو گیا ہے۔ مولانا مجھے کوئی راہ دکھائیں، مجھے اپنی بیٹی سمجھ کر کوئی صحیح مشورہ دیں اور میری مدد کریں، اللہ آپ کو دونوں جہاں کی راحتوں سے سرفراز کرے گا۔

میرے اس سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں چھاپ دیں لیکن میرا نام نہ چھاپیں کیوں کہ طلسماتی دنیا بعض میرے رشتے دار بھی پڑھتے ہیں، میں جواب کا انتظار کروں گی۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر بہت دکھ ہوا کوئی بھی لڑکی بچپن ہی سے شادی کے خواب دیکھتی ہے وہ اپنے دل میں ایک ایسے شوہر کا تصور رکھتی ہے جو اس کا ہم سفر بھی بنے، اس کا دوست بھی رہے اور اس سے سچا پیار کر کے اس کے وہ تمام حقوق ادا کرے جو مذہب اسلام اس پر لاگو کرتا ہے اور جن کو ادا کرنا از روئے دین و شریعت اور از روئے قوانین دنیا اس پر لازم ہوتے ہیں۔ اولاً تو لڑکیوں کے رشتے آتے ہی نہیں اور اگر آتے ہیں تو وہ اتنے غیر معیاری ہوتے ہیں کہ ان کی طرف توجہ دینا تکلیف دہ ہوتا ہے، یہ مشکل تمام کوئی ایسا رشتہ آ بھی جائے تو پھر بعد میں وہ بھی تکلیف دیتا ہے رشتے جب آتے ہیں تو لڑکے والوں کی طرف سے لڑکے کی اور اس کے گھر والوں کی اتنی تعریف کی جاتی ہے کہ زمین و آسمان ایک کر دیئے جاتے ہیں اس طرح کے رشتوں کو قبول کرتے وقت لڑکی والے بھی زبردست قسم کی خوش فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہمارا ملن ایک شہزادے کے ساتھ ہو رہا ہے جو آسمان سے چاند ستارے بھی توڑ کر ہماری بیٹی کے دامن میں ڈال دے گا اور ہم سب کے قدموں

میں خوشی اور اطاعت کے پھول بچھائے گا، لڑکی نے بچپن سے جو خواب دیکھے تھے اس کو لگتا ہے کہ اب ان خوابوں کی سنہری تعبیر اسے نصیب ہونے والی ہے، وہ دن رات فرط خوشی میں گنگناٹے لگتی ہے اور یہ محسوس ہوتا ہے کہ اب اس کی زندگی خوشی اور مسرت کی دلتوں سے لاپلا مل ہو جائے گی اور اپنے سماج میں وہ فخر کے ساتھ اپنا سراٹھا کر بیٹھنے لگے گی اور ہم رشتے داروں کو بتائے گی کہ اس کا شوہر کس قدر خوبصورت اور خوب سیرت ہے اور اس کے اندر اتنی خوبیاں ہیں کہ ان کا شمار کرنا بھی ناممکن ہے، وہ بار بار اس لڑکے کے فوٹو دیکھتی ہے جو اس کو مگنی سے پہلے دیا گیا تھا، فوٹو سے ایسا ہی لگتا ہے کہ لڑکا بہت نیک سیرت ہے اور تعلقات نبھانے والا ہے، اس کے ایک ایک سے شرافت نکلتی ہے۔ اُدھر سسرال والوں کا بھی حال یہ ہوتا ہے کہ بار بار چکر لگاتے ہیں اور بار بار لڑکی کو آکر دیکھتے ہیں، اس سے لڑکی میں اس کے گھر والوں کی خوش فہمیوں میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور شادی کے تصور ہی سے مارے خوشی کے دل اچھلنے لگتے ہیں اور لڑکی ہنسنے اور کھلکھلانے کے بہانے تلاش کرنے لگتی ہے، بالآخر ایک دن شادی ہو ہی جاتی ہے، لڑکی کو شادی کی رات ہی اور ولیمہ ہونے سے پہلے ہی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ سسرال والے کیسے ہیں اور ان کی فطرت کس طرح کی ہے، پھر جوں جوں دن گزرتے ہیں لڑکی کو یہ بھی اندازہ ہو جاتا ہے کہ شوہر تو تھالی کا بیٹنگن ہے وہ رات کو بیوی کا متوالا نظر آتا ہے اور دن میں وہ ماں کا دیوانہ محسوس ہونے لگتا ہے، لڑکی اپنے دل کی تمام باتیں اور اپنے تمام تر راز حد تو یہ ہے کہ اپنے تمام رجحانات اپنے شوہر کو اپنا ہمزاز اور اپنا دمساز سمجھ کر اس پر کھول دیتی ہے اور اس خوش فہمی میں مبتلا رہتی ہے کہ اس کا شوہر اس کی ایک ایک بات کو امانت سمجھ کر اپنے دل میں چھپائے رکھے گا لیکن شوہر کا حال یہ ہوتا ہے کہ صبح ہوتے ہی وہ ماں کو سب کچھ بتا دیتا ہے اور ان شکایتوں کو بھی اُگل دیتا ہے جو اس نے ساس کے بارے میں کی ہوتی ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساس اپنا مسلمہ رول ادا کرنے کی ٹھان لیتی ہے، پھر اپنی بہو کے لئے ساس نہیں بلکہ سوتن بن جاتی ہے اور اس کو پھر اپنے بیٹے کے ساتھ ہنسنا بولنا بھی کھلنے لگتا ہے، نندوں کا حال ساس سے بھی بدتر ہوتا ہے وہ اگر شادی شدہ ہوں تو حکومت کرنے کے اور بری سرکار کی طرح ظلم و ستم ڈھانے کے سارے ارمان اپنی بھانج پر پورے کر لیتی

ہیں ماسی طرح ان کی بھڑاس بھی نکلتی رہتی ہے اور حکومت کرنے کا جو موقع انہیں اپنی سرال میں ہاتھ نہیں آتا وہ یہاں ان کے ہاتھوں میں آجاتا ہے۔ شوہر کو چونکہ ماں کے قدموں میں جنت نظر آتی ہے وہ اسی لئے ماں کی ہر جائز ناجائز بات ماننے پر مجبور سا ہوتا ہے وہ اپنی شریک حیات کی کوئی بات نہیں سنتا وہ اس کے آنسوؤں کو بھی ڈھونگ سمجھتا ہے اور اس خوش فہمی کا شکار رہتا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں اپنا ٹھکانہ بنانے میں کامیاب ہو جائے گا کیوں کہ اس کی ماں اس سے خوش ہے اور جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہوتی ہے اور باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، یہ بات اس لئے بتائی گئی تھی کہ لوگ اپنے ماں باپ کی قدر کریں، ان کی عزت کریں، ان کی خدمت کریں اور زندگی بھر ان کا احترام کریں اور عمر بھر ان کی آسائشوں کا خیال رکھیں لیکن اس بات کا یہ مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ماں باپ میں اگر کوئی بھی کسی کے ساتھ ناانصافی کا مرتکب ہو تو بھی ماں باپ کا ساتھ دیں اور ان کی ہاں میں ہاں ملائیں، اللہ کی نافرمانی میں کسی کی بھی فرمانبرداری جائز نہیں ہے۔ جب اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنی بیوی سے محبت کرنے کو فرض قرار دیا ہے اور ان کی حق تلفی کو گناہ کبیرہ بتایا ہے اور جب اللہ کے رسول نے صاف صاف یہ فرمادیا کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی بچوں کے حق میں اچھا ہو تو پھر بیوی کو ستانا، زلانا اور بیوی پر ستم توڑنے پر ماں کی حرکتوں کو نظر انداز کرنا کونسی نیکی ہے، ماں ماں ہے اور بیوی بیوی ہے، اچھے مسلمان وہ ہوتے ہیں جو دونوں کے حقوق ادا کریں، ماں کو ماں کے درجے میں رکھیں اور عمر بھر اس کی عزت بھی کریں اور اس کی خدمت بھی کریں اور بیوی کو بیوی کے درجہ میں رکھیں، وہ اللہ کے نام پر حلال ہو کر آپ کے گھر آئی ہے عمر بھر اس کی دلجوئی کریں، اپنے گھر میں اس کو اجنبیت کا احساس نہ ہونے دیں اور دین و شریعت نے اس کے جو حقوق مقرر کئے ہیں سر مو ان کی ادائیگی سے انحراف نہ کریں، اچھا اور قابل قدر مسلمان صرف اس کو نہیں کہتے جو نماز روزے کا پابند ہو یا اس کا حلیہ اور اس کی وضع قطع دیکھنے میں اچھی ہو بلکہ اچھا مسلمان وہ ہوتا ہے جو زندگی کے تمام معاملات میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات پر عمل کرتا ہو اور لوگوں کے حقوق کے سلسلہ میں اللہ

سے ڈرتا ہو اور یہ بات یاد رکھیں حقوق العباد میں ماں باپ کے حقوق کے بعد سب سے پہلے اپنے بیوی بچوں کے حق ادا کرنا ہی ضروری ہوتا ہے لیکن مسلم سماج کا حال بدتر سے بدتر ہوتا جا رہا ہے اور جب سے لوگ فضائل کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہیں تب سے انہیں مسائل کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔

آپ کا شوہر بھی ان ہی شوہروں میں شامل ہے جو بسم اللہ کی گنبد میں رہتے ہیں اور جو یہ سمجھتے ہیں کہ ماں کی ہر بات ماننا ضروری ہے خواہ وہ جائز ہو یا ناجائز، ایسے شوہروں کو اللہ سے ڈرنا چاہئے، جب کسی کے ساتھ مسلسل سرکشی کرنے پر ماں اللہ کے عذاب کا شکار ہوگی پھر وہ اپنی ماں کو کیسے بچائیں گے، ماں سے محبت کا تقاضہ تو یہ ہونا چاہئے کہ اس کو دوزخ کے عذاب سے بچانے کی کوشش کی جائے اور نند کا درجہ تو کچھ بھی نہیں ہے، اس کی کسی زیادتی کا نوٹس نہ لینا بے وقوفی ہے اور گناہ بے لذت ہے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے بے شمار ایسے نادان شوہر دیکھے ہیں جو شادی سے پہلے ماں کی کوئی بات نہیں مانتے، بے شمار باتوں میں اس کی نافرمانی کرتے ہیں لیکن شادی کے بعد انہیں اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ ان کی ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، بس یہ معلوم ہونے کے بعد وہ اس بیوی کی ایک نہیں سنتے جو ان کی خاطر اپنے گھر اور وطن سے ہجرت کر کے ان کے پاس آتی ہے۔ کسی شخص کا یہ کہنا کہ ماں چونکہ اور نہیں آسکتی اس لئے اس کو چھوڑا نہیں جاسکتا اور بیوی چونکہ دوسری بھی مل سکتی ہے اس لئے اس کو چھوڑا جاسکتا ہے، یہ بات صرف حماقت ہی نہیں بلکہ جہالت اور دین و شریعت سے ناواقفیت کی علامت بھی ہے، بیوی خود نہیں آجاتی اس کو اللہ اور اس رسول کے نام پر ہم فتح کر کے لاتے ہیں اس کی توہین کرنا، اس کی تذلیل کرنا، اس کے حقوق کو پامال کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ہم اللہ اور اس رسول کو نیچا دکھانے کی حرکت کر رہے ہیں۔ ماں باپ کی غلط بات نہ ماننا ماں باپ کو چھوڑنا نہیں ہے۔ ہر صحیح بات میں ماں باپ کی اطاعت کرو اور ان کی بات کو عزت دو لیکن اگر وہ کوئی غلط بات کر رہے ہیں تو ان کی اطاعت مت کرو اور ان کی ہاں میں ہاں ملا کر ان کو گناہگار مت بناؤ، خدا کی وہ بارگاہ جہاں مرنے کے بعد ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا اور جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے ہو کر

آجائے گا وہاں اگر ماں باپ کے خلاف اللہ کا فیصلہ ہو گیا تو پھر انہیں کیسے بچاؤ گے اور انہیں جہنم میں جانے سے کیسے روکو گے؟ عقل مند اور خدا ترس لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنے بیوی بچوں کی بھی پرواہ کریں، ان کے جذبات و احساسات کی بھی قدر کریں اور اپنے ماں باپ کو بھی اہمیت دیں۔ اگر بیوی ان کے خلاف کوئی غلط بات کہے تو ہرگز بیوی کی نہ مانیں لیکن اگر وہ کسی بات میں فریاد کرے اور شوہر سے انصاف چاہے تو شوہر کو چاہئے کہ اگر بیوی کی جو بات صحیح ہے تو اس کا ساتھ دے، ہر معاملے میں ماں کو ہی صحیح سمجھنا اور بیوی کی تذلیل کرنا عاقبت نااندیشی کی علامت ہے اور خوف خدا سے لاپرواہی کی دلیل بھی ہے۔

آپ کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے غلط ہو رہا ہے۔ اگر آپ اپنے بیان میں سچی ہیں تو آپ قابل رحم ہیں اور آپ کے سرال والے قابل گرفت ہیں لیکن چونکہ آپ نے مجھ سے مشورہ مانگا ہے اور میری رائے جانی چاہی ہے تو میرا مشورہ یہ ہے کہ تم صبر و ضبط سے کام لو اور کسی بھی طرح ان سنگین حالات کا مقابلہ کرو، ساس کتنی بھی بری سہی بہر حال وہ تمہارے اس شوہر کی ماں ہے جس کے ساتھ تم پوری زندگی گزارنا چاہتی ہو، تم اس کے اطوار اور اس کی بدتمیزیوں کو نظر انداز کر کے اس سے محبت کرو، اس کی خدمت کرو اور اس کی عزت بھی کرو، محبت اور خدمت ایسا جادو ہے کہ جس کے ذریعہ سے سخت ترین پتھروں کو بھی موم کیا جاسکتا ہے، ہمیں یقین ہے کہ اگر تم نے یہ جنگ جیتنے کی ٹھان لی ہے تو تم ایک دن فشیاب ہو جاؤ گی، لڑکیاں عام طور پر یہ غلطیاں کرتی ہیں کہ وہ شوہروں کو اپنا مطیع بنانے کے لئے اور ان کے دل میں اپنی جگہ بنانے کے لئے ان کی ماں اور بیٹیوں کی برائی ان سے کرتی ہیں، یہ طریقہ غلط ہے، اس طرح شوہر اپنا نہیں بن سکتا، بلکہ اور دوزیاں بڑھ جاتی ہیں، شوہروں کو اپنا بنانے کے لئے ان کی ماں اور ان کی بہنوں پر ہر جال پھینکنا چاہئے، اگر ساس مند اس جال میں پھنس گئیں تو پھر جال نہیں ہے کہ شوہر بیوی کے پھندے سے بچ سکے، ویسے بھی جس شوہر سے تم سچا پیار کرتی ہو اس کے گھر والے بھی تمہارے پیار کے حق دار بنتے ہیں، ان کی برائیوں کو نظر انداز کر کے ان سے محبت کرو، ان کی خدمت کرو اور ان کی برائیوں کو شوہر کو مت بتاؤ کیوں کہ جو برائی بھی تم بتاؤ گی شوہر اپنی ماں سے کہہ دے گا اور اس طرح ماں اور اس کی بیٹیاں تمہاری اور بھی مخالف ہو جائیں گی۔

تم نے اپنے مائیکہ کے جو حالات بیان کئے ہیں وہ بھی اس بات کا تقاضہ کرتے ہیں کہ تم اسی جگہ نباہ کرو، تم خلع لے کر معاشرہ میں اچھا مقام نہیں بنا سکتیں اور اگر بعد میں دوسری شادی کر بھی لو تو ضروری نہیں کہ دوسرا شوہر اس شوہر سے اچھا ہو، ممکن ہے وہ بھی ایسا ہی ہو اس کی بھی ماں زندہ ہو تو اس کو بھی جنت ماں کے قدموں میں دکھائی دے گی اور یہ بات تو وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں ماں کو نہیں چھوڑوں گا خواہ تجھے چھوڑ دوں، ساس کا ظلم اور شوہر کی نادانی اس وقت گھر گھر کی کہانی ہے یہ محض تمہارے ساتھ نہیں ہو رہا ہے بلکہ لاکھوں کروڑوں لڑکیاں اس طرح کی ناانصافی اور اس طرح کے کرب و الم کا شکار ہیں۔

جب تک مسلمان بے دینی سے باز نہیں آجاتے اور جب تک مسلمان اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکامات سے واقفیت اور واقفیت کے بعد احکامات کی تعمیل کا جذبہ ان میں پیدا نہیں ہو جاتا تب تک یہ صدمت حال برقرار رہے گی اور شیطان انہیں مختلف گورکھ دھندوں میں الجھا کر انہیں اپنی انگلیوں پر نچاتا رہے گا۔ ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ابھی اور صبر و ضبط سے کام لیں، ساس سے اور اپنی بند سے محبت کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، انشاء اللہ تمہارا صبر و ضبط ضرور نیک لائے گا اور تمہاری محبت بھی ایک دن اثر انداز ہو، اللہ کی کوئی بات بھی غلط ثابت نہیں ہوتی، اللہ نے خود فرمایا ہے کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، شوہر سے اس کے گھر والوں کی برائی کبھی نہ کریں، اس سے فائدے کے بجائے ہمیشہ تمہیں نقصان ہوگا۔

روزانہ پابندی کے ساتھ ”یا لطیف یا ودود“ دو سو مرتبہ پڑھا کریں اور شوہر کی محبت کے ساتھ ساتھ اپنی ساس اور بند کی محبت کا بھی تصور کیا کریں کہ اللہ ان کے دلوں کو بھی بدل دے اور انہیں بھی ہدایت عطا کر دے، خدا نخواستہ اگر یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی ان کی محبت حاصل نہ ہو تو تمہارا اجر و ثواب تو کہیں گیا ہی نہیں وہ تمہیں مل کر رہے گا اور اگر یہ لوگ نہ سدھرے تو انہیں اللہ کے عذاب سے یقیناً دو چار ہونا پڑے گا، تم خود کشی کی بھی باتیں کر رہی تھیں جو قطعاً حرام ہے، خود کشی کرنے والے لوگ دائمی طور پر جہنم کے حق دار بن جاتے ہیں، کسی بھی صاحب ایمان کے لئے خواہ وہ عورت ہو یا مرد اس طرح کی باتیں کرنا ناجائز ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ سے بغاوت کے مترادف ہے۔

ہے۔ ہر بندے کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ ہر گناہ خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو معاف ہو سکتا ہے لیکن شرک کی معافی نہیں ہے اور شرک یہ بھی ہے کہ ہم اللہ کے ماسوا کسی کو مستعان اور مختار کل سمجھیں اور کسی اور کو اس کا ہمہ پلہ مانیں اور اس سے کسی بھی طرح کی امید باندھیں۔

(واللہ اعلم بالصواب)

مشورہ

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ آپ اسم اعظم کا قسط وار مضمون چھاپ رہے ہیں، پہلی سے آخری قسط تک جملہ مجموعہ اسم اعظم ضرور چھاپیں جس میں کل اسم اعظم موجود ہوں۔

جواب

آپ کا مشورہ مفید ہے انشاء اللہ اسم اعظم کو کتابی صورت میں اگر زندگی رہی تو ضرور چھاپیں گے اور اس مضمون میں کچھ ایسے اسم اعظم بھی چھاپنے کا ارادہ ہے کہ جنہیں اکابرین نے محض اس نیت سے پوشیدہ رکھا ہے تاکہ نا اہل قسم کے لوگ ان سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں لیکن چونکہ ہم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ ہر مفید اور موثر روحانی فارمولہ ہم واضح کریں گے تاکہ ہم پر علم چھپانے کا الزام نہ آئے۔

اللہ سے دعا ہے کہ جو بھی روحانی عملیات کی دوئیں ہم پیش کر رہے ہیں ان سے اہل لوگ فائدے اٹھائیں اور نا اہلوں سے یہ علم محفوظ رہے۔

☆☆☆

روحانی ڈاک کے کالم میں اپنے سوال کا جواب پانے کے لئے اپنا خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں ایک شخص ایک وقت میں تین سوال کر سکتا ہے

منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند

اگر آپ کسی عامل سے رجوع کر لیں تو بہتر ہے، لیکن جو بھی تعویذ شہر کی اور اس کے گھروالوں کی محبت حاصل کرنے کے لئے لائیں انہیں پوری احتیاط کے ساتھ استعمال کریں اگر کسی کی ان تعویذوں پر نظر پڑ گئی تو گھر میں مزید فحشیت ہوگا اور تمہارے خلاف ایک محاذ اور کھل جائے گا۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین تمہیں سسرال میں عزت و عظمت عطا کرے، تم قدر دانی کی دولتوں سے سرفراز بنو اور تمہیں وہ سب کچھ ملے جو ایک شادی شدہ لڑکی کا حق ہوتا ہے، تمہارا شوہر تمہاری اور اپنی بچی کی قدر کرے، محبت کرے اور ایمانداری سے تمہاری بچی کی کفالت کرے۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ اللہ کے یہاں دیر تو ہو سکتی ہے مگر اندھیر نہیں ہے ایک دن ہماری تمہاری دعائیں قبول ہوں گی اور تمہاری تقدیر کے آسمان پر خوشیوں اور مسرتوں کے چاند ستارے ضرور چمکیں گے۔

قرآن کی آیت؟

سوال از: عبدالرشید نوری ————— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ اللہ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ کیا قرآنی آیت ہے، اس کا مکمل ترجمہ کیا ہے، اس کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، پڑھنے کے فوائد اور فضائل سے نوازیں۔ جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، نوازش ہوگی۔

جواب

اللہ رَبِّیْ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ایک کلمہ ہے یہ کلمہ صوفیاء کرام سے منقول ہے، یہ قرآن حکیم کی آیت نہیں ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ معبود بھی ہے وہ مستعان بھی ہے اور وہ مالک و رازق بھی ہے، اس کے سوا کوئی ذات دوسری ایسی نہیں ہے کہ جس کے سامنے ہم اپنا سر جھکا سکیں اور جس کے سامنے ہم اپنا دامن پھیلا سکیں۔ قرآن حکیم میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ دوسروں کے آگے اپنا پھیلاتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے وہ کیا کسی کو عطا کریں گے وہ تو کھجور کی ایک گٹھلی کے بھی مالک نہیں ہیں۔

اس طرح کے کلمات کا ورد حضرت صوفیاء کرام اس لئے کرتے ہیں تاکہ ایمان شرک کی آمیزش سے محفوظ رہے اور اس یقین کو تقویت حاصل ہو کہ اللہ کے ماسوا نہ کوئی ہمارا رازق ہے اور نہ کوئی ہمارا پالنہار

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی شکل میں ہے۔ اس شکل پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

اس کو عنایت کیا۔ یہ سب کچھ خود خداوند قدوس کے بے پناہ علم کی دلیل ہے اور اس کی قدرت اور حکمت کی کھلی نشانی ہے، آسمان وزمین کے سارے فرشتے اسی طرح تمام انس و جن مل کر سمجھنا چاہیں کہ خالق عالم نے کن کن مصلحتوں کے ماتحت اس کے اعضاء کو بنایا اور کیسے اور کیوں اس کے ہر حصہ بدن کو خاص صورت ملی تو ان کی عقل تھک کر رہ جائے اور وہ پتہ نہ لگا سکیں بلکہ خود قائل ہو جائیں کہ واقعی وہ صحیح حقیقت کا سراغ لگانے سے بالکل عاجز ہیں۔

پھر حیرت ہے کہ مچھر کیسے پتہ لگالیتا ہے کہ کھال اور گوشت کے درمیان خون ہے اور یہی اس کی غذا ہے۔ اگر اس کا پتہ نہ ہو تو وہ کیسے خون چوس کر اپنی غذا حاصل کرے اور اپنی غذا کے مقامات کا کھوج کیسے لگائے؟ نیز تعجب ہے کہ اگر کوئی اس کی طرف بڑھے تو وہ آنے والے کی آہٹ کیسے معلوم کر لیتا ہے اور کن کانوں سے اس کا پتہ لگالیتا ہے اور پھر یہ سمجھ کر بھاگ جاتا ہے کہ ٹھہرا اور مرا، بھاگا اور بچا۔

غرض یہ سب قدرتی آموز مخلوق کو حیران کر دینے والے ہیں اور اگر اس کو چیر پھاڑ کر حقیقت کو ٹٹول کرنا چاہیں تو حقیقت کا تو پتہ نہ لگے البتہ خود اپنی جہالت اور ناواقفیت کا پتہ لگ جائے، سوچئے جب ایک چھوٹے سے چھوٹے جانور مچھر میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ کی ہیں تو اس کی تمام مخلوقات میں کیا کچھ حکمتیں مضمحل ہوں گی، سبحان اللہ وتعالیٰ علواً کبیراً۔

ف: یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے مکوڑے کھیاں، مکڑیاں، مچھر، بھگے جو رات دن اڑتے پھرتے ہیں ان کا بھی ایک جدا عالم ہے جو عقل انسانی کو حیرت میں ڈالتا ہے، یوں سمجھئے کہ ان میں سے ایک ایک کیڑا معرفت الہی اور قدرت خداوندی کی زبردست درس گاہ ہے اور مصلحتوں کا ایک طوفان اپنے اندر چھپائے ہوئے ہے، گویا ایک قطرہ میں سمندر پوشیدہ

مکھیوں میں جو بھڑ پیدا ہو جاتا ہے اس کی حیلہ بازی اور ہوشیاری بھی عجیب ہے، یہ جب دیکھتا ہے کہ کوئی مکھی اس کے قریب آرہی ہے، دبک کر خاموش بیٹھ جاتا ہے کہ گویا وہ مردہ ہے یا پتھر وغیرہ، مکھی جب اطمینان سے بیٹھتی ہے، یہ اس کی طرف آہستہ آہستہ سرکنے لگتا ہے تاکہ وہ آہٹ پا کر بھاگ نہ جائے، جب سمجھتا ہے کہ اب زد میں آگئی اور ایک جست میں یہ اس کو پکڑ لے گا تو یک بیک اس پر جست لگاتا ہے اور پورے جسم سے اس پر لپٹ پڑتا ہے تاکہ مکھی اس کے قابو سے نہ نکل جائے یوں ہی اس کو پکڑے رہتا ہے حتیٰ کہ اس کی حرکت مٹ جاتی ہے اور وہ بے حس ہو کر پڑ جاتی ہے، پھر اس سے جس قدر چاہتا ہے غذا حاصل کرتا ہے۔ غور کیجئے یہ بے عقل جانور اور یہ حیرت ناک حیلہ بازی، بس یہ صرف قدرت کی کارسازی ہے۔

مچھر وغیرہ کو دیکھئے قدرت نے اس کو کیسا کمزور طاقت اور چھوٹے حقیر جسم کا پیدا فرمایا ہے کہ کلام پاک میں بھی اس کی مثال پیش فرمائی ہے۔ غور کیجئے اس میں اس کے نفع کی کوئی چیز کم ہے؟ اس کو بازو دیئے جن سے یہ اڑتا پھرتا ہے، پاؤں دیئے جن پر یہ کھڑا ہوتا ہے، آنکھیں دیں جن سے یہ اپنی غذا کی جگہیں دیکھ لیتا ہے اور پھر وہاں پہنچتا ہے، ہضم غذا کے اعضاء اس کو بخشنے جن سے یہ اپنی غذا ہضم کرتا ہے، فضلات نکالنے کا ایک مقام بھی اس کے جسم میں پیدا کیا تاکہ غلیظ مادہ نکل کر بدن پاک ہوتا رہے۔

اگر قدرت کی ظہر سے یہ سب کچھ اس کو نہ بخشا جاتا تو اس کی زندگی کی کوئی صورت نہ نکلتی وہ ادھر ادھر چل پھر کر اپنی روزی طلب نہ کر سکتا اور فضلات اس کے بدن سے نہ نکل سکتے، یہ خالق عالم کی قدرت کاملہ ہے کہ اس نے اس چھوٹے سے جانور کو کیا مناسب بدن دیا، اس میں کیسے کارآمد اعضاء لگائے، پھر نفع پانے اور نقصان سے بچنے کا علم بھی

ہے اور ایک ذرہ میں پہاڑ سایا ہوا ہے، یہ شہد کی مکھی جس پر بہت کم لوگ نظر عبرت ڈالتے ہیں، یہ عجیب عبرت ناک خلقت خداوندی ہے، چھوٹی ہے مگر گنوں میں پوری ہے۔ اس نے دنیا کی لذیذ ترین شے شہد کی فیکٹری کھول رکھی ہے، رات دن اپنی دھن میں لگی ہے، کبھی طرح طرح کے پھولوں پر بھنبھنارہی ہے، کبھی اپنے چھوٹے سے گھر میں بیٹھی شہد سازی میں لگی ہے، غرض اپنی دھن میں پکی ہے۔ دیکھئے کس خوبی سے پھولوں کا رس چوستی ہے اور کس حفاظت سے گھرا کر اس کی ذخیرہ اندوزی کرتی ہے اور انسانوں کو بنا بنا یا صاف ستھرا شیریں اور میٹھا شہد دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ دنیا میں لذیذ ترین اور مفید ترین غذا شہد، شہد کی مکھی پیدا کرتی ہے اور خوب صورت ترین لباس چھوٹا سا کیڑا یعنی ریشم کا کیڑا تیار کرتا ہے اور گراں ترین شے پیلی کا کیڑا سمندر کی گہرائیوں میں موتی بناتا ہے، انسان کا عروج زیادہ تر تین چیزوں میں ہے، بہترین صحت بخش غذا انصیب ہو، فاخرانہ لباس مہیا ہو اور دولت فراوانی سے ملی ہو، یہ تینوں چیزیں حقیر سے تین کیڑے تیار کرتے ہیں، سخت حیرت کا مقام ہے۔

اسی زمرہ میں ایک چیونٹی بھی ہے، یہ مکھی سے بھی چھوٹی ہے مگر قدرت کی نشانیوں میں بہت بڑی ہے، کہنے میں تو انسان عقل مند ہے مگر یہ تو انسان کے بھی کان کاٹتی ہے۔ چیونٹیاں بھی انسانوں کی طرح اپنے اپنے مکانات بنا کر چھوٹی بڑی بستیاں بناتی ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں، پھر یہ اپنی بستیوں کو محلوں پر تقسیم کرتی ہیں اور ہر محلہ ایک خاص خاندان یا قبیلہ کا ہوتا ہے اور وہ اسی میں آباد ہوتا ہے، گویا یوں سمجھئے کہ بستیاں اور محلے کیا ہیں، مختلف مدر سے ہیں جن میں مختلف درجے کھلے ہیں، چیونٹیوں میں فوجی نظام بھی قائم ہے، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ ان میں ایک موٹی چیونٹی بھی ہوتی ہے جو صبح و شام کے آنے جانے میں ان پرنگراں کی حیثیت سے مسلط رہتی ہے، کسی کو بے اعتدالی کا مرتکب پاتی ہے تو اس کو قید کر لیتی ہے اور قیدیوں کے ذمہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے آقاؤں کو کھانا مہیا کر کے دیں، ان کے ہاں مویشی کا انتظام بھی ہوتا ہے جس سے یہ غذا حاصل کرتی ہیں جس طرح ہم گائے بھینس سے دودھ حاصل کرتے ہیں ایسی چیونٹی کو عربی میں جاموس النمل یعنی چیونٹیوں کی بھینس کہتے ہیں۔ نیز مویشی کے لئے ایک جدا محفوظ چراگاہ کا انتظام ہوتا ہے، چیونٹیوں کی ایک ملکہ ہوتی ہے جو ان پر حکمرانی کرتی ہے

اور سب پر اپنی نگرانی رکھتی ہے ان کو اچھے برے سے باخبر کرتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصہ میں اس مگر کی چیونٹی کا قول اس طرح نقل کیا ہے۔

حَتَّىٰ إِذَا آتَوْنَا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ لَقَا نَمْلَةً وَقَالَتْ لِلنَّمْلِ اذْخُلُوا مَسْكِنَكُمْ ؕ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُودُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ؕ (پارہ ۱۹: آیت ۱۸، سورہ النمل)

یعنی یہاں تک کہ جب چیونٹیوں کے گروہ ایک میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹی سے کہا کہ اے چیونٹیوں! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو کہیں تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں نہ کاٹ ڈالیں۔

آپ کا کارخانہ قدرت پر اور وسیع نظر ڈالیں گے تو آپ کو کڑی نامی ایک کیڑا اور دکھائی دے گا، یہ اپنے خالق کی قدرت کے اعتبار میں لگی رہتی ہے یہ تار بنانے اور اس سے ایک پر حیرت جال تیار کرنے کی مہارت رکھتی ہے اور دنیا کے فن کار گیری پر پانی پھیرتی ہے، یہ اپنے جھولنے سے رطوبت کا ایک تار نکالتی ہے جو ہوا لگ کر وہ روئی کے بہت بار یک دھاگے کی طرح بن جاتا ہے، پھر مختلف تاروں کا تانا بانا بنا کر ایک ہلکے جال تیار کرتی ہے، یہی اس کا گھر ہوتا ہے اور یہی اس کی شکار گاہ ہوتی ہے۔ خوبی یہ ہے کہ جال بانی میں کہیں سے کوئی فرق ذرہ برابر رونما نہیں ہوتا، بس ایک وضع قطع، ایک نہج و اسلوب اور ایک ترکیب اور بناوٹ ہوتا ہے۔ یہ انسان جس کو جو ہر عقل ملا ہے اس کو علم ہندسہ کس قدر سمجھا دیجئے کہیں نہ کہیں ضرور لغزش کھائے گا، چو کے گا، بہکے گا مگر یہ عقل کیڑا نہ کہیں چوکتا ہے اور نہ کہیں بہکتا ہے۔

ماہرین فن نے اس کے تاروں کی گہرائی سے دیکھ بھال کی ہے اور عجیب تحقیق بہم پہنچائی ہے، کہتے ہیں کہ اس کا ایک تار چار بار یک تاروں سے بنتا ہے اور ان میں سے بھی ایک تار ایک ہزار تاروں سے ترکیب پایا ہوا ہے اور یہ چار ہزار تار اس کے جسم کے ایک حصہ سے نکلتے ہیں۔

حضرت امام نے مچھر کی بواغیچہ کی طرف بھی اشارہ فرمایا ہے اس کی خلقت پر بھی نظر تحقیق ڈالی ہے، واقعی عجیب جانور ہے، لوگ ہاتھی جیسے بڑے جانور کو دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں، مگر درحقیقت یہ چھوٹا سا جانور مچھر بھی ہاتھی سے کم حیرت انگیز نہیں ہے۔

کیزوں پر رکھے، ششما سورہ نمل، سورہ نحل، اور سورہ عنکبوت وغیرہ۔
(باقی آئندہ)

اعلان عام

ملک بھر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ شائقین درج ذیل فون نمبر پر رابطہ قائم کریں اور ایجنسی لے کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ واضح رہے کہ یہ رسالہ دعوت و تبلیغ کا موثر ذریعہ ہے اور یہ رسالہ بندوں کو خدا سے ملانے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

موبائل نمبر: 09756726786

ہاتھی کی چار ٹانگیں ہیں ایک سوٹ اور دو باہر نکلے ہوئے ذانت اور بھر اس قدر چھوٹا جسم رکھتے ہوئے بھی اس کی چھ ٹانگیں ہیں، ایک سوٹ چار بازو، ایک دم ایک منہ، ایک حلق، ایک پیٹ اور اس میں آتش وغیرہ۔

اللہ اکبر! کیسا چھوٹا جسم اور کتنے اعضاء اس میں لگے ہوئے ہیں، جو اپنا جدا جدا کام انجام دے رہے ہیں، پھر خالق نے اس چھوٹے سے جانور کو ہاتھی جیسے قوی ہیکل جانور پر مسلط فرمایا ہے کہ وہ اس کو کھاتا ہے، ذلت دیتا ہے مگر ہاتھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، نہ اس سے اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے کیزے دیکھنے میں چھوٹے ہیں مگر قدرت الہی کے بڑے بڑے نمونے ہیں اور ان کی اسی نصیحت کی بنا پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن پاک کی کئی سورتوں کے نام انہی

نوجوانی میں فرینکلن ایک پادری سے ملنے گیا، جب بات چیت ہو چکی تو پادری نے اسے باہر جانے کے لئے پچھلی طرف سے ایک دروازہ دکھا دیا، جب وہ ایک تنگ و تاریک راستے سے گزر رہا تھا، پادری نے کہا۔ ”جھک جاؤ“ فرینکلن نے بات کا مطلب نہ سمجھا اور ایک قدم اور اٹھایا، راستے کے اوپر ایک شہتیر بڑھا ہوا تھا، اس کا سر اس سے جا لگا تو پادری نے کہا۔ ”میرے عزیز! تم نوجوان ہو، دنیا تمہارے آگے ہے، زندگی کی منزلوں کو ملے کہتے ہوئے جھکنا سیکھو تو بہت سے ٹھوکروں سے بچ جاؤ گے۔“ فرینکلن اس بات پر لکھتا ہے۔ ”تاہم اچھی طرح سے مناسب عمل پر جھکنے کا معاملہ ایسا نہیں کہ ہم اسے آسانی سے سیکھ سکیں، جب ایک شخص تمہارے سامنے طیش و غضب میں ہے اور یہودہ سخت الفاظ کہتا ہے اور تم جانتے ہو کہ وہ غلطی پر ہے اور غیر معقول ہے تو یہ حماقت ہے کہ تم بھی اسی طرح جوش میں آ جاؤ اور اونچا بولنا شروع کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ایک عارضی دیوانے کی جگہ تم دونوں دیوانے بننے ہو، لہذا جھک جاؤ، جیسا کہ تم طوفان کے گزرنے کے وقت جھک جاتے ہو۔ تند ہوا کے آگے جھک جانا کوئی جھک آمیز کام نہیں، جیسا کہ ایک مست سائڈ کے مقابلے میں غرانا جہالت ہے، ویسا ہی پاگل کے شور و غل کا جواب دینا حماقت ہے اور جب طوفان کی تندی کم ہو تو نرم الفاظ استعمال کر کے اس کا غصہ دور کرو جب تم کو تمہاری کسی غلطی، زیادتی، سستی کے لئے ملامت کی جائے تو جھک جاؤ، غلطی کے جواز میں وجوہات دینا نہ شروع کرو، اس سے تو غلطی اور بھی بڑھ جاتی ہے اور طیش میں زیادتی ہوتی ہے، جھک جاؤ۔ اس مفید تجربے سے میں نے اپنی مدت العمر میں بہت فائدہ اٹھایا اور آرام پایا ہے۔“

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ لوگوں سے فرمایا۔ ”میں آپ لوگوں کو عبادت تو کرتے دیکھتا ہوں لیکن اس کی حلاوت کسی میں کم پاتا ہوں۔“ لوگوں نے پوچھا۔ ”یا حضرت! حلاوت کس طرح حاصل ہوتی ہے؟“ آپ نے فرمایا، ”انکسار اور فروتنی سے۔“ جب فرینکلن کچھ متمول ہو گیا اس وقت بھی اس کی کفایت شعاری اور سادگی کم نہیں ہوئی، مٹی کے پیالے اور لکڑی کے چمچے اس کے گھر میں کافی سمجھے جاتے تھے ایک دن اس کی عورت نے اس کی غیر حاضری میں ایک چاندی کا چمچ اور چینی کا پیالہ خرید لیا۔ فرینکلن نے اسے قابل ذکر واقعہ خیال کر کے اپنی خود نوشت سوانح عمری میں بیان کیا ہے۔ برخلاف دوسرے مغربی فلاسفوں کے طحانہ خیالات کے یہ جلیل القدر شخص خدا پرست اور عبادت گزار تھا، باوجود خود کفایت شعار ہونے اور سادہ زندگی بسر کرنے کے دنیا کو اپنے علم و دولت سے فیض پہنچاتا رہا اور اپنے علم و عمل سے ایسا آثار و خفوش چھوڑ گیا جو نوع انسانی کے لئے روشنی کے پینار کا کام دیں۔

نقش فتوحات و ترقی و دولت

میں باقی اعداد بھریں۔

چال نقش یہ ہے۔

۸	۲	۱۶	۲۰	۱۲
۱۵	۲۲	۱۳	۷	۱
۱۲	۶		۱۹	۲۳
۴	۱۸	۲۲	۱۱	۵
۲۱	۱۰	۹	۳	۱۷

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۲	۱۶	۳۰۰۸	۱۲
۱۵	۲۰۱۲	۱۳	۷	۱
۱۲	۶	اس کے اندر مقصد لکھیں	۱۹	۳۰۱۱
۴	۱۸	۳۰۱۰	۱۱	۵
۳۰۰۹	۱۰	۹	۳	۱۷

مقصد اس طرح ہے ”یا الہی رزق و دولت شعیب احمد بن زینت

کشادہ ہو اور فتوحات بحق وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

بحق یا باسٹ۔ چالیس دن تک جو یہ عمل کرے گا انشاء اللہ بہت فائدہ

حاصل ہوگا۔ اس عمل کو اگر نوچندی اتوار سے شروع کریں یا عروج

کسی اتوار سے شروع کریں تو انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے

فتوحات کا سلسلہ جلد شروع ہوگا، تیر بہدف عمل ہے، ضرورت مند

عمل کا تجربہ ضرور کریں

یہ نقش برائے ترقی، دولت اور فتوحات کے لئے ایک نایاب اور موثر عمل ہے، جو بھی محنت کر کے اس عمل کو کرے گا یقینی طور پر اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لئے غیب سے اسباب پیدا فرمائیں گے اور تمام بد اثرات اور نحوستیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ آج کے دور میں معاشی بد حالی اور تنگدستی کی وجہ سے عوام الناس پریشان حال ہیں، اس لئے یہ عمل کار آمد ثابت ہوگا۔

عمل کی ترکیب اس طرح ہیں: آیت وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ نماز تسبیح میں ۳۰۰ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد پڑھی جائے اور سلام پھیرنے کے بعد بھی صرف ۱۳ مرتبہ یہی آیت مبارکہ پڑھی جائے۔ اس کے بعد اسم یا باسٹ ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھا جائے، اس کے بعد دعا مانگیں کہ یرحمکم الدنیا والآخرۃ یرحمکم الدنیا والآخرۃ انک انت الوہاب تین مرتبہ پڑھ کر یا الہی آپ کے پاس سب خزانے ہیں، میری مالی مشکلات دور فرما اور اپنے کرم سے مالا مال کر دے۔ یہ عمل چالیس دن تک کرنا ہے۔ جو نماز تسبیح نہ پڑھ سکے وہ نماز عشاء کے بعد یہ آیت وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ یا باسٹ سمیت ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے، چالیس دن کے بعد صرف ۱۰۰ مرتبہ عمل کو برقرار رکھنے کے لئے پڑھنا چاہئے۔ اس عمل کے ساتھ یہ نقش بھی چالیس دن تک کرنے ہوں گے یعنی تینوں نقش لکھ کر پانی میں بہانے ہوں گے۔

مقصد دولت: اس کے لئے آیت وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ بِغَیْرِ

حِسَابٍ اور اسم یا باسٹ کے اعداد ۶۱۳۶

طالب شعیب احمد

بن زینت کے اعداد ۹۰۲

نوٹل ۳۰۳۸

وضع ۴۰

باقی ۳۰۰۸

نقش میں ۱ سے ۱۹ تک چال بھریں، بیس خانہ سے چوبیس خانہ

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

<p>ROSHAN DARSI KUTUBKHANA Shaleem Raza Book Seller New House No. 983, Old 551 Hajjan Rabi Manzil, Motinaka Jaipur, 482002 M.P.</p> <p>MISKEEN BOOK DEPOT 1526, Ghosia Ka Rasta Ramgarh Bazar, Jaipur, 302003 Raj.</p> <p>S.K. AHMAD New Madina Urdu Book Seller Near Jama Masjid, Station Road Marochari, 504208 Dist. Adilabad A.P.</p> <p>NASEEM BOOK DEPOT 50/229, Dal Mandi Varanasi 221001 U.P.</p> <p>NATIONAL BOOK DEPOT 56, Top Khana Road, Ujjain M.P.</p> <p>WAQAR BOOK CENTRE Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.</p> <p>KHALEEL BOOK DEPOT Inamdarpara, Telipura Chowk Akola 444001 M.S.</p> <p>VAKEEL BOOK DEPOT Mohd. Ali Road, Ahmedabad Gaj.</p> <p>QARI WAHIDULLAH SHAMA BOOK DEPOT Panch Batti, Tonk, Raj. 304001</p> <p>ROYAL NEWS AGENCY Makbara Bazar, Kota, Raj.</p> <p>MINAR BOOK DEPOT Madina Masjid, Adilabad 504001 A.P.</p> <p>SAWERA BOOK DEPOT Abdul Azeem, Kala Tower, Nayapura M. Ali Road, Malegaon, 423203</p> <p>HAFEEZ BOOK CENTRE Behind Police Control Room Kurnool 518001</p> <p>NASEEM BOOK DEPOT 77, Colootola Street, Kolkata 700073</p> <p>POOJA PUSTAK STORE Subzi Mandi, Saranagar, Azamgarh U.P.</p> <p>NATIONAL BOOK HOUSE Jameel Colony, Walgaon Road, Amravati M.S.</p> <p>NOOR NABI BOOK SELLER News Paper Agent Dal Mandi, Varanasi, U.P.</p> <p>MEHBOOB BOOK DEPOT Opp. Rameel Market Sirvaji Nagar, Bangalore, 560051.</p> <p>ABDUL SATTAR BOOK SELLER Company Bagh, Muzaffarpur, Bihar</p> <p>M.H. MULLAL News Paper Agent C/o Moti Medical Indi Road, Bijapur, 586101</p> <p>MADINA BOOK DEPOT Nataji Road, Raichur K.S.</p> <p>HABIBI KITAB GHAR Madani Masjid Tikora Road, Dharwar 580001 K.S.</p> <p>KALEEM BOOK DEPOT Khas Bazar, Ahmedabad, Gaj.</p> <p>GULISTAN BOOK AGENCY Urdu Bazar, 2832, Sawday Road Mysore 570021 K.S.</p> <p>QARI KITAB GHAR Royal Nawab Complex Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Gaj.</p>	<p>KITAB CENTRE Shahabad Market, A.M.U. Aligarh, 202002 U.P.</p> <p>ASGHAR MAGAZINE CORNER Jama Masjid, Morinipura Nagpur 440018 M.S.</p> <p>SHOQREN BOOK DEPOT Bahadurganj, Shahjahanpur U.P.</p> <p>MOMIN BOOK CENTRE Bhindi Bazar, Belgaum 590002</p> <p>MOEZ BOOK STALL Bus Stand Road, Karimnagar 505002</p> <p>JAVED AZIZI News Paper Agent Mohd. Ali Road, Akola 444001 M.S.</p> <p>AZHEEM NEWS AGENCY 267, Near Bangali Colony Singar Talai Khandwa 450001 M.P.</p> <p>FAIZI KITAB GHAR Mehool Chowk, Umar Road, Sitamarchi, 843302 Bihar</p> <p>CITY BOOK DEPOT Qasab Pada Masjid M. Ali Road, Malegaon, M.S.</p> <p>GOHAR PRESS & BOOK DEPOT 323, Triplican, High Road Chennai, T.N.</p> <p>NAZEER BOOK DEPOT 323, Triplican, High Road Chennai T.N.</p> <p>MOHD. JAWED NAYYAR BOOK SELLER 56, Nalhas Khana, Allahabad U.P.</p> <p>AFTAB BOOK DEPOT Subzi Bagh, Patna 800004</p> <p>MOON TRADERS BOOK SELLER Dellhi Gate Road, Nagpur Raj. 341001</p> <p>HAJI ABUL QAYYUM NEW HAJI BOOK DEPOT Bashoor Garj, Bhaiji Mandi Road, Bood, 431122 M.S.</p> <p>KAMALIA BOOK DEPOT Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar</p> <p>MINARA DEENI BOOK DEPOT Masjid Road, Patel Chamber Latur 413512 M.S.</p> <p>SHABNAM BOOK STALL Machi Bazar Masjid, Shopping Centre, Room No.2 Gali No 7, Kasab Bada, Dhule 424001 M.S.</p> <p>SALEEM BOOK CENTRE 97/1, High Road, Purnambut 635810 T.N.</p> <p>SHAIKH MEHBOOB Agent News Paper Baselichi Road, Near Madina Masjid P.O. Udgir 413517, Dist. Latur, M.S.</p> <p>ABDUL WAHID & SONS Main Road, Ranchi, Bihar 834001</p> <p>SULTAN HYDER KHAN Indori, Qasamji Sugandhi Bhander Bus Stand, Mangwar Distt. Dhar, 434446 M.P.</p>	<p>M.M. KATCHE BOOK STALL Bhandiwad Baza Hubli, 580020 K.S.</p> <p>AKHLAQ AHMAD URF CHHOTI Moh. Qazipura, New Masjid Alam Shahood Markaz Wali, Bahraich, 271801 U.P.</p> <p>NEW KITAB MANZIL Tatarpur, Bhagalpur 412002, Bihar</p> <p>AZKIYA BOOK SHOP & GENERAL STORE 51, Nayapura, Indore, 452003</p> <p>MOLVI MOHD. AZHAR Husnisi Kitab Ghaz, P.O. Mantha Distt. Jalna, 431504, M.S.</p> <p>HABEEBUR RAHMAN FAROOQ 122, Barhamnipura Bahraich, 271801 U.P.</p> <p>AZAD KITAB GHAR Sakchi Bazar Jamshedpur 831001</p> <p>KHAN BOOK STALL Nizamuddin Chowk, Shih Garj Aurangabad, 431001 M.S.</p> <p>AL FURQAN BOOK DEPOT Darul Uloom, P.O. Forkam Distt. Jammu, 345021 Raj.</p> <p>MUNSHI BOOK DEPOT Sanjay Nagar, P.O. Koper Gaon Distt. Ahmed Nagar, 423601 M.S.</p> <p>FIRDOS KITAB GHAR No. 3, Dari Complex Rasoolpur, Bank Road Dharwad, 580001 K.S.</p> <p>RASHEED BOOK DEPOT Mandi Bazar Borhanpur, 450331 M.P.</p> <p>M. A. QADEER News Agent P.O. Bodhan, 503185 Distt. Nizamabad, A.P.</p> <p>JAVED BOOK HOUSE M.G. Chowk Kolar 563101 K.S.</p> <p>H. H. HABEEBUR RAHMAN BOOK SELLER P.O. Chhabra Gagar Distt. Baran, Raj. 325220</p> <p>SHARMA BOOK STALL Sadar Bazar, Naktar, Bijoor U.P.</p> <p>ANWAR BOOK DEPOT Chowk Bazar, Howra Post Office Bagham Gali, Nanded 431604 M.S.</p> <p>UNIQUE STATIONARY & BOOK SELLER Old Bus Stand, P.O. Nirmal Distt. Adilabad, A.P. 504106</p> <p>RASHEED AHMAD Akber Wale Near Shabnam Hotel, Kheradiyon Ka Mohalla, Jodhpur 342001 Raj.</p> <p>SIDDIQ BOOK DEPOT 37, Amnabad Park, Lucknow U.P.</p> <p>M. MANZAR ALAM TAYYAB ATTAR HOUSE Jama Masjid, Main Road, P.O. Motihari, Distt. East Champaran, Bihar</p>	<p>ABDUS SATTAR Purnakola, P.O. Madhupur Distt. Deoghar 415353</p> <p>MOHD. KHURSHED QASMI Maktaba Qasmi, Millat Nagar, Bharatwal 425201 M.S.</p> <p>SAYED ABD PASHA 684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla P.O. Champapattana 571501 Distt. Bangalore K.S.</p> <p>J. MOHD. YOUSUF National Book House, 49, Chennam Bazar Street, P.O. Ambur 635802 Distt. Vellore T.N.</p> <p>MOHD. ARIF DANISH RAZVI Near Dr. Parvez Ansari, Beside Allah Wali Masjid, Zahangpur, Bhawanji, Thane 480302</p> <p>MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN Vill. Sahadulbazar Distt. Gopalganj 841428 Bihar</p> <p>SAMEER BOOK DEPOT Near R.K. Model School Shahid Sarai, Srwan 841226 Bihar</p> <p>AB. JUNAID AHMAD Johar News Paper Agency M.M. Johar Ali Road Kalam Chowk, Yavatmal 545001</p> <p>MAQBOOL NOVEL GHAR City Chowk, Aurangabad, 431001 M.S.</p> <p>NAEEM BOOK DEPOT Sadar Bazar, Masunath Bhargan U.P.</p> <p>VISHAL NEWS PAPER AGENT Railway Book Stall Nizamabad, 503001 A.P.</p> <p>ABDUL MAJEED SHEKH Ahmed Book Seller, Moh. Path, Near Javed Kirana, Parbhani 431401</p> <p>S.I. SHAIKH H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road Ambedkar Nagar, P.O. Shirdi Ta. Rahat, Distt. Ahmed Nagar M.S. 423109</p> <p>SHAMS NEWS AGENCY Beside Agra Sweet, Farmarwadi Hyderabad 500001 A.P.</p> <p>MAGAZINE CENTRE 146, D.N. Road, Mahendra Chambers Ground Floor, Shop No. 2 Mumbai 400001</p> <p>ABDULLAH NEWS AGENCY Lal Chowk, Ist Bridge, Sringer J & K 190001</p> <p>MANZOORUL HASAN Shop No. 6, Paper Market Rail Bazar, Kampur Cant 206001</p> <p>SHAIKH AKRAM MANSOORI 20-4-226/8, Mahboob Chowk, Channimar, Hyderabad 500002 T.S.</p> <p>MIRZA BOOK DEPOT Kobna Mughal Pura, Nai Sarak Muradabad U.P. 244001</p> <p>INDIA BOOK STALL Laxmi Takis Road, Near Sarai Jurnamati, Bhopal, 462001 M.P.</p>
---	---	--	--

سبزی کی روٹیوں سے علاج

کس کریں یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر ہلکے پانی کے ساتھ گوندھیں، اس کے بعد روٹی پکائیں، اس کا استعمال صبح و شام دونوں وقت کریں۔

فائدہ: اس کے استعمال سے بھوک کی کمی، پیشاب کی زیادتی جیسے امراض میں فائدہ مند ہے، اس کے علاوہ شوگر جیسے امراض کے لئے بھی بہت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

۶- **میتھی کی روٹی:** میتھی کو خوب دھو بنا کر اس کے پتوں کو باریک باریک کاٹ کر یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر پکائیں، لیکن اس کو دن میں صرف ایک وقت ہی کھائیں تو بہت فائدہ مند ہوگا۔ اگر جاڑے کے دنوں میں کھائیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔

فائدہ: اس کی روٹی جوڑوں کا درد ختم کرتی ہے، اس کے علاوہ کڈنی سسٹم کو ٹھیک کرتی ہے اور خون کو صاف کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

پالک کی روٹی: پالک کو خوب صاف ستھرا کرنے کے بعد اس کو باریک کاٹ کر یا پھر اس کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر گوندھیں، پھر تھوڑی دیر بعد اس کی روٹی پکائیں، صرف دن میں ایک وقت کھائیں۔

فائدہ: اس کی روٹی کھانے سے قبض دور ہوتا ہے اور دانتوں کے لئے بھی کافی فائدہ مند ہوتی ہے۔

۷- **لوکی کی روٹی:** لوکی کو کدو کس سے نکال کر اس کا رس نکال کر آٹے میں گوندھیں، اس کے بعد اس کی روٹی پکائیں، اس کو دن میں دو مرتبہ کر کے کھا سکتے ہیں۔

فائدہ: اس کے بہت فائدے ہیں، کولشروں کو کم کرتی ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتی ہے، اس کے علاوہ یہ آنتوں کی بیماریوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

☆☆☆

گیہوں، مکہ، باجرا، جو کی روٹی تو آپ کھاتے ہی ہیں، اس کے علاوہ اگر آپ ترکاریوں کے ذریعہ تیار کی ہوئی روٹی یا پھلکے کھائیں تو آپ کی صحت کافی اچھی رہے گی، اس طرح سے آپ کی تندرستی میں چار چاند لگ سکتے ہیں۔

۱- **دھننہ کی روٹی:** ہرے دھننہ کے پتے کے رس کو آٹے میں ملا کر روٹی پکائیں اور دن میں صرف ایک بار کھائیں۔
فائدہ: خون کی کمی، گرمی کی زیادتی اور کم بلڈ پریشر میں فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔

۲- **گاجر کی روٹی:** گاجر کو اچھی طرح دھو کر اس کو کدو کس کر کے اس کا رس نکال لیں اور اس کو آٹے میں گوندھ کر اس کی روٹی پکائیں، اس کی روٹی میں ہلکی سی مٹھاس سے بھری اور ہلکی لالی لئے ہوئے ہوتی ہے، اس کو بھی دن میں کھائیں۔

فائدہ: اس کی روٹی کھانے سے آنکھوں کی روشنی کے لئے ضروری وٹامن اے اور بی دونوں ہی ملتے ہیں، اس کے علاوہ خون میں اضافہ کرتے ہیں اور کینسر کے جراثیم کو مارنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

۳- **سہجن کی روٹی:** سہجن کو دھو بنا کر اس کے نازک چھوٹے پتوں کا رس نکال کر آٹے میں ملا کر روٹی پکائیں، یہ دن میں دو مرتبہ کھائی جائے تو بہتر ہے۔

فائدہ: اس کے کھانے سے گھٹیا کے امراض میں بہت فائدہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ کئی قسم کے درد کو ختم کر دیتی ہے۔

۴- **آلو کی روٹی:** کچا آلو کو لے کر کدو کس کر لیں یا پھر اس کا رس نکال لیں اور اس کو آٹے میں ملا کر ہلکے پانی میں گوندھے، اس کے بعد اس کی روٹی پکائیں، صرف ایک وقت ہی کھائیں۔

فائدہ: اس کے کھانے سے قبض، گھٹیا، جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے اور اس سے ہاضمہ بھی درست رہتا ہے۔

۵- **صولی کی روٹی:** ایک یا دو صولی کو خوب دھو بنا کر کدو

عکسِ سلیمانی

مشکلات سے نجات پانے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی صاحب ایمان کتنی ہی بڑی مشکل اور کٹھنائی سے دوچار ہو اس کو چاہئے کہ آیاتِ سجدہ سے مدد حاصل کرے اور مشکلات سے نجات حاصل کرے۔

نبی کریم ﷺ پر غارِ حراء میں سب سے پہلے نازل ہونے والی سورۃ سورۃ اقرأ ہے۔ اس سورۃ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ **وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ** سجدہ کریں اور اللہ سے زیادہ قریب ہو جائیں اور نبی کریم ﷺ نے ایک حدیث میں یہ ارشاد فرمایا کہ بندہ حالتِ سجدہ میں اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے۔

اس بات کے پیش نظر علماء عظام اور اکابرین کرام نے یہ فرمایا ہے کہ کتنے ہی سنگین حالات ہوں اور مشکلیں کتنی بھی جان لیوا ہوں ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے آیاتِ سجدہ کا عمل کرنا چاہئے۔ ان آیات کو بعد نمازِ عشاء ایک ایک بار پڑھیں، پھر سجدے میں چلے جائیں اور اللہ سے فریاد کریں۔ اس عمل کو لگاتار تین راتوں تک کریں، انشاء اللہ مصیبتوں سے اور مشکلوں سے نجات مل جائے گی۔

(۱) **إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ.** (سورۃ اعراف)
(۲) **وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ.** (سورۃ رعد)
(۳) **وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ دَابَّةٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ. يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ.** (سورۃ نمل)

(۴) **وَيَخْرُونَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا.** (سورۃ اسراء)
(۵) **أُولَئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَةِ آدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ وَمِنْ ذُرِّيَةِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا** (سورۃ مریم)
(۶) **أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ وَكَثِيرٌ حَقٌّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ** (سورۃ حج)

(۷) **وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اسْجُدُوا لِلرَّحْمَنِ قَالُوا وَمَا الرَّحْمَنُ أَنَسْجُدُ لِمَا تَأْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُورًا** (سورۃ فرقان)
(۸) **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ** (سورۃ نمل)
(۹) **إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ** (سورۃ سجدہ)

(۱۰) وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ (سورہ ص)

(۱۱) فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ (سورہ فصلت)

(۱۲) فَاسْجُدُوا لِلَّهِ وَاعْبُدُوا (سورہ نجم)

(۱۳) وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ (سورہ الشقاق)

(۱۴) كَلَّا لَا تَطِعُهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سورہ علق)

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک آیات کی تلاوت کے بعد سجدہ کریں اور آخری آیت پڑھنے کے بعد سجدہ کر کے پہلے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کریں اور اس کے بعد پھر سجدہ میں جا کر دعا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد مصائب اور مشکلات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

قرآن حکیم کی یہ آیات تمام امراض کے لئے شفا کا ذریعہ بنتی ہیں

(۱) وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَارًا (سورہ اسراء)

(۲) فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ (سورہ نحل)

(۳) وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (سورہ یونس)

(۴) وَيَشْفِي صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ (سورہ توبہ)

(۵) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (سورہ شعراء)

(۶) قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ (سورہ حم سجدہ)

(۷) يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُخَفِّفَ عَنْكُمْ. (سورہ نساء)

(۸) الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ (سورہ انفال)

(۹) ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ (سورہ انبیاء)

(۱۰) رَبِّ اِنِّیْ مَسْنِی الضُّرِّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (سورہ انبیاء)

(۱۱) لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ (سورہ انبیاء)

غم اور خوف سے نجات کے لئے

امام بخاریؒ نے ادب المفرد میں حضرت ابن عباسؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جس انسان پر کوئی تکلیف، کوئی غم یا کسی بادشاہ کا خوف ہو یا کسی افسر و حاکم کا ڈر یا اس کی ہوتو وہ ان کلمات کا ورد کرے، انشاء اللہ اس کو ہر خوف سے نجات ملے گی۔ وہ کلمات یہ ہیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِلَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ اَسْأَلُكَ بِلَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ اَسْأَلُكَ بِلَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ یہ کلمات پڑھنے کے بعد خوف اور مشکل سے نجات حاصل کرنے کی دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

غم سے نجات کے لئے

کسی بھی غم سے نجات پانے کے لئے یہ دعا مغرب کے بعد صرف ایک بار پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ سکون ہوگا اور ہر غم سے نجات ملے گی۔
 حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوقِينَ حَسْبِيَ الرَّازِقُ مِنَ الْمَرْزُوقِينَ حَسْبِيَ
 الَّذِي هُوَ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ.

تکالیف سے نجات کا ذریعہ

اوپر رحمت میں منقول ہے کہ امام ابن ابی الدنیا نے حضرت اسماعیل ابن فدیک سے نقل کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مجھے کوئی تکلیف یا الجھن پیش آتی تو حضرت جبریل علیہ السلام کی شکل میرے سامنے ظاہر ہوتی اور مجھے اس دعا کا ورد کرنے کی تلقین کی جاتی اور اس دعا کے ورد سے مجھے سکون ہو جاتا۔ دعا یہ ہے: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الدَّلِّ وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا.

رعب اور خوف کو دور کرنے کے لئے

کتاب ابن سنی میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی بادشاہ کا خوف ہو تو یہ دعا کرو
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

انوارات حاصل کرنے کے لئے

ظاہری اور باطنی نور حاصل کرنے کے لئے اور مخفی علوم سے واقفیت کے لئے اس دعا کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِ الْاَنْوَارِ وَ سِتْرِ الْاَسْرَارِ وَ تَرَيَا قِ الْاَخْيَارِ وَ مِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَ اِلَيْهِ الْاَظْهَارِ وَ اصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللَّهِ وَ اَفْضَالِهِ.

قرض کی ادائیگی کے لئے

امام طبرانی نے حضرت معاذ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ کلمات کیوں نہ سکھاؤں کہ اگر تم پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اس دعا کے ذریعہ وہ قرض ادا ہو جائے گا اور اللہ غیب سے قرض کی ادائیگی کا بندوبست کر دے گا اور پھر آپ نے فرمایا کہ دعا اس طرح کیا کرو: اَللّٰهُمَّ مَالِكُ الْمُلْكِ تَوَلَّى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تَعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُدِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِسْمِكَ الْخَيْرِ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. تَوَلِّجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ تَوَلِّجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَمِيتِ وَ تُخْرِجُ الْمَمِيتَ مِنَ الْحَيِّ وَ تَرزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.
 رَحْمَتُ السَّائِبِ وَالْآخِرَةِ رَحِمَهُمَا تُعْطِي مَنْ تَشَاءُ وَ مِنْهُمَا وَ تَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِي رَحْمَةً تُغْنِيَنِي بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ وَ اقْضِ عَنِّي وَ تَوَلَّنِي فِي عِبَادَتِكَ وَ جِهَادِي فِي سَبِيلِكَ.

ادائیگی قرض کا نسخہ

حضرت ابوسعید خدریؓ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے پریشانیوں نے اور قرض نے گھیر رکھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں کہ اگر تم ان کو پڑھو گے تو تمہیں پریشانی اور قرض سے نجات مل جائے گی۔ اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے کلمات کو پابندی کے ساتھ پڑھا تو اس کا قرض بھی ادا ہو گیا اور اس کو تمام پریشانیوں سے نجات مل گئی۔

کلمات یہ ہیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبَغْلِ وَالْفُجْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

پریشانیوں سے نجات کے لئے

اکابرین کا معمول تھا جب بھی وہ کسی پریشانی کا شکار ہوتے تو اس دعا کا ورد شروع کر دیتے اور اللہ انہیں پریشانیوں سے نجات عطا کر دیتا۔ دعا یہ ہے: یَا بَدِیعَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا صَرِیْحَ الْمُسْتَظَرِّ یَا غَاثَ الْمُسْتَظْفَرِّ یَا کَاشِفَ السُّوْءِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا اِلٰهَ الْعٰلَمِیْنَ بِكَ الدَّلِیْلُ حَاجِیْ وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَافْعَلْ۔

قید سے نجات کی دعا

یہ دعا سرکارِ دو عالم ﷺ نے خواب میں آ کر حضرت موسیٰ کاظم کو سکھائی تھی جب وہ قید میں تھے۔ انہوں نے اس دعا کو بار بار پڑھا تو انہیں قید سے نجات مل گئی۔ یَا سَامِعُ کُلِّ صَوْتٍ یَا سَابِقُ الْفَوْتِ یَا کَاسِیَ الْعِظَامِ لَحْمًا وَ مُنْشِرُهَا بَعْمَ الْمَوْتِ اَسْأَلُكَ یَا سَمَائِكَ الْحُسْنٰی وَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْاَكْبَرِ وَ الْمَحْزُوْنَ الْمَكْنُوْنَ لَمْ یَطْلُعْ عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْمَعْلُوْقِیْنَ یَا حَلِیْمًا قَا اِنَّا لَا یُقْوٰی عَلٰی اِنَّا یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِی لَا یَنْقَطِعُ اَبَدًا وَلَا یُفْیِیْ عَدَدًا۔

درود شریف کی برکت

اگر کوئی بھی پریشان حال انسان یا کوئی بھی مقروض یا کوئی بھی تنگی روزی کا شکار ہو یا کوئی بھی فحرو فاقہ میں مبتلا انسان ہو یا کوئی بھی محروم و مظلوم شخص اس درود کو کثرت سے پڑھے تو اس کو ہر مصیبت سے اور ہر ذلت سے نجات مل جائے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُجِیْبِ الْمُحِبُّوْبِ شَافِی الْعِلَلِ وَ مُفْرِجِ الْمَكْرُوْبِ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَ اَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

ہر مرض سے شفا کے لئے

جسمانی اور روحانی کوئی بھی مرض ہو اس سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو با وضو و عفران سے لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو بوتل میں ڈال کر اس کا پانی سات دن تک دن میں دو بار صبح شام پئیں، انشاء اللہ شفا نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سلام	قولا	من رب	رحیم
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۳	۲۸۶	۲۹۱

تسخیر خلائق کے لئے

نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں، روزانہ اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۳۱ سوے دن روزہ رکھے اور اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ عشاء کے بعد درج ذیل نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے اور پھر صبح شام ۴۰ مرتبہ اس آیت کو ہمیشہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ دولت تسخیر حاصل ہوگی اور زبردست شہرت اور مقبولیت عطا ہوگی۔ آیت یہ ہے: سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ۔

۷۸۶

سلام	قولا	من	رب رحیم
رب رحیم	من	قولا	سلام
قولا	سلام	رب رحیم	من
من	رب رحیم	سلام	قولا

نقش عظیم

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک مرتبہ اس نقش پر سورہ منزل پڑھ کر دم کر دیں یا انشاء اللہ اس نقش کے بے شمار فائدے ظاہر ہوں گے، تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوگی، ہر قسم کی بیماریوں سے حفاظت رہے گی، رزق وافر مقدار میں ملے گا اور زبردست خیر و برکت بھی ہوگی۔ اگر اس نقش کو گھر میں لٹکادیں تو گھر ہر طرح کے اثرات اور ہر طرح کی فحشوں سے محفوظ رہے گا۔ یہ نقش ایک عظیم دولت ہے، اس کی قدر کرنی چاہئے اور اس کو اکابرین کی طرف سے ایک تحفہ سمجھنا چاہئے۔

۷۸۶

۱۷۱۹	۱۷۳۲	۱۷۲۹	۱۷۲۶
۱۷۳۰	۱۷۲۵	۱۷۴۰	۱۷۳۱
۱۷۲۳	۱۷۲۷	۱۷۳۳	۱۷۲۱
۱۷۳۳	۱۷۲۲	۱۷۲۳	۱۷۲۸

زیارت رسول اللہ ﷺ

حضرت شیخ عبدالوہاب شمرائی زاد المعاد میں لکھتے ہیں کہ شہنشاہ کونین فخر کائنات سرور عالم حضرت محمد ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کے لئے بروز جمعہ بعد نماز عشاء ایک سو ایک بار اس درود معظم کو پڑھیں اور پاک صاف بستر پر سو جائیں، انشاء اللہ زیارت رسول ﷺ سے فیضیاب ہوں گے۔

درود معظم یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُتَّقِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الشّٰهِيْدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الزّٰهِيْدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ السّٰجِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوَارِثِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الصّٰلِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الرَّاشِيْدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَابِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْوٰصِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْعَلَمِيْنَ

ترقی رزق کی دعا

حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب فرنگی محل انیس الطالبین میں لکھتے ہیں کہ جو لوگ مالی مشکلات میں مبتلا ہوں ان کو پہلی فرصت میں یہ عمل کرنا چاہئے۔ فجر کی اذان کے وقت اٹھ کر وضو کریں، پھر فجر کی سنتیں ادا کریں، پھر ایک سو مرتبہ یہ کلمات پڑھیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ پھر گیارہ مرتبہ یہ پڑھیں۔ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللَّهِ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَىٰ تَوْفُكُونَ۔ انشاء اللہ رزق حلال سمندر کی لہروں اور ہوا کے جھونکوں کی طرح آئے گا۔ مالی مشکلات سے نجات ملے گی، اگر یہ چاہیں کہ اس عمل میں مزید قوت پیدا ہو اور اس کی تاثیر جلد سے جلد ظاہر ہو تو عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۳ مرتبہ یہ کلمات بھی پڑھیں يَا سَمِيُّ يَا قَبِيْوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ حضرت باقی باللہ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے اس عمل کو کیا وہ چند مہینوں ہی میں آسودہ حال ہو گئے اور ان کے گھر رزق حلال موسلا دھار بارش کی طرح برسا۔ دونوں عمل کے اول و آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔ راقم الحروف کا مشورہ ہے کہ اگر اس عمل سے پہلے یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں یک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور افاذیت یقینی بن جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۱	۳۲۲	۳۲۸	۳۱۳
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

☆☆☆

آب زمزم

ہٹا دیا گیا بڑی عمارت کو ختم کر کے مقام ابراہیم کو اسٹیل کے خوبصورت خول میں بند کر کے اصلی مقام پر رکھا گیا۔ لکڑی کے منبر کو پیچھے منتقل کر دیا گیا اور چاہ زمزم کی عمارت کو ختم کر کے تہہ خانہ تعمیر کر کے اس کے اندر منتقل کر دیا گیا۔

البتہ مطاف میں عین کنواں کے اوپر ایک گول نشان لگا کر اس کے اوپر پیر زمزم لکھ دیا گیا اور بوقت ضرورت اس گول کا لے سنگ مرمر کے ڈھکن کو کھولا بھی جاسکتا تھا۔ زمزم کے Bassment کی چھت اب مطاف کے فرش کے بالکل برابر ہے جہاں بغیر کسی رکاوٹ کے باسانی طواف کیا جاسکتا ہے۔ حرم شریف کی توسیع حرم کے کام سے متاثر نہ ہو۔

آب زمزم کے بارے میں فرمان نبوی ﷺ

- ☆ دنیا میں بہترین پانی زمزم کا ہے۔
- ☆ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے گا اللہ تعالیٰ اس ارادے کو پورا کرے گا بشرطیکہ ارادہ نیک ہو۔
- ☆ آب زمزم پیٹ بھرنے والی غذا ہے اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔
- ☆ جہنم کی آگ اور زمزم کا پانی دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔
- ☆ آب زمزم موجب برکت و شفاء ہے۔
- ☆ زمزم خوب پیٹ بھر کر پینا چاہئے۔
- ☆ مومنوں اور منافقوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ منافق زمزم پیٹ بھر کر نہیں پیتے۔

پانی کا ذائقہ معمولی سانمکین ہے اور معمولی سی چکناہٹ بھی ہے۔ اس کا ذائقہ خوشگوار ہے اور ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے۔ پانی کبھی خراب نہیں ہوتا اور نہ ہی بد بو آتی ہے۔ زمزم کا ہزار ہا سال تک جاری رہنا اور اربوں انسانوں کا ہزار ہا سال سے اس سے سیراب ہونا ایک عظیم معجزہ ہے۔ اس متبرک پانی سے استنجا کرنا، بدن اور کپڑے سے نجاست دور کرنا منع ہے البتہ برکت کی نیت سے غسل یا وضو ہو سکتا ہے۔

سعودی فرمان روا شاہ خالد نے مشہور انجینئر یحییٰ کو شک کو اس پاکیزہ کنوئیں کی صفائی کا کام سونپا تھا۔ پہلی دفعہ دو غوطہ خوروں کو چاہ

حضرت ابراہیم اپنے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور اپنی اہلیہ محترمہ ہاجرہ کو بے آب و گیاہ مقام پر اللہ کے سپرد کر کے جانے لگے تو پانی کا ایک منکیزہ ان کے لئے چھوڑ گئے۔ جب پانی ختم ہو گیا تو حضرت ہاجرہ کو تشویش لاحق ہوئی اور صفا اور مردہ پہاڑیوں کے درمیان بے تاب ہو کر سرگرداں رہیں۔ اس دوران اپنے غلیل کے اہل خانہ کی بے تابی دیکھ کر اللہ کی رحمت جوش میں آگئی اور حضرت اسماعیلؑ کے ایڑیاں رگڑنے سے ایک چشمہ پھوٹ پڑا۔ حضرت ہاجرہ نے زم زم کہہ کر ارد گرد ریت کا بند باندھ دیا اور پانی کو پہنچنے سے روک دیا۔

حضور نبی اکرم کا ارشاد ہے ام اسماعیلؑ اگر یہ زم زم نہ روکتیں تو آج زم زم ایک بہت بڑا بہتا ہو چشمہ ہوتا۔ عربی میں زم زم رک جانے کو کہتے ہیں۔ اصطلاحاً زم زم اس متبرک پانی کو کہا جاتا ہے جو حضرت غلیل اللہ کے صاحبزادے حضرت اسماعیلؑ کے بچپن میں ایڑیاں رگڑنے سے جاری ہوا تھا۔ جو چار ہزار سال سے زیادہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود پہلے دن کی طرح جاری ہے۔ بنو جرہم کو جب نکالا گیا تو انہوں نے کنواں پاٹ کر اس کا نام و نشان مٹا دیا تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے خواب میں اشارہ پا کر آب زمزم کے کنوئیں کی صفائی کرائی تھی اس کے بعد خلیفہ مامون الرشید کے عہد میں بھی چاہ زمزم کی صفائی کرائی تھی ۹۰۹ھ میں پانی کی سطح اچانک بلند ہوئی اور پانی اٹھنے لگا اور اس وقت سے لے کر آج تک اس کا پانی کبھی ختم نہیں ہوا۔ یہ کنواں خانہ کعبہ کے مشرقی جانب تقریباً ۲۰ میٹر کے فاصلے پر ہزار ہا عمر سال سے تشنہ لبوں کو سیراب کر رہا ہے۔ شروع میں چاہ زمزم کے اوپر ایک دو منزلہ گنبد والی بڑی عمارت ہوتی تھی جس کے شمالی جانب باب شیبہ کی محراب ہوتی تھی اور مقام ابراہیم کے اوپر بھی ایک بڑی عمارت ہوتی تھی جس کے ساتھ ہی ایک لکڑی کا منبر ہوتا تھا جس کے اوپر چھت پڑی ہوتی تھی۔ کعبہ شریف کے بالکل قریب ان بڑی بڑی عمارتوں کی وجہ سے جگہ تنگ تھی اور طواف میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی۔ ۱۳۷۷ھ میں جب مطاف کی توسیع کے پہلے منصوبے پر سعودی فرمان رواؤں نے عمل درآمد شروع کیا تو تو علماء کرام کے مشورے سے طواف کرنے والوں کی سہولت کے لئے شیبہ دروازے کو

وہ زمر کے اندر اتارا گیا۔ جدید کیمروں کی مدد سے اندر کی تصاویر اتاری گئیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق چٹانوں سے پانی کا چشمہ پھوٹا ہے اور ایک بڑی چٹان پر ”باذن اللہ“ کندہ ہے اور ان چٹانوں پر رنگ برنگی ہمیں جمی ہوئی ہیں جن سے قدرتی طور پر فلٹریشن ہوتی ہے۔ پتھروں کی رنگت بالکل نئے پتھروں کی طرح ہے ان پر پانی کا کوئی اثر نظر نہیں آتا۔ جس چٹان پر ”باذن اللہ“ کندہ ہے اس کی لمبائی ۷۷ میٹر ہے۔ یہ تصویر مووی کیمروں سے لی گئی تھیں۔ بعض مقامات پر پانی کا بہاؤ اتنا شدید تھا اور بخارات کی ایسی دھند تھی کہ کیمرے کی روشنیاں بے کار ہو جاتی تھیں اور سیشل روشنیاں استعمال کرنا پڑتی تھیں۔ پانی کے اخراج کے لئے چار بڑے پمپ استعمال کئے گئے مگر پانی کو نہ توڑ سکے۔ غوطہ خور اندر داخل ہونے سے پہلے آب زمزم سے وضو کر کے غسل کرتے اور پھر اندر داخل ہوتے تھے یہ کام دو مرحلوں میں مکمل کیا گیا اور اس طرح کل سات ماہ خرچ ہوئے اور یہ کام ۱۳۹۹ء ۲۵ جمادی الثانی تک تکمیل تک پہنچا۔ ایک مصری ڈاکٹر کی ریسرچ کے مطابق آب زمزم میں یہ معدنیات پائی جاتی ہیں۔

☆ سوڈیم سلفیٹ

☆ میگنیشیم سلفیٹ

☆ کیلشیم کاربونیٹ

☆ سوڈیم کلورائیڈ

☆ ہائیڈروجن سلفر

☆ پوٹاشیم نائٹریٹ اور

گھیا انسان کے جسمانی نظام کو درست رکھنے اور مختلف بیماریوں کو دور کرنے کے لئے جتنی معدنیات مفید اور ضروری ہیں وہ سب زمزم میں پائی جاتی ہیں جو اس بات کی تصدیق ہے کہ حضور کا یہ فرمان بالکل برحق ہے کہ زمزم ہر بیماری کے لئے شفاء ہے یا ہر اس مقصد کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے۔ ایک رپورٹ کے مطابق صرف حج کے دنوں میں حجاج کرام دس ہزار مکعب میٹر آب زمزم کا روزانہ استعمال کرتے ہیں یعنی ایک گھنٹہ میں تقریباً ۶۵ مکعب میٹر آب زمزم حاجیوں کے استعمال میں آتا ہے۔ ایک لیبارٹری آب زمزم کی روزانہ فراہمی کا جائزہ لیتی ہے۔ ہر روز ۴۰ لٹرن آب زمزم ٹینکروں کے ذریعہ حازم حج کے لئے مسجد نبوی ﷺ پہنچایا جاتا ہے۔

آب زمزم پر نئی تحقیق

جاپان کے مایہ ناز سائنس دان ڈاکٹر مسارو ایوٹو نے انکشاف کیا ہے کہ آب زمزم میں ایسی خصوصیات پائی جاتی ہیں جو اس کے سوا

دنیا میں کسی بھی پانی میں موجود نہیں۔ انہوں نے نینو ٹیکنالوجی کی مدد سے آب زمزم کا ایک قطرہ عام پانی کے ایک ہزار قطروں میں شامل کیا جائے تو عام پانی میں بھی وہی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں جو زمزم میں ہیں۔ ڈاکٹر ایوٹو جاپانی میں قائم ہیڈوانسٹیلٹیوٹ برائے تحقیق کے سربراہ ہیں اور آج کل مملکت کے دورے پر آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک لیکچر میں کہا کہ جاپان میں انہیں ایک پاشندے سے آب زمزم ملا جس پر انہوں نے متعدد تحقیقیں کی ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے زمزم کے ایک قطرے کا بلور (ایک چمکدار معدنی جوہر) انفرادیت رکھتا ہے۔ دیگر کسی پانی کے قطرے کے بلور سے مشابہت نہیں رکھتا۔ کرہ ارض کے کسی خطے سے لئے گئے پانی کے خواص زمزم سے کسی طرح بھی مشابہت نہیں رکھتے۔

انہوں نے لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کیا کہ آب زمزم کے خواص کو کسی بھی طرح تبدیل کرنا ممکن نہیں۔ اس کی اصل وجہ جاننے سے سائنس قاصر ہے۔ زمزم کی ساری سالمیٹکس کرنے کے بعد بھی اس کے بلور میں تبدیلی نہیں پائی گئی۔ جاپانی سائنسدان نے مزید انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان کھانے، پینے اور ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس پانی پر بسم اللہ پڑھی جائے اس میں عجیب قسم کی تبدیلی وقوع پذیر ہوتی ہے۔ لیبارٹری ٹیسٹ کے ذریعہ عام پانی کو طاقتور خود بین کے ذریعہ دکھایا گیا اور اس پر ”بسم اللہ“ پڑھنے کے بعد دیکھا گیا تو اس کے ذرات میں تبدیلی واقع ہو گئی تھی۔ بسم اللہ پڑھنے کے بعد پانی کے قطرے میں خوبصورت بلور بن گئے تھے۔ انہوں نے کہا انہوں نے پانی پر قرآنی آیات پڑھیں تو اس میں عجیب قسم کا تغیر واقع ہوا۔ انہوں نے کہا کہ پانی میں اللہ تعالیٰ نے عجیب قسم کی صلاحیتیں رکھیں ہیں۔ پانی میں قوت سماع، احساس، یادداشت اور ماحول سے متاثر ہونے کی صلاحیت ہے۔ اگر پانی پر قرآن مجید کی آیات کی تلاوت کی جائے تو اس میں مختلف امراض سے علاج کی صلاحیت بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پانی ماحول کے منفی اور مثبت حالات کا اثر قبول کرتا ہے۔ ڈاکٹر ایوٹو نے کہا کہ کرہ ارض کی تمام مخلوقات خواہ وہ بظاہر جمادات ہی کیوں نہ ہوں ان میں ماحول کا اثر قبول کرنے کی صلاحیت ہے۔ کائنات کا ہر ذرہ شعور رکھتا ہے اور اسی شعور کے نتیجے میں وہ اپنے خالق کی تسبیح میں مصروف ہے۔

زکوٰۃ دینے کا طریقہ

اصغر سے عمل صرف ایک ہی مرتبہ کام دیتا ہے۔ زکوٰۃ اکبر کا عامل دوسرے کو بھی اجازت دے سکتا ہے۔ زکوٰۃ اصغر کا طریقہ یہ ہے کہ جو عمل تم پڑھنا چاہتے ہو اس کے اعداد بحساب ابجد نکال لو جس قدر اعداد ہوں اتنی مرتبہ پڑھو۔

(زکوٰۃ حروف تہجی) ہر حرف کو چار ہزار سو چوالیس مرتبہ (۴۴۴۴) مرتبہ ۲۸ روز تک پڑھو چونکہ ابجد کے کل حرف ۲۸ ہیں اس لئے ہر حرف کا موکل ہمراہ ضرور پڑھنا ہوگا بغیرہ موکل کے زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ اسی طرح ہر عمل کی زکوٰۃ اس کے موکل کے زکوٰۃ اس کے موکل کے ساتھ دی جاتی ہے حروف تہجی کے موکل تو میں لکھے دیتا ہوں اور آخر میں موکل بنانے کا قاعدہ لکھ دوں گا۔ تاکہ جس عمل کا موکل آپ بنانا چاہیں بنا سکیں پڑھنے کا قاعدہ یہ ہے، پہلے لفظ ابجد لگا کر پھر موکل کا نام لے کر پھر اس عمل کو پڑھو خواہ وہ کوئی عمل ہو۔ مثلاً کوئی شخص حرف الف کی زکوٰۃ دینا چاہتا ہے اور الف کا موکل اسرافیل ہے تو زکوٰۃ دینے میں یوں پڑھیں گے۔

أَجِبْ يَا اسرافيلُ بِحَقِّ يَا أَلْفُ.

یا مثلاً اجب یا عطرانیل بحق قل هو الله احد.

یا مثلاً اجب یا جبرانیل بحق بسم الله الرحمن الرحيم.

امید ہے کہ آپ اس تشریح سے طریقہ زکوٰۃ سمجھ گئے ہوں گے۔ حروف تہجی کے موکل حسب ذیل ہیں یہ مرکب کہلاتے ہیں۔

جدول حروف تہجی معہ موکلات

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ
اسرافیل	جبرانیل	عزرائیل	میکائیل	کنکائیل	شکفیل	میکائیل
ه	ذ	ر	ز	س	ش	ص
دردائیل	اسرافیل	اموکیل	شرافیل	هموکیل	همرائیل	حجائیل
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق
عطکائیل	اسمائیل	لوزائیل	لومائیل	لوخائیل	حمائیل	عطرانیل
ک	ل	م	ن	و	ه	ی
هرزائیل	طاطائیل	دوئائیل	نولائیل	رفنائیل	دردائیل	براکٹائیل

مالیوں کا قول ہے کہ جب تک کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاتی یا صاحب زکوٰۃ کی اجازت نہیں ہوتی۔ تو عمل میں اثر نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ لوگ پڑھتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں اور فائدہ نہیں ہوتا۔ جن صاحبوں سے اجازت لیتے ہیں وہ اجازت دے دیتے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے خوبھی زکوٰۃ نہیں دی۔ اس لئے اگر عملیات کا شوق ہو تو جب تک خود باقاعدہ زکوٰۃ نہ دیں۔ صرف سنے سنائے یا لکھے ہوئے پر اعتبار کر کے مفت میں نقصان نہ کریں۔ ہاں اگر یقین کامل ہو کہ جو شخص اجازت دے رہا ہے۔ وہ خود صاحب زکوٰۃ ہے تو پھر ضرور اثر ہوگا۔

اب زکوٰۃ کے دو طریقے ہیں۔ اول تو یہ کہ جو عمل ہمیں پڑھنا ہے۔ صرف اسی کی زکوٰۃ دیدی جائے۔ ایک یہ کہ حروف کی زکوٰۃ دیدی جائے پھر علیحدہ علیحدہ کسی عمل کے لئے زکوٰۃ کی ضرورت نہیں رہتی۔ حروف کی زکوٰۃ دینا اگرچہ ایک مشکل کام ہے لیکن پہلے زمانے کے عامل حروف تہجی کی زکوٰۃ دے لیا کرتے تھے حقیقت میں عامل وہی شخص ہے جو حروف تہجی کی زکوٰۃ دیدے۔ اب ہر عمل کی علیحدہ زکوٰۃ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ لاتعداد عملیات کی زکوٰۃ کا طریقہ بیان نہیں کیا جاسکتا اس لئے زکوٰۃ کے عام طریقہ بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ جس عمل کو تم کرنا چاہتے ہو اس کو پہلے سوالا کھ دفعہ پڑھ لو۔ اس عمل کے عامل ہو جاؤ گے۔ عموماً چالیس دن میں زکوٰۃ دینے کی مدت ہے۔

فائدہ : اگر صرف مطلوب کا نام ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ پڑھا جائے تو یہی عمل تخییر ہے۔ کسی عمل کے پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس سے یقیناً مطلوب مسخر ہو جائے گا۔ جو بھی تمہارا نام ہے سوالا کھ مرتبہ پڑھو تو تمہارا ہمزاد مسخر ہو جاتا ہے۔

اصول : سوالا کھ مرتبہ کسی اسم یا آیت یا عمل کو چالیس دنوں میں پورا کرنے سے زکوٰۃ اکبر ہو جاتی ہے تو وہ شخص عامل ہو جاتا ہے وہ جب کبھی اس عمل کو پڑھے گا تو پورا پورا فائدہ ہوگا دوسرا طریقہ زکوٰۃ اصغر کا ہے زکوٰۃ کا عامل کسی کو اجازت نہیں دے سکتا اور اکثر اوقات زکوٰۃ

اسماء الہی معہ اعداد

اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد	اسماء	اعداد
اللہ	۶۶	بصیر	۳۰۲	جابر	۲۰۶	عکرم	۶۸	ذوالجلال	۸۰۲
الہ	۲۶	بدوح	۲۰	جلیل	۷۳	حافظ	۹۸۹	رحیم	۲۵۸
امر	۲۳۱	باعث	جیل	۵۷۳	۸۳	خیر	۸۱۲	رحمن	۲۹۸
احد	۱۳	باسط	۷۲	جامع	۱۱۳	خیر	۸۱۰	رعیب	۳۱۲
اعلیٰ	۱۱۱	۷	۲۰۲	جی	۱۸	خافض	۱۳۸۱	رشید	۵۱۳
اولیٰ	۲۷	باری	۲۱۳	حقیق	۹۹۸	خادع	۶۷۵	روغب	۲۸۶
اعظم	۱۳۱	باطن	۶۲	حکیم	۱۰۹	خالق	۷۲۱	رشق	۲۹۰
اکرم	۲۶۱	باقی	۱۱۳	حمید	۶۲	خاطر	۸۱۰	رب	۲۰۲
اکبر	۲۲۲	بدیع	۸۶	حاکم	۶۹	دلیل	۷۴	رنج	۳۶۰
اول	۲۷	تواب	۳۰۹	علیم	۸۸	دیان	۶۵	رزاق	۳۰۸
آخر	۸۰۱	ثابت	۹۰۳	حکیم	۷۸	دای	۸۵	رافع	۳۵۱
امدق	۱۹۵	جبار	۶۰۶	حسب	۸۰	دائم	۵۵	ذکی	۳۷
اعظم	۱۶۹	جواد	۱۳	حق	۱۰۸	ذاکر	۹۲۱	سلام	۶۳۱
سبح	۱۸۰	غفار	۲۱۸۱	معز	۱۱۷	مقوی	۱۵۶	واسع	۱۳۷
سید	۷۴	غنی	۱۰۶۰	معتالی	۵۵۱	مانع	۱۶۱	دانی	۹۷
سبحان	۱۲۱	عافر	۱۲۸۱	مغنی	۱۱۰۰	نور	۲۵۶	والی	۴۷
ستار	۶۶۱	فرد	۲۸۳	مطلی	۱۲۹	ناصر	۳۳۱	وہاب	۱۳۶
سبح	۷۶	قاج	۲۸۹	ماجد	۴۸	نافع	۲۰۱	واجد	۱۴۱
شہید	۳۱۹	قائم	۱۵۱	مجید	۵۷	فہیم	۱۷۰	وکیل	۶۶
شانی	۳۹۱	قابض	۹۰۳	علیم	۱۱۵	ولی	۴۶	باری	۲۰
شفیع	۳۶۰	قوم	۱۵۶	مطہر	۲۵۳	دور	۲۰	عز	۱۱
شکور	۵۲۶	قادر	۳۰۵	مقیم	۵۲۰	رحم الراحمین			
مصور	۲۹۸	مقدر	۷۴۳	معید	۱۲۳	احکم العاکمین			۵۸۸
مصدق	۱۲۳	قدیر	۲۱۴	محی	۵۸	احسن الخالقین			۲۲۹
صادق	۱۹۵	قدوس	۷۷۰	منیر	۲۰۰	بدی من المشرین			۹۴۱

بچے ابجد میں دوسرا حرف ب ہے لہذا موکل بائیل ہوا۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اب پہلی مرتبہ بچے تو تھے ۲۶۔ دوسری مرتبہ ۲۱۔ تیسری مرتبہ ۲۲۔ ان کو جمع کیا تو اے ہوئے ۲۸ پر تقسیم کیا تو باقی بچے ۱۵۔ ابجد میں چند ہواں حرف س نکلا۔ اب اس کے آگے ایل بدھا دیا تو سائیل بنا۔ پس معلوم ہوا کہ زید کا موکل سائیل ہے۔ اب اسم زید کی زکوٰۃ ہم یوں دیں گے اجب یا سائل بحق زید۔

نوٹ موکل بنانے کے اور بھی طریق ہیں جن کو بوجہ طوالت بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ قاعدہ آسان اور قریب النظم ہے حروف تہجی میں موکل لکھے گئے ہیں۔ اگر کوئی موکل اس قاعدہ پر صحیح نہ آئے تو غلط نہ سمجھیں اس لئے کہ دوسرے قواعد سے موکل نکالے گئے ہیں موکل بنانے کا یہ طریقہ نہایت موثر ہے بلکہ کوئی صاحب حروف تہجی کے بھی اس طرح موکل بنا کر زکوٰۃ دیں گے تو زکوٰۃ نکل جائے گی۔

اسم باری تعالیٰ :- کامل عالمیں کا مجرب عمل ہے کہ اپنے نام کے اعداد واسمائے باری تعالیٰ پڑھنے سے بے انتہا فوائد حاصل ہوتے ہیں قاعدہ یہ ہے کہ اپنے اصلی نام کے اعداد بحساب ابجد قمری حاصل کرو جو عدد حاصل ہوں اسی کے ہم عدد خدا کا نام تلاش کرو۔ اگر ایک ہی نام مل جائے تو بہتر ہے نہ ملے تو دو یا تین غرض جس قدر نام ہم عدد مل سکیں ان کو روزمرہ اس تعداد میں پڑھو جو تمہارے نام کے اعداد ہیں پڑھنے کا وقت وہی ہے جو تمہارے ستارے کا ہے اس عمل سے طرح طرح کے فوائد حاصل ہوں گے ملازمت ترقی اولاد صحت غرض کہ دین و دنیا کے مقاصد کے واسطے تیر بہدف میں خدا کے ناموں کے ضرورت ہوتی اس وجہ سے یہ تعداد اکثر خدا کے نام معہ اعداد درج کئے جاتے ہیں تاکہ طالبین کو آسانی ہو۔ یہ سمجھیں کہ یہ خدا کے صفاتی ناموں کی مکمل فہرست ہے بلکہ اس کے علاوہ اور بھی نام ہیں۔ اگر ان ناموں میں سے اتفاقاً کوئی ہم عدد اسم نہ ملے تو تلاش کر کے دوسرا ان ہم عدد اسم پڑھ سکتے ہیں جو اعداد اسماء کے ساتھ دیئے گئے ہیں۔ خود بھی ان کی میزان کی جانچ کر لیں کتابوں میں غلطی کا امکان ہو جاتا ہے نیز معنی کا خیال کر کے اگر اپنے مطلوب کے ہم معنی کو اسم پڑھ لیں تو اور بھی زیادہ تاثیر ہوگی اور طالب کے سر نام کا حرف جس عنصر سے متعلق ہے اسم باری تعالیٰ بھی اسی عنصر کا ہو یا موافق عنصر کا ہو۔ فوراً اثر ہوگا۔

طلسماتی موم بتی

ہاشمی روحانی مرکز کی عظیم الشان روحانی پیشکش

آج کل گھر گھر میں جنات نے اپنا ڈیرہ جما ہے، اور اللہ کے کروڑوں بندے ان کی موم بتی سے پریشان ہیں، جنات کے علاوہ کرنی کرتے سے بھی گھروں میں نحوست بکھری ہوئی ہے۔ اثرات کو باسانی دفع کرنے کے لئے

ہاشمی روحانی مرکز

نے ایک موم بتی تیار کی ہے، جو اس دور کی لاجواب روحانی پیش کش ہے، جو لوگ جنات موجودگی سے پریشان ہیں وہ اس موم بتی طلسماتی اثرات سے فائدہ اٹھائیں۔

قیمت فی موم بتی - 60 روپے

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت

فوراً رابطہ قائم کریں

اعلان کنندہ

ہاشمی روحانی مرکز

محله ابوالمعالی دیوبند یو پی 247554

۹۵۳	خیر الناصرین	۷۷۰	نزل	۳۱۲	قرب	۱۰۰۱	نار
۱۳۳	یا رحمن یا رحیم	۲۹۰	محبت	۱۱۶	قوی	۲۱۵	ظاہر
۵۷۷	سلام قول من رب الرحیم	۳۳۶	مصور	۳۰۶	قادر	۲۳	طیب
۸۴۹	ذوالجلال والاکرام	۷۷۲	مقتدر	۹۱۱	قاضی	۳۲	طالب
۱۱۰۱	یا علیم یا حکیم	۲۰۹	مقط	۱۱۱	کافی	۱۱۰۶	ظاہر
۲۵۰	لا الہ الا اللہ	۵۵۰	مقیم	۱۲۹	لطیف	۱۵۰	علیم
۱۶۵	لسبکلیکم اللہ	۵۰۰	متین	۲۷۰	کریم	۱۲۰	عظیم
۸۸۰	هو نسیم العلیم	۱۱۳۵	مظہر	۱۳۰	کفیل	۱۱۱	عالی
	حسبنا اللہ ونعم الوکیل	۵۵۰	مقیم	۱۲۹	لطیف	۱۵۰	علیم
۲۵۰	یا مالک یا اللہ	۹۰	ملک	۵۶	مہدی	۱۱۰	علی
۷۷۹	اکرم الاکرمین	۳۳۰	منش	۱۲۶	مومن	۹۳	عزیز
۶۱۲	اللہ لطف	۱۸۳	مقدم	۲۶۳	مکرم	۱۳۱	عالم
۱۹۵	یا علی یا عظیم	۸۳۶	مواخر	۱۲۵	مبین	۱۰۳	عدل
۱۱۵۲	یا حی یا قیوم	۹۵	مہملک	۹۱	مالک	۱۵۶	غفور
۱۹۶	حسبنا اللہ ونعم الوکیل	۶۷	محیط	۵۵	مجیب	۱۵۱۱	غیاث
۳۱۲		۸۱۲	مخرج	۳۰۰	مکرم	۱۲۸۶	غفور

امثال حضرت سلیمان علیہ السلام

☆ خداوند تعالیٰ کی تنبیہ کو حقیر مت جان اور اس کی تادیب سے بیزار مت ہو، کیوں کہ خدا تعالیٰ جس کو پیار کرتا ہے اسے تنبیہ کر دیتا ہے۔

☆ اپنی نگاہ میں آپ کو دانش مند مت جان، خداوند تعالیٰ سے ڈر اور بدی سے باز رہو۔

☆ اپنے ہمسایہ پر بدی کا منصوبہ مت باندھو، جس حال میں کہ وہ بے فکر ہو کر تیرے پاس رہتا ہے۔

☆ کسی انسان سے بے سبب جھگڑا مت کر کہ اس نے تجھ سے بدی نہیں کی۔

☆ شریر کی بدکاریاں! سکو پکڑ لین گی اور وہ اپنے ہی گناہ کی رسیوں سے جکڑا جائے گا۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: کرنل

نام: محمد کاظم علی

نام والدین: صبیحہ بیگم، مظہر علی

تاریخ پیدائش: ۶ ستمبر ۱۹۹۶ء

قابلیت: بی ایس سی کمپیوٹر

آپ کا نام ۱۱ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۲ حروف نقطہ والے ہیں، باقی ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں چار حروف آتش، چار حروف خاکی، دو حرف آبی اور ایک حرف بادی ہے، یہ اعتبار تعداد کسی حرف کو غلبہ حاصل نہیں ہے، البتہ یہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں آبی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۲، مرکب عدد ۱۱ اور آپ کے نام کے مجموعی عدد ۱۳ ہیں۔

۲ کا عدد حیا اور سادگی سے وابستہ ہے، دو کا عدد باہمی معاہدے کی علامت ہے، اس عدد کا حامل فنون لطیفہ کا شیدائی ہوتا ہے، یہ کافی حد تک شوقین مزاج ہی ہوتا ہے، دل بستگی کا سامان جہاں بھی میسر آجائے یہ وہاں ضرور شرکت کرتا ہے۔ ۲ عدد والے شخص ایک خاص کشش ہوتی ہے اور اس کے انداز میں اور آواز میں ایک خاص قسم کی جاذبیت بھی ہوتی ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ صبر و تحمل کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں انہیں کم عمر بچوں سے محبت ہوتی ہے ۲ عدد کے لوگ دورانہ پیش ہوتے ہیں اور حکمت عملی ان کی ذات کا جزو ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ ہر معاملے میں پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگی کو شریفانہ انداز میں گزارنے کے قائل ہوتے ہیں لیکن اگر انہیں صحیح قسم کا ماحول نصیب نہ ہو تو پھر ان کے بھگنے میں دیر نہیں لگتی اور اگر یہ بھگ جائے تو پھر ان کا سنبھلنا مشکل ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگ مشتعل مزاج ہوتے ہیں، ان میں ایک طرح کا استحکام اور ایک طرح کی مضبوطی ہوتی ہے۔

۲ عدد کے لوگوں کی تندرستی ایک جیسی نہیں رہتی، یہ اکثر مختلف قسم کی بیماریوں کا شکار رہتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ یہ لوگ پرہیز نہیں کرتے اور

بد پرہیزی ہی کی وجہ سے اکثر بیمار رہتے ہیں، صحت کے معاملے میں ان کی صورت حال عجیب ہوتی ہے۔ کبھی تو یہ ایسے نظر آتے ہیں کہ جیسے کبھی بیمار نہ ہوئے ہوں اور کبھی ایسے نظر آتے ہیں جیسے تندرستی سے ان کا کوئی واسطہ ہی نہ ہو۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی فطری شرم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ اکثر خود کو نمایاں کرنے کی بھی کوشش میں لگے رہتے ہیں، لوگ ان کے خلاف جم کر تبصرے کرتے ہیں، اس وقت یہ صبر و ضبط سے کام لیتے ہیں اور سکوت اختیار کرتے ہیں، یہ سکوت ازراہ مصلحت بھی ہوتا ہے اور یہ سکوت اور خاموشی ان کی فطرت کا ایک حصہ بھی ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک زبردست خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ کام خود کرتے ہیں اور اس کا سہرا دوسروں کے سر باندھ دیتے ہیں اور ایسا کر کے انہیں ایک عجیب طرح کی خوشی کا احساس ہوتا ہے، قوت خیالی کا مادہ ان میں بہت زیادہ ہوتا ہے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ محاورہ مشہور ہے کہ یہ لوگ جاگتے ہوئے بھی خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔

۲ عدد کے لوگوں میں روحانی صفات بھی پائی جاتی ہیں، یہ سوچ و فکر اور رہن سہن کے اعتبار سے قدامت پسند ہوتے ہیں، سادہ لوح ہوتے ہیں، سادگی ان کی ذات کا جزو لا ینفک ہوتی ہے، یہ عافیت کو اہمیت دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگ ہر موقع پر اچھے ثابت ہوتے ہیں، دوستی نبھاتے ہیں، لیکن چونکہ حساس ہوتے ہیں اس لئے جلد ہی لوگوں سے بدگمان ہو جاتے ہیں اور جلد ہی اپنا دل صاف بھی کر لیتے ہیں، ان کی زندگی میں روٹھ منائی کا سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے، ان میں زبردست صلاحیتیں ہوتی ہیں لیکن طبیعت کے حساس ہونے کی وجہ سے یہ امید کے مطابق ترقی نہیں کر پاتے، ان میں تعلق اور چالوسی بھی نہیں ہوتی اس لئے بھی یہ کسی بڑے آدمی کے قریب نہیں ہو پاتے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد ۲ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ کے مزاج میں سادگی ہے، آپ دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، آپ دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، آپ کے اندر غور و فکر کی صلاحیتیں موجود ہیں، آپ کی طبیعت میں بھولا پن ہے، آپ عقل سے بہرہ ور ہیں لیکن آپ چالاک نہیں ہیں، آپ کے اندر زود اعتباری بھی ہے، آپ جلد لوگوں پر اعتبار کر لیتے ہیں جو آپ کے لئے ہمیشہ نقصان دہ بنتا ہے۔

آپ کی مہلک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ ہیں، ان

تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا کلکی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو اس آئیں گی اور آپ کی شہرت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا مفرد عدد ۷، ۸، ۹ ہو، ایک، ۳، ۵ اور ۶ عدد آپ کے لئے عام سے عدد ہوں گے جو وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ اپنا برتاؤ بدلتے رہیں گے، ان اعداد کی چیزوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔

۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کے لوگ اور اس عدد کی چیزیں آپ کو نقصان پہنچائیں گی، اگر آپ اس سے احتراز برتیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ کا مرکب عدد ۱۱ ہے، یہ عدد خطرے کا نشان ہے، اس عدد کی وجہ سے اپنی زندگی میں آپ کئی بار فریب اور دھوکے بازوں کے صدمات جھیلنے پڑیں گے، اس عدد کی وجہ سے آپ کو اپنے اہل خانہ سے یا اپنے اقارب سے برسر پرکار ہونا پڑے گا، جن کا مرکب عدد ۱۱ ہوتا ہے وہ خود اچھے انسان ہوتے ہیں لیکن انہیں فریب، بلیک میلنگ، عیاری اور مکاری کے صدمے اور حادثے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۲، ۶ اور ۱۷

ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ اپنے لئے اہم کاموں کی شروعات کے لئے بدھ کو بھی اہمیت دے سکتے ہیں، جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے اہم ہیں، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے مفید نہیں ہے، پیر کے دن آپ کسی بھی کام کی شروعات نہ کریں۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، پکھراج، ہیرا، نیلم اور ہٹا آپ کی راشی کے پتھر ہیں ان میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرے انقلاب آسکتا ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ اس دنیا کوئی بھی چیز ہو وہ انسانوں پر ہاؤنڈ اللہ اثر انداز ہوتی ہے، اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا اثر دکھاتی ہے نہ غذا، اس لئے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان میں سے کسی بھی پتھر کو بشرطیکہ وہ ۸ کریٹ کا ہو، ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ سزاور آسمانی رنگ آپ کے مبارک رنگ ہیں، کسی نہ کسی صورت میں ان رنگوں کو اہمیت دیں، اگر ان رنگوں کے پردے آپ اپنے گھر کی کھڑکیوں میں

لگاتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ جنوری، فروری اور جولائی میں خاص طور پر صحت کا خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی حملہ کرے تو آپ اس کا علاج کرنے میں کوتاہی نہ برتیں۔ آپ کو عمر کے کسی بھی لمحہ میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پیچیدگیوں کے امراض، جوڑوں کا درد، شانوں کا درد، امراض کمر، پتے اور گردے کے امراض کی شکایت ہو سکتی ہے۔ اگر مذکورہ مہینوں میں ان میں سے کوئی بیماری لاحق ہو تو فوراً اس کے علاج پر دھیان دیں ورنہ بھاری نقصان اندیشہ رہے گا۔ آپ کے نام میں ۹ حروف، حروف صوامت سے قطر رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۵۳ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لے جائیں تو مجموعی اعداد ۳۱۹ ہو جاتے ہیں۔ ان کا نقش مربع آپ کیلئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۹	۸۲	۸۶	۷۲
۸۵	۷۳	۷۸	۸۳
۷۴	۸۸	۸۰	۷۷
۸۱	۷۶	۷۵	۸۷

آپ کے مبارک حروف پ اور غ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کو اس آئیں گی، جیسے پالک، پنیر وغیرہ۔

آپ کی فطرت سادگی بھی ہے اور سادہ لوحی بھی، آپ لوگوں کا طرف مائل ہو جاتے ہیں اور نئے اور اجنبی لوگوں پر بھروسہ بھی جلد کر لیتے ہیں جو بعض مرتبہ آپ کے لئے زبردست نقصان دہ بنتا ہے اور آپ پچھتانا پڑتا ہے، آپ کی سادگی کا لوگ ہمیشہ فائدہ اٹھائیں گے اور آپ نقصان پہنچائیں گے اس لئے حد سے زیادہ بڑھی ہوئی سادگی کو ترک کر دیجئے۔ آپ کے دل و دماغ میں ایک طرح کی بے چینی اور اضطراب رہتا ہے جو آٹھوں پہر آپ کو بے قرار رکھتا ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: رفاقت

وفاداری، بھروسہ، گھریلو سکون، سادہ لوحی، سادگی، تحمل، استقلال، تدبیر، باریک بینی، ہمدردی، رفاہ عام کا جذبہ، لوگوں میں مقبولیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جلد بھروسہ

کر لینا، جلد دوسروں کی طرف راغب ہو جانا، بے پناہ حساس ہونے کا وجہ سے جلد لوگوں سے بدگمان ہو جانا، خواہ مخواہ کا شرمیلان، ہر وقت

پر غیر ضروری پیسہ برداشتیں کرتے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہو سکتا ہے اور کسی بھی وقت کسی اہم کارکن کا بھی ہو سکتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ سے یہ فہمائش کرتی ہے کہ آپ کو اپنے کاموں میں منظم ہونا چاہئے، ہر حال میں کالمی اور سستی سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے، مادی کاموں میں آپ کی دلچسپی برقرار رہنی چاہئے اور روپے پیسے کی آمد و رفت کے سلسلے میں آپ کو چوکنا رہنا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کا عدد تین بار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت زبردست ہے آپ کے اندر کام کرنے کی اور بڑا آدمی بننے کی زبردست لگن ہے اور انتھک جدوجہد کر سکتے ہیں اور بار بار کرنے کے بعد پھر سنبھل سکتے ہیں، آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں اور آپ کے اندر جذبہ ہمدردی بھی ہے اور جذبہ خیر سگالی بھی، اس طرح کی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں انشاء اللہ ہمیشہ ممتاز رہیں گے۔

آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن خالی نہیں ہے لیکن کوئی بھی لائن مکمل بھی نہیں ہے جو زندگی کے الجھاؤ، بے پناہ مسائل، تہہ در تہہ حوائج اور مختلف انداز کی پیچیدگیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے اور جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آپ ہمیشہ کشاکشی کا شکار رہیں گے۔ آپ کے دستخط سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں کوئی بچ و خم نہیں ہیں، آپ اپنا کچھ چھپا کر رکھنا چاہتے ہیں، آپ اپنے ظاہر و باطن میں یکسانیت رکھنے کے قائل ہیں اور لوگوں سے دل کھول کر ملنا آپ کو اچھا لگتا ہے۔

آپ کی تصویر آپ کی صداقت پسندی اور آپ کی عافیت پسندی کو ظاہر کرتی ہے، آپ سچ کو اہمیت دیتے ہیں اور لڑائی جھگڑوں سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ خواہ مخواہ کی مخالفتیں اور اختلاف اپنے کے گلے میں خود بخود پڑ جاتے ہیں اور آپ کو اضطراب سے دوچار کر دیتے ہیں۔

اگر اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی نوک پلک مزید درست کر لی تو آپ اپنے ہم عصروں میں اور زیادہ محبوب اور ممتاز ہو جائیں گے اور آپ کی شخصیت کا جادو دوسروں پر سرچڑھ کر بولنے لگے گا۔

سہ پہنچ، محل متول کی عادت، مالیاتی اور تردد وغیرہ۔ اس دنیا کے ہر انسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں، دنیا میں کوئی ایسا نہیں ہوتا جس میں صرف خوبیاں ہوں اور ایسا بھی نہیں ہوتا کہ کسی میں صرف خامیاں ہوں، بس اچھے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں خوبیاں زیادہ ہوں اور برے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں برائیاں اور خرابیاں زیادہ ہوں۔

اس کالم میں آپ کو اپنی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اگر آپ اس کالم کو پڑھنے کے بعد اگر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور یہ کالم لکھنے کا بھی حق ادا ہوگا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	۶۶	۹۹۹
۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت اظہار کی صلاحیت ہے لیکن ایک طرح کی ہچکچاہٹ بھی ہے جو آپ کا اپنا مدعا بیان کرنے سے ہمیشہ روکتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات و احساسات کی زیادہ پروا نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات و احساسات کی قدر کرنی چاہئے اور انہیں اہمیت دینی چاہئے، حساب و کتاب اور لین دین کے معاملے میں بھی آپ اکثر غفلت برتتے ہیں جو خود آپ کے لئے غیر مفید ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ اور ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلو ذمہ داریوں سے آپ اکثر غفلت برتتے ہیں اور آپ ان مسائل سے جو خانگی قسم کے ہوتے ہیں، راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں یہ ایک طرح کی پست ہمتی کی نشانی ہے اور یہ بہر طور آپ کے لئے نقصان دہ ہے۔

آپ کے چارٹ میں دو بار آیا ہے جو اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ آپ اپنے برائیاں ماحول سے خواہش مند ہیں اور آپ کو اپنے گھر کی دیباچہ سے بھی دلچسپی ہے لیکن خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ گھر کی سجاوٹ

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہور اسونیسٹس

اپیشل مٹھائیاں



افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
 ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ ہلوائی حلوہ ★ گلاب جامن
 دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کٹی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
 مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
 دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے



طہور اسونیسٹس®

بلاس روڈ، ٹاکیا پلازہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

صفوں میں گہری اداسی چھا گئی، پھر ایک دن اہل بغداد نے دیکھا کہ حضرت شیخ جنید دوبارہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے، آپ نے ایسی اثر انگیز تقریر کی کہ لوگوں کے دل پگھلنے لگے اور آنکھیں دجلہ فرات کا منظر پیش کرنے لگیں۔

تقریر ختم ہونے کے بعد کچھ قریبی دوستوں نے عرض کیا کہ اچانک اس تبدیلی کا سبب کیا ہے؟

جواب میں حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ ”میں نے اپنے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارک دیکھی ہے، جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ مخلوق میں سے بدترین شخص مخلوق کا کفیل بن کر ہدایت کا راستہ دکھائے گا، چنانچہ میں نے اپنے آپ کو بدترین مخلوق تصور کر لیا ہے اور اسی لئے دوبارہ وعظ گوئی شروع کر دی ہے۔“

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ مسلمان تقریر کے بجائے اپنے عمل سے اہل دنیا کو اسلام کی ترغیب دیتا ہے۔ حضرت جنید بغدادی کا خود کو بدترین مخلوق قرار دینا، عجز و انکسار کی دلیل ہے اور اسی کا نام نفس کشی ہے۔

حضرت شیخ رویمؒ حضرت جنید بغدادی کے گہرے دوست تھے، ایک بار شیخ رویمؒ کہیں جا رہے تھے کہ انہیں ایک بڑھیا ملی، ضعیف خاتون نے شیخ رویمؒ کو روک کر کہا۔

”تم سے ایک ضروری کام ہے، اگر تم اسے تکمیل تک پہنچا سکو تو بیان کروں۔“

حضرت شیخ رویمؒ نے وعدہ کر لیا۔

پھر اس ضعیف خاتون نے کہا۔ ”اگر تم شیخ جنیدؒ کی مجلس میں جاؤ تو ان سے کہنا کہ تمہیں عوام کے سامنے ذکر الہی کرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟“

جب حضرت شیخ رویمؒ نے بوڑھی عورت کے یہ الفاظ دہرائے تو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ ”میں عوام کے سامنے حق تعالیٰ کا ذکر اس لئے کرتا ہوں کہ دنیا میں کسی سے بھی اس کے ذکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔“

مشہور روایت ہے کہ اکثر و بیشتر حضرت جنید بغدادی سے وعظ کے دوران یہ گزارش کی جاتی کہ جو بات آپ نے ابھی کہی ہے اسے پھر سے ہر ادیں، جواب میں حضرت شیخ فرماتے۔

”یہ میرے لئے ممکن نہیں ہے، وہ الفاظ تو اللہ تعالیٰ نے میرے منہ میں ڈال دیئے تھے اور میری زبان کو گویائی عطا کر دی تھی، وہ الفاظ نہ کتابوں سے مجھے حاصل ہوئے اور نہ کسی تعلیم سے بلکہ وہ تو محض عطیہ خداوندی تھا۔“

ایک دوسرے موقع پر حضرت جنید بغدادی سے درخواست کی گئی۔ ”شیخ! ابھی کچھ دیر پہلے جو تقریر آپ نے کی ہے، براہ کرم اس کا اعادہ فرمادیں۔“

حضرت جنید بغدادی نے جواب میں فرمایا۔ ”اگر وہ الفاظ میرے ہوتے تو میں تمہیں قلم بند کر دیتا اور بار بار کی رحمت سے بچ جاتا۔“ اور یہی ایک حقیقی صوفی کی شان ہے کہ وہ الہام کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔

☆☆☆

ایک بار حضرت جنید بغدادی کی مجلس وعظ میں چالیس افراد موجود تھے، آپ کے بیان کی اثر انگیزی جب اپنی انتہا کو پہنچی تو حاضرین میں سے بائیس افراد بے ہوش ہو گئے، باقی افراد خاموش بیٹھے رہے مگر آتش معرفت سے ان کے سینے جلنے لگے، پھر یہی جلتا ہوا غبار ان کی آنکھوں سے آنسو بن کر بہنے لگا، بے ہوش افراد میں سے کئی صاحبان دل کی یہ حالت ہو گئی کہ وہ اپنی جانوں سے گزر گئے، اپنی مجلس وعظ کا یہ حال دیکھ کر حضرت جنید بغدادی نے وعظ گوئی ترک کر دی۔

پھر جب اہل ذوق حضرات نے اصرار کیا تو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا۔ ”میں اپنی ہی تقریروں کے ذریعے خود کو ہلاکت میں ڈالنا پسند نہیں کرتا۔“

حضرت جنید بغدادی کے اس اعلان کے بعد صاحبان دل کی

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس عرفاں آراستہ تھی، ایک شخص نے آپ کے شاگرد حضرت شیخ ابو بکر شبلیؒ کا قول دہرایا۔

”اگر مجھے جنت اور دوزخ کے حصول پر اختیار دیا جائے تو میں جہنم کو اس لئے اختیار کروں گا کہ جنت میری پسندیدہ شے ہے اور دوزخ حق تعالیٰ کی۔ لہذا دوست کی پسندیدہ شے کو پسند نہ کرنے والا دوست نہیں ہو سکتا۔“

اپنے شاگرد کا یہ قول سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”میں تو بندہ ہونے کی حیثیت سے صاحب اختیار ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا، اس لئے وہ مجھے جہاں بھی بھیج دے گا اس کا شکر ادا کروں گا۔“

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے پاؤں میں شدید درد اٹھا، آپ بہت دیر تک اس درد کو برداشت کرتے رہے مگر جب تکلیف حد سے زیادہ بڑھ گئی تو حضرت جنید بغدادیؒ نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اپنے پاؤں پر دم کر لیا، دیکھتے ہی دیکھتے درد غائب ہو گیا اور آپ نے سکون کا سانس لیا۔ ناگہاں ایک صدائے غیب سنائی دی۔ ”جنید! تجھے اس بات پر ندامت نہیں ہوئی کہ تو نے اپنے نفس کی خاطر ہمارے کلام کو استعمال کیا۔“ یہ سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کا پورا جسم خوف سے لرزنے لگا اور آپ پر اس قدر ندامت طاری ہوئی کہ بہت دنوں تک اس واقعے کو یاد کر کے روتے رہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرتے ہوئے رات کے ایک حصے میں سویا کرتے تھے، بعض بزرگ شب بیداری کو صوفیاء کی معراج سمجھتے تھے، اسی خیال کے پیش نظر اس زمانہ کے مشہور بزرگ حضرت سہل تستریؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو ایک خط لکھا جس میں تحریر تھا۔

”خواب غفلت سے بچو، اس لئے کہ سونے والا اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتا، جیسا کہ باری تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ آگاہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ ”جو ہماری محبت کا دعویٰ کر رہا ہو کر راتوں کو سوتا ہے وہ جھوٹا ہے۔“

حضرت سہل تستریؒ کے اس خط کے جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے تحریر فرمایا۔ ”میرے عزیز بھائی! یہ حکم خاص انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے تو ہو سکتا ہے مگر ایک بات یاد رکھو کہ اللہ کی راہ میں بہادر

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ وعظ فرما رہے تھے، پھر جب آپ کی تقریر ختم ہو گئی تو ایک شخص اپنی نشست پر کھڑے ہو کر عرض کرنے لگا۔ ”شیخ! آپ کی باتیں میرے فہم و ادراک سے بالاتر ہیں۔“

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”اپنی ستر سال کی عبادت قدموں کے نیچے رکھ کر سرنگوں ہو جا، پھر اگر میری باتیں تیری سمجھ میں نہ آئیں تو یقیناً میرا ہی قصور ہوگا۔“

ایک بار کسی شخص نے آپ کے وعظ کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ ”شیخ! آپ کی تقریر بے مثال ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”دراصل یہ شخص اللہ تعالیٰ کی قدرت و صنائی کی تعریف کر رہا ہے کہ اسی ذات پاک نے جنید کے دل و دماغ کو کشادہ کیا ہے اور اسی نے یہ تاثیر زبان بخشی ہے۔“

دنیا بھر میں ایک عجیب شہرت رکھنے والے بزرگ حضرت منصور حلاجؒ بھی حضرت جنید بغدادیؒ کے شاگرد تھے، آپ پہلے حضرت عمر دین عثمانؒ کی صحبت میں رہا کرتے تھے، پھر جب کیف و جذب کا غلبہ بڑھا تو حضرت منصور حلاجؒ اپنے پیر و مرشد سے دلبرداشتہ ہو کر حضرت جنید بغدادیؒ کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

”میری دل برداشتگی کا سبب یہ ہے کہ بندہ اپنی ہوشیاری و مستی کی وجہ سے ہمہ وقت صفات الہی میں فنا نہیں رہ سکتا۔“

حضرت منصور حلاجؒ کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”حسین! تم نے ہوشیاری اور مستی کا مفہوم سمجھنے میں غلطی کی ہے۔“ اور پھر جب منصور حلاجؒ دار و رسن کے مرحلے سے گزرے تو یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضرت جنید بغدادیؒ کا قول مبارک ہی درست تھا۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ ایک بار میرا قلب کہیں گم ہو گیا، میں نے خالق کائنات کے حضور دعا کی۔ ”اے قادر مطلق! مجھے میرا کھویا ہوا دل لوٹا دے۔“

کئی دن تک میں اسی طرح گریہ و زاری کرتا رہا، پھر ایک روز صدائے غیب سنائی دی۔ ”ہم نے تمہارا قلب اس لئے لیا ہے کہ تم ہماری معیت میں رہو، مگر تم قلب کی واپسی چاہتے ہو کہ غیروں کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔“

رہنا ہمارا ذاتی فعل ہے، اس کے برعکس ہمارے سونے کا تعلق اللہ کے فعل سے ہے اور اللہ کا فعل انسانوں کے فعل سے بدرجہا بہتر ہے جیسا کہ اس کائنات کے پیدا کرنے والے نے اپنے کلام مقدس میں فرمایا ہے، ”نیند ایک بخشش ہے اللہ کی جانب سے اپنے دوستوں پر۔“

ان ہی حضرت سہل تستریؒ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آپ کے نزدیک حضرت جنید بغدادیؒ کا عارفانہ مقام کیا ہے؟

”مذکرۃ الاولیاء“ میں حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ کی روایت کے مطابق حضرت سہل تستریؒ نے فرمایا۔

”صوفیاء میں جنید کا مرتبہ سب سے ارفع و اعلیٰ ہے وہ آدمؑ کی طرح عبادت تو کرتے تھے مگر راہ طریقت کی مشقت برداشت نہیں کر سکتے تھے۔“

یہ روایت نقل کرتے ہوئے حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل تستریؒ کا یہ قول ایک ایسا راز ہے جو ہماری فہم سے بالا تر ہے۔

ہم بھی حضرت سہل تستریؒ کے اس قول پر کوئی تبصرہ نہیں کر سکتے کہ خدا جانے ان کے نزدیک مشقت کا کیا مفہوم تھا؟ اور جہاں تک حضرت جنید بغدادیؒ کی مشقت کا سوال ہے تو ایک دن کسی شخص نے آپ سے سوال کیا۔ ”شیخ! آپ کو یہ بلند درجات کس طرح حاصل ہو جائے؟“

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”چالیس سال تک اپنے پیرومرشد کے دروازے پر کھڑا رہا ہوں، تب کہیں جا کر اس چشم کرم نے مجھے سرفراز کیا۔“

ایک دن برسر مجلس حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”مومنین ذات واحد کی طرح ہیں، مسلمانوں کے گناہ دیکھ کر مجھے اس لئے اذیت پہنچتی ہے کہ میں لوگوں کو اپنے ہی اعضاء تصور کرتا ہوں، اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ”جتنی اذیت مجھے پہنچی ہے اتنی اذیت کسی دوسرے نبی یا رسول کو نہیں پہنچی۔“

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”میں ایک عرصہ دراز تک ان معصیت کاروں کی حالت زار پر نوحہ خواں رہا، لیکن اب مجھے سنا اپنی خبر ہے نہ زمین و آسمان کی۔“

اپنے دکھ میں تو ہر آنکھ نم ہوتی ہے مگر دوسرے کے غم میں آسو بہانا

دنیا کی سب سے بڑی مشقت اور سب سے مشکل کام ہے، تمام انبیاء کرام میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خاص شان کریمانہ تھی کہ آپ اپنی امت کے غم میں ہر وقت بے قرار و مضطرب رہتے تھے، اس لئے جو صوفی اپنے سینے میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا درد رکھتا ہے اور اس درد کی خلش سے ہر وقت بے چین رہتا ہے، وہی سب سے بڑا جانباز ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ اسلام کے جانبازوں میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادیؒ اپنی مناجات (دعاؤں) کا آغاز اس طرح کیا کرتے تھے۔ ”اے اللہ! روزِ محشر مجھے اندھا کر کے اٹھانا کہ جسے تیرا دیدار نصیب نہ ہو اس کا ناپیدنا رہنا ہی بہتر ہے۔“ آپ کے اس قول مبارک میں بڑی گہرائی ہے، ایک طرف اپنے گناہوں کا اعتراف بھی ہے اور دوسری طرف عشقِ خداوندی کی سرشاری بھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ”جب میں اس حقیقت سے آگاہ ہوا کہ ”کلام وہ ہے جو دل سے ہو۔“ تو میں نے تیس سال کی نمازیں دوبارہ پڑھیں، اس کے بعد تیس سال تک یہ التزام کیا کہ جس وقت بھی نماز میں دنیا کا خیال آجاتا تو اس نماز کو دوبارہ ادا کرتا اور اگر آخرت کا تصور آجاتا تو ”سجدہ سہو“ کرتا۔

☆☆☆

پھر ۲۹۸ھ میں اسلام کا یہ جانباز تھک کر بسترِ علالت پر دراز ہو گیا، خدمت گاروں اور مریدوں نے سمجھا کہ کوئی عام سی بیماری ہے، جلد ہی گزر جائے گی مگر وہ مرض الموت تھا، حضرت جنید بغدادیؒ سفرِ آخرت پر روانہ ہونے والے تھے، اس لئے ضعف و توانائی لحظہ بہ لحظہ بڑھتی جا رہی تھی، ایک دن آپ کے شاگرد خاص اور خلیفہ حضرت شیخ ابو محمد جریریؒ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا۔

”سیدی! آپ کچھ فرمانا چاہتے ہیں؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے مرید خاص کی طرف دیکھا اور نہایت پرسکون لہجے میں فرمایا۔ ”بس اس قدر کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے غسل دے کر میری نماز جنازہ پڑھا دینا، یہ پہلی اور آخری خواہش تھی جس کا آپ نے دنیا والوں کے سامنے اظہار کیا۔“

پیرومرشد کی زبان مبارک سے یہ الفاظ سن کر شیخ ابو محمد جریریؒ

ہوئے فرمایا۔ ”جب دنیا میں میرے آقا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم موجود ہے تو پھر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اپنے بعد کوئی ایسی چیز چھوڑ جاؤں جو میری جانب منسوب ہو۔“

وصیت کے مطابق آپ کی بیشتر تحریریں دفن کردی گئیں مگر کچھ مخطوطات باقی رہ گئے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ جن لوگوں تک آپ کی وصیت نہیں پہنچ سکی تھی، انہوں نے آپ کی تحریروں کو محفوظ رکھا ہو۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے وصال سے پہلے پورا قرآن پاک ختم کیا اور جب دوبارہ تلاوت شروع کی تو ابو محمد جریریؒ نے عرض کیا۔ ”سیدی! ضعیف و ناتوانی کا یہ عالم ہے اور آپ برابر تلاوت کئے جا رہے ہیں۔“

طلسماتی صابن

ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیثیت ناک پیش کش

رُذخہ، رُذ آسب، رُذ نشہ، رُذ بندش و کاروبار اور رُذ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی فارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر افادیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ ترّد اور تذبذب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے ڈسٹری بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز

محله ابوالعالی، دیوبند پن 247554

اور دوسرے خدمت گار جو قریب ہوی کھڑے تھے، مضطرب ہو کر رونے لگے۔

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”رونے کا وقت نہیں ہے، ایک اور بات یاد آگئی، غور سے سنو!“

شیخ ابو محمد جریریؒ نے بہ مشکل عرض کیا۔ ”سیدی! آپ کے خادم گوش برآواز ہیں۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”میرے دوستوں کے لئے دعوت ولیمہ کا سامان تیار رکھنا تاکہ جیسے ہی وہ لوگ مجھے دفن کر کے آئیں، انہیں کھانا کھلایا جائے۔“ اپنی موت کو شادی سے تعبیر کرنا، یہ حضرت جنید بغدادیؒ جیسے مرد جان باز ہی کا حوصلہ تھا۔

یہ سن کر شیخ ابو محمد جریریؒ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ بہت دیر تک ایک لفظ بھی زبان سے ادا نہ کر سکے، پھر بڑی دشواری کے ساتھ ہچکیوں کے دوران کہا۔ ”خدا کی قسم! اگر یہ آنکھیں بند ہو گئیں تو پھر کبھی ہم دو آدمی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکیں گے۔“

اور پھر ایسا ہی ہوا، مشائخ اور صوفیاء کی صحبتوں کا مرکز آپ ہی کی ذات گرامی تھی، آپ کے رخصت ہوتے ہی اہل ذوق کا ہجوم بکھر گیا۔ حضرت شیخ ابو جعفر فرغانیؒ کہا کرتے تھے۔

”اس ذات لازوال کی قسم! ایسا ہی ہوا جیسا کہ جریریؒ نے کہا تھا، درویشوں کے مجمع میں ساری برکتیں شیخ جنیدؒ ہی کے دم سے تھیں۔“

آخری وقت میں شیخ ابن عطاء عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور بستر کے قریب کھڑی ہو کر سلام عرض کیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ خاموش رہے پھر کچھ دیر کے بعد آہستہ سے سلام کا جواب دیا اور معذرت کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میری طرف سے اس تاخیر کو معاف کیجئے گا، میں ایک بہت ضروری کام میں مشغول تھا، اس سے فارغ ہوا تو آپ کی طرف توجہ کر سکا۔“

آخر ساعت فراق آن پہنچی، وہ جمعہ المبارک کا دن تھا، شیخ ابو محمد جریریؒ اور دوسرے خدمت گار جمع تھے، آپ نے ان حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ ”میری تمام تحریریں اور سارا کلام میرے ساتھ قبر میں دفن کر دیا جائے۔“

شیخ ابو محمد جریریؒ نے سب پوچھا تو ایک ایک لفظ پر زور دیتے

تعلیمات نبوی ﷺ میں علم کی اہمیت

کی گئی ہے۔ اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کا دائرہ کسی ایک شعبے تک محدود نہیں رہتا بلکہ انسانی زندگی سے منسلک سب شعبے اور دیگر تمام مخلوقات غور و فکر کے دائرے میں آجاتے ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال پر نظر ڈالی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ علم ہی اقوام عالم کے عروج و زوال کی بنیاد ہے۔ آج دنیا اکیسویں صدی میں سائنس و ٹیکنالوجی کے سہارے آگے بڑھ رہی ہے۔ دنیا کی سوا سات ارب آبادی کا تقریباً چوتھائی حصہ امت مسلمہ پر مشتمل ہے۔ آزاد مسلم ممالک کی تعداد ۵۷ ہے جو کہ آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس CIO کے ممبر ہیں۔ جغرافیائی اعتبار سے مسلم دنیا ایشیاء افریقہ اور یورپ تک پھیلی ہوئی ہے جس کا کل رقبہ دنیا کا ۲۰ فیصد ہے۔ لیکن تمام تر انسانی، قدرتی اور معدنی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود امت مسلمہ آج سائنس و ٹیکنالوجی سمیت تعلیم کے ہر میدان میں بہت پیچھے ہے۔

یہ بات کس قدر حیرت کا باعث ہے کہ دنیا کے ۵۷ ممالک ہیں جن کی آبادی ۱۵۰ کروڑ ہے، یونیورسٹی سطح کے تعلیمی اداروں کی تعداد ۱۹۰۰ سے کم ہے، جبکہ ۳۲ کروڑ آبادی والے ملک امریکہ میں ۵۷۵۸ یونیورسٹیاں ہیں۔

دنیا کی پانچ سو بہتر یونیورسٹیوں کی فہرست میں اسلامی ممالک کی محض ۳ یونیورسٹیوں کا نام شامل ہے۔ امت مسلمہ کے سب سے بڑے حریف اسرائیل میں جس کی آبادی صرف ۸۰ لاکھ ہے ۱۵ یونیورسٹیاں دنیا کی ۵۰۰ بہترین جامعات میں شامل ہیں۔ بھارت کی ۴ یونیورسٹیاں بھی اس فہرست کا حصہ ہیں۔

پڑھے لکھے لوگوں کی شرح تناسب

مغربی ملکوں میں ۹۰ فیصد پڑھے لکھے لوگ ہیں۔ مسلمان

وہ دانائے سبل، مولائے کل، ختم رسل ﷺ جس نے غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر وہی قرآن وہی فرقان وہی یسین وہی طہ ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد نبی ﷺ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو دو حلقوں میں بیٹھے دیکھا۔ کچھ لوگ عبادت اور نوافل میں مصروف تھے اور کچھ لوگ علمی موضوعات پر بات کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”دونوں ہی اچھا کام کر رہے ہیں البتہ ایک کام زیادہ اچھا ہے۔“ یہ فرماتے ہوئے آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس تشریف فرما ہو گئے جو علمی موضوعات پر بات کر رہے تھے۔ (ابن البر: کتاب العلم)

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ: علم حاصل کرنا مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ ساری انسانیت کے معلم ہیں۔ معلمِ اعظم ﷺ کا ارشاد ہے: ان ما بعثت معلما۔ مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“ (سنن ابن ماجہ)

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کو اپنا احسان قرار دیتے ہوئے اپنے رسول ﷺ کو معلم بھی فرمایا ہے۔

ترجمہ: بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہے کہ اللہ نے ان میں سے ہی ایک رسول (ﷺ) بھیجا۔ جو اللہ کی آیتیں سناتے ہیں اور ان کا تزکیہ کرتے ہیں، انہیں علم سکھاتے اور حکمت عطا فرماتے ہیں۔ (سورہ آل عمران: آیت ۱۶۳)

قرآن پاک میں کئی مقامات پر اللہ کی نشانیوں پر غور و فکر کی تاکید

جنہوں نے دنیا کو تہذیب سکھائی۔ علم و فن کے شعبوں میں مسلمانوں کی خدمات کا اعتراف پوری دنیا نے کیا۔ ابن خلدون، بوعلی سینا، ابن بطوطہ، جابر بن حیان، الرازی، رومی، امام غزالی، ابن الہیثم کے کارناموں کو کون نہیں جانتا۔

ایک وقت تھا کہ جب اہل مغرب مسلمانوں کی تعنیفات کے ترجمے کرا کر ان سے رہنمائی لیا کرتے تھے۔ ہر علم پر مسلمانوں کی کتابیں اہل مغرب کی لائبریریوں کی زینت ہوا کرتی تھیں۔ لیکن پھر مسلمان حکمرانوں اور معاشرے کے بالا دست طبقات کی ترجیحات تبدیل ہو گئیں۔ فروغ علم بادشاہوں کی ترجیح نہ رہی۔ صدیوں پہلے برقی جانے والی اس غفلت کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج دنیا کے بیشتر علوم، وسائل اور نظام میں ہم دوسروں کے محتاج بنے ہوئے ہیں۔

ممتاز مورخ سید امیر علی مسلمانوں کے علمی ارتقا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”مسلمانوں کے یہ علمی وسائنسی کارنامے معلم اعظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے فیضان کا نتیجہ تھے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیغام نے عرب قبائل کو وحشت و جہالت سے نکالا اور جب وہ تعلیمات محمدی ﷺ سے منور ہو کر باہر نکلتے تو انہوں نے دنیا میں اجالا کر دیا۔

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیغام پر عمل کرنے والوں کے طفیل پسماندہ اور ستم رسیدہ انسانیت کو نئی زندگی اور تہذیب و تمدن کی دولت مل گئی۔ (روح اسلام صفحہ ۵۷۸)

تاریخ گواہ ہے کہ حضور پاک ﷺ نے علم کی ایسی تڑپ امت مسلمہ میں بیدار فرمادی کہ صدیوں تک یہ امت اپنے علوم فنون سے نہ صرف اسلامی ریاست بلکہ ساری دنیا کو سنوارتی رہی۔ سیرت طیبہ میں ہمیں کتنے ہی واقعات ملتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے علم کو عملی طور پر اختیار کرنے کی ترغیب دلائی۔

آئیے! معلم اعظم حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے مسائل کا حل تلاش کریں۔

حصول علم کی تلقین

انسانی زندگی میں تعلیم کی بہت اہمیت ہے۔ علم انسان کی ایک

ممالک میں یہ تعداد ۴۰ فیصد ہے۔ مغرب میں یونیورسٹیوں میں داخلے کی شرح ۴۰ فیصد ہے۔ مسلمان ممالک میں یہ شرح صرف ۱۲ فیصد ہے۔ کئی مسلمان ممالک میں بچوں کی ایک بڑی تعداد آج بھی اسکول نہیں جاتی۔ سترہ مسلم ممالک میں لگ بھگ ۶۰ فیصد بچے پرائمری سطح پر ہی اسکول چھوڑ دیتے ہیں۔ اسلامی دنیا مجموعی اوسط شرح خواندگی ۲۰ سے ۳۰ فیصد کے درمیان ہے۔ پوری اسلامی دنیا میں تحقیق اور اعلیٰ تعلیم دینے والے ادارے اور جامعات ۱۸۰۰ سے زائد ہیں۔ شرق بعید کے ایک ملک جاپان میں جس کی آبادی ۱۳ کروڑ ہے ۵۰ سے زائد اعلیٰ پائے کی تعلیمی ادارے موجود ہیں۔ ایک لاکھ سائنسی کتابوں اور بیس لاکھ تحقیقی مقالوں میں مسلمانوں کا کل تحقیقی کا ایک فیصد سے بھی کم ہے۔

مملکت خدادان پاکستان کو اللہ تعالیٰ نے بیش بہا قدرتی وسائل سے نوازا ہے۔ پاکستان کے تعلیمی شعبے کے حوالے سے کچھ حقائق قارئین کی نظر ہیں۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان میں ۲۰۱۵ میں شرح خواندگی ۵۹.۹ فیصد مرد اور ۴۵.۹ فیصد خواتین شامل ہیں۔ ان میں وہ افراد بھی شامل ہیں جو محض اپنا نام اور چند اسان الفاظ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ کسی قوم میں شرح خواندگی اس قوم کی ارتقی اور خوشحالی کی ضامن ہوتی ہے تشویش کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی شرح خواندگی چند پسماندہ افریقی ممالک کو چھوڑ کر سب سے کم ہے۔

پاکستان میں ۵۰ فیصد سے زائد لوگ جن کی عمر ۱۵ سال یا اس سے زائد ہے ناخواندہ ہیں۔ ہر تین میں سے صرف ایک عورت لکھنا اور پڑھنا جانتی ہے۔ تقریباً ۶۵ لاکھ بچے جن کی عمر ۹ سال سے کم ہے اسکولوں میں زیر تعلیم نہیں ہیں۔ اگر ۲ میں سے ایک بچہ اسکول میں تعلیم کی ابتدا کرتا ہے تو دوسری طرف ہر دو میں سے ایک بچہ اپنی تعلیم کو مکمل کرے بغیر خیر باد کہہ دیتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں لڑکے اور لڑکی کی تعلیم میں فرق بہت نمایاں ہے۔ پرائمری اسکول میں بچوں اور بچیوں کی تعلیم کا تناسب ۱۰:۴ ہے۔ پاکستان میں تعلیمی شعبے کے لئے مختصر کیا جانے والا حکومتی بجٹ پوری دنیا کے مقابلہ میں انتہائی پست ہے۔

ایک وقت تھا جب دنیائے علم پر مسلمانوں کی حکمرانی ہوا کرتی تھی۔ اہل مغرب ہماری مثالیں دیا کرتے تھے۔ مسلمان ہی تھے۔

فطری ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے علم کی اہمیت واضح کرنے کے لئے رسول پاک ﷺ پر نازل ہونے والی پہلی وحی میں ہی فرمایا کہ:

”پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے سب کو پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھ کہ تیرا رب بڑا کریم ہے۔ جس نے علم سکھایا قلم سے۔ آدمی کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔“

علم کی فضیلت

پیغمبر اسلام سیدنا حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے معلم بنا کر بھیجا تھا، چنانچہ علم اور اس کا فروغ اور اس کی قدر و منزلت آپ ﷺ کا محبوب موضوع تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے عالم کا درجہ عابد سے بہت بلند فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے عالموں کو مقام انبیاء علیہ السلام کے بعد اور مقام شہداء سے بلند درجہ دیا ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: قیامت کے روز تین طرح کے لوگ شفاعت کریں گے، پہلے انبیاء علیہ السلام، اس کے بعد علماء پھر شہداء۔

عابد پر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی سارے ستاروں پر۔

یاد رکھو کہ انبیاء علیہ السلام کا ورثہ ورہم و دینار نہیں ہوتا بلکہ علم ہوتا ہے جو جتنا زیادہ حاصل کرے گا اتنی ہی فضیلت حاصل کر سکے گا۔

فروعِ علم کے لئے اقدامات

حضور نبی کریم ﷺ نے علم کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ فروعِ علم کے لئے کئی عملی اقدامات بھی فرمائے ڈاکٹر حمید اللہ رحمۃ اللہ لکھتے ہیں کہ ”مدینہ آنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا کام عبادت گاہ کی تعمیر کے سلسلے میں کیا۔ چنانچہ جب آپ ﷺ قبا میں پہنچے یہاں پر ایک مسجد بنائی گئی۔ جب قبا سے آپ ﷺ بنونجار کے علاقے میں آئے تو وہاں پر مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر ہوئی۔ اس مسجد کی تعمیر میں کچھ عرصہ لگ گیا لیکن یہاں پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس مسجد کا ایک حصہ تعلیم گاہ کے طور پر مخصوص کر دیا گیا۔ اسی مقام کو ہم صفحہ کا نام دیتے ہیں۔“

(خطبات بہاول پور)

صفحہ میں رہنے والے اصحاب کے گزر بسر کا کیا انتظام تھا اور وہ کس طرح کھاتے پیتے تھے؟ ان کے لئے حضور نبی کریم ﷺ انتظام خود فرماتے تھے۔ دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس کام میں حصہ لیتے۔ مدینہ میں جب انصار کی کھجوروں کی فصل تیار ہوتی تو ہر شخص کھجوروں کا ایک خوشہ تحفے کے طور صفحہ کے طالب علموں کی نذر کرتا۔ ریاست مدینہ کے سربراہ رسول اللہ ﷺ اور صاحب ثروت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین ”صفحہ تعلیم حاصل کرنے والوں کی کفایت کرتے۔“

اس سے یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ یہ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ طالب علموں کی تعلیم اور ان کی دیگر ضروریات کی کفالت کرے۔ تعلیم کے فروغ میں مدد دینا اور سہولتیں فراہم کرنا حکومتوں کے علاوہ معاشرے کے صاحب ثروت افراد کی ذمہ داری بھی ہے۔

حصولِ علم کی کوئی حد نہیں

حضور نبی کریم ﷺ نے علم و حکمت کی حصول کے لئے کوئی حد بندی نہیں ہے کی جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ ”علم مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں سے ملے وہ اس کا حق درار ہے۔“ (ترمذی) علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے۔ (سنن بیہقی) حضور نبی کریم ﷺ نے سماجی اور سائنسی علوم حاصل کرنے کی بھی تاکید فرمائی ہے مثلاً: ”علم النساب حاصل کرو تا کہ تم میں محبت بڑھے۔“

علم النجوم (بہیت) حاصل کرو تا کہ خشکی و تری کے راستے دریافت کرنے میں آسانی ہو۔ (شعب الایمان، مسند احمد)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ ”اپنی اولاد کو تیرا کی، تیرا اندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ۔“ (صحیح بخاری)

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ اس لئے کہ یہ نصف علم ہے۔“

دیکھئے! یہ ہی میراث کا علم ہے جس نے بعد میں اسلامی معاشرے میں حساب (ریاضی) اور الجبرا کی بنیاد رکھی۔ ان علوم میں مسلمانوں نے اتنی ترقی کی کہ اہل یورپ نے اپنے رومن اعداد چوڑ کر

عربی اعداد رائج کئے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے جس علمی طرز فکر کی آگہی بخشی اس کی بنیاد مشاہدہ اور تجربہ پر بھی تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”ایسی باتیں مت کرو جن کا وجود نہ ہو یا ان کے سمجھنے میں دشواری ہو۔“ (شعب الایمان بہیقی)

اس ضمن میں ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ جس روز حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا اسی دن سورج گرہن ہو گیا۔ لوگ کہنے لگے کہ یہ گرہن رسول ﷺ کے فرزند کے انتقال کی وجہ سے ہے لیکن آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ ”سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں، کسی شخص کی موت یا زندگی سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔“

ڈاکٹر حمید اللہ خطبات بہاول پور میں لکھتے ہیں کہ ”رسول اکرم ﷺ نے اپنے خاص کاتب وحی، سیدنا زین بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ تم عبرانی رسم الخط سیکھو کیوں کہ آئے دن یہودیوں سے خط و کتابت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اجنبی زبان سیکھنے سے سیاسی فوائد بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور علمی فوائد بھی۔ ایک ایرانی وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس یمن سے آیا۔ یہ وفد کچھ دن مدینہ میں مقیم رہا۔ ان لوگوں سے قریبی روابط کے باعث زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اتنی فارسی سیکھ لی کہ اس زبان میں روزمرہ کی گفتگو کر سکیں، ان کی ضرورتیں معلوم کر سکیں اور ان کے مختلف سوالوں کے جواب دے سکیں۔“ (خطبات بہاولپور)

تحصیل علم ایک ذہنی رویہ ہے۔ اس سے فرد میں علم حاصل کرنے کی صلاحیت بیدار اور متحرک ہو جاتی ہے۔ وہ ہر چیز سے علم حاصل کرتا ہے۔

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ فرماتے ہیں کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس حال میں چھوڑا کہ کوئی پرندہ فضا میں اگرا اپنے پروں کو ہلاتا تو بھی اس سے علم حاصل کر لیتے۔“ (مسند احمد، طبرانی)

خواتین کی تعلیم

مسجد نبوی ﷺ، دور نبی ﷺ میں مسلمانوں کی سب سے بڑی

تعلیمی درس گاہ تھی۔ جہاں صحابیات بھی علم کی پیاس بجھانے کے لئے حاضر ہوا کرتیں اور آپ ﷺ کی تعلیمات سے مستفید ہوا کرتیں۔

خواتین کو تعلیم دینے میں حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات بھی آپ ﷺ کی شریک کار رہیں کیوں کہ آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ نہ صرف خود تعلیم حاصل کریں بلکہ دیگر مسلمان خواتین کو بھی تعلیم دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہما سے بھی فرماتے کہ ”تم علم خود بھی سکھو اور اپنی خواتین کو بھی سکھاؤ۔“ (سنن داری)

”جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، ان کی اچھی تعلیم و تربیت کی، ان سے حسن سلوک کیا، پھر ان کا نکاح کر دیا تو اس کے لئے جنت ہے۔“ (ابوداؤد)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ سے روایت ہے کہ ”چند عورتیں حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئیں: آپ ﷺ کی جانب مرد ہم سے آگے نکل گئے، لہذا ہمارے استفادہ کے لئے بھی ایک دن مقرر فرما دیجئے۔ آپ ﷺ نے خواتین کی تعلیم کے لئے ہفتہ میں ایک دن مقرر فرما دیا۔“ (صحیح بخاری)

اندازِ تعلیم و تربیت

رسول اللہ ﷺ کا طرزِ تعلیم بھی اپنی مثال آپ تھا۔ آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کو گزشتہ انبیاء کے قصے سناتے، اللہ کی انعام یافتہ اور معتبہ قوموں کے واقعات سے آگاہ کرتے، ان کو اخلاقی تعلیم دیتے، معاملات کی بہتری اور عبادات الہیہ کے اسلوب سے آگاہی فراہم کرتے۔

آپ ﷺ کا طریقہ تعلیم و تربیت، گفتگو، سوال جواب، اطلاعات اور خطابت پر مشتمل تھا، کبھی کبھی آپ تربیت کے لئے تمثیل اور مزح کو بھی اپنی گفتگو میں شامل فرماتے۔

آپ ﷺ جلوت میں، خلوت میں، مسجد میں میدان جنگ میں باتوں باتوں میں ضروری معلومات بہم پہنچا دیا کرتے تھے۔

قصوں کے ذریعہ تعلیم

قصے کے انداز میں کئی گہرائی رکھتی ہے۔ قرآن پاک

میں اللہ تعالیٰ نے تعلیم و تربیت، انہیں نصیحت کرنے اور بہت سی حکمتیں
قصوں کے ذریعہ سکھائی ہیں۔

”ان کے قصوں میں اہل عقل کے لئے بڑی عبرت ہے۔“

(سورہ یوسف)

شک، روکھی اور الجھی ہوئی گفتگو آدمی پر اکتاہٹ طاری کر دیتی
ہے جب کہ قصے کہانیاں مقصدیت کو بہت بلیغ انداز میں بیان کرنے کا
ذریعہ ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی تربیت کرتے ہوئے قصے بھی
بیان فرمائے، مثلاً رحم، شفقت اور نرم دلی کی تعلیم دیتے ہوئے ایک
مرتبہ فرمایا: ”ایک آدمی راستے سے جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔
اس نے ایک کنواں دیکھا اور اس سے سیراب ہو کر پانی پیا۔ اس نے
دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس شخص
نے اپنے دل میں کہا کہ اس کتے کا بھی پیاس سے وہی حال ہوگا جو میرا
تھا۔ پھر اس نے اپنے موزے میں پانی بھر کر نکالا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ
نے اس کا یہ عمل قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی۔“

صحابہ کرامؓ نے یہ قصہ سن کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا
جو پاپوں سے صلہ رحمی کا بھی ہمیں اجر ملے گا؟“
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہر جاندار کو آرام پہنچانے میں اجر
ہے۔“ (صحیح بخاری)

مثالوں کے ذریعہ تعلیم

مثالوں کے ذریعے کوئی نکتہ سمجھانا اور ذہن نشین کرنا زیادہ آسان
ہے۔ تعلیم و تدریس کا یہ ذریعہ اصول ہمیں پیغمبرانہ تعلیمات میں واضح
طور پر نظر آتا ہے۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”اچھے برے دوست کی مثال مشک والے اور لوہار کی طرح ہے۔ مشک
والا تم کو مشک دے گا۔ اگر نہ بھی دے تو کم از کم اس کے پاس بیٹھنے سے
تمہیں اچھی خوشبو ہی ملے گی جب کہ لوہار کے پاس بیٹھنے سے یا تو
تمہارے کپڑے جل جائیں گے یا تمہیں بدبو محسوس ہوگی۔“ (صحیح بخاری)
حضور نبی کریم ﷺ کو کسی سلسلے میں کچھ معلومات دینا ہوتی تو اکثر
اطلاعی انداز بیان اختیار کرتے۔ ایسے مواقع پر اختصار کو ملحوظ رکھتے۔

اپنے ارشاد کو واضح کرنے کے لئے بر محل تشبیہات و تمثیلات سے بھی
اس طرح کام لیتے کہ حقائق کو یا مخاطب کی آنکھوں کے سامنے
آجاتے۔ مثلاً آخرت کے مقابلے میں دنیا کی حقیقت کو واضح کرتے
ہوئے فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں بس ایسی ہے جیسے کہ تم
میں سے کوئی اپنی ایک انگلی دریا میں ڈال کر نکال لے اور پھر دیکھے کہ
پانی کی کتنی مقدار اس میں لگ کر آئی ہے۔ (مسلم شریف)

سوالوں کے ذریعہ تعلیم

حضور نبی کریم ﷺ اکثر کوئی سوال کر کے پہلے اپنے معلمین کو
اپنی طرف متوجہ کرتے اور ان کے تجسس کو ابھارتے پھر ان کے سامنے
اپنی بات پیش کرتے۔ کبھی کچھ کہنا ہوتا تو اسے سوالات کی شکل میں
رکھتے اور پھر صحیح جواب ارشاد فرماتے اور دوسروں کو بھی آزادی سے
پوچھنے کا موقع دیتے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد
فرمایا کہ ”درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے خزاں میں
نہیں جھڑتے ہیں وہ درخت مومن کی طرح ہے مجھے یہ بتاؤ کہ وہ کون سا
درخت ہے؟“

لوگوں کا دھیان جنگلی درختوں پر گیا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور
کا درخت ہے، لیکن مجھے شرم آئی کہ بڑوں کے سامنے کچھ کہوں۔“
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ ہی فرمائیں
کہ وہ کون سا درخت ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ کھجور کا درخت ہے۔“ (صحیح بخاری)
اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ تدریس کو دلچسپ بنانے کے لئے
بعض اوقات موقع کی مناسبت سے مثال دینا اور کبھی کبھار طلباء سے
پوچھنا چاہئے۔

حالاتِ حاضرہ سے باخبر

ہمارے دور کے بہت سے معلمین حالاتِ حاضرہ کو زیادہ اہمیت
نہیں دیتے۔ ہم جس دنیا میں رہتے ہیں وہاں حالاتِ حاضرہ

Current Affair سے ہماری دلی وابستگی ہونا لازمی بات ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مومن زمانے کی بصیرت رکھتا ہے۔“

یعنی مومن کی نظر بدلتے دور کے تغیرات اور واقعات پر رہتی ہے۔ بصیرت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان واقعات پر مستحکم رائے بھی رکھتا ہے اور عام لوگوں سے زیادہ ان پر گہری نظر رکھتا ہے۔

اعادہ یاد ہرانا

اعادہ یا کسی بات کو دہرانے سے انسان کسی بھی بات کو زیادہ آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ جدید تجرباتی تحقیقات نے یادداشت اور تکرار سے معلومات ذہن پر نقش ہو جاتی ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کو کسی بات کی تعلیم فرماتے تو اکثر اسے تین مرتبہ دہراتے تاکہ بات اچھی طرح سمجھ لی جائے۔

انٹرایکٹیو تعلیم

حضور نبی کریم ﷺ نے تعلیم و تربیت کے لئے دیگر ذرائع کا استعمال بھی کیا، رسول پاک ﷺ کے طریقہ تعلیم و تربیت کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ کوئی بات عملی طور پر سمجھانے کی ضرورت پڑتی تو آپ ﷺ اسے عملی طور پر سمجھاتے۔ رسول ﷺ اپنی بات کو واضح کرتے۔ اس طرح مخاطب کے سامنے بات پوری طرح واضح ہو جاتی۔

ایک دن رسول پاک ﷺ صحابہ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے زمین پر لکیریں کھینچی اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے، پھر اس سیدھی لکیر کی دائیں جانب دو لکیریں کھینچیں اور دو لکیریں بائیں جانب اور فرمایا کہ یہ لکیریں شیطان کے راستے ہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے سیدھی لکیر پر دست مبارک رکھا اور سورۃ انعام کی آیت تلاوت فرمائی: ”اور یقیناً یہی میری سیدھی راہ ہے لہذا اسی پر چلتے جاؤ اور دوسری راہوں کے پیچھے نہ جانا، ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے، اللہ نے تمہیں اپنی باتوں کا حکم دیا ہے تاکہ تم متقی ہو جاؤ۔“ (ابن ماجہ)

مقصد تعلیم واضح کرنے کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ نے لوگوں

کی تعلیم و تربیت اتنے زبردست انداز میں فرمائی کہ موجودہ دور کا کلہر تعلیم اسے دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے۔ یہ بات اس لحاظ سے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ تعلیم و تربیت کے یہ پیغمبرانہ اصول اللہ کے پیغام کے فروغ اور اشاعت کا ذریعہ بنے۔

آج قوموں کی برادری میں امت مسلمہ کے مقام کا جائزہ لیجئے ہوئے یہ سوچئے کہ مسلمانوں کی پسماندگی کے اسباب کیا ہیں۔؟ تو اسے ساغر کرنے سے ہی یہ واضح ہو جائے گا کہ اس پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان زندگی کے مختلف شعبوں میں قرآن اور حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا نہیں۔

اگر مسلم معاشرے، اسلامی ممالک کی حکومتیں، پالیسی ساز ادارے، تعلیمی مراکز اور معلمین قرآنی احکامات اور حضرت محمد ﷺ کی ہدایات اور تعلیمات پر ٹھیک طرح عمل پیرا ہو جائیں تو مسلمان دوبارہ عروج حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کام کے لئے سب سے پہلا قدم علم کی اہمیت کو سمجھنا اور فروغ تعلیم کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات ہیں۔ جب تک معیاری تعلیم معاشرے کے غریب ترین طبقات تک فراہم نہیں کی جاگی ترقی کا خواب محض خواب رہے گا۔

چار لوٹ

بعض حکماء سے منقول ہے کہ:-

انسان کو چار لوٹ سے واسطہ پیش آتا ہے۔

(۱) ملک الموت، اس کی روح کو لوٹ لیتا ہے۔

(۲) ورثہ اس کا مال لوٹ لیتے ہیں۔

(۳) کیڑے اس کا جسم لوٹ لیتے ہیں۔

(۴) دشمن (جن کی دنیا میں حق تلفی کی ہوگی یا ان کو تکلیف پہنچائی ہوگی) اس کا سامان نیک اعمال لوٹ لیں گے۔

دشوار ترین اعمال

اعمال میں دشوار ترین چار چیزیں ہیں۔

(۱) غصہ کے وقت معاف کرنا۔ (۲) تنگدستی میں سخاوت

کرنا۔ (۳) تنہائی میں پاکدامنی۔ (۴) جس شخص سے خوف یا امید

ہو اس کے سامنے حق بات کہنا۔

فقہی سوالات

۱۔ سوال : ایجاب وقبول میں صراحۃً لفظ نکاح نہیں کہا بلکہ کنایۃً باین طور پر کہ عورت نے کہا کہ میں نے جان، عزت اور حرمت تیرے سپرد کیا، مرد نے کہا میں نے قبول کیا، اس وقت صرف عورت کا باپ اور اس کا بالغ لڑکا موجود تھا اور کوئی نہ تھا نکاح ہوا یا نہیں؟

جواب : اگر یہ الفاظ نکاح کے ارادہ سے کہے گئے تو نکاح منعقد ہو گیا۔

۵۔ سوال : جمعہ کا خطبہ سننا فرض ہے یا واجب زید خطبہ سننے نہیں پایا اور نماز میں شامل ہوا کیا اس کی نماز ہو گئی؟

۲۔ سوال : کوئی شخص زکوٰۃ کا پیسہ کسی مستحق کو بلا اس کے طلب کرنے اور کہنے کے دیدے تو زکوٰۃ ادا ہو گئی یا نہیں؟

جواب : خطبہ جمعہ کا فرض ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ جمعہ کی نماز سے پہلے خطبہ ضرور ہونا چاہئے، اور تنہا خطبہ سننا ان لوگوں پر واجب ہے جو کہ خطبہ کے وقت حاضر ہوں پس اگر کوئی شخص خطبہ ختم ہونے کے بعد آیا اور جماعت میں شامل ہو گیا اس کی نماز ہو گی اور خطبہ میں حاضر نہ ہونے اور نہ سننے کی وجہ سے جو قصور ہوا اور تاخیر سے آنے میں اس سے استغفار اور توبہ کرے اور آئندہ کو احتیاط رکھے۔

جواب اس صورت میں زکوٰۃ ادا ہو جائے گی کیونکہ جس کو زکوٰۃ دی جاوے اس پر ظاہر کر دینا ضروری نہیں ہے، البتہ وہ محل اور مصرف زکوٰۃ ہونا چاہئے۔

۶۔ سوال : ایک امام سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے صراط الذین پر قیام کرتے ہیں اور سانس بھی توڑ دیتے ہیں، تو کیا نماز ہوئی یا نہیں۔

۳۔ سوال : برادری نے شوہر سے کہا کہ تم اس کو روٹی کپڑا دیدو اگر دو گے تو وہ اپنی دوسری شادی کرے گی، شوہر نے اقرار کر لیا میں روٹی کپڑا دوں گا اور کہا میرا وہی اطلاق طلاق سمجھا جائے اب وہ شوہر اس کی خبر گیری نہیں کرتا آیا یہ طلاق لے کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

۷۔ سوال : ایک شخص امام جمعہ خطبہ اولیٰ میں حمد و ثناء ذات باری تعالیٰ و خطبہ آخرہ میں آیات قرآنی و درود شریف پڑھے، ذکر آل اطہار و صحابہ کبار نہیں کرتا، ایسی حالت میں نماز جائز ہوگی یا نہیں۔

جواب : شوہر کا اگر یہ مطلب تھا کہ اگر میں روٹی کپڑا نہ دوں تو اقرار طلاق سمجھا جاوے تو اس صورت میں جگہ اس نے روٹی کپڑا نہیں دیا موافق اس کے اقرار کے اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی بعدہ عدت کے دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔

۸۔ سوال : ایک شخص کی زوجہ نماز تو پڑھتی ہے لیکن محبت سے نہیں پڑھتی، اور نامحرم سے آواز کا پردہ نہیں کرتی۔ ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے؟

جواب : ایک شخص کی زوجہ نماز تو پڑھتی ہے لیکن محبت سے نہیں پڑھتی، اور نامحرم سے آواز کا پردہ نہیں کرتی۔ ایسی بیوی کو شوہر طلاق دے یا کیا کرے؟

استخراجی حسابی جدول

محترم قارئین کرام! آج کے دور میں ہر شخص پریشان ہے اور اپنی پریشانی کے حل کے لئے وہ در بدر روحانی معالجین کی تلاش میں رہتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ملک پاکستان میں روحانیت کے بارے میں باقاعدہ کوئی نظام اور انتظام موجود نہیں۔ کوئی پوچھنے اور پڑتالی کرنے والا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر چوک گلی کوچے میں روحانیت کی دوکانیں کھلی ہوئیں ہیں، سادہ عوام کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔ اس عظیم روحانی مشن میں ان دھوکہ باز اور نوسر بازوں کی وجہ بدنامی کے ڈر سے مخلص لوگ بھی اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔ ہاشمی روحانی مرکز، ماہنامہ طلسماتی دنیا کی جانب سے ایک خاص استخراجی حسابی جدول شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کی مدد سے عام انسان بھی اپنا حساب خود لگا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ روحانی معالجین جو کہ جذبہ خدمت کے تحت عوام الناس کی روحانی مدد کرتے ہیں۔ استخراجی حسابی جدول سے بآسانی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جب ایک بار حساب کر چکے ہوں اور اسی شخص کا دوبارہ حساب کرنے کا ارادہ ہو تو کم و بیش ۷۲ گھنٹے گزارنے کے بعد کیا جائے۔ انشاء اللہ بالکل درست حساب آئے گا۔ یہ جدول عرصہ دراز سے پوشیدہ تھا ہمارے بزرگوں سے نسل در نسل چلتا آ رہا ہے۔

استخراجی حسابی جدول سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے بہت آسان طریقہ دیا جا رہا ہے جو کہ کچھ اس طرح ہے کہ سب سے پہلے سائل کا نام مع والدہ کے عدد ابجد قمری حاصل کریں۔ بعد حاصل شدہ اعداد درج ذیل جدول کے خانہ ۲ میں جس دن حساب کیا جا رہا ہو گے اعداد یوم لیں، ان کل حاصل عدد کو ۷ پر تقسیم کریں۔ تقسیم کرنے پر باقی اعداد جو حاصل ہوں اسے خانہ نمبر ۳ یعنی خانہ قسمت میں دیکھ کر کیفیت معلوم کی جاسکتی ہے۔

مثال: علی بن عابدہ کا حساب کرنا ہے، اعداد قمری علی بن عابدہ ۱۹۲ برآمد ہوئے۔ بدھ کے دن سوال کیا گیا، لہذا اعداد یوم خانہ ۲ سے حاصل کئے۔ $۲۰۳ = ۱۹۲ + ۱۱$ حاصل ہوئے۔

$۲۹ = ۲۰۳ + ۷$ بتایا۔ حاصل ہوا (باقی کچھ نہ بچا)

حاصل عدد ۲۹ کو جب خانہ کیفیت میں دیکھا گیا تو ظاہر ہوا کہ سائل پر شیطانی قوتیں مسلط ہیں۔ گندی جگہ غیر مسلموں کے قبرستان میں اعمال کئے یا دفن ہیں۔ مقصد تباہ و بربادی۔ یہ عمل کرنے والے نچلے درجہ کے لوگ ہیں۔

خانہ نمبر ۱	خانہ نمبر ۲	خانہ نمبر ۳	کیفیت	بطرف
یوم	اعداد یوم	خانہ قسمت	اثرات بسبب	وجہ پریشانی
اتوار	۶۰۸	۱	نہیں	مالی تنگی
پیر	۲۱۲	۲	آسیب مسلط	لڑائی جگوا بندش رزق
منگل	۱۳۰	۳	جنات مسلط	لڑائی جھگڑا بیماری
بدھ	۱۱	۵	اثرات	بندش ہر قسم عقل بند
جمعرات	۷۱۳	۳	پڑھائی کے اثرات	مالی تنگی، پریشانی
جمعہ	۱۱۸	۶	نہیں	عشق، محبت، پیار
ہفتہ	۳۹۰	۰	شیطانی قوتیں	گندی جگہ غیر مسلم قبرستان
				تباہ و بربادی

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

بھیجا

اس کے عام فائدے دو ہیں تقویت دماغ اور تقویت باہ اس کا سبب یہی ہے کہ بھیجا ان دونوں قوتوں کا مرکز ہوتا ہے اس لئے ہر بھیجا ان دونوں فائدوں کا حامل ہے، اس کے علاوہ اس کا عام فائدہ بدن کے ان امراض کا ازالہ ہے جو خشکی سے پیدا ہوتے ہیں، چنانچہ آنتوں کی خشکی کا قبض اس سے زائل ہوتا ہے اور وہ خشک جو خشکی سے پیدا ہوتا ہے اس کا بھی یہ ایک اچھا علاج ہے اور اس کا ایک بڑا فائدہ زہروں کی تاثیر کا ازالہ بھی ہے وہ زہر کھایا ہوا ہو یا کسی زہریلے جانور کے ڈسنے کا ہو، مختلف بھیجوں کے مخصوص فوائد یہ ہیں۔

(۱) گانے کا بھیجا: سرکہ میں ملا کر طلوع آفتاب سے قبل برص پر ملنا اس کا ازالہ کرتا ہے۔

(۲) مرغ کا بھیجا

خصوصیت سے سانپ کے زہر میں مفید ہے اور درد کو ساکن کرتا ہے اگر شراب کے ساتھ اس کو کچا استعمال کیا جائے ایسی صورت میں اس کا استعمال نکسیر کا خون بند کرنے میں بہت ہی موثر ہے، خصوصاً وہ نکسیر جس کا تعلق دماغی پردوں سے ہو اس کے علاوہ یہ منہ سے خون آنے کی تمام صورتوں میں مفید ہے اس کو پکا کر ہمیشہ کھاتے رہنا کند ذہن پیدا کرتا ہے۔

(۳) اونٹ کا بھیجا: اس کے خشک کئے ہوئے کا سفوف سرکہ کے ساتھ مرگی کو زائل کرتا ہے۔

(۴) بطخ کا بھیجا: اس کا لیپ درم مقعد کو خصوصیت سے اور دوسرے اورام کو تحلیل کرتا ہے۔

(۵) بھیڑ کا بھیجا: کثرت سے اس کا کھانا کند ذہن

غذا سے علاج کا ایک ضروری شعبہ حیوانی عضو سے علاج ہے، اگر یزی میں اس کو اوپی تھراپی کہتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ اس کا موجد برون سکورد ہے لیکن اس ”موجد“ سے بہت پہلے یونانی طب کا ایک بڑا عالم علامہ علی حسین گیلانی، یہ بتا چکا تھا کہ ”اطبا کا قول ہے کہ حیوان کا ہر عضو انسان کے اسی عضو کو قوت دیتا ہے“ اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ گیلانی سے بھی بہت پہلے اس طریقہ علاج کی ایجاد ہو چکی تھی جس کا ”موجد“ برون سکورد ہے۔

اس طریقہ علاج کا فلسفہ ہے کہ بدن انسان میں جتنی قوتیں ہیں وہ ساری کی ساری حیوانات میں بھی ہیں، پس جب حیوان کا کوئی حصہ کھایا جاتا ہے تو اس کی بہت خصوصی اہمیت بدن انسان کے اس حصہ کا تغذیہ ہے جو اس حیوانی حصہ کے مثل ہے اس طرح وہ قوت جو اس حیوانی حصہ میں ہے اس کے مثل انسانی حصہ میں منتقل ہو جاتی ہے اور یہی اس کی تقویت کا باعث ہیں ”جوہر خفیہ“ کی ایجاد اسی اصول پر ہے اور کسی عضو کی تقویت ہی اس کے امراض کا ازالہ کرتی ہے لیکن کسی حیوانی عضو کا فائدہ اس انسانی عضو تک محدود نہیں ہے اس کے علاوہ بھی اس میں فوائد ہیں وہ بھی حیوانی عضو کے بیان میں مذکور ہیں۔

اوپی تھراپی کے دائرہ کو حیوانی اعضاء تک محدود رکھا گیا ہے لیکن اس کی وسعت میں غذائی نباتات بھی شامل ہیں ان میں بھی اعضاء کی تقسیم ہے اور ہر عضو کی مخصوص قوت ہے اور یہ قوت انسان کے اس کے مشابہ عضو میں ٹھیک اسی طرح منتقل ہوتی ہے جس طرح حیوانی عضو کی قوت منتقل ہوتی ہے پس ہمارا اوپی تھراپی برون سکورد سے بہت زیادہ وسیع ہے اب ہم ان اعضاء سے علاج کی تفصیل لکھنا شروع کرتے ہیں، پہلے حیوانی اعضاء سے علاج کا بیان ہوگا پھر نباتاتی اعضاء سے۔

کاباعث ہے۔

(۶) **بکری کا بھیجا:** بھیڑ کے بھیجے کے مطابق۔

خرگوش کا بھیجا

پکایا ہوا ریشہ اور فاج وغیرہ میں بہت مفید ہے، کچا بھیجا مسوڑھوں پر ملنا بچوں کے دانت آسانی سے نکلنے دیتا ہے، سرکہ اور کسی روغن میں پکا کر بدن میں مالش کرنے سے سانپ وغیرہ اس سے دور بھاگتے ہیں وہ جو کی مقدار میں تازہ دودھ کے ساتھ سات روز تک استعمال کرنے سے بالوں میں سفیدی نہیں آتی ہے۔

چکور کا بھیجا: شراب کے ساتھ اس کا استعمال یرقان

کا ازالہ کرتا ہے۔

کلنگ کا بھیجا: میتھی کے پانی میں اس کو ملا کر ہاتھ

پیر کے ورم پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے اور اس کا آنکھوں میں لگانا شب کوری کا ازالہ کرتا ہے۔

مرغابی کا بھیجا: اس کا لیپ ورم مقعد پر بہت مفید ہے۔

چوزہ کا بھیجا: دو گرام یہ اور ذرا سی ان کی کٹیجی ملا کر

کھانا مرگی میں مفید ہے۔

دل: اس کا عام فائدہ انسان کے دل کی تقویت ہے۔

جگر: اس کا بنیادی فائدہ انسان کے کمزور جگر کی تقویت ہے

اس لئے جگر کے وہ سب امراض جو جگر کے ضعف سے پیدا ہوتے ہیں ان کے علاج کی یہ ایک ضروری دوا ہے۔

بکری کا جگر: اس کی رطوبت جو اس کو گرم کرنے سے

نکلتی ہے، آنکھ میں لگانے سے رتوندگی دور کرتی ہے۔

بھیڑ کا جگر: بھنا ہوا قابض ہے دستوں کو روکتا ہے،

ڈھیلے پاخانہ کا قوام بھی سخت کرتا ہے۔

چکور کا جگر: اس کا خشک سفوف ساڑھے چار گرام کی

مقدار میں مرگی کی ایک اچھی دوا ہے۔

بارہ سنگھ کا جگر

اس کو چیر کر اس میں سفید مرچ اور پیپل پسی ہوئی چھڑکیں پھر اس

کو گرم کریں اس وقت اس کو نکالیں، اس کو آنکھ میں لگانا رتوندگی کو دور کرتا ہے اور موتیابند کے شروع میں بہت مفید ہے، اس کا دوسرا طریقہ استعمال یہ ہے کہ اس کو بھون کر باریک پیس لینا چاہئے اس کا آنکھ میں لگانا بھی رتوندگی ضعف نظر اور موتیابند کی شروعات میں مفید ہے۔

اونٹ کا جگر: آنکھ میں اس کا استعمال نظر کو تیز کرتا ہے

اور موتیابند میں بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

تلی: اس کا بڑا اور خاص فائدہ انسان کی تلی کو قوت پہنچاتا ہے اس وجہ سے اس کے بہت سے امراض میں اس کا استعمال مفید ہے۔

پھپھڑے

یہ انسان کے اس پھپھڑے کی اصلاح کرتا ہے جو مریض ہو چکے مرض سل کا، پھپھڑے مریضوں اور کمزوروں کے لئے بجائے گوشت کے اس کا استعمال مفید ہے، یہ قابض ہے اس کو گرم کرنے سے جو رطوبت نکلتی ہے اس کو مسوں اور داد پر لگانا ان کو زائل کرتا ہے، پھپھڑے کو جلا کر استعمال کرنا آنتوں کی خراش دور کرتا ہے، کچے پھپھڑے کا لیپ اس زخم کو دور کرتا ہے جو پیر میں جوتے اور موزے سے ہوتا ہے۔

اونٹ کا پھپھڑہ: اس کا لیپ پیر کے اس زخم کے

لئے زیادہ مفید ہے جو موزے اور جوتے سے ہوتا ہے اور جھانٹیں پر اس کا لیپ مفید ہے۔

زبان: انسان کی زبان میں قوت بڑھاتی ہے اس وجہ سے اس

کے ضعف سے جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان میں مفید ہے۔

گردہ: انسان کے گردہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے اس لئے

ضعف گردہ اور اس کے امراض میں مفید ہے۔

خصیہ: یہ انسان کے خسیوں کے لئے مقوی ہے جو ہر "خصیہ"

کی تیاری اسی اصول پر ہے، فائدے میں سب سے بہتر مرغ کا خصیہ ہے، تقویت باہ پر خصیہ کا عام فائدہ ہے۔

ہرن کا خصیہ: اس کو چیر کر اس پر نمک اور زیرہ پسا ہوا

چھڑک کر سکھالیا جائے اس کا حمل حیض کو بند کرتا ہے۔

بارہ سنگھ کا خصیہ: اس کا خشک سفوف شراب کے ساتھ سانپ کے

زہر کا تریاق ہے۔

مدرسہ مدینۃ العلم

قرآن حکیم کی مکمل

تعلیم و تربیت کا عظیم الشان مرکز

زیر اہتمام

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

مدرسہ مدینۃ العلم

اہل خیر حضرات کی توجہ اور اعانت کا مستحق اور امیدوار ہے

مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ

کون ہے جو خاصۃ اللہ کے لئے

میری مدد کرے؟ اور ثواب دارین کا حق دار بنے۔

IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

A.C.N0

019101001186

ICICI BANK SAHARANPUR

IFSC COD N. ICI000191

تجربات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے مدرسہ مدینۃ العلم کی مدد کی ہے آج ان کا کاروبار عروج پر ہے۔ اگر آپ ترقی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ بھی اس مدرسے کی مدد کے لئے اپنا ہاتھ بڑھائیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

آپ کا اپنا مدرسہ

مدرسہ مدینۃ العلم

محلہ ابوالعالی دیوبند (یوپی) 247554

فون نمبر: 09897916786-09557554338

مکے کا خضہ: ان کو چیر کر اس میں زراوند مر حرج، بورہ ارمنی اور زہر ہوا چڑک کر سکھالیں پھر اس کا استعمال کریں تو دمہ، کھانسی، درد جگر اور مثانہ میں فائدہ پہنچاتا ہے اور تلی کو گھٹاتا ہے۔

کلمہ

سل اور معدہ اور آنتوں کے زخم میں گوشت مضر ہے مگر کلمہ مفید ہے اس کا ایک بڑا فائدہ جسم میں تری پیدا کرتا ہے اس لئے سینہ اور حلق کے خشک امراض جیسے کھانسی وغیرہ میں مفید ہے اس کے علاوہ خشک جیسے امراض میں بھی مفید ہے، اس مقصد کے لئے اس کے جوشاندے کا نطول بھی مفید ہے اس کے جوشاندہ کی کٹی اور غرغره ہونٹ اور زبان کے پھٹنے اور زخم میں مفید ہے۔ خرگوش کا کلمہ اس کو جلا کر سرکہ ملا کر ہالخورہ پر لگانا مفید ہے۔

نمک سود چھوٹی مچھلی کا سر: اس کو جلا کر مقعد کی خراش، کوب کی خراش، ورم گردہ اور ہر ورم صلب پر لگانا مفید ہے۔

نمک سود مچھلی کا سر: جلایا ہوا بچھو کے ڈنک کی تکلیف میں مفید ہے۔

کیوتر کا سر: مع پروں کے جلایا ہوا آنکھ میں لگانے سے رتوندگی اور نظر کی کمی کو دور کرتا ہے۔

تعجب

☆ تعجب ہے اس پر جو دنیا کو فانی جانتا ہے پھر بھی اس سے محبت کرتا ہے۔
☆ تعجب ہے اس پر جو حساب کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مل جمع کرتا ہے۔

حادثہ

☆ مزدور نے تنخواہ میں اضافہ کا مطالبہ کرتے ہوئے کارخانہ کے مالک سے کہا۔

”جناب میری شادی ہو گئی ہے۔“

مالک بولا: ”کارخانہ کے باہر ہونے والے حادثات کے ہم ذمہ دار نہیں۔“

مختلف غذائیں کتنی دیر میں ہضم ہوتی ہیں

مختلف غذاؤں کے ہضم ہونے کے اوقات

غذا	منٹ	ہضم کے لئے وقت، گھنٹہ	تیز کے گوشت کا کباب	۰۳
آلو	۳۰	۰۳	مرغے کے گوشت کا کباب	۰۳
ابی ہوئی بند گوبھی	۳۰	۰۳	نیم پرشت انڈا	۰۲
پکی ہوئی ترکاریاں	۳۰	۰۳	سخت ابلا ہوا انڈا	۰۳
چقندر	۴۵	۰۳	تلا ہوا انڈا	۰۳
ابی ہوئی پھلیاں	۴۵	۰۳	بکری کا شوربا	۰۳
نیم کی پھلیاں	۰۰	۰۳	بکری کا گوشت بریاں	۱۵
شالجم	۳۰	۰۳	بکرے کا گوشت بریاں	۱۵
مونگ کی دال	۳۰	۰۲	پالتون بھجلی	۰۳
ہر قسم کی دال	۳۰	۰۲	جھلی بھجلی	۰۳
گیہوں کی تازہ روٹی	۳۰	۰۳	چوزے کا شوربا (مرغے)	۰۳
باجرے پاکی کی روٹی	۴۰	۰۳	بھیڑ بکری کا بھنا ہوا گوشت	۰۳
جو کی روٹی	۴۰	۰۳	پنیر	۰۳
کچا پھینٹا ہوا انڈا	۳۰	۰۱	دودھ	۰۲
کچا انڈا	۰۰	۰۲	کھن	۰۳
گاجر	۳۰	۰۳	پلاؤ	۰۳
ابی ہوئی گاجر	۱۵	۰۳	مچھلی کا کباب	۰۳
گوبھی	۳۰	۰۳	مور کا گوشت چکنا بریاں	۰۵
جو کا شوربا	۳۰	۰۱	مور کے گوشت کے کباب	۰۲
ابلے ہوئے جو	۰۰	۰۲	مور کا گوشت نمک آمیز تلا ہوا	۰۵
ابلے ہوئے چاول	۳۰	۰۱	کاڈ مچھلی سکھا کر ابالی ہوئی	۰۳
ماش کی دال	۴۵	۰۲	ساگودانہ	۰۱
مرغ کا گوشت	۴۵	۰۳	اراروٹ	۰۱
گائے کا گوشت بریاں	۳۰	۰۳	شیریں سیب	۰۲
گائے مرغ کا گوشت مسالہ دار	۰۰	۰۳	ترش	۰۲
مچھلی	۰۰	۰۳	پختہ شیریں میوہ جات	۰۱
بکری اور بھینٹ کے گوشت کے کباب	۰۰	۰۳	سخت وترش میوہ جات	۰۳

مستند کی طنز و مزاح

اذان بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستیوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

کرائی جاتی ہے اور جب یقین پختہ ہو جاتا ہے تو پھر ان چیزوں کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی، تم نے قرآن حکیم کی یہ آیت نہیں پڑھی۔ **وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ**۔ تم اپنے رب کی عبادت اس وقت تک کرو جب تک تمہیں یقین ہو جائے۔ جس کا یقین کامل ہو گیا پھر اس کو نماز روزے کی کیا ضرورت ہے۔

اس دلیل کے سامنے میں بے بس سا ہو گیا اور عقل کے سارے طوطے اڑ گئے، انہوں نے مجھے حیرت زدہ دیکھ کر کہا، کچھ دن اگر صوفیوں کی صحبت میں بیٹھو گے تو تمہیں اندازہ ہوگا کہ صوفیوں کی رشتے داری خدا سے کتنے قریب کی ہے، ان صوفیوں سے مشورہ کئے بغیر اللہ میاں کچھ نہیں کرتے۔

اور اس طرح کی باتیں ان کے خاندان کے بارے میں درجنوں کہتے ہیں اور یہ تک اڑاتے پھرتے ہیں کہ ان کے خاندان کے دودھ پیتے بچے بھی صاحب کرامت ہوتے ہیں۔ صوفی اذان لڑا ل ایک بار کہہ رہے تھے کہ صوفی شہتوت کے پردادا جب چھوٹے تھے اور اپنی ماں کا دودھ پیتے تھے تو کئی بار ایسا بھی ہوتا تھا کہ ماں بچے کو چھوڑ کر کسی تقریب میں چلی جاتی تھی۔ جب صوفی شہتوت کے پردادا کو بھوک لگتی تھی تو وہ ماں سے کوسوں دور ہوتے ہوئے بھی دودھ پی لیا کرتے تھے، ماں کو صاف محسوس ہوتا تھا کہ کوئی دودھ پی رہا ہے جب کہ دور دور تک ان کا بچہ موجود نہیں ہوتا تھا۔ صوفی اذان لڑا ل قسم کھا کر بتا رہے تھے کہ اس طرح کی ہزاروں کرامتیں کسی کتاب میں چھاپی گئی تھیں لیکن یہ کتابیں اب بالکل نایاب ہو چکی ہیں اور اب یہ کتابیں کسی کو خوابوں میں بھی دکھائی نہیں دیتیں۔ صوفی ہلیم کی سسرال بھی پہنچی ہوئی ہستیوں پر مشتمل ہے، ان حضرات کی کرامتیں بھی اتنی ساری ہیں کہ اگر کوئی سنانے لگے تو قیامت آجائے گی لیکن کرامتیں ختم نہیں ہوں گی۔

صوفی ہلیم جو برادر خورد ہیں صوفی شہتوت کے اور صوفی شہتوت کے بارے میں تو شاید آپ جانتے ہی ہوں گے کہ مادرزاد قسم کے صوفی ہیں ان کے جدا مجد کو کچھ کئے دھرے بغیر ایک عالم نے اپنا پیشوا اور اپنا پیر تسلیم کر لیا تھا اور دو پر قدیم کے ایک بزرگ نے تو دن دھاڑے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ ان کی آنے والی نسلوں میں تصوف کا سلسلہ اس صورت میں بھی برقرار رہے گا جب ان کی اولادیں نماز روزے سے پوری طرح غافل ہو چکی ہوگی۔ جب پہلی بار میں نے یہ بات سنی تو حیرت کے دریا میں ڈبکیاں کھانے لگا تھا، لیکن پھر فوراً ہی خود کو سنبھالتے ہوئے میں نے کہا تھا کہ یہ بات پلے نہیں پڑی۔

پلے پڑے گی بھی نہیں، کسی کہنے والے نے کہا تھا کیوں کہ اس طرح کی روحانیت سے لبریز باتیں ان لوگوں کے پلے نہیں پڑتیں جن کا ایمان زنگ آلود ہو۔

میں دوبارہ حیرت کے کسی دریا میں غوطے لگانے والا ہی تھا کہ وہ صاحب بولے، اپنے ایمان کی اصلاح کرو اور اپنی عقل کی کسی صاحب عقل سے مرمت کرا لویہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے۔ میں چپ سا دمے بیٹھا تھا اور وہ مجھے اس طرح گھور رہے تھے جیسے وہ تیس مار خاں ہوں اور جیسے ان کے سوا اس کائنات میں کوئی صاحب عقل نہ ہو۔

میں نے کانپتے ہوئے لب و لہجہ میں کہا۔ سنا ہے کہ کوئی مسلمان اگر جان بوجھ کر نماز چھوڑ دیتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور کسی کافر کو تصوف کی دولت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔

وہ صاحب بولے۔ تم عقل کے اعتبار سے ابھی نابالغ ہو اور ایمان و معرفت کے حساب سے اس کسں بچے کی مانند جو چلنے کے شوق میں گرنا پڑتا ہے۔ ارے بیٹی نماز روزہ کی مشق تو صرف یقین بنانے کے لئے

ایک دن میں کتنی بار جھوٹ بولتے ہو؟ ”میں نے پوچھا۔“
میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ ”صوفی بلغم نے کہا۔“

یہ بھی ایک شاندار قسم کا جھوٹ ہے، اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارے اندر
دجل و فریب کی کتنی صلاحیت ہیں، کیا شریف لوگوں میں جھوٹ بولنے کی
صلاحیت رکھتے ہو۔

میری کوشش تو یہ ہوتی ہے کہ لڑنے والوں میں صلح کرادوں۔ ”وہ
بولے۔“

صلح کرنا بعد کی بات ہے پہلے دو گروہ میں لڑائی کرانی ضروری
ہے تاکہ صلح کرانے کا موقع ہاتھ آسکے۔

بھائی صلح کرانے کی تمنا تو اسی وقت پوری ہوگی جب لوگوں کو آپس
میں دست و گریباں تو کرادو۔

اور لوگوں میں لڑائی کرانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

جھوٹ، مکاری، فریب، بے حیائی وغیرہ وغیرہ جیسے قیمتی
تھپیڑوں سے ہر وقت تمہیں لیس ہونا ہوگا جہاں دیکھ کر لوگ خود لڑ رہے
ہوں، ان کی لڑائی کو اور بڑھا دو، جلتی پرتیل چھڑکنے کی صلاحیت رکھو اور
جب آگ پوری طرح بھڑک جائے پھر پانی کی بالٹی لے کر درمیان میں
گود پڑو اور خود کو ”صلح جو“ اور امن پسند ثابت کرو، تمہیں رہنے کی بھی
مشق ہونی چاہئے اتنی زیادہ کہ تمہارے گرتے ہوئے آنسو دیکھ کر ان
عورتوں کو بھی رحم آنے لگے جو خود قابل رحم نہیں ہوتیں۔

لیکن مجھے رونا نہیں آتا۔
چلو رونا نہیں آتا تو کم سے کم رونے جیسی شکل تو ہنالو، برسرِ مجمع یہ
کہنے میں کیا حرج ہے کہ میں نے جب سے قوم کو ایک دوسرے سے
بھڑاتے ہوئے دیکھا کہ میری بھوک اڑ گئی ہے اور میں نے کئی ہفتوں
سے کھانا نہیں کھایا ہے۔ یاد رکھو اس طرح کے جھوٹ سے قوم بہت متاثر
ہوتی ہے اور اپنے قائد کی نظریں اُتارتی ہیں۔

میں نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا، تمہیں جھوٹ بولنے کی اتنی
مشق ہونی چاہئے کہ تمہیں خود یہ اندازہ ہونا چاہیے کہ تم سچ بول رہے ہو
اور سچ کے سوا کچھ نہیں بول رہے ہو۔ اگر تم نے بھول کر بھی اپنے جھوٹ کو
جھوٹ سمجھ لیا تو تم کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتے اور یاد رکھو کہ عیادی اور
مکاری بھی اچھے لیڈروں کا طرزِ امتیاز ہوتا ہے وہ لیڈر ہی کیا جو کسی کو چمکے

ان ہی کے خاندان کے بزرگ کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ عین
دوپہر کو ہواؤں میں اڑتے تھے اگر کوئی ہوائی جہاز ان سے ٹکرا جاتا تو اس
کے پرچے اڑ جاتے تھے لیکن انہیں ذرہ برابر بھی کوئی نقصان نہیں پہنچتا تھا
اور ان کا ایک کمال یہ بھی تھا کہ یہ روزانہ ہواؤں میں اڑتے تھے لیکن
اڑتے ہوئے نظر صرف ان لوگوں کو آتے تھے جن کی پچھلی چارپشتوں نے
کبھی کسی نے کوئی صغیرہ گناہ بھی نہ کیا ہو۔

ایک دن ایسا ہوا کہ صوفی اذاجاء اپنے چچا زاد بھائی صوفی بلغم کو
لے کر میرے پاس آئے اور انہوں نے حسن نیت کے ساتھ پوری طرح
باوضو ہو کر یہ فرمایا کہ مجھے ان کے والد صوفی قالو ملی نے بھیجا ہے اور یہ
درخواست کی ہے کہ انہیں کچھ دنوں آپ اپنی صحبت میں رکھ لیں اور ان کی
ایسی تربیت کریں کہ یہ ملک کے ایک اچھے قائد بن سکیں۔

میں ان کی کیا تربیت کر سکتا ہوں۔ ”میں نے کہا“ بلکہ میں تو یہ چاہ
رہا تھا کہ حضرت صوفی قالو ملی خود میری نوک پلک درست کر لیں اور مجھے
وہ اس قابل تو بنادیں کہ میں میدانِ حشر میں چند گھنٹوں اپنی ٹانگوں پہ تو
کھڑا رہ سکوں۔

اور ان کی سوچ تو یہ ہے۔ ”صوفی اذاجاء نے بتایا“ کے اس کی
روح کے نہاں خانوں میں چھپے ہوئے لیڈر کو اگر کوئی بیدار کر سکتا ہے تو وہ
ابوالخیال فرضی ہے، وہ آپ کو مردم شناس بھی مانتے ہیں اور یہ بھی مانتے
ہیں کہ اگر آپ نے ٹھان لی تو گھڑی کی چوتھائی میں ان کے صاحبزادے
کو نہ جانے کہاں سے کہاں تک پہنچا دو گے۔

فرمایے بر خوردار ”میں صوفی بلغم کی طرف مخاطب ہوا“ آپ تو شکل
سے بہت سیدھے لگ رہے ہو، آپ نیتا کیسے بن سکو گے اور عزیز م نیتا بننے
کے لئے کسی تربیت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جھوٹ، فریب، مکاری،
اتراہٹ، بے حیائی، ہٹ دھرمی، اسٹیج پر چیخ و پکار وغیرہ جیسی صفات پیدا
کرنے کے لئے کوئی زیادہ محنت کی ضرورت نہیں ہوتی یہ سب گدہ ہر انسان
میں ہوتے ہیں بس انہیں اچھی طرح پہنچانے کی ضرورت ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اچھا قائد بنوں۔ ”صوفی بلغم شرماتے ہوئے
بولے۔“ میرے والد سمجھتے ہیں کہ اگر آپ نے میری تربیت کر دی تو میرا
قد دوسرے نیتاؤں کی طرح اونچا ہو جائے گا اور لوگ ہر جگہ مجھے ہاتھوں
ہاتھ لیں گے۔

نہیں مانتے اور جو کبھی سچ بولنے کی غلطی بھی نہیں کرتے۔

فرضی صاحب! آپ سے التجا ہے کہ آپ مجھے ایسا نیتا بنادیں کہ مرنے کے بعد عالم برزخ میں بھی میری پوجہ ہو اور فرشتے مجھے دیکھ کر زندہ باد کے نعرے لگانے پر مجبور ہوں۔

تعلیم تمہاری کتنی ہے؟ ”میں نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا۔

کسی جماعت میں ٹیبل ہونے کے بعد پھر اور پڑھنے کی ہمت نہ ہو سکی اور اب تو یہ بھی یاد نہیں رہا کہ کس جماعت میں ٹیبل ہوا تھا۔

خیر کوئی بات نہیں، لیکن یہ بات بھی پلے سے باندھ لو کہ خود کو گریجویٹ سے کم بتانے کی غلطی مت کرنا بلکہ لوگوں کو یہ بتایا کرو کہ تم نے ہرزبان میں بی کام کیا ہے اور تم نے ایک تعلیم ایسی بھی حاصل کی ہے کہ جس کی سند پورے عالم میں صرف تمہارے پاس ہے۔

لیکن یہ تو بہت بڑا جھوٹ ہوگا۔

یہ تو کچھ بھی نہیں تمہیں اس سے بڑے بڑے اور بالکل سفید قسم کے جھوٹ بھی بولنے پڑیں گے تب ہی جے جے ہوگی اور تب ہی تم واہ واہ کیا بات ہے کہ شور و غل میں زندہ رہو گے۔ آج مودی جی کی تعلیم اور سرٹیفکیٹ پر تبصرے ہو رہے ہیں لیکن کبھی تم نے مودی جی کو شرمندہ دیکھا، وہ اپنے ۵۴ انچ کے سینے پر کل بھی فخر کرتے تھے اور آج بھی فخر کرتے ہیں ان کی بیوی ان کے خلاف احتجاج کر رہی ہے لیکن مودی جی پہلے سے زیادہ ہشاش بشاش دکھائی دیتے ہیں، وہ بیوی کے ساتھ نا انصافی کر کے بھی اتنے مطمئن اور مگن نظر آتے ہیں کہ جیسے انہوں نے گھر گھر میں دودھ کی ندیاں بہادی ہوں۔ دراصل یہی ہے لیڈروں کا کمال اور یہی ہے سیاست کا وہ جادو جو بے وقوف جتنا کہ سروں پر چڑھ کر بولتا ہے۔

برخوردار! میں نے اپنی یتیم قسم کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ بس یہ ہے تمہارا آج کا سبق، اس سبق کو اچھی طرح ازبر کر لو، پھر دوسری ملاقات میں دوسرا سبق پڑھاؤں گا، چلتے چلتے صوفی بلغم نے کہا۔ مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی، میرے ابا حضور نے آپ کا جو ناک نقشہ مجھے بتایا تھا اور آپ کی جن خوبیوں اور صلاحیتوں کا ذکر کیا تھا آپ تو اس سے کہیں زیادہ بڑھ چڑھ کر نکلے۔ میں پھر آپ سے ملوں گا اور بار بار آپ سے ملتا رہوں گا تا کہ میں ایک کامیاب نیتا بن سکوں، سلاما لیکم۔

ان کے جانے کے بعد میں گھر میں آیا تو ہلانو پوئی کیا بات آج

نہ لے سکے تمہارے پاس کوئی بھی فریادی آئے تمہیں اس کی بات سن کر یہ نیل دینی ہے کہ میں کام کروں گا، مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ میں امریکہ کا باب صدر بننا چاہتا ہوں تو آپ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر یہ کہنا ہے کہ ”مافی مشکل“ یہ کام تو میں چٹکی بجاتے ہی کرادوں گا اس کے بعد پھر آپ کو چاہئے کہ اس کا فون ریسیو نہ کریں اور اس کو بھول کر بھی پھر اپنی شکل نہ دکھائیں۔ شرم و حیا سے تمہیں اپنا ناٹھ پوری طرح توڑنا پڑے گا، اس راہ میں یاد رکھو کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم اور اگر کسی بات پر شرم آجھی جائے تو برسر عام شرم مانے کے بجائے گھر جا کر شرماؤ۔ لیڈروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر جگہ ”بے حیائی“ کی لاج رکھیں اور بے شرمی کو کہیں رسوا کرنے کی غلطی نہ کریں۔

فرضی بھائی صاحب! بے حیائی کو تو میں سمجھتا ہوں لیکن یہ مکاری کیا ہوتی ہے؟

کھادی کا لباس، سہاش چندربوس کی ٹوپی یہ مکاری ہی تو ہے، اس لباس کو دیکھ کر اچھے خاصے لوگ بھی جھانے میں آجاتے ہیں اور اس لباس کی وجہ سے لیڈر کو قوم کا پیشوا سمجھنے لگتے ہیں۔

لباس کے ساتھ ساتھ تمہاری شکل و صورت کچھ اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جسے دیکھ کر لوگ یہ سمجھنے کے خط میں مبتلا ہو جائیں کہ واقعتاً آپ قوم کے خیر خواہ ہیں اور قوم کے غم میں آپ مر چکے ہیں، آپ کی چال ڈھال کچھ اس طرح کی ہونی چاہئے کہ جسے کسی جنازے کو چار آدمی کا نہ ہادے کر قبرستان کی طرف دھکیل رہے ہوں، کھانا خوب پیٹ بھر کھائیے لیکن محفلوں میں منہ بنا بنا کر اس بات کی جگالی کرتے رہئے کہ جب سے ملک میں فرقہ دارانہ فسادات ہو رہے ہیں تب سے کھانا کڑوا لگ رہا ہے اور بھوک حلق میں اٹک کر رہ گئی ہے۔

کیا لوگ یقین کر لیں گے؟

اگر یقین نہیں بھی کریں گے تو تمہارا بگاڑ کیا لیں گے۔ ہمارے ملک میں کوئی نیتا ایسا نہیں ہے جسے دودھ کا دھلا ہوا سمجھتے ہوں لیکن نیتا جب بولتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس سے زیادہ شریف النسل اور اس سے زیادہ غم قوم میں مبتلا کوئی مرد آہن کسی ماں نے پیدا نہیں کیا، برخوردار میں نے دن کے اُجالے میں درجنوں ایسے نیتا دیکھے ہیں کہ جن کے جھوٹ پر ان لوگوں کو بھی سچ کا گمان ہونے لگتا ہے جو کسی کے سچ کو سچ

آپ کے دوستوں نے ناشتے کی فرمائش نہیں کی۔

بانو، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میرے یار دوست آخری حد تک سدھر چکے ہیں۔ اب انہیں اس دنیا سے اور اس دنیا کی لذتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ صوفی نمکین کو اتنے زیادہ نیک ہو گئے ہیں کہ اب انہیں دیکھ کر رحم سا آنے لگا ہے۔

میں سنجیدگی سے پوچھ رہی ہوں کہ آپ کے دوستوں نے ناشتے کی فرمائش کیوں نہیں کی۔

صوفی بلغم، صوفی قالو بلی کے صاحبزادے، صوفی شہوت کے ساتھ آئے تھے اور بانو تم تو جانتی ہی ہو کہ یہ دونوں کتنے خوددار ہیں۔ صوفی قالو بلی نے اپنی بیوی سے عمر بھر ایک بوسے کی فرمائش اس لئے نہیں کی کہ اس سے خودداری کی توہین ہوتی ہے۔

یہ قالو بلی وہی تو ہیں جنہوں نے خالہ مسریم کی بڑی بیٹی ثریا کو بھری محفل میں چھیڑ دیا تھا اور ہر جگہ تمام صوفیوں کے خلاف احتجاج ہونے لگا تھا۔

بانو وہ تو کچھ نیا دار قسم کے لوگوں کی شرارت تھی، صوفی قالو بلی کے بارے میں وقت کے مدیرین کا دعویٰ یہ ہے کہ انہوں نے غلط نیت سے کبھی اپنی بیوی تک کو ہاتھ نہیں لگایا، دنیا کچھ بھی کہے اور سمجھے میں تو اپنے ان دوستوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ ان سے اچھے اور شریف لوگ اس دنیا میں پیدا نہیں ہو سکتے۔

اور حیرت کی بات یہ ہے ”بانو نے کہا“ کہ آج تو آپ نے بھی ان لوگوں کو کچھ کھلانے پلانے کی فرمائش نہیں کی جب کہ دوستوں کی شکل دیکھتے ہی آپ کچن کی طرف بھاگتے ہیں اور میری خوشامد شروع کر دیتے ہیں۔

شاید یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے کہ میں نے اب تم سے دوستوں کی مہمان نوازی کرنی چھوڑ دی ہے۔ دراصل کئی ہفتوں سے میں اپنے اندر ایک خودداری محسوس کر رہا ہوں، تم نے محسوس کیا ہو گا کہ آج کل میں تم سے کچھ بھی نہیں مانگ رہا ہوں، مجھے اب بوسہ مانگنے میں تکلف ہونے لگا ہے، مجھے اب جا کر یہ احساس ہوا ہے کہ میری بھی ایک انا ہے اور میں بھی ان خوددار ماں باپ کا بیٹا ہوں کہ جو مرنا پسند کرتے تھے لیکن کسی کے آگے اپنا ہاتھ پھیلا نا پسند نہیں کرتے تھے۔

سبحان اللہ، آپ جو میں کھٹے میں کافی بدل گئے ہیں۔ ”بانو کے لہجے میں طعنت“ کل ہی کی تو بات ہے دس روپے اس طرح مانگ رہے تھے کہ جیسے کوئی نابالغ بچہ ضد کرتا ہے اس آٹا کا تہہ بلی کا جیرا کیا ہے؟ تم نہیں سمجھ سکتیں بیگم۔ اللہ کے یہاں کن فیکون کا معاملہ ہے اللہ نے جب مجھے بدلنے کا ارادہ کیا، اس نے مجھے ایک سیٹر کی چوٹائی میں بدل دیا، آج بے چارے صوفی بلغم اور صوفی شہوت کس طرح عہد ہاشو ہو کر چلتے بنے، کتنا غصوں کر رہے ہوں گے اور بیگم تم کو بھی اس بات کی توفیق نہ ہو سکی کہ تم ان کا ہاتھ پکڑ کر کہیں کہ میں بغیر ناشتے کے نہیں جاؤں گا۔

دووں کی، میں اللہ کے ان نیک بندوں سے کیسے نظریں ملاؤں گا۔

نظر ملانے کی ضرورت ہی کیا ہے، میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ ان اٹھائی کیروں سے کبھی نظریں نہ ملائیں تو اچھا ہے۔

بیگم، اللہ سے ڈرو۔ یہ لوگ خاندانی صوفیاء ہیں، ان کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرنے سے تمہاری ماقبت کا ستیاناس ہو سکتا ہے، ”میں نے اپنی گفتگو کو مدلل کرتے ہوئے کہا۔“ مسٹر چراغ الدین نوشادر نے اسی طرح کی ایک بات ان کے خاندان کے بارے میں کہہ دی تھی ان کی آنے والی سات پشتوں پر جہنم واجب ہو گئی، ان کی برادری میں اب جو بھی مرتا ہے بے حساب جہنم میں جاتا ہے۔

ٹھیک ہے میں بھی جہنم میں چلی جاؤں گی۔ بانو کا موڈ مزید خراب ہو گیا لیکن میں آپ کے ان سڑک چھاپ دوستوں کا کلمہ نہیں پڑھ سکتی، آجاتے ہیں صبح صبح اور کر جاتے ہیں سارے گھر کا ماحول خراب۔

بانو کی یہی مشکل ہے جب یہ پتنگ کی ڈوری کی طرح الجھ جاتی ہے تو پھر اس کو سلجھانے میں بڑی دیر لگتی ہے، اس وقت تو میں نے چپ سا دل لی کیوں کہ میں نے مدیرین سے سنا ہے کہ ایک چپ سو کو ہر ادے، اس کو ہرانے کے لئے میں نے اپنی چوڑی بند کر لی ہر اس آنے پر میں نے بانو سے کہا، بیگم تمہارے اندر ایک ہزار خوبیاں ایسی ہیں کہ اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو تم سے شادی کرنے والے ہزاروں لوگ قطار میں کھڑے ہو جائیں گے لیکن تمہارا جب موڈ آف ہو جاتا ہے تو تم پھر فرشتوں کے بس میں بھی نہیں آتیں، میں ڈرتا ہوں کہ تم یہ عالم برزخ میں کیا گزر رہے گی اور تم اللہ تعالیٰ کو کیسے مطمئن کر پاؤ گی۔

اب کیا ہوا؟ ”بانو نے غصیلی نظروں سے مجھے گھبراہٹ سے دیکھا۔“

ہوا تو کچھ بھی نہیں بس تمہارا صبح والا رویہ ہضم نہیں کر پار ہا ہوں،
کوشش بھی کر رہا ہوں لیکن روح جسم کے نہاں خانوں میں اپنا سرخ
رہی ہے، جگر اور گردے ایک دوسرے کے ساتھ کبڑی کھیل کر ٹائم
پاس کر رہے ہیں اور دل و دماغ اس احساس سے شدید قسم کے بخار میں
جھکا ہو گئے ہیں کہ اگر میرے آفتاب و ماہتاب جیسے یار دوست خفا ہو کر
اپنے اپنے گھروں میں محکم ہو گئے تو میری زندگی کے باقی دن کیسے
کٹیں گے۔

آخر آپ چاہتے کیا ہیں؟ کیا میں آپ کا گھر چھوڑ دوں اور مجھ
کبھت کا تو کوئی مانیکہ بھی نہیں کہ میں وہیں چلی جاؤں، آپ جب چلی گئی
ہائیں کرتے ہیں تو بہت دکھ ہوتا ہے۔

بانو، ایک تم ہی تو میرا سہارا ہو، تم اگر چلی جاؤ گی تو پھر میرا کیا ہوگا،
میں تو کسی صحرائے اعظم کی خاک بن کر رہ جاؤں گا۔

مگر آپ کا اصل سرمایہ تو آپ کے دوست ہیں، میرے مرنے
کے بعد تو آپ کو دوستوں سے بغل گیر ہو جانے کی فرصت ہی فرصت میسر
ہوگی پھر آپ کو کوئی ٹوکنے والا بھی نہیں ہوگا، فرصت کے لمحات آپ اور
آپ کے یہ چندے مہتاب چندے آفتاب جیسے دوست پھر تو یہ کائنات
آپ کے لئے باغ و بہار کی طرح ہوگی۔

نہیں، دوست اپنی جگہ، اور تم اپنی جگہ۔ ان دوستوں کے بغیر جینا
جتنا مشکل اتنا ہی تمہارے بغیر بھی جینا مشکل ہوگا۔

اجھا میں یہ بات پوچھوں۔ ”بانو نے اپنا موڈ بدلتے ہوئے کہا۔“
صوفی ہٹم اور صوفی شہوت کا آج شان نزول کیا تھا؟

صوفی شہوت کو صوفی قاتلوں نے صوفی ہٹم کی سفارش کے لئے
بھیجا تھا کہ اچانک صوفی ہٹم کو قوم کا قائد بننے کا شوق ہو گیا ہے، یہ ماہی
سحاب کی طرح قوم کی خدمت کے لئے بہتا ہے۔

بانو کے لبوں پر طر سے بھری ہوئی مسکراہٹ بکھر گئی اور اس کی
آنکھوں میں شرارت سے بھری بجلیاں کودنے لگیں، اس نے کہا۔

کتنے باصلاحیت انسان ہیں آپ اور کیسے گھٹیا لوگوں سے آپ کا
ملنا جلتا ہے۔ صوفی ہٹم جو ہٹم کی طرح بے تکے ہیں وہ قوم کے قائد کیسے
بن سکتے ہیں، ایک محفل میں ان کی بیوی مجھے مل گئی تھیں وہ بتا رہی تھیں کہ
ہر قدر رکھے اور کس قدر بے گار انسان ہیں۔

ہٹم! بیویوں کی تنقیدیں شوہروں کے حق میں مستحکم نہیں ہوتیں، تم
کسی بھی بیوی کو نڈل کر دیکھ لو وہ یہی کہے گی کہ اس کا شوہر بیکار ہے، تم
ایک دن صوفی مل من حریہ کے بارے میں بھی کہہ رہی تھیں کہ ان کی
بیوی نے ان کے اندر وہ وہ برائیاں ثابت کیں جن برائیوں کے بارے
میں کرنا کاتبین تک بے خبر تھے۔ ہٹم میں جانتا ہوں، صوفی ہٹم مسلم سماج
میں اپنا کوئی مقام نہیں رکھتے، ان کی اوقات رکشہ پلوں سے بھی زیادہ
گنی گزری ہے اور یہ بیوی بچوں کے حقوق ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں
لیکن کوئی برے سے برے انسان بھی کسی وقت سنبھل جائے کچھ نہیں کہا
جاسکتا، مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ ہٹم صوفی ہٹم کو بزرگوں کی دعا لگ گئی ہے اور
انہوں نے خود کو بد لئے کا ارادہ کر لیا ہے اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر میں کیوں
ندان کا ساتھ دوں۔

بانو نے مجھے ان عجیب نظروں سے دیکھا جن سے خاص اوقات
میں وہ مجھے دیکھتی ہے اور میں نے بھی اپنی گردن ڈال دی جس طرح میں
خاص اوقات میں ڈال دیتا ہوں۔ اب بانو کا موڈ گج ہو چکا تھا اس کی یہ
خاص ادا ہے پہلے تھوڑا استاتی ہے، خود تلملاتی ہے، مجھے ہڑکاتی ہے اور پھر
راجہ بصری بن جاتی ہے، وہ ہنس بھی دی، پھر بولی۔

چلو بھئی، دے دو ان کا ساتھ اور بنا دو قائد ملت، لیکن آپ کو بہت
محنت کرنی پڑے گی کیوں کہ صوفی ہٹم دیکھنے میں بالکل لال بھٹکوا محسوس
ہوتے ہیں اور ان میں بات کرنے کی بھی قطعاً اہلیت نہیں ہے، مانیں دیکھ
کر تو قبر کا اندھیرا یاد آتا ہے، یہ قوم کو کیسے مطمئن کریں گے۔

ہٹم، یہ کچھ نہیں پانہ نہیں اگر ہماری کوشش رہی تو انہیں کم سے کم
امیر الہند تو بنا ہی دیں گے کیوں کہ یہ وہ فارمولہ ہے جس میں ہلدی اور
پستکری لگانے کی ضرورت نہیں پڑتی اگر ایک درجن آدمی بھی کسی کو
امیر الہند کہہ دیں تو وہ آٹا کاٹا امیر الہند بن جاتا ہے۔

پھر ایک دن میری ملاقات صوفی ہٹم سے ہو گئی اور میں نے پوچھا
کہ جو سبق میں نے تمہیں پڑھایا تھا تم نے اسے یاد رکھا۔

کہنے لگے ابھی تو جھوٹ بولنے کی الزامات اچھا لئے کی خود کو پیش
مادر خواہ ثابت کرنے کی اور ہندوستان کی الٹی سیدھی تاریخ بتا کر اپنے آباؤ
اجداد کو گاندھی جی کا چیلہ بنانے کی مشق اور ساتھ ساتھ بے حیائی کا چولہ
لوڑھنے کی کوشش ابھی گھر میں ہی کر رہے ہوں اور الحمد للہ الل خانہ بہت

متاثر ہو رہے ہیں۔

جب تم تقریر کرتے ہو کون کون تقریر سنتا ہے، فی الحال تو بس ابو اور امی ہیں بیٹھتے ہیں اور چھوٹا بھائی جو نیم دیوانہ ہے وہ بھی جلسہ گاہ میں بیٹھ جاتا ہے اور بات بات پر تالیاں بجاتا ہے جس سے ایک طرح کی حوصلہ افزائی ہو جاتی ہے لیکن میرے والد کا کہنا ہے کہ اگر ابو الخیال فرضی کی صحبت میں اٹھو بیٹھو گے تو وہ تمہیں کامیاب قسم کا لیڈر ضرور بنائے گا، وہ کہتے ہیں کہ تم اسی کا دامن تھامو۔

میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارا ساتھ دوں گا اور تمہیں ایسا لیڈر تو بنا ہی دوں گا جیسے ہمارے لیڈر ہیں اور جو محض اداکاری اور دکاری سے قوم کے خیر خواہ بنے ہوئے ہیں، جب کہ قوم کی خیر خواہی سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ میری عقل میں اضافہ ہو۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں، تمہیں خود کو بس عقل مند ثابت کرنا ہے اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ یہ بولنا ہے کہ بس تم ہی اس لاوارث قوم کے واحد سربراہ ہیں اور تم ہی ایک دن اس قوم کی نیا پار کر سکتے ہو۔ اگر تم یہ دعویٰ کرتے ہوئے جھک گئے تو سمجھو تمہارا بیڑہ غرق ہوا وہ مجھ سے الگ ہوئے تو میں یہ سوچنے لگا، کیسے کیسے بے وقوف ہماری قوم میں پیدا ہو گئے لیکن میں یہ بھی سوچنے پر مجبور ہوں کہ ایسے بے وقوفوں کو قوم اپنا پیشوا بناتا ہی ہے۔

اور خود بھی اپنے ابلہ ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں، کاش اس قوم کی آنکھیں کھل جائیں اور کاش وہ اپنے قائدوں سے حساب و کتاب کر لے۔

مجھے یاد آگیا کہ زمانہ میں مجھ پر بھی قوم کی قیادت کرنے کا جنون سوار ہوا تھا اور میں نے بھی کھدر کا لباس پہنے کو اپنا شعار بنالیا تھا، کھدر کے مخصوص لباس اور مخصوص قسم کی ٹوپی میں دیکھ کر میری قوم کے اچھے بھلے لوگ بھی مجھے پرنام کرنے لگے تھے اور مجھے اس طرح دیکھتے تھے کہ جیسے سبھاش چندر بوس کی روح میرے جسم میں پناہ گزین ہو گئی ہو۔ اس دور میں میرے دوستوں نے مجھے قوم کا واحد نمائندہ تسلیم کر لیا تھا اور مجھے ”تاج ملت“ کا خطاب دن دہائے عطا کر دیا تھا۔ اس خطاب کے بعد میں اپنے گھر میں بھی کافی حد تک معزز سا ہو گیا تھا لیکن الیکشن میں جب

ایڑنی چوٹی کا زور لگانے کے بعد جب مجھے ایک درجن سے بھی کم ووٹ ملے تھے تو مجھے منہ کی کھانی پڑی تھی اور بانوں نے رحم کھا کر میرے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا، اس لیڈری میں عزت سادات بھی گئی۔ (یار زندہ صحبت باقی)

اذان بت کدہ

اگر آپ کے اندر آئینہ دیکھنے کی جرأت ہے؟
اگر آپ آئینے کے روبر کھڑے ہو کر اپنے چہرے کے صحیح خدو خال کو برداشت کر سکتے ہیں؟

اگر آپ اپنی خود نمائی، اپنی شناخت، اپنی دروغ گوئی، اپنی ریاکاری، اپنے جاہلانہ زعم اور اپنی بے کرداری کو محسوس کر کے ان سے پیچھا چھڑانے کا حوصلہ رکھتے ہیں تو پھر دیر نہ کریں اور ”اذان بت کدہ“ کا مطالعہ کریں، طنز و مزاح میں ڈوبی ہوئی یہ کتاب آپ کو آپ کا ہاتھ پکڑ کر کسی مقصد تک لے جائے گی اور آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ جو لوگ پھول نظر آتے ہیں وہ تو محض کاغذ کے پھول ہیں اور

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے کیا سمجھے؟ اگر سمجھ گئے تو اذان بت کدہ خرید کر پڑھ لیں اگر نہ سمجھیں ہوں تو اذان بت کدہ کسی کی اٹھا کر پڑھ لیجئے لیکن ایک بار پڑھ ضرور لیجئے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو جائے کہ آپ خود کتنے پانی میں ہیں اور آپ کو سی بسم اللہ کی گنبد میں زندگی گزار رہے ہیں۔

قیمت 90 روپے (ملاوہ محصول ڈاک)

ملب کا پتہ

مکتبہ روحانی دنیا دیوبند 247554

کل امر مرہون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

حصہ ۲۰ کے بہترین اوقات عملیات

دو افراد میں جدائی، ففاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ خمس اعمال کے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

ترتیب (ع)

یہ نظر خمس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام خمس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قرآن (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، خمس ستاروں کا خمس قرآن ہوتا ہے۔

سعد کو اکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کو اکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہند میں اہم کو اکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ بجے لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو لکھا گیا ہے۔

نصوص: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا انہیں والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی خمس ہوں گے۔

حضور نور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرہون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہ پاک کے بعد کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم مناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰ حصہ میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کو اکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم نجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مد نظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت مٹاتی ہے۔ اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و ترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تدریس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد و نیاوی امور سر انجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر خمس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی مشروبات میں پائی جاتی ہے۔

فہرست نظرات برائے عالمین ۲۰۱۷ء

روز	تاریخ	موضوع	محل
۱	۱۳۵۰-۱	قرودش	حلیث
۲	۲۶-۵	قرودش	تدلیس
۳	۲۲-۱۶	قرودش	حلیث
۴	۳-۳	قرودش	مقابلہ
۵	۲۸-۱۲	قرودش	ترج
۶	۲۳-۲۳	زہرہ مرخ	قران
۷	۵۶-۱۶	قرودش	حلیث
۸	۲۲-۳	قرودش	مقابلہ
۹	۷-۲	قرودش	مقابلہ
۱۰	۱۵-۱۶	قرودش	حلیث
۱۱	۱۵-۱۹	قرودش	حلیث
۱۲	۲۳-۲	شمس و عطارد	قران
۱۳	۲۸-۸	قرودش	مقابلہ
۱۴	۲۳-۱۳	قرودش	حلیث
۱۵	۲۱-۱	قرودش	ترج
۱۶	۲۱-۶	قرودش	حلیث
۱۷	۵۵-۱۷	قرودش	ترج
۱۸	۲۲-۱	قرودش	تدلیس
۱۹	۱۳-۱۳	قرودش	ترج
۲۰	۱۶-۱۱	قرودش	تدلیس
۲۱	۲۳-۱۶	شمس و زحل	تدلیس
۲۲	۵۶-۱۶	قرودش	قران
۲۳	۲۳-۱۳	عطارد و مشتری	قران
۲۴	۲۱-۵۵	قرودش	قران
۲۵	۵-۱۷	قرودش	تدلیس
۲۶	۲۳-۸	قرودش	ترج
۲۷	۳۹-۲۳	شمس و مشتری	قران
۲۸	۲۱-۶	قرودش	حلیث
۲۹	۴-۱۹	قرودش	حلیث
۳۰	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۱	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۲	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۳	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۴	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۵	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۶	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۷	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۸	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۳۹	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۰	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۱	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۲	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۳	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۴	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۵	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۶	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۷	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۸	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۴۹	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۰	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۱	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۲	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۳	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۴	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۵	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۶	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۷	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۸	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۵۹	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۰	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۱	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۲	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۳	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۴	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۵	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۶	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۷	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۸	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۶۹	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۰	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۱	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۲	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۳	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۴	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۵	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۶	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۷	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۸	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۷۹	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۰	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۱	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۲	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۳	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۴	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۵	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۶	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۷	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۸	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۸۹	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۹۰	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۹۱	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۹۲	۵۱-۲۲	قرودش	حلیث
۹۳	۵۱-۲۲	قرودش	ح

شرف قمر

۱۔ اکتوبر صبح ۸ بج کر ۳۶ منٹ سے ۷ اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۲۷ منٹ
 تک۔ ۳ نومبر شام ۶ بج کر ۳۳ منٹ سے ۳ نومبر رات ۸ بج کر ۱۲ منٹ
 تک۔ یکم دسمبر صبح ۵ بج کر ۲۸ منٹ سے یکم دسمبر صبح ۷ بج کر ۸ منٹ
 تک۔ ۱۸ دسمبر سہ پہر ۳ بج کر ۲۰ منٹ سے ۱۸ دسمبر ۵ بج کر ۳ منٹ
 تک قبر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہت
 موثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں مثبت کام کرنے کے نتائج انشاء اللہ
 جلد برآمد ہو گے۔

اوج قمر

۱۵ اکتوبر شام ۴ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۷ اکتوبر رات ۱۱ بج کر ۴ منٹ تک۔ ۱۱ نومبر رات ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ سے ۱۲ نومبر صبح ۴ بج کر ۵۶ منٹ تک۔ ۹ دسمبر صبح ۴ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۱ دسمبر صبح ۱۰ بج کر ۳۰ منٹ تک قمر حالت اوج میں رہے گا، جن حضرات سے شرف قمر کا وقت ضائع ہو گیا ہو وہ اوج قمر کے اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

قمر در عقرب

۲۰ اکتوبر صبح ۷ بج کر ۱۰ منٹ سے ۲۲ اکتوبر شام ۵ بج کر ۲۶ منٹ تک ۱۶ نومبر دوپہر ایک بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۸ نومبر رات ۱۲ بج کر ۲۸ منٹ تک ۱۳ دسمبر شام ۵ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۶ دسمبر صبح ۶ بج کر ۳۷ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا، ان اوقات میں سفر، معنی، شادی اور اپنے اہم کاموں کی شروعات سے پرہیز کریں۔

ہبوطِ قمر

۲۰ اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۵۹ منٹ سے ۲۰ اکتوبر دن ۱۲ بج کر ۵۲ منٹ تک۔ ۱۶ نومبر شام ۵ بج کر ۴۰ منٹ سے ۱۶ نومبر شام ۷ بج کر ۳۶ منٹ تک قمر حالت حالت ہیوٹ میں رہے گا، یہ اوقات منفی کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں منفی کام کرنے سے باز رہنا اللہ تعالیٰ جلد برآمد ہوں گے۔

تحويل آفتاب

۲۳ اکتوبر دن ۱۰ بج کر ۳۶ منٹ پر آفتاب برج عقرب میں

داخل ہوگا۔ ۲۲ نومبر صبح ۸ بج کر ۳۶ منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۱ دسمبر رات ۹ بج کر ۵۹ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا، یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں، ان اوقات میں اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات اپنے رب کے حضور میں پیش کریں، انشاء اللہ مرادیں پوری ہوں گی۔

اوج عطارو

۲۰ اکتوبر رات ۱۲ بج کر ۴۴ منٹ سے ۲۰ اکتوبر دن ۳ بج کر ۴۲ منٹ تک عطار و حالت اوج میں رہے گا، تعلیم اور امتحان میں کامیابی کے لیے تعویذات تیار کرنے کا موثر وقت۔

ہبوطیہ

۱۱ اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۱۳ منٹ سے ۱۲ اکتوبر صبح ۵ بج کر ۳۶ منٹ
تک زہرہ حالت ہیوٹ میں رہے گا، نفرت وعداوت کے تعویذ تیار کرنے کا
موثر ترین وقت۔

سیاروں کی رجعت

عطار ۷۱ اکتوبر در برج عقرب بحالت استقامت رات ایک
بج کر ۳۹ منٹ

عطارو ۶ نومبر درمیں قوس حالت رجعت دن ایک بج کر ۷ منٹ

عطارو ۲۳ دسمبر در برج قوس حالت استقامت صبح ۷ بجکر ۲۳ منٹ

زہرہ ۱۴ اکتوبر درج میزان حالت استقامت دن ۳ بجکر ۵۴ منٹ

زہرہ ۷۱ نمبر دو دین معترپ حالت استقامت شام ۴ بجکر۔ امنٹ

زہرہ ۱۵ نومبر درج ہدی حالت استقامت صبح ۱۰ بج کر ۵۷ منٹ

مرغ ۳۳ اکتوبر درج میزان حالت استقامت رات ۱۲ بجے

مرغ ۹ مایه در برج عقرب حالت استقامت دن ۲ بج کره ۳۰ منٹ

مشتري ۱۰ اما کتور د دین معتر ب حالت استقامت شام ۶ بجرا ۵۱ منٹ

منزل شرطین: ۵۸ کتوبرات ۲ بجے، یکم نومبر دن ۱۲ بجے

کر ۱۲ منٹ، ۱۸ نومبر رات ۱۰ بجے، ۲۶ دسمبر صبح ۵ بج کر ۵۶ منٹ۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کا نلے کے شائقین توجہ دیں۔

★★★★★

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات

سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفروضہ کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اسے قدم اٹھائیے۔

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ - 600/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یا دہ تو وقت پیدائش، یوم پیدائش و زناہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ - 400/- روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آناسروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

نظرات قمر و زحل

پائے۔ نیا کپڑا پہنا جائے تو آئندہ کپڑا مشکل سے ملے۔
اگر اس نظر میں درخت لگائے تو وہ درخت پھل نہ دے گا۔ اگر
اس وقت صدر یا وزیر یا کسی سے بھی وفا کا دم بھرے تو بے فائدہ ثابت ہو
بلکہ ضرور نقصان درپیش رہے۔ اگر کوئی صدر یا وزیر اس وقت حلف
اٹھائے تو عدل و قاف اور خدمت سے قاصر رہے بلکہ جابر و قاتل ثابت ہو
اور لوگوں کو اس طرح دکھائے جیسا کہ لکڑی کو گھن کھاتا ہے۔ باطل راستے
پر حکم چلائے۔ جس کے ذرا سا بھی خلاف ہوا اس کی جائیداد تباہ کر دے۔
بادشاہ ہو تو ۱۵ مہینوں سے زیادہ حکومت نہ کرے۔ حیدر ہو تو مسات مینے
سے زیادہ نہ رہ سکے۔ وزیر ادنیٰ ہو تو پانچ مہینے سے زیادہ نہ رہ سکے۔

(۹) اگر کوئی اس نظر میں مکان بنائے تو فقر و فاقہ پیش آئے یا مرنے
جائے، مکان میں جنات بھی داخل ہوں۔ برخلاف اس کے اس نظر میں
فحش کام کرے تو کامیابی ہو۔ اگر اس نظر میں بحر جلاوٹ لکھا جائے تو خوب
کامیاب ہو۔ اگر دشمن اس وقت گھر سے نکلے تو مکان میں داخل نہ ہوگا۔
(۱۰) اس مقدار میں کوئی کام کرے تو پھر صدقہ دے تاکہ غش اثر
سے محفوظ ہو۔ صدقہ کالی چیز کا ہونا چاہئے۔ کالی گائے یا کالی بھیر یا یا مرغا
یا سات رنگ کی کالی چیزیں صدقہ ہوئے۔

تشلیٹ قمر و زحل

۲۵ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز بدھ

(۱) اگر دونوں کے درمیان نظر تشلیٹ ہو۔ یعنی سدا کبر نظر ہو تو ہر
کام میں قوی اور مبارک ہے۔ اگر سفر کرے تو کامیاب ہو، مال تجارت
فروخت کرے تو فائدہ ہوگا۔ سفر پر جائے تو اپنے گھر میں صلح و سلامت واپس
آئے۔ اس وقت شادی کرے تو اولاد شریف اور نیک سیرت پیدا ہو اور
صاحب برکت ہو۔ اس وقت کھیتی کرنے یا باغبان لگائے تو برکت ہوگی۔
اگر اس وقت بچہ کی خدمت کرے تو وہ شریف بن جائے گا اور لوگ اس سے
بہت خوش رہیں گے۔ محبت سے پیش آئیں گے۔

(۱) جب قمر بعض کو اکسب سے غش حالت رکھتا ہو اور بعض سے
صحت بھی ہو تو ایسے وقت میں کوئی کام کرے تو نہ اپنے کو فائدہ ہوتا نہ
دوسروں کو۔ جب ایک ستارہ سے نظر سعد ہو اور دو ستاروں سے غش نظر ہو
تو عمل بے کار ہوگا جیسا کہ پانی میں پڑا پتھر اگر اس وقت قرآبی میں ہو تو
قلاح ہرگز نہ دے گا۔

(۲) جب دو سعد ستارے اس سے ناظر ہوں اور ایک ستارہ غش
بھی ناظر ہو تو کوئی کام کیا جائے۔ وہ حکم خدا پورا ہوگا بلکہ غش کا صدقہ
کر دیں تو بہتر ہوگا۔ مثلاً زحل ہو تو کالا بکریا کالا مرغ، مرغ ہو تو مینڈھایا
سرخ رنگ کی گائے یا سرخ رنگ کا مرغ صدقہ کریں۔

قرآن قمر و زحل

۳ نومبر ۲۰۱۷ء، بروز پیر

(۳) اگر زحل قمر سے قرآن کرے تو ناقص ہوتا ہے۔
(۴) اگر زحل کا قرآن کسی آتش ستارہ کے ساتھ ہو تو جنگ و فساد کی
خبر ملتی ہے۔
(۵) اگر زحل کا قرآن کسی بادی ستارہ کے ساتھ ہو تو دو چیزوں کا
اندیشہ ہوتا ہے۔ ہوا سے نقصان یا بیماری کا اندیشہ۔
(۶) اگر زحل کا قرآن کسی خاکی ستارہ سے ہو تو دو امر کا اتفاق ہوتا
ہے، بیماری کا اندیشہ یا رزق میں کمی۔

(۷) اگر زحل کا قرآن کسی آبی ستارہ سے ہو تو دو امر کا اندیشہ ہوتا
ہے، خشکی یا دریا کے متعلق لہم خبر ملے۔
(۸) اگر قمر زحل سے قرآن کرے تو ہر کام کے لئے ناقص ہوتا
ہے۔ اس وقت جو کام کرے اس میں تکلیف اٹھائے۔ مشقت اور سختی
پیش آئے۔ اگر اس وقت اولاد پیدا ہو تو زندہ نہ رہے۔
اگر اس وقت گھر بنائے تو اس میں جن جھوٹ کا دخل ہو جائے۔
اگر جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو غرق ہو جائے اور وہ کشتی منزل مقصود تک نہ پہنچے۔

ملے یا برکت ہو۔

(۱۷) اگر کوئی سلطان یا صدر اقتدار سنبھالے تو وہ ماہِ امراء اس کے ساتھ موافقت کریں گے۔ اگر اس وقت زراعت کرے تو پھر برکت ہو۔ اگر کشتی یا جہاز بنائے یا چلائے تو کمانی خوب کرے۔ صاحب کشتی وغرم رہے، اگر اس وقت بادشاہ رعایا کے لئے سوگند کھائے تو دلوں نیک دل، نیت صادق اور خوش وغرم رہیں، جن پر اس کے حکم کا اطلاق ہوگا۔

قرآن شمس و عطارد

۱۲ دسمبر بروز منگل ۹ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوگی۔ شمس و عطارد کا قرآن ہے۔ یہ قرآن دو پہر ایک بج کر ۳ منٹ سے شروع ہو کر اور یہ وقت ۱۳ دسمبر بروز بدھ ۵ بجکر ۱۷ منٹ تک جاری رہے گا۔ اس وقت مندرجہ ذیل نقش گلاب و زعفران سے پڑھ کر یں اور ایسے بچے کے گلے میں ڈالیں جو تعلیم پارہا ہو اور تعلیم کے سلسلے میں ترقی اور کامیابی کا خواہش مند ہو۔ یہ نقش گلاب و زعفران کی طاقت اور عقل و فہم کی صلاحیت کو بھی کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔

اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس کے لئے اس نقش کو طشتری پر پڑھ کر وہ اوقات میں لکھ لیں اور کم سے کم چار طشتری پر پڑھ کر وہ اوقات میں لکھ لیں، یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھیں، اتوار کو ایک طشتری پانی سے دھو کر بچے کو پلا دیں۔ انشاء اللہ کند ذہنی ختم ہو جائے گی اور قوت حافظہ میں زبردست اضافہ ہوگا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۲۲	۱۹۲۶	۱۹۲۹	۱۹۱۵
۱۹۲۸	۱۹۱۶	۱۹۲۱	۱۹۲۷
۱۹۱۷	۱۹۳۱	۱۹۲۳	۱۹۲۰
۱۹۲۵	۱۹۱۹	۱۹۱۸	۱۹۳۰

یہ نقش طشتری پر گلاب و زعفران سے ہاؤضو ہو کر لکھیں اور ہر اتوار کو بچے کو پلائیں، لگاتار چار اتوار تک۔

☆☆☆

(۱۲) اگر کوئی صدر یا وزیر یا حاکم حلف اٹھائے تو وہ قادرِ محکم اور مضبوط ثابت ہو۔ اگر صدر یا بادشاہ حلف اٹھائے تو وہ حسبِ اقرار کام کرے گا اس وقت کسی حاکم کی تقرری مبارک ثابت ہوگی۔ تمام وزراء، امراء اس سے محبت کریں گے۔ اندازہ ہے دو سال کی حکومت میں عدل و انصاف کو خوب پھیلا دے گا۔

تر بیج قمر و زحل

۱۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء، بروز ہفتہ

(۱۳) جب قمر و زحل میں نظر تر بیج ہو تو وہ سب کاموں کے لئے ناقص ہے۔ اگر اس وقت سفر کیا تو مسافرت میں ہی رہے گا۔ غم و فکر اور پریشانی ہوگی۔ اگر نیا لباس پہن لیا تو بیماری بدن میں داخل ہوگی اور آئندہ بھی مشکل سے کپڑا ملے گا، اگر اس وقت نکاح ہو تو لڑائی جھگڑا اور ٹکرار ہو۔ دشمنی پیدا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس عورت سے مرد بچے پیدا ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ انسانی صورت سے مشابہت نہ رکھے۔

(۱۴) اگر زراعت یا نخل کاری کا رہے تو وہ زراعت تباہ ہو۔ درخت بھی مرجائے یا پھل دے تو برادر و زن کا نہ ہوا۔ اگر اس وقت گھر بنا شروع کرے تو مال ختم ہو اور فقر و فاقہ پیش آئے۔ اس وقت بچے کی ختمہ کرے تو وہ بے عقل ہوگا یا پاگل جیسا ہوگا۔ نہ اس سے کوئی برکت ہو نہ لوگ اس سے محبت کریں۔

(۱۵) اگر مذکورہ وقت میں کوئی حاکم یا وزیر یا صدر حلف اٹھائے یا کوئی جماعت حلف وقاداری اٹھائے تو وطن میں قحط واقع ہو یا بادشاہ تخت نشین ہو تو قحط واقع ہو۔ وزراء اور امراء آپس میں دشمنی رکھیں اور حاکم اعلیٰ سر یاز ہر یا نکواریا گولی سے ہلاک ہوگا۔ صرف پانچ سال حکومت کرے۔

تسلیس قمر و زحل

۲ اکتوبر ۱۹۷۱ء، بروز ہفتہ

(۱۶) یہ نظر تمام کاموں کے لئے مبارک ہے سہ ہوتی ہے۔ اگر تجارتی سفر کرے تو فائدہ ہو یا سفر کر کے کہیں جائے تو لوگ محبت سے سنبھالیں گے۔ کافی برکت ہو اور صحیح و سلامت واپس ہوگا۔ اگر نیا کپڑا پہنے تو فوری دوسرا کپڑا ملے گا اور بدن بھی نہایت بھرتی اور تندرست رہے گا۔ اگر اس وقت نکاح کرے تو عورت نیک سیرت

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تسلیس شمس وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار دوپہر دو بج کر ۳۰ منٹ پر ہوگی۔ ۱۶ اکتوبر بروز پیر شام ۴ بج کر ۳۳ منٹ پر یہ وقت سعد مکمل ہوگا اور ۱۷ اکتوبر بروز منگل شام ۶ بج کر ۵۷ منٹ پر یہ وقت ختم ہو جائے گا۔ اس وقت برائے طلب حاجات و ضروریات برائے ترقی برائے کشادگی رزق و برائے کامرانی نقوش لکھیں، انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا۔ اگر اس وقت سعد میں نقش بنا کر اپنے پاس رکھیں تو کامیابیوں سے بہتیار ہیں گے۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۳	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

ترجیح مرتج وزحل

اس شمس وقت کی شروعات ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز منگل رات ۱۲ بج کر ۲۷ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت شمس ۱۱ اکتوبر بروز بدھ شام ۷ بج کر ۷ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت شمس ۱۳ اکتوبر بروز جمعہ دوپہر ایک بج کر ۵۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت شمس میں دشمن کی زبان بندی کے لئے اس نقش خالی البطن کو لکھ کر درمیان کے خانہ میں دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھ کر نقش کو قبرستان میں دبا دیں۔

۷۸۶

۱۳۶۳	۳۹۰۷	۲۸۸
۳۳۶۹		۲۳۳۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

تسلیس زہرہ وزحل

اس سعد وقت کی شروعات ۲ نومبر ۲۰۱۷ء بروز جمعرات کو شام ۵ بج کر ۱۲ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت سعد ۳ نومبر بروز جمعہ دوپہر ۲ بج کر ایک منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۴ نومبر بروز ہفتہ صبح ۱۰ بج کر ۳۸ منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت سعد میں مقدمہ میں کامیابی اور کسی بھی مہم میں کامیابی اور کسی بھی اندرونی اور اہتمام میں کامیابی اور برتری حاصل کرنے کے لئے سورہ یسین کا نقش خالی البطن لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔ درمیان خانہ میں اپنا اور والدہ کا نام لکھیں۔ اگر یہ نقش دو عدد لکھیں تو بہتر ہے۔ ایک نقش ہرے بھرے درخت پر لٹکا دیں۔ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۰	۱۲۷۶۱۰	۱۸۴۵۰
۱۲۹۱۶۰		۹۲۲۵۰
۳۶۹۰۰	۷۳۸۰۰	۱۱۰۷۱۰

ترجیح زہرہ وزحل

اس شمس وقت کی شروعات ۷ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز ہفتہ رات ۹ بج کر ۵۲ منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت شمس ۸ اکتوبر بروز اتوار شام ۶ بج کر ۲۳ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت شمس ۹ اکتوبر بروز پیر دوپہر ۲ بج کر ۵۵ منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت شمس میں دشمنوں میں تفرقہ پیدا کرنے کے لئے اور ان میں انتشار پیدا کرنے کے لئے سورہ مائدہ کا نقش خالی البطن لکھیں اور احاطہ قبرستان میں دبا دیں، درمیان خانہ میں اپنا مقصد لکھیں اور نقش کے نیچے ان لوگوں کے نام لکھ دیں جن میں تفرقہ پیدا کرنا ہے لیکن یہ بات

قرآن زہرہ مشتری

اس وقت سعد کی شروعات ۱۲ نومبر ۲۰۱۷ء بروز اتوار کو دوپہر ۳ بجے ۳۸ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۳ نومبر بروز پیر کو دوپہر ایک بجے ۴۵ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۱۴ نومبر بروز منگل کو دن ۱۲ بجے ۵۱ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں دستِ غیب حاصل کرنے کے لئے یہ نقش تیار کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵۳	۳۶۱۸	۴۵۱
۳۱۶۷		۲۲۵۵
۹۰۲	۱۸۰۴	۲۷۱۶

درمیان خانہ میں ”برائے دستِ غیب“ لکھیں اور نقش کے نیچے یہ آیت لکھیں:

رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوَّلِنَا
وَأَخِرِنَا وَآيَةً مِنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

اس نقش کو لکھنے کے بعد مذکورہ آیت کی زکوٰۃ ادا کریں، نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں اور اس نقش کو سامنے رکھ کر روزانہ عشاء کے بعد آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں اور آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

۴۰ دن کے بعد نقش کو گلے میں ڈال لیں اور روزانہ ۲۱ مرتبہ اس آیت کو پڑھتے رہیں، انشاء اللہ ۴۰ دن کے بعد دستِ غیب کی دولت سے سرفراز ہوں گے اور روزانہ حسب ضرورت پیسے ملتے رہیں گے۔ دستِ غیب کا ذکر کسی سے نہ کریں ورنہ یہ دولت بند ہو جائے گی۔

دورانِ عمل ایک روٹی روز خیرات کریں، ہر طرح کے گناہوں سے محفوظ رہیں، زبان سے متعلق کوئی گناہ ہرگز نہ کریں، اس نقش کو چاندی کے ڈبیہ میں بند کر کے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ دورانِ عمل اس نقش کو روزانہ ۶۶ مرتبہ لکھیں اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔ آخری دن ۶۷ نقش لکھیں، جو نقش سب سے آخر میں لکھیں اس کو اس نقش کے ساتھ ملا کر جو قرآن وزہرہ مشتری کے وقت لکھا تھا چاندی کی ڈبیہ میں رکھ لیں اور روزانہ ۲۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر اس ڈبیہ پر ہمیشہ دم کرتے رہیں۔ انشاء اللہ دستِ غیب کی دولت جاری رہے گی۔ ☆ ☆

واضح رہے کہ ناجائز امور میں اور اچھے اور نیک لوگوں کے خلاف اس نقش کا استعمال نہ کریں ورنہ گناہگار ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۲۱۳۶	۵۶۵۶۹۸	۷۰۷۱۲
۳۹۳۹۸۶		۳۵۳۵۶۰
۱۳۱۳۲۳	۲۸۲۸۴۸	۴۲۴۲۷۴

قرآن شمس مشتری

اس وقت سعد کی شروعات ۲۵ اکتوبر ۲۰۱۷ء بروز بدھ شام ۳ بجے ۵۱ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۲۶ اکتوبر بروز جمعرات رات ۱۱ بجے ۳۹ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد پھر ۲۸ اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۶ بجے ۲۶ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں حوصلہ بڑھانے، عزائم میں پختگی پیدا کرنے اور اپنی روحانیت میں اضافہ کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور درمیان خانہ میں اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔

۷۸۶

۲۳۶۴	۶۳۰۹	۷۸۸
۵۵۲۱		۳۹۶۰
۱۵۷۶	۳۱۵۲	۴۷۳۳

قرآن شمس وعطار د

اس وقت سعد کی شروعات ۱۲ دسمبر ۲۰۱۷ء بروز منگل رات ۹ بجے ۱۹ منٹ پر ہوگی اور یہ وقت سعد ۱۳ دسمبر بروز بدھ صبح ۷ بجے ۱۸ منٹ پر مکمل ہوگا اور یہ وقت سعد ۱۴ دسمبر بروز جمعرات شام ۵ بجے ۱۸ منٹ پر ختم ہوگا۔ اس وقت سعد میں اپنی ترقی کے لئے ہر کام میں مکمل کامیابی کے لئے اور اپنا انجام بخیر ہونے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، درمیان خانہ میں اپنا اور اپنی والدہ کا نام لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۵۳۵۰	۱۳۷۶۱۰	۱۸۴۵۰
۱۲۹۱۶۰		۹۲۲۵۰
۳۶۹۰۰	۰۷۳۸۰۰	۱۱۰۷۱۰

خالد اسحاق رائے

ہر ماہ آنے والا ایک سعد اور بُر اثر وقت
جس سے ہر کوئی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

شرف قمر

لوح شرف قمر و ادج قمر

قمری منسوبات کو ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے یعنی ایسے امور جن کے لئے شرف یا ادج قمر کے پُر سعادت وقت میں عملیات تیار کئے جاسکتے ہیں۔

لوح شرف قمر

شرف قمر کا انتہائی سعد اور بہوط قمر کا انتہائی شمس وقت ہر ماہ آتا ہے۔ دوران گردش جب قمر حالت شرف میں ہوتا ہے تو اس وقت ہر قسم کے نیک و سعد اعمال تیار کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنی ضرورت کے مطابق ان اوقات سے فائدہ اٹھانے کے لئے متوجہ ہو سکتے ہیں۔ شرف قمر کے اوقات میں تیار کردہ نقوش والواح ہر قسم کے کاموں کے لئے موثر ہیں۔ سوان کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں جو بھی نیک مقصد ہو اس کے لئے اس سعد وقت سے فائدہ اٹھالیں۔

شرف یا ادج کسی بھی کوکب کا ہو، اثرات تو اس کے متعلقہ کوکب کے حوالے سے ہوتے ہیں لیکن اس کی موثریت اپنی جگہ اہم اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ کوکب کا شرف یا ادج میں ہونا اس کے تحت تیار کردہ عملیات کو اثر انداز اور کامیاب بناتا ہے۔ اس حوالے سے جو نقش تیار کیا جاتا ہے ذیل میں مجموعہ چال دیا جا رہا ہے۔

روزمرہ زندگی کے معاملات اپنی اصل میں کسی بھی کوکب کے تحت آتے ہوں لیکن جب ہم عمومی صورت حال کی بات کرتے ہیں تو روزانہ کی بنیاد پر قمری اثرات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے اثرات اس قدر اور موثر ہوتے ہیں کہ تمام معاملات زندگی کی روزانہ کی بنیاد پر اس کے تحت لئے جاتے ہیں۔ باوجود موثریت کے اس کے اثرات میں استحکام نہیں ہوتا، تیزی سے بدلی صورت حال اس کا خاصہ ہے۔ وہ جو روزمرہ زندگی میں بلاوجہ ایک کے بعد دوسرے مسئلہ یا پریشانی کا شکار رہتے ہیں، بنیادی طور پر قمر کی نحوست سے متاثر ہو رہے ہوتے ہیں۔

شرف قمر ایک ایسا سعد وقت ہے جو ہر ماہ عملیاتی حوالے سے حاصل ہوتا ہے۔ کوکب کوئی بھی ہو اس کی شرعی حالت اس کی سعادت کا باعث بنتی ہے اور عملیاتی حوالے سے ایک ایسے کوکب کو اسی وقت کی نشان دہی کرتی ہے جب مسائل کے حل کے حوالے سے حسب ضرورت روحانی اعمال و نقوش تیار کئے جاسکتے ہیں۔

شرف قمر کا وقت تو خاص طور پر متفرق اور متنوع اعمال کے لئے موثر خیال کیا جاتا ہے یعنی کوئی بھی اچھا کام ہو اس کے لئے یہ نہیں دیکھنا پڑتا کہ جاری وقت متعلقہ کوکب سعادت و شرف کا سزاوار ہے کہ نہیں۔ مطلب یہ کہ مالی معاملات کے لئے مشتری، عزت و وقار و شہرت کے لئے شمس، شادی بیاہ کے لئے زہرہ کا شرف موثر خیال کیا جاتا ہے جب کہ شرف قمر کا دورانیہ ایک ایسا موثر عملیاتی وقت ہے کہ آپ کسی بھی فکر کے بغیر قمر کے بنیادی منسوبات کے علاوہ کسی بھی دوسرے کوکب سے منسوب امور کی انجام دہی کر سکتے ہیں۔

اس قمری سعادت کی وجہ سے کسی بھی اعمال خیر کی تیاری کے لئے طویل وقت انتظار کی کیفیت میں بسر نہیں کرنا پڑتا۔ شرف مشتری میں کوئی عمل تیار کرنا چاہیں تو بارہ سال انتظار کریں۔ شرف زحل کی طاقت سے فائدہ اٹھانے کے خواہش مند ہوں تو تیس سال انتظار کریں لیکن عملی طور پر یہ ممکن نہیں ہوتا کہ کسی عمل کی تیاری کے لئے ایک سال یا تیس سال تک انتظار کیا جائے۔ ایسی صورت حال میں شرف قمر کا وقت ایسا بار بار واقع ہونے والا موثر وقت ہے جس سے بلا پریشانی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ قمر کے ذاتی منسوبات کے علاوہ انسانی زندگی کے وہ تمام امور جن کو مثبت کہا جاسکتا ہے ان کے لئے شرف قمر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ شرف قمر صرف ذاتی طور پر ہی نہیں دیگر کوکب کے حوالے سے بھی موثریت کا حامل ہے۔

سطور ذیل میں بالترتیب ان نقوش والواح کو بیان کیا جا رہا ہے جن کی موثریت مسلمہ ہے۔

جہاں ہے تاکہ ہر فرد سمجھ سکے کہ کیا وہ تو نہیں قمر کی نحوست کا شکار۔

لوح رفع نحوست قمر

قمر کی نحوست سب سے زیادہ شیر خوار بچے کی نشوونما کو متاثر کرتی ہے۔ وہ بچے جو کمزور رہ جاتے ہیں یا وہ جو عمر میں تو بڑے ہو جاتے ہیں مگر بنیادی طور پر مختلف یا کسی ایک عضو کی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے زائچہ پیدائش میں قمر نحوست کا شکار ہوتا ہے۔ ایسے تمام افراد جن کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور ان کے ذہن کے اندر خیالات کے مختلف دھارے چلتے رہتے ہیں وہ بھی نحوست قمر کا شکار ہوتے ہیں۔ جو لوگ کسی نہ کسی طور پر مانع، پانی، تیل یا سفری امور سے متعلق کاروبار کر رہے ہیں یا ان شعبوں میں ملازمت کر رہے ہیں اس جیسے جہاز رانی، مشروب سازی، ہوٹل وغیرہ تو وہ متعلقہ معاملات میں مسائل کا شکار ہیں تو وہ اپنے زائچہ پیدائش میں موجود قمر کی نحوست کو دور کرنے کے لئے خصوصی لوح رفع نحوست قمر حاصل کریں اور کامیابی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ وہ لوگ جن کو روزمرہ امور میں روزانہ یا ہر دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی مسئلہ کا سامنا ہوتا ہے اور روزمرہ امور انجام دینی چاہے گھر ہو یا دفتر مشکل ہو جاتی ہے وہ بھی درحقیقت قمری نحوست کا شکار ہوتے ہیں۔

اس حوالے سے نقش تیار کرنا نسبتاً مشکل کام ہے کیوں کہ اس قسم کے نقش میں صرف شرفی یا اوجی طاقت ہی نہیں مد نظر رکھی جاتی بلکہ دیگر نجومی کلیات کو مد نظر رکھنا ضروری ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ عملیاتی سمجھ بوجھ بھی بہت ضروری ہے جو کہ اوسط درجے کے عامل یا نجومی کے بس میں نہیں، اس حوالے سے اگر فرد کے ذاتی زائچہ کو مد نظر رکھا جائے تو زیادہ بہتر نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

سطور ذیل میں قارئین کے لئے خاص نقش بمعہ چال بحوالہ نحوست قمر تحریر ہے، جو مہارت رکھتے ہیں تیار کر سکتے ہیں۔

چال قمری نقش قمری

۱۱	۸	۱	۱۳
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۵	۳	۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳

دراصل قمری نحوست کسی ایک خاص سمت اثر انداز نہیں ہوتی بلکہ مختلف سمتوں میں اپنے اثرات دکھاتی ہے۔ طویل عرصہ کی رکاوٹ جس طرح زحل کے تحت آتی ہے اسی طرح مختصر عرصے کی اور بار بار یا چھوٹے بڑے وقفوں سے آنے والی رکاوٹ اور پریشانی کا باعث قمری نحوست ہے۔

روزانہ آمدنی کے حوالے سے پریشانی ہوتی ہو، روزمرہ کا خرچہ نہ ہوتا ہو یا جیسے ذاتی کام یا کاروبار وغیرہ میں روزانہ کی بنیاد پر کام کرنے کے نتیجے میں اتنی آمدنی نہ ہوتی ہو کہ روزانہ کا خرچہ پورا ہو سکے تو ان کو لوح قمری ضرورت ہوگی۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ کاروبار یا کام بظاہر کافی اچھا ہوتا ہے لیکن روزانہ کی بنیاد پر مناسب آمدنی کا حصول نہیں ہوتا اور سب کچھ ہوتے ہوئے بھی پریشانی اور مالی تنگی محسوس ہوتی ہے۔ یہ سب قمری اثرات کا کرشمہ ہے اور لوح قمر کا مناسب استعمال اس قسم کا واحد حل ہے۔

چال نقش قمری

۱۱	۸	۱	۱۳
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش قمر

یا اللہ یا ہاری یا ہامط

۶۵۳	۶۴۹	۶۴۲	۶۵۶
۶۴۳	۶۵۵	۶۵۴	۶۴۸
۶۵۸	۶۴۴	۶۴۷	۶۵۱
۶۴۶	۶۵۲	۶۵۷	۶۴۵

یا اللہ یا اللہ یا اللہ

یہ نقش وہ ہے جو سب سے زیادہ میرے ذاتی استعمال میں ہے اور لا تعداد لوگ اس کی سعادت سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

لوح قمر برائے اپاؤ

قمر کی نحوست اپنے اندر ایسا اثر رکھتی ہے کہ ہر صاحب علم اس کو ماننا اور سمجھنا ہے۔ سطور ذیل میں اس حوالے سے واقع ہونے والے اثرات کا

اوقات نظرات، عالمین کی سہولت کے لئے (ستمبر اکتوبر نومبر، دسمبر ۲۰۱۷ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۳ اکتوبر	تبدیس عطار دوز حل	مکمل	۳۲-۸
۱۳ اکتوبر	ترنج مرخ دوز حل	ختم	۵۷-۱۳
۱۳ اکتوبر	تبدیس عطار دوز حل	ختم	۲۹-۲۳
۱۵ اکتوبر	تبدیس شمس دوز حل	شروع	۳۰-۱۳
۱۶ اکتوبر	تبدیس شمس دوز حل	مکمل	۲۳-۱۶
۱۷ اکتوبر	تبدیس شمس دوز حل	ختم	۵۷-۱۸
۱۷ اکتوبر	قرآن عطار دوز مشتری	شروع	۲۱-۲۱
۱۸ اکتوبر	قرآن عطار دوز مشتری	مکمل	۲۳-۱۳
۱۹ اکتوبر	قرآن عطار دوز مشتری	ختم	۳۲-۷
۲۵ اکتوبر	قرآن شمس و مشتری	شروع	۵۱-۱۶
۲۶ اکتوبر	قرآن شمس و مشتری	مکمل	۳۹-۲۳
۲۸ اکتوبر	قرآن شمس و مشتری	ختم	۲۶-۶
۱۲ نومبر	قرآن زہرہ و مشتری	شروع	۲۸-۱۳
۱۳ نومبر	قرآن زہرہ و مشتری	مکمل	۲۵-۱۳
۱۳ نومبر	قرآن زہرہ و مشتری	ختم	۲۵-۱۲
۲۶ نومبر	قرآن عطار دوز حل	شروع	۱-۲۳
۲۸ نومبر	قرآن عطار دوز حل	مکمل	۲۸-۱۲
۵ دسمبر	تبدیس مرخ دوز حل	شروع	۳-۳
۶ دسمبر	تبدیس عطار دوز مرخ	شروع	۲۳-۰۰
۶ دسمبر	قرآن عطار دوز حل	ختم	۲۵-۱۷
۶ دسمبر	تبدیس عطار دوز مرخ	مکمل	۲۷-۲۱
۷ دسمبر	تبدیس مرخ دوز حل	مکمل	۵۰-۲
۷ دسمبر	تبدیس عطار دوز مرخ	ختم	۲۵-۱۵
۹ دسمبر	تبدیس مرخ دوز حل	ختم	۲۲-۱
۱۵ دسمبر	قرآن عطار دوز ہرہ	شروع	۷-۱۰
۱۵ دسمبر	قرآن عطار دوز ہرہ	مکمل	۳۸-۱۹
۱۶ دسمبر	قرآن عطار دوز ہرہ	ختم	۱۸-۵
۱۳ اکتوبر	تبدیس عطار دوز حل	شروع	۳۲-۸
۱۴ اکتوبر	تیکٹ زہرہ دوز حل	شروع	۲-۱۰
۱۴ اکتوبر	تیکٹ زہرہ دوز حل	مکمل	۱۹-۶
۱۴ اکتوبر	ترنج شمس دوز حل	شروع	۱-۷
۱۴ اکتوبر	تیکٹ زہرہ دوز حل	ختم	۳۶-۲
۱۴ اکتوبر	ترنج شمس دوز حل	مکمل	۲۸-۸
۱۵ اکتوبر	تبدیس زہرہ و مشتری	شروع	۳۷-۱
۱۵ اکتوبر	ترنج شمس دوز حل	ختم	۵۶-۹
۱۵ اکتوبر	قرآن عطار دوز مرخ	شروع	۵۴-۱۵
۱۶ اکتوبر	تبدیس زہرہ و مشتری	مکمل	۱۳-۱
۱۷ اکتوبر	قرآن عطار دوز مرخ	مکمل	۳۱-۰۰
۱۷ اکتوبر	تبدیس زہرہ و مشتری	ختم	۵۰-۰۰
۱۸ اکتوبر	قرآن عطار دوز مرخ	ختم	۳-۵
۲۵ اکتوبر	ترنج عطار دوز حل	شروع	۲۵-۶
۲۵ اکتوبر	ترنج عطار دوز حل	مکمل	۵-۲۰
۲۶ اکتوبر	ترنج عطار دوز حل	ختم	۲۳-۹
۴ اکتوبر	قرآن زہرہ و مرخ	شروع	۲۵-۶
۵ اکتوبر	قرآن زہرہ و مرخ	مکمل	۲۳-۲۲
۷ اکتوبر	قرآن زہرہ و مرخ	ختم	۱۳-۱۳
۷ اکتوبر	قرآن شمس و عطار	شروع	۳۶-۱۸
۷ اکتوبر	ترنج زہرہ دوز حل	شروع	۵۲-۲۱
۸ اکتوبر	ترنج زہرہ دوز حل	مکمل	۲۳-۱۸
۹ اکتوبر	قرآن شمس و عطار	مکمل	۲۳-۲
۹ اکتوبر	ترنج زہرہ دوز حل	ختم	۵۵-۱۳
۹ اکتوبر	ترنج زہرہ دوز حل	شروع	۲۷-۰۰
۱۰ اکتوبر	قرآن شمس و عطار	ختم	۵۴-۱۰
۱۱ اکتوبر	ترنج مرخ دوز حل	مکمل	۷-۱۹

خواص چهل اسمائے ادریسی

صاحب رسالہ مجمع الدعوات علیہ الرحمہ نے شیخ شہاب الدین مقتول سے نقل کیا ہے اور جناب کفعمی علیہ الرحمہ نے مصباح کبیر میں تحریر فرمایا ہے کہ خواص چهل اسماء ادریسی کے بہت ہیں جس کسی نے کچھ پایا ان اسماء اعظم کی برکت سے پایا۔ ان کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں ایک دعوت صغیر دوسری دعوت کبیر، صغیر اس کو کہتے ہیں کہ جس میں ایک ہزار مرتبہ سے کم پڑھا جائے اور دعوت کبیر اس کو کہتے ہیں کہ جس میں ایک ہزار مرتبہ سے زیادہ پڑھا جائے۔

اس انگشتی کو ہاتھ میں پہنے پس وہ بادشاہ ایسا مطیع اور مستخر جو کچھ یہ کہے وہ قبول کرے اور سب مال و اسباب اپنا اس کے سپرد کرے اور جو کوئی اس اسم کو بہت پڑھے شرک اور کفر اس کے دل سے باہر ہو اور اس کا قلب ایسا روشن ہوا زہائے مشکل اس پر آسان ہو۔

دوسرا اسم: يَا إِلَهَ الْاَلِهَةِ الدَّلِيعِ جَلَالِهِ جو کوئی بیس روز پندرہ مرتبہ پڑھے غنی اور مالدار ہو جو کوئی اس کو دیکھے دوست رکھے اور حرمت بہت پائے۔ غوث کبیر اس اسم دو نیم کی یہ ہے کہ جوئی چاہے کہ درجات بخت اور طالع اس کا ایسا شرف حاصل کرے کہ اکابر و اعیان و مشاہیر روزگار اس کے بعد ا رہوں۔ اگر دعوت کبیر اس اسم کی کرے تو اس دعوت کو دعوت الہی کہتے ہیں چاہئے کہ دعوت الہی میں سترہ روز جائے خلوت میں رہے اور جامہ پائے پاک پہنے اور بوائے خوش آگ پر رکھے ہر روز گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے گیارہ ہزار مرتبہ پڑھے پس بعد ختم دعوت کے باری تعالیٰ در اقبال و دولت اس پر کھولے اگر صاحب دعوت کو آرزوئے سلطنت و جہانداری ہو صاحب قرآن جہان ہو اور اگر چاہے کہ وہ دولت ہمیشہ اس کے پاس رہے اس اسم اعظم کو نکلین ہفت جوشن یعنی ہفت معاون کندہ کر کے اپنے پاس رکھے وہ دولت اس سے دور نہ ہو اور اگر اس دولت میں اپنے کسی عزیز کو شریک کرے تو پارہ مصطفیٰ اس انگشتی پر رکھ کر اس شخص کو دے کہ وہ چپائے ہر اس اسم کے اس دولت و عادت میں شریک ہو۔

تیسرا اسم: يَا اللَّهُ الْحَمْدُ لِي كُلِّ فَعَالٍ جو کوئی بروز جمعہ غسل کرے اور لباس پاک پہنے اور نماز جمعہ ادا کرے اور گوشہ فراغت میں بیٹھ کر بوائے خوشبو لگائے اور دو سو مرتبہ اس اسم کو پڑھے جو مراد چاہے انشاء اللہ بر آئے لوگوں نے اس عمل کی برکت سے بہت عجائبات

خاصیت اسم اول سُبْحَانَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَذَارِئُهُ رَازِقُهُ: جس کسی کی کوئی حاجت بادشاہ یا امراء سے ہو پس جس وقت اس بادشاہ یا امیر کے روبرو جائے ۷۰ ستر مرتبہ اس اسم کو پڑھ کر ان کی طرف پھونکے اس اسم کی برکت سے ان کے دل میں مہر و محبت اس کی ہو اور اگر کسی شخص سے کوئی امید دنیا کی رکھتا ہو پس بروز یکشنبہ ساعت مشتری میں غسل کرے اور جامہ پاک پہنے اور بوائے خوش آگ پر سلا کر دو رکعت نماز ادا کرے بعد فراغ نماز کے چوبیس ۲۴ مرتبہ اس کو پڑھے پھر اپنا مطلب خدا سے طلب کرے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوا۔ اور اگر چاہے کہ کسی کو اپنے عشق میں مبتلا کرے ساعت نیک میں ایک سو بیس مرتبہ کسی خوشبودار چیز پر (مثل عطر و پھول وغیرہ پر) پھونک کر اس کو دے تاکہ وہ اس کو سونگھے بہتر ہو۔ دعوت کبیر اس اسم کی یہ ہے کہ اگر کسی جنگ میں مال غنیمت بہت ملا ہو اور اس کو بادشاہ وغیرہ کی جانب سے خوف ہو پس دعوت کبیر اس اسم اعظم کی بجائے اس دعوت کو دعوت ربانی بھی کہتے ہیں اور دعوت ربانی میں چاہیے کہ پچیس ۲۵ روز صحبت کا فرمان و مشرکانہ مردان و جنگان و کثیر گان سے اور وہ گروہ کہ جو شریعت نبوی ﷺ کے منکر ہیں ان سب کی صحبت سے احتراز کرے اور ہر روز پانچ ہزار مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور جب شب آئے نو ہزار مرتبہ اور جب قرأت اسم تمام ہو یَا رَبِّ کہتے اور اس مدت میں ترک حیوانات بھی کرے پس جب مدت دعوت تمام ہو جمع مال اس کے تحت و تصرف میں رہے دوسرے شخص اس میں سے تصرف نہ کر سکے اور اس کو اس قدر اسباب و مال حاصل ہو کہ وہ کسی کا محتاج نہ ہو اور اگر چاہے کہ کسی بادشاہ کو اپنا مطیع اور مستخر کرے بعد دعوت اس اسم کے اس اسم کو نکلین فقرہ خالص پر کندہ کر اگر انگشتی پر رکھے اور

قلم انداز کئے گئے۔

چھٹا اسم: يَا يَوْمُ فَلَا يَفُوتُ شَيْءٌ مِنْ عِلْمِهِ وَلَا يُوَدُّهُ مِنْ حِفْظِهِ: اس اسم کی بھی دعوت کبیر مشکل ہے لہذا قلم انداز کی گئی۔

ساتواں اسم: يَسَاوِ هَذَا السَّاقِي اَوَّلَ كُلِّ شَيْءٍ وَآخِرَهُ: اگر کسی کو کوئی افائدہ کسی بادشاہ یا کسی امیر سے ہو چاہئے کہ بوقت زوال غسل کرے اور جامہ پاک اور بوئے خوش سلگائے اور نماز زوال (یعنی نماز ظہر) ادا کرے اور بعد فارغ ہونے نماز کے پچاس مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے خدائے تعالیٰ اس کو جمیع دشمنوں سے محفوظ رکھے اور اگر اس عمل پر مداومت کرے یعنی ہمیشہ اس کو بجلائے تمام عمر بیمار نہ ہو اور کسی علت اور بیماری میں گرفتار نہ ہو اور اس کی عمر میں باری تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ دعوت کبیر اس اسم کی ایک سو اکٹھ روز ہر روز پندرہ سو مرتبہ پڑھے اور واسطے خیالات قاسو و مانجھو لیا و سوسائے بے دور مان عشق میں گرفتار ہو اس اسم کو بہت پڑھے ان علتوں سے محفوظ رہے اور جو کوئی اس پر مداومت کرے مکائد و شیطان و جن و انس اس کے کاموں میں راہ نہ پائیں اگر عدد قرات اس اسم کے ہزار سے کمتر ہوں تو دعوت صغیر ہے اور اگر عدد قرات اس اسم کے ہزار سے زیادہ ہوں تو دعوت کبیر ہے۔

آٹھواں اسم: يَا ذَائِمُ فَلَا فَنَاءَ وَلَا زَوَالَ لِمُلْكِكَ: جو کوئی چاہئے کہ اپنے جمیع کاموں میں ثابت قدم رہے چاہے کہ تین روزہ رکھے اور ہر روز تین سو بار اس اسم کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے بعد اس کے ہر کام اس کا تمام کو پہونچے اور جو کوئی چاہے کہ استقلال تمام تر احوال میں پیدا خواہ دولت میں خواہ قرات میں خواہ دعوت میں پس چاہئے کہ اس اسم کی دعوت کبیر عمل میں لا کے اس اسم کی دعوت کبیر کو دعوت دائمی کہتے ہیں اور طریقہ دعوت دائمی کا یہ ہے کہ چھبیس روز روزہ رکھے اور غذا کم کھائے اور ترک حیوانات کرے تا اختتام دعوت اور جامہ پاک پہنے اور ہر روز بارہ ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے بارہ ہزار مرتبہ پڑھے بعد ختم دعوت کے تمام عالم تو نگری میں اس کا ہمسرنہ ہو اور اگر اس کا دوست ہو اور اگر اس دعوت کو بادشاہ ظالم کے لئے پڑھے ظلم اس سے دور ہو اور انصاف کنندہ ہو اور کوئی اس اسم کو ستائیس ماہ رمضان کو نکلین طلا پر کندہ کر اگر انگشتی بنائے اور ہاتھ میں پہنے کوئی دشمن اس پر قابو نہ پائے۔

☆☆ ☆☆☆

دیکھتے ہیں اور دعوت کبیر اس اسم کی یہ ہے کہ جو کوئی چاہے کہ خلائق میں نیک مشہور ہو پس دعوت کبیر اس اسم ہذا کی بجلائے اس دعوت کو دعوت دائمی کہتے ہیں اور طریقہ دعوت دائمی کا یہ ہے کہ پچاس دن ہر روز دس ہزار مرتبہ پڑھے اور جب شب آئے تو دس ہزار مرتبہ پھر پڑھے بوقت اہتمام دعوت جہاں میں نیک مشہور ہو اور لوگوں کی زبان پر اس کے اوصاف حمیدہ و جاری ہوں اور خاص دیکر دعوت کبیر کی یہ ہے کہ اگر چاہئے کہ اس کے ہاتھ سے کارہائے عظیم ظاہر ہوں مثل اس کے کہ آفتاب نیچے اتر آئے اور برق عصا نقہ بے ہنگام چمکنے لگے ایسا ہو اور بہت سے عجائبات ظاہر ہوں اس اسم کی برکت سے۔

چوتھا اسم: يَسَاوِ حَمْنُ كُلِّ مَنْشَى وَرَاجِمَةٍ جو شخص بدخوا اور مرد آزار ہو اور چاہے کہ یہ صفات بد اس سے دور ہوں پس اس اسم کو مشک و دھنران سے حریر سفید پر لکھے اور اپنا نام اور اپنی ماں کا نام لکھے اور اپنے گھر میں جائے پاکیزہ پر دفن کرے پس یہ صفتیں اس سے دور ہوں اور جو کوئی چاہئے کہ کسی شخص کو اپنے عشق میں مبتلا کرے پس تین روز پے درپے روزہ رکھے اور ہر روز اس اسم کو پانچ سو مرتبہ پڑھے اور چوتھے ایسے مکان میں جا کر غسل کرے کہ جس کا دروزہ قبلہ رو ہو بعد غسل کے کف دست راست پر اس اسم کو لکھے اور اس شخص کے رو برو جائے اور اگر ممکن ہو سکے کہ نوشتہ مذکور کو دھو کر کسی طعام میں ملائے اور اس شخص کو کھلائے محبت اس قدر زیادہ ہو کہ بغیر اس کے اس کو چین نہ پڑے اور جناب عیسیٰ اس اسم معظم کی برکت و قوت سے مردہ کو زندہ کرتے تھے اور کور مادر زاد کو پینا کرتے تھے اور مفلوج کو درست کرتے تھے اور عامل اس معظم کا جس حیوان اور جمادات پر گزرے سب بزبان حال اس سے بات کریں اور یہ ان کی باتوں کو سمجھے اور مدت دعوت اس اسم کی انیس دن کی ہے کہ ہر روز مقام خلوت میں تیرہ ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر شب تیرہ ہزار مرتبہ۔

پانچواں اسم: يَا حَيِّ حَيِّنْ لَا حَيَّ فِى دَيْمُومَةِ مُلْكِكَ وَبَقَائِهِ: پس ایسا بیمار ہو کہ کسی طبیب سے اس کا علاج نہ ہو سکے پس مشک و دھنران سے کاغذ یعنی شیشہ پر لکھے اور آب بنات مصری حل کرے اس کو پلائے صحت پائے اس کی عمر میں برکت ہو اور اگر اس اسم کو بطریق مذکور لکھ کر بحالت صحت پائے ہرگز بیمار نہ ہو دعوت کبیر اس اسم کی مشکل تر ہے اور مشکل ترین بھی اسی کہ قریب قریب فرد دعوت کبیر چار سال ہے ہر روز دس ہزار پانچ سو مرتبہ اس اسم کا پڑھنا ہے اس کے

قسط نمبر: ۱۶۵

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

وعیہ کے ہمارا ان سے پہلے ہی فلسطین پہنچ چکا تھا۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد فلسطین میں ایک انقلاب رونما ہو گیا تھا، آپ کے بعد آپ کے بیٹے کی غیر دانش مندانہ حرکات کے باعث فلسطین دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا، ایک حصے پر سلیمان علیہ السلام کا بیٹا رحیعام حکومت کرنے لگا تھا اور اس حصے کا نام یہودیہ رکھا گیا تھا جب کہ دوسرے حصے پر فلسطینیوں کا ایک سردار پرعیام حکومت کرنے لگا تھا اور فلسطین کے اس حصے کا نام سامریہ رکھا گیا تھا، اس طرح فلسطین کے اندر یہودیہ اور سامریہ نام کی دو سلطنتیں قائم ہو گئی تھیں۔

سلیمان علیہ السلام کے بیٹے رحیعام کے بعد اس کا بیٹا ایہام حکمراں بنا، اس ایہام کے بعد اس کا بیٹا آسا اور پھر آسا کے بعد اس کا بیٹا یہوسفٹ یہودا یہودیہ کی سلطنت کا بادشاہ بنا، اسی طرح پرعیام کے بعد اس کا بیٹا مذہب سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ بنا، مذہب کے بعد بھشا، اس کے بعد زمری پھر اس کا بیٹا عمری اور اور عمری کے بعد اخیاب نام کا شخص سامریہ کی سلطنت کا بادشاہ ہوا، اس اخیاب کے دور حکومت میں یوناف اور یوسا ارض فلسطین کے اندر داخل ہوئے اور اسی اخیاب کے دور میں اللہ کے پیغمبر الیاس علیہ السلام کو اس سرزمین کی طرف مبعوث کیا گیا تھا، اس دوران فلسطین کے ہمسائیوں کے اندر بھی ایک انقلاب رونما ہو چکا تھا، عرب کے صحراؤں سے آموری ایک قوت اور ایک قہر بن کر نمودار ہوئے تھے اور وہ شام پر چھا گئے تھے۔ انہوں نے آشوریوں پر پے در پے حملے کر کے انہیں اپنے علاقوں میں سمٹ جانے پر مجبور کر دیا تھا اور دمشق کو اپنا دارالسلطنت بنا کر ایک مضبوط سلطنت قائم کر لی تھی، جن دنوں سامریہ پر اخیاب اور یہودیہ پر یہوسفٹ بادشاہ تھے ان دنوں دمشق میں روم بن ہدد نام کا ایک شخص آرامی عربوں کا بادشاہ تھا۔

☆☆☆

”اس پر راجہ کہنے لگا یہ سنو میرے عزیز و میری ریاست میں سے تم جو بھی شہر پسند کرو گے وہ میں تمہاری تحویل میں دے دوں گا اور وہاں تم اپنی قوت کو مجتمع اور مربوط کر سکتے ہو۔“

جواب میں یدھشٹر نے راجہ کے ایک سرحدی شہر کو پسند کیا، سوراجہ نے وہ شہر ان کے حوالے کر دیا، پانڈو برادران دروپدی کو لے کر اس شہر میں منتقل ہو گئے اور کرشن کے علاوہ ان راجاؤں کی طرف بھی انہوں نے قاصد بھجوا دیئے تھے جو ان کے دوست تھے اور انہیں یہ خبر بھی دی کہ وہ دریودھن کے خلاف حرکت میں آنے والے ہیں۔

کرشن اور دوسرے دوست راجہ بھی اپنے اپنے لشکر کے ساتھ وہاں پہنچ گئے، اس کے بعد دریودھن کی طرف پیغام بھجوایا گیا کہ وہ پانڈو برادران کی آدھی سلطنت ان کے حوالے کر دیئے، جب دریودھن نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو پانڈو اور کورو برادران کے درمیان جنگ چھڑ گئی، اس جنگ میں خصوصیت کے ساتھ کرشن اور دوسرے دوست راجہ پانڈو برادران کی خلوص دل کے ساتھ مدد کر رہے تھے، یہ جنگ کئی روز تک جاری رہی، اس جنگ میں بڑے بڑے سورا کام آئے، ہمیشہ اس شخص کے ہاتھوں مارا گیا تھا جس کے گلے میں عزازیل نے پھولوں کا ہار پہنا دیا تھا، ہمیشہ کے علاوہ دریودھن اس کا باپ رادیو اور دوسرے بڑے بڑے سورا اس جنگ میں مارے گئے تھے، دریودھن کے بھائی بھی اس جنگ میں کام آ گئے تھے اور نتیجتاً اس جنگ میں پانڈو برادران کو فتح نصیب ہوئی، اس طرح ایک طویل مدت کے بعد کوروں کا خاتمہ کرنے کے بعد پانڈو برادران اپنی سلطنت واپس لینے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

☆☆☆

پانڈو اور کوروں کی اس فیصلہ کن جنگ کے بعد یوناف اور یوسا ہندوستان سے فلسطین کی طرف چلے گئے جب کہ عزازیل بھی عارب

ایک روز عزازیل سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسے مخاطب کر کے بولا۔

”اے بادشاہ! میرا نام عزازیل ہے اور بنیادی طور پر میں ایک نجومی ستارہ شناس اور رمل کا ماہر ہوں۔ اے بادشاہ میں آپ کے لئے ایک اچھی خبر بلکہ آپ یوں کہہ سکتے ہیں کہ میں آپ کے لئے ایک خوش خبری لے کر آیا ہوں جس کے باعث نہ صرف یہ کہ آپ کی ذاتی زندگی سنور کر رہ جائے گی بلکہ آپ کی سلطنت میں بھی ایک خوش کن انقلاب رونما ہو جائے گا۔“ عزازیل کی یہ گفتگو سن کر سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اس کی طرف دلچسپی اور شوق سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اے اجنبی تو پہلی بار میرے ہاں ایک نجومی اور ستارہ شناس کی حیثیت سے داخل ہوا ہے، بہر حال تم کہو کیا کہنا چاہتے ہو اگر تمہاری دی ہوئی خبر میں میری بھلائی ہوئی تو میں تمہارے مشورے، تمہاری تجویز کو ضرور اپنانے کی کوشش کروں گا۔“ اخیاب کا یہ جواب سن کر عزازیل خوش ہوا اور تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد اس نے اپنے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے آگے کہنا شروع کیا۔

”اے بادشاہ! صیدا کے بادشاہ اتبعل کی ایک بیٹی ایزبل ہے، ایزبل خوبصورتی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتی، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ اس شہزادی کے ساتھ شادی کر لیں تو وہ نہ صرف عملی طور پر بلکہ فطری طور پر بھی آپ کے لئے سودمند ہوگی، آپ کی ذات کے لئے ایک سکون اور خوشی کا باعث بنے گی اور اس کا یہاں آنا آپ کی سلطنت کے لئے شادابی اور امن و سکون کا باعث بن جائے گی۔“

عزازیل کی خوش کن الفاظ پر مبنی یہ باتیں سن کر اخیاب بے حد خوش ہوا، تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہ کر مستقبل کی خوش آئند سوچوں میں کھویا رہا، پھر اس نے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

”سنو اے اجنبی ستارہ شناس! تم نے واقعی مجھے ایک اچھی اور خوش کردینے والی خبر دی ہے اگر تمہارا ستاروں کا علم یہ بتاتا ہے کہ اتبعل کی بیٹی ایزبل میرے لئے اور میری سلطنت کے لئے سرسبزی اور ثمرریزی کا باعث بنتی ہے تو میں اس سے ضرور شادی کروں گا۔“

اس کے بعد اخیاب نے خوش ہوتے ہوئے اسے کچھ انعام دے کر فارغ کر دیا تھا۔ اخیاب کے اس کمرے سے نکل کر وہ عارب اور عیٹہ

کے پاس پہنچا۔

”سنو میرے عزیزو۔“ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔ ”میں اپنے مقصد اور اپنے مدعا میں پوری طرح کامیاب ہوا ہوں، میں نے اخیاب کے سامنے صیدا شہزادی ایزبل کی خوبصورتی کی تعریف کی اور وہ میرے ان الفاظ سے ایسا متاثر اور خوش ہوا ہے کہ اس نے ایزبل سے شادی کا فیصلہ کر لیا ہے، ایزبل جہاں خوبصورت اور پرکشش ہے وہاں بعل دیوتا کی پرستش میں انہما پسند بھی ہے۔ جب یہ اخیاب، ایزبل سے شادی کرے گا تو ایزبل ضرور اپنے ساتھ بعل دیوتا کے بت لے کر فلسطین آئے گی اس طرح ایزبل کی وجہ سے فلسطین میں بھی خداوند قدوس کے ساتھ ساتھ بعل دیوتا کی پرستش شروع ہو جائے گی اور اس طرح ایزبل کی وساطت سے فلسطین کی سرزمین کے بام و در شرک میں جل اٹھیں گے، یہاں کی فضا شرک سے داغ دار ہوگی اور یوں بعل جبر کے ایک دیوتا کی حیثیت سے فلسطین میں مشہور و معروف ہو جائے گا۔“

اس کے ساتھ ہی عزازیل، عارب اور عیٹہ کو لے کر سامریہ شہر کی مختلف گلیوں میں ہوتا ہوا آگے بڑھنے لگا تھا۔

☆☆☆

عزازیل کی گفتگو سے متاثر ہو کر اخیاب نے صیدا کے بادشاہ اتبعل کو اس کی بیٹی ایزبل کا پیغام بھجوایا جو منظور کر لیا گیا، اس طرح ایزبل کی شادی اخیاب سے ہو گئی۔ اس شادی کے موقع پر صیدا کی شہزادی ایزبل اپنے ساتھ بعل دیوتا کا بت بھی لے کر آئی تھی، یہ بت سونے کا تھا اور قد میں بیس گز اونچا تھا اور اس کے چار منہ تھے۔ اسے سامریہ کے باہر ایک بلند کوہستانی ٹیلے پر نصب کر دیا گیا تھا۔ اس ٹیلے پر بعل کے لئے ایک بہت بڑی عمارت بھی تعمیر کی گئی تھی اور چار سو تنو مند نوجوان اس کی خدمت پر مقرر کر دیئے گئے تھے اور ان گنت پجاری بعل دیوتا کے مندر میں مقرر ہوئے جن کے اخراجات اخیاب برداشت کرتا تھا، اس طرح فلسطین میں ایزبل کے آنے سے شرک کی ابتدا ہو گئی تھی اور لوگ بڑھ چڑھ کر بعل دیوتا کی پوجا کرنے لگے تھے۔

یہ بعل دیوتا شام اور یمن کے درمیان پھیلی ہوئی بہت سی اقوام کا دیوتا مانا جاتا تھا اور دیگر کئی اقوام میں بھی بعل دیوتا کی پوجا پاٹ کی جاتی تھی حتیٰ کہ حجاز میں بھی جبل نام کا جو بت تھا وہ بھی بعل دیوتا ہی تھا، شمالی

سرزمین میں الیسع ہی نبی کی حیثیت سے خداوند کے احکامات ان کے بندوں تک پہنچائیں گے۔

پس اس نالے سے نکل کر آپ مارتہ کی طرف روانہ ہوئے، راستے میں انہوں نے الیسع کو دیکھا جو اپنی زمین جوت رہے تھے الیاس علیہ السلام ان کے قریب آئے اور جس طرح انہیں خداوند قدوس کی طرف سے حکم ملا تھا اور اس کے مطابق انہوں نے اپنی چادر الیسع پر ڈال دی جس کا اثر یہ ہوا کہ الیسع اپنا سارا کام چھوڑ کر ان کے ساتھ ہوئے اس طرح الیسع اور الیاس دونوں مارتہ کے قصبے میں پہنچے۔ انہوں نے دیکھا قصبے کے باہر ایک عورت لکڑیاں چن رہی تھی، الیاس علیہ السلام کو خداوند کی طرف سے راہنمائی کی گئی کہ یہی وہ عورت ہے جس کے ذمے تمہاری پرورش اور دیکھ بھال کی گئی ہے۔ الیاس علیہ السلام لکڑیاں چنے والی اس عورت کے پاس آئے اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے۔

”اے خاتون! میں اور میرا یہ ساتھی دونوں پردہساز ہیں، کیا ایسا ممکن نہیں کہ تو ہمیں پانی پلائے اور ہمارے لئے کچھ کھانے کو بھی لے آئے۔“ اس پر وہ عورت الیاس علیہ السلام کو مخاطب کر کے بڑی عاجزی سے کہنے لگی۔

”اے اجنبی تو اپنے ساتھی کے ساتھ پانی تو جس قدر چاہے پی سکتا ہے لیکن تم مجھے اپنے خدا کی میرے پاس روٹی نہیں، ہاں میرے گھر میں مکے اندر تھوڑا سا آٹا ہے اور مٹی کی ایک کچی میں تھوڑا سا گھی ہے، میں شہر سے باہر اس غرض سے آئی ہوں کہ لکڑیاں چنوں اور واپس جا کر اس آٹے اور گھی سے اپنے بیٹے کو کھانا پکا کر دوں جو ابھی چھوٹا ہے اور اگر میں نے ایسا نہ کیا تو مجھے خدا شہ ہے کہ وہ مر جائے گا۔“

اس عورت کی ڈھارس بندھاتے ہوئے الیاس بولے۔ ”اے معزز خاتون تو ٹھیک کہتی ہے تو مجھے اپنے ساتھ اپنے گھر لے چل میں اپنے خدا کے حکم کے تحت تیری طرف آیا ہوں، دیکھ میرے خدا نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ جب تک میں اپنے ساتھی کے ساتھ تیرے یہاں قیام کروں گا اور جب تک یہاں قحط پھیلا ہوا ہے اس وقت تک تیرے اس مکے سے آٹا اور گھی کی کچی سے کھی ختم نہ ہوگا۔ وہ عورت سمجھ گئی کہ یہی وہ شخص ہے جس کی دیکھ بھال کے لئے اسے اشارہ کیا گیا تھا، لہذا وہ ان دونوں کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلی گئی، اس طرح الیاس نے الیسع

شام کے علاقے راس الشمرہ کے موجودہ دور میں ملنے والی قدیم روحوں سے بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بعد کو موت و حیات، خوراک و زراعت اور مویشیوں کا دیوتا خیال کیا جاتا تھا، شام میں بعل دیوتا کا ایک حریف بھی تھا جو ایل کہلاتا تھا، لبنان کے شہر بالک جو بقیاع کی سطح مرتفع کے تقریباً تین ہزار آٹھ سو پچاس منٹ کی بلندی پر واقع ہے اور باغوں اور نخلستانوں سے گھرا ہوا ہے، یہ شہر بھی بعل دیوتا ہی کے نام پر آباد کیا تھا۔

شہزادی ایزبل اور بعل دیوتا کے سامریہ کی سلطنت میں آنے سے جب ہر طرف شرک و کفر کا دور دورہ ہوا تو جہالت کے اس طوفان میں خداوند قدوس نے اپنے نبی الیاس علیہ السلام کو مبعوث کیا، آپ کا تعلق قصبہ خاندان سے تھا اور آپ جلعاد شہر میں پیدا ہوئے، نبوت عطا ہونے کے بعد الیاس علیہ السلام سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے پاس آئے اور اسے شرک اور کفران نعمت سے باز رکھنے کی کوشش کی لیکن اس نے الیاس علیہ السلام کی باتیں ماننے کی بجائے آپ سے دشمنی کرنی شروع کر دی تھی۔ ان حالات میں خداوند قدوس کے احکامات کے مطابق دریائے یردن کے قریب کریت نام کے ایک نالے کی طرف چلے گئے تھے اور ساتھ ہی خداوند قدوس کی طرف سے آپ کی تسلی کے لئے آپ پر یہ وحی بھی بھیجی گئی کہ اس نالے کے اندر زندگی بسر کرتے ہوئے پریشان اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے خداوند قدوس کی طرف سے پرندے ان کے لئے کھانا لے کر آیا کریں گے اور یہ کہ وہ اس نالے سے پانی پی کر ایک وقت مقررہ تک یہاں دن گزاریں۔

پس ایسا ہوا کہ خداوند قدوس کے مطابق الیاس علیہ السلام اسی نالے میں ایک پناہ گاہ بنا کر رہنے لگے، صبح و شام خداوند قدوس کے حکم کے مطابق پرندے انہیں کھانا پہنچاتے اور نالے کا پانی پی کر آپ گزر بسر کرتے رہے، یہاں تک کہ سامریہ قحط کا شکار ہو گیا اور نالہ بھی خشک ہو گیا تب خداوند قدوس کی طرف سے الیاس علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ اس نالے سے نکل کر مارتہ نامی قصبے کی طرف روانہ ہو جائیں اس لئے کہ وہاں خداوند قدوس کی طرف سے ایک بیوہ کو پہلے ہی حکم دے دیا گیا ہے کہ الیاس علیہ السلام کی پرورش اور دیکھ بھال کرے، ساتھ ہی الیاس کو یہ بھی حکم ہوا کہ مارتہ کی طرف جاتے ہوئے راستے میں الیسع نام کے ایک شخص کو بھی اپنے ہمراہ لے لیں، اس لئے کہ ان کے بعد فلسطین کی

کے ساتھ اس خاتون کے ہاں قیام کیا اور جب تک وہ وہاں ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ساتھ اس کچی سے کچی ختم نہ ہوا۔ اس کے بعد الیاس کو خداوند کی طرف حکم ہوا کہ وہ ایک بار پھر اخیاب کی طرف جائیں اور اسے ترک سے منع کریں، پس خداوند کا حکم پا کر الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیاس کے ساتھ پھر اخیاب سے ملنے سامریہ روانہ ہو گئے۔

الیاس جب سامریہ شہر کے قریب گئے تو وہاں ان کی ملاقات سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے حاجب عبدیہ سے ہوئی، عبدیہ ایک نیک شخص تھا اور اللہ کے نیک بندوں کی حفاظت کرنے والا تھا، جب کہ دوسری طرف بادشاہ اخیاب اپنی ملکہ ایزبل کی فرمائش کے تحت ہر اس شخص کو قتل کر دیتا تھا اور اذیتیں دیتا تھا جو بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر خدائے واحد کی طرف بلاتا تھا، یہی حالت الیاس کی بھی ہوئی تھی، جب وہ پہلی بار اخیاب کی طرف گئے تھے اور بعل دیوتا کی پرستش کو شرک قرار دے کر اس کے خلاف آواز اٹھائی تو ایزبل اور اخیاب دونوں آپ کے خلاف ہو گئے اور خداوند قدوس کے احکام کے تحت آپ نے کسبت کے نالے میں پناہ لی تھی۔ عبدیہ نے الیاس علیہ السلام کو اپنے سامنے دیکھا تو وہ بڑا فکر مند ہوا، اسے خدشہ ہوا کہ اگر بادشاہ نے الیاس کو دیکھ لیا تو وہ ضرور اس شخص کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا، اس موقع پر عبدیہ نے الیاس کو مخاطب کرنے میں پہل کی اور کہا۔

”اے الیاس! میں تیرے لئے اپنے بادشاہ اخیاب سے خوفزدہ ہوں اس لئے کہ جب اسے خبر ہوگی تو تم شہر میں داخل ہوئے ہو تو مجھے خطرہ ہے کہ وہ تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دے، لہذا میرا تم کو یہ مخلصانہ مشورہ ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ۔“ اس پر الیاس علیہ السلام نے عبدیہ کو مخاطب کر کے کہا۔

”اے عبدیہ! تم میرے معاملے میں کوئی خطرہ، کوئی خوف محسوس نہ کرو، اس لئے کہ میں اپنے خداوند قدوس کے احکام کے تحت اس طرف آیا ہوں، تم جاؤ اور اپنے بادشاہ اخیاب کو میرے آنے کی اطلاع کرو کیوں کہ میں اپنے آقا، اپنے مالک، اپنے خدا کے حکم کے تحت اس سے بات کہنا چاہتا ہوں۔“ پس عبدیہ مجبور ہوا اور اپنے بادشاہ اخیاب کو جا کر الیاس علیہ السلام کے آنے کی اطلاع دی۔ اخیاب نے عبدیہ کو واپس بھیجا کہ الیاس علیہ السلام کو لے کر میرے پاس آئے، جب الیاس اور

آپ کے شاگرد الیاس کو اخیاب کے سامنے پیش کیا گیا تو الیاس کو مخاطب کر کے اخیاب کہنے لگا۔

”اے الیاس! تو پھر اس شہر میں داخل ہو گیا، کیا تو چاہتا ہے کہ تو اپنی باتوں سے بنی اسرائیل میں نفرت اور عداوت پھیلا دے۔“ اس پر الیاس نے کمال جرأت مندی اور بے خوفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

”اے اخیاب! غور سے سنو، میں اپنی باتوں سے بنی اسرائیل کے اندر عداوت اور بے راہ روی نہیں پھیلا رہا بلکہ یہ کفر، یہ عصبیت تو بنی اسرائیل میں تمہارے اور تمہاری ملکہ کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔ سنو بادشاہ! اس سے پہلے لوگ گناہ ضرور کرتے تھے مگر وہ خداوند قدوس کو واحد جانتے ہوئے اس کی بندگی اور عبادت بھی کرتے تھے لیکن جب سے تم نے ایزبل سے شادی کی ہے اور وہ اپنے ساتھ بعل کا بت لائی ہے تب سے یہاں شرک کا دور دورہ شروع ہو گیا اور تو نے ایزبل کا کہا مانتے ہوئے بعل کو کوہستان کرمل پر نصب کر دیا ہے جس کے باعث یہاں بد امنی اور بد اعمالی نے گھر کر لیا ہے، پس اس بنا پر میں کہہ سکتا ہوں کہ بنی اسرائیل اور تیری وجہ سے بے راہ روی اور گناہ اور عداوت پھیل گئی ہے۔“

حضرت مولانا حسن الباشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا شناختی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن کوڈ نمبر: 247554

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

وسیم رضوی اور بورڈ کے دیگر اراکین نے اجودھیا کے مندر میں پوجا کی
 شیعہ سینٹرل بورڈ کے چیرمین وسیم رضوی نے ایک بار پھر بابر مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر کا
 راگ آلاپا، آرائیں ایس اور بی جے پی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اچھی حرکتوں پر اتر آئے

ہے اور سنی سینٹرل وقف بورڈ اور ملک کے تمام مسلمان اس بات پر متفق
 ہیں کہ وہ متنازع زمین کی ملکیت کے سلسلہ میں سپریم کورٹ کے فیصلہ کو
 قبول کریں گے، تاہم شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیرمین وسیم رضوی اس
 مسئلہ پر محض ذاتی فائدے کے لئے کود پڑے ہیں۔

سعودی عرب نے اقوام متحدہ میں میانمار حکومت کے
 خلاف قرارداد لانے کا مطالبہ کیا

نیویارک (ایجنسی) اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے مشن نے
 ملک کی جانب سے میانمار کی مسلمان روہنگیا اقلیت پر کئے جانے
 والے حالیہ حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔ یو این سعودی مشن نے ایک
 ٹویٹ پیغام میں کہا ہے کہ سعودی عرب نے عالمی ادارے میں قرارداد
 لانے کا مطالبہ کیا ہے جس میں میانمار کی روہنگیا مسلمان اقلیت پر
 ڈھائے جانے والے مظالم اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی
 مذمت کی جائے۔ اس مقصد کے لئے سعودی عرب نے سکیورٹی کونسل
 کے ارکان سے رابطہ کیا ہے کہ وہ روہنگیا اقلیت کے خلاف روار کے
 جانے والے وحشیانہ مظالم کا نوٹس لے اور اسے اپنے ایجنڈے پر لے
 کر آئے۔ سعودی عرب نے عالمی ادارے کے سر بارہ کے نام پیغام
 میں تشویش کا اظہار کیا ہے جس کے بعد اقوام متحدہ سے مذمت دیکھنے
 میں آئی ہے۔ سعودی عرب روہنگیا مسلمانوں کی بے بسی کے خاتمے اور
 مسائل کے دیر پا حل کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

اجودھیا (ایجنسی) شیعہ سینٹرل وقف بورڈ میں متعدد بدعنوانیوں
 کے الزامات کا سامنا کر رہے چیرمین وسیم رضوی خود کو قانون کے چنگل
 سے بچانے اور اس سلسلہ میں آرائیں ایس کی خوشنودی حاصل کرنے
 کے لئے مختلف ہتھکنڈوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی تازہ
 کڑی میں شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے چیرمین وسیم رضوی نے بورڈ کے
 دیگر اراکین کے ساتھ اجودھیا پہنچ کر متعدد مندروں میں پوجا بھی کی
 اور رام مندر کے تین اپنے عقیدت کے اظہار کے لئے ناریل
 پھوڑے۔ قابل ذکر ہے کہ وسیم رضوی بابر مسجد کے تعلق سے شیعہ اور
 سنی مسلمانوں میں متفقہ رائے سے الگ ہٹ کر محض خود کو بچانے کے
 لئے ان دنوں نئے نئے شگوفے چھوڑنے میں مصروف ہیں اور وہ
 آرائیں ایس اور ریاست کی بی جے پی حکومت کی خوشنودی حاصل کر
 نے کے لئے اچھی حرکتوں پر اتر آئے ہیں۔ اطلاع کے مطابق وسیم
 رضوی نے اجودھیا میں دگمر اکھاڑہ کے مہنت سریش داس، نرموہی
 اکھاڑا کے مہنت بابا بھاسکر داس اور ہنومان گڑھی نروانی اکھاڑا کے
 فریق دھرم داس سے مل کر ایک بار پھر بابر مسجد کی جگہ پر رام مندر کی تعمیر
 کا راگ آلاپا۔ وسیم رضوی نے ہندو مذہبی رہنماؤں سے ملاقات کو باہمی
 صلح اور سمجھوتہ کی تجویز کا بھی نام دیا۔ دوسری طرف وسیم رضوی نے
 اجودھیا میں دگمر اکھاڑہ کے مہنت سریش داس، نرموہی اکھاڑا کے
 مہنت بابا بھاسکر داس اور ہنومان گڑھی نروانی اکھاڑا کے فریق دھرم
 داس نے بھی بن بلائے مہمان وسیم رضوی کی مودگی میں خوب بغلیں
 بجائیں۔ یاد رہے کہ بابر مسجد کا قضیہ سپریم کورٹ میں زیر سماعت

ہمارا نامہ طالبات دنیا
میں سے منتخب ہو کر

دیوبند
میں

مکمل فائل 2017

مکمل پیر شیخ حسین الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919558002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد آجمل مفتاحی مونا تھ بھنجن یو پی انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freeamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الباشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الباشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com

طلسمانی دنیا

نومبر ۲۰۱۷ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اسم اعظم۔ جو آپ کی زندگی میں
زبردست انقلاب پیدا کر سکتا ہے

کائنات کو مسخر کرنے کا فن

قرآن زہرہ مشتری ایک سعید ساعت
اور دستِ غیب کالا جواب عمل

RS.30/=

POSTING DATE 25-26 BEFORE EVERY MONTH

کیا اور کہاں

۴۵ روحانی دسترخوان	۵ ادارہ
۴۷ روحوں کی دنیا	۶ مختلف پھولوں کی خوشبو
۵۱ عکس سلیمانی	۱۱ طب نبویؐ سے علاج
۵۶ امام غزالیؒ کے چند اعمال	۱۲ ولی کامل کے مجربات
۵۷ اس ماہ کی شخصیت	۱۳ ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے
۶۱ فقہی مسائل	۱۶ ماہر علوم مخفی حافظ جمیل صاحب چہل کاف کے عملیات
۶۳ کانگریس سے کہاں غلطی ہو رہی ہے	۱۷ تیر بہدف اور ادو وظائف
۶۵ فقیری اعمال	۱۹ روحانی ڈاک
۷۰ یامنین	۳۱ دنیا کے عجائب و غرائب
۷۱ اللہ کے نیک بندے	۳۳ اسلام الف سے یہ تک
۷۵ اذان بت کدہ	۳۷ علاج بذریعہ غذا
۸۱ جنات کی باتیں	۳۹ چار خاص ناموں کا عمل
۸۵ انسان اور شیطان کی کشمکش	۴۲ مقطعات کی سورت صں کے خواص
۹۰ خبر نامہ	۴۳ امراض کا خاتمہ

بقلم خاص

مولانا سجاد الرحمن نعمانی مبارکباد کے مستحق ہیں، لیکن...

قابل مبارکباد ہے یہ بات کہ حضرت مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی کو مسلم پرسنل بورڈ کے ذمہ داروں نے پورے ملک کے لئے اپنا ترجمان بنادیا ہے، گویا کہ وہ پورے ملک میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی نمائندگی کریں گے اور بورڈ کا جو بھی مدعا ہوگا اس کو عوام و خواص تک پہنچانے کی ذمہ داری نبھائیں گے۔ لاریب حضرت مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی میں امت کے لئے ایک تڑپ ہے، ایک امنگ ہے، امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے انہوں نے ہمیشہ بروقت اپنی زبان کھولی ہے۔ بعض خاص مواقع پر بھی انہوں نے بے تکلف اور برملا ایسی باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ جن کو بیان کرنے کے لئے پتھر کے دل و جگر چاہئیں۔ انہوں نے کئی بار رسول خدا اور اصحاب رسول کی کٹھنائیوں اور صعوبتوں کا ذکر کر کے اور ان کی ثابت قدمی پر روشنی ڈال کر نہایت اچھوتے انداز میں یہ فرمایا ہے کہ آج کے حالات کتنے بدترین کیوں نہ ہوں یہ حالات ان دکھوں اور اُن مصیبتوں سے زیادہ برے نہیں ہیں جن سے اللہ کا رسول اور اس کے ساتھی دوچار ہوئے تھے۔ لیکن انہوں نے صبر کیا، ثابت قدم رہے اور اللہ سے اپنے رشتے کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں لگے رہے۔ بالآخر اللہ کی رحمت آئی اور انجام کار وہ سرخ رو بھی ہوئے اور سر بلند بھی۔

مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی کو ہم اُس وقت سے جانتے ہیں جب وہ ”اگر اب بھی نہ جاگے تو...“ کے تخلیق کار جناب شمس نوید عثمانی سے وابستہ تھے، اس وقت بھی ان کی تڑپ یہ تھی کہ اللہ کا پیغام ہندو بھائیوں تک بھی پہنچے اور ہندو بھائی اپنے گم شدہ سرمائے کو حق جان کر اپنے گلے سے لگالیں اور مشرف بہ اسلام ہو جائیں، گویا کہ وہ برہما برہمن سے دین اسلام کی نشر و اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

شمس نوید عثمانی کی وفات کے بعد انہوں نے اپنی راہ بدلی، انداز بدلے، کچھ دوسرے اقدامات کئے لیکن دل کی تڑپ وہی رہی جو پہلے تھی۔ وہی کرب، وہی دلولہ اور وہی دین اسلام کو عام کرنے کا جذبہ اور غیر مسلمین تک ان کا کھویا ہوا سرمایہ پہنچانے کی جدوجہد۔ سچ یہ ہے کہ حضرت مولانا منظور نعمانی کے وہ صحیح جانشین ثابت ہوئے اور انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کرنے کا حق ادا کیا، یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ ان کو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ترجمان بنانا کران کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے یا ان کے ساتھ کوئی سازش۔

وہ مسلم پرسنل لاء بورڈ جو ۱۹۷۲ء سے لے کر آج تک مسلمانوں میں کوئی بیداری پیدا نہ کر سکا اور مسلمانوں میں نکاح و طلاق کی اہمیت کو بھی واضح کرنے میں ناکام رہا اور حکومت ہند پر اسلام کی حقانیت اور اسلامی قوانین کی عظمت ثابت کرنے میں بھی بڑی حد تک بے چارگی کا شکار رہا۔ اس بورڈ کا نمائندہ بن کر اُس شخص کی عظمت و رفعت میں کیا اضافہ ہوگا جو اپنے تئیں دین اسلام اور امت مسلمہ کے لئے ایک عرصہ سے زبانی اور قلمی جہاد کرنے میں مصروف ہے اور اس امت کی رہنمائی کرنے میں آخری حد تک کامیاب بھی ہے۔ نعمانی صاحب تو ہمیشہ سے اس بات کے قائل ہیں کہ جان ہتھیلی پر رکھ لی، کہنی ہاب پچی بات۔ اگر طلاق کے معاملے میں حکومت کامیاب ہو جاتی ہے تو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، مسلم پرسنل لاء بورڈ اسلامی قوانین کی حفاظت کے لئے پیدا ہوا تھا اور جب وہ اس مقصد میں نفل ہو گیا تو اس کا وجود چہ معنی دارد؟ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے موجود ذمہ داروں کو سوچنا چاہئے کہ صرف شاندار اجلاس کرنے اور فائینو اشار ہوٹلوں میں ٹھہرنے اور سرمایہ داروں کے ارد گرد بھٹکنے سے اسلامی قانون کی حفاظت ممکن نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اب تک مولانا خلیل الرحمن سجاد نعمانی نے اسلام کی جو خدمات انجام دی ہیں مسلم پرسنل لاء بورڈ اس سے بہت پیچھے ہے۔ سیاسی سرگرمیاں بہت شاندار ہو سکتی ہیں لیکن ذمہ داروں میں وہ تڑپ، وہ امنگ، وہ جذبہ بیکراں جو حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ میں تھا اب کہاں؟ ہر رکن اپنی ذاتی مفادات کے ارد گرد گھوم رہا ہے اور جب تک ذمہ داران اپنا بورڈ اسلام کے حق میں مخلص نہیں ہوں گے اور ذاتی اغراض کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہیں گے تب تک وہ فجر اسلام کی کسی بھی شاخ کو دشمنان اسلام سے بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مولانا نعمانی اپنے انداز میں تنہا اسلام کے دفاع کے لئے جو مورچہ بندی کرتے رہے ہیں وہ اپنی جگہ بے مثال ہے اور اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داروں نے ان کو اپنا نمائندہ بنا کر ان کی مقبولیت سے کریڈٹ حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہمیں نعمانی صاحب کو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا نمائندہ بنا کر اس بات کا اندیشہ ہے کہ مولانا نعمانی بورڈ کی خاطر مصلحت پسند نہ بن جائیں اور امت ان کی بے لاگ گفتگو اور باطل کے خلاف کھری کھری باتوں سے محروم نہ ہو جائے۔ ☆ ☆

مختلف اصول

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو بکر بن ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میرے باپ نے رسول اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا۔ ”جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔“

یہ سن کر ایک شخص جو پراگندہ حال تھا اٹھ کر کہنے لگا۔ ”اے ابوموسیٰ کیا تو نے فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سنا ہے؟“

ابوموسیٰؓ نے کہا۔ ”بے شک“ اس کے بعد وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور ان سے کہا۔ ”ساتھیو! السلام علیکم“ پھر اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور خوب ضرب و حرب کی داد دی یہاں تک خود بھی شہید ہو گیا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟“ ارشاد فرمایا۔ ”وقت پر نماز پڑھنا“ میں نے عرض کیا۔ ”اس کے بعد کونسا عمل؟“ فرمایا: ”والدین سے حسن سلوک“ عرض کیا: اس کے بعد کونسا عمل؟ ”زبان رسالت سے ارشاد ہوا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری، مسلم)

رموز زندگی

☆ دوستوں کے ساتھ اکساری کے ساتھ دشمنوں کے ساتھ ہوشیاری سے اور لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ اس چھوٹی سی دنیا میں نفرتوں سے بچنا اس لئے کہ زندگی کم بلکہ بہت کم ہے۔ (سقراط)

☆ تکلف کی زیادتی، محبت کی کمی کا باعث بن جاتی ہے۔ (حضرت امام غزالی)

☆ وہی کام کرو جو تمہیں کرنا چاہئے نہ کہ وہ جیسے تمہارا دل چاہے۔ (فیثا غورت)

☆ محنت کرنے والے کے گھر میں فاقہ کشی نہیں ہوتی۔

مولانا رومؒ کے ارشادات

☆ اللہ کے پاک بندوں کو اپنے جیسا مت سمجھو۔

☆ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور یہ مقررہ جگہ پر آ کر رہتی ہے۔

☆ اگر شیر کی گردن میں زنجیر پڑی ہو تو بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تمام جانوروں کا سردار ہوتا ہے۔

☆ موسم بہار آتا ہے تو خاک سے سبزہ اور پھول پھوٹ پڑتے ہیں لیکن پھر اس وقت بھی سبز نہیں ہوتا، اگر سر بلندی چاہتے ہو تو خاک بنو، پتھر نہ ہو۔

☆ دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جانا ایسے ہے جیسے آٹے کی چکی پر گیلہوں کے بغیر جانا۔

☆ علم کی تلوار لوہے کی تلوار سے زیادہ تیز بلکہ فتح و کامرانی میں لشکروں سے بڑھ کر ہے۔

☆ عشق کا مذہب تمام دینوں سے جدا ہے، عاشقوں کا مذہب ولایت صرف خدا ہے۔

☆ اہل حق کی برکت سے بیابان بھی گلزار بن جاتے ہیں۔

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

کی خوشی

دوستوں کا انتخاب کیا۔ (فیثا غورت)

☆ دوست اس کو سمجھ جو خلوت میں تیرے عیب تجھ پر ظاہر کرے،
تجھے تنبیہ کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے اور
مصیبت کے وقت تیری ہمراہی کرے۔ (مامون)

فرمان حضرت علی رضی اللہ عنہ

- ☆ خندہ روئی سے پیش آنا سب سے پہلی نیکی ہے۔
- ☆ کارخانہ قدرت میں فکر کرنا بھی عبادت ہے۔
- ☆ عقیدہ میں شک رکھنا کفر کے برابر ہے۔
- ☆ شکر نعمت حصول نعمت کا باعث ہے اور ناشکری حصول زحمت کا باعث ہے۔
- ☆ ادب بہترین کمالات اور خیرات افضل ترین عبادات سے ہے۔
- ☆ موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔
- ☆ زمانہ کے پل پل کے اندر آفات پوشیدہ ہیں۔
- ☆ عبادت پر غالب آنا کمال فضیلت ہے۔
- ☆ عقل منداپنے آپ کو پست کر کے بلندی حاصل کرتا ہے اور نادان اپنے آپ کو بڑھا کر ذلت اٹھاتا ہے۔
- ☆ عقل دو قسم کی ہوتی ہے، طبعی اور سمعی! عقل سمعی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اگر طبعی عقل نہ ہو جیسے تا وقتیکہ بصارت نہ ہو سورج کی روشنی بیکار ہے۔

پھول جیسی باتیں

- ☆ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ مال کے علاوہ آپ دوسروں کو ایسا کیا دیں کہ آپ کو پیسے خرچ کئے بغیر صدقے کا ثواب ملے؟

☆ باطن کی دولت دنیا کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

عقل اور علم

ہمیں ہر اس شے سے محبت کرنی چاہئے جو محبت کرنے کے لائق ہو اور اس چیز سے نفرت کرنی چاہئے جو قابل نفرت ہو لیکن یہ اس صورت میں ممکن ہے جب ہمارے پاس دونوں کا فرق کرنے کے لئے عقل کی دولت اور علم کا ذخیرہ ہو۔

اچھی باتیں

- ☆ وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی برائیوں سے محفوظ نہ ہوں جنت میں داخل نہ ہوگا۔
- ☆ ماں باپ کی خوشنودی دنیا میں باعث دولت اور آخر میں باعث نجات ہے۔
- ☆ کسی کے اخلاق پر اس وقت تک اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصے کی حالت میں نہ دیکھو۔
- ☆ ظالم کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔
- ☆ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔
- ☆ محنت کرو تمہاری زندگی پھولوں کی طرح رنگین اور شہد کی طرح میٹھی بن جائے گی۔
- ☆ جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود اس میں گرتا ہے۔

اقوال دوستی

- ☆ اگر تمہارے دوست ایسے ہیں جو تمہاری غلط تعریف کے بجائے تمہاری غلطیوں سے آگاہ کرتے ہیں تو تم عقل مند ہو، تم نے اچھے

اقوال زرین

☆ مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے ماند ہیرے میں ہی چمکتے ہیں۔
☆ کسی سے اتنی نفرت نہیں کرو کہ اسے اپنی زندگی بیزار لگنے لگے۔
☆ ماں کی گود بچے کی پہلی درس گاہ ہے۔
☆ علم حاصل کرو اس کے لئے تمہیں خواہ چھین ہی کیوں نہ جانا پڑے۔

☆ عورت کو چاند بن کر نہیں بلکہ سورج کی طرح ہونا چاہئے کہ لوگ دیکھ کر نظریں ہٹالیں۔

چراغِ راہ

☆ کامیاب ہے وہ انسان جو ہر وقت خدا کی عبادت کرے۔
☆ ہر شے کا حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ ہر وقت کی جلے۔
☆ اگر کوئی قدر شناس نہ ملے تو اپنی نیکی بند نہ کرو۔
☆ وہ ہر کام دنیاوی ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔
☆ دل اگر سیاہ ہو تو چمکتی ہوئی آنکھ بھی کچھ نہیں کر سکتی۔
☆ کامیاب انسان وہ ہے جو اخلاق سے ہر شخص کو نوازے۔

کرن کرن روشنی

☆ سیدنا شیخ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔
☆ جب کوئی بندہ گناہ کرتے وقت اپنے دروازوں کو بند کر کے پردے ڈال کر مخلوق سے چھپ جاتا ہے اور خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے۔
”اے ابن آدم علیہ السلام! تو اپنی طرف دیکھنے والوں میں مجھ کو ہی سب سے کمتر سمجھتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں کرتا۔“
☆ کسی کی دشمنی یا کینہ پروری کے خیال میں ایک وقت بھی مت گزار۔
☆ مومن اپنے الہ و عیال کو اللہ رب العزت پر چھوڑتا ہے جب کہ منافق درہم و دینار پر۔
☆ عمل کرنے والے اخلاص پیدا کر! اور نہ مشقت فضول ہے۔

☆ دعا، علم، مشورہ، مسکراہٹ، مدد، وقت، ترتیب، مشکل وقت میں حوصلہ۔

☆ نیکی کا حکم، برائی سے روکنا۔
☆ معاف کرنا، عزت دینا، خوشیوں میں شامل ہونا۔
☆ حصار داری کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔
☆ راستہ دکھانا۔

خاموشی

☆ خاموش رہنا بھی کبھی کبھی سوال بن جاتا ہے، اگر یوں کہا جائے کہ خاموشی ہے ہی سوال تو غلط نہ ہوگا، خاموشی جہاں دوسروں کے لئے سوال بن جاتی ہے وہاں آپ کے لئے اس سوال کا جواب جو کوئی دوسرا فرد آپ کو نہیں دے سکتا۔
☆ خاموشی تنہائی آپ کو وقت دیتی ہے، خود کو جاننے کا پہچاننے کا، جہاں یہ آپ کا تعلق دوسروں سے توڑ دیتی ہیں، وہیں آپ سے آپ کا تعلق بے حد مضبوط بنا دیتی ہیں، مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ سب سے اپنا تعلق توڑ لو اور خود میں ہی کھوئے رہو یوں تو ایسا ہوگا کہ آپ ہویا نہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا اور کبھی کبھی خاموش رہنا بے وقوفی بھی کہلاتا ہے۔ بولو ضرور پر وہاں پر جہاں بولنا ضروری ہو، آپ کے لئے اور سب کے لئے۔ اس طرح خاموشی سوال نہیں بلکہ جواب کے روپ میں سوال بن جاتی ہے۔

مشعلِ راہ

☆ خاموشی عالم کے لئے زیور اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔
☆ دوست کو اس کی صورت سے نہیں سیرت سے پہچانو۔
☆ فتح خرگوش کے پیروں، مرد کے دماغ اور عورت کی زبان میں ہوتی ہے۔
☆ بعض عورتیں شکست کو مان لیتی ہیں فتح حاصل کرنے کے لئے۔
☆ پھول خوشبو سے، چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔
☆ شرم میں کشش حسن سے زیادہ ہوتی ہے۔

سنہری باتیں

☆ جس کو مسلمان کا غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں۔

(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ مال داروں کے ساتھ عالموں اور زاہدوں کی دوستی ریاکاری کی

دلیل ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ مومن نہ کسی کو دھوکا دیتا ہے اور نہ اسے کوئی دھوکا دے سکتا

ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

☆ محبت کی تاثیر عادتوں کو بدل دیتی ہے۔

(حضرت داتا گنج بخش)

☆ جو شے رونے سے واپس نہیں ہو سکتی اس پر رونا کیا اور رونا تو

ہوتا ہی اس شے پر ہے جو رونے سے بھی واپس نہ آئے۔

استغفار کی برکت

امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے عراق کے کسی گاؤں میں رات ہو گئی، میں ایک مسجد میں گیا مگر ادھر کے چوکیدار نے مجھے نکال دیا۔ میں مسجد کے باہر فرش پر سو گیا، چوکیدار نے مجھے پاؤں سے تھپتھپ کر مسجد سے دور کر دیا۔

وہ شخص چلتے پھرتے ہر کام کے دوران ہر وقت استغفار پڑھتا تھا، صبح میں نے اس سے پوچھا۔

اس نے کہا۔ ”جی میں ہر دعا قبول ہوتی ہے، سوائے اس کے میری ملاقات امام احمد بن حنبلؒ سے ہو جائے۔“

میں نے کہا۔ ”میں ہی احمد بن حنبلؒ ہوں اور تم دیکھو کہ مجھے تھپتھپ کر تمہارے پاس لایا گیا ہے۔“

گھریلو ہتھیار

☆ **چمٹا:** جب انسان نے آگ جلانا سیکھی تو یہ خطرناک ہتھیار بھی وجود میں آ گیا، اگر بیگم کا نشانہ صبح ہو تو کیا مجال ہے کہ شوہر اپنے آپ کو اس سے بچا سکے۔

☆ **پیلن:** بہترین خانگی ہتھیار ہے، انتہائی خطرناک بھی جب کہ بیگم کے لئے ایک معمولی بھلونے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ صبح، دوپہر،

سہ پہر شام اور رات کو اس کا کثرت سے استعمال شوہر کو ٹھٹھی میں رکھتا ہے۔
☆ **پھوکنی:** سنگین صورت حال میں جل کٹڑی بیگمات اس کا بھرپور استعمال کرتی ہیں، چٹنے کا ہم عصر ہتھیار ہے، غریب طبقے میں عام ہے۔

☆ **چمچہ:** گو کہ اس کے سائز اور معیار میں فرق ہوتا ہے مگر یہ ہر گھر کی اشد ضرورت ہے، ظالم، نکتے، ست، مجبور اور مغموم شوہر کو راہ راست پر لانے کے لئے نہایت موزوں ہتھیار ہے۔

☆ **مگر مچہ کے آنسو:** بے غم (بیگم) کا سب سے موثر ہتھیار، پانی کے دو نمکین چھوٹے قطرے بڑے بڑے پہاڑ ڈھادیتے ہیں۔ یہ بیگمات کا آخری ہتھیار ہے، ہر کلاس میں اس کا استعمال عام ہے، بڑے بڑے نامور ہیرو اس کے آگے ڈبل زیرو ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔

منتخب اشعار

سارے ماحول میں خوشبو ہے تری یادوں کی
ہم نے غم خانے کو پھولوں سے سجا رکھا ہے
☆

یہ اشک یہ آہیں یہ حسرت یہ آٹھ پہر کی بے چینی
بس ایک نہیں دو چار نہیں احسان تمہارے اور بھی ہیں
☆

بہکا تو بہت بھٹکا سنبھلا تو ولی ٹھہرا
اس خاک کے پتلے کا ہر رنگ نرالا ہے
☆

حیرت نہ کیجئے یہ اصول تضاد ہے
دھوکہ وہیں پہ ہوگا جہاں اعتماد ہے
☆

میں جھوٹ بول کے دریا عبور کر جاتا
مجھے ڈبو دیا ہے سچ بولنے کی عادت نے
☆

اے دل تجھے دشمن کی بھی پہچان کہاں ہے
تو حلقہٴ یاراں میں بھی محتاط رہا کر

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کارکردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۵ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصولِ ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

طب نبوی سے علاج: تلبینہ

ترکیب: دودھ کو جوش دے کر جو شامل کر لیں، ہلکی آنچ پر پچیس منٹ تک پکائیں اور چھ چلاتے رہیں۔ جو گل کر دودھ میں مل جائیں تو کھجور مسل کر شامل کر لیں۔ بیٹھا کم لگے تو تھوڑا شہد ملا لیں، کھیر کی طرح بن جائیگی۔ چولہے سے اتار کر ٹھنڈا کر لیں، اوپر سے بادام، پستے، کاٹ کر چھڑک دیں۔ (کھجور کی جگہ شہد بھی ملا سکتے ہیں)

نوٹ: اگر جو کا آٹا نہ ملے تو دیسی دلیہ ہو۔ حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تھا تو حکم ہوتا کہ اس کے لئے تلبینہ تیار کیا جائے۔ پھر فرماتے کہ تلبینہ بیمار کے دل سے غم کو اتار دیتا ہے اور اس کی کمزوری کو یوں اتار دیتا ہے جیسے کہ تم میں سے کوئی اپنے چہرے کو پانی سے دھو کر اس سے غلاظت اتار دیتا ہے۔ (ابن ماجہ) اسی مسئلہ پر حضرت عائشہ کی ایک روایت میں اسی واقعہ میں اضافہ یہ ہوا کہ جب بیمار کے لئے تلبینہ پکایا جاتا تھا تو تلبینہ کی ہنڈیا اس وقت تک چولہے پر چڑھی رہتی تھی جب تک وہ یا تو تندرست ہو جاتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیم گرم تلبینہ مریض کو مسلسل اور بار بار دینا اس کی کمزوری کو دور کرتا ہے اور اس کے جسم میں بیماری کا مقابلہ کرنے کی استعداد پیدا کرتا ہے۔ حضرت عائشہ بیمار کے لئے تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیا کرتی تھیں اور کہتی تھیں کہ اگرچہ بیمار اس کو ناپسند کرتا ہے لیکن وہ اس کے لئے از حد مفید ہے۔ (ابن ماجہ)

تلبینہ نہ صرف مریضوں کے لئے بلکہ صحت مندوں کے لئے بہت بہترین چیز ہے۔ بچوں، بڑوں، بوڑھوں اور گھر بھر کے افراد کے لئے غذا، ٹانک، بھی دوا بھی، شفاء بھی اور عطاء بھی۔ خاص طور پر دل کے مریض، ٹینشن، ذہنی امراض، دماغی امراض، معدے، جگر، پٹھے، اعصاب، عورتوں، بچوں اور مردوں کے تمام امراض کے لئے انوکھا ٹانک ہے۔

☆☆☆

رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام سے فرمایا کہ جبریل میں تھک جاتا ہوں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے جواب میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ تلبینہ استعمال کریں۔

تلبینہ کیا ہے؟ تلبینہ دودھ جو (بار لے) اور کھجور کی کھیر ہے جو اپنے اندر بیش بہا خصوصیات لئے ہوئے ہے۔ یہ ایک مکمل غذا ہے جو ناشتے میں کھائی جاسکتی ہے۔ اس کا مستقل استعمال حیرت انگیز فوائد دیتا ہے۔

تلبینہ کے فوائد: خون کی کمی دور ہوتی ہے، ایک سے ڈیڑھ ماہ میں ہیموگلوبن کو جسم کی ضرورت کے مطابق بڑھاتا ہے۔ وزن میں اضافہ ہوتا ہے، کمزوریوں کے لئے تلبینہ بہت مفید ہے، روزانہ استعمال سے جسم کی کمزوری دور کر کے وزن میں اضافہ کرتا ہے۔

ذہنی کمزوری: پڑھنے والے بچوں کے لئے تلبینہ بہترین چیز ہے، جسم کو طاقتور بنانے کے ساتھ ذہن کو بھی تیز کرتا ہے۔ جو بچے اپنا سبق یاد کرتے ہیں اور بھول جاتے ہیں تلبینہ استعمال سے ان کا حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔

بیماروں کے لئے: بیمار لوگوں کے لئے جو بالکل بستر سے اٹھ بھی نہ سکتے ہوں تلبینہ بہترین ہے۔ یہ غذا کمزوری کو دور کر کے چلنے پھرنے کے قابل بناتی ہے۔

بوڑھوں کے لئے: بوڑھے لوگوں کے لئے تلبینہ بہترین ہے۔ جو لوگ کمزوری کی وجہ سے اٹھ بیٹھ نہیں پاتے ان لوگوں کو کھانا کھانا بھی مشکل ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے تلبینہ کی کھیر نہایت مفید ہے۔ تلبینہ کی کھیر ناشتے کے ساتھ لیں۔ یہ نہ صرف فائدہ مند ہے بلکہ خوش ذائقہ بھی ہوتی ہے۔

تلبینہ بنانے کی ترکیب

اشیاء: دودھ دو کلو، جو (چھلا ہوا) ۲۰۰ گرام، کھجور ۱۵ سے ۲۰۔ رات بھر کے لئے پانی میں بھگو کر رکھیں یا شہد آدھا کپ یا حسب ذائقہ۔

ولی کامل حضرت مولانا صدیقی احمد باندوی کے بحریات

(مرتب) مولانا محمد زید مظاہری ندوی دامت برکاتہم

حاصل ہو جائے۔

حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا:

مکرمی زید کر مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دعا کرتا ہوا اللہ پاک ہر طرح عافیت نصیب فرمائے۔

ہر نماز کے بعد اول و آخر دور و شریف کے ساتھ ”یا فتاح“

ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کر لیا کریں۔ ایک تعویذ بھیج رہا ہوں۔ لڑکی

کے بازو پر باندھ دیا جائے۔ صدیق احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فسهل يا الهی کل صعب بحرمة

سید الابرار علیہ السلام اللھم اصلح لی شانی

کلہ اللھم حبیبی الی زوجی

شوہر محبت کرنے لگے

مکرمی زید کر مکرم، السلام علیکم

آپ ”یا فتاح“ ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کر لیا کریں شوہر کے کھانے میں سورہ اخلاص پڑھ کر دم کے کھلایا جائے۔ صدیق احمد

ایسا وظیفہ کہ طلاق رجعی کے بعد شوہر کا دل راغب ہو جائے

ایک عورت نے تحریر کیا کہ میرے شوہر نے مجھے طلاق رجعی

دیدی۔ ابھی عدت باقی ہے۔ آپ ایسا وظیفہ بتلا دیجئے کہ وہ خود میری

طرف راغب ہوں اور مجھ کو رکھنے پر تیار ہو جائیں۔ حضرت رحمۃ اللہ

نے جواب تحریر فرمایا: محترمہ زید مجدہا۔ آپ ہر نماز کے بعد اول و آخر

دور و شریف کے ساتھ ”یا وَدُودُ“ ایک سو گیارہ بار پڑھ کر دعا کر

کریں۔ اللہ پاک پریشانی دور فرمائے۔ صدیق احمد

شوہر مہربان ہو جائے

ایک عورت نے اپنے شوہر کے ظلم و زیادتی کی شکایت کی اور لکھا کہ میں نے آپ کا تعویذ باندھا۔ نماز پڑھ کر برابر دعا کرتی ہوں دور کھت پڑھ کر ۵۰۰ بار دور و شریف پڑھ کر بھی دعاء مانگی لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ ان میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اللہ کے واسطے آپ دعا کر دیجئے میرے شوہر مجھ پر مہربان ہو جائیں۔ نماز روزہ جو کچھ آپ بتلائیں، سب کرنے کو تیار ہوں۔

حضرت رحمۃ اللہ نے جواب تحریر فرمایا:

محترمہ السلام علیکم

دعاء کر رہا ہوں۔ مایوس نہ ہونا چاہئے۔ کسی نماز کے بعد اول

آخر دور و شریف پڑھ کر ”یا فتاح“ ایک سو پچیس بار پڑھ کر دعا کر لیا

کیجئے۔ میں بیمار ہوں دعا کیجئے۔ صدیق احمد

شوہر ظالم ہے

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کی فلاں لڑکے سے شادی کی۔ لڑکی دو تین بار ہی گئی۔ حالات نازک تر ہوتے چلے گئے۔ شوہر بہت ظالم ثابت ہوا۔ لوگوں نے غلط مشورہ دیا۔ لڑکی دیندار، صوم صلوٰۃ کی پابند، پردہ والی ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ سینما دیکھو، ٹی وی دیکھو، اسکوٹر پر بیٹھ کر فوٹو کھچو، میرے ساتھیوں سے ہنسی مذاق کرو۔ یہ سب نہ کرنے پر مارتا ہے۔ محلہ کی کئی لڑکیوں سے اس کے ناجائز تعلقات ہیں، بچی سے محبت بالکل نہیں کرتا۔ بار بار کہتا ہے کہ میں تم کو نہیں رکھوں گا۔ طلاق بھی نہیں دیتا۔ گزرے کی کوئی شکل سمجھ میں نہیں آتی۔ والد صاحب کو صدمہ ہوا۔ دو ماہ سے بیمار چل رہے ہیں۔ حضرت والا دعاء فرمائیں کسی طرح چھٹکارا

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

گناہوں کی تفصیل

بنیادی گناہ تین طرح کے

(۱) پہلا گناہ شہوت۔

(۲) دوسرا گناہ غضب اور غصہ آپ دیکھیں گے کہ یہ گناہ بھی اکثر

آج ہمارے دلوں میں موجود ہوتا ہے۔

(۳) تیسرا گناہ ہوا پرستی، خواہش پرستی، یہ تین گناہ ہیں۔

شہوت کی وجہ سے بندہ اپنی جان پر ظلم کرتا ہے، دل میں بٹھانے والی بات ہے، غصہ کی وجہ سے انسان دوسروں پر ظلم کرتا ہے۔

اور ہوا پرستی کی وجہ سے انسان کفر اور شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسی لئے جس میں شہوت ہوگی اس کے اندر بخل اور حرص بہت ہوگا اور جس کے اندر غصہ زیادہ ہوگا اس کے اندر خود بینی ہوگی اپنے آپ کو وہ بڑا سمجھتا ہے۔

اور جس کے اندر ہوا پرستی ہوتی ہے، اس بندے کا بدعات کی طرف رجحان ہوتا ہے وہ طبعاً بدعات کو پسند کرتا ہے وہ بدعات کا وکیل بن کر زندگی گزارتا ہے، بدعت کو رد کر دیا جائے اس کو دکھ ہوتا ہے، حالانکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تم بدعتی کو آتا ہوا دیکھو تو تم راستہ ہی بدل کر چلے جاؤ اور جس نے بدعتی کی تعظیم کی اس نے اسلام کی دیوار کو گرانے میں مدد کی اور فرمایا کہ جو قوم کسی بدعت پر عمل کر لیتی ہے اللہ رب العزت اس بدعت کے مقابلہ کی ایک سنت کو اٹھا لیتے ہیں اور قیامت تک ان لوگوں کو وہ سنت عطا نہیں فرماتے۔

تو شہوت کی وجہ سے انسان حریص بنتا ہے، غضب کی وجہ سے خود بینی آتی ہے اور ہوا پرستی کی وجہ سے اس میں بدعت کی طرف رجحان ہوتا ہے۔

گناہوں کا انجام

اور تینوں گناہوں کا انجام دیکھ لیجئے۔

شہوت کی وجہ سے جو گناہ کئے جائیں گے جلدی معاف کر دیئے جائیں گے اس لئے کہ شہوت غالب تھی، یہ جاہل تھا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السُّوءَ بِجَهَالَةٍ۔ اللہ رب العزت کے ذمہ ہے توبہ کو قبول کرنا ان لوگوں کی توبہ جو گناہ کے کام کر بیٹھتے ہیں اپنی جہالت کی وجہ سے۔“

اب یہاں مفسرین نے لکھا کہ جب کسی کے اوپر جذبات کا غلبہ ہو خواہشات کا غلبہ ہو تو اب اس آدمی کو جاہل کہا جائے گا تو شہوات کی وجہ سے جو گناہ ہوں گے اگر انسان توبہ کرے گا اللہ رب العزت بہت جلدی ان گناہوں کی معافی عطا فرمادیں گے۔

اور جو گناہ غضب کی وجہ سے ہوں گے وہ چونکہ حقوق العباد سے متعلق ہیں، لہذا یہ فقط معافی مانگنے سے معاف نہ ہوں گے بلکہ جن کے حقوق کو پامال کیا ان لوگوں سے بھی معافی مانگی پڑے گی یا ان کے ان حقوق کو ادا کرنا پڑے گا تو شہوت کے گناہ فقط معافی مانگنے سے بخش دیئے جائیں گے اور غضب کے گناہ فقط معافی مانگنے سے نہیں بلکہ اہل حقوق کے ادا کرنے سے معاف کر دیئے جائیں گے۔

اور ہوا پرستی کے جو گناہ ہوں گے وہ ناقابل معافی ہوں گے اس لئے کہ شرک اور بدعت کی وجہ سے جو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہوگا اور کفر کی حدوں میں چلا جائے گا قیامت میں اس کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو ان تینوں بنیادی گناہوں سے ہمیں بچنے کی ضرورت ہے۔ یہ تین گناہ جب مل جاتے ہیں توب اس ملغوبے کا نام اس مرکب کا نام حسد بنتا ہے۔

اب حسد اتنا بڑا عنوان ہے کہ اس کو سمجھنے کے لئے وقت کی ضرورت یہ حسد ہر چیز میں ہوتا ہے، حتیٰ کہ کسی کی نیکی بھی اچھی نہیں لگتی، ایک تو ہوتا ہے کہ کسی کی برائی پر انسان غصہ ہو، حسد ایسی بری بلا اگر پیدا ہو جائے تو پھر اس بندے کی نیکی بھی اچھی نہیں لگتی اس کی نیک نامی اچھی نہیں لگتی وہ اللہ کے قریب ہونے والے کام کرے گا یہ اس سے بھی

پریشان ہو رہا ہوگا کہ کیوں یہ کر رہا ہے اس لئے جتنے انسان کے اندر شر رکھے گئے ان تمام کا مجموعہ حسد بنتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی آخر سے پہلی والی سورت میں اس کا تذکرہ فرمادیا وَمِنْ خَسِرٍ خَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔ گویا انسان کی تمام برائیوں کا جو نچوڑ لکھے گا وہ حسد ہے اور حسد سے بچنے کی اور پناہ مانگنے کی اللہ نے ہمیں تعلیم عطا فرمادی۔

وساوسِ شیطانیہ

اور ایک وساوسِ شیطانیہ ہوتے ہیں جو شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں وہ وساوسِ شیطانیہ شیطان کے حملے ہوتے ہیں، شیطان کے فریب ہوتے ہیں، وہ تمام مل کر دوسو بنتے ہیں تو شیطان کے اندر جو شر ہے اس کا نتیجہ وساوس کی شکل میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی آخری سورت میں اس کا بھی تذکرہ کر دیا۔ اَللّٰی مُوسِّسٌ لِّیْ صُلُوْبِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝

تو دو ہی چیزیں جو انسان کی بربادی کا سبب بنتی ہیں یا حسد بنتا ہے یا پھر وساوس بنتے ہیں، وساوسِ شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں، حسد انسان کی طرف سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان دونوں دشمنوں سے محفوظ فرمالمے۔

آج عملیات کا جتنا کاروبار چمک رہا ہے اس کے پیچھے حسد ہے، آج عدالتوں میں جتنی بھیڑ لگی ہوئی ہے اس کے پیچھے حسد ہے، سب ایک دوسرے کے ساتھ حسد رکھنے والے بنے ہوئے ہیں، یہ سب مقدمہ بازیاں یہ عداوتیں ہوتی ہیں تو حسد اور دوسو یہ دو بنیاد بنتی ہیں جو انسان کو نیکی کے راستے میں رکاوٹ بن جاتی۔

نگاہ کی حفاظت کیجئے

ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے دل کی حفاظت کریں اور دل کی حفاظت کے لئے آنکھوں کی حفاظت ضروری ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ انسان آنکھ سے دیکھتا ہے دل اس کی طمع کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کر دیتی ہے تو گناہ کی ابتدا ہمیشہ آنکھ سے ہوگی، لہذا جو بندہ اپنی نگاہ کو نیچی رکھنے کا عادی ہوگا، غیر محرم سے اپنی نگاہوں کو بچانے کا عادی ہوگا، اللہ رب العزت کی حفاظت میں آجائے گا، اللہ تعالیٰ اس کی کبیرہ گناہوں سے حفاظت فرمائیں گے تو یہ پہلا قدم ہے اور آپ

شیطان کو اس قدم پر روکئے، جو انسان یہ کہے کہ میں تو فقط دیکھتا ہوں اور ادھر ادھر اور کہے کہ جی میں تو عمل نہیں کرتا، یہ ممکن نہیں آنکھ دیکھے گی چاہے گا اور پھر جسم اس پر عمل کرے گا اسی لئے سالک پر لازم ہے اپنی آنکھ کو بند کر لے۔ ہمارے مشائخ نے کہا۔

چشم بند و گوش بند و لب بند
گر نہ بنی سر حق بر مائتد

”تو اپنی آنکھوں کو بند کر لے کانوں کو بند کر لے اور زبان کو بند کر لے پھر اگر تجھے حق کا راز نہ ملے تو پھر میرے اوپر ہنسی اڑاتے پھرنا۔“ اور ہم یہ تینوں کام نہیں کرتے نہ آنکھ بند ہوتی ہے نہ کان بند ہوتے ہیں نہ زبان بند ہوتی ہے، اب جب تینوں کام نہیں ہوتے تو پھر ہمیں سر حق کیسے ملے۔

ایک نظر کی بات ہے

دیکھئے حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی نظر کی حفاظت کی اللہ رب العزت نے ان کو کامیاب فرمادیا اور زلیخا نظر کی حفاظت نہ کر کے شیطان نے اس کو گناہ میں پھنسا دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام اگر اس شجر کی طرف نگاہ نہ کرتے تو کبھی ان سے بھول نہ ہوتی تو وقت کے نبی علیہ السلام سے بھی بھول ہونے کا جوینے سبب بنا وہ اس درخت کی طرف نظر تھی اور درخت کو دیکھتے ہی شیطان کو بہکانے کا موقع مل گیا۔ دیکھئے نہ نظر کرتے نہ شیطان کو بہکانے کا موقع ملتا، معلوم ہوا یہ نظر ہی ہے جو انسان کی گراوٹ کا سبب بنتی ہے اور شیخ کی نظر ہی ہے جو انسان کی ترقی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

تیرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں
نظر ڈالنے سے بچیں گے پھر شیخ کی نظر بھی اثر کرنا شروع کر دے گی، اب شیخ کی نظر کیا اثر کرے، جب اپنی ہی نظریں ادھر ادھر ہوں والی ہوں پھر رہی ہیں۔

دو چیزوں سے نظریں ہٹا پئے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں سے نظر ہٹانے کا حکم دیا، طلبہ توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو چیزوں کی طرف نظر کرنے سے منع فرمایا۔

لئے کہ خاوند کر لے اگر کام ہو گیا تو ٹھیک، تو میں کہوں گی ٹھیک خاموش رہوں گی اگر کام ہو گیا الٹ تو میں کہوں گی کہ دیکھا میں نے مشورہ نہیں کا دیا تھا تو یہ تین باتیں یہودیوں کی ہیں۔

نیک عورت کی فضیلت

لیکن جب ذکر فکر کر کے یہی عورت نیک بن جائے تو اللہ رب العزت کے یہاں اس کا بڑا درجہ ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں نیک عورت کے بڑے فضائل بیان کئے گئے یہاں تک فرمایا گیا کہ جو عورت گھر کے کام کاج کرتی ہے اللہ رب العزت ہر اس چیز کو جو بغیر کسی ترتیب کے پڑی تھی اٹھا کر ترتیب سے رکھ دینے پر اس کو ایک نیکی عطا کرتے ہیں اور اس کا ایک گناہ معاف فرمادیا کرتے ہیں، اب ایک عورت کتنی چیزوں کو ترتیب سے رکھتی ہیں دیکھو اجر مل رہا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں، وہ فرماتی ہیں کہ جب کوئی عورت اپنے چرخے کو کاٹتی ہے (اس وقت میں تو چرخہ ہی ہوتا تھا آج کل مشینیں اس کی جگہ آگئیں، کپڑے سینے کی یا کوئی اور کام کرنے کی جو گھر میں چیزیں ہوتی ہیں تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں، جو عورت چرخہ کاٹتی ہے) اللہ رب العزت اس چرخہ کی ہر آواز پر اللہ اکبر کہنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھواتے ہیں، اب جتنی دیر یہ گھر کا کام کر رہی ہے چرخہ کاٹ رہی ہے اتنی دیر اللہ اکبر کہنے کا اجر اس کے نامہ اعمال میں لکھا جا رہا ہے۔

اور ایک حدیث پاک میں فرمایا گیا سیدہ عائشہ صدیقہ سے یہ بھی روایت ہے فرماتی ہیں کہ جو عورت اپنے کاتے ہوئے سوت سے کپڑا بنا کر اپنے خاوند کو پہنائے اللہ رب العزت ہر ہر دھاگے اور تار کے بدلے اس کو ایک لاکھ نیکیاں عطا فرماتے ہیں، آج گھروں میں بن تو نہیں سکتا لیکن گھروں میں آکر سل تو سکتا ہے یا جن کو یہ بھی فن نہیں آتا، چلو وہ بنوا کر اگر وہ خاوند کو دیتی ہیں اپنی محبت کی وجہ سے تو وہ بھی اس اجر و ثواب میں شامل ہیں، تو دیکھئے گھر کے اندر محبت و پیار کی زندگی گزارنے پر کتنا اجر ثواب مل رہا ہے۔

☆☆☆☆

فرمادیا پہلا غیر محرم کی طرف ہمیں اپنی نظر ڈالنے سے منع فرمادیا گیا یہ تو آپ اکو سنتے ہی رہتے ہیں اور ایک دوسری چیز کی طرف بھی دیکھنے سے منع فرمادیا۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب سے فرماتے ہیں۔ اے میرے محبوب! لَا تَمْسُكْ إِلَيَّ مَا مَعْنُكَ بِهِ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ وَهُوَ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا۔ آپ ان کفار کی ظاہری چمک دمک اور مال و دولت کی طرف نگاہ نہ کریں ان کو تو دنیا کا تھوڑا سا حصہ دیا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمیں دو چیزوں سے نگاہ ہٹانی ہے، ایک جمال سے، اور دوسرا مال سے۔ اور یہی بربادی کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں، ایک جمال اور دوسرا مال، مردوں کی نظر جمال سے نہیں ہٹتی اور عورتوں کی نظر مال سے نہیں ہٹتی، عجیب فتنے ہیں، ہماری پوری امت کے لئے اس وقت یہ دو فتنے ہیں جنہوں نے ہر ہر بندے کو الجھایا ہوا ہے کوئی آپ کو مال کے پھندے میں پھنسا نظر آئے گا، کوئی آپ کو جمال کے پھندے میں پھنسا نظر آئے گا۔

مشائخ کا کام

یہ مشائخ پھر ان گناہوں کو واضح کر کے سامنے کرتے ہیں تاکہ انسان کے لئے ان سے بچنا اور توبہ کرنا آسان ہو جائے۔ اگر عورت نیک بنے تو احادیث میں اس کے بڑے فضائل اور اگر بگڑ جائے تو اس کا شر بھی شیطان کو بہت زیادہ ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام

علماء نے لکھا ہے کہ عام عورتوں میں تین باتیں یہودیوں والی ہوتی ہیں۔

(۱) پہلی بات کہ خود ظلم کرتی ہیں مگر فریادی بن جایا کرتی ہیں، کہانی لکھی جاتی ہیں کہ فریادی نظر آتی ہیں جب کہ زیادتی اپنی ہوتی ہے۔
(۲) اور دوسری بات کہ جھوٹی بھی ہوتی ہیں اور یقین کے ساتھ آرام سے قسمیں کھاتی رہتی ہیں، دوسروں کو یقین دلانے کے لئے قسمیں کھا رہی ہوتی ہیں یہ بھی یہودیوں کی صفت ہے۔

(۳) اور تیسری برائی کہ کسی بات کے لئے دل سے آمادہ ہوتی ہیں مگر زبان سے نانا کر رہی ہوتی ہیں کوئی کام کرنا ہے خود بھی دل چاہ رہا ہے کہ خاوند یہ کام کر لے مگر زبان سے کہیں گی نہیں ایسا نہیں کیوں کہ اس

ماہر علوم مخفی حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جہل کاف کے عملیات

برائے محبوب

اگر جہل کاف کو بوتر کے خون سے لکھ کر پپل کے پتے پر لکھ کر بروز پنجشنبہ، دو شنبہ یا یکشنبہ صبح ۷ بجے تا ۸ بجے کے درمیان مطلوب کی چوکھٹ میں دفن کرے تو انشاء اللہ مطلوب محبت میں دیوانہ ہو اور بے چین ہو کر ملاقات کا خواہش مند ہو۔

برائے مؤبے دراز

جہل کاف کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر تلوں کے تیل یا بادام کے تیل پر دم کرے اور روزانہ صبح و شام سر کے بالوں میں لگائے۔ بال لمبے اور مضبوط ہوں گے۔ اگر بالوں میں بالخورہ ہوگا، دور ہوگا۔

برائے مار گزیدہ

اگر کسی کو سانپ نے کاٹ لیا ہو تو عامل کو چاہئے کہ جہل کاف اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مار گزیدہ کے چہرے پر چھینٹے مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ زہر جلد اتر جائے گا اور مار گزیدہ صحت کاملہ و شفاً عاجلہ پائے۔

برائے صرع (مرگی)

اگر کسی شخص کو مرگی کا عارضہ ہو تو جہل کاف کو پپل کے پتے پر لکھ کر مصروع کو چٹا دے، مکمل چالیس روز تک۔ انشاء اللہ تعالیٰ دورہ مرگی دور ہو کر صحت کامل حاصل ہوگی۔

برائے بانجھ

حمل قائم رہنے کے لئے ایام سے فارغ ہونے کے بعد جہل کاف کو ۱۴ چھوڑوں پر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور عورت و مرد دونوں کو ایک ایک چھوڑہ روز رات کو سوتے وقت دودھ سے کھلائیں اور سات رات خاص طور پر یکجائی و تنہائی اختیار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ امید

ہوگی۔ اگر پہلے مہینہ امید نہ ہو تو مایوس نہ ہوں، تین مہینہ اسی طرح کرے ان شاء اللہ تعالیٰ امید ہوگی اور اولاد زینہ پیدا ہوگی۔ مجرب ہے۔

برائے پریاں

اگر کوئی عامل پریاں حاضر کرنا چاہے تو شب جمعہ کو نماز صبح اکتالیس (۳۱) مرتبہ جہل کاف پڑھے اور اگر عتی یا لوبان وغیرہ جلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پریاں حاضر ہوں گی۔ مجرب ہے۔

برائے وسوسہ شیطانی

اگر کسی شخص پر وسوسہ شیطانی غالب ہو تو یکشنبہ کی صبح اکتھ (۶۱) مرتبہ جہل کاف پڑھ کر منقہ پر دم کر کے عامل اس شخص دے۔ انشاء اللہ وسوسہ شیطانی دور ہوگا اور دل کو سکون ہوگا۔

برائے سنگراہنی

جہل کاف کو سات (۷) مرتبہ پڑھ کر لال شکر کے شربت پر کر کے مسلسل گیارہ روز تک پلائے۔ انشاء اللہ سنگراہنی سے چھٹ پائے گا اور صحت کامل ہوگی۔ مجرب ہے۔

برائے زن بدکارہ

جہل کاف کو سات مرتبہ پڑھ کر روز گلاب کے تازہ پھول پر کر کے گیارہ روز تک سگھائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عادت بد چھوٹ جائے گی اور نیکوئی حاصل ہوگی۔

برائے مرد بدکار

ایک لال رنگ کا ریشمی پٹا لے کر اس پر جہل کاف لکھ کر مرد چار پائی یا بستر کے بیچ میں باندھیں یا سی زیں۔ ان شاء اللہ مرد بدکار چھوڑ کر نیکو کاری اختیار کرے گا۔

نوٹ: جہل کاف کے عملیات صرف جہل کاف کے عامل ہی کرے

تیسرے بھد ف اوراد وظائف

استخارہ عجیب

شب چہار شنبہ و شب پنجشنبہ و شب جمعہ کو بعد نماز عشاء با وضو تین سو مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں پھر سورۃ الم نشرح مع بسم اللہ ستر (۷۰) مرتبہ پڑھیں اور اپنے سینہ اور منہ پر دم کر کے بارگاہ الہی میں دعا کریں۔ کہ اے غیب کے جاننے والے فلاں کام میں جو کچھ ہونے والا ہے وہ خواب، یا بیداری میں ہاتھ غیب کے ذریعہ مجھے معلوم کرادے اور اس کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف اللہم صلی علی سیدنا محمد بعد و کل معلوم لک پڑھ کر سو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب ہوں گے۔

وبائی امراض سے حفاظت

اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء تین سو تیرہ دفعہ حق تعالیٰ کا نام السلام پڑھے تو وبائی امراض سے محفوظ رہے گا۔ اور اگر پانی پر دم کر کے کسی مریض کو پلا دیا جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اسے صحت ہوگی۔ اور اگر یہی اسم مبارک (السلام) زعفران سے لکھ کر کسی صاف کاغذ پر کسی ظالم کے گھر میں دفن کر دیا جائے تو انشاء اللہ العزیز اس کے ظلم و ستم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور یہی اسم مبارک کسی چینی کے برتن پر لکھ کر اسے پانی سے دھو کر پلایا جائے اور وہ پانی کسی درخت کی جڑ میں ڈال دیا جائے تو اس درخت کے پھلوں میں برکت ہوگی۔

قضائے حاجات و حل مشکلات کے لئے

قضائے حاجات و حل مشکلات کے لئے بہت ہی سریع التاثر اور مجرب عمل ہے۔ بدھ یعنی چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو شب میں بعد نماز عشاء دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ الحمد ایک ۱۰۰ مرتبہ سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ۔ پھر سلام کے بعد سو ۱۰۰ مرتبہ یہ استغفار پڑھیں۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی القيوم

غفار الذنوب و اتوب الیہ۔ اور سو مرتبہ اللہم صلی علی سیدنا محمد بن النبی الامی و آلہ وسلم۔ پڑھیں۔ پھر سو مرتبہ کہیں اے آسمان کنندہ دشواریاں اے روشن کنندہ تاریکیاں۔ پھر حضور دل سے حاجات چاہیں۔ اور اور تیسری شب کو بعد فراغ ہونے کے سر پر ہنہ کر کے، آستین گردن میں ڈال کر اور آنکھوں میں آنسو لا کر جو حاجت ہو پچاس مرتبہ عرض کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسی وقت حاجت برائے۔ بہت مجرب ہے۔

سہو و نسیان کا علاج

اگر کسی شخص کو سہو و نسیان کا عارضہ ہو گیا ہے۔ اور ضروری کام بھی یاد نہیں رہتے ہوں تو اسے چاہئے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد تین بار قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد ازاں ایک سو بار یا الرحمن پڑھے۔ اگر گیارہ روز تک یہ سلسلہ جاری رہا تو انشاء اللہ العزیز سہو و نسیان کا عارضہ دور ہو جائے گا۔ اگر اطباء اس کے علاج سے مایوس ہو گئے ہیں تب بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے۔ اور حق تعالیٰ کا نام زعفران سے صاف کاغذ پر لکھ کر اسے گلے میں ڈال لیا جائے تو مال میں خیر و برکت ہوگی۔ آمدنی میں اضافہ ہوگا اور لوگوں کے دلوں میں عزت و احترام اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں گے۔

کامیابی مقدمہ کے لئے

اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف، آیت: حَسْبُنَا اللہ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ بعد نماز عشاء (۴۵۰) مرتبہ تا کامیابی مقصد روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

سورۃ حشر

جو کوئی اس سورۃ کو ہمیشہ پڑھے گا وہ اعدائے امن میں رہے

گا اور کید کا دین و مکر ماکرین و جو ظالمین سے محفوظ رہے گا۔ حضرت علی مرتضیٰؑ اس کو ہر روز پڑھتے تھے۔ کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ سورت مجھ کو آخرت یا دلاتی ہے اور دنیا و آخرت میں امن دے گی۔ ایک شخص کے کان میں قرار یعنی چیچری گھس گئی تھی اور اس کو سخت تکلیف تھی۔ بعض علماء نے آب زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورہ حشر پڑھ کر وہ پانی اس کو پلایا۔ جب پانی پیٹ میں گیا بفضل تعالیٰ چیچری باہر نکل آئی۔ اس سورہ کو اسم اعظم بھی کہتے ہیں

برائے رزق

چالیس روز تک متواتر روزانہ اول آخر درود شریف گیارہ بار اور دس مرتبہ سورہ منزل شریف پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ روزگار ہاتھ آوے گا۔ اور رزق میں بے حد برکت ہوگی۔

تسخیر کا عمل

اگر کوئی شخص کسی کے دل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ بعد نماز تہجد دو رکعت نفل پڑھے۔ سلام کے بعد سبحان اللہ (۳۳) دفعہ پڑھے۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد ایک سو دفعہ یہ آیت پڑھے یُوسُفُ اغْرِضْ عَنْ هَذَا پڑھے وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ۔ تک پڑھے۔ اگر اس آیت کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھی جائے تو زیادہ اثر بخش ہوگا۔

برائے درودندان و در دس و در و در یاح

ایک تختی یا پٹری پاک کرالے اور اس پر پاک ریت ڈالے اور ایک کیل یا کھوٹی سے اس پر ابجد ہوزھ طی لکھ کر اور کیل کو الف پر زور سے دابے اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھے اور درود، والا آدمی اپنی انگلی کو درود کے مقام پر زور سے رکھے رہے۔ پھر اس سے پوچھے کہ تجھ کو آرام ہو گیا۔ اگر درد جاتا رہا تو خوب ہے نہیں تو کیل کو دوسرے حرف یعنی ب کی طرف رکھے اور دوبار سورہ فاتحہ پڑھے اور پوچھے پہلی بار کی طرح صحت ہوئی یا نہیں اگر صحت ہو گئی تو فہو المراد اور نہیں تو جیم ج کی طرف کیل سے دباتا جائے اور سورہ فاتحہ کو ہر بار پڑھتا جائے تو آخر حرف تو نہ پہنچے گا کہ خداوند تعالیٰ اس کے اندر ہی شفا عنایت کرے گا۔

ظاہری حالت سے باطنی حالت کا اندازہ نہیں کرنا چاہئے

خونہ حسن بصریؑ نے ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے ایک حبشی کو دیکھا جو ایک عورت کے ساتھ اس طرح بیٹھا تھا کہ سامنے شراب کی بوتل پڑی ہوئی تھی اور اس میں انڈیل انڈیل کے خود بھی بی رہا تھا اور اس عورت کو بھی پلارہا تھا۔ خواجہ حسنؒ نے اس کے اس فعل کو ناپسند کیا۔ اور اس کی طرف ملامت نظروں سے دیکھا۔ اتنے میں مسافروں اور سامان سے لدی ہوئی ایک کشتی وہاں سے گزری جو کچھ آگے جا کر منجدھار میں پھنس گئی، اور الٹ گئی۔ اس کشتی کے چار مسافر پانی میں جا پڑے اور غوطہ کھانے لگے وہ حبشی فوراً دریا میں کود گیا اور سب آدمیوں کو پانی سے نکال لایا۔ پھر وہ آپ کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا حضرت آپ مجھ پر ملامت آمیز نظریں ڈالتے ہیں۔ لیکن میں نے جان خطرے میں ڈال کر سب آدمیوں کو غرق ہونے سے بچالیا ہے۔ آپ ایک ہی کو بچا لیتے، خواجہ حسنؒ اس کی بات کی باتیں سن کر بہت حیران ہوئے پھر اس نے کہا اے مسلمانوں کے امام، بوتل میں شراب نہیں پانی ہے اور یہ عورت میری ماں ہے۔ تم کسی کے ظاہر سے اس کی باطنی حالت کا اندازہ کسے کر سکتے ہو۔ خواجہ حسن بصریؑ نے اس حبشی سے معافی مانگی اور اس دن کے بعد انہوں نے کبھی کسی کو نظر حقارت سے نہ دیکھا۔

مردان حق کی شان

ایک دفعہ خواجہ حسن بصریؑ وعظ فرما رہے تھے۔ یکا یک حجاج بن یوسف مع اپنے خدام و حشم اور جاہ و جلال کے شمشیر برہنہ ہاتھ میں لئے آپ کی مجلس میں وعظ میں آگیا اور بیٹھ کر وعظ سننے لگا۔ حجاج کا رعب داب اور سفاکی مشہور ہے لوگ اس کے نام سے تھراتے تھے۔ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص کے دل میں خیال آیا کہ دیکھیں خواجہ حسن پر حجاج کا رعب غالب آتا ہے یا نہیں اور ان کے وعظ کا رنگ بدلا ہے یا نہیں۔ لیکن حضرت خواجہ حسن بصریؑ نے حجاج اور اس کے خدام و حشم کو پرکاہ کے برابر بھی وقعت نہ دی اور اپنے وعظ کو پورے جوش و خروش کے ساتھ جاری رکھا۔ یہاں تک کہ وعظ ختم ہو گیا۔ وہ شخص جس کے دل میں خیال گذرا تھا پکار اٹھا کہ واقعی حسن حسن ہے۔ وعظ کے خاتمہ پر حجاج بھی آپ کے پاس آیا اور آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دیا۔ پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اگر مردان حق میں کسی کو دیکھنا چاہتے ہو تو حسن کو دیکھو۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانی ڈاک

طالب علمانہ اشکال

سوال از: خورشید احمد کشمیر
سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب سے بڑا علم والا ہے اور جو اپنے بندوں میں جس کو چاہتا ہے علم عطا کرتا ہے اس ذات گرامی نے آپ کو بھی کچھ ایسا علم عطا کیا ہے جو کہ بے شک قدر کے لائق ہے۔ اس کے بعد عرض یہ ہے کہ آپ کا رسالہ پچھلے کئی سالوں سے پڑھ رہا ہوں اور پڑھنے میں بہت مزہ آتا ہے۔

جناب میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ کے علم سے جو کہ آپ نے اپنے رسالوں میں ظاہر کر کے خاص کر فروری، مارچ ۱۹۹۸ء میں مجھے بڑی بڑی غلط فہمیوں سے نکال کر ایک اچھی جانکاری دیدی ہے، اللہ آپ کو اس کے بدل میں زیادہ ایمان اور علم عطا فرمائے آمین۔

محترم ہاشمی صاحب میں اس وقت بڑی الجھن میں پھنسا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ ہی کے علم سے جو علم آپ کو اللہ نے عطا کیا ہے، اس پریشانی سے نکل جاؤں۔

مسئلہ یہ ہے کہ اکثر تعویذوں میں فرشتوں سے مدد لی جاتی ہے، کیا یہ جائز ہے کیوں کہ میں نے آپ کے رسالے میں فروری، مارچ ۱۹۹۸ء صفحہ ۵۵ پڑھا ہے کہ ہر وہ عمل جس میں اللہ کے سوا کسی اور طاقت سے مدد طلب کی گئی ہو وہ شرک ہے، اگر تعویذ گنڈوں میں بھی کلام الہی کے علاوہ کوئی کلام ہو اور اس کلام میں اللہ کے سوا کسی اور کو پکارا ہو تو پھر بے شک یہ بھی شرک ہوگا۔ لیکن میں نے آپ ہی کے رسالے میں بہت ایسے تعویذ

دیکھے جن کے نیچے یہ لکھا ہوتا ہے کہ فلاں ابن فلاں کا غم دور ہو، فلاں ابن فلاں کی زبان بندی ہو وغیرہ، تو نہرہانی کر کے مجھے یہ سمجھا دیجئے یہ مدد ہم کن سے طلب کرتے ہیں اور اگر یہ غیر اللہ سے طلب کرتے ہیں تو یہ کیسے جائز ہے؟ آپ میری بات کا برا مت ماننا کیوں کہ اس سوال نے مجھے بہت پریشان کر دیا ہے اور آپ سے اس سوال کا جواب تفصیل سے چاہتا ہوں تاکہ میں اس پریشانی سے نکل جاؤں اور اس رسالے کے پڑھنے والوں کو بھی جانکاری حاصل ہو جائے۔

دوسرا سوال کوئی ایسا وظیفہ جس سے میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھ جائے، اللہ کا دھیان نصیب ہو جائے اور جس کا ورد میں ہمیشہ کرتا رہوں۔

تیسرا سوال میرا اسم اعظم اور کوئی وظیفہ جس سے اللہ مجھے پریشانیوں سے بچائے اور موجودہ پریشانیوں کو دور کر دے۔ میرا نام جو تمام اسکول سرٹیفکیٹوں پہ ہیں وہ خورشید احمد ہے اور اسکول میں بھی اسی نام سے پکارا جاتا تھا لیکن گھر میں سب پیار سے (بیلو) کہہ کر پکارتے ہیں اور والدہ کا نام سلیمہ ہے، تاریخ پیدائش اچھی طرح یاد نہیں ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ میں ۲۵ فروری اور ۱۰ مارچ کے درمیان پیدا ہوا ہوں۔

محترم ہاشمی صاحب یہ تینوں سوال میری زندگی کے لئے بہت اہم اور ضروری ہیں اس لئے ان تینوں سوالوں کے جواب کا بے صبری سے اگلے رسالہ میں انتظار کروں گا اور آخر میں اللہ سے آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو ایسا علم عطا کرے جس سے کہ اللہ بھی راضی ہو جائے اور اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچ جائے اور آپ سے اپنے لئے آپ کے خاص

وقت میں دعا کرنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جواب

سب سے پہلے میں اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس بنا پر کہ آپ کو مجھ سے حسن ظن ہے اور آپ مجھے تعریف کے قابل سمجھتے ہیں اور ساتھ ساتھ میں اپنے رب سے اس بات کی دعا بھی کرتا ہوں کہ آپ کا اور آپ جیسے بے شمار مخلصین کا حسن ظن باقی رہے اور جیسا لوگ میرے بارے میں گمان کرتے ہیں میرا رب مجھے ایسا ہی بلکہ اس سے بھی اچھا بنادے تاکہ میں حشر کے میدان میں کسی بڑی شرمندگی کا شکار نہ ہو سکوں۔ اس کے بعد عرض یہ ہے کہ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ لوگ شرک اور گمراہی سے محفوظ رہیں اور تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو سفلیات اور غلاظتیں چاروں طرف بکھری ہوئی ہیں ان کا سد باب ہو، یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم دوسروں کو تو ضلالت و گمراہی سے بچانے کی داغ بیل ڈالیں اور خود گمراہی کی دلدل میں چھلانگ لگا دیں۔

بہت شدت سے اس بات کے قائل ہیں کہ انسان کا سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکنا چاہئے اور اس کا دامن صرف اور صرف اللہ ہی کے سامنے پھیلنا چاہئے، وہ دینا چاہے تو کوئی محروم نہیں کر سکتا اور اگر وہ محروم رکھنا چاہے تو کوئی عطا نہیں کر سکتا اور ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ اللہ کی بارگاہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ اپنے دامن کو پھیلانا اپنے سر کو جھکانا اور کسی اور کو پکارنا یہ سمجھتے ہوئے کہ وہ اپنے اختیارات سے کچھ دے سکتا ہے نہ شرک ہے اور شرک دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے لیکن اسی کے ساتھ ساتھ ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ رب العالمین نے اپنے بندوں کی مدد کے لئے بے شمار فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے اور یہ فرشتے قیامت تک نظر نہ آنے کے باوجود انسانوں کی ہمہ گیر خدمات میں مصروف ہیں، ان ہی فرشتوں کو ”رجال الغیب“ بھی کہا جاتا ہے، یہ رجال الغیب حق تعالیٰ کے حکم سے انسانوں کی خدمات میں مصروف رہتے ہیں، کوئی رزق پہنچانے پر معمور ہے، کسی کا کام مظلومین کی دادرسی ہے، کوئی گرتے ہوئے انسانوں کو سنبھال رہا ہے اور کوئی فریضوں کی دیکھ بیکھ کرنے میں مشغول ہے، کسی فرشتے کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی نیکیاں شمار کرے اور کسی کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ انسانوں کی خطاؤں کا ریکارڈ مرتب کرے، کوئی فرشتہ رحمت ہاراں کی تقسیم پر لگا ہوا ہے، اور کسی

فرشتے کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ علم و حکمت عطا کر رہا ہے اور چونکہ یہ سب کچھ نظام خداوندی کے تحت ہو رہا ہے اس لئے یہ بات یقینی ہے کہ دینے والی ذات تو رب العالمین ہی کی ہے لیکن اس نے اپنے نظام کو مختلف شعبوں میں تقسیم کر کے فرشتوں کو قیامت تک کے لئے ذمہ داریاں سونپ دی ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام قیامت تک انسانوں کی روح قبض کرنے پر معمور ہیں اور ان کے ماتحت ہزاروں فرشتے انسانوں کی روح قبض کرنے کا کام کرتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔ تعویذات میں ان فرشتوں کے نام کا استعمال منجملہ شرک نہیں ہے بلکہ ان کو اللہ کا مقرر کردہ افسر سمجھ کر ان سے اعانت کی درخواست کی جاتی ہے، یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جیسے ہمارے ملک میں اپنے مخصوص نظام کے تحت الگ الگ وزیر مقرر ہیں۔ کوئی وزیر داخلہ ہے، کوئی وزیر تعلیم، کوئی وزیر خارجہ ہے، کوئی وزیر ٹرانسپورٹ، اگر کوئی ہندوستانی وزیر تعلیم کی خدمات حاصل کرنا چاہے اور وہ وزیر اس کی بددعیٰ کر دے تو نظام حکومت کے خلاف نہ بغاوت ہے، نہ اس نظام سے دوگردانی، بخندہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کے رب نے جو نظام دنیا کو چلانے کا قائم کیا ہے وہ سو فی صد درست ہے اور بندہ جب اسی نظام کا احترام کرتے ہوئے کسی فرشتے یا مومل کو ”نظر نہ آنے والا“ مددگار سمجھ کر اس یقین کے ساتھ پکارتا ہے کہ دینے والی ذات تو صرف اور صرف اللہ کی ہے لیکن اسی اللہ نے جن فرشتوں کی ڈیوٹیاں مقرر کی ہیں اسی اللہ سے لینے کے لئے ہم فرشتوں اور موملین کی مدد چاہ رہے ہیں تو یہ سوچ و فکر شرک کے قبیل سے نہیں ہے بلکہ یہ سوچ و فکر ایک وسیع ترین نظام پر یقین اور اس کا احترام کرنے کے مترادف ہے اور یہی وجہ ہے کہ دعاؤں میں کسی بزرگ، ہستی کا وسیلہ اختیار کرنے کی اجازت ہے اور اس دنیا میں ہزاروں ہستیوں کے وسیلے اور صدقے سے دعائیں مانگنے کا سلسلہ جاری ہے جو ایک مقدس سلسلہ ہے اور جس پر شبہ کرنا ایک طرح کا خبط ہے۔ اب رہا تعویذات میں فلاں ابن فلاں کا نام لکھنا تو وہ تو جس کے لئے تعویذ بنایا جاتا ہے اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھا جاتا ہے، اس کا نام اس کی مدد کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے نہ کہ اس لئے کہ عامل اس سے خود مدد طلب کر رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمارے جواب سے مطمئن ہو گئے ہوں گے اور آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ ہم بھی شدت کے ساتھ اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ کے ہوا کوئی

ہوتی ان میں حضرات اور عملیات والے حضرات تحریر کئے ہیں تو حضرت کیا حضرات اتنا بڑا گناہ ہے جیسا کہ خنزیر، شراب، جلاوگر، ہمہلہ ہے یعنی والدین کی نافرمانی کے ہمہلہ ہے؟ یہ تو خدمت خلق ہے، مضطر کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے ہے، جواب تو اب آپ ہی عنایت فرمائیں گے۔

جواب

وہ زمانہ تو لد گئے جب علماء دین بات چیت میں بہت احتیاط برتتے تھے، اب تو حال یہ ہے کہ بے سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتے ہیں اور کچھ بھی لکھ مارتے ہیں، یہ تک سوچنا گوارہ نہیں کرتے کہ ہمارے الفاظ کی زد میں کون کون آجائے گا؟ ہم نے آج تک کسی حدیث میں یہ نہیں پڑھا کہ شب برأت کو حضرات اور عملیات کرنے والوں کی بھی بخشش نہیں ہوگی، ایسا لگتا ہے کہ اس دور میں یار لوگ حدیثیں خود ہی تیار کر رہے ہیں اور اپنی من پسند باتیں ان حدیثوں میں گھسیڑ رہے ہیں پہلے اس طرح کی حرکتیں اہل بدعت کیا کرتے تھے، اب دیوبندیوں اور ندویوں نے بھی اس طرح کی مشقیں شروع کر دی ہیں کہ جس چیز کی طرف اپنی طبیعت نہ چلے اس چیز کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگاؤ، کہیں سے کوئی حدیث ڈھونڈ کر لاؤ اور اپنے موقف کو مدلل کرو اور اگر حدیث کوئی ہاتھ نہ لگے تو خود ہی حدیث تیار کر کے پیش کر دو۔

اگر عملیات کرنے والوں کی بخشش نہیں ہوگی تو پھر ہمارے اکابرین کا کیا ہوگا؟ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحب، ولی کامل حضرت مولانا سید اصف حسین میاں صاحب وغیرہم کیا یہ سب بخشش اور مغفرت سے محروم ہو جائیں گے، ان حضرات اکابر نے نہ صرف عملیات کئے ہیں بلکہ عملیات پر سیکڑوں کتابیں بھی لکھی ہیں۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ ہمارے علماء نہ جانے کون سے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں، مسلمانوں میں جو اخلاقی جرائم دن بہ دن بڑھ رہے ہیں، مسلمانوں کو ان اخلاقی جرائم سے جن میں جھوٹ، غیبت، بہتان، زنا، سود خوری، رشوت، لواطت، شراب نوشی، جوا، چوری وغیرہ شامل ہیں، ان سے روکنے کے بجائے ان چیزوں سے روک نہ رہے ہیں جو ایک مباح چیز ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ تعویذ گندوں کے راستوں سے بہت سے فتنوں نے جنم لیا ہے اور بہت سارے غلط عاملین نے عوام کو طرح

مستحان نہیں، اسی لئے طلسماتی دنیا کے بیشتر مضامین میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کسی بھی تعویذ میں ایسے الفاظ کی شمولیت جس سے توحید و ایمان پر حرف آتا ہو جائز نہیں ہے۔

آپ کے دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ اللہ کی محبت کو بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ بھی آپ پر اپنی رحمتیں نازل کرے تو صرف ذکر کرنے سے بات نہیں بنے گی بلکہ ذکر کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی محبت اور خدمت بھی آپ کو کرنی پڑے گی، زبانی ذکر کرنا آسان سی بات ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دوسرے کے کام آنا اور دوسروں کی خاطر اپنی راحتیں قربان کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اسی مشکل راہ کو اپنا کر بندہ اللہ کی محبت اور رضا کا حق دار بن جاتا ہے۔ خدمت خلق کے ساتھ ساتھ آپ روزانہ صبح و شام ”یا اُوَکَیْنَلُ یا اُوَکُوْذُ یا اُوْهَابُ“ تین سو مرتبہ پڑھا کریں اور روزانہ ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھیں۔

آپ کے تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ کے جس نام کو بھی آپ تڑپ کر پکار لیں گے بس سمجھ لیں وہی آپ کا اسم اعظم ہے، تاہم اگر آپ اسم اعظم کے طور پر ”یا سمیع“ ۱۸۰ مرتبہ پڑھیں تو آپ کو بہت فائدہ ہوگا۔ یہ چند وظائف جن کو پڑھنے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لگے گا، آپ کو مقبولیت، فراوانی، عافیت اور استحکام عطا کرنے میں بہت معین ثابت ہوں گے، یہ سب اللہ کے نام ہیں اور اللہ کے مختلف ناموں کا ذکر مختلف انداز سے اثر انداز ہوتا ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ اپنی زندگی میں خوشیاں اور بہاریں لانے کے لئے آپ ہمارے مشوروں پر چلیں گے اور اس ذات گرامی کے سامنے اپنے دامن کو صبح و شام پھیلانے کے معمول بنائیں گے جو اپنے بندوں کو عطا کرنے کے لئے خود بے تاب ہے۔

انداز بیان کی بڑا احتیاطی

سوال از: (ایضاً)

مولانا زید مظاہری استاد ندوۃ العلماء لکھنؤ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ ”احکام شب برات“ اس میں انہوں نے شب برات میں کچھ ایسے لوگوں کی فہرست پیش کی ہے یعنی جن کی مغفرت اس رات میں بھی نہیں

خریداری نمبر درج نہیں تھا، برائے کرم مارچ کے رسالہ میں ”طلسماتی دنیا“ میں تحریر فرمائیں۔

تھوڑا اپنا تعارف تحریر کر رہا ہوں، تبلیغی جماعت بستی نظام الدین اولیاء نئی دہلی سے فارغ شدہ ہوں، مولانا یوسف نور اللہ مرقدہ، مولانا انعام الحسن اور مولانا عبید اللہ بلیاوی خاص خدمات میں سے تھے، حضرت حمی مولانا یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو چکا ہوں، عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں چند ماہ ذکر و اذکار آخری ایام میں رہے، ابھی بھی اسم ذات اللہ اللہ و تقریباً دس بیس ہزار نفی اثبات ذکر پانچ چھ سو اور حزب البحر در ہر روز اور دیگر قسم کے اذکارات بھی کرتے رہتے ہیں۔

۱۹۶۲ء میں فارغ ہوا اس وقت سے تھوڑا بہت دعاء تعویذ جو بھی آتا ہے کر دیتا ہوں اور شفا یابی ہوتی ہے، شفا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

آپ کے ”طلسماتی دنیا“ سے قواعد یا سیارہ اور مشتری کا خیال نہیں کرتے اور اعداد کا بھی خیال نہیں کرتے، اللہ کے نام سے دے دیتے ہیں، اللہ شفا دیتا ہے اور ہر قسم کے دعا تعویذ زیر و کس کرا کر دیتے ہیں، ٹھیک ہے یا نہیں؟ مگر شفا ہوتی ہے، میں ایک مدرسہ کا معلم ہوں، اس کام کو بزنس سمجھ کر نہیں کرتا ہوں، کوئی آتا ہے دیدیتا ہوں یا ایسی دوکان داری نہیں ہے۔

میری اس تحریر بالا سے جو غلطی ہوئی ہو معاف فرمادیں اور جواب سے محفوظ فرمادیں، اگر ہو سکے تو قریبی رسالہ میں اشاعت فرمائیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ تو خود بھی سمجھتے ہیں کہ ہر ہر مرض میں شفا دینے والی ذات رب العالمین کی ہے، اگر ان کے دربار سے شفا اور تندرستی کا حکم نہ ہو تو نہ دوا کام کر سکتی ہے اور نہ ہی تعویذ گنڈے لیکن اس ایمان و یقین کے ساتھ کہ شفا تو حق تعالیٰ ہی عطا کرتے ہیں علاج و معالجہ کے سلسلہ میں اصول و ضوابط اپنی اپنی جگہ مسلم ہیں اور ان کو محض اس لئے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ شفا دینا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے، مثلاً ڈاکٹر اپنی مرضی سے اگر یہ تاکید کرے کہ دوا کو کھانے کے بعد کھائیں، تو کسی بھی دوا کا استعمال اس تصور کے ساتھ کرنا کہ شفا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے دوا کسی بھی وقت کھا لو غلط ہوگا، قرآن حکیم کی کوئی سی بھی آیت ہو وہ اللہ کا کلام ہے لیکن تمام

طرح کی گمراہیوں میں مبتلا کیا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم نفس عملیات کے خلاف ہی غل غپاڑہ مچانے لگیں، ہمیں تعویذ گنڈوں کے ذریعہ جو خرابیاں پھیل رہی ہیں ان کی نشاندہی کرنی چاہئے اور غلط اور بازاری قسم کے عاملین مسلمانوں کے عقائد پر جو ڈاکے ڈال رہے ہیں ہمیں ان کے خلاف محاذ آرائی کرنی چاہئے، یہ ہمارا دینی فریضہ ہے لیکن ایک ہی لاشی سے اچھے برے سب ہی عاملین کو ہانک دینا اور انہیں مغفرت سے بھی محروم کر دینا کوئی اچھا وطیرہ نہیں ہے، یہ صرف نفس پرستی ہے یا علمی زعم ہے اس کو نہ تو حید پرستی کہتے ہیں اور نہ پرہیزگاری۔

مذکورہ اکابرین کے سلسلہ میں جب کہ اپنی اپنی جگہ یہ سب حضرات روحانی عملیات کرتے رہے اور ان کے تبرکات ابھی تک مارکیٹ کے اندر مختلف کتابوں کی صورتوں میں موجود ہیں، جب ہمارے فاضل دوست کسی بھی معاملے میں کوئی تاویل کر سکتے ہیں تو پھر وہ تاویل عملیات اور عاملین کے بارے میں کیوں نہیں کی جاسکتی اور اگر تاویل نہیں کریں گے تو پھر اس حدیث کی زد سے جو محمد زید مظاہری صاحب نے پیش کی ان حضرات اکابر کو کیسے بچایا جائے گا؟

ہم نے تو مختلف روایات میں یہ پڑھا ہے کہ شب برأت کو ماں باپ کی نافرمانی کرنے والوں کی، زنا کرنے والوں کی، حسد اور بغض کرنے والوں کی، شتوں سے نیچے پا جامہ پہننے والوں کی اور ان لوگوں کی جو نجومیوں کے پاس جائیں اور ان کی باتوں پر سو فیصد یقین رکھیں بخشش نہیں ہوگی۔ یہ حضرات و عملیات کی بات قطعاً گھڑی ہوئی بات ہے اور کسی بھی حدیث میں اپنے الفاظ کا پیوند لگانا گناہ کبیرہ ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک الزام ہے، اللہ معاف فرمائے۔

تعویذ کی فوٹو اسٹیٹ کا طریقہ

سوال از مولانا محمد ابوبکر۔ مقام دبڑا مغربی بنگال
ضروری التماس یہ ہے کہ آپ سے نسبت ایک عرصہ دراز سے ہے، تقریباً پانچ چھ سال سے ہے اور فون پر بھی ہم کلامی کا شرف حاصل ہے، ایک دفعہ ایک مولانا کو کسی کام کے بارے میں بھیجا تھا، اس وقت سے آپ کے رسالہ ”طلسماتی دنیا“ خرید کر پڑھتا تھا، امسال دو ہزار چار میں ممبر بھی ہو چکا ہوں، جنوری، فروری ۲۰۰۴ء دستیاب ہو گیا ہے لیکن

اُتارتا اور وہ کہتا ہے کہ تمہارا دین جیسا کوئی دین نہیں ہے، بہت ہی عمدہ اور اچھا مذہب ہے اور عملیات کی لائن بھی بہت عمدہ لائن ہے، اس نے حضرات کا عمل جب دیکھا تو وہ میرے پیچھے پڑ گیا کہ یہ مجھے بھی سکھاؤ، اس کی جو شرائط ہوں گی میں اسے من و عن پورا کروں گا، تو برائے کرام بتلائیے کہ میں اسے کونسا حضرات کا عمل سکھاؤں جو اس کے لائق ہو اور وہ پابندی سے کر سکیں اور کامیاب ہو بلکہ ہو سکتا ہے اس عمل کے بعد وہ اسلام میں داخل ہو جائے، امید کہ جواب سے نوازیں گے، دعا کی درخواست۔

(نوٹ) مذکورہ غیر مسلم ہمیشہ طہارت سے رہتا ہے، امتحان کے لئے پانی وغیرہ کا بھی استعمال کرتا ہے، اس کی طہارت میں کوئی شک نہیں ہے۔

جواب

دین اسلام کو پسند کرنا، دین اسلام پر کوئی احسان نہیں ہے، بلکہ دین اسلام کو پسند کرنا اور اس کا اظہار کرنا ایک سچائی کا اعتراف ہے۔ اسلام ایک سچا، صاف ستھرا اور فطری مذہب ہے اور عقل و خرد کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے، دنیا کا کوئی بھی مذہب حقیقت کے اتنا قریب نہیں ہے جتنا اسلام ہے۔ اگر آپ کے دوست اسلام کو پسند کرتے ہیں تو وہ ایک صداقت اور سچائی کا اعتراف کرتے ہیں اور سچائی کا اظہار کرنے والے یقیناً قابل قدر ہوتے ہیں لیکن یہ بات فہم سے بالاتر ہے کہ وہ کسی عمل میں کامیاب ہونے کے بعد دین اسلام کو قبول کریں گے۔ اگر بالاتفاق وہ کسی عمل میں کامیاب نہ ہو سکیں تو اس میں دین اسلام کا کیا قصور ہے، اگر قصور ہو سکتا ہے تو صرف ان ہی کا ہو سکتا ہے کیوں کہ کسی بھی روحانی عمل میں کامیابی کا دار و مدار عامل کی اپنی صلاحیت اور محنت پر منحصر ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عمل میں ناکام ہو جاتا ہے تو اس میں اس کی اپنی کسی نہ کسی غلطی یا کوتاہی کا دخل ہو سکتا ہے۔

آپ اپنے دوست کو سمجھائیے کہ اسلام کو اس کے اپنے محاسن سے سمجھیں اور اس کو عقل و علم کی کسوٹی پر پرکھیں، اگر وہ اس کسوٹی پر کھرا سکے ثابت ہو تو اس کو قبول کر لیں، لیکن اگر کسی عمل میں کامیاب ہونے کے بعد قبول کریں گے تو یہ اخلاص نہیں بلکہ یہ تو ایک طرح کی مفاد پرستی ہے اور اسلام میں کسی طرح کی مفاد پرستی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کو ایسے ماننے والے مطلوب ہیں جو دنیاوی کسی غرض میں کامیاب

معاملات میں اور تمام امراض میں کوئی ایک آیت کا رگر ثابت نہیں ہو سکتی حالانکہ اس کے کلام الہی ہونے میں کوئی تامل کسی عامل کو نہیں ہوتا لیکن جدا جدا امراض میں جدا جدا آیات کے نقوش بنانے کا مطلب بھی یہی ہوتا ہے کہ ہر آیت ہر مطلب میں مفید ثابت نہیں ہوگی، محبت کے لئے کسی آیت کو استعمال کریں اور نفرت کے لئے کسی اور آیت کو، اسی طرح اکابر نے فن نقوش کی چالیں الگ الگ تجویز کی ہیں، ان سب کا لحاظ رکھنا پھر جو نقوش تیار ہوں ان کو موم جامہ کے بعد کس کس رنگ کے کپڑے میں پیک کرنا ہے ان کا لحاظ رکھنا اور ان اوقات کو ملحوظ رکھنا جو مختلف قسم کے معاملات میں مختلف اوقات میں لکھے جاتے ہیں ضروری ہے، اس کے بعد پھر اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، تدبیر اپنی جگہ اور اللہ کا حکم اور فضل اپنی جگہ، ان سب باتوں کے ساتھ ساتھ روحانی عملیات کا اصول یہ بھی ہے کہ تعویذات کی فوٹو اسٹیٹ کرنا درست نہیں ہے اور اس سے مطلوبہ نتائج برآمد نہیں ہوتے کیونکہ تعویذات میں اصولاً عامل کی اپنی کارکردگی تاثیر پیدا کرتی ہے اور اللہ کے فضل کی وجہ بنتی ہے اگر فوٹو اسٹیٹ اثر انداز ہوا کرتی تو پھر کسی عامل کی کوئی ضرورت بھی نہ رہتی، قدیم کتب سے جو یقیناً بزرگوں کی مرتب کردہ ہیں نقوش فوٹو اسٹیٹ کر لیا کرتے اور کسی عامل اور معالج کے چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہ رہتی، لیکن تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ زیردکس کاپی اثر انداز نہیں ہوتی، آپ نے فرمایا کہ زیردکس کاپیوں سے شفا ہو رہی ہے تو یہ بات مستثنیٰ ہے اور اللہ کا خصوصی فضل ہے اس کو نظیر بنا کر زیردکس کاپیوں کو مستند قرار نہیں دیا جاسکتا، ہمارا خیال یہ ہے کہ اگر آپ عام اصولوں کو ملحوظ رکھ کر خدمت خلق کے سلسلے کو جاری رکھیں تو مزید فائدے آپ محسوس کریں گے، اسی طرح اگر آپ اعداد اور نجوم کا بھی خیال رکھیں گے تو اور بھی فضل خداوندی کے مستحق ہوں گے کیونکہ یہ تمام چیزیں اسباب و تدابیر میں داخل ہیں اور اسباب و تدابیر فضل خداوندی کی بنیاد ہوا کرتی ہیں۔

تم ہی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا

سوال از: (نام مخفی)

ایک غیر مسلم میرا اپنا بڑا گہرا دوست ہے اور اس کو دین سے بہت ہی زیادہ لگاؤ اور محبت ہے اور گھر میں رہتے ہوئے کبھی سر سے ٹوپی نہیں

ہو گئے ہیں، اس مضمون نگار کا نام عائشہ مرتضیٰ ہے جو عالمیت کے پہلے سال میں بذریعہ تعلیم ہیں۔“

اسلام میں عقیدہ توحید کو اولین بنیادی حیثیت حاصل ہے، توحید کا اقرار کرنے کے بعد آدمی دائرۃ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے، توحید کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اس کا کوئی ہمسر اور شریک نہیں، بجا وہی ساری کائنات کا خالق اور مالک و مربی و پالنے والا ہے، سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے، نفع و نقصان کا مالک صرف وہی ہے، اکیلا وہی عبادت کے لائق ہے، اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرنا کسی اور کو نفع و نقصان کا مالک جاننا، مشکل کشا و حاجت روا سمجھنا اور اس سے دعا و استغاثہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ کھلا ہوا شرک ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اِنَّهُ مَن يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَا وُفُوهُ النَّارِ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ: (سورۃ اعراف: ۳۱) اَلْاَوَّلُ اَفَرءَ يَتَعَمَّ مَا تَدْعُوْنَ مِنْ قُوْنِ اللّٰهِ اِنَّ اَوَّلٰى اللّٰهِ بِظُورٍ هَلْ هُنَّ كُتِفَتْ ضُرُوْرَةٌ اَوْ اَرَادْنِيْ بِرُحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُّمْسِكَتٌ وَرُحْمَتُهُ ط (سورۃ زمر: آیت ۲۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”من لقی اللہ لایشرک بہ شیئا دخل الجنة ومن لقی اللہ یشرک بہ شیئا دخل النار۔“

جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کو شریک نہ ٹھہراتا تھا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شرک کرتے ہوئے ملے گا جہنم میں داخل ہوگا، اس کے علاوہ قرآن و حدیث کی بہت سے دلائل ہیں جو انسان کو شرک سے منع کرتے ہیں اور شرک کے تمام دروازوں کو بند کر دیتے ہیں۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آج اسلامی معاشرہ جس میں اکثر مسلمان شرک کے مختلف اقسام کا ارتکاب کرتے ہیں اور تقرب الہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں، ان شرکیہ امور میں سے تعویذ و گنڈے، چھلا، تانت اور دھاکہ بھی ہیں، جنہیں ہم ذیل کے سطور میں قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح کریں گے انشاء اللہ۔

تعویذ اور گنڈے: بنو اسرائیل کے علماء اور مشائخ کی طرح اس امت کے پیروں اور نام نہاد عالموں نے تعویذ کا کام شروع کیا، امت مسلمہ کے افراد کے گردنوں اور جسموں کی تلاش کی جائے تو

ہونے کے بعد اس کے آگے سر تسلیم خم کریں، اسلام کو ایسے چاہنے والے ارکار ہیں جو قدم قدم پر ناکامیوں اور طرح طرح کے نقصانات سے دوچار ہونے کے بعد بھی اسلام کا دامن تھامے رہیں اور ناکامیوں اور خساروں پر بھی مطمئن رہیں جو لوگ اسلام کو صرف اس لئے قبول کرتے ہیں کہ ان کا کوئی دنیاوی مفاد پورا ہو جائے تو وہ درحقیقت اسلام کے محاسن اور اس کی اچھائیوں کے قدر دان نہیں ہیں۔

کاش آپ اپنے دوست کو یہ سمجھا سکتے کہ روحانی عملیات میں کامیاب ہونے کے لئے پہلے داخل اسلام ہو جاؤ، پھر تم کامیابی سے ہمکنار ہو جاؤ گے۔ ان کے بارے میں آپ کا یہ گمان کہ اگر وہ کسی عمل میں کامیاب ہو گئے تو پھر وہ داخل اسلام ہو جائیں گے ایک ایسی خوش فہمی ہے جس سے عقل کی ناچخشگی کی بو آتی ہے۔

آپ نے اپنے دوست کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ طہارت سے رہتا ہے، استنجہ وغیرہ کا بھی اہتمام کرتا ہے، خوشی کی بات ہے لیکن پاکی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک ظاہری دوسری باطنی، آپ کے دوست بلاشبہ ظاہری پاکی کے قائل ہیں اور اس کا اہتمام بھی کرتے ہیں لیکن باطنی طہارت اس وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان خود کو کفر و شرک کی گندگیوں سے پاک کر لے، جب تک انسان خود کو باطنی ناپاکیوں سے پاک صاف نہیں کرے گا وہ آیات قرآنی اور اسماء الہی کے مقدس عملیات سے استفادہ کرنے کا اہل کیسے ہو سکے گا۔

آپ ہی بتائیں ایسی صورت میں جب کہ آپ کے دوست باطنی طہارت سے بہرہ ور نہیں ہیں مگر ہم انہیں کونسا عمل بتائیں، عمل کی کامیابی کے لئے باطنی طہارت کا ہونا ناگزیر ہے۔

تعویذ گنڈے کی شرعی حیثیت

سوال از: (نام مخفی)

”تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں ایک طالبہ کا مضمون شائع ہوا ہے جس کی فوٹو اسٹیٹ درج ذیل ہے، اس مضمون کی وجہ سے کافی اشکال پیدا ہو گئے ہیں، آپ سے درخواست ہے اس مضمون کو لفظ بہ لفظ شائع کر کے اس کا جواب دیں اور ان اشکالات کو رفع فرمائیں جو ہمارے دماغ میں پیدا

اور یہ معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر قسم کے تعویذ اور گنڈے سے روکا ہے۔

امام نخعیؒ روایت کرتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے چاہے قرآن سے لکھا گیا ہو یا غیر قرآن سے۔

تعویذ اور گنڈے کے مفاسد: تعویذ اور گنڈے

دینے والوں میں سے اکثر لوگ شریعت سے عاری ہوتے ہیں، نماز روزہ کے تارک بلکہ بغاوت کی زندگی بسر کرتے ہیں، بہت سے جاہل مسلمان کفار و مشرکین سے جھاڑ پھونک کروانے میں پھل کرتے ہیں جب کہ وہ لوگ اپنے دیوی دیوتاؤں سے مدد لیتے ہیں۔ تعویذ دینے والے اکثر لوگوں کو غیر اللہ کے نام نیاز کی تلقین کرتے ہیں کہ مقصد حل ہو جانے کے بعد فلاں بابا کے مزار پر اگر جی سلگانا اور مٹھائی بانٹنا، اس طرح شرک کی تلقین کرتے ہیں اور ان میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو تعویذ اور گنڈے کے بہانے لوگوں کی عزت و آبرو سے کھیلتے ہیں، عام طور پر سے ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کسی عورت پر آسیب، جن کا شبہ ہو یا نہ بھی ہو تو یہ لوگ کسی بھی بیماری کو آسیب قرار دیتے ہیں اور پھر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس عورت کے علاج کے لئے تنہائی میں ہونا پڑے گا، جب کہ وہاں کوئی نہ ہو پھر اس تنہائی میں کیا ہوتا ہے اللہ ہی بہتر جانے؟ شعبہ باز اور مکار ملا لوگوں کے عقیدہ و مال پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور ان کے دین و دنیا کو برباد کر دیتے ہیں پھر وہ در در کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں اور اسلام کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ رب العالمین لوگوں کو عقل سلیم اور دین کا صحیح فہم و بصیرت عطا فرمائے اور امت کو شرک و توہمات کے دلدل سے نجات بخشے آمین۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت آج کل بطور فیشن بھی کی جا رہی ہے اس لئے اس طرح کی مخالفتوں کا کون اثر قبول کرتا ہے۔ پہلے اس میدان میں صرف مرد ہی دندناتے رہتے تھے، اب خیر سے اس میدان میں خواتین بھی کود پڑی ہیں، وہ خواتین جو ناقص العقل بھی ہوتی ہیں اور ناقص العلم بھی، وہ بھی اب توحید و شرک کے موضوع پر قلم چلانے لگی ہیں۔ اس طرح کے مضامین پڑھ کر دکھ ہوتا ہے اور اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ

کسی میں کاغذی تعویذ لٹک رہا ہوگا تو کسی میں چھوٹا سا قرآنی نسخہ، کسی میں دنیا کے ممالک کے سکے، کسی میں کوڑیاں اور مونگے اور کسی میں چاقو اور چھری، یہ سب چیزیں ان اللہ کے بندوں کے عقیدے میں ان کو بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”ان الرقی والتمايم والتولة شرک“ بے شک جھاڑ پھونک، تعویذ اور تولہ (محبت کا تعویذ) سب شرک ہیں۔ مسند احمد میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پتیل کا ایک کڑا دیکھا، پوچھا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کمزوری دور کرنے کے لئے، آپ نے فرمایا اسے نکال کر پھینک دو، یہ تمہاری کمزوری میں مزید اضافہ کرے گا۔ اگر تم اسے پہنے ہوئے مر گئے تو کبھی نجات نہ پاؤ گے۔

ایک دوسری روایت ہے کہ ”من تعلق تمليمة فقد اشرك“ جس نے تعویذ لٹکائی اس نے شرک کیا، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ لٹکانے والے پر بددعا کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”من تعلق تمليمة فلا اثم الله ومن تعلق ودعة فلا ودع الله له“ جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے اور جو کوڑی لٹکائے اللہ اس کو سکون و راحت نصیب نہ کرے۔

چھلہ، تانت اور دھاگے: تعویذ اور گنڈے کے ساتھ ساتھ چھلہ، تانت اور دھاگے کی بھی دہاء بری طرح پھیلی ہوئی ہے جب کہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک واضح حدیث ہے کہ آپ نے ایک منادی کرنے والے کو بھیجا جو یہ اعلان کر رہا تھا کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا پٹہ یا کوئی چیز ہو تو کاٹ ڈالا جائے، اسے پانی نہ چھوڑا جائے۔

قرآنی تعویذ کی حقیقت: آج کل جب لوگوں کو تعویذ اور گنڈے سے روکا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ ہم علماء سے تعویذیں لیتے ہیں جو کہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتی ہیں جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر چیز کے تعویذ سے روکا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (سورہ حشر، آیت ۷)

جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے روکیں اسے رک جاؤ

ملت عقل سلیم سے دن بہ دن محروم ہوتی جا رہی ہے اور شیطان لعین توحید و سنت کے نام پر مسلمانوں سے جہالتیں پھیلانے اور حماقتیں تقسیم کرانے کا کام لے رہا ہے۔

عائشہ مرتضیٰ کا مضمون اس انداز سے شروع ہوا ہے جیسے صرف ان ہی کو اس بات کا علم ہے کہ اس کائنات کا پالنہار اللہ ہے اور صرف ان ہی کو یہ احساس ہے کہ صرف اللہ ہی نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت رکھتا ہے، باقی کسی کو اس حقیقت کا علم نہیں ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے قارئین اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کو فروغ دینے کا کام کر رہا ہے اور تعویذ گندوں کی نہ صرف اشاعت کر رہا ہے بلکہ تعویذ گندوں کی حقانیت پر دسیوں مضامین لکھ چکا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی طلسماتی دنیا اس بات کا بھی قائل ہے کہ اس دنیا میں نفع و نقصان پہنچانے کی قدرت ماسوا رب العالمین کے اور کسی میں نہیں ہے۔ اسی ذات گرامی کے اشاروں پر ہوائیں چلتی ہیں اور اس ہی ذات گرامی کے حکم سے بہاریں آتی ہیں، ان کی مرضی نہ ہو تو انسان سانس بھی نہیں لے سکتا، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہ مؤثر ہے بلاشبہ وہ شرک کے مرتکب ہیں، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دوا یا غذا فی نفسہ مؤثر ہے وہ بھی بلاریب شرک اور بد عقیدگی کا شکار ہیں، دوا ہو یا غذا، دوا ہو یا تعویذ ذات باری تعالیٰ کے اذن کے بغیر اثر انداز نہیں ہو سکتے۔

طلسماتی دنیا نے اپنا موقف ان شعروں میں واضح کیا ہے۔

پہلا شعر ہے۔

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے

کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

دوسرا شعر یہ ہے۔

سر جس پہ نہ جھک جائے اسے در نہیں کہتے

ہر در پہ جو جھک جائے اسے سر نہیں کہتے

اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جو عالمین علم صحیح رکھتے ہیں اور جو شعور آگہی کے ساتھ تعویذ گندوں میں لگے ہوئے ہیں، ان کا عقیدہ یہی ہے کہ تعویذ فی نفسہ اثر انداز نہیں ہوتا، بلکہ تعویذ کی حیثیت ایک سبب اور ذریعہ کی ہوتی ہے اور یہ سبب اور ذریعہ بھی دوسرے اسباب اور ذرائع کی طرح اسی

وقت اثر انداز ہوتا ہے، رب العالمین کی مرضی شامل حال ہو۔

محترم عائشہ صاحبہ کا مضمون تعویذوں سے زیادہ شرک کی مخالفت میں ہے اور شرک تو بہر حال شرک ہی ہے، معمولی درجہ کا ایمان والا مسلمان بھی اس بات سے واقف ہے کہ شرک کی بخشش نہیں ہے، پھر بار بار شرک کے بارے میں لکھنا اور دلائل دینا کہاں کی دانش مندی ہے۔ تعویذ گندوں کی مخالفت کرتے ہوئے عائشہ صاحبہ نے جو دلائل دیئے ہیں وہ تعویذ گندوں کو بے حیثیت اور ناجائز ثابت کرنے کے لئے بہت ناکافی ہیں۔

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی عملیات اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کی ہے جو شرک کے قبیل سے ہوں اور جن میں اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد طلب کی گئی ہو، اگر کسی کے گلے میں اللہ کا کلام پڑا ہوا ہو تو اس کو شرک سے تعبیر کرنا بہت واضح قسم کی جہالت ہے۔ یہ امر واقعہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی تعویذوں کی مخالفت کی ہے، جن میں شرک کا نہ کلمات لکھے ہوں۔ دورِ رسولؐ میں جو حضرات تعویذ گلوں میں لٹکا کر آتے تھے وہ سب یہودیوں اور دوسری اقوام کے نمائندوں سے تعویذ لاتے تھے، اس وقت سورۃ فاتحہ وغیرہ کا نقش کسی کے گلے میں نہیں ہوتا تھا، اسی لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نقوش کو شرک سے تعبیر کیا، لیکن آج کل کے عقل زدہ لوگ اللہ کے کلام سے استفادہ کرنے کو بھی شرک بتا کر اپنی عقل کے دیوالیہ پن کا ثبوت پیش کر رہے ہیں اور بزمِ خود یہ ثابت کر رہے ہیں کہ وہ علم حدیث کو سمجھنے سے محروم ہیں۔

عائشہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ

”صحابہ کرام اور تابعین سارے تعویذوں کو ناجائز سمجھتے تھے

چاہے قرآن سے لکھا گیا ہو یا غیر قرآن سے۔“

یہ فقرہ صحابہ اور تابعین پر بہتان زنی کے مترادف ہے۔ اگر فی الواقعہ صحابہ کرام اور تابعین کرام نے ہر تعویذ کو خواہ مخواہ وہ آیات قرآنی پر مشتمل ہونا جائز قرار دیا ہوتا تو حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت امام غزالیؒ جیسے اساطین امت تعویذوں کی حقانیت پر صفحات سیاہ نہ کرتے۔

محترمہ عائشہ صاحبہ کا یہ فرمانا کہ تعویذ کرنے والوں میں سے اکثر

کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب جو دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم رہ چکے ہیں اور جو دارالعلوم دیوبند میں بخاری پڑھاتے ہیں وہ ایک مضمون میں رقم طراز ہیں۔

”قرآن حکیم حق تعالیٰ کا کلام ہے جس کا بنیادی مقصد اگرچہ عبادات، معاملات، اخلاقیات کی اصلاح اور انسانوں کی انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک کے لئے ٹھوس اور حقیقی اصول و ضوابط ہیں، جن پر صدق دل کے ساتھ عمل کرنے کو دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود کی ضمانت قرار دیا گیا ہے لیکن ہمارے اکابرین نے ان حقائق کی تشریح و توضیح، ان پر عمل اور زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے نفاذ پر پوری توجہ مبذول کرنے کے ساتھ قرآنی آیات کو تعویذات کی صورت میں مختلف النوع مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا ہے اور ان کے فوائد بیان کئے ہیں۔

مختلف النوع مقاصد میں شیاطین، جنات، نظر بد، سحر زدہ اور امراض میں مبتلا پریشان حال لوگوں کو فائدہ پہنچانے کی کامیاب کوششیں کی ہیں۔ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک دور میں قرآنی آیات پڑھ کر دم کرنے کے واقعات احادیث میں موجود ہیں۔

(بحوالہ رموز مقطعات صفحہ ۱۴)

اسی کتاب میں حضرت مولانا افتخار الحسن صاحب جو حضرت مولانا انعام الحسن صاحب کے بھائی ہیں، فرماتے ہیں۔

”ایسے موضوعات میں ایک معروف و مقبول موضوع قرآن پاک کی مختلف آیات و کلمات کی ظاہری تاثیر اور مختلف ضروریات و مشکلات میں ان کا استعمال اور ان کے وہ بیش بہا اثرات و فوائد ہیں جن کا صدیوں سے متواتر مشاہدہ اور تجربہ ہو رہا ہے۔“

حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن صاحب ”قاضی شریعت دارالقضاء دہلی فرماتے ہیں۔

”قرآن حکیم کا ایک تعارف شفاء و رحمت بھی ہے۔ وَلَنُنَزِّلُ

لوگ نماز روزے سے عاری ہوتے ہیں اور وہ بغاوت کی زندگی گزارتے ہیں، ظاہر ہے کہ ہزاروں علماء اور صلحاء کی کھلی تذلیل ہے، اس طرح کے دلائل سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اب قلم ان لوگوں کے ہاتھوں تک پہنچ گیا ہے جو قلم پکڑنے کا سلیقہ بھی نہیں رکھتے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ دین کے جن اداروں کی طالبات اس طرح کے مضامین لکھ رہی ہیں ان اداروں کے ذمہ دار بھی کسی نہ کسی صورت میں جھاڑ پھونک کا کام کر رہے ہیں جس طرح کے دلائل محترمہ نے دیئے ہیں۔ اس طرح کے دلائل مارو گھٹنا پھوٹے آنکھ کے برابر ہیں، اس دنیا میں ایسے ہزاروں ڈاکٹر ہیں جن کا کوئی واسطہ نماز روزے سے نہیں ہے لیکن ان کے نماز نہ پڑھنے اور روزے نہ رکھنے سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ وہ ڈاکٹر ہی نہیں ہے اور ان کا علاج کرنا بے معنی ہے، نماز نہ پڑھنا ایک الگ بیماری ہے، اگر کوئی نہیں پڑھتا وہ بلاشبہ گناہ گار ہے اور اللہ کا نافرمان ہے، لیکن نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے اس کا فن بیکار نہیں ہو جاتا۔

اگر عامل روحانی عملیات کے فن سے واقف ہے اور بد نصیبی سے وہ نمازی نہیں ہے تب بھی کسی محترمہ کو اس کا مذاق اڑانے کا حق نہیں ہے اور یہ کہنا تو سراسر زیادتی ہے کہ عالمین کی اکثریت نماز روزے سے غافل ہے اور بغاوت کی زندگی گزار رہی ہے۔

عائشہ صاحبہ نے ان عالمین کا بھی مذاق اڑایا ہے جو کسی مریضہ کو تنہائی میں دیکھنے کی بات کرتے ہیں، بلاشبہ جو عالمین عورتوں کے ساتھ منہ کالا کرتے ہیں یا انہیں درغلانے کی نیت سے خلوت اختیار کرتے ہیں یا عورتوں کے ساتھ ناجائز قسم کی بات چیت یا چیخڑ چھاڑ کرتے ہیں، بلاشبہ وہ لعین ہیں اور وہ اپنے روحانی پیشے کے خود ہی غدار ہیں لیکن ڈاکٹر لوگ بھی مریض کو تنہائی میں دیکھتے ہیں اور وہ بھی یہ سب کچھ کر گزرتے ہیں جن کی طرف عائشہ صاحبہ نے اشارے کئے ہیں تو ان کے خلاف جہاد کیوں نہیں چھیڑا جاتا، ڈاکٹروں کی ہر برائی کس لئے برداشت کر لی جاتی ہے، کیا ڈاکٹروں سے اس دنیا میں یا اس دنیا میں کوئی حساب کتاب نہیں ہوتا؟

محترمہ عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ڈاکٹر ہو یا عامل، حکیم ہو یا وید، اگر وہ برا ہے تو قابل ملامت ہے، لیکن چند برے لوگوں کی وجہ سے کسی پیشے کے تمام افراد کو ایک ہی لاشی سے ہانک دینا ظلم ہے اور ظلم شرک

مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ۔ اس لحاظ سے یہ انسانوں کی روحانی، جسمانی، ذہنی اور سماجی بیماریوں کا کامیاب علاج بھی ہے۔“

حضرت شاہ عبدالقادر مودودیؒ قرآن میں فرماتے ہیں۔

(اس قرآن سے) روگ چنگے ہوں، دل کے شبہات اور شک میں اور اس کی برکت سے بدن کے روگ بھی دفع ہوں۔ احادیث میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

ایک یہودی جادوگر لبید ابن اعصم نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا جس سے آپ کو نسیان کی شکایت ہو گئی تھی، ان اثرات کو دور کرنے کے لئے معوذتین کا نزول ہوا، چنانچہ ان کو پڑھ کر دم کرنے سے سحر کے اثرات ختم ہو گئے۔“

اس طرح کے ہزاروں دلائل سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین

اسلام میں جھاڑ پھونک اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنا قطعاً جائز ہے، اس کو شرک سے تعبیر کرنا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو شرک اور توحید کی حقیقت سے ناواقف ہوں۔

تعویذات کے سلسلہ میں سیکڑوں جلیل القدر علماء اور حضرات صوفیاء نے مختلف انداز میں مؤثر خدمات انجام دی ہیں اور تعویذات کی حقانیت پر سیکڑوں کتابیں قلم بند کی گئی ہیں۔

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کی کتاب الاوقات اس سلسلہ کی اہم کڑی ہے اس میں بعض نقوش حروف پر مشتمل ہیں اور بعض نقوش اعداد پر مشتمل ہیں۔

امام احمد یونی کی تیس المعارف و لطائف المعارف بھی اس موضوع پر اہم تصنیف ہے جو امت کی خدمات جلیلہ کے لئے لکھی گئی تھی اور جسے حد سے زیادہ مقبولیت عطا ہوئی۔ اس کتاب میں بھی اعداد پر مشتمل تعویذات کا ایک طویل سلسلہ ہے، ان کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ عبدالغنیؒ، حضرت شاہ عبدالعزیزؒ، حضرت شاہ عبدالقادرؒ، حضرت شاہ رفیع الدینؒ، حضرت مولانا سید امیر حسینؒ دیوبندی، حضرت مفتی عزیز الرحمن، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا احمد رضا

خاں صاحبؒ جیسے اکابر نے حروف اور اعداد پر مشتمل آیات قرآنی تعویذات اپنے معتقدین کو عطا کئے ہیں۔ اگر یہ تعویذات بھی شرک درجہ رکھتے تو ان بزرگوں سے اس کی توقع کرنا بھی امر محال تھا۔

تعویذ گندوں کے راستوں سے جو گمراہیاں اور جو بد عقیدہ گمراہیاں اور جو عیاریاں سامنے آرہی ہیں ان کی جم کر مخالفت کرنی چاہئے جو لوگوں روحانی عملیات کی الف بے سے بھی واقف نہ ہو کر کلی کلی دھونی رچا بیٹھے ہیں اور اللہ کے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں اور ان کے ایمان کو بھی خراب کر رہے ہیں ان کے لئے لینے چاہئیں، لیکن سر سے اس فن کو بے حیثیت قرار دینا اور آیات قرآنی سے استفادہ کرنے کو شرک اور گمراہی سے تعبیر کرنا بہت بڑا گناہ ہے اس سے ایک لمحہ ضائع نہ بغیر بھی توبہ کرنی چاہئے۔

ہمیں یہ واضح کرنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ جب علم صحیح رکے والوں نے تعویذ گندوں کے فن سے آنکھیں موند لیں تو پھر ایک سے ایک بڑا عامل اس میدان میں کود گیا اور اس نے اپنی من مانیوں سے لوگوں کو بھی گمراہ کیا اور ان کی جیبیں بھی کاٹیں، ایسے تمام لوگوں سے ہم بھی اظہار برأت کرتے ہیں جو نہ نماز پڑھتے ہیں نہ رمضان کے روزے رکھتے ہیں، نہ ان کا کردار درست ہے نہ انداز گفتگو انہیں دین اسلام سے اتنی محبت بھی نہیں ہے جتنی کسی کو اپنی پالتو بکری سے ہوتی ہے اور یہ سب لوگ تعویذ گندوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو لوٹ رہے ہیں اور موقع مل جائے تو یہی لوگ خواتین کے ساتھ بہت برا اور نازیبا سلوک کرتے ہیں لیکن ان لوگوں کی برائی کی وجہ سے تعویذ گندوں کی مخالفت کرنا اور آیات قرآنی پر مشتمل نقوش کو بھی حصہ شرک باور کرنا بہت بڑی نادانی ہے۔

عائشہ صاحبہ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جب تک ہم صحیح قسم کے عالمین کی حوصلہ افزائی نہیں کریں گے اس وقت تک غلط قسم کے عالمین سماج میں دنگاٹے رہیں گے، مخالفت ان لوگوں کی کرنی چاہئے جو تعویذ گندوں کے ذریعہ شرک پھیلا رہے ہیں اور سفلی عمل کے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں، ان کی مخالفت کرنے کے بجائے روحانی عملیات کے خلاف لاشی اٹھا کر گھر سے نکل کھڑا ہونا ایک طرح کی ناسمجھی ہے، اس ناسمجھی کے ارتکاب پر اگر کچھ کم علم اور کوتاہ فہم کے لوگ آپ کی کمر بھتیجی تہنیدیں تو بھی آپ کو دین و دنیا میں کچھ ملنے والا نہیں۔

ہمیں امید ہے کہ اتنی گفتگو سے سائل کی تشفی ہوگئی ہوگی اگر تشفی نہیں ہو تو اس موضوع پر آئندہ ہم پھر قلم اٹھا سکتے ہیں کیوں کہ ہمارا کام صحیح بات کی تائید کرنا اور غلط بات کی تردید کرنا ہے اور جہالت کے اندھیروں میں علم کی شمع جلانا ہے اور ہماری خواہش یہی ہے کہ ہم اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں۔

ایک بدروح کا عشق

سوال از: آشکار عرفانی _____ ممبر (تھانہ)

ایک بدروح ہے جو مجھ سے عشق کرنے کا دعویٰ کرتی ہے، ڈیڑھ سال قبل میری شادی ہوئی ہے اور ایک دو ماہ کے بعد ہی وہ بدروح میری بیوی پر آنے لگی، میں عادت کے مطابق روز سورتوں کا عمل کر کے سوتا ہوں تو ایک روز وہ بدروح گھیرے میں آگئی، ویسے تو اسی سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ باتیں کرتی تھی لیکن اس روز میں نے اس سے گھما کر بات کی تو وہ دھوکہ سے بول گئی۔ وہ ایک بدروح ہے اس کے حق جتانے پر میں نے بھی دعویٰ کیا کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور جب تم ہر وقت میرے ساتھ رہتی ہو اور تم میری کارکردگی سے خوش ہو جیسے کہ عام طور پر لڑکیاں کسی اچھے لڑکے کی خوبیوں سے متاثر ہو کر شادی کے لئے خواہش ظاہر کرتی ہیں تو میرا بھی دل کہتا ہے کہ تنہائی میں تم سے ملوں، باتیں کروں، تو کہنے لگی میں مرچکی ہوں، زہر کھا کر۔ میرے پوچھنے پر بولی کہ وہ کسی سے عشق کرتی تھی، نا کامی ملنے پر اس نے زہر کھالیا اور مر گئی، اس کا نام ”دیپا“ ہے وہ مجھے کہتی ہے کہ تم سے برسوں سے پیار کرتی ہوں، تم اچھے آدمی ہو، سب سے اچھی باتیں کرتے ہو، بچوں کو بہت پیار سے پڑھاتے ہو، سچے دل سے تم اچھے آدمی ہو اس لئے ہی تم سے پیار کرنے لگی ہوں اور تم سے شادی کروں گی، تو میں نے کہا میری شادی ہوگئی ہے اور شروع شروع میں میری اہلیہ کی تعریف کرتی تھی اور کہتی تھی کہ میری سہیلی ہے اور اسی سے ملنے آتی ہوں لیکن میں نے اپنے ایک بزرگ سے کچھ چیزیں لی تھیں جلانے کے لئے جو دارالعلوم دیوبند سے ہی فارغ ہیں، انہوں نے ہی پہلی بار ثابت کیا تھا کہ اہلیہ کو دیکھ کر کے کہ آسہلی حرکت ہے، روز وہ لوہان ہی جلاتا تھا، ایک روز ناغہ نہ ہونے کے ڈر سے اہلیہ سے کہہ دیا لوہان جلانے کو، اس کے دوسرے روز اہلیہ کو اس نے پیچ دیا تو میں نے اس سے

پوچھا تم نے اپنی سہیلی کو کیوں پیچ دیا تو کہنے لگی۔ تم نہیں جانتے وہ میری دشمن مجھے مارنے کے لئے کیا کرتی ہے اور کہنے لگی، اب تو اسے مار ڈالوں گی اور پھر میں تم سے شادی کروں گی اور کبھی کبھی میری اہلیہ برقعہ پہن کر گھر سے نکل جاتی ہے دروازہ کھول کر، اس جمعہ کو جس روز رمضان کا چاند نظر آنے والا تھا، میں جمعہ کی تیاری کر رہا تھا وہ کسی بات پر مجھ سے ناراض ہوگئی اور مجھے دھکا دے کر گھر سے اول فول بکتے ہوئے دروازہ کھول کر گھر سے نکل گئی، جلد سی ادھورے کپڑوں میں ڈھونڈنے لگا، بھائی کو اور لڑکوں کو بھیجا، تو وہ ایک شمشان کے سامنے تھی اور اذان ہو رہی تھی، شاید اذان کی آواز سن کر بدروح جسم سے نکل کر چلی گئی، بعد میں اہلیہ سے پوچھا تو کہتی ہے میں تو گھر پر تھی وہاں کیسے گئی مجھے نہیں معلوم اور وہ جگہ تو میرے لئے نئی ہے، مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ میں کہاں ہوں اور اب وہ بہت ڈری ہوئی ہے کہ کہیں اور نہ لے جائے وہ، اب آپ ہی بتائیے کہ میں کیا کروں، میں نے تفصیل آپ کو لکھ دی ہے جس کا علاج کرانا چاہتا ہوں۔ میرے والد نے تعویذ دیا ہے مگر بدروح آتے ہی سارے تعویذ گلے سے نکال کر پھینک دیتی ہے۔

براہ کرم جلد از جلد مجرب علاج بتائیں کہ بدروح ہمیشہ کے لئے چلی جائے۔

جواب

عشق کی بیماری عام ہوگئی ہے، اب تک عورت اور مرد ہی اس سلسلہ میں شامل تھے، اب آپ کا خط پڑھ کر اندازہ ہوا کہ دوسری مخلوقات بھی اور حد تو یہ ہے کہ بدروحیں بھی عشق فرما رہی ہیں اور باقاعدہ لیلیٰ اور جولیٹ بنی ہوئی ہیں۔ اس لحاظ سے آپ خوش نصیب ہیں کہ ایک بدروح نے آدم کی ساری اولاد کو نظر انداز کر کے آپ پر نظر انتخاب ڈالی اور آپ سے عہد و پیمان کئے اور آپ سے شادی کرنے کی تمنا کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی حفاظت فرمائے کیوں کہ آپ کی یہ خوش نصیبی کسی بد نصیبی کا مقدمہ بھی ثابت ہو سکتی ہے، جس طرح بندرپا کی محبت کا بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اسی طرح کسی بدروح کی محبت کا کیا بھروسہ ہو سکتا ہے۔ بدروح کا کیا بھروسہ کب اپنی پہ آجائے اور کب گلا گھونٹ کر اپنی خاندانی رسم پوری کر لے۔

اللہ نے آپ کو عقل سلیم دی تب ہی آپ نے اس بدروح سے جو

آپ کی محبوبہ ہے، نجات پانے کی ٹھانی اور ہمیں خط لکھا اور کوئی ہوتا تو وہ اس بدروح سے بوس و کنار کرتا رہتا اور اسے اپنی نہ زندگی کی فکر ہوتی نہ عاقبت کی۔ اس بدروح سے نجات پانے کے لئے آپ کو چند کام کرنے پڑیں گے، ایک تو یہ کہ پوری اذان پڑھ کر روزانہ صبح شام اپنے قلب پر دم کر لیا کریں اور نماز فجر کے بعد سورہ ناس کی ہر آیت کے سین کو حذف کر کے سات مرتبہ پڑھیں اور ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ اس طرح قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ مَلِكِ النَّاسِ۔ اِلٰهِ النَّاسِ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۔ الَّذِي يُّوَسْوِسُ فِيْ صُلُوْرِ النَّامِيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔ رات کو سونے سے پہلے ایسا ملایا تلیقا خالقا مخلوقاً کافیا شافیا اِزْتَضَى مُرْتَضًى بِحَقِّ يَابَلُتُوْحٍ وَنَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظَّالِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا پڑھ کر ایک مرتبہ ایک گلاس پانی پر دم کر کے پیا کریں اور یہ تعویذ کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ بدروح کی محبت اور عشق بازی سے آپ کو نجات مل جائے گی، نقش یہ ہے۔

۷۸۶

حافظ	حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر
حفیظ	رقیب	وکیل	ناصر	نصیر
رقیب	وکیل	ناصر	نصیر	قادر
وکیل	ناصر	نصیر	قادر	قدیر
ناصر	نصیر	قادر	قدیر	سلام

اس نقش کو ہاوضہ ہو کر لکھیں اور قبلہ ہو کر لکھیں، اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھنے کی ضرورت نہیں، کالی روشنائی سے لکھنا کافی ہے، لیکن اگر اس نقش کو جمعرات کے دن سورج نکلنے کے بعد پہلی ساعت میں لکھ لیں تو بہتر ہوگا۔

☆☆☆☆

کسی خاص مصروفیت کی بنا پر یہ شمارہ دو ماہ پر مشتمل کرنا پڑا، قارئین سے معذرت۔

(ادارہ)

روحانی تقویم ۲۰۱۸ء

ادارہ طسماتی دنیا کی ایک روح پرور پیشکش

روحانی اور فلکیاتی مضامین پر مشتمل ایک ایسی علمی اور معلوماتی دستاویز جس کی افادیت آپ سالہا سال تک محسوس کریں گے۔

◆ علم و آگہی کا ایک معتبر مرجع

◆ انسانی شعور کو بیدار کرنے والی صدائے حق

◆ بندوں کو خدا سے ملانے کا موثر ذریعہ

◆ پوشیدہ اور مخفی حقائق سے پردہ ہٹانے والی اور

روحانی جلوے بکھیرنے والی ایک سالانہ یادگار۔

واسع، وسیع، مستند، معتبر، دلچسپ

انشاء اللہ ۲۰۱۸ء کے آخری ہفتے میں منظر عام پر آئے گی۔ ایجنٹ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ مطلوبہ تعداد سے دفتر کو پیشگی آگاہ کر دیں تاکہ آرڈر کی تعمیل میں آسانی رہے، گزشتہ سال دیر میں آئے ہوئے آرڈروں کی تعمیل نہیں ہو سکی تھی اور بے شمار لوگ ایک عظیم روحانی پیشکش کے مطالعہ سے محروم رہ گئے تھے۔

اس عظیم الشان پیشکش کا ہدیہ -80 روپے (ملاوہ محصول ڈاک)

منیجر

ادارہ طسماتی دنیا دیوبند

فون : 9756726786

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب و غرائب

فرق اٹھا دیا اور مچھلی کے پیٹ میں ایک وقت میں بے شمار انڈے پیدا کئے اور ہر انڈے سے ایک مچھلی پیدا کی۔

بعض قسم ایسی ہے جو فوراً بچے دیتی ہے، یہ قسم نہروں میں ملتی ہے، البتہ بعض مچھلیوں میں نرم مادہ کافرق ہوتا ہے، اس قسم کی مچھلی کے کچھوے اور مگر مچھ کی طرح ہاتھ بھی ہوتے ہیں اور پاؤں بھی۔ اس میں مادہ انڈے دیتی ہے اور انڈوں کو دھوپ کی حرارت پہنچتی ہے، ہر انڈے سے ایک مچھلی اسی نوع کی پیدا ہوتی ہے۔

اب سمندر اور دریا میں مچھلی چونکہ انڈوں کو نہیں سے سکتی تھی اس لئے قدرت نے اس میں پیدائش کا یہ نظام رکھا کہ انڈے پیدا ہوتے ہی ان میں بچے پیدا ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ان میں روح پڑ جاتی ہے، لہذا انڈے میں بچہ تربیتی دوروں سے نہیں گزرتا بلکہ اس کی خلقت کی تکمیل فوری ہوتی ہے، اللہ اکبر! کیا نظام قدرت ہے، ہر امر کی بنا مصلحت و حکمت پر ہے۔ مچھلی کی رفتار کو دیکھئے کس قدر تیز ہے، یہ اپنی دم سے اپنے بدن کو سیدھا بھی رکھتی ہے اور ادھر ادھر موڑتی بھی ہے بالکل جس طرح جہاز یا کشتی اپنے پچھلے حصہ سے خود کو سیدھا رکھتے ہیں اور اسی سے ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ مچھلی کے دونوں طرف جوہر ہیں وہ اس کے لئے گویا چٹو ہیں جن سے کشتی کو دھکیلتے ہیں اور کشتی کو سیدھا چلانے میں وہ مدد دیتے ہیں، یہ بھی اپنے ہڈوں سے بدن کو سیدھا آگے بڑھاتی ہے۔

ملاحظہ کیجئے اس کی ہڈیاں مکان کے ستون کی طرح قائم ہیں، ہر عضو میں اسی کے مطابق ہڈی پیدا کی گئی ہے اور اس کو وہی شکل دی گئی ہے، مچھلی اس امر میں جہاز کے ہم شکل ہے، سب سے بڑی اور موٹی ہڈی اس کے بدن کی قوت کو تھامے ہوئے ہے اور اسی سے پیٹ اور پیٹھ کی طرف پسلیوں کا سلسلہ چلتا ہے، سر کی ہڈیاں عجیب مناسب وضع کی ہیں۔ مچھلیوں میں جو شکار کرنے والی مچھلی ہوتی ہے اس کے گوشت کو

فرمان الہی ہے۔

وَهُوَ الَّذِي مَسَخَرَ الْبُحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهَا لَحْمًا طَرِيًّا.

(سورۃ النحل، پارہ ۱۴، آیت ۱۴)

”یعنی اللہ کی وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر فرمایا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ۔“

اللہ تعالیٰ نے سمندروں اور نہروں میں بھی مختلف شکل و صورت کے جانور پیدا فرمائے اور ان سے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا، مچھلی کو دیکھئے کہ اس کی تخلیق چونکہ پانی میں ہوئی جہاں چلنے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں، اس کو ٹانگیں نہیں ملیں، نہ اس کو پھیپھڑا ملا کیوں کہ وہ پانی کی گہرائی میں غوطہ مارے رہتی ہے، وہاں پھیپھڑا ہوا لینے کا کام کب دے سکتا تھا، البتہ ٹانگوں کی جگہ مچھلی کو دونوں جانبوں میں مضبوط بازو ملے جن کی مدد سے وہ جہاں چاہتی ہے تیزی سے چلی جاتی ہے۔ اس کی کھال سخت کھپٹے دار زرہ نما پیدا کی گئی جو اس کے گوشت سے مخالف رنگ کی ہوتی ہے، اس کو مضبوط اس لئے رکھا گیا کہ اگر کوئی اس کو اذیت پہنچانا چاہے تو کھال اس کا بچاؤ کر لے۔

بعض مچھلیوں کو دوسری قسم کی کھال عطا ہوئی ہے لیکن وہ بھی مضبوط اور سخت قسم کی ہوتی ہے، مچھلی کو قدرت سے سننے، دیکھنے اور سونگھنے کی طاقتیں بھی بخشی گئی ہیں تاکہ وہ ان طاقتوں کی مدد سے اپنی روزی بھی بہ آسانی حاصل کر لے اور اگر کوئی اذیت رساں چیز پائے تو اس سے بھاگ کر اپنی جان بچالے۔

مچھلی چونکہ آپس میں بھی ایک دوسرے کی غذا بنتی ہے اور انسان کی بھی، اس لئے قدرت نے ان کی پیدائش کثرت سے کی اور اکثر اقسام سے نسل کا سلسلہ چلایا، پھر بچہ پیدا کرنے کو مادہ کے ساتھ مخصوص نہیں کیا، جس طرح خشکی کے جانوروں میں ہے بلکہ نسل چلانے میں نرم مادہ کا

قدرت نے سخت اور مضبوط پیدا فرمایا ہے اور اچھلنے کودنے کی طاقت بھی اس کو بخشی ہے، نیز اس کو دانت بھی بہت دیئے، یہ دانت اس کو چبانے سے بے نیاز کر دیتے ہیں، سمندر میں بعض جانور نہایت سست حرکت کمزور اور ضعیف پیدا ہوئے ہیں، جیسے پیلی یا گھونگے کا کیرا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کے لئے اس کی پیٹھ کو پتھر کی طرح سخت بنا دیا جو اس کے لئے گھر اور مکان کا کام دیتی ہے اور وہ اس میں حفاظت وامن کے ساتھ رہتا ہے۔

مچھلی کی بعض قسم ایسی ہے جو کھلی جگہ پیدا کی گئی ہے اور وہ اپنی حفاظت نہیں کر سکتی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو پہاڑوں اور پتھروں کے ساتھ چمٹا رہنا سکھا دیا، یہ پتھر سے ایسی چمٹتی ہے کہ زبردست طاقت سے چھٹتی ہے، اس قسم کی مچھلی کی غذا پہاڑ کی رطوبت ”کائی“ وغیرہ ہوتی گئی، اسی سے یہ زندہ رہتی ہے، ایک گھونگا ایسا ہوتا ہے جس کا گھر ستارے نما ہوتا ہے، یہ اپنا سر گھر سے نکالے رکھتا ہے، جب دیکھتا ہے کہ کوئی چیز اذیت رساں ہے فوراً اپنے سر کو اپنے گھر کے اندر کر لیتا ہے اور سوراخ پر کوئی سخت چیز لگا لیتا ہے جس کی سختی اس کے باقی خول سے ملتی ہوتی ہے تاکہ اس کا بالکل پتہ ہی نہ لگے۔ غور کیجئے قدرت نے ہر شے کو اپنی حفاظت کی ترکیبیں کیسی سکھا دی ہیں، سمندر کی گہرائیوں میں ٹیلوں کی بلند یوں پر جنگلوں کی پنہائیوں میں جہاں بھی کوئی جانور پیدا فرمایا اس کو اپنی حفاظت کی راہیں بھی بتا دیں۔

ایک مچھلی اس قسم کی ہوتی ہے جس کے بدن میں سیاہی کی طرح ایک رنگ پیدا ہوتا ہے اور اس کے بدن کے فضلہ سے اس کی تخلیق ہوتی ہے، جس طرح دودھ دینے والے جانوروں میں دودھ کی پیدائش ہوتی ہے، یہ جب دیکھتی ہے کہ کوئی اذیت رساں شے ہے، فوراً اپنے بدن سے سیاہ مادہ نکالتی ہے اور اس کو پانی میں چھوڑ دیتی ہے، پانی اس سے سخت کدلا ہو جاتا ہے اور وہ اس پانی میں غائب ہو جاتی ہے، دیکھنے والا دیکھتا ہی رہتا ہے کہ کدھر گئی؟ اور کیسے گئی؟ اس کا کچھ نشان نہیں ملتا، قدرت نے اس کو اپنے بچاؤ کے لئے یہ ترکیب سکھا دی اور ممکن ہے اس مادہ میں قدرت نے اور بھی حکمتیں رکھی ہوں جن کا علم ہم کو نہیں بخشا، بعض مچھلیاں اڑنے والی ہوتی ہیں، یہ چمگادڑ کی طرح بازو رکھتی ہیں اور بارش کے موقع پر سطح سمندر سے اوپر اٹھ کر ہوا میں پرواز کرتی ہیں کہ جس نے

ان کو کبھی نہ دیکھا ہو وہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ خشکی کے پرندے ہیں، نہروں میں ایک قسم کی مچھلی اور ہوتی ہے اس میں بچاؤ کی ترکیب جدا رکھی گئی ہے جب اس کوئی پکڑتا ہے اس کا بدن اور ہاتھ سن ہو جاتا ہے اور وہ اس کو قتل نہیں سکتا۔

غرض خالق عالم کی حکمتیں اس ایک مخلوق میں اس قدر ہیں کہ چاہیں تو ان پر کتابیں لکھ ڈالیں، مگر پھر بھی یہ حکمتیں پوری نہ ہوں، بس چند مذکورہ حکمتیں نمونہ قدرت کے طور پر کافی اور دانی ہیں۔

☆☆☆

طلسماتی صابن

هاشمی روحانی مرکز، دیوبند کی حیرتناک پیش کش

رؤسرخ، رؤ آسب، رؤ نشہ، رؤ بندش و کاروبار اور رؤ امراض اور دیگر جسمانی اور روحانی بیماریوں کے لئے ایک روحانی قارمولہ۔

یہ صابن ایک دوا بھی ہے اور ایک دعا بھی

پہلی ہی بار اس صابن سے نہانے پر اذیت محسوس ہوتی ہے، دل کو سکون اور روح کو قرار آ جاتا ہے۔ ترؤد اور تہذیب سے بے نیاز ہو کر ایک بار تجربہ کیجئے، انشاء اللہ آپ ہمارے دعوے کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے اور آپ بھی اپنے یار دوستوں سے اس صابن کی تعریفیں کرنے لگیں گے اور طلسماتی صابن کو اپنے حلقہ احباب میں تحفہ دینا آپ کا مشغلہ بن جائے گا۔

﴿ہدیہ صرف -/30 روپے﴾

حیدرآباد میں ہمارے دستی بیوٹر

جناب اکرم منصوری صاحب

رابطہ: 09396333123

معاونت

هاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالعالی، دیوبند پن 247554

قسط نمبر: ۵۹

اسلام الف سے ی تک

مختار بدری

(ش)

لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝
ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے، شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے، اس میں روح (الامین) اور فرشتے ہر کام کے انتظام کے لئے اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں یہ (رات) طلوع فجر تک (امان اور سلامتی ہے۔) (۹۷)

حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازیست رمضان کی آخری دس راتوں میں اعتکاف فرمایا ہے۔

شب معراج : رجب کی ۱۷ ویں رات کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

شبہ

شک، شبہ کی چیزوں سے اجتناب لازمی ہے، حسان بن ابی سان کا قول ہے کہ ورع (پرہیزگاری) سے زیادہ آسان کوئی چیز میں نے نہیں دیکھی، جس میں تمہیں شک ہو اس کو چھوڑ دو جس میں تمہیں شک نہ ہو وہی چیز اختیار کرو یہی ورع ہے۔ عدی بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر (کے شکار) کی بابت پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اپنے نوک اور دھار کی طرف سے لگے تو اس شکار کو کھاؤ جب اپنے دستے اور عرض کی طرف سے لگے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ اس لئے کہ وہ چوٹ سے مرا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے کتے کو بسم اللہ کہہ کر (شکار پر) چھوڑتا ہوں پھر اس کے ہمراہ شکار پر دوسرے کتے کو پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں کہی اور میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے (شکار) کس نے پکڑا،

خدائے عزوجل اس رات میں غروب آفتاب سے طلوع فجر تک آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد باری تعالیٰ یہ ہوتا ہے کہ ”کیا ہے کوئی مغفرت کا طالب کہ میں اسے بخش دوں، کیا ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اسے رزق دوں، کیا کوئی مبتلائے آزار ہے کہ میں اسے صحت بخشوں۔“

سال بھر میں جو مرنے والے ہوتے ہیں ان کا نامہ حیات اسی رات کو چاک کر دیا جاتا ہے، اس رات میں بیدار رہنا، استغفار کرنا اور قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے۔

شب قدر

ماہ رمضان کی وہ مبارک رات جس میں قرآن نازل کیا گیا، علمائے امت کی بڑی اکثریت کا خیال ہے کہ رمضان کی آخری دس تاریخوں میں کوئی ایک طاق رات شب قدر ہے، مسند احمد میں حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ شب قدر رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی ایک طاق رات ہے، اکیسویں، تیسویں، پچیسویں، ستائیسویں یا آخری، حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ، حضرت حذیفہؓ اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بہت سے لوگوں کو اس میں کوئی شک نہ تھا کہ وہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اگر مجھ کو شب قدر معلوم ہو جائے تو بتائیے اس میں کیا کہوں۔ فرمایا اللہم انک عفو تحب العفو فاعف عني۔ یعنی اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھ کو معاف کر (احمد)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا نَزَّلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَفْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس شکار کو نہ کھاؤ کیوں کہ تم نے بسم اللہ صرف اپنے کتے پر پڑھی ہے، دوسرے پر نہیں پڑھی ہے۔

(بخاری، انسائیکلو پیڈیا آف اسلام)

شر

برائی، جمع شرور، شر کا ضد خیر ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۝

کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں، ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا اچھا جائے اور گندوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والوں کی برائی سے اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے۔ (۱۱۳)

نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ ذَوَاتِ الْأَنْفُسِ الْبَاطِنَاتِ اِنْهَامَنَا۔ ہم نفسوں کی برائیوں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں اور برے اعمال سے بھی، جمعہ کے دن خطبہ اہل میں ہر خطیب اس کو پڑھتا ہے۔

شراکت

اسلامی شریعت نے شراکتی کاروبار کی اجازت بھی دی ہے، یہ کاروبار تجارت، صنعت، زراعت اور دوسرے پیشوں میں یہاں تک کہ علمی کاموں میں بھی ہو سکتا ہے، خیبر کے یہودیوں سے یہ طے تھا کہ وہ مسلمانوں کی زمینوں میں کاشت کریں اور ہونے والی پیداوار میں دونوں فریق نصف نصف بانٹ لیں۔ عبداللہ بن رواحہؓ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندہ کے طور پر گئے تو یہودیوں نے ان سے کہا کہ آپ ہی بانٹ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا لگ لگ حصے کر دیئے اور کہا جو چاہے لے لو، یہودی اس انصاف سے بے حد متاثر ہوئے۔

دوبانغ مسلمانوں کے درمیان برابر سرمایہ اور نفع میں برابری کی حصہ داری اور ہر شریک کو مال کے خریدنے، بیچنے، تصرف کرنے اور قرض دینے کے اختیار پر کوئی معاہدہ ہو تو وہ شرکت مفاوضہ ہے اور جس طریقہ شرکت میں نہ سرمایہ برابری کا ہو اور نہ نفع میں برابری ہو وہ شرکت عنان

ہے، شرکت ضائع یہ کہ دو ہم پیشہ یا دو صنعت کار کا یہ معاہدہ کریں کہ دونوں مل کر یا علیحدہ علیحدہ تجارت کریں گے اور جو فائدہ یا نفع نقصان اور فوٹو برابر بانٹ لیں گے، شراکت الوہمیہ کہ دو آدمی مل کر یہ معاہدہ کریں کہ کسی ساکھ اور اثر و رسوخ کی بنا پر تاجروں سے ادھار مال لیں گے، اس طرح میں جس کی ساکھ زیادہ ہوگی اور جو زیادہ مال لائے گا وہی نفع کے زیادہ حصہ کا حقدار ہوگا۔ اسی طرح دو یا زائد حکیم علاج و معالجہ کا کام مشترکہ طور پر کر سکتے ہیں اور دو یا زائد کسان مل کر زراعت کر سکتے ہیں۔

شراب: کاشتکاری کے لئے ندی سے ملنے والے پانی کا حصہ پانی کی باری۔

شرط

عہد و پیمان، شرط، باموافق نشانی، شرط، پولیس فورس، بادشاہ جماعت بفرض اسن عامہ۔

شرط وہ چیز وہ جس پر کسی بات کا ہونا نہ ہونا منحصر ہے، نکاح کے وقت مہر میں شرط کرنا درست ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب شرطوں میں پورا کرنے کی زیادہ مستحق وہ شرط ہے جس کے ذریعہ تم نے شرمگاہوں کو (اپنے اوپر حلال کیا ہو)۔ (بخاری)

جن معاملات میں دو آدمی شامل ہوتے ہیں خواہ خرید و فروخت ہو یا عقد نکاح ہو یا شرکت و مضاربیت ہو اس میں دونوں فریق اگر کوئی شرط لگاتے ہیں، اگر وہ شرط اسلامی شریعت سے ٹکراتی نہیں ہے تو وہ شرط قابل قبول ہے، حدیث میں ہے کہ المسلمون علی شروطہم مسلمان اپنی شرط کے پابند ہیں۔

وہ شرط جس کی اجازت شریعت نے دی ہے، مثلاً قیمت تاخیر سے ادا کرنا، کسی کو اختیار شرط وغیرہ تو یہ شرط نفس معاملہ میں ہے اگر کوئی آدمی مکان یا باغ کے پھل بیچے اور یہ شرط لگا دے کہ ایک کمرہ میں نہیں دوں گا فلاں درخت کا پھل میرا ہے تو یہ جائز ہے۔

شرع

دستور، شریعت، امام راغب اصفہانی تحریر کرتے ہیں کہ شرع کے

شرک

شرک یہ ہے کہ خدا کا اقرار تو کیا جائے اسکے ساتھ ہی اور بھی کم و بیش خداؤں کو مانا جائے ان کے متعلق بھی خدا کی طرح نفع و نقصان کا عقیدہ رکھا جائے اور خدا کی طرح ان کی بھی عبادت و بندگی کی جائے۔

وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ افْتَرٰۤی اِثْمًا عَظِيْمًا ۝

اور جس نے خدا کا شریک مقرر کیا اس نے بہت ہی بڑا جھوٹ گھڑا اور سخت گناہ کی بات کی۔ (۲۸:۴) (باقی آئندہ)

تمام روحانی مسائل کے حل کے لئے اور ہر قسم کا تعویذ و نقش یا لوح

حاصل کرنے کے لئے **ہاشمی روحانی مرکز دیوبند**

سے رابطہ کریں

فون نمبر: 9358002992

معنی صاف اور کشادہ راستے کے ہیں، پھر اسے واضح طریق کے معنی میں بطور اسم استعمال کیا گیا اور شرع، شرع اور شریعت تینوں طرح کہا گیا، پھر راہ خداوندی کے لئے بطور استعارہ بھی استعمال کیا گیا۔

شُرْعَةً مِّنْهَا جَاءَ، یہاں شرع سے اس راہ فطرت کی طرف اشارہ ہے جسے اختیار کرنے کے لئے ہر انسان طبعاً مجبور ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں شرع وہ احکام ہیں جو قرآن کریم میں ہیں اور منہاج وہ جو سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھے گئے۔

شُرْعَ لَكُمْ مِنَ اللّٰتِیْنَ مَا وَصّٰی بِہِ نُوْحًا وَّالْدِیُّ اَوْحٰیْنَا اِلَیْكَ وَمَا وَصّٰیْنَا بِہِ اِبْرٰہِیْمَ وَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی اَنْ اٰتِیْمُوا اللّٰتِیْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا فِیْہِ ط

تمہارے لئے دین میں راہ ڈال دی وہی جس کا نوح کو حکم کیا تھا اور جس کا حکم ہم نے تیری طرف بھیجا اور جس کا حکم کیا ہم نے ابراہیم کو موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یہ کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں اختلاف نہ ڈالو۔ (۱۳:۴۲)

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور اورنگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو اس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتہ، یاقوت، موگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، کومید، لاجورد، خقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یو پی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۴

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشائیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آئینی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

اونٹ کی ہڈی کا گودا: اون میں ملا کر بلاناغہ تین دن تک حمل استقرار حمل کا باعث ہے۔

چربسی: اس کے عام فائدے ٹھیک ٹھیک ”گودے“ کے مطابق ہیں۔

سمندری مچھلی کی چربسی: اس کو پکھلا کر شہد ملا لیں اس کا آٹکھ میں لگانا آٹکھ کی روشنی بڑھاتا ہے اور موتیا بند کی شروعات میں فائدہ کرتا ہے۔

مرغابی کی چربسی: داء اشعلب میں فائدہ کرتی ہے۔

اونٹ کی چربسی: اس کو بدن میں مل لینے سے سانپ، بچھو وغیرہ پاس نہیں آتے ہیں۔

سفید کبوتر کی چربسی: طلاء کے طور پر اس کا استعمال مقوی باہ ہے اور ہر کبوتر کی چربی کا طلا زخم کے نشانات مٹاتا ہے۔
بکری کے گروہ کی چربسی: یہ آنتوں کے زخم کی اچھی دوا ہے۔

بارہ سنگھے کی چربسی: اس کی مالش ریاہ کو تحلیل کرتی ہے۔

بھیڑ کی چربسی: پکھلی ہوئی چربی سینہ کے درد، دمہ، کھانسی اور پیشاب کی جلن میں مفید ہے۔

مرغ کی چربسی: کم از کم بارہ دن تک کسی مرغ حجم قرطم کھلائے جائیں اس کی چربی کا استعمال ابتدا جزام میں مفید ہے۔

ہرن کی چربسی: بالوں پر اس کا استعمال اس کو لمبا کرتا ہے۔

کلنک کی چربسی: پکھلی ہوئی سرکہ عنصل کے ساتھ پینا تلی کو گھٹاتا ہے۔

حیوانی اعضاء سے علاج

معدہ اور آنتیں

ان کا استعمال آدمی کے ضعیف معدہ اور آنتوں کو قوی کرتا ہے لیکن ایک مشکل یہ ہے کہ ضعیف معدہ اور آنتوں میں ان کا استعمال اس لئے غلط ہے کہ یہ مشکل سے ہضم ہوتے ہیں اس لئے ہماری رائے میں ان کا شور یا مناسب ہے۔

پائے

اس کے سب فوائد وہی ہیں ”کلتہ“ کے ہیں اس کی ہڈیاں جلائی ہوئی خون پہنے کو روکتی ہے اور ایلوے کے ساتھ بوا سیر کے مسوں پر اس کا لیپ کرنے سے وہ سوکھ کر گر جاتے ہیں، ہڈی کے ٹوٹ جانے کی صورت میں پائے کھانے سے اس کے جڑنے میں مدد ملتی ہے۔
لبابہ: پیشاب شکر خارج ہونے کو روکتا ہے۔

کھیری

انسان میں دودھ اور منی پیدا کرنے والے غدود کی مقوی ہے اس کے استعمال سے دودھ اور منی کی پیداوار بڑھ جاتی ہے اور خمار کو زائل کرتی ہے۔

ہڈی کا گودا

یہ ان تمام ہی امراض میں مفید ہے جو خشکی سے پیدا ہوتے ہیں چنانچہ تشنہ جوڑوں کی سختی، خراشیں سخت ورم کی سب قسمیں ہاتھ پاؤں کے شکاف، کھلی اور جزام میں مفید ہے۔

بارہ سنگھے کی ہڈی کا گودا: اس کی مالش ریاہ کو تحلیل کرتی ہے۔

آنکھ: مرغ کی آنکھ کپڑے میں باندھ کر چوتھیا بخار کے مریض کے جسم پر باندھنا مفید ہے۔

حرام مغز: بھیجے کے مطابق۔

کھال: اس کی راکھ کا طلائو اصر اور آگ سے جلے ہوئے کو مفید ہے۔

بکری کے بچے کے سر کی کھال: تازی سرسام کے مریض کے سر پر باندھنا مفید ہے اور سانپ کی کاٹی ہوئی جگہ پر اس کا باندھنا مفید ہے۔

گینڈے کی کھال: اس کو تل کے تیل میں ڈال کر دھوپ میں رکھ چھوڑیں جب تیل سوکھ جائے تو اور ڈالیں یہ تیل زخم میں مفید ہے۔

دریانی گھوڑے کی کھال: تین روز تک بلا ناغہ مٹر کے آٹے کے ساتھ سرطان پر اس کا لپ بہت مفید ہے۔

ساہی کی کھال: اس کی راکھ زائد گوشت کو دور کرنے اور زخموں کو بھرنے کے لئے مفید ہے اور داء الثعلب کو دور کرتی ہے۔

ناگ کی کھال: اس کی کھال دفع الحیہ کو مفید ہے اور سانپ کے زہر کو دور کرتی ہے۔

جوتے کا تلا: اس کی راکھ خراش کو جو موزے اور جوتے سے پیدا ہوتی ہے اور بغیر دم کے ہو مفید ہے اور آگ سے جلے ہوئے کو فائدہ کرتی ہے۔

مچھلی کی کھال: کم گرم بخار کے مریض کے جسم پر اس کی بندش مفید ہے۔

گیدڑ کی کھال: اس کا باندھنا دیوانے کتے کے کاٹے میں مفید ہے اور کمر پر باندھنا بواسیر کو مفید ہے۔

بھیڑ کی کھال: بکری کی کھال کے مطابق۔

نباتاتی اعضاء

غذائی نباتات کے بیج ان کا دماغ بھی اور ان کا تولیدی عضو بھی درخت کا پھل ان کا ”سر“ ہے اور ان کے اندر جو مغز ہوتا ہے وہ ٹھیک ٹھیک انسان کے بھیجے کی طرح پھل کے اندر ایک سخت خول میں بند ہوتا ہے، یہ ان کی انسانی بھیجے سے مشابہت ہے اور پھر اسی مغز سے دوسرا

درخت پیدا بھی ہوتا ہے ان کی انسان کے اعضاء متاسل مشابہت ہے ان دونوں مشابہتوں کی وجہ سے غذائی نباتات کے بیجوں میں دماغی قوت اور تناسلی قوت جمع ہوئی ہیں اور یہ دونوں انسانوں کی انہیں دونوں قوتوں کی تقویت کا باعث ہوتی ہیں، ٹھیک یہی وجہ ہے کہ مغز بادام اور اس طرح کے تمام مغز انسان کے لئے مقوی دماغ بھی ہوتے ہیں اور مقوی باہ بھی ان مغزوں کی فہرست یہ ہے۔

مغز بادام، مغز فندق، مغز اخروٹ، مغز پستہ، مغز حب السمہ، مغز چلغوزہ، مغز نارجیل، کاجو، مغز تخم تربوز، مغز تخم پیٹھ، مغز کدو، تخم خشکاش، مغز حب الرلم، مغز حب قفل، مغز تخم کاہو، مغز سنگھاڑہ، مغز بن، مغز اندر جو۔

ان چند مشہور مغزوں کے علاوہ ایسے مغزوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو تقویت باہ کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں جیسے تخم گاجر، تخم شلجم اور توری وغیرہ یہ اگرچہ صرف باہ کی تقویت کے لئے استعمال ہوتے ہیں مگر درحقیقت یہ ٹھیک اسی معیار کے مقوی دماغ بھی ہیں۔

غذائی نباتات کا دوسرا حصہ ان کی جڑیں ہیں جیسے گاجر، شلجم، کسرو، شکر قند، پیاز، لہسن، زمین قند، گانٹھ گو بھی، اروی، شڈاء، چھندر، آلو۔

بڑوں میں تولید کی قوت ہوتی ہے اس لئے غذائی نباتات کی جڑیں انسان کی اس قوت میں اضافہ کرتی ہے۔

تیسرا حصہ غذائی پھل ہیں جیسے آملہ، انگور، خوبانی، آڑو، ناشپاتی، امروہ، جامن، آم، آلوچہ، آلو بخارا، انار، خربوزہ، تربوز، گکڑی، کھیرا، انجیر، منقہ، کشمش، بہی، سنگترہ، موسی، نیبو، انناس، اشابری، پیٹھا، پیر، کیلا، پیل، رس بھری، فالسہ، کمرکھ، کیتھا۔

پھلوں میں عام طور پر انسان کے دل کی تقویت اور تفریح کی قوت پائی جاتی ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پھلوں میں بھی انسانی دل سے کوئی مناسبت حیوانی، دل اور انسانی دل کے درمیان مناسبت کی طرح ضرور ہوتی ہے لیکن یہ مناسبت مجہول ہے۔

غذائی نباتات کا ایک اہم حصہ پھول بھی ہیں مگر بیج بطور غذا غیر مستعمل ہیں اس لئے یہ اس بحث سے دائرہ سے باہر ہیں یا نہ بھی، یہ حیثیت مجموعی دل کے مقوی اور مفرح ہیں پھل، پھول ہی سے پیدا ہوتے ہیں اس لئے مجھے خیال ہوتا ہے کہ پھل میں تقویت دل اور تفریح کی قوت اس کے پھول ہی سے مستقل ہوتی ہوں گی۔ (باقی آئندہ)

اسماء و سماء اربعہ..... چار خاص ناموں کا عمل

ماہر علوم مخفی صوفی غلام سرور شباب صاحب مدظلہ

اسماء و سماء اربعہ

ان اسماء کے خاص اعمال ہم یہاں درج کر رہے ہیں۔ اسمائے
بروسا چار ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

”يَا مَارِزُ يَا كَمُطَمُ يَا قُسُورُ يَا طِيْغَلُ“

ان اسماء سے زیادہ تر عقود کا کام لیا جاتا ہے۔ اور عقود کا جتنا کام
تعمیری ہوتا ہے۔ اتنا ہی تخریبی بھی ہوتا ہے۔ بہر حال دونوں قسم کے
چند اعمال ہم درج کر رہے ہیں۔

جو شخص عورتوں سے باندھا گیا ہو

اس خاتم فقع منحت کی شکل کو اس شخص کے دونوں ہاتھوں
کی تلیوں پر لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل بخور (جاوی، لوبان، کزبرہ، مصطکی
رومی) روشن کریں۔ اور تلوں کو بخور کے دھوئیں کے اوپر کریں۔ اور اس
وقت یہ عزیمت تلاوت کریں۔ ”قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ
رَمِيمٌ“ آخر تک پڑھ کر پھر اسماء و سماء تلاوت کریں۔

جس شخص کے عضو کو کسی جن نے بیکار کر دیا ہو۔ اس پر سات
مرتبہ سورۃ الجن پڑھ کر دم کریں۔ اور سورۃ والسماء والطارق
ولسرائب تک تانبے کے برتن پر لکھ کر قدرے پانی سے دھو کر روغن ارنڈ
اس میں ملا کر تھوڑا تخم مولیٰ اس میں اضافہ کرے اور عضو بیمار پر ملے اور
اسمائے روسا پڑھتا جائے۔ تندرست ہو جائے گا۔

کسی ظالم کے ہاں پتھر برسانا

استخوان سگ اور نئی ٹھیکری پر الگ الگ لکھیں۔ زحل کی ساعت
میں جب قمر انحطاط میں ہو۔ اور اندھیرے برجوں میں ہو۔ بخور اس
عمل کا حظل تخم خرلوب، موئے سگ، مغز خر ہے سات مرتبہ عزیمت

تلاوت کریں۔ اور ان پر دم کر دیں۔ ٹھیکری کو پیس کر غروب آفتاب
کے وقت مکان مقصود میں چھڑک دیں۔ اور استخوان سگ کو دروازے
میں دفن کر دیں۔ دن رات پتھر برسا کریں گے۔ جب تک استخوان کو نہ
ٹکالا جائے۔ اور ایک برتن میں خاتم کو لکھ کر پانی سے دھو کر مکان میں نہ
چھڑکا جائے۔ پتھر برسا موقوف نہ ہوں گے۔ لکھنے والی عزیمت یہ ہے۔

”يَا خَدَامَ هَذِهِ الْأَسْمَاءُ تَوَكَّلُوا بِرَجْمِ دَارِ فُلَانِ بْنِ
فُلَانٍ لَيْلًا وَنَهَارًا بِحَقِّ الرَّؤْسِ الْأَرْبَعَةِ يَا مَارِزُ يَا كَمُطَمُ يَا
قُسُورُ يَا طِيْغَلُ“

کسی ظالم بے ایمان کا رزق باندھنا

اسمائے روساء کو کسر وسط کے ساتھ ایک نئی ٹھیکری پر زعفران
سے لہسن و پیاز کے عرق میں حل لکھیں۔ پیاز کے چھلکے اور مچھلی کے سر کی
ہڈی اور گدھے کی لید اور چوہے کی میٹنی کا بخور روشن کر کے ستائیں
مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھ کر دم کریں اور پھر ٹھیکری کو پیس کر بول خر میں
ملا کر خشک کر کے پیس کر دکان میں یا کروہار کی جگہ پر چھڑک دیں جسے
باندھنا مقصود ہو۔ تباہ و برباد اور ویران ہو جائے گی۔ اور ایسی نحوست
مسلط ہو جائے گی کہ اس جگہ کوئی بھی کاروبار کامیاب نہ ہوگا۔ دعا یہ ہے۔

وَقِفُّوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۝ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ۝
بَلْ هُمْ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ ۝ وَقِفُّوْهُذَا الْمَحَلُّ يَا خَدَامَ
هَذَا الْأَسْمَاءُ بِحَقِّ الرَّؤْسِ الْأَرْبَعَةِ يَا مَارِزُ يَا كَمُطَمُ يَا
قُسُورُ يَا طِيْغَلُ

اخراج سرکش جنات اور ظالم دشمن کے لئے

جس مکان میں جنات یا دشمن رہتا ہو، وہاں سے نکالنا منظور ہو

حاکم اپنے عہدہ سے معزول ہوگا۔ عزیمت پڑھنے والی یہ ہے۔

يَا خُدَّامَ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ اَعْبَسُوْا هَذِهِ الظَّالِمَ فَلَانَ
فَلَانَ مِنْ مَّرْتَبَةِ عَزِيْةٍ هُوَ لِيْهِ بِحَقِّ الرُّؤُوسِ الْاَرْبَعَةُ عَلَيْكُمْ
وَبِحَقِّ الْأَسْمَاءِ الْجَلِيْلَةِ وَطَاعَتِهَا لَدَيْكُمْ يَا مَهَائِلُ يَا
طَهْمُوسُ وَيَا طَهْمُيُوشُ يَا شَحْصُوشُ يَا طَرْمَائِيلُ يَا
شَفَائِيلُ أَجِيئُونِيْ وَأَطِيعُونِيْ بِحَقِّ الْقُرْآنِ اَعْجَبْ وَبِحَقِّ
حَمَقَسَقْ وَبِحَقِّ اَلْمَصِّ وَبِحَقِّ اَلْمِ تَنْدِيلِ الْكِتَابِ وَبِحَقِّ نَ
وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطَرُوْنَ وَبِحَقِّ طَسَمَ وَطَسَّ أَجِيئُونِيْ
وَأَطِيعُونِيْ اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْعَجَلُ اَلْسَاعَةُ
اَلْسَاعَةُ اَلْسَاعَةُ.

کسی ظالم و جابر کو سخت سزا دینا

اس کی ترکیب یہ ہے کہ خاتم کبیر کو خراب انڈے یا حنظل پر
لکھیں۔ اور مندرجہ ذیل بخور کی دھونی دیں۔ اونٹ کی ہڈی، استخوان
سگ، خنزیر کی ہڈی، چوٹی کے انڈے۔ پھر اکیس مرتبہ یہ پڑھیں۔

”يَا خُدَّامَ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ تَوَكَّلُوا ابْصُرَا طِ فَلَانَ بْنِ فَلَانَ“

اور اسمائے روساء اربعہ کو ترش انار کی لکڑی پر جدا جدا حرفوں کر
کے لکھیں۔ اور بخور روشن کریں۔ اور عزیمت سات مرتبہ تلاوت کریں۔
پھر انڈے یا حنظل میں کربق لہسن یا پیاز کے ساٹھ آمیز کر کے مثل گیند کے
بنا کر اس لکڑی میں لگائیں۔ اور اسے کسی ویران جگہ گاڑ دیں۔

ظالم و جابر دشمن کو شہر بدر کرنا

خاتم کو اس کے قدم کے نشان پر مع اس آیت کے لکھیں۔ لَنْغُو
جَنَّكُمْ مِنْ اَرْضِنَا اِنْ اَوْفَرَ اَسْمَاءُ رُوسا اربعہ کو لکھیں۔ اور بخور
روشن کریں۔ اور یہ بخور روشن کریں۔ ہینگ، ایلوا، گندھک اور
اکتالیس مرتبہ یہ عزیمت تلاوت کریں۔

”يَا خُدَّامَ هَذِهِ الْأَسْمَاءِ تَوَكَّلُوا ابْصُرَا طِ فَلَانَ بْنِ فَلَانَ
فَلَانَ مِنْ بَدْوِهِ وَوَطْنِهِ“

پھر اس مٹی کو اٹھا کر کسی پرانی قبر میں دفن کر دیں۔ یہ عمل اس
وقت کرنا چاہئے جب کہ قبر بروج ہادی میں ہو۔

تو سرخ رائی پر اسٹھ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کرے۔ اور بخور روشن کرے۔
پھر چار تختیاں سرب کی لے کر ہر ایک پر اسمائے روساء اربعہ لکھیں۔
اور پھر رائی اور تختیوں کو سامنے رکھ کر عزیمت کو بہتر مرتبہ دم کریں۔ بخور
اس عمل کا یہ ہے۔ تخم خروب، تخم ارٹڈ اور اڑدھے کی پیٹھ۔ بعد ازاں اس
رائی کو مکان کی چھت پر پھینک دیں اور چاروں تختیوں کو مکان کے
چاروں کونوں میں دفن کر دیں۔ جب تک تختیاں مکان میں دفن رہیں گی۔
مکان میں جن اور دشمن نہ رہیں گے۔ اور مکان و گھر کبھی آباد نہ ہو سکے گا۔

بدکردار عورت کو مردوں سے باندھنا

جب یہ چاہیں کہ کسی بدکردار عورت کا نکاح نہ ہو۔ یا کوئی مرد اس
عورت سے صحبت کرنے پر قادر نہ ہو۔ یا کسی بدعورت کو روکنا مقصود ہو تو
اس عورت کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر عورت کا نام مع والدہ لکھیں۔
اور اسمائے روساء بھی لکھیں۔ ان اسماء کے خدام کو حکم دیں کہ اس عورت کو
نکاح اور مجامعت سے باز رکھیں۔ ظاہر اور باطناً۔ اس عمل سے کو مرد
اس عورت سے نکاح نہ کر سکے گا۔ اور صحبت کرنے پر قادر نہ ہوگا۔
پڑھنے والی عزیمت یہ ہے۔

اغْقِدْ يَا مَارِزُ يَا كَمُطَمَ وَيَا قُسُورَ وَيَا طِيْغَلَ وَوَكِّلُوا
اِخْبَطِيَّانَ الْحَلِيْمَ وَمَذْجِرَ الْجَوْنِ عَلٰى فَرْجِ فَلَانَ بِنْتِ
فَلَانَتِهِ عَنْ جَمِيعِ الذُّكُورِ بِحَقِّ الرُّؤُوسِ الْاَرْبَعَةِ عَلَيْكُمْ.

پھر مندرجہ ذیل بخور روشن کریں۔ گوگل، ایلوا۔ اور ایک
کاغذ پر خاتم کبیر لکھیں۔ اور بہتر مرتبہ عزیمت تلاوت کریں پھر مٹی کو
کاغذ میں بند کر کے بکری کے سینک میں رکھ کر کسی غیر مسلم کی قبر میں
دفن کر دیں۔ جس وقت اس عمل کو نکالیں گے۔ عورت کھل جائے
گی۔ ورنہ ہمیشہ بند رہے گی۔ یہ عمل عین اسی طرح کوئی عورت مرد
کے لئے بھی کر سکتی ہے۔

ظالم حاکم کو معزول کرنا

مندرجہ ذیل عزیمت کو پچیس مرتبہ تلاوت کریں۔ بخور بندر
کے بال، تخم بیرونج، شراب کی جھاگ، تخم حنظل کا روشن کریں۔ اسمائے
روساء کر خچر کے کھر پر معکوس لکھے۔ اور حمام کے دور کش میں لٹکادیں۔

خوب ہوا چلتی ہو۔ سرخ اون کے دھاگے سے باندھ کر لٹکا دیں وہ شخص وقت مسافت کے مطابق آپ کے پاس پہنچ آئے گا۔

گھر میں سانپ پچھونہ آئیں

اژدھا کی کھال پر خاتم مع اسماء و سماء اربعہ اور یہ آیت زعفران و گلاب کی روشنائی سے لکھیں۔ اور چودہ مرتبہ دعا پڑھ کر دم کریں اور پھر اسے گھر میں دفن کر دیں۔ کبھی بھی سانپ پچھونہ آئیں گے۔ آیت یہ ہے۔

لَنُخْرِجَنَّكَ مِنْ اَرْضِنَا اَوْ لَنَعُوْذَنَّ فِيْ مَلِيْنًا فَاَوْحَىٰ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظَّالِمِيْنَ ۝

اسمائے روسا اربعہ کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس یوم میں ان اسماء کو سو لاکھ مرتبہ عملیات کے قواعد و ضوابط کے مطابق تلاوت کریں۔ تاکہ ان سے متعلقہ اعمال سے کلی طور پر فائدہ حاصل کر سکیں۔

خوجہ حسن بھری کی تین نصیحتیں

ایک دفعہ مشہور تابعی حضرت سعید بن جبیرؒ نے خوانہ حسن بھریؒ سے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے آپ نے فرمایا تین چیزوں سے ہمیشہ بچتے رہو۔ اول یہ کہ بادشاہوں سے میل جول نہ رکھنا کیونکہ اس کا انجام بالعموم اچھا نہیں ہوتا۔ بادشاہ خواہ کتنا ہی شفیق اور مہربان کیوں نہ ہو اس کی آنکھ بدلتے کچھ دیر نہیں لگتی دوسری یہ کہ کسی نامحرم عورت کے ساتھ خلوت میں نہ بیٹھنا۔ خواہ وہ رابعہ دوراں کیوں نہ ہو۔ اور خواہ تو اسے قرآن پاک کی تعلیم ہی کیوں نہ دیتا ہو۔ تیسری یہ کہ مزامیر (آلات موسیقی) سے پرہیز کرنا کیونکہ مزامیر سے دل قابو میں نہیں رہتا اور انسان لغزش کھا جاتا ہے۔

گناہ گار کے آنسو

خوجہ حسن بھریؒ ایک دن مسجد کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے اور فرط ذوق اور خوف خدا سے آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گر رہے تھے۔ اتفاقاً آپ نے چھت سے نیچے گلی کی طرف جھانکا تو آپ کے آنسو ایک راہ گیر پر جا گرے اس نے اوپر دیکھ کر کہا۔ بھئی پانی کے یہ قطرے پاک تھے یا ناپاک۔ آپ نے فرمایا میرے بھائی اپنے کپڑے دھولو۔ یہ قطرات پاک ہیں یہ مجھ گناہ گار کے آنسو ہیں۔ تم کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کے لئے خدا راجھے معاف کر دو۔

کسی جانور یا پرندے کو مکان میں بلانے کا عمل

خاتم کو چار ٹھیکریوں پر مع اسمائے روسا اربعہ لکھیں۔ پھر اکتالیس مرتبہ یہ عزیمت تلاوت کریں۔

”يَا خَدَّامُ هَذَا اَلْاَسْمَاءُ اَجْلِبُوْا الطَّيْرَ اِلَى هَذَا الْمَكَانِ بِحَقِّ الرُّؤْسِ الْاَرْبَعَةِ“

پھر ان چاروں ٹھیکریوں کو اس مکان کے چاروں کونوں میں رکھ دیں۔ اس عمل کو اس وقت کریں جب قمر بادی بروج میں سے کسی ایک برج میں ہو۔

باغ اور فصلوں کو حشرات الارض اور پرندوں سے محفوظ رکھنا

چار ٹھیکروں پر خاتم مع اسماء و سماء اور مندرجہ ذیل عبارت تحریر کریں۔ پھر ہر ٹھیکری پر اسی عبارت کو سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور دفن کرتے وقت ہر ایک پر اسماء و سماء اربعہ، آیت الکرسی اور سورہ کوثر اور عزیمت ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ بقدرت الہی کوئی جانور، پرندہ اور حشرات الارض باغ یا فصل کے پاس نہ جائے گا اور نہ گھیرے اس کو لگے گا۔

”اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اَلْوَقْ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوتُوْا . اَفَمَا تَوْا كَذٰلِكَ يَمُوْتُ كَذٰو كَذٰو وَيَمْتَعُ مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ اَطُوْلَ هَشَلَشَ تَضْبِيضَ فَهِيْطَ كَنُوشَ مَهْنُوشَ نُوْشَ كِيْهًا نُبُوشَ اِدْرَبَانُوشَ لِيْنِيْاشَ عِيْشُوشَ عِيْنَانُوشَ كُنْدِرِيْوشَ اِنْ . اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَاجِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ ۝ يَا حَسْرَةً عَلٰى الْعِبَادِ مَا يٰۤاْتِيْهِمْ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِئُوْنَ فَاَصْبَحُوْا لَا يَرٰوْا اِلَّا مَسْكِيْنُهُمْ .

انسان کو اپنے پاس حاضر کرنے کے لئے

جب آپ چاہیں کہ کوئی شخص تمہارے پاس بہت جلد حاضر ہو تو شہوت کی لکڑی ایک لوح بنائیں اور اس پر زعفران و گلاب کی روشنائی سے اسمائے روسا اربعہ اور خاتم اور مطلوب اور اس کی ماں کا نام لکھیں اور پھر یہ آیت بھی لکھیں۔

”سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ“

اکتالیس مرتبہ دعا تلاوت کریں اور اس لوح کو ایسی جگہ جہاں

مقطعات کی سورۃ بیستم ص کے خواص

اس وقت کو اس طرح لکھے کہ اس کے ہر عدد کے نیچے اس آیت مبارکہ کو لکھے اور اپنے پاس رکھے۔ یا جس چیز میں برکت مطلوب ہو، اس میں کمال احتیاط کے ساتھ اور پوری پاکیزگی کے ساتھ رکھے۔ اور اس آیت کا ورد کرتا رہے۔ ان شاء اللہ ایسے عجائب اس کے دیکھے گا کہ حیران رہ جائے گا۔ اِنَّ هَذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِنْ نَفَادٍ۔

برائے محبت قلبی زن و شوہر

وَالْقَيْثُ عَلَيْكَ مَحَبَّةٌ مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي۔ اِذَا تَمْشِيْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدْلُكُمْ عَلَى مَنْ يَكْفُلُهُ فَرَجَعْنَاكَ اِلَى اُمِّكَ كَمَا تَنْقَرُّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنُ۔ يٰ مُصْرِفِ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قَلْبَ مُطْلُوْبٍ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِلَى طَالِبِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ حَبِيْبٍ يٰ وَدُوْدُ۔

مطلوب فلاح کی جگہ مطلوب کا نام اور بنت فلاح کی جگہ مطلوب کی والدہ کا نام اور طالب کی جگہ پر طالب کا نام اور بن فلاح کی جگہ پر طالب کی والدہ کا نام لکھیں۔ مطلوب کو پلائیں۔ عرق گلاب و زعفران سے تعویذ لکھیں۔ ایک ہفتہ کا ایک تعویذ دیں۔ انشاء اللہ شوہر اور بیوی میں بہت محبت ہوگی۔

مزید تیز اثر کرنے کے لئے جو بھی طالب ہو، اس کو مطلوب کے نام کے اعداد کے برابر یہ آیت

وَالْقَيْثُ عَلَيْكَ مَحَبَّةٌ مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي۔ پڑھنے کو دیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار دور و شریف۔ پڑھ کر تصور میں مطلوب کے دماغ اور دل پر دم کریں اور جو مطلوب سے چاہتے ہیں وہ تصور کریں کہ مطلوب کر رہا ہے۔ مثلاً زبان دراز ہے تو تصور میں دیکھیں کہ زبان درازی نہیں کر پا رہا ہے اور اچھا بول رہا ہے۔ اسی پر باقی مقاصد کو بھی قیاس کر لیں۔

نوٹ: روحانی درگاہ کے تمام طالب علموں کو اس کی اجازت ہے۔

یوم بیستم ص ۳۸

۷۳۵	۳۰۶۹	۸۶	۲۱۹۹۶۶	۳۹۴۸
۲۱۹۹۶۴	۳۹۵۱	۷۳۳	۳۰۶۷	۸۹
۳۰۶۵	۸۷	۲۱۹۹۶۷	۳۹۴۹	۷۳۶
۳۹۵۲	۷۳۳	۳۰۶۸	۸۵	۲۱۹۹۶۵
۸۸	۲۱۹۹۶۳	۳۹۵۰	۷۳۷	۳۰۶۶

وقف = ۲۷۸۰۴

تخیر خلاق لئے اگر تخیر مقصود ہو تو اس دفع کو لکھ کر اس کے ہر چار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان آیات کا ورد کرتا رہے تو تخیر خلق بہت ہو۔

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ۝ وَالطُّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ۝

جن، شیطان، انس اور نامراد مرض سے نجات

اگر جن و انس و شیطان اذیت دیتے ہوں تو یا کوئی ایسا نامراد مرض ہو جو چھوڑتا ہی نہیں ہو تو اس دفع کو لکھ کر اس کے ہر چار طرف یہ آیات لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اور ایک دفع کو لکھ کر اسے پاک پانی سے دھو کے پئے۔ اور انہی آیات کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ تمام تکالیف کو دور فرمائے گا۔

وَ اذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ اِذْ نَادَى رَبَّهُ اَنْتَ اِنِّىْ مَسْنِيْ الشَّيْطَانُ بِنُصْبٍ وَعَذَابٍ ۝ اَرْكُضْ بِرِجْلِكَ هَذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَشَرَابٌ ۝

رزق و کاروبار میں برکت

اگر طعام، مال حلال اور رزق و کاروبار میں برکت مطلوب ہو تو

امراض کا خاتمہ

وَأَنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ وَلَنَزَلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ
شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ اللَّهُ يَشْفِي عَبْدَهُ بِلُطْفِهِ.

۹۳۳	۹۳۶	۹۴۰	۹۲۶
۹۳۹	۹۲۷	۹۳۲	۹۳۷
۹۲۸	۹۲۲	۹۳۳	۹۳۱
۹۳۵	۹۳۰	۹۲۹	۹۳۱

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ كُلِّ
شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَّامَّةٍ أَخْفِي بِحَقِّ أَلْفِ أَلْفِ
بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ
وَلَا فِي السَّمَوَاتِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. فَلابنت فلا

زیادتی شیر کے لئے

عورت کا دودھ جیسے بچہ پی رہا ہو اگر خشک ہو رہا ہو تو اروی کھا
نے سے بڑھ جاتا ہے۔

مغلط منی

مغلط منی ہے۔ اس کے استعمال مسلسل سے مادہ گاڑھا ہو جاتا
ہے اور پیشاب یا پاخانے کی تکلیف بھی اس کے استعمال سے دور
ہو جاتی ہیں۔

اگر اس کے پکانے میں مصالح استعمال نہ کیا جائے تو یہ جسم میں
سدے پیدا کر دیتی ہے۔ اس لئے گرم مصالح اس کا لازمی جزو ہے۔

امراض جلد اور قوت باہ

امراض جلد کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ہے اور بلڈ پریشر کے

میرے پیارے قارئین کرام سب سے پہلے خدا کا شکر کرتا
ہوں جس نے مجھ جیسے گناہگار کو علم جفر میں آگاہی دی اور عوام الناس
کی خدمت کرنے کا موقعہ دیا۔ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔
اس مہینے میں اپنے قارئین کے لئے ایک عمل تحریر کرتا ہوں جو کہ
۱۰۰ فیصد اثر دکھانے والا عمل ہے مجرب کہو یا چلتا ہو عمل جو آپ کو
آزمائش کے بعد پتہ چلے گا کہ پھر آپ خود فیصلہ کریں کہ مجرب تھا یا چلتا
ہو عمل میرے کہنے کی ضرورت نہیں جن پہن بھائیوں کو لا علاج
پیاریوں نے جکڑ رکھا ہے وہ ضرور اس عمل کو آزمائیں انشاء اللہ شفا
نصیب ہوگی۔ نقش عمل نوچندی بدھ ۸ ویں ساعت میں، جمعہ پہلی
ساعت میں اور شرف قمر میں بھی تیار کر سکتے ہیں جو وقت موثر ہو تیار
کریں۔ اسماء الہی: حفیظ مقدم شکور واحد وارث رحمن رحیم۔

۲۹۹۰	اعداد
۷۴۵	نام مع والدہ کے اعداد
۳۷۳۵	کل اعداد

کل اعداد سے ۳۰ عدد تفریق کریں باقی کو ۴ پر تقسیم کریں جو
حاصل قیمت ہو اسے پہلے خانے میں رکھ کر پر کریں اگر ایک اضافہ ہو
تو ۱۳ خانے میں ایک کا اضافہ کریں ۱۲ اضافہ آئے ۹ خانے میں
۳ آئے تو ۵ خانے میں ایک کا اضافہ کریں یاد سے پہلے آیات لکھے
بعد میں نقش کو یہ سارا زعفران اور گلاب سے سفید کاغذ پر تیار کریں
رجال الغیب کا خاص خیال رکھے۔

چال نقش

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۲
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹

بیدار کرنے کی جدوجہد کرے۔ عمل یہ ہے۔

یا ہادی یا خبیر یا معین یا علام الغیوب

اس عمل و اول و آخر درود شریف کے ساتھ ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔
کریں۔ تعداد عمل ۵۰۵ مرتبہ، ۳۰ یوم کا عمل ہے۔

باطنی نگاہ کے لئے

عرج ماہ نو چندی جمعرات بعد نماز عشاء علیحدہ پاکیزہ کمرہ اور
پاکیزہ سفید روئی لے کر اس پر ہار یک پس ہوئی مرج سیاہ چھڑکیں اور
روئی کو ہلکا سا گیلایا نم کر لیں اپنے دونوں کانوں میں رکھ لیں اور
مندجہ ذیل عمل کو روزانہ تین سو تیرہ مرتبہ اکیس یوم بلا تاخیر آٹھ گھنٹیں
کر کے پڑھیں اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ چند یوم
میں انشاء اللہ باطنی نگاہ کے عجائبات ختم ہو جائیں گے۔

یا اللہ یا خبیر یا معین یا علام الغیوب

تسخیر خلایق باموکل

اس عمل کے بطریق مذکورہ تین چلے کرے عمل بہت آسان اور
زود اثر ہے۔

یا مسخر مسخر لی کل مخلوقات اجب یا جبر الہی
بحق یا باسط۔

اجازت لے کر عمل کریں۔ عمل کو ۱۶۰ مرتبہ اول و آخر درود
شریف ۳ مرتبہ تین چلوں کے بعد ۴۱ مرتبہ پڑھتا رہے۔ تمام قلوب
مسخر ہوگی ہر وقت ہجوم رہے گا اور روپیہ پیسہ وافر مقدار سے آئے گا۔

☆☆☆ ☆☆☆

حضرت نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے

(۱) صغیرہ گناہ پر مداومت کرنے سے صغیرہ نہیں رہتا (بلکہ
کبیرہ ہو جاتا ہے)

(۲) استغفر کے ساتھ (کبیرہ) کبیرہ نہیں رہتا بلکہ وہ معاف
ہو کر ختم ہو جاتا ہے۔

مریضوں کے لئے اروی ایک بہترین غذا ہے۔ یہ وزن بھی بڑھاتی
ہے۔ اروی ایک ایسی سبزی ہے جو مردوں کے لئے بے حد مفید ہے۔
یہ گردوں کی کمزوری دور کر کے قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے۔ مردانہ
کمزوری کا بہترین علاج ہے۔

فرہی بدن کے لئے

اگر اروی کو بطور سالن استعمال کیا جاتا ہے تو کمزور جسم کے
افراد فربہ ہو جاتے ہیں۔ جلد کی خشکی اور چہرے کی شکنیں دور کرنے
میں معاون ہوتی ہے۔

پیشاب اور مثانے کے امراض

پیشاب اور مثانے کی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے اروی کا
شوربے دار سالن بے حد مفید ہے۔ اروی کھانے سے قبل اسے چھیل
کر نمک لگا کر رکھ دیں۔ جب اس کا پانی نکل جائے تو دھو کر استعمال
کریں۔

امراض معدہ کا علاج

بیگن بھوک لگاتا ہے۔ معدہ کو طاقت دیتا ہے۔ قبض کشا ہے۔
معدہ کی گیس اور بخیر ہو تو اسے کھانے دست آنے لگتے ہیں جو بے حد
فائدہ بخش عمل ہے۔

بلفگی امراض کا علاج

بلفگی مزاج والوں کے لئے بیگن کا سالن بے حد مفید غذا ہے
کیونکہ بیگن بلفم کا دشمن ہے۔ اسے کھانے سے بلفم کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

تسخیرات و عملیات

روحانی قوت بیدار کریں

ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ ہمزاد، موکل کے اعمال کرنے
اور حضرات کے اعمال کرنے سے پہلے اپنے اندر روحانی قوت

روحانی دسترخوان برائے مومنات

حسب سابق اس دفعہ بھی میری کوشش یہی ہے کہ مومنین تک آسان اور آزمودہ عمل پہنچا دوں کہ جو ہر ایک کو سمجھ بھی آجائے۔ اور عمل کر کے مومنین کی پریشانی بھی ختم ہو سکے۔ آج کے دور میں دو مسائل ایسے ہیں جن کو لیکر ہر مومن پریشان ہے۔ اور ہر کوئی اس کوشش میں ہے کہ کوئی وسیلہ بن جائے ان پریشانیوں سے نبرد آزما ہونے کا۔ ایک ہے بیماری اور ایک ہے رزق۔ اکابرین کا فرمان ہے کہ دنیا کے ہر مرض کی شفا اور اس کی دوا قرآن میں ہے۔ آج کے اس پر فتن اور پر آشوب دور میں جہاں پریشانیوں نے مومنین کو گھیرا ہوا ہے وہیں ہر بندہ اپنے گھر میں ہونے والی رزق کی بے برکتی کا بھی رونا رورہا ہے۔ رزق کا تعلق استغاثہ سے ہے جتنا اس کریم ذات سے استغاثہ کریں گے اتنا رزق ملے گا اور جب اس کی عطا سے رزق آئے گا تو پھر اس کی برکت ہی برکت ہوگی۔ میں رمضان والی عید پر کر بلا میں تھا اور سرکار عباس علیہ السلام کے کتب خانے میں ایک کتاب نظر آئی جس کا نام تھا الف حرز و حرز مفید، موثر و مجربات یعنی ۱۰۰ مسائل کا حل کچھ آسان عمل عرض کر رہا ہوں۔

پریشان ہو اور جو کام کرے اس میں نقصان ہو۔ تو وہ جمعرات کی رات مغربین کی نماز پڑھ کر ۵ دفعہ سورہ واقعہ پڑھے، اور جمعہ کی رات کو مغربین پڑھ کر ۱۱ دفعہ سورہ واقعہ پڑھے ہفتہ، اتوار، سوموار اور منگل کی رات مغربین پڑھ کر ۵، ۵، ۵ دفعہ سورہ واقعہ پڑھے۔ ہفتہ میں تعداد سورہ واقعہ ۴۱ ہو جائے گی۔ اور اختتام پر یہ دعاء پڑھنی ہے۔ اللھم ان کان رزقی فی السماء فانزله وان کان فی الارض فاخرجہ وان کان بعید اقربہ وان کان قریبا فسیره وان کان قلیلا فکثرہ وبارک لنا فیہ برحمتک یا ارحم الراحمین لنا فیہ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

☆ جملہ پریشانیوں اور سیارگان کی نحوست کے لئے ہفتہ وار سورتوں کا نام اور ان کے پڑھنے کی تعداد لکھ رہا ہوں۔ ہر روز کی الگ سورہ ہے جو کہ چار دفعہ پڑھنی ہے اور پڑھ کر چار معصومین کو ہدیہ کرنا ہے۔

ہفتہ والے دن سورہ فتح، اتوار والے دن، سورہ یسین، سوموار والے دن سورہ واقعہ، منگل والے دن، سورہ رحمن، بدھ والے دن، سورہ جن، جمعرات والے دن سورہ تبارک الذی، جمعہ والے دن سورہ سجدہ اس کے بعد دعائیں تو پورا ہفتہ مولا کی امان میں رہیں گے۔ ☆ جس بندہ کی کوئی شرعی حاجات ہو تو وہ جمعہ یا جمعرات کی رات کو قبلہ رخ ہو کر ۴۰ دفعہ سورہ النضحیٰ پڑھے اور پھر دعا کرے انشاء اللہ مستجاب ہوگی۔ ☆ اگر کوئی بندہ کسی مشکل میں گرفتار ہو جائے، اور کوئی حل نظر نہ آئے تو

☆ گھر میں کوئی پریشانی ہو تو با وضو ہو کر ۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں اور اس کے بعد ۱۳۲ دفعہ درود پڑھیں اور دعائیں انشاء اللہ پریشانی ختم ہو جائے گی۔ ☆ ہر قسم کی مصیبت، حاجات کی تکمیل اور دشمن کے شر سے بچنے کے لئے سورہ فاتحہ کا عمل پیش ہے۔ یہ مسلسل سات دن کا عمل ہے اور پڑھنے کی ترتیب کچھ یوں ہے۔ ہفتہ والے دن سورہ فاتحہ ۷ دفعہ پڑھے، اتوار والے دن ۶۰ دفعہ، سوموار والے دن ۵۰ دفعہ، منگل والے دن ۴۰ دفعہ، بدھ والے دن ۳۰ دفعہ جمعرات والے دن ۲۰ دفعہ، اور جمعہ والے دن ۱۰ دفعہ پڑھے۔ ☆ جو بندہ ۷ دن روزہ رکھے اور ان سات دنوں میں کسی قسم کا گوشت نہ کھائے اور روزانہ ۱۱۱ دفعہ سورہ فاتحہ اور گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ آخری دن یہی عمل کر کے دعائیں انشاء اللہ یہ دعا کی قبولیت کا مجرب ترین عمل ہے۔ ☆ جو بندہ یہ چاہے کہ اس کو ایک جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک نہ کوئی بیماری آئے، نہ پریشانی، نہ کاروبار میں گھٹا، نہ اولاد کی تکلیف، نہ جادو، نہ بندش تو وہ سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، سورہ معوذتین، یہ تمام سورتیں ۷، ۷ دفعہ جمعہ والے دن پڑھی جانے والی ہر نماز کے بعد پڑھے ان شاء اللہ تاثیر پورا ہفتہ قائم رہے گی۔ ☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ کسی مرض میں مبتلا ہو اور ڈاکٹر جواب دے جائیں تو صبح کو نماز اور اس کے نوافل کے درمیان ۴۱ دفعہ سورہ فاتحہ پڑھے انشاء اللہ بیماری ختم ہو جائے گی۔ ☆ جو بندہ رزق کے لئے

معجزات اسم اعظم

ابتداء ارب جلیل کے نام سے جس کا تحت اقتدار ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور کروڑوں درود و سلام محمد ﷺ و آل محمد ﷺ کی بارگاہ میں۔ قارئین ہاشمی روحانی تقویم کی طرف سے میرے مضمون کو جو پذیرائی حاصل ہوتی ہے اس کے لئے آپ سب کی شکر گزار ہوں۔ یہ سب عطائے جناب سیدہ ہے۔

☆ ادائیگی واجبات یعنی (نماز) ☆ رزق حلال ☆ محبت محمد ﷺ و آل فخر کائنات امیر المومنین سے کسی سائل نے پوچھا مولائے کائنات امیر المومنین دے کسی نے پوچھا مولانا زندگی کا مفہوم دو الفاظ میں بیان کریں آپ نے فرمایا: خدا کی عبادت اور مخلوق کی خدمت مشکلات کے حل کے لئے:

مشکلات کے حل کے لئے مجرب البحر سربلج تاثیر اعمال پیش کر رہی ہوں۔ نماز فجر سے ایک گھنٹہ قبل زیر آسمان دو رکعت نماز برائے حاجت پڑھیں پھر زمین پر ننگے پیر قبلہ رخ کھڑے ہوں ۵ تسبیح یا مُسَبِّحُ الْمُنَافِیٰ اول و آخر درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ یہ عمل چاند رات سے ۱۴ تاریخ تک کریں۔ ۴۰ دن کے اندر حاجت روا ہوگی اعتقاد اور یقین شرط ہے یہ میرا آزمودہ مجرب عمل ہے۔

رزق کثیر کے لئے

رمضان کی ۲۷ ویں شب کو جو کے دانے لیں اور ہر دانے پر ”سَازِدًا قَیُّوْمًا“ ۷۰ مرتبہ پڑھیں پھر یہ دانے لفافے میں ڈال کر اپنے بٹوے میں رکھ لیں ان شاء اللہ بٹوہ پیسوں سے خالی نہ ہوگا، نیاز دستر خوان کرنا نہ بھولیں۔

تسخیر خلائق

تسخیر خلائق یا زوجہ اور شوہر کی محبت کے لئے سورۃ اخلاص مجرب ہے روزانہ اول و آخر درود کے بعد ۳۱۳ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھیں اور تصور رکھیں یہ عمل پر تاثیر ہے خطا نہیں کھاتا اگر اس کا نقش با عمل حامل سے چاندی کے پتر پر کندہ کروا کے پاس رکھیں تو عمل مجرب البحر ہوگا۔

بدھ والے دن وضو کر کے ۴۰۰ دفعہ درود پڑھے اور پھر یہ درود سرکار باب الحوائج امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہدیہ کرے، انشاء اللہ اسی وقت پریشانی ختم ہو جائیگی۔ اگر دو رکعت نماز ہدیہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ادا کر دے عمل شروع کرنے سے پہلے تو اجابت بڑھ جائے گی۔ ☆ حرز بی بی مسافرہ شام سلام اللہ علیہا: اگر کسی کو بیٹی کی شادی میں مشکل ہو یا بیٹی شادی شدہ ہو اور ازدواجی زندگی کے مسائل ہوں تو لڑکی کی ماں یا لڑکی خود ہفتہ میں ایک دفعہ دو رکعت نماز حاجت ادا کرے اور ۱۰۰ دفعہ درود پڑھ کر بی بی مسافرہ شام سلام اللہ علیہا کو ہدیہ کرے اور اس کے بعد کسی فقیر یا محتاج کو صدقہ دے، اور امام حسین علیہ السلام کے غم کو یاد کر کے کم از کم کچھ آنسو بہائے تو انشاء اللہ جملہ پریشانیاں ختم ہو جائیں گی۔ بیٹی کی شادی ہو جائے گی، شادی شدہ اپنے گھر میں آرام سکون سے زندگی بسر کرنے لگ جائیں گی۔ ☆ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بندہ بے گناہ قید میں ہو اور وہ چاہے کہ اللہ اس کو آزادی عطا کرے تو وہ سورۃ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو بفضل خدا اس کی قید ختم ہو جائے گی۔ ☆ اپنی بیٹیوں کو جہیز میں کر بلا کا کفن دینے کی عادت ڈالو، کیونکہ یہ کفن آپ کی بیٹی کے گھر کی حفاظت کرے گا اور ہر قسم کی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ مرنے کے بعد قبر میں اور خریدنے کے بعد گھر میں ہر قسم کی پریشانی سے نجات دلاتا ہے۔ ☆ مولانا علی علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو بندہ چاہے گھر میں ہو یا صحرا میں اگر اسے کوئی بھی حاجت ہو تو وہ با وضو قبلہ رخ ہو کر ۱۲ ہزار دفعہ ”یا علی پڑھے ان شاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔ ☆ اگر گھر میں میں رزق کی بے برکتی ہو تو جو پیسے گھر میں آئیں ان میں سے جناب ام البنین سلام اللہ علیہا کی نیاز کا دسترخوان لگائیں اور اس دسترخوان پر بی بی کی زیارت پڑھ کر دعا کریں تو انشاء اللہ گھر میں رزق کا اضافہ ہو جائے گا اور جو رزق آئے گا وہ برکت والا ہوگا۔ ☆ جو بندہ یہ چاہے کہ سارا دن میں اسے کوئی تکلیف، کوئی پریشانی، کوئی دکھ نہ آئے، تو وہ اپنی عادت بنا لے کہ جب صبح اٹھے تو آنکھ کھول کر منہ کر بلا کی طرف کر کے دونوں ہاتھ اپنے ماتھے پر رکھے اور کہے کہ السلام علیکم یا ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام۔ تو وہ سارا دن امام حسین علیہ السلام کی امان میں ہوگا۔

روحوں کی دنیا

جب سے ہم شعوری زندگی میں داخل ہوئے ہیں ایک لفظ کو سنتے سنتے تھک جاتے ہیں، مگر اس کی حقیقت کو معلوم نہیں کر سکتے وہ لفظ ہے ”روح“ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے، ”اے محبوب یہ یہودی آپ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ فرمادیں کہ روح میرے رب کے امر سے ہے اور تمہیں جو علم دیا گیا ہے وہ قلیل ہے۔ روح رب تعالیٰ کا ایک ذاتی راز ہے اور راز ہمیشہ مخفی ہوتا ہے، کفار اور یہود کو اس مخفی راز سے محروم رکھا تھا، فرما دیا گیا تھا، تمہارا علم روح کے بارے میں کوئی ادراک حاصل نہیں کر سکتا ہے بفضلہ تعالیٰ اپنے محبوب کی امت کے جلیل القدر علماء و اولیاء پر رب تعالیٰ نے خاص الخاص عنایات فرمائی اور ان کا مرتبہ اپنے محبوب کی زبان اقدس سے یوں ارشاد فرمایا، اے محبوب فرما دو ”العلماء امتی کا نبیانی اسرائیل“ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مرتبہ پر فائز ہیں۔

عالم ارواح کے وہ لوگ (روحیں) جن سے زمانہ حیات دینیوی میں محبت تھی مریض کے بستر کے قریب کھڑے رہتے ہیں اور ان کی خدمت کرتے رہتے ہیں اور جوں ہی جسم کثیف سے اس کا تعلق علیحدہ ہوا اسے اپنے ہمراہ عالم ارواح میں لئے جاتے ہیں۔

جب انسان کی موت قریب آتی ہے تو مرنے والے کو کچھ وقت پہلے سے ہی علم ہو جاتا ہے، اس لئے بعض مریض گھر والوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ فلاں عزیز یا رشتہ دار جو کسی دوسرے شہر میں رہتے ہیں ان کو اطلاع کر دیں کہ وہ مجھے آکر مل جائیں، بستر کے قریب یا ادھر ادھر اس کو عالم ارواح سے آئے ہوئے عزیز و رشتہ دار نظر آتے ہیں، مریض کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ لوگ مجھے لینے آئے ہیں روح ایک مکمل وجود رکھتی ہے شب جمعرات و یوم جمعرات میں زمین پر ارواح زیادہ آتی ہیں بعض ارواح اپنے چاہنے والوں کی مدد کرتی ہیں عاقلین فرماتے ہیں بعض ارواح مختلف امور میں انسان کی معاون ثابت ہوتی ہیں،

بذریعہ خواب انسان کی رہنمائی کرتی ہیں، بعض علوم سے آگاہ فرماتے ہیں غرض خواب کے اندر بعض اشخاص کو بڑے بڑے علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں، بعض اشخاص کو خواب میں قرآن کریم کی سورہ یاد کرادی جاتی ہیں جو ذہن سے نہیں نکلتی، بعض کو خواب میں جنات۔ ملائکہ، اور بزرگان دین سے ملاقات کا شرف مل جاتا ہے، مانوس اور پیار کرنے والی ارواح خواب میں مختلف امور سے آگاہ کرتی ہیں، بعض اوقات یہی ارواح عالم بیداری میں آکر بھی رہنمائی کرتی ہیں، مثلاً دادا کی روح نے پوتے کو مصیبت سے بچالیا، اپنے علوم سکھا دیئے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ”ارواح المومنین فی ہرزخ من الارض تذهب حیث شاءت“ ”مومنین کی روحیں زمین کے ایک ہرزخ میں ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں“ حضرت امام مالک کا ارشاد مبارک ہے۔ ”بلغنی ان لروح مرسلة تذهب حیث شاءت“ (مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔)

حاضرات و روحانیات سے مراد ایسی پوشیدہ مخلوق کا وجود ہے جو ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد اور زبردست قوتوں کی مالک ہیں یہ مخلوق خدائے قدوس کی طرف سے کائنات میں حضرت انسان کی حفاظت و خدمت پر مامور ہیں اس اعتبار سے انسان پیر کامل کی سرپرستی اور عملیات و ریاضت کے ذریعہ اس روحانی مخلوق کو اپنے تابع فرمان بنا سکتا ہے، جس کی امداد سے انتہائی عجیب و غریب وحیرت انگیز کام لئے جاسکتے ہیں، خفیہ باتوں اور پوشیدہ رازوں کا انکشاف کیا جاسکتا ہے۔

حاضرات سے مراد جناتی ارواح کا وجود ہے ایسے جنات جن کی روحیں ان کی طبعی موت کے بعد آزاد کردی جاتی ہیں، وہ ہر پابندیوں سے آزاد اور زبردست قوتوں کی مالک مخلوق ہیں۔

عاقلین نے فرمایا ہر ذی روح کے دو جسم ہوتے ہیں ایک کثیف

اور دوسرا لطیف، ایک مادی اور دوسرا روحانی، مادی وہ جسم جس کو ہماری ظاہری آنکھیں دیکھتی ہیں، جب کہ روحانی جسم کو ہماری باطنی آنکھیں ہی دیکھ سکتی ہیں ظاہری آنکھ سے وہ نظر نہیں آ سکتا، اگرچہ روحانی جسم کی پیدائش مادی جسم کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

لیکن مادی جسم کے فنا ہو جانے سے اس کا کچھ نہیں بگڑتا وہ زندہ رہتا ہے دوسرے لفظوں میں اسان تشریح اس طرح سمجھیں کہ ہمارا مادی جسم کو ہم ظاہری آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اصل میں روحانی جسم (روح) کا گھر سے جب یہ گھر تباہ ہو جاتا ہے یعنی جب انسان فوت ہو جاتا ہے خواہ اس موت طبعی ہو یا غیر طبعی تو روحانی جسم (روح) آزاد ہو جاتا ہے، لوگ جس کو مرنا کہتے ہیں اصل میں شکل تبدیلی ہے مرنے پر اس کے جسم میں کچھ تغیر واقع نہیں ہوتا مرنے والے عزیز واقارب روتے، پیٹتے ہیں اور عالم ارواح میں خوشی کی دھوم مچ جاتی ہے اس لئے تو سرکار اعلیٰ حضرت اقدس قدس سرہ فرماتے ہیں۔

عرش پر دھوم مچیں وہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھا وہ طیب و طاہر گیا

ہر انسان تین چیزوں کا مرکب ہے یعنی جسم، ارواح، اور ہمزاد، انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی دو روحانی جسم (روح ہمزاد) کی پیدائش ہوتی ہے جب انسانی جسم فنا ہوتا ہے یعنی فوت ہو جاتا ہے، خواہ اس کی موت طبعی ہو یا غیر طبعی تو ایک روحانی جسم ساتھ ہی دفن ہو جاتا ہے اور روح آزاد ہو جاتی ہے اس کے بعد روح کا اپنے جسم کے ساتھ تعلق قائم نہیں رہتا، روح ایک کامل وجود رکھتی ہے اور ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہوتی ہے اور آنے والے حالات سے باخبر ہوتی ہے اس کا مسکن عالم ارواح ہے بعض ارواح اپنے عزیز ورشتہ داروں سے خواب میں ملاقات کرتی ہیں بعض عالم بیدای میں کچھ کو صرف آوازیں دیتی ہیں کچھ کو محسوس ہوتا ہے کہ کوئی ذی روح ہمیں بلا رہی ہیں، لیکن ایسے لوگ یہ فیصلہ نہیں کر پاتے کہ ہم نے کیا دیکھا یا کیا سنا عموماً وہم کا شکار رہتے ہیں، جو لوگ غیر طبعی موت کا شکار ہوتے ہیں مثلاً کوئی مرد یا عورت قتل ہو جائے تو ان کی روح اللہ سے فریاد کرتی رہتی ہے اے میرے رب جس طرح اس شخص نے میرے گھر کو تباہ کیا ہے اس طرح اس کا گھر بھی تباہ ہو جائے۔ ان میں سے بعض ارواح انتقامی

کاروائیوں پر بھی اتر آتی ہے جس مقام پر قتل ہوتا ہے وہاں پر روح آتی اور وہاں کے لوگوں کو مختلف طریقوں سے ڈراتی ہیں بعض لوگوں کو سوتے وقت چیخ و پکار کی آوازیں آتی ہیں جسے کوئی رو رہا ہے پھر پھر آنے کی یا برتن ٹوٹنے کی آوازیں کانوں میں آتی ہیں بعض گھروں میں آگ لگ جاتی ہے ایسے لوگوں کی زندگی عذاب بن کر رہ جاتی ہے ایسے لوگوں کی روح بھی پریشان رہتی ہے جن کی نماز جنازہ نہ ہوئی ہو صحیح اسلامی طریقے سے تکفین و تدفین نہ ہو سکی ہو، وہ ناجائز بچے جو زندہ دفن کر دیے جاتے ہیں ان کی ارواح بھی زمین پر رہتی ہے، عام لوگ ایسی ارواح کو ”بدروح“ کہتے ہیں، یہ موضوع جتنا دلچسپ ہے اتنا ہی نازک بھی، عالمین و کالمین نے روح کی تین قسمیں ارشاد فرمائی ہیں (۱) روح سلطانی (۲) روح حیوانی۔ (۳) روح جسمانی۔

روح سلطانی : کا مقام دل ہے اس سے زندگی قائم ہے یہ روح موت کے وقت جسم سے خارج ہوگی۔

روح حیوانی : کا مقام دماغ ہے جس سے ہوش و حواس برقرار ہیں یہ روح سونے کی حالت میں جسم سے خارج ہو جاتی ہے۔

روح جسمانی : یہ گوشت، خون اور ہڈیوں و رگوں میں رہتی ہیں۔

عالمین فرماتے ہیں شہید کی زندگی بھی عام زندگیوں سے ممتاز ہے کہ انسان میں دو روہیں ہیں ایک روح سلطانی جس کا مقام دل ہے اسی سے زندگی قائم ہیں دوسری حیوانی جس سے ہوش و حواس کا مدار قرار ہیں حیوانی روح سونے کی حالت میں نکل جاتی ہے اور سلطانی روح موت کے وقت نکلتی ہے، معلوم ہو کہ حیوانی روح نکلنے کا نام نیند ہے اور سلطانی روح کے نکلنے کا نام موت ہے لیکن جسم سے اس کا تعلق اتنا مضبوط رہتا ہے جیسے ہی جسم کو ہاتھ لگایا جائے یا کسی انسان کو پکارا جائے تو فوراً ہی آنا لانا جس میں آکر داخل ہو جاتی ہے اور سونے والا اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے معلوم ہوا موت نہ روح کی فنا کا نام ہے نہ جسم کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کی روح مرنے کے بعد ایک ماہ تک اپنے گھر کے گرد پھرتی ہے اور یہ دیکھا کرتی ہے کہ اس کے وارث میں کون کون غمگین ہے، وارث مال کس طرح تقسیم کرتے ہیں پھر مہینے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی ہے اس

خواجہ حسن بصریؒ کی حق گوئی

اموی خلیفہ یزید بن عبد الملک نے عمر بن مہر کو خراسان و عراق کی گورنری پر مامور کیا تو اس نے خواجہ حسن بصریؒ ابن سیرین، اور امام شافعیؒ کو بلا کر ان سے سوال کیا کہ یزید خدا کا خلیفہ ہے۔ خدا نے اس کو اپنے بندوں پر اپنا نائب بنایا ہے اور ان سے اس کی اطاعت اور ہم حکام سے اس کے احکام کی تعمیل کا وعدہ لیا ہے آپ لوگوں کو علم ہے کہ اس نے ہم کو عراق و خراسان کا حاکم بنایا ہے اور ہمارے پاس اپنے احکام بھیجتا ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں اس کے احکام کی تعمیل کروں آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے ابن شیریں اور امام شافعی نے ذمہ داری جواب دیا۔ جب خواجہ حسن بصریؒ کو باری آئی تو انہوں نے صاف صاف فرمایا۔

ابن مہر تو یزید کے معاملے میں اللہ سے خوف کر اور اللہ کے معاملہ میں یزید سے مت ڈرو۔ اللہ تعالیٰ تجھے یزید سے بچا سکتا ہے لیکن یزید تجھ کو اللہ تعالیٰ کی گرفت سے نہیں بچا سکتا۔ وہ زمانہ آنے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ تیرے پاس ایک فرشتہ بھیجے گا۔ وہ تجھ کو تیرے تخت سے اتار کر اور تیرے وسیع محل سے نکال کر ایک تنگ قبر میں ڈال دے گا۔ اس وقت تیرے عمل کے سوا کوئی شے تیرے کام نہ آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے بادشاہ اور حکومت کو اپنے دین اور اپنے بندوں کی امداد کے لئے بنایا ہے۔ تم کو خدا کی دی ہوئی حکومت کے ذریعہ اس کے دین اور بندوں پر سوار نہ ہو جاؤ۔ خدا نہیں چاہتا کہ اس کے بندے اس کے مخلوق کے سامنے اظہار عبودیت کریں۔

☆ وہ شخص عقل مند نہیں جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے مضطرب ہو جائے۔

☆ خدا سے ایسی چیزیں مت چاہو جس کا نفع دیر پہ نہ ہو، بلکہ باقیات الصالحات کے خواہاں رہو۔

☆ جوانی میں خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا آدمی نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں اپنی بات پر قائم رہا ہو۔

مکہ بعد عالم ارواح جالمتی ہے، روایا کے مطابق مقام علین میں انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اصحاب کرام، اولیاء کرام کی ارواح مقدسہ راحت و آرام والی آپس میں ملتی ہیں دنیا میں جو واقعات گزرے اور جو بعد والوں کو پیش آئے ان پر گفتگو کرتی ہیں اپنے مریدین و متقدمین کی مدد کرتی ہیں علین وہ مقام ہے جو ساتویں آسمان کے اوپر عرش کے نیچے ہے جہاں مقررین کی ارواح اور ان کے اعمال نامے محفوظ ہیں اور بعض نے کہا کہ علین وہ دفتر ہے جن میں جنتیوں کے نام درج ہیں اور جنتیوں کی ارواح کو وہاں پہنچا دیا جاتا ہے اس کے پاس مقرب فرشتے حاضر ہوتے ہیں ایک مقام سجین ہے جس میں ہر ایک دوزخی کے نام درج ہیں جو ساتویں زمین کے نیچے جہاں پر ظالموں فاجروں، کافروں، مشرکوں کی ارواح محفوظ ہیں مقام سجین میں کفار و مشرکین کی ارواح کو عذاب دیا جا رہا ہے، تمام تعریفیں حمد و ثنا پاک پروردگار کے لئے جس نے جس کو چاہا غفلت کی نیند سے بیدار کیا اور جس سے ملنا پسند فرمایا اس کو مقام علین کی طرف بلایا اور اس کے گناہوں کے بوجھ کو ختم کیا، جمعرات والے دن زمین پر ارواح زیادہ ہوتی ہیں اس لئے مسلمانوں کی کثیر تعداد جمعرات کے دن اولیاء کرام کے مزارات پر زیادہ نظر آتے ہیں، اولیاء کاملین کا روحانی فیضان اس دن زیادہ ہوتا ہے۔

”دستور القضاہ میں ہے۔ مومنین کی روحیں جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن اپنے گھر آتی ہیں جمعہ کی شب دیوم جمعہ کے علاوہ شب قدر، شب برات، شب معراج، شب عید الفطر، شب عید النضحی، یوم عاشورہ وغیرہ میں بھی روحیں گھر میں آتی ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کے شکم میں جنت کے باغوں میں سیر کر رہی ہیں وہ جنت کے پھل کھاتی ہیں اور نہروں کا پانی پیتی ہیں اور رحمن کے عرش کی چھتوں میں لٹکے قدیلوں میں آکر پھالتی ہیں۔

محدث کبیر سراج الہند علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں، ”تمام اہل سنت و جماعت اعتقاد دارند بہ ثبوت اوراکات مثل علم و سائر مسائل موات“ تمام المسلمین و جماعت کا عقیدہ ہے کہ مردے (اپنی قبر میں) دیکھتے سنتے ہیں اور ادراک کرتے ہیں۔ (جذب القلوب)

☆☆☆

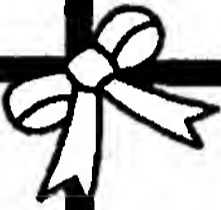
☆☆☆

☆☆☆

معینتی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہور اسوئیٹس

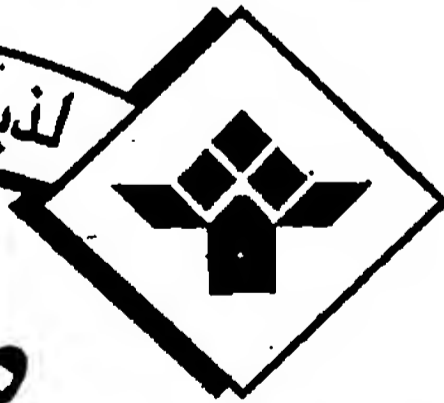
اسپیشل مٹھائیاں



افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برنی
ملائی مینگو برنی ★ قلاقند ★ ہادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کٹکی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسوئیٹس®



بلاس روڈ، ناگپارہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

۷۸۶

۱۷۱۹۱	۱۷۱۹۴	۱۷۱۹۷	۱۷۱۸۳
۱۷۱۹۶	۱۷۱۸۵	۱۷۱۹۰	۱۷۱۹۵
۱۷۱۸۶	۱۷۱۹۹	۱۷۱۹۲	۱۷۱۸۹
۱۷۱۹۳	۱۷۱۸۸	۱۷۱۸۷	۱۷۱۹۸

اگر میاں بیوی میں سے کوئی اپنے شریک حیات سے بیزار ہو تو ۲۱ مرتبہ سورہ منزل پڑھ کر اس پر دم کر دیں تو اس کی بیزاری ختم ہو جائے اور وہ اپنی شریک حیات سے محبت کرنے لگے۔

اگر کوئی شخص کسی ظالم کے ظلم کا شکار ہو تو جمعہ کے دن سورہ منزل ۱۹ مرتبہ پڑھ کر سرسوں پر دم کر کے اُس سرسوں کو آگ میں ڈال دے تو انشاء اللہ ظالم کے ظلم سے نجات مل جائے۔

خواص سورہ منزل

تمام حاجتیں پوری کرنے کے لئے سورہ منزل کو اس طرح پڑھیں۔ بعد نماز فجر آٹھ بار، بعد نماز ظہر آٹھ بار، بعد نماز عصر آٹھ بار، بعد نماز مغرب آٹھ بار، بعد نماز عشاء نو بار اول و آخر سات مرتبہ درود شریف۔ دوران عمل کسی سے بات چیت نہ کریں۔ اس عمل کو اگر سات دن لگاتار کریں گے تو تمام حاجتیں پوری ہوں گی اور تمام مشکلوں سے نجات ملے گی۔

دشمنوں کی ہلاکت زبان بندی کے لئے

سات روز تک فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان گیارہ مرتبہ سورہ منزل کو اس طرح پڑھیں کہ جب حسب ذیل آیتوں پر پہنچیں تو حسب ذیل کلمات زبان سے ادا کریں۔ جب ہی اَشْدُّ وَ طَآءٌ پر پہنچیں تو کہیں الہی فِی فِلاں ابن فِلاں کو دفع کر۔ جب آیت وَ اضْبِرْ عَلٰی مَا یَقُولُوْنَ پر پہنچیں تو دس بار کہیں الہی فِلاں ابن فِلاں کو باندھ دے اور اس کا دل میری طرف مائل کر دے اور جب آیت وَاللّٰہُ یَقْدِرُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ پر پہنچیں تو کہیں الہی فِلاں ابن فِلاں کو پراگندہ کر اور اس کے ساتھ دینے والوں کو منتشر کر دے۔ جب آیت اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پر پہنچیں تو کہیں الہی فِلاں ابن فِلاں کو بے دست و پا کر دے، اس کا زعم کو ختم کر دے بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس عمل کو ناجائز امور میں کرنے کی غلطی نہ کریں۔ اس دشمن ہی کے خلاف یہ قدم اٹھائیں جو فاسق و فاجر اور ظالم و ستم گر ہو اور جس کا ظلم و ستم اور جس کے تشدد سے دوسرے لوگ بھی پریشان ہوں۔ اس عمل کے آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔

دفع مشکلات

اگر کوئی شخص مصائب و مشکلات کا شکار ہو تو اس کو یہ عمل کرنا چاہئے، عشاء کی نماز کے بعد اس درود شریف کو ۲۱ بار پڑھیں۔ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَعْدَ الْمُرْمَلِ وَالْخَصَائِصِ اس کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے یا حَنَّانَ اَنْتَ الَّذِیْ وَسِعَتْ کُلُّ شَیْءٍ ضَرْوۃ

رَحْمَةً وَعِلْمًا يَا حَنَّانُ اس دعا کو پڑھنے کے بعد ۳۱ مرتبہ سورہ منزل پڑھیں۔ آخر میں یہ پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْخِرَ لِّیْ خُدَّامَ هَذِهِ السُّورَةِ الشَّرِیْفَةِ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ عمل کے ختم پر وہی درود ۲۱ بار پڑھیں، جو شروع میں پڑھا تھا۔ اس کے بعد مصائب اور مشکلات سے نجات ملنے کی دعا کریں۔ انشاء اللہ ۷ دن میں نجات ملے گی، اس عمل کو لگاتار ۷ دن تک جاری رکھیں۔

برائے زندگی اولاد

اگر کسی عورت کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو تو نیلے رنگ کے ۴۰ دھاگے لیں اور ان پر ۳۱ گرہ اس طرح لگائیں کہ ہر گرہ پر ایک بار سورہ منزل پڑھ کر دم کر دیں۔ عمل کے شروع اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد اس کو گندہ بنا کر حاملہ کے گلے میں ڈال دیں، جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس گندے کو بچے کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بچہ زندہ رہے گا اور عمر طبعی کو پہنچے گا۔

سورہ منزل کے عامل بننے کا طریقہ

اگر کوئی شخص سورہ منزل کا عامل بننے کا خواہش مند ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس سورہ شریفہ کے ذریعہ کل مخلوقات پر اپنا تصرف جاری کرے تو اس کو اس سورہ کی زکوٰۃ نکالنی چاہئے اور دوران چلہ کشی جمالی اور جلالی دونوں طرح کے پرہیز کا اہتمام کرنا چاہئے۔ اس سورہ کا عامل روحانی عملیات کا بادشاہ بن جاتا ہے اور تسخیر خلائق کی زبردست دولت اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

عامل بننے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سورہ منزل کو سات روز تک روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور ہر روز پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل ۲۱ نقش لکھے اور روزانہ انہیں آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے، اس عمل کے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، سات دن کے بعد سورہ منزل ایک بار اور اول و آخر درود ایک بار پڑھے، سات دن کے بعد جو نقش روزانہ لکھا جائے گا اس کو روز پانی میں ڈالنا ضروری نہیں ہے، دس دن اکٹھے رکھے یا ایک مہینے میں اکٹھے پانی میں ڈالے جاسکتے ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۸۶۷	۱۶۸۷۰	۱۶۸۷۳	۱۶۸۶۰
۱۶۸۷۲	۱۶۸۶۱	۱۶۸۶۶	۱۶۸۷۱
۱۶۸۶۲	۱۶۸۷۵	۱۶۸۶۸	۱۶۸۶۵
۱۶۸۶۹	۱۶۸۶۴	۱۶۸۶۳	۱۶۸۷۴

زکوٰۃ کا دوسرا طریقہ

اس عمل کو چھ ماہ تک لگاتار کرے، اس عمل میں صرف پرہیز جمالی کافی ہے۔ اس عمل میں روزانہ سورہ منزل ایک سو پچیس بار اس طرح پڑھی جائے گی۔ چار رکعت نماز نفل بہ نیت زکوٰۃ سورہ منزل ادا کرے۔ ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ اور پچیس بار سورہ منزل پڑھے۔ نماز سے فارغ ہوتے ہی سجدے میں جائے، حالت سجدہ میں ۲۵ بار سورہ منزل پڑھے۔ نماز شروع کرنے سے پہلے ۱۱ بار درود

شریف پڑھے اور جب اخیر میں سجدے سے اٹھے تب ۱۱ بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد ہر روز انہیں مرتبہ سورہ مزمل پڑھتا رہے۔

زکوٰۃ اکبر کا طریقہ

سورہ مزمل کی زکوٰۃ اکبر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سورہ کو ایک لاکھ پچیس مرتبہ پڑھا جائے، یہ تعداد خواہ کتنے بھی دنوں میں پوری ہو، لیکن ایک سال سے زیادہ کا وقت نہ لگے۔ اس عمل کو اگر مسجد میں کریں تو افضل ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ فجر کے بعد یا عشاء کے بعد اعتکاف کی نیت کریں اور نماز کے بعد عمل شروع کریں، جب ایک لاکھ چوبیس ہزار کی تعداد پوری ہو جائے تو سات فرجیل کو کھانا کھلا دیں، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور زبردست قسم کی روحانیت عامل کے دامن میں سمٹ آئے گی، عامل ایک سو دہ کے ذریعہ تصرفات کرے گا کہ عمل حیران ہوگی اور عامل کی شہرت مقبول کی کوئی حد نہیں رہے گی۔ دوران عمل خواہ عمل کتنے ہی دنوں میں پھلے ہو پر ہیز جمالی کا لحاظ رکھیں اور زکوٰۃ کے بعد روزانہ ایک بار سورہ مزمل تا عمر پڑھتے رہیں۔

زکوٰۃ اصغر کا طریقہ

سورہ مزمل کو چالیس ہزار مرتبہ پڑھیں، خواہ کتنے ہی دنوں میں۔ لیکن کوشش کریں کہ روزانہ پڑھنے کی تعداد برابر رہے۔ کم زیادہ نہ ہو، اول و آخر گیارہ مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھیں، پرہیز جمالی کو اس میں بھی ملحوظ رکھیں، انشاء اللہ زکوٰۃ اصغر ادا ہوگی۔

تصرفات کے لئے زکوٰۃ کے اس طریقہ پر دھیان دیں

جو شخص یہ چاہے کہ سورہ مزمل کے ذریعہ تصرفات کرے اور اس کو ہر عمل میں کامیابی حاصل ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو اس عمل کی شروعات اس طرح کرے کہ دو رکعت نماز نفل غسل کے بعد بہ نیت قضاء حاجت پڑھے، نماز سے پہلے دس مرتبہ درود شریف، دس مرتبہ استغفار اور دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، نماز کے بعد سورہ مزمل اس طرح پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ يَا أَيُّهَا الْمَزْمِلُ پڑھنے کے بعد زمَلْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیْ کہے۔ جب فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا پر پہنچے تو ۳ مرتبہ رَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا کہے۔ جب وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ پر پہنچے تو ۳ مرتبہ کہنا مَنْ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ قَدَّرَ لِیْ قَضَاءَ حَاجَتِیْ فَإِنَّكَ قَادِرٌ عَلَیْهَا وَأَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ جب یُکُونُ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ پر پہنچے تو ۳ مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ مِنْ فَضْلِكَ اَسْتَغِیْثُ وَمِنْ فَضْلِكَ اَرْجُوْا فَلَا تَحْزِیْنِیْ یَا ذَا الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ جب سورہ کے اخیر تک پہنچے تو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ اللّٰهُمَّ اَنْ تَقْضِیْ حَاجَتِیْ اَسْأَلُكَ بِحَقِّ هَذِهِ الْاَسْمَاءِ الشَّرِیْفَةِ الْاَتَمَّةِ وَ اَسْأَلُكَ كُلِّهِمْ رَجَ نَعِیْشَ یَا ثَنَیَا رِیْثُ بِحَقِّ تَجْهِيْطِیْ حَقِّعَسَقِ وَ بِحَقِّ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ الَّذِیْ سَمَّیْتَهُ فِیْ کِتَابِكَ الْعَزِیْزِ یَا أَيُّهَا الْمَزْمِلُ اَسْأَلُكَ اَنْ تُزَمِّلَنِیْ بِرِذَاءِ لُطْفِكَ عَنْ عُیُوْنِ الْبَاغِیْنَ وَالْحَاصِیْدِیْنَ مِنْ اَعْدَائِیْ وَ اَعْدَائِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ تَعَطَّلْ مِنْهَا مِنْ تَشَاءَ وَ تَمْنَعْ مِنْهَا مِنْ تَشَاءَ

مرتب مولانا حکیم سلیم اللہ ظفر

امام غزالی کے حفاظت کے لئے

چند خاص اعمال

مال و متاع کی حفاظت

جب چاند یا سورج درجہ شرف میں ہو تو یہ نقش اس چیز پر لکھیں جس کی حفاظت مقصود ہو، ایسی چیز چوری نہیں ہوگی۔ محفوظ رہے گی۔ اگر خدا نخواستہ چوری ہو بھی گئی تو بہت جلدی دریافت ہو جائے گی۔

۷۸۶

ز	ط	م
و	ح	ا
ب	د	ط

سواری کی پانی میں ڈوبنے سے حفاظت

سابقہ نقش پیر کے روز جب چاند سعد میں ہو تو لکھا جائے اور کشتی کے سامنے والے حصہ پر باندھا جائے تو کشتی ڈوبنے سے محفوظ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے دور کا سفر بھی قریب کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ارد گرد یہ آیات بھی لکھی جائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِّيَمِيْنِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

اگر کوئی انسان اس نقش کو پاس رکھے تو ڈوبنے سے محفوظ رہے گا۔

ذاتی اور مالی حفاظت کے لئے

جب اپنی ذات اور مال و متاع کی حفاظت درکار ہو تو یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَمِنَ الْمَصَائِبِ وَاَحْفَظْ مَتَاعِيْ مِنَ التَّلَفِ وَالنُّخْسَرَانِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِقَلْبٍ مُّخْلِصٍ نَّقِيٍّ اَنْ تَحْفَظْنِيْ مِنْ كَيْدِ الْاَعْدَاءِ وَتُدْفِعَ الْاَشْرَارَ اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

پھر سورہ فاتحہ ایک بار۔ سورہ یٰسین ایک بار۔ آیت الکرسی ۳۴ بار پڑھنے کے بعد یہ تعویذ اپنے سر ہانے رکھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم
والحمد لله رب العالمين
بسم الله الرحمن الرحيم
والحمد لله رب العالمين
وصلی اللہ علی سید انبیاء و المرسلین
اللهم احفظنی محقق وحق نیک

دعا کا ترجمہ :

”اللہ کے بابرکت نام کے ساتھ اور اس کی حمد کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں۔ صلوٰۃ و سلام ہو اللہ کے رسول حضرت محمد بن عبد اللہ ﷺ اور آپ کے آل پر اور آپ کے اصحاب پر۔ اے اللہ میری حفاظت فرمائیے، ہر طرح کے شر اور مصیبت سے اور میرے سامان کی حفاظت فرمائیے، ضائع ہونے اور نقصان پڑنے سے۔ اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اخلاص اور تقویٰ والے دل کے ساتھ آپ میری حفاظت فرمائیے، دشمن کی ہر تدبیر اور شریر لوگوں کی تمام خفیہ سازشوں سے۔ بے شک آپ سننے اور جاننے والے ہیں“

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: ناکپور

نام: فاخر الاسلام سبحانی

نام والدین: نسیم حیات، عبدالودود انصاری

تاریخ پیدائش: ۱۸ فروری ۱۹۹۷ء

قابلیت: بی اے فاضل دینیات

آپ کا نام ۷۱ حروف پر مشتمل ہے ان میں ۵ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۷ حروف آتش، ۵ حروف خاکی، ۳ حروف بادی اور دو حروف آبی ہیں، بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتش حروف کو اور بہ اعتبار اعداد خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۲۵ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۱۹۹ ہیں۔

۷ کا عدد روحانیت سے وابستہ مانا گیا ہے، سات عدد کے حامل کو سیر و تفریح کا بہت شوق ہوتا ہے اور سات والے شخص اکثر سفر کے مواقعات درپیش رہتے ہیں، سمندر کا سفر کرنے کا بھی انہیں چالیس بار بار ملتا ہے، قدرتی مناظر سے بھی انہیں دلچسپی ہوتی ہے، اس کے اندر ایک بہت بڑی خامی ہوتی ہے وہ یہ کہ کبھی کبھی شریفوں کو رذیل اور کمینوں کو معزز گردانے لگتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ لوگ جلد ہی دوسروں سے بدگمان ہو جاتے ہیں اور رشتے داروں سے تعلقات منقطع کر لیتے ہیں، ان کا مزاج سیمابی ہوتا ہے، دم میں تولہ اور دم میں ماشہ ان کی فطرت ہوتی ہے، صبح کو ان کے خیالات دوستوں کے بارے میں کچھ ہوتے ہیں اور شام کو کچھ اور ہوجاتے ہیں۔

۷ عدد کا شخص اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتا، اس شخص کو ہر حال میں اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے۔ ۷ عدد کے

لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے، اس کو مخفی علوم سے بھی دلچسپی ہوتی ہے، لیکن مجموعی اعتبار سے اس عدد کے لوگ خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد ۷ ہوتا ہے ان کی شادیاں بڑے گھرانوں میں ہوتی ہیں یا کی شادی کے بعد شوہر کے حالات میں خوش حالی آ جاتی ہے اور ۷ عدد کی خواہش اپنی زندگی عیش و عشرت میں گزارتی ہیں۔

۷ عدد کے لوگوں میں ایک خامی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل بہت کم کرتے ہیں، غفلت اور تساہل ان کی ذات کے جزو ہوتے ہیں، ان میں کابلی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، یہ لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں اس لئے اچھی بڑی باتوں میں مبالغہ آمیزی سے کام لینا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لینے کی صلاحیت ہوتی ہے، یہ بہت کم پر قناعت کر لیتے ہیں لیکن کبھی کبھی ان کی حرص ان کو تباہی اور بربادی کے آخری حدود تک پہنچا دیتی ہے۔

۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، تن تنہا رہ کر بھی حقائق کی جستجو کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، ان کو دوسروں سے توقعات کچھ زیادہ ہی رہتی ہیں ان میں وفاداری کا جذبہ بھی بہت ہوتا ہے لیکن یہ لوگ معمولی سی باتوں پر بھی بہت زیادہ متاثر ہو جاتے ہیں اور خواہ مخواہ بھی اپنی روش بدل دیتے ہیں، حالانکہ ہر بار روش بدلنے سے انہیں بھاری نقصان ہوتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ علم دوست ہوتے ہی، کتابیں انہیں عزیز ہوتی ہیں، مطالعہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات ہمیشہ نیک ہوتے ہیں لیکن یہ اپنی زندگی میں بار بار انقلابات کا سامنا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان کو خوشیاں کئی بار ملتی ہیں لیکن وہ طویل المدت نہیں ہوتیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دار و مدار ان کے دوستوں پر ہوتا ہے اگر انہیں اچھے دوست مل جاتے ہیں تو انہیں سکون میسر رہتا ہے اور

اگر دوست از را بود نصیبی غلط جاتے ہیں، ان کی زندگی اس کشتی کی مانند ہو کر رہ جاتی ہے جو کسی طوفان میں ہچکچاہٹ لے کر رہی ہو۔

عدد کے لوگ کبیر کے فقیر نہیں ہوتے، ان میں سوچ و فکر کا مادہ ہوتا ہے اور اس مادہ کی بنا پر یہ اکثر اپنا راستہ بدل دیتے ہیں۔ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ اٹل ہوتی ہے لیکن اپنی غفلت شعاری کی وجہ سے اکثر یہ اپنی محنت کو رائیگاں کر دیتے ہیں اور خود کو اپنے احباب و اقارب کا نشانہ بنا لیتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفروضہ عدد ہے، اس لئے کم و بیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر موجود ہوں گی، آپ کے اندر صبر و ضبط کا مادہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں، آپ کو محفلوں سے اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، البتہ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں جو سنجیدگی اور سلیقہ سے بہرہ ور ہوتی ہیں، اگر آپ کو اپنی زندگی میں مخالفتوں کا سامنا بار بار کرنا پڑے گا لیکن آپ اپنی فطرت عافیت کی بنا پر اختلافات سے خود کو بچاتے رہیں گے اور رسہ کشتی کی زندگی سے خود کو دور رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتے رہیں گے، آپ کے اندر خوبیوں کی کمی نہیں ہے لیکن اس کے باوجود آپ احساس کمتری اور پست ہمتی کا شکار رہتے ہیں اور پست ہمتی کی وجہ سے بروقت اقدام کرنے سے ہچکچاتے ہیں اور خوشیوں سے محروم ہو جاتے ہیں، دوسروں پر تنقید کرنا بھی آپ کی فطرت ثانیہ ہے اور اس فطرت کی وجہ سے اکثر آپ کے احباب و اقارب آپ سے کنارہ کشی اختیار کر لیتے ہیں، آپ کے مزاج میں ایک طرح کی ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی بھی اکثر آپ کے لئے مسائل کھڑے کرتی ہے اور آپ کو نئی نئی الجھنوں سے وابستہ کر دیتی ہے لیکن یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ آپ دل کے برے نہیں ہیں، آپ جلد ہی ٹھنڈے ہو جاتے ہیں اور جلد ہی اپنی غلطیوں اور نادانیوں کو محسوس کر لیتے ہیں اس لئے کچھ لوگ آپ کو چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۱۶، ۷، ۱۷ اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام شروع کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۳۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راہ آئیں گی، آپ کی دوستی اور محبت ان لوگوں سے خوب جے گی

جن کا عدد ۲ اور ۶ ہو، ۱۴ اور ۲۸ آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، ان اعداد کے لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان اعداد کی چیزوں سے اور لوگوں سے اگر آپ خود کو بچائیں گے تو بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۵ ہے، یہ عدد غذائی، حادثوں اور ایکسٹرنٹ کا عدد مانا گیا ہے، اس عدد کے لوگ بے اطمینانی، ذہنی پریشانی اور مسلسل کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ جن لوگوں کا عدد ۱۶ ہوتا ہے اگر وہ کسی مجمل سمندر یا نہر کے قریب اپنی رہائش گاہ رکھیں تو ان کے حق میں مفید ہوگا، آپ کو الکوحل سے بنے ہوئے تمام مشروبات سے پرہیز رکھنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات بطور خاص آپ کی جسمانی اور روحانی صحت کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

آپ کے غیر مبارک تاریخیں: ۱۲، ۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، ہفتہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے ہفتہ کو اہمیت دیں۔ جمعہ اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔ اتوار، پیر، منگل کو اپنے اہم کاموں سے پرہیز رکھیں۔ یا قوت آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو چار یا ساڑھے چار گرام کی چاندی کی انگلی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ آپ اس کے فائدوں کو محسوس کریں گے۔

جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی حصہ میں آپ کو امراض معدہ، امراض دانت، درد گھٹیا، امراض چشم، دماغی بیماریوں کی شکایت ہو سکتی ہے، آپ کو پھلوں کا جوس ہمیشہ راس آئے گا، روزانہ سلاڈ میں پیاز اور کھیرے کا استعمال رکھیں، انشاء اللہ آپ کی صحت متاثر ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ کے نام میں ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۴۰۲ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الہی کے اعداد ۶۶

۹۹		
۸		۲
۷		۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ چرب زبانی خوب کر لیتے ہیں، آپ کی باتیں لمحے قسم کی ہوتی ہیں اور آپ بحث و مباحثہ کی پوری مہارت رکھتے ہیں، آپ کی باتیں سن کر لوگ آپ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں، آپ کے سامنے بہ اعتبار گفتگو کسی اور کا جتنا آسان نہیں ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت اور اک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کر پاتے جب کہ آپ کو اپنی منصوبہ بندیوں کو اور اپنے کارناموں کو دنیا کے سامنے پیش کر کے ان کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی علمی کاموں سے عوام دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور قابل تکلیف قسم کی لاپرواہی برتتے ہیں جب کہ آپ دوسرے بہت سے معاملات میں پوری طرح بیکار اور چوکنا رہتے ہیں، علمی کاموں میں لاپرواہی اور سستی آپ کو ناقابل تلافی قسم کا نقصان پہنچاتی ہے اور آپ کے لئے نت نئی الجھنوں کا باعث بنتی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور اکثر معاملات میں افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلو زندگی کے معاملہ میں آپ کافی سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے اچھا نہیں ہے، اس سرد مہری سے آپ کی شخصیت کے اہم اجزاء پامال ہو جاتے ہیں۔
۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل و انصاف کے قائل ہیں اور ہر حال میں اور ہر معاملہ میں عدل و انصاف کو

شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۴۶۸ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۱۵	۶۱۸	۶۲۲	۶۰۸
۶۲۱	۶۰۹	۶۱۴	۶۱۹
۶۱۰	۶۲۳	۶۱۶	۶۱۳
۶۱۷	۶۱۲	۶۱۱	۶۲۳

آپ کے مبارک حروف ت، س، ش اور ص ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والے تمام اشیاء آپ کے لئے بطور خاص مفید ثابت ہوں گی اور آپ کے لئے ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنیں گی۔

آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، کانوں اور پیٹ کے کچے ہیں، لوگوں کی باتوں میں جلد آ جاتے ہیں اور اپنے اور کسی اور کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، اس لئے آپ نقصان بھی اٹھاتے ہیں اور آپ کو رسوائیوں کا بھی سامنا کرنا کرنا پڑتا ہے، غیر معمولی خساروں سے محفوظ رہنے کے لئے اور لوگوں کی نظروں میں سرخرو ہونے کے لئے آپ کو اپنے اور دوسرے کے رازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور و فکر کا مادہ، پراسراریت، جذبہ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، ٹال مٹول کا مزاج، مایوسی، پیٹ اور کانوں کا کچا پن استقلال کی کمی وغیرہ۔ ہر انسان میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں خوبوں اور خامیوں سے کوئی انسان خالی نہیں ہوتا، مگر اس دنیا میں اچھا انسان وہ کہلاتا ہے جس میں خوبیوں کی مقدار بہ نسبت خامیوں کے زیادہ ہو۔

ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

کو کامیابی نہیں ملتی، لاکھ کوششوں کے بعد بھی آپ کی خوبیاں بھی اور آپ کی خامیاں بھی لوگوں پر آشکارا ہو جاتی ہیں۔

آپ کے لئے یہ کالم بڑی محنت سے لکھا گیا ہے اگر آپ نے اس کالم کو پڑھ کر اپنی خامیوں سے نجات پانے کی جدوجہد کی اور اپنی خوبیوں کو بڑھانے کے چلن اختیار کئے تو ہماری محنت ٹھکانہ سے لگے اور آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے انشاء اللہ۔

اگلا شمارہ

یعنی جنوری، فروری ۲۰۱۹ء کا شمارہ

”خاص الخاص“ نمبر ہوگا

اس شمارہ میں اہم ترین مضامین شائع کئے جائیں گے جو لوگ روحانی عملیات سے دلچسپی رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس شمارے کو گہرائی کے ساتھ پڑھیں اور اس نمبر کے قیمتی مضامین سے استفادہ کریں۔

”خاص الخاص نمبر“ روحانی تقویم ۲۰۱۹ء کے بعد فروری ۲۰۱۹ء میں منظر عام پر آئے گا۔

ایجنٹ حضرات بطور خاص توجہ دیں

اور اپنی مطلوبہ تعداد سے پیشگی آگاہ کریں
اعلان کنندہ

ابوسفیان میجر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

فون نمبر: 09756726786

پتہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا، محلہ ابوالاعلیٰ دیوبند (پانی)

پن کوڈ نمبر: 247554

اہمیت دیتے ہیں اور ان انسانی کسی کے ساتھ بھی آپ برداشت نہیں کرتے۔

۸ کی موجودگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دوسروں کے معاملات کو پرکھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ صفائی پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی اور غیر معمولی قسم کا اضطراب آپ کو ایک کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے۔ جن حضرات کے چارٹ میں ۹ دو مرتبہ آتا ہے وہ شخصیت کے اعتبار سے بہت مضبوط اور مستحکم ہوتے ہیں اور ان میں بے پناہ صلاحیتیں ہوتی ہیں، یہ لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں اور کسی بھی کام کو نہایت دلچسپی اور مستعدی کے ساتھ کرتے ہیں اور اکثر ہر معاملہ میں کامیابیوں سے ہمکنار ہو جاتے ہیں، آپ کے اندر جذبہ ہمدردی بھی ہے اور جذبہ خیر خواہی بھی، آپ لوگوں کی دل کھول کر مدد کرتے ہیں، آپ کچھ خوبیوں کی وجہ سے اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی بڑے انقلاب آئیں گے، عروج و زوال کی کشمکش سے کئی بار آپ کو دوچار ہونا پڑے گا لیکن آپ کی سر بلندی اور سرخروئی ہر دور میں ہمیشہ برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک لائن مکمل ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے، یہ زحل کی لائن ہوتی ہے، اس کا خالی پن یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی خوشیاں اور کامیابیاں زیادہ تر ادھوری رہیں گی، آپ اپنی خواہشوں اور ضرورتوں کا اظہار کرنے میں ایک طرح کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اور ہر وقت اپنا مدعا بیان نہیں کر پاتے، حالانکہ آپ بولنے اور گفتگو کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور سامعین کو بے آسانی متاثر کر لیتے ہیں۔

آپ کی تصویر آپ کی یاس اور آپ کی احساس کمتری کی شکایت کرتی ہے، اگرچہ آپ امید پرست ہیں لیکن پھر بھی ناامیدی کے بھنور میں پھنسے رہتے ہیں اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی امیدوں پر پانی پھیرتے ہیں، اور خواہ خواہ کی سوچ آپ کا خون خشک کرتی ہے۔

آپ کے دستخط یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ اپنی خوبیوں اور خامیوں کو لوگوں کی نظروں سے مخفی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس میں آپ

فقہی مسائل

فتنہ می فتنہ

۱۔ سوال : از عبد الشکور کشتواڑا

یہاں ایک مولوی صاحب جو محلہ کی مسجد میں امامت بھی رتے ہیں اور بریلوی مکتب خیال کے حامی ہیں، ارشاد فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ ان کتب کا حوالہ بہت فرمایئے جن میں حضور ﷺ کے جنازے کا تذکرہ ہے اور یہ کہ جنازہ کس نے پڑھایا تھا تا کہ مولوی صاحب کو مطمئن کیا جاسکے۔

جواب : ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہر مسئلہ میں اطمینان بے اطمینانی کا سوال کیوں اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

حضور کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں پڑھی گئی یہ سوال کسی ارنج، کسی سیرت نگار، کسی اسکالر کے لئے تو مرکز توجہ بن سکتا ہے لیکن مسجد کے امام یا ہمہ شما کے لئے آخر اس میں کیا دلچسپی ہے؟ ہمارا حال تو یہ ہے کہ جو امام مسجد میں غیر ضروری مسائل ابھارے اور باخوہ دماغوں کی پرسکون فضاؤں میں بھونچال پیدا کرے، اسے مت سے الگ کر دینا چاہئے۔ متذکرہ امام صاحب اگر اپنی جہالت بے باعث یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی تھی تو چلئے ان کی جہالت انہیں مبارک۔ مگر یہ کیا مصیبت ہے کہ قطعاً غیر ضروری موضوع کو موضوع گفتگو بھی بتاتے ہیں؟ نیز خود لجاج سے بھی شکایت ہے کہ کیوں آپ نے اس مسئلے میں دلچسپی آپ کے علم میں اگر یہ ہے کہ نماز جنازہ ہوئی تھی تو آپ اپنی جگہ لی، امام صاحب اپنی جگہ خوش، اس کی کیا ضرورت تھی کہ آپ تحقیق فرم کریں اور پھر انہیں مطمئن فرمائیں۔

امام صاحب نے اگر برسبیل تذکرہ کہہ ہی دیا کہ حضور ﷺ کا جنازہ نہیں پڑھا گیا تو سننے والوں کو کہنا چاہئے تھا کہ اچھا نہیں پڑھا

گیا ہوگا ہمیں کیا لینا دینا اور اگر سامعین میں سے کسی کو معلوم تھا کہ امام صاحب غلط کہہ رہے ہیں تو اسے بس اتنا کہہ دینا چاہئے تھا کہ فلاں کتاب میں آپ کے خیالات کی تردید موجود ہے۔ اس پر امام صاحب مانیں یا نہ مانیں بات یوں ختم کر دینی چاہئے کہ سنئے امام صاحب وقت اور انرجی کی بربادی کے لئے پہلے ہی سے اختلافی مسائل کچھ کم نہیں ہیں۔ آپ ایک نیا مسئلہ کھڑا کر کے فتنے کی کاشت مت کیجئے۔

حضور ﷺ کی نماز جنازہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جس کی ادنیٰ سی بھی ضرورت عوام کو درپیش ہو۔ آپ جو کچھ بھی درست سمجھتے ہوں اسے دل میں رکھئے اور نماز پڑھا کر اپنی تنخواہ اور روٹی لینے پر قناعت کیجئے۔

یہ تمہیدی گذارشات ذہن نشین کر لینے کے قابل ہیں۔ باہمی اختلافات اسی طرح تو بڑھتے ہیں کہ ہم ذرا اسی غیر ضروری باتوں کو اہمیت دے کر لڑنا مرننا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ دراصل شیطان بنی دماغوں میں ایچ ڈالتا ہے کہ بیٹھے بٹھائے بحث اٹھایا کرو۔ ہم اگر اہم اور غیر اہم، ضروری اور غیر ضروری میں فرق کرنے کا بیڑا اٹھالیں تو پھر بے شمار اختلافی بحثیں سرد خانے میں چلیں جائیں گی اور ہر لمحہ جدل و نزاع کے زوایے تراشنے والے دل و دماغ اتفاق و تعاون کی بنیادیں ڈھونڈنے پر بائبل ہو سکیں گے۔

اب جواب تفصیل سے سنئے: حضور ﷺ کی نماز جنازہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس کی تفصیل متعدد کتب حدیث کے علاوہ صحاح ستہ کی ایک کتاب ”ابن ماجہ“ میں بھی دیکھی جاسکتی ہے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب یوم شنبہ کو حضور ﷺ کی جبینہ و تکفین کر دی گئی تو جبہ مبارکہ گھر ہی میں ایک تخت پر رکھا گیا پھر مختلف جماعتیں ایک ایک کر کے آئیں اور نماز جنازہ پڑھیں۔ جب مرد

فارغ ہو گئے تو عمتوں نے بھی علی المرتضیٰ نماز پڑھی۔

یہاں یہ طے ہے کہ اس نماز کا امام کوئی نہیں تھا۔ نماز میں کیا پڑھا جائے یہ معاملہ بھی زیر غور تھا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ : اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ اَوْرَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَسَعْلٰی یک الخ۔ پڑھو۔

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: کہ ایک ایک جماعت جائے اور تکبیر کہے پھر دعا پڑھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ لوگ جاتے تھے اور اپنی اپنی تکبیر کہہ کر دعا پڑھتے تھے۔ یہ ثابت نہیں کہ سب نے ایک ہی دعا پڑھی ہو۔

بہر حال حضور ﷺ کی نماز جنازہ پڑھا جانا معلوم و معروف ہے۔ یہاں اس کی امامت بے شک کسی نے نہیں کی اور شاید یہی جزو امام صاحب کے دماغ میں خلط ملط ہو کر نماز جنازہ کے انکار کا موجب بن گیا۔ واللہ اعلم۔

۲۔ سوال: اگر مسجد میں خطبہ موجود نہ ہو اور نہ زبانی یاد ہو تو بغیر خطبہ نماز جمعہ پڑھی جائے یا نماز ظہر پڑھی جائے؟

جواب: خطبہ تو فرض ہے وہ ایک دفعہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ اور صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک بقدر تین آیت یا بقدر تشہد سے خطبہ ادا ہو جاتا ہے یعنی اگر خطبہ معروف یا نہ ہو تو قدر مذکور پر اکتفا کر کے جمعہ کی نماز ادا کی جائے۔ واللہ اعلم۔

بعض زاہدوں سے منقول ہے

(۱) کہ جو شخص ہنستا ہوا گناہ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں اس حال میں داخل فرمائے گا کہ وہ رو رہا ہوگا۔

(۲) اور جو شخص روتا ہوا نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس حال میں جنت میں داخل فرمائے گا کہ وہ ہنس رہا ہوگا۔

بعض حکماء سے منقول ہے۔

چھوٹے گناہوں کو بھی حقیر مت سمجھو اس لئے کہ ان سے بڑے بڑے گناہ پیدا ہوتے ہیں۔

پریکٹیکل پینانڈوم دولت، طاقت، اقتدار کے لئے زمانہ قدیم سے ہم تک جس علم کا خفیہ استعمال ہوتا آیا ہے وہ علم جسے عوام سے چھپایا گیا سائنس جسے اسرار کے پردوں میں چھپایا گیا یقین کیجئے صرف اس کے پریکٹیکل ٹریننگ میں آپ یہ بجلی اثر سائنٹک علم سیکھ جائیں گے۔ دماغ میں مثبت بدل کے لئے، برسوں پرانی دھنی، جسمانی تکالیف، دروس، مسئلے، ڈر میں ایک ہی بار میں نمایاں افادہ۔ سیکھئے پینانڈوم اور برسوں سے تمہارے شراب، ڈرگز کے عادی لوگوں کو لت سے چھٹکارا دلائیے۔ تصور کیجئے اس خوشی کا جب آپ درد سے تڑپتے مریض کا درد دور کریں گے، اسٹج پر جانے سے ڈرنے والوں کو بے خوف مقرر بنائیں گے، ہکلاتے ہوئے لوگ فراتے سے بولیں گے، بھولنے والوں کی یادداشت بڑھائیں گے۔

پریکٹیکل پینانڈوم سیکھئے جدید رابطہ

N.I.S.A CLINIC B.B.S. CORNER

Muslim Mohalla, Dr. Ambedkar Road,

At, P.O. Tal. Navapura

Distt. Nandurbar, Maharashtra (INDIA) Pin
425418

Cocontact : 08275560809, Whatsapp

09405583838, 02569-

250044.email:dmias@gmail.com

دہلی میں

مکتبہ روحانی دنیا یوبند کی مطبوعات

اور ماہنامہ طلسماتی دنیا

ایوریسٹ نیوز پیپر ایجنسی

سے خریدیں

پتہ: ذکر الرحمن

دکان نمبر 3، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی

موبائل 09811339440, 09013629195

کانگریس سے غلطی کہا ہو رہی ہے؟

تیسرا قسط

اگر میڈیا کا دروازہ کانگریس کے لئے بند ہے تو کانگریس کو بغیر تاخیر کے کچھ نئے دروازے کھولنے کی کوشش کرنی چاہئے

ہے۔ ایک ایسی سیاسی پارٹی جس نے ہندوستان کی آزادی سے اب تک سب سے زیادہ اس ملک پر حکومت کی ہے۔ اس لئے پہلا سوال تو یہ ہے کہ میڈیا اور ٹی وی چینلس کا متبادل تلاش کرنے میں کانگریس ناکام ہے؟ اور ناکام ہے تو کیوں؟ پوشوب سے لے کر ٹی وی، فیس بک اور سوشل میڈیا ویب سائٹ پر کانگریس چاہے تو آرام سے بڑی جنگ کا آغاز کر سکتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کانگریس خاموش ہے مگر مودی کے ہر کمزور ایٹھ کو لے کر جس طرح ملک گیر سطح پر تحریک چھیڑنے کی ضرورت تھی، اس مہم میں کانگریس ٹھنڈی اور خاموش نظر آ رہی ہے۔ کانگریس کی ایک بڑی غلطی تو یہی ہے کہ وہ ابھی بھی ٹی وی چینلس اور میڈیا کے بھروسے بیٹھی ہے جبکہ اب تک کانگریسی لیڈران کو بھی یہ سمجھ لینا چاہئے تھا کہ کانگریس کو بدنام کرنے اور حاشیہ پر ڈالنے میں سب سے بڑا کردار میڈیا کا رہا ہے۔ اگر کانگریس نے آنے والے دو برس بھی محض انتظار میں ضائع کر دیے تو پھر ۲۰۱۹ء میں شکست کی کہانی دہرانے سے اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جب کہ ان حالات میں اب کانگریس کو اپنے نئے پتے کھولنے چاہئے تھے اور مودی حکومت کی کمزوریوں کو لے کر پورے ملک میں متحرکوں پر عمل کر تحریک اور آندولن کو شروع کر دینا چاہئے تھا۔

۲۰۱۹ء کے لئے مودی حکومت کے پاس اکیلا کارڈ ہندو ووٹ ہے۔ ہندو ووٹ کے لئے ہندو راشٹر کا خواب دکھانا ایسا ہتھیار ہے جس کی بدولت امت شاہ کو یقین ہے کہ اگلے ٹوک سہ ماہی وہ ۲۵۰

ان دنوں جب نوٹ بندی، جی ایس ٹی، پیٹرول و ڈیزل کے مہم چھڑنے مہنگائی کے آسمان چھونے تک ہزاروں ایسے ایٹھ ہیں جو مودی حکومت نے اپوزیشن کی جھولی میں ڈال دیے ہیں اور کانگریس ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایٹھ کو لے کر ملک گیر سطح پر سیاسی جہاد چھیڑنے کو تیار نہیں۔ کانگریس کے مردہ اور افسوسناک رویہ پر طنز کرتے ہوئے اسی لئے پچھلے دنوں امت شاہ کو یہاں تک کہنا پڑا کہ اگر کانگریس اور اپوزیشن کمزور ہوئی ہے تو وہ کیا کر سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اس صورت حال میں جو کچھ کرنا ہے وہ کانگریس کو ہی کرنا ہے۔ لیکن اب بھی ایسا لگتا ہے کہ کانگریس کی صورتحال وہی ہے جو ۲۰۱۳ء میں تھی۔ ۲۰۱۳ء میں کانگریس کم از کم اپنے کمزور وجود کے ساتھ ہاتھ پاؤں تو مار رہی تھی مگر اب ۲۰۱۷ء میں ایسا لگتا ہے جیسے مودی کی طاقت نے کانگریس کو بے بس اور لاچار بنا دیا ہو۔ کیا واقعی میں ایسا ہے کہ کانگریس اندر خانے نوٹ چکی ہے اور امید کا ہر راستہ کانگریس نے کھودیا ہے؟

حقیقت یہ نہیں ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اس بیان کو سمجھنا ہوگا جو کچھ دن پہلے کانگریس لیڈر راج بھرنے دیا ہے۔ راج بھرنے کے مطابق ہم تو بہت کچھ کر رہے ہیں لیکن میڈیا اسے دکھا نہیں رہا ہے۔ یہ جان اس مہابھارت کی کہانی بیان کر رہا ہے جس کے لئے امت شاہ نے ۲۰۱۹ء میں ۵۳۰ سیٹوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور اس جیت کے لئے ابھی سے میڈیا کو خبردار کیا جا چکا ہے کہ مودی حکومت کسی بھی طرح کا کوئی خطرہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ کانگریس ایک بڑی قوی پارٹی

سیٹ سے بھی زیادہ لا کرنے ریکارڈ قائم کریں گے۔ اس ہندو کارڈ کے علاوہ مودی اور امت شاہ کے پاس ترقی اور وکاس کے نام پر کچھ بھی نہیں ہے۔ نوٹ بندی کے بعد سے عوام کا جینا دشوار ہو گیا ہے۔ جی ایس ٹی نے نئے کاروباریوں اور چھوٹے چھوٹے دوکانداروں کے لئے مشکلیں کھڑی کر دی ہیں۔ ہندو انتہا پسندوں کے پاس بھی صرف ہندو راشٹر کا خواب ہے۔ باقی ترقی کی باتیں مودی حکومت کے خلاف جاتی ہیں۔ کسان طبقہ، جاٹ طبقہ، نوجوان طبقہ، کاروباری ان میں سے کوئی بھی خوش نہیں۔ دیکھا جائے تو مودی حکومت کی ناکامیوں کو کیش کرنے کے لئے کانگریس کے پاس کافی بڑا سرمایہ ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ کانگریس اگر سرکوں پر اترتی ہے تو اسے باغی، بد حال اور بے روزگار عوام کا ساتھ مل سکتا ہے۔ اس کا ایک نمونہ ہم لالو پر سادیادو کی ریلی کی شکل میں اس وقت دیکھ چکے ہیں جب بہار کے زیادہ تر علاقے سیلاب میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود ناراض لوگوں کا ایک ہجوم لالو پر سادیادو کی ریلی میں اٹھ آیا تھا۔ غور کریں تو عوام مردہ کانگریس کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہے لیکن کانگریس ہی ہے جو عوام تک آنے کے لئے ابھی تک خود کو تیار نہیں کر پائی ہے۔

آزادی کے ستر برسوں میں بی جے پی کو کانگریس سے جو سب سے بڑی شکایت ہے، وہ اس کی صلاحیت اور حکومت کرنے کے طریقہ کو لے کر ہے۔ اس لئے مودی حکومت کانگریس کی وجود کو ملک کے لئے خطرہ تسلیم کرتی ہے۔ آزادی کی گولڈن جوبلی تقریبات کے موقع پر سابق وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے کانگریس کے حق میں جو بیان دیا تھا وہ موجودہ حکومت اور وزیراعظم مودی کے نظریات سے بالکل الگ ہے۔ واجپائی نے صاف کہا تھا کہ ۵۰ سالہ عہد میں کانگریس کی خدمت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ کانگریس نے کسانوں اور مزدوروں کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ یہ بیان موجودہ وقت میں کانگریس کو راحت پہنچانے کے لئے کافی ہے۔ کانگریس نے ایک اچھا کام یہ کیا کہ سابق وزیراعظم اور ماہر اقتصادیات منموہن سنگھ کو بھی میدان میں اتار دیا ہے۔ مودی حکومت کی اقتصادی اور معاشی ناکامیوں کے لئے چدمبرم سے زیادہ منموہن سنگھ کے بیانات عوام کو متاثر کریں گے۔ نوٹ بندی کو

تاریخی غلطی اور غیر قانونی لوٹ بتاتے ہوئے منموہن سنگھ نے واضح کیا کہ ملک میں بے روزگاری کی شرح میں اضافہ ہوگا۔ کانگریس اور جمہور اپوزیشن اب آہستہ آہستہ ملک کی اقتصادی تباہی اور مہنگائی کی طرف عام لوگوں کا دھیان کھینچنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کیلیغونیا پلورٹی میں طلبہ اور دانشوروں سے خطاب کے بعد پرنسٹن یونیورسٹی میں براہ راست طلبہ سے خطاب کے ساتھ رائل گاندھی نے ایک نئی شروعات کر دی ہے، لیکن اس سلسلہ میں ابھی تیزی لانے کی ضرورت ہے۔ دونوں ہی یونیورسٹی میں رائل نے منجھے ہوئے سیاست دان کی طرح کانگریس کی غلطیوں کا بھی اعتراف کیا۔ کانگریس کی خاندانی سیاست کی وکالت کی اور بغیر جذباتی ہوئے مودی حکومت کی فرقہ پرستی اور معاشی اقتصادی بربادی کی طرف اشارہ کیا۔ جوابی کارروائی کے طور پر بی جے پی نے رائل گاندھی کو نشانہ بنانے کے سوا کچھ بھی نہیں کیا۔ بی جے پی کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلسل مودی کی مخالفت کر کے کانگریس نے آسانی سے مودی کے لئے ہمدردی ووٹ بینک، تیار کر دیا تھا۔ اب یہی غلطی بی جے پی دہرا رہی ہے۔ رائل کی سنجیدہ گفتگو کو سوشل ویب سائٹ پر لائیک کرنے والوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ کانگریس کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اگر ایک دروازہ میڈیا کا بند ہوتا ہے تو آپ دوسرے دروازے کی طرف بڑھئے۔ کچھ ایسے نئے دروازے کھولئے کہ میڈیا بھی کوریج کے لئے مجبور ہو جائے۔ لیکن کانگریس کو یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ سیاسی حملے یا جواب کی رفتار میں ابھی وہ تیزی ان چار پانچ برسوں میں بی جے پی حکومت اور وزیراعظم مودی نے دکھائی ہے۔ چار برس قبل مودی نے کانگریس کے کرپشن کو نیوکلیر بم کی طرح ایسے بلاسٹ کیا کہ عوام کانگریس کی ناکامیوں کی آنچ ابھی بھی محسوس کرتے ہیں۔ اب گیند کانگریس کی جب میں ہے۔ مودی حکومت کی فرقہ پرستی اور ناکامیوں کو عوام تک لے جانے کے ہزاروں طریقے ہیں لیکن اب خرگوش کی رفتار نہیں، چیتے کی رفتار چاہے، کیونکہ وقت آہستہ آہستہ گزرتا جا رہا ہے۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگار اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

☆☆☆

☆☆☆

☆☆☆

تحریر: فقیر سردار خان، درگاہ حضرت صوفی فقیر خدا بخش

فقیری اعمال

یا علی یا علی یا علی.

جادو جنات، ہمزاد، اثرات بد ختم

ایک نایاب مندرہ ہر قسم کی روحانی جسمانی بیماری جادو جنات کے خاتمہ کے لئے اکسیر مانا جاتا ہے علاوہ ازیں اگر کسی جناتی مریض پر حاضری کرنی ہو یعنی جنات کو بلانا ہو تو بھی یہ مندرہ اپنی مثال آپ ہے۔ محبوب کی حاضری اور اس کے دل میں محبت پیدا کرنے کے لئے بھی اس مندرہ کو پڑھا جاسکتا ہے ہمزاد کی بیماریاں کمزوریاں دور کرنے کے لئے بھی مندرہ بہترین ہے۔ تین دن بعد اشارہ مل جائے تو عمل ۲۱ سے ۳۱ دن تک کریں۔ روزانہ تعداد عمل ۳۱۳ بار اول آخر درود ۱۴ بار حصار آیت الکرسی ۷ بار کریں۔

دوران وظیفہ گوشت کا پرہیز رکھیں اور پھر تاحیات عوام آپ کی تعریفوں کے گیت گاتے نہ تھکے گی۔ ہر طرف کامیابیاں ہی کامیابیاں ملیں گی۔

یا علی محبوب سبحانی ڈنکا بھرا دو نہاں جہانی بہشت و جوں دے نشانی جبرائیل زیر کمر اسرافیل پاویں در میکائیل لے آویں پھڑ عذر ائیل آوے آوے بندہ میرے اگے دھو۔

کالے یرقان کا خاتمہ

ایک پیالہ میں تیل ڈال کر اس میں تھوڑا پانی ملائیں مریض کو اپنے سامنے پاؤں کے بل بیٹھا دیں اور اس سے کہیں کہ اس پیالہ کو اپنے پاؤں پر رکھے مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر درود ابراہیمی ۱۱ بار درود کریں اور اس پانی کو ہلکا ہلکا مریض اپنے پاؤں سے ہلاتا رہے۔ جب تعداد پوری ہو جائے اب یہی پیالہ پانی مریض کے گھٹنوں پر رکھیں اور بالا طریقہ سے دم کریں اور مرض یرقان کو واسطہ انبیاء کرام رسول خدا اہل بیت، ائمہ رام و معصومین کا دیں کہ ابھی اسی وقت مریض کا جسم اور

میری دعا ہے کہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے والے ہر مومن کا دل ایمان سے منور رہے اور کبھی کوئی دکھ تکلیف نہ پہنچے نیا سال شروع ہونے کو ہے انسان تفکرات میں یکسر مبتلا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر وقت پریشان چہرے لئے پھرتا ہے۔ اسی پریشانی کی وجہ سے کئی جسمانی اور روحانی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے اپنے پیاروں کو زندگی کا تجربہ دینا چاہتا ہوں طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے والے ہر شخص کے لئے دعا گو ہوں میری خواہش ہے کہ طلسماتی دنیا بہت زیادہ ترقی کرے اور قارئین سے بھی ملتحمس ہوں کہ جتنا ہو سکے اس خوبصورت طلسماتی دنیا کا تعارف اپنے حلقہ احباب میں ضرور کروائیں تاکہ جو بھی شخص پریشانی کی حالت میں ہو جب بھی اس رسالہ میں شائع شدہ اعمال اپنے ورد میں لایا گیا اس کا ثواب ضرور آپ کو بھی ملے گا۔ اپنے موضوع کی جانب آتے ہیں۔

شوگر بلڈ پریشر کا خاتمہ بذریعہ دم

طریقہ زکوٰۃ عمل : یکم تا ۱۰ محرم بعد نماز فجر اول آخر درود ۵ بار عبارت دم ۲۱ بار روزانہ پڑھیں یوم عاشورہ بوقت مغربین پھر ۲۱ بار پڑھیں ایک سال کی زکوٰۃ ادا ہوگئی۔ جب بھی کسی مریض پر دم کرنا ہو ۷ یوم تک پانی پر ۷ بار دم کر کے دیں یا مریض کو سامنے بٹھا کر ماتھے پر ہاتھ رکھ کر ۷ یوم دم کریں۔ مولانا چاہا تو مذکورہ امراض کا جڑ سے خاتمہ ہوگا۔ جو لوگ بھی اس عمل سے فائدہ اٹھائیں خاموشی سے سید زادی بیوہ کی خدمت کر دیں اور خاص طور سے اس سے اپنے حق میں خصوصی دعا کروائیں تاکہ عمل کی قوت زیادہ سے زیادہ ہو جائے مدامت کے طور پر روزانہ ۱۴ بار درود کریں۔

عبادت دم : بحق حسین ابن علی بحق حسین ابن علی سیدنا حسین ابن علی کے مظہر، نبی کے دلبر، علی کے پسر، نہ رہے شک نہ رہے ہاتھ پر پٹھر، نہ رہے کینسر، نہ رہے الا بلا بیماری بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خلیفہ بلا فضل ادر کنی

روح چھوڑ کر چلا جائے۔ یہ دم ۳ جمعہ تک کریں یعنی صرف ہر جمعہ خاص وقت مقررہ پر دم کیا جائے۔ انشاء اللہ صدقہ حسنین کریمین مرلیض تندرست ہوگا اور صحت یاب ہوگا۔

قید سے رہائی

اگر کوئی شخص ناحق قید ہو گیا ہو تو اسے چاہئے کہ فجر کی نماز کے بعد اکتالیس روز تک بلا تاخیر درج ذیل آیت ایک سو ایک (۱۰۱) مرتبہ پڑھے اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور آخر میں اپنی رہائی کے لئے اپنے رب سے دعا مانگے۔ جلد رہائی پائے گا عمل قیدی خود کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَقَدْ اَحْسَنَ بِنِیْ اِذْ اَخْرَجْتَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُمْ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزْعَ الشَّیْطَانَ بَيْنِیْ وَبَيْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَاءُ اِنَّهُ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝

دشمن کے شر سے بچنے کے لئے

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے دن میں کسی بھی وقت لا تعداد یہ آیت پڑھیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دشمن کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ آیت یہ ہے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ نِعْمَ الْمُتَوَلّٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ

برائی سے بچنے کے لئے

شیطان کے مکر فریب سے اور برے کاموں سے بچنے کے لئے درج ذیل آیت کو اسی ترتیب کے ساتھ ہر نماز کے بعد گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ اس کی برکت سے تمام گندے کاموں سے بچے رہیں گے۔ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝

رزق میں برکت کے لئے

فراخی رزق اور رزق، دکان و کاروبار میں برکت کے واسطے درج ذیل آیت مبارکہ کو اسی ترتیب کے ساتھ طلوع آفتاب کے وقت سر برہنہ ہو کر کھلے آسمان کے نیچے ایک ہزار مرتبہ پڑھیں اور چلہ پورا

کریں۔ بعد نماز فجر (۱۰۱) مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ رزق کشادہ ہوگا اور کاروبار میں برکت ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَاللّٰهُ خَبِیْرُ الْوَارِثِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ۝

خیر و سلامتی کے لئے

خیر و سلامتی کے واسطے یہ عمل تیر بہدف ہے۔ ہر کام شروع کرنے سے پہلے یا گھر سے باہر نکلنے سے پہلے اس آیت کی تلاوت کر لیا کریں۔ طریقہ کار یہ ہے کہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف اور درمیان میں پانچ مرتبہ یہ آیت پڑھیں بفضل خدا خیر و سلامتی ہوگی۔ نئے مکان کی تعمیر شادی سے پہلے یا مکان یا گاڑی خریدنے سے پہلے ضرور پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ وَ اَذْكُرْ رَبَّكَ اِذَا نَسِیتَ وَقُلْ عَسٰی اَنْ یَّهْدِیْنِ رَبِّیْ لَا قُرْبَ مِنْ هٰذَا زَیْدًا ۝

گھریلو ناچاقی دور ہو

سورہ محمد کو سفید کاغذ پر لکھ کر آب زمزم سے دھو کر سارے گھر کے افراد پیش، انشاء اللہ گھریلو ناچاقی دور ہو جائے گی۔

حب کے واسطے

برائے عشق و محبت بہت ہی سریع التاثر عمل ہے۔ طریقہ کار یہ ہے کہ بیٹھا پان لے کر اکیس مرتبہ درج ذیل آیت پڑھ کر دم کریں۔ اور محبوب کو کھلا دیں یا پھر گلاب یا چنبیلی کا پھول لے کر اس پر بھی اکیس مرتبہ دم کر کے مطلوب کو سونگھا دیں۔ انشاء اللہ کبھی نہ ختم ہونے والی محبت پیدا ہوگی۔ یاد رہے کہ عمل ناجائز نہ کریں ورنہ نقصان ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَیْدِیْهِمْ مِّنْ دُوَارٍ مِّنْ خَلْفِیْهِمْ مِّنْ دُوَارٍ فَآغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا یَبْصُرُوْنَ ۝

حافظہ تیز ہو

جو بچہ کھڑدہن ہو اور سچی یاد نہ کرتا ہو اسے چاہئے کہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے متعدد درجہ ذیل آیت کا ورد جاری رکھے۔ حافظہ تیز ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝

آفات و بلیات سے بچنے کے لئے

آفات و بلیات سے بچنے کے لئے آیۃ الکرسی سے اپنا حصار کیجئے۔ صبح کی نماز کے بعد پانچ مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لیں۔ انشاء اللہ تمام دنیاوی آفات اور نظر بد وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔

تحفظ امراض قلب

نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اول و آخر تین بار درود شریف اور درمیان میں یہ پڑھ لیا کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ یَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَحْیِیَ قَلْبِیْ ۝

کرشمہ قرآن

ارادہ تو تھا کہ ہمیشہ کی طرح علم جفر کے قاعدہ اخبار کو اس رسالہ کے صفحہ قرطاس کی زینت بناتا لیکن قارئین کے پر زور اصرار و خواہش پر کے ایک سادہ آزمودہ روحانی عمل لکھا جائے جس کو در زبان بنا کر مشکلات و مصائب سے نجات مل جائے اور کامیاب و کامران ہو سکیں یہ عمل بجلی کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے مزے کی بات اس میں یہ ہے کہ کام ہونے والا ہوگا تو اول سے آخر تک آپ عمل ورد کرتے جائیں گے کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہوگی اگر کام امر ربی کی وجہ یعنی اس کے حکم سے بہتر نہ ہوگا تو آپ ہزار تدبیر کریں آپ پڑھ ہی نہ سکیں گے کوئی ایسی الجھن پیش آئے جس سے آپ مجبور ہو جائیں گے اور عمل جاری نہ رکھ سکیں گے یاد درمیان میں کو حادثہ پیش آجائے گا جس کی وجہ سے آپ کو عمل ختم کرنا پڑے گا۔ عمل آیت کریمہ کا ہے۔

عمل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ۝

اس آیت کریمہ کو ۵۷۲ مرتبہ بعد نماز عشاء روزانہ وقت مقرر پر ورد کریں اور اپنے سامنے پانی کا ایک پیالہ رکھ لیں ہر سیکڑہ کے بعد یعنی ۱۰۰ دفعہ کے ورد پر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر ہاتھ مل لیا کریں۔ اول آخر درود شریف ۳-۳ مرتبہ اور مطلب خاص دل میں رکھیں اور ورد کے بعد عجز و انکساری سے دعا مانگ لیں۔

جادو کرنے والے کا پتہ چل جائے

ایسے لوگ جو کہ کسی کے بار بار جادو کرنے سے پریشان ہوں مگر کوشش سے بھی پتہ نہ چلتا ہو کہ کون ہے۔؟ جمعرات کے دن بعد نماز عشاء ۱۱۰۰ بار ذیل کی عبارت عمل ورد کریں اول آخر درود ۱۱ بار انشاء اللہ جلد ہی اس جادوگر کا پتہ چل جائے گا اور کس نے کروایا اس کا بھی۔

سُبْحَانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا رَبِّ کُلِّ شَیْءٍ

دنیا و آخرت

شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فرمان ہے: ”اگر تو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں تیرے درجات بلند ہو جائیں تو حضور ﷺ کے پڑوس میں رہے تو ہر نماز فرض کے بعد تین بار یہ دعا پڑھ کر جو بھی جائز حاجت ہو طلب کرے تو انشاء اللہ ضروری پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ یَا مَنْ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَلَا یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ اَحَدٌ غَیْرُهُ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهٗ اِلٰهًا وَاحِدًا اَحَدًا اَصَمًّا اَلَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ (نماز فجر کا وقت بہترین ہے)

بچے کی آسان ولادت

بغیر آپزیشن کے نائل ڈیلیوری اور آسان ولادت کے لئے امام جعفر صادق کی بتائی ہوئی مجرد دعا ولادت کے وقت اس طرح پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْغَمِّ وَرَحْمٰنَ دُنْیَا وَاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَهُمَا اِرْحَمِ (فلان بنت فلان) کُرْبَتَهَا وَتَكْشِفْ بِهَا وِلَادَتَهَا وَتُضِیْ بَیْنَهُم بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُضْلَمُوْنَ وَقِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

یہ دعا پانچ بار لازمی پڑھیں انشاء اللہ بچہ کی آسان ولادت ہوگی۔

سورة الفاتحة کا مجر عمل

سورة الفاتحة کا نہایت ہی مجرب اور آزمودہ عمل ہے کامیابی یقینی ہوگی۔ اللہ پاک نے قرآن پاک میں ہمارے بیش بہا انعامات کی شہ گلی خوشخبری سنائی۔ بلاشبہ سورة یسین قرآن پاک کا دل ہے اور سورة یسین کا دل سورة الفاتحة ہے۔ جس کی آیات ہیں اور حدیث شریف کے مطابق

مقصد = کامیابی ہو سب حاجات میں ۱۰۶۶

حاجت: کشادگی رزق = ۶۷۳

عظمت یہ ہے: يَا عَظِيمُ السُّلْطَانِ يَا قُدِيمُ الْأَحْسَانِ
يَا ذَائِمُ النِّعَمِ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَاءِ يَا الْغَنِيِّ
حَاجَتِي بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ ۵

۶۰۸۴ / آیت کے اعداد میں (۱) علی حسن (۲) مقصد (۳)

حاجت کے اعداد ۲۲۸ + ۱۰۶۶ + ۶۷۳ = ۱۹۶۷ تفریق کریں۔

۶۰۸۴ - ۱۹۶۷ = ۴۱۱۷

نقش اس طرح پر کریں خانہ نمبر ایک میں ۶۷۳ رکھیں اور دو۔ دو کا اضافہ کر کے چار خانہ پر کریں۔ آیت کے اعداد میں سے طالب علی حسن۔ مقصد اور حاجت کے اعداد نفی کرنے کے بعد ۴۱۱۷ بچے تھے وہ خانہ نمبر ۵ میں لکھیں لیکن چھ۔ چھ عدد نفی کر کے۔

اب طالب (علی حسن بن فاطمہ) کے اعداد سے چار عدد تفریق کر کے خانہ نمبر ۹ سے خانہ نمبر ۱۲ تک پر کر دیں۔ اب تیرہویں خانہ میں مقصد کے عدد سے دو عدد کم کر کے پر کر دیں۔

ہر نماز کے بعد آیت مذکورہ ۳۱ بار پڑھا کریں۔ انشاء اللہ جملہ کامیابیاں اور کشادگی رزق ہوگی۔ یہ نقش عرق گلاب اور زعفران سے لکھیں اور چاندی میں بند کروائیں گلے میں سیدھے بازو میں پہن کے رکھیں۔ یہ ایک انمول تحفہ ہے۔

شادیاں ناکام کیوں ہو رہی ہیں

ہمارے معاشرہ میں ایک ناسور کی طرح پھیلنے والا عمل "طلاق" ہے۔ اللہ پاک اپنا کرم فرمائے بچیوں کا نصیب اچھا ہو۔ شکل و صورت کام نہیں آتی عمل کام آتے ہیں اور زبان کی شیرینی کام آتی ہے۔ ازدواجی زندگی میں معاشرتی مسائل اثر انداز ہوتے ہیں وہیں زبان کی تلخی۔ صبر و تحمل کا فقدان اور جلد بازی۔ بزرگوں کا احترام نہ کرنا وہ جن کی وجہ سے آج کل شادیاں ناکام ہو رہی ہیں اور طلاق کا رجحان بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

شادی کرنے سے پہلے اگر لڑکی اور لڑکے کی پیدائش اور نام کو مد نظر رکھ کر ان کے مزاج کی مناسبت سے رشتہ ترتیب دیا جائے تو نہ صرف شادی قائم رہے گی بلکہ خوشحال زندگی گزرے گی۔ علم الاعداد

ساتوں زمین اور سات آسمان ان آیات کے کنٹرول میں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ آتَيْنَا سَبْعًا مِّنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۵

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو سات آیات اور قرآن عظیم دیا "تفاسیر سے ان سات آیات سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے۔ عمل کی ترکیب یہ ہے: نئے چاند کی پہلی جمعرات کو روزہ رکھیں اور بعد نماز مغربین یہ عمل کریں۔

نیاسفید کپڑا پہن کر خوشبو لگا کر دو رکعت نماز حاجت قربۃ الی اللہ کی نیت کریں۔ ہر رکعت میں ایک سو بار درود شریف۔ سو بار سورۃ فاتحہ پھر ایک سو بار درود شریف۔ یہ پڑھنے کے بعد اپنی ایک حاجت طلب کریں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ ان شاء اللہ خواب میں اللہ پاک کی طرف سے اپنی حاجت کے بابت خوشخبری کا اشارہ ضرور ملے گا۔ پاکیزہ ماحول اور کامل یقین کے ساتھ یہ عمل کیجئے۔ انشاء اللہ ضرور حاجت پوری ہوگی۔

لوح سالاری

یہ انتہائی مجرب نقش ہے جو بیماروں کے لئے شفاء ہے۔ بے روزگاروں کے لئے روزگار اور رزق فراوانی ہے دشمن کے وار سے بچائے گا، بے اولادوں کے لئے اولاد کی نعمت لائے گا۔ بری عادت ختم کرے گا۔ قرض کی ادائیگی۔ بیرون ملک سفر وسیلہ ظفر۔ شادی کی بندش۔ الغرض آپ کے جملہ مسائل کا حل اس سالاری لوح میں ہے۔ کھلے دل کے ساتھ یہ انمول تحفہ پیش خدمت ہے۔

اس کے لئے طالب کا بمہ والدہ۔ مقصد یا حاجت اور آیت مخصوصہ کے آیات کا انتہائی احتیاط سے استعمال کرنا ہے۔ نقش کی چال آتش ہے اور چار چار خانے علیحدہ ترتیب سے پر کرنے ہیں۔

۷۸۶ جبرائیل

۸	۳۹۳	۱۱	۲۱۶	۱۳	۱۰۶۲	۱	۶۷۳
۱۳	۱۰۶۲	۲	۶۷۵	۴	۳۹۹	۱۲	۲۱۲
۳	۶۷۷	۱۶	۱۰۵۸	۹	۲۲۲	۶	۳۰۵
۱۰	۲۲۰	۵	۳۱۱	۳	۶۷۹	۱۵	۱۰۶۰

میکائیل

نشا: علی حسن بن فاطمہ کے اعداد: ۲۲۸

ایک حقیقت ہے اور جس شخص کا جو بھی نام ہے اس نے اپنے نام کے مطابق کردار ادا کرنا ہے۔ اس کا رویہ اس کا بول چال۔ اس کا لین دین اور دنیا سے رکھ رکھاؤ سب اس کے نام کے اندر چھپا ہوتا ہے۔

بہت سارے لوگ اپنے بارے میں حقیقت سے قریب احوال جان کر حیران رہ جاتے ہیں کہ شاہ جی یہ آپ نے کیسے معلوم کر لیا۔ یہ کمال ہے علم الاعداد کا اور ہر شخص کے عنصر مزاج کا۔ اگر کوئی شخص اپنے نام کے عنصر سے خاکی مزاج ہے تو یقیناً وہ زبان دراز۔ بے باک اور بے خوف ہوگا۔ چھوٹے بڑے کا احترام اس کے لئے بہت امتحان کی بات ہوتی ہے اور پھر یہی زبان کی تلخی گھر برباد کر دیتی ہے چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔

اسی طرح جس شخص کے نام کا عدد ایک آرہا ہے۔ وہ شخص بھی انتہائی چالاک، تیز مزاج۔ زبان تلخ اور خود غرض مزاج کا مالک ہوگا۔ چاہے وہ لڑکی ہے یا لڑکا۔ میرے پاس گھریلو ناچاقی کے جتنے بھی مسائل لے کر آتے ہیں ان میں ۹۰ فیصد یہی عناصر کردار ہوتا ہے۔ ۱۰ فیصد لوگ جادو ٹونہ کے مسائل سے دوچار ہوتے ہیں۔ لہذا اگر شادیاں طے کرتے وقت۔ نام۔ تاریخ پیدائش اور شادی کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو انشاء اللہ کافی حد تک مسائل پیدا نہیں ہوں گے۔ یہ میرے چالیس سالہ علم کا نچوڑ ہے۔ فی سبیل اللہ عرض کر دیا۔ آپ کی مرضی ہے سنجیدہ لیں یا نہ لیں۔

کلام الہی سے چیزیں منگوانا

مجھے ایک شخص ملا جو کہ کچھ دیر میں کسی بھی شے کو حاضر کر لیتا تھا یعنی ایک سرخ رنگ کا کپڑا مریض کو اوڑھاتا اور وہ چیزیں اس کپڑا میں آجاتی۔ میں اس بات پر بہت حیران تھا تقریباً ۳ سال تک میں نے اس شخص کی بہت منت سماجت کی بہت تحفے تحائف دیئے پھر اس نے یہ راز آخر کار بتا ہی دیا جس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ اسے مذاق اور آسان نہ سمجھیں۔ روزانہ ۱۰ بار سورۃ یسین پڑھیں اول آخر دو روں تاج ۷ بار نوچند سو وار سے اس عمل کو شروع کریں۔ وقت بعد نماز عشاء ہو مدت ۲۱ یوم کا چلہ ہے۔ پرہیز جمالی رکھیں اگر ان دنوں میں روزہ ہو تو اچھا ہے۔ لوہان کا بخور جلائیں۔ اب چلہ مکمل ہو گیا اس شخص نے بتایا کہ جب بھی کوئی جادو یا سحر زدہ مریض ہو تو اس کو پہلے غسل کروائیں یا پھر کم از کم وضو کروائیں پھر جادو پر ہٹائیں اور وہ چادر

اتنی بڑی ہو کہ اس کے سر سے زمین تک آجائے مریض کے سامنے قبلہ رخ بیٹھ کر سورۃ یسین پڑھنا شروع کریں۔ شروع میں وقت اچھا خاصا لگتا ہے کیونکہ ۲۱ بار سورۃ یسین کا ورد کرنا ہوگا انشاء اللہ مریض پر جادو کئے گئے تعویذ اور چیزیں اس چادر میں آجائیں گی۔ عمل کرنے والا خود لکڑی کی چوکی پر بیٹھے۔

جیب نوٹوں سے بھری رہے

میں ایک مجرب نقش لکھ رہا ہوں عامل اس نقش کو زعفران کے ساتھ لکھ کر سامنے رکھے، پھر عمل شروع کرے۔ یہ عمل چالیس دن کا ہے۔ ایک ہی وقت ہو اور ایک ہی جائے نماز ہو اول آخر ۲۱ بار مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے اس کے بعد پیدا کیجیں مرتبہ پڑھیں۔ دعا یہ ہے۔

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِلَّهِ الْكَوْنُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ“

چالیس روز معین ایک دن بھی آگئے پیچھے نہ ہو اس مدت میں اس کا ظاہر و باطن مکمل طور پر پاک ہونا چاہئے حتیٰ کہ اس قدر احتیاط کرے کہ اپنی شرم گاہ بھی نہ دیکھے کیونکہ مکروہ ہے قمری مہینے کی پہلی جمعرات کو عمل شروع کرے پہلے یہ دعا ۲۵ بار پڑھے۔ پھر سورۃ یسین شریف مبین درمیان سات مرتبہ پڑھے روزانہ یہ نقش پڑھتے وقت سامنے ہو اور اس نقش سے ایک منٹ بھی نظر ادا نہ کرے، روزانہ سات مرتبہ پڑھنے کے بعد اس نقش پر دم کر لیا کریں پھر اس نقش کو سورۃ یسین شریف کے اندر رکھ دیں، چالیسویں دن اس نقش پر خوشبو لگا کر اپنے بڑے میں رکھے۔ انشاء اللہ کبھی بھی جیب خالی نہ ہوگی۔ حسب ضرورت اللہ پاک رقم عطا کرے گا اپنے خزانہ غیب سے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مومنین و مومنات کی جملہ دینی و دنیاوی جائز حاجات صدقہ مصومین پوری فرمائیں۔ آمین۔

۷۸۶

جبرائیل

قولی

۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۹	۵۵۳۴۵
۵۵۳۵۸	۵۵۳۴۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۶
۵۵۳۴۷	۵۵۳۶۱	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۰
۵۵۳۵۳	۵۵۳۴۹	۵۵۳۴۸	۵۵۳۶۰

میکائیل

قولی

یامتین

اس اسم کا ذکر مضبوط قوت ارادی پاتا ہے

نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

بیماری کے بعد کمزوری کا علاج

اگر کوئی شخص کسی لمبی بیماری میں مبتلا ہو، صحت یاب ہونے کے بعد اس کے جسم میں اتنی کمزوری آگئی ہو کہ وہ اٹھ بیٹھ نہ سکتا ہو۔ ڈاکٹر حکیم اس کی کمزوری کا علاج کر کے پریشان ہو رہے ہوں کہ اس شخص میں قوت کیوں نہیں آرہی اور دوائی کدھر جارہی ہے۔ ایسی صورت میں اسم پاک یامتین کو ۱۱۰۰ مرتبہ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلایا جائے، عمل کی مدت ۴۰ دن ہے۔ ان ۴۰ دنوں میں نہ صرف مریض کی قوت بحال ہو جاتی ہے بلکہ وہ پہلے سے بھی زیادہ قوت کا حامل ہو جاتا ہے۔ ایسے مریض پر اسم مبارک یامتین کا دم بھی کیا جاتا ہے اور گلے میں اس کا نقش ڈالا جاتا ہے۔

مشکل کام میں سہولت

جناب امام علی بونی فرماتے ہیں کہ اپنا کوئی کام جو بہت مشکل ہو اور اسے کرنے کی تدابیر کرتے ہوئے ہار گئے ہوں اور وہ کام کسی صورت ہوتا ہوا نظر نہ آتا ہو تو ایسے میں اسم پاک یامتین کی مداومت کرنے سے وہ مشکل کام نہ صرف آسان ہو جاتا ہے بلکہ انسان اسے سرانجام بھی دیدیتا ہے۔ ایسی کوئی مشکل مہم اگر کسی شخص کو درپیش ہو تو وہ اسم مبارک یامتین کو ۷۰ مرتبہ روزانہ اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷ دن تک پڑھے۔ اول تو پہلے دن سے ہی اس مشکل کام کی راہیں آسان ہونا شروع ہو جائیں گی۔ اور اس کی مشکلات میں کمی آنا شروع ہو جائے گی ورنہ عمل پورا ہونے کے بعد وہ کام انتہائی آسان ہو کر اپنے منطقی مقام کو پہنچے گا۔

متین کے لغوی معنی قوی سے ملتے جلتے ہیں۔ قوی کا مطلب ہے وہ ہستی جو سب سے زیادہ طاقت والی اور برتر ہے۔ متین کے لغوی معنی ہیں وہ ہستی جس کی قوت عروج پر ہو اور جس کی قوت کو بھی زوال نہ ہو۔ اکثر قرآن پاک میں قوی اور متین کا اکٹھا استعمال کیا ہے۔ متین کا مطلب ہے کہ جب وہ قوت کا استعمال کرے تو اس کی قوت کا وہ عروج ہو اور وہ کمال ہو کہ کوئی ہستی اس کے کمال کی گرد کو بھی نہ چھو سکے۔ قوی اور متین کو یکجا استعمال کرنا اللہ تعالیٰ کی ایک اور حکمت سے پردہ اٹھاتا ہے کہ وہ ذات جس کی قوت کی برابری کوئی نہیں کر سکتا۔ اس کی قوت اپنے عروج پر ہوتی ہے جب اسے استعمال کرتا ہے اور پھر دنیا اس کی تمام قوتیں اس کے سامنے دم توڑ دیتی ہیں لیکن قوت کا استعمال وہ صرف اس وقت کرتا ہے جب انتہائی ناگزیر ہو۔ یہ صفت صرف اللہ کی ہی ہے کہ جب اپنی قوت کا استعمال کرنے پر آئے تو کوئی دوسرا روکنے والا نہ ہو اور اس کی طاقت میں کوئی ضعف نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت میں زبردست قوت کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اسی لئے اسے متین کہا جاتا ہے۔ یہ اسم جمالی ہے۔ اس کے اعداد ۵۵۰ ہیں۔ اس کے مقرب فرشتے کا نام حرفائیل ہے جس کے تحت ۴۲ فرشتے ہیں ان میں سے ہر افسر فرشتے کے پاس ۵۰۰ مہفیں ہیں، ہر صف میں ۵۰۰ فرشتے ہیں۔

چلنے کی قوت میں اضافہ کرنا

ایسے بچے جو چلنے پھرنے کی عمر کو پہنچ کر بھی نہ چلیں، وجہ خواہ کچھ بھی ہو تو ایسے بچوں کو اسم مبارک یامتین روزانہ اول و آخر ۵ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے ۲۱ دن تک پلائیں، انشاء اللہ بچہ چلنے لگے گا۔ اس کے علاوہ اگر یہی عمل ۱۱ دن تک زیتون کے تیل پر دم کر کے بچے کے جسم پر اچھی طرح مالش کی جائے تو بھی

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”جب فرشتوں نے مجھ سے پوچھا کہ تیرا رب کون ہے تو میں نے کہا۔ جب میں روز اول میں شہنشاہ کے حضور میں عرض کر چکا ہوں کہ تو ہی میرا رب ہے تو پھر غلاموں کو کیا جواب دوں؟ میری بات سننے ہی فرشتے یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ ابھی تک اس پر محبت کا نشہ طاری ہے۔“

حضرت شیخ ابو محمد جریریؒ نے خواب میں دیکھا تو عرض کیا۔ ”سیدی! حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“

”اللہ کی رحمت کے سوا کچھ کام نہیں آیا، ساری عبادتیں اور ریاضتیں رائیگاں گئیں۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”بس وہ دو رکتیں شمار کی گئیں جو میں آدھی رات کو پڑھا کرتا تھا، باقی تمام معیارات اور قیاسات بیکار ثابت ہوئے۔“

ایک دن حضرت شیخ ابو بکر شبلیؒ پیرو مرشد کے مزار مبارک پر حاضر تھے۔ کسی شخص نے کوئی مسئلہ پوچھا تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی قبر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

”اولیاء اللہ کی زندگی اور موت یکساں ہوتی ہے، میں مرنے کے بعد بھی پیرو مرشد سے اتنی ہی حیا رکھتا ہوں جتنی آپ کی زندگی میں تھی۔“

حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا

تاریخ ولادت: ۹۷ھ

تاریخ وفات: ۱۵۸ھ

آخری آرام گاہ: بصرہ (عراق)

تصوف میں پہلی خاتون جنہیں شہرت دوام حاصل ہوئی۔ بچپن ہی میں ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ انتہائی غربت و افلاس کے باوجود آپ نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ روایت ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ نے قرآن کریم حفظ کیا تھا اور آپ کو احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پورا عبور حاصل تھا، ایک بار بصرہ میں شدید قحط پڑا، بھوک سے مجھد ہو کر رشتے داروں

یہ سن کر تو حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”ابو محمد! مجھ سے زیادہ عبادت قرآن کا حق دار کون ہو سکتا ہے، تم دیکھتے نہیں کہ حق تعالیٰ میرے صحیفہ عمر کو لپیٹ رہا ہے، اس عالم میں انسان کو جو کچھ کر سکے اسے کر لینا چاہئے۔“

جب سورہ بقرہ کی ۷۰ ویں آیت پر پہنچے تو ایک لمحے کے لئے ٹھہر گئے، پھر آپ نے کسی قدر بلند آواز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور عہد معرفت کی روح آسمانوں کی طرف پرواز کر گئی۔

دریائے دجلہ کے مغرب میں واقع ”شونیزیہ“ کے قبرستان میں اپنے مرشد حضرت سری سقطیؒ کے قریب آسودہ خاک ہوئے۔

آپ کے خلیفہ شیخ ابو محمد جریریؒ کا بیان ہے کہ حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کے پڑوس میں ایک گھوڑا تھا جس پر ایک مجنوں شخص پڑا رہتا تھا، جب آپ کا جنازہ اٹھا تو وہ مجنوں بھی قبرستان پہنچا اور اپنے ہاتھوں سے حضرت جنید بغدادیؒ کو مٹی دی، پھر جب لوگ واپس آنے لگے تو وہ مجنوں ایک ٹیلے پر چڑھ گیا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”ابو محمد! کیا تمہارا خیال ہے کہ اپنے سردار کو کھودینے کے بعد میں دوبارہ اس گھوڑے پر واپس جاؤں گا؟“

یہ کہہ کر اس مجنوں نے بڑے پرسوز لہجے میں مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

”ہائے افسوس! ان لوگوں کے فراق میں جو ہدایت کا چراغ تھے اور شیطان کے حملوں سے بچنے کے لئے قلعہ تھے۔“

”اور شہد تھے اور ابر تھے اور پہاڑ تھے اور نیکی تھے اور امن تھے اور سکون تھے۔“

”ہمارے لئے زمانہ میں کوئی انقلاب نہیں ہوا، یہاں تک کہ موت نے ان کی زندگی ختم کر دی۔“

”اب ساری چنگاریاں ہمارے دل ہیں اور تمام چشمے ہماری آنکھیں ہیں۔“ مجنوں کی صورت نہیں دیکھی۔

یہ غالباً ۱۰۵۵ھ کا واقعہ ہے کہ تاریخی شہر بصرہ بھی خوفناک قحط کی لپیٹ میں آگیا، بقول حضرت شیخ سعدیؒ۔

یکے قحط سالی شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

(ایک ہاردمشق میں ایسا قحط پڑا کہ یار لوگ عشق و عاشقی جیسی چیز کو بھی فراموش کر بیٹھے)

بصرہ میں بھی کچھ ایسا ہی قحط پڑا تھا کہ لوگ نہ صرف محبت کے لطیف و نازک جذبات کو بھول گئے تھے بلکہ ان کے سینے نفسانی خواہشوں کے ہجوم سے بھر گئے تھے، وہ اپنے شکم کی آگ بجھانے کے لئے اپنے ہم جنسوں کو ارزاں داموں پر فروخت کر رہے تھے۔ اولادیں، ماں باپ پر گراں تھیں اور اولادوں پر ماں باپ ایک بوجھ تھے، بیویاں شوہروں کے لئے باعث آزار تھیں اور بہنیں بھائیوں کے لئے ایک مستقل عذاب بن گئی تھیں۔ خاندانی اور علاقائی رشتوں کا تو ذکر ہی کیا، خونی رشتوں بھی بے اعتبار ٹھہرے تھے۔ عجیب نفسی کا عالم تھا، ماں باپ اولادوں سے ہاتھ چھڑا رہے تھے، بھائیوں نے بہنوں سے منہ پھیر لیا تھا اور دوست ایک دوسرے کو پہچاننے سے گریزاں تھے، بھوک کا عفریت اپنا خونیں دہن کھولے کھڑا تھا اور تمام انسانی رشتے، احساسات و جذبات، عقائد و نظریات اس کی خوراک بنتے جا رہے تھے۔

اسی ہولناک فضا میں بصرہ میں ایک چھوٹے سے خاندان پر قیامت گزر گئی، یہاں چار بہنیں رہا کرتی تھیں جن کے ماں باپ دنیا سے رخصت ہو گئے تھے، بظاہر کوئی نگران اور کفیل نہیں تھا، یہ سب بہنیں مل کر محنت مزدوری کیا کرتی تھیں، مگر جب شہر بصرہ قحط کی لپیٹ میں آیا تو سارے کاروبار دم توڑ گئے اور مزدوریاں ختم ہو گئیں، نو عمر لڑکیوں نے دو تین فاقے تو برداشت کر لئے مگر جب بھوک حد سے گزری تو کسی کو اپنا ہوش نہیں رہا۔ بھیک تک کی نوبت آگئی مگر کوئی کیسے بھیک دیتا کہ دینے والے کے پاس خود کچھ نہیں تھا، یہ تمام بہنیں زرد چہروں اور پتھرائی ہوئی آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھ رہی تھیں کہ بصرہ کا مشہور تاجر عتیق ادھر سے گزرا، فاقہ زدہ بہنوں نے آسودہ حال شخص کے سامنے دست سوال دراز کر دیا۔

”خدا کے لئے ہمیں کچھ کھانے کو دو، ورنہ کچھ دیر بعد ہماری

نے آپ کو عتیق نامی سوداگر کے ہاتھوں فروخت کر دیا، پھر دور غلامی میں آپ کی روحانیت کے اسرار کھلے، مشہور ہے کہ حضرت امام حسین بصریؒ جیسے عظیم جلیل بزرگ بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ انسان جلد باز بھی ہے ناشکرا بھی اور ظالم بھی، بنی نوع آدم کی ان ہی کیفیات اور جذبات کو خالق کائنات نے بڑے عجیب پیرائے میں بیان کیا ہے، کبھی کہا گیا کہ جب ہم اسے رنج و الم دیتے ہیں اور کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتے ہیں تو بار بار آسمان کی طرف دیکھتا ہے اور نہایت شکستہ و غم زدہ لہجے میں کہتا ہے کہ اس پر میرا کوئی اختیار نہیں، یہ سب تو آسمان کی طرف سے ہے، پھر جب ہم اس کی گریہ و زاری سن کر اس کے سروں سے بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں اور اسے اپنی نعمتوں سے سرفراز کر دیتے ہیں تو وہ بطور فخر کہتا ہے کہ ”یہ سب کچھ میرے زور بازو کا نتیجہ ہے۔“ انسان کے اسی منافقانہ جذبے کا نام ظلم ہے۔ ”شکست و ریخت“ کو اللہ کے فیصلوں سے تعبیر کرتا ہے اور فتوحات کو اپنی کوشش و تدبیر کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔

ناشکرا اس لئے ہے کہ اللہ کی بخشی ہوئی بے شمار نعمتوں کو بے دریغ اپنے استعمال میں لاتا ہے مگر دینے والے کی بے مثال فیاضوں کا اعتراف نہیں کرتا، گردش روز و شب کو محض ایک اضطراری عمل سمجھتا ہے کہ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں، سوچتی ہی رہیں گی۔ بارش ہو رہی ہے، سوہوتی ہی رہے گی۔ مگر جب اچانک اس نظام میں خلل پڑ جاتا ہے تو پھر آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چیخنے لگتا ہے۔

”ہو امیں بند کیوں ہو گئیں اور بارش کیوں رک گئی؟ اے ہواؤں کے چلانے والے، ہواؤں کو چلا اور اے پانی کے برسانے والے پانی برس۔“

پھر جب مرغوب ہوائیں نہیں چلتیں اور زمین کو زندگی بخشنے والا پانی نہیں برستا تو یہی ناشکرے لوگ بزرگان دین کی خانقاہوں کا رخ کرتے ہیں، کھلے میدانوں میں نماز استسقاء پڑھتے ہیں، صدقات و خیرات بھی کرتے ہیں مگر بعض اوقات پانی پھر بھی نہیں برستا، گویا انسان کے گناہ اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ رحمت باری جوش میں نہیں آتی۔ قدرت طے کرتی ہے کہ اب ناشکر گزراؤں کی اس بستی کو سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا۔

سانسوں کا رشتہ ہمارے جسموں سے منقطع ہو جائے گا۔“
تاجر عتیق نے سب سے چھوٹی بہن کی طرف دیکھا جو خاموش
لٹھی تھی۔ ”لڑکی اتنے بھوک نہیں ہے؟“

”بہت بھوک ہے۔“ سب سے چھوٹی بہن نے نقاہت زدہ لہجے
میں جواب دیا۔

”تو پھر کسی سے روٹی کیوں نہیں مانگتی؟“ تاجر نے سوال کیا۔
”جس سے مانگنا چاہئے اسی سے مانگ رہی ہوں۔“ لڑکی نے بڑا

گھپ جواب دیا۔
”تو پھر تجھے ابھی تک روٹی کیوں نہیں ملی؟“ تاجر عتیق نے حیران
ہو کر دوسرا سوال کیا۔

”جب وقت آئے گا تو وہ بھی مل جائے گی۔“ لڑکی کا انداز گفتگو
مہم تھا مگر لہجے سے بڑی استقامت جھلک رہی تھی۔

تینوں بڑی بہنیں چھوٹی بہن کی بے سرو سا پا باتوں سے بیزار تھیں
اس لئے جھنجھلا کر بولیں۔ ”یہ ہم سب کا وقت برباد کر رہی ہے، آپ اسے
یہاں سے لے جائیں۔“

”یہ لڑکی بڑے کام کی ہے، میں اسے لے کر ہی جاؤں گا۔“ تاجر
عتیق نے تینوں بہنوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا اور ایک مخصوص رقم ان
کے حوالے کر دی۔

”چلو لڑکی“ تاجر نے چھوٹی بہن سے کہا۔ ”اب تم میری ملکیت ہو۔“
لڑکی نے اپنی بہنوں کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں آنسو
تھے مگر ہونٹوں پر کوئی حرف شکایت نہیں تھا، وہ تاجر عتیق کے ساتھ
چپ چاپ چلی گئی۔ اس نے کئی بار مڑ کر دیکھا، لڑکی کی آنکھوں میں بس
ایک ہی سوال تھا۔

”کیا تم نے چند روٹیوں کے لئے اپنی چھوٹی بہن کو فروخت
کر دیا ہے؟“

تینوں بہنوں نے کوئی جواب نہیں دیا، انہیں بھوک کی عفریت
سے نجات مل گئی تھی اور تاجر کے دیئے ہوئے سکے گنتے میں مصروف تھیں،
مگر انہیں اپنی چھوٹی بہن کی آنکھوں میں لرزے والی معصوم حسرتیں اور
کانپتے ہوئے سوالات کس طرح نظر آتے؟ آخر لڑکی نظروں سے اوجھل
ہو گئی اور ضرورت کے بے رحم ہاتھ نے خونی رشتوں کو جدا کر دیا۔

عام طور پر یہی روایت مشہور ہے کہ تینوں بڑی بہنوں نے مل کر
چھوٹی بہن کو تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا، مگر بعض روایات میں
یہ بھی درج ہے کہ بھوک سے تنگ آ کر چاروں بہنیں گھر سے نکلیں، وہ
بصرہ چھوڑ کر کسی ایسے شہر میں جانا چاہتی تھیں جہاں ضروریات زندگی میسر
آسکیں، ابھی وہ راستے ہی میں تھیں کہ اچانک کسی گوشے سے ایک قوی
ہیکل شخص نمودار ہوا اور اس نے چھوٹی بہن کو پکڑ لیا۔ اجنبی مرد کے خوف
سے تینوں بہنیں ایک طرف بھاگ کھڑی ہوئیں اور پھر اس سفاک شخص
نے سات آٹھ سالہ معصوم بچی کو بصرہ کے ایک مال دار تاجر عتیق کے
ہاتھوں فروخت کر دیا، اس طرح ایک معصوم بچی اپنے کارواں سے بچھڑ کر
ایک صاحب ثروت انسان کی کنیر بن گئی۔

نوعمر ہونے کے باوجود وہ لڑکی انتہائی مشقت اور ذمے داری کے
ساتھ اپنا کام پورا کرتی اور مالک کو کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیتی،
یہاں تک کہ اسی عالم میں کئی سال گزر گئے، اب اس لڑکی کی عمر بارہ تیرہ
سال کے قریب تھی، جیسے جیسے عمر بڑھتی جا رہی تھی لڑکی کے ذوق عبادت
میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا، گھر کا کام کرنے کے بعد وہ رات رات بھر
عبادت میں مصروف رہتی، پھر صبح ہوتے ہی اپنے آقا کی خوشنودی
حاصل کرنے کے لئے گھر کے کاموں میں مشغول ہو جاتی، آخر شدید
محنت نے اس معصوم جان کو تھکا ڈالا۔

”کیا تو بیمار ہے؟“ لڑکی کے چہرے پر تھکن کے آثار دیکھ کر ایک
دن مالک نے پوچھا۔

لڑکی نے نفی میں آقا کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”کیا میں
اپنے فرائض کی ادائیگی میں کسی کوتاہی کی مرتکب ہو رہی ہوں؟“
مالک نے اس کے کام کی تعریف کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ وہ
اپنی صحت کا خیال رکھے۔

لڑکی نے آقا کا حکم سنا اور سر جھکا دیا مگر اس کے معمولات میں کوئی
کمی نہیں آئی، وہ اجالے میں دنیاوی مالک کی خدمت انجام دیتی اور
اندھیرے میں مالک حقیقی کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتی۔

ایک دن اتفاق سے نصف شب کے قریب آقا کی آنکھ کھل گئی وہ
اپنے کمرے سے نکل کر ٹہلنے لگا، اچانک اس کی نظر کنیر کی کوٹھڑی پر پڑی،
وہاں چراغ جل رہا تھا۔

☆☆

بصرہ میں ایک عابد و زاہد شخص اسماعیل رہا کرتے تھے، ان کی مالی حالت انتہائی شکستہ تھی مگر اپنی فطری قناعت کے سبب کبھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کرتے تھے۔ شیخ اسماعیل کی تین بیٹیاں تھیں جس رات چوتھی بیٹی حضرت رابعہ پیدا ہوئیں شیخ اسماعیل کی بے سرو سامانی کا یہ عالم تھا کہ چراغ جلانے کے لئے گھر میں تیل تک نہیں تھا۔ حضرت رابعہ کی والدہ نے شوہر سے کہا کہ وہ کسی پڑوس سے کچھ پیسے قرض لے لیں، شیخ اسماعیل نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلا یا تھا مگر جب شریک حیات نے بار بار کہا تو آپ رات کی تاریکی میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور پڑوسی کے دروازے پر پہنچ کر دستک دی، پڑوسی گہری نیند سو رہا تھا، اس لئے اس نے دستک کی آواز نہیں سنی۔ شیخ اسماعیل کچھ دیر تک دروازہ کھلنے کے انتظار میں کھڑے رہے مگر جب پڑوسی کے قدموں کی چاپ تک سنائی نہیں دی تو آپ خاموشی کے ساتھ لوٹ آئے۔

حضرت رابعہ بصری کی والدہ نے شوہر کو خالی ہاتھ آتے دیکھا تو پریشان لہجے میں کہا۔ ”کیا پڑوسی نے مدد کرنے سے انکار کر دیا؟“
”کہاں کی مدد اس نے تو دروازہ تک نہیں کھولا۔“ شیخ اسماعیل نے افسردہ لہجے میں فرمایا۔

”بڑی حیرت کی بات ہے۔“ حضرت رابعہ بصری کی والدہ نے اس طرح کہا جیسے انہیں شوہر کی بات پر یقین نہ آیا ہو۔

”آپ کو حیرت کیوں ہے؟“ شیخ اسماعیل نے فرمایا۔ ”جو لوگ ایک دروازے کو چھوڑ کر دوسرے دروازے پر دستک دیتے ہیں ان کا یہی حال ہوتا ہے۔“ یہ کہہ کر آپ اپنے کمرے میں چلے گئے۔

شیخ اسماعیل بہت دیر تک بستر پر لیٹے ہوئے کروٹیں بدلتے رہے، آپ کو پڑوسی کے اس رویے پر بہت دکھ ہوا تھا، اس کے ساتھ ہی اس بات کا بھی نہایت قلق تھا کہ آپ اس کے دروازے پر کیوں گئے تھے؟ یہ ذہنی کشمکش بہت دیر تک جاری رہی اور پھر اسی عالم میں آپ کو نیند آ گئی۔

(باقی آئندہ)

”یہ کنیز ابھی تک جاگ رہی ہے؟“ آقا نے بڑی حیرت کے ساتھ سوچا اور کنیز کے جاگنے کا سبب جاننے کے لئے کوٹھڑی کی طرف بڑھا، دروازہ کھلا ہوا تھا، مالک دبے قدموں اندر داخل ہوا، اب اس کی آنکھوں کے سامنے ایک ناقابل یقین منظر تھا، کنیز سجدے کی حالت میں تھی اور دبی دبی سسکیاں ابھر رہی تھیں، مالک کی حیرت میں کچھ اور اضافہ ہو گیا، وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھا، پھر اس نے کان لگا کر سنا۔ کنیز انتہائی رقت آمیز لہجے میں دعا مانگ رہی تھی۔

”اے اللہ! تو میری مجبوریوں سے خوب واقف ہے، گھر کا کام مجھے تیری طرف آنے سے روکتا ہے، تو مجھے اپنی عبادت کے لئے پکارتا ہے مگر میں جب تک تیری بارگاہ میں حاضر ہوتی ہوں نمازوں کا وقت گزر جاتا ہے، اس لئے میری معذرت قبول فرمالے اور میرے گناہوں کو معاف کر دے۔“

مالک نے کنیز کی گریہ و زاری سنی تو خوف خدا سے لرزنے لگا۔ روایت ہے کہ اس واقعے سے پہلے تاجر عتیق ایک ظالم شخص تھا، اپنے غلاموں اور کنیزوں سے بے پناہ مشقت لیتا تھا اور انہیں پیٹ بھر کر کھانا تک نہیں دیتا تھا، آج رات ایک کنیز کو اس طرح سجدہ ریز دیکھا تو پتھر دل پکھل گیا اور اسے اپنے ماضی پر ندامت ہونے لگی۔ اس لئے قدموں واپس چلا آیا اور رات کا باقی حصہ جاگ کر گزار دیا، پھر صبح ہوتے ہی کنیز کی کوٹھڑی میں پہنچا اور کہنے لگا۔

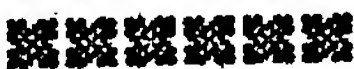
”آج سے تم آزاد ہو، جہاں چاہو چلی جاؤ۔“

”مگر میں تمہاری دی ہوئی قیمت ادا نہیں کر سکتی۔“ کنیز نے حیران ہو کر کہا۔

”میں تم سے کوئی قیمت نہیں مانگتا مگر ایک چیز کا سوال کرتا ہوں۔“ تاجر عتیق لہجے میں عاجزی کا اظہار ہو رہا تھا۔ ”میری طرف سے کی جانے والی تمام زیادتیوں کو اس ذات کے صدقے میں معاف کر دو جس کی عبادت تم راتوں کی تنہائی میں چھپ کر کرتی ہو۔“

”میں نے تمہیں معاف کیا، میرا مالک تمہیں ہدایت دے۔“ یہ کہہ کر کنیز چلی گئی۔

یہ معصوم اور یتیم بچی اور شب بیدار کنیز مشہور عارفہ حضرت رابعہ بصری تھیں۔



مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

کیوں لکھ دیا ہے۔

انہوں نے نابالغ لڑکیوں کی طرح شرماتے ہوئے کہا۔ ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جب کسی نیکی کا ارادہ کرو تو نیکی اسی وقت قبول کر لی جاتی ہے اور کرنا کا تبین اسی وقت نامہ اعمال میں ثواب درج کر دیتے ہیں۔ جب ہم نے حج کا ارادہ کرنے کے بعد لاکھوں روپے برائے حج خرچ بھی کر دیا ہے تو کیا پھر بھی ہم حاجی کہلانے کے حق دار نہیں بنے؟ میں لا جواب سا ہو گیا لیکن پھر بھی میں نے انہیں سمجھانے کے لئے کہا۔

صوفی محترم مسئلہ یہ ہے.....

انہوں نے کھٹ سے میری بات کاٹ دی اور صوفیانہ انداز میں بولے، آپ اس دورِ جدید میں بھی مسائل کی باتیں کرتے ہیں، میں آج سے پہلے بھی دسیوں بار آپ سے یہ کہہ چکا ہوں کہ یہ دور مسائل کا نہیں فضائل کا دور ہے، یہ ایک ایک رن بنانے کا دور نہیں یہ تو چوکے جھٹکے مارنے کا دور ہے، اس دور میں جب دورانِ گشت ایک بار سبحان اللہ کہہ کر انسان جنت کا حق دار بن جاتا ہے تو پھر اس کو مسائل کے انبار اپنے سر پر اٹھانے کی کیا ضرورت ہے، ان کی بات اس قدر عالمانہ مدبرانہ تھی کہ مجھے اپنی چونچ بند کرنی پڑی اور میں اسی وقت فضائل اعمال کا قائل ہو کر رہ گیا۔

جب میں ان کی اس نورانی تقریب میں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ دنیا بھر کے تمام صوفی تمام مولوی اور تمام منشی اور نیم ولی اللہ اپنے ہاتھوں میں پلیٹیں اٹھائے پھر رہے تھے، جی ہاں اس نورانی تقریب میں بھی جو دنیا داری کے رسم و رواج ادا کرنے کے لئے منعقد کی گئی تھی کھڑے کھڑے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا، میں نے دیکھا کہ صوفیوں کی ایک لائن سیخ کے کباب وصول کرنے کے لئے لگی ہوئی تھی، اس لائن میں وہ تمام صوفیا لگے ہوئے تھے کہ جن کا حلیہ دیکھ کر ذریاتِ شیطاں کو بھی پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ صوفی زالزال، صوفی اڈا جاء، صوفی مسکین، صوفی

صوفی الہلال حج کے سفر سے واپس ہوئے تو دنیاوی رسم و رواج کے مطابق انہوں نے احباب و اقارت کو کھانے پر مدعو کیا اور باقاعدہ دعوت نامے اس طرح جاری کئے جس طرح بیاہ شادیوں میں دعوت نامے جاری ہوتے ہیں، ایک دعوت نامہ خاکسار کو بھی موصول ہوا تھا اور دعوت نامہ کے ساتھ ساتھ ان کا فون بھی آیا تھا۔ انہوں نے تقاضہ کیا تھا کہ فرضی صاحب اس دعوت میں آپ کا آنا بہت ضروری ہے، میں نے عرض کیا تھا الحاج صوفی الہلال صاحب میں اس طرح کی دعوتوں میں شرکت نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا، جانتا ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ اس دعوت میں آپ تشریف لائیں۔ اگر آپ تشریف نہ لائے تو میں یہ سمجھوں گا کہ میرا حج قبول نہیں ہوا، ان کی یہ عجیب و غریب دھمکی سن کر میں تڑپ اٹھا اور مجھے تقریب میں پہنچنے کا وعدہ کرنا پڑا، میں تقریب میں کچھ لیٹ پہنچا تو میں نے دیکھا کہ صوفیوں اور مولویوں کا ایک سیلاب تھا جو صوفی الہلال کے گھر امنڈ پڑھا تھا۔ ہمارے حضرات صوفیا اور علماء دعوت کو کتنی اہمیت دیتے ہیں اس کا اندازہ اس تقریب سے ہو رہا تھا۔

حج ایک عبادت ہے اس عبادت کی ادائیگی کے بعد دعوتیں کیوں کی جاتی ہیں اور اپنے نام کے شروع میں حاجی اور الحاج جیسے پر تکلف الفاظ کیوں لکھے اور بولے جاتے ہیں، اس کا جواب مجھے آج تک نہیں مل سکا۔ جواب نہ ملنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جن لوگوں کو اس بات کا جواب دینا چاہئے تھا وہ خود اس ”مرض“ میں مبتلا تھے اور حج کرنے کے بعد خود کو الحاج لکھنے اور کہلانے کا داعیہ رکھتے تھے۔ صوفی الہلال کے ذوق و شوق کا عالم تو یہ تھا کہ جب یہ حج کے سفر پر جا رہے تھے انہوں نے اپنے بیگ اور اپنے بریف کیس پر حج کرنے سے پہلے ہی ”الحاج صوفی الہلال“ لکھ دیا تھا۔ میں بھی انہیں چھوڑنے ایئر پورٹ تک گیا تھا، میں نے ان کا سامان دیکھ کر ان سے کہا تھا کہ ابھی تو آپ نے حج کا ارادہ کیا ہے، ابھی آپ حاجی نہیں بنے ہیں تو پھر آپ نے پیشگی خود کو ”الحاج“

صوفی الہلال میری بات کاٹ کر بولے۔ آئیے فرضی صاحب پہلے اپنے پیٹ کا حق ادا کر دیجئے پھر بعد میں حقوق العباد پر غور و فکر کریں گے۔

ان کے مخلصانہ مشورے کے بعد میں سلاد کی پلیٹ کی طرف بڑھا تو مجھے دھچکا لگا کہ سلاد تو نمٹ چکی تھی وہاں تو صرف گاجر کے کچھ ٹکڑے پڑے ہوئے تھے جو بے چارے اس بات کی شکایت کر رہے تھے کہ انہیں سلاد کے شائقین نے نظر انداز کر دیا تھا، مجھے ان پر رحم آیا، میں نے چند ٹکڑے اٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھ لئے۔

صوفی صواد صواد سلاد کی پلیٹ کا یہ حشر دیکھ کر بولے۔ اس قوم کو سلیقہ نہیں ہے۔

صوفی جی اگر ہم ذرا پہلے آ جاتے تو ہم بھی لوٹ کھسوٹ سے ہار نہیں آتے۔ اکابرین نے سلاد کے بارے ہی میں صدیوں سے پہلے یہ فرما دیا تھا کہ پہلے آئیے پہلے پائیے اور مسلمانوں کی دعوتوں میں نفسا نفسی کا عالم ہوتا ہے یہاں کون کس کی پرواہ کرتا ہے آپ اُدھر دیکھ لیجئے کہ چاٹ والی قطاروں میں لوگ کس طرح مارا ماری کر رہے ہیں، ہر شخص اس طرح چاٹ پر ٹوٹ رہا ہے کہ جیسے وہ پہلی اور آخری بار چاٹ کھانے کی فعلیت سے بہرہ ور ہو رہا ہے، صوفی جی اس طرح کی محفلوں میں ہمت مردانہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر یہاں بھی ہم اپنی داڑھیوں اور کتوں کی عزت بچانے میں لگ جائیں تو پھر محرومی کے سوا اور کچھ ہاتھ نہیں لگے گا۔

چلئے پھر پانی پتاشوں پر حملہ آور ہوتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ان کے منہ میں پانی سیل رواں کی طرح آ رہا تھا، مجھے ان پر رحم بھی آیا لیکن میں نے عرض کیا کہ میں محفلوں میں چاٹ بازی کرنے کا عادی نہیں ہوں۔ کیا فرضی بھائی! آپ کو چاٹ کھانے کا شوق نہیں ہے۔ بہت زیادہ شوق ہے لیکن میں چاٹ اسی جگہ کھانا پسند کرتا ہوں جہاں میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہ ہو۔

سبحان اللہ۔ انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا، اس میں کیا حکمت ہے؟

دراصل ”میں نے کہا“ اللہ میاں کسی کا مذاق نہیں اڑاتے، باقی دوسرے دیکھنے والوں کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کب کس کے لتے لے لیں اور کب کس کی کھاٹ کھڑی کر دیں۔

بھلا، آپ پر کون انگلی اٹھا سکتا ہے، آپ کی تعریف تو اہل بدعت

قالوبلی، صوفی بل من مزید، صوفی شہوت، مولوی جان ہند، منشی تریاق علی، منشی مردارید وغیرہ اپنی شرعی داڑھیوں سمیت لائن میں اس طرح کھڑے ہوئے تھے جیسے اس رزق حلال کی تلاش میں ہوں جو مفت ہٹ رہا ہو، یہ سب حضرات اس طرح نیت ہاندھے کھڑے تھے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ قطار میں لگے ہوئے تھے کہ انہیں اپنی داڑھیاں کھجانے کی بھی فرصت نہیں تھی۔

صوفی الہلال مجھے دیکھ کر چمک اٹھے اور بولے۔ فرضی صاحب بس آپ آگئے تو میرا ج قبول ہو گیا۔

صوفی جی، میرا اپنا خیال تو یہ ہے کہ آپ کا ج اسی وقت قبول ہو گیا تھا جب آپ شکم مادر میں تھے۔ یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ ”انہوں نے تعجب کا اظہار کیا۔

میں بولا۔ کیا آپ کا عقیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے، وہ صدیوں پہلے بھی اس بات کی خبر رکھتا ہے کہ کون کہاں پیدا ہوگا اور کون حاجی بنے گا اور کون پاجی۔ صوفی جی! میرا کہنا تو یہ ہے کہ عبادت کی توفیق اسی کو دی جاتی ہے جس کی عبادت کو قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا جاتا ہے۔

یہی تو وہ باتیں ہیں جن کی بنا پر آپ کو مدبر وقت مانا جاتا ہے۔

لیکن صوفی جی، اپنے دامن میں اتنا بہت سارا تدبر رکھتے ہوئے بھی میں ابھی تک امیر الہند نہیں بن سکا جب کہ میرے دیکھتے دیکھتے کئی لوگ امیر الہند بن گئے اور میں حسرت بھری نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

صبر کریں۔ ”وہ بولے“ ایک دن آپ امام الہند بنیں گے۔

لیکن امام الہند تو مولانا ابوالکلام آزاد کو کہا جاتا ہے۔

فرضی صاحب! جب ہمارے ہندوستان میں کئی امیر الہند ہو سکتے ہیں تو کئی امام الہند کیوں نہیں ہو سکتے، اس بارے میں کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرح متین کیا کسی ایک فرد واحد کی اجارہ داری کسی ایک لقب پر شرعاً جائز ہے؟

ابھی ہماری بات چیت چل ہی رہی تھی کہ صوفی صواد صواد آ کر مخل ہو گئے اور کہنے لگے۔

کیا چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں؟

کچھ نہیں۔ ”میں نے کہا“ آپ جیسے حضرات مدبرین کے مستقبل کے بارے میں غور و فکر کر رہے تھے کہ ان اچھے دنوں میں آپ پر کیا گزرے گی جو آئندہ پیش آنے والے ہیں۔

بھی کرتے ہیں، میں نے کئی بدعتیوں کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی چوکھٹ پر کئی بار سجدہ سہو کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

وہ تم نے دیکھا ہوگا۔ لیکن میرے ساتھ ایک بار ایسا ہوا کہ میں کسی گلی کے کٹڑ پر پانی بتاشوں سے محفوظ ہو رہا تھا اور مجھے گرد و پیش کی خبر نہیں تھی اس وقت میرے ایک شناسا کی نظر مجھ پر پڑ گئی، میرے قریب آ کر بولے، ماشاء اللہ تو آپ اس گلی میں خرمستیاں کرتے ہیں۔

معاذ اللہ، انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔ پھر کیا ہوا۔ کیا ہوتا، بتاشہ منہ میں جانے سے پہلے مارے شرم کے پھٹ گیا، واڑھی پر تو جو گزری وہ تو گزری ہی لیکن میرا دامن بھی اچھا خاصہ داغدار ہوا اور میں اپنی شرمساری کو چھپانے میں بھی پوری طرح ناکام رہا، اس کے بعد میں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ چاٹ ایسی جگہ کھانی چاہئے کہ جہاں کرانا کاتبین کو بھی بھٹک نہ پڑے۔

لیکن فرضی بھائی ذرا اُدھر دیکھئے، انہوں نے اسی طرف اشارہ کیا جہاں صف بہ صف کھڑے ہوئے علماء کرام چاٹ سے محفوظ ہو رہے تھے۔ صوفی یا قوت تو اس طرح پل رہتھے کہ جیسے یہ ان کی زندگی کا آخری چانس ہو، وہ کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کر رہے تھے، ان کی یہ کیفیت دیکھ کر میں نے باقاعدہ خود کو ملامت کی اور مجھے بزرگوں کے اس مقولے کی تائید کرنی پڑی کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔

میں اپنی پلیٹ میں گاجر کے چند ٹکڑے لے کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور اس بات کا انتظار کرنے لگا کہ کوئی جاننے والا آئے اور مجھ پر رحم کھا کر میری پلیٹ اٹھا کر لے جائے اور اس کو ہری بھری کر کے مجھے لوٹا دے، لیکن وہاں تو نفسا نفسی کا عالم تھا۔ ہر شخص کو صرف اپنی فکر تھی۔ اور ہر فرد صرف اپنی پیٹ پوجا میں مصروف تھا، اس دوران صوفی صواد صواد بھی لاپتہ ہو گئے، پھر جب دفعتاً میری ان پر نظر پڑی تو میں نے انہیں دیکھا کہ وہ کلو واشربوا میں مشغول تھے اور اس طرح کھا رہے تھے کہ جیسے فرقہ پرستوں کا انتقام بریانی اور قورمے سے لے رہے ہوں، اس وقت میں پوری طرح یہ سمجھ گیا کہ میں کتنا بھی تیس مارخاں کیوں نہ ہوں لیکن میں قوم مسلم کی محفلوں میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ نعمتوں سے استفادہ کرنے کا اہل نہیں ہوں۔ میری مشکل یہ ہے کہ میں متقی بھی نہیں ہوں، بس ایک بے وجہ کی شرم ہے جو مجھے ہر محفل میں پیش قدمی سے روکتی ہے، میں ان مولویوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا جو نہایت خشوع

و خضوع کے ساتھ اکل و شرب میں مصروف تھے اور جنہیں دیکھ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ یہ قوم شاید کھانے کے لئے ہی پیدا کی گئی ہے۔ اور ان کا مقصد حیات پیٹ اور پلیٹ ہی ہے، میرے پیٹ میں جو ہے کو در ہے تھے، میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ میں ان کھانے والوں کو ہی کھا جاؤں گا کہ ”صوفی تابڑ توڑ میرے قریب آ کر بولے۔“ اماں فرضی صاحب اگر اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہو گے تو کس طرح بات بنے گی۔

بھئی مجھے تو شرم آتی ہے۔ ”میں نے کہا۔“ اس طرح کی تقریبات میں شرم کو بالائے طاق رکھ کر آنا چاہئے، یہاں تو جو ہاتھ بڑھادے بس جام و سبوا سی کے ہیں، صوفی نمکین کو دیکھئے، اُدھر دیکھئے جہاں سے لوگ بے تحاشہ کھانا لے رہے ہیں، بیچارے حیرتاک نظروں سے کھانے کو دیکھ رہے ہیں لیکن کھانا لینے کی ہمت نہیں جٹا پارہے ہیں وہ بھی آپ ہی کی طرح شرم رہے ہیں اور لوگ انہیں روندتے ہوئے اور دھکیلتے ہوئے گزر رہے ہیں، ان پر کوئی رحم کھانے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔

جی ہاں میں بڑبڑایا، جب لوگ کھانے میں مشغول ہوتے ہیں اس وقت رحم کھانے کی گنجائش ہی کہاں ہوتی ہے۔

چلے اٹھئے، صوفی تابڑ توڑ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا، چلے میں آپ کی مدد کرتا ہوں، آپ بھی کسی لائن میں لگ جائیے ورنہ کھانا ختم ہو جائے گا اور آپ بھوکے رہ جائیں گے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس وقت محلے کا ایک لڑکا آیا اور اس نے کہا بھی لاتا ہوں آپ کے لئے کھانا، آپ کیا کھانا پسند کریں گے وچ یا نون وچ۔

بیٹا نون وچ لاؤ۔ ”میں نے اپنی شرم اتارتے ہوئے کہا۔“ وچ کھا کر کیا اپنی عاقبت خراب کرنی ہے۔

صوفی تابڑ توڑ بولے، اگرچہ میں خوب سیر ہو کر کھا چکا ہوں، لیکن اچھا نہیں لگے گا کہ آپ تنہا کھاؤ، میں تھوڑا آپ کا ساتھ دوں گا۔ یہ کہہ کر وہ برابر والی کرسی پر بیٹھ گئے، چند لمحوں کے بعد صوفی الہلال ہماری طرف بڑے اور بولے۔ فرضی صاحب! کیا آپ نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔ کیسے کھانا، میں فقیروں کی طرح پلیٹ اٹھائے نہیں پھر سکتا۔

”میرے لہجے میں ناگواری تھی“ جب سے یہ طرز دعوت ہمارے سماں میں شروع ہوا ہے، ہم جیسے شریف لوگوں کی مس ماری گئی ہے، میں تو کتنی ہی تقریبات سے فقرہ وفاقہ کے ساتھ واپس آ جاتا ہوں۔

اب کیا کریں، فرضی صاحب۔ "صوفی الہلال بولے۔" زمانہ کے ساتھ چلتا پڑتا ہے، لوگ بیٹھ کر کھانے کو اب دقیا نویت سمجھتے ہیں، میں نے بہت چاہا کہ بیٹھ کر کھانے کا اہتمام کروں لیکن میرے بچے نہیں مانے۔

جی ہاں، اس دور میں ایک عذاب یہ بھی ہے کہ جب اولاد کا قد نکل جاتا ہے تو باپ ان سے بہر اعتبار چھوٹا ہو جاتا ہے، اس کی حیثیت گھر میں شو بوائے کی رہ جاتی ہے، کہنے کو تو وہ گھر کا چودھری ہوتا ہے لیکن اس کی اوقات دو کوڑی کی بھی نہیں ہوتی اور وہ بیوی جو ہمیشہ شوہر کی اطاعت کرتی ہے وہ بھی اپنی اولاد کے پر نکلنے کے بعد اولاد ہی کی ہاں میں ہاں ملاتی ہے، خیر کچھ بھی سچی جج کے بعد اس طرح کی دعوت فرض اور سنت دونوں کا مذاق اڑاتا ہے، آپ دنیا کو خوش کر لیں لیکن اس طرح کی دعوتوں سے اللہ اور اس کے رسول خوش ہونے والے نہیں ہیں۔

ہماری ٹیبل پر کھانا آگیا تھا لیکن میرا موڈ خراب ہو گیا تھا، کھانے کے بعد صوفی اذاجاء سے ملاقات ہوئی وہ تو اتنا کھا چکے تھے کہ ان سے بولا نہیں جا رہا تھا انہوں نے بڑی محنت سے الفاظ منہ سے نکالے اور یہ اطلاع دی۔

واضح رہے کہ لفافے بھی چل رہے ہیں اور ہم لفافہ لانا بھول گئے۔ یہاں لفافے کیوں چل رہے ہیں؟

اس لئے تاکہ جج پر جو بھی خرچ ہوا ہے اس میں سے کچھ تو واپس آئے، یہ کہہ کر صوفی اذاجاء زور سے ہنسنے لگے کہ ان کے منہ سے پانی کی چھینٹے کئی حاضرین کے کپڑوں تک پہنچیں۔

میں صوفی اذاجاء سے رخصت ہو کر صوفی الہلال کی خدمت میں پہنچا وہ اس وقت شہر کی مشہور شخصیت مفتی عجیب الحسن سے محو گفتگو تھے، مجھے دیکھ کر بولے۔ فرضی صاحب ان سے ملنے یہ ہیں مفتی عجیب الحسن صاحب لاٹانی، ان کے غداوی کی دھوم عرش الہی تک ہے، خواہوں میں آ کر فرشتے ان سے مشورہ کرتے ہیں، ان ہی کے مشوروں کے بعد جنت کی حوروں نے بہشت میں برقعہ اوڑھنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے آپ کے اعتراض کے بعد ان سے رجوع کرتا تھا اور پوچھا تھا کہ کیا کھڑے ہو کر کھانا شرعاً جائز ہے، اب اس سوال کا جواب حضرت مفتی صاحب کی زبانی ہی سنئے۔ فرمایا مفتی صاحب صوفی الہلال یہ کہہ کر چپ ہو گئے اور مفتی عجیب الحسن نے بولنا شروع کیا۔

برخود دار، ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ یہ امت کی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی، اجماع امت کی ایک مشہوری بات ہے، آج کل بھی کا حال یہ ہے کہ وہ کھانا کھڑے ہو کر کھانا پسند کرتے ہیں، آپ کی بھی قریب میں دیکھ لیجئے بیٹھ کر کھانا تناول کرنے والے انکا نکالوں گے اور کھڑے ہو کر کھانے والوں کی تعداد اکثریت میں ہوگی اور اکثریت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، یہ مجمع صوفیوں اور مولویوں کا مجمع ہے کیا آپ نے کسی کو کھڑے ہو کر کھانا کھاتے ہوئے شرمندہ دیکھا، یہ سب لوگ دین اسلام سے محبت کرتے ہیں، ان کے حلیوں کو دیکھ کر جنت کی حوروں کو بھی شرم آ جاتی ہے اور فرشتے احساس کتری کا شکار ہو جاتے ہیں، اس لئے میں عرض کروں گا کہ اب اس طرح کے مسائل میں ہمیں نرم گوشے اختیار کرنے چاہئیں اور سوادِ اعظم کے ساتھ چلتا چاہئے اور میں تو اب خود کھڑے ہو کر کھانا کھاتا ہوں تاکہ کھڑے ہو کر کھانا کھانے والے خواہ مخواہ کی شرمندگی سے دو چار نہ ہوں۔

میں نے پوچھا اور ایسی محفلوں میں لفافہ مجھے دینے کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

ہم تو لفافہ کبھی نہیں دیتے لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ لفافہ لینے دینے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی خوشی سے کچھ پیش کر دے تو اس میں شرما کیا مضائقہ ہے؟

حضرت "میں سمجھتا سا گیا" اگر کوئی شخص خوشی سے رشوت دے تو کیا جائز ہے؟

بھئی، ہم نے آپ کے بارے میں پہلے بھی بہت سنا ہے کہ آپ بحث بہت کرتے ہیں اور ہم شرعی معاملوں میں بحث کے قائل نہیں، کیا آپ نے آج تک یہ نہیں سنا کہ فلسفی کو بحث کے اندر خدا ملتا نہیں، جہاں تک رشوت کی بات ہے کہ تو اس کو نام بدل کر لیا دیا جاسکتا ہے اور ایسی مبارک مجلسوں میں رشوت جیسی باتوں کا ذکر کرنا شرعی منع ہے۔ اچھا بھائی ہمیں اجازت دو اور آپ ان جیسے لوگوں سے نمویہ کہہ کر صوفی عجیب الحسن چلتے بنے۔

میں سوچنے لگا کہ جب سے کلی کلی مفتی بنائے جانے لگے ہیں بیچارے فقہ و شریعت کرکٹ کی گیند بن کر رہ گئے، اسے جتنا چاہا اچھا اور چاہے جہاں پھینکو۔

میں نے پانچ سو روپے کا نوٹ صوفی الہلال کی طرف بڑھاتے

بیگم! نہیں، یہ لوگ کچھ بھی سہی ان سے اچھے لوگ اب پیدا نہیں ہو سکتے۔ صوفی یا ایہا الذین آمنو کے بارے میں تو کئی فرشتوں نے تحریری طور پر یہ گواہی دی ہے کہ ان کے صغیرہ اور کبیرہ تمام گناہ معاف کر دیئے گئے اور ان کو باقاعدہ گناہ کرنے کا حکم دیا گیا اس یقین دہانی کے ساتھ کہ آپ جوں جوں گناہ کرو گے دوسروں تمہارا مرتبہ بلند ہوگا، اولیاء کی یہی شان ہوتی ہے، گناہ اور خطائیں ان کی پاکیزگی اور تقدس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

اپنے دوستوں کے بارے میں آپ کی مبالغہ آمیزی، بد عقیدگی کی سرحدوں کو چھو لیتی ہے۔ ”بانو نے منہ بناتے کہا“ میں آپ کے سب دوستوں سے بخوبی واقف ہوں، ان میں کئی تو ایسے ہیں کہ جن میں انسانیت بھی نہیں ہے اور کئی ایسے ہیں جو صرف کھاتے پینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور کئی ایسے ہیں جن کا مشغلہ صرف عشق بازی ہے، میں کیسے مان لوں کہ ان جیسے اچھے لوگ پیدا ہی نہیں ہو سکتے۔

بیگم، سچ یہ ہے کہ میں اگر اپنے چندے ماہتاب چندے آفتاب قسم کے دوستوں کے بارے میں مبالغہ آمیزی کرتا ہوں تو تم ان میں عیب ثابت کرنے میں مبالغہ کرتی ہو، تم تو میرے ان دوستوں کے تقوے میں بھی شبہ کرتی ہو جن کی پیری مریدی کی گونج سعودی عرب کے جنگلوں تک پہنچ گئی ہے اور جن سے ایک منٹ کی ملاقات کرنے کے لئے جنات قطار در قطار روزانہ سورج نکلنے سے پہلے ان کے دروازے پر کھڑے رہتے ہیں اور جنت کی حوریں با وضو ہو کر ان کے خوابوں میں آتی ہیں۔

بانو نے کہا۔ آپ کی بھلی چلائی، آپ تو صوفی یلغار کی بھی تعریفوں کے پل باندھتے ہیں جب کہ انہوں نے عین بڑھاپے میں کئی لڑکیوں کو دن دھاڑے چھیڑ کر تمام صوفیاء کرام کی عزتوں کا کچرا کر دیا تھا۔

کب — کہاں — کس وقت۔ ”میں آگ بگولا ہو گیا“ دو سال پہلے خالہ طمطراق کی بیٹی کی شادی میں انہوں نے سلطنت آپا کی لڑکی مس زہرہ کا ہاتھ پکڑ کر باقاعدہ اظہار عشق کر دیا تھا جب کہ وہ ان کی نواسی کے برابر تھی۔

وہ صرف الزام تھا، صوفی یلغار اس کا ہاتھ پکڑ کر صرف دیکھنا چاہتے تھے کہ اتنے نرم اور خوبصورت ہاتھ کس طرح بنائے گئے، وہ قدرت خداوندی پر دوبارہ ایمان لانا چاہتے تھے، لڑکی نادان تھی اس نے شور مچا دیا اور کچھ چھپوڑے لوگوں نے نہ صرف یلغار کی داڑھی دیکھی نہ ان کا ٹخنوں

ہوئے کہا۔ معاف کیجئے گا گھر میں افادہ موجود نہیں تھا۔

انہوں نے نوٹ جیب میں رکھتے ہوئے کہا، اس تکلف کی ضرورت ہی کیا تھی، آپ کا تو آجانا ہی میری خوش نصیبی ہے۔

میں ان سے رخصت ہو کر گھر پہنچا تو حسب مزاج بانو نے پوچھا، کیسی تھی حج کی تقریب؟

کیسی ہوتی، واڑھیاں کھیت میں چنے کی درختوں کی طرح لہرا رہی تھیں اور شیر و انیاں اپنے آپے میں نہیں تھیں۔

افو، ماشاء اللہ۔ سبھی دوستوں سے ملاقات ہو گئی ہوگی، صوفی دلدل تھے؟

صوفی دلدل اور صوفی شغل تو مجھے نظر نہیں آئے باقی تمام احباب پوری طرح دندنا رہے تھے۔ صوفی زلزال نیلی رنگ کی شیردانی میں تھے اور شاید بیوٹی پارلر سے سچ دھج کر آئے تھے۔ بانو میں سمجھ نہیں پاتا کہ ایسی تقریبات میں لوگ معشوق بن کر کیوں آتے ہیں۔

عورتیں بھی ہوں گی نا۔ ”بانو کے لہجے میں طنز تھا۔“ ضرور ہوں گی لیکن مجھے کوئی عورت نظر نہیں آتی، شاید ان کا انتظام کہیں اور ہو۔

جب عورتوں کا انتظام کہیں الگ تھلگ تھا۔ ”بانو نے کہا۔“ تو پھر ان صوفیوں اور مولویوں کے بن ٹھن کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔

بیگم پتہ نہیں۔ میں تو اب یہ محسوس کرتا ہوں کہ مردوں کے لئے بھی اب میک اپ لازمی ہو گیا ہے، خضاب تو سبھی کرنے لگے ہیں۔

صوفی کرامت علی پورے ستر سال کے ہو گئے ہیں لیکن خضاب اس طرح کر کے آئے تھے کہ جیسے اسی سال بالغ ہوئے ہوں، دراصل خربوزہ

خربوزہ کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے، اب مولویوں کا بھی یہ عالم ہے کہ ایک سرے کی، یکھا، یکھی لباس کی نقل بھی کر رہے ہیں اور اتار چڑھاؤ کی

بھی۔ صوفی تاشقند گلابی رنگ کی شیردانی پہنے ہوئے تھے۔ بیگم یہ سب نئے زمانہ کے صوفی ہیں، وہ زمانہ تو اب لد گئے، جب صوفی لوگ گدڑیاں

پہنا کرتے تھے اور جو کی روٹیاں کھا کر زندگی گزارتے تھے، اب تو حال یہ ہے کہ جسم پرایسٹ کلر مین قسم کا لباس اور منہ میں گھی شکر۔

ان صوفیوں سے آپ کو عبرت لینی چاہئے۔ ”بانو منہ بنا کر بولی۔“ آپ ہی ان کے گن گاتے ہیں، میرا بس چلے تو میں ان سب کو کوو

ادامت کی گھاٹیوں میں بند کر دوں۔

تک لٹکا ہوا کرتا بس انہیں بدنام کر دیا، جانتی ہو مارے شرم کے وہ کئی مہینوں تک گھر سے باہر نہیں نکلے، معتبر قسم کے راویوں کا کہنا ہے کہ بنا کردہ گناہوں کی معافی مانگنے کے لئے انہوں نے دن رات تہجد کی نماز پڑھی ہے اور اللہ سے یہ تک کہہ دیا ہے کہ آپ ایسی لڑکیاں پیدا ہی کیوں کرتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر لوگوں کے ذہن بھٹکتے ہیں اور انہیں چھوٹے کو جی کرنے لگتا ہے۔

اور منشی مروارید کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے کہ انہوں نے گلاب بیگم کے نام ایک خط چلتا نہیں کر دیا تھا جس میں یہ جھوٹ بولا گیا تھا کہ میں تمہیں سو سال سے چاہتا ہوں، میں نے بہت برداشت کیا ہے اور جب عشق کا پانی سر سے اوپر ہو گیا ہے اور میں پوری طرح ڈوب چکا ہوں تو یہ خط لکھنے کی جرأت کر رہا ہوں، کتنی غلط بات تھی اور کتنی شرمناک حرکت تھی۔ گلاب بیگم کے شوہر وہ محلہ ہی چھوڑ کر چلے گئے تھے کہ اب نہ جانے کون سا فتنہ کھڑا ہوا اور ہماری بدنامی ہو۔

میں تو آپ سے یہ کہتی ہوں کہ اپنے دوستوں کی کچھ چھٹائی کرو، ان میں جو اچھے ہیں ان سے دوستی رکھو اور جو آوارہ اور اوباش قسم کے ہیں ان سے پیچھا چھڑالو۔

بیگم! میں تمہاری بات مان تو لوں لیکن کڑوا سچ تو یہ ہے کہ تم میرے کسی بھی دوست کی کبھی تعریف نہیں کرتیں، ان میں کچھ تو ایسے ہوں گے کہ جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہوگا۔

مولوی کلفام کو امیر الہند کا خطاب مل چکا ہے ان کے بارے میں تم کیا کہو گی، تم تو ان میں کیڑے نکال دو گی جب کہ ایک خلقت ان کے پیچھے چلتی ہے اور بد بر قسم کے لوگ ان کا دامن نہ چھوڑ کر وضو کرتے ہیں۔

میں ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی۔ ”بانو نے کہا“ اس لئے میں ان کے بارے میں اپنی کسی رائے کا اظہار نہیں کر سکتی، لیکن اتنا ضرور کہوں گی کہ ابھی تک میں نے ان کے کسی برے کارنامے کے بارے میں کچھ نہیں سنا تو وہ اچھے ہی ہوں گے لیکن آپ کے جن دوستوں کی حقیقت سے میں واقف ہوں جب آپ ان کے سروں پر خواہ مخواہ کے سہرے باندھتے ہیں تو مجھے بہت کوفت ہوتی ہے۔

اچھا بتاؤ۔ منشی امرود بخش کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ ان کی شادی کو ۲۰ سال ہو گئے ہیں، انہوں نے آج تک اپنی بیوی کو بھی نہیں

چھیڑا وہ بیوی کے ساتھ خلوت میں زیادہ دیر تک بیٹھنے کو تقوے کے خلاف سمجھتے ہیں۔

وہ جن کی داڑھی چنگی ہے، جو کھجور کی ٹہنی کی طرح چک چک کر چلتے ہیں۔ ”بانو نے کہا“ شاید وہی۔
وہ تو بالکل ہی بے وقوف ہیں، انہیں دیکھ کر تو مجھے شیخ جلی پاہ آ جاتا ہے۔

یہی تو مشکل ہے میرے دوستوں میں جو اچھے خاصے کردار کے لوگ ہیں وہ تمہیں شیخ جلی دکھائی دیتے ہیں، کم سے کم تم ان کی تو تعریف کر دیا کرو۔ بیگم! سچ بات یہ ہے کہ تمہیں میرے دوستوں کی نہ برائی برداشت ہے اور نہ اچھائی۔

میں آپ سے یہ پوچھتی ہوں کہ حج کر کے اترانا اور حج کے بعد دنیا بھر کی دعوتیں کرنا، کیا کوئی اچھی بات ہے، یہ تو ریا کاری ہے اور ایک طرح کا چھپور پن ہے۔

بیگم، ایسا تو سبھی کر رہے ہیں، حاجی لوگ حج کو جاتے وقت بھی اور حج سے واپس آنے کے بعد بھی دعوتیں کرتے ہیں اور ان کے رشتے دار بھی ان کی دعوت کرتے کرتے نہیں تھکتے۔

آپ تو نشانہ صرف میرے دوستوں کو بناتی ہو، دعوتوں کی وبا تو اب عام ہے اور ریا کاری تو اب سبھی کا طرہ امتیاز بن چکی ہے۔
ایک دن بھائی صاحب فرما رہے تھے۔ بانو نے مولانا حسن الہاشمی کا ذکر چھیڑا

دیکھو بانو بھائی صاحب کا ذکر مت کرنا میرا موڈ مزید خراب ہو جائے گا، تم جانتی ہو کہ میں ان کی تعریف برداشت نہیں کر سکتا۔ اس نے اس ماہ پھر میری تنخواہ کاٹ لی ہے۔

جب تم غیر حاضریاں کرو گے تو تنخواہ تو کٹے ہی گی۔
اس ٹوک جھونک میں کافی وقت برباد ہو گیا، لیکن نہ میں بانو کو مطمئن کر سکا اور نہ بانو مجھے مطمئن کر سکی۔

پیارے قارئین! میں کتنا قابل رحم ہوں، لے دیکے ایک بیوی ہے اور وہ بھی میری ہمنوا نہیں، کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا، میرا بیوی سے والہانہ عشق اور میری یہ درگت! اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ!
(یار زندہ صحبت باقی)

جنات کی باتیں

گھروں میں رہنے والے جنات

جنات سانپ کی شکل بدل کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں اسی لئے نبی کریم ﷺ نے گھروں میں رہنے والے جنات کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مقتول کوئی مسلمان جن ہو۔ صحیح مسلم میں ابو سعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”مدینہ میں جنوں کی ایک جماعت ہے جو مسلمان ہو چکی ہے جو شخص ان میں سے کسی کو دیکھے تین مرتبہ اسے نکلنے کے لئے کہے، اگر اس کے بعد نظر آئے تو اسے قتل کر دے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔“

ایک صحابی نے گھروں میں رہنے والے کسی سانپ کو قتل کر دیا تھا اسی میں ان کی موت ہو گئی۔ مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا کہ: ابو سائب ابو سعید خدری سے ملاقات کے لئے ان کے گھر آئے، اس

وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے، ابو سائب کہتے ہیں کہ میں اس انتظار میں بیٹھ گیا کہ وہ نماز ختم کر لیں، اتنے میں مجھے گھر کے ایک گوشہ میں رکھی کھجور کی سوکھی شاخوں میں حرکت محسوس ہوئی دیکھا تو وہاں ایک سانپ

تھا میں اس کو مارنے کے لئے بڑھا تو ابو سعید خدری نے اشارہ سے بیٹھ رہنے کے لئے کہا میں بیٹھ گیا جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کر کے کہا: اس کمرہ کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے

کہا ہاں! انہوں نے کہا: اس میں ایک جوان رہتا تھا جس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، ابو سعید خدری نے کہا ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ خندق کھودنے نکلے وہ نو جوان روزانہ دوپہر کو نبی ﷺ سے اجازت لے

کر اپنے گھر جاتا تھا، ایک دن اس نے اجازت لی، نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اپنا ہتھیار ساتھ میں رکھ لو میں تمہارے سلسلہ میں بنو قریظہ سے مطمئن نہیں ہوں، جوان نے اپنا ہتھیار ساتھ لے لیا پھر گھر آیا تو

دیکھا کہ اس کی بیوی دو دروازوں کے بیچ کھڑی ہے ان کو غیرت آئی اور وہ اپنی بیوی کو مار ڈالنے کے لئے نیزہ لے کر لپکا، عورت نے کہا:

نیزہ مت نکالو پہلے گھر میں جا کر دیکھو میں کیوں نکلی ہوں؟ وہ گھر میں گیا تو دیکھا کہ ایک بڑا سانپ بستر پر کنڈلی مارے بیٹھا ہے۔ اس نے سانپ پر نیزہ سے حملہ کیا اور اسے نیزہ میں لپیٹ کر باہر لے آیا اسی میں سانپ نے جوان کو ڈس لیا، معلوم نہیں دونوں میں سے پہلے کون مرا آیا سانپ یا وہ جوان؟ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ ماجرہ بیان کیا اور آپ ﷺ سے درخواست کی کہ اللہ سے دعا کر دیجئے کہ وہ زندہ ہو جائے، آپ نے فرمایا: ”اپنے ساتھی کے لئے مغفرت کی دعا کرو“ پھر فرمایا: ”مدینہ میں کچھ جنات رہتے ہیں جو اسلام لا چکے ہیں اگر تم لوگ ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے نکلنے کا کہو، اس کے بعد نظر آئے تو مار ڈالو اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔“

تنبیہات

۱۔ یہ حکم یعنی ان حیوانات کو قتل کرنے کی ممانعت سانپ کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے حیوان کے لئے نہیں۔

۲۔ ہر سانپ کو مارنے کا حکم نہیں ہے بلکہ صرف گھروں میں نظر آنے والوں کو، گھر سے باہر سانپ نظر آئیں ان کو مار ڈالنے کا حکم ہے۔

۳۔ گھروں میں رہنے والے سانپ نظر آئیں تو ہم انہیں نکلنے کے لئے کہیں گے یعنی یوں کہیں: تمہیں اللہ کی قسم ہے اس گھر سے نکل جاؤ اور ہمیں اپنی شرارت سے محفوظ رکھو ورنہ تمہیں مار دیا جائے گا۔ اگر وہ تین دن کے بعد نظر آئے تو مار ڈالنا چاہئے۔

۴۔ تین دن کے بعد اس کو مارنے کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں یہ یقین ہو چکا ہوگا کہ وہ مسلمان جن نہیں ہے اگر وہ وہی ہوتا تو گھر چھوڑ دیتا۔ اگر وہ حقیقی اژدھایا کافر اور سرکش جن ہو تو قتل کا مستحق ہے اس لئے کہ

گھر والوں کو اس سے تکلیف اور دھشت ہوتی ہے۔

۵۔ گھر میں رہنے والے سانپوں میں ایک قسم ایسی بھی ہے جن کو

اللہ کے نیک بندوں پر شیطان کا تسلط نہیں

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اتنی طاقت نہیں دی کہ وہ لوگوں کو کمراسی اور کفر پر مجبور کر سکے۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ بنی اسرائیل: ۶۵

یقیناً میرے بندوں پر تجھے کوئی اقتدار حاصل نہ ہوگا اور جو کل کے لئے تیرا رب کافی ہے۔

نیز فرمایا:

وَمَا كَانَ لَهُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُوْمِنُ بِالْآخِرَةِ مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِي شَكٍّ (سبا: ۲۱)

”ابلیس کو ان پر کوئی اقتدار حاصل نہ تھا مگر جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ کون آخرت کا ماننے والا ہے اور کون اس کی طرف سے شک میں پڑا ہے۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان کے پاس ایسا کوئی راستہ نہیں جس سے وہ نیک بندوں پر مسلط ہو سکے نہ حجت کا نہ طاقت کا، شیطان اس حقیقت کو خوب سمجھتا ہے وہ کہتا ہے:

قَالَ رَبِّ بِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَلَا أُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ (الحجرات: ۳۹-۵۰)

میرے رب، جیسا تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لئے دل فریب یاں پیدا کر کے ان سب کو بہکا دوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کر لیا ہو۔ شیطان ان لوگوں پر مسلط ہوتا ہے جو اس کے فکر و خیال سے راضی ہیں اور برضا و رغبت اس کی پیروی کرتے ہیں۔

إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ (الحجرات: ۳۶)

”بیشک جو میرے حقیقی بندے ہیں ان پر تیرا بس نہ چلے گا، تیرا بس تو صرف ان بہکے ہوئے لوگوں ہی پر چلے گا جو تیری پیروی کریں“

وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۝ (ابراہیم: ۲۲)

میرا تم پر کوئی زور تو تھا نہیں، میں نے اس کے سوا کچھ نہیں کیا کہ

بغیر پوچھے قتل کر دیا جائے گا۔ صحیح بخاری میں ابولبابہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”سانپوں کو قتل نہ کرو، مگر جو چھوٹا یا زہریلا ہو اسے مار ڈالو۔ کیونکہ اس سے حمل ساقط اور بصارت ختم ہو جاتی ہے۔“

کہا تمام سانپ جنوں میں سے ہیں یا کچھ؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں: ”جس طرح بندر اور سور بنی اسرائیل کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ سانپ بھی جنوں کی مسخ شدہ صورت ہے۔“

اس کو طبرانی اور ابوالشیخ نے ”العظمة“ میں سند کے ساتھ بیان کیا، ملاحظہ ہو۔ (الصحيحه ۱۰۴/۳)

شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے

صحیح بخاری و مسلم میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا ہے۔

صحیحین میں نبی ﷺ کی بیوی صفہ بنت حنی سے روایت ہے وہ کہتی ہیں: ”نبی ﷺ اعتکاف میں تھے، میں ایک رات آپ کے پاس ملاقات کے لئے آئی، آپ سے کچھ باتیں ہوئیں، پھر میں جانے کے لئے گھڑی ہوئی تو آپ بھی الوداع کہنے کے لئے کھڑے ہو گئے، صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھراسامہ بن زید کے گھر میں تھا اتنے میں دو انصاری گزرے جب انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو تیزی سے چلنے لگے، نبی ﷺ نے فرمایا: آہستہ چلو، وہ (کوئی اجنبی عورت نہیں بلکہ میری بیوی) صفیہ بنت حنی ہے۔ دونوں نے کہا: سبحان اللہ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں وہ تمہارے دلوں میں بدگمانی نہ پیدا کر دے یا آپ نے فرمایا کہ کوئی چیز نہ پیدا کر دے۔“

جنوں کی کمزوری

جنوں اور شیطانوں میں جہاں طاقت کے پہلو ہیں وہیں ان میں کچھ کمزوری کے پہلو ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا. (النساء: ۷۶)

یقین جانوں کے شیطان کی چالیں حقیقت میں نہایت کمزور ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول نے شیطان کے جن کمزور پہلوؤں سے ہمیں روشناس کرایا ان کا یہاں مختصر سا جائزہ لیا جاتا ہے۔

(الجامعہ ۲/۳۰)

ابوالفرج ابن الجوزی رحمہ اللہ نے حسن بصریؒ سے ایک دلچسپ قصہ روایت کیا ہے، یہ قصہ کہاں تک صحیح ہے اس سے قطع نظر اس میں ایک بات کی تصویر کشی کی گئی ہے کہ جب انسان اپنے دین کے معاملہ میں غفلت ہوتا ہے تو وہ شیطان کے غلبہ و قوت کو خاطر میں نہیں لاتا لیکن جب وہ گمراہ ہو جاتا ہے تو شیطان اسے چاروں جانب چت کر دیتا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ کہتے ہیں:

ایک جگہ ایک درخت تھا، لوگ اللہ کو چھوڑ کر اس کی پوجا کرتے تھے، وہاں ایک آدمی آیا، اس نے کہا: میں اس درخت کو کاٹ کر رہوں گا، وہ اللہ کی خاطر غصہ میں اس درخت کو کاٹنے کے لئے آیا، راستہ میں اس کی ملاقات ابلیس سے ہوئی جو انسان کی شکل میں تھا، ابلیس نے کہا: کیا چاہتے ہیں آدمی: اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں جسے لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجنے لگے ہیں۔ ابلیس نے کہا: تم اس کی پوجا نہیں کرتے دوسروں کے پوجنے میں تمہارا کیا نقصان ہے؟ آدمی نے کہا: میں اسے کاٹ کر رہوں گا، شیطان نے کہا: اگر تمہیں کوئی فائدہ ملے تو تم لوگ؟ درخت نہ کاٹو، اس کے بدلہ میں تمہیں ہر روز صبح کو تکلیف کے نیچے دو دینار ملیں گے؟ شیطان نے کہا میں اس کا ذمہ دار ہوں۔ آدمی لوٹ گیا۔ جب صبح ہوئی تو اسے تکلیف نیچے دو دینار ملے، پھر دوسری صبح ہوئی تو کچھ نہیں ملا وہ غصہ سے درخت کاٹنے کے لئے نکلا، راستہ میں اس کی ملاقات شیطان سے ہوئی، شیطان نے کہا: کیا چاہتے ہو؟ آدمی نے کہا: اس درخت کو کاٹنا چاہتا ہوں۔ جسے لوگ اللہ کو چھوڑ کر پوجنے لگے ہیں۔ شیطان نے کہا: جھوٹ بکتے ہو، تم اس کو کبھی نہیں کاٹ سکتے، آدمی کاٹنے کے لئے بڑھا تو شیطان نے اسے زمین پر پٹک دیا اور اس کا گلا ایسا دہلایا کہ وہ مرنے کے قریب ہو گیا، شیطان نے کہا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ میں شیطان ہوں، تم پہلی مرتبہ اللہ کی خاطر غصہ سے آئے تھے تو میرا تم پر کوئی بس نہیں چل سکا۔ میں نے تمہیں دو دینار کا لالچ دیا تو تم چلے گئے، جب تم دو دینار کی خاطر غصہ سے آئے تو مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا۔“ (تلبس ابلیس ص ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا ہے جس کو اللہ نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا اس نے ان آیتوں کو گھٹے

اپنے راست کی طرف تم کو دعوت دی اور تم نے میری دعوت پر لبیک کہا“ دوسری آیت میں ہے:

إِنَّمَا سُلْطَانُهُ عَلَى الَّذِينَ يَتَوَلَّوْنَهُ وَالَّذِينَ هُمْ بِهِ مُشْرِكُونَ ۝ (النحل: ۱۰۰)

اس کا زور تو انہی لوگوں پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سر پرست بناتے ہیں اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔

”سلطان کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کر کے اپنی گرفت میں لے لے ان پر اس طرح قابو پالے کہ ہر وقت ان کو کفر پر ابھاتا رہے، کسی لمحہ کے لئے ان کو نہ چھوڑے کہ وہ اسے بھول جائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلَمْ تَرَ أَنَا أَرْسَلْنَا الشَّيَاطِينَ عَلَى الْكَافِرِينَ تَوَلَّوْهُمْ أَزَان ۝ (مریم: ۸۳)

”کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہم نے منکریں حق پر شیاطین چھوڑ رکھے ہیں جو انہیں خوب خوب (مخالف حق پر) اکسارہے ہیں۔“

لوگوں کو دوست بنانے کے لئے شیطان کو کسی دلیل و حجت کی ضرورت نہیں پڑی اس نے صرف دعوت دی اور لوگ اس کی طرف کشاں کشاں بڑھتے گئے کیوں کہ اس کی دعوت ان کی خواہشات و اغراض سے پوری طرح ہم آہنگ تھی، لوگوں نے ہی اپنی ذات خلاف شیطان کی مدد کی، اپنے دشمن کی موافقت اور پیروی کر کے اس کو اپنے اوپر مسلط ہونے کا موقع دیا جب خود انہوں نے اپنا ہاتھ شیطان کو دے دیا اس کے فتراک کے پیچھے بن گئے تو اس کی سزا میں ان پر شیطان مسلط کر دیا گیا۔ اللہ اپنے بندے پر شیطان کو اس وقت تک مسلط نہیں کرتا جب تک بندہ خود شیطان کی اطاعت کر کے اللہ کو اس کا موقع نہ دے دے، ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ شیطان کو اپنے بندے پر غلبہ و قوت دے دیتا ہے۔

کبھی گناہوں کی وجہ سے مومنوں پر شیطان مسلط ہوتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ:-

”جب تک قاضی ظلم نہیں کرتا اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جب وہ ظلم کا ارتکاب کرتا ہے تو اللہ اس کا ساتھ چھوڑ کر شیطان کو لگا دیتا ہے۔ اس کو حاکم اور جہتی لے جس سند سے روایت کیا۔ (ملاحظہ ہو صحیح

جس سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہو کہ آیت میں کس شخص کو مراد لیا گیا ہے۔ اس قسم کے لوگوں پر (جن کو آیات کا علم عطا کیا جاتا ہے پھر وہ اس کا انکار کر دیتے ہیں) شیطان کی چھاپ ہوتی ہے اس لئے شیطان نے سمجھنے اور جاننے کے بعد حق کا انکار کیا تھا۔

نبی ﷺ کو اندیشہ تھا کہ اس قسم کے لوگ آپ کی امت میں بھی ہوں گے۔ حذیفہ بن یمان سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”مجھے تمہارے بارے میں جس چیز کا اندیشہ ہے وہ یہ ہے کہ کوئی ایسا آدمی نہ پیدا ہو جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی اور جب تک اللہ نے چاہا اسلام پر عمل درآمد کیا پھر جب اس علم و عمل کی رونق اس کے چہرے پر ظاہر ہونے لگی تو وہ اسلام کی پابندی سے انکار کر کے اس کو پس پشت ڈال دے، پڑوسی پر تلوار اٹھائے اور اس کو کافر و مشرک کہے۔ حذیفہ بن یمان کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! دونوں میں سے تلوار کا زیادہ مستحق کون ہے، وہ جو تلوار اٹھائے یا وہ جس پر تلوار اٹھائی جائے؟

آپ نے فرمایا: وہ جو تلوار اٹھائے۔ ابن کثیر نے کہا اس کی سند اچھی ہے۔ (ملاحظہ ہو تفسیر ابن کثیر ۳/۲۵۲)

اللہ کے کچھ بندوں سے شیطان بھاگتا ہے

جب بندہ اسلام کا سختی سے پابند ہو جائے، ایمان اس کے رگ و پے میں پیوست ہو جائے اور وہ اللہ کے حدود میں رہنے لگے تو شیطان بھی اس سے خوف کھاتا اور بھگتا ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا تھا کہ: ”اے عمر! شیطان تم سے خوف کھاتا ہے۔“ اس کو احمد، ترمذی، اور ابن حبان نے صحیح سند سے روایت کیا (صحیح الجامع ۲/۷۴) نیز آپ نے یہ بھی فرمایا:

میں نے جنوں اور انسانوں کے شیطانوں کو عمر سے بھاگتے ہوئے دیکھا۔“

اس کو ترمذی نے صحیح سند سے روایت کیا۔ (صحیح الجامع ۲/۳۲۹) یہ چیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں، جس شخص کا بھی ایمان مضبوط ہو گا وہ اپنے شیطان کو زیر کر سکتا ہے۔ اور یہ بات حدیث رسول ﷺ سے ثابت ہے۔

اور جاننے کے بعد چھوڑ دیا، چنانچہ اللہ نے اس پر شیطان مسلط کر دیا جس نے اسے خوب گمراہ کیا اور اس کی حالت اس شعر کی مصداق ہو گئی:

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوشِ حقیقت نیوش ہو
اس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

وَإِن لَّعَلَّهُمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ فَمَسَلْنَاهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذَلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصِصْ الْقِصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ (الاعراف: ۷۵-۷۶)

اور اے نبی! ان کے سامنے اس شخص کا حال بیان کرو جس کو ہم نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا مگر وہ ان کی پابندی سے نکل بھاگا آخر کار شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا یہاں تک کہ وہ بھٹکنے والوں میں شامل ہو کر رہا، اگر ہم چاہتے تو اسے ان آیتوں کے ذریعہ سے بلندی عطا کرتے مگر وہ تو زمین ہی کی طرف جھک کر رہ گیا اور اپنی خواہش نفس کے پیچھے پڑا رہا، لہذا اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی کہ تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے، یہی مثال ہے ان لوگوں کی جو ہماری آیات کو جھٹلاتے ہیں تم یہ حکایات ان کو سناتے رہو شاید کہ یہ کچھ غور و فکر کریں۔“

ظاہر ہے یہ مثال ان لوگوں کے لئے ہے جو حق کو جاننے اور سمجھنے کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں، جیسا کہ یہودی جانتے تھے کہ محمد ﷺ کو اللہ کی طرف سے بھیجا گیا ہے اس کے باوجود انہوں نے آپ کا انکار کر دیا۔

لیکن آیت میں اللہ نے جس شخص کو مراد لیا ہے اس کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں وہ بلعم بن باعورا ہے وہ نیک آدمی تھا پھر کافر ہو گیا۔ کچھ لوگ کہتے ہیں اس سے مراد امیہ بن ابی صلت ہے جو زمانہ جاہلیت میں خدائی کا دعویٰ کرتا تھا، اس نے نبی ﷺ کا زمانہ پایا لیکن حسد کی وجہ سے آپ پر ایمان نہیں لایا اس کو اپنے بارے میں خیال تھا کہ اسے ہی نبی بنایا جائے گا، ہمارے پاس ایسی کوئی صحیح نص موجود نہیں

قسط نمبر: ۱۶۶

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

لکڑیوں پر تیل ذبح کر کے ڈال دیں اور میں بھی ایسا کر لوں اور پھر تیرے پجاری بعل دیوتا سے دعا مانگیں گے اور میں اپنے خداوند کے حضور دعا مانگوں گا اور جس کی لکڑیوں کو بھی آگ لگ جائے اور گوشت بھسم ہو کر رہ جائے وہ سچا ہوگا۔“ سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے الیاس علیہ السلام کی اس تجویز کو پسند کیا اور مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

”اے الیاس علیہ السلام! تم یہیں قیام کرو، میں پجاریوں سے مشورہ کر کے ایک دن مقرر کرتا ہوں، اس دن بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع کر کے پھر تمہاری تجویز پر عمل کیا جائے گا۔“ یوں الیاس علیہ السلام نے اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ سامریہ شہر میں قیام کیا۔ اس دوران بادشاہ کی طرف سے ایک دن مقرر کر دیا گیا جس دن بنی اسرائیل کے سارے سرکردہ لوگوں کو وہاں جمع ہونے کا حکم دیا گیا اور پجاریوں کو بھی وہاں آنے کے لئے کہہ دیا گیا تھا۔

الیاس علیہ السلام اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان جو دن مقرر ہوا تھا۔ اس روز الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ کوہستان کرمل پر آئے اور ان کے مقابلے میں پجاری بھی وہاں آگئے تھے، دونوں گروہ اپنے اپنے تیل ذبح کرنے لگے تھے کہ اپنی اپنی قربانی کی تیاری کریں اور یہ دیکھیں کہ کس کی قربانی قبول ہوتی ہے اور کس کی نامنظور ہوتی ہے۔ اس موقع پر سامریہ کا بادشاہ اخیاب اس کی ملکہ ایزبل اور بے شمار اسرائیلی بھی کوہستان کرمل پر وہ مقابلہ دیکھنے کے لئے جمع ہو گئے تھے۔ عین اس وقت یوناف اور بیوسا ہندوستان سے کوہستان کرمل پر نمودار ہوئے تھے۔ انہوں نے وہاں جمع لوگوں میں سے کچھ سے پوچھ کچھ کر کے سارے معاملے کی نوعیت جانی پھر وہ بھی یہ مقابلہ دیکھنے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ یوناف اور بیوسا تھوڑی دیر تک الیاس علیہ السلام کو اپنے ساتھی الیسع اور دوسری طرف بعل دیوتا کے پجاریوں کو اپنی اپنی

الیاس علیہ السلام کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب بولا۔ ”سنو الیاس علیہ السلام! میں سمجھتا ہوں کہ میری ملکہ ایزبل نے کوئی برا کام نہیں کیا، تم دیکھتے ہو کہ جب سے بعل دیوتا کے بت کو کوہستان کرمل کے مندر میں رکھا گیا ہے، لوگ جوق در جوق اس کی طرف آتے ہیں اور اس سے اپنی مرادیں طلب کرتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ بعل دیوتا کی صرف یہیں پر پرستش نہیں ہو رہی بلکہ لبنان کے کوہستانی سلسلوں سے لے کر یمن تک پھیلی ہوئی اقوام میں بہت سی ایسی ہیں جو بعل کو اپنا دیوتا تسلیم کرتی ہیں۔ اگر تو سمجھتا ہے کہ یہ بعل دیوتا جھوٹا ہے تو پھر لوگوں کے سامنے کوئی ایسا معجزہ دکھاؤ جس کی وجہ سے لوگوں پر ثابت ہو جائے کہ بعل دیوتا کی پرستش شرک ہے اور بعل دیوتا کی وجہ سے یہاں گناہ اور بدی پھیلی ہے۔“ اخیاب کی یہ گفتگو سن کر الیاس علیہ السلام تھوڑی دیر خاموش رہے، پھر آپ نے اخیاب کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

”سنو اخیاب! جس طرح خداوند قدوس کی طرف سے مجھ کو حکم ملا ہے اس کے مطابق میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ کوہستان کرمل پر بنی اسرائیل کے بڑے بڑے اور سرکردہ لوگوں کو اور بعل دیوتا کے جو ساڑھے چار سو پجاری ہیں جو دن رات بعل کی دیکھ بھال اور خدمت میں لگے رہتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بعل کی پوجا پاٹ اور پرستش بھی کرتے ہیں تو ان پجاریوں کو بھی وہاں جمع کرو، پھر جو کچھ میرے خدا نے مجھ سے کہا ہے کہ اس کے مطابق تو ایسا کر کہ تو اس سے کہہ کہ بعل دیوتا کے مندر کے سامنے لکڑیوں کا ایک ڈھیر لگائیں پھر ایک تیل لے کر اسے ذبح کریں اور اس کے گوشت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان لکڑیوں پر ڈال دیں اس طرح میں بھی اپنی طرف سے مندر کے سامنے ایک لکڑیوں کا ڈھیر لگاؤں گا اور ایک تیل ذبح کر کے اور اس کا گوشت کاٹ کر ان لکڑیوں کے اوپر رکھ دوں گا، پس اے بادشاہ! جب ایسا ہو چکے اور تیرے پجاری بھی

تیاریاں مکمل کرتے ہوئے دیکھتے رہے پھر یوسا نے اپنے پہلو میں
کھڑے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اے یوناف! اس موقع پر جب کہ اس کو ہستان کرل پر اللہ کے
نبی الیاس علیہ السلام اور الیاس کا مقابلہ بعل دیوتا کے پجاریوں سے
ہونے والا ہے۔ یہ ایک طرح سے حق و باطل اور نیکی اور بدی کا مقابلہ
ہے، اس مقابلہ میں ہمیں اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کا ساتھ دینا
چاہئے۔“ یوسا کی اس گفتگو پر یوناف نے عجیب طرح سے اس کی طرف
دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

”اے یوسا ہم دونوں کی کیا مجال اور جرأت کہ ہم اللہ کے نبی اور
رسول کی مدد کر سکیں، اس لئے کہ نبی تو وہ ہستی ہوتی ہے جسے خدا نے واحد
اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے چن لیتا ہے جس پر وحی آتی
ہے اور خدا اپنے نبی سے براہ راست ہم کلام ہوتا ہے۔ جس کسی کو بھی
خداوند اپنے نبی کے لئے چن لیتا ہے تو وہ نیکی اور خیر میں خدا کا نائب ہوتا
ہے، وہ ہر کسی کے شر سے بالاتر ہو جاتا ہے اگرچہ وہ بھی عام انسانوں کی
طرح ہوتا ہے مگر عمل اور ارادے میں ہر قسم کی بدی کے ظہور کو ناممکن بنا دیا
گیا ہے اور ہر حال میں پیغام توحید اور راست بازی اقوام کو سناتا ہے،
چونکہ نبی کا تعلق براہ راست خداوند سے ہوتا ہے اور خداوند ہی کی طرف
سے احکامات دیئے جاتے ہیں لہذا اگر نبوت کی اس تکمیل میں کوئی اس کا
ساتھ نہ دے تو وہ اکیلا ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے، اس لئے کہ
اسے خداوند کی تاکید اور نصرت حاصل ہوتی ہے لہذا اے یوسا! ہم ایک
حقیر اور عاجز انسان کی حیثیت سے اللہ کے نبی کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔“
یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر دوبارہ وہ اپنا
سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

”اور ہاں یوسا! یہ اللہ کے نبی تو روشنی کا ایک دھارا اور نور کا ایک
مینار ہوتے ہیں، ناواقف لوگ جب اپنے قیاس و گمان کی بنا پر مذہب کی
تاریخ مرتب کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ انسان کے اپنی زندگی کی ابتدا
شرک کی تاریکیوں سے کی پھر تدریجی ارتقا کے ساتھ ساتھ یہ تاریکی چھٹی
اور روشنی پھیلتی گئی، یہاں تک کہ آری توحید کے مقام پر پہنچا جب کہ معاملہ
اس کے بالکل برعکس ہے، دنیا میں انسان کی زندگی کا آغاز پوری روشنی
میں ہوا ہے۔ خداوند نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا تھا اسے یہ

بھی بتا دیا گیا تھا کہ حقیقت کیا ہے اور تیرے لئے صحیح راستہ کونسا ہے اس
کے بعد ایک مدت تک نسل آدم راہ راست پر رہی اور ایک امت بنی رہی
پھر لوگوں نے نئے نئے راستے لکالے اور مختلف طریقے ایجاد کر لئے، اس
وجہ سے نہیں کہ ان کو حقیقت نہیں بتائی گئی تھی۔“

”بلکہ اس وجہ سے کہ حق کو جاننے کے باوجود کچھ لوگ اپنے جائز
حق سے بڑھ کر امتیازات، فوائد اور منافع حاصل کرنا چاہتے تھے اور لوگ
ایک دوسرے پر ظلم خدا سے سرکشی کرنے لگے تھے۔ اسی خرابی کو دور کرنے
کے لئے خداوند نے انبیاء کرام کو نازل کرنا شروع کیا، یہ انبیاء کرام اس
لئے نہیں بھیجے جاتے کہ ہر ایک اپنے نام سے ہر نئے مذہب کی بنیاد
ڈالے یا اپنی ایک نئی امت بنا ڈالے بلکہ ان کے بھیجے جانے کی غرض یہ
ہے کہ لوگوں کے سامنے اس کھوئی ہوئی راہ حق کو واضح کر کے انہیں پھر
سے ایک امت بنادیں۔“

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو یوسا نے پھر
اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ ”اے یوناف یہ جو الیاس علیہ السلام اور الیاس
کے مقابلے میں بعل دیوتا کے پجاری آئے ہیں تو بعل دیوتا کے علاوہ یہ
اور کس کس کی پوجا کرتے ہیں اور خصوصیت کے ساتھ یہ بنی اسرائیل
خدا کے واحد کو چھوڑ کر ان بتوں کی پوجا پاٹ میں کیسے مبتلا ہو گئے ہیں، کیا
یہ موجودہ بادشاہ اخیاب کے دور میں اس گمراہی کی طرف مائل ہوئے ہیں
یا پہلے ان میں بتوں کی پوجا کرنے کے آثار پائے جاتے تھے۔“ یوسا
کے اس سوال پر یوناف تھوڑی دیر تک غور کرتا رہا، پھر وہ کہنے لگا۔

”سنو یوسا! تم نے یکبارگی کئی سوال پوچھ لئے ہیں بہر حال میں
تمہارے ان سب سوالوں کا جواب دیتا ہوں، بنی اسرائیل کے موجودہ
بادشاہ اخیاب ہی کے دور میں بت پرستی میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ یہ آثار
وجراشیم ان کے اندر پہلے ہی پائے جاتے رہے ہیں۔ سنو یوسا! موسیٰ
علیہ السلام کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تو
یہاں مختلف قومیں آباد تھیں جن میں حتی، آموری، کنعانی، فرزی، موسیٰ،
یہوسی، فلسطی اور ان کے اطراف میں آرامی، آشوری، عیلامی اقوام بہت
مشہور ہیں، ان قوموں میں تین قسم کا شرک پایا جاتا تھا اور یہ ساری اقوام
اب بھی بری طرح شرک میں مبتلا ہیں، ان قوموں کے سب سے بڑے
دیوتا جسے وہ دیوتاؤں کا باپ کہتے تھے اس کا نام ایل تھا بعد میں اسے یہ

مشرکین ان کے ساتھ ہیں نہ صرف یہ کہ مفتوح علاقوں میں ان کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں موجود ہیں جن کو بنی اسرائیل مسخر نہ کر سکے، اسی بات کی شکایت زبور میں بھی کی گئی ہے، لہذا انہیں مشرک قوموں کے باعث اسرائیل میں شرک پھیلا اور اب تو اس بادشاہ اخیاب کے دور میں اس کی بیوی ایزبل نے کمال کر کے رکھ دیا ہے، اس نے بنی اسرائیل کو پوری طرح بعل دیوتا کی پرستش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ”یہاں تک کہ بعل یوناف خاموش ہو گیا تھا اور دوسری طرف بیوسا بھی یوناف کے اس جواب سے کسی قدر مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔

یوناف اور بیوسا بڑے غور سے دونوں گروہوں کو دیکھ رہے تھے، اب دونوں گروہوں کی قربانیاں تیار ہو گئی تھیں، سب سے پہلے بعل دیوتا کے پجاری اس قربانی کو قبولیت کی دعا مانگنے لگے، صبح سے دوپہر تک وہ بعل دیوتا سے دعا کرتے رہے لیکن انہیں نہ کوئی آواز نہ سنائی دی اور نہ ہی انہیں کوئی جواب ملا اور سارے پجاری اس مذبح کے ارد گرد جو بنایا گیا تھا کودتے رہے اور دوپہر کے قریب ایسا ہوا کہ الیاس علیہ السلام نے بلند آواز میں انہیں مخاطب کر کے کہا۔

”سنو بعل دیوتا کے پجاریو! اپنے اس دیوتا کو بلند آواز میں پکارو کیوں کہ وہ تو دیوتا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ سوچوں میں یا پھر کہیں گہری نیند میں ہوگا، اس لئے ضروری ہے کہ زور زور سے پکارتے ہوئے اسے جگایا جائے گا۔“ اس پر پجاری بلند آواز میں بعل دیوتا کو پکارنے لگے اور اپنے مذہبی عقیدے کے مطابق اپنے آپ کو چھریوں اور نشتروں سے گھائل کرنے لگے تھے، یہاں تک کہ وہ سب پجاری لہو لہان ہو گئے مگر بعل دیوتا کی طرف سے انہیں کوئی جواب دیا گیا اور نہ ہی ان کی قربانی کو قبول کیا گیا، اس طرح شام ہونے والی ہو گئی تھی۔

جب بعل دیوتا کے پجاری اپنے کام میں ناکام ہو گئے تب الیاس علیہ السلام اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ اٹھے جو قربان گاہ انہوں نے تیار کر رکھی تھی اس پر بیل کا گوشت رکھا پھر اس کے قریب ہی وہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے، دعا کے انداز میں انہوں نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے پھر انتہائی رقت و دل سوزی، انتہائی عاجزی اور انکساری سے انہوں نے کہنا شروع کیا۔

”اے خداوند، اے ابراہیم علیہ السلام، اسحاق علیہ السلام اور

لوگ عموماً ساڈے سے تشبیہ دیتے ہیں، اس ایل دیوتا کی بیوی کا نام اشیرا ہے جس سے خداؤں اور خدائیوں کی ایک پوزی نسل چلتی ہے، جن کی تعداد تقریباً ستر تک جا پہنچی ہے۔ اس ایل کی اولاد میں سب سے زیادہ زبردست بعل دیوتا ہے جسے بارش، روئیدگی اور زمین و آسمان کا مالک سمجھا جاتا ہے، بعل دیوتا کی شمالی علاقوں میں جو بیوی ہے وہ افات کہلاتی ہے اور فلسطین کے اندر عثماریات دیوی اس کی بیوی کہلاتی ہے، یہ دونوں خواتین عشق اور افزائش نسل کی دیویاں ہیں ان کے علاوہ کوئی دیوتا موت کا مالک ہے، کسی دیوی کے قبضے میں صحت، کسی کو دبا اور قہر لانے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں اور یوں ساری خدائی بہت سے معبودوں میں مٹی ہوئی ہے۔

ان دیوتاؤں اور دیویوں کی طرف ایسے ایسے ذلیل اوصاف و اعمال منسوب کئے جاتے ہیں جو اخلاقی حیثیت سے انتہائی بدکردار انسان بھی ان کے ساتھ مشتہر ہونا پسند نہیں کرتا۔ اب یہ ظاہر ہے کہ جو لوگ ایسی کمینہ ہستیوں کو خدا بنائیں اور اس کی پرستش کریں وہ اخلاق کی پستی میں گرنے سے کیسے بچ سکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ان کے پیروکار انتہائی بد اخلاقی و بد کرداری کا شکار ہو چکے ہیں، ان دیوتاؤں کو کچھ کرنے کے لئے بچوں کی قربانی کا بھی عام رواج ہے، ان کے سب معابد زنا کاری کے اڈے بنے ہوئے ہیں، عورتوں کو یوداسیاں بنا کر عبادت گاہوں میں رکھنا اور ان سے بدکاری کرنا عبادت کے اجزاء میں شامل ہے اس کے علاوہ اس طرح کی اور بھی بہت ساری بد اخلاقیات ان میں شامل ہیں۔

اور سنو بیوسا! جس وقت بنی اسرائیل فلسطین میں داخل ہوئے تھے تو انہیں صاف صاف ہدایت دیتے ہوئے یہ کہہ دیا گیا تھا کہ تم نے شرک میں مبتلا ان قوموں کو شکست دے کر ان کے قبضے سے فلسطین کی سرزمین چھین لینا اور ان کے ساتھ رہنے بسنے اور ان کی اعتقادی و اخلاقی خرابیوں میں مبتلا ہونے سے پرہیز کرنا لیکن بنی اسرائیل جب فلسطین میں داخل ہوئے تو وہ اس ہدایت کو بھول گئے اور انہوں نے اپنی کوئی متحدہ سلطنت قائم نہ کی، وہ قبائلی عصبیت میں مبتلا تھے، ان کے ہر قبیلے نے اس بات کو پسند کیا کہ مفتوح علاقے کا ایک حصہ لے کر الگ ہو جائے۔

اس تفرقے کی وجہ سے کوئی قبیلہ بھی اتنا طاقت ور نہ ہو سکا کہ اپنے قبیلے کی حدود کے مشرکین پر قابو پا سکتا، آخر کار انہیں یہ گوارا کرنا پڑا کہ

اسرائیل کے خدا آج یہاں جمع ہونے والے لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تو ہی خداوند کی، بندگی اور عبادت کے قابل ہے کہ میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے جو کچھ کیا ہے سب تیرے ہی حکم سے کیا ہے۔ اے میرے خدا میری سن تا کہ یہ جان لیں کہ تو ہی خدا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود، کوئی کار ساز نہیں ہے۔“

اے اللہ یہ لوگ جو میرے مقابل آئے ہیں زرد رو کھپتے، مردہ ظرف و ضمیر رکھنے والے آخرت و عاقبت سے انکار کرنے والے سچائی کے پرچم اکھاڑنے والے اور جھوٹے عمامے باندھنے والے لوگ ہیں، یہ اوہام پرست ہیں۔ سالہا سال کی بدی کی دھند میں ڈوبے رہنے کے بعد ان کی حالت گہنائے ہوئے چاند جیسی ہو گئی ہے، اب یہ گنیمت اندھیروں کی سسکتی شب جیسے اور بجھی ہوئی قندیلوں جیسے ہو گئے ہیں، اب انہیں کسی ہدایت، کسی رہنمائی کی تمنا نہیں ہے۔ اے خداوند یہ لوگ جو یہاں میرے مقابل جمع ہیں ان کی قباؤں پر خون ناحق کے چھینٹے ہیں، یہ موت کے راستے میں صلیبیں کھڑی کرنے والے جاہل لوگ ہیں، ان کی اس جس شب میں، ان کی اس غیار شام میں اے میرے اللہ میری مدد فرما تا کہ ان کے اپنے کھڑے کئے ہوئے جھوٹے دیوتاؤں کے مقابلے میں تیرے نام کا بول بالا ہو۔

اے خداوند، اے میرے خدا، اے میری رہبری کرنے والے واحد و قہار میری دعا کون! میں جو کچھ کر رہا ہوں تیری ہی رہبری، تیری ہی رہنمائی میں کر رہا ہوں، پس تو میری اس قربانی کو قبول فرما تا کہ یہ لوگ جانیں کہ بعل دیوتا جس کی یہ پوجا پاٹ کرتے ہیں اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور کائنات کے اندر تو ہی اکیلا اور واحد ہے جو بندگی اور عبادت کے قابل ہے۔“

الیاس علیہ السلام جب اپنی دعا ختم کر چکے تو لوگ دیگ اور حیران ہو کر رہ گئے اس لئے کہ اسی لمحے آسمان کی طرف سے آگ نازل ہوئی اور اس نے اس سوختی قربانی کی لکڑیوں اور پتھروں کو گوشت سمیت بھسم کر کے رکھ دیا تھا اور قربان گاہیں تیار کرتے وقت جو نزدیک کی کھائی میں پانی جمع ہو گیا تھا وہ پانی بھی اس آگ کے نزول کے باعث خشک ہو کر رہ گیا تھا، وہاں جمع ہونے والے لوگوں نے جو یہ سماں دیکھا تھا تو وہ بے حد متاثر ہوئے اور وہ بلند آوازوں میں شور کرنے لگے کہ خداوند اکیلا اور واحد ہے اور وہی بندگی و عبادت اور کار سازی کے لائق ہے اور وہاں جمع

سارے لوگ سجدے میں گر گئے تھے تاہم بعل دیوتا کے پجاری اپنی جگہ پر کھڑے رہے، وہ سجدے میں تو نہ گرے تھے پر وہ بھی اس موقع پر اس عجیب حادثہ سے پریشان اور متاثر دکھائی دے رہے تھے، وہاں جمع سب لوگ جب سجدے سے اٹھے تو الیاس نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”بنی اسرائیل کے فرزندو! یہ بعل دیوتا کے پجاری خداوند کی نشانی دیکھنے کے باوجود اس کے حضور نہ جھکے اور نہ ہی انہوں نے اپنے خداوند کو سجدہ کیا ہے لہذا انہیں پکڑ کر کوہستان کرمل کے نیچے لیون نالے میں لے جا کر قتل کر دو چنانچہ وہاں جمع سب لوگ الیاس علیہ السلام کے کہنے پر حرکت میں آئے، انہوں نے بعل دیوتا کے پجاریوں کو قتل کر دیا۔

الیاس علیہ السلام کی طرف سے اس معجزے کا ظہور دیکھ کر سامریہ کا بادشاہ اخیاب بے حد متاثر اور اپنی جگہ پر پریشان ہوا، جب بعل دیوتا کے سارے پجاریوں کو کوہستان کرمل کے نیچے لے جا کر لیون کے نالے میں قتل کر دیا گیا، تب اخیاب کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے منہ پھیرتا ہوا خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو گیا، اپنے گناہوں کی اس نے معافی مانگی اور بعل دیوتا سے روگردانی کرنے کا وعدہ کیا پھر وہ سجدے سے فارغ ہونے کے بعد کھڑا ہوا اور اپنے قریب ہی الیمع کے ساتھ کھڑے الیاس کے پاس آیا اور بڑی عاجزی اور انکساری سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

حضرت مولانا حسن الباشمی کا شاگرد بننے کے لئے

یہ تفصیلات ذہن میں رکھیں

اپنا نام، والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر، اپنا ماحولی کارڈ، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر لکھ کر بھیجیں اور اپنی تعلیمی استعداد کی وضاحت کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں اور چار فوٹو بھی روانہ کریں۔

ہمارا پتہ

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (پولی)

پن کوڈ نمبر: 247554

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

<p>ROSHAN DARSI KUTUBKHANA Saleem Raza Book Seller New House No. 9K3, Old 551 Hajjan Raba Manzil, Motinala Jabalpur, 482002 M.P.</p> <p>MISKEEN BOOK DEPOT 1526, Ghosiya Ka Rasta Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.</p> <p>S.K. AHMAD New Madina Urdu Book Seller Near Jama Masjid, Station Road Maneherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.</p> <p>NASEEM BOOK DEPOT 50/229, Dal Mandi Varanasi 221001 U.P.</p> <p>NATIONAL BOOK DEPOT 56, Top Khana Road, Ujjain M.P.</p> <p>WAQAR BOOK CENTRE Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.</p> <p>KHALEEL BOOK DEPOT Inamdarpara, Telipura Chowk Akola 444001 M.S.</p> <p>VAKEEL BOOK DEPOT Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.</p> <p>QARI WAHIDULLAH SHAMA BOOK DEPOT Panch Batti, Tonk, Raj. 304001</p> <p>ROYAL NEWS AGENCY Makbara Bazar, Kota, Raj.</p> <p>MINAR BOOK DEPOT Madina Masjid, Adilabad 504001 A.P.</p> <p>SAWERA BOOK DEPOT Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura M. Ali Road, Malegaon, 423203</p> <p>HAFAEEZ BOOK CENTRE Behind Plice Control Room Kurnool 518001</p> <p>NASEEM BOOK DEPOT 77, Colootola Street, Kolkata 700073</p> <p>POOJA PUSTAK STORE Subzi Mandi, Saraimoer, Azamgarh U.P.</p> <p>NATIONAL BOOK HOUSE Jameel Colony, Walgaon Road, Amravati M.S.</p> <p>NOOR NABI BOOK SELLER News Paper Agent Dal Mandi, Varanasi, U.P.</p> <p>MEHBOOB BOOK DEPOT Opp. Russel Market Shivaji Nagar, Bangalore, 560051</p> <p>ABDUL SATTAR BOOK SELLER Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar</p> <p>M.H. MULLAL News Paper Agent C/o Moti Medical Indi Road, Bijapur, 586101</p> <p>MADINA BOOK DEPOT Netaji Road, Raichur K.S.</p> <p>HABIBI KITAB GHAR Madani Masjid Tikore Road, Dharwar 580001 K.S.</p> <p>KALEEM BOOK DEPOT Khas Bazar, Ahmedabad, Guj</p> <p>QULISTAN BOOK AGENCY Urdu Bazar, 2832, Sawday Road Mysore 570021 K.S.</p> <p>QARI KITAB GHAR Royal Nawab Complex Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.</p>	<p>KITAB CENTRE Shamshad Market, A.M.U. Aligarh, 202002 U.P.</p> <p>ASGHAR MAGAZINE CORNER Jama Masjid, Monimpura Nagpur 440018 M.S.</p> <p>SHOQEEN BOOK DEPOT Bahadurganj, Shahjahanpur U.P.</p> <p>MOMIN BOOK CENTRE Bhindi Bazar, Belgaum 590002</p> <p>MOIZ BOOK STALL Bus Stand Road, Karimnagar 505002</p> <p>JAVED AZIZI News Paper Agent Mohd. Ali Road, Akola 444001 M.S.</p> <p>AZEEM NEWS AGENCY 267, Near Bangali Colony Singar Talai Khandwa 450001 M.P.</p> <p>FAIZI KITAB GHAR Mehsol Chowk, Umar Road, Sitamarhi, 843302 Bihar</p> <p>CITY BOOK DEPOT Qasab Pada Masjid M. Ali Road, Malegaon, M.S.</p> <p>GOHAR PRESS & BOOK DEPOT 323, Triplican, High Road Chennai, T.N.</p> <p>NAZEER BOOK DEPOT 323, Triplican, High Road Chennai T.N.</p> <p>MOHD. JAWED NAYYAK BOOK SELLER 56, Nakhas Khana, Allahabad U.P.</p> <p>AFTAB BOOK DEPOT Subzi Bagh, Patna 800004</p> <p>MOON TRADERS BOOK SELLER Delhi Gate Road, Nagpur Raj. 311001</p> <p>HAJI ABUL QAYYUM NEW HAJI BOOK DEPOT Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road Beed, 431122 M.S.</p> <p>KAMALIA BOOK DEPOT Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar</p> <p>MINARA DEENI BOOK DEPOT Masjid Road, Patel Chamber Latur 413512 M.S.</p> <p>SHABNAM BOOK STALL Machi Bazar Masjid, Shopping Centre, Room No.2 Gali No 7, Kasab Bada, Dhule 424001 M.S.</p> <p>SALEEM BOOK CENTRE 97/1, High Road, Pernambut 635810 T.N.</p> <p>SHAIKH MEHBOOB Agent News Paper Baselkhi Road, Near Madina Masjid P.O. Udgr 413517, Distt. Latur, M.S.</p> <p>ABDUL WAHID & SONS Maun Road, Ranchi, Bihar 834001</p> <p>SULTAN HYDER KHAN Indori, Qannauj Sggandhi Bhandar Bus Stand, Manawar Distt. Dhar 454446 M.P.</p>	<p>M.M. KATCHI BOOK STALL Bhandiwad Base Hubli, 580020 K.S.</p> <p>AKHLAQ AHMAD URF CHHOTE Moh. Qazipura, Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali, Bahraich, 271801 U.P.</p> <p>NEW KITAB MANZIL Tatarpur, Bhagalpur 412002, Bihar</p> <p>AZKIYA BOOK SHOP & GENERAL STORE 51, Nayapura, Indore, 452003</p> <p>MOLVI MOHD. AZHAR Husaini Kitab Ghar, P.O. Mantha Distt. Jalna, 431504, M.S.</p> <p>HABEEBUR RAHMAN FAROOQI 122, Barhamnupura Bahraich 271801 U.P.</p> <p>AZAD KITAB GHAR Sakchi Bazar Jamshedpur 831001</p> <p>KHAN BOOK STALL Nizamuddin Chowk, Shah Ganj Aurangabad, 431001 M.S.</p> <p>AL FURQAN BOOK DEPOT Darul Uloom, P.O. Porkran Distt. Jesalmer, 345021 Raj.</p> <p>MUNSHI BOOK DEPOT Sanjay Nagar, P.O. Kopar Gaon Distt. Ahmed Nagar, 423601 M.S.</p> <p>FIRDOS KITAB GHAR No. 3, Dari Complex Rasoolpur, Bank Road Dharwad, 580001 K.S.</p> <p>RASHEED BOOK DEPOT Mandi Bazar Burlanpur, 450331 M.P.</p> <p>M. A. QADEER News Agent P.O. Bodhan, 503185 Distt. Nizamabad, A.P.</p> <p>JAVED BOOK HOUSE M.G. Chowk Kolar 563101 K.S.</p> <p>H. H. HAFEEBUR RAHMAN BOOK SELLER P.O. Chhabra Gugar Distt. Baran, Raj. 325220</p> <p>SHARMA BOOK STALL Sadar Bazar, Nehtaur, Bijnor U.P.</p> <p>ANWAR BOOK DEPOT Chowk Bazar, Howra Post Office Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.</p> <p>UNIQUE STATIONARY & BOOK SELLER Old Bus Stand, P.O. Nirmal Distt. Adilabad, A.P. 504106</p> <p>RASHEED AHMAD Akhbar Wale Near Shaheen Hotel, Kheradiyon Ka Mohalla, Jodhpur 342001 Raj.</p> <p>SIDDIQ BOOK DEPOT 37, Aminabad Park, Lucknow U.P.</p> <p>M. MANZAR ALAM TAYYAB ATTAR HOUSE Jama Masjid, Main Road P.O. Motihari, Distt. East Chaparan, Bihar</p>	<p>ABDUS SATTAR Panahkola, P.O. Madhupur Distt. Deoghar 415353</p> <p>MOHD. KHURSHED QASMI Maktaba Qasmi, Millat Nagar, Bhusawal 425201 M.S.</p> <p>SAYED ABID PASHA 684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla P.O. Channapalna 571501 Distt. Bangalore K.S.</p> <p>J. MOHD. YOUSUF National Book House, 49, Chunnam Bukar Street, P.O. Ambur 635802 Distt. Vellore T.N.</p> <p>MOHD. ARIF DANISH RAZVI Near Dr. Parvez Ansari, Backside Allah Wali Masjid, Zetumpura, Bhiwandi, Thane 480302</p> <p>MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN Vill. Sahajpura, ... Distt. Gopalganj 841428 Bihar</p> <p>SAMEER BOOK DEPOT Near R.K. Model School Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar</p> <p>AB. JUNAID AHMAD Johar News Paper Agency M.M. Johar Ali Road Kalam Chowk, Yavatmal 545001</p> <p>MAQBOOL NOVEL GHAR City Chowk, Aurangabad, 431001 M.S.</p> <p>NAEEM BOOK DEPOT Sadar Bazar, Maunath Bhanjan U.P.</p> <p>VISHAL NEWS PAPER AGENT Railway Book Stall Nizamabad, 503001 A.P.</p> <p>ABDUL MAJEED SHEKH Ahmed Book Seller, Moh. Peth, Near Javed Kirana, Parbhani 431401</p> <p>S.I. SHAIKH H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road Ambedkar Nagar, P.O. Shirdi Ta. Rahia, Distt. Ahmed Nagar M.S. 423109</p> <p>SHAMS NEWS AGENCY Beside Agra Sweet, Farmanwadi Hyderabad 500001 A.P.</p> <p>MAGAZINE CENTRE 146, D.N. Road, Mahendra Chambers Ground Floor, Shop No. 2 Mumbai 400001</p> <p>ABDULLAH NEWS AGENCY Lal Chowk, Ist Bridge, Srinagar J & K 190001</p> <p>MANZOORUL HASAN Shop No. 6, Paper Mktet Rail Bazar, Kanpur Cant 208001</p> <p>SHAIKH AKRAM MANSOORI 20-4-226/8, Mahboob Chowk, Charminar, Hyderabad 500002 T.S.</p> <p>MIRZA BOOK DEPOT Kohna Mughal Pura, Nai Sarak Muradabad U.P. 244001</p> <p>INDIA BOOK STALL Laxmi Takis Road, Near Sarai Jumerati, Bhopal, 462001 M.P.</p>
--	---	--	--

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

نوٹ بندی کا لے دھن کو سفید کرنے والا اب تک کا سب سے بڑا گھپلہ

یشونت سنہا کے بعد ارون شوری کا مودی حکومت پر حملہ: جی ایس ٹی پر بھی سخت تنقید کی

تین مہینہ کے اندر ۷ مرتبہ ضوابط بدلے گئے۔ خیال رہے کہ مودی کی اقتصادی پالیسیوں کی شوری نے ایک ایسے وقت میں تنقید کی ہے جب وہ انہوں کے ساتھ ساتھ اپوزیشن کے نشانہ پر ہیں۔ اس کے بعد شوری نے کہا جی ایس ٹی کے ڈیزائن میں بہت سی خامیاں تھیں مگر بھی اسے نافذ کر دیا گیا، اس کا سیدھا اثر چھوٹی صنعت پر پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے مصنوعات کی فروخت میں بھاری کمی آئی ہے۔ شوری نے پہلے بھی وزیر اعظم مودی کی قیادت والی حکومت پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا تھا کہ جن کے پاس کالا دھن ہے، وہ اسے بیرون ملک رکھے ہوئے ہیں۔

ڈیہنگی کا یہ گھمرو سٹیز لینڈ میں اڑ رہا ہے اور آپ یہاں لاٹھی چلا رہے ہیں۔ اس سے قبل سابق وزیر خزانہ یشونت سنہا نے مرکزی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے مودی حکومت کی پالیسیوں پر سوال کھڑے کئے تھے سنہا نے اپنے مضمون کے ذریعہ وزیر خزانہ ارون جٹلی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ”مودی نے تو نزدیک سے غریبی دیکھی ہے لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جٹلی پورے ملک کو بے حد قریب سے غریبی دکھا دیں گے۔ یشونت سنہا نے کہا معیشت کھائی کی طرف جا رہی ہے اور یہ بات بی جے پی کے متعدد رہنما جانتے ہیں لیکن وہ اس کی وجہ سے کچھ نہیں بولیں گے۔ یشونت سنہا نے کہا کہ ہم سب تو ۱۹۴۷ء سے ہی نواٹھ پانے کے لئے کام کر رہے ہیں، سب کا اپنا طریقہ ہے۔“

نئی دہلی: سینئر لیڈر یشونت سنہا کے بعد نوٹ بندی پر صحافی سے سیاست داں بنے ’ون شوری نے بی جے پی پر نشانہ سادھا ہے۔ سابق مرکزی وزیر ارون شوری نے کہا کہ نوٹ بندی ایک بہت بڑی منی لانڈرنگ اسکیم تھی جسے حکومت کی طرف سے کالے دھن کو سفید کرنے کے لئے لایا گیا تھا۔ شوری کے مطابق اس بات کا انکشاف آر بی آئی گورنر نے بھی کیا ہے۔ آر بی آئی گورنر نے اپنے ایک بیان میں کہا تھا کہ نوٹ بندی کی وجہ سے ۹۹ فیصد ممنوعہ نوٹ واپس آئے ہیں جب کہ یہ کہا جا رہا تھا کہ نوٹ بندی کے قدم سے ٹیکس اور کالا دھن واپس آئے گا جو واپس نہیں آیا ہے۔ بی جے پی کے سینئر رہنما ارون شوری نے مرکزی حکومت کی اقتصادی پالیسیوں پر حملہ کرتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ نوٹ بندی اب تک کا سب سے بڑا منی لانڈرنگ گھپلہ ہے۔ یشونت سنہا اور شوری دونوں سابق وزیر اعظم اٹل بھاری واجپئی کی حکومت میں اہم ذمہ داریاں نبھائے چکے ہیں۔

شوری نے حکومت کی جی ایس ٹی کو لے کر بھی تنقید کی ہے۔ شوری نے قریب ایک سال پہلے نومبر میں ایک ہزار روپے اور پانچ سو کے نوٹوں کو چلن سے باہر کر دئے جانے کے فیصلہ کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس کی وجہ سے آج معیشت میں سستی دیکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوٹ بندی ایک احمقانہ فیصلہ تھا، جن لوگوں کے پاس کالا دھن تھا انہوں نے اسے سفید بنا لیا۔ انہوں نے جی ایس ٹی کو بھی حکومت کی ناکامی بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک اہم اقتصادی اصلاح ہے لیکن اس کا نظام خراب طریقہ سے کیا گیا۔

मासिक
तिलिस्माती दुनिया
देवबन्द

अब हर माह हिन्दी में भी पढ़िये।

- ☆ एक अजीब व मारीख रिसाला
जो आपकी आत्मा से मिला देगा।
- ☆ अपने खुदा से अपनी कुरबत बढ़ाने के
लिये हर माह इस रिसाले को पढ़िये।
- ☆ खुफिया और पोशीदा राजों से
पर्दे उठाने वाली एक बे मिसाल मेगजीन

बहुत जल्द आ रहा है। इन्तज़ार कीजिये।
और अपने शहर के ऐजेन्ट से बात कीजिये।

ماہنامہ طالب علمانی دنیا
ماہنامہ طالب علمانی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2017

مدیر شیخ حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمال مفتاحی مٹو ناتھ بھنجن پوری انڈیا

<https://www.facebook.com/groups/>



Photex



[freamliyatbooks/](https://www.facebook.com/groups/freamliyatbooks/)

محسنِ ملت استاذِ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

- (1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
 - (5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
 - (8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/ عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
 - (10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام = 1000 روپے کا ڈرافٹ
- مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19@gmail.com